إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

الحمد لله الذي وفقني لطبع هذا الكتاب الصحيح لمسلم بعد ان رايت اهل المطابع قد
كسلوا في صحة كتابته وطباعته فشمرت لاداء حقوقه من صحة الكتابة والطباعة مالا فزيد عليه
فاني بعون الله العظيم بحيث يسر الناظرين

الصحيح لمسلم

مع

شرح الكامل للنواوي

- اس مسلم کی صحت ٹھیک ٹھیک قرآن شریف کی طرز پر کمال تک پہنچائی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے اپنی ذات کے علاوہ فنِ صحت اور علم حدیث کے تین بہترین عالم مقرر کئے گئے جنہوں نے مسلم کے سابقہ دو مطبوعہ نسخوں اور ایک نسخہ مصری کا مقابلہ کرکے ان کی اغلاط کو درست کیا اور ایک صحیح اصل تیار کی۔ تب اس تصحیح شدہ اصل سے ہم نے اپنی مسلم کی کتابت بہترین اور صحت کے ساتھ لکھنے والے کاتبوں سے کرائی۔ پھر کاپیوں اور پروفوں کی صحت میں نہایت جانفشانی سے کام لیا۔
- ہم نے اس مسلم میں احتمالی نسخوں کے تمام الفاظ کو بین السطور کی بجائے صحیح بخاری کی طرز پر واضح علامات و نشانات دے کر اس کے حاشیہ پر درج کیا ہے۔
- امام نوویؒ نے جہاں جہاں مذاہب کی تحقیق کی ہے وہاں نہایت تحقیق کے ساتھ ہم نے امام اعظمؒ کے مذہب کے دلائل بروئے احادیث، متن و شرح سے الگ حاشیہ پر چڑھا دیئے ہیں۔

غرضکہ صحیح مسلم کی بہتری کی بابت جس قدر کوشش ممکن تھی اُس سے دوگنی عمل میں لائی گئی۔

یقین ہے کہ آج تک اس قدر صحیح خوشخط اور کامل اہتمام کے ساتھ نہ مسلم کسی جگہ چھپی اور نہ آئندہ چھپنے کی امید ہے۔

خادم العلماء والمشائخ نور محمد

ناشر

قدیمی کتب خانہ
مقابل آرام باغ۔ کراچی ۱

ومعه حاشية عليه للامام ابي الحسن السندي

إنما يخشى الله من عباده العلماء

الحمد لله الذي وفق لطبع هذه الكتب الصحيحة المسلم بعد أن رأيت أهل المطابع قد
كسلوا في صحة كتابته وطباعته فشمرت لأداء حقوقه من صحة الكتابة والطباعة فالأمر لله علي
فإني بعون الله العظيم بحيث يسر الناظرين

سوانح الحيات للإمام مسلم

هو الإمام أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري من بني قشير قبيلة من العرب معروفة النيسابوري إمام أصحاب الحديث
أجمعوا على جلالته وإمامته وعلو منزلته وروي عنه أنه قال صنفت الصحيح من ثلاثمائة ألف حديث مسموعة وهي أربعة آلاف بأسقاط المكرر
وأعلى أسانيده ما يكون بينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم أربعة وسائط وله نظم وتشاؤن حول بناء هذا الطريق ولد عام وفاة الشافعي سنة أربع
ومائتين وتوفي بنيسابور في رجب سنة إحدى وستين ومائتين قال النووي من حقق نظره في صحيح مسلم رحمه الله واطلع على ما أودعه في أسانيده

الجلد الثاني من

الصحيح لمسلم

مع

شرحه إكمال إكمال المعلم للنووي

وترتيبه وتحسين أسمائه وتبويبه وتقريبه وتسهيل الطرق واختصارها وضبط متفرقها وإيضاح مشكلها وغير ذلك مما فيه من المحاسن والأعمال التي خلوا منه إمام
لا يعرفه من بعد عصره وقل من يساويه بل زيد أنه من أهل وقته ودهره وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

وبهامشه شارحه

فهو الشيخ محيي الدين أبو زكريا يحيى بن شرف النووي نسبة إلى النوى قرية بالشام الحرامي الشافعي الزاهد العالم الحقق ناصر السنة ومعقل الفتاوى ليس
لمنصب لا خلو من المدارس الأربعة الحقة وله تصانيف كثيرة منها الروضة والمنهاج وتهذيب الأسماء واللغات وشرح مسلم وشرح المهذب وغير ذلك
ولد سنة إحدى وثلاثين وستمائة وتوفي سنة ست وسبعين وستمائة رحمه الله علينا وعلى عباده الصالحين هكذا ذكر حال المؤلف وشارحه

مولانا النواوي أحمد على المحدث الشهير نوري رحمه الله خادم العلماء والمشايخ نور محمد نقشبندي حنفي وفقه الله الودود لطفه

ناشران

قديمي كتب خانه

مقابل آرام باغ كراچي

الطبعة الأولى - دهلي ١٣٤٩هـ - ١٩٣٠م

الطبعة الثانية - كراچي ١٣٧٥هـ - ١٩٥٦م

ومعه حاشية عليه للإمام أبي الحسن السندي

طبعه قديمي كتب خانه بالإتفاق مع نور محمد - أصح المطابع - كارخانه تجارت كتب

صحیح مسلم کی صحت کی بابت ہماری کوشش

اور سابقہ مطبوعہ مسلموں کی اغلاط

آج سے قبل ہندوستان کے مختلف مطابع میں مسلم چھپی اور شائع ہوگئی ہمنے بغرض صحتِ اصل ان سبکو مع نسخہ مصری جمع کیا پھر صحتِ اصل کے لئے تین نسخوں کا انتخاب کیا یعنی مسلم مطبوعہ مصر۔ مسلم مطبوعہ انصاری دہلی ۱۳۰۹ھ اور مسلم مجتبائی دہلی ۱۳۱۹ھ جو مولوی عبدالاحد صاحب مرحوم کی حیات میں طبع ہوئی تھی اور اب ناپید ہے مسلم مطبوعہ مصر صحیح تھی مگر اس سے کاتب کو کتابت میں دشواری تھی اور صحت میں مسلم مطبوعہ انصاری مجتبائی سے افضل تھی اسوجہ سے کتابت کے لئے اسکو اصل مسودہ تجویز کیا گیا اور ترکیب یہ کیگئی کہ فن صحت اور علم حدیث کے تین بہترین عالم بخرچ زرکثیر اس مطلب کے لئے مقرر کئے گئے کہ یہ تینوں آمنے سامنے بیٹھیں اور انمیں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک نسخہ رہے اور ایک انصاری کو پڑھے باقی اسکے ساتھ ساتھ غور سے اپنی اپنی کتاب میں دیکھتے جائیں اور جہاں فرق پائیں اسکو انصاری میں درست کرتے جائیں تاکہ صحتِ اصل کے بعد اس سے کتابت کی جائے اس اشتہار کے لکھتے وقت انصاری اور مجتبائی دونوں میرے آگے موجود ہیں انمیں سے انصاری میں کم مجتبائی میں زیادہ الفاظ جو غلط ہیں یا کتابت سے رہ گئے ہیں انمیں سے طوالتِ عبارت سے بچنے کی خاطر صرف چند مقام بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپکو یہ امر ثابت ہو جائے کہ ہم نے مسودہ اور اپنی مسلم کی صحت میں کسقدر کوشش کی ہے۔ مثلاً (۱) مسلم جلد اوّل صفحہ ۶۶ شرح نووی کی سطر ۱۳ وقیل عبداللہ بن عمرو بن العاصی یہاں مجتبائی میں عمرا العاصی ہے جو غلط ہے (۲) ایضاً صفحہ ہذا و سطر متصل و قولہم ابن مرارۃ یہاں مجتبائی میں ان مرارۃ ہے جو غلط ہے (۳) مسلم جلد اوّل صفحہ ۹۵ شرح نووی سطر ۱۵ میں قولہ دم سے پہلے جو مشھوس تان کا لفظ ہے اسکے آگے ایک قولہ مع نووی کی کامل عبارت کے جو نصف سطر کے قریب ہے مجتبائی میں لکھنے سے رہگیا ہے جو غلط ہے (۴) مسلم جلد اول صفحہ ۳۷۱ شرح نووی کی سب سے آخر کی سطر کے آخری الفاظ والمنافقون وھن ہیں مگر انکے بعد محتاجات سے لیکر فصار کانہ تک نصف سطر سے زائد عبارت مجتبائی میں لکھنے سے رہگئی ہے جو غلط ہے (۵) مسلم جلد ثانی صفحہ ۱۹۹ شرح نووی سطر ۲۵ مجتبائی میں فسطاط بالتاء وفسطاط لکھا گیا ہے جو غلط ہے صحیح فسطاط فنسطاط بالتاء وفساط ہے (۶) مسلم جلد ثانی صفحہ ۲۳۰ شرح نووی سطر ۱۳ والعاھۃ تعدی بطبعھا لا بفعل اللہ مگر یہاں مجتبائی میں لا یفعل اللہ ہے جو غلط ہے (۷) مسلم جلد ثانی صفحہ ۲۵۹ شرح نووی سطر ۷ فی الصحیحین ولا یمکن ترکہ ولا تاویل لہ یہاں مجتبائی میں وتاویل لہ ہے جو غلط ہے (۸) مسلم جلد ثانی صفحہ ۳۸۵ شرح نووی سطر ۲ لم تصر حراما بتحریمھم یہاں مجتبائی میں لم تصر حراما بتحریمھم ہے جو غلط ہے (۹) مسلم جلد ثانی صفحہ ۳۸۵ شرح نووی سطر ۹ (آیت قرآن) لنبلونکم حتی نعلم الخ یہاں کم کی جگہ انصاری و مجتبائی ہر دو میں ھم ہے جو اس مقام پر ایسا ہونا غلط ہے یہ آیت سورۂ محمدؐ کی ہے غرض کہ اس قسم کی غلطیاں بہت زیادہ ہیں مگر یہاں اندراج کی گنجائش نہیں ہے اور مسودہ میں جو ہمنے ان غلطیوں پر نشان لگائے ہیں وہ ہمارے دفتر میں محفوظ ہے مسلم مجتبائی میں یہ غلطیاں زیادہ ہیں کیونکہ وہ انصاری سے نقل کی گئی تھی اور کتابت کیوقت اس قسم کے الفاظ مسلم مجتبائی میں آنے اور نقل سے رہ گئے ہیں حالانکہ وہی الفاظ مسلم انصاری میں موجود ہیں۔ اس بات کو معلوم کرکے ناظرین کو افسوس ہوگا کہ ان غلطیوں کے سوا جنپر ہم نے مسودہ میں نشان لگائے ہیں جنمیں سے سات آٹھ کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے اور بھی انکے متن و شرح میں کافی غلطیاں موجود ہیں وہ یہ کہ جب انکی کاپیوں اور پروفوں کی کامل صحت مالکان مطابع سے نہو سکی اور جب کتاب غلط چھپ گئی تو انہوں نے اسکے آخر میں غلط نامے لگا دیئے مسلم مطبوعہ انصاری دہلی ۱۳۰۹ھ جلد اول کا غلط نامہ مظہر ہے کہ اس کی جلد اول میں ایکسو بارہ (۱۱۲) غلطیاں اور مسلم مطبوعہ مجتبائی دہلی ۱۳۱۹ھ جو مولوی عبدالاحد صاحب مرحوم کی حیات میں چھپی تھی اور اب ناپید ہے اسکی جلد اول کے غلط نامہ سے ظاہر ہے کہ اس میں دو سو بائیس (۲۲۲) غلطیاں موجود ہیں اور درحقیقت ان غلط ناموں کے لگانے سے اہل علم کو نفع بھی نہیں پہونچتا اسکا ثبوت یہ کہ میں نے برائے نقل و درستی اصل یہ ہر دو نسخے مدرسہ حسین بخش دہلی سے عاریۃً حاصل کئے جن میں سے ایک تقریباً ۳۹ برس اور دوسرا ۲۹ برس سے درس نظامی میں داخل ہے مگر کسی طالب علم نے ان غلطیوں کو غلط ناموں سے درست نہیں کیا اور ہمیشہ غلط پڑھتے چلے آئے ہیں اور اگر انصاف کوئی چیز ہے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام میں قرآن شریف اور بخاری کے بعد جو مسلم کا مرتبہ ہے اسکا حق مالکان مطابع نے ادا نہیں کیا اور معمولی کتابوں کی طرح سے اسکو اس نوبت تک پہونچا دیا کہ اسکے آخر میں غلط نامے لگانے پڑے مگر یہ ضرور ہے کہ ہندوستان کے دیگر تمام مطابع سے انکی مطبوعہ مسلم بدرجہا بہتر تھی جسکو اہل علم نے بنظر استحسان دیکھا تھا مگر افسوس کہ ان تاریخوں کی طبع شدہ مسلم ان ہر دو مطابع میں بالکل ختم ہوگئی ہے چونکہ مسلم مطبوعہ انصاری نسبتہً صحت میں بہت بہتر تھی اسلئے میں نے اسکو اپنی مسلم کی کتابت کے لئے اصل و مسودہ قرار دیکر بیان مندرجہ بالا کے مطابق اس کی صحت کرائی اور جب غلط نامے اور جدید غلطیوں کی اغلاط کامل طور پر صحیح کر دی گئیں تب اس سے اپنی مسلم کی کتابت بہترین اور صحت کیساتھ لکھنے والے کاتبوں سے شروع کرائی پھر کاپیوں اور پروفوں کی صحت میں نہایت جانفشانی سے کام لیا اور اس مطلب کے لئے بے دریغ روپیہ خرچ کیا دیگر تاجران کتب کیطرح سے بخل یا کفایت شعاری سے ہرگز کام نہ لیا اسکی صحت کے لئے اپنی ذات کے علاوہ دہلی کے بہترین عالم جو علم حدیث اور فن صحت میں یکتائے روزگار ہیں مقرر کئے گئے اور انہوں نے اسکی صحت ٹھیک ٹھیک قرآن شریف کی طرز پر کمال تک پہونچا دی اور طباعت کے لئے اعلیٰ انتظام سے کام لیا گیا سابق مطبوعہ مسلموں میں ایک بڑا نقص یہ بھی تھا کہ آجتک دیگر مطابع والے بوجہ کاہلی و سستی لکیر کے فقیر بنکر مکھی پر مکھی مارتے ہوئے احتمالی نسخوں کو بین السطور میں غیر واضح علامات کیساتھ چھاپتے چلے جاتے تھے جن سے متن کی وضاحت برباد ہو جاتی تھی مگر ہمنے اس اپنی مسلم میں احتمالی نسخوں کے تمام الفاظ کو صحیح بخاری کے احتمالی نسخوں کے الفاظ کی طرز پر شناخت کی کامل علامات و نشانات دیکر اسکے حاشیہ پر درج کیا جسکی اہل علم کو مدت سے آرزو تھی اور امام نووی نے جہاں جہاں مذاہب کی تحقیق کی ہے وہاں نہایت تحقیق کیساتھ ہم نے امام اعظم کے مذہب کے دلائل بروئے احادیث متن و شرح سے الگ اسکے حاشیہ پر چڑھا دیئے ہیں غرضکہ مسلم کی بہتری کی بابت جسقدر کوشش ممکن تھی اس سے دوگنی عمل میں لائی گئی یقین ہے کہ ہندوستان میں آجتک اسقدر صحیح خوشخط اور کامل اہتمام کے ساتھ نہ مسلم کسی جگہ چھپی اور نہ آئندہ چھپنے کی امید ہے اسکی قدر و تلاش اہل علم کو اسوقت ہوگی جب یہ ہمارے یہاں ختم ہو جائیگی کیونکہ آج سے کچھ زمانہ قبل اہل مطابع حدیث کی کتابوں کو محض زرکشی کے خیال سے ہی نہیں چھاپتے تھے بلکہ کچھ ثواب آخرت کا خیال کرتے ہوئے صحت و طباعت کی بہتری کا خیال بھی رکھتے تھے مگر موجودہ زمانہ میں محض زرکشی کا خیال عام ہوگیا ہے ہم نے جو اسکی بہتری پر بہت بڑی رقم خرچ کی اور جانفشانی سے کام لیا اوسکا نتیجہ آپکے آگے ہے دیگر مطابع سے اسکی بہتری پر تقریباً ہماری دوگنی لاگت خرچ ہوگئی۔

خادم العلما والمشائخ نور محمد نقشبندی
چشتی ۳۰ صفر المظفر ۱۳۴۹ھ مطابق ۲۷ جولائی ۱۹۳۰ء

ناشر

قدیمی کتب خانہ ◉ مقابل آرام باغ ◉ کراچی

قدیمی کتب خانہ نے نور محمد کارخانہ تجارتِ کتب کے ساتھ ایک معاہدہ کے تحت طبع کیا

فهرس الجلد الثانی من صحیح مسلم مع شرحه للنووی

صفحة	مضمون
٢	**کتاب البیوع**
〃	باب ابطال بیع الملامسة والمنابذة
〃	باب بطلان بیع الحصاة والبیع الذی فیه غرر
〃	باب تحریم بیع حبل الحبلة
٣	باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه وسومه علی سومه وتحریم النجش وتحریم التصریة
٤	باب تحریم تلقی الجلب
〃	باب تحریم بیع الحاضر للبادی
〃	باب حکم بیع المصراة
٥	باب بطلان بیع المبیع قبل القبض
٦	باب تحریم بیع صبرة التمر المجهولة القدر
〃	باب ثبوت خیار المجلس للمتبایعین
٧	باب من یخدع فی البیع
〃	باب النهی عن بیع الثمار قبل بدو صلاحها بغیر شرط القطع
٨	باب تحریم بیع الرطب بالتمر الا فی العرایا
١٠	باب من باع نخلا علیها ثمر
〃	باب النهی عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة وبیع الثمرة قبل بدو صلاحها وعن بیع المعاومة وهو بیع السنین
١١	باب کراء الارض
١٤	**کتاب المساقاة والمزارعة**
١٥	باب فضل الغرس والزرع
١٦	باب وضع الجوائح
〃	باب استحباب الوضع من الدین
١٧	باب من ادرک ماباعه عند المشتری وقد افلس فله الرجوع فیه
〃	باب فضل انظار المعسر والتجاوز فی الاقتضاء من الموسر والمعسر
١٨	باب تحریم مطل الغنی وصحة الحوالة واستحباب قبولها اذا احیل علی ملی
〃	باب تحریم بیع فضل الماء الذی یکون بالفلاة ویحتاج الیه لرعی الکلاء وتحریم منع بذله وتحریم بیع ضراب الفحل
١٩	باب تحریم ثمن الکلب وحلوان الکاهن ومهر البغی والنهی عن بیع السنور
٢٠	باب الامر بقتل الکلاب وبیان نسخ وبیان تحریم اقتنائها الا لصید او زرع او ماشیة ونحو ذلک

صفحة	مضمون
٢٢	باب حلوان الحجامة
〃	باب تحریم بیع الخمر
٢٣	باب تحریم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام
〃	باب الربا
٢٨	باب اخذ الحلال وترک الشبهات
〃	باب بیع البعیر واستثناء رکوبه
٣٠	باب جواز اقتراض الحیوان واستحباب توفیته خیرا مما علیه
〃	باب جواز بیع الحیوان بالحیوان من جنسه متفاضلا
٣١	باب الرهن وجوازه فی الحضر کالسفر
〃	باب السلم
〃	باب تحریم الاحتکار فی الاقوات
٣٢	باب النهی عن الحلف فی البیع
〃	باب الشفعة
〃	باب غرز الخشب فی جدار الجار
〃	باب تحریم الظلم وغصب الارض وغیرها
٣٣	باب قدر الطریق اذا اختلفوا فیه
〃	**کتاب الفرائض**
〃	فصل لایرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم
٣٤	فصل الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فهو لاولی رجل ذکر
〃	فصل فی الکلالة
٣٥	فصل فی اداء الدین قبل الوصیة والارث وان من کان مدیونا ولم یترک وفاء لدینه لایصلی علیه الامام زجرا
٣٦	**کتاب الهبات**
〃	باب کراهة شراء الانسان ما تصدق به ممن تصدق علیه
〃	باب تحریم الرجوع فی الصدقة والهبة بعد القبض الا ما وهبه لولده وان سفل
〃	باب کراهة تفضیل بعض الاولاد فی الهبة
٣٧	باب العمری
٣٨	**کتاب الوصیة**
٤١	باب وصول ثواب الصدقات الی المیت
〃	باب مایلحق للانسان من الثواب بعد وفاته
〃	باب الوقف

صفحة	مضمون
٤٢	باب ترک الوصیة لمن لیس له شیء یوصی فیه
٤٤	**کتاب النذر**
٤٦	**کتاب الایمان**
〃	باب النهی عن الحلف بغیر الله تعالی
〃	باب ندب من حلف یمینا فرای غیرها خیرا منها ان یاتی الذی هو خیر ویکفر عن یمینه
٤٨	باب الیمین علی نیة المستحلف
٤٩	باب الاستثناء فی الیمین وغیرها
٥٠	باب النهی عن الاصرار فی الیمین فیما یتاذی به اهل الحالف مما لیس بحرام
〃	باب نذر الکافر وما یفعل فیه اذا اسلم
٥١	باب صحبة المالیک
٥٤	باب جواز بیع المدبر
〃	**کتاب القسامة والمحاربین والقصاص والدیات**
〃	باب القسامة
٥٧	باب حکم المحاربین والمرتدین
٥٨	باب ثبوت القصاص فی القتل بالحجر وغیره من المحددات والمثقلات وقتل الرجل بالمراة
〃	باب الصائل علی نفس الانسان وعضوه اذا دفعه الموصول علیه فاتلف نفسه او عضوه لاضمان علیه
٥٩	باب اثبات القصاص فی الاسنان وما فی معناها
٦٠	باب مایباح به دم المسلم
〃	باب بیان اثم من سن القتل
〃	باب المجازاة بالدماء فی الاخرة وانها اول مایقضی فیه بین الناس یوم القیمة
〃	باب تغلیظ تحریم الدماء والاعراض والاموال
〃	باب صحة الاقرار بالقتل وتمکین ولی القتیل من القصاص واستحباب طلب العفو منه
٦٢	باب دیة الجنین ووجوب الدیة فی قتل الخطأ وشبه العمد علی عاقلة الجانی
٦٣	**کتاب الحدود**

صفحة	مضمون
٦٣	باب حد السرقة ونصابها
٦٤	باب قطع السارق الشریف او غیره والنهی عن الشفاعة فی الحدود
٦٥	باب حد الزنا
٧١	باب حد الخمر
٧٢	باب قدر اسواط التعزیر
٧٣	باب الحدود کفارات لاهلها
〃	باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبار
٧٤	**کتاب الاقضیة**
〃	باب الیمین علی المدعی علیه
〃	باب وجوب الحکم بشاهد ویمین
〃	باب بیان ان حکم الحاکم لایغیر الباطن
٧٥	باب قضیة هند
〃	باب النهی عن کثرة المسائل من غیر حاجة والنهی عن منع وهات وهو الامتناع من اداء حق لزمه او طلب مالا یستحقه
٧٦	باب بیان اجر الحاکم اذا اجتهد فاصاب او اخطأ
〃	باب کراهة قضاء القاضی وهو غضبان
٧٧	باب نقض الاحکام الباطلة ورد محدثات الامور
〃	باب بیان خیر الشهود
〃	باب اختلاف المجتهدین
〃	باب استحباب اصلاح الحاکم بین الخصمین
٧٨	**کتاب اللقطة**
٨٠	باب تحریم حلب الماشیة بغیر اذن مالکها
〃	باب الضیافة ونحوها
٨١	باب استحباب المواساة بفضول المال
〃	باب استحباب خلط الازواد اذا قلت والمواساة فیها
〃	**کتاب الجهاد والسیر**
〃	باب جواز الاغارة علی الکفار الذین بلغتهم دعوة الاسلام من غیر تقدم اعلام بالاغارة
٨٢	باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ووصیته ایاهم باداب الغزو وغیرها
٨٣	باب تحریم الغدر
〃	باب جواز الخداع فی الحرب
٨٤	باب کراهة تمنی لقاء العدو والامر بالصبر عند اللقاء

صفحہ	مضمون
۸۴	باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو
〃	باب تحریم قتل النساء والصبیان فی الحرب
〃	باب جواز قتل النساء والصبیان فی البیات من غیر تعمد
۸۵	باب جواز قطع اشجار الکفار وتحریقها
〃	باب تحلیل الغنائم لهذه الامة خاصة
〃	باب الانفال
۸۶	باب استحقاق القاتل سلب القتیل
۸۹	باب التنفیل وفداء المسلمین بالاسارٰی
〃	باب حکم الفئ
۹۲	باب کیفیة قسمة الغنیمة بین الحاضرین
۹۳	باب الامداد بالملائکة فی غزوة بدر واباحة الغنائم
〃	باب ربط الاسیر وحبسه وجواز المن علیه
۹۴	باب اجلاء الیهود من الحجاز
۹۵	باب جواز قتال من نقض العهد وجواز انزال اهل الحصن علی حکم حاکم عدل اهل للحکم
۹۶	باب المبادرة بالغزو وتقدیم اهم الامرین المتعارضین
〃	باب رد المهاجرین الی الانصار منائحهم من الشجر والثمر حین استغنوا عنها بالفتوح
۹۷	باب جواز الاکل من طعام الغنیمة فی دار الحرب
〃	باب کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی هرقل ملک الشام یدعوه الی الاسلام
۹۹	باب کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی ملوک الکفار یدعوهم الی الاسلام
〃	باب غزوة حنین
۱۰۱	باب غزوة طائف
۱۰۲	باب غزوة بدر
〃	باب فتح مکة
۱۰۴	باب صلح الحدیبیة
۱۰۶	باب الوفاء بالعهد
۱۰۷	باب غزوة الاحزاب
〃	باب غزوة احد
۱۰۸	باب اشتداد غضب الله علی من قتله رسول الله صلی الله علیه وسلم
〃	باب ما لقی النبی صلی الله علیه وسلم من اذی المشرکین والمنافقین
۱۱۰	باب قتل ابی جهل
〃	باب قتل کعب بن الاشرف طاغوت الیهود
۱۱۱	باب غزوة خیبر
۱۱۲	باب غزوة الاحزاب وهی الخندق
۱۱۳	باب غزوة ذی قرد وغیرها
۱۱۶	باب قول الله تعالی وهو الذی کف ایدیهم عنکم الآیة
〃	باب غزوة النساء مع الرجال
〃	باب النساء الغازیات یرضخ لهن ولا یسهم والنهی عن قتل صبیان اهل الحرب
۱۱۸	باب عدد غزوات النبی صلی الله علیه وسلم
〃	باب غزوة ذات الرقاع
〃	باب کراهة الاستعانة فی الغزو بکافر الا لحاجة او کونه حسن الرای فی المسلمین
	کتاب الامارة
۱۱۹	باب الناس تبع لقریش والخلافة فی قریش
〃	باب الاستخلاف وترکه
۱۲۰	باب النهی عن طلب الامارة والحرص علیها
〃	باب کراهة الامارة بغیر ضرورة
۱۲۱	باب فضیلة الامیر العادل وعقوبة الجائر والحث علی الرفق بالرعیة والنهی عن ادخال المشقة علیهم
〃	باب غلظ تحریم الغلول
۱۲۲	باب تحریم هدایا العمال
۱۲۳	باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمها فی المعصیة
۱۲۴	باب الامام جنة یقاتل من ورائه ویتقی به
〃	باب وجوب الوفاء ببیعة الخلیفة الاول فالاول
۱۲۶	باب الامر بالصبر عند ظلم الولاة واستیثارهم
〃	باب وجوب ملازمة المسلمین عند ظهور الفتن وفی کل حال وتحریم الخروج من الطاعة ومفارقة الجماعة
۱۲۷	باب حکم من فرق امر المسلمین وهو مجتمع
〃	باب اذا بویع لخلیفتین
〃	باب وجوب الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع وترک قتالهم ما صلوا ونحو ذلک
۱۲۸	باب خیار الائمة وشرارهم
۱۲۹	باب استحباب مبایعة الامام الجیش عند ارادة القتال وبیان بیعة الرضوان تحت الشجرة
〃	باب تحریم رجوع المهاجر الی استیطان وطنه
۱۳۰	باب المبایعة بعد فتح مکة علی الاسلام والجهاد والخیر وبیان معنی لا هجرة بعد الفتح
〃	باب کیفیة بیعة النساء
۱۳۱	باب البیعة علی السمع والطاعة فیما استطاع
〃	باب بیان سن البلوغ
〃	باب النهی ان یسافر بالمصحف الی ارض الکفار اذا خیف وقوعه بایدیهم
۱۳۲	باب المسابقة بین الخیل وتضمیرها
〃	باب فضیلة الخیل وان الخیر معقود بنواصیها
۱۳۳	باب ما یکره من صفات الخیل
〃	باب فضل الجهاد والخروج فی سبیل الله
۱۳۴	باب فضل الشهادة فی سبیل الله تعالی
〃	باب فضل الغدوة والروحة فی سبیل الله
۱۳۵	باب بیان ما اعد الله للمجاهد فی الجنة من الدرجات
〃	باب من قتل فی سبیل الله کفرت خطایاه الا الدین
〃	باب فی بیان ان ارواح الشهداء فی الجنة وانهم احیاء عند ربهم یرزقون
۱۳۶	باب فضل الجهاد والرباط
۱۳۷	باب بیان الرجلین یقتل احدهما الآخر یدخلان الجنة
〃	باب من قتل کافرا ثم سدد
〃	باب فضل الصدقة فی سبیل الله تعالی وتضعیفها
〃	باب فضل اعانة الغازی فی سبیل الله بمرکوب وغیره وخلافته فی اهله بخیر
〃	باب حرمة نساء المجاهدین وامهم من خانهم فیهن
〃	باب سقوط فرض الجهاد عن المعذورین
〃	باب ثبوت الجنة للشهید
〃	باب من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله
۱۴۰	باب من قاتل للریاء والسمعة استحق النار
〃	باب بیان قدر ثواب من غزا فغنم ومن لم یغنم
〃	باب قوله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال بالنیة وانه یدخل فیه الغزو وغیره من الاعمال
۱۴۱	باب استحباب طلب الشهادة فی سبیل الله تعالی
〃	باب ذم من مات ولم یغز ولم یحدث نفسه بالغزو
۱۴۱	باب ثواب من جلس عن الغزو مرض او عذر آخر
〃	باب فضل الغزو فی البحر
〃	باب فضل الرباط فی سبیل الله عز وجل
۱۴۲	باب بیان الشهداء
〃	باب فضل الرمی والحث علیه وذم من علمه
۱۴۳	باب قوله صلی الله علیه وسلم لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرهم من خالفهم
۱۴۴	باب مراعاة مصلحة الدواب فی السیر والنهی عن التعریس فی الطریق
〃	باب السفر قطعة من العذاب واستحباب تعجیل المسافر الی اهله بعد قضاء شغله
〃	باب کراهة الطروق وهو الدخول لیلا لمن ورد من سفر
۱۴۵	**کتاب الصید والذبائح وما یوکل من الحیوان**
〃	باب الصید بالکلاب المعلمة والرمی
۱۴۷	باب تحریم اکل کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر
۱۴۷	باب اباحة میتات البحر
۱۴۹	باب تحریم اکل لحم الحمر الانسیة
۱۵۰	باب اباحة اکل لحم الخیل
〃	باب اباحة الضب
۱۵۲	باب اباحة الجراد
〃	باب اباحة الارنب
〃	باب اباحة ما یستعان به علی الاصطیاد والعدو وکراهة الخذف
〃	باب الامر باحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرة
۱۵۳	باب النهی عن صبر البهائم
	کتاب الاضاحی
〃	باب وقتها
〃	باب سن الاضحیة
〃	باب استحباب استحسان الضحیة وذبحها مباشرة بلا توکیل والتسمیة والتکبیر
۱۵۶	باب جواز الذبح بکل ما انهر الدم الا السن والظفر وسائر العظام
۱۵۷	باب بیان ما کان من النهی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث فی اول الاسلام وبیان نسخه واباحة الی متی شاء
۱۵۹	باب الفرع والعتیرة
۱۶۰	باب نهی من دخل علیه عشر ذی الحجة وهو یرید التضحیة ان یاخذ من شعره واظفاره شیئا
〃	باب تحریم الذبح لغیر الله تعالی ولعن فاعله
	کتاب الاشربة
۱۶۱	باب تحریم الخمر وبیان انها تکون من عصیر العنب ومن التمر والبسر والزبیب وغیرها مما یسکر
〃	باب تحریم تخلیل الخمر
〃	باب تحریم التداوی بالخمر وبیان انها لیست بدواء

صفحہ	مضمون
۱۶۳	باب بیان ان جمیع ما ینبذ مما یتخذ من النخل والعنب یسمی خمرا
〃	باب کراهة انتباذ التمر والزبیب مخلوطین
۱۶۴	باب النهی عن الانتباذ فی المزفت والدباء والحنتم والنقیر وبیان انه منسوخ وان الیوم حلال ما لم یصر مسکرا
۱۶۷	باب بیان ان کل مسکر خمر وان کل خمر حرام
۱۶۸	باب عقوبة من شرب الخمر اذا لم یتب منها بمنعه ایاها فی الآخرة
〃	باب اباحة النبیذ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا
۱۶۹	باب جواز شرب اللبن
۱۷۰	باب استحباب تخمیر الاناء الخ
۱۷۱	باب آداب الطعام والشراب واحکامهما
۱۷۳	باب فی الشرب قائما
۱۷۴	باب کراهة التنفس فی نفس الاناء و استحباب التنفس ثلاثا خارج الاناء
〃	باب استحباب ادارة الماء واللبن ونحوهما علی یمین المبتدی
۱۷۵	باب استحباب لعق الاصابع الخ
۱۷۶	باب ما یفعل الضیف اذا تبعه غیره من صاحب الطعام وما یقول صاحب الطعام للتابع
〃	باب جواز استتباع غیره الی دار من یثق برضاه بذلک ویتحقق تحققا تاما
	واستحباب الاجتماع الی الطعام
۱۸۰	باب جواز اکل الکرق واستحباب الیقطین وایثار اهل المائدة بعضهم بعضا لو کانوا ضیفانا اذا لم یکره ذلک صاحب الطعام
۱۸۰	باب استحباب وضع النوی خارج التمر واستحباب دعاء الضیف لاهل الطعام و طلب الدعاء من الضیف الصالح واجابته الی ذلک
〃	باب اکل القثاء بالرطب
〃	باب استحباب تواضع الآکل وصفة قعوده
۱۸۱	باب نهی لآکل مع جماعة عن قران تمرتین ونحوهما فی لقمة الا باذن اصحابه
۱۸۱	باب فی ادخار التمر ونحوه من الاقوات للعیال
〃	باب فضل تمر المدینة
〃	باب فضل الکماة ومداواة العین بها
۱۸۲	باب فضیلة الاسود من الکباث
۱۸۲	باب فضیلة الخل والتادم به
۱۸۳	باب اباحة اکل الثوم وانه ینبغی لمن اراد خطاب الکبار ترکه کذا فی معناه
〃	باب اکرام الضیف وفضل ایثاره
۱۸۶	باب فضیلة المواساة فی الطعام القلیل وان طعام الاثنین یکفی الثلاثة ونحو ذلک
〃	باب المؤمن یاکل فی معا واحد والکافر یاکل فی سبعة امعاء
۱۸۷	باب لا یعیب الطعام
〃	**کتاب اللباس والزینة**
〃	باب تحریم استعمال اوانی الذهب والفضة فی الشرب وغیره علی الرجال والنساء
۱۸۸	باب تحریم استعمال اناء الذهب والفضة علی الرجال والنساء الخ
۱۹۳	باب اباحة لبس الحریر للرجل اذا کان به حکة او نحوها
〃	باب النهی عن لبس الرجل الثوب المعصفر
〃	باب فضل لباس الثیاب الحبرة
〃	باب التواضع فی اللباس والاقتصار علی الغلیظ منه الخ
۱۹۴	باب جواز اتخاذ الانماط
〃	باب کراهة ما زاد علی الحاجة من الفراش واللباس
〃	باب تحریم جر الثوب خیلاء وبیان حد ما یجوز ارخاؤه الیه وما یستحب
۱۹۵	باب تحریم التبختر فی المشی مع اعجابه بثیابه
〃	باب تحریم خاتم الذهب علی الرجال ونسخ ما کان من اباحته فی اول الاسلام
۱۹۷	باب استحباب لبس النعال وما فی معناها
〃	باب استحباب لبس النعال فی الیمنی اولا والخلع من الیسری اولا وکراهة المشی فی نعل واحدة
۱۹۸	باب النهی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد کاشفا بعض عورته وحکم الاستلقاء علی ظهره رافعا احدی رجلیه علی الاخری
〃	باب نهی الرجل عن التزعفر
〃	باب استحباب خضاب الشیب بصفرة او حمرة وتحریمه بالسواد
〃	باب تحریم تصویر صورة الحیوان وتحریم اتخاذ ما فیه صورة غیر ممتهنة بالفرش ونحوه وان الملائکة علیهم السلام لا یدخلون بیتا فیه صورة وکلب
۲۰۲	باب کراهة الکلب والجرس فی السفر
۲۰۳	باب کراهة قلادة الوتر فی رقبة البعیر
〃	باب النهی عن ضرب الحیوان فی وجهه ووسمه فیه
۲۰۳	باب جواز وسم الحیوان غیر الآدمی فی غیر الوجه وندب فی نعم الزکوة والجزیة
〃	باب کراهة القزع
۲۰۴	باب النهی عن الجلوس فی الطرقات واعطاء الطریق حقه
〃	باب تحریم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة والمتنمصة والمتفلجات والمغیرات خلق الله تعالی
۲۰۵	باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات
۲۰۶	باب النهی عن التزویر فی اللباس وغیره والتشبع بما لم یعط
	کتاب الآداب
〃	باب النهی عن التکنی بابی القاسم وبیان ما یستحب من الاسماء
۲۰۷	باب کراهة التسمیة بالاسماء القبیحة وبنافع ونحوه
〃	باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن وتغییر اسم برة الی زینب وجویریة ونحوهما
〃	باب تحریم التسمی بملک الاملاک او بملک الملوک
۲۰۸	باب استحباب تحنیک المولود عند ولادته وحمله الی صالح یحنکه الخ
۲۱۰	باب جواز تکنیة من لم یولد له بکنیة الصغیر
〃	باب جواز قوله لغیر ابنه یا بنی واستحبابه للملاطفة
〃	باب الاستیذان
۲۱۱	باب کراهة قول المستأذن انا اذا قیل من هذا
۲۱۲	باب تحریم النظر فی بیت غیره
〃	باب نظر الفجأة
	کتاب السلام
〃	باب یسلم الراکب علی الماشی والقلیل علی الکثیر
۲۳۳	باب من حق الجلوس علی الطریق رد السلام
۲۳۴	باب حق المسلم للمسلم والسلام
۲۳۵	باب النهی عن ابتداء اهل الکتاب بالسلام وکیف یرد علیهم
۲۳۶	باب استحباب السلام علی الصبیان
۲۱۴	باب جواز جعل الاذن رفع حجاب او غیره من العلامات
۲۱۵	باب اباحة الخروج للنساء لقضاء حاجة الانسان
〃	باب تحریم الخلوة بالاجنبیة والدخول علیها
〃	باب بیان انه یستحب لمن رای خالیا بامرأة الخ
۲۱۶	باب من اتی مجلسا فوجد فرجة فجلس فیها والا وراءهم
۲۱۷	باب تحریم اقامة الانسان من الموضع المباح الذی سبق الیه
〃	باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق به
〃	باب منع المخنث من الدخول علی النساء الاجانب
〃	باب جواز ارداف المرأة الاجنبیة اذا اعیت فی الطریق
۲۱۸	باب تحریم مناجاة الاثنین دون الثالث بغیر رضاه
〃	باب الطب والمرض والرقی
۲۲۱	باب السحر
۲۲۲	باب السم
〃	باب استحباب رقیة المریض
۲۲۳	باب استحباب الرقیة من العین والنملة والحمة والنظرة
۲۲۴	باب جواز اخذ الاجرة علی الرقیة بالقرآن والاذکار
〃	باب استحباب وضع یده علی موضع الالم مع الدعاء
〃	باب التعوذ من شیطان الوسوسة فی الصلوة
۲۲۵	باب لکل داء دواء واستحباب التداوی
۲۲۸	باب الطاعون والطیرة والکهانة ونحوها
۲۳۰	باب لا عدوی ولا طیرة ولا هامة ولا صفر ولا نوء ولا غول ولا یورد ممرض علی مصح
۲۳۱	باب الطیرة والفال وما یکون فیه الشوم
۲۳۳	باب تحریم الکهانة واتیان الکهان
۲۳۳	باب اجتناب المجذوم ونحوه
	کتاب قتل الحیات وغیرها
۲۳۱	باب استحباب قتل الوزغ
۲۳۶	باب النهی عن قتل النمل
〃	باب تحریم قتل الهرة

صفحہ	مضمون
٢٣٧	باب فضل سقی البہائم المحرمۃ واطعامہا
"	**کتاب الالفاظ من الادب وغیرہا**
"	باب النہی عن سب الدہر
"	باب کراہۃ تسمیۃ العنب کرما
٢٣٨	باب حکم اطلاق لفظۃ العبد والامۃ والمولی والسید
"	باب کراہۃ قول الانسان خبثت نفسی
٢٣٩	باب استعمال المسک وانہ اطیب الطیب وکراہۃ رد الریحان والطیب
"	**کتاب الشعر**
٢٤٠	باب تحریم اللعب بالنردشیر
"	**کتاب الرؤیا**
٢٤٥	**کتاب الفضائل**
"	باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتسلیم الحجر علیہ قبل النبوۃ
"	باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق
"	باب فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
٢٤٧	باب توکل صلی اللہ علیہ وسلم علی اللہ تعالی وعصمۃ اللہ تعالی لہ من الناس
"	باب بیان مثل ما بعث بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الہدی والعلم
٢٤٨	باب شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امتہ ومبالغتہ فی تحذیرہم مما یضرہم
"	باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین
٢٤٩	باب اذا اراد اللہ تعالی رحمۃ امۃ قبض نبیہا قبلہا
"	باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ
٢٥٢	باب اکرامہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الملائکۃ معہ صلی اللہ علیہ وسلم
"	باب شجاعتہ صلی اللہ علیہ وسلم
٢٥٣	باب جودہ صلی اللہ علیہ وسلم
"	باب حسن خلقہ صلی اللہ علیہ وسلم
"	باب فی سخائہ صلی اللہ علیہ وسلم
٢٥٤	باب رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان والعیال وتواضعہ وفضل ذلک
٢٥٥	باب کثرۃ حیائہ صلی اللہ علیہ وسلم
"	باب تبسمہ صلی اللہ علیہ وسلم وحسن عشرتہ
"	باب رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء وامرہ بالرفق بہن
٢٥٦	باب قربہ صلی اللہ علیہ وسلم من الناس وتبرکہم بہ وتواضعہ لہم
"	باب مباعدتہ صلی اللہ علیہ وسلم للآثام واختیارہ من المباح اسہلہ وانتقامہ للہ تعالی عند انتہاک حرماتہ
"	باب طیب ریحہ صلی اللہ علیہ وسلم ولین مسہ
٢٥٧	باب طیب عرقہ صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک بہ
"	باب صفۃ شعرہ صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ وحلیتہ
٢٥٨	باب شیبہ صلی اللہ علیہ وسلم
٢٥٩	باب اثبات خاتم النبوۃ وصفتہ ومحلہ من جسدہ صلی اللہ علیہ وسلم
٢٦٠	باب قدر عمرہ صلی اللہ علیہ وسلم واقامتہ بمکۃ والمدینۃ
٢٦١	باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم
"	باب علمہ صلی اللہ علیہ وسلم باللہ تعالی وشدۃ خشیتہ
"	باب وجوب اتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم
٢٦٣	باب توقیرہ صلی اللہ علیہ وسلم وترک اکثار سوالہ عما لا ضرورۃ الیہ او لا یتعلق بہ تکلیف وما لا یقع ونحو ذلک
٢٦٤	باب وجوب امتثال ما قالہ شرعا دون ما ذکرہ صلی اللہ علیہ وسلم من معایش الدنیا علی سبیل الرأی
"	باب فضل النظر الیہ صلی اللہ علیہ وسلم وتمنیہ
"	باب فضائل عیسی علیہ السلام
٢٦٥	باب من فضائل ابراہیم الخلیل صلی اللہ علیہ وسلم
٢٦٦	باب من فضائل موسی صلی اللہ علیہ وسلم
٢٦٨	باب من فضائل یوسف صلی اللہ علیہ وسلم
"	باب من فضائل زکریا صلی اللہ علیہ وسلم
٢٦٩	باب من فضائل الخضر صلی اللہ علیہ وسلم
٢٧٢	باب فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنہم
"	باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ
٢٧٤	باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ
٢٧٧	باب من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
٢٧٨	باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
٢٨٠	باب فی فضل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
٢٨١	باب من فضائل طلحۃ والزبیر رضی اللہ عنہما
٢٨٢	باب من فضائل ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ
"	باب من فضائل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما
٢٨٣	باب من فضائل زید بن حارثۃ وابنہ اسامۃ رضی اللہ عنہما
"	باب من فضائل عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما
"	باب من فضائل خدیجۃ رضی اللہ عنہا
٢٨٥	باب فضائل عائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا
٢٩٠	باب من فضائل فاطمۃ رضی اللہ عنہا
٢٩١	باب من فضائل ام سلمۃ رضی اللہ عنہا
"	باب من فضائل زینب ام المؤمنین رضی اللہ عنہا
"	باب من فضائل ام ایمن رضی اللہ عنہا
"	باب من فضائل ام سلیم ام انس ابن مالک وبلال رضی اللہ عنہم
٢٩٢	باب من فضائل عبد اللہ بن مسعود وامہ رضی اللہ عنہما
٢٩٤	باب من فضائل ابی بن کعب وجماعۃ من الانصار رضی اللہ عنہم
"	باب من فضائل سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
٢٩٥	باب من فضائل ابی دجانۃ سماک ابن خرشۃ رضی اللہ عنہ
"	باب من فضائل عبد اللہ بن عمرو ابن حرام والد جابر رضی اللہ عنہما
"	باب من فضائل جلیبیب رضی اللہ عنہ
"	باب من فضائل بلال رضی اللہ عنہ
٢٩٧	باب من فضائل جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
٢٩٨	باب من فضائل عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
"	باب من فضائل ابن عمر رضی اللہ عنہما
"	باب من فضائل انس بن مالک رضی اللہ عنہ
٢٩٩	باب من فضائل عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ
٣٠٠	باب فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
٣٠١	باب من فضائل ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
٣٠٢	باب من فضائل حاطب بن ابی بلتعۃ واہل بدر رضی اللہ عنہم
٣٠٢	باب من فضائل اصحاب الشجرۃ اہل بیعۃ الرضوان رضی اللہ عنہم
٣٠٣	باب من فضائل ابی موسی وابی عامر الاشعریین رضی اللہ عنہما
٣٠٣	باب من فضائل الاشعریین رضی اللہ عنہم
"	باب من فضائل ابی سفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ
٣٠٤	باب من فضائل جعفر واسماء بنت عمیس واہل سفینتہم رضی اللہ عنہم
"	باب من فضائل سلمان وبلال وصہیب رضی اللہ عنہم
٣٠٥	باب من فضائل الانصار رضی اللہ عنہم
٣٠٦	باب من فضائل غفار واسلم وجہینۃ واشجع ومزینۃ وتمیم ودوس وطیء
٣٠٧	باب خیار الناس
"	باب من فضائل نساء قریش
٣٠٨	باب مواخاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ رضی اللہ عنہم
"	باب بیان ان بقاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم امان لاصحابہ وبقاء اصحابہ امان للامۃ
"	باب فضل الصحابۃ ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم
٣١٠	باب بیان معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راس مائۃ سنۃ لا یبقی نفس منفوسۃ ممن ہو موجود الآن
"	باب تحریم سب الصحابۃ
٣١١	باب من فضائل اویس القرنی رضی اللہ عنہ
"	باب وصیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باہل مصر
"	باب فضل اہل عمان
٣١٢	باب ذکر کذاب ثقیف ومبیرہا
"	باب فضل فارس
"	باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس کابل مائۃ لا تجد فیہا راحلۃ
"	**کتاب البر والصلۃ والادب**
"	باب بر الوالدین وانہما احق بہ
٣١٣	باب تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلوۃ وغیرہا
٣١٤	باب فضل صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوہما
"	باب تفسیر البر والاثم
٣١٥	باب صلۃ الرحم وتحریم قطیعتہا
"	باب تحریم التحاسد والتباغض والتدابر

صفحہ	مضمون
۳۱۶	باب تحریم الهجر فوق ثلثة ایام بلا عذر شرعی
〃	باب تحریم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها
۳۱۷	باب تحریم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه ومالہ
〃	باب النهی عن الشحناء
〃	باب فضل الحب فی الله تعالیٰ
〃	باب فضل عیادة المریض
۳۱۸	باب ثواب المؤمن فیما یصیبه من مرض وحزن اونحو ذلک حتی الشوکة یشاکها
۳۱۹	باب تحریم الظلم
۳۲۰	باب نصر الاخ ظالما او مظلوما
۳۲۱	باب تراحم المؤمنین وتعاطفهم وتعاضدهم
〃	باب النهی عن السباب
〃	باب استحباب العفو والتواضع
۳۲۲	باب تحریم الغیبة
〃	باب بشارة من ستر الله تعالیٰ علیه فی الدنیا بان یستر علیه فی الآخرة
〃	باب مداراة من یتقی فحشه
〃	باب فضل الرفق
۳۲۳	باب النهی عن لعن الدواب وغیرها
〃	باب من لعنه النبی صلی الله علیه وسلم اوسبه اودعا علیه ولیس هو اهلا لذلک کان له زکوة واجرا ورحمة
۳۲۵	باب ذم ذی الوجهین وتحریم فعله
〃	باب تحریم الکذب وبیان ما یباح منه
〃	باب تحریم النمیمة
〃	باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله
۳۲۶	باب فضل من یملک نفسه عند الغضب وبای شئ یذهب الغضب
۳۲۷	باب خلق الانسان خلقا لا یتمالک
〃	باب النهی عن ضرب الوجه
〃	باب الوعید الشدید لمن عذب الناس بغیر حق
۳۲۸	باب امر من مر بسلاح فی مسجد اوسوق اوغیرهما من المواضع الجامعة للناس ان یمسک بنصالها
〃	باب النهی عن الاشارة بالسلاح الی مسلم

صفحہ	مضمون
۳۲۸	باب فضل ازالة الاذی عن الطریق
〃	باب تحریم تعذیب الهرة ونحوها من الحیوان الذی لا یؤذی
۳۲۹	باب تحریم الکبر
〃	باب النهی عن تقنیط الانسان من رحمة الله تعالیٰ
〃	باب فضل الضعفاء والخاملین
〃	باب النهی عن قول هلک الناس
〃	باب الوصیة بالجار والاحسان الیه
〃	باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء
۳۳۰	باب استحباب الشفاعة فیما لیس بحرام
〃	باب استحباب مجالسة الصالحین ومجانبة قرناء السوء
〃	باب فضل الاحسان الی البنات
〃	باب فضل من یموت له ولد فیحتسب
۳۳۱	باب اذا احب الله عبدا امر جبرئیل فاحبه واحبه اهل السماء ثم یوضع له القبول فی الارض
〃	باب الارواح جنود مجندة
〃	باب المرء مع من احب
۳۳۲	باب اذا اثنی علی الصالح فهی بشری ولا تضره
〃	**کتاب القدر**
〃	باب کیفیة خلق الآدمی فی بطن امه وکتابة رزقه واجله وعمله وشقاوته وسعادته
۳۳۵	باب حجاج آدم وموسی صلی الله علیهما وسلم
〃	باب تصریف الله تعالیٰ القلوب کیف شاء
۳۳۶	باب کل شئ بقدر
〃	باب قدر علی ابن آدم حظه من الزنا وغیره
〃	باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة وحکم موتی اطفال الکفار واطفال المسلمین
۳۳۸	باب بیان ان الآجال والارزاق وغیرها لا تزید ولا تنقص عما سبق به القدر
۳۳۸	باب الایمان بالقدر والاذعان له
۳۳۹	**کتاب العلم**

صفحہ	مضمون
۳۳۵	باب النهی عن اتباع متشابه القرآن والتحذیر من متبعیه والنهی عن الاختلاف فی القرآن
۳۴۰	باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن فی آخر الزمان
۳۴۱	باب من سن سنة حسنة اوسیئة ومن دعا الی هدی اوضلالة
〃	**کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار**
〃	باب الحث علی ذکر الله تعالیٰ
۳۴۲	باب فی اسماء الله تعالیٰ وفضل من احصاها
〃	باب العزم فی الدعاء ولا یقل ان شئت
〃	باب کراهة تمنی الموت لضر نزل به
۳۴۳	باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه
〃	باب فضل الذکر والدعاء والتقرب الی الله تعالیٰ وحسن الظن به
〃	باب کراهة الدعاء بتعجیل العقوبة فی الدنیا
۳۴۴	باب فضل مجالس الذکر
〃	باب فضل الدعاء باللهم اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار
〃	باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء
۳۴۵	باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر
۳۴۶	باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه
〃	باب التوبة
〃	باب استحباب خفض الصوت بالذکر الا فی المواضع التی ورد الشرع برفعه فیها کالتلبیة وغیرها واستحباب الاکثار من قول لا حول ولا قوة الا بالله
۳۴۷	باب الدعوات والتعوذ

صفحہ	مضمون
۳۴۸	باب الدعاء عند النوم
۳۴۹	باب فی الادعیة
۳۵۰	باب التسبیح اول النهار وعند النوم
۳۵۱	باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیک
〃	باب دعاء الکرب
〃	باب فضل سبحان الله وبحمده
〃	باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب
۳۵۲	باب استحباب حمد الله تعالیٰ بعد الاکل والشرب
〃	باب انه یستجاب للداعی مالم یعجل فیقول دعوت فلم یستجب لی
〃	باب اکثر اهل الجنة الفقراء واکثر اهل النار النساء وبیان الفتنة بالنساء
۳۵۳	باب قصة اصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الاعمال
۳۵۴	**کتاب التوبة**
۳۵۵	باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبة
〃	باب فضل دوام الذکر والفکر فی امور الآخرة والمراقبة وجواز ترک ذلک فی بعض الاوقات والاشتغال بالدنیا
۳۵۶	باب سعة رحمة الله تعالیٰ وانها تغلب غضبه
۳۵۷	باب قبول التوبة من الذنوب وان تکررت الذنوب والتوبة
۳۵۸	باب غیرة الله تعالیٰ وتحریم الفواحش
〃	باب قوله تعالیٰ ان الحسنات یذهبن السیئات
۳۵۹	باب قبول توبة القاتل وان کثر قتله
۳۶۰	باب فی سعة رحمة الله تعالیٰ المؤمنین وفداء کل مسلم بکافر من النار
〃	باب حدیث توبة کعب بن مالک وصاحبیه
۳۶۴	باب فی حدیث الافک وقبول توبة القاذف

صفحہ	مضمون
۳۶۸	باب براءۃ حرم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الریبۃ
〃	کتاب صفۃ المنافقین واحکامہم
۳۷۰	باب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار
۳۷۳	باب انشقاق القمر
۳۷۴	باب فی الکفار
〃	باب جزاء المؤمن بحسناتہ فی الدنیا والآخرۃ وتعجیل حسنات الکافر فی الدنیا
۳۷۵	باب مثل المؤمن کالزرع والمنافق والکافر کالارزۃ
〃	باب مثل المؤمن مثل النخلۃ
۳۷۶	باب تحریش الشیطان وبعثہ سرایاہ لفتنۃ الناس وان مع کل انسان قرینا
〃	باب لن یدخل احد الجنۃ بعملہ بل برحمۃ اللہ تعالیٰ
۳۷۷	باب اکثار الاعمال والاجتہاد فی العبادۃ
〃	باب الاقتصاد فی الموعظۃ
۳۷۸	کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واہلہا
۳۸۱	باب جہنم اعاذنا اللہ منہا
۳۸۳	باب فناء الدنیا وبیان الحشر یوم القیٰمۃ
۳۸۴	باب فی صفۃ یوم القیٰمۃ اعاننا اللہ علی اہوالہ
۳۸۵	باب الصفات التی یعرف بہا فی الدنیا اہل الجنۃ واہل النار
〃	باب عرض مقعد المیت من الجنۃ والنار علیہ واثبات عذاب القبر والتعوذ منہ
۳۸۷	باب اثبات الحساب
〃	باب الامر بحسن الظن باللہ تعالیٰ عند الموت
۳۸۸	کتاب الفتن واشراط الساعۃ
〃	فصل من اشراط الساعۃ خروج یاجوج وماجوج
〃	فصل یؤم ہذا البیت جیش فیخسف باولہم واٰخرہم ثم یبعثون علیٰ نیاتہم
۳۸۹	فصل ظہور الفتن کمواقع القطر القاعد فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی
〃	فصل من اکرہ علی المقاتلۃ فقتل
۴۰۷	ببوقاتلہ باثمہ واثم ہذا ویکون من اصحاب النار
〃	فصل اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار
۳۹۰	فصل فی امارات الساعۃ
۳۹۱	فصل فی حسر الفرات عن جبل من ذہب
〃	فصل فی قتال الروم
۳۹۳	فصل فی ظہور عشر آیات
〃	فصل فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ان الفتنۃ ہٰہنا وہی خروج الدجال
۳۹۴	فصل فی عبادۃ الاصنام عند قرب الساعۃ
〃	فصل فی تمنی الرجل الموت حین تکثر الفتن لا للدین
〃	فصل فی عمیۃ القتل حتی لا یدری فیم قتل او قتل
〃	فصل فی تخریب ذی السویقتین الکعبۃ لعنہ اللہ تعالیٰ
۳۹۵	فصل فی قتال المسلمین قوما کان وجوہہم مجان مطرقۃ وغیرہا من العلامات القبیحۃ
〃	فصل فی قسم الخلیفۃ المال بغیر عد
〃	فصل فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ
۳۹۶	فصل فی ہلاک کسریٰ وقیصر
〃	فصل فی فتح بلدۃ جانبہا فی البر وجانبہا فی البحر وہی القسطنطینیۃ
〃	فصل فی قتال المسلمین مع الیہود واخبار الحجر والشجر بمن وراءہ من الیہود
〃	فصل فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بین یدی الساعۃ کذابین قریبا من ثلاثین
۳۹۷	باب ذکر ابن صیاد
۳۹۹	باب ذکر الدجال
۴۰۴	باب قصۃ الجساسۃ
۴۰۵	باب فی بقیۃ من احادیث الدجال
۴۰۶	باب فضل العبادۃ فی الہرج
〃	باب قرب الساعۃ
〃	باب ما بین النفختین
۴۰۷	کتاب الزہد
〃	فصل الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر
〃	فصل الدنیا اہون علی اللہ من اسک میت
〃	فصل لا ینبغی للانسان ان یتلہی بالتکاثر ولیس لہ من المال شیٔ الا ما اکل فافنیٰ او لبس فابلیٰ او اعطی فاقتنیٰ
〃	فصل لا یتبع المیت شیٔ الا العمل
〃	فصل لا ینبغی التنافس فی الدنیا وحبہا
〃	فصل فلینظر فی الدنیا الی من ہو اسفل منہ لا الی من ہو فوقہ حتی لا یزدری نعمۃ اللہ علیہ
۴۰۸	فصل فی حدیث الابرص والاقرع والاعمی
〃	فصل لا یتمنی الملک ولا یلتفت الیہ
〃	فصل فی ذکر ما مضی علی الصحابۃ رضی اللہ عنہم من الزہادۃ فی الدنیا والرغبۃ فی الآخرۃ
۴۰۹	فصل فی بیان ان الاعضاء منطقۃ شاہدۃ یوم القیٰمۃ
〃	فصل فی بیان ان معیشۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کانت ودعائہ لآلہ بالقوت
۴۱۰	فصل فی الصبر علی قلۃ ما یجد ودخول الفقراء المہاجرین الجنۃ قبل الاغنیاء اربعین خریفا
〃	باب النہی عن الدخول علی اہل الحجر الا من یدخل باکیا
۴۱۱	باب فضل الاحسان الی الارملۃ والمسکین والیتیم
〃	باب فضل بناء المسجد
〃	باب فضل الانفاق علی المساکین وابن السبیل
۴۱۱	باب تحریم الریاء
۴۱۲	باب حفظ اللسان
〃	باب عقوبۃ من یامر بالمعروف ولا یفعلہ وینہی عن المنکر ویفعلہ
〃	باب النہی عن ہتک الانسان ستر نفسہ
〃	باب تشمیت العاطس وکراہۃ التثاؤب
۴۱۳	باب فی احادیث متفرقۃ
۴۱۴	باب النہی عن المدح اذا کان فیہ افراط وخیف منہ فتنۃ علی الممدوح
〃	باب التثبت فی الحدیث وحکم کتابۃ العلم
۴۱۵	باب قصۃ اصحاب الاخدود والساحر والراہب والغلام
〃	باب حدیث جابر الطویل وقصۃ ابی الیسر
۴۱۹	باب فی حدیث الہجرۃ ویقال لہ حدیث الرحل بالحاء
	کتاب التفسیر
۴۲۳	حاشیۃ العلامۃ السندی علی الصحیح لمسلم

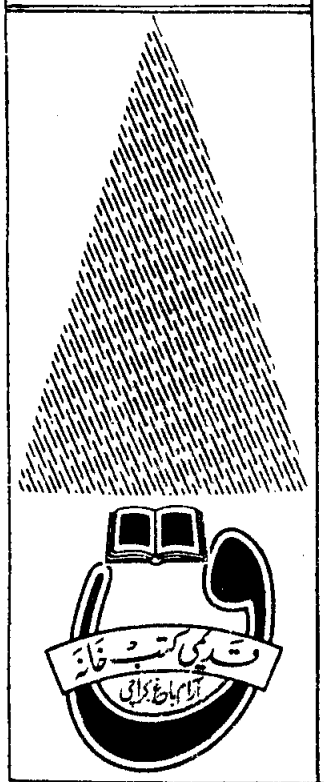

إنما يخشى الله من عباده العلماء

الحمد لله الذي وفقني لطبع هذا الكتاب الصحيح لمسلم وبعد أن رأيت أهل المطابع قد
كسلوا في صحة كتابته وطباعته فشمرت لأداء حقوقه من صحة الكتابة والطباعة ما لا مزيد عليه
فإني بعون الله العظيم يسير الناظرين

سوانح الحيات للإمام مسلم

هو الإمام أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري من بني قشير قبيلة من العرب معروفة النيسابوري إمام أصحاب الحديث
أجمعوا على جلالته وإمامته وعلو مرتبته وروي عنه أنه قال صنفت الصحيح من ثلاثمائة ألف حديث مسموعة وهي أربعة آلاف بإسقاط المكرر
وأعلى أسانيده ما يكون بينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم أربعة وسائط وله بصر وتصانيف جليلة هذا الطريق ولد عام وفاة الشافعي سنة أربع
ومائتين وتوفي بنيسابور في رجب سنة إحدى وستين ومائتين قال النووي رحمه الله من حقق نظره في صحيح مسلم رحمه الله واطلع على ما أودعه في أسانيده

الجلد الثاني من

الصحيح لمسلم

مع

شرح الكامل للنواوي

وترتيبه وحسن تهذيبه وبليغ طريقته وتلخيص الطرق واختصارها وضبط متفرقها وانتشارها وغير ذلك من المحاسن والأعمال بأبي عمرو بن الصلاح رحمه الله إمام
لا يلحقه من بعده عصره وقل من يساويه من أهل وقته ودهره وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

وبهامشه شارحه

فهو الشيخ محيي الدين أبو زكريا يحيى بن شرف النواوي نسبة إلى نوى قرية بالشام الحزامي الشافعي الزاهد العالم المحقق ناصر السنة ومعضل الفتاوى ليس
لتصنيفه لا خلاف من المذاهب الأربعة الحفظ وله تصانيف كثيرة منها الروضة والمنهاج وتهذيب الأسماء واللغات وشرح مسلم هذا وشرح المهذب وغير ذلك
ولد سنة إحدى وثلاثين وستمائة وتوفي سنة ست وسبعين وستمائة رحمه الله علينا وعلى عباده الصالحين هكذا ذكر حال المؤلف وشارحه

مولانا النواوي أحمد على المحدث السهارنفوري رحمه الله — خادم العلماء والمشايخ نور محمد نقشبندي جشتي وفقه الله الزود لغو

ناشران

قديمي كتب خانه

مقابل آرام باغ - كراچي

الطبعة الأولى - دهلي ١٣٤٩هـ - ١٩٣٠م

الطبعة الثانية - كراچي ١٣٧٥هـ - ١٩٥٧م

ومعه حاشية عليه للإمام أبي الحسن السندي

طبعه قديمي كتب خانه بالاتفاق مع نور محمد اصح المطابع كارخانه تجارت كتب

الجلد الثانی من الصحیح لمسلم وشرحه للنواوی

بسم الله الرحمن الرحیم

کتاب البیوع

باب ابطال بیع الملامسة والمنابذة

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال قرأت علی مالک عن محمد بن یحیی بن حبان عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الملامسة والمنابذة **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابن ابی عمر قالا نا وکیع عن سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن نمیر وابو اسامة ح قال وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب کلهم عن عبید الله ابن عمر عن خبیب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **وحدثنی** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی عمرو ابن دینار عن عطاء بن میناء انه سمعه یحدث عن ابی هریرة انه قال نهی عن بیعتین الملامسة والمنابذة اما الملامسة فان یلمس کل واحد منهما ثوب صاحبه بغیر تامل والمنابذة ان ینبذ کل واحد منهما ثوبه الی الآخر ولم ینظر واحد منهما الی ثوب صاحبه **وحدثنی** ابو الطاهر وحرملة بن یحیی واللفظ لحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی عامر بن سعد بن ابی وقاص ان ابا سعید الخدری قال نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیعتین ولبستین نهی عن الملامسة والمنابذة فی البیع والملامسة لمس الرجل ثوب الآخر بیده باللیل او بالنهار ولا یقلبه الا بذلک والمنابذة ان ینبذ الرجل الی الرجل بثوبه وینبذ الآخر الیه ثوبه ویکون ذلک بیعهما عن غیر نظر ولا تراض **وحدثنیه** عمرو الناقد قال نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال حدثنا ابی عن صالح عن ابن شهاب بهذا الاسناد **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن ادریس ویحیی بن سعید وابو اسامة عن عبید الله ح قال وحدثنی زهیر بن حرب واللفظ له قال نا یحیی بن سعید عن عبید الله قال حدثنی ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الحصاة وعن بیع الغرر **وحدثنا** یحیی بن یحیی ومحمد ابن رمح قالا انا اللیث ح وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا اللیث عن نافع عن عبد الله عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه نهی عن بیع حبل الحبلة

باب بطلان بیع الحصاة والبیع الذی فیه غرر

کتاب البیوع قال الازهری تقول العرب بعت بمعنی بعت ما کنت ملکته وبعت بمعنی اشتریت قال وکذلک شریت بالمعنیین قال وکل واحد بیع وبائع لان الثمن والمثمن کل منهما مبیع وکذا قال ابن قتیبة یقول بعت الشیء بمعنی بعته وبمعنی اشتریته وشریت الشیء بمعنی اشتریته وبمعنی بعته وکذا قاله آخرون من اهل اللغة ویقال بعته وابتعته فهو مبیع ومبیوع قال الجوهری کما یقول مخیط ومخیوط قال الخلیل المحذوف من مبیع واو مفعول لانها زائدة فهی اولی بالحذف وقال الاخفش المحذوف عین الکلمة قال المازری کلاهما حسن وقول الاخفش اقیس والابتیاع الاشتراء وتبایعا وبایعه ویقال استبعته ای سالته البیع وابعت الشیء ای عرضته للبیع وبیع الشیء بکسر الباء وضمها وبوع لغة فیه وکذلک القول فی قیل وکیل **باب** ابطال بیع الملامسة والمنابذة (**قوله** فی الاسناد الاول مالک عن محمد بن یحیی بن حبان عن الاعرج) هکذا هو فی جمیع النسخ ببلادنا وذکر القاضی انه وقع فی نسخهم من طریق عبد الغافر الفارسی مالک عن نافع عن محمد بن یحیی بن حبان بزیادة نافع قال وهو غلط ولیس لنافع ذکر فی هذا الحدیث ولم یذکر مالک فی الموطا نافعا فی هذا الحدیث واما نهیه صلی الله علیه وسلم عن الملامسة والمنابذة فقد فسره فی الکتاب باحد الاقوال فی تفسیره ولاصحابنا ثلثة اوجه فی تاویل الملامسة احدها تاویل الشافعی وهو ان یاتی بثوب مطوی او فی ظلمة فیلمسه المستام فیقول صاحبه بعتکه بکذا بشرط ان یقوم لمسک مقام نظرک ولا خیار لک اذا رایته والثانی ان یجعل نفس اللمس بیعا فیقول اذا لمسته فهو مبیع لک والثالث ان یبیعه شیئا علی انه متی لمسه انقطع خیار المجلس وغیره وهذا البیع باطل علی التاویلات کلها وفی المنابذة ثلثة اوجه ایضا احدها ان یجعل نفس النبذ بیعا وهو تاویل الشافعی والثانی ان یقول بعتک فاذا نبذته الیک انقطع الخیار ولزم البیع والثالث المراد نبذ الحصاة کما سنذکره ان شاء الله تعالی فی بیع الحصاة وهذا البیع باطل للغرر (**قوله** ویکون ذلک بیعهما عن غیر نظر ولا تراض) معناه بلا تامل ورضا بعد التامل والله اعلم **باب** بطلان بیع الحصاة والبیع الذی فیه غرر نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن بیع الحصاة وبیع الغرر اما بیع الحصاة ففیه ثلاث تاویلات احدها ان یقول بعتک من هذه الاثواب ما وقعت علیه الحصاة التی ارمیها او بعتک من هذه الارض من هنا الی ما انتهت الیه هذه الحصاة والثانی ان یقول بعتک علی انک بالخیار الی ان ارمی بهذه الحصاة والثالث ان یجعل نفس الرمی بالحصاة بیعا فیقول اذا رمیت هذا الثوب بالحصاة فهو مبیع منک بکذا واما النهی عن بیع الغرر فهو اصل عظیم من اصول کتاب البیوع ولهذا قدمه مسلم ویدخل فیه مسائل کثیرة غیر منحصرة کبیع الآبق والمعدوم والمجهول وما لا یقدر علی تسلیمه وما لم یتم ملک البائع علیه وبیع السمک فی الماء الکثیر واللبن فی الضرع وبیع الحمل فی البطن وبیع بعض الصبرة مبهما وبیع ثوب من اثواب وشاة من شیاه ونظائر ذلک فکل هذا بیعه باطل لانه غرر من غیر حاجة وقد یحتمل بعض الغرر تبعا اذا دعت الیه حاجة کالجهل باساس الدار وکما اذا باع الشاة الحامل والتی فی ضرعها لبن فانه یصح البیع لان الاساس تابع للظاهر من الدار ولان الحاجة تدعو الیه فانه لا یمکن رؤیته وکذا القول فی حمل الشاة ولبنها وکذلک اجمع المسلمون علی جواز اشیاء فیها غرر حقیر منها انهم اجمعوا علی صحة بیع الجبة المحشوة وان لم یر حشوها ولو بیع حشوها بانفراده لم یجز واجمعوا علی جواز اجارة الدار والدابة والثوب ونحو ذلک شهرا مع ان الشهر قد یکون ثلثین یوما وقد یکون تسعة وعشرین واجمعوا علی جواز دخول الحمام بالاجرة مع اختلاف الناس فی استعمالهم الماء وفی قدر مکثهم واجمعوا علی جواز الشرب من السقاء بالعوض مع جهالة قدر المشروب واختلاف عادة الشاربین وعکس هذا واجمعوا علی بطلان بیع الاجنة فی البطون والطیر فی الهواء قال العلماء مدار البطلان بسبب الغرر والصحة مع وجوده علی ما ذکرناه وهو انه ان دعت حاجة الی ارتکاب الغرر ولا یمکن الاحتراز عنه الا بمشقة وکان الغرر حقیرا جاز البیع والا فلا وما وقع فی بعض مسائل الباب من اختلاف العلماء فی صحة البیع فیها وفساده کبیع العین الغائبة مبنی علی هذه القاعدة فبعضهم یری ان الغرر حقیر فیجعله کالمعدوم فیصح البیع وبعضهم یراه لیس بحقیر فیبطل البیع والله اعلم واعلم ان بیع الملامسة وبیع المنابذة وبیع حبل الحبلة وبیع الحصاة وعسب الفحل واشباهها من البیوع التی جاء فیها نصوص خاصة هی داخلة فی النهی عن بیع الغرر ولکن افردت بالذکر ونهی عنها لکونها من بیاعات الجاهلیة المشهورة والله اعلم **باب** تحریم بیع حبل الحبلة فیه حدیث ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع حبل الحبلة هی بفتح الحاء والباء فی الحبل وفی الحبلة قال القاضی ورواه بعضهم باسکان الباء فی الاول وهو قوله حبل وهو غلط والصواب الفتح قال اهل اللغة الحبلة هنا جمع حابل کظالم وظلمة وفاجر وفجرة وکاتب وکتبة قال الاخفش یقال حبلت المراة فهی حابل والجمع نسوة حبلة وقال ابن الانباری

وحدثنی زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی واللفظ لزهیر قالا نا یحیی وهو القطان عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر قال کان اهل الجاهلیة یتبایعون لحم الجزور الی حبل الحبلة وحبل الحبلة ان تنتج الناقة ثم تحمل التی نتجت فنهاهم رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذلک **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یبیع بعضکم علی بیع بعض **حدثنا** زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی واللفظ لزهیر قالا نا یحیی عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یبیع الرجل علی بیع اخیه ولا یخطب علی خطبة اخیه الا ان یاذن له **حدثنا** یحیی بن ایوب وقتیبة بن سعید وابن حجر قالوا نا اسمعیل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یسوم المسلم علی سوم المسلم **وحدثنیه** احمد بن ابراهیم الدورقی قال حدثنی عبد الصمد قال نا شعبة عن العلاء وسهیل عن ابیهما عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ح و حدثناه محمد بن المثنی قال نا عبد الصمد قال نا شعبة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ح قال وثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن عدی وهو ابن ثابت عن ابی حازم عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان یستام الرجل علی سوم اخیه وفی روایة الدورقی علی سیمة اخیه **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یتلقی الرکبان لبیع ولا یبیع بعضکم علی بیع بعض ولا تناجشوا ولا یبیع حاضر لباد ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعها بعد ذلک فهو بخیر النظرین بعد ان یحلبها فان رضیها امسکها وان سخطها ردها وصاعا من تمر **حدثنا** عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن عدی وهو ابن ثابت عن ابی حازم عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن التلقی وان یبیع حاضر لباد وان تسأل المرأة طلاق اختها وعن النجش والتصریة وان یستام الرجل علی سوم اخیه **وحدثنیه** ابو بکر بن نافع قال نا غندر ح قال وثنا محمد بن المثنی قال نا وهب بن جریر ح قال وحدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد قال نا ابی قالوا جمیعا نا شعبة بهذا الاسناد فی حدیث غندر ووهب نهی وفی حدیث عبد الصمد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی بمثل حدیث معاذ عن شعبة **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن النجش

الهاء فی الحبلة للمبالغة ووافقه بعضهم واتفق اهل اللغة علی ان الحبل مختص بالآدمیات ویقال فی غیرهن الحمل یقال حملت المرأة ولدا وحبلت بولد وحملت الشاة سخلة ولا یقال حبلت قال ابو عبید لا یقال لشیء من الحیوان حبل الا ما جاء فی هذا الحدیث واختلف العلماء فی المراد بالنهی عن بیع حبل الحبلة فقال جماعة هو البیع بثمن مؤجل الی ان تلد الناقة ویلد ولدها وقد ذکر مسلم فی هذا الحدیث هذا التفسیر عن ابن عمر وبه قال مالک والشافعی ومن تابعهم وقال آخرون هو بیع ولد الناقة الحامل فی الحال هذا تفسیر ابی عبیدة معمر بن المثنی وصاحبه ابی عبید القاسم بن سلام وآخرین من اهل اللغة وبه قال احمد ابن حنبل واسحق بن راهویه وهذا اقرب الی اللغة لکن الراوی هو ابن عمر وقد فسره بالتفسیر الاول وهو اعرف ومذهب الشافعی ومحققی الاصولیین ان تفسیر الراوی مقدم اذا لم یخالف الظاهر وهذا البیع باطل علی التفسیرین اما الاول فلانه بیع بثمن الی اجل مجهول والاجل یاخذ قسطا من الثمن واما الثانی فلانه بیع معدوم ومجهول وغیر مملوک للبائع وغیر مقدور علی تسلیمه والله اعلم **باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه وسومه علی سوم اخیه وتحریم النجش وتحریم التصریة** تحریم التصریة (قوله صلی الله علیه وسلم لا یبیع بعضکم علی بیع بعض وفی روایة لا یبیع الرجل علی بیع اخیه ولا یخطب علی خطبة اخیه الا ان یاذن له وفی روایة لا یسم المسلم) اما البیع علی بیع اخیه فمثاله ان یقول لمن اشتری شیئا فی مدة الخیار افسخ هذا البیع وانا ابیعک مثله بارخص من ثمنه او اجود منه بثمنه ونحو ذلک وهذا حرام ویحرم ایضا الشری علی شری اخیه وهو ان یقول للبائع فی مدة الخیار افسخ هذا البیع وانا اشتریه منک باکثر من هذا الثمن ونحو هذا واما السوم علی سوم اخیه فهو ان یکون قد اتفق مالک السلعة والراغب فیها علی البیع ولم یتعقداه فیقول الآخر للبائع انا اشتریها بهذا حرام بعد استقرار الثمن واما السوم فی السلعة التی تباع فیمن یزید فلیس بحرام واما الخطبة علی خطبة اخیه وسوال المرأة طلاق اختها فسبق بیانهما واضحا فی کتاب النکاح وسبق هنالک ان الروایة لا یبیع ولا یخطب بالرفع علی سبیل الخبر الذی یراد به النهی وذکرنا انه ابلغ واجمع العلماء علی منع البیع علی بیع اخیه والشری علی شراء والسوم علی سومه فلو خالف وعقد فهو عاص وینعقد البیع هذا مذهب الشافعی وابی حنیفة وآخرین وقال داود لا ینعقد وعن مالک روایتان کالمذهبین وجمهورهم علی اباحة البیع والشری فیمن یزید وبه قال الشافعی وکرهه بعض السلف واما النجش فبنون مفتوحة ثم جیم ساکنة ثم شین معجمة وهو ان یزید فی ثمن السلعة لا لرغبة فیها بل لیخدع غیره ویغره لیزید ویشتریها وهذا حرام بالاجماع والبیع صحیح والاثم مختص بالناجش ان لم یعلم به البائع فان واطاه علی ذلک اثما جمیعا والخیار للمشتری ان لم یکن من البائع مواطاة وکذا ان کانت فی الاصح لانه قصر فی الاغترار وعن مالک روایة ان البیع باطل وحمل النهی عنه مقتضیا للفساد واصل النجش الاستثارة ومنه نجشت الصید انجشه بضم الجیم نجشا اذا استثرته سمی الناجش فی السلعة ناجشا لانه یثیر الرغبة فیها ویرفع ثمنها وقال ابن قتیبة اصل النجش الختل وهو الخداع ومنه قیل للصائد ناجش لانه یختل الصید ویحتال له وکل من استثار شیئا فهو ناجش وقال الهروی قال ابو بکر النجش المدح والاطراء وعلی هذا معنی الحدیث لا یمدح احدکم السلعة ویزید فی ثمنها بلا رغبة والصحیح الاول (قوله حدثنا شعبة عن العلاء وسهیل عن ابیهما عن ابی هریرة) هکذا هو فی جمیع النسخ عن ابیهما وهو مشکل لان العلاء هو ابن عبد الرحمن وسهیل هو ابن ابی صالح ولیس بابن له فلا یقال عن ابیهما بکسر الباء بل کان حقه ان یقول عن ابویهما وینبغی ان یغیر الموجود فی النسخ عن ابیهما بفتح الباء الموحدة ویکون تثنیة اب علی لغة من قال فی ان ابان رایت ابین فثناه بالالف والنون او بالیاء والنون وقد سبق مثله فی کتاب النکاح واوضحنا هنالک قال القاضی الروایة فیه عند جمیع شیوخنا بکسر الباء قال ولیس هو بصواب لانهما لیسا اخوین قال ووقع فی بعض الروایات عن ابویهما وهو الصواب قال وقال بعضهم فی الاول لعله عن ابیهما بفتح الباء (قوله وفی روایة الدورقی علی سیمة اخیه) هو بکسر السین واسکان الیاء وهی لغة فی السوم ذکرها الجوهری وغیره من اهل اللغة قال الجوهری ویقال انه تعالی السیمة (قوله صلی الله علیه وسلم ولا تصروا الابل) هو بضم التاء وفتح الصاد ونصب الابل من التصریة وهی الجمع یقال صری یصری تصریة وصرا یصریها تصریة فهی مصراة کفشا یفشیها تفشیة فهی مفشاة وزکا یزکیها تزکیة فهی مزکاة قال القاضی وروینا فی غیر صحیح مسلم عن بعضهم لا تصروا بفتح التاء وضم الصاد من الصر قال وعن بعضهم لا تصر الابل بضم التاء من تصر بغیر واو بعد الراء وبرفع الابل علی ما لم یسم فاعله من الصر ایضا وهو ربط اخلافها والاول هو الصواب المشهور ومعناه لا تجمعوا اللبن فی ضرعها عند ارادة بیعها حتی یعظم ضرعها فیظن المشتری ان کثرة لبنها عادة لها مستمرة ومنه قول العرب صریت الماء فی الحوض ای جمعته وصری الماء فی ظهره ای حبسه فلم یترقرق قال الخطابی اختلف العلماء واهل اللغة فی تفسیر المصراة وفی اشتقاقها فقال الشافعی التصریة ان یربط اخلاف الناقة او الشاة ویترک حلبها الیومین والثلاثة حتی یجتمع لبنها فیزید مشتریها فی ثمنها بسبب ذلک لظنه انه عادة لها وقال ابو عبید هو من صری اللبن فی ضرعها ای حفنه فیه واصل التصریة حبس الماء قال ابو عبید ولو کانت من الربط لکانت مصرورة او مصررة قال الخطابی وقول ابی عبید حسن وقول الشافعی صحیح وقال العرب تصر ضروع المحلوبات واستدل لصحة قول الشافعی بقول العرب لا یحسن الکر انما یحسن الحلب والصر وبقول مالک بن نویرة فقلت لقومی هذه صدقاتکم مصررة اخلافها لم تجرد قال ویحتمل ان اصل المصراة مصررة ابدلت احدی الراءین الفا کقوله تقضاب من قسها ای دسها کرهوا اجتماع ثلثة احرف من جنس واعلم ان التصریة حرام سواء تصریة الناقة والبقرة والشاة والجاریة والفرس والاتان وغیرها لانه غش وخداع وبیعها صحیح مع انه حرام وللمشتری الخیار فی امساکها وردها وسنوضحه فی الباب الآتی ان شاء الله تعالی وفیه دلیل علی تحریم التدلیس فی کل شیء وان البیع من ذلک ینعقد وان التدلیس بالفعل حرام کالتدلیس بالقول

باب تحریم تلقی الجلب

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن ابی زائدة ح قال وثنا ابن المثنی قال نا یحیی یعنی ابن سعید ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی کلهم عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان یتلقی السلع حتی تبلغ الاسواق وهذا لفظ ابن نمیر وقال الآخران ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن التلقی حدثنی محمد بن حاتم و اسحاق بن منصور جمیعا عن ابن مهدی عن مالك عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث ابن نمیر عن عبید الله وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله ابن المبارك عن التیمی عن ابی عثمان عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن تلقی البیوع حدثنا یحیی بن یحیی قال انا هشیم عن هشام عن ابن سیرین عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتلقی الجلب حدثنا ابن ابی عمر قال نا هشام بن سلیمان عن ابن جریج قال اخبرنی هشام القردوسی عن ابن سیرین قال سمعت ابا هریرة یقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تلقوا الجلب فمن تلقی فاشتری منه فاذا اتی سیده السوق فهو بالخیار حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب قالوا نا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یبیع حاضر لباد وقال زهیر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی ان یبیع حاضر لباد وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر عن ابن طاوس عن ابیه عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتلقی الرکبان وان یبیع حاضر لباد قال فقلت لابن عباس ما قوله لا یبیع حاضر لباد قال لا یکون له سمسارا وحدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال انا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر ح قال وثنا احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا ابو الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یبیع حاضر لباد دعوا الناس یرزق الله بعضهم من بعض غیر ان فی روایة یحیی یرزق وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد قالا نا سفیان بن عیینة عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا یحیی بن یحیی قال انا هشیم عن یونس عن ابن سیرین عن انس بن مالك قال نهینا ان یبیع حاضر لباد وان کان اخاه او اباه حدثنا محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی عن ابن عون عن محمد عن انس ح قال وحدثنا ابن المثنی قال نا معاذ قال نا ابن عون عن محمد قال قال انس بن مالك نهینا ان یبیع حاضر لباد حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا داود بن قیس عن موسی بن یسار عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اشتری شاة مصراة فلینقلب بها فلیحلبها فان رضی حلابها امسکها والا ردها ومعها صاع من تمر حدثنا قتیبة ابن سعید قال نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من ابتاع شاة مصراة فهو فیها بالخیار ثلاثة ایام ان شاء امسکها وان شاء ردها ورد معها صاعا من تمر حدثنا محمد بن عمرو بن جبلة بن ابی رواد قال نا ابو عامر یعنی العقدی قال نا قرة عن محمد عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اشتری شاة مصراة فهو بالخیار ثلاثة ایام فان ردها رد معها صاعا من طعام لا سمراء حدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان عن ایوب عن محمد عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اشتری شاة مصراة فهو بخیر النظرین ان شاء امسکها وان شاء ردها وصاعا من تمر لا سمراء وحدثناه ابن ابی عمر قال نا عبد الوهاب عن ایوب بهذا الاسناد غیر انه قال من اشتری من الغنم فهو بالخیار

باب تحریم بیع الحاضر للبادی

باب حکم بیع المصراة

باب تحریم تلقی الجلب (قوله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان تتلقی السلع حتی تبلغ الاسواق وفی روایة نهی عن التلقی وفی روایة نهی عن تلقی البیوع وفی روایة ان یتلقی الجلب وفی روایة لا تلقوا الجلب فمن تلقی فاشتری منه فاذا اتی سیده السوق فهو بالخیار وفی روایة نهی ان یتلقی الرکبان **الشرح** (قوله صلی الله علیه وسلم اتی سیده) ای مالك السلعة وفی هذه الاحادیث تحریم تلقی الجلب وهو مذهب الشافعی ومالك والجمهور وقال ابو حنیفة والاوزاعی یجوز التلقی اذا لم یضر بالناس فان اضر کره والصحیح الاول للنهی الصریح قال اصحابنا وشرط التحریم ان یعلم النهی عن التلقی ولم یقصد المتلقی بل خرج لشغل فاشتری منه ففی تحریمه وجهان لاصحابنا وقولان لاصحاب مالك اصحهما عند اصحابنا التحریم لوجود المعنی ولو تلقاهم وباعهم ففی تحریمه وجهان واذا حکمنا بالتحریم فاشتری صح العقد قال العلماء وسبب التحریم ازالة الضرر عن الجالب وصیانته ممن یخدعه قال الامام ابو عبد الله المازری فان قیل المنع من بیع الحاضر للبادی سببه الرفق باهل البلد واحتمل فیه غبن البادی والمنع من التلقی ان لا یغبن البادی ولهذا قال صلی الله علیه وسلم فاذا اتی سیده السوق فهو بالخیار فالجواب ان الشرع ینظر فی مثل هذه المسائل الی مصلحة الناس والمصلحة تقتضی ان ینظر للجماعة علی الواحد لا للواحد علی الواحد فلما کان البادی اذا باع بنفسه انتفع جمیع اهل السوق واشتروا رخیصا فانتفع به جمیع سکان البلد نظر الشرع لاهل البلد علی البادی ولما کان فی التلقی انما ینتفع المتلقی خاصة وهو واحد فی قبالة واحد لم یکن فی اباحة التلقی مصلحة لا سیما وینضاف الی ذلك علة ثانیة وهی لحوق الضرر باهل السوق فی انفراد المتلقی عنهم بالرخص وقطع المواد عنهم وهم اکثر من المتلقی فنظر الشرع لهم علیه فلا تناقض بین المسئلتین بل هما متفقتان فی الحکمة والمصلحة والله اعلم واما قوله صلی الله علیه وسلم فاذا اتی سیده السوق فهو بالخیار ففیه دلائل لاثبات الخیار قال اصحابنا لا خیار للبائع قبل ان یقدم ویعلم السعر فاذا قدم فان کان المشتری بارخص من سعر البلد ثبت له الخیار سواء اخبر المتلقی بالسعر کاذبا ام لم یخبر وان کان المشتری بسعر البلد او اکثر فوجهان الاصح لا خیار له لعدم الغبن والثانی ثبوته لاطلاق الحدیث والله اعلم (قوله اخبرنی هشام القردوسی) هو بضم القاف والدال واسکان الراء بینهما منسوب الی القرادیس قبیلة معروفة والله اعلم **باب تحریم بیع الحاضر للبادی** (قوله نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یبیع حاضر لباد وفی روایة قال طاوس لابن عباس ما قوله حاضر لباد قال لا یکون له سمسارا وفی روایة لا یبیع حاضر لباد دعوا الناس یرزق الله بعضهم من بعض وفی روایة عن انس نهینا ان یبیع حاضر لباد وان کان اخاه او اباه) هذه الاحادیث تتضمن تحریم بیع الحاضر للبادی وبه قال الشافعی والاکثرون قال اصحابنا والمراد بان یقدم غریب من البادیة او من بلد آخر بمتاع تعم الحاجة الیه لیبیعه بسعر یومه فیقول له البلدی اترکه عندی لابیعه علی التدریج باغلی قال اصحابنا وانما یحرم بهذه الشروط وبشرطان یکون عالما بالنهی فلو لم یعلم النهی او کان المتاع مما لا یحتاج فی البلد او لا یؤثر فیه تعلقه ذلك المجلوب لم یحرم ولو خالف وباع الحاضر للبادی صح البیع مع التحریم هذا مذهبنا وبه قال جماعة من المالکیة وغیرهم وقال بعض المالکیة یفسخ البیع ما لم یفت وقال عطاء ومجاهد وابو حنیفة یجوز بیع الحاضر للبادی مطلقا لحدیث الدین النصیحة قالوا وحدیث النهی عن بیع حاضر للبادی منسوخ وقال بعضهم انه علی کراهة التنزیه والصحیح الاول ولا یقبل النسخ ولا کراهة التنزیه بمجرد الدعوی **باب حکم بیع المصراة** قد سبق بیان التصریة وبیان معنی قوله صلی الله علیه وسلم لا تصروا الابل والغنم فی باب تحریم بیع الرجل علی بیع اخیه (قوله صلی الله علیه وسلم من اشتری شاة مصراة فلیحتلبها فان رضی حلابها امسکها والا ردها ومعها صاع تمر وفی روایة من ابتاع شاة مصراة فهو فیها بالخیار ثلثة ایام ان شاء امسکها وان شاء ردها ورد معها صاعا من تمر وفی روایة من اشتری شاة مصراة فهو بالخیار ثلثة ایام فان ردها رد معها صاعا من طعام لا سمراء وفی روایة من اشتری شاة مصراة فهو بخیر النظرین ان شاء امسکها وان شاء ردها وصاعا من تمر لا سمراء وفی روایة اذا احدکم اشتری لقحة مصراة او شاة مصراة فهو بخیر النظرین بعد ان یحلبها ایاما فان رضیها امسکها وان سخطها ردها وصاعا من تمر) **الشرح** المصراة واشتقاقها قد سبق بیانها فی الباب المذکور واما اللقحة فبکسر اللام وبفتحها وهی الناقة القریبة العهد بالولادة نحو شهرین او ثلثة والکسر افصح والجمع لقح کقربة وقرب والسمراء بالسین المهملة هی الحنطة وقد سبق ان التصریة حرام وان فی هذه الاحادیث مع تحریمها یصح البیع وانه یثبت للمشتری الخیار اذا علم التصریة وانه یثبت الخیار فی سائر البیوع المشتملة علی تدلیس بان سود شعر الجاریة الشائبة او جعد شعر السبطة ونحو ذلك واختلف اصحابنا فی خیار مشتری المصراة هل هو علی الفور بلا علم او مدة ثلثة ایام فیه ثلثة اوجه الاصح عندهم انه علی الفور ویحملون التقدیر بثلثة ایام فی بعض الاحادیث علی انه اذا لم یعلم انها مصراة الا فی ثلثة ایام لان الغالب انه لا یعلم فیما دون ذلك فانه اذا انفقص لبنها فی الیوم الثانی من الاول احتمل کون النقص لعارض سخ مرعاها فی ذلك الیوم وغیر ذلك فاذا استمر کذلك ثلثة ایام علم انها مصراة ثم اذا اختار رد المصراة بعد ان حلبها رد معها صاعا من تمر سواء کان اللبن قلیلا او کثیرا وسواء کانت ناقة او شاة او بقرة هذا مذهبنا

وبه قال مالك واللیث وابن ابی لیلی وابو یوسف وابو ثور وفقهاء المحدثین وهو الصحیح الموافق للسنة وقال بعض اصحابنا یرد صاعا

حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ما احدكم اشترى لقحة مصراة او شاة مصراة فهو بخير النظرين بعد ان يحلبها اما هي والا فليردها وصاعا من تمر حدثنا يحيى بن يحيى قال انا حماد بن زيد ح قال وحدثنا ابو الربيع العتكي وقتيبة قالا نا حماد عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه قال ابن عباس واحسب كل شيء مثله وحدثنا ابن ابي عمر واحمد بن عبدة قالا نا سفيان ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب قالا نا وكيع عن سفيان وهو الثوري كلاهما عن عمرو بن دينار بهذا الاسناد نحوه حدثنا اسحاق بن ابراهيم ومحمد بن رافع وعبد بن حميد قال ابن رافع نا وقال الآخران انا عبد الرزاق قال انا معمر عن ابن طاوس عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يقبضه قال ابن عباس واحسب كل شيء بمنزلة الطعام حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب واسحاق بن ابراهيم قال اسحاق انا وقال الآخران نا وكيع عن سفيان عن ابن طاوس عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يكتاله فقلت لابن عباس لم فقال الا تراهم يبتاعون بالذهب والطعام مرجا ولم يقل ابو كريب مرجا حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي قال نا مالك ح قال وثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن ابن عمر قال كنا في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم نبتاع الطعام فيبعث علينا من يامرنا بانتقاله من المكان الذي ابتعناه فيه الى مكان سواه قبل ان نبيعه حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا علي بن مسهر عن عبيد الله ح قال وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير واللفظ له قال نا ابي قال نا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اشترى طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه قال وكنا نشتري الطعام من الركبان جزافا فنهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نبيعه حتى ننقله من مكانه حدثني حرملة بن يحيى قال انا عبد الله بن وهب قال حدثني عمرو بن محمد عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اشترى طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه ويقبضه وحدثنا يحيى بن يحيى وعلي بن حجر قال يحيى انا اسماعيل بن جعفر وقال علي نا اسمعيل عن عبد الله بن دينار انه سمع ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يقبضه حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عبد الاعلى عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر انهم كانوا يضربون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتروا طعاما جزافا ان يبيعوه في مكانه حتى يحولوه حدثني حرملة ابن يحيى قال نا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني سالم بن عبد الله ان اباه قال رأيت الناس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ابتاعوا طعاما جزافا يضربون ان يبيعوه في مكانهم ذلك حتى يؤووه الى رحالهم قال ابن شهاب وحدثني عبيد الله بن عبد الله بن عمر ان اباه كان يشتري الطعام جزافا فيحمله الى اهله حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابن نمير وابو كريب قالوا نا زيد بن حباب عن الضحاك بن عثمان عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن سليمان ابن يسار عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اشترى طعاما فلا يبعه حتى يكتاله وفي رواية ابي بكر من ابتاع حدثنا اسحاق بن ابراهيم قال انا عبد الله بن الحارث المخزومي قال نا الضحاك بن عثمان عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن سليمان بن يسار عن ابي هريرة انه قال لمروان احللت بيع الربا فقال مروان ما فعلت فقال ابو هريرة احللت بيع الصكاك وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الطعام حتى يستوفى فخطب مروان الناس فنهى عن بيعها قال سليمان فنظرت الى حرس ياخذونها من ايدي الناس

باب بطلان بيع المبيع قبل القبض

باب بيع الطعام

من قوت البلد ولا يختص بالتمر وقال ابو حنيفة وطائفة من اهل العراق وبعض المالكية ومالك في رواية مغربية عنه يردها ولا يرد صاعا من تمر لان الاصل انه اذا اتلف شيئا لغيره رد مثله ان كان مثليا والا فقيمته واما جنس آخر من العرض فخلاف الاصول واجاب الجمهور عن هذا بان السنة اذا وردت لا يعترض عليها بالمعقول واما الحكمة في تقييده بصاع التمر فلانه كان غالب قوتهم في ذلك الوقت فاسمر حكم الشرع على ذلك وانما لم يجب مثله ولا قيمته بل وجب صاع من القليل والكثير ليكون ذلك حدا يرجع اليه ويزول به التخاصم وكان صلى الله عليه وسلم حريصا على رفع الخصام والمنع من كل ما هو سبب له وقد يقع بيع المصراة في البوادي والقرى وفي مواضع لا يوجد من يعرف القيمة ويعتمد قوله فيها وقد يتلف اللبن ويتنازعون في قلته وكثرته وفي عينه فجعل الشرع لهم ضابطا لانزاع معه وهو صاع تمر ونظير هذا الدية فانها مائة بعير ولا يختلف باختلاف حال القتيل قطعا للنزاع وفي الجناية على الجنين سواء كان ذكرا او انثى تام الخلق او ناقصه جميلا كان او قبيحا ومثله الجبران في الزكوة بين السنين جعله الشرع شاتين او عشرين درهما قطعا للنزاع سواء كان التفاوت بينهما قليلا او كثيرا وقد ذكر الخطابي وآخرون نحو هذا المعنى والله اعلم. فان قيل كيف يلزم المشتري رد عوض اللبن مع ان الخراج بالضمان وان من اشترى شيئا معيبا ثم علم العيب فرده لا يلزمه رد الغلة والاكساب الحاصلة في يده فالجواب ان اللبن ليس من الغلة الحاصلة في يد المشتري بل كان موجودا عند البائع وفي حالة العقد ووقع العقد عليه وعلى الشاة جميعا فهما مبيعان بثمن واحد وتعذر رد اللبن لاختلاطه بما حدث في ملك المشتري فوجب رد عوضه والله اعلم باب بطلان بيع المبيع قبل القبض (قوله صلى الله عليه وسلم من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه قال ابن عباس واحسب كل شيء مثله وفي رواية حتى يقبضه وفي رواية من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يكتاله فقلت لابن عباس لم فقال الا تراهم يبتاعون بالذهب والطعام مرجا وفي رواية ابن عمر قال كنا في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم نبتاع الطعام فيبعث علينا من يامرنا بانتقاله من المكان الذي ابتعناه فيه الى مكان سواه قبل ان نبيعه وفي رواية كنا نشتري الطعام من الركبان جزافا فنهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نبيعه حتى ننقله من مكانه وفي رواية عن ابن عمر انهم كانوا يضربون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتروا طعاما جزافا ان يبيعوه في مكانه حتى يحولوه وفي رواية رايت الناس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ابتاعوا الطعام جزافا يضربون ان يبيعوه في مكانهم ذلك حتى يؤووه الى رحالهم) الشرح (قوله مرجا) اي مؤخرا ويجوز همزه وترك همزه والجزاف بكسر الجيم وضمها وفتحها ثلث لغات الكسر افصح واشهر وهو البيع بلا كيل ولا وزن ولا تقدير وفي هذا الحديث جواز بيع الصبرة جزافا وهو مذهب الشافعي وقال الشافعي واصحابه بيع الصبرة من الحنطة والتمر وغيرهما جزافا صحيح وليس بحرام وهل هو مكروه فيه قولان للشافعي اصحهما مكروه كراهة تنزيه والثاني ليس بمكروه قالوا والبيع بصبرة الدراهم جزافا حكمه كذلك ونقل اصحابنا عن مالك انه لا يصح البيع اذا كان بائع الصبرة جزافا يعلم قدرها وفي هذه الاحاديث النهي عن بيع المبيع حتى يقبضه البائع واختلف العلماء في ذلك فقال الشافعي لا يصح بيع المبيع قبل قبضه سواء كان طعاما او عقارا او منقولا او نقدا او غيره وقال عثمان البتي يجوز في كل مبيع وقال ابو حنيفة لا يجوز في كل شيء الا العقار وقال مالك لا يجوز في الطعام ويجوز فيما سواه ووافقه كثيرون وقال آخرون لا يجوز في المكيل والموزون ويجوز فيما سواهما فاما مذهب عثمان البتي فحكاه المازري والقاضي ولم يحكه الاكثرون بل نقلوا الاجماع على بطلان بيع الطعام المبيع قبل قبضه قالوا واما الخلاف فيما سواه فهو شاذ متروك والله اعلم (قوله كانوا يضربون اذا باعوه) يعني قبل قبضه هذا دليل على ان ولي الامر يعزر من تعاطى بيعا فاسدا ويعزره بالضرب وغيره مما يراه من العقوبات في البدن على ما تقرر في كتب الفقه (قوله قال ابو هريرة لمروان احللت بيع الصكاك وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الطعام حتى يستوفى فخطب مروان الناس فنهى عن بيعها) الصكاك جمع صك وهو الورقة المكتوبة بدين وتجمع ايضا على صكوك والمراد

حدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا روح قال اخبرنی ابن جریج قال حدثنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا ابتعت طعاما فلا تبعه حتی تستوفیه حدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال نا ابن وهب قال حدثنی ابن جریج ان ابا الزبیر اخبره قال سمعت جابر بن عبد الله یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الصبرة من التمر لا یعلم مکیلها بالکیل المسمی من التمر حدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا روح قال انا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه لم یذکر من التمر الی آخر الحدیث حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال البیعان کل واحد منهما بالخیار علی صاحبه ما لم یتفرقا الا بیع الخیار حدثنا زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی قالا نا یحیی وهو القطان ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال انا محمد بن بشر ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی کلهم عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم ح قال وحدثنی زهیر بن حرب وعلی بن حجر قالا نا اسمعیل ح قال وحدثنا ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد وهو ابن زید جمیعا عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم ح وحدثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا عبد الوهاب قال سمعت یحیی بن سعید ح قال وحدثنا ابن رافع قال نا ابن ابی فدیک قال انا الضحاک کلاهما عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث مالک عن نافع وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث ح وحدثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال اذا تبایع الرجلان فکل واحد منهما بالخیار ما لم یتفرقا وکانا جمیعا او یخیر احدهما الآخر فان خیر احدهما الآخر فتبایعا علی ذلک فقد وجب البیع وان تفرقا بعد ان تبایعا ولم یترک واحد منهما البیع فقد وجب البیع حدثنی زهیر بن حرب وابن ابی عمر کلاهما عن سفیان قال زهیر نا سفیان بن عیینة عن ابن جریج قال املی علی نافع سمع عبد الله بن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تبایع المتبایعان بالبیع فکل واحد منهما بالخیار من بیعه ما لم یتفرقا او یکون بیعهما عن خیار فاذا کان بیعهما عن خیار فقد وجب اذا ابن ابی عمر فی روایته قال نافع فکان اذا بایع رجلا فاراد ان لا یقیله قام فمشی هنیئة ثم رجع الیه حدثنا یحیی بن یحیی ویحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قال یحیی انا وقال الآخرون نا اسمعیل بن جعفر عن عبد الله بن دینار انه سمع ابن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل بیعین لا بیع بینهما حتی یتفرقا الا بیع الخیار حدثنا ابن المثنی قال نا یحیی بن سعید عن شعبة ح قال وحدثنا عمرو بن علی قال نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا شعبة عن قتادة عن ابی الخلیل عن عبد الله بن الحارث عن حکیم بن حزام عن النبی صلی الله علیه وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لهما فی بیعهما وان کذبا وکتما محقت برکة بیعهما وحدثنا عمرو بن علی قال نا عبد الرحمن بن مهدی قال نا همام عن ابی التیاح قال سمعت عبد الله بن الحارث یحدث عن حکیم بن حزام عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله قال مسلم بن الحجاج ولد حکیم بن حزام فی جوف الکعبة وعاش مائة وعشرین سنة

هذه الورقة التی تخرج من ولی الامر بالرزق لمستحقه بان یکتب فیها للانسان کذا وکذا من طعام او غیره فیبیع صاحبها ذلک لانسان قبل ان یقبضه وقد اختلف العلماء فی ذلک والاصح عند اصحابنا وغیرهم جواز بیعها والثانی منعها فمن منعها اخذ بظاهر قول ابی هریرة وحجته ومن اجازها اول قضیة ابی هریرة علی ان المشتری ممن خرج له الصک باعه لثالث قبل ان یقبضه المشتری فکان النهی عن البیع الثانی لا عن الاول لان الذی خرجت له مالک لذلک ملکا مستقرا ولیس هو بمشتر فلا یمتنع بیعه قبل القبض کما لا یمتنع بیعه ما ورثه قبل قبضه قال القاضی عیاض بعد ان تاوله علی نحو ما ذکرته وکانوا یتبایعونها ثم یبیعها المشترون قبل قبضها فنهوا عن ذلک قال وکذا جاء الحدیث مفسرا فی الموطا ان صکوکا خرجت للناس فی زمن مروان بطعام فتبایع الناس تلک الصکوک قبل ان یستوفوها وفی الموطا ما هو ابین من هذا وهو ان حکیم بن حزام ابتاع طعاما امر به عمر بن الخطاب فباع حکیم الطعام الذی اشتراه قبل قبضه والله اعلم

باب تحریم بیع صبرة التمر المجهولة القدر بتمر

(قوله نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الصبرة من التمر لا یعلم مکیلها بالکیل المسمی من التمر) هذا تصریح بتحریم بیع التمر بالتمر حتی یعلم المماثلة قال العلماء لان الجهل بالمماثلة فی هذا الباب کحقیقة المفاضلة لقوله صلی الله علیه وسلم الاسواء بسواء ولم یحصل تحقق المساواة مع الجهل والحکم الحنطة بالحنطة والشعیر بالشعیر وسائر الربویات اذا بیع بعضها ببعض حکم التمر بالتمر والله اعلم

باب ثبوت خیار المجلس للمتبایعین

(قوله صلی الله علیه وسلم البیعان کل واحد منهما بالخیار علی صاحبه ما لم یتفرقا الا بیع الخیار) هذا الحدیث دلیل لثبوت خیار المجلس لکل واحد من المتبایعین بعد انعقاد البیع حتی یتفرقا من ذلک المجلس بابدانهما وبهذا قال جماهیر العلماء من الصحابة والتابعین ومن بعدهم ممن قال به علی بن ابی طالب وابن عمر وابن عباس وابو هریرة وابو برزة الاسلمی وطاوس وسعید بن المسیب وعطاء وشریح القاضی والحسن البصری والشعبی والزهری والاوزاعی وابن ابی ذئب وسفیان بن عیینة والشافعی وابن المبارک وعلی بن المدینی واحمد بن حنبل واسحق بن راهویه وابو ثور وابو عبید والبخاری وسائر المحدثین وآخرون وقال ابو حنیفة ومالک لا یثبت خیار المجلس بل یلزم البیع بنفس الایجاب والقبول وبه قال ربیعة وحکی عن النخعی وهو روایة عن الثوری وهذه الاحادیث الصحیحة ترد علیهم ولا یلتفت الیهم عنها جواب صحیح والصواب ثبوته کما قاله الجمهور والله اعلم واما قوله صلی الله علیه وسلم الا بیع الخیار ففیه ثلثة اقوال ذکرها اصحابنا وغیرهم من العلماء اصحها ان المراد التخییر بعد تمام العقد قبل مفارقة المجلس وتقدیره یثبت لهم الخیار ما لم یتفرقا الا ان یتخایرا فی المجلس ویختارا امضاء البیع فیلزم البیع بنفس التخایر ولا یدوم الی المفارقة والقول الثانی ان معناه الا بیعا شرط فیه خیار الشرط ثلثة ایام او دونها فلا ینقضی الخیار فیه بالمفارقة بل یبقی حتی تنقضی المدة المشروطة والثالث معناه الا بیعا شرط فیه ان لا خیار لهما فی المجلس فیلزم البیع بنفس البیع ولا یکون فیه خیار وهذا تاویل من یصحح البیع علی هذا الوجه والاصح عند اصحابنا بطلانه بهذا الشرط فهذا منشأ الخلاف فی تفسیر هذا الحدیث واتفق اصحابنا علی ترجیح القول الاول وهو المنصوص للشافعی ونقلوه عنه وابطل کثیر منهم ما سواه وغلطوا قائله وممن رجحه من المحدثین البیهقی ثم بسط دلائله وبین ضعف ما یعارضها ثم قال وذهب کثیر من العلماء الی تضعیف الاثر المنقول عن عمر فی البیع صفقة او خیار وان البیع لا یجوز فیه شرط قطع الخیار وان المراد ببیع الخیار التخییر بعد البیع او بیع شرط فیه الخیار ثلثة ایام ثم قال والصحیح ان المراد التخییر بعد البیع لان ناقلا نقل بما عبر عنه ببیع الخیار وربما فسره به وممن قال بتصحیح هذا ابو عیسی الترمذی ونقل ابن المنذر فی الاشراف هذا التفسیر عن الثوری والاوزاعی وابن عیینة وعبد الله بن الحسن العنبری والشافعی واسحاق بن راهویه والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم اذا تبایع الرجلان فکل واحد منهما بالخیار ما لم یتفرقا وکانا جمیعا او یخیر احدهما الآخر فان خیر احدهما الآخر فتبایعا علی ذلک فقد وجب البیع) ومعنی او یخیر احدهما الآخر ای یقول له اختر امضاء البیع فاذا اختار وجب البیع ای لزم وانبرم فان خیر احدهما الآخر فسکت لم ینقطع خیار الساکت وفی انقطاع خیار القائل وجهان لاصحابنا اصحهما الانقطاع لظاهر لفظ الحدیث (قوله فکان ابن عمر اذا بایع رجلا فاراد ان لا یقیله قام فمشی هنیة ثم رجع) هکذا هو فی بعض الاصول هنیة بتشدید الیاء غیر مهموز وفی بعضها هنیهة بتخفیف الیاء وزیادة هاء ای شیئا یسیرا (قوله فاراد ان لا یقیله ای لا ینفسخ البیع وفی هذا دلیل علی ان التفرق بالابدان کما فسره ابن عمر الراوی وفیه رد علی تاویل من تاول التفرق علی انه التفرق بالقول وهو لفظ البیع (قوله صلی الله علیه وسلم کل بیعین لا بیع بینهما حتی یتفرقا) ای لیس بینهما بیع لازم (قوله صلی الله علیه وسلم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لهما فی بیعهما) ای بین کل واحد لصاحبه ما یحتاج الی بیانه من عیب ونحوه فی السلعة والثمن وصدق فی ذلک وفی الاخبار بالثمن وما یتعلق بالعوضین ومعنی محقت برکة بیعهما ای ذهبت برکته وهی زیادته ونماؤه

حدثنا يحيى بن يحيى ويحيى بن أيوب وقتيبة وابن حجر قال يحيى انا وقال الآخرون نا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار انه سمع ابن عمر يقول ذكر رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه يخدع في البيوع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بايعت فقل لا خلابة فكان اذا بايع يقول لا خيابة حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا وكيع قال نا سفين ح قال وحدثنا محمد بن المثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة كلاهما عن عبد الله بن دينار بهذا الاسناد مثله وليس في حديثهما فكان اذا بايع يقول لا خيابة حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها نهى البائع والمبتاع حدثنا ابن نمير قال نا ابي قال نا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله حدثني علي بن حجر السعدي وزهير بن حرب قالا نا اسماعيل عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع النخل حتى تزهو وعن السنبل حتى يبيض ويامن العاهة نهى البائع والمشتري حدثني زهير بن حرب قال نا جرير عن يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبتاعوا الثمر حتى يبدو صلاحه وتذهب عنه الآفة قال يبدو صلاحه حمرته وصفرته حدثنا محمد بن المثنى وابن ابي عمر قالا نا عبد الوهاب عن يحيى بهذا الاسناد حتى يبدو صلاحه ولم يذكرا ما بعده حدثنا ابن رافع قال نا ابن ابي فديك قال انا الضحاك عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث عبد الوهاب حدثنا سويد بن سعيد قال نا حفص بن ميسرة قال حدثني موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث مالك وعبيد الله وحدثنا يحيى بن يحيى ويحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قال يحيى بن يحيى انا وقال الآخرون نا اسمعيل وهو ابن جعفر عن عبد الله بن دينار انه سمع ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الثمر حتى يبدو صلاحه وحدثنيه زهير بن حرب قال نا عبد الرحمن عن سفيان ح قال وحدثنا ابن المثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة كلاهما عن عبد الله بن دينار بهذا الاسناد وزاد في حديث شعبة فقيل لابن عمر ما صلاحه قال تذهب عاهته حدثنا يحيى بن يحيى قال انا ابو خيثمة عن ابي الزبير عن جابر ح قال وحدثنا احمد بن يونس قال نا زهير قال نا ابو الزبير عن جابر قال نهى او نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمر حتى يطيب حدثنا احمد بن عثمان النوفلي قال نا ابو عاصم ح قال وحدثني محمد بن حاتم واللفظ له قال نا روح قالا نا زكرياء بن اسحاق قال نا عمرو بن دينار انه سمع جابر بن عبد الله يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابي البختري

باب من يخدع في البيع (قوله ذكر رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه يخدع في البيوع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بايعت فقل لا خلابة فكان اذا بايع يقول لا خيابة) اما قوله صلى الله عليه وسلم فقل لا خلابة هو بخاء معجمة مكسورة وتخفيف اللام وبالباء الموحدة (وقوله فكان اذا بايع قال لا خيابة) هو بياء مثناة تحت بدل اللام هكذا هو في جميع النسخ قال القاضي ورواه بعضهم لا خيانة بالنون قال وهو تصحيف قال ووقع في بعض الروايات في غير مسلم خذابة بالذال المعجمة والصواب الاول وكان الرجل لثغ فكان يقولها هكذا ولا يمكن ان يقول لا خلابة ومعنى لا خلابة لا خديعة اي لا تحل لك خديعتي او لا يلزمني خديعتك وهذا الرجل هو حبان بفتح الحاء وبالباء الموحدة ابن منقذ بن عمرو الانصاري والد يحيى وواسع بني حبان شهد احدا وقيل بل هو والده منقذ بن عمرو وكان قد بلغ مائة وثلاثين سنة وكان قد شج في بعض مغازيه مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض الحصون بحجر فاصابته في راسه مامومة فتغير بها لسانه وعقله لكن لم يخرج عن التمييز وذكر الدارقطني انه كان ضريرا وقد جاء في رواية ليست بثابتة ان النبي صلى الله عليه وسلم جعل له مع هذا القول الخيار ثلثة ايام في كل سلعة يبتاعها واختلف العلماء في هذا الحديث فجعله بعضهم خاصا في حقه وان المغابنة بين المتبايعين لازمة لا خيار للمغبون بسببها سواء قلت ام كثرت وهذا مذهب الشافعي وابي حنيفة واخرين وهي اصح الروايتين عن مالك وقال البغداديون من المالكية للمغبون الخيار لهذا الحديث بشرط ان يبلغ الغبن ثلث القيمة فان كان دونه فلا والصحيح الاول لانه لم يثبت ان النبي صلى الله عليه وسلم اثبت له الخيار وانما قال له قل لا خلابة اي لا خديعة ولا يلزم من هذا ثبوت الخيار ولانه لو ثبت او اثبت له الخيار كانت قضية عين لا عموم لها فلا ينفذ منه الى غيره الا بدليل والله اعلم باب النهي عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع فيه عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها نهى البائع والمبتاع وفي رواية نهى عن بيع النخل حتى يزهو وعن السنبل حتى يبيض ويامن العاهة وفي رواية لا تبتاعوا الثمر حتى يبدو صلاحه وتذهب عنه الآفة قال يبدو صلاحه حمرته وصفرته وفي رواية قيل لابن عمر ما صلاحه قال تذهب عاهته وفي رواية نهى عن بيع الثمر حتى يطيب وفي رواية نهى عن بيع النخل حتى ياكل او يوكل وحتى يوزن فقلت ما يوزن فقال رجل عنده يعني عند ابن عباس حتى يحزر) الشرح اما الفاظ الباب فمعنى يبدو ويظهر وهو بلا همز وكما ينبغي ان ينبه عليه انه يقع في كثير من كتب المحدثين وغيرهم حتى يبدوا بالالف في الخط وهو خطأ والصواب حذفها في مثل هذا اللفظ كما في مثل زيد يبدو والاختيار حذفها ايضا ويقع مثله في حتى يزهو والصواب حذف الالف كما ذكرنا (قوله يزهو) هو بفتح الياء كذا ضبطوه وهو صحيح كما سنذكره ان شاء الله تعالى قال ابن الاعرابي يقال زها النخل يزهو اذا ظهرت ثمرته وازهى يزهي اذا احمر او اصفر وقال الاصمعي لا يقال في النخل ازهى انما يقال زها وحكاها ابو زيد لغتين وقال الخليل ازهى النخل بدا صلاحه قال الخطابي هكذا يروى حتى يزهو قال والصواب في العربية حتى يزهي والازهاء في الثمر ان يحمر او يصفر وذلك علامة الصلاح فيها ودليل خلاصها من الآفة قال ابن الاثير منهم من انكر يزهي كما ان منهم من انكر يزهو وقال الجوهري الزهو بفتح الزاي واهل الحجاز يقولون بضمها وهو البسر الملون يقال اذا ظهرت الحمرة او الصفرة في النخل فقد ظهر فيه الزهو وقد زها النخل زهوا وازهى لغة فهذه اقوال اهل العلم فيه ويحصل من مجموعها جواز ذلك كله فالزيادة ممن الثقة مقبولة ومن نقل شيئا لم يعرفه غيره قبلناه اذا كان ثقة (قوله وعن السنبل حتى يبيض) معناه يشتد حبه ويوبد وصلاحه (قوله ويامن العاهة) هي الآفة تصيب الزرع او الثمر ونحوه فتفسده (قوله نا يحيى بن يحيى انا ابو خيثمة عن ابي الزبير عن جابر ح وحدثنا احمد بن يونس ثنا زهير ثنا ابو الزبير عن جابر) فقوله او لا عن جابر كان ينبغي له على مقتضى عادته وقاعدته وقاعدة غيره حذفه في الطريق الاول ويقتصر على ابي الزبير لحصول الغرض به لكنه اراد زيادة البيان والايضاح وقد سبق بيان مثل هذا غير مرة (قوله حدثنا احمد بن عثمان النوفلي ثنا ابو عاصم ح وحدثني محمد بن حاتم واللفظ له نا روح نا زكريا بن اسحق ثنا عمرو بن دينار) هكذا يوجد في النسخ هذا وامثاله فينبغي ان يقرأ القاري بعد روح قالا حدثنا زكريا لان ابا عاصم وروحا يرويان عن زكريا فلو قال القاري قال نا زكريا كان خطأ لانه يكون محدثا عن روح وحده وتاركا لطريق ابي عاصم ومثل هذا مما يغفل عنه فنبهت عليه ليتفطن لاشباهه وينبغي ان يكتب هذا في الكتاب فيقال قالا نا زكريا وان كانوا يحذفون لفظه قال اذا كان المحدث عنه واحدا لانه لا يلبس بخلاف هذا فان قال قائل يجوز ان يقال هنا قال ثنا زكريا ويكون المراد قال روح ويدل عليه قال واللفظ له قلنا هذا محتمل ولكن الظاهر المختار ما ذكرناه اولا لانه اكثر فائدة لئلا يكون تاركا لرواية ابي عاصم والله اعلم (قوله عن ابي البختري) هو بفتح الباء الموحدة واسكان الخاء المعجمة وفتح التاء المثناة فوق واسمه سعيد بن عمران ويقال ابن ابي عمران ويقال ابن فيروز الكوفي الطائي مولاهم قال هلال بن خباب بالمعجمة وبالموحدة كان من افاضل اهل الكوفة وقال حبيب بن ابي ثابت الامام الجليل اجتمعت انا وسعيد بن جبير وابو البختري وكان ابو البختري اعلمنا وافقهنا قتل بالجماجم سنة ثلث وثمانين وقال ابن معين وابو حاتم وابو زرعة ثقة وانما ذكرت اذ ذكرت فيه لان الحاكم

قال سالت ابن عباس عن بیع النخل فقال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع النخل حتی یاکل منہ او یوکل منہ وحتی یوزن قال فقلت ما یوزن فقال رجل عندہ حتی یحزر **وحدثنی** ابو کریب محمد بن العلاء قال نا محمد بن فضیل عن ابیہ عن ابن ابی نعم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبتاعوا الثمار حتی یبدو صلاحہا **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال انا سفین بن عیینۃ عن الزہری ح قال وحدثنا ابن نمیر وزہیر بن حرب واللفظ لہما قالا نا سفین قال نا الزہری عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الثمر حتی یبدو صلاحہ وعن بیع الثمر بالتمر قال ابن عمر وثنا زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العرایا زاد ابن نمیر فی روایتہ ان تباع **وحدثنی** ابو الطاہر وحرملۃ واللفظ لحرملۃ قالا انا ابن وہب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب قال حدثنی سعید بن المسیب وابو سلمۃ ابن عبد الرحمن ان ابا ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبتاعوا الثمر حتی یبدو صلاحہ ولا تبتاعوا الثمر بالتمر **قال** ابن شہاب وحدثنی سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ سواء **وحدثنی** محمد بن رافع قال نا حجین قال نا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المزابنۃ والمحاقلۃ والمزابنۃ ان یباع ثمر النخل بالتمر والمحاقلۃ ان یباع الزرع بالقمح واستکراء الارض بالقمح قال واخبرنی سالم ابن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا تبتاعوا الثمر حتی یبدو صلاحہ ولا تبتاعوا الثمر بالتمر وقال سالم اخبرنی عبد اللہ عن زید بن ثابت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ رخص بعد ذلک فی بیع العریۃ بالرطب او بالتمر ولم یرخص فی غیر ذلک **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرات علی مالک عن نافع عن ابن عمر عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص لصاحب العریۃ ان یبیعہا بخرصہا من التمر **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال انا سلیمان بن بلال عن یحیی بن سعید قال اخبرنی نافع انہ سمع عبد اللہ بن عمر یحدث ان زید بن ثابت حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العریۃ یاخذہا اہل البیت بخرصہا تمرا یاکلونہا رطبا **وحدثناہ** محمد بن المثنی قال نا عبد الوہاب قال سمعت یحیی بن سعید یقول اخبرنی نافع بہذا الاسناد مثلہ **وحدثناہ** یحیی بن یحیی قال انا ہشیم عن یحیی بن سعید بہذا الاسناد غیر انہ قال والعریۃ النخل تجعل للقوم فیبیعونہا بخرصہا تمرا **وحدثنا** محمد بن رمح بن المہاجر قال انا اللیث عن یحیی بن سعید عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال حدثنی زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العریۃ بخرصہا تمرا قال یحیی العریۃ ان یشتری الرجل ثمر النخلات لطعام اہلہ رطبا بخرصہا تمرا **وحدثنا** ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبید اللہ قال حدثنی نافع عن ابن عمر عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العرایا ان تباع بخرصہا کیلا **وحدثناہ** ابن المثنی قال نا یحیی بن سعید عن عبید اللہ بہذا الاسناد وقال ان توخذ بخرصہا **وحدثنا** ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد ح قال وحدثنیہ علی بن حجر قال نا اسمعیل کلاہما عن ایوب عن نافع بہذا الاسناد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العرایا بخرصہا **وحدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبی قال نا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحیی وہو ابن سعید عن بشیر بن یسار عن بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اہل دارہم منہم سہل بن ابی حثمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الثمر بالتمر وقال ذلک الربا تلک المزابنۃ الا انہ رخص فی بیع العریۃ النخلۃ والنخلتین یاخذہا اہل البیت بخرصہا تمرا یاکلونہا رطبا

ابا احمد قال فی کتابہ الاسماء والکنی ان ابا البختری ہذا لیس قویا عندہم ولا یقبل قول الحاکم لانہ جرح غیر مفسر والجرح اذا لم یفسر لا یقبل وقد نص جماعات علی انہ ثقۃ وقد سبق بیان ہذہ القاعدۃ فی اول الکتاب واللہ اعلم (**قولہ** سالت ابن عباس عن بیع النخل فقال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع النخل حتی یاکل منہ او یوکل منہ وحتی یوزن فقلت ما یوزن فقال رجل عندہ حتی یحزر) اما **قولہ** یاکل او یوکل فمعناہ حتی یصلح للاکل وکل فی الجملۃ ولیس المراد کمال اکلہ بل ما ذکرناہ وذلک یکون عند بدو الصلاح واما تفسیر یوزن بیحزر فظاہر لان الحزر طریق الی معرفۃ قدرہ وکذا الوزن **وقولہ** حتی یحزر ہو بتقدیم الزای علی الراء ای یخرص ووقع فی بعض الاصول بتقدیم الراء وہو تصحیف وان کان یمکن تاویلہ الی الصحیح واللہ اعلم وہذا التفسیر عند العلماء والبعض منہم فی معنی المضاف الی ابن عباس لانہ اقر قائلہ علیہ ولم ینکرہ فتقریرہ لقولہ واللہ اعلم **قولہ** عن ابی نعم ہو باسکان العین یاء بعدہا واسمہ ..... اما احکام الباب فان باع الثمرۃ قبل بدو صلاحہا بشرط القطع صح بالاجماع قال اصحابنا ولو شرط القطع ثم لم یقطع فالبیع صحیح ویلزمہ البائع بالقطع فان تراضیا علی ابقائہ جاز وان باعہا بشرط التبقیۃ فالبیع باطل بالاجماع لانہ ربما تلفت الثمرۃ قبل ادراکہا فیکون البائع قد اکل مال اخیہ بالباطل کما جاءت بہ الاحادیث واما اذا شرط القطع فقد انتفی ہذا الضرر وان باعہا مطلقا بلا شرط فمذہبنا ومذہب جمہور العلماء ان البیع باطل لاطلاق ہذہ الاحادیث وانما صححناہ بشرط القطع للاجماع فخصصنا الاحادیث بالاجماع فیما اذا شرط القطع ولان العادۃ فی الثمار الابقاء فصار کالمشروط واما اذا بیعت الثمرۃ بعد بدو الصلاح فیجوز بیعہا مطلقا وبشرط القطع وبشرط التبقیۃ لمفہوم ہذہ الاحادیث ولان ما بعد الغایۃ یخالف ما قبلہا اذا لم یکن من جنسہا وان الغالب فیہا السلامۃ بخلاف ما قبل الصلاح ثم اذا بیعت بشرط التبقیۃ او مطلقا یلزم البائع تبقیتہا الی اوان الجذاذ لان ذلک ہو العادۃ فیہا ہذا مذہبنا وبہ قال مالک وقال ابو حنیفۃ یجب شرط القطع واللہ اعلم (**قولہ** وعن السنبل حتی یبیض) فیہ دلیل لمذہب مالک والکوفیین واکثر العلماء انہ یجوز بیع السنبل المشتد وانما مذہبنا فیہ تفصیل فان کان السنبل شعیرا او ذرۃ او ما فی معناہما مما تری حباتہ جاز بیعہ وان کان حنطۃ ونحوہا مما تستتر حباتہ بالقشور التی تزال بالدیاس ففیہ قولان للشافعی الجدید انہ لا یصح وہو اصح قولیہ والقدیم انہ یصح واما قبل الاشتداد فلا یصح بیع الزرع الا بشرط القطع کما ذکرنا واذا باع الزرع قبل الاشتداد مع الارض بلا شرط جاز تبعا للارض وکذا الثمر قبل بدو الصلاح اذا بیع مع الشجر جاز بلا شرط تبعا وہکذا حکم البقول فی الارض لا یجوز بیعہا فی الارض دون الارض الا بشرط القطع وکذا لا یصح بیع البطیخ ونحوہ قبل بدو صلاحہ وفروع المسئلۃ کثیرۃ قد فتحت مقاصدہا فی روضۃ الطالبین وشرح المہذب وجمعت فیہا جملا مستکثرات وباللہ التوفیق (**قولہ** فی الحدیث نہی البائع والمشتری) اما البائع فلانہ یریدہ اکل المال بالباطل واما المشتری فلانہ یوافقہ علی حرام ولانہ یضیع المال وقد نہی عن اضاعۃ المال

باب تحریم بیع الرطب بالتمر الا فی العرایا

فیہ حدیث ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الثمر بالتمر ورخص فی بیع العرایا وفی روایۃ رخص فی بیع العریۃ بالرطب او بالتمر ولم یرخص فی غیر ذلک وفی روایۃ رخص لصاحب العریۃ ان یبیعہا بخرصہا من التمر وباقی روایات الباب بمعناہ وفیہا ذکر المحاقلۃ والمزابنۃ وکراء الارض وہذا نوخرہ الی بابہ واما الفاظ الباب فقولہ وعن بیع الثمر بالتمر وفی روایۃ لا تبتاعوا الثمر بالتمر ہما فی الروایتین الاول الثمر بالثاء المثلثۃ والثانی التمر بالمثناۃ ومعناہ الرطب بالتمر ولیس المراد کل الثمار بالثاء المثلثۃ فان سائر الثمار یجوز بیعہا بالتمر (**قولہ** حدثنا حجین) ہو بضم الحاء وآخرہ نون (**وقولہ** رخص فی بیع العریۃ بخرصہا من التمر) ہو بفتح الخاء وکسرہا الفتح اشہر ومعناہ بقدر ما فیہا اذا صار تمرا من فتح قال ہو مصدر ای اسم للفعل ومن کسر قال ہو اسم للشیء المخروص (**قولہ** عن بشیر بن یسار عن بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اہل دارہم منہم سہل بن ابی حثمۃ) اما بشیر فبضم الموحدۃ وفتح الشین واما یسار فبالمثناۃ تحت والسین مہملۃ وہو بشیر بن یسار المدنی الانصاری الحارثی مولاہم قال یحیی بن معین لیس ہو باخی سلیمان بن یسار وقال محمد بن سعد کان شیخا کبیرا فقیہا قد ادرک عامۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان قلیل الحدیث وقولہ من اہل دارہم یعنی من بنی حارثۃ والمراد بالدار المحلۃ وقولہ عن بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای جماعۃ منہم ثم ذکر بعضہم فقال منہم سہل بن ابی حثمۃ والبعض یطلق علی القلیل والکثیر وحثمۃ

وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا ابن رمح قال انا اللیث عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم قالوا رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیع العریة بخرصها تمرا وحدثنا محمد بن المثنی واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر جمیعا عن الثقفی قال سمعت یحیی بن سعید یقول اخبرنی بشیر بن یسار عن بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اهل دارہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی فذکر بمثل حدیث سلیمان بن بلال عن یحیی غیر ان اسحاق وابن المثنی جعلا مکان الربا الزبن وقال ابن ابی عمر الربا وحدثناه عمرو الناقد وابن نمیر قالا نا سفیان بن عیینة عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار عن سهل بن ابی حثمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیثهم وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وحسن الحلوانی قالا نا ابو اسامة عن الولید بن کثیر قال حدثنی بشیر بن یسار مولی بنی حارثة ان رافع بن خدیج وسهل بن ابی حثمة حدثاه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن المزابنة الثمر بالتمر الا اصحاب العرایا فانه قد اذن لهم وحدثنا عبد اللہ بن مسلمة بن قعنب قال نا مالک ح قال وحدثنا یحیی بن یحیی واللفظ له قال قلت لمالک حدثک داود بن الحصین عن ابی سفیان مولی ابن ابی احمد عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العرایا بخرصها فیما دون خمسة اوسق او فی خمسة یشک داود قال خمسة او دون خمسة قال نعم حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن المزابنة والمزابنة بیع الثمر بالتمر کیلا او بیع الکرم بالزبیب کیلا حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد اللہ بن نمیر قالا نا محمد بن بشر قال نا عبید اللہ عن نافع ان عبد اللہ اخبره ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن المزابنة والمزابنة بیع ثمر النخل بالتمر کیلا او بیع العنب بالزبیب کیلا او بیع الزرع بالحنطة کیلا وحدثناه ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن ابی زائدة عن عبید اللہ بهذا الاسناد مثله حدثنی یحیی بن معین وهارون بن عبد اللہ وحسین بن عیسی قالوا نا ابو اسامة قال نا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنة والمزابنة بیع ثمر النخل بالتمر کیلا او بیع الزبیب بالعنب کیلا وعن کل ثمر بخرصه وحدثنی علی بن حجر وزهیر بن حرب قالا نا اسمعیل وهو ابن ابراهیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن المزابنة والمزابنة ان یباع ما فی رؤس النخل بتمر بکیل مسمی ان زاد فلی وان نقص فعلی وحدثناه ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد قال نا ایوب بهذا الاسناد نحوه وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنی محمد بن رمح قال انا اللیث عن نافع عن عبد اللہ نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنة ان یبیع ثمر حائطه ان کانت نخلا بتمر کیلا وان کان کرما ان یبیعه بزبیب کیلا وان کان زرعا ان یبیعه بکیل طعام نهی عن ذلک کله وفی روایة قتیبة او کان زرعا وحدثنیه ابو الطاهر قال انا ابن وهب

بفتح الحاء المهملة واسکان الثاء المثلثة واسم ابی حثمة عبد اللہ بن ساعدة وقیل عامر بن ساعدة وکنیة سهل ابو یحیی وقیل ابو محمد توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو ابن ثمان سنین (قوله فی هذا الاسناد ثنا عبد اللہ بن مسلمة القعنبی حدثنا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحیی هو ابن سعید عن بشیر بن یسار عن بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اهل دارهم منهم سهل بن ابی حثمة) فی هذا الاسناد انواع من معارف علم الاسناد وطرقه منها انه اسناد کله مدنیون وهذا نادر فی صحیح مسلم بخلاف الکوفیین والبصریین فانه کثیر قدمناه فی مواضع کثیرة من اوائل هذا الکتاب وبعدها بیانه ومنها ان فیه ثلثة انصاریین مدنیین بعضهم عن بعض وهذا نادر جدا وهم یحیی بن سعید الانصاری وبشیر وسهل ومنها قوله سلیمن یعنی ابن بلال وقوله یحیی هو ابن سعید وقد قدمنا فی الفصول التی فی اول الکتاب وبعدها بیان فائدة قوله یعنی وقوله وهو وان المراد انه لم یقع فی الروایة بیان نسبهما بل اقتصر الراوی علی قوله سلیمن ویحیی فاراد مسلم بیانه ولا یجوز ان یقول سلیمن بن بلال فانه یزید علی ما سمعه من شیخه فقال یعنی ابن بلال فحصل البیان من غیر زیادة منسوبة الی شیخه ومنها ما یتعلق بضبط الاسماء والانساب وهو بشیر بن یسار وقد بیناه والقعنبی وهو منسوب الی جده وهو عبد اللہ بن مسلمة بن قعنب ومنها ان فیه روایة تابعی عن تابعی وهو یحیی عن بشیر وهذا وان کان نظائره فی الحدیث کثیرة فهو من معارفهم ومنها قوله عن بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منهم سهل بن ابی حثمة فیه انه یجوز اذا سمع من جماعة ثقات جاز ان یحذف بعضهم ویروی عن بعض وقد تقدم بیان هذا وتفصیله مبسوطا فی الفصول واللہ اعلم (قوله فذکر بمثل حدیث سلیمن بن بلال) الذاکر هو الثقفی الذی هو فی درجة سلیمان بن بلال وانما ذکرت هذا وان کان ظاهرا لانه قد یغلط فیه بل قد غلط فیه (قوله غیر ان اسحق وابن المثنی جعلا مکان الربا الزبن وقال ابن ابی عمر الربا یعنی ان ابن ابی عمر رفیق اسحاق وابن المثنی قال فی روایته ذلک الربا کما سبق فی روایة سلیمان بن بلال واما اسحق وابن المثنی فقالا ذلک الزبن وهو بفتح الزای واسکان الموحدة وبعدها نون واصل الزبن الدفع وسمی هذا العقد مزابنة لانهم یتدافعون فی مخاصمتهم بسببه لکثرة الغرر والخطر (قوله مولی بنی حارثة) بالحاء (قوله عن ابی سفیان مولی ابن ابی احمد) قال الحاکم ابو احمد ابو سفیان هذا ممن لا یعرف اسمه قال ویقال مولی ابی احمد وابن ابی احمد هو مولی لبنی عبد الاشهل یقال کان له انقطاع الی ابن ابی احمد بن جحش فنسب الی ولائهم وهو مدنی ثقة (قوله خمسة اوسق) هی جمع وسق بفتح الواو ویقال بکسرها والفتح افصح ویقال فی الجمع ایضا اوساق ووسوق قال الهروی کل شیء حملته فقد وسقته وقال غیره الوسق ضم الشیء بعضه الی بعض واما قدر الوسق فهو ستون صاعا والصاع خمسة ارطال وثلث بالبغدادی واما العرایا فواحدتها عریة بتشدید الیاء کمطیة ومطایا وضحیة وضحایا مشتقة من التعری وهو التجرد لانها عریت عن حکم باقی البستان قال الازهری والجمهور هی فعیلة بمعنی فاعلة وقال الهروی وغیره فعیلة بمعنی مفعولة من عراه یعروه اذا اتاه وتردد الیه لان صاحبها یتردد الیها وقیل سمیت بذلک لتخلی صاحبها الاول عنها من بین سائر نخله وقیل غیر ذلک واللہ اعلم (قوله نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمر بالتمر ورخص فی العرایا تباع بخرصها) فیه تحریم بیع الرطب بالتمر وهو المزابنة کما فسره فی الحدیث مشتقة من الزبن وهو المخاصمة والمدافعة وقد اتفق العلماء علی تحریم بیع الرطب بالتمر فی غیر العرایا وانه ربا واجمعوا ایضا علی تحریم بیع العنب بالزبیب واجمعوا ایضا علی تحریم بیع الحنطة فی سنبلها بحنطة صافیة وهی المحاقلة ماخوذة من الحقل وهو الحرث وموضع الزرع وسواء عند جمهورهم کان الرطب والعنب علی الشجر او مقطوعا وقال ابو حنیفة ان کان مقطوعا جاز بیعه بمثله من الیابس واما العرایا فهی ان یخرص الخارص نخلات فیقول هذا الرطب الذی علیها اذا یبس یجیء منه ثلثة اوسق من التمر مثلا فیبیعه صاحبه لانسان بثلاثة اوسق تمر ویتقابضان فی المجلس فیسلم المشتری التمر ویسلم بائع الرطب الرطب بالتخلیة وهذا جائز فیما دون خمسة اوسق ولا یجوز فیما زاد علی خمسة اوسق وفی جوازه فی خمسة اوسق قولان للشافعی اصحهما لا یجوز لان الاصل تحریم بیع التمر بالرطب وجاءت العرایا رخصة وشک الراوی فی خمسة اوسق او دونها فوجب الاخذ بالیقین وهو دون خمسة اوسق وبقیة الخمسة علی التحریم والاصح انه یجوز ذلک للفقراء والاغنیاء وانه لا یجوز فی غیر الرطب والعنب من الثمار وفیه قول ضعیف انه یختص بالفقراء وقول انه لا یختص بالرطب والعنب هذا تفصیل مذهب الشافعی فی العریة وبه قال احمد واخرون وتاولها مالک وابو حنیفة علی غیر هذا وظواهر الاحادیث تردتاویلهما (قوله رخص فی بیع العریة بالرطب او بالتمر ولم یرخص فی غیر ذلک) فیه دلالة لاحد وجه اصحابنا انه یجوز بیع الرطب علی النخل بالرطب علی الارض والاصح عند جمهورهم بطلانه ویتاولون هذه الروایة علی ان

نا یحیی التمیمی

و نا و ثنا

نا محمد بن اسمعیل

نا زهیر

بیان المزابنة

قال حدثنی یونس ح قال وحدثنا ابن رافع قال نا ابن ابی فدیك قال اخبرنی الضحاك ح قال وحدثنیه سوید بن سعید قال نا حفص بن
میسرة قال حدثنی موسی بن عقبة کلهم عن نافع بهذا الاسناد نحو حدیثهم **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرات علی مالك عن نافع عن ابن عمر ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من باع نخلا قد اُبِّرَت فثمرها للبائع الا ان یشترط المبتاع **وحدثنا** محمد بن المثنی قال نا یحیی بن سعید
ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی جمیعا عن عبید الله ح قال وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة واللفظ له قال نا محمد بن بشر قال نا عبید الله
عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما نخل اُشتُرِیَ اصولها وقد اُبِّرَت فان ثمرها للذی اَبَّرها الا ان یشترط الذی
اشتراها **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا ابن رمح قال انا اللیث عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال
ایما امرئ ابّر نخلا ثم باع اصلها فللذی ابّر ثمر النخل الا ان یشترط المبتاع **وحدثناه** ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد ح قال وحدثنیه
زهیر بن حرب قال نا اسمعیل کلاهما عن ایوب عن نافع بهذا الاسناد نحوه **وحدثنا** یحیی بن یحیی ومحمد بن رمح قالا انا اللیث ح قال وثنا
قتیبة بن سعید قال انا اللیث عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ابتاع نخلا بعد
ان تؤبّر فثمرتها للذی باعها الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا فماله للذی باعه الا ان یشترط المبتاع **وحدثناه** یحیی بن یحیی و
ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب قال یحیی انا وقال الآخران نا سفیان بن عیینة عن الزهری بهذا الاسناد مثله **وحدثنی** حرملة بن
یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی سالم بن عبد الله بن عمر ان اباه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول بمثله **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد الله بن نمیر وزهیر بن حرب قالوا جمیعا نا سفیان بن عیینة عن
ابن جریج عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المُحاقلة والمُزابنة والمُخابرة وعن بیع الثمر
حتی یبدو صلاحه ولا یباع الا بالدینار والدرهم الا العرایا **وحدثنا** عبد بن حمید قال انا ابو عاصم قال انا ابن جریج عن عطاء و
ابی الزبیر انهما سمعا جابر بن عبد الله یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم

او للشك لا للتخییر والاباحة بل معناه رخص فی بیعها باحد النوعین وشك فیه الراوی فیحمل علی ان المراد التمر کما صرح به فی سائر الروایات **باب** من باع نخلا علیها ثمر (قوله صلی الله علیه
وسلم من باع نخلا قد ابرت فثمرتها للبائع الا ان یشترط المبتاع) قال اهل اللغة یقال اَبَرْتُ النخل اَبِرُه ابرا بالتخفیف کاکلته آکله اکلا وابرته بالتشدید اُبِّرُه تابیرا کعلمته اعلمه تعلیما وهو ان
یشق طلع النخلة لیذر فیه شیء من طلع ذکر النخل والابار هو شقه سواء حط فیه شیء ام لا وتوابرت بنفسها ای تشققت فحکمها فی البیع حکم المؤبرة بفعل الآدمی هذا مذهبنا وفی هذا الحدیث
جواز الابار للنخل وغیره من الثمار وقد اجمعوا علی جوازه وقد اختلف العلماء فی حکم بیع النخل المبیعة بعد التابیر وقبله هل تدخل فیها الثمرة عند اطلاق بیع النخلة من غیر تعرض للثمرة بنفی ولا
اثبات فقال مالك والشافعی واللیث والاکثرون ان باع النخلة بعد التابیر فثمرتها للبائع الا ان یشترطها المشتری بان یقول اشتریت النخلة بثمرتها هذه وان باعها قبل التابیر فثمرتها
للمشتری فان شرطها البائع لنفسه جاز عند الشافعی والاکثرین وقال مالك لا یجوز شرطها للبائع وقال ابو حنیفة هی للبائع قبل التابیر وبعده عند الاطلاق وقال ابن ابی لیلی هی للمشتری
قبل التابیر وبعده فاما الشافعی والجمهور فاخذوا فی المؤبرة بمنطوق الحدیث وفی غیرها بمفهومه وهو دلیل الخطاب وهو حجة عندهم واما ابو حنیفة فاخذ بمنطوقه فی المؤبرة وهو لا یقول بدلیل
الخطاب فالحق غیر المؤبرة بالمؤبرة واعترضوا علیه بان الظاهر یخالف المشتری فی حکم التبعیة فی البیع کما ان الجنین یتبع الام فی البیع ولا یتبعها الولد المنفصل واما ابن ابی لیلی فقوله باطل مناقض
لصریح السنة ولعله لم یبلغه الحدیث والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ومن ابتاع عبدا فماله للذی باعه الا ان یشترط المبتاع) هکذا روی هذا الحکم البخاری ومسلم من روایة سالم عن ابیه
ابن عمر ولم تقع هذه الزیادة فی حدیث نافع عن ابن عمر ولا یضر ذلك فسالم ثقة بل هو اجل من نافع فزیادته مقبولة وقد اشار النسائی والدارقطنی الی ترجیح روایة نافع وهذه اشارة مردودة و
فی هذا الحدیث دلالة لمالك وقول الشافعی القدیم ان العبد اذا ملکه سیده مالا ملکه لکنه اذا باعه بعد ذلك کان ماله للبائع الا ان یشترط المشتری بظاهر هذا الحدیث وقال الشافعی فی الجدید وابو
حنیفة لا یملك العبد شیئا اصلا وتاولا الحدیث علی ان المراد ان یکون فی ید العبد شیء من مال السید فاضیف ذلك المال الی العبد للاختصاص والانتفاع لا للملك کما یقال حل الدابة وسرج الفرس والا
فاذا باع السید العبد فذلك المال للبائع لانه ملکه الا ان یشترطه المبتاع فیصح لانه یکون قد باع شیئین العبد والمال الذی فی یده بثمن واحد وذلك جائز قالوا ویشترط الاحتراز من الربا قال
الشافعی فان کان المال دراهم لم یجز بیع العبد بتلك الدراهم بدراهم فکذا ان کان دنانیر لم یجز بیعهما بحنطة وان کان حنطة لم یجز بیعهما بحنطة وقال مالك یجوز ان یشترطه المشتری وان
کان دراهم والثمن دراهم وکذلك فی جمیع الصور لاطلاق الحدیث قال وکانه لا حصة للمال من الثمن وفی هذا الحدیث دلیل للاصح عند اصحابنا انه اذا باع العبد او الجاریة وعلیه ثیاب لم تدخل
فی البیع بل تکون للبائع الا ان یشترطها المبتاع لانه مال فی الجملة وقال بعض اصحابنا تدخل وقال بعضهم یدخل ساتر العورة فقط والاصح انه لا یدخل ساتر العورة ولا غیره لظاهر هذا الحدیث
ولان اسم العبد لا یتناول الثیاب والله اعلم **باب** النهی عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة وبیع الثمرة قبل بدو صلاحها وعن بیع المعاومة وهو بیع السنین اما المحاقلة والمزابنة وبیع الثمرة
قبل بدو صلاحها فسبق بیانها فی الباب الماضی واما المخابرة فهی والمزارعة متقاربتان وهما المعاملة علی الارض ببعض ما یخرج منها من الزرع کالثلث والربع وغیر ذلك من
الاجزاء المعلومة لکن فی المزارعة یکون البذر من مالك الارض وفی المخابرة یکون البذر من العامل هکذا قاله جمهور اصحابنا وهو ظاهر نص الشافعی وقال بعض اصحابنا وجماعة من اهل اللغة
وغیرهم بما بمعنی قالوا والمخابرة مشتقة من الخبر وهو الاکار ای الفلاح هذا قول الجمهور وقیل مشتقة من الخبار وهی الارض اللینة وقیل من الخبرة وهی النصیب وهی بضم الخاء وقال الجوهری
قال ابو عبید هی النصیب من سمك او لحم یقال تخبروا خبرة اذا اشتروا شاة فذبحوها واقتسموا لحمها وقال ابن الاعرابی ماخوذة من خیبر لان اول هذه المعاملة کان فیها وفی صحة المزارعة و
المخابرة خلاف مشهور للسلف والخلف وسنوضحه فی باب بعده ان شاء الله تعالی واما النهی عن بیع المعاومة وهو بیع السنین فمعناه ان یبیع ثمر الشجرة عامین او ثلاثة او اکثر فیسمی بیع المعاومة
وبیع السنین وهو باطل بالاجماع نقل الاجماع فیه ابن المنذر وغیره لهذه الاحادیث ولانه بیع غرر لانه بیع معدوم ومجهول وغیر مقدور علی
تسلیمه وغیر مملوك للعاقد والله اعلم (**قوله** نهی عن بیع الثمر حتی یبدو صلاحه ولا یباع الا بالدینار والدرهم الا العرایا) معناه لا
یباع الرطب بعد بدو صلاحه بتمر بل یباع بالدینار والدرهم وغیرهما والممتنع انما هو بیعه بالتمر

باب من باع نخلا علیها ثمر

باب النهی عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة وبیع الثمرة قبل بدو صلاحها وعن بیع المعاومة وهو بیع السنین

فذکر مثلہ **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال انا مخلد بن یزید الجزری قال نا ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المخابرة والمحاقلة والمزابنة وعن بیع الثمرة حتی تطعم ولا تباع الا بالدراهم والدنانیر الا العرایا قال عطاء فسرها لنا جابر قال اما المخابرة فالارض البیضاء یدفعها الرجل الی الرجل فینفق فیها ثم یاخذ من الثمر وزعم ان المزابنة بیع الرطب فی النخل بالتمر کیلا والمحاقلة فی الزرع علی نحو ذلک یبیع الزرع القائم بالحب کیلا **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن احمد بن ابی خلف کلیهما عن زکریا قال ابن ابی خلف نا زکریا ابن عدی قال انا عبید الله عن زید بن ابی انیسة قال نا ابو الولید المکی وهو جالس عند عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة وان یشتری النخل حتی یشقح والاشقاء ان یحمر او یصفر او یؤکل منه شیء والمحاقلة ان یباع الحقل بکیل من الطعام معلوم والمزابنة ان یباع النخل باوساق من التمر والمخابرة الثلث والربع واشباه ذلک قال زید قلت لعطاء بن ابی رباح اسمعت جابر ابن عبد الله یذکر هذا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم **وحدثنا** عبد الله بن هاشم قال نا بهز قال نا سلیم بن حیان قال نا سعید بن میناء عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المزابنة والمحاقلة والمخابرة وعن بیع الثمرة حتی تشقح قال قلت لسعید ما تشقح قال تحمار وتصفار ویؤکل منها **وحدثنا** عبید الله بن عمر القواریری ومحمد بن عبید الغبری واللفظ لعبید الله قالا نا حماد بن زید قال نا ایوب عن ابی الزبیر وسعید بن میناء عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المحاقلة والمزابنة والمعاومة والمخابرة قال احدهما بیع السنین هی المعاومة وعن الثنیا ورخص فی العرایا **وحدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة وعلی بن حجر قالا نا اسماعیل وهو ابن علیة عن ایوب عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه لا یذکر بیع السنین هی المعاومة **وحدثنی** اسحاق بن منصور قال نا عبید الله بن عبد المجید قال نا رباح بن ابی معروف قال سمعت عطاء عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کراء الارض وعن بیعها السنین وعن بیع الثمر حتی یطیب **وحدثنی** ابو کامل الجحدری قال نا حماد یعنی ابن زید عن مطر الوراق عن عطاء عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن کراء الارض **وحدثنا** عبد بن حمید قال نا محمد بن الفضل لقبه عارم وهو ابو النعمان السدوسی قال نا مهدی بن میمون قال نا مطر الوراق عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له ارض فلیزرعها فان لم یزرعها فلیزرعها اخاه **حدثنا** الحکم بن موسی قال نا هقل یعنی ابن زیاد عن الاوزاعی عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال کان لرجال فضول ارضین من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له فضل ارض فلیزرعها او لیمنحها اخاه فان ابی فلیمسک ارضه **وحدثنی** محمد بن حاتم قال نا معلی بن منصور الرازی قال نا خالد قال انا الشیبانی عن بکیر بن الاخنس عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تؤخذ الارض اجرا او حظا **حدثنا** ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبد الملک عن عطاء عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له ارض فلیزرعها فان لم یستطع ان یزرعها وعجز عنها فلیمنحها اخاه المسلم ولا یواجرها ایاه **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا همام قال سأل سلیمان بن موسی عطاء فقال احدثک جابر بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من کانت له ارض فلیزرعها او لیزرعها اخاه ولا یکریها قال نعم **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا سفین عن عمرو عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المخابرة **وحدثنی** حجاج بن الشاعر قال نا عبید الله بن عبد المجید قال نا سلیم بن حیان قال نا سعید بن میناء قال سمعت جابر بن عبد الله یقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کان له فضل ارض فلیزرعها او لیزرعها اخاه ولا تبیعوها فقلت لسعید ما قوله ولا تبیعوها یعنی الکراء قال نعم **وحدثنا** احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا ابو الزبیر عن جابر قال کنا نخابر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فنصیب من القصری ومن کذا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له ارض فلیزرعها او فلیزرعها اخاه والا فلیدعها

الا العرایا فیجوز بیع الرطب فیها بالتمر بشرطه السابق فی بابه (قوله نهی عن بیع الثمرة حتی تطعم) هو بضم التاء وکسر العین ای یبدو صلاحها وتصیر طعاما یطیب اکلها (قوله نهی ان یشتری النخل حتی تشقه والاشقاء ان یحمر او یصفر) وفی روایة حتی تشقح بالحاء هو بضم التاء واسکان الشین فیهما وتخفیف القاف ومنهم من فتح الشین فی تشقه وتشقح ومعناهما واحد ومنهم من انکر تشقه وقال المعروف بالحاء والصحیح جوازهما وقیل ان الهاء بدل من الحاء کما قالوا مدحه ومدهه وقد فسر الراوی الاشقاء والاشقاح بالاحمرار والاصفرار قال اهل اللغة ولا یشترط فی ذلک حقیقة الاصفرار والاحمرار بل ینطلق علیه هذا الاسم اذا تغیر یسیرا الی الحمرة او الصفرة قال الخطابی الشقحة لون غیر خالص الحمرة او الصفرة بل هو تغیر الیهما فی کمودة (قوله سلیم بن حیان) بفتح السین وحیان بالمثناة وسعید بن میناء بالمد والقصر (قوله نهی عن الثنیا) هی الاستثناء والمراد الاستثناء فی البیع وفی روایة الترمذی وغیره باسناد صحیح نهی عن الثنیا الا ان یعلم فمثال الثنیا المبطلة للبیع قوله بعتک هذه الصبرة الا بعضها او هذه الاشجار او الاغنام او الثیاب ونحوها الا بعضها فلا یصح البیع لان المستثنی مجهول فلو قال بعتک هذه الاشجار الا هذه الشجرة او هذه الشجرة الا ربعها او الصبرة الا ثلثها او بعتک بالف الا درهما او ما اشبه ذلک من الثنیا المعلومة صح البیع باتفاق العلماء ولو باع الصبرة الا صاعا منها فالبیع باطل عند الشافعی وابی حنیفة وصحح مالک ان یستثنی منها ما لا یزید علی ثلثها اما اذا باع ثمرة نخلات فاستثنی من ثمرتها عشرة آصع مثلا للبائع فمذهب الشافعی وابی حنیفة والعلماء کافة بطلان البیع وقال مالک وجماعة من علماء المدینة یجوز ذلک ما لم یزد علی قدر ثلث الثمرة (قوله حدثنا ابو الولید المکی عن جابر وفی الروایة الاخری سعید بن میناء عن جابر) قال ابن ابی حاتم ابو الولید هذا اسمه یسار وقال عبد الغنی هذا غلط انما هو سعید بن میناء المذکور باسمه فی الروایة الاخری وقد بینه البخاری فی تاریخه **باب کراء الارض** (قوله عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کراء الارض) وفی روایة من کانت له ارض فلیزرعها فان لم یستطع ان یزرعها وعجز عنها فلیمنحها اخاه المسلم ولا یواجرها ایاه وفی روایة من کانت له ارض فلیزرعها او لیزرعها اخاه ولا یکریها وفی روایة نهی عن المخابرة وفی روایة فلیزرعها او لیزرعها اخاه ولا تبیعوها وفسره الراوی بالکراء وفی روایة فلیزرعها او فلیمنحها اخاه والا فلیدعها وفی روایة کنا نأخذ الارض بالثلث والربع بالماذیانات فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذلک فقال من کانت له ارض فلیزرعها فان لم یزرعها فلیمنحها اخاه فان لم یمنحها اخاه فلیمسکها وفی روایة من کانت له ارض فلیهبها او لیعرها وفی روایة نهی عن بیع الارض بیضاء سنتین او ثلثا وفی روایة نهی عن الحقول وفسره جابر بکراء الارض

حدثنی ابو الطاهر واحمد بن عیسی جمیعاً عن ابن وهب قال ابن عیسی نا عبد الله بن وهب قال حدثنی هشام بن سعد ان ابا الزبیر المکی حدثه قال سمعت جابر بن عبد الله یقول کنا فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم ناخذ الارض بالثلث او الربع بالماذیانات فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذلک فقال من کانت له ارض فلیزرعها فان لم یزرعها فلیمنحها اخاه فان لم یمنحها اخاه فلیمسکها حدثنا محمد بن المثنی قال نا یحیی بن حماد قال نا ابو عوانة عن سلیمان قال نا ابو سفیان عن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول من کانت له ارض فلیهبها او لیعرها وحدثنیه حجاج بن الشاعر قال نا ابو الجواب قال نا عمار بن رزیق عن الاعمش بهذا الاسناد غیر انه قال فلیزرعها او فلیزرعها رجلا و حدثنا هارون بن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال اخبرنی عمرو وهو ابن الحارث ان بکیرا حدثه ان عبد الله بن ابی سلمة حدثه عن النعمان ابن ابی عیاش عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن کراء الارض قال بکیر وحدثنی نافع انه سمع ابن عمر یقول کنا نکری ارضنا ثم ترکنا ذلک حین سمعنا حدیث رافع بن خدیج وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع ارض البیضاء سنتین او ثلاثا وحدثنا سعید بن منصور وابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب قالوا نا سفیان بن عیینة عن حمید الاعرج عن سلیمان بن عتیق عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع السنین وفی روایة ابن ابی شیبة عن بیع ثمر سنین وحدثنا حسن الحلوانی قال انا ابو توبة قال ثنا معویة عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له ارض فلیزرعها او لیمنحها اخاه فان ابی فلیمسک ارضه حدثنا الحسن الحلوانی قال نا ابو توبة عن معویة عن یحیی بن ابی کثیر ان یزید بن نعیم اخبره ان جابر بن عبد الله اخبره انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزابنة والحقول فقال جابر بن عبد الله المزابنة الشمر بالتمر والحقول کراء الارض حدثنا قتیبة بن سعید قال نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المحاقلة والمزابنة وحدثنی ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی مالک بن انس عن داود بن الحصین ان ابا سفیان مولی ابن ابی احمد اخبره انه سمع ابا سعید الخدری یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المزابنة والمحاقلة والمزابنة اشتراء الثمر فی رءوس النخل والمحاقلة کراء الارض و حدثنا یحیی بن یحیی وابو الربیع العتکی قال ابو الربیع نا وقال یحیی انا حماد بن زید عن عمرو قال سمعت ابن عمر یقول کنا لا نری بالخبر باسا حتی کان عام اول فزعم رافع ان نبی الله صلی الله علیه وسلم نهی عنه

ومثله من روایة ابی سعید الخدری وفی روایة ابن عمر کنا نکری ارضنا ثم ترکنا ذلک حین سمعنا حدیث رافع بن خدیج وفی روایة عنه کنا لا نری بالخبر باسا حتی کان عام اول فزعم رافع ان نبی الله صلی الله علیه وسلم نهی عنه وفی روایة عن نافع ان ابن عمر کان یکری مزارعه علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وفی امارة ابی بکر وعمر وعثمان وصدرا من خلافة معاویة ثم بلغه آخر خلافة معاویة ان رافع بن خدیج یحدث فیها بنهی عن النبی صلی الله علیه وسلم فدخل علیه وانا معه فسأله فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن کراء المزارع فترکها ابن عمر وفی روایة عن حنظلة بن قیس قال سألت رافع بن خدیج عن کراء الارض بالذهب والورق فقال لا باس به انما کان الناس یواجرون علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم بما علی الماذیانات واقبال الجداول واشیاء من الزرع فیهلک هذا ویسلم هذا ویهلک هذا فلم یکن للناس کراء الا هذا فلذلک زجر عنه فاما شیء معلوم مضمون فلا باس به وفی روایة کنا نکری الارض علی ان لنا هذه ولهم هذه فربما اخرجت هذه ولم تخرج هذه فنهانا عن ذلک واما الورق فلم ینهنا وفی روایة عن عبد الله بن معقل بالعین المهملة والقاف قال زعم ثابت یعنی ابن الضحاک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزارعة وامر بالمواجرة وقال لا باس به) الشرح اما الماذیانات فبذال معجمة مکسورة ثم یاء مثناة تحت ثم الف ثم نون ثم الف ثم مثناة فوق هذا هو المشهور وحکی القاضی عن بعض الرواة فتح الذال فی غیر صحیح مسلم وهی مسایل المیاه وقیل ما ینبت علی حافتی مسیل الماء وقیل ما ینبت حول السواقی وهی لفظة معربة لیست عربیة واما قوله واقبال فبفتح الهمزة ای اوائلها ورؤسها والجداول جمع جدول وهو النهر الصغیر کالساقیة واما الربیع فهو الساقیة الصغیرة وجمعه اربعاء کنبی وانبیاء وربعان کصبی وصبیان ومعنی هذه الالفاظ انهم کانوا یدفعون الارض الی من یزرعها ببذر من عنده علی ان یکون لمالک الارض ما ینبت علی الماذیانات واقبال الجداول او هذه القطعة والباقی للعامل فنهوا عن ذلک لما فیه من الغرر فربما هلک هذا دون ذاک وعکسه واختلف العلماء فی کراء الارض فقال طاؤس والحسن البصری لا یجوز بکل حال سواء اکراها بطعام او ذهب او فضة او بجزء من زرعها لاطلاق حدیث النهی عن کراء الارض وقال الشافعی وابو حنیفة وکثیرون تجوز اجارتها بالذهب والفضة وبالطعام والثیاب وسائر الاشیاء سواء کان من جنس ما یزرع فیها ام من غیره ولکن لا تجوز اجارتها بجزء ما یخرج منها کالثلث والربع وهی المخابرة ولا یجوز ایضا ان یشترط له زرع قطعة معینة وقال ربیعة یجوز بالذهب والفضة فقط وقال مالک یجوز بالذهب والفضة وغیرهما الا الطعام وقال احمد وابو یوسف ومحمد بن الحسن وجماعة من المالکیة وآخرون تجوز اجارتها بالذهب والفضة وتجوز المزارعة بالثلث والربع وغیرهما وبهذا قال ابن شریح وابن خزیمة والخطابی وغیرهم من محققی اصحابنا وهو الراجح المختار وسنوضحه فی باب المساقاة ان شاء الله تعالی فاما طاؤس والحسن فقد ذکرنا حجتهما واما الشافعی وموافقوه فاعتمدوا بصریح روایة رافع بن خدیج وثابت بن الضحاک السابقین فی جواز الاجارة بالذهب والفضة ونحوهما وتاولوا احادیث النهی تاویلین احدهما حملها علی اجارتها بما علی الماذیانات او بزرع قطعة معینة او بالثلث والربع ونحو ذلک کما فسره الرواة فی هذه الاحادیث التی ذکرناها والثانی حملها علی کراهة التنزیه والارشاد الی اعارتها کما نهی عن بیع الغرر نهی تنزیه بل یتوابهونه ونحو ذلک وهذان التاویلان لا بد منهما او من احدهما للجمع بین الاحادیث وقد اشار الی هذا التاویل الثانی البخاری وغیره ومعناه عن ابن عباس والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم او لیزرعها اخاه) ای یجعلها مزرعة له ومعناه یعیره ایاها بلا عوض وهو معنی الروایة الاخری فلیمنحها اخاه بفتح الیاء والنون ای یجعلها له منیحة ای عاریة واما الکراء فممدود ویکری بضم الیاء (قوله فنصیب من القصری) هو بقاف مکسورة ثم صاد مهملة ساکنة ثم راء مکسورة ثم یاء مشددة علی وزن القبطی هکذا ضبطناه وکذا ضبطه الجمهور وهو المشهور قال القاضی هکذا روینا عن اکثرهم وعن الطبری بفتح القاف والراء مقصورا وعن ابن الخزاعی بضم القاف مقصورا قال والصواب الاول وهو ما بقی من الحب فی السنبل بعد الدیاس ویقال له القصارة بضم القاف وهذا الاسم اشهر من القصری (قوله کنا لا نری بالخبر باسا) ضبطناه بکسر الخاء وضمها وفتحها والکسر اصح

ثنا زمان

عبد الله بن

النبی الثمر حسن بن علی و قال ثنا

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا سفین ح قال وحدثنی علی بن حجر وابراهیم بن دینار قالا نا اسمعیل وهو ابن علیة عن ایوب ح قال وثنا اسحق بن ابراهیم قال انا وکیع قال نا سفین کلهم عن عمرو بن دینار بهذا الاسناد مثله وزاد فی حدیث ابن عیینة فترکنا من اجله وحدثنی علی بن حجر قال نا اسماعیل عن ایوب عن ابی الخلیل عن مجاهد قال قال ابن عمر لقد منعنا رافع نفع ارضنا وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا یزید بن زریع عن ایوب عن نافع ان ابن عمر کان یکری مزارعة علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وفی امارة ابی بکر وعمر وعثمان وصدرا من خلافة معاویة حتی بلغه فی اخر خلافة معویة ان رافع بن خدیج یحدث فیها بنهی عن النبی صلی الله علیه فدخل علیه وانا معه فساله فقال کان رسول الله صلی الله علیه ینهی عن کراء المزارع فترکها ابن عمر بعد فکان اذا سئل عنها بعد قال زعم رافع بن خدیج ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عنها وحدثنا ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد بن زید ح قال وحدثنی علی بن حجر قال نا اسمعیل کلاهما عن ایوب بهذا الاسناد مثله وزاد فی حدیث ابن علیة قال فترکها ابن عمر بعد ذلک فکان لا یکریها وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبید الله عن نافع قال ذهبت مع ابن عمر الی رافع بن خدیج حتی اتاه بالبلاط فاخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن کراء المزارع وحدثنی ابن ابی خلف وحجاج بن الشاعر قالا نا زکریا بن عدی قال انا عبید الله بن عمر عن زید عن الحکم عن نافع عن ابن عمر انه اتی رافعا فذکر هذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم وحدثنا محمد بن المثنی قال نا حسین یعنی ابن حسن بن یسار قال نا ابن عون عن نافع ان ابن عمر کان یاجر الارض قال فنبئ حدیثا عن رافع قال فانطلق بی معه الیه قال فذکر عن بعض عمومته ذکر فیه النبی صلی الله علیه انه نهی عن کراء الارض قال فترکه ابن عمر فلم یاجر وحدثنیه محمد بن حاتم قال نا یزید بن هارون قال نا ابن عون بهذا الاسناد قال فحدثه عن بعض عمومته عن النبی صلی الله علیه وحدثنی عبد الملک بن شعیب بن اللیث بن سعد قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شهاب انه قال اخبرنی سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر کان یکری ارضیه حتی بلغه ان رافع بن خدیج الانصاری کان ینهی عن کراء الارض فلقیه عبد الله فقال یا ابن خدیج ماذا تحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی کراء الارض قال رافع بن خدیج لعبد الله سمعت عمی وکانا قد شهدا بدرا یحدثان اهل الدار ان رسول الله صلی الله علیه نهی عن کراء الارض قال عبد الله لقد کنت اعلم فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الارض تکری ثم خشی عبد الله ان یکون رسول الله صلی الله علیه احدث فی ذلک شیئا لم یکن علمه فترک کراء الارض وحدثنی علی بن حجر السعدی ویعقوب بن ابراهیم قالا نا اسمعیل وهو ابن علیة عن ایوب عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن یسار عن رافع بن خدیج قال کنا نحاقل الارض علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فنکریها بالثلث والربع والطعام المسمی فجاءنا ذات یوم رجل من عمومتی فقال نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن امر کان لنا نافعا وطواعیة الله ورسوله انفع لنا نهانا ان نحاقل بالارض فنکریها علی الثلث والربع والطعام المسمی وامر رب الارض ان یزرعها او یزرعها وکره کراءها وما سوی ذلک وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا حماد بن زید عن ایوب قال کتب الی یعلی بن حکیم قال سمعت سلیمان بن یسار یحدث عن رافع بن خدیج قال کنا نحاقل بالارض فنکریها علی الثلث والربع ثم ذکر بمثل حدیث ابن علیة وحدثنا یحیی بن حبیب قال نا خالد بن الحارث ح قال وحدثنا عمرو بن علی قال نا عبد الاعلی ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا عبدة کلهم عن ابن ابی عروبة عن یعلی بن حکیم بهذا الاسناد مثله وحدثنیه ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی جریر بن حازم عن یعلی بن حکیم بهذا الاسناد عن رافع عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یقل عن بعض عمومته حدثنی اسحاق بن منصور قال انا ابو مسهر قال نا یحیی بن حمزة قال حدثنی ابو عمرو الاوزاعی عن ابی النجاشی مولی رافع بن خدیج عن رافع ان ظهیر بن رافع وهو عمه قال اتانی ظهیر فقال لقد نهی رسول الله صلی الله علیه عن امر کان بنا رافقا فقلت وماذاک ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فهو حق قال سالنی کیف تصنعون بمحاقلکم فقلت نواجرها یا رسول الله علی الربیع او الاوسق من التمر او الشعیر قال فلا تفعلوا ازرعوها او ازرعوها او امسکوها حدثنا محمد بن حاتم قال نا عبد الرحمن بن مهدی عن عکرمة بن عمار عن ابی النجاشی عن رافع عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا ولم یذکر عن عمه ظهیر حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن حنظلة بن قیس انه سال رافع بن خدیج عن کراء الارض فقال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کراء الارض قال فقلت ابالذهب والورق فقال اما بالذهب والورق فلا باس به حدثنا اسحق قال انا عیسی بن یونس قال نا الاوزاعی عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن قال حدثنی حنظلة بن قیس الانصاری قال سالت رافع بن خدیج عن کراء الارض بالذهب والورق فقال لا باس به انما کان الناس یواجرون علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الماذیانات واقبال الجداول واشیاء من الزرع فیهلک هذا ویسلم هذا ویسلم هذا ویهلک هذا فلم یکن للناس کراء الا هذا فلذلک زجر عنه فاما شیء معلوم مضمون فلا باس به حدثنا عمرو الناقد قال نا سفیان بن عیینة عن یحیی وهو ابن سعید عن حنظلة الزرقی انه سمع رافع بن خدیج یقول کنا اکثر الانصار حقلا قال کنا نکری الارض علی ان لنا هذه ولهم هذه فربما اخرجت هذه ولم تخرج هذه فنهانا عن ذلک واما الورق فلم ینهنا حدثنا ابو الربیع قال نا حماد ح قال وحدثنا ابن المثنی قال نا یزید بن هارون جمیعا عن یحیی بن سعید بهذا الاسناد نحوه

واشهر ولم یذکر الجوهری واخرون من اهل اللغة غیره وحکی القاضی فیه الکسر والفتح والضم ورجح الکسر ثم الفتح وهو بمعنی المخابرة (قوله اتاه بالبلاط) هو بفتح الباء مکان معروف بالمدینة مبلط بالحجارة وهو بقرب مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم (قوله عن نافع ان ابن عمر کان یاخذ الارض فنبئ حدیثا عن رافع بن خدیج فذکره وفی آخره فترکه ابن عمر ولم یاخذه) هکذا هو فی کثیر من النسخ یاخذ بالخاء والذال من الاخذ وفی کثیر منها یاجر بالجیم المضمومة والراء فی الموضعین قال القاضی وصاحب المطالع هذا هو الصواب وهو المعروف لجمهور رواة صحیح مسلم قال صاحب المطالع والاول تصحیف وفی بعض النسخ یواجر وهذا صحیح (قوله ان عبد الله بن عمر کان یکری ارضیه کذا فی بعض النسخ ارضیه بفتح الراء وکسر الضاد علی الجمع وفی بعضها ارضه علی الافراد وکلاهما صحیح (قوله عن ابی النجاشی عن رافع ان ظهیر بن رافع وهو عمه قال اتانی ظهیر فقال لقد نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم) هکذا هو فی جمیع النسخ وهو صحیح وتقدیره عن رافع ان ظهیرا عمه حدثه بحدیث قال رافع فی بیان ذلک الحدیث اتانی ظهیر فقال لقد نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهذا التقدیر دل علیه فحوی الکلام ووقع فی بعض النسخ انبانی بدل اتانی والصواب المنتظم اتانی من الاتیان (قوله فی هذا الحدیث نواجرها

علیة — رسول الله — النبی — زید بن ابی انیسة — یاخذه — ارضه — عبد الله بن عمر — بالارض — حسین عن الارض — الربع والاوسق — النبی کرهه

حدثنا یحیی بن یحیی قال انا عبد الواحد بن زیاد ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر کلاهما عن الشیبانی عن عبد الله بن السائب
قال سألت عبد الله بن معقل عن المزارعة فقال اخبرنی ثابت بن الضحاك ان رسول الله صلی الله علیه نهی عن المزارعة وفی روایة ابن ابی شیبة نهی عنها وقال سألت
ابن معقل ولم یسم عبد الله حدثنا اسحاق بن منصور قال انا یحیی بن حماد قال نا ابو عوانة عن سلیمان الشیبانی عن عبد الله بن السائب قال دخلنا علی عبد الله
ابن معقل فسألناه عن المزارعة فقال زعم ثابت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المزارعة وامر بالمواجرة وقال لا باس بها حدثنا یحیی بن یحیی قال انا حماد
ابن زید عن عمرو ان مجاهدا قال لطاؤس انطلق بنا الی ابن رافع بن خدیج فاسمع منه الحدیث عن ابیه عن النبی صلی الله علیه قال فانتهره قال انی والله لو اعلم ان
رسول الله صلی الله علیه نهی عنه ما فعلته ولکن حدثنی من هو اعلم به منهم یعنی ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه قال لان یمنح الرجل اخاه ارضه خیر
له من ان یاخذ علیها خرجا معلوما وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفین عن عمرو وابن طاؤس عن طاؤس انه کان یخابر قال عمرو فقلت له یا ابا عبد الرحمن لو تترکت
هذه المخابرة فانهم یزعمون ان النبی صلی الله علیه نهی عن المخابرة فقال ای عمرو اخبرنی اعلمهم بذلك یعنی ابن عباس ان النبی صلی الله علیه لم ینه عنها
انما قال یمنح احدکم اخاه خیر له من ان یاخذ علیها خرجا معلوما وحدثنا ابن ابی عمر قال نا الثقفی عن ایوب ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة واسحاق بن
ابراهیم جمیعا عن وکیع عن سفین ح قال وثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن ابن جریج ح قال وحدثنی علی بن حجر قال نا الفضل بن موسی عن شریك عن
شعبة کلهم عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیثهم وحدثنی عبد بن حمید ومحمد بن رافع قال عبد
انا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق قال انا معمر عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لان یمنح احدکم اخاه
ارضه خیر له من ان یاخذ علیها کذا وکذا الشیء معلوم قال وقال ابن عباس هو الحقل وهو بلسان الانصار المحاقلة وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن
الدارمی قال انا عبد الله بن جعفر الرقی قال نا عبید الله بن عمرو عن زید بن ابی انیسة عن عبد الملك بن زید عن طاؤس عن ابن عباس عن النبی
صلی الله علیه وسلم قال من کانت له ارض فانه ان یمنحها اخاه خیر له حدثنا احمد بن حنبل وزهیر بن حرب واللفظ لزهیر
قالا نا یحیی وهو القطان عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عامل اهل خیبر بشطر ما یخرج
منها من ثمر او زرع وحدثنی علی بن حجر السعدی قال نا علی وهو ابن مسهر قال نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال اعطی رسول الله
صلی الله علیه وسلم خیبر بشطر ما یخرج منها من ثمر او زرع فکان یعطی ازواجه کل سنة مائة وسق ثمانین وسقا من تمر وعشرین وسقا
من شعیر فلما ولی عمر قسم خیبر خیر ازواج النبی صلی الله علیه وسلم ان یقطع لهن الارض والماء او یضمن لهن الاوساق کل عام فاختلفن فمنهن
من اختار الارض والماء ومنهن من اختار الاوساق کل عام فکانت عائشة وحفصة ممن اختارتا الارض والماء وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا
عبید الله قال حدثنی نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عامل اهل خیبر بشطر ما خرج منها من زرع او ثمر واقتص الحدیث
بنحو حدیث علی بن مسهر ولم یذکر فکانت عائشة وحفصة ممن اختارتا الارض والماء وقال خیر ازواج النبی صلی الله علیه وسلم ان یقطع
لهن الارض ولم یذکر الماء وحدثنی ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی اسامة بن زید اللیثی عن نافع عن عبد الله بن عمر
قال لما فتحت خیبر سألت یهود رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقرهم فیها علی ان یعملوا علی نصف ما خرج منها من الثمر والزرع

کلاهما

و

علیه

یمنحها

کتاب المساقاة والمزارعة

فتحت وکانت

افتتحت الیهود

یا رسول الله علی الزبیع او الاوسق) هکذا هو فی معظم النسخ الزبیع وهو الساقیة والنهر الصغیر وحکی القاضی عن روایة ابن ماهان الربع بضم الراء وبحذف الیاء وهو ایضا صحیح (قوله ان مجاهدا قال لطاؤس انطلق
بنا الی ابن رافع بن خدیج فاسمع منه الحدیث عن ابیه) روی فاسمع بوصل الهمزة مجزوما علی الامر وبقطعها مرفوعا علی الخبر وکلاهما صحیح والاول اجود (قوله صلی الله علیه وسلم یاخذ علیها خرجا ای اجرة والله
اعلم کتاب المساقاة والمزارعة (قوله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عامل اهل خیبر بشطر ما یخرج منها من ثمر او زرع وفی روایة علی ان یعتملوها من اموالهم ولرسول الله صلی الله علیه وسلم شطر ثمرها)
فی هذه الاحادیث جواز المساقاة وبه قال مالك والثوری واللیث والشافعی واحمد وجمیع فقهاء المحدثین واهل الظاهر وجماهیر العلماء وقال ابو حنیفة لا یجوز وتاول هذه الاحادیث علی ان خیبر فتحت عنوة وکان
اهلها عبیدا لرسول الله صلی الله علیه وسلم فما اخذه فهو له وما ترکه فهو له واحتج الجمهور بظواهر هذه الاحادیث وبقوله صلی الله علیه وسلم اقرکم ما اقرکم الله وهذا صریح فی انهم لم یکونوا عبیدا قال القاضی وقد
اختلفوا فی خیبر هل فتحت عنوة او صلحا او بجلاء اهلها عنها بغیر قتال او بعضها صلحا وبعضها عنوة وبعضها جلاء عنه اهله وبعضها صلحا وبعضها عنوة قال وهذا اصح الاقوال وهی روایة مالك ومن تابعه وقال
ابن عیینة قال وفی کل قول اثر مروی وفی روایة لمسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما ظهر علی خیبر اراد اخراج الیهود منها وکانت الارض حین ظهر علیها لله ولرسوله وللمسلمین وهذا یدل لمن قال
عنوة اذ حق المسلمین انما هو فی العنوة وظاهر قول من قال صلحا انهم صولحوا علی کون الارض للمسلمین والله اعلم واختلفوا فیما یجوز علیه المساقاة من الاشجار فقال داود یجوز علی النخل خاصة وقال الشافعی
علی النخل والعنب خاصة وقال مالك یجوز علی جمیع الاشجار وهو قول للشافعی فاما داود فرآها رخصة فلم یتعد فیه المنصوص علیه واما الشافعی فوافق داود فی کونها رخصة لکن قال حکم العنب حکم النخل فی
معظم الابواب واما مالك فقال سبب الجواز الحاجة والمصلحة وهذا یشمل الجمیع فیقاس علیه والله اعلم (قوله بشطر ما یخرج منها) فیه بیان الجزء المساقی علیه من نصف او ربع او غیرهما من الاجزاء المعلومة
فلا یجوز علی مجهول کقوله علی ان لك بعض الثمر واتفق المجوزون للمساقاة علی جواز بما اتفق المتعاقدان علیه من قلیل او کثیر (قوله من ثمر او زرع) احتج به الشافعی وموافقوه وهم الاکثرون فی جواز المزارعة
تبعا للمساقاة وان کانت المزارعة عندهم لا تجوز منفردة فتجوز تبعا للمساقاة فیساقیه علی النخل ویزارعه علی الارض کما جری فی خیبر وقال مالك لا تجوز المزارعة لا منفردا ولا تبعا الا ما کان
من الارض بین الشجر وقال ابو حنیفة وزفر المزارعة والمساقاة فاسدتان سواء جمعهما او فرقهما ولو عقدتا فسختا وقال ابن ابی لیلی وابو یوسف ومحمد وسائر الکوفیین وفقهاء المحدثین واحمد
وابن خزیمة وابن شریح وآخرون تجوز المساقاة والمزارعة مجتمعتین ویجوز کل واحدة منهما منفردة وهذا هو الظاهر المختار لحدیث خیبر ولا یقبل دعوی کون المزارعة فی
خیبر انما جازت تبعا للمساقاة بل جازت مستقلة ولان المعنی المجوز للمساقاة موجود فی المزارعة قیاسا علی القراض فانه جائز بالاجماع وهو کالمزارعة فی کل شیء
ولان المسلمین فی جمیع الامصار والاعصار مستمرون علی العمل بالمزارعة واما الاحادیث السابقة فی النهی عن المخابرة فسبق الجواب عنها وانها محمولة علی ما اذا شرط لکل واحد
قطعة معینة من الارض وقد صنف ابن خزیمة کتابا فی جواز المزارعة واستقصی فیه واجاد وأجاب عن الاحادیث بالنهی والله اعلم

حاشیة متعلقة بمتن حدیث
لم یثبت
عاد وعنیان
عن عمرو
سقط
اشارة الی سقط

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرکم فیها علی ذلک ما شئنا ثم ساق الحدیث بنحو حدیث ابن نمیر وابن مسهر عن عبید الله وزاد فیه وکان الثمر یقسم علی السهمان من نصف خیبر فیاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم الخمس **وحدثنا** ابن رمح قال انا اللیث عن محمد بن عبد الرحمن عن نافع عن عبد الله بن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه دفع الی یهود خیبر نخل خیبر وارضها علی ان یعتملوها من اموالهم ولرسول الله صلی الله علیه وسلم شطر ثمرها **وحدثنی** محمد بن رافع واسحاق بن منصور واللفظ لابن رافع قالا نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال حدثنی موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب اجلی الیهود والنصاری من ارض الحجاز وان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما ظهر علی خیبر اراد اخراج الیهود منها وکانت الارض حین ظهر علیها لله عز وجل ولرسوله صلی الله علیه وسلم وللمسلمین فاراد اخراج الیهود منها فسالت الیهود رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقرهم بها علی ان یکفوا عملها ولهم نصف الثمر فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم نقرکم بها علی ذلک ما شئنا فقروا بها حتی اجلاهم عمر الی تیماء واریحاء **حدثنا** ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبد الملک عن عطاء عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یغرس غرسا الا کان ما اکل منه له صدقة وما سرق منه له صدقة وما اکل السبع فهو له صدقة وما اکلت الطیر فهو له صدقة ولا یرزؤه احد الا کان له صدقة **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا اللیث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی ام مبشر الانصاریة فی نخل لها فقال لها النبی صلی الله علیه وسلم من غرس هذا النخل مسلم ام کافر فقالت بل مسلم فقال لا یغرس مسلم غرسا ولا یزرع زرعا فیاکل منه انسان ولا دابة ولا شیء الا کانت له صدقة **وحدثنی** محمد بن حاتم وابن ابی خلف قالا نا روح قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یغرس رجل مسلم غرسا ولا زرعا فیاکل منه سبع او طائر او شیء الا کان له فیه اجر وقال ابن ابی خلف طائر شیء کذا **حدثنا** احمد بن سعید بن ابراهیم قال نا روح بن عبادة قال نا زکریا بن اسحاق قال اخبرنی عمرو بن دینار انه سمع جابر بن عبد الله یقول دخل النبی صلی الله علیه وسلم علی ام معبد حائطا فقال یا ام معبد من غرس هذا النخل مسلم ام کافر فقالت بل مسلم قال فلا یغرس المسلم غرسا فیاکل منه انسان ولا دابة ولا طیر الا کان له صدقة الی یوم القیمة **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا حفص بن غیاث ح قال وحدثنا ابو کریب واسحاق بن ابراهیم جمیعا عن ابی معاویة ح قال وثنا عمرو الناقد قال نا عمار بن محمد ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابن فضیل کل هؤلاء عن الاعمش عن ابی سفین عن جابر زاد عمرو فی روایته عن عمار وابو بکر فی روایته عن ابی معاویة فقالا عن ام مبشر وفی روایة ابن فضیل عن امرأة زید بن حارثة وفی روایة اسحاق عن ابی معاویة قال ربما قال عن ام مبشر عن النبی صلی الله علیه وسلم وربما لم یقل وکلهم قالوا عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث عطاء وابی الزبیر وعمرو بن دینار

(قوله صلی الله علیه وسلم اقرکم فیها علی ذلک ما شئنا) وفی روایة الموطا اقرکم ما اقرکم الله قال العلماء وهو عائد الی مدة العهد والمراد انما نمکنکم من المقام فی خیبر ما شئنا ثم نخرجکم اذا شئنا لانه صلی الله علیه وسلم کان عازما علی اخراج الکفار من جزیرة العرب کما امر به فی آخر عمره وکما دل علیه هذا الحدیث وغیره واحتج اهل الظاهر بهذا علی جواز المساقاة مدة مجهولة وقال الجمهور لا تجوز المساقاة الا الی مدة معلومة کالاجارة وتاولوا الحدیث علی ما ذکرنا وقیل جاز ذلک فی اول الاسلام خاصة للنبی صلی الله علیه وسلم وقیل معناه ان لنا اخراجکم بعد انقضاء المدة المسماة وکانت سمیت مدة ویکون المراد بیان ان المساقاة لیست بعقد دائم کالبیع والنکاح بل بعد انقضاء المدة تنقضی المساقاة فان شئنا عقدنا عقدا آخر وان شئنا اخرجناکم وقال ابو ثور اذا اطلقا المساقاة اقتضی ذلک سنة واحدة والله اعلم (قوله علی ان یعتملوها من اموالهم) بیان لوظیفة عامل المساقاة وهو ان علیه کل ما یحتاج الیه فی اصلاح الثمر واستزادته مما یتکرر کل سنة کالسقی وتنقیة الانهار واصلاح منابت الشجر وتلقیحه وتنحیة الحشیش والقضبان عنه وحفظ الثمرة وجذاذها ونحو ذلک واما ما یقصد به حفظ الاصل ولا یتکرر کل سنة کبناء الحیطان وحفر الانهار فعلی المالک والله اعلم (قوله وکان یعطی ازواجه کل سنة مائة وسق ثمانین وسقا من تمر وعشرین وسقا من شعیر) قال العلماء هذا دلیل علی ان البیاض الذی کان بخیبر الذی هو موضع الزرع اقل من الشجر وفی هذه الاحادیث دلیل لمذهب الشافعی وموافقیه ان الارض التی تفتح عنوة تقسم بین الغانمین الذین فتحوها کما یقسم بینهم الغنیمة المنقولة بالاجماع لان النبی صلی الله علیه وسلم قسم خیبر بینهم وقال مالک واصحابه یقفها الامام علی المسلمین کما فعل عمر فی ارض سواد العراق وقال ابو حنیفة والکوفیون یتخیر الامام بحسب المصلحة فی قسمتها او ترکها فی ایدی من کانت لهم بخراج یوظفه علیها وتصیر ملکا لهم کارض الصلح (قوله وکان الثمر یقسم علی السهمان فی نصف خیبر فیاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم الخمس) هذا یدل علی ان خیبر فتحت عنوة لان السهمان کانت للغانمین (قوله یاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم الخمس) ای یدفعه الی مستحقه وهم خمسة الاصناف المذکورة فی قوله تعالی واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه وللرسول فیاخذ لنفسه خمسا واحدا من الخمس ویصرف الاخماس الباقیة من الخمس الی الاصناف الاربعة الباقین واعلم ان هذه المعاملة مع اهل خیبر کانت برضی الغانمین واهل السهمان وقد اقتسم اهل السهمان سهامهم وصار لکل واحد سهم معلوم (قوله فلما ولی عمر قسم خیبر) یعنی قسمها بین المستحقین وسلم الیهم نفس الارض حین اخذها من الیهود حین اجلاهم عنها (قوله فاجلاهم عمر الی تیماء واریحاء) هما موضعان وهما قریتان معروفتان وفی هذا دلیل علی ان مراد النبی صلی الله علیه وسلم باخراج الیهود والنصاری من جزیرة العرب اخراجهم من بعضها وهو الحجاز خاصة لان تیماء من جزیرة العرب لکنها لیست من الحجاز والله اعلم

باب فضل الغرس والزرع

(قوله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یغرس غرسا الا کان ما اکل منه له صدقة وما سرق منه له صدقة وما اکل السبع فهو له صدقة وما اکلت الطیر فهو له صدقة ولا یرزؤه احد الا کان له صدقة وفی روایة لا یغرس مسلم غرسا ولا یزرع زرعا فیاکل منه انسان ولا دابة ولا شیء الا کانت له صدقة وفی روایة الا کان له صدقة الی یوم القیامة) فی هذه الاحادیث فضیلة الغرس وفضیلة الزرع وان اجرهما علی ذلک مستمر ما دام الغراس والزرع وما تولد منه الی یوم القیمة وقد اختلف العلماء فی اطیب المکاسب وافضلها فقیل التجارة وقیل الصنعة باليد وقیل الزراعة وهو الصحیح وقد بسطت ایضاحه فی آخر باب الاطعمة من شرح المهذب وفی هذه الاحادیث ایضا ان الثواب والاجر فی الآخرة مختص بالمسلمین وان الانسان یثاب علی ما سرق من ماله او اتلفته دابة او طائر ونحوهما (قوله صلی الله علیه وسلم ولا یرزؤه) هو براء ثم زای بعدها همزة ای ینقصه ویاخذ منه (قوله فی روایة اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی ام مبشر الانصاریة فی نخل لها) هکذا هو فی اکثر النسخ دخل علی ام مبشر وفی بعضها دخل علی ام معبد وام مبشر قال الحفاظ المعروف فی روایة اللیث ام مبشر بلا شک ووقع فی روایة غیره ام معبد کما ذکره مسلم بعد هذه الروایة ویقال فیها ایضا ام بشیر فصل انها یقال لها ام مبشر وام معبد وام بشیر قیل اسمها خلیدة بضم الخاء ولم یصح وهی امرأة زید بن حارثة اسلمت وبایعت (قوله حدثنا احمد بن سعید بن ابراهیم ثنا روح بن عبادة ثنا زکریا بن اسحاق اخبرنی عمرو بن دینار انه سمع جابر بن عبد الله) قال ابو مسعود الدمشقی هکذا وقع فی نسخ مسلم فی هذا الحدیث عمرو بن دینار والمعروف فیه ابو الزبیر عن جابر (قوله عن الاعمش عن ابی سفیان

وحدثنا یحیی بن یحیی وقتیبة بن سعید ومحمد بن عبید الغبری واللفظ لیحیی قال یحیی انا وقال الآخران نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منه طیر او انسان او بهیمة الا کان له به صدقة وحدثنا عبد بن حمید قال نا مسلم بن ابراهیم قال نا ابان بن یزید قال نا قتادة قال نا انس بن مالك ان نبی الله صلی الله علیه وسلم دخل نخلا لام مبشر امرأة من الانصار فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من غرس هذا النخل امسلم ام کافر قالوا مسلم بنحو حدیثهم وحدثنا ابو الطاهر قال انا ابن وهب عن ابن جریج ان ابا الزبیر اخبره عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان بعت من اخیك ثمرا فاصابته جائحة قال وحدثنا محمد بن عباد قال نا ابو ضمرة عن ابن جریج عن ابی الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو بعت من اخیك ثمرا فاصابته جائحة فلا یحل لك ان تاخذ منه شیئا بم تاخذ مال اخیك بغیر حق وحدثنا حسن الحلوانی قال نا ابو عاصم عن ابن جریج بهذا الاسناد مثله وحدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وعلی بن حجر قالوا نا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع ثمر النخل حتی تزهو فقلنا لانس ما زهوها قال تحمر وتصفر ارایت ان منع الله الثمرة بم تستحل مال اخیك وحدثنی ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی مالك عن حمید الطویل عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الثمرة حتی تزهی قالوا وما تزهی قال تحمر فقال اذا منع الله الثمرة فبم تستحل مال اخیك وحدثنی محمد بن عباد قال نا عبد العزیز بن محمد عن حمید عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لم یثمرها الله عز وجل فبم یستحل احدکم مال اخیه وحدثنا بشر بن الحکم وابراهیم بن دینار وعبد الجبار بن العلاء واللفظ لبشر قالوا نا سفیان بن عیینة عن حمید الاعرج عن سلیمان ابن عتیق عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بوضع الجوائح قال ابراهیم حدثنی عبد الرحمن بن بشر عن سفیان بهذا وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث عن بکیر عن عیاض بن عبد الله عن ابی سعید الخدری قال اصیب رجل فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثمار ابتاعها فکثر دینه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تصدقوا علیه فتصدق الناس علیه فلم یبلغ ذلك وفاء دینه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لغرمائه خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلك وحدثنی یونس بن عبد الاعلی قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن بکیر بن الاشج بهذا الاسناد مثله وحدثنی غیر واحد من اصحابنا قالوا انا اسمعیل بن ابی اویس قال حدثنی اخی عن سلیمان وهو ابن بلال عن یحیی بن سعید عن ابی الرجال محمد بن عبد الرحمن ان امه عمرة بنت عبد الرحمن قالت سمعت عائشة تقول

باب وضع الجوائح

باب استحباب الوضع من الدین

ث جابر زاد عمرو فی روایته عن عمار وابو بکر فی روایته عن ابی معاویة فقالا عن ام مبشر الی آخره) هکذا وقع فی نسخ مسلم وابو بکر ووقع فی بعضها وابو کریب بدل ابی بکر قال القاضی قال بعضهم الصواب ابو کریب لان اول الاسناد لابی بکر بن ابی شیبة عن حفص بن غیاث ولابی کریب واسحاق بن ابراهیم عن ابی معویة فالراوی عن ابی معویة هو ابو کریب لا ابو بکر وهذا واضح وبین والله تعالی اعلم باب وضع الجوائح (قوله صلی الله علیه وسلم لو بعت من اخیك ثمرا فاصابته جائحة فلا یحل لك ان تاخذ منه شیئا بم تاخذ مال اخیك بغیر حق وفی روایة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع النخل حتی تزهو فقلنا لانس ما زهوها قال تحمر وتصفر ارایت ان منع الله الثمرة بم تستحل مال اخیك وفی روایة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لم یثمرها الله فبم یستحل احدکم مال اخیه وعن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بوضع الجوائح وعن ابی سعید قال اصیب رجل فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثمار ابتاعها فکثر دینه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تصدقوا علیه فتصدق الناس علیه فلم یبلغ ذلك وفاء دینه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لغرمائه خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلك اختلف العلماء فی الثمرة اذا بیعت بعد بدو الصلاح وسلمها البائع الی المشتری بالتخلیة بینه وبینها ثم تلفت قبل اوان الجذاذ بآفة سماویة هل تکون من ضمان البائع او المشتری فقال الشافعی فی اصح قولیه وابو حنیفة واللیث بن سعد وآخرون هی فی ضمان المشتری ولا یجب وضع الجائحة لکن یستحب وقال الشافعی فی القدیم وطائفة هی فی ضمان البائع ویجب وضع الجائحة وقال مالك ان کانت دون الثلث لم یجب وضعها وان کانت الثلث فاکثر وجب وضعها وکانت من ضمان البائع واحتج القائلون بوضعها بقوله امر بوضع الجوائح وبقوله صلی الله علیه وسلم فلا یحل لك ان تاخذ منه شیئا ولانها فی معنی الباقیة فی ید البائع من حیث انه یلزمه سقیها فکانها تلفت قبل القبض فکانت من ضمان البائع واحتج القائلون بانه لا یجب وضعها بقوله فی الروایة الاخری فی ثمار ابتاعها فکثر دینه فامر النبی صلی الله علیه وسلم بالصدقة علیه ودفعه الی غرمائه فلو کانت توضع لم یفتقر الی ذلك وحملوا الامر بوضع الجوائح علی الاستحباب او فیما بیع قبل بدو الصلاح وقد اشار فی بعض هذه الروایات التی ذکرناها الی شیء من هذا واجاب الاولون عن قوله فکثر دینه الی آخره بانه یحتمل انها تلفت بعد اوان الجذاذ وتفریط المشتری فی ترکها بعد ذلك علی الشجر فانها حینئذ تکون من ضمان المشتری قالوا ولهذا قال صلی الله علیه وسلم فی آخر الحدیث لیس لکم الا ذلك ولو کانت الجوائح لا توضع لکان لهم طلب بقیة الدین واجاب الآخرون عن هذا بان معناه لیس لکم الآن الا هذا ولا یحل لکم مطالبته ما دام معسرا بل ینظر الی میسرة والله اعلم وفی الروایة الاخیرة التعاون علی البر والتقوی ومواساة المحتاج ومن علیه دین والحث علی الصدقة علیه وان المعسر لا یحل مطالبته ولا ملازمته ولا سجنه وبه قال الشافعی ومالك وجمهورهم وحکی عن ابن شریح حبسه حتی یقضی الدین وان کان قد ثبت اعساره وعن ابی حنیفة ملازمته وفیه ان یسلم الی الغرماء جمیع مال المفلس ما لم یقض دینهم ولا یترك للمفلس سوی ثیابه ونحوها وهذا المفلس المذکور قیل هو معاذ بن جبل (قوله حدثنی محمد بن عباد ثنا عبد العزیز بن محمد عن حمید عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لم یثمرها الله فبم یستحل احدکم مال اخیه) قال الدارقطنی هذا وهم من محمد بن عباد او من عبد العزیز فی حال اسماعه محمد الان ابراهیم بن حمزة سمعه من عبد العزیز مفصولا مبینا انه من کلام انس وهو الصواب ولیس من کلام النبی صلی الله علیه وسلم فاسقط محمد بن عباد کلام النبی صلی الله علیه وسلم واتی بکلام انس وجعله مرفوعا وهو خطأ (قوله قال ابو اسحق حدثنی عبد الرحمن بن بشر عن سفین بهذا) ابو اسحق هذا هو ابراهیم بن محمد بن سفین روی هذا الکتاب عن مسلم ومراده انه علا برجل فصار فی روایة هذا الحدیث کشیخه مسلم بینه وبین سفیان بن عیینة واحد فقط والله اعلم باب استحباب الوضع من الدین (قوله وحدثنی غیر واحد من اصحابنا قالوا حدثنا اسمعیل بن ابی اویس قال وحدثنی اخی) قال جماعة من الحفاظ هذا احد الاحادیث المقطوعة فی صحیح مسلم وهی اثنا عشر حدیثا سبق بیانها فی الفصول المذکورة فی مقدمة هذا الشرح لان مسلما لم یذکر من سمع منه هذا الحدیث قال القاضی اذا قال الراوی حدثنی غیر واحد او حدثنی الثقة او حدثنی بعض اصحابنا فلیس هو من المقطوع ولا من المرسل ولا من المعضل عند اهل هذا الفن بل هو من باب الروایة عن المجهول وهذا الذی قاله القاضی هو الصواب لکن کیف کان فلا یحتج بهذا المتن من هذه الروایة لو لم یثبت من طریق آخر ولکن قد ثبت من طریق آخر فقد رواه البخاری فی صحیحه عن اسمعیل بن ابی اویس ولعل مسلما اراد بقوله غیر واحد البخاری وغیره وقد حدث مسلم عن اسمعیل هذا من غیر واسطة فی کتاب الحج وفی آخر کتاب الجهاد وروی مسلم ایضا عن احمد بن یوسف الازدی عن اسمعیل فی کتاب اللعان وفی کتاب الفضائل والله اعلم (قوله وفی هذا الباب قال مسلم بن الحجاج وروی اللیث بن سعد قال حدثنی جعفر بن ربیعة) هذا احد الاحادیث المقطوعة فی صحیح مسلم ویسمی معلقا وسبق فی التیمم مثله بهذا الاسناد وهذا الحدیث المذکور هنا متصل عن اللیث رواه البخاری فی صحیحه عن یحیی بن بکیر عن اللیث عن جعفر بن ربیعة باسناده المذکور هنا ورواه النسائی

سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم صوت خصوم بالباب عالیة اصواتهما واذا احدهما یستوضع الآخر ویسترفقه فی شیء وهو یقول والله لا افعل فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم علیهما فقال این المتالی علی الله لا یفعل المعروف قال انا یا رسول الله فله ای ذلك احب **حدثنی** حرملة بن یحیی قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی عبد الله بن کعب بن مالك قال اخبره عن ابیه انه تقاضی ابن ابی حدرد دینا کان له علیه فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد فارتفعت اصواتهما حتی سمعها رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی بیته فخرج الیهما رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی کشف سجف حجرته ونادی کعب بن مالك فقال یا کعب فقال لبیك یا رسول الله فاشار الیه بیده ان ضع الشطر من دینك قال کعب قد فعلت یا رسول الله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قم فاقضه **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم قال انا عثمان بن عمر قال انا یونس عن الزهری عن عبد الله بن کعب بن مالك ان کعب بن مالك اخبره انه تقاضی دینا له علی ابن ابی حدرد بمثل حدیث ابن وهب **قال** مسلم وروی اللیث بن سعد قال حدثنی جعفر بن ربیعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن عبد الله بن کعب بن مالك انه کان له مال علی عبد الله بن ابی حدرد الاسلمی فلقیه فلزمه فتکلما حتی ارتفعت الاصوات فمر بهما رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا کعب فاشار بیده کانه یقول النصف فاخذ نصفا مما علیه وترك نصفا **حدثنا** احمد بن عبد الله بن یونس قال نا زهیر قال نا یحیی بن سعید قال اخبرنی ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان عمر بن عبد العزیز اخبره ان ابا بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام اخبره انه سمع ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم او سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ادرك ماله بعینه عند رجل قد افلس او انسان قد افلس فهو احق به من غیره **حدثنا** یحیی بن یحیی قال انا هشیم ح قال وحدثنا قتیبة بن سعید ومحمد بن رمح جمیعا عن اللیث بن سعد ح قال وحدثنا ابو الربیع ویحیی بن حبیب الحارثی قالا نا حماد یعنی ابن زید ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا سفیان بن عیینة ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب ویحیی بن سعید وحفص بن غیاث کل هؤلاء عن یحیی بن سعید فی هذا الاسناد بمعنی حدیث زهیر وقال ابن رمح من بینهم فی روایته ایما امرئ فلس **حدثنا** ابن ابی عمر قال نا هشام بن سلیمان وهو ابن عکرمة بن خالد المخزومی عن ابن جریج قال حدثنی ابن ابی الحسین ان ابا بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اخبره ان عمر بن عبد العزیز حدثه عن حدیث ابی بکر ابن عبد الرحمن عن حدیث ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الرجل الذی یعدم اذا وجد عنده المتاع ولم یفرقه انه لصاحبه الذی باعه **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشیر بن نهیك عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا افلس الرجل فوجد الرجل متاعه بعینه فهو احق به **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا اسماعیل بن ابراهیم قال نا سعید ح قال وحدثنی زهیر بن حرب ایضا قال نا معاذ بن هشام قال نا ابی کلاهما عن قتادة بهذا الاسناد مثله وقالا فهو احق به من الغرماء **وحدثنی** محمد بن احمد بن ابی خلف وحجاج بن الشاعر قالا نا ابو سلمة الخزاعی قال حجاج نا منصور بن سلمة قال نا سلیمان بن بلال عن خیثم بن عراك عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا افلس الرجل فوجد الرجل عنده سلعته بعینها فهو احق بها **حدثنا** احمد بن عبد الله بن یونس قال نا زهیر قال نا منصور عن ربعی بن حراش ان حذیفة حدثهم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تلقت الملائکة روح رجل ممن کان قبلکم فقالوا اعملت من الخیر شیئا قال لا قالوا تذکر قال کنت ادایِن الناس فامر فتیانی ان ینظروا المعسر ویتجوزوا عن الموسر قال قال الله عز وجل تجوزوا عنه

عن الربیع بن سلیمان عن شعیب بن اللیث عن ابیه عن جعفر بن ربیعة (قوله واذا احدهما یستوضع الآخر ویسترفقه) ای یطلب منه ان یضع عنه بعض الدین ویرفق به فی الاستیفاء والمطالبة وفی هذا الحدیث دلیل علی انه لا باس بمثل هذا ولکن بشرط ان لا ینتهی الی الالحاح واباحة النفس او الایذاء ونحو ذلك الا من ضرورة والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم این المتالی علی الله لا یفعل المعروف قال انا یا رسول الله فله ای ذلك احب) المتالی الحالف والالیة الیمین وفی هذا کراهة الحلف علی ترك الخیر واحتکار ذلك وانه یستحب لمن حلف لا یفعل خیرا ان یحنث فیکفر عن یمینه وفیه الشفاعة الی اصحاب الحقوق وقبول الشفاعة فی الخیر (قوله تقاضی ابن ابی حدرد دینا کان له علیه فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد فارتفعت اصواتهما) معنی تقاضاه طالبه به واراد قضاءه وحدرد بفتح الحاء والراء وفی هذا الحدیث جواز المطالبة بالدین فی المسجد والشفاعة الی صاحب الحق والاصلاح بین الخصوم وحسن التوسط بینهم وقبول الشفاعة فی غیر معصیة وجواز الاشارة واعتمادها بالقوله فاشار الیه بیده ان ضع الشطر (قوله کشف سجف حجرته) هو بکسر السین وفتحها الغطاء واسکان الجیم والله اعلم باب من ادرك ماله عند المشتری وقد افلس فله الرجوع فیه (قوله حدثنا احمد بن عبد الله بن یونس ثنا زهیر ثنا یحیی بن سعید اخبرنی ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان عمر بن عبد العزیز اخبره ان ابا بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام اخبره انه سمع ابا هریرة یقول) هذا الاسناد فیه اربعة من التابعین یروی بعضهم عن بعض وهم یحیی بن سعید الانصاری وابو بکر بن محمد بن عمرو وعمر وابو بکر بن عبد الرحمن ولهذا نظائر سبقت (قوله صلی الله علیه وسلم من ادرك ماله بعینه عند رجل قد افلس فهو احق به من غیره وفی روایة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الرجل الذی یعدم اذا وجد عنده المتاع ولم یفرقه انه لصاحبه الذی باعه) اختلف العلماء فیمن اشتری سلعة فافلس او مات قبل ان یؤدی ثمنها ولا وفاء عنده وکانت السلعة باقیة بحالها فقال الشافعی وطائفة بائعها بالخیار ان شاء ترکها وضارب مع الغرماء بثمنها وان شاء رجع فیها بعینها فی صورة الافلاس والموت وقال ابو حنیفة لا یجوز له الرجوع فیها بل تتعین المضاربة وقال مالك یرجع فی صورة الافلاس ویضارب فی الموت واحتج الشافعی بهذه الاحادیث مع حدیثه فی الموت فی سنن ابی داود وغیره وتاولها ابو حنیفة تاویلات ضعیفة مردودة وتعلق بشیء یروی عن علی وابن مسعود ولیس بثابت عنهما (قوله حدثنا محمد بن المثنی ثنا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدی قالا ثنا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس ثم قال وحدثنی زهیر بن حرب ثنا اسمعیل بن ابراهیم ثنا سعید) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا فی الاسناد الاول شعبة بضم الشین المعجمة وهو شعبة بن الحجاج وفی الثانی سعید بفتح السین المهملة وهو سعید بن ابی عروبة وکذا نقله القاضی عن روایة الجلودی قال ووقع فی روایة ابن ماهان فی الثانی شعبة ایضا بضم الشین المعجمة قال والصواب الاول (قوله وحدثنی محمد بن احمد بن ابی خلف وحجاج بن الشاعر قالا ثنا ابو سلمة الخزاعی قال حجاج منصور بن سلمة قال نا سلیمان بن بلال) هکذا هو فی معظم نسخ بلادنا واصولهم المحققة قال حجاج منصور بن سلمة ومعناه ان ابا سلمة الخزاعی هذا اسمه منصور بن سلمة فذکره محمد بن احمد بن ابی خلف بکنیته وذکره حجاج باسمه وهذا صحیح وذکر القاضی عیاض انه وقع فی معظم نسخ بلادهم ولعاراواتهم قال حجاج حدثنا منصور بن سلمة فزاد لفظة حدثنا قال القاضی والصواب حذف لفظة حدثنا کما فی بعض الرواة قال ویمکن تاویل هذا الثانی علی موافقة الاول علی ان المراد ان محمد بن احمد مکناه وحجاج سماه باب فضل انظار المعسر والتجاوز فی الاقتضاء من الموسر والمعسر (قوله کنت ادایِن الناس فامر فتیانی ان ینظروا المعسر ویتجوزوا عن الموسر قال الله تجوزوا عنه وفی روایة کنت اقبل المیسور واتجاوز عن المعسور وفی روایة کنت انظر المعسر واتجوز فی السکة او فی النقد وفی روایة فکان من خلقی الجواز فکنت اتیسر علی الموسر وانظر المعسر) قوله فتیانی معناه غلمانی کما صرح به فی الروایة الاخری والتجاوز والتجوز معناهما المسامحة فی الاقتضاء والاستیفاء وقبول ما فیه نقص یسیر کما قال واتجوز فی السکة وفی هذه الاحادیث فضل انظار المعسر والوضع

وحدثنا علی بن حجر واسحاق بن ابراهیم واللفظ لابن حجر قالا نا جریر عن المغیرة عن نعیم بن ابی هند عن ربعی بن حراش قال اجتمع حذیفة وابو مسعود فقال حذیفة رجل لقی ربه عز وجل فقال ماعملت قال ماعملت من الخیر الا انی کنت رجلا ذا مال فکنت اطالب به الناس فکنت اقبل المیسور واتجاوز عن المعسور قال تجاوزوا عن عبدی قال ابو مسعود هکذا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول حدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عبد الملك بن عمیر عن ربعی بن حراش عن حذیفة عن النبی صلی الله علیه وسلم ان رجلا مات فدخل الجنة فقیل له ماکنت تعمل قال فاما ذکروا واما ذکر فقال انی کنت ابایع الناس فکنت انظر المعسر واتجوز فی السکة او فی النقد فغفر له فقال ابو مسعود وانا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا ابو سعید الاشج قال نا ابو خالد الاحمر عن سعد بن طارق عن ربعی بن حراش عن حذیفة قال اتی الله تعالی بعبد من عباده اتاه الله مالا فقال له ماذا عملت فی الدنیا قال ولا یکتمون الله حدیثا قال یا رب اتیتنی مالك فکنت ابایع الناس وکان من خلقی الجواز فکنت اتیسر علی الموسر وانظر المعسر فقال الله عز وجل انا احق بذا منك تجاوزوا عن عبدی فقال عقبة بن عامر الجهنی وابو مسعود الانصاری هکذا سمعناه من فی رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واسحاق بن ابراهیم واللفظ لیحیی قال یحیی انا وقال الاخرون نا ابو معویة عن الاعمش عن شقیق عن ابی مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حوسب رجل ممن کان قبلکم فلم یوجد له من الخیر شیء الا انه کان یخالط الناس وکان موسرا فکان یامر غلمانه ان یتجاوزوا عن المعسر قال قال الله تعالی نحن احق بذلك منه تجاوزوا عنه حدثنا منصور بن ابی مزاحم ومحمد بن جعفر بن زیاد قال منصور نا ابراهیم یعنی ابن سعد عن الزهری وقال ابن جعفر انا ابراهیم وهو ابن سعد عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کان رجل یداین الناس فکان یقول لفتاه اذا اتیت معسرا فتجاوز عنه لعل الله یتجاوز عنا فلقی الله تعالی فتجاوز عنه حدثنی حرملة بن یحیی قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان عبید الله بن عبد الله بن عتبة حدثه انه سمع ابا هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بمثله حدثنا ابو الهیثم خالد بن خداش بن عجلان قال نا حماد بن زید عن ایوب عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد الله بن ابی قتادة ان ابا قتادة طلب غریما له فتواری عنه ثم وجده فقال انی معسر قال الله قال الله قال فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سره ان ینجیه الله من کرب یوم القیمة فلینفس عن معسر او یضع عنه وحدثنیه ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی جریر بن حازم عن ایوب بهذا الاسناد نحوه حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملیء فلیتبع حدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا عیسی بن یونس ح قال وحدثنا محمد بن رافع قال انا عبد الرزاق قالا جمیعا نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع ح قال وحدثنی محمد بن حاتم قال نا یحیی بن سعید جمیعا عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع فضل الماء وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا روح بن عبادة قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع ضراب الجمل وعن بیع الماء والارض لتحرث فعن ذلك نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم وحدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك ح قال وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث کلیهما عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یمنع فضل الماء لیمنع به الکلأ

عنه اماکل الدین واما بعضه من کثیر او قلیل وفضل المسامحة فی الاقتضاء وفی الاستیفاء سواء استوفی من موسر او معسر وفضل الوضع من الدین وانه لا یحتقر شیء من افعال الخیر فلعله سبب السعادة والرحمة وفیه جواز توکیل العبید والاذن لهم فی التصرف وهذا علی قول من یقول شرع من قبلنا شرع لنا (قوله المیسور والمعسور) ای آخذ ما تیسر واسامح بما تعسر (قوله حدثنا ابو سعید الاشج قال نا ابو خالد الاحمر عن سعد بن طارق عن ربعی بن حراش عن حذیفة ثم قال فی آخر الحدیث فقال عقبة بن عامر الجهنی وابو المسعود الانصاری هکذا سمعناه من فی رسول الله صلی الله علیه وسلم) هکذا هو فی جمیع النسخ فقال عقبة بن عامر وابو مسعود قال الحفاظ هذا الحدیث انما هو محفوظ لابی مسعود عقبة بن عمرو الانصاری البدری وحده ولیس لعقبة بن عامر فیه روایة قال الدارقطنی والوهم فی هذا الاسناد من ابی خالد الاحمر قال وصوابه عقبة بن عمرو ابو مسعود الانصاری کذا رواه اصحاب ابی مالك سعد بن طارق وتابعهم نعیم بن ابی هند وعبد الملك بن عمیر ومنصور وغیرهم عن ربعی عن حذیفة فقالوا فی آخر الحدیث فقال عقبة بن عمرو ابو مسعود وقد ذکر مسلم فی هذا الباب حدیث منصور ونعیم وعبد الملك والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم من سره ان ینجیه الله من کرب یوم القیمة فلینفس عن معسر) کرب بضم الکاف وفتح الراء جمع کربة ومعنی ینفس ای یمهل ویؤخر المطالبة وقیل معناه یفرج عنه والله اعلم باب تحریم مطل الغنی وصحة الحوالة واستحباب قبولها اذا احیل علی ملی (قوله صلی الله علیه وسلم مطل الغنی ظلم) قال القاضی وغیره المطل منع قضاء ما استحق اداؤه فمطل الغنی ظلم وحرام ومطل غیر الغنی لیس بظلم ولا حرام لمفهوم هذا الحدیث ولانه معذور ولو کان غنیا ولکنه لیس متمکنا من الاداء لغیبة المال او لغیر ذلك جاز له التاخیر الی الامکان وهذا مخصوص من مطل الغنی او یقال المراد بالغنی المتمکن من الاداء فلا یدخل هذا فیه قال بعضهم وفیه دلالة لمذهب مالك والشافعی والجمهور ان للمعسر لا یحل حبسه ولا ملازمته ولا مطالبته حتی یوسر وقد سبقت المسألة فی باب المفلس وقد اختلف اصحاب مالك وغیرهم فی ان المماطل هل یفسق وترد شهادته بمطله مرة واحدة ام لا ترد شهادته حتی یتکرر ذلك منه ویصیر عادة ومقتضی مذهبنا اشتراط التکرار وجاء فی الحدیث الآخر فی غیر مسلم لی الواجد یحل عرضه وعقوبته اللی بفتح اللام وتشدید الیاء وهو المطل والواجد بالجیم الموسر قال العلماء یحل عرضه بان یقول ظلمنی ومطلنی وعقوبته الحبس والتعزیر (قوله صلی الله علیه وسلم واذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع) هو باسکان التاء فی اتبع وفی فلیتبع مثل اخرج فلیخرج هذا هو الصواب المشهور فی الروایات والمعروف فی کتب اللغة وکتب غریب الحدیث ونقل القاضی وغیره عن بعض المحدثین انه یشدد التاء فی الکلمة الثانیة والصواب الاول ومعناه واذا احیل بالدین الذی له علی موسر فلیحتمل یقال منه تبعت الرجل لحقی اتبعه تباعة فانا تبیع اذا طلبته قال الله تعالی ثم لا تجدوا لکم علینا به تبیعا ثم مذهب اصحابنا والجمهور انه اذا احیل علی ملی استحب له قبول الحوالة وحملوا الحدیث علی الندب وقال بعض العلماء القبول مباح لا مندوب وقال بعضهم واجب لظاهر الامر وهو مذهب داود الظاهری وغیره (باب تحریم بیع فضل الماء الذی یکون بالفلاة ویحتاج الیه لرعی الکلأ وتحریم منع بذله وتحریم بیع ضراب الفحل (قوله نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع فضل الماء وفی روایة عن بیع الضراب وعن بیع الماء والارض لتحرث وفی روایة لا یمنع فضل الماء لیمنع به الکلأ وفی روایة لا یباع فضل الماء لیباع به الکلأ) اما النهی عن بیع فضل الماء لیمنع به الکلأ فمعناه ان تکون لانسان بئر مملوکة له بالفلاة وفیها ماء فاضل عن حاجته ویکون هناك کلأ لیس عنده ماء لا بذه فلا یمکن اصحاب المواشی رعیه

اقبل فقال

بذلك

ان یتجاوز

النبی

فضل الماء الذی یکون بالفلاة ویحتاج الیه لرعی الکلأ وتحریم منع بذله وتحریم بیع ضراب الفحل

وحدثنا ابو الطاهر وحرملة واللفظ لحرملة قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی سعید بن المسیب وابو سلمة ابن عبد الرحمن ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا به الکلأ وحدثنا احمد بن عثمان النوفلی قال نا ابو عاصم الضحاک بن مخلد قال نا ابن جریج قال اخبرنی زیاد بن سعد ان هلال بن اسامة اخبره ان ابا سلمة بن عبد الرحمن اخبره انه سمع ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یباع فضل الماء لیباع به الکلأ حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شهاب عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن ابی مسعود الانصاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن ثمن الکلب ومهر البغی وحلوان الکاهن وحدثنا قتیبة بن سعید ومحمد بن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا سفیان بن عیینة کلاهما عن الزهری بهذا الاسناد مثله وفی حدیث اللیث من روایة ابن رمح انه سمع ابا مسعود وحدثنی محمد بن حاتم قال نا یحیی بن سعید القطان عن محمد بن یوسف قال سمعت السائب بن یزید یحدث عن رافع بن خدیج قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول شر الکسب مهر البغی وثمن الکلب وکسب الحجام وحدثنا اسحق بن ابراهیم قال انا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابراهیم بن قارظ عن السائب بن یزید قال حدثنی رافع بن خدیج عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ثمن الکلب خبیث ومهر البغی خبیث وکسب الحجام خبیث حدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن یحیی بن ابی کثیر بهذا الاسناد مثله حدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا النضر بن شمیل قال نا هشام عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابراهیم بن عبد الله عن السائب بن یزید قال نا رافع بن خدیج عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله

قالا

باب تحریم ثمن الکلب وحلوان الکاهن ومهر البغی والنهی عن بیع السنور

الا اذا حصل لهم السقی من هذه البئر فیحرم علیه منع فضل هذا الماء للماشیة ویجب بذله لها بلا عوض لانه اذا منع بذله امتنع الناس من رعی ذلک الکلأ خوفا علی مواشیهم من العطش ویکون بمنعه الماء مانعا من رعی الکلأ واما الروایة الاولی نهی عن بیع فضل الماء فهی محمولة علی هذه الثانیة التی فیها یمنع به الکلأ ویحتمل انه فی غیره ویکون نهی تنزیه قال اصحابنا یجب بذل فضل الماء بالفلاة کما ذکرنا بشروط احدها ان لا یکون ماء آخر یستغنی به والثانی ان یکون البذل لحاجة الماشیة لا لسقی الزرع والثالث ان لا یکون مالکه محتاجا الیه واعلم ان المذهب الصحیح ان من نبع فی ملکه ماء صار مملوکا له وقال بعض اصحابنا لا یملکه اما اذا اخذ الماء فی اناء من الماء المباح فانه یملکه هذا هو الصواب وقد نقل بعضهم الاجماع علیه وقال بعض اصحابنا لا یملکه بل یکون اخص به وهذا غلط ظاهر واما قوله لا یباع فضل الماء لیباع به الکلأ فمعناه انه اذا کان فضل ماء بالفلاة کما ذکرنا وهناک کلأ لا یمکن رعیه الا اذا تمکنوا من سقی الماشیة من هذا الماء فیجب علیه بذل هذا الماء للماشیة بلا عوض ویحرم علیه بیعه لانه اذا باعه کانه باع الکلأ المباح للناس کلهم الذی لیس مملوکا لهذا البائع وسبب ذلک ان اصحاب الماشیة لم یبذلوا الثمن فی الماء لمجرد ارادة الماء بل لیتوصلوا به الی رعی الکلأ فمقصودهم تحصیل الکلأ فصار بیع الماء کانه باع الکلأ والله اعلم قال اهل اللغة الکلأ مهموز مقصور هو النبات سواء کان رطبا او یابسا واما الحشیش والهشیم فهو مختص بالیابس واما الخلی فمقصور غیر مهموز والعشب مختص بالرطب ویقال له ایضا الرطب بضم الراء واسکان الطاء (قوله نهی عن بیع الارض لتحرث) معناه نهی عن اجارتها للزرع وقد سبقت المسئلة واضحة فی باب کراء الارض وذکرنا ان الجمهور یجوزون اجارتها بالدراهم والثیاب ونحوها ویتاولون النهی تاویلین احدهما انه نهی تنزیه لیعتادوا اعارتها وارفاق بعضهم بعضا والثانی انه محمول علی اجارتها علی ان یکون لمالکها قطعة معینة من الزرع وحمله القائلون بمنع المزارعة علی اجارتها بجزء مما یخرج منها والله اعلم (قوله نهی عن ضراب الجمل) معناه عن اجرة ضرابه وهو عسب الفحل المذکور فی حدیث آخر وهو بفتح العین واسکان السین المهملتین والباء الموحدة وقد اختلف العلماء فی اجارة الفحل وغیره من الدواب للضراب فقال الشافعی وابو حنیفة وابو ثور وآخرون استیجاره لذلک باطل وحرام ولا یستحق فیه عوض ولو انزاه المستاجر لا یلزمه المسمی من اجرة ولا اجرة مثل ولا شیء من الاموال قالوا لانه غرر مجهول وغیر مقدور علی تسلیمه وقال جماعة من الصحابة والتابعین ومالک وآخرون یجوز استیجاره لضراب مدة معلومة او لضربات معلومة لان الحاجة تدعو الیه وهی منفعة مقصودة وحملوا النهی علی التنزیه والحث علی مکارم الاخلاق کما حملوا علیه ما قرنه به من النهی عن اجارة الارض والله اعلم

باب تحریم ثمن الکلب وحلوان الکاهن ومهر البغی والنهی عن بیع السنور

(قوله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن ثمن الکلب ومهر البغی وحلوان الکاهن وفی الحدیث الآخر شر الکسب مهر البغی وثمن الکلب وکسب الحجام وفی روایة ثمن الکلب خبیث ومهر البغی خبیث وکسب الحجام خبیث وفی الحدیث الآخر سألت جابرا عن ثمن الکلب والسنور فقال زجر النبی صلی الله علیه وسلم عنه) اما مهر البغی فهو ما تاخذه الزانیة علی الزنا وسماه مهرا لکونه علی صورته وهو حرام باجماع المسلمین واما حلوان الکاهن فهو ما یعطاه علی کهانته یقال منه حلوته حلوانا اذا اعطیته قال الهروی وغیره اصله من الحلاوة شبه بالشیء الحلو من حیث انه یاخذه سهلا بلا کلفة ولا فی مقابلة مشقة یقال حلوته اذا اطعمته الحلو کما یقال عسلته اذا اطعمته العسل قال ابو عبید ویطلق الحلوان ایضا علی غیر هذا وهو ان یاخذ الرجل مهر ابنته لنفسه وذلک عیب عند النساء قالت امراة تمدح زوجها لا ناخذ الحلوان عن بناتنا قال البغوی من اصحابنا والقاضی عیاض اجمع المسلمون علی تحریم حلوان الکاهن لانه عوض عن محرم ولانه اکل المال بالباطل وکذلک اجمعوا علی تحریم اجرة المغنیة للغناء والنائحة للنوح واما الذی جاء فی غیر صحیح مسلم من النهی عن کسب الاماء فالمراد به کسبهن بالزنا وشبهه لا بالغزل والخیاطة ونحوهما وقال الخطابی قال ابن الاعرابی ویقال حلوان الکاهن الشنع والصهیم قال الخطابی وحلوان العراف ایضا حرام قال والفرق بین الکاهن والعراف ان الکاهن انما یتعاطی الاخبار عن الکائنات فی مستقبل الزمان ویدعی معرفة الاسرار والعراف هو الذی یدعی معرفة الشیء المسروق ومکان الضالة ونحوهما من الامور کهذا ذکره الخطابی فی معالم السنن فی کتاب البیوع ثم ذکره فی آخر الکتاب ابسط من هذا فقال ابن الکاهن هو الذی یدعی مطالعة علم الغیب ویخبر الناس عن الکوائن قال وکان فی العرب کهنة یدعون انهم یعرفون کثیرا من الامور فمنهم من کان یزعم ان له رئیا من الجن وتابعة تلقی الیه الاخبار ومنهم من کان یدعی انه یستدرک الامور بفهم اعطیه وکان منهم من یسمی عرافا وهو الذی یزعم انه یعرف الامور بمقدمات اسباب یستدل بها علی مواقعها کالشیء یسرق فیعرف المظنون به السرقة وتهم المراة بالریبة فیعرف من صاحبها ونحو ذلک من الامور ومنهم من کان یسمی المنجم کاهنا قال وحدیث النهی عن اتیان الکهان یشتمل علی النهی عن هؤلاء کلهم وعلی النهی عن تصدیقهم والرجوع الی قولهم ومنهم من کان یدعو الطبیب کاهنا وربما سموه عرافا فهذا غیر داخل فی النهی هذا آخر کلام الخطابی قال الامام ابو الحسن الماوردی من اصحابنا فی آخر کتابه الاحکام السلطانیة ویمنع المحتسب من یکتسب بالکهانة واللهو ویؤدب علیها الآخذ والمعطی والله اعلم واما النهی عن ثمن الکلب وکونه من شر الکسب وکونه خبیثا فیدل علی تحریم بیعه وانه لا یصح بیعه ولا یحل ثمنه ولا قیمته علی متلفه سواء کان معلما ام لا وسواء کان مما یجوز اقتناؤه ام لا وبهذا قال جماهیر العلماء منهم ابو هریرة والحسن البصری وربیعة والاوزاعی والحکم وحماد والشافعی واحمد وداود وابن المنذر وغیرهم وقال ابو حنیفة یصح بیع الکلاب التی فیها منفعة وتجب القیمة علی متلفها وحکی ابن المنذر عن جابر وعطاء والنخعی جواز بیع کلب الصید دون غیره وعن مالک روایات

لا کفیل حلوان الکاهن ۱۲ قاموس

حدثنی سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا معقل عن ابی الزبیر قال سألت جابرا عن ثمن الکلب والسنور فقال زجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة قال نا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب فارسل فی اقطار المدینة ان تقتل وحدثنی حمید بن مسعدة قال نا بشر یعنی ابن مفضل قالا نا اسمعیل وھو ابن امیة عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ یامر بقتل الکلاب فتتبعت فی المدینة واطرافھا فلا ندع کلبا الا قتلناہ حتی انا لنقتل کلب المرئیة من اھل البادیة یتبعھا حدثنی یحیی بن یحیی قال نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او ماشیة فقیل لابن عمر ان ابا ھریرة یقول او کلب زرع فقال ابن عمر ان لابی ھریرة زرعا حدثنا محمد بن احمد بن ابی خلف قال نا روح ح قال وحدثنی اسحاق بن منصور قال انا روح بن عبادة قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب حتی ان المرأة تقدم من البادیة بکلبھا فنقتلہ ثم نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلھا وقال علیکم بالاسود البھیم ذی النقطتین فانہ شیطان وحدثنا عبید اللہ بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن ابی التیاح سمع مطرف بن عبد اللہ عن ابن المغفل قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب ثم قال ما بالھم وبال الکلاب ثم رخص فی کلب الصید وکلب الغنم وحدثنیہ یحیی بن حبیب قال نا خالد یعنی ابن الحارث ح قال وحدثنی محمد بن حاتم قال نا یحیی ابن سعید ح قال وحدثنی محمد بن الولید قال نا محمد بن جعفر ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراھیم قال انا النضر ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا وھب بن جریر کلھم عن شعبة بھذا الاسناد وقال ابن حاتم فی حدیثہ عن یحیی ورخص فی کلب الغنم والصید والزرع

احدھما لا یجوز بیعہ ولکن تجب القیمة علی متلفہ والثانیة یصح بیعہ وتجب القیمة والثالثة لا یصح ولا تجب القیمة علی متلفہ ودلیل الجمھور ھذہ الاحادیث واما الاحادیث الواردة فی النھی عن ثمن الکلب الا کلب صید وفی روایة الا کلب ضار یا وان عشر غرم انسانا ثمن کلب قتلہ عشرین بعیرا وعن ابن عمرو بن العاص التغریم فی اتلافہ وکلھا ضعیفة باتفاق ائمة الحدیث وقد اوضحتھا فی شرح المھذب فی باب ما یجوز بیعہ واما کسب الحجام وکونہ خبیثا ومن شر الکسب ففیہ دلیل لمن یقول بتحریمہ وقد اختلف العلماء فی کسب الحجام فقال الاکثرون من السلف والخلف لا یحرم کسب الحجام ولا یحرم اکلہ لا علی الحر ولا علی العبد وھو المشھور من مذھب احمد وقال فی روایة عنہ قال بھا فقھاء المحدثین یحرم علی الحر دون العبد واعتمد ھذہ الاحادیث وشبھھا واحتج الجمھور بحدیث ابن عباس رضی اللہ عنھما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم واعطی الحجام اجرہ قالوا ولو کان حرا لم یعطہ رواہ البخاری ومسلم وحملوا ھذہ الاحادیث التی فی النھی علی التنزیہ والانتفاع عن دنی الاکساب والحث علی مکارم الاخلاق ومعالی الامور ولو کان حرا لم یفرق فیہ بین الحر والعبد فانہ لا یجوز للرجل ان یطعم عبدہ ما لا یحل واما النھی عن ثمن السنور فھو محمول علی ما لا ینفع او علی انہ نھی تنزیہ حتی یعتاد الناس ھبتہ واعارتہ والسماحة بہ کما ھو الغالب فان کان مما ینتفع بہ باعہ صح البیع وکان ثمنہ حلالا ھذا مذھبنا ومذھب العلماء کافة الا ما حکی ابن المنذر عن ابی ھریرة وطاؤس ومجاھد وجابر بن زید انہ لا یجوز بیعہ واحتجوا بالحدیث واجاب الجمھور عنہ بانہ محمول علی ما ذکرناہ فھذا ھو الجواب المعتمد واما ما ذکرہ الخطابی وابو عمر بن عبد البر من ان الحدیث فی النھی عنہ ضعیف فلیس کما قالا بل الحدیث صحیح رواہ مسلم وغیرہ وقول ابن عبد البر انہ لم یروہ عن ابی الزبیر غیر حماد بن سلمة غلط منہ ایضا لان مسلما قد رواہ فی صحیحہ کما تری من روایة معقل بن عبید اللہ عن ابی الزبیر فھذان ثقتان رویاہ عن ابی الزبیر وھو ثقة ایضا واللہ اعلم

باب الامر بقتل الکلاب وبیان نسخہ وبیان تحریم اقتنائھا الا لصید او زرع او ماشیة ونحو ذلک

(قولہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب وفی روایة امر بقتل الکلاب فارسل فی اقطار المدینة ان تقتل وفی روایة انہ کان یامر بقتل الکلاب فتتبعت فی المدینة واطرافھا فلا ندع کلبا الا قتلناہ حتی انا لنقتل کلب المرئیة من اھل البادیة یتبعھا وفی روایة امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او ماشیة فقیل لابن عمر ان ابا ھریرة یقول او کلب زرع فقال ابن عمر ان لابی ھریرة زرعا وفی روایة جابر امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب حتی ان المرأة تقدم من البادیة بکلبھا فنقتلہ ثم نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلھا وقال علیکم بالاسود البھیم ذی النقطتین فانہ شیطان وفی روایة ابن المغفل قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب ثم قال ما بالھم وبال الکلاب ثم رخص فی کلب الصید وکلب الغنم وفی روایة لہ فی کلب الغنم والصید والزرع وفی حدیث ابن عمر من اقتنی کلبا الا کلب ماشیة او ضاریا نقص من عملہ کل یوم قیراطان وفی روایة ینقص من اجرہ کل یوم قیراط وفی روایة ابی ھریرة من اقتنی کلبا لیس بکلب صید ولا ماشیة ولا ارض فانہ ینقص من اجرہ قیراطان کل یوم وفی روایة لہ انتقص من اجرہ کل یوم قیراط وفی روایة سفین ابن ابی زھیر من اقتنی کلبا لا یغنی عنہ زرعا ولا ضرعا نقص من عملہ کل یوم قیراط) الشرح اجمع العلماء علی قتل الکلب الکلب والکلب العقور واختلفوا فی قتل ما لا ضرر فیہ فقال امام الحرمین من اصحابنا امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولا بقتلھا کلھا ثم نسخ ذلک ونھی عن قتلھا الا الاسود البھیم ثم استقر الشرع علی النھی عن قتل جمیع الکلاب التی لا ضرر فیھا سوی الاسود وغیرہ ویستدل لما ذکرہ بحدیث ابن المغفل وقال القاضی عیاض ذھب کثیر من العلماء الی الاخذ بالحدیث فی قتل الکلاب الا ما استثنی من کلب الصید وغیرہ قال وھذا مذھب مالک واصحابہ قال واختلف القائلون بھذا ھل کلب الصید ونحوہ منسوخ من العموم الاول فی الحکم بقتل الکلاب وان القتل کان عاما فی الجمیع ام کان مخصوصا بما سوی ذلک قال وذھب آخرون الی جواز اتخاذ جمیعھا ونسخ الامر بقتلھا والنھی عن اقتنائھا الا الاسود البھیم قال القاضی وعندی ان النھی اولا کان نھیا عاما عن اقتناء جمیعھا وامر بقتل جمیعھا ثم نھی عن قتل ما سوی الاسود ومنع الاقتناء فی جمیعھا الا کلب صید او زرع او ماشیة وھذا الذی قالہ القاضی ھو ظاھر الاحادیث ویکون حدیث ابن المغفل مخصوصا بما سوی الاسود لانہ عام فیخص منہ الاسود بالحدیث الآخر واما اقتناء الکلاب فمذھبنا انہ یحرم اقتناء الکلب بغیر حاجة ویجوز اقتناؤہ للصید والزرع وللماشیة وھل یجوز لحفظ الدور والدروب ونحوھا فیہ وجھان احدھما لا یجوز لظواھر الاحادیث فانھا مصرحة بالنھی الا الزرع او صیدا او ماشیة واصحھما یجوز قیاسا علی الثلاثة عملا بالعلة المفھومة من الاحادیث وھی الحاجة وھل یجوز اقتناء الجرو وتربیتہ للصید او الزرع والماشیة فیہ وجھان لاصحابنا اصحھما جوازہ (قولہ قال ابن عمر ان لابی ھریرة زرعا وقال سالم فی الروایة الاخری وکان ابو ھریرة یقول او کلب حرث وکان صاحب حرث) قال العلماء لیس ھذا توھینا لروایة ابی ھریرة ولا شکا فیھا بل معناہ انہ لما کان صاحب زرع وحرث اعتنی بذلک وحفظہ واتقنہ والعادة ان المبتلی بشئ یتقنہ ما لا یتقنہ غیرہ ویتعرف من احکامہ ما لا یعرفہ غیرہ وقد ذکر مسلم ھذہ الزیادة وھی اتخاذہ للزرع من روایة ابن المغفل ومن روایة سفین بن ابی زھیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکرھا ایضا مسلم من روایة ابن الحکم واسمہ عبد الرحمن بن ابی نعم البجلی عن ابن عمر فیحتمل ان ابن عمر لما سمعھا من ابی ھریرة وتحققھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواھا عنہ بعد ذلک وزادھا فی حدیثہ الذی کان یرویہ بدونھا ویحتمل انہ تذکر فی وقت انہ سمعھا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرواھا ونسیھا فی وقت فترکھا والحاصل ان ابا ھریرة لیس منفردا بھذہ الزیادة بل وافقہ جماعة من الصحابة فی روایتھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولو انفرد بھا لکانت مقبولة مرضیة مکرمة

وحدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ او ضاریا نقص من اجرہ کل یوم قیراطان وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ وزہیر بن حرب وابن نمیر قالوا نا سفیان عن الزہری عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ قال من اقتنی کلبا الا کلب صید او ماشیۃ نقص من اجرہ کل یوم قیراطان حدثنا یحیی بن یحیی ویحیی بن ایوب وقتیبۃ وابن حجر قال یحیی بن یحیی انا وقال الاخرون نا اسماعیل وہو ابن جعفر عن عبد اللہ بن دینار انہ سمع ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتنی کلبا الا کلب ضاریۃ او ماشیۃ نقص من عملہ کل یوم قیراطان حدثنا یحیی بن یحیی ویحیی بن ایوب وقتیبۃ وابن حجر قال یحیی انا وقال الاخرون نا اسماعیل عن محمد وہو ابن ابی حرملۃ عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ او کلب صید نقص من عملہ کل یوم قیراط قال عبد اللہ وقال ابو ہریرۃ او کلب حرث حدثنا اسحاق بن ابراہیم قال انا وکیع قال نا حنظلۃ بن ابی سفیان عن سالم عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال من اقتنی کلبا الا کلب ضاری او ماشیۃ نقص من عملہ کل یوم قیراطان قال سالم وکان ابو ہریرۃ یقول او کلب حرث وکان صاحب حرث حدثنا داود بن رشید قال نا مروان بن معویۃ قال انا عمر بن حمزۃ بن عبد اللہ بن عمر قال نا سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما اہل دار اتخذوا کلبا الا کلب ماشیۃ او کلب صائد نقص من عملہم کل یوم قیراطان حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ عن قتادۃ عن ابی الحکم قال سمعت ابن عمر یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتخذ کلبا الا کلب زرع او غنم او صید ینقص من اجرہ کل یوم قیراط وحدثنا ابو الطاہر وحرملۃ قالا انا ابن وہب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اقتنی کلبا لیس بکلب صید ولا ماشیۃ ولا ارض فانہ ینقص من اجرہ قیراطان کل یوم ولیس فی حدیث ابی الطاہر ولا ارض حدثنا عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزہری عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتخذ کلبا الا کلب ماشیۃ او صید او زرع انتقص من اجرہ کل یوم قیراط قال الزہری فذکر لابن عمر قول ابی ہریرۃ فقال یرحم اللہ ابا ہریرۃ کان صاحب زرع حدثنی زہیر بن حرب قال نا اسمعیل بن ابراہیم قال نا ہشام الدستوائی قال نا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من امسک کلبا فانہ ینقص من عملہ کل یوم قیراط الا کلب حرث او ماشیۃ وحدثنا اسحاق بن ابراہیم قال انا شعیب بن اسحاق قال نا الاوزاعی قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن قال حدثنی ابو ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ حدثنا احمد بن المنذر قال نا عبد الصمد قال نا حرب قال نا یحیی بن ابی کثیر بہذا الاسناد مثلہ حدثنا قتیبۃ بن سعید قال نا عبد الواحد یعنی ابن زیاد عن اسماعیل بن سمیع قال نا ابو رزین قال سمعت ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتخذ کلبا لیس بکلب صید ولا غنم نقص من عملہ کل یوم قیراط حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن یزید بن خصیفۃ ان السائب بن یزید اخبرہ انہ سمع سفیان بن ابی زہیر وہو رجل من شنوءۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اقتنی کلبا لا یغنی عنہ زرعا ولا ضرعا نقص من عملہ کل یوم قیراط قال انت سمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ای ورب ہذا المسجد حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبۃ وابن حجر قالوا نا اسماعیل عن یزید بن خصیفۃ قال اخبرنی السائب بن یزید انہ وفد علیہم سفیان بن ابی زہیر الشنائی فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ

(قولہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالاسود البہیم ذی النقطتین فانہ شیطان) معنی البہیم الخالص السواد واما النقطتان فہما نقطتان معروفتان بیضاوان فوق عینیہ وہذا مشاہد معروف (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ شیطان) احتج بہ احمد بن حنبل وبعض اصحابنا فی انہ لا یجوز صید الکلب الاسود البہیم ولا یحل اذا قتلہ لانہ شیطان وانما احل صید الکلب وقال الشافعی ومالک وجماہیر العلماء یحل صید الکلب الاسود وغیرہ ولیس المراد بالحدیث اخراجہ عن جنس الکلاب ولہذا لو ولغ فی اناء وغیرہ وجب غسلہ کما یغسل من ولوغ الکلب الابیض (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بالہم وبال الکلاب) ای ما شانہم ای لیتر کوہا (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ او ضاری) ہکذا ہو فی معظم النسخ ضاری بالیاء وفی بعضہا ضاریا بالالف بعد الیاء منصوبا وفی الروایۃ الثانیۃ من اقتنی کلبا الا کلب ضاریۃ وذکر القاضی ان الاول روی ضاری بالیاء وضار بحذفہا وضاریا فاما ضاریا فہو ظاہر الاعراب واما ضاری وضار فہما مجروران علی العطف علی ماشیۃ ویکون من اضافۃ الموصوف الی صفتہ کماء البارد ومسجد الجامع ومنہ قولہ تعالی بجانب الغربی ولدار الآخرۃ وسبق بیان ہذا مرات ویکون ثبوت الیاء فی ضاری علی اللغۃ القلیلۃ فی اثباتہا فی المنقوص من غیر الف ولام والمشہور حذفہا وقیل ان لفظۃ ضار ہنا صفۃ للرجل الصائد صاحب الکلاب المعتاد للصید فسماہ ضاریا استعارۃ کما فی الروایۃ الاخری الا کلب ماشیۃ او کلب صائد وامار وایۃ الا کلب ضاریۃ فقالوا تقدیرہ الا کلب ذی کلاب ضاریۃ والضاری ہو المعلم للصید المعتاد لہ یقال منہ ضری الکلب یضری کشرب یشرب ضرا وضراوۃ واضراہ صاحبہ ای عودہ ذلک وقد ضری بالصید اذا لہج بہ ومنہ قول عمر ان للحم ضراوۃ کضراوۃ الخمر قال جماعۃ معناہ ان لہ عادۃ ینزع الیہا کعادۃ الخمر وقال الازہری معناہ ان لاہلہ عادۃ فی اکلہ کعادۃ شارب الخمر فی ملازمتہا وعادتہا فی ملازمتہ وکما ان من اعتاد الخمر لا یکاد یصبر عنہا کذا من اعتاد اللحم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم نقص من اجرہ وفی روایات من عملہ کل یوم قیراطان وفی روایات قیراط فاما روایۃ عملہ فمعناہ من اجر عملہ واما القیراط ہنا فہو مقدار معلوم عند اللہ تعالی والمراد نقص جزء من اجر عملہ واما اختلاف الروایۃ فی قیراط وقیراطین فقیل یحتمل انہ فی نوعین من الکلاب احدہما اشد اذی من الآخر ومعنی فیہما او یکون ذلک مختلفا باختلاف المواضع فیکون القیراطان فی المدینۃ مخاصۃ لزیادۃ فضلہا والقیراط فی غیرہا او القیراطان فی المدائن ونحوہا من القری والقیراط فی البوادی او یکون ذلک فی زمنین فذکر القیراط اولا ثم زاد التغلیظ فذکر القیراطین قال الرویانی من اصحابنا فی کتابہ البحر اختلفوا فی المراد بما ینقص منہ فقیل ینقص مما مضی من عملہ وقیل من مستقبلہ وقال اختلفوا فی محل نقص القیراطین فقیل ینقص قیراط من عمل النہار وقیراط من عمل اللیل او قیراط من عمل الفرض وقیراط من عمل النفل واللہ اعلم واختلف العلماء فی سبب نقصان الاجر باقتناء الکلب فقیل لامتناع الملائکۃ من دخول بیتہ بسببہ وقیل لما یلحق المارین من الاذی من ترویع الکلب لہم وقصدہ ایاہم وقیل ان ذلک عقوبۃ لہ لاتخاذہ ما نہی عن اتخاذہ وعصیانہ فی ذلک وقیل لما یبتلی بہ من ولوغہ فی غفلۃ صاحبہ ولا یغسلہ بالماء والتراب واللہ اعلم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتنی کلبا لا یغنی عنہ زرعا ولا ضرعا) المراد بالضرع الماشیۃ کما فی سائر الروایات ومعناہ من اقتنی کلبا لغیر زرع وماشیۃ (قولہ وفد علیہم سفیان بن ابی زہیر الشنائی) ہکذا ہو فی معظم النسخ بشین معجمۃ مفتوحۃ ثم نون مفتوحۃ ثم ہمزۃ مکسورۃ منسوب الی ازد شنوءۃ بشین مفتوحۃ ثم نون مضمومۃ ثم ہمزۃ ممدودۃ ثم ہاء ووقع فی بعض النسخ المعتمدۃ الشنوی بالواو

ضاری
اسمہ
یقول
یحیی بن یحیی
عملہ
عملہ
قال
ثنا ثنا و
ثنا

حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وعلی بن حجر قالوا انا اسماعیل یعنون ابن جعفر عن حمید قال سئل انس بن مالک عن کسب الحجام فقال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجمہ ابو طیبة فامر لہ بصاعین من طعام وکلم اھلہ فوضعوا عنہ من خراجہ وقال ان افضل ما تداویتم بہ الحجامة او ھو من امثل دوائکم

حدثنا ابن ابی عمر قال نا مروان یعنی الفزاری عن حمید قال سئل انس عن کسب الحجام فذکر بمثلہ غیر انہ قال ان افضل ما تداویتم بہ الحجامة والقسط البحری فلا تعذبوا صبیانکم بالغمز

حدثنا احمد بن الحسن بن خراش قال نا شبابة قال نا شعبة عن حمید قال سمعت انسا یقول دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاما لنا حجاما فحجمہ فامر لہ بصاع او مدین او مد او مدین وکلم فیہ فخفف عن ضریبتہ

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عفان بن مسلم قال وحدثنا اسحاق بن ابراھیم قال انا المخزومی کلاھما عن وھیب قال نا ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم واعطی الحجام اجرہ واستعط

حدثنا اسحاق بن ابراھیم وعبد بن حمید واللفظ لعبد قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر عن عاصم عن الشعبی عن ابن عباس قال حجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد لبنی بیاضة فاعطاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجرہ وکلم سیدہ فخفف عنہ من ضریبتہ ولو کان سحتا لم یعطہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حدثنا عبید اللہ بن عمر القواریری قال نا عبد الاعلی ابن عبد الاعلی ابو ھمام قال نا سعید الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بالمدینة قال یا ایھا الناس ان اللہ تعالی یعرض بالخمر ولعل اللہ سینزل فیھا امرا فمن کان عندہ منھا شیء فلیبعہ ولینتفع بہ قال فما لبثنا الا یسیرا حتی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی حرم الخمر فمن ادرکتہ ھذہ الآیة وعندہ منھا شیء فلا یشرب ولا یبع قال فاستقبل الناس بما کان عندھم منھا فی طریق المدینة فسفکوھا

حدثنا سوید بن سعید قال نا حفص بن میسرة وغیرہ عن زید بن اسلم عن عبد الرحمن بن وعلة رجل من اھل مصر انہ جاء عبد اللہ بن عباس قال وحدثنی ابو الطاھر واللفظ لہ قال انا ابن وھب قال اخبرنی مالک بن انس وغیرہ عن زید بن اسلم عن عبد الرحمن بن وعلة السبائی من اھل مصر انہ سال عبد اللہ بن عباس عما یعصر من العنب قال ابن عباس ان رجلا اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راویة خمر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل علمت ان اللہ تعالی قد حرمھا قال لا فسار انسانا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بم سررتہ فقال امرتہ ببیعھا فقال ان الذی حرم شربھا حرم بیعھا قال ففتح المزادة حتی ذھب ما فیھا

حدثنی ابو الطاھر قال انا ابن وھب قال اخبرنی سلیمان بن بلال عن یحیی بن سعید عن عبد الرحمن بن وعلة عن عبد اللہ بن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ

حدثنا زھیر بن حرب واسحاق بن ابراھیم قال زھیر نا وقال اسحاق انا جریر عن منصور عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة قالت لما نزلت الآیات من آخر سورة البقرة خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقترأھن علی الناس ثم نھی عن التجارة فی الخمر

وھو صحیح علی ارادة التسھیل ورواہ بعض رواة البخاری شنوی بضم النون علی الاصل **باب** حل اجرة الحجامة ذکر فیہ من الاحادیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم واعطی الحجام اجرہ قال ابن عباس ولو کان سحتا لم یعطہ وقد سبق قریبا فی باب تحریم ثمن الکلب بیان اختلاف العلماء فی اجرة الحجامة وفی ھذہ الاحادیث اباحة نفس الحجامة وانھا من افضل الادویة وفیھا اباحة التداوی واباحة الاجرة علی المعالجة بالتطبیب وفیھا الشفاعة الی اصحاب الحقوق والدیون فی ان یخففوا منھا وفیھا جواز مخارجة العبد برضاہ ورضا سیدہ وحقیقة المخارجة ان یقول السید لعبدہ تکتسب وتعطینی من الکسب کل یوم درھما مثلا والباقی لک او فی کل اسبوع کذا وکذا ویشترط رضاھما (قولہ حجمہ ابو طیبة) ھو بطاء مھملة مفتوحة ثم یاء مثناة تحت ثم باء موحدة وھو عبد لبنی بیاضة اسمہ نافع وقیل غیر ذلک (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تعذبوا صبیانکم بالغمز) ھو بغین معجمة مفتوحة ثم میم ساکنة ثم زای معناہ لا تغمزوا حلق الصبی بسبب العذرة وھی وجع الحلق بل داووہ بالقسط البحری وھو العود الھندی **باب** تحریم بیع الخمر (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یعرض بالخمر ولعل اللہ سینزل فیھا امرا فمن کان عندہ منھا شیء فلیبعہ ولینتفع بہ قال فما لبثنا الا یسیرا حتی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم الخمر فمن ادرکتہ ھذہ الآیة وعندہ منھا شیء فلا یشرب ولا یبع قال فاستقبل الناس بما کان عندھم منھا فی طریق المدینة فسفکوھا) یعنی اراقوھا وفی ھذا الحدیث دلیل علی ان الاشیاء قبل ورود الشرع لا تکلیف فیھا بتحریم ولا غیرہ وفی المسئلة خلاف مشھور للاصولیین الاصح انہ لا حکم ولا تکلیف قبل ورود الشرع لقولہ تعالی وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا والثانی ان اصلھا علی التحریم حتی یرد الشرع بغیر ذلک والثالث علی الاباحة والرابع علی الوقف وھذا الخلاف فی غیر المتنفس ونحوہ من الضروریات التی لا یمکن الاستغناء عنھا فانھا لیست محرمة بلا خلاف الا علی قول من یجوز تکلیف ما لا یطاق وفی ھذا الحدیث ایضا بذل النصیحة للمسلمین فی دینھم ودنیاھم لانہ صلی اللہ علیہ وسلم نصحھم فی تعجیل الانتفاع بھا ما دامت حلالا (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا یشرب ولا یبع وفی الروایة الاخری ان الذی حرم شربھا حرم بیعھا) فیہ تحریم بیع الخمر وھو مجمع علیہ والعلة فیھا عند الشافعی وموافقیہ کونھا نجسة او لیس فیھا منفعة مباحة مقصودة فیلحق بھا جمیع النجاسات کالسرجین وذرق الحمام وغیرہ وکذلک یلحق بھا ما لیس فیہ منفعة مقصودة کالسباع التی لا تصلح للاصطیاد والحشرات والحیة الواحدة من الحنطة ونحو ذلک فلا یجوز بیع شیء من ذلک واما الحدیث المشھور فی کتب السنن عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اذا حرم علی قوم اکل شیء حرم علیھم ثمنہ فمحمول علی ما المقصود منہ الاکل بخلاف ما المقصود منہ غیر ذلک کالعبد والبغل والحمار الاھلی فان اکلھا حرام وبیعھا جائز بالاجماع (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن ادرکتہ ھذہ الآیة) ای ادرکتہ حیا وبلغتہ والمراد بالآیة قولہ تعالی انما الخمر والمیسر الآیة (قولہ فاستقبل الناس بما کان عندھم منھا فی طریق المدینة فسفکوھا) ھذا دلیل علی تحریم تخلیلھا ووجوب المبادرة باراقتھا وتحریم امساکھا ولو جاز التخلیل لبینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لھم ولنھاھم عن اضاعتھا کما نصحھم وحثھم علی الانتفاع بھا قبل تحریمھا حین توقع نزول تحریمھا وکما نبہ اھل الشاة المیتة علی دباغ جلدھا والانتفاع بہ وممن قال بتحریم تخلیلھا وانھا لا تطھر بذلک الشافعی واحمد والثوری ومالک فی اصح الروایتین عنہ وجوزہ الاوزاعی واللیث وابو حنیفة ومالک فی روایة عنہ واما اذا انقلبت بنفسھا خلا فتطھر عند جمیعھم الا ما حکی عن سحنون المالکی انہ قال لا تطھر (قولہ عن عبد الرحمن بن وعلة السبائی) ھو بسین مھملة مفتوحة ثم باء موحدة ثم ھمزة منسوب الی سبا واما وعلة فبفتح الواو واسکان العین المھملة وسبق بیانہ فی آخر کتاب الطھارة فی حدیث الدباغ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم للذی اھدی الیہ الخمر ھل علمت ان اللہ قد حرمھا قال لا) لعل السوال کان لیعرف حالہ فان کان عالما بتحریمھا انکر علیہ ھدیتھا وامساکھا وحملھا وعزرہ علی ذلک فلما اخبرہ انہ کان جاھلا بذلک عذرہ والظاھر ان ھذہ القضیة کانت علی قرب تحریم الخمر قبل اشتھار ذلک وفی ھذا ان من ارتکب معصیة جاھلا بتحریمھا لا اثم علیہ ولا تعزیر (قولہ فسار انسانا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بم سررتہ فقال امرتہ ببیعھا) المسار الذی خاطبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھو الرجل الذی اھدی الراویة کذا جاء مبینا فی غیر ھذہ الروایة وانہ رجل من دوس قال القاضی وغلط بعض الشارحین فظن انہ رجل آخر وفیہ دلیل لجواز سوال الانسان عن بعض اسرار الانسان فان کان مما یجب کتمانہ کتمہ والا فیذکرہ (قولہ ففتح المزاد) ھکذا وقع فی اکثر النسخ المزاد بحذف الھاء فی آخرھا وفی بعضھا المزادة بالھاء وقال فی اول الحدیث اھدی راویة وھی ھی قال ابو عبید ھما بمعنی وقال ابن السکیت انما یقال لھا مزادة

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب واسحاق بن ابراهیم واللفظ لابی کریب قال اسحاق انا وقال الآخران نا ابومعویة عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة قالت لما انزلت الآیات من آخر سورة البقرة فی الربا قالت خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم الی المسجد فحرم التجارة فی الخمر حدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث عن یزید بن ابی حبیب عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلی الله علیه یقول عام الفتح وهو بمکة ان الله ورسوله حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام فقیل یارسول الله ارایت شحوم المیتة فانه یطلی بها السفن وتدهن بها الجلود ویستصبح بها الناس فقال لا هو حرام ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عند ذلک قاتل الله الیهود ان الله لما حرم علیهم شحومها اجملوه ثم باعوه فاکلوا ثمنه حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابن نمیر قالا نا ابواسامة عن عبد الحمید بن جعفر عن یزید بن ابی حبیب عن عطاء عن جابر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الفتح ح قال وحدثنا محمد ابن المثنی قال نا الضحاک یعنی ابا عاصم عن عبد الحمید قال حدثنی یزید بن ابی حبیب قال کتب الی عطاء انه سمع جابر بن عبد الله یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الفتح بمثل حدیث اللیث وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم واللفظ لابی بکر قال نا سفین بن عیینة عن عمرو عن طاؤس عن ابن عباس قال بلغ عمر ان سمرة باع خمرا فقال قاتل الله سمرة الم یعلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعن الله الیهود حرمت علیهم الشحوم فجملوها فباعوها حدثنا امیة بن بسطام قال نا یزید بن زریع قال نا روح یعنی ابن القاسم عن عمرو بن دینار بهذا الاسناد مثله وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال ثنا روح بن عبادة قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابن شهاب عن سعید بن المسیب انه حدثه عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قاتل الله الیهود حرم الله علیهم الشحوم فباعوها واکلوا اثمانها وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قاتل الله الیهود حرم علیهم الشحم فباعوه واکلوا ثمنه حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابی سعید الخدری

واما الراویة فاسم للبعیر خاصة والمختار قول ابی عبید وهذا الحدیث یدل لابی عبید فانه سماها راویة ومزادة قالوا سمیت راویة لانها تروی صاحبها ومن معه ومزادة لانه یتزود فیها الماء فی السفر وغیره وقیل لانه یزاد فیها جلد لتتسع وفی قوله ففتح المزاد دلیل لمذهب الشافعی والجمهور ان اوانی الخمر لا تکسر ولا تشق بل یراق ما فیها وعن مالک روایتان احدهما کالجمهور والثانیة یکسر الاناء ویشق السقاء وهذا ضعیف لا اصل له واما حدیث ابی طلحة انهم کسروا الدنان فانما فعلوا ذلک بانفسهم من غیر امر النبی صلی الله علیه وسلم (قوله لما انزلت الآیات من آخر سورة البقرة فی الربا خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقترأهن علی الناس ثم نهی عن التجارة فی الخمر) قال القاضی وغیره تحریم الخمر هو فی سورة المائدة وهی نزلت قبل آیة الربا بمدة طویلة فان آیة الربا آخر ما نزل او من آخر ما نزل فیحتمل ان یکون هذا النهی عن التجارة متاخرا عن تحریمها ویحتمل انه اخبر بتحریم التجارة حین حرمت الخمر ثم اخبر به مرة اخری بعد نزول آیة الربا توکیدا ومبالغة فی اشاعته ولعله حضر المجلس من لم یکن بلغه تحریم التجارة فیها قبل ذلک والله اعلم **باب تحریم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام** (قوله عن جابر انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول عام الفتح وهو بمکة ان الله ورسوله حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام فقیل یارسول الله ارایت شحوم المیتة فانها یطلی بها السفن ویدهن بها الجلود ویستصبح بها الناس فقال لا هو حرام ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عند ذلک قاتل الله الیهود ان الله عز وجل لما حرم علیهم شحومها اجملوه ثم باعوه فاکلوا ثمنه) یقال اجمل الشحم وجمله ای اذابه واما قوله صلی الله علیه وسلم لا هو حرام فمعناه لا تبیعوها فان بیعها حرام والضمیر فی هو یعود الی البیع لا الی الانتفاع هذا هو الصحیح عند الشافعی واصحابه انه یجوز الانتفاع فی شحم المیتة فی طلی السفن والاستصباح بها وغیر ذلک مما لیس باکل ولا فی بدن الآدمی وبهذا قال ایضا عطاء بن ابی رباح ومحمد ابن جریر الطبری وقال الجمهور لا یجوز الانتفاع به فی شیء اصلا لعموم النهی عن الانتفاع بالمیتة الا ما خص وهو الجلد المدبوغ واما الزیت والسمن ونحوهما من الادهان التی اصابتها نجاسة فهل یجوز الاستصباح بها ونحوه من الاستعمال فی غیر الاکل وغیر البدن او یجعل من الزیت صابون او یطعم لعسل المتنجس للنحل او یطعم المیتة لکلابه او یطعم الطعام النجس لدوابه فیه خلاف بین السلف والصحیح من مذهبنا جواز جمیع ذلک وحکاه القاضی عیاض عن مالک وکثیر من الصحابة والشافعی والثوری وابی حنیفة واصحابه واللیث بن سعد قال وروی نحوه عن علی وابن عمر وابی موسی والقاسم بن محمد وسالم ابن عبد الله بن عمر قال واجاز ابوحنیفة واصحابه واللیث وغیرهم بیع الزیت النجس اذا بینه وقال عبد الملک بن الماجشون واحمد بن حنبل واحمد بن صالح لا یجوز الانتفاع بشیء من ذلک کله فی شیء من الاشیاء والله اعلم قال العلماء وفی عموم تحریم بیع المیتة انه یحرم بیع جثة الکافر اذا قتلناه وطلب الکفار شراءه او دفع عوض عنه وقد جاء فی الحدیث ان نوفل بن عبد الله المخزومی قتله المسلمون یوم الخندق فبذل الکفار فی جسده عشرة آلاف درهم للنبی صلی الله علیه وسلم فلم یاخذها ودفعه الیهم وذکر الترمذی حدیثا نحو هذا قال اصحابنا العلة فی منع بیع المیتة والخمر والخنزیر النجاسة فیتعدی الی کل نجاسة والعلة فی الاصنام کونها لیس فیها منفعة مباحة فان کانت بحیث اذا کسرت ینتفع برضاضها ففی صحة بیعها خلاف مشهور لاصحابنا منهم من منعه لظاهر النهی واطلاقه ومنهم من جوزه اعتمادا علی الانتفاع وتاول الحدیث علی ما لم ینتفع برضاضه او علی کراهة التنزیه فی الاصنام خاصة واما المیتة والخمر والخنزیر فاجمع المسلمون علی تحریم بیع کل واحد منها والله اعلم قال القاضی تضمن هذه الاحادیث ان ما لا یحل اکله والانتفاع به لا یجوز بیعه ولا یحل اکل ثمنه کما فی الشحوم المذکورة فی الحدیث فاعترض بعض الیهود والملاحدة بان الابن اذا ورث من ابیه جاریة کان الاب وطئها فانها تحرم علی الابن ویحل له بیعها بالاجماع واکل ثمنها قال القاضی وهذا تمویه علی من لا علم عنده لان جاریة الاب لم تحرم علی الابن منها غیر الاستمتاع علی هذا الولد دون غیره من الناس ویحل لهذا الابن الانتفاع بها فی جمیع الاشیاء سوی الاستمتاع ویحل لغیره الاستمتاع وغیره بخلاف الشحوم فانها محرمة المقصود منها وهو الاکل منها علی جمیع الیهود وکذلک شحوم المیتة محرمة الاکل علی کل احد وکان ما عدا الاکل تابعا له بخلاف موطوءة الاب والله اعلم **باب الربا** مقصور وهو من ربا یربو فیکتب بالالف وتثنیته ربوان واجاز الکوفیون کتبه وتثنیته بالیاء بسبب الکسرة فی اوله وغلطهم بصریون قال العلماء وقد کتبوه فی المصحف بالواو وقال الفراء انما کتبوه بالواو لان اهل الحجاز تعلموا الخط من اهل الحیرة ولغتهم الربوا فعلموهم صورة الخط علی لغتهم قال وکذا قرأها ابو سماک العدوی بالواو وقرأ حمزة والکسائی بالامالة بسبب کسرة الراء وقرأ الباقون بالتفخیم لفتحة الباء قال ویجوز کتبه بالالف والواو والیاء قال اهل اللغة والرما بالمیم والمد هو الربا وکذلک الربیة بضم الراء والتخفیف لغة فی الربا واصل الربا الزیادة یقال ربی الشیء یربو اذا زاد وارتبی الرجل وارمی عامل بالربا وقد اجمع المسلمون علی تحریم الربا فی الجملة وان اختلفوا فی ضابطه وتفاریعه قال الله تعالی واحل الله البیع وحرم الربوا والاحادیث فیه کثیرة مشهورة ونص النبی صلی الله علیه وسلم فی هذه الاحادیث علی تحریم الربا فی ستة اشیاء الذهب والفضة والبر والشعیر والتمر والملح فقال اهل الظاهر لا ربا فی غیر هذه الستة بناء علی اصلهم فی نفی القیاس قال جمیع العلماء سواهم لا یختص بالستة بل یتعدی الی ما فی معناها وهو یشارکها

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا الذہب بالذہب الا مثلاً بمثل ولا تشفوا بعضہا علی بعض ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلاً بمثل ولا تشفوا بعضہا علی بعض ولا تبیعوا منہا غائباً بناجز **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن نافع ان ابن عمر قال لہ رجل من بنی لیث ان ابا سعید الخدری یأثر ہذا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی روایۃ قتیبۃ فذہب عبد اللہ ونافع معہ وفی حدیث ابن رمح قال نافع فذہب عبد اللہ وانا معہ واللیث حتی دخل علی ابی سعید الخدری فقال ان ہذا اخبرنی انک تخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الورق بالورق الا مثلاً بمثل وعن بیع الذہب بالذہب الا مثلاً بمثل فاشار ابو سعید باصبعیہ الی عینیہ واذنیہ فقال ابصرت عینای وسمعت اذنای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تبیعوا الذہب بالذہب ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلاً بمثل ولا تشفوا بعضہ علی بعض ولا تبیعوا شیئاً غائباً منہ بناجز الا یداً بید **حدثنا** شیبان بن فروخ قال نا جریر یعنی ابن حازم ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوہاب قال سمعت یحیی بن سعید ح قال وحدثنی محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی عن ابن عون کلہم عن نافع بنحو حدیث اللیث عن نافع عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **وحدثنا** قتیبۃ بن سعید قال نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن سہیل عن ابیہ عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا الذہب بالذہب ولا الورق بالورق الا وزناً بوزن مثلاً بمثل سواء بسواء **حدثنی** ابو الطاہر وہارون بن سعید واحمد بن عیسی قالوا انا ابن وہب قال اخبرنی مخرمۃ عن ابیہ قال سمعت سلیمان بن یسار یقول انہ سمع مالک بن ابی عامر یحدث عن عثمان بن عفان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا الدینار بالدینارین ولا الدرہم بالدرہمین **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا ابن رمح قال انا اللیث عن ابن شہاب عن مالک بن اوس بن الحدثان انہ قال اقبلت اقول من یصطرف الدراہم فقال طلحۃ بن عبید اللہ وہو عند عمر بن الخطاب ارنا ذہبک ثم ائتنا اذا جاء خادمنا نعطیک ورقک فقال عمر بن الخطاب کلا واللہ لتعطینہ ورقہ او لترُدّنّ الیہ ذہبہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الورق بالذہب ربا الا ہاء وہاء والبر بالبر ربا الا ہاء وہاء والشعیر بالشعیر ربا الا ہاء وہاء والتمر بالتمر ربا الا ہاء وہاء **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ وزہیر بن حرب واسحاق عن ابن عیینۃ عن الزہری بہذا الاسناد **حدثنا** عبید اللہ بن عمر القواریری قال نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابۃ قال کنت بالشام فی حلقۃ فیہا مسلم بن یسار فجاء ابو الاشعث قال قالوا ابو الاشعث قال قالوا ابو الاشعث فقلت ابو الاشعث فجلس فقلت لہ حدثنا اخانا حدیث عبادۃ بن الصامت قال نعم غزونا غزاۃ وعلی الناس معاویۃ فغنمنا غنائم کثیرۃ فکان فیما غنمنا آنیۃ من فضۃ فامر معاویۃ رجلاً ان یبیعہا فی اعطیات الناس فتسارع الناس فی ذلک فبلغ عبادۃ بن الصامت فقام فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الذہب بالذہب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح الا سواء بسواء عیناً بعین فمن

ثنا

سعید الایلی

محمد بن

نعطک

نہی

فی العلۃ واختلفوا فی العلۃ التی ہی سبب تحریم الربا فی الستۃ فقال الشافعی العلۃ فی الذہب والفضۃ کونہما جنس الاثمان فلا یتعدی الربا منہما الی غیرہما من الموزونات وغیرہا لعدم المشارکۃ قال والعلۃ فی الاربعۃ الباقیۃ کونہا مطعومۃ فیتعدی الربا منہا الی کل مطعوم واما مالک فقال فی الذہب والفضۃ کقول الشافعی وقال فی الاربعۃ العلۃ فیہا کونہا تدخر للقوت وتصلح لہ فعداہ الی الزبیب لانہ کالتمر الی القطنۃ لانہا فی معنی البر والشعیر واما ابو حنیفۃ فقال العلۃ فی الذہب والفضۃ الوزن وفی الاربعۃ الکیل فیتعدی الی کل موزون من نحاس وحدید وغیرہما والی کل مکیل کالجص والاشنان وغیرہما وقال سعید بن المسیب واحمد والشافعی فی القدیم العلۃ فی الاربعۃ کونہا مطعومۃ موزونۃ او مکیلۃ بشرط الامرین فعلی ہذا الاربعۃ فی البطیخ والسفرجل ونحوہ مما لا یکال ولا یوزن واجمع العلماء علی جواز بیع الربوی بربوی لا یشارکہ فی العلۃ متفاضلا ومؤجلا وذلک کبیع الذہب بالحنطۃ وبیع الفضۃ بالشعیر وغیرہ من المکیل واجمعوا علی انہ لا یجوز بیع الربوی بجنسہ احدہما مؤجل وعلی انہ لا یجوز التفاضل اذا بیع بجنسہ حالا کالذہب بالذہب وعلی انہ لا یجوز التفرق قبل التقابض اذا باعہ بجنسہ او بغیر جنسہ مما یشارکہ فی العلۃ کالذہب بالفضۃ والحنطۃ بالشعیر وعلی انہ یجوز التفاضل عند اختلاف الجنس اذا کان یدا بید کصاع حنطۃ بصاعی شعیر ولا خلاف بین العلماء فی شیء من ہذا الا ما سنذکرہ ان شاء اللہ تعالی عن ابن عباس فی تخصیص الربا بالنسیئۃ قال العلماء واذا بیع الذہب بالذہب او الفضۃ بالفضۃ سمیت مراطلۃ واذا بیعت الفضۃ بذہب سمی صرفا وانما سمی صرفا لصرفہ عن مقتضی البیاعات من جواز التفاضل والتفرق قبل القبض والتاجیل وقیل من صریفہا وہو تصویتہا فی المیزان واللہ اعلم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الذہب بالذہب ولا الورق بالورق الا سواء بسواء) قال العلماء ہذا یتناول جمیع انواع الذہب والورق من جید ورديء وصحیح ومکسور وحلی وتبر وغیر ذلک وسواء الخالص والمخلوط بغیرہ وہذا کالمجمع علیہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تشفوا بعضہا علی بعض) ہو بضم التاء وکسر الشین المعجمۃ وتشدید الفاء ای لا تفضلوا والشف بکسر الشین الزیادۃ ویطلق ایضا علی النقصان فہو من الاضداد یقال شف الدرہم بفتح الشین یشف بکسرہا اذا زاد واذا نقص واشفہ غیرہ یشفہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تبیعوا منہا غائبا بناجز) المراد بالناجز الحاضر وبالغائب المؤجل وقد اجمع العلماء علی تحریم بیع الذہب بالذہب او بالفضۃ مؤجلا وکذلک الحنطۃ بالحنطۃ او بالشعیر وکذلک کل شیئین اشترکا فی علۃ الربا اما اذا باع دینارا بدینار کلاہما فی الذمۃ ثم اخرج کل واحد الدینار او بعث من احضر لہ دینارا من بیتہ وتقابضا فی المجلس فصحیح بلا خلاف عند اصحابنا لان الشرط ان لا یتفرقا بلا قبض وقد حصل ولہذا قال صلی اللہ علیہ وسلم فی الروایۃ التی بعد ہذہ ولا تبیعوا شیئا غائبا منہ بناجز الا یدا بید واما قول القاضی عیاض اتفق العلماء علی انہ لا یجوز بیع احدہما بالآخر اذا کان احدہما مؤجلا او غاب عن المجلس فلیس کما قال فان الشافعی واصحابہ وغیرہم متفقون علی جواز الصورۃ التی ذکرتہا واللہ اعلم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وزنا بوزن مثلا بمثل سواء بسواء) یحتمل ان یکون الجمع بین ہذہ الالفاظ لتوکید او مبالغۃ فی الایضاح (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الورق بالذہب ربا الا ہاء وہاء) فیہ لغتان المد والقصر والمد افصح واشہر واصلہا ہاک قلبت الہمزۃ من الکاف ومعناہ خذ ہذا ویقول صاحبہ مثلہ مفتوحۃ ویقال بالکسر ایضا ومن قصرہ قال وزنہ وزن خف یقال للواحد ہاکخف وللاثنین ہاکخفا وللجمع ہاکخفا وللمؤنثۃ ہاکخف ومنہم من لا یثنی ولا یجمع علی ہذہ اللغۃ ولا یغیر ہا فی التانیث بل یقول فی الجمیع ہا قال السیرافی کانہم جعلوہا صوتا لصقہ ومن ثنی وجمع قال للمؤنثۃ ہاکہ بالغتان ویقال فی لغۃ ہا بالمد وکسر الہمزۃ للذکر وللانثی ہائی بزیادۃ یاء واکثر اہل اللغۃ ینکرونہا بالقصر وغلط الخطابی وغیرہ المحدثین فی روایۃ القصر وقالوا الصواب المد والفتح ولیست بغلط بل ہی صحیحۃ کما ذکرنا وان کانت قلیلۃ قال القاضی وفیہ لغۃ اخری ہاک بالمد والکاف قال العلماء ومعناہ التقابض ففیہ اشتراط التقابض فی بیع الربوی بالربوی اذا اتفقا فی علۃ الربا سواء اتفق جنسہما کذہب بذہب ام اختلف کذہب بفضۃ وفیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا الحدیث بمختلف الجنس علی متفقہ واستدل اصحاب مالک بہذا علی انہ یشترط التقابض عقب العقد حتی لو اخرہ عن العقد وقبض فی المجلس لا یصح عندہم ومذہبنا صحۃ القبض فی المجلس وان تاخر عن العقد یوما او ایاما واکثر ما لم یتفرقا وبہ قال ابو حنیفۃ وآخرون ولیس فی ہذا الحدیث حجۃ لاصحاب مالک واما ما ذکرہ فی ہذا الحدیث ان طلحۃ بن عبید اللہ اراد ان یصارف صاحب الذہب فیاخذ الذہب فیاخذ الذہب ویؤخر دفع الدراہم الی مجیء الخادم فانما قالہ لانہ ظن جوازہ کسائر البیاعات وما کان بلغہ حکم المسئلۃ فابلغہ ایاہ عمر فترک المصارفۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم البر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء یدا بید فاذا اختلفت ہذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید) ہذا دلیل ظاہر فی ان البر والشعیر صنفان وہو مذہب الشافعی وابی حنیفۃ والثوری وفقہاء المحدثین وآخرین وقال مالک واللیث والاوزاعی ومعظم علماء

زاد او ازداد فقد اربی فردّ الناس ما اخذوا فبلغ ذلک معاویۃ فقام خطیبا فقال الا ما بال رجال یتحدثون عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث قد کنا نشہدہ ونصحبہ فلم نسمعہا منہ فقام عبادۃ فاعاد القصۃ فقال لنحدثن بما سمعنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وان کرہ معاویۃ او قال وان رغم ما ابالی ان لا اصحبہ فی جندہ لیلۃ سوداء قال حماد ہذا او نحوہ **وحدثنا** اسحاق بن ابراہیم وابن ابی عمر جمیعا عن عبد الوہاب الثقفی عن ایوب بہذا الاسناد نحوہ **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبۃ وعمرو الناقد واسحاق بن ابراہیم واللفظ لابن ابی شیبۃ قال اسحاق انا وقال الآخران نا وکیع قال نا سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن ابی الاشعث عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ الذہب بالذہب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء یدا بید فاذا اختلفت ہذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبۃ قال نا وکیع قال نا اسمعیل بن مسلم العبدی قال نا ابو المتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب بالذہب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل یدا بید فمن زاد او استزاد فقد اربی الآخذ والمعطی فیہ سواء **حدثنا** عمرو الناقد قال نا یزید بن ہارون قال انا سلیمان الربعی قال نا ابو المتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ الذہب بالذہب مثلا بمثل فذکر بمثلہ **حدثنا** ابوکریب محمد بن العلاء وواصل بن عبد الاعلی قالا نا ابن فضیل عن ابیہ عن ابی زرعۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ التمر بالتمر والحنطۃ بالحنطۃ والشعیر بالشعیر والملح بالملح مثلا بمثل یدا بید فمن زاد او استزاد فقد اربی الا ما اختلفت الوانہ **حدثنیہ** ابوسعید الاشج قال نا المحاربی عن فضیل بن غزوان بہذا الاسناد ولم یذکر یدا بید **حدثنا** ابوکریب وواصل بن عبد الاعلی قالا نا ابن فضیل عن ابیہ عن ابن ابی نعم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب بالذہب وزنا بوزن مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ وزنا بوزن مثلا بمثل فمن زاد او استزاد فہو ربا **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبی قال نا سلیمان یعنی ابن بلال عن موسی بن ابی تمیم عن سعید ابن یسار عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدینار بالدینار لا فضل بینہما والدرہم بالدرہم لا فضل بینہما **حدثنیہ** ابو الطاہر قال انا عبد اللہ بن وہب قال سمعت مالک بن انس یقول حدثنی موسی بن ابی تمیم بہذا الاسناد مثلہ **حدثنا** محمد بن حاتم بن میمون قال نا سفیان بن عیینۃ عن عمرو عن ابی المنہال قال باع شریک لی ورقا بنسیئۃ الی الموسم او الی الحج فجاء الی فاخبرنی فقلت ہذا امر لا یصلح قال قد بعتہ فی السوق فلم ینکر ذلک علی احد فاتیت البراء بن عازب فسألتہ فقال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ ونحن نبیع ہذا البیع فقال ما کان یدا بید فلا باس بہ وما کان نسیئۃ فہو ربا وأت زید بن ارقم فانہ اعظم تجارۃ منی فاتیتہ فسألتہ فقال مثل ذلک **حدثنا** عبید اللہ بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبۃ عن حبیب سمع ابا المنہال یقول سألت البراء بن عازب عن الصرف فقال سل زید بن ارقم فہو اعلم فسألت زیدا فقال سل البراء فانہ اعلم ثم قالا نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الورق بالذہب دینا **حدثنا** ابو الربیع العتکی قال نا عباد بن العوام قال انا یحیی بن ابی اسحاق قال نا عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الفضۃ بالفضۃ والذہب بالذہب الا سواء بسواء وامرنا ان نشتری الفضۃ بالذہب کیف شئنا ونشتری الذہب بالفضۃ کیف شئنا قال فسألہ رجل فقال یدا بید فقال ہکذا سمعت **حدثنی** اسحاق بن منصور قال انا یحیی بن صالح قال نا معاویۃ عن یحیی وہو ابن ابی کثیر عن یحیی بن ابی اسحاق ان عبد الرحمن بن ابی بکرۃ اخبرہ ان ابا بکرۃ قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **حدثنی** ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سرح قال انا ابن وہب قال اخبرنی ابو ہانئ الخولانی انہ سمع علی بن رباح اللخمی یقول سمعت فضالۃ بن عبید الانصاری یقول اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو بخیبر بقلادۃ فیہا خرز وذہب وہی من المغانم تباع فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالذہب الذی فی القلادۃ فنزع وحدہ ثم قال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب بالذہب وزنا بوزن **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال نا لیث عن ابی شجاع سعید بن یزید عن خالد بن ابی عمران عن حنش الصنعانی عن فضالۃ بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلادۃ باثنی عشر دینارا فیہا ذہب وخرز ففصلتہا فوجدت فیہا اکثر من اثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی تفصل **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبۃ وابو کریب قالا نا ابن المبارک عن سعید بن یزید بہذا الاسناد نحوہ

المدینۃ والشام من المتقدمین انہما صنف واحد وہو محکی عن عمر وسعد وغیرہما من السلف واتفقوا علی ان الذہب صنف والذرۃ صنف والارز صنف الا اللیث بن سعد وابن وہب فقالا ہذہ الثلاثۃ صنف واحد (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن زاد او ازداد فقد اربی) معناہ فقد فعل الربا المحرم فدفع الزیادۃ وآخذہا عاصیان مؤثمان (قولہ فرد الناس ما اخذوا) ہذا دلیل ان البیع المذکور باطل (قولہ ان عبادۃ بن الصامت قال لنحدثن بما سمعنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان کرہ معاویۃ او قال وان رغم) یقال رغم بکسر الغین وفتحہا ومعناہ ذل وصار کالراغم بالرغام وہو التراب وفی ہذا الاہتمام بتبلیغ السنن ونشر العلم وان کرہہ من کرہہ لمعنی وفیہ القول بالحق وان کان المقول لہ کبیرا (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یدا بید) حجۃ للعلماء کافۃ فی وجوب التقابض وان اختلف الجنس وجوز اسمعیل بن علیۃ التفرق عند اختلاف الجنس وہو محجوج بالاحادیث والاجماع ولعلہ لم یبلغہ الحدیث فلو بلغہ لما خالفہ (قولہ اخبرنا سلیمان الربعی) ہو بفتح الراء والباء الموحدۃ منسوب الی بنی ربیعۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ما اختلفت الوانہ) یعنی اجناسہ کما صرح بہ فی الاحادیث الباقیۃ (قولہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الورق بالذہب دینا) یعنی مؤجلا اما اذا باعہ بعوض فی الذمۃ حال فیجوز کما سبق (قولہ امرنا ان نشتری الفضۃ بالذہب کیف شئنا) یعنی سواء ومتفاضلا وشرطہ ان یکون حالا ویتقابضا فی المجلس (قولہ سمع علی بن رباح) ہو بضم العین علی المشہور وقیل بفتحہا وقیل یقال بالوجہین فالفتح اسم والضم لقب (قولہ عن فضالۃ بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلادۃ باثنی عشر دینارا فیہا ذہب وخرز ففصلتہا فوجدت فیہا اکثر من اثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی تفصل) ہکذا ہو فی نسخ معتمدۃ قلادۃ باثنی عشر دینارا وفی کثیر من النسخ قلادۃ فیہا اثنا عشر دینارا وقال القاضی انہ وقع لمعظم شیوخہم قلادۃ فیہا اثنا عشر دینارا وانہ وجدہ عند اصحاب الحافظ ابی علی الغسانی مصلحۃ قلادۃ باثنی عشر دینارا قال وہذا لہ وجہ حسن وبہ یصح الکلام ہذا کلام القاضی والصواب ما ذکرناہ اولا باثنی عشر وہو الذی اصلحہ صاحب ابی علی الغسانی واستحسنہ القاضی واللہ اعلم وفی ہذا الحدیث انہ لا یجوز بیع ذہب مع غیرہ بذہب

حدثنا قتیبة قال نا لیث عن ابن ابی جعفر عن الجلاح ابی کثیر قال حدثنی حنش الصنعانی عن فضالة بن عبید قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر نبایع الیہود الاوقیة الذہب بالدینارین والثلاثة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الذہب بالذہب الا وزنا بوزن حدثنی ابو الطاہر قال انا ابن وہب عن قرة بن عبد الرحمن المعافری وعمرو بن الحارث وغیرہما ان عامر بن یحیی المعافری اخبرہم عن حنش انہ قال کنا مع فضالة بن عبید فی غزوة فطارت لی ولاصحابی قلادة فیہا ذہب وورق وجوہر فاردت ان اشتریہا فسالت فضالة بن عبید فقال انزع ذہبہا فاجعلہ فی کفة واجعل ذہبک فی کفة ثم لا تاخذن الا مثلا بمثل فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یاخذن الا مثلا بمثل حدثنا ہارون بن معروف قال نا عبد اللہ بن وہب قال اخبرنی عمرو ح قال وحدثنی ابو الطاہر قال انا ابن وہب عن عمرو بن الحارث ان ابا النضر حدثہ ان بسر بن سعید حدثہ عن معمر بن عبد اللہ انہ ارسل غلامہ بصاع قمح فقال بعہ ثم اشتر بہ شعیرا فذہب الغلام فاخذ صاعا وزیادة بعض صاع فلما جاء معمرا اخبرہ بذلک فقال لہ معمر لما فعلت ذلک انطلق فرده ولا تاخذن الا مثلا بمثل فانی کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الطعام بالطعام مثلا بمثل وکان طعامنا یومئذ الشعیر قیل فانہ لیس بمثلہ قال فانی اخاف ان یضارع حدثنا عبد اللہ بن مسلمة بن قعنب قال نا سلیمان یعنی ابن بلال عن عبد المجید بن سہیل بن عبد الرحمن انہ سمع سعید بن المسیب یحدث ان ابا ہریرة وابا سعید الخدری حدثاہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث اخا بنی عدی الانصاری فاستعملہ علی خیبر فقدم بتمر جنیب فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل تمر خیبر ہکذا قال لا واللہ یا رسول اللہ انا لنشتری الصاع بالصاعین من الجمع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفعلوا ولکن مثلا بمثل او بیعوا ہذا واشتروا بثمنہ من ہذا وکذلک المیزان حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن عبد المجید بن سہیل بن عبد الرحمن بن عوف عن سعید بن المسیب عن ابی سعید الخدری وعن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعمل رجلا علی خیبر فجاءہ بتمر جنیب فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل تمر خیبر ہکذا قال لا واللہ یا رسول اللہ انا لناخذ الصاع من ہذا بالصاعین والصاعین بالثلث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تفعل بع الجمع بالدراہم ثم ابتع بالدراہم جنیبا حدثنا اسحاق بن منصور قال نا یحیی بن صالح الوحاظی قال نا معاویة وہو ابن سلام ح قال وحدثنی محمد بن سہل التمیمی وعبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی واللفظ لہما جمیعا عن یحیی بن حسان قال نا معاویة وہو ابن سلام قال اخبرنی یحیی وہو ابن ابی کثیر قال سمعت عقبة بن عبد الغافر یقول سمعت ابا سعید یقول جاء بلال بتمر برنی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من این ہذا فقال بلال تمر کان عندنا ردی فبعت منہ صاعین بصاع لمطعم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک اوه عین الربا لا تفعل ولکن اذا اردت ان تشتری التمر فبعہ ببیع آخر ثم اشتر بہ لم یذکر ابن سہل فی حدیثہ عند ذلک

حتی یفصل فیباع الذہب بوزنہ ذہبا ویباع الآخر بما اراد وکذا الاتباع فضة مع غیرہا بفضة کذا الحنطة مع غیرہا بحنطة والملح مع غیرہ بملح وکذا سائر الربویات بل لا بد من فصلہا وسواء کان الذہب فی الصورة المذکورة اولا قلیلا او کثیرا وکذلک باقی الربویات وہذہ ہی المسئلة المشہورة فی کتب الشافعی واصحابہ وغیرہ المعروفة بمسئلة مد عجوة وصورتہا اذا باع مد عجوة ودرہما بمدی عجوة او بدرہمین لا یجوز لہذا الحدیث وہذا منقول عن عمر بن الخطاب وابنہ وجماعة من السلف وہو مذہب الشافعی واحمد واسحق ومحمد بن عبد الحکم المالکی وقال ابو حنیفة والثوری والحسن بن صالح یجوز بیعہ باکثر مما فیہ من الذہب ولا یجوز بمثلہ ولا بدونہ وقال مالک واصحابہ وآخرون یجوز بیع السیف المحلی بذہب وغیرہ مما ہو فی معناہ مما فیہ ذہب فیجوز بیعہ بالذہب اذا کان الذہب فی المبیع تابعا لغیرہ وقدروہ بان یکون الثلث فما دونہ وقال حماد بن ابی سلیمن یجوز بیعہ بالذہب مطلقا سواء باعہ بمثلہ من الذہب او اقل او اکثر وہذا غلط مخالف لصریح الحدیث واحتج اصحابنا بحدیث القلادة واجابت الحنفیة بان الذہب کان فیہا اکثر من اثنی عشر دینارا وقد اشتراہا باثنی عشر دینارا قالوا ونحن لا نجیز ہذا وانما نجیز البیع اذا باعہا بذہب اکثر مما فیہا فیکون ما زاد من الذہب المنفرد یکون فی مقابلة الخرز ونحوہ مما ہو مع الذہب المبیع فیصیر کعقدین اجاب الطحاوی بانہ انما نہی عنہ لانہ کان فی بیع الغنائم لئلا یغبن المسلمون فی بیعہا قال اصحابنا وہذان الجوابان ضعیفان لا سیما جواب الطحاوی فانہ دعوی مجردة قال اصحابنا ودلیل صحة قولنا وفساد التاویلین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیاع حتی یفصل وہذا صریح فی اشتراط فصل احدہما عن الآخر فی البیع وانہ لا فرق بین ان یکون الذہب المبیع بہ قلیلا او کثیرا وانہ لا فرق بین بیع الغنائم وغیرہا واللہ اعلم (قولہ عن الجلاح ابی کثیر) ہو بضم الجیم وتخفیف اللام وآخرہ حاء مہملة (قولہ کنا نبایع الیہود الاوقیة الذہب بالدینارین والثلاثة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الذہب بالذہب الا وزنا بوزن) یحتمل ان مرادہ کانوا یتبایعون الاوقیة من ذہب وخرز وغیرہ بدینارین او ثلثة ولا فالاوقیة وزن اربعین درہما ومعلوم ان احد الا یبتاع ہذا القدر من ذہب خالص بدینارین او ثلثة وہذا سبب مبایعة الصحابة علی ہذا الوجہ ظنوا جوازہ لاختلاط الذہب بغیرہ فبین النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ حرام حتی یمیز ویباع الذہب بوزنہ ذہبا ووقع ہنا فی النسخ الوقیة الذہب وہی لغة قلیلة والاشہر الاوقیة بالہمز فی اولہ وسبق بیانہا مرات (قولہ فطارت لی ولاصحابی قلادة) ای حصلت لنا من الغنیمة (قولہ واجعل ذہبک فی کفة) ہی بکسر الکاف وکفة الثوب والصائد بضمہا وکذلک کل مستطیل وقیل بالوجہین فیہما معا (قولہ ان معمر بن عبد اللہ ارسل غلامہ بصاع قمح لیبیعہ ویشتری بثمنہ شعیرا فباعہ بصاع وزیادة فقال لہ معمر ردہ ولا تاخذہ الا مثلا بمثل) واحتج بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم الطعام مثلا بمثل وقال وکان طعامنا یومئذ الشعیر فقیل لہ انہ لیس بمثلہ فقال انی اخاف ان یضارع معنی یضارع یشابہ ویشارک ومعناہ اخاف ان یکون فی معنی المماثل فیکون لہ حکمہ فی تحریم الربا واحتج مالک بہذا الحدیث فی کون الحنطة والشعیر صنفا واحدا لا یجوز بیع احدہما بالآخر متفاضلا ومذہبنا ومذہب الجمہور انہما صنفان یجوز التفاضل بینہما کالحنطة مع الارز ودلیلنا ما سبق عند قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اختلفت ہذہ الاجناس فبیعوا کیف شئتم مع ما رواہ ابو داود والنسائی فی حدیث عبادة بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا البر بالشعیر والشعیر اکثرہما یدا بید واما حدیث معمر ہذا فلا حجة فیہ لانہ لم یصرح بانہما جنس واحد وانما خاف من ذلک فتورع عنہ احتیاطا (قولہ قدم تمر جنیب فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل تمر خیبر ہکذا قال لا واللہ یا رسول اللہ انا لنشتری الصاع بالصاعین من الجمع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفعلوا ولکن مثلا بمثل او بیعوا ہذا واشتروا بثمنہ من ہذا وکذلک المیزان اما الجنیب فبجیم مفتوحة ثم نون مکسورة ثم مثناة تحت ثم موحدة وہو نوع من التمر من اعلاہ واما الجمع فبفتح الجیم واسکان المیم وہو تمر ردی وقد فسر فی الروایة الاخیرة بانہ الخلط من التمر ومعناہ مجموع من انواع مختلفة وہذا الحدیث محمول علی ان ہذا العامل الذی باع صاعا بصاعین لم یعلم تحریم ہذا لکونہ کان فی اوائل تحریم الربا او لغیر ذلک واحتج بہذا الحدیث اصحابنا وموافقوہم فی ان مسئلة العینة لیست بحرام وہی الحیلة التی یعملہا بعض الناس توصلا الی مقصود الربا بان یبیعہ بمائة درہم بمائتین فیبیعہ ثوبا بمائتین ثم یشتریہ منہ بمائة وموضع الدلالة من ہذا الحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بیعوا ہذا واشتروا بثمنہ من ہذا ولم یفرق بین ان یشتری من المشتری او من غیرہ فدل علی انہ لا فرق وہذا کلہ لیس بحرام عند الشافعی وآخرین وقال مالک واحمد ہو حرام واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذا المیزان فیستدل بہ الحنفیة لا ذکر فی ہذا الحدیث الکیل والمیزان واجاب اصحابنا وموافقوہم بان معناہ وکذلک المیزان

لا یجوز التفاضل فیہ فیما کان ربویا موزونا (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اوه عین الربا) قال اہل اللغة ہی

وحدثنا سلمة بن شبيب قال نا الحسن بن اعين قال نا معقل عن ابی فزعة الباهلی عن ابی نضرة عن ابی سعيد الخدری قال اتی رسول الله صلی الله عليه وسلم بتمر فقال ما هذا التمر من تمرنا فقال الرجل يا رسول الله بعنا تمرنا صاعين بصاع من هذا فقال رسول الله صلی الله عليه هذا الربا فردوه ثم بيعوا تمرنا واشتروا لنا من هذا حدثنی اسحاق بن منصور قال انا عبيد الله بن موسی عن شيبان عن يحيی عن ابی سلمة عن ابی سعيد قال كنا نرزق تمر الجمع علی عهد رسول الله صلی الله عليه وسلم وهو الخلط من التمر فكنا نبيع صاعين بصاع فبلغ ذلك رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال لا صاعی تمر بصاع ولا صاعی حنطة بصاع ولا درهم بدرهمين حدثنی عمرو الناقد قال نا اسمعيل بن ابراهيم عن سعيد الجريری عن ابی نضرة قال سالت ابن عباس عن الصرف فقال ايدا بيد قلت نعم قال لا باس به فاخبرت ابا سعيد فقلت انی سالت ابن عباس عن الصرف فقال ايدا بيد قلت نعم قال فلا باس به قال او قال ذلك انا سنكتب اليه فلا يفتيكموه قال فوالله لقد جاء بعض فتيان رسول الله صلی الله عليه وسلم بتمر فانكره فقال كان هذا اليس من تمر ارضنا قال كان فی تمر ارضنا او فی تمرنا العام بعض الشيء فاخذت هذا وزدت بعض الزيادة فقال اضعفت اربيت لا تقربن هذا اذا رابك من تمرك شيء فبعه ثم اشتر الذی تريد من التمر حدثنا اسحاق بن ابراهيم قال انا عبد الاعلی قال انا داود عن ابی نضرة قال سالت ابن عمر وابن عباس عن الصرف فلم يريا به باسا فانی لقاعد عند ابی سعيد الخدری فسالته عن الصرف فقال ما زاد فهو ربا فانكرت ذلك لقولهما فقال لا احدثك الا ما سمعت من رسول الله صلی الله عليه وسلم جاءه صاحب نخلة بصاع من تمر طيب وكان تمر النبی صلی الله عليه وسلم هذا اللون فقال له النبی صلی الله عليه وسلم انی لك هذا قال انطلقت بصاعين فاشتريت به هذا الصاع فان سعر هذا فی السوق كذا وسعر هذا كذا فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ويلك اربيت اذا اردت ذلك فبع تمرك بسلعة ثم اشتر بسلعتك ای تمر شئت قال ابو سعيد فالتمر بالتمر احق ان يكون ربا ام الفضة بالفضة قال فاتيت ابن عمر بعد فنهانی ولم آت ابن عباس قال فحدثنی ابو الصهباء انه سال ابن عباس عنه بمكة فكرهه حدثنی محمد بن عباد ومحمد بن حاتم وابن ابی عمر جميعا عن سفين بن عيينة واللفظ لابن عباد قال نا سفين عن عمرو عن ابی صالح قال سمعت ابا سعيد الخدری يقول الدينار بالدينار والدرهم بالدرهم مثلا بمثل من زاد او ازداد فقد اربی فقلت له ان ابن عباس يقول غير هذا فقال لقد لقيت ابن عباس فقلت ارايت هذا الذی تقول اشيء سمعته من رسول الله صلی الله عليه وسلم او وجدته فی كتاب الله عز وجل فقال لم اسمعه من رسول الله صلی الله عليه وسلم ولم اجده فی كتاب الله ولكن حدثنی اسامة بن زيد ان النبی صلی الله عليه وسلم قال الربا فی النسيئة حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهيم وابن ابی عمر واللفظ لعمرو قال اسحاق انا وقال الآخرون نا سفيان بن عيينة عن عبيد الله بن ابی يزيد سمع ابن عباس يقول اخبرنی اسامة بن زيد عن النبی صلی الله عليه وسلم قال انما الربا فی النسيئة حدثنا زهير بن حرب قال نا عفان ح قال وحدثنی محمد بن حاتم نا بهز قالا نا وهيب قال نا ابن طاوس عن ابيه عن ابن عباس عن اسامة بن زيد ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لا ربا فی ما كان يدا بيد حدثنا الحكم بن موسی قال حدثنی هقل عن الاوزاعی قال حدثنی عطاء بن ابی رباح ان ابا سعيد الخدری لقی ابن عباس فقال له ارايت قولك فی الصرف شيئا سمعته من رسول الله صلی الله عليه وسلم ام شيء وجدته فی كتاب الله عز وجل قال ابن عباس كلا لا اقول انا رسول الله صلی الله عليه وسلم فانتم اعلم به واما كتاب الله فلا اعلمه ولكن حدثنی اسامة بن زيد ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال انما الربا فی النسيئة حدثنا عثمان بن ابی شيبة واسحاق بن ابراهيم واللفظ لعثمان قال اسحاق انا وقال عثمان نا جرير عن مغيرة قال سال شباك ابراهيم فحدثنا عن علقمة عن عبد الله قال لعن رسول الله صلی الله عليه وسلم آكل الربا ومؤكله قال قلت وكاتبه وشاهديه قال نما نحدث بما سمعنا حدثنا محمد بن الصباح وزهير بن حرب وعثمان بن ابی شيبة قالوا نا هشيم انا ابو الزبير عن جابر قال لعن رسول الله صلی الله عليه وسلم آكل الربا ومؤكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء

كلمة توجع وتحزن ومعنی عين الربا انه حقيقة الربا المحرم وفی هذه الكلمة لغات الفصيحة المشهورة فی الروايات اوه بهمزة مفتوحة وواو مفتوحة مشددة وهاء ساكنة ويقال بنصب الهاء منونة ويقال اوه باسكان الواو وكسر الهاء منونة وغير منونة ويقال اوّ بتشديد الواو مكسورة منونة بلا هاء ويقال آه بمد الهمزة وتنوين الهاء وساكنة من غير واو (قوله صلی الله عليه وسلم فی حديث ابی سعيد لمن اشتری صاعا بصاعين هذه الربا فردوه) هذا دليل علی ان المقبوض ببيع فاسد يجب رده علی بائعه واذا رده استرد الثمن فان قيل فلم يذكر فی الحديث السابق انه صلی الله عليه وسلم امر برده فالجواب ان الظاهر انهما قضية واحدة وامر فيها برده فبعض الرواة حفظ ذلك وبعضهم لم يحفظه فقبلنا زيادة الثقة ولو ثبت انهما قضيتان لحملت الاولی علی انه ايضا امر به وان لم يبلغنا ذلك ولو ثبت انه لم يامر مع انهما قضيتان لحملناها علی انه جهل بائعه ولا يمكن معرفته فصار مالا ضائعا لمن عليه دين بقيمته وهو الثمن الذی قبضه عوضا فحصل انه لا اشكال فی الحديث ولله الحمد (قوله سالت ابن عباس عن الصرف فقال ايدا بيد قلت نعم قال لا باس) وفی رواية سالت ابن عمر وابن عباس عن الصرف فلم يريا به باسا قال فسالت ابا سعيد الخدری فقال ما زاد فهو ربا فانكرت ذلك لقولهما فذكر ابو سعيد حديث نهی النبی صلی الله عليه وسلم عن بيع صاعين بصاع وذكرت رجوع ابن عمر وابن عباس عن اباحته الی منعه وفی الحديث الذی بعده ان ابن عباس قال حدثنی اسامة ان النبی صلی الله عليه وسلم قال الربا فی النسيئة وفی الروايات انما الربا فی النسيئة وفی رواية لا ربا فيما كان يدا بيد الشرح معنی ما ذكره اولا عن ابن عمر وابن عباس انهما كانا يعتقدان انه لا ربا فيما كان يدا بيد وانه يجوز بيع درهم بدرهمين ودينار بدينارين وصاع تمر بصاعين من التمر وكذا الحنطة وسائر الربويات كانا يريان جواز بيع الجنس بعضه ببعض متفاضلا وان الربا لا يحرم فی شيء من الاشياء الا اذا كان نسيئة وهذا معنی قوله انه سالهما عن الصرف فلم يريا به باسا يعنی الصرف متفاضلا كدرهم بدرهمين وكان معتمدهما حديث اسامة بن زيد انما الربا فی النسيئة ثم رجع ابن عمر وابن عباس عن ذلك وقالا بتحريم بيع الجنس بعضه ببعض متفاضلا حين بلغهما حديث ابی سعيد كما ذكره مسلم من رجوعهما صريحا وهذه الاحاديث التی ذكرها مسلم تدل علی ان ابن عمر وابن عباس لم يكن بلغهما حديث النهی عن التفاضل فی غير النسيئة فلما بلغهما رجعا اليه واما حديث اسامة لا ربا الا فی النسيئة فقد قال قائلون بانه منسوخ بهذه الاحاديث وقد اجمع المسلمون علی ترك العمل بظاهره وهذا يدل علی نسخه وتاولها آخرون تاويلات احدها انه محمول علی غير الربويات وهو كبيع الدين بالدين مؤجلا بان يكون له عنده ثوب موصوف فيبيعه بعبد موصوف مؤجلا فان باعه حالا جاز الثانی انه محمول علی الاجناس المختلفة فانه لا ربا فيها من حيث التفاضل بل يجوز تفاضلها يدا بيد الثالث انه مجمل وحديث عبادة بن الصامت وابی سعيد الخدری وغيرهما مبين فوجب العمل بالمبين وترك المجمل عليه هذا جواب الشافعی رحمه الله (قوله حدثنا هقل) هو بكسر الهاء واسكان القاف (قوله سال شباك ابراهيم) هو بشين معجمة مكسورة ثم باء موحدة مخففة (قوله لعن رسول الله صلی الله عليه وسلم آكل الربا ومؤكله

ثنی

الخليط

فلا

قال

ثنا

شيء اشياء شيئا

لا اقول لك الا

باب بیع البعیر واستثناء رکوبہ

باب اخذ الحلال وترک الشبہات

وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير الهمدانی قال نا ابی قال نا زكريا عن الشعبی عن النعمان بن بشير قال سمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول واهوى النعمان باصبعيه الى اذنيه ان الحلال بين وان الحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام كالراعی يرعى حول الحمى يوشك ان يرتع فيه الا وان لكل ملك حمى الا وان حمى الله محارمه الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهی القلب حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة قال نا وكيع ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال اخبرنی عيسى بن يونس قال انا زكريا بهذا الاسناد مثله حدثنا اسحاق بن ابراهيم قال انا جرير عن مطرف وابی فروة الهمدانی ح قال وحدثنا قتيبة قال نا يعقوب يعنی ابن عبد الرحمن القاری عن ابن عجلان عن عبد الرحمن بن سعيد كلهم عن الشعبی عن النعمان بن بشير عن النبی صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث غير ان حديث زكريا اتم من حديثهم واكثر حدثنا عبد الملك بن شعيب بن الليث بن سعد قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی خالد بن يزيد قال حدثنی سعيد بن ابی هلال عن عون بن عبد الله عن عامر الشعبی انه سمع النعمان بن بشير بن سعد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يخطب الناس بحمص وهو يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحلال بين والحرام بين فذكر بمثل حديث زكريا عن الشعبی الى قوله يوشك ان يقع فيه حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابی قال نا زكرياء عن عامر قال حدثنی جابر بن عبد الله انه كان يسير على جمل له قد اعيى فاراد ان يسيبه قال فلحقنی النبی صلى الله عليه وسلم فدعا لی وضربه فسار سيرا لم يسر مثله

وكاتبه شاهديه وقال هم سواء) هذا تصريح بتحريم كتابة المبايعة بين المتزايدين والشهادة عليهما وفيه تحريم الاعانة على الباطل والله اعلم باب اخذ الحلال وترك الشبهات (قوله صلى الله عليه وسلم الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس الى آخره) اجمع العلماء على عظم موقع هذا الحديث وكثرة فوائده وانه احد الاحاديث التی عليها مدار الاسلام قال جماعة هو ثلث الاسلام وان الاسلام يدور عليه وعلى حديث الاعمال بالنية وحديث من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه وقال ابو داود السجستانی يدور على اربعة احاديث هذه الثلاثة وحديث لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه وقيل حديث ازهد فی الدنيا يحبك الله وازهد فيما فی ايدی الناس يحبك الناس قال العلماء وسبب عظم موقعه انه صلى الله عليه وسلم نبه فيه على اصلاح المطعم والمشرب والملبس وغيرها وانها ينبغی ان تكون حلالا وارشد الى معرفة الحلال وانه ينبغی ترك المشتبهات فانه سبب لحماية دينه وعرضه وحذر من مواقعة الشبهات واوضح ذلك بضرب المثل بالحمى ثم بين اهم الامور وهو مراعاة القلب فقال صلى الله عليه وسلم الا وان فی الجسد مضغة الى آخره فبين صلى الله عليه وسلم ان بصلاح القلب يصلح باقی الجسد وبفساده يفسد باقيه واما قوله صلى الله عليه وسلم الحلال بين والحرام بين فمعناه ان الاشياء ثلثة اقسام حلال بين واضح لا يخفى حله كالخبز والفواكه والزيت والعسل والسمن ولبن ماكول اللحم وبهيمته وغير ذلك من المطعومات وكذلك الكلام والنظر والمشی وغير ذلك من التصرفات فيها حلال بين واضح لا شك فی حله واما الحرام البين فكالخمر والخنزير والميتة والبول والدم المسفوح وكذلك الزنا والكذب والغيبة والنميمة والنظر الى الاجنبية واشباه ذلك واما المشتبهات فمعناه انها ليست بواضحة الحل ولا الحرمة فلهذا لا يعرفها كثير من الناس ولا يعلمون حكمها واما العلماء فيعرفون حكمها بنص او قياس او استصحاب او غير ذلك فاذا تردد الشیء بين الحل والحرمة ولم يكن فيه نص ولا اجماع اجتهد فيه المجتهد فالحقه باحدهما بالدليل الشرعی فاذا الحقه به صار حلالا او قد يكون دليله غير خال عن الاحتمال البين فيكون الورع تركه ويكون داخلا فی قوله صلى الله عليه وسلم فمن اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه وعرضه ما لم يظهر للمجتهد فيه شیء وهو مشتبه فهل يؤخذ بحله ام بحرمته ام يتوقف فيه ثلاثة مذاهب حكاها القاضی عياض وغيره والظاهر انها مخرجة على الخلاف المذكور فی الاشياء قبل ورود الشرع وفيه اربعة مذاهب الاصح انه لا يحكم بحل ولا حرمة ولا اباحة ولا غيرها لان التكليف عند اهل الحق لا يثبت الا بالشرع والثانی ان حكمها التحريم والثالث الاباحة والرابع التوقف والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم فقد استبرأ لدينه وعرضه) اى حصل له البراءة لدينه من الذم الشرعی وصان عرضه عن كلام الناس فيه (قوله صلى الله عليه وسلم ان لكل ملك حمى وان حمى الله محارمه) معناه ان الملوك من العرب وغيرهم يكون لكل ملك منهم حمى يحميه عن الناس ويمنعهم دخوله فمن دخله وقع به العقوبة ومن احتاط لنفسه لا يقارب ذلك الحمى خوفا من الوقوع فيه وحمى الله تعالى محارمه اى المعاصی التی حرمها الله كالقتل والزنا والسرقة والقذف والخمر والكذب والغيبة والنميمة واكل المال بالباطل واشباه ذلك فكل هذا حمى الله تعالى من دخله بارتكابه شيئا من المعاصی استحق العقوبة ومن قاربه يوشك ان يقع فيه فمن احتاط لنفسه لم يقاربه لئلا يتعلق بشیء يقربه من المعصية فلا يدخل فی شیء من الشبهات (قوله صلى الله عليه وسلم الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهی القلب) قال اهل اللغة يقال صلح الشیء وفسد بفتح اللام والسين وضمهما والفتح افصح واشهر والمضغة القطعة من اللحم سميت بذلك لانها تمضغ فی الفم لصغرها قالوا المراد تصغير القلب بالنسبة الى باقی الجسد مع ان صلاح الجسد وفساده تابعان للقلب وفی هذا الحديث التاكيد على السعی فی صلاح القلب وحمايته من الفساد واحتج جماعة بهذا الحديث على ان العقل فی القلب لا فی الراس وفيه خلاف مشهور مذهب اصحابنا وجماهير المتكلمين انه فی القلب وقال ابو حنيفة هو فی الدماغ وقد يقال فی الراس وحكوا الاول ايضا عن الفلاسفة والثانی عن الاطباء قال المازری احتج القائلون بانه فی القلب بقوله تعالى افلم يسيروا فی الارض فتكون لهم قلوب يعقلون بها وقوله تعالى ان فی ذلك لذكرى لمن كان له قلب وبهذا الحديث فانه صلى الله عليه وسلم جعل صلاح الجسد وفساده تابعا للقلب مع ان الدماغ من جملة الجسد فيكون صلاحه وفساده تابعا للقلب فعلم انه ليس محلا للعقل واحتج القائلون بانه فی الدماغ بانه اذا فسد الدماغ فسد العقل ويكون من فساد الدماغ الصرع فی زعمهم ولا حجة لهم فی ذلك لان الله سبحانه وتعالى اجرى العادة بفساد العقل عند فساد الدماغ مع ان العقل ليس فيه ولا امتناع من ذلك قال المازری لا سيما على اصولهم فی الاشتراك الذی يذكرونه بين الدماغ والقلب وهم يجعلون بين راس المعدة والدماغ اشتراكا والله اعلم (قوله عن النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول واهوى النعمان باصبعيه الى اذنيه) هذا تصريح بسماع النعمان عن النبی صلى الله عليه وسلم وهذا هو الصواب الذی قاله اهل العراق وجماهير العلماء قال القاضی وقال يحيى بن معين ان اهل المدينة لا يصححون سماع النعمان من النبی صلى الله عليه وسلم وهذه حكاية ضعيفة او باطلة والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام) يحتمل وجهين احدهما انه من كثرة تعاطيه الشبهات يصادف الحرام وان لم يتعمده وقد يأثم بذلك اذا نسب الى تقصير والثانی انه يعتاد التساهل ويتمرن عليه ويجسر على شبهة ثم شبهة اغلظ منها ثم اخرى اغلظ وهكذا حتى يقع فی الحرام عمدا وهذا نحو قول السلف المعاصی بريد الكفر اى تسوق اليه عافانا الله تعالى من الشر (قوله صلى الله عليه وسلم يوشك ان يقع فيه) يقال اوشك يوشك بضم الياء وكسر الشين اى يسرع ويقرب (قوله اتم من حديثهم واكثر) هو بالباء الموحدة وفی كثير من النسخ بالمثلثة وهو احسن والله اعلم باب بيع البعير واستثناء ركوبه فيه حديث جابر وهو حديث مشهور احتج به احمد ومن وافقه فی جواز بيع الدابة ويشترط البائع لنفسه ركوبها وقال مالك يجوز ذلك اذا كانت مسافة الركوب قريبة وحمل هذا الحديث على هذا وقال الشافعی وابو حنيفة واخرون لا يجوز ذلك سواء قلت المسافة او كثرت ولا ينعقد البيع واحتجوا بالحديث السابق فی النهی عن بيع الثنيا وبالحديث الآخر فی النهی عن بيع وشرط واجابوا عن حديث جابر

قال بعنیہ بوقیۃ قلت لا ثم قال بعنیہ فبعتہ بوقیۃ واستثنیت علیہ حملانہ الی اھلی فلما بلغت اتیتہ بالجمل فنقد لی ثمنہ ثم رجعت فارسل فی اثری فقال اترانی ماکستک
لاخذ جملک خذ جملک ودراھمک فھو لک **وحدثناہ** علی بن خشرم قال انا عیسی یعنی ابن یونس عن زکریا عن عامر قال حدثنی جابر بن عبد اللہ بمثل حدیث
ابن نمیر **حدثنا** عثمان بن ابی شیبۃ واسحاق بن ابراھیم واللفظ لعثمان قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن مغیرۃ عن الشعبی عن جابر بن عبد اللہ قال
غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلاحق بی وتحتی ناضح لی قد اعیا ولا یکاد یسیر قال فقال لی ما لبعیرک قال قلت علیل قال فتخلف رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فزجرہ ودعا لہ فما زال بین یدی الابل قدامھا یسیر فقال لی کیف تری بعیرک قال قلت بخیر قد اصابتہ برکتک قال فتبیعنیہ فاستحییت ولم یکن لنا
ناضح غیرہ قال فقلت نعم فبعتہ ایاہ علی ان لی فقار ظھرہ حتی ابلغ المدینۃ قال فقلت لہ یا رسول اللہ انی عروس فاستاذنتہ فاذن لی فتقدمت الناس الی المدینۃ حتی
انتھیت فلقینی خالی فسالنی عن البعیر فاخبرتہ بما صنعت فیہ فلامنی فیہ قال وقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی حین استاذنتہ ما تزوجت ابکرا ام ثیبا فقلت
لہ تزوجت ثیبا قال افلا تزوجت بکرا تلاعبھا وتلاعبک فقلت لہ یا رسول اللہ توفی والدی او استشھد ولی اخوات صغار فکرھت ان اتزوج الیھن مثلھن فلا
تؤدبھن ولا تقوم علیھن فتزوجت ثیبا لتقوم علیھن وتؤدبھن قال فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ غدوت الیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ ورده
علی **حدثنا** عثمان بن ابی شیبۃ قال نا جریر عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن جابر قال اقبلنا من مکۃ الی المدینۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتل
جملی وساق الحدیث بقصتہ وفیہ ثم قال لی بعنی جملک ھذا قال قلت لا بل ھو لک قال لا بل بعنیہ قال قلت لا بل ھو لک یا رسول اللہ قال لا بل بعنیہ قال
قلت فان لرجل علی اوقیۃ ذھب فھو لک بھا قال قد اخذتہ فتبلغ علیہ الی المدینۃ قال فلما قدمت المدینۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال
اعطہ اوقیۃ من ذھب فزادہ قال فاعطانی اوقیۃ من ذھب وزادنی قیراطا قال فقلت لا تفارقنی زیادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکان فی کیسی فاخذہ
اھل الشام یوم الحرۃ **حدثنا** ابو کامل الجحدری قال نا عبد الواحد بن زیاد قال نا الجریری عن ابی نضرۃ عن جابر بن عبد اللہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر
فتخلف ناضحی وساق الحدیث وقال فیہ فنخسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لی ارکب بسم اللہ وزاد ایضا قال فما زال یزیدنی ویقول واللہ یغفر لک **و**
حدثنی ابو الربیع العتکی قال نا حماد قال نا ایوب عن ابی الزبیر عن جابر قال لما اتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد اعیا بعیری قال فنخسہ فوثب فکنت بعد ذلک احبس
خطامہ لاسمع حدیثہ فما اقدر علیہ فلحقنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعنیہ فبعتہ منہ بخمس اواق قال قلت علی ان لی ظھرہ الی المدینۃ قال ولک ظھرہ الی المدینۃ
قال فلما قدمت المدینۃ اتیتہ بہ فزادنی اوقیۃ ثم وھبنی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** عقبۃ بن مکرم العمی قال نا یعقوب بن اسحاق قال نا بشیر بن عقبۃ عن ابی المتوکل
الناجی عن جابر بن عبد اللہ قال سافرت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ اظنہ قال غازیا واقتص الحدیث وزاد فیہ قال یا جابر اتوفیت الثمن
قلت نعم قال لک الثمن ولک الجمل لک الثمن ولک الجمل **حدثنا** عبید اللہ بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبۃ عن محارب سمع جابر بن عبد اللہ
یقول اشتری منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بوقیتین ودرھم او درھمین قال فلما قدم صرارا امر ببقرۃ فذبحت فاکلوا منھا فلما

باوقیۃ

فاستحییت

قال

بہ

ثنا

بانہا قضیۃ عین تتطرق علیھا احتمالات قالوا ولان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یعطیہ الثمن ولم یرد حقیقۃ البیع قالوا ویحتمل ان الشرط لم یکن فی نفس العقد وانما یضر الشرط اذا کان فی نفس العقد ولعل الشرط
کان سابقا فلم یؤثر ثم تبرع صلی اللہ علیہ وسلم بارکابہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم بعنیہ بوقیۃ) ھکذا ھو فی النسخ بوقیۃ وھی لغۃ صحیحۃ سبقت مرارا ویقال اوقیۃ وھی اشھر وفیہ انہ لا باس بطلب البیع من مالک السلعۃ وان لم
یعرضھا للبیع (قولہ واستثنیت علیہ حملانہ) ھو بضم الحاء ای الحمل علیہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اترانی ماکستک) قال اھل اللغۃ المماکسۃ ھی المکالمۃ فی النقص من الثمن وصلھا النقص ومنہ مکس الظالم وھو ما ینتقصہ و
یاخذہ من اموال الناس (قولہ فبعتہ بوقیۃ) وفی روایۃ بخمس اواق وزادنی اوقیۃ وفی بعضھا باوقیتین ودرھم او درھمین وفی بعضھا باوقیۃ ذھب وفی بعضھا باربعۃ دنانیر وذکر البخاری ایضا اختلاف الروایات وزاد بثمانمائۃ درھم وفی روایۃ
بعشرین دینارا وفی روایۃ احسبہ باربع اواق قال البخاری وقول الشعبی بوقیۃ اکثر قال القاضی عیاض قال ابو جعفر الداودی اوقیۃ الذھب قدرھا معلوم واوقیۃ الفضۃ اربعون درھما قال وسبب اختلاف ھذہ الروایات
انھم رووا بالمعنی وھو جائز فالمراد وقیۃ ذھب کما فسرہ فی روایۃ سالم بن ابی الجعد عن جابر ویحمل علیھا روایۃ من روی اوقیۃ مطلقۃ واما من روی خمس اواق فالمراد خمس اواق من الفضۃ وھی بقدر قیمۃ اوقیۃ
الذھب فی ذلک الوقت فیکون الاخبار باوقیۃ الذھب عما وقع بہ العقد وعن اواق الفضۃ عما حصل بہ الایفاء ولا یتغیر الحکم ویحتمل ان یکون ھذا کلہ زیادۃ علی الاوقیۃ کما قال فلم یزل یزیدنی واما روایۃ اربعۃ دنانیر
فموافقۃ ایضا لانہ یحتمل ان تکون اوقیۃ الذھب حینئذ وزن اربعۃ دنانیر واما روایۃ اوقیتین فیحتمل ان احدھما وقع بھا البیع والاخری زیادۃ کما قال وزادنی اوقیۃ وقولہ ودرھم او درھمین موافق لقولہ وزادنی
قیراطا واما روایۃ عشرین دینارا فمحمول علی دنانیر صغار کانت لھم وروایۃ اربع اواق شک فیھا الراوی فلا اعتبار بھا واللہ اعلم (قولہ علی ان لی فقار ظھرہ) ھو بفاء مفتوحۃ ثم قاف وھی خرزاتہ ای مفاصل
عظامہ واحدتھا فقارۃ (قولہ فقلت لہ یا رسول اللہ انی عروس) ھکذا یقال للرجل عروس کما یقال ذلک للمرأۃ لفظھما واحد لکن یختلفان فی الجمع فیقال رجل عروس ورجال عرس بضم العین والراء وامرأۃ
عروس ونسوۃ عرائس (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم افلا تزوجت بکرا تلاعبھا وتلاعبک) سبق شرحہ فی کتاب النکاح وضبط لفظہ والخلاف فی معناہ مع شرح ما یتعلق بہ (قولہ فان لرجل علی اوقیۃ ذھب فھو لک بھا
قال قد اخذتہ بہ) ھذا قد یحتج بہ اصحابنا فی اشتراط الایجاب والقبول فی البیع وانہ لا ینعقد بالمعاطاۃ ولکن الاصح المختار انعقادہ بالمعاطاۃ وھذا لا یمنع انعقادہ بالمعاطاۃ فانہ لم یبنہ فیہ عن المعاطاۃ والقائل بالمعاطاۃ
یجوز ھذا فلا یرد علیہ ولان المعاطاۃ انما تکون اذا حضر العوضان فاعطی واخذ فاما اذا لم یحضر العوضان او احدھما فلا بد من لفظ وفی ھذا دلیل لاصح الوجھین عند اصحابنا وھو انعقاد البیع بالکنایۃ لقولہ صلی اللہ
علیہ وسلم قد اخذتہ بہ مع قول جابر ھو لک وھذان اللفظان کنایۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال اعطہ اوقیۃ من ذھب وزدہ) فیہ جواز الوکالۃ فی قضاء الدیون واداء الحقوق وفیہ استحباب الزیادۃ فی اداء الدین
ارجاح الوزن (قولہ فاخذہ اھل الشام یوم الحرۃ) یعنی حرۃ المدینۃ کان قتال ونھب من اھل الشام ھناک سنۃ ثلث وستین من الھجرۃ (قولہ فبعتہ منہ بخمس اواق) ھکذا ھو فی جمیع النسخ فبعتہ منہ و
ھو صحیح جائز فی العربیۃ یقال بعتہ وبعت منہ وقد کثر ذکر نظائرہ فی الحدیث وقد اوضحتہ فی تھذیب اللغات (قولہ حدثنا عقبۃ بن مکرم العمی) ھو مکرم بضم المیم واسکان الکاف وفتح الراء واما العمی
فبتشدید المیم منسوب الی بنی العم بطن من تمیم (قولہ عن ابی المتوکل الناجی) ھو بالنون والجیم منسوب الی بنی ناجیۃ وھم من بنی اسامۃ بن لؤی وقال ابو علی الغسانی ھم اولاد ناجیۃ امرأۃ کانت
تحت اسامۃ بن لؤی (قولہ فلما قدم صرارا) ھو بضاد مھملۃ مفتوحۃ ومکسورۃ والکسر افصح واشھر ولم یذکر الاکثرون غیرہ قال القاضی وھو عند الدارقطنی والخطابی وغیرھما وعند اکثر شیوخنا صرارا بصاد
مھملۃ مکسورۃ وتخفیف الراء وھو موضع قریب من المدینۃ قال وقال الخطابی ھی بئر قدیمۃ علی ثلثۃ اميال من المدینۃ علی طریق العراق قال القاضی والاشبہ عندی انہ موضع لا بئر قال وضبط بعض
الرواۃ فی مسلم وبعضھم فی البخاری ضرارا بکسر الضاد المعجمۃ وھو خطأ وقع فی بعض النسخ المعتمدۃ فلما قدم صرار غیر مصروف والمشھور صرف (قولہ امر ببقرۃ فذبحت) فیہ ان السنۃ فی البقر الذبح لا النحر ولو عکس جاز واما قولہ

قدم المدینة امرنی ان اتی المسجد فاصلی رکعتین ووزن لی ثمن البعیر فارجح لی حدثنی یحیی بن حبیب الحارثی قال نا خالد بن الحارث قال نا شعبة قال اخبرنی محارب عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذه القصة غیر انه قال فاشتراه منی بثمن قد سماه ولم یذکر الاوقیتین والدرهم والدرهمین وقال مر ببقرة فنحرت ثم قسم لحمها حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن ابی زائدة عن ابن جریج عن عطاء عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال له قد اخذت جملك باربعة دنانیر ولك ظهره الی المدینة حدثنا ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال نا ابن وهب عن مالك بن انس عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ استسلف من رجل بکرا فقدمت علیه ابل من الصدقة فامر ابا رافع ان یقضی الرجل بکره فرجع الیه ابو رافع فقال لم اجد فیها الا خیارا رباعیا فقال اعطه ایاه ان خیار الناس احسنهم قضاء حدثنا ابو کریب قال نا خالد بن مخلد عن محمد بن جعفر قال سمعت زید بن اسلم قال نا عطاء بن یسار عن ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال استسلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرا بمثله غیر انه قال فان خیر عباد اللہ احسنهم قضاء حدثنا محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سلمة بن کهیل عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال کان لرجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق فاغلظ له فهم به اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ ان لصاحب الحق مقالا فقال لهم اشتروا له سنا فاعطوه ایاه فقالوا انا لا نجد الا سنا هو خیر من سنه قال فاشتروه فاعطوه ایاه فان من خیرکم او خیرکم احسنکم قضاء حدثنا ابو کریب قال نا وکیع عن علی بن صالح عن سلمة بن کهیل عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال استقرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا فاعطاه سنا فوقه وقال خیارکم محاسنکم قضاء حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا ابی قال نا سفیان عن سلمة بن کهیل عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال جاء رجل یتقاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا فقال اعطوه سنا فوق سنه وقال خیرکم احسنکم قضاء حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی وابن رمح قالا انا اللیث ح قال وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر قال جاء عبد فبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الهجرة ولم یشعر انه عبد فجاء سیده یریده فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیه فاشتراه بعبدین اسودین ثم لم یبایع احدا بعد حتی یسأله اعبد هو

فی الروایة الاخری امر ببقرة فنحرت فالمراد بالنحر الذبح جمعا بین الروایتین (قوله امرنی ان اتی المسجد فاصلی رکعتین) فیه انه یستحب للقادم من السفر ان یبدأ بالمسجد فیصلی فیه رکعتین وفیه ان نافلة النهار یستحب کونها رکعتین رکعتین کصلوة اللیل وهو مذهبنا ومذهب الجمهور وسبق بیانه فی کتاب الصلوة واعلم ان فی حدیث جابر هذا فوائد کثیرة احدها هذه المعجزة الظاهرة لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی انبعاث جمل جابر واسراعه بعد اعیائه الثانیة جواز طلب البیع ممن لم یعرض سلعته للبیع الثالثة جواز المماکسة فی البیع وسبق تفسیرها الرابعة استحباب سؤال الرجل الکبیر اصحابه عن احوالهم والاشارة علیهم بمصالحهم الخامسة استحباب نکاح البکر السادسة استحباب ملاعبة الزوجین السابعة فضیلة جابر فی انه ترک حظ نفسه من نکاح البکر واختار مصلحة اخواته بنکاح ثیب تقوم بمصالحهن الثامنة استحباب الابتداء بالمسجد وصلوة رکعتین فیه عند القدوم من السفر التاسعة استحباب الدلالة علی خیر العاشرة استحباب ارجاح المیزان فیما یدفعه الحادیة عشرة ان اجرة وزن الثمن علی البائع الثانیة عشرة التبرک بآثار الصالحین لقوله لا تفارقنی زیادة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثالثة عشرة جواز تقدم بعض الجیش الراجعین باذن الامیر الرابعة عشرة جواز الوکالة فی اداء الحقوق ونحوها وفیه غیر ذلک مما سبق واللہ اعلم **باب** جواز اقتراض الحیوان واستحباب توفیة خیرا مما علیه (قوله عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسلف من رجل بکرا فقدمت علیه ابل من ابل الصدقة فامر ابا رافع ان یقضی الرجل بکره فرجع الیه ابو رافع فقال لم اجد فیها الا خیارا رباعیا فقال اعطه ایاه فان خیار الناس احسنهم قضاء) وفی روایة ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لهم اشتروا له سنا فاعطوه ایاه فقالوا انا لا نجد الا سنا هو خیر من سنه قال فاشتروه فاعطوه ایاه فان من خیرکم او خیرکم احسنکم قضاء وفی روایة له استقرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا فاعطاه سنا فوقه وقال خیارکم محاسنکم قضاء) اما البکر من الابل فبفتح الباء وهو الصغیر کالغلام من الآدمیین والانثی بکرة وفلوص وهی الصغیرة کالجاریة فاذا استکمل ست سنین ودخل فی السابعة والقی رباعیته بتخفیف الیاء فهو رباع والانثی رباعیة بتخفیف الیاء اعطاه رباعیا بتخفیفها وقوله صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم محاسنکم قضاء قالوا معناه ذوو المحاسن سماهم بالصفة قال القاضی وقیل هو جمع محسن بفتح المیم واکثر ما یجیء احاسنکم جمع احسن وفی هذا الحدیث جواز الاقتراض والاستدانة وانما اقترض النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحاجة وکان صلی اللہ علیہ وسلم یستعیذ باللہ من المغرم وهو الدین وفیه جواز اقتراض الحیوان وفیه ثلثة مذاهب مذهب الشافعی ومالک وجماهیر العلماء من السلف والخلف انه یجوز قرض جمیع الحیوان الا الجاریة لمن یملک وطئها فانه لا یجوز ویجوز اقراضها لمن لا یملک وطئها کمحارمها والمرأة والخنثی والمذهب الثانی مذهب المزنی وابن جریر وداؤد انه یجوز قرض الجاریة وسائر الحیوان لکل واحد والثالث مذهب ابی حنیفة والکوفیین انه لا یجوز قرض شیء من الحیوان وهذه الاحادیث ترد علیهم ولا تقبل دعواهم النسخ بغیر دلیل وفی هذه الاحادیث جواز السلم فی الحیوان وحکمه حکم القرض وفیها انه یستحب لمن علیه دین من قرض وغیره ان یرد اجود من الذی علیه وهذا من السنة ومکارم الاخلاق ولیس هو من قرض جر منفعة فانه منهی عنه لان المنهی عنه ما کان مشروطا فی عقد القرض ومذهبنا انه یستحب الزیادة فی الاداء عما علیه ویجوز للمقرض اخذها سواء زاد فی الصفة او فی العدد بان اقرضه عشرة فاعطاه احد عشر ومذهب مالک ان الزیادة فی العدد منهی عنها وحجة اصحابنا عموم قوله صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم احسنکم قضاء (قوله فقدمت علیه ابل الصدقة الی آخره) هذا مما یستشکل فیقال فکیف قضی من ابل الصدقة اجود من الذی یستحقه الغریم مع ان الناظر فی الصدقات لا یجوز تبرعه منها والجواب انه صلی اللہ علیہ وسلم اقترض لنفسه فلما جاءت ابل الصدقة اشتری منها بعیرا رباعیا ممن استحقه فملکه النبی صلی اللہ علیہ وسلم بثمنه واوفاه متبرعا بالزیادة من ماله ویدل علی ما ذکرناه روایة ابی هریرة التی قدمناها ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشتروا له سنا فهذا هو الجواب المعتمد وقد قیل فیه اجوبة غیره منها ان المقترض کان بعض المحتاجین اقترض لنفسه فاعطاه من الصدقة حین جاءت وامره بالقضاء (قوله کان لرجل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حق فاغلظ له فهم به اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لصاحب الحق مقالا) فیه انه یحتمل من صاحب الدین الکلام المعتاد فی المطالبة وهذا الاغلاظ المذکور محمول علی تشدد فی المطالبة ونحو ذلک من غیر کلام فیه قدح او غیره مما یقتضی الکفر ویحتمل ان القائل الذی له الدین کان کافرا من الیهود او غیرهم واللہ اعلم **باب** جواز بیع الحیوان بالحیوان من جنسه متفاضلا (قوله جاء عبد فبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الهجرة ولم یشعر انه عبد فجاء سیده یریده فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیه فاشتراه بعبدین اسودین ثم لم یبایع احدا بعد حتی یسأله اعبد هو) هذا محمول علی ان سیده کان مسلما ولهذا باعه بالعبدین الاسودین والظاهر انهما کانا مسلمین ولا یجوز بیع العبد المسلم لکافر ویحتمل انه کان کافرا وانهما کانا کافرین ولا بد من ثبوت ملکه للعبد الذی بایع علی الهجرة اما ببینة واما بتصدیق العبد قبل اقراره بالحریة وفیه ما کان علیه النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مکارم الاخلاق والاحسان العام فانه کره ان یرد ذلک العبد خائبا مما قصده من الهجرة وملازمة الصحبة فاشتراه لیتم له ما اراده وفیه جواز بیع عبد بعبدین سواء کانت القیمة متفقة او مختلفة وهذا مجمع علیه اذا بیع نقدا وکذا حکم سائر الحیوان فان

حدثنا یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن العلاء واللفظ لیحیی قال یحیی انا وقال الآخران نا ابو معویة عن الاعمش عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت اشتری رسول الله صلی الله علیه وسلم من یهودی طعاما بنسیئة فاعطاه درعا له رهنا حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی وعلی بن خشرم قالا انا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت اشتری رسول الله صلی الله علیه وسلم من یهودی طعاما ورهنه درعا من حدید حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال انا المخزومی قال نا عبد الواحد بن زیاد عن الاعمش قال ذکرنا الرهن فی السلم عند ابراهیم النخعی فقال نا الاسود بن یزید عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اشتری من یهودی طعاما الی اجل ورهنه درعا له من حدید حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابراهیم قال حدثنی الاسود عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله ولم یذکر من حدید حدثنا یحیی بن یحیی وعمرو الناقد واللفظ لیحیی قال عمرو نا وقال یحیی انا سفیان بن عیینة عن ابن ابی نجیح عن عبد الله بن کثیر عن ابی المنهال عن ابن عباس قال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة وهم یسلفون فی الثمار السنة والسنتین فقال من سلف فی تمر فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم حدثنا شیبان بن فروخ قال نا عبد الوارث عن ابن ابی نجیح قال حدثنی عبد الله بن کثیر عن ابی المنهال عن ابن عباس قال قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس یسلفون فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم من اسلف فلا یسلف الا فی کیل معلوم ووزن معلوم حدثنا یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة واسماعیل بن سالم جمیعا عن ابن عیینة عن ابن ابی نجیح بهذا الاسناد بمثل حدیث عبد الوارث ولم یذکر الی اجل معلوم حدثنا ابوکریب وابن ابی عمر قالا نا وکیع ح قال وثنا محمد بن بشار قال نا عبد الرحمن بن مهدی کلاهما عن سفیان عن ابن ابی نجیح باسنادهم مثل حدیث ابن عیینة فذکر فیه الی اجل معلوم حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحیی وهو ابن سعید قال کان سعید بن المسیب یحدث ان معمرا قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احتکر فهو خاطئ فقیل لسعید فانك تحتکر قال سعید ان معمرا الذی کان یحدث هذا الحدیث کان یحتکر حدثنا سعید بن عمرو الاشعثی قال نا حاتم بن اسماعیل عن محمد بن عجلان عن محمد بن عمرو بن عطاء عن سعید بن المسیب عن معمر بن عبد الله عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحتکر الا خاطئ حدثنی بعض اصحابنا عن عمرو بن عون قال انا خالد بن عبد الله عن عمرو بن یحیی عن محمد بن عمرو عن سعید بن المسیب عن معمر ابن ابی معمر احد بنی عدی بن کعب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر بمثل حدیث سلیمان بن بلال عن یحیی

باب الرهن وجوازه فی الحضر کالسفر

باب السلم

باب تحریم الاحتکار فی الاقوات

باع عبدا بعبدین او بعیرا ببعیرین الی اجل فمذهب الشافعی والجمهور جوازه وقال ابو حنیفة والکوفیون لا یجوز وفیه مذاهب لغیرهم والله اعلم **باب الرهن وجوازه فی الحضر کالسفر** فی الباب حدیث عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم اشتری من یهودی طعاما الی اجل ورهنه درعا له من حدید فیه جواز معاملة اهل الذمة والحکم بثبوت املاکهم علی ما فی ایدیهم وفیه بیان ما کان علیه النبی صلی الله علیه وسلم من التقلل من الدنیا وملازمة الفقر وفیه جواز الرهن وجواز رهن آلة الحرب عند اهل الذمة وجواز الرهن فی الحضر وبه قال الشافعی ومالک وابو حنیفة واحمد والعلماء کافة الا مجاهدا وداود فقالا لا یجوز الا فی السفر تعلقا بقوله تعالی وان کنتم علی سفر ولم تجدوا کاتبا فرهن مقبوضة واحتج الجمهور بهذا الحدیث وهو مقدم علی دلیل خطاب الآیة واما اشتراء النبی صلی الله علیه وسلم الطعام من الیهودی ورهنه عنده دون الصحابة فقیل فعله بیانا لجواز ذلک وقیل لانه لم یکن هناک طعام فاضل عن حاجة صاحبه الا عنده وقیل لان الصحابة لا یاخذون رهنه صلی الله علیه وسلم ولا یقبضون منه الثمن فعدل الی معاملة الیهودی لئلا یضیق علی احد من اصحابه وقد اجمع المسلمون علی جواز معاملة اهل الذمة وغیرهم من الکفار اذا لم یتحقق تحریم ما معه لکن لا یجوز للمسلم ان یبیع اهل الحرب سلاحا وآلة حرب ولا ما یستعینون به فی اقامة دینهم ولا یبیع مصحف ولا العبد المسلم لکافر مطلقا والله اعلم **باب السلم** قال اهل اللغة یقال السلم والسلف وسلم واسلف وسلف ویکون السلف ایضا قرضا ویقال استسلف قال اصحابنا ویشترک السلم والقرض فی ان کلا منهما اثبات مال فی الذمة ببذل فی الحال وذکروا فی حد السلم عبارات احسنها انه عقد علی موصوف فی الذمة ببدل یعطی عاجلا سمی سلما لتسلیم راس المال فی المجلس وسمی سلفا لتقدیم راس المال واجمع المسلمون علی جواز السلم (قوله صلی الله علیه وسلم من سلف فی تمر فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم) فیه جواز السلم وانه یشترط ان یکون قدره معلوما بکیل او وزن او غیرهما مما ینضبط به فان کان مذروعا کالثوب اشترط ذکر ذرعات معلومة وان کان معدودا کالحیوان اشترط ذکر عدد معلوم ومعنی الحدیث ان اسلم فی مکیل فلیکن کیله معلوما وان کان فی موزون فلیکن وزنا معلوما وان کان مؤجلا فلیکن اجله معلوما ولا یلزم من هذا اشتراط کون السلم مؤجلا بل یجوز حالا لانه اذا جاز مؤجلا مع الغرر فجوازه حالا اولی لانه ابعد من الغرر ولیس ذکر الاجل فی الحدیث لاشتراط الاجل بل معناه ان کان اجل فلیکن معلوما کما ان الکیل لیس بشرط بل یجوز السلم فی الثیاب والذرع وانما ذکر الکیل بمعنی انه ان اسلم فی مکیل فلیکن کیلا معلوما او فی موزون فلیکن وزنا معلوما وقد اختلف العلماء فی جواز السلم الحال مع اجماعهم علی جواز المؤجل فجوزه الشافعی وآخرون ومنعه مالک وابو حنیفة وآخرون واجمعوا علی اشتراط وصفه بما ینضبط به (قوله صلی الله علیه وسلم من سلف فی تمر فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم) هکذا هو فی اکثر الاصول تمر بالمثناة وفی بعضها ثمر بالمثلثة وهو اعم وهکذا فی جمیع النسخ ووزن معلوم بالواو ولا باو ومعناه ان اسلم کیلا او وزنا فلیکن معلوما وفیه دلیل لجواز السلم فی المکیل وزنا وهو جائز بلا خلاف وفی جواز السلم فی الموزون کیلا وجهان لاصحابنا اصحهما جوازه کعکسه (قوله حدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة واسمعیل بن سالم جمیعا عن ابن عیینة) هکذا هو فی نسخ بلادنا عن ابن عیینة وکذا وقع فی روایة ابی احمد الجلودی ووقع فی روایة ابن ماهان عن مسلم عن شیوخه هؤلاء الثلاثة عن ابن عیینة وهو اسمعیل بن ابراهیم قال ابو علی الغسانی وآخرون من الحفاظ الصواب روایة ابن ماهان قالوا ومن تامل الباب عرف ذلک قال القاضی لان مسلما ذکر اولا حدیث ابن عیینة عن ابن ابی نجیح وفیه ذکر الاجل ثم ذکر حدیث عبد الوارث عن ابن ابی نجیح ولیس فیه ذکر الاجل ثم ذکر حدیث ابن علیة عن ابن ابی نجیح وقال بمثل حدیث عبد الوارث ولم یذکر الی اجل معلوم ثم ذکر حدیث سفیان الثوری عن ابن ابی نجیح وقال بمثل حدیث ابن عیینة یذکر فیه الاجل **باب تحریم الاحتکار فی الاقوات** (قوله صلی الله علیه وسلم من احتکر فهو خاطئ وفی روایة لا یحتکر الا خاطئ) قال اهل اللغة الخاطئ بالهمز هو العاصی الآثم وهذا الحدیث صریح فی تحریم الاحتکار قال اصحابنا الاحتکار المحرم هو الاحتکار فی الاقوات خاصة وهو ان یشتری الطعام فی وقت الغلاء للتجارة ولا یبیعه فی الحال بل یدخره لیغلو ثمنه فاما اذا جاءه من قریته او اشتراه فی وقت الرخص وادخره او ابتاعه فی وقت الغلاء لحاجته الی اکله او ابتاعه لیبیعه فی وقته فلیس باحتکار ولا تحریم فیه اما غیر الاقوات فلا یحرم الاحتکار فیه بکل حال هذا تفصیل مذهبنا قال العلماء والحکمة فی تحریم الاحتکار دفع الضرر عن عامة الناس کما اجمع العلماء علی انه لو کان عند انسان طعام واضطر الناس الیه ولم یجدوا غیره اجبر علی بیعه دفعا للضرر عن الناس واما ما ذکر فی الکتاب عن سعید بن المسیب ومعمر راوی الحدیث انهما کانا یحتکران فقال ابن عبد البر وآخرون انما کانا یحتکران الزیت وحملا الحدیث علی احتکار القوت عند الحاجة الیه والغلاء وکذا حمله الشافعی وابو حنیفة وآخرون وهو الصحیح (قول مسلم وحدثنی بعض اصحابنا عن عمرو بن عون قال نا خالد بن عبد الله عن عمرو بن یحیی عن محمد بن عمرو

حاشیه متعلقه بمتن
له قال ابن بطال الصواب تتابع النسخ بحدیث عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم اشتری من یهودی طعاما الی اجل ورهنه درعا له من حدید وفی روایة ابن ماهان قال الحمیدی اه

حدثنا زهیر بن حرب قال نا ابو صفوان الاموی ح قال وحدثنی ابو الطاهر وحرملة بن یحیی قالا انا ابن وهب کلیهما عن یونس عن ابن شهاب عن ابن المسیب ان ابا هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الحلف منفقة للسلعة ممحقة للربح وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واسحاق بن ابراهیم واللفظ لابن ابی شیبة قال اسحاق انا وقال الاخران نا ابو اسامة عن الولید بن کثیر عن معبد بن کعب بن مالک عن ابی قتادة الانصاری انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ایاکم وکثرة الحلف فی البیع فانه ینفق ثم یمحق حدثنا احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا ابو الزبیر عن جابر ح قال وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له شریک فی ربعة او نخل فلیس له ان یبیع حتی یؤذن شریکه فان رضی اخذ وان کره ترک حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد الله بن نمیر واسحاق بن ابراهیم واللفظ لابن نمیر قال اسحاق انا وقال الاخران نا عبد الله بن ادریس قال نا ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال قضی رسول الله صلی الله علیه بالشفعة فی کل شرکة لم تقسم ربعة او حائط لا یحل له ان یبیع حتی یؤذن شریکه فان شاء اخذ وان شاء ترک فاذا باع ولم یؤذنه فهو احق به وحدثنا ابو الطاهر قال انا ابن وهب عن ابن جریج ان ابا الزبیر اخبره انه سمع جابر بن عبد الله یقول قال رسول الله صلی الله علیه الشفعة فی کل شرک فی ارض او ربع او حائط لا یصلح ان یبیع حتی یعرض علی شریکه فیاخذ او یدع فان ابی فشریکه احق به حتی یؤذنه حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شهاب عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یمنع احدکم جاره ان یغرز خشبة فی جداره قال ثم یقول ابو هریرة مالی اراکم عنها معرضین والله لارمین بها بین اکتافکم حدثنا زهیر بن حرب قال نا سفیان بن عیینة ح قال وحدثنی ابو الطاهر وحرملة بن یحیی قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنا عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال انا معمر کلهم عن الزهری بهذا الاسناد نحوه حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة ابن سعید وعلی بن حجر قالوا نا اسمعیل وهو ابن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن عباس بن سهل بن سعد الساعدی عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقه الله ایاه یوم القیمة من سبع ارضین

عن سعید بن المسیب قال النسائی وغیره) هذا احد الاحادیث الاربعة عشر المقطوعة فی صحیح مسلم قال القاضی قد قدمنا ان هذا الاسمی مقطوعا انما هو من روایة المجهول وهو کما قال القاضی ولا یضر هذا الحدیث لانه اتی به متابعة فقد ذکره مسلم من طریق متصلة بروایة من سماهم من الثقات واما هذا المجهول فقد جاء مسمی فی روایة ابی داود وغیره فرواه ابو داود فی سننه عن وهب بن بقیة عن خالد ابن عبد الله عن عمرو بن یحیی باسناده والله اعلم **باب النهی عن الحلف فی البیع** (قوله صلی الله علیه وسلم الحلف منفقة للسلعة ممحقة للربح وفی روایة ایاکم وکثرة الحلف فی البیع فانه ینفق ثم یمحق) المنفقة والممحقة بفتح اولهما وثانیهما واسکان ثانیهما وفیه النهی عن کثرة الحلف فی البیع فان الحلف من غیر حاجة مکروه وینضم الیه هنا ترویج السلعة وربما اغتر المشتری بالیمین والله اعلم **باب الشفعة** (قوله صلی الله علیه وسلم من کان له شریک فی ربعة او نخل فلیس له ان یبیع حتی یؤذن شریکه فان رضی اخذ وان کره ترک وفی روایة قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالشفعة فی کل شرکة لم تقسم ربعة او حائط لا یحل له ان یبیع حتی یؤذن شریکه فان شاء اخذ وان شاء ترک فاذا باع ولم یؤذنه فهو احق به وفی روایة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الشفعة فی کل شرک فی ارض او ربع او حائط لا یصلح ان یبیع حتی یعرض علی شریکه فیاخذ او یدع فان ابی فشریکه احق به حتی یؤذنه) الشرح قال اهل اللغة الشفعة من شفعت الشیء اذا ضممته وثنیته ومنه شفع الاذان وسمیت شفعة لضم نصیب الی نصیب والربعة والربع بفتح الراء واسکان الباء والربع الدار والمسکن ومطلق الارض واصله المنزل الذی کانوا یتبعون فیه والربعة تانیث الربع وقیل واحده والجمع الذی هو اسم الجنس ربع کتمرة وتمر واجمع المسلمون علی ثبوت الشفعة للشریک فی العقار مالم یقسم قال العلماء الحکمة فی ثبوت الشفعة ازالة الضرر عن الشریک وخصت بالعقار لانه اکثر الانواع ضررا واتفقوا علی انه لا شفعة فی الحیوان والثیاب والامتعة وسائر المنقول قال القاضی وشذ بعض الناس فاثبت الشفعة فی العروض وهی روایة عن عطاء قال تثبت فی کل شیء حتی فی الثوب وکذا حکاها عنه ابن المنذر وعن احمد روایة انها تثبت فی الحیوان والبناء المنفرد واما المقسوم فهل تثبت فیه الشفعة بالجوار فیه خلاف مذهب الشافعی ومالک واحمد وجماهیر العلماء لا تثبت بالجوار وحکاه ابن المنذر عن عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وسعید بن المسیب وسلیمن بن یسار وعمر بن عبد العزیز والزهری ویحیی الانصاری وابی الزناد وربیعة ومالک والاوزاعی والمغیرة بن عبد الرحمن واحمد واسحق وابی ثور وقال ابو حنیفة والثوری تثبت بالجوار والله اعلم واستدل اصحابنا وغیرهم بهذا الحدیث علی ان الشفعة لا تثبت الا فی عقار محتمل للقسمة بخلاف الحمام الصغیر والرحی ونحو ذلک واستدل ایضا من یقول بالشفعة فیما لا یحتمل القسمة واما قوله صلی الله علیه وسلم فمن کان له شریک فهو عام یتناول المسلم والذمی فتثبت للذمی الشفعة علی المسلم کما تثبت للمسلم علی الذمی هذا قول الشافعی ومالک وابی حنیفة والجمهور وقال الشعبی والحسن واحمد لا شفعة للذمی علی المسلم وفیه ایضا ثبوت الشفعة للاعرابی کثبوتها للمقیم فی البلد وبه قال الشافعی والثوری وابو حنیفة واحمد واسحق وابن المنذر والجمهور وقال الشعبی لا شفعة لمن لا یسکن المصر واما قوله صلی الله علیه وسلم فلیس له ان یبیع حتی یؤذن شریکه فان رضی اخذ وان کره ترک وفی الروایة الاخری لا یحل له ان یبیع حتی یؤذن شریکه فهو محمول عند اصحابنا علی الندب الی اعلامه وکراهة بیعه قبل اعلامه کراهة تنزیه ولیس بحرام ویتاولون الحدیث علی هذا ویصدق علی المکروه انه لیس بحلال ویکون الحلال بمعنی المباح وهو مستوی الطرفین والمکروه لیس بمباح مستوی الطرفین بل هو راجح الترک واختلف العلماء فیما لو اعلم الشریک بالبیع فاذن فیه فباع ثم اراد الشریک ان یاخذ بالشفعة فقال الشافعی ومالک وابو حنیفة واصحابهم وعثمان البتی وابن ابی لیلی وغیرهم له ان یاخذ بالشفعة وقال الحکم والثوری وابو عبید وطائفة من اهل الحدیث لیس له الاخذ وعن احمد روایتان کالمذهبین والله اعلم **باب غرز الخشب فی جدار الجار** (قوله صلی الله علیه وسلم لا یمنع احدکم جاره ان یغرز خشبة فی جداره ثم یقول ابو هریرة مالی اراکم عنها معرضین والله لارمین بها بین اکتافکم) قال القاضی روینا قوله خشبة فی صحیح مسلم وغیره من الاصول والمصنفات خشبة بالافراد وخشب بالجمع قال وقال الطحاوی عن روح بن الفرج سالت یا زید والحرث بن مسکین ویونس بن عبد الاعلی عنه فقالوا کلهم خشبة بالتنوین علی الافراد وقال عبد الغنی بن سعید کل الناس یقولونه بالجمع الا الطحاوی وقوله بین اکتافکم هو بالتاء المثناة فوق ای بینکم قال القاضی قد رواه بعض رواة الموطا اکنافکم بالنون ومعناه ایضا بینکم والکنف الجانب ومعنی الاول انی اصرح بها بینکم واوجعکم بالتقریع بها کما یضرب الانسان بالشیء بین کتفیه (قوله مالی اراکم عنها معرضین) ای عن هذه السنة والخصلة والموعظة او الکلمات وجاء فی روایة ابی داود فنکسوا رؤسهم فقال مالی اراکم اعرضتم واختلف العلماء فی معنی هذا الحدیث هل هو علی الندب الی تمکین الجار من وضع الخشب علی جدار جاره ام علی الایجاب وفیه قولان للشافعی واصحاب مالک اصحهما فی المذهبین الندب وبه قال ابو حنیفة والکوفیون والثانی الایجاب وبه قال احمد وابو ثور واصحاب الحدیث وهو ظاهر الحدیث ومن قال بالندب قال ظاهر الحدیث انهم توقفوا عن العمل فلهذا قال مالی اراکم عنها معرضین وهذا یدل علی انهم فهموا منه الندب لا الایجاب ولو کان واجبا لما اطبقوا علی الاعراض عنه والله اعلم **باب تحریم الظلم وغصب الارض وغیرها** (قوله صلی الله علیه وسلم من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقه الله ایاه یوم القیمة من سبع ارضین وفی روایة من اخذ شبرا من الارض بغیر حقه طوقه

حدثنا حرملة بن يحيى قال انا عبد الله بن وهب قال حدثني عمر بن محمد ان اباه حدثه عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ان اروى خاصمته
في بعض داره فقال دعوها واياها فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ شبرا من الارض بغير حقه طوقه في سبع ارضين يوم
القيمة اللهم ان كانت كاذبة فاعم بصرها واجعل قبرها في دارها قال فرأيتها عمياء تلتمس الجدر تقول اصابتني دعوة سعيد بن زيد فبينما هي
تمشي في الدار مرت على بئر في الدار فوقعت فيها فكانت قبرها حدثنا ابو الربيع العتكي قال نا حماد بن زيد عن هشام بن عروة عن ابيه ان اروى
بنت اويس ادعت على سعيد بن زيد انه اخذ شيئا من ارضها فخاصمته الى مروان بن الحكم فقال سعيد انا كنت آخذ من ارضها شيئا بعد الذي سمعت
من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ شبرا
من الارض ظلما طوقه الى سبع ارضين فقال له مروان لا اسالك بينة بعد هذا فقال اللهم ان كانت كاذبة فعم بصرها واقتلها في ارضها قال فما ماتت
حتى ذهب بصرها ثم بينا هي تمشي في ارضها اذ وقعت في حفرة فماتت حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا يحيى بن زكريا بن ابي زائدة عن هشام عن ابيه
عن سعيد بن زيد قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ شبرا من الارض ظلما فانه يطوقه يوم القيمة من سبع ارضين وحدثني
زهير بن حرب قال نا جرير عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ياخذ احد شبرا من الارض بغير حقه الا طوقه
الله الى سبع ارضين يوم القيمة حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي قال نا عبد الصمد يعني ابن عبد الوارث قال نا حرب وهو ابن شداد قال نا
يحيى وهو ابن ابي كثير عن محمد بن ابراهيم ان ابا سلمة حدثه وكان بينه وبين قوم خصومة في ارض وانه دخل على عائشة فذكر ذلك لها
فقالت يا ابا سلمة اجتنب الارض فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ظلم قيد شبر من الارض طوقه من سبع ارضين وحدثني
اسحاق بن منصور قال انا حبان بن هلال قال نا ابان قال نا يحيى ان محمد بن ابراهيم حدثه ان ابا سلمة حدثه انه دخل على عائشة فذكر
مثله حدثني ابو كامل فضيل بن حسين الجحدري قال نا عبد العزيز بن المختار قال نا خالد الحذاء عن يوسف بن عبد الله عن ابيه عن
ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اختلفتم في الطريق جعل عرضه سبع اذرع حدثنا يحيى بن يحيى وابو بكر بن ابي شيبة و
اسحاق بن ابراهيم واللفظ ليحيى قال يحيى انا وقال الآخران نا ابن عيينة عن الزهري عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان عن اسامة بن زيد ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يرث المسلم الكافر ولا يرث الكافر المسلم

في سبع ارضين يوم القيمة قال اهل اللغة الارضون بفتح الراء وفيها لغة قليلة باسكانها حكاها الجوهري وغيره قال العلماء هذا تصريح بان الارضين سبع طبقات وهو موافق لقول الله تعالى سبع سموات
ومن الارض مثلهن واما تاويل المماثلة على الهيئة والشكل فخلاف الظاهر وكذا قول من قال المراد بالحديث سبع ارضين من سبعة اقاليم لا ان الارضين سبع طباق وهذا تاويل باطل ابطله
العلماء بانه لو كان كذلك لم يطوق الظالم بشبر من هذا الاقليم شيئا من اقليم آخر بخلاف طباق الارض فانها تابعة لهذا الشبر في الملك فمن ملك شيئا من هذه الارض ملكه وما تحته من الطباق
قال القاضي وقد جاء في غلظ الارضين وطباقهن وما بينهن حديث ليس بثابت واما التطويق المذكور في الحديث فقالوا يحتمل ان معناه انه يحمل مثله من سبع ارضين ويكلف اطاقة ذلك و
يحتمل ان يجعل له كالطوق في عنقه كما قال سبحانه وتعالى سيطوقون ما بخلوا به يوم القيمة وقيل معناه انه يطوق اثم ذلك ويلزمه كلزوم الطوق بعنقه وعلى تقدير التطويق في عنقه يطول الله
تعالى عنقه كما جاء في غلظ جلد الكافر وعظم ضرسه وفي هذه الاحاديث تحريم الظلم وتحريم الغصب وتغليظ عقوبته وفيه امكان غصب الارض وهو مذهبنا ومذهب الجمهور وقال ابو حنيفة رضي الله
عنه لا يتصور غصب الارض وقوله صلى الله عليه وسلم من ظلم قيد شبر من الارض هو بكسر القاف واسكان الياء اي قدر شبر من الارض يقال قيد وقاد وقيس وقاس بمعنى واحد وفي الباب
حبان بن هلال بفتح الحاء وفي حديث سعيد بن زيد رضي الله عنهما منقبة له وقبول دعائه وجواز الدعاء على الظالم ومستنزل اهل الفضل والله اعلم باب قدر الطريق اذا اختلفوا فيه (قوله صلى الله عليه
وسلم اذا اختلفتم في الطريق جعل عرضه سبع اذرع) هكذا هو في اكثر النسخ سبع اذرع وفي بعضها سبعة اذرع وهما صحيحان والذراع يذكر ويؤنث والتانيث افصح واما قدر الطريق
فان جعل الرجل بعض ارضه المملوكة طريقا مسبلة للمارين فقدرها الى خيرته والافضل توسيعها وليست هذه الصورة مرادة الحديث وان كان الطريق بين ارض لقوم واراد واحياءها
فان اتفقوا على شيء فذاك وان اختلفوا في قدره جعل سبع اذرع وهذا مراد الحديث اما اذا وجدنا طريقا مسلوكا وهو اكثر من سبعة اذرع فلا يجوز لاحد ان يستولي على شيء منه و
ان قل لكن له عمارة ما حواليه من الموات ويملكه بالاحياء بحيث لا يضر المارين قال اصحابنا ومتى وجدنا جادة مستطرقة ومسلكا مشروعا نافذا حكمنا باستحقاق الاستطراق فيه بظاهر الحال
ولا يعتبر مبتدأ مصيره شارعا قال امام الحرمين وغيره ولا يحتاج ما يجعله شارعا الى لفظ في مصيره شارعا ومسبلا هذا ما ذكره اصحابنا فيما يتعلق بهذا الحديث وقال آخرون من الافقية اذا اراد
اهلها البنيان فيجعل طريقهم عرضه سبع اذرع له دخول الاحمال والاثقال ومخرجها وتلاقيها قال القاضي هذا كله عند الاختلاف كما نص عليه في الحديث فاما اذا اتفق اهل الارض على قسمتها
واخراج طريق منها كيف شاؤا فلهم ذلك ولا اعتراض عليهم لانها ملكهم والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب كتاب الفرائض هي جمع فريضة من الفرض وهو التقدير لان
سهمان الفروض مقدرة ويقال للعالم بالفرائض فرضي وفارض وفريض كعالم وعليم حكاه المبرد واما الارث في الميراث فقال المبرد اصله العاقبة ومعناه الانتقال من واحد الى آخر
(قوله صلى الله عليه وسلم لا يرث المسلم الكافر ولا يرث الكافر المسلم) وفي بعض النسخ ولا الكافر المسلم بحذف لفظة يرث اجمع المسلمون على ان الكافر لا يرث المسلم واما المسلم فلا يرث الكافر
ايضا عند جماهير العلماء من الصحابة والتابعين ومن بعدهم وذهبت طائفة الى توريث المسلم من الكافر وهو مذهب معاذ بن جبل ومعوية وسعيد بن المسيب ومسروق وغيرهم وروي ايضا
عن ابي الدرداء والشعبي والزهري والنخعي نحوه على خلاف بينهم في ذلك والصحيح عن هؤلاء قول الجمهور واحتجوا بحديث الاسلام يعلو ولا يعلى عليه وحجة الجمهور هذا الحديث الصحيح الصريح ولا حجة في حديث
الاسلام يعلو ولا يعلى عليه لان المراد به فضل الاسلام على غيره ولم يتعرض فيه للميراث فكيف يترك به نص حديث لا يرث المسلم الكافر ولعل هذه الطائفة لم يبلغها هذا الحديث واما المرتد فلا يرث
المسلم بالاجماع واما المسلم فلا يرث المرتد عند الشافعي ومالك وربيعة وابن ابي ليلى وغيرهم بل يكون ماله فيئا للمسلمين وقال ابو حنيفة والكوفيون والاوزاعي واسحق يرثه ورثته من
المسلمين وروي ذلك عن علي وابن مسعود وجماعة من السلف لكن قال الثوري وابو حنيفة ما كسبه في ردته فهو للمسلمين وقال الآخرون الجميع لورثته من المسلمين واما توريث
الكفار بعضهم من بعض كاليهودي من النصراني وعكسه والمجوسي منهما وهما منه فقال به الشافعي وابو حنيفة رض وآخرون ومنعه مالك فقال الشافعي لكن لا يرث حربي

حدثنا عبد الاعلی بن حماد وهو النرسی قال نا وهیب عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فهو لاولی رجل ذکر حدثنا امیة بن بسطام العیشی قال نا یزید بن زریع قال نا روح بن القاسم عن عبد الله بن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الحقوا الفرائض باهلها فما ترکت الفرائض فلاولی رجل ذکر حدثنا اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن رافع وعبد ابن حمید واللفظ لابن رافع قال اسحاق نا وقال الاخران انا عبد الرزاق قال انا معمر عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقسموا المال بین اهل الفرائض علی کتاب الله تعالی فما ترکت الفرائض فلاولی رجل ذکر وحدثنیه محمد بن العلاء ابو کریب الهمدانی قال نا زید بن حباب عن یحیی ابن ایوب عن ابن طاؤس بهذا الاسناد نحو حدیث وهیب وروح بن القاسم حدثنا عمرو بن محمد بن بکیر الناقد قال نا سفین بن عیینة عن محمد بن المنکدر قال سمع جابر بن عبد الله قال مرضت فاتانی رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو بکر یعودانی ماشیان فاغمی علی فتوضأ رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم صب علی من وضوءه فافقت قلت یا رسول الله کیف اقضی فی مالی فلم یرد علی شیئا حتی نزلت آیة المیراث یستفتونک قل الله یفتیکم فی الکلالة حدثنی محمد بن حاتم بن میمون قال نا حجاج بن محمد قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال عادنی النبی صلی الله علیه وسلم وابو بکر فی بنی سلمة یمشیان فوجدانی لا اعقل فدعا بماء فتوضأ ثم رش علی منه فافقت فقلت کیف اصنع فی مالی یا رسول الله فنزلت یوصیکم الله فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین حدثنا عبید الله بن عمر القواریری قال نا عبد الرحمن یعنی ابن مهدی قال نا سفین قال سمعت محمد بن المنکدر قال سمعت جابر بن عبد الله یقول عادنی رسول الله صلی الله علیه وانا مریض وامه ابو بکر ماشیین فوجدنی قد اغمی علی فتوضأ رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم صب علی من وضوءه فافقت فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله کیف اصنع فی مالی قال فلم یرد علی شیئا حتی نزلت آیة المیراث حدثنی محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا شعبة قال اخبرنی محمد بن المنکدر قال سمعت جابر بن عبد الله یقول دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا مریض لا اعقل فتوضأ فصبوا علی من وضوءه فعقلت فقلت یا رسول الله انما یرثنی کلالة فنزلت آیة المیراث فقلت لمحمد بن المنکدر یستفتونک قل الله یفتیکم فی الکلالة قال هکذا انزلت حدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا النضر بن شمیل وابو عامر العقدی ح قال وثنا محمد بن المثنی قال نا وهب بن جریر کلهم عن شعبة بهذا الاسناد فی حدیث وهب بن جریر فنزلت آیة الفرائض وفی حدیث النضر والعقدی فنزلت آیة الفرض ولیس فی روایة احد منهم قول شعبة لابن المنکدر

من ذمی ولا ذمی من حربی قال اصحابنا وکذا لو کانا حربیین فی بلدین متحاربین لم یتوارثا والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فهو لاولی رجل ذکر وفی روایة فما ترکت الفرائض فلاولی رجل ذکر وفی روایة اقسموا المال بین اهل الفرائض علی کتاب الله فما ترکت الفرائض فلاولی رجل ذکر) قال العلماء المراد باولی رجل اقرب رجل ماخوذ من الولی باسکان اللام علی وزن الرمی وهو القرب ولیس المراد باولی ههنا احق بخلاف قولهم الرجل اولی بماله لانه لو حمل ههنا علی احق لخلا عن الفائدة لانا لا ندری من هو الاحق (قوله صلی الله علیه وسلم رجل ذکر) فوصف الرجل بانه ذکر تنبیها علی سبب استحقاقه وهو الذکورة التی هی سبب العصوبة وسبب الترجیح فی الارث ولهذا جعل للذکر مثل حظ الانثیین وحکمتان الرجال لحقهم مؤن کثیرة بالقیام بالعیال والضیفان وارفاد القاصدین ومواساة السائلین وتحمل الغرامات وغیر ذلک والله اعلم وهذا الحدیث فی توریث العصبات وقد اجمع المسلمون علی ان ما بقی بعد الفروض فهو للعصبات یقدم الاقرب فالاقرب فلا یرث عاصب بعید مع وجود قریب فاذا خلفت بنتا واخا وعما فللبنت النصف فرضا والباقی للاخ ولا شیء للعم قال اصحابنا والعصبة ثلثة اقسام عصبة بنفسه کالابن وابنه والاخ وابنه والعم وابنه وعم الاب والجد وابنهما ونحوهم وقد یکون الاب والجد عصبة وقد یکون لهما فرض فمتی کان للمیت ابن او ابن ابن لم یرث الاب الا السدس فرضا ومتی لم یکن ولد ولا ولد ابن ورث بالتعصیب فقط ومتی کان بنت او بنت ابن او بنتان او بنتا ابن اخذ البنات فرضهن وللاب من الباقی السدس فرضا والباقی بالتعصیب هذا احد الاقسام وهو العصبة بنفسه القسم الثانی العصبة بغیره وهو البنات بالبنین وبنات الابن بمن الابن والاخوات بالاخوة والثالث العصبة مع غیره وهو الاخوات للابوین او للاب مع البنات او بنات الابن فاذا خلفت بنتا واختا لابوین او لاب فللبنت النصف فرضا والباقی للاخت بالتعصیب وان خلفت بنتا وبنت ابن واختا لابوین او اختا لاب فللبنت النصف ولبنت الابن السدس والباقی للاخت وان خلفت بنتین وبنتی ابن واختا لابوین او لاب فللبنتین الثلثان والباقی للاخت ولا شیء لبنتی الابن لانه لم یبق شیء من فرض جنس البنات وهو الثلثان قال اصحابنا وحیث اطلق العصبة فالمراد به العصبة بنفسه کل ذکر یدلی بنفسه بالقرابة بینه وبین المیت انثی ومتی انفرد العصبة اخذ جمیع المال ومتی کان مع اصحاب فروض مستغرقة فلا شیء له وان لم یستغرقوا کان له الباقی بعد فروضهم واقرب العصبات البنون ثم بنوهم ثم الاب ثم الجد ان لم یکن اخ والاخ ان لم یکن جد فان کان جد واخ ففیهما خلاف مشهور ثم بنو الاخوة ثم بنوهم وان سفلوا ثم الاعمام ثم بنوهم وان سفلوا ثم اعمام الاب ثم بنوهم وان سفلوا ثم اعمام الجد ثم بنوهم ثم اعمام جد الاب ثم بنوهم وهکذا ومن اولی بابوین یقدم علی من یدلی باب فیقدم اخ من ابوین علی اخ من اب ویقدم ابن اخ من ابوین علی ابن اخ من اب ویقدم عم لابوین علی عم لاب وکذا الباقی ویقدم الاخ من الاب علی ابن الاخ من الابوین لان جهة الاخوة اقوی واقرب ویقدم ابن اخ لاب علی عم لابوین ویقدم عم لاب علی ابن عم لابوین وکذا الباقی والله اعلم ولو خلفت بنتا واختا لابوین واختا لاب فمذهبنا ومذهب الجمهور ان للبنت النصف والباقی للاخت ولا شیء للاخ وقال ابن عباس رض للبنت النصف والباقی للاخ دون الاخت وهذا الحدیث المذکور فی الباب ظاهر فی الدلالة لمذهبه والله اعلم (قوله عن جابر مرضت فاتانی رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو بکر یعودانی ماشیان) هکذا هو فی اکثر النسخ ماشیان وفی بعضها ماشیین وهذا ظاهر والاول صحیح ایضا وتقدیره وهما ماشیان وفیه فضیلة عیادة المریض واستحباب المشی فیها (قوله فاغمی علی فتوضأ ثم صب علی من وضوءه فافقت) الوضوء هنا بفتح الواو الماء الذی یتوضأ به وفیه التبرک بآثار الصالحین وفضل طعامهم وشرابهم ونحوهما وفضل مواکلتهم ومشاربتهم ونحو ذلک وفیه ظهور آثار برکة رسول الله صلی الله علیه وسلم واستدل اصحابنا وغیرهم بهذا الحدیث علی طهارة الماء المستعمل فی الوضوء والغسل رد علی ابی یوسف القائل بنجاسته وهی روایة عن ابی حنیفة وفی الاستدلال به نظر لانه یحتمل ان صب من الماء الباقی فی الاناء ولکن قد یقال البرکة العظمی فیما لاقی اعضاءه صلی الله علیه وسلم فی الوضوء والله اعلم (قوله قلت یا رسول الله کیف اقضی فی مالی فلم یرد علی شیئا حتی نزلت آیة المیراث یستفتونک قل الله یفتیکم فی الکلالة وفی روایة فنزلت یوصیکم الله فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین وفی روایة نزلت آیة المیراث) فیه جواز وصیة المریض وان کان یذهب عقله فی بعض اوقاته بشرط ان تکون الوصیة فی حال افاقته وحضور عقله وقد یستدل بهذا الحدیث من لا یجوز الاجتهاد فی الاحکام للنبی صلی الله علیه وسلم والجمهور علی جوازه وقد سبق بیانه مرات ویتاولون هذا الحدیث وشبهه علی انه لم یظهر له بالاجتهاد شیء فلهذا لم یرد علیه شیئا رجاء ان ینزل الوحی

حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی ومحمد بن المثنی واللفظ لابن المثنی قالا نا یحیی بن سعید قال نا هشام قال نا قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان ابن ابی طلحة ان عمر بن الخطاب خطب یوم جمعة فذکر نبی الله صلی الله علیه وسلم وذکر ابا بکر ثم قال انی لا ادع بعدی شیئا اهم عندی من الکلالة ما راجعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شیء ما راجعته فی الکلالة وما اغلظ لی فی شیء ما اغلظ لی فیه حتی طعن باصبعه فی صدری وقال یا عمر الا تکفیک آیة الصیف التی فی آخر سورة النساء وانی ان اعش اقض فیها بقضیة یقضی بها من یقرأ القرآن ومن لا یقرأ القرآن **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا اسمعیل بن علیة عن سعید بن ابی عروبة ح قال وحدثنا زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم وابن رافع عن شبابة بن سوار عن شعبة کلاهما عن قتادة بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** علی بن خشرم قال نا وکیع عن ابن ابی خالد عن ابی اسحاق عن البراء قال آخر آیة نزلت من القرآن یستفتونک قل الله یفتیکم فی الکلالة **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت البراء بن عازب یقول آخر آیة انزلت آیة الکلالة وآخر سورة انزلت براءة **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال انا عیسی وهو ابن یونس قال نا زکریا عن ابی اسحاق عن البراء ان آخر سورة انزلت تامة سورة التوبة وان آخر آیة انزلت آیة الکلالة **حدثنا** ابو کریب قال نا یحیی یعنی ابن آدم قال نا عمار وهو ابن زریق عن ابی اسحاق عن البراء بمثل غیر انه قال آخر سورة انزلت کاملة **حدثنا** عمرو الناقد قال نا ابو احمد الزبیری قال حدثنا مالک بن مغول عن ابی السفر عن البراء قال آخر آیة انزلت یستفتونک **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا ابو صفوان الاموی عن یونس الایلی ح قال وحدثنی حرملة بن یحیی واللفظ له قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یؤتی بالرجل المیت علیه الدین فیسأل هل ترک لدینه من قضاء فان حدث انه ترک وفاء صلی علیه والا قال صلوا علی صاحبکم ولما فتح الله علیه الفتوح قال انا اولی بالمؤمنین من انفسهم فمن توفی وعلیه دین فعلی قضاؤه ومن ترک مالا فهو لورثته **وحدثنی** عبد الملک بن شعیب بن اللیث قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا یعقوب بن ابراهیم قال حدثنا ابن اخی ابن شهاب ح قال وحدثنا ابن نمیر نا ابی قال نا ابن ابی ذئب کلهم عن الزهری بهذا الاسناد هذا الحدیث **حدثنی** محمد بن رافع قال نا شبابة قال حدثنی ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم

(قوله ان عمر رضی الله عنه قال انی لا ادع بعدی شیئا اهم عندی من الکلالة ما راجعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شیء ما راجعته فی الکلالة وما اغلظ لی فی شیء ما اغلظ لی فیه حتی طعن باصبعه فی صدری وقال یا عمر الا یکفیک آیة الصیف التی فی آخر سورة النساء وانی ان اعش اقض فیها بقضیة یقضی بها من یقرأ القرآن ومن لا یقرأ القرآن) اما آیة الصیف فلانها نزلت فی الصیف واما قوله وانی ان اعش الی آخره هذا من کلام عمر لا من کلام النبی صلی الله علیه وسلم وانما اخر القضاء فیها لانه لم یظهر له فی ذلک الوقت ظهور الحکم به فاخره حتی یتم اجتهاده فیه ویستوفی نظره ویتقرر عنده حکمه ثم یقضی به ویشیعه بین الناس ولعل النبی صلی الله علیه وسلم انما اغلظ له لخوفه من اتکاله واتکال غیره علی ما نص علیه صریحا وترکهم الاستنباط من النصوص وقد قال الله تعالی ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم فالاعتناء بالاستنباط من اکد الواجبات المطلوبة لان النصوص الصریحة لا تفی الا بیسیر من المسائل الحادثة فاذا اهمل الاستنباط فات القضاء فی معظم الاحکام النازلة او فی بعضها والله اعلم واختلفوا فی اشتقاق الکلالة فقال الاکثرون مشتقة من الکلل وهو التطرف فابن العم مثلا یقال له کلالة لانه لیس علی عمود النسب بل علی طرفه وقیل من الاحاطة ومنه الاکلیل وهو شبه عصابة تزین بالجوهر فسموا الکلالة لاحاطتهم بالمیت من جوانبه وقیل مشتقة من کل الشیء اذا بعد وانقطع ومنه قولهم کلت الرحم اذا بعدت وطال انتسابها ومنه کل فی مشیه اذا انقطع لبعد مسافته واختلف العلماء فی المراد بالکلالة فی الآیة علی اقوال احدها المراد الوراثة اذا لم یکن للمیت ولد ولا والد وتکون الکلالة منصوبة علی تقدیر یورث وراثة کلالة والثانی انه اسم للمیت الذی لیس له ولد ولا والد ذکرا کان المیت او انثی کما یقال رجل عقیم وامرأة عقیم وتقدیره یورث کما یورث فی حال کونه کلالة وممن روی عنه هذا ابو بکر الصدیق وعمر وعلی وابن مسعود وزید بن ثابت وابن عباس رضی الله عنهم اجمعین والثالث انه اسم للورثة الذین لیس فیهم ولد ولا والد احتجوا بقول جابر رضی الله عنه انما یرثنی کلالة ولم یکن له ولد ولا والد والرابع انه اسم للمال الموروث وقال الشیعة الکلالة من لیس له ولد وان کان له اب او جد فورثوا الاخوة مع الاب قال القاضی وروی ذلک عن ابن عباس قال وهی روایة باطلة لا تصح عنه بل الصحیح عنه ما علیه جماعة العلماء قال وذکر بعض العلماء الاجماع علی ان الکلالة من لا ولد له ولا والد قال واختلفوا فی الورثة اذا کان فیهم جد هل الورثة کلالة ام لا فمن قال لیس الجد ابا جعلها کلالة ومن جعله ابا لم یجعلها کلالة قال القاضی واذا کان فی الورثة بنت فالورثة کلالة عند جماهیر العلماء لان الاخوة والاخوات وغیرهم من العصبات یرثون مع البنت وقال ابن عباس لا ترث الاخت مع البنت شیئا لقول الله تعالی لیس له ولد وله اخت وبه قال داود وقالت الشیعة البنت تمنع کون الورثة کلالة لانهم لا یورثون الاخ والاخت مع البنت شیئا ویعطون البنت کل المال وتعلقوا بقوله تعالی ان امرؤ هلک لیس له ولد وله اخت فلها نصف ما ترک وهو یرثها ومذهب الجمهور ان معنی الآیة الکریمة ان توریث النصف للاخت بالفرض لا یکون الا اذا لم یکن ولد فعدم الولد شرط لتوریثها النصف فرضا لا لاجل توریثها وانما لم یذکر عدم الاب فی الآیة کما ذکر عدم الولد مع ان الاخ والاخت لا یرثان مع الاب لانه معلوم من قاعدة اصل الفرائض ان من ادلی بشخص لا یرث مع وجوده الا اولاد الام فیرثون معها واجمع المسلمون علی ان المراد بالاخوة والاخوات فی الآیة التی فی آخر سورة النساء من کان من ابوین او من اب عند عدم الذین من ابوین واجمعوا علی ان المراد بالذین فی اولها الاخوة والاخوات من الام فی قوله تعالی وان کان رجل یورث کلالة او امرأة وله اخ او اخت (قوله عن مالک بن مغول) هو بکسر المیم واسکان الغین المعجمة (قوله عن ابی السفر) هو بفتح الفاء علی المشهور وقیل باسکانها حکاه القاضی عن اکثر شیوخهم (قوله ان النبی صلی الله علیه وسلم کان فی اول الامر لا یصلی علی میت علیه دین لا وفاء له) انما کان یترک الصلوة علیه لیحرض الناس علی قضاء الدین فی حیواتهم والتوصل الی البراءة منها لئلا تفوتهم صلوة النبی صلی الله علیه وسلم فلما فتح الله علیه البلاد یصلی علیهم ویقضی دین من لم یخلف وفاء (قوله صلی الله علیه وسلم صلوا علی صاحبکم) فیه الامر بصلوة الجنازة وهی فرض کفایة (قوله صلی الله علیه وسلم انا اولی بالمؤمنین من انفسهم فمن توفی وعلیه دین فعلی قضاؤه ومن ترک مالا فهو لورثته) قیل انه صلی الله علیه وسلم کان یقضیه من مال مصالح المسلمین وقیل من خالص مال نفسه وقیل کان هذا القضاء واجبا علیه صلی الله علیه وسلم وقیل تبرع منه والخلاف وجهان لاصحابنا وغیرهم واختلف اصحابنا فی قضاء دین من مات وعلیه دین فقیل یجب قضاؤه من بیت المال وقیل لا یجب ومعنی هذا الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم قال انا قائم بمصالحکم فی حیوة احدکم وموته وانا ولیه

قال والذی نفس محمد بیدہ ان علی الارض من مؤمن الا وانا اولی الناس بہ فایکم ما ترک دینا او ضیاعا فانا مولاہ وایکم ترک مالا فالی العصبۃ من کان **حدثنا** محمد بن رافع
قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن ہمام بن منبہ قال ہذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ فذکر احادیث منہا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ انا
اولی الناس بالمؤمنین فی کتاب اللہ عز وجل فایکم ما ترک دینا او ضیعۃ فادعونی فانا ولیہ وایکم ما ترک مالا فلیورثہ بمالہ عصبتہ من کان **حدثنا** عبید اللہ بن
معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبۃ عن عدی انہ سمع ابا حازم عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من ترک مالا فللورثۃ ومن ترک کلا فالینا
حدثنیہ ابو بکر بن نافع العبدی قال نا غندر ح قال وحدثنی زہیر بن حرب قال نا عبد الرحمن یعنی ابن مہدی قالا نا شعبۃ بہذا الاسناد غیر ان فی حدیث غندر
فمن ترک کلا ولیتہ **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ بن قعنب قال نا مالک بن انس عن زید بن اسلم عن ابیہ ان عمر بن الخطاب قال حملت علی فرس عتیق
فی سبیل اللہ فاضاعہ صاحبہ فظننت انہ بائعہ برخص فسألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لا تبتعہ ولا تعد فی صدقتک فان العائد
فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ **وحدثنیہ** زہیر بن حرب قال نا عبد الرحمن یعنی ابن مہدی عن مالک بن انس بہذا الاسناد وزاد لا تبتعہ وان
اعطاکہ بدرہم **حدثنی** امیۃ بن بسطام قال نا یزید یعنی ابن زریع قال نا روح وہو ابن القاسم عن زید بن اسلم عن ابیہ عن عمر انہ حمل علی فرس فی
سبیل اللہ فوجدہ عند صاحبہ وقد اضاعہ وکان قلیل المال فاراد ان یشتریہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ فذکر ذلک لہ فقال لا تشترہ وان اعطیتہ بدرہم
فان مثل العائد فی صدقتہ کمثل الکلب یعود فی قیئہ **وحدثنا** ابن ابی عمر قال نا سفین عن زید بن اسلم بہذا الاسناد غیر ان حدیث مالک وروح
اتم واکثر **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب حمل علی فرس فی سبیل اللہ فوجدہ یباع فاراد ان یبتاعہ
فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال لا تبتعہ ولا تعد فی صدقتک **وحدثناہ** قتیبۃ وابن رمح جمیعا عن اللیث بن سعد ح قال
وحدثنا المقدمی ومحمد بن المثنی قالا نا یحیی وہو القطان ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا ابو اسامۃ کلہم
عن عبید اللہ کلاہما عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک **حدثنا** ابن ابی عمر وعبد بن حمید واللفظ لعبد قال انا
عبد الرزاق قال انا معمر عن الزہری عن سالم عن ابن عمر ان عمر حمل علی فرس فی سبیل اللہ ثم رآہا تباع فاراد ان یشتریہا فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعد فی صدقتک یا عمر **حدثنی** ابراہیم بن موسی الرازی واسحاق بن ابراہیم قالا انا عیسی بن یونس
قال نا الاوزاعی عن ابی جعفر محمد بن علی عن ابن المسیب عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل الذی یرجع فی صدقتہ کمثل
الکلب یقیئ ثم یعود فی قیئہ فیاکلہ **وحدثناہ** ابو کریب محمد بن العلاء قال انا ابن المبارک عن الاوزاعی قال سمعت محمد بن علی بن الحسین
یذکر بہذا الاسناد نحوہ **وحدثنی** حجاج بن الشاعر قال نا عبد الصمد قال نا حرب قال حدثنی یحیی وہو ابن ابی کثیر قال حدثنی عبد الرحمن بن عمرو
ان محمد بن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثتہ بہذا الاسناد نحو حدیثہم **وحدثنی** ہارون بن سعید الایلی واحمد بن عیسی قالا
نا ابن وہب قال اخبرنی عمرو وہو ابن الحارث عن بکیر انہ سمع سعید بن المسیب یقول سمعت ابن عباس یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول انما مثل الذی یتصدق بصدقۃ ثم یعود فی صدقتہ کمثل الکلب یقیئ ثم یاکل قیئہ **وحدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال
نا شعبۃ قال سمعت قتادۃ یحدث عن سعید بن المسیب عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال العائد فی ہبتہ کالعائد فی قیئہ **وحدثناہ**
محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادۃ بہذا الاسناد مثلہ **وحدثنا** اسحاق بن ابراہیم قال انا المخزومی قال نا وہیب قال نا
عبد اللہ بن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العائد فی ہبتہ کالکلب یقیئ ثم یعود فی قیئہ **حدثنا**
یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شہاب عن حمید بن عبد الرحمن وعن محمد بن النعمان بن بشیر یحدث ثابت
عن النعمان بن بشیر انہ قال ان اباہ اتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نحلت ابنی ہذا
غلاما کان لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اکل ولدک نحلتہ مثل ہذا
فقال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ فارجعہ

فی الحالین فان کان علیہ دین قضیتہ من عندی ان لم یخلف وفاء وان کان لہ مال فہو لورثتہ لا آخذ منہ شیئا وان خلف عیالا محتاجین ضائعین فلیأتوا الی فعلی نفقتہم ومؤنتہم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم
فایکم ما ترک دینا او ضیاعا فانا مولاہ وایکم ترک مالا فالی العصبۃ من کان وفی روایۃ دینا او ضیعۃ وفی روایۃ من ترک کلا فالینا) اما الضیاع والضیعۃ بفتح الضاد والمراد عیال محتاجون ضائعون
قال الخطابی الضیاع والضیعۃ ہنا وصف لورثۃ المیت بالمصدر ای ترک اولادا او عیالا ذوی ضیاع ای لا شیء لہم والضیاع فی الاصل مصدر ضاع ثم جعل اسما لکل ما یعرض للضیاع واما
الکل فبفتح الکاف قال الخطابی وغیرہ المراد بہ ہہنا العیال واصلہ الثقل ومعنی انا مولاہ ای ولیہ وناصرہ واللہ اعلم **کتاب الہبات باب کراہۃ شراء الانسان ما تصدق بہ ممن تصدق علیہ**
(قولہ حملت علی فرس عتیق فی سبیل اللہ) معناہ تصدقت بہ ووہبتہ لمن یقاتل علیہ فی سبیل اللہ والعتیق الفرس النفیس الجواد السابق (قولہ فاضاعہ صاحبہ) ای قصر فی القیام
بعلفہ ومؤنتہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبتعہ ولا تعد فی صدقتک) ہذا نہی تنزیہ لا تحریم فیکرہ لمن تصدق بشیء او اخرجہ فی زکوۃ او کفارۃ او نذر ونحو ذلک من القربات ان یشتریہ ممن دفعہ
ہو الیہ او یتہبہ او یتملکہ باختیارہ منہ فاما اذا ورثہ منہ فلا کراہۃ فیہ وقد سبق بیانہ فی کتاب الزکوۃ وکذا لو انتقل الی ثالث ثم اشتراہ منہ المتصدق فلا کراہۃ ہذا مذہبنا ومذہب الجمہور وقال
جماعۃ من العلماء النہی عن شراء صدقتہ للتحریم واللہ اعلم **باب تحریم الرجوع فی الصدقۃ والہبۃ بعد القبض الا ما وہبہ لولدہ وان سفل**
(قولہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یرجع فی صدقتہ کمثل الکلب یقیئ ثم یعود فی قیئہ فیاکلہ) ہذا ظاہر فی تحریم الرجوع فی الہبۃ والصدقۃ بعد اقباضہما وہو محمول علی ہبۃ الاجنبی اما اذا وہب لولدہ وان سفل فلہ الرجوع فیہ کما صرح فی حدیث
النعمان بن بشیر ولا رجوع فی ہبۃ الاخوۃ والاعمام وغیرہم من ذوی الارحام ہذا مذہب الشافعی وبہ قال مالک والاوزاعی وقال ابو حنیفۃ وآخرون یرجع کل واہب الا الولد وکل ذی رحم
محرم **باب کراہۃ تفضیل بعض الاولاد فی الہبۃ** (قولہ عن النعمان بن بشیر ان اباہ اتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نحلت ابنی ہذا غلاما کان لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا ابراهیم بن سعد عن ابن شهاب عن حمید بن عبد الرحمن ومحمد بن النعمان عن النعمان بن بشیر قال اتی بی ابی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی نحلت ابنی هذا غلاما فقال اکل بنیك نحلت قال لا قال فاردده حدثناه ابوبکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر عن ابن عیینة ح قال وحدثنا قتیبة وابن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنی اسحاق بن ابراهیم عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال نا معمر کلهم عن الزهری بهذا الاسناد اما یونس ومعمر ففی حدیثهما اکل بنیك وفی حدیث اللیث وابن عیینة اکل ولدك وروایة اللیث عن محمد بن النعمان وحمید بن عبد الرحمن ان بشیرا جاء بالنعمان حدثنا قتیبة بن سعید قال نا جریر عن هشام بن عروة عن ابیه قال نا النعمان بن بشیر قال قد اعطاه ابوه غلاما فقال له النبی صلی الله علیه وسلم هذا الغلام قال اعطانیه ابی قال فکل اخوته اعطیته کما اعطیت هذا قال لا قال فرده حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عباد بن العوام عن حصین عن الشعبی قال سمعت النعمان بن بشیر ح قال وحدثنا یحیی بن یحیی واللفظ له قال انا ابو الاحوص عن حصین عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال تصدق علی ابی ببعض ماله فقالت امی عمرة بنت رواحة لا ارضی حتی تشهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فانطلق ابی الی النبی صلی الله علیه وسلم لیشهده علی صدقتی فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم افعلت هذا بولدك کلهم قال لا قال اتقوا الله واعدلوا فی اولادکم فرجع ابی فرد تلك الصدقة حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر عن ابی حیان عن الشعبی عن النعمان بن بشیر ح قال وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر واللفظ له قال نا محمد بن بشر قال نا ابو حیان التیمی عن الشعبی قال حدثنی النعمان بن بشیر ان امه بنت رواحة سألت اباه بعض الموهوبة من ماله لابنها فالتوی بها سنة ثم بدا له فقالت لا ارضی حتی تشهد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ما وهبت لابنی فاخذ ابی بیدی وانا یومئذ غلام فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان امه هذا بنت رواحة اعجبها ان اشهدك علی الذی وهبت لابنها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بشیر الك ولد سوی هذا قال نعم قال اکلهم وهبت له مثل هذا قال لا قال فلا تشهدنی اذا فانی لا اشهد علی جور حدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا اسمعیل عن الشعبی عن النعمان بن بشیر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الك بنون سواه قال نعم قال فکلهم اعطیت مثل هذا قال لا قال فلا اشهد علی جور حدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا جریر عن عاصم الاحول عن الشعبی عن النعمان بن بشیر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لابیه لا تشهدنی علی جور حدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب وعبد الاعلی ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم ویعقوب الدورقی جمیعا عن ابن علیة واللفظ لیعقوب قال نا اسماعیل بن ابراهیم عن داود بن ابی هند عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال انطلق بی ابی یحملنی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله اشهد انی قد نحلت النعمان کذا وکذا من مالی فقال اکل بنیك قد نحلت مثل ما نحلت النعمان قال لا قال فاشهد علی هذا غیری ثم قال ایسرك ان یکونوا الیك فی البر سواء قال بلی قال فلا اذا حدثنا احمد بن عثمان النوفلی قال نا ازهر قال نا ابن عون عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال نحلنی ابی نحلا ثم اتی بی رسول الله صلی الله علیه وسلم لیشهده فقال اکل ولدك اعطیته هذا قال لا قال الیس تریدون منهم البر مثل ما تریدون منك قال بلی قال فانی لا اشهد قال ابن عون فحدثت به محمدا فقال انما حدثك انه قال قاربوا بین ابنائکم حدثنا احمد بن عبد الله بن یونس قال نا زهیر قال نا ابو الزبیر عن جابر قال قالت امرأة بشیر انحل ابنی غلامك واشهد لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان ابنة فلان سألتنی ان انحل ابنها غلامی وقالت اشهد لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الك اخوة قال نعم قال افکلهم اعطیت مثل ما اعطیته قال لا قال فلیس یصلح هذا وانی لا اشهد الا علی حق حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما رجل اعمر عمری له ولعقبه فانها للذی اعطیها لا ترجع الی الذی اعطاها لانه اعطی عطاء وقعت فیه المواریث حدثنا یحیی بن یحیی ومحمد بن رمح قالا انا اللیث ح قال وحدثنا قتیبة قال نا اللیث عن ابن شهاب عن ابی سلمة عن جابر بن عبد الله انه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اعمر رجلا عمری له ولعقبه فقد قطع قوله حقه فیها وهی لمن اعمر ولعقبه غیر ان یحیی قال فی اول حدیثه ایما رجل اعمر عمری فهی له ولعقبه

اکل ولدك نحلته مثل هذا فقال لا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فارجعه وفی روایة قال فاردده وفی روایة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم افعلت هذا بولدك کلهم قال لا قال اتقوا الله واعدلوا فی اولادکم قال فرجع ابی فرد تلك الصدقة وفی روایة قال فلا تشهدنی اذا فانی لا اشهد علی جور وفی روایة لا تشهدنی علی جور وفی روایة قال فاشهد علی هذا غیری وفی روایة قال فانی لا اشهد وفی روایة قال فلیس یصلح هذا وانی لا اشهد الا علی حق) اما قوله نحلت فمعناه وهبت وفی هذا الحدیث انه ینبغی ان یسوی بین اولاده فی الهبة ویهب لکل واحد منهم مثل الآخر ولا یفضل ویسوی بین الذکر والانثی وقال بعض اصحابنا یکون للذکر مثل حظ الانثیین والصحیح المشهور انه یسوی بینهما لظاهر الحدیث فلو فضل بعضهم او وهب لبعضهم دون بعض فمذهب الشافعی ومالك وابی حنیفة انه مکروه ولیس بحرام والهبة صحیحة وقال طاوس وعروة ومجاهد والثوری واحمد واسحق وداود هو حرام واحتجوا بروایة لا اشهد علی جور وبغیرها من الفاظ الحدیث واحتج الشافعی وموافقوه بقوله صلی الله علیه وسلم فاشهد علی هذا غیری قالوا ولو کان حراما او باطلا لما قال هذا الکلام فان قیل قاله تهدیدا قلنا الاصل فی کلام الشارع غیر هذا ویحتمل عند اطلاقه صیغة افعل علی الوجوب او الندب فان تعذر ذلك فعلی الاباحة واما قوله صلی الله علیه وسلم لا اشهد علی جور فلیس فیه انه حرام لان الجور هو المیل عن الاستواء والاعتدال وکل ما خرج عن الاعتدال فهو جور سواء کان حراما او مکروها وقد وضح بما قدمناه ان قوله صلی الله علیه وسلم اشهد علی هذا غیری دلیل علی انه لیس بحرام فیجب تاویل الجور علی انه مکروه کراهة تنزیه وفی هذا الحدیث ان هبة بعض الاولاد دون بعض صحیحة وانه ان لم یهب الباقین مثل هذا استحب رد الاول قال اصحابنا یستحب ان یهب الباقین مثل الاول فان لم یفعل استحب رد الاول ولا یجب وفیه جواز رجوع الوالد فی هبة الولد والله اعلم (قوله سألت اباه بعض الموهوبة) هکذا هو فی معظم النسخ وفی بعضها بعض الموهبة وکلاهما صحیح وتقدیر الاول بعض الاشیاء الموهوبة (قوله فالتوی بها سنة) ای مطلها (قوله صلی الله علیه وسلم قاربوا بین اولادکم) قال القاضی رویناه قاربوا بالباء من المقاربة وبالنون من القران ومعناهما صحیح ای سووا بینهم فی اصل العطاء وفی قدره (قوله انحل ابنی غلامك) هو بفتح الحاء یقال نحل ینحل کذهب یذهب **باب العمری** (قوله صلی الله علیه وسلم ایما رجل اعمر عمری له ولعقبه فانها للذی اعطیها لا ترجع الی الذی اعطاها لانه اعطی عطاء وقعت فیه المواریث وفی روایة من اعمر رجلا

حدثنی عبد الرحمن بن بشر العبدی قال نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی ابن شہاب عن العمری وسنتہا عن حدیث ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان جابر بن عبد اللہ الانصاری اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اعمر رجلا عمری لہ ولعقبہ فقال قد اعطیتکہا وعقبک ما بقی منکم احد فانہا لمن اعطیہا وانہا لا ترجع الی صاحبہا من اجل انہ اعطی عطاء وقعت فیہ المواریث حدثنا اسحاق بن ابراہیم وعبد بن حمید واللفظ لعبد قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزہری عن ابی سلمۃ عن جابر قال انما العمری التی اجاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول ہی لک ولعقبک فاما اذا قال ہی لک ما عشت فانہا ترجع الی صاحبہا قال معمر وکان الزہری یفتی بہ حدثنا محمد بن رافع قال نا ابن ابی فدیک عن ابن ابی ذئب عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن جابر وہو ابن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فیمن اعمر عمری لہ ولعقبہ فہی لہ بتلۃ لا یجوز للمعطی فیہا شرط ولا ثنیا قال ابو سلمۃ لانہ اعطی عطاء وقعت فیہ المواریث فقطعت المواریث شرطہ حدثنا عبید اللہ ابن عمر القواریری قال نا خالد بن الحارث قال نا ہشام عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری لمن وہبت لہ وحدثناہ محمد بن المثنی قال نا معاذ بن ہشام قال حدثنی ابی عن یحیی بن ابی کثیر قال نا ابو سلمۃ بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد اللہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بمثلہ حدثنا احمد بن یونس قال نا زہیر قال نا ابو الزبیر عن جابر یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح قال وحدثنا یحیی بن یحیی واللفظ لہ قال انا ابو خیثمۃ عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسکوا علیکم اموالکم ولا تفسدوہا فانہ من اعمر عمری فہی للذی اعمرہا حیا ومیتا ولعقبہ

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا محمد بن بشر قال نا حجاج بن ابی عثمان ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ واسحاق بن ابراہیم عن وکیع عن سفیان ح قال وحدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد قال حدثنی ابی عن جدی عن ایوب کل ہؤلاء عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث ابی خیثمۃ وفی حدیث ایوب من الزیادۃ قال جعل الانصار یعمرون المہاجرین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسکوا علیکم اموالکم

حدثنی محمد بن رافع واسحاق بن منصور واللفظ لابن رافع قالا نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر عن جابر قال اعمرت امرأۃ بالمدینۃ حائطا لہا ابنا لہا ثم توفی وتوفیت بعدہ وترک ولدا ولہ اخوۃ بنون للمعمرۃ فقال ولد المعمرۃ رجع الحائط الینا وقال بنو المعمر بل کان لابینا حیاتہ وموتہ فاختصموا الی طارق مولی عثمان فدعا جابرا فشہد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعمری لصاحبہا فقضی بذلک طارق ثم کتب الی عبد الملک فاخبرہ بذلک واخبرہ بشہادۃ جابر فقال عبد الملک صدق جابر فامضی ذلک طارق فان ذلک الحائط لبنی المعمر حتی الیوم حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ واسحاق بن ابراہیم واللفظ لابی بکر قال اسحق انا وقال ابو بکر نا سفیان بن عیینۃ عن عمرو عن سلیمان ابن یسار ان طارقا قضی بالعمری للوارث لقول جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد ابن جعفر قال نا شعبۃ قال سمعت قتادۃ یحدث عن عطاء عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزۃ حدثنا یحیی بن حبیب الحارثی قال نا خالد یعنی ابن الحارث قال نا سعید عن قتادۃ عن عطاء عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال العمری میراث لاہلہا حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن قتادۃ عن النضر بن انس عن بشیر بن نہیک عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزۃ وحدثنیہ یحیی بن حبیب قال نا خالد یعنی ابن الحارث قال نا سعید عن قتادۃ بہذا الاسناد غیر انہ قال میراث لاہلہا او قال جائزۃ حدثنا ابو خیثمۃ زہیر بن حرب ومحمد بن المثنی العنزی واللفظ لابن المثنی قالا نا یحیی وہو ابن سعید القطان عن عبید اللہ قال اخبرنی نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عمری لہ ولعقبہ فقد قطع قولہ حقہ فیہا وہی لمن اعمر ولعقبہ وفی روایۃ قال جابر انما العمری التی اجاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول ہی لک ولعقبک فاما اذا قال ہی لک ما عشت فانہا ترجع الی صاحبہا وفی روایۃ عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری لمن وہبت لہ وفی روایۃ العمری جائزۃ وفی روایۃ العمری میراث قال الشارح قال اصحابنا وغیرہم من العلماء العمری قولہ اعمرتک ہذہ الدار مثلا او جعلتہا لک عمرک او حیاتک او ما عشت او حییت او بقیت او ما یفید ہذا المعنی واما عقب الرجل فبکسر القاف ویجوز اسکانہا مع فتح العین ومع کسرہا کما فی نظائرہ والعقب ہم اولاد الانسان ما تناسلوا قال اصحابنا العمری ثلثۃ احوال احدہا ان یقول اعمرتک ہذہ الدار فاذا مت فہی لورثتک او لعقبک فتصح بلا خلاف ویملک بہذا اللفظ رقبۃ الدار وہی ہبۃ لکنہا بعبارۃ طویلۃ فاذا مات فالدار لورثتہ فان لم یکن لہ وارث فلبیت المال ولا تعود الی الواہب بحال خلاف لمالک الحال الثانی ان یقتصر علی قولہ جعلتہا لک عمرک ولا یتعرض لما سواہ ففی صحۃ ہذا العقد قولان للشافعی اصحہما وہو الجدید صحتہ ولہ حکم الحال الاول والثانی وہو القدیم انہ باطل وقال بعض اصحابنا انما قول القدیم ان الدار تکون للمعمر حیاتہ فاذا مات عادت الی الواہب او ورثتہ لانہ خصہ بہا حیوتہ فقط وقال بعضہم القدیم انہا عاریۃ یستردہا الواہب متی شاء فاذا مات عادت الی ورثتہ الثالث ان یقول جعلتہا لک عمرک فاذا مت عادت الی او الی ورثتی ان کنت مت ففی صحتہ خلاف عند اصحابنا منہم من ابطلہ والاصح عندہم صحتہ ویکون لہ حکم الحال الاول واعتمدوا علی الاحادیث الصحیحۃ المطلقۃ العمری جائزۃ وعدلوا عن قیاس الشروط الفاسدۃ والاصح الصحۃ فی جمیع الاحوال وان الموہوب لہ یملکہا ملکا تاما یتصرف فیہا بالبیع وغیرہ من التصرفات ہذا مذہبنا وقال احمد تصح العمری المطلقۃ دون الموقتۃ وقال مالک فی اشہر الروایات عنہ العمری فی جمیع الاحوال تملیک لمنافع الدار مثلا ولا یملک فیہا رقبۃ الدار بحال وقال ابو حنیفۃ بالصحۃ کنحو مذہبنا وبہ قال الثوری والحسن بن صالح وابو عبید وحجۃ الشافعی وموافقیہ ہذہ الاحادیث الصحیحۃ واللہ اعلم (قولہ فہی لہ بتلۃ) ای عطیۃ ماضیۃ غیر راجعۃ الی الواہب (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم امسکوا علیکم اموالکم ولا تفسدوہا الی آخرہ) المراد بہ اعلامہم ان العمری ہبۃ صحیحۃ تامۃ یملکہا الموہوب لہ ملکا تاما لا یعود الی الواہب ابدا فاذا علموا ذلک فمن شاء اعمر ودخل علی بصیرۃ ومن شاء ترک لانہم کانوا یتوہمون انہا کالعاریۃ یرجع فیہا وہذا دلیل للشافعی وموافقیہ واللہ اعلم (قولہ اختصموا الی طارق مولی عثمان) ہو طارق بن عمرو ولاہ عبد الملک بن مروان المدینۃ بعد امارۃ ابن الزبیر کتاب الوصیۃ قال الازہری ہی مشتقۃ من وصیت الشیء اوصیہ اذا وصلتہ وسمیت وصیۃ لانہ وصل ما کان فی حیوتہ بما بعدہ ویقال وصی واوصی ایضا والاسم الوصیۃ والوصاۃ واعلم ان اول کتاب الوصیۃ ہو ابتداء الفوات الثانی من المواضع الثلاثۃ التی فاتت ابراہیم بن محمد بن سفیان صاحب مسلم

قال ما حق امرئ مسلم له شئ یرید ان یوصی فیه یبیت لیلتین الا ووصیته مکتوبة عنده **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبدة بن سلیمان
وعبد الله بن نمیر ح قال وثنا ابن نمیر قال حدثنی ابی کلاهما عن عبید الله بهذا الاسناد غیر انهما قالا له شئ یوصی فیه ولم یقولا یرید ان
یوصی فیه **وحدثنی** ابو کامل الجحدری قال نا حماد یعنی ابن زید ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا اسمعیل یعنی ابن علیة کلاهما عن
ایوب ح قال وحدثنی ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنی هارون بن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال اخبرنی
اسامة بن زید اللیثی ح قال وحدثنا محمد بن رافع قال نا ابن ابی فدیك قال انا هشام یعنی ابن سعد کلهم عن نافع عن ابن عمر عن النبی
صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث عبید الله وقالوا جمیعا له شئ یوصی فیه الا فی حدیث ایوب فانه قال یرید ان یوصی فیه کروایة یحیی عن
عبید الله **حدثنا** هارون بن معروف قال نا ابن وهب قال اخبرنی عمرو وهو ابن الحارث عن ابن شهاب عن سالم عن ابیه انه سمع رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شئ یوصی فیه یبیت ثلث لیال الا ووصیته عنده مکتوبة قال عبد الله بن عمر ما مرت علی لیلة منذ سمعت رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال ذلك الا وعندی وصیتی **حدثنیه** ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنی عبد الملك
ابن شعیب بن اللیث قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل ح قال وحدثنا ابن ابی عمر وعبد بن حمید قالا حدثنا عبد الرزاق قال انا معمر
کلهم عن الزهری بهذا الاسناد نحو حدیث عمرو بن الحارث **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی قال انا ابراهیم بن سعد عن ابن شهاب عن عامر بن سعد عن
ابیه قال عادنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع من وجع اشفیت منه علی الموت قلت یا رسول الله بلغ بی ما تری من الوجع وانا
ذو مال ولا یرثنی الا ابنة لی واحدة افاتصدق بثلثی مالی قال لا قلت افاتصدق بشطره قال لا الثلث والثلث کثیر انك ان تذر ورثتك
اغنیاء خیر من ان تذرهم عالة یتکففون الناس ولست تنفق نفقة تبتغی بها وجه الله الا اجرت بها حتی اللقمة تجعلها فی فی امرأتك قال
قلت یا رسول الله اخلف بعد اصحابی قال انك لن تخلف فتعمل عملا تبتغی به وجه الله الا ازددت به درجة ورفعة ولعلك

تثنا

تثنا

تثنی

بلغنی

وقد سبق بیان هذه المواضع فی الفصول التی فی اول هذا الشرح وسبق احد المواضع فی کتاب الحج وهذا اول الثانی وهو قول مسلم ثنا ابو خیثمة زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی العنزی واللفظ لابن مثنی
قالا ثنا یحیی وهو ابن سعید القطان عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر (قوله صلی الله علیه وسلم ما حق امرئ مسلم له شئ یریدان یوصی فیه یبیت لیلتین الا ووصیته مکتوبة عنده) وفی روایة ثلث لیال
فیه الحث علی الوصیة وقد اجمع المسلمون علی الامر بها لکن مذهبنا ومذهب الجماهیر انها مندوبة لا واجبة وقال داود وغیره من اهل الظاهر هی واجبة لهذا الحدیث ولا دلالة لهم فیه فلیس فیه تصریح بایجابها
لکن ان کان علی الانسان دین او حق او عنده ودیعة ونحوها لزمه الایصاء بذلك قال الشافعی رحمه الله ثم معنی الحدیث ما الحزم والاحتیاط للمسلم الا ان تکون وصیته مکتوبة عنده ویستحب تعجیلها وان یکتبها
فی صحة ویشهد علیه فیها ویکتب فیها ما یحتاج الیه فان تجدد امر یحتاج الی الوصیة به الحقه بها قالوا ولا یکلف ان یکتب کل یوم محقرات المعاملات وجزئیات الامور المتکررة واما (قوله صلی الله علیه وسلم ووصیته
مکتوبة عنده) فمعناه مکتوبة وقد اشهد علیه بها الا انه یقتصر علی الکتابة بل لا یعمل بها ولا ینفع الا اذا کان اشهد علیه بها هذا مذهبنا ومذهب الجمهور وقال الامام محمد بن نصر المروزی من اصحابنا یکفی الکتاب
من غیر اشهاد لظاهر الحدیث والله اعلم (قوله فی حدیث سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه عادنی رسول الله صلی الله علیه وسلم من وجع اشفیت منه علی الموت) فیه استحباب عیادة المریض وانها
مستحبة للامام کاستحبابها لاحاد الناس ومعنی اشفیت علی الموت ای قاربته واشرفت علیه یقال اشفی علیه واشاف قاله الهروی قال ابن قتیبة لا یقال اشفی الا فی الشر قال ابراهیم الحربی الوجع
اسم لکل مرض وفیه جواز ذکر المریض ما یجده لغرض صحیح من مداواة او دعاء صالح او وصیة او استفتاء عن حاله ونحو ذلك وانما یکره من ذلك ما کان علی سبیل التسخط ونحوه فانه قادح فی اجر مرضه (قوله
وانا ذو مال) دلیل علی اباحة جمع المال لان هذه الصیغة لا تستعمل فی العرف الا لمال کثیر (قوله ولا یرثنی الا ابنة لی) ای ولا یرثنی من الولد وخواص الورثة والا فقد کان له عصبة وقیل معناه
لا یرثنی من اصحاب الفروض (قوله افاتصدق بثلثی مالی قال لا قلت افاتصدق بشطره قال لا الثلث والثلث کثیر) وقع فی بعض الروایات کثیر بالمثلثة وفی بعض بالموحدة وکلاهما صحیح قال
القاضی یجوز نصب الثلث الاول ورفعه اما النصب فعلی الاغراء او علی تقدیر فعل ای اعط الثلث واما الرفع فعلی انه فاعل ای یکفیك الثلث او انه مبتدأ وحذف خبره او خبر محذوف المبتدأ وفی هذا الحدیث
مراعاة العدل بین الورثة والوصیة قال اصحابنا وغیرهم من العلماء ان کانت الورثة اغنیاء استحب ان یوصی بالثلث تبرعا وان کانوا فقراء استحب ان ینقص من الثلث واجمع العلماء فی هذه الاعصار
علی ان من له وارث لا تنفذ وصیته بزیادة علی الثلث الا باجازته واجمعوا علی نفوذها باجازته فی جمیع المال واما من لا وارث له فمذهبنا ومذهب الجمهور انه لا یصح وصیته فیما زاد علی الثلث وجوزه ابو
حنیفة واصحابه واسحق واحمد فی احدی الروایتین عنه وروی عن علی وابن مسعود رضی الله عنهما واما (قوله افاتصدق بثلثی مالی) یحتمل انه اراد بالصدقة الوصیة ویحتمل انه اراد الصدقة المنجزة وهما عندنا وعند العلماء کافة سواء
لا ینفذ ما زاد علی الثلث الا برضی الوارث وخالف اهل الظاهر فقالوا للمریض مرض الموت ان یتصدق بکل ماله ویتبرع به کالصحیح ودلیل الجمهور ظاهر حدیث الثلث کثیر مع حدیث الذی اعتق ستة اعبد فی
مرضه فاعتق النبی صلی الله علیه وسلم اثنین وارق اربعة (قوله صلی الله علیه وسلم انك ان تذر ورثتك اغنیاء خیر من ان تذرهم عالة یتکففون الناس) العالة الفقراء ویتکففون یسألون الناس فی الفهم
قال القاضی روینا قوله ان تذر ورثتك بفتح الهمزة وکسرها وکلاهما صحیح وفی هذا الحدیث حث علی صلة الارحام والاحسان الی الاقارب والشفقة علی الورثة وان صلة القریب الاقرب بالاحسان الیه افضل
من الابعد واستدل به بعضهم علی ترجیح الغنی علی الفقیر (قوله صلی الله علیه وسلم ولست تنفق نفقة تبتغی بها وجه الله تعالی الا اجرت بها حتی اللقمة تجعلها فی فی امرأتك) فیه استحباب الانفاق فی وجوه الخیر و
فیه ان الاعمال بالنیات وانه انما یثاب علی عمله بنیته وفیه ان الانفاق علی العیال یثاب علیه اذا قصد به وجه الله تعالی وفیه ان المباح اذا قصد به وجه الله تعالی صار طاعة ویثاب علیه وقد نبه صلی الله علیه وسلم علی هذا بقوله
صلی الله علیه وسلم حتی اللقمة تجعلها فی فی امرأتك لان زوجة الانسان هی من اخص حظوظه الدنیویة وشهواته وملاذه المباحة واذا وضع اللقمة فی فیها فانما یکون ذلك فی العادة عند الملاعبة
والملاطفة والتلذذ بالمباح فهذه الحالة ابعد الاشیاء عن الطاعة وامور الآخرة ومع هذا فاخبر صلی الله علیه وسلم انه اذا قصد بهذه اللقمة وجه الله تعالی حصل له الاجر بذلك فغیر هذه الحالة اولی بحصول الاجر
اذا اراد وجه الله تعالی ویتضمن ذلك ان الانسان اذا فعل شیئا اصله علی الاباحة وقصد به وجه الله تعالی یثاب علیه فی ذلك کالاکل بنیة التقوی علی طاعة الله تعالی والنوم للاستراحة لیقوم الی العبادة
نشیطا والاستمتاع بزوجته وجاریته لیکف نفسه وبصره ونحوهما عن الحرام ولیقضی حقها ولیحصل ولدا صالحا ونحو هذا معنی قوله صلی الله علیه وسلم وفی بضع احدکم صدقة والله اعلم (قوله قلت یا رسول الله
اخلف بعد اصحابی قال انك لن تخلف فتعمل عملا تبتغی به وجه الله تعالی الا ازددت به درجة ورفعة) فقال القاضی معناه اخلف بمکة بعد اصحابی فقاله اما اشفاقا من موته بمکة لکونه اجر منها وترکها لله تعالی فخشی ان یقع
ذلك فی هجرته او فی ثوابه علیها او خشی بقاءه بمکة بعد انصراف النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه الی المدینة وتخلف عنهم بسبب المرض وکانوا یکرهون الرجوع فیما ترکوه لله تعالی ولهذا جاء فی روایة اخری

تخلف حتی ینفع بک اقوام ویضر بک آخرون اللهم امض لاصحابی هجرتهم ولا تردهم علی اعقابهم لکن البائس سعد بن خولة قال رثی له رسول الله صلی الله
علیه وسلم من ان توفی بمکة **حدثنا** قتیبة بن سعید وابوبکر بن ابی شیبة قالا نا سفیان بن عیینة ح قال وحدثنی ابو الطاهر وحرملة قالا نا ابن وهب قال اخبرنی
یونس ح قال وحدثنی اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر کلهم عن الزهری بهذا الاسناد نحوه **وحدثنی** اسحاق بن منصور
قال نا ابو داود الحفری عن سفیان عن سعد بن ابراهیم عن عامر بن سعد عن سعد قال دخل النبی صلی الله علیه علی یعودنی فذکر بمعنی حدیث الزهری ولم یذکر
قول النبی صلی الله علیه فی سعد بن خولة غیر انه قال وکان یکره ان یموت بالارض التی هاجر منها **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا الحسن بن موسی قال نا
زهیر قال نا سماک بن حرب قال حدثنی مصعب بن سعد عن ابیه قال مرضت فارسلت الی النبی صلی الله علیه وسلم فقلت دعنی اقسم مالی حیث شئت فابی
قلت فالنصف فابی قلت فالثلث قال فسکت بعد الثلث قال فکان بعد الثلث جائزا **وحدثنی** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة
عن سماک بهذا الاسناد نحوه ولم یذکر فکان بعد الثلث جائزا **وحدثنی** القاسم بن زکریا قال نا حسین بن علی عن زائدة عن عبد الملک بن عمیر عن مصعب
ابن سعد عن ابیه قال عادنی النبی صلی الله علیه فقلت اوصی بمالی کله فقال لا قلت فالنصف فقال لا فقلت ابالثلث فقال نعم والثلث کثیر **وحدثنا**
محمد بن ابی عمر المکی قال نا الثقفی عن ایوب السختیانی عن عمرو بن سعید عن حمید بن عبد الرحمن الحمیری عن ثلاثة من ولد سعد کلهم یحدثه عن ابیه ان
النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی سعد یعوده بمکة فبکی فقال ما یبکیک فقال قد خشیت ان اموت بالارض التی هاجرت منها کما مات سعد بن خولة
فقال النبی صلی الله علیه اللهم اشف سعدا اللهم اشف سعدا ثلاث مرات قال یا رسول الله ان لی مالا کثیرا وانما یرثنی ابنتی افاوصی بمالی کله قال لا قال
فبالثلثین قال لا قال فبالنصف قال لا قال فبالثلث قال الثلث والثلث کثیر ان صدقتک من مالک صدقة وان نفقتک علی عیالک صدقة وان ما
تاکل امرأتک من مالک صدقة وانک ان تدع اهلک بخیر او قال بعیش خیر من ان تدعهم یتکففون الناس وقال بیده **وحدثنی** ابو الربیع العتکی
قال نا حماد قال نا ایوب عن عمرو بن سعید عن حمید بن عبد الرحمن الحمیری عن ثلاثة من ولد سعد قالوا مرض سعد بمکة فاتاه رسول الله صلی الله علیه
وسلم یعوده بنحو حدیث الثقفی **وحدثنی** محمد بن المثنی قال نا عبد الاعلی قال نا هشام عن محمد عن حمید بن عبد الرحمن قال حدثنی ثلاثة من ولد
سعد بن مالک کلهم یحدثنیه مثل حدیث صاحبه قال مرض سعد بمکة فاتاه النبی صلی الله علیه وسلم یعوده بنحو حدیث عمرو بن سعید عن حمید
الحمیری **حدثنی** ابراهیم بن موسی الرازی قال انا عیسی یعنی ابن یونس ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا وکیع

اخلف عن هجرتی قال القاضی قیل کان حکم الهجرة باقیا بعد الفتح لهذا الحدیث وقیل انما کان ذلک لمن کان هاجر قبل الفتح فاما من هاجر بعده فلا واما قوله صلی الله علیه وسلم انک لن تخلف فتعمل عملا
فالمراد بالتخلف طول العمر والبقاء فی الحیوة بعد جماعات من اصحابه وفی هذا الحدیث فضیلة طول العمر للازدیاد من العمل الصالح والحث علی ارادة وجه الله تعالی بالاعمال والله تعالی اعلم (قوله صلی الله علیه
وسلم ولعلک تخلف حتی ینفع بک اقوام ویضر بک آخرون) وفی بعض النسخ ینتفع بزیادة التاء وهذا الحدیث من المعجزات فان سعدا رضی الله عنه عاش حتی فتح العراق وغیره وانتفع به اقوام
فی دینهم ودنیاهم وتضرر به الکفار فی دینهم ودنیاهم فانهم قتلوا وصاروا الی جهنم وسبیت نساؤهم واولادهم وغنمت اموالهم وبلادهم وولی العراق فاهتدی علی یدیه خلائق وتضرر به خلائق باقامته
الحق فیهم من الکفار ونحوهم قال القاضی قیل لا یحبط اجر هجرة المهاجر بقاؤه بمکة وموته بها اذا کان لضرورة وانما کان یحبطه ما کان بالاختیار قال وقال قوم موت المهاجر بمکة محبط لهجرته کیف ما کان
قال وقیل لم تفرض الهجرة الا علی اهل مکة خاصة (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم امض لاصحابی هجرتهم ولا تردهم علی اعقابهم) قال القاضی استدل به بعضهم علی ان بقاء المهاجر بمکة کیف
کان قادح فی هجرته قال ولا دلیل فیه عندی لانه یحتمل انه دعا لهم دعاء عاما ومعنی امض لاصحابی هجرتهم ای اتمها ولا تبطلها ولا تردهم علی اعقابهم بترک هجرتهم ورجوعهم عن مستقیم حالهم المرضیة (قوله
صلی الله علیه وسلم لکن البائس سعد بن خولة) البائس هو الذی علیه اثر البؤس وهو الفقر والقلة (قوله رثی له رسول الله صلی الله علیه وسلم ان مات بمکة) قال العلماء هذا من کلام الراوی وبیس
هو من کلام النبی صلی الله علیه وسلم بل انتهی کلامه صلی الله علیه وسلم بقوله لکن البائس سعد بن خولة فقال الراوی تفسیرا لمعنی هذا الکلام انه یرثیه النبی صلی الله علیه وسلم ویتوجع له ویرق علیه لکونه
مات بمکة واختلفوا فی قائل هذا الکلام من هو فقیل هو سعد بن ابی وقاص وقد جاء مفسرا فی بعض الروایات قال القاضی واکثر ما جاء انه من کلام الزهری قال واختلفوا فی قصة سعد بن
خولة فقیل لم یهاجر من مکة حتی مات بها قاله عیسی بن دینار وغیره وذکر البخاری انه هاجر وشهد بدرا ثم انصرف الی مکة ومات بها وقال ابن هشام انه هاجر الی الحبشة الهجرة الثانیة وشهد بدرا
وغیرها وتوفی بمکة فی حجة الوداع سنة عشر وقیل توفی بها سنة سبع فی الهدنة خرج مختارا من المدینة الی مکة فعلی هذا وعلی قول عیسی بن دینار سبب بؤسه سقوط هجرته لرجوعه مختارا وموته بها
وعلی قول الآخرین سبب بؤسه موته بمکة علی ای حال کان وان لم یکن باختیاره لما فاته من الاجر والثواب الکامل بالموت فی دار هجرته والغربة عن وطنه الذی هجره لله تعالی قال القاضی و
قد روی فی هذا الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم خلف مع سعد بن ابی وقاص رجلا وقال له ان توفی بمکة فلا تدفنه بها وقد ذکر مسلم فی الروایة الاخری انه کان یکره ان یموت فی الارض
التی هاجر منها وفی روایة اخری لمسلم قال سعد بن ابی وقاص خشیت ان اموت بالارض التی هاجرت منها کما مات سعد بن خولة وسعد بن خولة هذا هو زوج سبیعة الاسلمیة وفی حدیث سعد
هذا جواز تخصیص عموم الوصیة المذکورة فی القرآن بالسنة وهو قول جمهور الاصولیین وهو الصحیح (قوله ثنا ابو داود الحفری) هو بحاء مهملة ثم فاء مفتوحتین منسوب الی الحفر بفتح الحاء والفاء وهی محلة
بالکوفة کان ابو داود یسکنها هکذا ذکره ابو حاتم بن حبان وابو سعد السمعانی وغیرهما واسم ابی داود هذا عمر بن سعد الثقة الزاهد الصالح العابد قال علی بن المدینی ما اعلم انی رایت بالکوفة اعبد من
ابی داود الحفری وقال وکیع ان کان لیدفع باحدی زماننا یعنی البلاء والتوازل فبابی داود توفی سنة ثلث وقیل سنة ست ومائتین رحمه الله (قوله عن حمید بن عبد الرحمن الحمیری عن
ثلاثة من ولد سعد کلهم یحدثه عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی سعد یعوده بمکة) وفی الروایة الاخری عن حمید عن ثلاثة من ولد سعد قالوا مرض سعد بمکة فاتاه رسول الله صلی الله
علیه وسلم یعوده فهذه الروایة مرسلة والاولی متصلة لان اولاد سعد تابعیون وانما ذکر مسلم هذه الروایات المختلفة فی وصله وارساله لیبین اختلاف الرواة فی ذلک قال القاضی هذا وشبهه
من العلل التی وعد مسلم فی خطبة کتابه انه یذکرها فی مواضعها فظن ظانون انه یاتی بها مفردة وانه توفی قبل ذکرها والصواب انه ذکرها فی تضاعیف کتابه کما اوضحناه فی اول هذا الشرح
ولا یقدح هذا الخلاف فی صحة هذه الروایة ولا فی صحة اصل الحدیث لان اصل الحدیث ثابت من طرق من غیر جهة حمید عن اولاد سعد وثبت وصله عنهم فی بعض الطرق التی ذکرها
مسلم وقد قدمنا فی اول هذا الشرح ان الحدیث اذا روی متصلا ومرسلا فالصحیح الذی علیه المحققون انه محکوم باتصاله لانها زیادة ثقة وقد عرض الدارقطنی بتضعیف

ح قال وحدثنا ابوکریب قال نا ابن نمیر کلهم عن هشام بن عروة عن ابیه عن ابن عباس قال لوان الناس غضوا من الثلث الی الربع فان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الثلث والثلث کثیر وفی حدیث وکیع کبیرا وکثیر حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة بن سعید وعلی بن حجر قالوا نا اسمعیل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رجلا قال للنبی صلی الله علیه وسلم ان ابی مات وترک مالا ولم یوص فهل یکفر عنه ان تصدق عنه قال نعم حدثنا زهیر بن حرب قال نا یحیی بن سعید عن هشام اخبرنی ابی عن عائشة ان رجلا قال للنبی صلی الله علیه وسلم ان امی افتلتت نفسها وانی اظنها لو تکلمت تصدقت فلی اجر ان تصدقت عنها قال نعم حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا محمد بن بشر قال نا هشام عن ابیه عن عائشة ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان امی افتلتت نفسها ولم توص واظنها لو تکلمت تصدقت افلها اجر ان تصدقت عنها قال نعم وحدثناه ابوکریب قال نا ابو اسامة ح قال وثنا الحکم بن موسی قال نا شعیب بن اسحاق ح قال وحدثنی امیة بن بسطام قال نا یزید یعنی ابن زریع قال نا روح وهو ابن القاسم ح قال وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا جعفر بن عون کلهم عن هشام بن عروة بهذا الاسناد اما ابو اسامة وروح ففی حدیثهما فهل لی اجر کما قال یحیی بن سعید واما شعیب وجعفر ففی حدیثهما افلها اجر کروایة ابن بشر حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة یعنی ابن سعید وابن حجر قالوا نا اسمعیل بن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة الا من صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال انا سلیم بن اخضر عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فاتی النبی صلی الله علیه وسلم یستامره فیها فقال یا رسول الله انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط هو انفس عندی منه فما تامرنی به قال ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها قال فتصدق بها عمر انه لا یباع اصلها ولا یبتاع ولا یورث ولا یوهب قال فتصدق عمر فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل الله وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیها ان یاکل منها بالمعروف او یطعم صدیقا غیر متمول فیه قال فحدثت هذا الحدیث محمدا فلما بلغت هذا المکان غیر متمول فیه قال محمد غیر متاثل مالا قال ابن عون وانبانی من قرأ هذا الکتاب ان فیه غیر متاثل مالا حدثناه ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن ابی زائدة ح قال وثنا اسحاق قال انا ازهر السمان ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی کلهم عن ابن عون بهذا الاسناد مثله غیر ان حدیث ابن ابی زائدة وازهر انتهی عند قوله او یطعم صدیقا غیر متمول فیه ولم یذکر ما بعده وحدیث ابن ابی عدی فیه ما ذکر سلیم قوله فحدثت بهذا الحدیث محمدا الی آخره وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا ابو داود الحفری عمر بن سعد عن سفیان عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر عن عمر قال اصبت ارضا من ارض خیبر فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت اصبت ارضا لم اصب مالا احب الی ولا انفس عندی منها وساق الحدیث بمثل حدیثهم ولم یذکر فحدثت محمدا وما بعده

هذه الروایة وقد سبق الجواب عن اعتراضه الآن وفی مواضع نحو هذا والله اعلم (قوله عن ابن عباس قال لوان الناس غضوا من الثلث الی الربع فان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الثلث والثلث کثیر (قوله غضوا) بالغین والضاد المعجمتین ای نقصوا وفیه استحباب النقص عن الثلث وبه قال جمهور العلماء مطلقا ومذهبنا انه ان کان ورثته اغنیاء استحب الایصاء بالثلث والا فیستحب النقص منه وعن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه انه اوصی بالخمس وعن علی رضی الله عنه نحوه وعن ابن عمر واسحق بالربع وقال آخرون بالسدس وآخرون بدونه وقال آخرون بالعشر وقال ابراهیم النخعی رحمه الله تعالی کانوا یکرهون الوصیة بمثل نصیب احد الورثة وروی عن علی وابن عباس وعائشة وغیرهم انه یستحب لمن له ورثة ومال قلیل ترک الوصیة (قوله فی اسناد هذا الحدیث وحدثنا ابن کریب قال حدثنا ابن نمیر کلهم عن هشام بن عروة عن ابیه عن ابن عباس) هکذا هو فی نسخ بلادنا وهی من روایة الجلودی ففی جمیعها ابوکریب وذکر القاضی انه وقع فی نسخة ابن ماهان ابوکریب کما ذکرناه وفی نسخة الجلودی ابوبکر بن ابی شیبة بدل ابی کریب والصواب ما قدمناه والله اعلم باب وصول ثواب الصدقات الی المیت (قوله ان ابی مات وترک مالا ولم یوص فهل یکفر عنه ان تصدق عنه قال نعم وفی روایة ان امی افتلتت نفسها وانی اظنها لو تکلمت تصدقت فلی اجر ان تصدق عنها قال نعم) قوله افتلتت بالفاء وضم التاء ای ماتت بغتة وفجاءة والفتلة والافتلات ما کان بغتة واما قوله نفسها فبرفع السین ونصبها هکذا ضبطوه وهما صحیحان الرفع علی ما لم یسم فاعله والنصب علی المفعول الثانی واما قوله اظنها لو تکلمت تصدقت معناه لما علمه من حرصها علی الخیر او لما علمه من رغبتها فی الوصیة وفی هذا الحدیث جواز الصدقة عن المیت واستحبابها وان ثوابها یصله وینفعه وینفع المتصدق ایضا وهذا کله اجمع علیه المسلمون وسبقت المسئلة فی اول هذا الشرح فی شرح مقدمة صحیح مسلم وهذه الاحادیث مخصصة لعموم قوله تعالی وان لیس للانسان الا ما سعی واجمع المسلمون علی انه لا یجب علی الوارث التصدق عن میته صدقة التطوع بل هی مستحبة واما الحقوق المالیة الثابتة علی المیت فان کان له ترکة وجب قضاؤها منها سواء اوصی بها المیت ام لا ویکون ذلک من راس المال سواء دیون الله تعالی کالزکوة والحج والنذر والکفارة وبدل الصوم ونحو ذلک ودین الآدمی فان لم یکن للمیت ترکة لم یلزم الوارث قضاء دینه لکن یستحب له ولغیره قضاؤه (قوله فهل یکفر عنه ان تصدق عنه ای هل تکفر صدقتی عنه سیاته والله اعلم باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته (قوله صلی الله علیه وسلم اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاثة الا من صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له) قال العلماء معنی الحدیث ان عمل المیت ینقطع بموته وینقطع تجدد الثواب له الا فی هذه الاشیاء الثلاثة لکونه کان سببها فان الولد من کسبه وکذلک العلم الذی خلفه من تعلیم او تصنیف وکذلک الصدقة الجاریة وهی الوقف وفیه فضیلة الزواج لرجاء ولد صالح وقد سبق بیان اختلاف احوال الناس فیه واوضحنا ذلک فی کتاب النکاح وفیه دلیل لصحة اصل الوقف وعظیم ثوابه وبیان فضیلة العلم والحث علی الاستکثار منه والترغیب فی توریثه بالتعلیم والتصنیف والایضاح وانه ینبغی ان یختار من العلوم الانفع فالانفع وفیه ان الدعاء یصل ثوابه الی المیت وکذلک الصدقة وهما مجمع علیهما وکذلک قضاء الدین کما سبق واما الحج فیجزی عن المیت عند الشافعی وموافقیه وهذا داخل فی قضاء الدین ان کان حجا واجبا وان کان تطوعا وصی به فهو من باب الوصایا واما اذا مات وعلیه صیام فالصحیح ان الولی یصوم عنه وان لم یطعم عنه وسبقت المسئلة فی کتاب الصیام واما قراءة القرآن وجعل ثوابها للمیت والصلوة عنه ونحوها فمذهب الشافعی والجمهور انها لا یلحق المیت وفیها خلاف وسبق ایضاحه فی اول هذا الشرح فی شرح مقدمة صحیح مسلم باب الوقف (قوله اصاب عمر ارضا بخیبر فاتی النبی صلی الله علیه وسلم یستامره فیها فقال یا رسول الله انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط هو انفس عندی فما تامرنی به قال ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها فتصدق بها عمر انه لا یباع اصلها ولا تباع ولا توهب قال فتصدق عمر فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل الله وابن السبیل

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال انا عبد الرحمن بن مهدی عن مالك بن مغول عن طلحة بن مصرف قال سالت عبد الله بن ابی اوفی هل اوصی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لا قلت فلم کتب علی المسلمین الوصیة او فلم امروا بالوصیة قال اوصی بکتاب الله تعالی وحدثناه ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی کلاهما عن مالك بن مغول بهذا الاسناد مثله غیر ان فی حدیث وکیع قلت فکیف امر الناس بالوصیة وفی حدیث ابن نمیر قلت کیف کتب علی المسلمین الوصیة وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن نمیر و ابو معویة عن الاعمش ح قال وثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی وابو معاویة قالا نا الاعمش عن ابی وائل عن مسروق عن عائشة قالت ما ترك رسول الله صلی الله علیه وسلم دینارا ولا درهما ولا شاة ولا بعیرا ولا اوصی بشیء وحدثنا زهیر بن حرب وعثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم کلهم عن جریر ح قال وثنا علی بن خشرم قال انا عیسی وهو ابن یونس جمیعا عن الاعمش بهذا الاسناد مثله وحدثنا یحیی بن یحیی وابوبکر ابن ابی شیبة واللفظ لیحیی قالا انا اسماعیل بن علیة عن ابن عون عن ابراهیم عن الاسود بن یزید قال ذکروا عند عائشة ان علیا کان وصیا فقالت متی اوصی الیه فقد کنت مسندته الی صدری او قالت حجری فدعا بالطست فلقد انخنث فی حجری وما شعرت انه مات فمتی اوصی الیه وحدثنا سعید بن منصور وقتیبة بن سعید وابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد واللفظ لسعید قالوا نا سفیان عن سلیمان الاحول عن سعید بن جبیر قال قال ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی حتی بل دمعه الحصی فقلت یا ابا عباس وما یوم الخمیس قال اشتد برسول الله صلی الله علیه وسلم وجعه فقال ائتونی اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدی فتنازعوا وما ینبغی عند نبی تنازع وقالوا ما شانه اهجر استفهموه قال

باب ترك الوصیة لمن لیس له شیء یوصی فیه

قوله

له کتبة ابن عباس

والضیف لا جناح علی من ولیها ان یاکل منه بالمعروف او یطعم صدیقا غیر متمول فیه وفی روایة غیر متاثل مالا اما قوله هو انفس فمعناه اجود والنفیس الجید وقد نفس بفتح النون وضم الفاء نفاسة واسم هذا المال الذی وقفه عمر ثغ بثاء مثلثة مفتوحة ثم میم ساکنة ثم غین معجمة واما قوله غیر متاثل فمعناه غیر جامع وکل شیء له اصل قدیم او جمع حتی یصیر له اصل فهو مؤثل ومنه مجد مؤثل ای قدیم واثلة الشیء اصله وفی هذا الحدیث دلیل علی صحة اصل الوقف وانه لا یخالف لسوائب الجاهلیة وهذا مذهبنا ومذهب الجماهیر ویدل علیه ایضا اجماع المسلمین علی صحة وقف المساجد والسقایات وفیه ان الوقف لا یباع ولا یوهب ولا یورث انما یتبع فیه شرط الواقف وفیه صحة شروط الواقف وفیه فضیلة الوقف وهی الصدقة الجاریة وفیه فضیلة الانفاق مما یحب وفیه فضیلة ظاهرة لعمر رض وفیه مشاورة اهل الفضل والصلاح فی الامور وطرق الخیر وفیه ان خیبر فتحت عنوة وان الغانمین ملکوها واقتسموها واستقرت املاکهم علی حصصهم ونفذت تصرفاتهم فیها وفیه فضیلة صلة الارحام والوقف علیهم واما قوله یاکل منها بالمعروف فمعناه یاکل المعتاد ولا یتجاوزه والله اعلم **باب ترك الوصیة لمن لیس له شیء یوصی فیه** (قوله عن طلحة بن مصرف) هو بضم المیم وفتح الصاد وکسر الراء المشددة وحکی فتح الراء والصواب المشهور کسرها (قوله سالت عبد الله بن ابی اوفی هل اوصی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لا قلت فلم کتب علی المسلمین الوصیة او فلم امروا بالوصیة قال اوصی بکتاب الله تع وفی روایة عائشة رض ما ترك رسول الله صلی الله علیه وسلم دینارا ولا درهما ولا شاة ولا بعیرا ولا اوصی به وفی روایة قال ذکروا عند عائشة رض ان علیا رض کان وصیا فقالت متی اوصی الیه فقد کنت مسندته الی صدری او قالت حجری فدعا بالطست فلقد انخنث فی حجری وما شعرت انه مات فمتی اوصی) اما قولها انخنث فمعناه مال وسقط واما حجر الانسان وهو حجره بفتح الحاء وکسرها واما قوله لم یوص فمعناه لم یوص بثلث ماله ولا غیره اذ لم یکن له مال ولا اوصی الی علی رض ولا الی غیره خلاف ما تزعمه الشیعة واما الارض التی کانت له صلی الله علیه وسلم بخیبر وفدك فقد سبلها صلی الله علیه وسلم فی حیوته وبخبر الصدقة بها علی المسلمین واما الاحادیث الصحیحة فی وصیته صلی الله علیه وسلم بکتاب الله ووصیته باهل بیته ووصیته باخراج المشرکین من جزیرة العرب واجازة الوفد فلیست مرادة بقوله لم یوص انما المراد به ما قدمناه وهو کان مقصود السائل عن الوصیة فلا منافضة بین الاحادیث وقوله اوصی بکتاب الله ای بالعمل بما فیه وقد قال الله تع ما فرطنا فی الکتاب من شیء ومعناه ان من الاشیاء ما یعلم منه نصا ومنها ما یحصل بالاستنباط واما قول السائل فلم کتب علی المسلمین الوصیة فمراده قوله تع کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترك خیرا الوصیة وهذه الآیة منسوخة عند الجمهور ویحتمل ان السائل اراد بکتب الوصیة الندب الیها والله اعلم (قوله عن ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس) معناه تفخیم امره فی الشدة والمکروه فیما یعتقده ابن عباس وهو امتناع الکتاب ولهذا قال ابن عباس ان الرزیة کل الرزیة ما حال بین رسول الله صلی الله علیه وسلم وبین ان یکتب هذا الکتاب هذا مراد ابن عباس وان کان الصواب ترك الکتاب کما سنذکره ان شاء الله تع (قوله صلی الله علیه وسلم حین اشتد وجعه ائتونی بالکتف والدواة او اللوح والدواة اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعده ابدا فقالوا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یهجر وفی روایة فقال عمر رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد غلب علیه الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب الله فاختلف اهل البیت فاختصموا ثم ذکر ان بعضهم اراد الکتاب وبعضهم وافق عمر وانه لما اکثروا اللغو والاختلاف قال النبی صلی الله علیه وسلم قوموا) اعلم ان النبی صلی الله علیه وسلم معصوم من الکذب ومن تغییر شیء من الاحکام الشریعة فی حال صحته وحال مرضه ومعصوم من ترك بیان ما امر ببیانه وتبلیغ ما اوجب الله تع علیه تبلیغه ولیس هو معصوما من الامراض والاسقام العارضة للاجسام ونحوها مما لا نقص فیه لمنزلته ولا نقصا لما تمهد من شریعته وقد سحر صلی الله علیه وسلم حتی صار یخیل الیه انه فعل الشیء ولم یکن فعله ولم یصدر منه صلی الله علیه وسلم فی هذا الحال کلام فی الاحکام مخالف لما سبق من الاحکام التی قررها فاذا علمت ما ذکرناه فقد اختلف العلماء فی الکتاب الذی هم النبی صلی الله علیه وسلم به فقیل اراد ان ینص علی الخلافة فی انسان معین لئلا یقع نزاع وفتن وقیل اراد کتابا یبین فیه مهمات الاحکام ملخصة لیرتفع النزاع فیها ویحصل الاتفاق علی المنصوص علیه وکان النبی صلی الله علیه وسلم هم بالکتاب حین ظهر له انه مصلحة او اوحی الیه بذلك ثم ظهر ان المصلحة ترکه او اوحی الیه بذلك ونسخ ذلك الامر الاول واما کلام عمر رض فقد اتفق العلماء المتکلمون فی شرح الحدیث علی انه من دلائل فقه عمر وفضائله ودقیق نظره لانه خشی ان یکتب النبی صلی الله علیه وسلم امورا ربما عجزوا عنها واستحقوا العقوبة علیها لانها منصوصة لا مجال للاجتهاد فیها فقال عمر حسبنا کتاب الله لقوله تع ما فرطنا فی الکتاب من شیء وقوله تع الیوم اکملت لکم دینکم فعلم ان الله تع اکمل دینه فامن الضلال علی الامة واراد الترفیه علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فکان عمر افقه من ابن عباس وموافقیه قال الامام الحافظ ابوبکر البیهقی فی اواخر کتاب دلائل النبوة انما قصد عمر التخفیف علی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین غلبه الوجع ولو کان مراده صلی الله علیه وسلم ان یکتب ما لا یستغنون عنه لم یترکه لاختلافهم ولا لغیره لقوله تع بلغ ما انزل الیك کما لم یترك تبلیغ غیر ذلك لمخالفة من خالفه ومعاداة من عاداه وکما امر فی ذلك الحال باخراج الیهود من جزیرة العرب وغیر ذلك مما ذکره فی الحدیث قال البیهقی وقد حکی سفین بن عیینة من اهل العلم قبله انه صلی الله علیه وسلم اراد ان یکتب استخلاف ابی بکر ثم ترك ذلك اعتمادا علی ما علمه من تقدیر الله تعالی ذلك کما هم بالکتاب فی اول مرضه حین قال وارأساه ثم ترك الکتاب وقال یابی الله والمؤمنون الا ابا بکر ثم نبه امته علی استخلاف ابی بکر رض بتقدیمه ایاه فی الصلوة قال البیهقی وان کان المراد بیان احکام الدین ورفع الخلاف فیها فقد علم عمر حصول ذلك لقوله تعالی الیوم اکملت لکم دینکم وعلم انه لا تقع واقعة الی یوم القیمة الا وفی الکتاب والسنة بیانها نصا او دلالة وفی تکلف النبی صلی الله علیه وسلم فی مرضه مع شدة وجعه کتابة ذلك مشقة ورای عمر الاقتصار علی ما سبق بیانه ایاه نصا او دلالة تخفیفا علیه ولئلا ینسد باب الاجتهاد علی اهل العلم والاستنباط والحاق الفروع بالاصول

دعونی فالذی انا فیه خیر اوصیکم بثلاث اخرجوا المشرکین من جزیرة العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزهم قال وسکت عن الثالثة او قالها فانسیتها
قال ابو اسحاق نا الحسن بن بشر نا سفین بهذا الحدیث **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم انا وکیع عن مالک بن مغول عن طلحة بن مصرف عن سعید بن جبیر عن ابن
عباس انه قال یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم جعل تسیل دموعه حتی رایت علی خدیه کانها نظام اللؤلؤ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ائتونی بالکتف و
الدواة او اللوح والدواة اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعده ابدا فقالوا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یهجر **حدثنی** محمد بن رافع وعبد بن حمید قال
عبد انا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله صلی الله علیه وسلم
وفی البیت رجال فیهم عمر بن الخطاب قال النبی صلی الله علیه وسلم هلم اکتب لکم کتابا لا تضلون بعده فقال عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد
غلب علیه الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب الله فاختلف اهل البیت فاختصموا منهم من یقول قربوا یکتب لکم رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابا
لن تضلوا بعده ومنهم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغو والاختلاف عند رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قوموا قال
عبید الله فکان ابن عباس یقول ان الرزیة کل الرزیة ما حال بین رسول الله صلی الله علیه وسلم وبین ان یکتب لهم ذلک الکتاب من اختلافهم ولغطهم

بالاصول وقد کان سبق قوله صلی الله علیه وسلم اذا اجتهد الحاکم فاصاب فله اجران واذا اجتهد فاخطأ فله اجر وهذا دلیل علی انه وکل بعض الاحکام الی اجتهاد العلماء وجعل لهم الاجر علی الاجتهاد فرای
عمر الصواب ترکهم علی هذه الجملة فاستحق فضیلة العلماء بالاجتهاد مع التخفیف عن النبی صلی الله علیه وسلم وفی ترکه صلی الله علیه وسلم الانکار علی عمر دلیل علی استصوابه قال الخطابی ولا یجوز ان یحمل قول عمر علی انه توهم الغلط علی
رسول الله صلی الله علیه وسلم او ظن به غیر ذلک مما لا یلیق به بحال لکنه لما رای ما غلب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم من الوجع وقرب الوفاة مع ما اعتراه من الکرب خاف ان یکون ذلک القول مما یقوله المریض
مما لا عزیمة له فیه فیجد المنافقون بذلک سبیلا الی الکلام فی الدین وقد کان اصحابه صلی الله علیه وسلم یراجعونه فی بعض الامور قبل ان یجزم فیها بتحتیم کما راجعوه یوم الحدیبیة فی الخلاف وفی کتاب
الصلح بینه وبین قریش فاما اذا امر بالشیء امر عزیمة فلا یراجعه فیه احد منهم قال واکثر العلماء علی انه یجوز علیه الخطأ فیما لم ینزل علیه وحی وقد اجمعوا کلهم علی انه لا یقر علیه قال ومعلوم انه صلی الله علیه وسلم
وان کان الله تعالی قد رفع درجته فوق الخلق کلهم فلم ینزهه عن سمات الحدث والعوارض البشریة وقد سهی فی الصلوة فلا ینکر ان یظن به حدوث بعض هذه الامور فی مرضه فیتوقف فی مثل
هذا الحال حتی یتبین حقیقته فلهذه المعانی وشبهها راجعه عمر قال الخطابی وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اختلاف امتی رحمة فاستصوب عمر ما قاله قال وقد اعترض علی حدیث
اختلاف امتی رحمة رجلان احدهما مغموس علیه فی دینه وهو عمرو بن بحر الجاحظ والآخر معروف بالسخف والخلاعة وهو اسحق بن ابراهیم الموصلی فانه لما وضع کتابه فی الاغانی واسمعه فی تلک
الاباطیل لم یرض بما تزود من اثمها حتی صدر کتابه بذم اصحاب الحدیث وزعم انهم یروون ما لا یدرون وقال هو والجاحظ لو کان الاختلاف رحمة لکان الاتفاق عذابا ثم زعم انه انما کان
اختلاف الامة رحمة فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم خاصة فاذا اختلفوا سالوه فبین لهم والجواب عن هذا الاعتراض الفاسد انه لا یلزم من کون الشیء رحمة ان یکون ضده عذابا ولا یلزم هذا ولم یذکره
الا جاهل او متجاهل وقد قال الله تعالی ومن رحمته جعل لکم اللیل والنهار لتسکنوا فیه فسمی اللیل رحمة ولم یلزم من ذلک ان یکون النهار عذابا وهو ظاهر لا شک فیه قال الخطابی والاختلاف فی الدین
ثلثة اقسام احدها فی اثبات الصانع ووحدانیته وانکار ذلک کفر والثانی فی صفاته ومشیئته وانکارها بدعة والثالث فی احکام الفروع المحتملة وجوها فهذا جعله الله تعالی رحمة وکرامة للعلماء وهو المراد
بحدیث اختلاف امتی رحمة هذا آخر کلام الخطابی رحمه الله قال المازری ان قیل کیف جاز للصحابة الاختلاف فی هذا الکتاب مع قوله صلی الله علیه وسلم ائتونی اکتب وکیف عصوه فی امره فالجواب انه لا
خلاف ان الاوامر تقارنها قرائن تنقلها من الندب الی الوجوب عند من قال اصلها للندب ومن الوجوب الی الندب عند من قال اصلها للوجوب وتنقل القرائن ایضا صیغة افعل الی الاباحة والی التخییر والی غیر ذلک
من ضروب المعانی فلعله ظهر منه صلی الله علیه وسلم من القرائن ما دل علی انه لم یوجب ذلک علیهم بل جعله الی اختیارهم فاختلف اختیارهم بحسب اجتهادهم وهو دلیل علی رجوعهم الی الاجتهاد فی الشرعیات فادی
عمر اجتهاده الی الامتناع من هذا ولعله اعتقد ان ذلک صدر منه صلی الله علیه وسلم من غیر قصد جازم وهو المراد بقولهم هجر وبقول عمر غلب علیه الوجع وما قارنه من القرائن الدالة علی ذلک علی نحو ما کانوا یعهدونه
من اصوله صلی الله علیه وسلم فی تبلیغ الشریعة وانه یجری مجری غیره من طرق التبلیغ المعتادة منه صلی الله علیه وسلم فظهر ذلک لعمر دون غیره فخالفوه ولعل عمر خاف ان المنافقین قد ینظرون الی القدح فیما اشتهر من قواعد
الاسلام وبلغه صلی الله علیه وسلم الناس کتاب یکتب فی خلوة وآحاد یضیفون الیه ما یشبهون به علی الذین فی قلوبهم مرض ولهذا قال عندکم القرآن حسبنا کتاب الله وقال القاضی عیاض وقوله اهجر رسول الله صلی الله
علیه وسلم هکذا هو فی صحیح مسلم وغیره اهجر علی الاستفهام وهو اصح من روایة من روی هجر وهجر لان هذا کله لا یصح منه صلی الله علیه وسلم لان معنی هجر هذی وانما جاء هذا ممن قال استفهاما للانکار علی من قال لا تکتبوا
ای لا تترکوا امر رسول الله صلی الله علیه وسلم وتجعلوه کامر من یهجر فی کلامه لانه صلی الله علیه وسلم لا یهجر وان صحت الروایات الاخر کانت خطأ من قائلها قالها بغیر تحقیق بل لما اصابه من الحیرة والدهشة لعظیم
ما شهده من النبی صلی الله علیه وسلم من هذه الحال الدالة علی وفاته وعظیم المصاب به وخوف الفتن والضلال بعده واجری الهجر مجری شدة الوجع وقول عمر حسبنا کتاب الله رد علی من نازعه لا علی امر النبی صلی الله علیه وسلم
والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم دعونی فالذی انا فیه خیر) معناه دعونی من النزاع واللغط الذی شرعتم فیه فالذی انا فیه من مراقبة الله تعالی والتاهب للقائه والفکر فی ذلک ونحوه افضل مما انتم فیه (قوله صلی الله علیه
وسلم اخرجوا المشرکین من جزیرة العرب قال ابو عبید قال الاصمعی جزیرة العرب ما بین اقصی عدن الیمن الی ریف العراق فی الطول واما فی العرض فمن جدة وما والاها الی اطراف الشام وقال ابو عبیدة هی ما بین
حفر ابی موسی الی اقصی الیمن فی الطول واما فی العرض فما بین رمل یبرین الی منقطع السماوة قوله حفر ابی موسی هو بفتح الحاء المهملة وفتح الفاء ایضا قالوا وسمیت جزیرة لاحاطة البحار بها من نواحیها وانقطاعها
عن المیاه العظیمة واصل الجزر فی اللغة القطع واضیفت الی العرب لانها الارض التی کانت بایدیهم قبل الاسلام وبها دیارهم التی هی اوطانهم واوطان اسلافهم وحکی الهروی عن مالک ان جزیرة العرب
هی المدینة والصحیح المعروف عن مالک انها مکة والمدینة والیمامة والیمن واخذ بهذا الحدیث مالک والشافعی وغیرهما من العلماء فاوجبوا اخراج الکفار من جزیرة العرب وقالوا لا یجوز تمکینهم من سکناها ولکن الشافعی
خص هذا الحکم ببعض جزیرة العرب وهو الحجاز وهو عنده مکة والمدینة والیمامة واعمالها دون الیمن وغیره مما هو من جزیرة العرب بدلیل آخر مشهور فی کتبه وکتب اصحابه قال العلماء فلا یمنع الکفار من التردد مسافرین فی
الحجاز ولا یمکنون من الاقامة فیه اکثر من ثلاثة ایام قال الشافعی وموافقوه الائمة وجرمها فلا یجوز تمکین کافر من دخوله بحال فان دخله فی خفیة وجب اخراجه فان مات ودفن فیه نبش واخرج ما لم یتغیر هذا مذهب الشافعی وجماهیر
الفقهاء وجوز ابو حنیفة دخولهم الحرم وحجة الجماهیر قول الله تعالی انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزهم) قال العلماء هذا امر منه صلی الله علیه وسلم باجازة
الوفود ضیافتهم واکرامهم تطییبا لنفوسهم وترغیبا لغیرهم من المؤلفة ونحوهم واعانة لهم علی سفرهم قال القاضی عیاض قال العلماء سواء کان الوفد مسلمین او کفارا لان الکافر انما یفد غالبا فیما یتعلق بمصالحنا و
مصالحهم (قوله وسکت عن الثالثة او قالها فانسیتها) الساکت ابن عباس والناسی سعید بن جبیر قال المهلب الثالثة هی تجهیز جیش اسامة قال القاضی عیاض ویحتمل انها قوله صلی الله علیه وسلم لا تتخذوا
قبری وثنا یعبد فقد ذکر مالک فی الموطا معناه مع اجلاء الیهود من حدیث عمر وفی هذا الحدیث فوائد سوی ما ذکرناه منها جواز کتابة العلم وقد سبق بیان هذه المسئلة مرات وذکرنا انه جاء فیها حدیثان مختلفان وان السلف
اختلفوا فیها ثم اجمع من بعدهم علی جوازها وبینا تاویل حدیث المنع ومنها جواز استعمال المجاز لقوله صلی الله علیه وسلم اکتب لکم ای آمر بالکتابة ومنها ان الامراض ونحوها لا تنافی النبوة ولا تدل علی سوء الحال (قوله

قال ابو اسحق ابراهیم حدثنا الحسن بن بشر نا سفین بهذا الحدیث) معناه ان ابا اسحق صاحب مسلم ساوی مسلما فی روایة هذا الحدیث عن واحد عن سفین بن عیینة فعلا هذا الحدیث

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی ومحمد بن رمح بن المهاجر قالا انا اللیث ح قال وثنا قتیبة بن سعید قال نا اللیث عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس انه قال استفتی سعد بن عبادة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نذر کان علی امه توفیت قبل ان تقضیه قال رسول الله صلی الله علیه فاقضه عنها حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک ح قال وثنا ابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهیم عن ابن عیینة ح قال وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر ح قال وحدثنا عثمان بن ابی شیبة قال نا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن بکر بن وائل کلهم عن الزهری باسناد اللیث ومعنی حدیثه وحدثنی زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال زهیر نا جریر عن منصور عن عبد الله بن مرة عن عبد الله بن عمر قال اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما ینهانا عن النذر ویقول انه لا یرد شیئا وانما یستخرج به من الشحیح وحدثنا محمد بن یحیی قال نا یزید بن ابی حکیم عن سفیان عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال النذر لا یقدم شیئا ولا یؤخره وانما یستخرج به من البخیل وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا غندر عن شعبة ح قال وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن مثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن منصور عن عبد الله بن مرة عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن النذر وقال انه لا یاتی بخیر وانما یستخرج به من البخیل حدثنی محمد بن رافع قال نا یحیی بن آدم قال نا مفضل ح قال وحدثنا ابن مثنی وابن بشار قالا نا عبد الرحمن عن سفیان کلاهما عن منصور بهذا الاسناد نحو حدیث جریر وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا عبد العزیز یعنی الدراوردی عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج به من البخیل وحدثنا محمد بن مثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت العلاء یحدث عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن النذر وقال انه لا یرد من القدر وانما یستخرج به من البخیل وحدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة بن سعید وعلی بن حجر قالوا نا اسماعیل وهو ابن جعفر عن عمرو وهو ابن ابی عمرو عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان النذر لا یقرب من ابن آدم شیئا لم یکن الله عز وجل قدره له ولکن النذر یوافق القدر فیخرج بذلک من البخیل ما لم یکن البخیل یرید ان یخرج حدثنا قتیبة بن سعید قال نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری وعبد العزیز یعنی الدراوردی کلاهما عن عمرو بن ابی عمرو بهذا الاسناد مثله وحدثنی زهیر بن حرب وعلی بن حجر السعدی واللفظ لزهیر قالا نا اسماعیل بن ابراهیم قال نا ایوب عن ابی قلابة عن ابی المهلب عن عمران بن حصین قال کانت ثقیف حلفاء لبنی عقیل فاسرت ثقیف رجلین من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم واسر اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا من بنی عقیل واصابوا معه العضباء فاتی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی الوثاق قال یا محمد فاتاه فقال ما شانک قال بم اخذتنی وبم اخذت سابقة الحاج قال اعظاما لذلک اخذتک بجریرة حلفائک ثقیف ثم انصرف عنه فناداه فقال یا محمد یا محمد وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم رحیما رقیقا فرجع الیه فقال ما شانک قال انی مسلم قال لو قلتها وانت تملک امرک افلحت کل الفلاح

لابی اسحق برجل (قوله من اخلافهم ولفظهم) هو بفتح الفین واسکانها والله اعلم **کتاب النذر** (قوله استفتی سعد بن عبادة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نذر کان علی امه توفیت قبل ان تقضیه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقضه عنها) اجمع المسلمون علی صحة النذر ووجوب الوفاء به اذا کان الملتزم طاعة فان نذر معصیة او مباحا کدخول السوق لم ینعقد نذره ولا کفارة علیه عندنا وبه قال جمهور العلماء وقال احمد وطائفة فیه کفارة یمین وقوله صلی الله علیه وسلم فاقضه عنها دلیل لقضاء الحقوق الواجبة علی المیت فاما الحقوق المالیة فمجمع علیها واما البدنیة ففیها خلاف قدمناه فی مواضع من هذا الکتاب ثم مذهب الشافعی وطائفة ان الحقوق المالیة الواجبة علی المیت من زکوة وکفارة ونذر یجب قضاؤها سواء اوصی بها ام لا کدیون الآدمی وقال مالک وابو حنیفة واصحابهما لا یجب قضاء شیء من ذلک الا ان اوصی ولا صحابنا مالک خلاف فی الزکوة اذا لم یوص بها والله اعلم قال القاضی عیاض واختلفوا فی نذر سعد هذا فقیل کان نذرا مطلقا وقیل کان صوما وقیل کان عتقا وقیل صدقة واستدل کل قائل باحادیث جاءت فی قصة ام سعد قال القاضی ویحتمل ان النذر کان غیر وارد فی تلک الاحادیث قال والاظهر انه کان نذرا فی المال لانذرا بهما ویعضده ما رواه الدارقطنی من حدیث مالک فقال له یعنی النبی صلی الله علیه وسلم اسق عنها الماء واما احادیث الصوم عنها فقد علله اهل الصنعة للاختلاف بین رواته فی سنده ومتنه وکثرة اضطرابه واما روایة من روی افاعتق عنها فموافقة ایضا لان العتق من الاموال ولیس فیه قطع بانه کان علیها عتق والله اعلم واعلم ان مذهبنا ومذهب الجمهور ان الوارث لا یلزمه قضاء النذر الواجب علی المیت اذا کان غیر مالی واذا کان مالیا ولم یخلف ترکة لکن یستحب له ذلک وقال اهل الظاهر یلزمه ذلک لحدیث سعد هذا ودلیلنا ان الوارث لم یلتزمه فلا یلزم وحدیث سعد یحتمل انه قضاه من ترکتها او تبرع به ولیس فی الحدیث تصریح بالزامه ذلک والله اعلم (قوله اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما ینهانا عن النذر ویقول انه لا یرد شیئا وانما یستخرج به من الشحیح وفی روایة عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن النذر وقال انه لا یاتی بخیر وانما یستخرج به من البخیل وفی روایة ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج به من البخیل وفی روایة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن النذر وقال انه لا یرد من القدر شیئا قال المازری یحتمل ان یکون سبب النهی عن النذر کون الناذر یصیر ملتزما له فیاتی به تکلفا بغیر نشاط قال ویحتمل ان یکون سببه کونه یاتی بالقربة التی التزمها فی نذره علی صورة المعاوضة للامر الذی طلبه فینقص اجره وشان العبادة ان تکون متمحضة لله تعالی قال القاضی عیاض ویحتمل ان النهی لکونه قد یظن بعض الجهلة ان النذر یرد القدر ویمنع من حصول المقدر فنهی عنه خوفا من جاهل یعتقد ذلک وسیاق الحدیث یؤید هذا والله اعلم واما قوله صلی الله علیه وسلم انه لا یاتی بخیر فمعناه انه لا یرد شیئا من القدر کما بینه فی الروایات الباقیة واما قوله صلی الله علیه وسلم یستخرج به من البخیل فمعناه انه لا یاتی بهذه القربة تطوعا محضا مبتدأ وانما یاتی بها فی مقابلة شفاء المریض وغیره مما تعلق النذر علیه ویقال نذر ینذر وینذر بکسر الذال فی المضارع وضمها العثمان (قوله عن ابی المهلب) هو بضم المیم وفتح الهاء واللام المشددة اسمه عبد الرحمن بن عمرو وقیل معاویة بن عمرو وقیل عمرو بن معاویة وقیل النضر بن عمرو الجرمی البصری والله اعلم (قوله سابقة الحاج) یعنی ناقته العضباء وسبق فی کتاب الحج بیان العضباء والقصوی والجدعاء وهل هن ثلاث او واحدة (قوله صلی الله علیه وسلم اخذتک بجریرة حلفائک) ای بجنایتهم (قوله صلی الله علیه وسلم للاسیر حین قال انی مسلم لو قلتها وانت تملک امرک افلحت کل الفلاح الی قوله ففدی بالرجلین) معناه لو قلت کلمة الاسلام قبل الاسر حین کنت مالک امرک افلحت کل الفلاح لانه لا یجوز اسرک لو اسلمت

ثم انصرف فناداه فقال یا محمد یا محمد فاتاه فقال ما شانك قال انی جائع فاطعمنی وظمآن فاسقنی قال هذه حاجتك فقدی بالرجلین قال واسرت امرأة من
الانصار واصیبت العضباء فکانت المرأة فی الوثاق وکان القوم یریحون نعمهم بین یدی بیوتهم فانفلتت ذات لیلة من الوثاق فاتت الابل فجعلت اذا دنت
من البعیر رغا فترکه حتی تنتهی الی العضباء فلم ترغ قال وهی ناقة منوقة ففعدت فی عجزها ثم زجرتها فانطلقت ونذر وا بها فطلبوها فاعجزتهم قال ونذرت لله
عز وجل ان نجاها الله علیها لتنحرنها فلما قدمت المدینة راها الناس فقالوا العضباء ناقة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت انها نذرت ان نجاها الله علیها لتنحرنها
فاتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکروا ذلك له فقال سبحان الله بئس ما جزتها نذرت لله ان نجاها الله علیها لتنحرنها لا وفاء لنذر فی معصیة ولا فیما لا یملك
العبد وفی روایة ابن حجر لا نذر فی معصیة الله **وحدثنی** ابو الربیع العتکی قال نا حماد یعنی ابن زید ح **وحدثنا** اسحق بن ابراهیم وابن ابی عمر عن
عبد الوهاب الثقفی کلاهما عن ایوب بهذا الاسناد نحوه وفی حدیث حماد قال کانت العضباء لرجل من بنی عقیل وکانت من سوابق الحاج وفی حدیثه
ایضا فاتت علی ناقة ذلول مجرسة وفی حدیث الثقفی وهی ناقة مدربة **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی قال انا یزید بن زریع عن حمید عن ثابت عن انس ح
قال وحدثنا ابن ابی عمر واللفظ له قال نا مروان بن معاویة الفزاری قال نا حمید قال حدثنی ثابت عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی شیخا یهادی بین
ابنیه فقال ما بال هذا قالوا نذر ان یمشی قال ان الله تعالی عن تعذیب هذا نفسه لغنی وامره ان یرکب **وحدثنا** یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا
اسماعیل وهو ابن جعفر عن عمرو وهو ابن ابی عمرو عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم ادرك شیخا یمشی بین ابنیه یتوکأ علیهما فقال
النبی صلی الله علیه وسلم ما شان هذا قال ابناه یا رسول الله کان علیه نذر فقال النبی صلی الله علیه وسلم ارکب ایها الشیخ فان الله غنی عنك وعن نذرك و
اللفظ لقتیبة وابن حجر **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا عبد العزیز یعنی الدراوردی عن عمرو بن ابی عمرو بهذا الاسناد مثله **حدثنا** زکریا بن یحیی بن
صالح المصری قال نا المفضل یعنی ابن فضالة قال حدثنی عبد الله بن عیاش عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبة بن عامر انه قال نذرت اختی
ان تمشی الی بیت الله حافیة فامرتنی ان استفتی لها رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستفتیته فقال لتمش ولترکب **وحدثنی** محمد بن رافع قال
نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی سعید بن ابی ایوب ان یزید بن ابی حبیب اخبره ان ابا الخیر حدثه عن عقبة بن عامر الجهنی انه قال
نذرت اختی فذکر بمثل حدیث مفضل ولم یذکر فی الحدیث حافیة وزاد وکان ابو الخیر لا یفارق عقبة **وحدثنیه** محمد بن حاتم وابن
ابی خلف قالا نا روح بن عبادة قال نا ابن جریج قال اخبرنی یحیی بن ایوب ان یزید بن ابی حبیب اخبره بهذا الاسناد مثل حدیث عبد الرزاق
وحدثنی هارون بن سعید الایلی ویونس بن عبد الاعلی واحمد بن عیسی قال یونس انا وقال الآخران نا ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن
الحارث عن کعب بن علقمة عن عبد الرحمن بن شماسة عن ابی الخیر عن عقبة بن عامر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کفارة
النذر کفارة الیمین

قبل الاسر فکنت فزت بالاسلام وبالسلامة من الاسر ومن اغتنام مالك واما اذا اسلمت بعد الاسر فیسقط الخیار فی فکاك ویبقی الخیار بین الاسترقاق والمن والفداء وفی هذا جواز المفاداة
وان اسلام الاسیر لا یسقط حق الغانمین منه بخلاف ما لو اسلم قبل الاسر ولیس فی هذا الحدیث انه حین اسلم وفادی به رجع الی دار الکفر ولو ثبت رجوعه الی دارهم وهو قادر علی اظهار دینه لقوة شوکة
عشیرته او نحو ذلك لم یحرم ذلك فلا اشکال فی الحدیث وقد استشکله المازری وقال کیف یرد المسلم الی دار الکفر وهذا الاشکال باطل مردود بما ذکرته (قوله واسرت امرأة من الانصار) هی امرأة
ابی ذر رضی الله عنه (قوله ناقة منوقة) هی بضم المیم وفتح النون والواو والمشددة ای مذللة (قوله ونذروا بها) هو بفتح النون وکسر الذال ای علموا (قوله صلی الله علیه وسلم لا وفاء لنذر فی معصیة
ولا فیما لا یملك العبد وفی روایة لا نذر فی معصیة الله تعالی) فی هذا دلیل علی ان من نذر معصیة کشرب الخمر ونحو ذلك فنذره باطل لا ینعقد ولا یلزمه کفارة یمین ولا غیرها وبهذا قال مالك
والشافعی وابو حنیفة وداود وجمهور العلماء وقال احمد تجب فیه کفارة الیمین للحدیث المروی عن عمران بن الحصین وعن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا نذر فی معصیة وکفارته کفارة یمین
واحتج الجمهور بحدیث عمران بن حصین المذکور فی الکتاب واما حدیث کفارة یمین فضعیف باتفاق المحدثین واما قوله صلی الله علیه وسلم ولا فیما لا یملك العبد فهو محمول علی ما اذا اضاف
النذر الی معین لا یملکه بان قال ان شفی الله مریضی فلله علی ان اعتق عبد فلان او التصدق بثوبه او داره او نحو ذلك فاما اذا التزم فی الذمة شیئا لا یملکه فیصح نذره مثاله قال ان شفی الله
مریضی فلله علی عتق رقبة وهو فی ذلك الحال لا یملك رقبة ولا قیمتها فیصح نذره واذا شفی المریض ثبت العتق فی ذمته (قوله ناقة ذلول مجرسة وفی روایة مدربة) اما المجرسة فبضم المیم
وفتح الجیم والراء المشددة واما المدربة فبفتح الدال المهملة وبالباء الموحدة والمجرسة والمدربة والمنوقة والذلول کله بمعنی واحد وفی هذا الحدیث جواز سفر المرأة وحدها بلا زوج ولا محرم ولا غیرهما
اذا کان سفرها ضرورة کالهجرة من دار الحرب الی دار الاسلام وکالهرب ممن یرید منها فاحشة ونحو ذلك والنهی عن سفرها وحدها محمول علی غیر الضرورة وفی هذا الحدیث دلالة لمذهب
الشافعی وموافقیه ان الکفار اذا غنموا مالا للمسلم لا یملکونه وقال ابو حنیفة واخرون یملکونه اذا احازوه الی دار الحرب وحجة الشافعی وموافقیه هذا الحدیث وموضع الدلالة منه ظاهر
والله اعلم (قوله ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی شیخا یهادی بین ابنیه فقال ما بال هذا قالوا نذر ان یمشی قال ان الله عز وجل عن تعذیب هذا نفسه لغنی وامره ان یرکب وفی روایة
یمشی بین ابنیه متوکئا علیهما وهو معنی یهادی وفی حدیث عقبة بن عامر قال نذرت اختی ان تمشی الی بیت الله حافیة فامرتنی ان استفتی لها رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستفتیته
فقال لتمش ولترکب) اما الحدیث الاول فمحمول علی العاجز عن المشی فله الرکوب وعلیه دم واما حدیث اخت عقبة فمعناه تمشی فی وقت قدرتها علی المشی وترکب اذا عجزت عن
المشی او لحقتها مشقة ظاهرة فترکب وعلیها دم وهذا الذی ذکرناه من وجوب الدم فی الصورتین هو ارجح القولین للشافعی وبه قال جماعة والقول الثانی لا دم علیه بل یستحب الدم
واما المشی حافیا فلا یلزمه الحفا بل له لبس النعلین وقد جاء حدیث اخت عقبة فی سنن ابی داود مبینا انها رکبت للعجز قال ان اختی نذرت ان تحج ماشیة وانها لا تطیق ذلك فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم ان الله غنی عن مشی اختك فلترکب ولتهد بدنة (قوله صلی الله علیه وسلم کفارة النذر کفارة الیمین) اختلف العلماء فی المراد به فحمله جمهور اصحابنا علی نذر اللجاج وهو ان یقول انسان یرید
الامتناع من کلام زید مثلا ان کلمت زیدا مثلا فلله علی حجة او غیرها فیکلمه فهو بالخیار بین کفارة یمین وبین ما التزمه هذا هو الصحیح فی مذهبنا وحمله مالك وکثیرون او الاکثرون علی النذر المطلق
کقوله علی نذر وحمله احمد وبعض اصحابنا علی نذر المعصیة کمن نذر ان یشرب الخمر وحمله جماعة من فقهاء اصحاب الحدیث علی جمیع انواع النذر وقالوا هو مخیر فی جمیع المنذورات بین الوفاء بما التزم

حدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال نا ابن وهب عن یونس ح قال وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن سالم ابن عبد الله عن ابیه قال سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی ینهاکم ان تحلفوا بآبائکم قال عمر فوالله ما حلفت بها منذ سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عنها ذاکرا ولا آثرا **حدثنی** عبد الملک بن شعیب بن اللیث قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر کلاهما عن الزهری بهذا الاسناد مثله غیر ان فی حدیث عقیل ما حلفت بها منذ سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عنها ولا تکلمت بها ولم یقل ذاکرا ولا آثرا **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب قالوا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سالم عن ابیه سمع النبی صلی الله علیه وسلم عمر وهو یحلف بابیه بمثل روایة یونس ومعمر **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا اللیث ح قال وثنا محمد ابن رمح واللفظ له قال انا اللیث عن نافع عن عبد الله عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه ادرک عمر بن الخطاب فی رکب وعمر یحلف بابیه فناداهم رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ان الله ینهاکم ان تحلفوا بآبائکم فمن کان حالفا فلیحلف بالله او لیصمت **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا محمد بن مثنی قال نا یحیی وهو القطان عن عبید الله ح قال وحدثنی بشر بن هلال قال نا عبد الوارث قال نا ایوب ح قال وثنا ابو کریب قال نا ابو اسامة عن الولید بن کثیر ح قال ونا ابن ابی عمر قال نا سفیان عن اسماعیل بن امیة ح قال وحدثنا ابن رافع قال نا ابن ابی فدیک قال انا الضحاک وابن ابی ذئب ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وابن رافع عن عبد الرزاق عن ابن جریج قال اخبرنی عبد الکریم کل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر بمثل هذه القصة عن النبی صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** یحیی بن یحیی ویحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قال یحیی بن یحیی انا وقال الآخرون نا اسماعیل وهو ابن جعفر عن عبد الله بن دینار انه سمع ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان حالفا فلا یحلف الا بالله وکانت قریش تحلف بآبائها قال لا تحلفوا بآبائکم **حدثنی** ابو الطاهر قال انا ابن وهب عن یونس ح قال وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلف منکم فقال فی حلفه باللات فلیقل لا اله الا الله ومن قال لصاحبه تعال اقامرک فلیتصدق **وحدثنی** سوید بن سعید قال نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا نا عبد الرزاق قال انا معمر کلاهما عن الزهری بهذا الاسناد وحدیث معمر مثل حدیث یونس غیر انه قال فلیتصدق بشیء وفی حدیث الاوزاعی من حلف باللات والعزی **قال** ابو الحسین مسلم هذا الحرف یعنی قوله تعال اقامرک فلیتصدق لا یرویه احد غیر الزهری قال وللزهری نحو من تسعین حرفا یرویه عن النبی صلی الله علیه وسلم لا یشارکه فیه احد باسانید جیاد **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبد الاعلی عن هشام عن الحسن عن عبد الرحمن بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم **حدثنا** خلف بن هشام وقتیبة بن سعید ویحیی بن حبیب الحارثی واللفظ لخلف قالوا نا حماد بن زید عن غیلان بن جریر عن ابی بردة عن ابی موسی الاشعری

کتاب الایمان

باب النهی عن الحلف بغیر الله تعالی

عبد الله بن عمر

وبین کفارة یمین والله اعلم **کتاب الایمان باب النهی عن الحلف بغیر الله تعالی** (قوله صلی الله علیه وسلم ان الله ینهاکم ان تحلفوا بآبائکم فمن کان حالفا فلیحلف بالله او لیصمت وفی روایة لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم **قال العلماء** الحکمة فی النهی عن الحلف بغیر الله تعالی ان الحلف یقتضی تعظیم المحلوف به وحقیقة العظمة مختصة بالله تعالی فلا یضاهی به غیره وقد جاء عن ابن عباس لان احلف بالله مائة مرة فآثم خیر من ان احلف بغیره فابره فان قیل الحدیث مخالف لقوله صلی الله علیه وسلم افلح وابیه ان صدق فجوابه ان هذه کلمة تجری علی اللسان لا تقصد بها الیمین فان قیل فقد اقسم الله تعالی بمخلوقاته کقوله تعالی والصافات والذاریات والطور والنجم فالجواب ان لله تعالی ان یقسم بما شاء من مخلوقاته تنبیها علی شرفه (قوله ما حلفت بها ذاکرا ولا آثرا معنی ذاکرا قائلا لها من قبل نفسی ولا آثرا بالمدای حاکیا لها عن غیری وفی هذا الحدیث اباحة الحلف بالله تعالی وصفاته کلها وهذا مجمع علیه وفیه النهی عن الحلف بغیر اسمائه سبحانه تعالی وصفاته وهو عند اصحابنا مکروه لیس بحرام (قوله صلی الله علیه وسلم من حلف منکم فقال فی حلفه باللات والعزی فلیقل لا اله الا الله) انما امر بقول لا اله الا الله لانه تعاطی تعظیم صورة الاصنام حین حلف بها قال اصحابنا اذا حلف باللات والعزی وغیرهما من الاصنام او قال ان فعلت کذا فانا یهودی او نصرانی او بری من الاسلام او بری من النبی صلی الله علیه وسلم او نحو ذلک لم ینعقد یمینه بل علیه ان یستغفر الله تعالی ویقول لا اله الا الله ولا کفارة علیه سواء فعل ام لا هذا مذهب الشافعی ومالک وجماهیر العلماء وقال ابو حنیفة تجب الکفارة فی کل ذلک الا فی قوله انا بتدع او بری من النبی صلی الله علیه وسلم او الیهودیة واحتج بان الله تعالی اوجب علی المظاهر الکفارة لانه منکر من القول وزور والحلف بهذه الاشیاء منکر وزور واحتج اصحابنا والجمهور بظاهر هذا الحدیث فانه صلی الله علیه وسلم انما امره بقول لا اله الا الله ولم یذکر کفارة ولان الاصل عدمها حتی یثبت فیها شرع واما قیاسهم علی الظهار فینتقض بما استثنوه والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ومن قال لصاحبه تعال اقامرک فلیتصدق) قال العلماء امر بالصدقة تکفیر الخطیئة فی کلامه بهذه المعصیة قال الخطابی معناه فلیتصدق بمقدار ما امر ان یقامر به والصواب الذی علیه المحققون وهو ظاهر الحدیث انه لا یختص بذلک المقدار بل یتصدق بما تیسر مما یطلق علیه اسم الصدقة ویؤیده روایة معمر التی ذکرها مسلم فلیتصدق بشیء قال القاضی ففی هذا الحدیث دلالة لمذهب الجمهور ان العزم علی المعصیة اذا استقر فی القلب کان ذنبا یکتب علیه بخلاف الخاطر الذی لا یستقر فی القلب وقد سبقت المسئلة واضحة فی اول الکتاب (قوله صلی الله علیه وسلم لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم) هذا الحدیث مثل الحدیث السابق فی النهی عن الحلف باللات والعزی قال اهل اللغة والغریب الطواغی هی الاصنام واحدها طاغیة ومنه هذه طاغیة دوس ای صنمهم ومعبودهم سمی باسم المصدر لطغیان الکفار بعبادته لانه سبب طغیانهم وکفرهم وکلما جاوز الحد فی تعظیم او غیره فقد طغی فالطغیان المجاوزة للحد ومنه قوله تعالی لما طغی الماء ای جاوز الحد وقیل یجوز ان یکون المراد بالطواغی ههنا من طغی فی الکفر وجاوز القدر المعتاد فی الشر وهم عظماؤهم وروی هذا الحدیث فی غیر مسلم لا تحلفوا بالطواغیت وهو جمع طاغوت وهو الصنم ویطلق علی الشیطان ایضا ویکون الطاغوت واحدا وجمعا ومذکرا ومؤنثا قال الله تعالی واجتنبوا الطاغوت ان یعبدوها وقال الله تعالی یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا به **باب** ندب من حلف یمینا فرای غیرها خیرا منها ان یاتی الذی هو خیر ویکفر عن یمینه (قوله صلی الله علیه وسلم انی والله ان شاء الله لا احلف علی یمین ثم اری خیرا منها الا کفرت عن یمینی واتیت الذی هو خیر وفی الحدیث الآخر من حلف علی یمین فرای غیرها خیرا منها فلیات الذی هو خیر ولیکفر عن یمینه وفی روایة اذا حلف احدکم علی الیمین فرای خیرا منها فلیکفرها ولیات الذی هو خیر) فی هذه الاحادیث دلالة علی ان من حلف علی فعل شیء او ترکه وکان الحنث خیرا من التمادی علی الیمین استحب له الحنث وتلزمه الکفارة وهذا متفق علیه واجمعوا علی انه لا تجب علیه الکفارة قبل الحنث وعلی انه یجوز تاخیرها عن الحنث وعلی انه لا یجوز تقدیمها علی الیمین واختلفوا فی جوازها بعد الیمین وقبل الحنث فجوزها مالک والاوزاعی والثوری والشافعی واربعة عشر صحابیا

قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من الاشعریین نستحملہ فقال واللہ لا احملکم وما عندی ما احملکم علیہ قال فلبثنا ما شاء اللہ ثم أُتی بابل فامر لنا بثلاث ذود غُرّ الذری فلما انطلقنا قلنا او قال بعضنا لبعض لا یبارک اللہ لنا اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستحملہ فحلف ان لا یحملنا ثم حملنا فاتوہ فاخبروہ فقال ما انا حملتکم ولکن اللہ حملکم انی واللہ ان شاء اللہ لا احلف علی یمین ثم اری خیرا منہا الا کفرت عن یمینی واتیت الذی ھو خیر **حدثنا** عبد اللہ بن براد الاشعری ومحمد بن العلاء الھمدانی وتقاربا فی اللفظ قالا نا ابو اسامۃ عن بریدعن ابی بردۃ عن ابی موسی قال ارسلنی اصحابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسالہ لھم الحملان اذھم معہ فی جیش العسرۃ وھی غزوۃ تبوک فقلت یا نبی اللہ ان اصحابی ارسلونی الیک لتحملھم فقال واللہ لا احملکم علی شئ ووافقتہ وھو غضبان ولا اشعر فرجعت حزینا من منع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن مخافۃ ان یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد وجد فی نفسہ علیّ فرجعت الی اصحابی فاخبرتھم الذی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم البث الا سویعۃ اذ سمعت بلالا ینادی ای عبد اللہ بن قیس فاجبتہ فقال اجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوک فلما اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خذ ھذین القرینین وھذین القرینین وھذین القرینین لستۃ ابعرۃ ابتاعھن حینئذ من سعد فانطلق بھن الی اصحابک فقل ان اللہ او قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحملکم علی ھؤلاء فارکبوھن قال ابو موسی فانطلقت الی اصحابی بھن فقلت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحملکم علی ھؤلاء ولکن واللہ لا ادعکم حتی ینطلق معی بعضکم الی من سمع مقالۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین سالتہ لکم ومنعہ فی اول مرۃ ثم اعطاہ ایای بعد ذلک لا تظنوا انی حدثتکم شیئا لم یقلہ فقالوا لی واللہ انک عندنا لمصدق ولنفعلن ما احببت فانطلق ابو موسی بنفر منھم حتی اتوا الذین سمعوا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنعہ ایاھم ثم اعطاءھم بعد فحدثوھم بما حدثھم بہ ابو موسی سواء **حدثنی** ابو الربیع العتکی قال نا حماد یعنی ابن زید عن ایوب عن ابی قلابۃ عن القاسم بن عاصم عن زھدم الجرمی قال ایوب وانا لحدیث القاسم احفظ منی لحدیث ابی قلابۃ قال کنا عند ابی موسی فدعا بمائدتہ وعلیہا لحم دجاج فدخل رجل من بنی تیم اللہ احمر شبیہ بالموالی فقال لہ ھلم فتلکأ فقال ھلم فانی قد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل منہ فقال الرجل انی رایتہ یاکل شیئا فقذرتہ فحلفت ان لا اطعمہ فقال ھلم احدثک عن ذلک انی اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من الاشعریین نستحملہ فقال واللہ لا احملکم وما عندی ما احملکم علیہ فلبثنا ما شاء اللہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنھب ابل فدعا بنا فامر لنا بخمس ذود غر الذری قال فلما انطلقنا قال بعضنا لبعض اغفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمینہ لا یبارک لنا فرجعنا الیہ فقلنا یا رسول اللہ انا اتیناک نستحملک وانک حلفت ان لا تحملنا ثم حملتنا افنسیت یا رسول اللہ قال انی واللہ ان شاء اللہ لا احلف علی یمین فاری غیرھا خیرا منہا الا اتیت الذی ھو خیر وتحللتہا فانطلقوا فانما حملکم اللہ عز وجل **وحدثنا** ابن ابی عمر قال نا عبد الوھاب الثقفی عن ایوب عن ابی قلابۃ والقاسم التمیمی عن زھدم الجرمی قال کان بین ھذا الحی من جرم وبین الاشعریین ود واخاء فکنا عند ابی موسی الاشعری فقرب الیہ طعام فیہ لحم دجاج فذکر نحوہ **وحدثنی** علی بن حجر السعدی واسحاق بن ابراھیم وابن نمیر عن اسماعیل بن علیۃ عن ایوب عن القاسم التمیمی عن زھدم الجرمی ح قال وثنا ابن ابی عمر قال نا سفین عن ایوب عن ابی قلابۃ التمیمی عن زھدم الجرمی ح قال وحدثنی ابو بکر بن اسحاق قال نا عفان بن مسلم قال نا وھیب قال نا ایوب عن ابی قلابۃ والقاسم عن زھدم الجرمی قال کنا عند ابی موسی واقتصوا جمیعا الحدیث بمعنی حدیث حماد بن زید **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا الصعق یعنی ابن حزن قال نا مطر الوراق قال نا زھدم الجرمی قال دخلت علی ابی موسی وھو یاکل لحم الدجاج وساق الحدیث بنحو حدیثھم وزاد فیہ قال انی واللہ ما نسیتھا **وحدثنا** اسحاق بن ابراھیم قال انا جریر عن سلیمان التیمی عن ضریب بن نقیر القیسی عن زھدم عن ابی موسی الاشعری قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستحملہ فقال ما عندی ما احملکم واللہ ما احملکم ثم بعث الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثلاثۃ ذود بقع الذری فقلنا انا اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستحملہ فحلف ان لا یحملنا فاتیناہ فاخبرناہ فقال انی لا احلف علی یمین اری غیرھا خیرا منہا الا اتیت الذی ھو خیر

وجماعات من التابعین فھو قول جماھیر العلماء لکن قالوا یستحب کونہا بعد الحنث واستثنی الشافعی التکفیر بالصوم فقال لا یجوز قبل الحنث لانہ عبادۃ بدنیۃ فلا یجوز تقدیمہا علی وقتہا کالصلوۃ وصوم رمضان واما التکفیر بالمال فیجوز تقدیمہ کما یجوز تعجیل الزکوۃ واستثنی بعض اصحابنا حنث المعصیۃ فقال لا یجوز تقدیم کفارتہ لان فیہا اعانۃ علی المعصیۃ والجمہور علی اجزائہا کغیر المعصیۃ وقال ابو حنیفۃ واصحابہ واشہب المالکی لا یجوز تقدیم الکفارۃ علی الحنث بکل حال ودلیل الجمہور ظواہر ہذہ الاحادیث والقیاس علی تعجیل الزکوۃ (قولہ اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من الاشعریین نستحملہ) ای نطلب منہ ان یحملنا من الابل ویحمل اثقالنا (قولہ فامر لنا بثلاث ذود غر الذری وفی روایۃ بخمس ذود وفی روایۃ بثلاثۃ ذود بقع الذری) اما الذری فبضم الذال وکسرہا وفتح الراء المخففۃ جمع ذروۃ بکسر الذال وضمہا وذروۃ کل شئ اعلاہ والمراد ہنا الاسنمۃ واما الغر فہی البیض وکذلک البقع المراد بہا البیض وصلہا ما کان فیہ بیاض وسواد ومعناہ امر لنا بابل بیض الاسنمۃ واما (قولہ ثلاث ذود فہو من اضافۃ الشئ الی نفسہ وقد یحتج بہ من یطلق الذود علی الواحد وسبق ایضاحہ فی کتاب الزکوۃ واما (قولہ ثلث وفی روایۃ بخمس فلا منافاۃ بینہما اذ لیس فی ذکر الثلاث نفی للخمس والزیادۃ مقبولۃ ووقع فی الروایۃ الاخیرۃ ثلاثۃ ذود باثبات الہاء وہو صحیح یعود الی معنی الابل والابعرۃ واللہ اعلم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا حملتکم ولکن اللہ حملکم) ترجم البخاری لہذا الحدیث قولہ تعالی واللہ خلقکم وما تعملون وارادان افعال العباد مخلوقۃ للہ تعالی وہذا مذہب اہل السنۃ خلافا للمعتزلۃ وقال الماوردی معناہ ان اللہ تعالی آتانی ما حملتکم علیہ ولولا ذلک لم یکن عندی ما احملکم علیہ وقال القاضی ویجوز ان یکون اوحی الیہ ان یحملہم ویکون المراد دخولہم فی عموم من امرہ اللہ تعالی بالتقسیم فیہم واللہ اعلم (قولہ اسالہ لہم الحملان) بضم الحاء ای الحمل (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ ہذین القرینین) ای البعیرین المقرون احدہما بصاحبہ (قولہ عن زہدم الجرمی) ہو بزای مفتوحۃ ثم ہاء ساکنۃ ثم دال مہملۃ مفتوحۃ (قولہ فی لحم الدجاج رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل منہ) فیہ اباحۃ لحم الدجاج وملاذ الاطعمۃ ویقع اسم الدجاج علی الذکور والاناث وہو بکسر الدال وفتحہا (قولہ نہب ابل) قال اہل اللغۃ النہب الغنیمۃ وہو بفتح النون وجمعہ نہاب بکسرہا ونہب بضمہا ہو مصدر بمعنی المنہوب کالخلق بمعنی المخلوق (قولہ اغفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمینہ) ہو باسکان اللام ای جعلناہ غافلا ومعناہ کنا سبب غفلتہ عن یمینہ ونسیانہا ایاہا وما ذکرناہ ایاہا ای اخذنا منہ ما اخذنا وہو ذاہل عن یمینہ (قولہ ثنا الصعق یعنی ابن حزن قال ثنا مطر الوراق عن زہدم) ہو الصعق بفتح الصاد وبکسر العین واسکانہا والکسر اشہر قال الدارقطنی الصعق ومطر لیسا قویین ولم یسمعہ مطر من زہدم وانما رواہ عن القاسم عنہ فاستدرکہ الدارقطنی علی مسلم وہذا الاستدراک فاسد لان مسلما لم یذکرہ متصلا وانما ذکرہ متابعۃ للطرق الصحیحۃ السابقۃ وقد سبق ان المتابعات یحتمل فیہا الضعف لان الاعتماد علی ما قبلہا وقد سبق ذکر مسلم لہذہ المسئلۃ فی اول خطبۃ کتابہ وشرحناہ ہناک وانہ یذکر بعض الاحادیث الضعیفۃ متابعۃ للصحیحۃ واما قولہ انہما لیسا قویین فقد خالفہ الاکثرون فقال یحیی بن معین وابو زرعۃ ہو ثقۃ فی الصعق وقال ابو حاتم ما بہ باس وقال ہؤلاء الثلاث فی مطر الوراق ہو صالح وانما ضعفوا روایتہ عن عطاء خاصۃ (قولہ عن ضریب بن نقیر) اما ضریب

حدثنا محمد بن عبد الاعلی التمیمی قال نا المعتمر عن ابیہ قال نا ابو السلیل عن زہدم یحدثہ عن ابی موسیٰ قال کنا مشاۃً فاتینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ نستحملہ بنحو حدیث جریر **حدثنی** زہیر بن حرب قال نا مروان بن معاویۃ الفزاری قال انا یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ قال اعتم رجل عند النبی صلی اللہ علیہ ثم رجع الی اہلہ فوجد الصبیۃ قد ناموا فاتاہ اہلہ بطعامہ فحلف ان لا یاکل من اجل صبیۃ ثم بدا لہ فاکل فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من حلف علی یمین فرای غیرہا خیرا منہا فلیاتہا ولیکفر عن یمینہ **حدثنی** ابو الطاہر قال نا عبد اللہ بن وہب قال اخبرنی مالک عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال من حلف علی یمین فرای خیرا منہا فلیکفر عن یمینہ ولیفعل **و حدثنی** زہیر بن حرب قال نا ابن ابی اویس قال حدثنی عبد العزیز بن المطلب عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین فرای غیرہا خیرا منہا فلیات الذی ہو خیر ولیکفر عن یمینہ **وحدثنی** القاسم بن زکریا قال نا خالد بن مخلد قال حدثنی سلیمان یعنی ابن بلال قال حدثنی سہیل فی ہذا الاسناد بمعنی حدیث مالک فلیکفر یمینہ ولیفعل الذی ہو خیر **حدثنا** قتیبۃ ابن سعید قال نا جریر عن عبد العزیز یعنی ابن رفیع عن تمیم بن طرفۃ قال جاء سائل الی عدی بن حاتم فسالہ نفقۃ فی ثمن خادم او فی بعض ثمن خادم فقال لیس عندی ما اعطیک الا درعی ومغفری فاکتب الی اہلی ان یعطوکہما قال فلم یرض فغضب عدی فقال واللہ لا اعطیک شیئا ثم ان الرجل رضی فقال اما واللہ لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف علی یمین ثم رای اتقی للہ عز وجل منہا فلیات التقوی ما حنثت یمینی **وحدثنا** عبید اللہ بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبۃ عن عبد العزیز بن رفیع عن تمیم بن طرفۃ عن عدی بن حاتم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من حلف علی یمین فرای غیرہا خیرا منہا فلیات الذی ہو خیر ولیترک یمینہ **حدثنی** محمد بن عبد اللہ بن نمیر ومحمد بن طریف البجلی واللفظ لابن طریف قالا نا محمد بن فضیل عن الاعمش عن عبد العزیز بن رفیع عن تمیم الطائی عن عدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حلف احدکم علی الیمین فرای خیرا منہا فلیکفرہا ولیات الذی ہو خیر **وحدثنا** محمد بن طریف قال نا محمد بن فضیل عن الشیبانی عن عبد العزیز بن رفیع عن تمیم الطائی عن عدی بن حاتم انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک **حدثنا** محمد بن مثنی وابن بشار قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ عن سماک بن حرب عن تمیم بن الطرفۃ قال سمعت عدی بن حاتم واتاہ رجل یسالہ مائۃ درہم فقال تسالنی مائۃ درہم وانا ابن حاتم واللہ لا اعطیک ثم قال لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف علی یمین ثم رای خیرا منہا فلیات الذی ہو خیر **وحدثنی** محمد بن حاتم قال نا بہز قال نا شعبۃ قال نا سماک بن حرب قال سمعت تمیم بن طرفۃ قال سمعت عدی بن حاتم ان رجلا سالہ فذکر مثلہ وزاد ولک اربع مائۃ فی عطائی **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا جریر بن حازم قال نا الحسن قال نا عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن بن سمرۃ لا تسال الامارۃ فانک ان اعطیتہا عن مسئلۃ وکلت الیہا وان اعطیتہا عن غیر مسئلۃ اعنت علیہا واذا حلفت علی یمین فرایت غیرہا خیرا منہا فکفر عن یمینک وات الذی ہو خیر قال ابو احمد الجلودی نا ابو العباس الماسرجسی قال نا شیبان بن فروخ ثنا جریر بن حازم بہذا الاسناد **وحدثنی** علی بن حجر السعدی قال نا ہشیم عن یونس ومنصور وحمید ح قال وحدثنا ابو کامل الجحدری قال نا حماد بن زید عن سماک بن عطیۃ ویونس بن عبید وہشام بن حسان فی اخرین ح قال وحدثنا عبید اللہ بن معاذ قال نا المعتمر عن ابیہ ح قال وثنا عقبۃ بن مکرم العمی قال نا سعید ابن عامر عن سعید عن قتادۃ کلہم عن الحسن عن عبد الرحمن بن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الحدیث ولیس فی حدیث المعتمر عن ابیہ ذکر الامارۃ **حدثنا** یحیی بن یحیی وعمرو الناقد قال یحیی انا ہشیم بن بشیر عن عبد اللہ بن ابی صالح وقال عمرو نا ہشیم بن بشیر قال انا عبد اللہ بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمینک علی ما یصدقک علیہ صاحبک وقال عمرو یصدقک بہ صاحبک **وحدثناہ** ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا یزید بن ہارون عن ہشیم عن عباد بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمین علی نیۃ المستحلف

فبضاد معجمۃ مصغر ونقیر بضم النون وفتح القاف وآخرہ راء ہذا ہو المشہور المعروف عن اکثر الرواۃ فی کتب الاسماء ورواہ بعضہم بالفاء وقیل نفیل بالفاء وآخرہ لام (قولہ حدثنا ابو السلیل) ہو بفتح السین المہملۃ وکسر اللام وہو ضریب بن نقیر المذکور فی الروایۃ الاولی (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین ثم رای التقی اللہ منہا فلیات التقوی) ہو بمعنی الروایات السابقۃ فرای خیرا منہا فلیات الذی ہو خیر (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن بن سمرۃ لا تسال الامارۃ فانک ان اعطیتہا عن مسئلۃ وکلت الیہا وان اعطیتہا عن غیر مسئلۃ اعنت علیہا) ہکذا ہو الاکثر فی النسخ وکلت الیہا وفی بعضہا اکلت الیہا بالہمزۃ وفی ہذا الحدیث فوائد منہا کراہۃ سوال الولایۃ وکذا ولایۃ الامارۃ والقضاء والحسبۃ وغیرہا ومنہا بیان ان من سال الولایۃ لا یکون معانا من اللہ تعالی ولا تکون فیہ کفایۃ لذلک العمل فینبغی ان لا یولی ولہذا قال صلی اللہ علیہ وسلم لا نولی عملنا من طلبہ او حرص علیہ (قولہ حدثنا شیبان بن فروخ ثنا جریر الی آخرہ) وقع فی بعض النسخ فی آخر ہذا الحدیث قال ابو احمد الجلودی حدثنا ابو العباس الماسرجسی قال ثنا شیبان بہذا ومرادہ انہ علا برجل باب الیمین علی نیۃ المستحلف (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یمینک علی ما یصدقک علیہ صاحبک وفی روایۃ الیمین علی نیۃ المستحلف) بکسر اللام وہذا الحدیث محمول علی الحلف باستحلاف القاضی فاذا ادعی رجل علی رجل حقا فحلفہ القاضی فحلف وہو فی فتوی غیر ما نوی القاضی انعقدت یمینہ علی ما نواہ القاضی ولا ینفعہ التوریۃ وہذا مجمع علیہ ودلیلہ ہذا الحدیث والاجماع فاما اذا حلف بغیر استحلاف القاضی وہو تنفعہ التوریۃ ولا یحنث سواء حلف ابتداء من غیر تحلیف او حلفہ غیر القاضی وغیر نائبہ فی ذلک ولا اعتبار بنیۃ المستحلف غیر القاضی وحاصلہ ان الیمین علی نیۃ الحالف فی کل الاحوال الا اذا استحلفہ القاضی او نائبہ فی دعوی توجہت علیہ فتکون علی نیۃ المستحلف وہو مراد الحدیث اما اذا حلف عند القاضی من غیر استحلاف القاضی فی دعوی فلا اعتبار بنیۃ الحالف سواء فی ہذا کلہ الیمین باللہ تعالی او بالطلاق والعتاق الا انہ اذا حلفہ القاضی بالطلاق او العتاق تنفعہ التوریۃ ویکون الاعتبار بنیۃ الحالف لان القاضی لیس لہ التحلیف بالطلاق والعتاق وانما یستحلف باللہ تعالی واعلم ان التوریۃ وان کان لا یحنث بہا فلا یجوز فعلہا حیث یبطل بہا حق مستحق وہذا مجمع علیہ ہذا تفصیل مذہب الشافعی واصحابہ ونقل القاضی عیاض عن مالک واصحابہ فی ذلک اختلافا وتفصیلا فقال لا خلاف بین العلماء ان الحالف من غیر استحلاف ومن غیر تعلق حق بیمینہ لہ نیتہ ویقبل قولہ واما اذا حلف لغیر ملی حق او وثیقۃ متبرعا او بقضاء علیہ فلا خلاف انہ یحکم علیہ بظاہر یمینہ سواء حلف متبرعا بالیمین او باستحلاف اما فیما بینہ وبین اللہ تعالی فتقبل الیمین علی نیۃ المحلوف لہ وقیل علی نیۃ الحالف وقیل ان کان مستحلفا فعلی نیۃ المحلوف لہ وان کان متبرعا بالیمین فعلی نیۃ الحالف وہذا قول عبد الملک وسحنون وہو ظاہر قول مالک وابن القاسم وقیل علیہ وہی روایۃ یحیی عن ابن القاسم وقیل تنفعہ نیتہ فیما لا یقضی بہ علیہ ویصدق المتبرع وغیرہ فیما یقضی بہ علیہ وہذا مروی عن ابن القاسم ایضا وحکی عن مالک ان ما کان من ذلک علی وجہ المکر والخدیعۃ فہو فیہ آثم حانث وما کان علی وجہ العذر فلا باس بہ وقال ابن حبیب

عن رجل خ

عن یمینہ

باب الیمین علی نیۃ المستحلف

باب الاستثناء فی الیمین وغیرها

وحدثنی ابو الربیع العتکی وابو کامل الجحدری فضیل بن حسین واللفظ لابی الربیع قالا نا حماد وهو ابن زید قال نا ایوب عن محمد عن ابی هریرة قال کان لسلیمن علیه الصلوة والسلام ستون امرأة فقال لاطوفن علیهن اللیلة فتحمل کل واحدة منهن فتلد کل واحدة منهن غلاما فارسا یقاتل فی سبیل الله فلم تحمل منهن الا واحدة فولدت نصف انسان فقال رسول الله صلی الله علیه لو کان استثنی لولدت کل واحدة منهن غلاما فارسا یقاتل فی سبیل الله وحدثنا محمد بن عباد وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی عمر قالا نا سفین عن هشام بن حجیر عن طاوس عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه قال قال سلیمن بن داود نبی الله علیه السلام لاطیفن اللیلة علی سبعین امرأة کلهن تأتی بغلام یقاتل فی سبیل الله فقال له صاحبه او الملک قل ان شاء الله فلم یقل ونسی فلم تأت واحدة من نسائه الا واحدة جاءت بشق غلام قال رسول الله صلی الله علیه ولو قال ان شاء الله لم یحنث وکان درکا له فی حاجته وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه مثله او نحوه وحدثنا عبد بن حمید قال اخبرنا عبد الرزاق بن همام قال انا معمر عن ابن طاوس عن ابیه عن ابی هریرة قال قال سلیمن بن داود لاطیفن اللیلة علی سبعین امرأة تلد کل امرأة منهن غلاما یقاتل فی سبیل الله فقیل له قل ان شاء الله فلم یقل فاطاف بهن فلم تلد منهن الا امرأة واحدة نصف انسان قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو قال ان شاء الله لم یحنث وکان درکا لحاجته وحدثنا زهیر بن حرب قال حدثنی شبابة قال حدثنی ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قال سلیمان بن داود لاطوفن اللیلة علی تسعین امرأة کلها تاتی بفارس یقاتل فی سبیل الله فقال له صاحبه قل ان شاء الله فلم یقل ان شاء الله فطاف علیهن جمیعا فلم تحمل منهن الا امرأة واحدة فجاءت بشق رجل وایم الذی نفس محمد بیده لو قال ان شاء الله لجاهدوا فی سبیل الله فرسانا اجمعون وحدثنیه سوید بن سعید قال نا حفص بن میسرة عن موسی بن عقبة عن ابی الزناد بهذا الاسناد مثله غیر انه قال کلها تحمل غلاما یجاهد فی سبیل الله تعالی وحدثنا

عن مالک ما کان علی وجه المکر والخدیعة فله نیته وما کان فی حق فهو علی نیة المحلوف له قال القاضی ولا خلاف فی اثم الحالف بما یقتطع به حق غیره وان وری والله اعلم باب الاستثناء فی الیمین وغیرها ذکر فی الباب حدیث سلیمن بن داود علیه السلام وفیه فوائد منها انه یستحب للانسان اذا قال سافعل کذا ان یقول ان شاء الله لقوله تعالی ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء الله ولهذا الحدیث ومنها انه اذا حلف وقال متصلا بیمینه ان شاء الله لم یحنث بفعله المحلوف علیه وان الاستثناء یمنع انعقاد الیمین لقوله صلی الله علیه وسلم فی هذا الحدیث لو قال ان شاء الله لم یحنث وکان درکا لحاجته ویشترط لصحة هذا الاستثناء شرطان احدهما ان یقوله متصلا بالیمین والثانی ان یکون نوی قبل فراغ الیمین ان یقول ان شاء الله قال القاضی اجمع المسلمون علی ان قوله ان شاء الله یمنع انعقاد الیمین بشرط کونه متصلا قال ولو جاز منفصلا کما روی عن بعض السلف لم یحنث احد قط فی یمین ولم یحتج الی کفارة قال واختلفوا فی الاتصال فقال مالک والاوزاعی والشافعی والجمهور یکون قوله ان شاء الله متصلا بالیمین من غیر سکوت بینهما ولا تنفس سکتة التنفس وعن طاوس والحسن وجماعة من التابعین ان له الاستثناء ما لم یقم من مجلسه وقال قتادة ما لم یقم او یتکلم وقال عطاء قدر حلبة ناقة وقال سعید بن جبیر بعد اربعة اشهر وعن ابن عباس له الاستثناء ابدا متی تذکره وتاول بعضهم هذا المنقول عن هؤلاء علی ان مرادهم یستحب له قول ان شاء الله تبرکا وقال تعالی واذکر ربک اذا نسیت ولم یریدوا به حل الیمین ومنع الحنث اما اذا استثنی فی الطلاق والعتق وغیر ذلک سوی الیمین بالله تعالی فقال انت طالق ان شاء الله تعالی او انت حر ان شاء الله تعالی او انت علی کظهر امی ان شاء الله تعالی او لزید فی ذمتی الف درهم ان شاء الله او ان شفی الله مریضی فلله علی صوم شهر ان شاء الله او ما اشبه ذلک فمذهب الشافعی والکوفیین وابی ثور وغیرهم صحة الاستثناء فی جمیع الاشیاء کما اجمعوا علیه فی الیمین بالله تعالی فلا یحنث فی طلاق ولا عتق ولا ینعقد ظهاره ولا نذره ولا اقراره ولا غیر ذلک مما یتصل به قوله ان شاء الله وقال مالک والاوزاعی لا یصح الاستثناء فی شیء من ذلک الا الیمین بالله تعالی (قوله صلی الله علیه وسلم لو قال ان شاء الله لم یحنث) فیه اشارة الی ان الاستثناء یکون بالقول ولا تکفی فیه النیة وبهذا قال الشافعی وابو حنیفة ومالک واحمد والعلماء کافة الا ما حکی عن بعض المالکیة ان قیاس قول مالک صحة الاستثناء بالنیة من غیر لفظ (قوله صلی الله علیه وسلم فقال له صاحبه او الملک قل ان شاء الله) قد یحتج به من یقول بجواز انفصال الاستثناء واجاب الجمهور عنه بانه یحتمل ان یکون صاحبه قال له ذلک وهو بعد فی اثناء الیمین وان الذی جری منه لیس بیمین فانه لیس فی الحدیث تصریح بیمین والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم لاطوفن وفی بعض النسخ لاطیفن اللیلة) هما لغتان فصیحتان طاف بالشیء واطاف به اذا دار حوله وتکرر علیه فهو طائف ومطیف وهو ههنا کنایة عن الجماع (قوله صلی الله علیه وسلم کان لسلیمان ستون امرأة وفی روایة سبعون وفی روایة تسعون) وفی غیر صحیح مسلم تسع وتسعون وفی روایة مائة هذا کله لیس بتعارض لانه لیس فی ذکر القلیل نفی الکثیر وقد سبق بیان هذا مرات وهو من مفهوم العدد ولا یعمل به عند جماهیر الاصولیین وفی هذا بیان ما خص به الانبیاء صلوات الله تعالی وسلامه علیهم من القوة علی اطافة هذا فی لیلة واحدة وکان نبینا صلی الله علیه وسلم یطوف علی احدی عشرة امرأة له فی الساعة الواحدة کما ثبت فی الصحیح وهذا کله من زیادة القوة والله اعلم (قوله فتحمل کل واحدة منهن فتلد کل واحدة منهن غلاما فارسا یقاتل فی سبیل الله) هذا قاله علی سبیل التمنی للخیر وقصد به الآخرة والجهاد فی سبیل الله تعالی لا لغرض الدنیا (قوله صلی الله علیه وسلم فلم تحمل منهن الا واحدة فولدت نصف انسان وفی روایة جاءت بشق غلام) قیل هو الجسد الذی ذکره الله تعالی انه القی علی کرسیه (قوله صلی الله علیه وسلم لو کان استثنی لولدت کل واحدة منهن غلاما فارسا یقاتل فی سبیل الله تعالی) هذا محمول علی ان النبی صلی الله علیه وسلم اوحی الیه بذلک فی حق سلیمان لا ان کل من فعل هذا یحصل له هذا (قوله صلی الله علیه وسلم فقال له صاحبه او الملک قل ان شاء الله فلم یقل ونسی) قیل المراد بصاحبه الملک وهو الظاهر من لفظه وقیل القرین وقیل خیاله آدمی وقوله ونسی ضبطه بعض الائمة بضم النون وتشدید السین وهو ظاهر حسن والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم وکان درکا له فی حاجته) هو بفتح الراء اسم من الادراک ای الحاقا قال الله تعالی لا تخاف درکا (قوله صلی الله علیه وسلم وایم الذی نفس محمد بیده لو قال ان شاء الله لجاهدوا فی سبیل الله) فیه جواز الیمین بهذا اللفظ وهو ایم الله وایمن الله واختلف العلماء فی ذلک فقال مالک وابو حنیفة هو یمین وقال اصحابنا ان نوی به الیمین فهو یمین والا فلا (قوله صلی الله علیه وسلم لو قال ان شاء الله لجاهدوا) فیه جواز قول لو ولولا قال القاضی عیاض هذا یستدل به علی جواز قول لو ولولا قال وقد جاء فی القرآن کثیرا وفی کلام الصحابة والسلف وترجم البخاری علی هذا باب ما یجوز من اللو وادخل فیه قول لوط صلی الله علیه وسلم لو ان لی بکم قوة وقول النبی صلی الله علیه وسلم لو کنت راجما بغیر بینة لرجمت هذه ولو مدلی الشهر لواصلت ولولا حدثان قومک بالکفر لاتممت البیت علی قواعد ابراهیم ولولا الهجرة لکنت امرأ من الانصار وامثال هذا قال والذی یفهم من ترجمة البخاری وما ذکره فی الباب من القرآن والآثار انه یجوز استعمال لو ولولا فیما یکون للاستقبال مما امتنع من فعله لامتناع غیره وهو من باب الممتنع من فعله لوجود غیره وهو من باب لولا انه لم یدخل فی الباب سوی ما هو للاستقبال او ما هو حق صحیح متیقن کحدیث لولا الهجرة لکنت امرأ من الانصار دون الماضی والمنقضی او ما فیه اعتراض علی الغیب والقدر السابق وقد ثبت فی الحدیث الآخر فی

باب النهی عن الاصرار علی الیمین فیما یتاذی به اهل الحالف وما لیس بحرام

باب نذر الکافر وما یفعل فیه اذا اسلم

وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لان يلج احدكم بيمينه في اهله اثم له عند الله من ان يعطي كفارته التي فرض الله وحدثنا محمد بن ابي بكر المقدمي ومحمد بن المثنى وزهير بن حرب واللفظ لزهير قالوا نا يحيى وهو ابن سعيد القطان عن عبيد الله قال اخبرني نافع عن ابن عمر ان عمر قال يا رسول الله اني نذرت في الجاهلية ان اعتكف ليلة في المسجد الحرام قال فاوف بنذرك وحدثنا ابو سعيد الاشج قال نا ابو اسامة ح قال وحدثنا محمد بن المثنى قال نا عبد الوهاب يعني الثقفي ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن العلاء واسحاق بن ابراهيم جميعا عن حفص بن غياث ح قال وحدثنا محمد بن عمرو بن جبلة بن ابي رواد قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة كلهم عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال حفص من بينهم عن عمر بهذا الحديث اما ابو اسامة والثقفي ففي حديثهما اعتكاف ليلة واما في حديث شعبة فقال جعل عليه يوما يعتكفه وليس في حديث حفص ذكر يوم ولا ليلة وحدثني ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب قال نا جرير بن حازم ان ايوب حدثه ان نافعا حدثه ان عبد الله بن عمر حدثه ان عمر بن الخطاب سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بالجعرانة بعد ان رجع من الطائف فقال يا رسول الله اني نذرت في الجاهلية ان اعتكف يوما في المسجد الحرام فكيف ترى قال اذهب فاعتكف يوما قال وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اعطاه جارية من الخمس فلما اعتق رسول الله صلى الله عليه وسلم سبايا الناس سمع عمر بن الخطاب اصواتهم يقولون اعتقنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا فقالوا اعتق رسول الله صلى الله عليه وسلم سبايا الناس فقال عمر يا عبد الله اذهب الى تلك الجارية فخل سبيلها وحدثنا عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال لما قفل النبي صلى الله عليه وسلم من حنين سأل عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نذر كان نذره في الجاهلية اعتكاف يوم فذكر بمعنى حديث جرير بن حازم وحدثنا احمد بن عبدة الضبي قال نا حماد بن زيد قال نا ايوب عن نافع قال ذكر عند ابن عمر عمرة رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجعرانة فقال لم يعتمر منها قال وكان عمر نذر اعتكاف ليلة في الجاهلية ثم ذكر نحو حديث جرير بن حازم ومعمر عن ايوب وحدثني عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال نا حجاج بن المنهال قال نا حماد عن ايوب ح قال وحدثنا يحيى بن خلف قال نا عبد الاعلى عن محمد بن اسحاق كلاهما عن نافع عن ابن عمر بهذا الحديث في النذر وفي حديثهما جميعا اعتكاف يوم

صحيح مسلم قوله صلى الله عليه وسلم وان اصابك شيء فلا تقل لو اني فعلت كذا لكان كذا ولكن قل قدر الله وما شاء فعل قال القاضي قال بعض العلماء هذا اذا قاله على جهة الحتم والقطع بالغيب انه لو كان كذا لكان كذا من غير ذكر مشيئة الله تعالى والنظر الى سابق قدره وخفي علمه علينا فاما من قاله على التسليم ورد الامر الى المشيئة فلا كراهة فيه قال القاضي واشار بعضهم الى ان لو لا خلاف لو قال القاضي والذي عندي انهما سواء اذا استعملتا فيما لم يحط به الانسان علما ولا هو داخل تحت مقدور قائلهما مما هو تحكم على الغيب واعتراض على القدر كما نبه عليه في الحديث ومثل قول المنافقين لو اطاعونا ما قتلوا لو كانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا ولو كان لنا من الامر شيء ما قتلنا ههنا فرد الله تعالى عليهم باطلهم فقال فادرؤا عن انفسكم الموت ان كنتم صادقين فمثل هذا هو منهي عنه واما هذا الحديث الذي نحن فيه فانما اخبر النبي صلى الله عليه وسلم فيه عن يقين نفسان سليمن لو قال ان شاء الله لجاء ولو اذ ليس هذا مما يدرك بالظن والاجتهاد وانما اخبر عن حقيقة اعلمه الله تعالى بها وهو نحو قوله صلى الله عليه وسلم لولا بنو اسرائيل لم يخنز اللحم ولولا حواء لم تخن امرأة زوجها فلا معارضة بين هذا وبين حديث النهي عن لو وقد قال الله تعالى قل لو كنتم في بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم ولو ردوا لعادوا لما نهوا عنه وكذلك ما جاء من لولا كقوله تعالى لولا كتاب من الله سبق لمسكم ولولا ان يكون الناس امة واحدة لجعلنا ولولا انه كان من المسجدين لبث في بطنه لان الله تعالى مخبر في كل ذلك عما مضى او يأتي عن علم خبرا قطعيا وكل ما يكون من لو ولولا مما يخبر به الانسان عن علة امتناعه من فعله مما يكون فعله في قدرته فلا كراهة فيه لانه اخبار حقيقة عن امتناع شيء لامتناع شيء او حصول شيء لحصول شيء وتأتي لو غالبا لبيان السبب الموجب او النافي فلا كراهة في كل ما كان من هذا الا ان يكون كاذبا في ذلك كقول المنافقين لو نعلم قتالا لاتبعناكم والله اعلم باب النهي عن الاصرار على اليمين فيما يتأذى به اهل الحالف مما ليس بحرام (قوله صلى الله عليه وسلم لان يلج احدكم بيمينه في اهله آثم له عند الله من ان يعطي كفارته التي فرض الله) اما قوله صلى الله عليه وسلم لان فبفتح اللام وهو لام القسم وقوله صلى الله عليه وسلم يلج هو بفتح الياء واللام وتشديد الجيم وآثم بهمزة ممدودة وثاء مثلثة اي اكثر اثما ومعنى الحديث انه اذا حلف بيمينا يتعلق باهله ويتضررون بعدم حنثه ويكون الحنث ليس بمعصية فينبغي له ان يحنث فيفعل ذلك الشيء ويكفر عن يمينه فان قال لا احنث بل اتورع من ارتكاب الحنث واخاف الاثم فيه فهو مخطئ بهذا القول بل استمراره في عدم الحنث وادامة الضرر على اهله اكثر اثما من الحنث واللجاج في اللغة هو الاصرار على الشيء فهذا مختصر بيان معنى الحديث ولا بد من تنزيله على ما اذا كان الحنث ليس بمعصية كما ذكرناه واما قوله صلى الله عليه وسلم آثم فخرج على لفظ المفاعلة المقتضية للاشتراك في الاثم انه قصد مقابلة اللفظ على زعم الحالف وتوهمه فانه يتوهم ان عليه اثما في الحنث مع انه لا اثم عليه فقال صلى الله عليه وسلم الاثم عليه في اللجاج اكثر لو ثبت الاثم والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب باب نذر الكافر وما يفعل فيه اذا اسلم فيه حديث عمر انه نذر ان يعتكف ليلة في الجاهلية وفي رواية نذر اعتكاف يوم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اوف بنذرك اختلف العلماء في صحة نذر الكافر فقال مالك وابو حنيفة وسائر الكوفيين وجمهور اصحابنا لا يصح وقال المغيرة المخزومي وابو ثور والبخاري وابن جرير وبعض اصحابنا يصح وحجتهم ظاهر حديث عمر واجاب الاولون عنه انه محمول على الاستحباب اي يستحب لك ان تفعل الآن مثل ذلك الذي نذرته في الجاهلية وفي هذا الحديث دلالة لمذهب الشافعي وموافقيه في صحة الاعتكاف بغير صوم وفي صحته بالليل كما يصح في النهار سواء كانت ليلة واحدة او بعضها او اكثر ودليله حديث عمر هذا واما الرواية التي فيها اعتكاف يوم فلا تخالف رواية اعتكاف ليلة لانه يحتمل انه سأله عن اعتكاف ليلة وسأله عن اعتكاف يوم فامره بالوفاء بما نذر فحصل منه صحة اعتكاف الليل وحده ويؤيده رواية نافع عن ابن عمر ان عمر نذر ان يعتكف ليلة في المسجد الحرام فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له اوف بنذرك فاعتكف عمر ليلة رواه الدارقطني وقال اسناده ثابت هذا مذهب الشافعي وبه قال الحسن البصري وابو ثور وداود وابن المنذر وهو اصح الروايتين عن احمد قال ابن المنذر وهو مروي عن علي وابن مسعود وقال ابن عمر وابن عباس وعائشة وعروة بن الزبير والزهري ومالك والاوزاعي والثوري وابو حنيفة واحمد واسحق في رواية عنهما لا يصح الا بصوم وهو قول اكثر العلماء (قوله ذكر عند ابن عمر عمرة رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجعرانة فقال لم يعتمر منها) هذا محمول على نفي علمه اي انه لم يعلم ذلك وقد ثبت ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر من الجعرانة والاثبات مقدم على النفي لما فيه من زيادة العلم وقد ذكر مسلم في كتاب الحج اعتمار النبي صلى الله عليه وسلم من الجعرانة عام حنين من رواية انس رضي الله عنه والله اعلم

باب صحبة المماليك

حدثني ابو كامل فضيل بن حسين الجحدري قال نا ابو عوانة عن فراس عن ذكوان ابي صالح عن زاذان ابي عمر قال اتيت ابن عمر وقد اعتق مملوكاً له قال فاخذ من الارض عوداً او شيئاً فقال ما فيه من الاجر ما يسوى هذا الا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من لطم مملوكه او ضربه فكفارته ان يعتقه وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن فراس قال سمعت ذكوان يحدث عن زاذان ان ابن عمر دعا بغلام له فرأى بظهره اثراً فقال له اوجعتك قال لا قال فانت عتيق قال ثم اخذ شيئاً من الارض فقال ما لي فيه من الاجر ما يزن هذا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ضرب غلاماً له حد الم يأته او لطمه فان كفارته ان يعتقه وحدثناه ابو بكر بن ابي شيبة قال نا وكيع ح قال وحدثني محمد بن المثنى قال نا عبد الرحمن كلاهما عن سفيان عن فراس باسناد شعبة وابي عوانة اما حديث ابن مهدي فذكر فيه حد الم يأته وفي حديث وكيع من لطم عبده ولم يذكر الحد حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عبد الله بن نمير ح قال وثنا ابن نمير واللفظ له قال نا ابي قال نا سفين عن سلمة بن كهيل عن معاوية ابن سويد قال لطمت مولى لنا فهربت ثم جئت قبيل الظهر فصليت خلف ابي فدعاه ودعاني ثم قال امتثل منه فعفا ثم قال كنا بني مقرن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس لنا الا خادم واحدة فلطمها احدنا فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال اعتقوها قالوا ليس لهم خادم غيرها قال فليستخدموها فاذا استغنوا عنها فليخلوا سبيلها وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير واللفظ لابي بكر قالا نا ابن ادريس عن حصين عن هلال بن يساف قال عجل شيخ فلطم خادماً له فقال له سويد بن مقرن عجز عليك الاحر وجهها لقد رأيتني سابع سبعة من بني مقرن ما لنا خادم الا واحدة لطمها اصغرنا فامرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نعتقها وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا ابن ابي عدي عن شعبة عن حصين عن هلال بن يساف قال كنا بنبيع البزني دار سويد بن مقرن اخي النعمان بن مقرن فخرجت جارية فقالت لرجل منا كلمة فلطمها فغضب سويد فذكر نحو حديث ابن ادريس وحدثنا عبد الوارث ابن عبد الصمد قال حدثني ابي قال نا شعبة قال قال لي محمد بن المنكدر ما اسمك قلت شعبة فقال محمد حدثني ابو شعبة العراقي عن سويد بن مقرن ان جارية له لطمها انسان فقال له سويد اما علمت ان الصورة محرمة فقال لقد رأيتني وانا لسابع اخوة لي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وما لنا خادم غير واحدة فعمد احدنا فلطمها فامرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نعتقها حدثناه اسحاق بن ابراهيم ومحمد بن المثنى عن وهب بن جرير قال نا شعبة قال قال لي محمد بن المنكدر ما اسمك فذكر بمثل حديث عبد الصمد حدثنا ابو كامل الجحدري قال نا عبد الواحد يعني ابن زياد قال نا الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه قال قال ابو مسعود البدري كنت اضرب غلاماً لي بالسوط فسمعت صوتاً من خلفي اعلم ابا مسعود فلم افهم الصوت من الغضب قال فلما دنى مني اذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هو يقول اعلم ابا مسعود اعلم ابا مسعود قال فالقيت السوط من يدي فقال اعلم ابا مسعود ان الله اقدر عليك منك على هذا الغلام قال فقلت لا اضرب مملوكاً بعده ابداً وحدثناه اسحاق بن ابراهيم قال انا جرير ح قال وحدثني زهير ابن حرب قال نا محمد بن حميد وهو المعمري عن سفين ح قال وحدثني محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا سفين ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عفان قال نا ابو عوانة كلهم عن الاعمش باسناد عبد الواحد نحو حديثه غير ان في حديث جرير فسقط من يدي السوط من هيبته حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء قال نا ابو معاوية قال نا الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن ابي مسعود الانصاري قال كنت اضرب غلاماً لي فسمعت من خلفي صوتاً اعلم ابا مسعود لله اقدر عليك منك عليه فالتفت فاذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله هو حر لوجه الله فقال اما لو لم تفعل للفحتك النار او لمستك النار ۞

باب صحبة المماليك (قوله صلى الله عليه وسلم من لطم مملوكه او ضربه فكفارته ان يعتقه) قال العلماء في هذا الحديث الرفق بالمماليك وحسن صحبتهم وكف الاذى عنهم وكذلك في الاحاديث بعده واجمع المسلمون على ان عتقه بهذا ليس واجبا وانما هو مندوب رجاء كفارة ذنبه فيه وازالة اثم ظلمه وممن استدلوا به لعدم وجوب اعتاقه حديث سويد بن مقرن بعده ان النبي صلى الله عليه وسلم امرهم حين لطم احدهم خادمهم بعتقها قالوا ليس لنا خادم غيرها قال فليستخدموها فاذا استغنوا عنها فليخلوا سبيلها قال القاضي عياض واجمع العلماء على انه لا يجب اعتاق العبد لشيء مما يفعله به مولاه من مثل هذا الامر الخفيف قال واختلفوا فيما اكثر من ذلك وشنع من ضرب مبرح منهك لغير موجب لذلك او حرقه بنار او قطع منه عضوا له او افسده او نحو ذلك مما فيه مثله فذهب مالك واصحابه والليث الى عتق العبد على سيده بذلك ويكون ولاؤه له ويعاقبه السلطان على فعله وقال سائر العلماء لا يعتق عليه واختلف اصحاب مالك فيما لو حلق راس الامة او لحية العبد واحتج مالك بحديث ابن عمرو بن العاص في الذي جب عبده فاعتقه النبي صلى الله عليه وسلم (قوله صلى الله عليه وسلم من ضرب غلاما له حد الم يأته او لطمه فان كفارته ان يعتقه) هذه الرواية مبينة ان المراد بالاولى من ضربه بلا ذنب ولا على سبيل التعليم والادب (قوله ان ابن عمر اعتق مملوكا فاخذ من الارض عودا او شيئا فقال ما فيه من الاجر ما يسوى هذا الا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من لطم مملوكه او ضربه فكفارته ان يعتقه) هكذا وقع في معظم النسخ ما يسوى وفي بعضها ما يساوي بالالف وهذه هي اللغة الصحيحة المعروفة والاولى عدها اهل اللغة في لحن العوام واجاب بعض العلماء عن هذه اللفظة بانها تغيير من بعض الرواة لان ابن عمر انه ليس في اعتاقه اجر المعتق تبرعا وانما اعتقه كفارة لحلفه به وقيل هو استثناء منقطع وقيل بل هو متصل ومعناه ما اعتقته الا اني سمعت كذا (قوله لطمت مولى لنا فهربت ثم جئت قبيل الظهر فصليت خلف ابي فدعاه ودعاني ثم قال امتثل منه فعفا (قوله امتثل) قيل معناه عاقبه قصاصا وقيل افعل به مثل ما فعل بك وهذا محمول على تطييب نفس المولى المضروب والا فلا يجب القصاص في اللطمة ونحوها وانما واجبه التعزير لكنه تبرع فامكنه من القصاص فيها وفيه الرفق بالموالي واستعمال التواضع (قوله ليس لنا الا خادم واحدة) هكذا هو في جميع النسخ والخادم يطلق على الجارية كما يطلق على الرجل ولا يقال خادمة بالهاء الا في لغة شاذة قليلة اوضحتها في تهذيب الاسماء واللغات (قوله يساف) هو بفتح الياء وكسرها ويقال ايضا اساف (قوله عجز عليك الاحر وجهها) معناه عجزت ولم تجد ان تضرب الا حر وجهها وحر الوجه صفحته وما رق من بشرته وحر كل شيء افضله وارفعه قيل ويحتمل ان يكون مراده بقوله عجز عليك اي امتنع عليك وعجز بفتح الجيم على اللغة الفصيحة وبها جاء القرآن اعجزت ان اكون مثل هذا الغراب ويقال بكسرها (قوله فامرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نعتقها) هذا محمول على انهم كلهم رضوا بعتقها وتبرعوا به والا فاللطمة انما كانت من واحد منهم فسمحوا له بعتقها تكفيرا لذنبه (قوله اما علمت ان الصورة محرمة) فيه اشارة الى ما صرح به في الحديث الآخر اذا ضرب احدكم العبد فليجتنب الوجه اكراما له ولان فيه محاسن الانسان واعضاءه اللطيفة الشريفة واذا حصل فيه شين او اثر كان اقبح (قوله في حديث ابي مسعود انه ضرب غلاما له بالسوط فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اعلم ابا مسعود ان الله اقدر عليك منك

حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا ابن ابی عدی عن شعبة عن سلیمان عن ابراهیم التیمی عن ابیه عن ابی مسعود انه کان یضرب غلامه فجعل یقول اعوذ بالله قال فجعل یضربه فقال اعوذ برسول الله فترکه فقال رسول الله صلی الله علیه والله لله اقدر علیک منک علیه قال فاعتقه وحدثنیه بشر بن خالد قال انا محمد یعنی ابن جعفر عن شعبة بهذا الاسناد ولم یذکر قوله اعوذ بالله اعوذ برسول الله وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن نمیر ح قال وثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی قال نا فضیل بن غزوان قال سمعت عبد الرحمن بن ابی نعم قال حدثنی ابوهریرة قال قال ابوالقاسم صلی الله علیه من قذف مملوکه بالزنا یقام علیه الحد یوم القیمة الا ان یکون کما قال وحدثناه ابوکریب قال نا وکیع ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا اسحاق بن یوسف الازرق کلاهما عن فضیل ابن غزوان بهذا الاسناد وفی حدیثهما سمعت ابا القاسم صلی الله علیه وسلم یبنی التوبة حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع قال نا الاعمش عن المعرور بن سوید قال مررنا بابی ذر بالربذة وعلیه برد وعلی غلامه مثله فقلنا یا ابا ذر لو جمعت بینهما کانت حلة فقال انه کان بینی وبین رجل من اخوانی کلام وکانت امه اعجمیة فعیرته بامه فشکانی الی النبی صلی الله علیه فلقیت النبی صلی الله علیه فقال یا ابا ذر انک امرؤ فیک جاهلیة قلت یا رسول الله من سب الرجال سبوا اباه وامه قال یا ابا ذر انک امرؤ فیک جاهلیة هم اخوانکم جعلهم الله تحت ایدیکم فاطعموهم مما تاکلون والبسوهم مما تلبسون ولا تکلفوهم ما یغلبهم فان کلفتموهم فاعینوهم وحدثناه احمد بن یونس قال نا زهیر ح قال وحدثنا ابوکریب قال نا ابومعویة ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا عیسی بن یونس کلهم عن الاعمش بهذا الاسناد وزاد فی حدیث زهیر وابی معاویة بعد قوله انک امرؤ فیک جاهلیة قال قلت علی حال ساعتی من الکبر قال نعم وفی روایة ابی معاویة نعم علی حال ساعتک من الکبر وفی حدیث عیسی فان کلفه ما یغلبه فلیبعه وفی حدیث زهیر فلیعنه علیه ولیس فی حدیث ابی معاویة فلیبعه ولا فلیعنه انتهی عند قوله ولا یکلفه ما یغلبه حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن واصل الاحدب عن المعرور بن سوید قال رایت ابا ذر وعلیه حلة وعلی غلامه مثلها فسالته عن ذلک قال فذکر انه ساب رجلا علی عهد رسول الله صلی الله علیه فعیره بامه قال فاتی الرجل النبی صلی الله علیه فذکر ذلک له فقال النبی صلی الله علیه انک امرؤ فیک جاهلیة اخوانکم وخولکم جعلهم الله تحت ایدیکم فمن کان اخوه تحت یده فلیطعمه مما یاکل ولیلبسه مما یلبس ولا تکلفوهم ما یغلبهم فان کلفتموهم فاعینوهم علیه وحدثنا ابوالطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال انا ابن وهب قال انا عمرو بن الحارث ان بکیر بن الاشج حدثه عن العجلان مولی فاطمة عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه انه قال للمملوک طعامه وکسوته ولا یکلف من العمل الا ما یطیق حدثنا القعنبی قال نا داود بن قیس عن موسی بن یسار عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صنع لاحدکم خادمه طعامه ثم جاءه به وقد ولی حره ودخانه فلیقعده معه فلیاکل فان کان الطعام مشفوها قلیلا فلیضع فی یده منه اکلة او اکلتین قال داود یعنی لقمة او لقمتین حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان العبد اذا نصح لسیده واحسن عبادة الله فله اجره مرتین

فیه الحث علی الرفق بالمملوک والوعظ والتنبیه علی استعمال العفو وکظم الغیظ والحلم کما یحلم الله تعالی عباده (قوله حدثنا محمد بن حمید المعمری) هو بفتح المیم واسکان العین قیل له المعمری لانه رحل الی معمر ابن راشد وقیل لانه کان یتتبع احادیث معمر (قوله عن ابی مسعود انه کان یضرب غلامه فجعل یقول اعوذ بالله فجعل یضربه فقال اعوذ برسول الله فترکه) قال العلماء لعله لم یسمع استعاذته الاولی لشدة غضبه کما لم یسمع نداء النبی صلی الله علیه وسلم او یکون لما استعاذ برسول الله صلی الله علیه وسلم تنبه لمکانه (قوله صلی الله علیه وسلم من قذف مملوکه بالزنا یقام علیه الحد یوم القیمة الا ان یکون کما قال) فیه اشارة الی انه لا حد علی قاذف العبد فی الدنیا وهذا مجمع علیه لکن یعزر قاذفه لان العبد لیس بمحصن وسواء فی هذا کله من هو کامل الرق ولیس فیه سبب حریة والمدبر والمکاتب وام الولد من بعضه حر هذا فی حکم الدنیا اما فی حکم الآخرة فیستوفی له الحد من قاذفه لاستواء الاحرار والعبید فی الآخرة (قوله سمعت ابا القاسم نبی التوبة) قال القاضی سمی بذلک لانه بعث صلی الله علیه وسلم بقبول التوبة بالقول والاعتقاد وکانت توبة من قبلنا بقتل انفسهم قال ویحتمل ان یکون المراد بالتوبة الایمان والرجوع عن الکفر الی الاسلام واصل التوبة الرجوع (قوله عن المعرور بن سوید) هو بالعین المهملة وبالراء المکررة (قوله لو جمعت بینهما کانت حلة) انما قال ذلک لان الحلة عند العرب ثوبان ولا تطلق علی ثوب واحد (قوله فی حدیث ابی ذر کان بینی وبین رجل من اخوانی کلام وکانت امه اعجمیة فعیرته بامه فلقیت النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا ابا ذر انک امرؤ فیک جاهلیة) اما قوله رجل من اخوانی فمعناه رجل من المسلمین والظاهر انه کان عبدا وانما قال من اخوانی لان النبی صلی الله علیه وسلم قال له اخوانکم وخولکم فمن کان اخوه تحت یده (قوله صلی الله علیه وسلم فیک جاهلیة) ای هذا التعییر من اخلاق الجاهلیة ففیک خلق من اخلاقهم وینبغی للمسلم ان لا یکون فیه شیء من اخلاقهم ففیه النهی عن التعییر وتنقیص الآباء والامهات وانه من اخلاق الجاهلیة (قوله قلت یا رسول الله من سب الرجال سبوا اباه وامه قال یا ابا ذر انک امرؤ فیک جاهلیة) معنی کلام ابی ذر الاعتذار عن سبه ام ذلک الانسان یعنی انه سبنی ومن سب انسانا سب ذلک الانسان اباه السباب وامه فانکر علیه النبی صلی الله علیه وسلم وقال هذا من اخلاق الجاهلیة وانما یباح للمسبوب ان یسب الساب نفسه بقدر ما سبه ولا یتعرض لابیه ولا لامه (قوله صلی الله علیه وسلم هم اخوانکم جعلهم الله تحت ایدیکم فاطعموهم مما تاکلون والبسوهم مما تلبسون ولا تکلفوهم ما یغلبهم فان کلفتموهم فاعینوهم) الضمیر فی هم اخوانکم یعود الی المماليک والامر باطعامهم مما یاکل السید والباسهم مما یلبس محمول علی الاستحباب لا علی الایجاب وهذا باجماع المسلمین واما فعل ابی ذر فی کسوة غلامه مثل کسوته فعمل بالمستحب وانما یجب علی السید نفقة المملوک وکسوته بالمعروف بحسب البلدان والاشخاص سواء کان من جنس نفقة السید ولباسه او دونه او فوقه حتی لو قتر السید علی نفسه تقتیرا خارجا عن عادة امثاله اما زهدا واما شحا لا یحل له التقتیر علی المملوک والزامه بموافقته الا برضاه واجمع العلماء علی انه لا یجوز ان یکلفه من العمل ما لا یطیقه فان کلف ذلک لزمه اعانته بنفسه او بغیره (قوله فان کلفه ما یغلبه فلیبعه وفی روایة فلیعنه علیه) وهذه الثانیة هی الصواب الموافقة لباقی الروایات وقد قیل ان هذا الرجل المسبوب هو بلال المؤذن (قوله صلی الله علیه وسلم للمملوک طعامه وکسوته ولا یکلف من العمل الا ما یطیق) هو موافق لحدیث ابی ذر وقد شرحناه والکسوة بکسر الکاف وضمها لغتان الکسر افصح وبه جاء القرآن ونبه بالطعام والکسوة علی سائر المؤن التی یحتاج الیها العبد والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم اذا صنع لاحدکم خادمه طعامه ثم جاءه به وقد ولی حره ودخانه فلیقعده معه فلیاکل فان کان الطعام مشفوها قلیلا فلیضع فی یده منه اکلة او اکلتین) قال داود یعنی لقمة او لقمتین اما الاکلة بضم الهمزة وهی اللقمة کما فسره واما المشفوه فهو القلیل لان الشفاه کثرت علیه حتی صار قلیلا (قوله صلی الله علیه وسلم مشفوها قلیلا) ای قلیلا بالنسبة الی من اجتمع علیه وفی هذا الحدیث الحث علی مکارم الاخلاق والمواساة فی الطعام لاسیما فی حق من صنعه او حمله لانه ولی حره ودخانه وتعلقت به نفسه وشم رائحته وهذا کله محمول علی الاستحباب (قوله صلی الله علیه وسلم العبد اذا نصح لسیده واحسن عبادة الله فله اجره مرتین وفی

برد

وفی نسخة ان النبی صلی الله علیه وسلم

وحدثني زهير بن حرب ومحمد بن المثنى قالا نا يحيى وهو القطان ح قال وثنا محمد بن نمير قال نا ابي ح قال وثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا ابن نمير وابو اسامة كلهم عن عبيد الله ح قال وثنا هارون بن سعيد الايلي قال نا ابن وهب قال حدثني اسامة جميعا عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث مالك حدثني ابو الطاهر وحرملة بن يحيى قالا انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب قال سمعت سعيد بن المسيب يقول قال ابو هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للعبد المملوك المصلح اجران والذي نفس ابي هريرة بيده لولا الجهاد في سبيل الله والحج وبر امي لاحببت ان اموت وانا مملوك قال وبلغنا ان ابا هريرة لم يكن يحج حتى ماتت امه لصحبتها قال ابو الطاهر في حديثه للعبد المصلح ولم يذكر المملوك وحدثنيه زهير بن حرب قال نا ابو صفوان الاموي قال اخبرني يونس عن ابن شهاب بهذا الاسناد ولم يذكر بلغنا وما بعده حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ادى العبد حق الله وحق مواليه كان له اجران قال فحدثتها كعبا فقال كعب ليس عليه حساب ولا على مؤمن مزهد وحدثنيه زهير بن حرب قال نا جرير عن الاعمش بهذا الاسناد وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعما للمملوك ان يتوفى يحسن عبادة الله وصحابة سيده نعما له حدثنا يحيى بن يحيى قال قلت لمالك حدثك نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق شركا له في عبد فكان له مال يبلغ ثمن العبد قوم عليه قيمة العدل فاعطى شركاءه حصصهم وعتق عليه العبد والا فقد عتق منه ما عتق وحدثنا ابن نمير قال نا ابي قال نا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق شركا له من مملوك فعليه عتقه كله ان كان له مال يبلغ ثمنه فان لم يكن له مال عتق منه ما عتق وحدثنا شيبان بن فروخ قال نا جرير بن حازم عن نافع مولى عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق نصيبا له في عبد فكان له من المال قدر ما يبلغ قيمته قوم عليه قيمة عدل والا فقد عتق منه ما عتق وحدثنا قتيبة بن سعيد ومحمد بن رمح عن الليث بن سعد ح قال وثنا محمد بن المثنى قال نا عبد الوهاب قال سمعت يحيى ابن سعيد ح قال وحدثني ابو الربيع وابو كامل قالا نا حماد وهو ابن زيد ح قال وحدثني زهير بن حرب قال نا اسماعيل يعني ابن علية كلاهما عن ايوب ح قال وحدثنا اسحاق بن منصور قال انا عبد الرزاق عن ابن جريج قال اخبرني اسمعيل بن امية ح قال وثنا محمد بن رافع قال نا ابن ابي فديك عن ابن ابي ذئب ح قال وثنا هارون بن سعيد الايلي قال انا ابن وهب قال اخبرني اسامة يعني ابن زيد كل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث وليس في حديثهم وان لم يكن له مال فقد عتق منه ما عتق الا في حديث ايوب ويحيى بن سعيد فانهما ذكرا هذا الحرف في الحديث وقالا لا ندري اهو شيء في الحديث او قاله نافع من قبله وليس في رواية احد منهم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم الا في حديث الليث ابن سعد وحدثنا عمرو الناقد وابن ابي عمر كلاهما عن ابن عيينة قال ابن ابي عمر نا سفيان عن عمرو عن سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اعتق عبدا بينه وبين اخر قوم عليه في ماله قيمة عدل لا وكس ولا شطط ثم عتق عليه في ماله ان كان موسرا حدثنا عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعتق شركا له في عبد عتق ما بقي في ماله اذا كان له مال يبلغ ثمن العبد وحدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في المملوك بين الرجلين فيعتق احدهما قال يضمن وحدثناه عبيد الله بن معاذ قال نا ابي قال نا شعبة بهذا الاسناد من اعتق شقيصا من مملوك فهو حر من ماله وحدثني عمرو الناقد قال نا اسماعيل بن ابراهيم عن ابن ابي عروبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعتق شقيصا له في عبد فخلاصه في ماله ان كان له مال فان لم يكن له مال استسعى العبد غير مشقوق عليه حدثناه ابو بكر بن ابي شيبة قال نا علي بن مسهر ومحمد بن بشر ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم وعلي بن خشرم قالا انا عيسى بن يونس جميعا عن ابن ابي عروبة بهذا الاسناد وفي حديث عيسى ثم يستسعى في نصيب الذي لم يعتق غير مشقوق عليه

الرواية الاخرى للعبد المملوك المصلح اجران) فيه فضيلة ظاهرة للمملوك المصلح وهو الناصح لسيده والقائم بعبادة ربه المتوجه عليه وان له اجرين لقيامه بالحقين ولانكساره بالرق واما قول ابي هريرة في هذا الحديث لولا الجهاد في سبيل الله والحج وبر امي لاحببت ان اموت وانا مملوك ففيه ان المملوك لا جهاد عليه ولا حج لانه غير مستطيع واراد ببر امه القيام بمصلحتها في النفقة والمؤن والخدمة ونحو ذلك مما لا يمكن فعله من الرقيق (قوله وبلغنا ان ابا هريرة لم يكن يحج حتى ماتت امه لصحبتها) المراد به حج التطوع لانه قد كان حج حجة الاسلام في زمن النبي صلى الله عليه وسلم فقدم بر الام على حج التطوع لان بر الام فرض فقدم على التطوع وذهبنا وذهب مالك ان للاب والام منع الولد من حجة التطوع دون حجة الفرض (قوله قال كعب ليس عليه حساب ولا على مؤمن مزهد) المزهد بضم الميم واسكان الزاي ومعناه قليل المال والمراد بهذا الكلام ان العبد اذا ادى حق الله تعالى وحق مواليه فليس عليه حساب لكثرة اجره وعدم معصيته وهذا الذي قاله كعب يحتمل انه اخذه بتوقيف ويحتمل انه بالاجتهاد لان من رجحت حسناته وادى كتابه بيمينه فسوف يحاسب حسابا يسيرا وينقلب الى اهله مسرورا (قوله صلى الله عليه وسلم نعما للمملوك ان يتوفى يحسن عبادة الله وصحابة سيده) ما نعما ففيها ثلاث لغات قرئ بهن في السبع احداها كسر النون مع اسكان العين والثانية كسرهما والثالثة فتح النون مع كسر العين والميم مشددة في جميع ذلك اي نعم شيء هو ومعناه نعم ما هو فادغمت الميم في الميم قال القاضي ورواه العذري نعما بضم النون منونا وهو صحيح اي له مسرة وقرة عين يقال نعاله ونعمة له (قوله صلى الله عليه وسلم يحسن عبادة الله) هو بضم اول يحسن وعبادة منصوبة والصحابة هنا بمعنى الصحبة (قوله صلى الله عليه وسلم من اعتق شركا له من مملوك فعليه عتقه كله) وذكر حديث الاستسعاء وقد سبقت هذه الاحاديث في كتاب العتق مبسوطة بطرقها وعجب من اعادة مسلم لها هنا على خلاف عادته من غير ضرورة الى اعادتها وسبق هناك شرحها (قوله صلى الله عليه وسلم قوم عليه في ماله قيمة عدل لا وكس ولا شطط) قال العلماء الوكس الغبن والبخس واما الشطط فهو الجور يقال شط الرجل واشطوا اذا جاروا فرطوا وابعدوا في مجاوزة الحد والمراد يقوم بقيمة عدل لا بنقص ولا بزيادة (قوله صلى الله عليه وسلم من اعتق شقيصا

حدثنا علی بن حجر السعدی وابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب قالوا نا اسماعیل وهو ابن علیة عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی المهلب عن عمران ابن حصین ان رجلا اعتق ستة مملوکین له عند موته لم یکن له مال غیرهم فدعا بهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فجزأهم اثلاثا ثم اقرع بینهم فاعتق اثنین وارق اربعة وقال له قولا شدیدا حدثنا قتیبة بن سعید قال نا حماد ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر عن الثقفی کلاهما عن ایوب بهذا الاسناد اما حماد فحدیثه کروایة ابن علیة واما الثقفی ففی حدیثه ان رجلا من الانصار اوصی عند موته فاعتق ستة مملوکین

حدثنا محمد بن منهال الضریر واحمد بن عبدة قالا نا یزید بن زریع قال نا هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن عمران بن حصین عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث ابن علیة وحماد حدثنا ابوالربیع سلیمان بن داود العتکی قال نا حماد یعنی ابن زید عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبد الله ان رجلا من الانصار اعتق غلاما له عن دبر لم یکن له مال غیره فبلغ ذلک النبی صلی الله علیه وسلم فقال من یشتریه منی فاشتراه نعیم بن عبد الله بثمان مائة درهم فدفعها الیه قال عمرو سمعت جابر بن عبد الله یقول عبدا قبطیا مات عام اول وحدثناه ابوبکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم عن ابن عیینة قال ابوبکر نا سفیان بن عیینة قال سمع عمرو جابرا یقول دبر رجل من الانصار غلاما له لم یکن له مال غیره فباعه رسول الله صلی الله علیه وسلم قال جابر فاشتراه ابن النحام عبدا قبطیا مات عام اول فی امارة ابن الزبیر وحدثنا قتیبة بن سعید وابن رمح عن اللیث بن سعد عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم فی المدبر نحو حدیث حماد عن عمرو بن دینار حدثنا قتیبة قال نا المغیرة یعنی الحزامی عن عبد المجید بن سهیل عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد الله ح قال وحدثنی عبد الله بن هاشم قال نا یحیی بن سعید عن الحسین بن ذکوان المعلم قال حدثنی عطاء عن جابر ح قال وحدثنی ابوغسان المسمعی قال نا معاذ قال حدثنی ابی عن مطر عن عطاء بن ابی رباح وابی الزبیر وعمرو بن دینار ان جابر بن عبد الله حدثهم فی بیع المدبر کل هؤلاء قال عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث حماد وابن عیینة عن عمرو عن جابر وحدثنا قتیبة ابن سعید قال نا اللیث عن یحیی وهو ابن سعید عن بشیر بن یسار عن سهل بن ابی حثمة قال یحیی وحسبت قال وعن رافع بن خدیج انهما قالا خرج عبد الله بن سهل بن زید ومحیصة بن مسعود بن زید حتی اذا کانا بخیبر تفرقا فی بعض ما هنالک ثم اذا محیصة یجد عبد الله بن سهل قتیلا قد فنه ثم اقبل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم هو وحویصة بن مسعود وعبد الرحمن بن سهل وکان اصغر القوم

من مملوک) هکذا هو فی معظم النسخ شقیصا بالیاء وفی بعضها شقصا بحذفها ولذا سبق فی کتاب العتق وهما لغتان شقص وشقیص کنصف ونصیف ای نصیب (قوله ان رجلا اعتق ستة مملوکین له عند موته لم یکن له مال غیرهم فدعا بهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فجزأهم اثلاثا ثم اقرع بینهم فاعتق اثنین وارق اربعة وقال له قولا شدیدا وفی روایة ان رجلا من الانصار اوصی عند موته فاعتق ستة مملوکین) قوله فجزأهم هو بتشدید الزای وتخفیفها لغتان مشهورتان ذکرهما ابن السکیت وغیره ومعناه قسمهم واما قوله وقال له قولا شدیدا فمعناه قال فی شانه قولا شدیدا کراهیة لفعله وتغلیظا علیه وقد جاء فی روایة اخری تفسیر هذا القول الشدید قال لو علمنا ما صلینا علیه وهذا محمول علی ان النبی صلی الله علیه وسلم وحده کان یترک الصلوة علیه تغلیظا وزجرا لغیره علی مثل فعله واما اصل الصلوة علیه فلا یمنع وجودها من بعض الصحابة وفی هذا الحدیث دلالة لمذهب مالک والشافعی واحمد واسحق وداود وابن جریر والجمهور فی اثبات القرعة فی العتق ونحوه وانه اذا اعتق عبید فی مرض موته او اوصی بعتقهم ولا یخرجون من الثلث اقرع بینهم فیعتق ثلثهم بالقرعة وقال ابوحنیفة القرعة باطلة لا مدخل لها فی ذلک بل یعتق من کل واحد قسطه ویستسعی فی الباقی لانها خطر وهذا مردود بهذا الحدیث الصحیح واحادیث کثیرة وقوله فی الحدیث فاعتق اثنین وارق اربعة صریح فی الرد علی ابی حنیفة وقد قال بقول ابی حنیفة الشعبی والنخعی وشریح والحسن وحکی ایضا عن ابن المسیب (قوله فی الطریق الاخیر ثنا هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن عمران بن حصین) هذا الحدیث مما استدرکه الدارقطنی علی مسلم فقال لم یسمعه ابن سیرین من عمران فیما یقال وانما سمعه من خالد الحذاء عن ابی قلابة عن ابی المهلب عن عمران قاله ابن المدینی قلت ولیس فی هذا تصریح بان ابن سیرین لم یسمع عن عمران ولو ثبت عدم سماعه منه لم یقدح ذلک فی صحة هذا الحدیث ولم یتوجه علی الامام مسلم فیه عتب لانه انما ذکره متابعة بعد ذکره الطرق الصحیحة الواضحة وقد سبق لهذا نظائر والله اعلم بالصواب

باب جواز بیع المدبر

(قوله ان رجلا من الانصار اعتق غلاما له عن دبر لم یکن له مال غیره فبلغ ذلک النبی صلی الله علیه وسلم فقال من یشتریه منی فاشتراه نعیم بن عبد الله بثمان مائة درهم فدفعها الیه) معنی اعتقه عن دبر ای دبره فقال له انت حر بعد موتی وسمی هذا تدبیرا لانه یحصل العتق فیه فی دبر الحیاة واما هذا الرجل الانصاری فیقال له ابو مذکور واسم الغلام المدبر یعقوب وفی هذا الحدیث دلالة لمذهب الشافعی وموافقیه انه یجوز بیع المدبر قبل موت سیده لهذا الحدیث وقیاسا علی الموصی بعتقه فانه یجوز بیعه بالاجماع وممن جوزه عائشة وطاوس وعطاء والحسن ومجاهد واحمد واسحق وابوثور وداود رح وقال ابوحنیفة ومالک وجمهور العلماء والسلف من الحجازیین والشامیین والکوفیین رحمهم الله تعالی لا یجوز بیع المدبر قالوا وانما باعه النبی صلی الله علیه وسلم فی دین کان علی سیده وقد جاء فی روایة للنسائی والدارقطنی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اقض به دینک قالوا وانما دفع الیه ثمنه لیقضی به دینه وتاوله بعض المالکیة علی انه لم یکن له مال غیره فرد تصرفه قال هذا القائل وکذلک یرد تصرف من تصدق بکل ماله وهذا ضعیف بل باطل والصواب نفاذ تصرف من تصدق بکل ماله وقال القاضی عیاض رحمه الله تعالی الاشبه عندی انه فعل ذلک نظرا له اذ لم یترک لنفسه مالا والصحیح ما قدمناه ان الحدیث علی ظاهره وانه یجوز بیع المدبر بکل حال ما لم یمت السید والله اعلم واجمع المسلمون علی صحة التدبیر ثم مذهب الشافعی ومالک والجمهور انه یحسب عتقه من الثلث وقال اللیث وزفر رحمهما الله تعالی هو من راس المال وفی هذا الحدیث نظر الامام فی مصالح رعیته وامره ایاهم بما فیه الرفق بهم وبابطالهم ما یضرهم من تصرفاتهم التی یمکن فسخها وفیه جواز البیع فیمن یزید وهو مجمع علیه الآن وقد کان فیه خلاف ضعیف لبعض السلف (قوله واشتراه نعیم بن عبد الله وفی روایة فاشتراه ابن النحام) بالنون المفتوحة والحاء المهملة المشددة هکذا هو فی جمیع النسخ ابن النحام بالنون قالوا وهو غلط وصوابه فاشتراه النحام فان المشتری هو نعیم وهو النحام سمی بذلک لقول النبی صلی الله علیه وسلم دخلت الجنة فسمعت فیها نحمة لنعیم والنحمة الصوت وقیل هی السعلة وقیل النخة والله اعلم

کتاب القسامة والمحاربین والقصاص والدیات

باب القسامة

وفیه حدیث حویصة ومحیصة باختلاف الفاظه وطرقه حین وجد محیصة ابن عمه عبد الله بن سهل قتیلا بخیبر فقال النبی صلی الله علیه وسلم لاولیائه تحلفون خمسین یمینا وتستحقون صاحبکم او قاتلکم وفی روایة تستحقون قاتلکم او صاحبکم اما حویصة ومحیصة فبتشدید الیاء فیهما وتخفیفها لغتان مشهورتان وقد ذکرهما القاضی اشهرهما التشدید قال القاضی حدیث القسامة اصل من اصول الشرع وقاعدة من قواعد الاحکام ورکن من ارکان مصالح العباد وبه اخذ العلماء کافة من الصحابة والتابعین ومن بعدهم من علماء الامصار الحجازیین والشامیین والکوفیین وغیرهم رحمهم الله تعالی وان اختلفوا فی کیفیة الاخذ به وروی عن جماعة البطال

للکبر

فذهب عبد الرحمن لیتکلم قبل صاحبیه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم کبر الکبر فی السن فصمت وتکلم صاحباه وتکلم معهما فذکروا لرسول الله صلی الله علیه وسلم مقتل عبد الله بن سهل فقال لهم اتحلفون خمسین یمینا فتستحقون صاحبکم او قاتلکم قالوا وکیف نحلف ولم نشهد قال فتبرئکم یهود بخمسین یمینا قالوا وکیف نقبل ایمان قوم کفار فلما رای ذلک رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطی عقله

ابطال القسامة وانه لا حکم لها ولا عمل بها وممن قال بهذا سالم بن عبد الله وسلیمان بن یسار والحکم بن عیینة وقتادة وابو قلابة ومسلم بن خالد وابن علیة والبخاری وغیرهم وعن عمر بن عبد العزیز روایتان کالمذهبین واختلف القائلون بها فیما اذا کان القتل عمدا هل یجب القصاص بها فقال معظم الحجازیین یجب وهو قول الزهری وربیعة وابی الزناد ومالک واصحابه واللیث والاوزاعی واحمد واسحق وابی ثور وداود وهو قول الشافعی فی القدیم وروی عن ابی الزبیر وعمر بن عبد العزیز قال ابو الزناد قلنا بها واصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم متوافرون انی لاری انهم الف رجل فما اختلف منهم اثنان وقال الکوفیون والشافعی رح فی اصح قولیه لا یجب بها القصاص وانما تجب الدیة وهو مروی عن الحسن البصری والشعبی والنخعی وعثمان اللیثی والحسن بن صالح وروی ایضا عن ابی بکر وعمر وابن عباس ومعویة رض واختلفوا فیمن یحلف فی القسامة فقال مالک والشافعی والجمهور یحلف الورثة ویجب الحق بحلفهم خمسین یمینا واحتجوا بهذا الحدیث الصحیح وفیه التصریح بالابتداء بیمین المدعی بالمدعی وهو ثابت من طرق کثیرة صحاح لا تندفع قال مالک الذی اجمعت علیه الائمة قدیما وحدیثا ان المدعین یبدؤن فی القسامة ولان جنبة المدعی صفات قویة باللوث قال القاضی وضعف هؤلاء روایة من روی الابتداء بیمین المدعی علیهم قال اهل الحدیث هذه الروایة وهم من الراوی لانه اسقط الابتداء بیمین المدعی ولم یذکر الیمین ولان من روی الابتداء بالمدعین معه زیادة وروایاتها صحاح من طرق کثیرة مشهورة فوجب العمل بها ولا تعارضها روایة من نسی وقال کل من لم یوجب القصاص واقتصر علی الدیة یبدأ بیمین المدعی علیهم الا الشافعی واحمد فقالا بقول الجمهور انه یبدأ بیمین المدعی فان نکل ردت علی المدعی علیه واجمع العلماء علی انه لا یجب قصاص ولا دیة بمجرد الدعوی حتی تقترن بها شبهة یغلب الظن بها واختلفوا فی هذه الشبهة المعتبرة الموجبة للقسامة ولها اسبع صور الاولی ان یقول المقتول فی حیاته دمی عند فلان وهو قتلنی او ضربنی وان لم یکن به اثر او فعل بی هذا من النقاد مقابلتی او جرحنی ویذکر العمد فهذا موجب للقسامة عند مالک واللیث وادعی مالک رح انه مما اجمع علیه الائمة قدیما وحدیثا قال القاضی ولم یقل بهذا من فقهاء الامصار غیرهما ولا روی عن غیرهما وخالف فی ذلک العلماء کافة فلم یر احد غیرهما فی هذا قسامة واشترط بعض المالکیة وجود الاثر والجرح فی کونه قسامة واحتج مالک فی ذلک بقصة بقرة بنی اسرائیل وقوله تعالی فقلنا اضربوه ببعضها کذلک یحیی الله الموتی قالوا فحی الرجل فاخبر بقاتله واحتج اصحاب مالک ایضا بان تلک حالة یطلب بها غفلة الناس فلو شرطنا الشهادة ابطلنا قول المجروح ادی ذلک الی ابطال الدماء غالبا قالوا ولانها حالة یتحری فیها المجروح الصدق ویتجنب الکذب والمعاصی ویتردد البر والتقوی فوجب قبول قوله واختلف المالکیة فی انه هل یکتفی فی الشهادة علی قوله بشاهد ام لا بد من اثنین الثانیة اللوث من غیر بینة علی معاینة القتل وبهذا قال مالک واللیث والشافعی وبین اللیث شهادة العدل وحده وکذا قول جماعة لیسوا عدولا الثالثة اذا شهد عدلان بالجرح فعاش بعده ایاما ثم مات قبل ان یفیق منه قال مالک واللیث هو لوث وقال الشافعی وابو حنیفة رض لا قسامة هنا بل یجب القصاص بشهادة العدلین الرابعة یوجد المتهم عند المقتول او قریبا منه او آتیا من جهته ومعه آلة القتل وعلیه اثره من لطخ دم وغیره ولیس هناک سبع ولا غیره مما یمکن احالة القتل علیه او تفرق جماعة عن قتیل فهذا لوث موجب للقسامة عند مالک والشافعی الخامسة ان یقتتل طائفتان فیوجد بینهما قتیل ففیه القسامة عند مالک والشافعی واحمد واسحق وعن مالک روایة انه لا قسامة بل فیه دیة علی الطائفة الاخری ان کان من احدی الطائفتین وان کان من غیرهما فعلی الطائفتین دیة السادسة یوجد المیت فی زحمة الناس قال الشافعی یثبت فیه القسامة وتجب بها الدیة وقال مالک هو هدر وقال الثوری واسحق تجب دیته فی بیت المال وروی مثله عن عمر وعلی السابعة ان یوجد فی محلة قوم او قبیلتهم او مسجدهم فقال مالک واللیث والشافعی واحمد وداود وغیرهم لا یثبت بمجرد هذا قسامة بل القتل هدر لانه قد یقتل الرجل الرجل ویلقیه فی محلة طائفة لینسب الیهم قال الشافعی الا ان یکون فی محلة اعدائه لا یخالطهم غیرهم فیکون کالقصة التی جرت بخیبر فحکم النبی صلی الله علیه وسلم بالقسامة لورثة القتیل لما کان بین الانصار وبین الیهود من العداوة ولم یکن هناک سواهم وعن احمد نحو قول الشافعی وقال ابو حنیفة والثوری ومعظم الکوفیین وجود القتیل فی المحلة والقریة یوجب القسامة ولا یثبت القسامة عندهم فی شیء من الصور السبع السابقة الا هنا لانها عندهم هی الصورة التی حکم النبی صلی الله علیه وسلم فیها بالقسامة ولا قسامة عندهم الا اذا وجد القتیل وبه اثر قالوا فان وجد القتیل فی المسجد حلف اهل المحلة ووجبت الدیة فی بیت المال وذلک اذا ادعوا علی اهل المحلة قال الاوزاعی وجود القتیل فی المحلة یوجب القسامة وان لم یکن علیه اثر ونحوه عن داود هذا آخر کلام القاضی والله اعلم (قوله فذهب عبد الرحمن لیتکلم قبل صاحبیه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم کبر الکبر فی السن فصمت وتکلم صاحباه وتکلم معهما) معنی هذا ان المقتول هو عبد الله والد اخ اسمه عبد الرحمن ولهما ابناء عم وهما محیصة وحویصة وهما اکبر سنا من عبد الرحمن فلما اراد عبد الرحمن اخو القتیل ان یتکلم قال له النبی صلی الله علیه وسلم کبر ای لیتکلم اکبر منک واعلم ان حقیقة الدعوی انما هی لاخیه عبد الرحمن لا حق فیها لابنی عمه وانما امر النبی صلی الله علیه وسلم ان یتکلم الاکبر وهو حویصة لانه لم یکن المراد بکلامه حقیقة الدعوی بل سماع صورة القصة وکیف جرت فاذا اراد حقیقة الدعوی تکلم صاحبها ویحتمل ان عبد الرحمن وکل حویصة ومحیصة فی الدعوی ومساعدته او امره توکیله وفی هذا فضیلة السن عند التساوی فی الفضائل ولهذا نظائر فانه یقدم بها فی الامامة وفی ولایة النکاح ندبا وغیر ذلک قوله الکبر فی السن معناه برید الکبر فی السن والکبر منصوب باضمار برید ونحوها وفی بعض النسخ للکبر باللام وهو صحیح (قوله صلی الله علیه وسلم اتحلفون خمسین یمینا فتستحقون صاحبکم او قاتلکم) قد یقال کیف عرضت الیمین علی الثلاثة وانما یکون الیمین للوارث خاصة والوارث عبد الرحمن خاصة وهو اخو القتیل واما الآخران فابناء عم لا میراث لهما مع الاخ والجواب انه کان معلوما عندهم ان الیمین تختص بالوارث فاطلق الخطاب لهم والمراد من تختص به الیمین واحتمل ذلک لکونه معلوما للمخاطبین کما سمع کلام الجمیع فی صورة قتله وکیفیته ما جری له وان کانت حقیقة الدعوی وقت الحاجة مختصة بالوارث واما قوله صلی الله علیه وسلم فتستحقون قاتلکم او صاحبکم فمعناه یثبت حکمکم علی من حلفتم علیه وهل ذلک الحق قصاص او دیة فیه الخلاف السابق بین العلماء واعلم انهم انما یجوز لهم الحلف اذا علموا او ظنوا ذلک وانما عرض علیهم النبی صلی الله علیه وسلم الیمین ان وجد فیهم هذا الشرط ولیس المراد الاذن لهم فی الحلف من غیر ظن ولهذا قالوا وکیف نحلف ولم نشهد (قوله صلی الله علیه وسلم فتبرئکم یهود بخمسین یمینا) ای تبرأ الیکم من دعواکم بخمسین یمینا وقیل معناه یخلصونکم من الیمین بان یحلفوا فاذا حلفوا انتهت الخصومة ولم یثبت علیهم شیء وخلصتم انتم من الیمین وفی هذا دلیل لصحة یمین الکافر والفاسق وهو مرفوع غیر منون لا ینصرف لانه اسم للقبیلة والطائفة ففیه التانیث والعلمیة (قوله ان النبی صلی الله علیه وسلم اعطی عقله) ای دیته وفی الروایة الاخری فوداه رسول الله صلی الله علیه وسلم من قبله وفی روایة من عنده فقوله وداه بتخفیف الدال ای دفع دیته وفی روایة فکره رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یبطل دمه فوداه مائة من ابل الصدقة انما وداه رسول الله صلی الله علیه وسلم من عنده قطعا للنزاع واصلاحا لذات البین فان اهل القتیل لا یستحقون الا ان یحلفوا ویستحلفوا المدعی علیهم وقد امتنعوا من الایمان وهم یکسرون بقتل صاحبهم فاراد صلی الله علیه وسلم جبرهم وقطع المنازعة واصلاح ذات البین بدفع دیته من عنده وقوله فوداه من عنده یحتمل ان یکون من خالص ماله فی بعض الاحوال اضاف ذلک عنده یحتمل انه من مال بیت المال ومصالح المسلمین واما قوله فی الروایة الاخیرة من ابل الصدقة فقد قال بعض العلماء انها غلط من الرواة لان الصدقة المفروضة لا تصرف هذا المصرف بل هی لاصناف سماهم الله تعالی وقال الامام ابو اسحق المروزی من اصحابنا یجوز صرفها من ابل الزکوة لهذا الحدیث فاخذ بظاهره وقال جمهور اصحابنا وغیرهم معناه اشتراه من ابل الصدقات بعد ان ملکوها ثم دفعها تبرعا الی اهل القتیل وحکی القاضی عن بعض العلماء انه یجوز صرف الزکوة فی مصالح العامة وتاول هذا الحدیث علیه وتاوله بعضهم علی ان اولیاء القتیل کانوا محتاجین ممن تباح لهم الزکوة وهذا تاویل باطل لان هذا قدر کثیر لا یدفع الی الواحد الحامل من الزکوة بخلاف اشراف القبائل ولانه سماه دیة وتاوله بعضهم علی انه دفعه من سهم المؤلفة من الزکوة استئلافا لیهود لعلهم یسلمون وهذا ضعیف لان الزکوة لا یجوز صرفها الی کافر فالمختار

ما حکیناه عن الجمهور انه اشتراها من ابل الصدقة وفی هذا الحدیث انه ینبغی للامام مراعاة المصالح العامة والاهتمام باصلاح ذات البین وفیه اثبات القسامة وفیه الابتداء بیمین المدعی

ای بریء الکبر ۱۲

قوله اتقاء کذا فی نسخ الموجودة بایدینا قانون قاف کاف لام یحل لمستاه فی التطهر کما لا یخفی لعدم کون اقاد علی وزن اقام اعنی من الافعال الا ان الافعال بمعنی تقدم کما فی القاموس اقاد فلان تقدم فی ذلک الی ان یکون الی القاد فی مقابلتی اسے فتح اقاد مقابلتی اسے تقدم فی مقابلتی والله اعلم کذا فی حاشیة الاحمدیة اقول وفی النسخ المصریة من القاد ۱۲ منه تعالی ۱۲

وحدثنا عبید اللہ بن عمر القواریری قال نا حماد بن زید قال نا یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار عن سہل بن ابی حثمۃ ورافع بن خدیج ان محیصۃ بن مسعود وعبد اللہ بن سہل انطلقا قبل خیبر فتفرقا فی النخل فقتل عبد اللہ بن سہل فاتہموا الیہود فجاء اخوہ عبد الرحمن وابن عمہ حویصۃ ومحیصۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتکلم عبد الرحمن فی امر اخیہ وہو اصغر منہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر او قال لیبدأ الاکبر فتکلما فی امر صاحبہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم خمسون منکم علی رجل منہم فیدفع برمتہ قالوا امر لم نشہدہ کیف نحلف قال فتبرئکم یہود بایمان خمسین منہم قالوا یا رسول اللہ قوم کفار فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبلہ قال سہل فدخلت مربدا لہم یوما فرکضتنی ناقۃ من تلک الابل رکضۃ برجلہا قال حماد ہذا او نحوہ وحدثنا القواریری قال نا بشر بن المفضل قال نا یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار عن سہل بن ابی حثمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ وقال فی حدیثہ فعقلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ ولم یقل فی حدیثہ فرکضتنی ناقۃ وحدثنا عمرو الناقد قال نا سفیان بن عیینۃ ح قال وثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوہاب الثقفی جمیعا عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار عن سہل بن ابی حثمۃ بنحو حدیثہم وحدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ بن قعنب قال نا سلیمان بن بلال عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار ان عبد اللہ بن سہل بن زید ومحیصۃ بن مسعود بن زید الانصاریین ثم من بنی حارثۃ خرجا الی خیبر فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی یومئذ صلح واہلہا یہود فتفرقا لحاجتہما فقتل عبد اللہ بن سہل فوجد فی شربۃ مقتولا فدفنہ صاحبہ ثم اقبل الی المدینۃ فمشی اخو المقتول عبد الرحمن بن سہل ومحیصۃ وحویصۃ فذکروا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شان عبد اللہ وحیث قتل فزعم بشیر وہو یحدث عن من ادرک من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لہم تحلفون خمسین یمینا وتستحقون قاتلکم او صاحبکم قالوا یا رسول اللہ ما شہدنا ولا حضرنا فزعم انہ قال فتبرئکم یہود بخمسین فقالوا یا رسول اللہ کیف نقبل ایمان قوم کفار فزعم بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقلہ من عندہ وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا ہشیم عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار ان رجلا من الانصار من بنی حارثۃ یقال لہ عبد اللہ بن سہل بن زید انطلق ہو وابن عم لہ یقال لہ محیصۃ بن مسعود بن زید وساق الحدیث بنحو حدیث اللیث الی قولہ فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ قال یحیی فحدثنی بشیر بن یسار قال اخبرنی سہل بن ابی حثمۃ قال لقد رکضتنی فریضۃ من تلک الفرائض بالمربد وحدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا ابی قال نا سعید بن عبید قال نا بشیر بن یسار الانصاری عن سہل بن ابی حثمۃ الانصاری انہ اخبرہ ان نفرا منہم انطلقوا الی خیبر فتفرقوا فیہا فوجدوا احدہم قتیلا وساق الحدیث وقال فیہ فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبطل دمہ فوداہ مائۃ من ابل الصدقۃ وحدثنی اسحاق بن منصور قال انا بشر بن عمر قال سمعت مالک بن انس یقول حدثنی ابو لیلی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل عن سہل بن ابی حثمۃ انہ اخبرہ عن رجال من کبراء قومہ ان عبد اللہ بن سہل ومحیصۃ خرجا الی خیبر من جہد اصابہم فاتی محیصۃ فاخبر ان عبد اللہ بن سہل قد قتل وطرح فی عین او فقیر فاتی یہودا فقال انتم واللہ قتلتموہ قالوا واللہ ما قتلناہ ثم اقبل حتی قدم علی قومہ فذکر لہم ذلک ثم اقبل ہو واخوہ حویصۃ وہو اکبر منہ وعبد الرحمن بن سہل فذہب محیصۃ لیتکلم وہو الذی کان بخیبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمحیصۃ کبر کبر یرید السن فتکلم حویصۃ ثم تکلم محیصۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان یدوا صاحبکم واما ان یؤذنوا بحرب فکتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہم فی ذلک فکتبوا انا واللہ ما قتلناہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحویصۃ ومحیصۃ وعبد الرحمن اتحلفون وتستحقون دم صاحبکم قالوا لا قال فتحلف لکم یہود قالوا لیسوا مسلمین فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ فبعث الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ ناقۃ حتی ادخلت علیہم الدار قال سہل فلقد رکضتنی منہا ناقۃ حمراء

فی القسامۃ وفیہ رد الیمین علی المدعی علیہ اذا نکل المدعی فی القسامۃ وفیہ جواز الحکم علی الغائب وسماع الدعوی فی الدماء من غیر حضور الخصم وفیہ جواز الیمین بالظن وان لم یتیقن وفیہ ان الحکم بین المسلم والکافر یکون بحکم الاسلام (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم خمسون منکم علی رجل منہم) ہذا مما یجب تاویلہ لان الیمین انما تکون علی الوارث خاصۃ لا علی غیرہ من القبیلۃ وتاویلہ عند اصحابنا ان معناہ یؤخذ منکم خمسون یمینا والحالف ہم الورثۃ فلا یحلف احد من الاقارب غیر الورثۃ یحلف کل ورثۃ ذکورا کان او اناثا سواء کان القتل عمدا او خطأ ہذا مذہب الشافعی وبہ قال ابو ثور وابن المنذر ووافقنا مالک فیما اذا کان القتل خطأ واما فی العمد فقال یحلف الاقارب خمسین یمینا ولا تحلف النساء ولا الصبیان ووافقہ ربیعۃ واللیث والاوزاعی واحمد وداؤد واہل الظاہر واحتج الشافعی بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم تحلفون خمسین یمینا فتستحقون صاحبکم فجعل الحالف ہو المستحق الدیۃ والقصاص ومعلوم ان غیر الوارث لا یستحق شیئا فدل علی ان المراد حلف من یستحق الدیۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم خمسون منکم علی رجل منہم فیدفع برمتہ) الرمۃ بضم الراء الحبل والمراد ہنا الحبل الذی یربط فی رقبۃ القاتل ویسلم فیہ الی ولی القتیل وفی ہذا دلیل لمن قال ان القسامۃ یثبت فیہا القصاص وقد سبق بیان مذاہب العلماء فیہ وتاولہ القائلون لا قصاص بان المراد ان یسلم لیستوفی منہ الدیۃ لکونہا ثبتت علیہ وفیہ ان القسامۃ انما تکون علی واحد وبہ قال مالک واحمد وقال اشہب وغیرہ یحلف الاولیاء علی ما شاءوا ولا یقتلون الا واحدا وقال الشافعی ان ادعوا علی جماعۃ حلفوا علیہم وثبتت علیہم الدیۃ علی الصحیح عند الشافعی وعلی قول انہ یجب القصاص علیہم وان حلفوا علی واحد استحقوا علیہ وحدہ (قولہ فدخلت مربدا لہم یوما فرکضتنی ناقۃ من تلک الابل رکضۃ برجلہا) المربد بکسر المیم وفتح الباء ہو الموضع الذی یجتمع فیہ الابل وتحبس والربد الحبس ومعنی رکضتنی رفستنی واراد بہذا الکلام انہ ضبط الحدیث وحفظہ حفظا بلیغا (قولہ فوجد فی شربۃ مقتولا) الشربۃ بفتح الشین المعجمۃ والراء وہو حوض یکون فی اصل النخلۃ وجمعہ شرب کثمرۃ وثمر (قولہ لقد رکضتنی فریضۃ من تلک الفرائض) المراد بالفریضۃ ہنا الناقۃ من تلک النوق المفروضۃ فی الدیۃ وتسمی المدفوعۃ فی الزکوۃ او فی الدیۃ فریضۃ لانہا مفروضۃ اي مقدرۃ بالسن والعدد واما قول المازری ان المراد بالفریضۃ ہنا الناقۃ الہرمۃ فقد غلط فیہ واللہ اعلم (قولہ فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبطل دمہ فوداہ مائۃ من ابل الصدقۃ) ہذا آخر الفوائد الذی لم یسمعہ ابراہیم بن سفیان من مسلم وقد قدمنا بیان اولہ وقولہ عقیب ہذا حدثنی اسحق بن منصور قال اخبرنا بشر بن عمر قال سمعت مالک بن انس یقول حدثنی ابو لیلی ہو اول سماع ابراہیم بن سفیان من مسلم من ہذا الموضع ہکذا ہو فی معظم النسخ وفی نسخۃ الحافظ ابن عساکر ان آخر القوات آخر حدیث اسحق بن منصور ہذا الذی ذکرناہ واول السماع قولہ عقیبہ حدثنی ابو الطاہر وحرملۃ یزید یحیی والاول اصح (قولہ وطرح فی عین او فقیر) الفقیر ہنا علی لفظ الفقیر من آدمیین والفقیر ہنا البئر القریبۃ القعر الواسعۃ الفم وقیل ہو الحفیرۃ التی تکون حول النخل (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان یدوا صاحبکم واما ان یؤذنوا بحرب) معناہ ان ثبت القتل علیہم بقسامۃ منکم فاما ان یدوا صاحبکم ای یدفعوا الیہ دیتہ واما ان یعلموا انہم ممتنعون من التزام احکامنا فینتقض عہدہم ویصیرون حربا لنا وفیہ دلیل لمن یقول الواجب بالقسامۃ الدیۃ دون القصاص (قولہ خرجا الی خیبر من جہد اصابہم) ہو بفتح الجیم

باب حکم المحاربین والمرتدین

حدثنی ابو الطاهر وحرملة بن یحیی قال ابو الطاهر نا وقال حرملة انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن وسلیمان ابن یسار مولی میمونة زوج النبی صلی الله علیه عن رجل من اصحاب رسول الله صلی الله علیه من الانصار ان رسول الله صلی الله علیه اقر القسامة علی ما کانت علیه فی الجاهلیة وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال حدثنی ابن شهاب بهذا الاسناد مثله وزاد وقضی بها رسول الله صلی الله علیه بین ناس من الانصار فی قتیل ادعوه علی الیهود وحدثنا حسن بن علی الحلوانی قال نا یعقوب وهو ابن ابراهیم بن سعد قال نا ابی عن صالح عن ابن شهاب ان ابا سلمة بن عبد الرحمن وسلیمان بن یسار اخبراه عن ناس من الانصار عن النبی صلی الله علیه بمثل حدیث ابن جریج وحدثنا یحیی بن یحیی التمیمی وابو بکر بن ابی شیبة کلاهما عن هشیم واللفظ لیحیی قال انا هشیم عن عبد العزیز بن صهیب وحمید عن انس بن مالک ان ناسا من عرینة قدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة فاجتووها فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان شئتم ان تخرجوا الی ابل الصدقة فتشربوا من البانها وابوالها ففعلوا فصحوا ثم مالوا علی الرعاء فقتلوهم وارتدوا عن الاسلام وساقوا ود رسول الله صلی الله علیه فبلغ ذلک النبی صلی الله علیه وسلم فبعث فی اثرهم فاتی بهم فقطع ایدیهم وارجلهم وسمل اعینهم وترکهم فی الحرة حتی ماتوا وحدثنا ابو جعفر محمد بن الصباح وابو بکر بن ابی شیبة واللفظ لابی بکر قال نا ابن علیة عن حجاج بن ابی عثمان قال حدثنی ابو رجاء مولی ابی قلابة عن ابی قلابة قال حدثنی انس ان نفرا من عکل ثمانیة قدموا علی رسول الله صلی الله علیه فبایعوه علی الاسلام فاستوخموا الارض وسقمت اجسامهم فشکوا ذلک الی رسول الله صلی الله علیه فقال الا تخرجون مع راعینا فی ابله فتصیبون من ابوالها والبانها فقالوا بلی فخرجوا فشربوا من ابوالها والبانها فصحوا فقتلوا الراعی وطردوا الابل فبلغ ذلک رسول الله صلی الله علیه وسلم فبعث فی آثارهم فادرکوا فجیء بهم فامر بهم فقطعت ایدیهم وارجلهم وسمر اعینهم ثم نبذ وافی الشمس حتی ماتوا وقال ابن الصباح فی روایته واطردوا النعم قال وسمرت اعینهم وحدثنا هارون بن عبد الله قال نا سلیمان ابن حرب قال نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی رجاء مولی ابی قلابة قال قال ابو قلابة نا انس بن مالک قال قدم علی رسول الله صلی الله علیه قوم من عکل او عرینة فاجتووا المدینة فامرلهم رسول الله صلی الله علیه وسلم بلقاح وامرهم ان یشربوا من ابوالها والبانها بمعنی حدیث حجاج بن ابی عثمان وقال وسمرت اعینهم والقوا فی الحرة یستسقون فلا یسقون وحدثنا محمد بن المثنی قال نا معاذ بن معاذ ح قال وحدثنا احمد بن عثمان النوفلی قال نا ازهر السمان قالا نا ابن عون قال نا ابو رجاء مولی ابی قلابة عن ابی قلابة قال کنت جالسا خلف عمر بن عبد العزیز فقال للناس ما تقولون فی القسامة فقال عنبسة قد حدثنا انس بن مالک کذا وکذا فقلت ایای حدث انس قدم علی النبی صلی الله علیه وسلم قوم وساق الحدیث بنحو حدیث ایوب وحجاج قال ابو قلابة فلما فرغت قال عنبسة سبحان الله قال ابو قلابة فقلت اتتهمنی یا عنبسة قال لا هکذا انا انس لن تزالوا بخیر یا اهل الشام ما دام فیکم هذا او مثل هذا وحدثنا الحسن بن ابی شعیب الحرانی قال ثنا مسکین وهو ابن بکیر الحرانی قال انا الاوزاعی ح قال وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا محمد بن یوسف عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابة عن انس بن مالک قال قدم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثمانیة نفر من عکل بنحو حدیثهم وزاد فی الحدیث ولم یحسمهم وحدثنا هارون بن عبد الله قال نا مالک بن اسماعیل قال نا زهیر قال نا سماک بن حرب عن معاویة بن قرة عن انس بن مالک

وهو الشدة والمشقة والله اعلم باب حکم المحاربین والمرتدین فیه حدیث العرنیین انهم قدموا المدینة فاسلموا واستوخموها وسقمت اجسامهم فامرهم النبی صلی الله علیه وسلم بالخروج الی ابل الصدقة فخرجوا فصحوا فقتلوا الراعی وارتدوا عن الاسلام وساقوا الذود فبعث النبی صلی الله علیه وسلم فی اثرهم فقطع ایدیهم وارجلهم وسمل اعینهم وترکهم فی الحرة یستسقون فلا یسقون حتی ماتوا هذا الحدیث اصل فی عقوبة المحاربین وهو موافق لقول الله تعالی انما جزاء الذین یحاربون الله ورسوله ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیهم وارجلهم من خلاف او ینفوا من الارض واختلف العلماء فی المراد بهذه الآیة الکریمة فقال مالک هی علی التخییر فیخیر الامام بین هذه الامور الا ان یکون المحارب قد قتل فیتحتم قتله وقال ابو حنیفة وابو مصعب المالکی الامام بالخیار وان قتلوا وقال الشافعی وآخرون هی علی التقسیم فان قتلوا ولم یاخذوا المال قتلوا واخذوا المال قتلوا وصلبوا فان اخذوا المال ولم یقتلوا قطعت ایدیهم وارجلهم من خلاف فان اخافوا السبیل ولم یاخذوا شیئا ولم یقتلوا طلبوا حتی یعزروا وهو المراد بالنفی عندنا قال اصحابنا لان ضرر هذه الافعال مختلف فکانت عقوباتها مختلفة ولم یکن التخییر وتثبت احکام المحاربة فی الصحراء وهل تثبت فی الامصار فیه خلاف قال ابو حنیفة لا تثبت وقال مالک والشافعی تثبت قال القاضی عیاض واختلف العلماء فی معنی حدیث العرنیین هذا فقال بعض السلف کان هذا قبل نزول الحدود وآیة المحاربة والنهی عن المثلة وهو منسوخ وقیل لیس بمنسوخ وفیهم نزلت آیة المحاربة وانما فعل النبی صلی الله علیه وسلم بهم ما فعل قصاصا لانهم فعلوا بالرعاة مثل ذلک وقد رواه مسلم فی بعض طرقه ورواه ابن اسحق وموسی بن عقبة واهل السیر والترمذی وقال بعضهم النهی عن المثلة نهی تنزیه لیس بتحریم واما قوله یستسقون فلا یسقون فلیس فیه ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بذلک ولا نهی عن سقیهم قال القاضی وقد اجمع المسلمون علی ان من وجب علیه القتل فاستسقی لا یمنع الماء قصدا فیجمع علیه عذابان قلت قد ذکر فی هذا الحدیث الصحیح انهم قتلوا الرعاة وارتدوا عن الاسلام وحینئذ لا یبقی لهم حرمة فی سقی الماء ولا غیره وقد قال اصحابنا لا یجوز لمن معه من الماء ما یحتاج الیه للطهارة ان یسقیه لمرتد یخاف الموت من العطش ویتیمم ولو کان ذمیا او بهیمة وجب سقیه ولم یجز الوضوء به حینئذ والله اعلم (قوله ان ناسا من عرینة) هی بضم العین المهملة وفتح الراء وآخرها نون ثم ها وهی قبیلة معروفة (قوله قدموا المدینة فاجتووها) هی بالجیم والمثناة فوق ومعناه استوخموها کما فسره فی الروایة الاخری ای لم توافقهم وکرهوها لسقم اصابهم قالوا وهو مشتق من الجوی وهو داء فی الجوف (قوله صلی الله علیه وسلم ان شئتم ان تخرجوا الی ابل الصدقة فتشربوا من البانها وابوالها ففعلوا فصحوا) فی هذا الحدیث انها ابل الصدقة وفی غیر مسلم انها لقاح النبی صلی الله علیه وسلم وکلاهما صحیح وکان بعض الابل ابل الصدقة وبعضها للنبی صلی الله علیه وسلم واستدل اصحاب مالک واحمد بهذا الحدیث ان بول ما یؤکل لحمه وروثه طاهران واجاب اصحابنا وغیرهم من القائلین بنجاستهما بان شربهم الابوال کان للتداوی وهو جائز بکل النجاسات سوی الخمر والمسکرات فان قیل کیف اذن لهم فی شرب لبن الصدقة فالجواب ان البانها للمحتاجین من المسلمین وهؤلاء اذ ذاک منهم (قوله ثم مالوا علی الرعاة فقتلوهم) وفی بعض الاصول المعتمدة الرعاء وهما لغتان یقال راع ورعاة کقاض وقضاة وراع ورعاء بکسر الراء وبالمد مثل صاحب وصحاب (قوله وسمل اعینهم) هکذا هو فی معظم النسخ سمل باللام وفی بعضها سمر بالراء والمیم مخففة وضبطناه فی بعض المواضع فی البخاری سمر بتشدید المیم ومعنی سمل باللام فقأها واذهب ما فیها ومعنی سمر بالراء کحلها بمسامیر محمیة وقیل هما بمعنی (قوله لهم بلقاح) هی

قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ نفر من عرینۃ فاسلموا وبایعوہ وقد وقع بالمدینۃ الموم وھو البرسام ثم ذکر نحو حدیثھم وزاد وعندہ شباب من الانصار قریب من عشرین فارسلھم الیھم وبعث معھم قائفا یقتص اثرھم **وحدثنا** ھداب بن خالد قال ناھمام قال ناقتادۃ عن انس ح قال وحدثنا ابن المثنی قال نا عبد الاعلی قال ناسعید عن قتادۃ عن انس وفی حدیث ھمام قدم علی النبی صلی اللہ علیہ رھط من عرینۃ وفی حدیث سعید من عکل وعرینۃ نحو حدیثھم **وحدثنی** الفضل بن سھل الاعرج قال نایحیی بن غیلان قال نایزید بن زریع عن سلیمان التیمی عن انس قال انما سمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعین اولئک لانھم سملوا اعین الرعاء **حدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا ناعمد بن جعفر قال ناشعبۃ عن ھشام بن زید عن انس بن مالک ان یھودیا قتل جاریۃ علی اوضاح لھا فقتلھا بحجر قال فجئ بھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبھا رمق فقال لھا اقتلک فلان فاشارت براسھا ان لا ثم قال لھا الثانیۃ فاشارت براسھا ان لا ثم سالھا الثالثۃ فقالت نعم واشارت براسھا فقتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ بین حجرین **حدثنی** یحیی بن حبیب الحارثی قال ناخالد یعنی ابن الحارث ح قال وحدثنا ابوکریب قال نا ابن ادریس کلاھما عن شعبۃ بھذا الاسناد نحوہ وفی حدیث ابن ادریس فرضخ راسہ بین حجرین **وحدثنا** عبد بن حمید قال ناعبد الرزاق قال انا معمر عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس ان رجلا من الیھود قتل جاریۃ من الانصار علی حلی لھا ثم القاھا فی القلیب ورضخ راسھا بالحجارۃ فاخذ فاتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بہ ان یرجم حتی یموت فرجم حتی مات **وحدثنی** اسحاق بن منصور قال انا محمد بن بکر قال انا ابن جریج قال اخبرنی معمر عن ایوب بھذا الاسناد مثلہ **حدثنا** ھداب بن خالد قال ناھمام قال ناقتادۃ عن انس بن مالک ان جاریۃ وجد راسھا قد رض بین حجرین فسالوھا من صنع ھذا بک فلان فلان حتی ذکروا الیھودی فاومت براسھا فاخذ الیھودی فاقر فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرض راسہ بالحجارۃ **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا ناعمد بن جعفر قال ناشعبۃ عن قتادۃ عن زرارۃ عن عمران بن حصین قال قاتل یعلی بن منیۃ او ابن امیۃ رجلا فعض احدھما صاحبہ فانتزع یدہ من فیہ فنزع ثنیتہ وقال ابن المثنی ثنیتیہ فاختصما الی النبی صلی اللہ علیہ فقال ایعض احدکم کما یعض الفحل لادیۃ لہ **وحدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا ناعمد بن جعفر قال ناشعبۃ عن قتادۃ عن عطاء عن ابن یعلی عن یعلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **وحدثنی** ابوغسان المسمعی قال ناعاذ یعنی ابن ھشام قال حدثنی ابی عن قتادۃ عن زرارۃ بن اوفی عن عمران ابن حصین ان رجلا عض ذراع رجل فجذبہ فسقطت ثنیتہ فرفع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فابطلھا وقال اردت ان تاکل لحمہ **وحدثنی** ابوغسان المسمعی قال ناعاذ قال حدثنی ابی عن قتادۃ عن بدیل عن عطاء بن ابی رباح عن صفوان بن یعلی ان اجیرا لیعلی بن منیۃ عض رجل ذراعہ فجذبھا فسقطت ثنیتہ فرفع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فابطلھا وقال اردت ان تقضمھا کما یقضم الفحل **حدثنا** احمد بن عثمان النوفلی قال نا قریش بن انس عن ابن عون عن ابن سیرین عن عمران بن حصین ان رجلا عض ید رجل فانتزع یدہ فسقطت

جمع لقحۃ بکسر اللام وفتحھا وھی الناقۃ ذات الدر (قولہ ولم یلوھم والحسم فی اللغۃ کی العرق بالنار لینقطع الدم (قولہ وقع بالمدینۃ الموم وھو البرسام) الموم بضم المیم واسکان الواو وآما البرسام فبکسر البا، وھو نوع من اختلال العقل ویطلق علی ورم الراس وورم الصدر وھو معرب واصل اللفظۃ سریانیۃ (قولہ وبعث معھم قائفا یقتص اثرھم) القائف ھو الذی یتتبع الآثار ویمیزھا باب ثبوت القصاص فی القتل بالحجر وغیرہ من المحددات والمثقلات وقتل الرجل بالمراۃ (قولہ ان یھودیا قتل جاریۃ علی اوضاح لھا فقتلھا بحجر فجئ بھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبھا رمق فقیل لھا اقتلک فلان فاشارت براسھا ان لا ثم قال لھا الثانیۃ فاشارت براسھا ان لا ثم سالھا الثالثۃ فقالت نعم واشارت براسھا فقتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین حجرین وفی روایۃ قتل جاریۃ من الانصار علی حلی لھا ثم القاھا فی قلیب ورضخ راسھا بالحجارۃ فامر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرجم حتی یموت فرجم حتی مات وفی روایۃ ان جاریۃ وجد راسھا قد رض بین حجرین فسالوھا من صنع بک فلان فلان حتی ذکروا الیھودی فاومات براسھا فاخذ الیھودی فاقر فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرض راسہ بالحجارۃ) اما الاوضاح بالضاد المعجمۃ فھی قطع فضۃ والمراد حلی فضۃ کما فسرہ فی الروایۃ الاخری (قولہ وبھا رمق) ھو بقیۃ الحیوۃ والروح والقلیب البیر وقولہ رضخہ بین حجرین ورضہ بالحجارۃ ورجمہ بالحجارۃ ھذہ الالفاظ معناھا واحد لانھا اذا وضع راسہ علی حجر ورمی بحجر آخر فقد رجم وقد رض وقد رضخ وقیل یحتمل انہ رجمھا الرجم المعروف مع الرضخ لقولہ ثم القاھا فی قلیب وفی ھذا الحدیث فوائد منھا قتل الرجل بالمراۃ وھو اجماع من یعتد بہ ومنھا ان الجانی عمدا یقتل قصاصا علی الصفۃ التی قتل فان قتل بسیف قتل ھو بالسیف وان قتل بحجر او خشب او نحوھما قتل بمثلہ لان الیھودی رضخھا فرضخ ھو ومنھا ثبوت القصاص فی القتل بالمثقلات ولا یختص بالمحددات وھذا مذھب الشافعی ومالک واحمد وجماھیر العلماء وقال ابوحنیفۃ لا قصاص الا فی القتل بحدید من حدید او حجر او خشب او کان معروفا بقتل الناس بالتجنیق او بالالقاء فی النار واختلفت الروایۃ عنہ فی مثقل الحدید کالدبوس اما اذا کانت الجنایۃ شبہ عمد بان قتل بما لا یقصد بہ القتل غالبا فتعمد القتل بہ کالعصا والسوط واللکمۃ والقضیب والبندقۃ ونحوھا فقال مالک واللیث یجب فیہ القود وقال الشافعی وابوحنیفۃ والاوزاعی والثوری واحمد واسحق وابوثور وجماھیر العلماء من الصحابۃ والتابعین فمن بعدھم لا قصاص فیہ واللہ اعلم ومنھا وجوب القصاص علی الذی یقتل المسلم ومنھا جواز سوال الجریح من جرحک وفائدۃ السوال ان یعرف المتھم لیطالب فان اقر ثبت علیہ القتل وان انکر فالقول قولہ مع یمینہ ولا یلزمہ شئ بمجرد قول المجروح ھذا مذھبنا ومذھب الجماھیر وقد سبق فی باب القسامۃ ان مذھب مالک ثبوت القتل علی المتھم بمجرد قول المجروح وتعلقوا بھذا الحدیث وھذا تعلق باطل لان الیھودی اعترف کما صرح بہ مسلم فی احدی روایاتہ التی ذکرناھا فانما قتل باعترافہ واللہ اعلم باب الصائل علی نفس الانسان او عضوہ اذا دفعہ الموصول علیہ فاتلف نفسہ او عضوہ لا ضمان علیہ (قولہ قاتل یعلی بن منیۃ او ابن امیۃ رجلا فعض احدھما صاحبہ فانتزع یدہ من فیہ فنزع ثنیتہ فاختصما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایعض احدکم کما یعض الفحل لادیۃ لہ وفی روایۃ ان اجیرا لیعلی عض رجل ذراعہ آما منیۃ فبضم المیم واسکان النون وبعدھا یاء مثناۃ تحت وھی ام یعلی وقیل جدتہ وآما امیۃ فھو ابوہ فیصح ان یقال یعلی بن امیۃ ویعلی بن منیۃ وآما قولہ ان یعلی ھو المعضوض وفی الروایۃ الثانیۃ والثالثۃ ان المعضوض ھو اجیر یعلی لا یعلی فقال الحفاظ الصحیح المعروف انہ اجیر یعلی لا یعلی ویحتمل انھما قضیتان جرتا لیعلی ولاجیرہ فی وقت او وقتین وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یعض الفحل ھو بالحاء المھملۃ ای الفحل من الابل وغیرھا وھو اشارۃ الی تحریم ذلک وفی ھذا الحدیث دلالۃ لمن قال انہ اذا عض رجل ید غیرہ فنزع المعضوض یدہ فسقطت اسنان العاض او فکت لحیتہ لا ضمان علیہ وھذا مذھب الشافعی وابی حنیفۃ وکثیرین او الاکثرین وقال مالک یضمن (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم تقضمھا کما

باب ثبوت القصاص فی القتل بالحجر وغیرہ من المحددات والمثقلات وقتل الرجل بالمراۃ

باب الصائل علی نفس الانسان او عضوہ اذا دفعہ الموصول علیہ فاتلف نفسہ او عضوہ لا ضمان علیہ

ثنیتہ او ثنایاہ فاستعدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تامرنی تامرنی ان امرہ ان یدع یدہ فی فیک تقضمہا کما یقضم الفحل ادفع یدک حتی یعضہا ثم انتزعہا حدثنا شیبان بن فروخ قال نا ہمام قال نا عطاء عن صفوان بن یعلی بن منیۃ عن ابیہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ رجل وقد عض ید رجل فانتزع یدہ فسقطت ثنیتاہ یعنی الذی عضہ قال فابطلہا النبی صلی اللہ علیہ وقال اردت ان تقضمہ کما یقضم الفحل حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ قال نا ابو اسامۃ قال نا ابن جریج قال اخبرنی عطاء قال اخبرنی صفوان بن یعلی بن امیۃ عن ابیہ قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ غزوۃ تبوک قال وکان یعلی یقول تلک الغزوۃ اوثق عملی عندی فقال عطاء قال صفوان قال یعلی کان لی اجیر فقاتل انسانا فعض احدہما ید الاخر قال لقد اخبرنی صفوان ایہما عض الاخر فانتزع المعضوض یدہ من فی العاض فانتزع احدی ثنیتیہ فاتیا النبی صلی اللہ علیہ فاہدر ثنیتہ وحدثناہ عمرو بن زرارۃ قال انا اسماعیل بن ابراہیم قال اخبرنا ابن جریج بہذا الاسناد نحوہ وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ قال نا عفان قال نا حماد قال نا ثابت عن انس ان اخت الربیع ام حارثۃ جرحت انسانا فاختصموا الی النبی صلی اللہ علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ القصاص القصاص فقالت ام الربیع یا رسول اللہ ایقتص من فلانۃ والله لا یقتص منہا ابدا قال فما زالت حتی قبلوا الدیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ قال نا حفص بن غیاث وابو معاویۃ ووکیع عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلاث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ حدثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراہیم وعلی بن خشرم قالا انا عیسی بن یونس کلہم عن الاعمش بہذا الاسناد مثلہ حدثنا احمد بن حنبل ومحمد بن المثنی واللفظ لاحمد قال نا عبد الرحمن بن مہدی عن سفیان عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ فقال والذی لا الہ غیرہ لا یحل دم رجل مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا ثلاثۃ نفر التارک للاسلام المفارق للجماعۃ او الجماعۃ شک فیہ احمد والثیب الزانی والنفس بالنفس قال الاعمش فحدثت بہ ابراہیم فحدثنی عن الاسود عن عائشۃ بمثلہ

(کما یقضم الفحل) ہو بفتح الضاد فیہا علی اللغۃ الفصیحۃ ومعناہ تعضہا قال اہل اللغۃ القضم باطراف اللسان (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تامرنی تامرنی ان آمرہ ان یضع یدہ فی فیک تقضمہا کما یقضم الفحل ادفع یدک حتی یعضہا ثم انتزعہا) لیس المراد بہذا امرہ بدفع یدہ لیعضہا وانما معناہ الانکار علیہ ای انک لا تدع یدک فی فیہ یعضہا فکیف تنکر علیہ ان ینتزع یدہ من فیک وتطالبہ بما جنی فی جذبہ لذلک قال القاضی وہذا الباب مما یتبعہ الدارقطنی علی مسلم لانہ ذکر اولا حدیث شعبۃ عن قتادۃ عن زرارۃ عن عمران بن حصین قال قاتل یعلی وذکر مثلہ عن معاذ بن ہشام عن ابیہ عن قتادۃ ثم عن شعبۃ عن قتادۃ عن عطاء عن ابن یعلی ثم عن ہمام عن عطاء عن ابن یعلی ثم حدیث ابن جریج عن عطاء عن ابن یعلی ثم حدیث معاذ عن ابیہ عن قتادۃ عن بدیل عن عطاء عن صفوان بن یعلی وہذا اختلاف علی عطاء وذکر ایضا حدیث قریش بن یونس عن ابن عون عن ابن سیرین عن عمران ولم یذکر فیہ سماعا منہ ولا من ابن سیرین من عمران ولم یخرج البخاری لابن سیرین عن عمران شیئا واللہ اعلم قلت الانکار علی مسلم فی ہذین لوجہین احدہما لا یلزم من الاختلاف علی عطاء ضعف الحدیث ولا من کون ابن سیرین لم یصرح بالسماع من عمران ولا روی لہ البخاری عنہ شیئا ان لا یکون سمع منہ بل ہو معدود فیمن سمع منہ والثانی لو ثبت ضعف ہذا الطریق لم یلزم منہ ضعف المتن فانہ صحیح بالطرق الباقیۃ التی ذکرہا مسلم وقد سبق مرات ان مسلما یذکر فی المتابعات من ہو دون شرط الصحیح واللہ اعلم باب اثبات القصاص فی الاسنان وما فی معناہا (قولہ عن انس ان اخت الربیع ام حارثۃ جرحت انسانا فاختصموا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القصاص القصاص فقالت ام الربیع یا رسول اللہ ایقتص من فلانۃ والله لا یقتص منہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ یا ام الربیع القصاص کتاب اللہ قالت لا والله لا یقتص منہا ابدا قال فما زالت حتی قبلوا الدیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ) ہذہ روایۃ مسلم وخالفہ البخاری فی روایۃ فقال عن انس بن مالک ان الربیع کسرت ثنیۃ جاریۃ وطلبوا الیہا العفو فابوا الا القصاص فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقصاص فقال انس بن النضر یا رسول اللہ اتکسر ثنیۃ الربیع لا والذی بعثک بالحق لا تکسر ثنیتہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ القصاص فرضی القوم فعفوا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ ہذا اللفظ روایۃ البخاری فحصل الاختلاف فی الروایتین من وجہین احدہما ان فی روایۃ مسلم ان الجارحۃ ہی اخت الربیع وفی روایۃ البخاری انہا الربیع بنفسہا والثانی ان فی روایۃ مسلم ان الحالف لا تکسر ثنیتہا ہی ام الربیع بفتح الراء وفی روایۃ البخاری انہ انس بن النضر قال العلماء المعروف فی الروایات روایۃ البخاری وقد ذکرنا من طرقہ الصحیحۃ کما ذکرنا عنہ وکذا رواہ اصحاب کتب السنن قلت انہما قضیتان واما الربیع الجارحۃ فی روایۃ البخاری واخت الجارحۃ فی روایۃ مسلم فہی بضم الراء وفتح الباء وتشدید الیاء واما ام الربیع الحالفۃ فی روایۃ مسلم فبفتح الراء وکسر الباء وتخفیف الیاء وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الروایۃ الاولی القصاص القصاص ہما منصوبان ای اذا القصاص وسلموہ الی مستحقہ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ القصاص ای حکم کتاب اللہ وجوب القصاص فی السن وہو قولہ تعالی السن بالسن واما قولہ والله لا یقتص منہا فلیس معناہ رد حکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل المراد بہ الرغبۃ الی مستحقی القصاص ان یعفوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشفاعۃ الیہم فی العفو وانما حلف ثقۃ بہم ان لا یخشوہ او ثقۃ بفضل اللہ ولطفہ بانہ لا یخشہ بل یلہمہم العفو واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ معناہ لا یخشہ لکرامتہ علیہ وفی ہذا الحدیث فوائد منہا جواز الحلف فیما یظنہ الانسان ومنہا جواز الثناء علی من لا یخاف الفتنۃ بذلک وقد سبق بیان ہذا مرات ومنہا استحباب العفو عن القصاص ومنہا استحباب الشفاعۃ فی العفو ومنہا ان الخیرۃ فی القصاص والدیۃ الی مستحقہ لا الی المستحق علیہ ومنہا اثبات القصاص بین الرجل والمراۃ وفیہ ثلثۃ مذاہب احدہا مذہب عطاء والحسن انہ لا قصاص بینہما فی النفس ولا طرف بل تتعین دیۃ الجنایۃ تعلقا بقولہ تعالی والانثی بالانثی الثانی وہو مذہب جماہیر العلماء من الصحابۃ والتابعین فمن بعدہم ثبوت القصاص بینہما فی النفس وفیما دونہا فما یعمل القصاص واحتجوا بقولہ تعالی النفس بالنفس الی آخرہا وہذا وان کان شرعا لمن قبلنا وفی الاحتجاج بہ خلاف مشہور للاصولیین فانما الخلاف اذا لم یرد شرعنا بتقریرہ وموافقتہ فان ورد کان شرعا لنا بلا خلاف وقد ورد شرعنا بتقریرہ فی حدیث انس ہذا واللہ اعلم والثالث وہو مذہب ابی حنیفۃ واصحابہ یجب القصاص بین الرجال والنساء فی النفس ولا یجب فیما دونہا ومنہا وجوب القصاص فی السن وہو مجمع علیہ اذا قلعہا کلہا فان کسر بعضہا ففیہ وفی کسر سائر العظام خلاف مشہور للعلماء والاکثرون علی انہ لا قصاص واللہ اعلم باب اباحۃ دم المسلم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلاث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ) ہکذا ہو فی النسخ الزانی من غیر یاء بعد النون وہی لغۃ صحیحۃ قرئ بہا فی السبع کما فی قولہ تعالی الکبیر المتعال وغیرہ والاشہر فی اللغۃ اثبات الیاء فی کل ہذا وفی ہذا الحدیث اثبات قتل الزانی المحصن والمراد رجمہ بالحجارۃ حتی یموت وہذا باجماع المسلمین وسیاتی ایضاحہ وبیان شروطہ فی بابہ ان شاء اللہ تعالی واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم والنفس بالنفس فالمراد بہ القصاص بشرطہ وقد یستدل بہ اصحاب ابی حنیفۃ رح فی قولہم یقتل المسلم بالذمی ویقتل الحر بالعبد وجمہور

وحدثنی حجاج بن الشاعر والقاسم بن زکریا قالا نا عبید اللہ بن موسیٰ عن شیبان عن الاعمش بالاسنادین جمیعاً نحو حدیث سفیان ولم یذکرا فی الحدیث قولہ والذی لا الہ غیرہ حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ومحمد بن عبد اللہ بن نمیر واللفظ لابن ابی شیبۃ قالا نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتل نفس ظلماً الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمہا لانہ کان اول من سن القتل وحدثنا عثمان بن ابی شیبۃ قال نا جریر ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراہیم قال نا جریر وعیسی بن یونس ح قال وثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان کلہم عن الاعمش بہذا الاسناد وفی حدیث جریر وعیسی لانہ سن القتل لم یذکرا اول حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ واسحاق بن ابراہیم ومحمد بن عبد اللہ بن نمیر جمیعاً عن وکیع عن الاعمش ح قال وثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ قال نا عبدۃ بن سلیمان ووکیع عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء وحدثنا عبید اللہ بن معاذ قال نا ابی ح قال وحدثنی یحیی بن حبیب نا خالد یعنی ابن الحارث ح قال وحدثنی بشر بن خالد قال نا محمد بن جعفر ح قال وحدثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا ابن ابی عدی کلہم عن شعبۃ عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث غیلان بعضہم قال عن شعبۃ یقضی وبعضہم قال یحکم بین الناس وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ویحیی بن حبیب الحارثی وتقاربا فی اللفظ قالا نا عبد الوہاب الثقفی عن ایوب عن ابن سیرین عن ابن ابی بکرۃ عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان الزمان قد استدار کہیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض السنۃ اثنا عشر شہراً منہا اربعۃ حرم ثلاثۃ متوالیات ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم ورجب شہر مضر الذی بین جمادی وشعبان ثم قال ای شہر ہذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس ذا الحجۃ قلنا بلی قال فای بلد ہذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس البلدۃ قلنا بلی قال فای یوم ہذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس یوم النحر قلنا بلی یا رسول اللہ قال فان دماءکم واموالکم قال محمد واحسبہ قال واعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ہذا فی بلدکم ہذا فی شہرکم ہذا وستلقون ربکم فیسألکم عن اعمالکم فلا ترجعن بعدی ضلالاً یضرب بعضکم رقاب بعض الا لیبلغ الشاہد الغائب فلعل بعض من یبلغہ یکون اوعی لہ من بعض من سمعہ ثم قال الا ہل بلغت قال ابن حبیب فی روایتہ ورجب مضر وفی روایۃ ابی بکر فلا ترجعوا بعدی

خلافہ منہم مالک والشافعی واللیث واحمد واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم التارک لدینہ المفارق للجماعۃ فہو عام فی کل مرتد عن الاسلام بای ردۃ کانت فیجب قتلہ ان لم یرجع الی الاسلام قال العلماء ویتناول ایضاً کل خارج عن الجماعۃ ببدعۃ او بغی او غیرہما وکذا الخوارج واللہ اعلم وان ہذا عام یخص منہ الصائل ونحوہ فیباح قتلہ فی الدفع وقد یجاب عن ہذا بانہ داخل فی المفارق للجماعۃ او یکون المراد لا یحل تعمد قتلہ قصداً الا فی ہؤلاء الثلاثۃ واللہ اعلم باب بیان اثم من سن القتل (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتل نفس ظلماً الا کان علی ابن آدم الاول کفل منہا لانہ کان اول من سن القتل) الکفل بکسر الکاف الحظ والنصیب وقال الخلیل ہو الضعف وہذا الحدیث من قواعد الاسلام وہو ان کل من ابتدع شیئاً من الشر کان علیہ مثل وزر کل من اقتدی بہ فی ذلک الفعل مثل عملہ الی یوم القیامۃ ومثلہ من ابتدع شیئاً من الخیر کان لہ مثل اجر کل من یعمل بہ الی یوم القیامۃ وہو موافق للحدیث الصحیح من سن سنۃ حسنۃ ومن سن سنۃ سیئۃ وللحدیث الصحیح من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ وللحدیث الصحیح ما من داع یدعو الی ہدی وما من داع یدعو الی ضلالۃ واللہ اعلم باب المجازاۃ بالدماء فی الآخرۃ وانہا اول ما یقضی فیہ بین الناس یوم القیمۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یقضی بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء) فیہ تغلیظ امر الدماء وانہا اول ما یقضی فیہ بین الناس یوم القیمۃ وہذا لعظم امرہا وکبیر خطرہا ولیس ہذا الحدیث مخالفاً للحدیث المشہور فی السنن اول ما یحاسب العبد صلاتہ لان ہذا الحدیث الثانی فیما بین العبد وبین اللہ تعالی واما حدیث الباب فہو فیما بین العباد واللہ اعلم بالصواب باب تغلیظ تحریم الدماء والاعراض والاموال (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الزمان قد استدار کہیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض السنۃ اثنا عشر شہراً منہا اربعۃ حرم ثلاثۃ متوالیات ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم ورجب شہر مضر الذی بین جمادی وشعبان) اما ذو القعدۃ بفتح القاف وذو الحجۃ بکسر الحاء ہذہ اللغۃ المشہورۃ ویجوز فی لغۃ قلیلۃ کسر القاف وفتح الحاء وقد اجمع المسلمون علی ان الاشہر الحرم الاربعۃ ہی ہذہ المذکورۃ فی الحدیث ولکن اختلفوا فی الادب المستحب فی کیفیۃ عدہا فقالت طائفۃ من اہل الکوفۃ واہل الادب یقال المحرم ورجب وذو القعدۃ وذو الحجۃ لیکون الاربعۃ من سنۃ واحدۃ وقال علماء المدینۃ والبصرۃ وجماہیر العلماء ہی ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم ورجب ثلاثۃ سرد وواحد فرد ہذا ہو الصحیح والذی جاءت بہ الاحادیث الصحیحۃ منہا ہذا الحدیث الذی نحن فیہ وعلی ہذا الاستعمال اطبق الناس من الطوائف کلہا واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان فانما قیدہ ہذا التقیید مبالغۃ فی ایضاحہ وازالۃ اللبس عنہ قالوا وقد کان بین بنی مضر وبین ربیعۃ اختلاف فی رجب فکانت مضر تجعل رجباً ہذا الشہر المعروف الآن وہو الذی بین جمادی وشعبان وکانت ربیعۃ تجعلہ رمضان فلہذا اضافہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مضر وقیل لانہم کانوا یعظمونہ اکثر من غیرہم وقیل ان العرب کانت تسمی رجباً وشعبان الرجبین وقیل کانت تسمی جمادی ورجباً جمادیین وتسمی شعبان رجباً واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الزمان قد استدار کہیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض فقال العلماء معناہ انہم فی الجاہلیۃ یتمسکون بملۃ ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم فی تحریم الاشہر الحرم وکان یشق علیہم تاخیر القتال ثلاثۃ اشہر متوالیات فکانوا اذا احتاجوا الی قتال اخروا تحریم المحرم الی الشہر الذی بعدہ وہو صفر ثم یؤخرونہ فی السنۃ الاخری الی شہر آخر وہکذا یفعلون فی سنۃ بعد سنۃ حتی اختلط علیہم الامر وصادفت حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحریمہم وقد طابق الشرع وکانوا فی تلک السنۃ قد حرموا ذا الحجۃ تلو ذا القعدۃ الحساب الذی ذکرناہ فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الاستدارۃ صادفت ما حکم اللہ تعالی بہ یوم خلق السموات والارض وقال ابو عبید کانوا ینسئون ای یؤخرون وہو الذی قال اللہ تعالی فیہ انما النسیء زیادۃ فی الکفر فربما احتاجوا الی الحرب فی المحرم فیؤخرون تحریمہ الی صفر ثم یؤخرون صفراً فی سنۃ اخری فصادف تلک السنۃ رجوع المحرم الی موضعہ وذکر القاضی وجہاً اخر فی بیان معنی ہذا الحدیث لیست بواضحۃ وینکر بعضہا (قولہ ثم قال ای شہر ہذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ قال الیس ذا الحجۃ قلنا بلی قال فای بلد ہذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم الی آخرہ) ہذا السؤال والسکوت والتفسیر ارادہ التفخیم والتقریر والتنبیہ علی عظم مرتبۃ ہذا الشہر والبلد والیوم وقولہم اللہ ورسولہ اعلم ہذا من حسن ادبہم وانہم علموا انہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ ما یعرفونہ من الجواب فعرفوا انہ لیس المراد مطلق الاخبار بما یعرفون (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فان دماءکم واموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ہذا فی بلدکم ہذا فی شہرکم ہذا) المراد بہذا کلہ بیان تاکید غلظ تحریم الاموال والدماء والاعراض والتحذیر من ذلک (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا ترجعن بعدی ضلالاً یضرب بعضکم رقاب بعض) ہذا الحدیث سبق شرحہ فی کتاب الایمان فی اول الکتاب وذکرنا بیان اعرابہ وانما الحجۃ فیہ لمن یقول بالتکفیر بالمعاصی بل المراد بہ کفران النعم وہو محمول علی من استحل قتال المسلمین بلا شبہۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لیبلغ الشاہد الغائب) فیہ وجوب تبلیغ العلم وہو فرض کفایۃ فیجب تبلیغہ بحیث ینتشر (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فلعل بعض من یبلغہ یکون اوعی لہ من بعض من سمعہ) احتج بہ العلماء لجواز روایۃ الفضلاء وغیرہم عن الشیوخ الذین لا علم عندہم ولا فقہ

لم یذکرا

باب بیان اثم من سن القتل

باب المجازاۃ بالدماء فی الآخرۃ وانہا اول ما یقضی فیہ بین الناس یوم القیمۃ

باب تغلیظ تحریم الدماء والاعراض والاموال

کذا فی الاصل

حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال نا یزید بن زریع قال نا عبد الله بن عون عن محمد بن سیرین عن عبد الرحمن بن ابی بکرة عن ابیه قال لما کان ذاك اليوم قعد على بعيره واخذ انسان بخطامه فقال اتدرون اى يوم هذا قالوا الله ورسوله اعلم حتى ظننا انه سيسميه سوى اسمه فقال اليس بيوم النحر قلنا بلى يا رسول الله قال فاى شهر هذا قلنا الله ورسوله اعلم قال اليس بذى الحجة قلنا بلى يا رسول الله قال فاى بلد هذا قلنا الله ورسوله اعلم قال حتى ظننا انه سيسميه سوى اسمه قال اليس بالبلدة قلنا بلى يا رسول الله قال فان دماءكم واموالكم واعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا فى شهركم هذا فى بلدكم هذا فليبلغ الشاهد الغائب قال ثم انكفأ الى كبشين اقرنين فذبحهما والى جزيعة من الغنم فقسمها بيننا **وحدثنا** محمد بن المثنى قال نا حماد بن مسعدة عن ابن عون قال قال محمد قال عبد الرحمن بن ابى بكرة عن ابيه قال لما كان ذاك اليوم جلس النبى صلى الله عليه وسلم على بعير قال ورجل اخذ بزمامه او قال بخطامه فذكر نحو حديث يزيد بن زريع **وحدثنى** محمد بن حاتم بن ميمون قال نا يحيى بن سعيد قال نا قرة بن خالد قال نا محمد بن سيرين عن عبد الرحمن بن ابى بكرة وعن رجل آخر هو فى نفسى افضل من عبد الرحمن بن ابى بكرة ح وحدثنا محمد بن عمرو بن جبلة واحمد بن خراش قالا نا ابو عامر عبد الملك بن عمرو قال نا قرة باسناد يحيى بن سعيد وسمى الرجل حميد بن عبد الرحمن عن ابى بكرة قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم النحر فقال اى يوم هذا او ساقوا الحديث بمثل حديث ابن عون غير انه لا يذكروا اعراضكم ولا يذكر ثم انكفأ الى كبشين وما بعده وقال فى الحديث كحرمة يومكم هذا فى شهركم هذا فى بلدكم هذا الى يوم تلقون ربكم الا هل بلغت قالوا نعم قال اللهم اشهد **وحدثنا** عبيد الله بن معاذ العنبرى قال نا ابى قال نا ابو يونس عن سماك بن حرب عن علقمة بن وائل حدثه ان اباه حدثه قال انى لقاعد مع النبى صلى الله عليه وسلم اذ جاء رجل يقود آخر بنسعة فقال يا رسول الله هذا قتل اخى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلته فقال انه لو لم يعترف اقمت عليه البينة قال نعم قتلته فقال انه لو لم يعترف اقمت عليه البينة قال نعم قتلته قال كيف قتلته قال كنت انا وهو نختبط من شجرة فسبنى فاغضبنى فضربته بالفاس على قرنه فقتلته قال كنت انا وهو نختبط من شجرة فسبنى فاغضبنى فضربته بالفاس على قرنه فقتلته قال ما لى مال الا كسائى وفاسى قال فترى قومك يشترونك قال انا اهون على قومى من ذاك فرمى اليه بنسعته وقال دونك صاحبك فانطلق به الرجل فلما ولى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قتله فهو مثله فرجع فقال يا رسول الله بلغنى انك قلت ان قتله فهو مثله واخذته بامرك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تريد ان يبوء باثمك واثم صاحبك قال يا نبى الله لعله قال بلى قال فان ذاك كذاك قال فرمى بنسعته وخلى سبيله **وحدثنى** محمد بن حاتم قال نا سعيد بن سليمان قال نا هشيم قال انا اسماعيل بن سالم عن علقمة بن وائل عن ابيه قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل قتل رجلا فاقاد ولى المقتول منه فانطلق به وفى عنقه نسعة يجرها فلما ادبر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القاتل والمقتول فى النار

اذا ضبط ما يحدث به (قوله قعد على بعيره واخذ انسان بخطامه) انما اخذ بخطامه ليصون البعير من الاضطراب على صاحبه والتهويش على راكبه وفيه دليل على استحباب الخطبة على موضع عال من منبر وغيره سوا خطبة الجمعة والعيد وغيرهما وحكمته انه كلما ارتفع كان ابلغ فى اسماع الناس ورؤيتهم اياه ووقوع كلامه فى نفوسهم (قوله انكفأ الى كبشين املحين فذبحهما والى جزيعة من الغنم فقسمها بيننا) انكفأ بهمز آخره اى انقلب والاملح هو الذى فيه بياض وسواد والبياض اكثر وقوله جزيعة بضم الجيم وفتح الزاى ورواه بعضهم جزيعة بفتح الجيم وكسر الزاى وكلاهما صحيح والاول هو المشهور فى روايات المحدثين وهو الذى ضبطه الجوهرى وغيره من اهل اللغة وهى القطعة من الغنم تصغير جزعة بكسر الجيم وهى القليل من الشئ يقال جزع له من ماله اى قطع وبالثانى ضبطه ابن فارس فى المجمل وقال وهى القطعة من الغنم وكانها فعيلة بمعنى مفعولة كضفيرة بمعنى مضفورة قال القاضى قال الدارقطنى قوله ثم انكفأ الى آخر الحديث وهم من ابن عون فيما قيل وانما رواه ابن سيرين عن انس فادرجه ابن عون هنا فى هذا الحديث فرواه عن ابن سيرين عن عبد الرحمن بن ابى بكرة عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال القاضى وقد روى البخارى هذا الحديث عن ابن عون فلم يذكر فيه هذا الكلام فلعله تركه عمدا وقد رواه ايوب وقرة عن ابن سيرين فى كتاب مسلم فى هذا الباب ولم يذكروا فيه هذه الزيادة قال القاضى والاشبه ان هذه الزيادة انما هى فى حديث آخر فى خطبة عيد الاضحى فوهم فيها الراوى فذكرها مضمومة الى خطبة الحجة او هما حديثان ضم احدهما الى الآخر وقد ذكر مسلم هذا بعد هذا فى كتاب الضحايا من حديث ايوب وهشام عن ابن سيرين عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى ثم خطب فامر من كان ذبح قبل الصلوة ان يعيد ثم قال فى آخر الحديث فانكفأ رسول الله صلى الله عليه وسلم الى كبشين املحين فذبحهما فقام الناس الى غنيمة فتوزعوها فهذا هو الصحيح وهو رافع الاشكال باب صحة الاقرار بالقتل وتمكين ولى القتيل من القصاص واستحباب طلب العفو منه (قوله جاء رجل يقود آخر بنسعة فقال يا رسول الله هذا قتل اخى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلته فقال انه لو لم يعترف اقمت عليه البينة قال نعم قتلته قال كيف قتلته قال كنت انا وهو نختبط من شجرة فسبنى فاغضبنى فضربته بالفاس على قرنه فقتلته) اما النسعة فبنون مكسورة ثم سين مهملة ساكنة ثم عين مهملة وهى حبل من جلود مضفور وقرنه جانب راسه وقوله نختبط اى نجمع الخبط وهو ورق السمر بان يضرب الشجر بالعصا فيسقط ورقه فيجمعه علفا وفى هذا الحديث الاغلاظ على الجناة وربطهم واحضارهم الى الامر وفيه سوال المدعى عليه عن جواب الدعوى فلعله يقر فيستغنى المدعى والقاضى عن التعب فى احضار الشهود وتعديلهم ولان الحكم بالاقرار حكم بيقين وبالبينة حكم بالظن وفيه سوال الحاكم وغيره الولى عن العفو عن الجانى وفيه جواز العفو بعد بلوغ الامر الى الحاكم وفيه جواز اخذ الدية فى قتل العمد لقوله صلى الله عليه وسلم فى تمام الحديث هل لك من شئ تؤديه عن نفسك وفيه قبول الاقرار بقتل العمد (قوله فانطلق به الرجل فلما ولى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قتله فهو مثله فرجع فقال يا رسول الله بلغنى انك قلت ان قتله فهو مثله واخذته بامرك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تريد ان يبوء باثمك واثم صاحبك قال يا نبى الله لعله قال بلى قال فان ذاك كذاك قال فرمى بنسعته وخلى سبيله وفى الرواية الاخرى انه انطلق به فلما ادبر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القاتل والمقتول فى النار) اما قوله صلى الله عليه وسلم ان قتله فهو مثله فالصحيح فى تاويله انه مثله فى انه لا فضل ولا منة لاحدهما على الآخر لانه استوفى حقه منه بخلاف ما لو عفا عنه فانه كان له الفضل والمنة وجزيل ثواب الآخرة وجميل الثناء فى الدنيا وقيل هو مثله فى انه قاتل وان اختلفا فى التحريم والاباحة لكنهما استويا فى طاعتهما الغضب ومتابعة الهوى ولا سيما وقد طلب النبى صلى الله عليه وسلم منه العفو وانما قال النبى صلى الله عليه وسلم ما قال بهذا اللفظ الذى هو صادق فيه والايهام المقصود صحيح وهو ان الولى ربما خاف فعفا والعفو مصلحة للولى والمقتول فى دينهما لقوله صلى الله عليه وسلم يبوء باثمك واثم صاحبك وفيه مصلحة للجانى وهو انقاذه من القتل فلما كان العفو مصلحة توصل اليه بالتعريض وقد قال الضمرى وغيره من علماء اصحابنا وغيرهم يستحب للمفتى اذا راى مصلحة فى التعريض للمستفتى ان يعرض تعريضا يحصل به المقصود مع انه صادق فيه قالوا وامثاله ان يسال انسان عن القاتل هل له توبة ويظهر للمفتى بقرينة انه ان يفتى بان له توبة ترتب عليه مفسدة وهى ان السائل يستهون القتل لكونه يجد بعد ذلك مخرجا فيقول المفتى والحالة هذه صح عن ابن عباس انه قال لا توبة للقاتل فهو صادق فى انه صح عن ابن عباس وان كان المفتى لا يعتقد ذلك ولا يوافق ابن عباس فى هذه المسئلة لكن السائل انما يفهم منه موافقة ابن عباس فيكون سببا لزجره فهكذا وما اشبه ذلك كمن يسال عن الغيبة فى الصوم هل يفطر بها فيقول جاء فى الحديث الغيبة تفطر الصيام والله اعلم واما قوله صلعم القاتل والمقتول فى النار

قال فاتی رجل الرجل فقال لہ مقالۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخلی عنہ قال اسماعیل بن سالم فذکرت ذلک لحبیب بن ابی ثابت فقال حدثنی ابن اشوع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما سألہ ان یعفو عنہ فابی **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ ان امرأتین من ہذیل رمت احدٰہما الاخری فطرحت جنینہا فقضی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بغرۃ عبد او امۃ **وحدثنا** قتیبۃ بن سعید قال نا لیث عن ابن شہاب عن ابن المسیب عن ابی ہریرۃ انہ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنین امرأۃ من بنی لحیان سقط میتا بغرۃ عبد او امۃ ثم ان المرأۃ التی قضی علیہا بالغرۃ توفیت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان میراثہا لبنیہا وزوجہا وان العقل علی عصبتہا **وحدثنی** ابو الطاہر قال نا ابن وہب ح قال وناحرملۃ بن یحیی التجیبی قال انا ابن وہب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن ابن المسیب وابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان اباہریرۃ قال اقتتلت امرأتان من ہذیل فرمت احدٰہما الاخری بحجر فقتلتہا وما فی بطنہا فاختصموا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دیۃ جنینہا غرۃ عبد او ولیدۃ وقضی بدیۃ المرأۃ علی عاقلتہا وورثہا ولدہا ومن معہم فقال حمل بن النابغۃ الہذلی یا رسول اللہ کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل فمثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا من اخوان الکہان من اجل سجعہ الذی سجع **وحدثنا** عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزہری عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال اقتتلت امرأتان وساق الحدیث بقصتہ ولم یذکر وورثہا ولدہا ومن معہم وقال فقال قائل کیف نعقل ولم یسم حمل بن مالک **وحدثنا** اسحاق بن ابراہیم الحنظلی قال انا جریر عن منصور عن ابراہیم عن عبید بن نضیلۃ الخزاعی عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ضربت امرأۃ ضرتہا بعمود فسطاط وہی حبلی فقتلتہا قال واحدٰہما الحیانیۃ قال فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ المقتولۃ علی عصبۃ القاتلۃ وغرۃ لما فی بطنہا فقال رجل من عصبۃ القاتلۃ انغرم دیۃ من لا اکل ولا شرب ولا استہل فمثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسجع کسجع الاعراب قال وجعل علیہم الدیۃ **وحدثنی** محمد بن رافع قال نا یحیی بن آدم قال نا مفضل عن منصور عن ابراہیم عن عبید بن نضیلۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ان امرأۃ قتلت ضرتہا بعمود فسطاط فاتی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقضی علی عاقلتہا بالدیۃ وکانت حاملا فقضی فی الجنین بغرۃ فقال بعض عصبتہا انذی من لا طعم ولا شرب ولا صاح فاستہل ومثل ذلک یطل فقال سجع کسجع الاعراب

فلیس المراد بہ فی ہذین فکیف تصح ارادتہما مع انہ انما اخذہ لیقتلہ بامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل المراد غیرہما وہو اذا التقی المسلمان بسیفیہما فی المقاتلۃ المحرمۃ کالقتال عصبیۃ ونحو ذلک فالقاتل والمقتول فی النار والمراد بہ التعریض کما ذکرناہ وسبب قولہ ما قدمناہ لکون الولی یفہم منہ دخولہ فی معناہ ولہذا ترک قتلہ فحصل المقصود واللہ اعلم واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اما تریدان یبوء باثمک واثم صاحبک فقیل معناہ یتحمل اثم المقتول لاتلافہ مہجتہ واثم الولی لکونہ فجعہ فی اخیہ ویکون قد اوحی الیہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فی ہذا الرجل خاصۃ ویحتمل ان معناہ یکون عفوک عنہ سببا لسقوط اثمک واثم اخیک المقتول والمراد اثمہما السابق بمعاص لہما متقدمۃ لا تعلق لہا بہذا القاتل فیکون معنی یبوء یسقط واطلق ہذا اللفظ علیہ مجازا قال القاضی وفی ہذا الحدیث ان قتل القصاص لا یکفر ذنب القاتل بالکلیۃ ان کفر ما بینہ وبین اللہ تعالی کما جاء فی الحدیث الآخر فہو کفارۃ لہ ویبقی حق المقتول واللہ اعلم **باب** دیۃ الجنین ووجوب الدیۃ فی قتل الخطأ وشبہ العمد علی عاقلۃ الجانی (قولہ ان امرأتین من ہذیل رمت احدٰہما الاخری فطرحت جنینہا فقضی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغرۃ عبد او امۃ وفی روایۃ انہا ضربتہا بعمود فسطاط وہی حبلی فقتلتہا) اما قولہ بغرۃ عبد فضبطناہ علی شیوخنا فی الحدیث والفقہ بغرۃ بالتنوین وہکذا قیدہ جماہیر العلماء فی کتبہم وفی مصنفاتہم فی ہذا وشروحہم وقال القاضی عیاض الروایۃ فیہ بغرۃ بالتنوین وما بعدہ بدل منہ قال ورواہ بعضہم بالاضافۃ قال والاول اوجہ واقیس وذکر صاحب المطلع الوجہین ثم قال الصواب روایۃ التنوین **قلت** وما یؤیدہ ویوضحہ روایۃ البخاری فی صحیحہ فی کتاب الدیات فی باب دیۃ جنین المرأۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغرۃ عبد او امۃ وقد فسر الغرۃ فی الحدیث بعبد او امۃ قال العلماء واو ہنا للتقسیم لا للشک والمراد بالغرۃ عبد او امۃ دہوا سہم لکل واحد منہما قال الجوہری کانہ عبر بالغرۃ عن الجسم کلہ کما قالوا اعتق رقبۃ واصل الغرۃ بیاض فی الوجہ ولہذا قال ابو عمرو المراد بالغرۃ الابیض منہما خاصۃ قال ولا یجزی الاسود وقال ولولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد بالغرۃ معنی زائدا علی شخص العبد والامۃ لما ذکرہا ولاقتصر علی قولہ عبد او امۃ ہذا قول ابی عمرو وہو خلاف ما اتفق علیہ الفقہاء انہ یجزی فیہا الابیض والاسود ولا تتعین البیضاء وانما المعتبر عندہم ان یکون قیمتہا عشر دیۃ الام او نصف عشر دیۃ الاب قال اہل اللغۃ الغرۃ عند العرب نفس الشیء واطلقت ہنا علی الانسان لان اللہ تعالی خلقہ فی احسن تقویم والاول اشبہ وفی بعض الروایات فی غیر الصحیح بغرۃ عبد او امۃ او فرس او بغل فروایۃ باطلۃ وقد اخذ بہا بعض السلف وحکی عن طاؤس وعطاء ومجاہد انہا عبد او امۃ وفرس وقال داؤد کل ما وقع علیہ اسم الغرۃ یجزی واتفق العلماء علی ان دیۃ الجنین سواء کان الجنین ذکرا او انثی قال العلماء وانما کان کذلک لانہ قد یخفی فیکثر فیہ النزاع فضبطہ الشرع بضابط یقطع النزاع وسواء کان خلقہ کامل الاعضاء ام ناقصہا او کان مضغۃ تصور فیہا خلق آدمی ففی کل ذلک الغرۃ بالاجماع ثم الغرۃ تکون لورثۃ الجنین علی موارید الشرعیۃ وہذا شخص یورث ولا یرث ولا یعرف لہ نظیر الا من بعضہ حر وبعضہ رقیق فانہ رقیق لا یرث عندنا وہل یورث فیہ قولان اصحہما یورث وہذا مذہبنا ومذہب الجماہیر وحکی القاضی عن بعض العلماء ان الجنین کعضو من اعضاء الام فتکون دیۃ لہا خاصۃ واعلم ان المراد بہذا کلہ اذا انفصل الجنین میتا اما اذا انفصل حیا ثم مات فیجب فیہ کمال دیۃ الکبیر فان کان ذکرا وجبت مائۃ بعیر وان کان انثی فخمسون وہذا مجمع علیہ وسواء فی ہذا کلہ العمد والخطأ ومتی وجبت الغرۃ فہی علی العاقلۃ لا علی الجانی ہذا مذہب الشافعی وابی حنیفۃ وسائر الکوفیین وقال مالک والبصریون تجب علی الجانی قال الشافعی وآخرون ویلزم الجانی الکفارۃ وقال بعضہم لا کفارۃ علیہ وہو مذہب مالک وابی حنیفۃ واللہ اعلم (قولہ قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنین امرأۃ من بنی لحیان سقط میتا بغرۃ عبد او امۃ ثم ان المرأۃ التی قضی علیہا بالغرۃ توفیت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان میراثہا لبنیہا وزوجہا وان العقل علی عصبتہا) قال العلماء ہذا الکلام قد یوہم خلاف مرادہ فالصواب ان المرأۃ التی ماتت ہی الجانیۃ لا المجنی علیہا ام الجنین وقد صرح بہ فی الحدیث بعدہ بقولہ فقتلتہا وما فی بطنہا فیکون المراد بقولہ التی قضی علیہا بالغرۃ ای التی قضی لہا بالغرۃ فعبر بعلیہا عن لہا واما قولہ والعقل علی عصبتہا فالمراد القاتلۃ ای علی عصبۃ القاتلۃ (قولہ فرمت احدٰہما الاخری بحجر فقتلتہا وما فی بطنہا فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدیۃ المرأۃ علی عاقلتہا وفی الروایۃ الاخری انہا ضربتہا بعمود فسطاط) ہذا محمول علی حجر صغیر وعمود صغیر لا یقصد بہ القتل غالبا فیکون شبہ عمد تجب فیہ الدیۃ علی العاقلۃ ولا یجب فیہ قصاص ولا دیۃ علی الجانی وہذا مذہب الشافعی والجماہیر (قولہ فقال حمل بن النابغۃ الہذلی یا رسول اللہ کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل فمثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا من اخوان الکہان من اجل سجعہ الذی سجع) اما قولہ حمل بن النابغۃ فنسب الی جدہ وہو حمل بن مالک بن النابغۃ وحمل بفتح الحاء المہملۃ والمیم واما قولہ فمثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا من اخوان الکہان من اجل سجعہ وفی الروایۃ الاخری سجع کسجع الاعراب فقال العلماء انما ذم سجعہ لوجہین احدہما انہ عارض بہ حکم الشرع ورام ابطالہ والثانی انہ تکلفہ

باب دیۃ الجنین ووجوب الدیۃ فی قتل الخطأ وشبہ العمد علی عاقلۃ الجانی

بطل

بطل

بطل

حاشیہ متعلقہ متن

فی مخاطبتہ وہذان الوجہان من السجع مذمومان

وحدثنی محمد بن حاتم ومحمد بن بشار قالا نا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن منصور بهذا الاسناد بمثل معنی حدیث جریر ومفضل وحدثنا
ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی وابن بشار قالوا نا محمد بن جعفر عن شعبة عن منصور باسنادهم الحدیث بقصته غیر ان فیه فاسقطت فرفع
ذلك الی النبی صلی الله علیه وسلم فقضی فیه بغرة وجعله علی اولیاء المرأة ولم یذکر فی الحدیث دیة المرأة وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب و
اسحاق بن ابراهیم واللفظ لابی بکر قال اسحاق انا وقال الآخران نا وکیع عن هشام بن عروة عن ابیه عن المسور بن مخرمة قال استشار عمر بن الخطاب
الناس فی ملاص المرأة فقال المغیرة بن شعبة شهدت النبی صلی الله علیه وسلم قضی فیه بغرة عبد او امة قال فقال عمر ائتنی بمن یشهد معك قال فشهد
له محمد بن مسلمة حدثنا یحیی بن یحیی واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر واللفظ لیحیی قال ابن ابی عمر نا وقال الآخران انا سفین بن عیینة عن الزهری
عن عمرة عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقطع السارق فی ربع دینار فصاعدا وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا
انا عبد الرزاق قال انا معمر ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا یزید بن هارون قال انا سلیمان بن کثیر وابراهیم بن سعد کلهم عن الزهری بمثله فی هذا
الاسناد حدثنی ابو الطاهر وحرملة بن یحیی ح قال وحدثنا الولید بن شجاع واللفظ للولید وحرملة قالوا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن
عروة وعمرة عن عائشة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا وحدثنی ابو الطاهر وهارون بن سعید
الایلی واحمد بن عیسی واللفظ لهارون واحمد قال ابو الطاهر انا وقال الآخران نا ابن وهب قال اخبرنی مخرمة عن ابیه عن سلیمان بن یسار عن عمرة انها سمعت
عائشة تحدث انها سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تقطع الید الا فی ربع دینار فما فوقه حدثنی بشر بن الحکم العبدی قال نا عبد العزیز بن
محمد عن یزید بن عبد الله بن الهاد عن ابی بکر بن محمد عن عمرة عن عائشة انها سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول لا تقطع ید سارق الا فی ربع دینار فصاعدا
وحدثنا اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن المثنی واسحاق بن منصور جمیعا عن ابی عامر العقدی قال نا عبد الله بن جعفر من ولد المسور بن مخرمة عن یزید بن
عبد الله بن الهادی بهذا الاسناد مثله وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا حمید بن عبد الرحمن الرؤاسی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت
لم تقطع ید سارق فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اقل من ثمن المجن حجفة او ترس وکلاهما ذو ثمن وحدثنا عثمان بن ابی شیبة قال نا عبدة بن
سلیمان وحمید بن عبد الرحمن ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبد الرحیم بن سلیمان ح قال وحدثنا ابو کریب قال نا ابو اسامة کلهم عن هشام بهذا
الاسناد نحو حدیث ابن نمیر عن حمید الرؤاسی وفی حدیث عبد الرحیم وابی اسامة وهو یومئذ ذو ثمن حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن نافع
عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قطع سارقا فی مجن قیمته ثلاثة دراهم وحدثنا قتیبة وابن رمح عن اللیث بن سعد ح قال و
حدثنا زهیر بن حرب وابن المثنی قالا نا یحیی وهو القطان ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن
مسهر کلهم عن عبید الله ح قال وحدثنی زهیر قال نا اسماعیل یعنی ابن علیة ح قال وثنا ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد ح قال و
حدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق انا سفیان عن ایوب السختیانی وایوب بن موسی واسماعیل بن امیة ح قال وحدثنی عبد الله بن
عبد الرحمن الدارمی قال انا ابو نعیم قال نا سفیان عن ایوب واسماعیل بن امیة وعبید الله وموسی بن عقبة

واما السجع الذی کان النبی صلی الله علیه وسلم یقوله فی بعض الاوقات وهو مشهور فی الحدیث فلیس من هذا لانه لا یعارض بحکم الشرع ولا یتکلفه فلا نهی فیه بل هو حسن ویؤید ما ذکرناه من التاویل قوله
صلی الله علیه وسلم کسجع الاعراب فاشار الی ان بعض السجع هو المذموم والله اعلم (قوله ان امرأتین من هذیل وفی روایة امرأة من بنی لحیان) المشهور کسر اللام فی لحیان وروی فتحها ولحیان بطن من
هذیل (قوله ضربت امرأة ضرتها) قال اهل اللغة کل واحدة من زوجتی الرجل ضرة للاخری سمیت بذلك ضرة لحصول المضارة بینهما فی العادة وتضر کل واحدة بالاخری (قوله فجعل رسول الله صلی الله
علیه وسلم دیة المقتولة علی عصبة القاتلة) هذا دلیل لما قاله الفقهاء ان دیة الخطأ علی العاقلة وانها تختص بعصبات القاتل سوی ابنائه وآبائه (قوله استشار عمر بن الخطاب الناس فی ملاص المرأة) فی
جمیع نسخ مسلم ملاص بکسر المیم وتخفیف اللام وبصاد مهملة وهو جنین المرأة والمعروف فی اللغة املاص المرأة بهمزة مکسورة قال اهل اللغة یقال املصت به وازلقت به واجهضت به واخطأت به کله بمعنی وهو اذا وضعته
قبل اوانه وکل ما زلق من الید فقد ملص بفتح المیم وکسر اللام ملصا بفتحها واملص ایضا لغتان والمصة انا وقد ذکر الحمیدی هذا الحدیث فی الجمع بین الصحیحین فقال املاص بالهمزة کما هو المعروف فی
اللغة قال القاضی قد جاء ملص الشیء اذا زلقت فان اریدت الجنین صح ملاص مثل لزم لزاما والله اعلم (قوله حدثنا وکیع عن هشام بن عروة عن ابیه عن المسور بن مخرمة قال استشار عمر بن الخطاب
الناس فی ملاص المرأة) هذا الحدیث مما استدرکه الدارقطنی علی مسلم فقال وهم وکیع فی هذا الحدیث وخالفه اصحاب هشام فلم یذکروا فیه المسور وهو الصواب ولم یذکر مسلم غیر حدیث وکیع وذکر البخاری حدیث
من خالفه وهو الصواب هذا قول الدارقطنی وانما روایة البخاری عن هشام عن ابیه عن المغیرة ان عمر سأل عن املاص المرأة ولا بد من ذکر المسور وعروة لیتصل الحدیث فان عروة لم یدرك عمر
بن الخطاب

کتاب الحدود

باب حد السرقة ونصابها

قال القاضی عیاض رحمه الله حد السرقة ونصابها قال القاضی عیاض رحمه الله اجمع العلماء علی ایجاب القطع علی الساق ولم یجعل ذلك فی غیر السرقة کالاختلاس والانتهاب لغلظ ذلك
قلیل بالنسبة الی السرقة ولانه یمکن استرجاع هذا النوع بالاستدعاء الی ولاة الامور وسهل اقامة البینة علیه بخلاف السرقة فانه تندر اقامة البینة علیها فعظم امرها واشتدت عقوبتها لیکون ابلغ فی
الزجر عنها وقد اجمع المسلمون علی قطع السارق فی الجملة وان اختلفوا فی فروع منه (قوله عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقطع السارق فی ربع دینار فصاعدا وفی روایة
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا وفی روایة لا تقطع الید الا فی ربع دینار فما فوقه وفی روایة لم یقطع ید السارق فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اقل
من ثمن المجن وفی روایة ابن عمر قال قطع النبی صلی الله علیه وسلم سارقا فی مجن قیمته ثلاثة دراهم وفی روایة ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الله السارق یسرق البیضة فتقطع یده و
یسرق الحبل فتقطع یده) اجمع العلماء علی قطع ید السارق کما سبق واختلفوا فی اشتراط النصاب وقدره فقال اهل الظاهر لا یشترط نصاب بل یقطع فی القلیل والکثیر وبه قال ابن بنت الشافعی من اصحابنا
وحکاه القاضی عیاض عن الحسن البصری والخوارج واهل الظاهر واحتجوا بعموم قوله تعالی والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما ولم یخصوا الآیة وقال جماهیر العلماء لا قطع الا فی نصاب لهذه الاحادیث الصحیحة
ثم اختلفوا فی قدر النصاب فقال الشافعی النصاب ربع دینار ذهبا او ما قیمته ربع دینار سواء کانت قیمته ثلاثة دراهم او اقل او اکثر ولا یقطع فی اقل منه وبهذا قال کثیرون او الاکثرون وهو قول عائشة
وعمر بن عبد العزیز والاوزاعی واللیث وابی ثور واسحاق وغیرهم وروی ایضا عن داود وقال مالك واحمد واسحق فی روایة تقطع فی ربع دینار او ثلاثة دراهم او ما قیمته احدهما ولا قطع فیما دون ذلك

ح قال وثنا ابن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی اسماعیل بن امیة ح قال وحدثنی ابو الطاهر قال نا ابن وهب عن حنظلة بن ابی سفیان الجمحی وعبد الله بن عمرو مالك بن انس واسامة بن زید اللیثی کلهم عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث یحیی عن مالك غیر ان بعضهم قال قیمته وبعضهم قال ثمن ثلاثة دراهم **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الله السارق یسرق البیضة فتقطع یده ویسرق الحبل فتقطع یده **وحدثنا** عمرو الناقد واسحاق بن ابراهیم وعلی بن خشرم کلهم عن عیسی بن یونس عن الاعمش بهذا الاسناد مثله غیر انه یقول ان سرق حبلا وان سرق بیضة **حدثنا** قتیبة قال نا لیث ح قال وثنا محمد بن رمح قال نا اللیث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان قریشا اهمهم شان المرأة المخزومیة التی سرقت فقالوا من یکلم فیها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا ومن یجترئ علیه الا اسامة حب رسول الله صلی الله علیه وسلم فکلمه اسامة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتشفع فی حد من حدود الله ثم قام فاختطب فقال ایها الناس انما اهلك الذین قبلکم انهم کانوا اذا سرق فیهم الشریف ترکوه واذا سرق فیهم الضعیف اقاموا علیه الحد وایم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت یدها وفی حدیث ابن رمح انما هلك الذین من قبلکم **وحدثنی** ابو الطاهر وحرملة بن یحیی واللفظ لحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شهاب قال اخبرنی عروة بن الزبیر عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان قریشا اهمهم شان المرأة التی سرقت فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة الفتح فقالوا من یکلم فیها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا ومن یجترئ علیه الا اسامة بن زید حب رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتی بها رسول الله صلی الله علیه وسلم فکلم فیها اسامة بن زید فتلون وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اتشفع فی حد من حدود الله فقال اسامة استغفر لی یا رسول الله فلما کان العشی قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فاختطب فاثنی علی الله تعالی بما هو اهله ثم قال اما بعد فانما اهلك الذین من قبلکم انهم کانوا اذا سرق فیهم الشریف ترکوه واذا سرق فیهم الضعیف اقاموا علیه الحد وانی والذی نفسی بیده لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت یدها ثم امر بتلك المرأة التی سرقت فقطعت یدها قال یونس قال ابن شهاب قال عروة قالت عائشة فحسنت توبتها بعد وتزوجت وکانت تاتی بعد ذلك فارفع حاجتها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت کانت امرأة مخزومیة تستعیر المتاع وتجحده فامر النبی صلی الله علیه وسلم بقطع یدها

وقال سلیمان بن یسار وابن شبرمة وابن ابی لیلی والحسن فی روایة عنه لا قطع الا فی خمسة دراهم وهو مروی عن عمر بن الخطاب وقال ابو حنیفة واصحابه لا قطع الا فی عشرة دراهم او ما قیمته ذلك وحکی القاضی عن بعض الصحابة ان النصاب اربعة دراهم وعن عثمان البتی انه درهم وعن الحسن انه درهمان وعن النخعی انه اربعون درهما او اربعة دنانیر والصحیح ما قاله الشافعی وموافقوه لان النبی صلی الله علیه وسلم صرح ببیان النصاب فی هذه الاحادیث من لفظه وانه ربع دینار واما باقی التقدیرات فمردودة لا اصل لها مع مخالفتها الصریح هذه الاحادیث واما روایة انه صلی الله علیه وسلم قطع سارقا فی مجن قیمته ثلاثة دراهم فمحمولة علی ان هذا القدر کان ربع دینار فصاعدا وهی قضیة عین لا عموم لها فلا یجوز ترك صریح لفظه صلی الله علیه وسلم فی تحدید النصاب لهذه الروایة المحتملة بل یجب حملها علی موافقة لفظه وکذا الروایة الاخری لم یقطع ید سارق فی اقل من ثمن المجن محمولة علی انه کان ربع دینار ولا بد من هذا التاویل لیوافق صریح تقدیره صلی الله علیه وسلم واما ما یحتج به بعض الحنفیة وغیرهم من روایة جارت قطع فی مجن قیمته عشرة دراهم وفی روایة خمسة فهی روایة ضعیفة لا یعمل بها لو انفردت فکیف وهی مخالفة لصریح الاحادیث الصحیحة الصریحة فی التقدیر بربع دینار مع انه یمکن حملها علی انه کانت قیمته عشرة دراهم اتفاقا لانه شرط ذلك فی قطع السارق ولیس فی لفظها ما یدل علی تقدیر النصاب بذلك واما روایة لعن الله السارق یسرق البیضة والحبل فتقطع یده فقال جماعة المراد بها بیضة الحدید وحبل السفینة وکل واحد منهما یساوی اکثر من ربع دینار وانکر المحققون هذا وضعفوه فقالوا بیضة الحدید وحبل السفینة لهما قیمة ظاهرة ولیس هذا السیاق موضع استعمالها بل بلاغة الکلام تاباه لانه لا یذم فی العادة من خاطر بیده فی شیء له قدر وانما یذم من خاطر بها فیما لا قدر له فهو موضع تقلیل لا تکثیر والصواب ان المراد التنبیه علی عظیم ما خسر وهی یده فی مقابلة حقیر من المال وهو ربع دینار فانه یشارك البیضة والحبل فی الحقارة او اراد جنس البیض وجنس الحبال وانه اذا سرق البیضة فلم یقطع جره ذلك الی سرقة ما هو اکثر منها فقطع فکانت سرقة البیضة هی سبب قطعه او ان المراد به قد یسرق البیضة او الحبل فیقطعه بعض الولاة سیاسة لا قطعا جائزا شرعا وقیل ان النبی صلی الله علیه وسلم قال هذا عند نزول آیة السرقة مجملة من غیر بیان نصاب فقاله علی ظاهر اللفظ والله اعلم (قوله ثمن المجن جحفة او ترس وکلاهما ذو ثمن) المجن بکسر المیم وفتح الجیم وهو اسم لکل ما یستجن به او یستتر والجحفة بجاء مهملة ثم جیم مفتوحتین هی الدرقة وهی معروفة وقوله جحفة او ترس هما مجروران بدل من المجن وقوله وکلاهما ذو ثمن اشارة الی ان القطع لا یکون فیما قل بل یختص بما له ثمن ظاهر وهو ربع دینار کما صرح به فی الروایات (قوله صلی الله علیه وسلم لعن الله السارق) هذا دلیل لجواز لعن غیر المعین من العصاة لانه لعن للجنس لا المعین ولعن الجنس جائز کما قال الله الا لعنة الله علی الظالمین واما المعین فلا یجوز لعنه قال القاضی واجاز بعضهم لعن المعین ما لم یحد فاذا حد لم یجز لعنه فان الحدود کفارات لاهلها قال القاضی وهذا التاویل باطل للاحادیث الصحیحة فی النهی عن اللعن فیجب حمل النهی علی المعین لیجمع بین الاحادیث والله اعلم قال العلماء والحرز مشروط فلا قطع الا فیما سرق من حرز والمعتبر فیه العرف فیما عده اهل العرف حرزا لذلك الشیء فهو حرز له وما لا فلا وخالفهم داود فلم یشترط الحرز قالوا ویشترط ان لا یکون للسارق فی المسروق شبهة فان کانت لم یقطع ویشترط ان یطالب المسروق منه بالمال واجمعوا علی انه اذا سرق اولا قطعت یده الیمنی قال الشافعی ومالك واهل المدینة والزهری واحمد وابو ثور وغیرهم فاذا سرق ثانیا قطعت رجله الیسری فان سرق ثالثا قطعت یده الیسری فان سرق رابعا قطعت رجله الیمنی فان سرق بعد ذلك عزر ثم کلما سرق عزر قال الشافعی وابو حنیفة ومالك والجماهیر یقطع الید من الرسغ وهو المفصل بین الکف والذراع ویقطع الرجل من المفصل بین الساق والقدم وقال علی یقطع الرجل من شطر القدم وبه قال احمد وابو ثور وقال بعض السلف تقطع الید من المرفق وقال بعضهم من المنکب والله اعلم **باب قطع السارق الشریف وغیره والنهی عن الشفاعة فی الحدود**

وفیه ذکر مسلم فی الباب الاحادیث فی النهی عن الشفاعة فی الحدود وان ذلك هو سبب هلاك بنی اسرائیل وقد اجمع العلماء علی تحریم الشفاعة فی الحد بعد بلوغه الی الامام لهذه الاحادیث وعلی انه یحرم التشفیع فیه فاما قبل بلوغه الی الامام فقد اجاز الشفاعة فیه اکثر العلماء اذا لم یکن المشفوع فیه صاحب شر واذی للناس فان کان لم یشفع فیه واما المعاصی التی لا حد فیها وواجبها التعزیر فتجوز الشفاعة فیها والتشفیع فیها سواء بلغت الامام ام لا لانها اهون ثم الشفاعة فیها مستحبة اذا لم یکن المشفوع فیه صاحب اذی ونحوه (قوله ومن یجترئ علیه الا اسامة حب رسول الله صلی الله علیه وسلم) هو بکسر الحاء ای محبوبه ومعنی یجترئ یتجاسر علیه بطریق الادلال وفی هذا منقبة ظاهرة لاسامة رض (قوله صلی الله علیه وسلم وایم الله لو ان فاطمة) فیه دلیل لجواز الحلف من غیر استحلاف وهو مستحب اذا کان فیه تفخیم لامر مطلوب کما فی الحدیث وقد کثرت نظائره فی الحدیث وسبق فی کتاب الایمان اختلاف العلماء فی الحلف بایم الله (قوله کانت امرأة مخزومیة تستعیر المتاع وتجحده فامر النبی صلی الله علیه وسلم بقطع یدها

محمد — عبید الله — ثمنه — بن سعید — فکلمه — له — تاتینی

فاتی اهلها اسامة فکلموه فکلم رسول الله صلی الله علیه وسلم فیها ثم ذکر نحو حدیث اللیث ویونس **وحدثنی** سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا
معقل عن ابی الزبیر عن جابر ان امرأة من بنی مخزوم سرقت فاتی بها النبی صلی الله علیه وسلم فعاذت بام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم
لو کانت فاطمة لقطعت یدها فقطعت **وحدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی قال نا هشیم عن منصور عن الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشی عن عبادة بن
الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذوا عنی خذوا عنی خذوا عنی فقد جعل الله لهن سبیلا البکر بالبکر جلد مائة ونفی سنة والثیب بالثیب جلد مائة والرجم
وحدثنا عمرو الناقد قال نا هشیم قال نا منصور بهذا الاسناد مثله **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار جمیعا عن عبد الاعلی قال ابن المثنی نا عبد الاعلی قال نا
سعید عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبد الله عن عبادة بن الصامت قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا انزل علیه الوحی کرب لذلک وترب له وجهه قال فانزل علیه ذات
یوم فلقی کذلک فلما سری عنه قال خذوا عنی قد جعل الله لهن سبیلا الثیب بالثیب والبکر بالبکر الثیب جلد مائة ثم رجم بالحجارة والبکر جلد مائة ثم نفی سنة و
حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة ح قال وحدثنا محمد بن بشار قال نا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی کلاهما عن قتادة بهذا الاسناد
غیر ان فی حدیثهما البکر یجلد وینفی والثیب یجلد ویرجم ولا یذکران سنة ولا مائة **حدثنی** ابو الطاهر وحرملة بن یحیی قالا نا ابن وهب قال اخبرنی
یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی عبید الله بن عبد الله بن عتبة انه سمع عبد الله بن عباس یقول قال عمر بن الخطاب وهو جالس علی منبر رسول
الله صلی الله علیه وسلم ان الله بعث محمدا صلی الله علیه وسلم بالحق وانزل علیه الکتاب فکان مما انزل الله علیه آیة الرجم قرأناها ووعیناها
وعقلناها فرجم رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجمنا بعده فاخشی ان طال بالناس زمان ان یقول قائل ما نجد الرجم فی کتاب الله تعالی فیضلوا
بترک فریضة انزلها الله وان الرجم فی کتاب الله حق علی من زنا اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البینة او کان الحبل او الاعتراف و
حدثناه ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب وابن ابی عمر قالوا نا سفیان عن الزهری بهذا الاسناد

(قوله فاتی اهلها اسامة فکلموه الحدیث) قال العلماء المراد انها قطعت بالسرقة وانما ذکرت العاریة تعریفا لها ووصفا لها لانها سبب القطع وقد ذکر مسلم هذا الحدیث فی سائر الطرق المصرحة بانها سرقت
وقطعت بسبب السرقة فیتعین حمل هذه الروایة علی ذلک جمعا بین الروایات فانها قضیة واحدة مع ان جماعة من الائمة قالوا هذه الروایة شاذة فانها مخالفة لجماهیر الرواة والشاذة لا یعمل
بها قال العلماء وانما لم یذکر السرقة فی هذه الروایة لان المقصود منها عند الراوی ذکر منع الشفاعة فی الحدود لا الاخبار عن السرقة قال جماهیر العلماء وفقهاء الامصار لا قطع علی من جحد العاریة و
تاولوا هذا الحدیث نحو ما ذکرته وقال احمد واسحق یجب القطع فی ذلک باب حد الزنا (قوله صلی الله علیه وسلم خذوا عنی خذوا عنی فقد جعل الله لهن سبیلا البکر بالبکر جلد مائة ونفی سنة والثیب بالثیب
جلد مائة والرجم) اما قوله صلی الله علیه وسلم فقد جعل الله لهن سبیلا فاشارة الی قول الله تعالی فامسکوهن فی البیوت حتی یتوفاهن الموت او یجعل الله لهن سبیلا فبین النبی صلی الله علیه وسلم ان
هذا هو ذلک السبیل واختلف العلماء فی هذه الآیة فقیل هی محکمة هذا الحدیث مفسر لها وقیل منسوخة بالآیة التی فی اول سورة النور وقیل ان آیة النور فی البکرین وهذه الآیة فی الثیبین واجمع العلماء علی وجوب جلد
الزانی البکر مائة ورجم المحصن وهو الثیب ولم یخالف فی هذا احد من اهل القبلة الا ما حکی القاضی عیاض وغیره عن الخوارج وبعض المعتزلة کالنظام واصحابه فانهم لم یقولوا بالرجم واختلفوا فی جلد الثیب
مع الرجم فقالت طائفة یجب الجمع بینهما فیجلد ثم یرجم وبه قال علی بن ابی طالب کرم الله وجهه والحسن البصری واسحق بن راهویه وداود واهل الظاهر وبعض اصحاب الشافعی وقال جماهیر العلماء الواجب
الرجم وحده وحکی القاضی عن طائفة من اهل الحدیث انه یجب الجمع بینهما اذا کان الزانی شیخا ثیبا فان کان شابا ثیبا اقتصر علی الرجم وهذا مذهب باطل لا اصل له وحجة الجمهور ان النبی صلی الله علیه وسلم
اقتصر علی رجم الثیب فی احادیث کثیرة منها قصة ماعز وقصة المرأة الغامدیة وفی قوله صلی الله علیه وسلم واغد یا انیس علی امرأة هذا فان اعترفت فارجمها قالوا وحدیث الجمع بین الجلد والرجم
منسوخ فانه کان فی اول الامر واما قوله صلی الله علیه وسلم فی البکر ونفی سنة ففیه حجة للشافعی والجماهیر انه یجب نفی سنة رجلا کان او امرأة وقال الحسن لا یجب النفی وقال مالک والاوزاعی لا نفی علی النساء و
روی مثله عن علی قالوا لانها عورة وفی نفیها تضییع لها وتعریض لها للفتنة ولهذا نهیت عن المسافرة الا مع محرم وحجة الشافعی ظاهرة (قوله صلی الله علیه وسلم البکر بالبکر جلد مائة ونفی سنة) واما العبید
والامة ففیهما ثلثة اقوال للشافعی احدها یغرب کل واحد منهما سنة لظاهر الحدیث وبهذا قال سفیان الثوری وابو ثور وداود وابن جریر والثانی یغرب نصف سنة لقوله تعالی فاذا احصن فان اتین
بفاحشة فعلیهن نصف ما علی المحصنات من العذاب وهذا اصح الاقوال عند اصحابنا وهذه الآیة مخصصة لعموم الحدیث والصحیح عند الاصولیین جواز تخصیص السنة بالکتاب لانه اذا جاز تخصیص الکتاب
بالکتاب فتخصیص السنة به اولی والثالث لا یغرب المملوک اصلا وبه قال الحسن البصری وحماد ومالک واحمد واسحق لقوله صلی الله علیه وسلم فی الامة اذا زنت فلیجلدها ولم یذکر النفی ولان نفیه یضر سیده مع
انه لا جنایة من سیده واجاب اصحاب الشافعی عن حدیث الامة اذا زنت انه لیس فیه تعرض للنفی والآیة ظاهرة فی وجوب النفی فوجب العمل بها وحمل الحدیث علی موافقتها والله اعلم واما قوله صلی الله
علیه وسلم البکر بالبکر والثیب بالثیب فلیس هو علی سبیل الاشتراط بل حد البکر الجلد والتغریب سواء زنی ببکر ام بثیب وحد الثیب الرجم سواء زنی بثیب ام ببکر فهو شبیه بالتقیید الذی یخرج علی الغالب
واعلم ان المراد بالبکر من الرجال والنساء من لم یجامع فی نکاح صحیح وهو حر بالغ عاقل سواء کان جامع بوطء شبهة او نکاح فاسد او غیرهما ام لا والمراد بالثیب من جامع فی دهره مرة من نکاح
صحیح وهو بالغ عاقل حر والرجل والمرأة فی هذا سواء والله اعلم وسواء فی کل هذا المسلم والکافر والرشید والمحجور علیه للسفه والله اعلم (قوله حدثنا عمرو والناقد حدثنا هشیم اخبرنا منصور بهذا الاسناد) فی هذا
الکلام فائدتان احدهما بیان ان الحدیث روی من طریق آخر فیزداد قوة والثانیة ان هشیما مدلس وقد قال فی الروایة الاولی عن منصور وبین فی الثانیة انه سمعه من منصور وقد سبق التنبیه علی
مثل هذا مرات (قوله کان نبی الله صلعم اذا انزل علیه الوحی کرب لذلک وترب وجهه) هو بضم الکاف وکسر الراء وترب وجهه ای علته غبرة والرهق تغیر البیاض الی السواد وانما حصل له ذلک لعظم موقع الوحی
قال الله تعالی انا سنلقی علیک قولا ثقیلا (قوله صلی الله علیه وسلم ثم رجم بالحجارة) التقیید بالحجارة للاستحباب ولو رجم بغیرها جاز وهو شبیه بالتقیید بها فی الاستنجاء (قوله فکان مما انزل الله علیه آیة الرجم قرأناها
ووعیناها وعقلناها) اراد بآیة الرجم الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة وهذا مما نسخ لفظه وبقی حکمه وقد وقع نسخ حکم دون اللفظ وقد وقع نسخهما جمیعا فما نسخ لفظه لیس له حکم القرآن فی تحریمه علی الجنب
ونحو ذلک وفی ترک الصحابة کتابة هذه الآیة دلالة ظاهرة ان المنسوخ لا یکتب فی المصحف وفی اعلان عمر بالرجم وهو علی المنبر وسکوت الصحابة وغیرهم من الحاضرین عن مخالفته بالانکار دلیل علی
ثبوت الرجم وقد یستدل به علی انه لا یجلد مع الرجم وقد یمتنع دلالته لانه لم یتعرض للجلد وقد ثبت فی القرآن والسنة (قوله فاخشی ان طال بالناس زمان ان یقول قائل ما نجد الرجم فی کتاب الله فیضلوا بترک
فریضة) هذا الذی خشیه قد وقع من الخوارج ومن وافقهم کما سبق بیانه وهذا من کرامات عمر رضی الله عنه ویحتمل انه علم ذلک من جهة النبی صلی الله علیه وسلم (قوله ان الرجم فی کتاب الله حق علی من زنی اذا احصن من الرجال والنساء اذا
قامت البینة او کان الحبل او الاعتراف) اجمع العلماء علی ان الرجم لا یکون الا علی من زنی وهو محصن وسبق بیان صفة المحصن واجمعوا علی انه اذا قامت البینة بزناه وهو محصن یرجم واجمعوا علی ان البینة اربعة شهداء

وحدثنی عبد الملک بن شعیب بن اللیث بن سعد قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف وسعید بن المسیب عن ابی هریرة انه قال اتی رجل من المسلمین رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی المسجد فنادا ه فقال یارسول الله انی زنیت فاعرض عنه فتنحی تلقاء وجهه فقال له یارسول الله انی زنیت فاعرض عنه حتی ثنی ذلک علیه اربع مرات فلما شهد علی نفسه اربع شهادات دعاه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابک جنون قال لا قال فهل احصنت قال نعم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذهبوا به فارجموه قال ابن شهاب فاخبرنی من سمع جابر بن عبد الله یقول فکنت فیمن رجمه فرجمناه بالمصلی فلما اذلقته الحجارة هرب فادرکناه بالحرة فرجمناه

قال مسلم ورواه اللیث ایضا عن عبد الرحمن بن خالد بن مسافر عن ابن شهاب بهذا الاسناد مثله وحدثنیه عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال انا ابو الیمان قال انا شعیب عن الزهری بهذا الاسناد ایضا وفی حدیثهما جمیعا قال ابن شهاب اخبرنی من سمع جابر بن عبد الله کما ذکر عقیل وحدثنی ابو الطاهر وحرملة بن یحیی قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنی اسحاق بن ابراهیم قال انا عبد الرزاق قال انا معمر وابن جریج کلهم عن الزهری عن ابی سلمة عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو روایة عقیل عن الزهری عن سعید وابی سلمة عن ابی هریرة حدثنی ابو کامل فضیل ابن حسین الجحدری قال نا ابو عوانة عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرة قال رایت ماعز بن مالک حین جیء به الی النبی صلی الله علیه وسلم رجل قصیر اعضل لیس علیه رداء فشهد علی نفسه اربع مرات انه زنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلعلک قال لا والله انه قد زنی الآخر قال فجیء بخمر فقال الا کلما نفرنا فی سبیل الله خلف احدهم له نبیب کنبیب التیس یمنح احدهم الکثبة اما والله ان یمکنی من احدهم لانکلنه عنه وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سماک بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم برجل قصیر اشعث ذی عضلات علیه ازار وقد زنی فرده مرتین ثم امر به فرجم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلما نفرنا غازین فی سبیل الله تخلف احدکم ینبح نبیب التیس یمنح احدهن الکثبة ان الله لا یمکنی من احد منهم الا جعلته نکالا او نکلته قال فحدثته سعید بن جبیر فقال انه ردده اربع مرات وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا شبابة ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا ابو عامر العقدی

ذکور عدول هذا اذا شهدوا علی نفس الزنا ولا یقبل دون الاربعة وان اختلفوا فی صفاتهم واجمعوا علی وجوب الرجم علی من اعترف بالزنا وهو محصن یصح اقراره بالحد واختلفوا فی اشتراط تکرار اقراره اربع مرات وسنذکره قریبا ان شاء الله تعالی واما الجلد وحده فمذهب عمر بن الخطاب رضی الله عنه وجوب الحد بذا لم یکن لها زوج ولا سید وتابعه مالک واصحابه فقالوا اذا حبلت ولم تعلم لها زوج ولا سید ولا عرفنا اکراهها لزمها الحد الا ان تکون غریبة طارئة وتدعی انه من زوج او سید قالوا ولا تقبل دعواها الاکراه اذا لم تقم بذلک مستغیثة عند الاکراه قبل ظهور الحمل وقال الشافعی وابو حنیفة وجماهیر العلماء لا حد علیها بمجرد الحبل سواء کان لها زوج او سید ام لا سواء الغریبة وغیرها وسواء ادعت الاکراه ام سکتت ولا حد علیها مطلقا الا ببینة او اعتراف لان الحدود تسقط بالشبهات (قوله فی الرجل الذی اعترف بالزنا فاعرض عنه النبی صلی الله علیه وسلم فجاءه من جانبه حتی اقر اربع مرات فسأله النبی صلی الله علیه وسلم بم جنون فقال لا فقال هل احصنت قال نعم فقال اذهبوا فارجموه احتج به ابو حنیفة وسائر الکوفیین واحمد وموافقوهما فی ان الاقرار بالزنا لا یثبت ویرجم به المقر حتی یقر اربع مرات وقال مالک والشافعی وآخرون یثبت الاقرار به بمرة واحدة ویرجم واحتجوا بقوله صلی الله علیه وسلم واغد یا انیس علی امرأة هذا فان اعترفت فارجمها ولم یشترط عددا وحدیث الغامدیة لیس فیه اقرارها اربع مرات واشترط ابن ابی لیلی وغیره من العلماء اقراره اربع مرات فی اربع مجالس (قوله صلی الله علیه وسلم ابک جنون) انما قاله لیتحقق حاله فان الغالب ان الانسان لا یصر علی الاقرار بما یقتضی قتله من غیر سؤال مع ان له طریقا الی سقوط الاثم بالتوبة وفی الروایة الاخری انه سأل قومه عنه فقالوا ما نعلم به باسا وهذا مبالغة فی تحقق حاله وفی صیانة دم المسلم وفیه اشارة الی ان اقرار المجنون باطل وان الحد لا یجب علیه هذا کله مجمع علیه (قوله صلی الله علیه وسلم هل احصنت) فیه ان الامام یسأل عن شروط الرجم من الاحصان وغیره سواء ثبت بالاقرار ام بالبینة وفیه مواخذة الانسان باقراره (قوله حتی ثنی ذلک علیه اربع مرات) هو بتخفیف النون ای کرره اربع مرات وفیه التعریض للمقر بالزنا بان یرجع فیقبل رجوعه بلا خلاف (قوله صلی الله علیه وسلم اذهبوا به فارجموه) فیه جواز استنابة الامام من یقیم الحد قال العلماء لا یستوفی الحد الا الامام او من فوض ذلک الیه وفیه دلیل علی انه یکفی الرجم ولا یجلد معه وقد سبق بیان الخلاف فی هذا (قوله فرجمناه بالمصلی) قال البخاری وغیره من العلماء فیه دلیل علی ان مصلی الجنائز والاعیاد اذا لم یکن قد وقف مسجدا لا یثبت له حکم المسجد اذ لو کان له حکم المسجد تجنب الرجم فیه تلطخه بالدماء والمیتة قالوا والمراد بالمصلی هنا مصلی الجنائز ولهذا قال فی الروایة الاخری فی بقیع الغرقد وهو موضع الجنائز بالمدینة وذکر الدارمی من اصحابنا ان المصلی الذی للعید ونحوه اذا لم یکن مسجدا بل یثبت له حکم المسجد فیه وجهان اصحهما لیس له حکم المسجد والله اعلم (قوله فلما اذلقته الحجارة هرب) هو بالذال المعجمة وبالقاف ای اصابته بحدها (قوله فادرکناه بالحرة فرجمناه) اختلف العلماء فی المحصن اذا اقر بالزنا فشرعوا فی رجمه ثم هرب هل یترک ام یتبع لیقام علیه الحد فقال الشافعی واحمد وغیرهما یترک ولا یتبع لکن ان یقال له بعد ذلک فان رجع عن الاقرار ترک وان اعاد رجم وقال مالک فی روایة وغیره انه یتبع ویرجم واحتج الشافعی وموافقوه بما جاء فی روایة ابی داود ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا ترکتموه حتی انظر فی شانه وفی روایة هلا ترکتموه فلعله یتوب فیتوب الله علیه واحتج الآخرون بان النبی صلی الله علیه وسلم لم یلزمهم دیة مع انهم قتلوه بعد هربه واجاب الشافعی وموافقوه عن هذا بانه لم یصرح بالرجوع وقد ثبت اقراره فلا یترک حتی یصرح بالرجوع قالوا وانما قتلنا لا یتبع فی هربه لعله یرید الرجوع ولم نعلم انه سقط الرجم بمجرد الهرب والله اعلم (قوله رجل قصیر اعضل) هو بالضاد المعجمة ای مشتد الخلق (قوله صلی الله علیه وسلم فلعلک قال لا والله انه قد زنی الآخر) معنی هذا الکلام الاشارة الی تلقینه الرجوع عن الاقرار بالزنا واعتذاره لشبهة یتعلق بها کما جاء فی الروایة الاخری لعلک قبلت او غمزت فاقتصر فی هذه الروایة علی لعلک اختصارا وتنبیها واکتفاء بدلالة الکلام والحال علی المحذوف ای لعلک قبلت ونحو ذلک ففیه استحباب تلقین المقر بحد الزنا والسرقة وغیرهما من حدود الله تعالی وانه یقبل رجوعه عن ذلک لان الحدود مبنیة علی المسامحة والدرء بخلاف حقوق الآدمیین وحقوق الله تعالی المالیة کالزکوة والکفارة وغیرهما لا یجوز التلقین فیها ولو رجع لم یقبل رجوعه وقد جاء تلقین الرجوع عن الاقرار بالحدود عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن الخلفاء الراشدین ومن بعدهم واتفق العلماء علیه (قوله انه قد زنی الآخر هو بهمزة مقصورة وخاء مکسورة ومعناه الارذل والابعد والادنی وقیل اللئیم وقیل الشقی وکله متقارب ومراده نفسه فحقرها دعاها لا سیما وقد فعل هذه الفاحشة وقیل انها کنایة یکنی بها عن نفسه وعن غیره اذا اخبر عنه بما یستقبح (قوله صلی الله علیه وسلم الا کلما نفرنا فی سبیل الله خلف احدهم له نبیب کنبیب التیس یمنح احدهم الکثبة) وفی بعض النسخ احداهن بدل احدهم ونبیب التیس صوته عند السفاد ویمنح بفتح الیاء والنون ای یعطی والکثبة بضم الکاف واسکان المثلثة القلیل من اللبن وغیره (قوله ان یمکنی من احد منهم الا جعلته نکالا) ای عظة وعبرة لمن بعده لما اصبته منه من العقوبة هو بفتح العین والضاد قال اهل اللغة العضلة کل لحمة صلبة مکتنزة (قوله تخلف احدکم ینبح) هو بفتح الیاء وکسر النون وتشدید الباء الموحدة (قوله صلی الله علیه وسلم لا جعلته نکالا) ای عظة وعبرة لمن بعده لما اصبته منه من العقوبة

رواهما عن شعبة عن سماك عن جابر بن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث ابن جعفر ووافقه شبابة على قوله فرده مرتين وفي حديث ابي عامر فرده مرتين او ثلاثا **وحدثنا** قتيبة بن سعيد وابو كامل الجحدري واللفظ لقتيبة قالا نا ابو عوانة عن سماك عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لماعز بن مالك احق ما بلغني عنك قال وما بلغك عني قال بلغني انك وقعت بجارية آل فلان قال نعم قال فشهد اربع شهادات ثم امر به فرجم **وحدثني** محمد بن المثنى قال حدثني عبد الاعلى قال نا داود عن ابي نضرة عن ابي سعيد ان رجلا من اسلم يقال له ماعز بن مالك اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني اصبت فاحشة فاقمه على فرده النبي صلى الله عليه وسلم مرارا قال ثم سال قومه فقالوا ما نعلم به باسا الا انه اصاب شيئا نرى انه لا يخرجه منه الا ان يقام فيه الحد قال فرجع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرنا ان نرجمه قال فانطلقنا به الى بقيع الغرقد قال فما اوثقناه ولا حفرنا له قال فرميناه بالعظام والمدر والخزف قال فاشتد واشتددنا خلفه حتى اتى عرض الحرة فانتصب لنا فرميناه بجلاميد الحرة يعني الحجارة حتى سكت قال ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا من العشي قال او كلما انطلقنا غزاة في سبيل الله تخلف رجل في عيالنا له نبيب كنبيب التيس على ان لا اوتى برجل فعل ذلك الا نكلت به قال فما استغفر له ولا سبه **وحدثني** محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا يزيد بن زريع قال نا داود بهذا الاسناد مثل معناه وقال في الحديث فقام النبي صلى الله عليه وسلم من العشي فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فما بال اقوام اذا غزونا يتخلف احدهم عن عياله له نبيب كنبيب التيس ولم يقل في عيالنا **وحدثنا** سريج بن يونس قال نا يحيى بن زكريا بن ابي زائدة ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا معاوية بن هشام قال نا سفيان كلاهما عن داود بهذا الاسناد بعض هذا الحديث غير ان في حديث سفيان فاعترف بالزنا ثلاث مرات **حدثنا** محمد بن العلاء الهمداني قال نا يحيى بن يعلى وهو ابن الحارث المحاربي عن غيلان وهو ابن جامع المحاربي عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال جاء ماعز بن مالك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله طهرني فقال ويحك ارجع فاستغفر الله وتب اليه قال فرجع غير بعيد ثم جاء فقال يا رسول الله طهرني فقال النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك حتى اذا كانت الرابعة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فيم اطهرك فقال من الزنا فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ابه جنون فاخبر انه ليس بمجنون فقال اشرب خمرا فقام

(قوله صلى الله عليه وسلم لماعز احق ما بلغني عنك قال وما بلغك عني قال بلغني انك وقعت بجارية آل فلان قال نعم فشهد اربع شهادات ثم امر به فرجم هكذا وقع في هذه الرواية والمشهور في باقي الروايات انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال طهرني قال العلماء لا تناقض بين الروايات فيكون قد جيء به الى النبي صلى الله عليه وسلم من غير استدعاء من النبي صلى الله عليه وسلم وقد جاء في غير مسلم ان قومه ارسلوه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم للذي ارسله لو سترته بثوبك يا هزال لكان خيرا لك وكان ماعز عند هزال فقال النبي صلى الله عليه وسلم لماعز بعد ان ذكر له الذين حضروا معه ما جرى له احق ما بلغني عنك الى آخره (قوله فما اوثقناه ولا حفرنا له وفي الرواية الاخرى في صحيح مسلم فلما كان الرابعة حفرنا له حفرة ثم امر به فرجم وذكر بعده في حديث الغامدية ثم امر بها فحفر لها الى صدرها وامر الناس فرجموها اما قوله فما اوثقناه فهكذا الحكم عند الفقهاء واما الحفر للمرجوم والمرجومة ففيه مذاهب للعلماء قال مالك وابو حنيفة واحمد رضي الله عنهم في المشهور عنهم لا يحفر لواحد منهما وقال قتادة وابو ثور وابو يوسف وابو حنيفة في رواية يحفر لهما وقال بعض المالكية يحفر لمن يرجم بالبينة لا لمن يرجم بالاقرار واما اصحابنا فقالوا لا يحفر للرجل سواء ثبت زناه بالبينة ام بالاقرار واما المرأة ففيها ثلاثة اوجه لاصحابنا احدها يستحب الحفر لها الى صدرها ليكون استر والثاني لا يستحب ولا يكره بل هو الى خيرة الامام والثالث وهو الاصح ان ثبت زناها بالبينة استحب وان ثبت بالاقرار فلا ليمكنها الهرب ان رجعت فمن قال بالحفر لها احتج بانه حفر للغامدية وكذا لماعز في رواية وبجيب هؤلاء عن الرواية الاخرى في ماعز انه لم يحفر له لان المراد حفرة عظيمة وغير ذلك من تخصيص الحفرة واما من قال لا يحفر فاحتج برواية من روى فما اوثقناه ولا حفرنا له وهذا المذهب ضعيف لانه مناف لحديث الغامدية ولرواية الحفر لماعز واما من قال بالتخيير فظاهر واما من فرق بين الرجل والمرأة فيحمل رواية الحفر لماعز على انه لبيان الجواز وهذا تأويل ضعيف ومما احتج به من ترك الحفر حديث اليهوديين المذكور بعد هذا وقوله حجارة يرجمان عليهما ولو حفر لهما لم يرجما عليهما واحتجوا ايضا بقوله في حديث ماعز فلما اذلقته الحجارة هرب وهذا ظاهر في انه لم تكن حفرة والله اعلم (قوله فرميناه بالعظام والمدر والخزف هذا دليل لما اتفق عليه العلماء ان الرجم يحصل بالحجر او المدر او العظام او الخزف او الخشب وغير ذلك مما يحصل به القتل ولا تتعين الاحجار وقد قدمنا ان قوله صلى الله عليه وسلم ثم رجما بالحجارة ليس هو للاشتراط قال اهل اللغة الخزف فلق الفخار المنكسر (قوله حتى اتى عرض الحرة) هو بضم العين اي جانبها (قوله فرميناه بجلاميد الحرة) اي الحجارة الكبار واحدها جلمد بفتح الجيم والميم وجلمود بضم الجيم (قوله حتى سكت هو بالتاء في آخره هذا هو المشهور في الروايات قال القاضي ورواه بعضهم سكن بالنون والاول اصوب ومعناهما مات (قوله فما استغفر له ولا سبه) اما عدم السب فلان الحد كفارة له مطهرة له من معصيته واما عدم الاستغفار فلئلا يغتر غيره فيقع في الزنا اتكالا على استغفاره صلى الله عليه وسلم (قوله جاء ماعز بن مالك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله طهرني فقال ويحك ارجع فاستغفر الله وتب اليه فرجع غير بعيد ثم جاء فقال يا رسول الله طهرني الى آخره ومثله في حديث الغامدية قالت طهرني قال ويحك ارجعي فاستغفري الله وتوبي اليه) هذا دليل على ان الحد يكفر ذنب المعصية التي حد لها وقد جاء ذلك صريحا في حديث عبادة بن الصامت رضي الله عنه وهو قوله صلى الله عليه وسلم من فعل شيئا من ذلك فعوقب به في الدنيا فهو كفارة له والعلم في هذا خلافا وفي هذا الحديث دليل على سقوط اسم المعاصي الكبائر بالتوبة وهو باجماع المسلمين الا ما قدمناه عن ابن عباس في توبة القاتل خاصة والله اعلم فان قيل فما بال ماعز والغامدية لم يقنعا بالتوبة وهي محصلة لغرضهما وهو سقوط الاسم بل اصرا على الاقرار واختارا الرجم فالجواب ان تحصيل البراءة بالحدود وسقوط الاثم متيقن على كل حال لا سيما واقامة الحد بامر النبي صلى الله عليه وسلم واما التوبة فيخاف ان لا تكون نصوحا وان يخل بشيء من شروطها فتبقى المعصية واثمها دائما عليه فاراد حصول البراءة بطريق متيقن دون ما يتطرق اليه احتمال والله اعلم وروينا عن الحسن البصري قال قبح كلمة رحمة والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم فيم اطهرك قال من الزنا) هكذا هو في جميع النسخ فيم بالفاء والياء وهو صحيح وتكون في هنا للسببية اي بسبب ماذا اطهرك (قوله في اسناد هذا الحديث حدثنا محمد بن العلاء الهمداني قال حدثنا يحيى بن يعلى وهو ابن الحارث المحاربي عن غيلان وهو ابن جامع المحاربي عن علقمة) هكذا في النسخ عن يحيى بن يعلى عن غيلان قال القاضي الصواب ما وقع في نسخة الدمشقي عن يحيى بن يعلى عن ابيه عن غيلان فزاد في الاسناد عن ابيه وكذا اخرجه ابو داود في كتب السنن والنسائي من حديث يحيى بن يعلى عن ابيه عن غيلان وهو الصواب وقد نبه عبد الغني على الساقط من هذا الاسناد في نسخة ابي العلاء بن ماهان ووقع في كتاب الزكوة من السنن لابي داود حدثنا عثمان بن ابي شيبة ثنا يحيى بن يعلى ثنا ابي ثنا غيلان عن جعفر عن مجاهد عن ابن عباس قال لما نزلت والذين يكنزون الذهب والفضة الآية فهذا السند يشهد بصحة ما تقدم قال البخاري في تاريخه يحيى بن يعلى سمع اباه وزائدة بن قدامة هذا آخر كلام القاضي وهو صحيح كما قال ولم يذكر احد سماعا ليحيى بن يعلى هذا من غيلان بل قالوا سمع اباه وزائدة (قوله فقال اشرب خمرا

يرجم ارجع فاستغفر الله وتب اليه قال فرجع غير بعيد ثم جاء فقال يا رسول الله طهرني فقال النبي صلى الله عليه وسلم في الثالثة مثل ذلك حتى اذا كانت الرابعة قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فيم اطهرك قال من الزنا فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ابه جنون فاخبر انه ليس بمجنون فقال اشرب خمرا

رجل فاستنکهه فلم یجد منه ریح خمر قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ازنیت فقال نعم فامر به فرجم فکان الناس فیه فرقتین قائل یقول لقد هلك لقد
احاطت به خطیئته وقائل یقول ماتوبة افضل من توبة ماعز انه جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فوضع یده فی یده ثم قال اقتلنی بالحجارة قال فلبثوا
بذلك یومین او ثلاثة ثم جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم وهم جلوس فسلم ثم جلس فقال استغفروا لماعز بن مالك قال فقالوا غفر الله لماعز بن مالك قال فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد تاب توبة لو قسمت بین امة لوسعتهم قال ثم جاءته امرأة من غامد من الازد فقالت یارسول الله طهرنی فقال ویحك ارجعی
فاستغفری الله وتوبی الیه فقالت اراك تریدان تردنی کما رددت ماعز بن مالك قال وماذاك قالت انها حبلی من الزنا فقال انت قالت نعم فقال لها
حتی تضعی مافی بطنك قال فکفلها رجل من الانصار حتی وضعت قال فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال قد وضعت الغامدیة فقال اذا لا نرجمها وندع ولدها
صغیرا لیس له من یرضعه فقام رجل من الانصار فقال الی رضاعه یانبی الله قال فرجمها حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن نمیر ح قال وحدثنا محمد
ابن عبد الله بن نمیر وتقاربا فی لفظ الحدیث قال نا ابی قال نا بشیر بن المهاجر قال نا عبد الله بن بریدة عن ابیه ان ماعز بن مالك الاسلمی اتی رسول الله صلی
الله علیه وسلم فقال یارسول الله انی قد ظلمت نفسی وزنیت وانی اریدان تطهرنی فرده فلما کان من الغد اتاه فقال یارسول الله انی قد زنیت فرده الثانیة
فارسل رسول الله صلی الله علیه وسلم الی قومه فقال اتعلمون بعقله باسا تنکرون منه شیئا فقالوا ما نعلمه الا وفی العقل من صالحینا فیما نری فاتاه
الثالثة فارسل الیهم ایضا فسال عنه فاخبروه انه لا باس به ولا بعقله فلما کان الرابعة حفر له حفرة ثم امر به فرجم قال فجاءت الغامدیة فقالت یارسول الله
انی قد زنیت فطهرنی وانه ردها فلما کان الغد قالت یارسول الله لم تردنی لعلك ان تردنی کما رددت ماعز فوالله انی لحبلی قال اما لا فاذهبی حتی تلدی
قال فلما ولدت اتته بالصبی فی خرقة قالت هذا قد ولدته قال اذهبی فارضعیه حتی تفطمیه فلما فطمته اتته بالصبی فی یده کسرة خبز فقالت هذا یا
نبی الله قد فطمته وقد اکل الطعام فدفع الصبی الی رجل من المسلمین ثم امر بها فحفر لها الی صدرها وامر الناس فرجموها فیقبل خالد بن الولید بحجر فرمی راسها
فتنضح الدم علی وجه خالد فسبها فسمع نبی الله صلی الله علیه وسلم سبه ایاها فقال مهلا یاخالد فوالذی نفسی بیده لقد تابت توبة لو تابها صاحب مکس
لغفر له ثم امر بها فصلی علیها ودفنت حدثنی ابو غسان مالك بن عبد الواحد المسمعی قال نا معاذ یعنی ابن هشام قال حدثنی ابی عن یحیی بن ابی کثیر
قال حدثنی ابو قلابة ان ابا المهلب حدثه عن عمران بن حصین ان امرأة من جهینة اتت نبی الله صلی الله علیه وسلم وهی حبلی من الزنا فقالت یانبی الله

فقام رجل فاستنکهه فلم یجد منه ریح خمر) مذهبنا الصحیح المشهور صحة اقرار السکران ونفوذ اقواله فیماله وعلیه والسوال عن شربه الخمر محمول عندنا علی انه لو کان سکران لم تقم علیه الحد ومعنی استنکهه ای شم رائحة
فمه واحتج به اصحاب مالك وجمهور الحجازیین انه یحد من وجد منه ریح الخمر وان لم تقم علیه بینة بشربها ولا اقرار به ومذهب الشافعی وابی حنیفة وغیرهما لا یحد بمجرد ریحها بل لا بد من بینة علی شربه او اقراره وبیس فی
هذا الحدیث دلالة لاصحاب مالك (قوله جاءت امرأة من غامد بغین معجمة ودال مهملة هی بطن من جهینة (قوله فقال لها حتی تضعی مافی بطنك) وفیه انه لا یرجم الحبلی حتی تضع سواء کان حملها من زنا
او غیره وهذا مجمع علیه لئلا یقتل جنینها وکذا لو کان حدها الجلد وهی حامل لم تجلد بالاجماع حتی تضع وفیه ان المرأة ترجم اذا زنت وهی محصنة کما یرجم الرجل وهذا الحدیث محمول علی انها کانت محصنة
لان الاحادیث الصحیحة والاجماع متطابقان علی انه لا یرجم غیر المحصن وفیه ان من وجب علیها قصاص وهی حامل لا یقتص منها حتی تضع وهذا مجمع علیه ثم لا ترجم الحامل الزانیة ولا یقتص
منها بعد وضعها حتی تسقی ولدها اللبا ویستغنی عنها بلبن غیرها وفیه ان الحمل یعرف ویحکم به وهذا هو الصحیح فی مذهبنا (قوله فکفلها رجل من الانصار حتی وضعت) ای قام بمؤنتها ومصالحها ولیس هو
من الکفالة التی هی بمعنی الضمان لان هذا لا یجوز فی الحدود التی لله تعالی (قوله لما وضعت قیل قد وضعت الغامدیة فقال النبی صلی الله علیه وسلم اذا لا نرجمها وندع ولدها صغیرا لیس له من یرضعه
فقام رجل من الانصار فقال الی رضاعه یانبی الله قال فرجمها وفی الروایة الاخری انها لما ولدت جاءت بالصبی فی خرقة قالت هذا قد ولدته قال اذهبی فارضعیه حتی تفطمیه فلما فطمته اتته بالصبی
فی یده کسرة خبز فقالت یانبی الله هذا قد فطمته وقد اکل الطعام فدفع الصبی الی رجل من المسلمین ثم امر بها فرجمت) فهاتان الروایتان ظاهرهما الاختلاف فان الثانیة صریحة فی ان رجمها
کان بعد فطامه واکله الخبز والاولی ظاهرها انه رجمها عقیب الولادة ویجب تاویل الاولی وحملها علی وفق الثانیة لانها قضیة واحدة والروایتان صحیحتان والثانیة منهما صریحة لا یمکن تاویلها والاولی
لیست صریحة فیتعین تاویل الاولی ویکون قوله فی الروایة الاولی قام رجل من الانصار فقال الی رضاعه انما قاله بعد الفطام واراد بالرضاعة کفالته وتربیته وسماه رضاعا مجازا واعلم ان مذهب
الشافعی واحمد واسحق والمشهور من مذهب مالك انها لا ترجم حتی تجد من ترضعه فان لم تجد ارضعته حتی تفطمه ثم رجمت وقال ابو حنیفة ومالك فی روایة عنه اذا وضعت رجمت ولا ینتظر حصول من یرضعه
واما هذا الانصاری الذی کفلها فقصد مصلحة وهو الرفق بها ومساعدتها علی تعجیل طهارتها بالحد لما رای بها من الحرص التام علی تعجیل ذلك قال اهل اللغة الفطام قطع الارضاع لاستغناء الولد عنه
(قوله قال اما لا فاذهبی حتی تلدی) هو بکسر الهمزة من اما وتشدید المیم وبالالة ومعناه اذا ابیت ان تستری علی نفسك وتتوبی وترجعی عن قولك فاذهبی حتی تلدی فترجمین بعد ذلك وقد
سبق شرح هذه اللفظة مبسوطا (قوله فتنضح الدم علی وجه خالد) روی بالحاء المهملة وبالمعجمة والاکثرون علی المهملة ومعناه ترشش والنضح (قوله صلی الله علیه وسلم لقد تابت توبة لو تابها صاحب
مکس لغفر له) فیه ان المکس من اقبح المعاصی والذنوب الموبقات وذلك لکثرة مطالبات الناس له وظلاماتهم عنده وتکرر ذلك منه وانتهاکه للناس واخذ اموالهم بغیر حقها وصرفها فی غیر وجهها وفیه ان توبة
الزانی لا تسقط عنه حد الزنا وکذا حکم حد السرقة والشرب هذا اصح القولین فی مذهبنا ومذهب مالك والثانی انها تسقط ذلك واما توبة المحارب قبل القدرة علیه فتسقط حد المحاربة بلا خلاف عندنا
وعند ابن عباس وغیره انها لا تسقط (قوله ثم امر بها فصلی علیها ثم دفنت وفی الروایة الثانیة امر بها النبی صلی الله علیه وسلم فرجمت ثم صلی علیها فقال له عمر تصلی علیها یانبی الله وقد زنت) اما الروایة
الثانیة فصریحة فی ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علیها واما الروایة الاولی فقال القاضی عیاض هی بفتح الصاد واللام عند جماهیر رواة صحیح مسلم قال وعند الطبری بضم الصاد قال وکذا هو فی روایة ابن
ابی شیبة وابی داود قال وفی روایة لابی داود ثم امرهم ان یصلوا علیها قال القاضی ولم یذکر مسلم صلاته صلی الله علیه وسلم علی ماعز وقد ذکرها البخاری وقد اختلف العلماء فی الصلاة علی المرجوم
فکرهها مالك واحمد للامام ولاهل الفضل دون باقی الناس ویصلی علیه غیر الامام واهل الفضل قال الشافعی وآخرون یصلی علیه الامام واهل الفضل وغیرهم والخلاف بین الشافعی ومالك انما هو فی الامام واهل الفضل واما غیرهم فاتفقا
علی انه یصلی به وقال جماهیر العلماء قالوا یصلی علی الفساق والمقتولین فی الحدود والمحاربة وغیرهم وقال الزهری لا یصلی احد علی المرجوم وقاتل نفسه وقال قتادة لا یصلی علی ولد الزنا واحتج الجمهور بهذا الحدیث
وفیه دلالة للشافعی ان الامام واهل الفضل یصلون علی المرجوم کما یصلی علیه غیرهم واجاب اصحاب مالك عنه بجوابین احدهما انهم ضعفوا روایة الصلوة لکون اکثر الرواة لم یذکروها والثانی تاولوها علی انه صلی
الله علیه وسلم امر بالصلوة او دعا فسمی صلوة علی مقتضاها فی اللغة وهذان الجوابان فاسدان اما الاول فلان هذه الزیادة ثابتة فی الصحیح وزیادة الثقة مقبولة واما الثانی فهذا التاویل مردود لان التاویل

انما یصار الیه اذا اضطربت الادلة الشرعیة الی ارتکابه ولیس هنا شیء من ذلك فوجب حمله

اصبت حدا فاقمه علیّ فدعا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیہا فقال احسن الیہا فاذا وضعت فائتنی بہا ففعل فامر بہا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشکّت علیہا ثیابہا ثم امر بہا فرجمت ثم صلی علیہا فقال لہ عمر تصلی علیہا یا نبی اللہ وقد زنت قال لقد تابت توبۃ لو قسمت بین سبعین من اہل المدینۃ لوسعتہم وہل وجدت توبۃ افضل من ان جادت بنفسہا للہ تعالی **وحدثناہ** ابوبکر بن ابی شیبۃ قال نا عفان بن مسلم قال نا ابان العطار قال نا یحیی بن ابی کثیر بہذا الاسناد مثلہ **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود عن ابی ہریرۃ وزید بن خالد الجہنی انہما قالا ان رجلا من الاعراب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انشدک الا قضیت لی بکتاب اللہ فقال الخصم الآخر وہو افقہ منہ نعم فاقض بیننا بکتاب اللہ وأذن لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل قال ان ابنی کان عسیفا علی ہذا فزنی بامرأتہ وانی اخبرت ان علی ابنی الرجم فافتدیت منہ بمائۃ شاۃ ووليدۃ فسألت اہل العلم فاخبرونی انما علی ابنی جلد مائۃ وتغریب عام وان علی امرأۃ ہذا الرجم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لاقضین بینکما بکتاب اللہ الولیدۃ والغنم رد وعلی ابنک جلد مائۃ وتغریب عام اغد یا انیس الی امرأۃ ہذا فان اعترفت فارجمہا قال فغدا علیہا فاعترفت فامر بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجمت **وحدثنی** ابو الطاہر وحرملۃ قالا انا ابن وہب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنی عمرو الناقد قال نا یعقوب بن ابراہیم بن سعد قال نا ابی عن صالح ح قال وحدثنا عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق عن معمر کلہم عن الزہری بہذا الاسناد نحوہ **حدثنی** الحکم بن موسی ابو صالح قال نا شعیب بن اسحاق قال انا عبید اللہ عن نافع ان عبد اللہ بن عمر اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بیہودی ویہودیۃ قد زنیا فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جاء یہود فقال ما تجدون فی التوراۃ علی من زنا قالوا نسود وجوہہما ونحممہما ونخالف بین وجوہہما ویطاف بہما قال فاتوا بالتوراۃ ان کنتم صادقین فجاءوا بہا فقرأوہا حتی اذا مر بآیۃ الرجم وضع الفتی الذی یقرأ یدہ علی آیۃ الرجم وقرأ ما بین یدیہا وما وراءہا فقال لہ عبد اللہ بن سلام وہو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ فلیرفع یدہ فرفعہا فاذا تحتہا آیۃ الرجم فامر بہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجما قال عبد اللہ بن عمر کنت فیمن رجمہما فلقد رأیتہ یقیہا من الحجارۃ بنفسہ **و حدثنی** زہیر بن حرب قال انا اسماعیل یعنی ابن علیۃ عن ایوب ح قال وحدثنی ابو الطاہر قال انا عبد اللہ بن وہب قال اخبرنی رجال من اہل العلم منہم مالک ان نافعا اخبرہم عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجم فی الزنا یہودیین رجلا وامرأۃ زنیا

علی ظاہرہ واللہ اعلم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لولی الغامدیۃ احسن الیہا فاذا وضعت فائتنی بہا) ہذا الاحسان لہ سببان احدہما الخوف علیہا من اقاربہا ان تحملہم الغیرۃ وحوق العار بہم ان یؤذوہا فاوصی بالاحسان الیہا تحذیرا لہم من ذلک والثانی امر بہ رحمۃ لہا اذ قد تابت وحرض علی الاحسان الیہا لما فی نفوس الناس من النفرۃ من مثلہا واسماعہا الکلام المؤذی ونحو ذلک فنہی عن ہذا کلہ (قولہ فامر بہا فشکت علیہا ثیابہا ثم امر بہا فرجمت) ہکذا ہو فی معظم النسخ فشکت وفی بعضہا فشدت بالدال بدل الکاف وہو بمعنی الاول وفی ہذا استحباب جمع الثوب علیہا و شدہا بحیث لا تنکشف عورتہا فی تقلبہا وتکرر اضطرابہا واتفق العلماء علی انہ لا ترجم الا قاعدۃ واما الرجل فجمہورہم علی انہ یرجم قائما وقال مالک قاعدا وقال غیرہ یخیر الامام بینہما (قولہ فی بعض الروایات فامر بہا فرجمت وفی بعضہا وامر الناس فرجموہا وفی حدیث ماعز امر ان نرجم ونحو ذلک) فیہا کلہا دلالۃ لمذہب الشافعی ومالک وموافقیہما انہ لا یلزم الامام حضور الرجم وکذا لو ثبت بشہود لم یلزمہم الحضور وقال ابو حنیفۃ واحمد یحضر الامام مطلقا وکذا الشہود ان ثبت ببینۃ ویبدأ الامام بالرجم ان ثبت بالاقرار وان ثبت بالشہود بدأ الشہود وحجۃ الشافعی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یحضر احدا ممن رجم واللہ اعلم (قولہ انشدک اللہ الا قضیت لی بکتاب اللہ) معنی انشدک اسألک رافعا نشیدی وہو صوتی وہو بفتح الہمزۃ وضم الشین (قولہ بکتاب اللہ) ای بما تضمنہ کتاب اللہ وفیہ انہ یستحب للقاضی ان یصبر علی من یقول من جفاۃ الخصوم احکم بالحق بیننا ونحو ذلک (قولہ فقال الخصم الآخر وہو افقہ منہ) قال العلماء یجوز ان یکون اراد انہ بالاضافۃ اکثر فقہا منہ ویحتمل ان المراد افقہ منہ فی ہذہ القضیۃ لوصفہ ایاہا علی وجہہا ویحتمل انہ لادبہ واستیذانہ فی الکلام وحذرہ من الوقوع فی النہی فی قولہ تعالی لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ بخلاف خطاب الاول فی قولہ انشدک اللہ الی آخرہ فانہ من جفاء الاعراب (قولہ ان ابنی کان عسیفا علی ہذا) ہو بالعین والسین المہملتین اجیرا وجمعہ عسفاء کاجیر واجراء وفقیہ وفقہاء (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لاقضین بینکما بکتاب اللہ) یحتمل ان المراد بحکم اللہ وقیل ہو اشارۃ الی قولہ تعالی او یجعل اللہ لہن سبیلا وفسر النبی صلی اللہ علیہ وسلم السبیل بالرجم فی حق المحصن کما سبق فی حدیث عبادۃ بن الصامت وقیل ہو اشارۃ الی آیۃ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما وقد سبق انہ مما نسخت تلاوتہ وبقی حکمہ فعلی ہذا یکون الجلد قد اخذہ من قولہ تعالی الزانیۃ والزانی وقیل المراد نقض صلحہما الباطل علی الغنم والولیدۃ (قولہ فسألت اہل العلم) فیہ جواز استفتاء غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زمنہ لانہ صلی اللہ علیہ وسلم لم ینکر ذلک علیہ وفیہ جواز استفتاء المفضول مع وجود افضل منہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الولیدۃ والغنم رد) ای مردودہ ومعناہ یجب ردہا الیک وفی ہذا ان الصلح الفاسد یرد وان اخذ المال فیہ باطل بل یجب ردہ وان الحدود لا تقبل الفداء (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ابنک جلد مائۃ وتغریب عام) ہذا محمول علی ان الابن کان بکرا وعلی انہ اعترف والا فاقرار الاب علیہ لا یقبل ویکون ہذا افتاء ای ان کان ابنک زنی وہو بکر فعلیہ جلد مائۃ وتغریب عام (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم واغد یا انیس علی امرأۃ ہذا فان اعترفت فارجمہا فغدا علیہا فاعترفت فامر بہا فرجمت) انیس ہذا صحابی مشہور وہو انیس بن الضحاک الاسلمی معدود فی الشامیین وقال ابن عبد البر ہو انیس بن مرثد والاول ہو الصحیح المشہور وانہ اسلمی والمرأۃ ایضا اسلمیۃ واعلم ان بعث انیس محمول عند العلماء من اصحابنا وغیرہم علی اعلام المرأۃ بان ہذا الرجل قذفہا بابنہ فیعرفہا بان لہا عنہ حد القذف فتطالب او تعفو عنہ الا ان تعترف بالزنا فلا یجب علیہ حد القذف بل یجب علیہا حد الزنا وہو الرجم لانہا کانت محصنۃ فذہب الیہا انیس فاعترفت بالزنا فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجمہا فرجمت ولا بد من ہذا التاویل لان ظاہرہ انہ بعث لاقامۃ حد الزنا وہذا غیر مراد لان حد الزنا لا یحتاج لہ بالتجسس والتنفیر عنہ بل لو اقر بہ الزانی استحب ان یلقن الرجوع کما سبق فحینئذ یتعین التاویل الذی ذکرنا وقد اختلف اصحابنا فی ہذا البعث ہل یجب علی القاضی اذا قذف انسان معین فی مجلسہ ان یبعث الیہ لیعرفہ بحقہ من حد القذف ام لا یجب والاصح وجوبہ وفی ہذا الحدیث ان المحصن یرجم ولا یجلد مع الرجم وقد سبق بیان الخلاف فیہ (قولہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بیہودی ویہودیۃ قد زنیا الی قولہ فرجما) فی ہذا دلیل لوجوب حد الزنا علی الکافر وانہ یفسخ نکاحہ لانہ لا یجب الرجم الا علی محصن فلو لم یفسخ نکاحہ لم یثبت احصانہ ولم یرجم وفیہ ان الکفار مخاطبون بفروع الشرع وہو الصحیح وقیل لا یخاطبون بہا وقیل انہم مخاطبون بالنہی دون الامر وفیہ ان الکفار اذا تحاکموا الینا حکم القاضی بینہم بحکم شرعنا وقال مالک لا یصح احصان الکافر قال واما رجمہما لانہما لم یکونا اہل ذمۃ وہذا تاویل باطل لانہما کانا من اہل العہد ولانہ رجم المرأۃ والنساء لا یجوز قتلہن مطلقا (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما تجدون فی التوراۃ) قال العلماء ہذا السؤال لیس لتقلیدہم ولا لمعرفۃ الحکم منہم فانما ہو لالزامہم بما یعتقدونہ فی کتابہم ولعلہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اوحی الیہ ان الرجم فی التوراۃ الموجودۃ فی ایدیہم لم یغیروہ کما غیروا اشیاء اوانہ اخبرہ بذلک من اسلم منہم ولہذا لم یخف ذلک علیہ حین کتموہ (قولہ نسود وجوہہما ونحممہما) ہکذا ہو فی اکثر النسخ نحممہما بالحاء واللام وفی بعضہا نجمہما بالجیم وفی بعضہا نحممہما بمیمین وکلہ متقارب فمعنی الاول نحملہما علی جمل ومعنی الثانی نجملہما جمیعا علی الجمل ومعنی الثالث نسود وجوہہما بالحمم بضم الحاء وفتح المیم وہو الفحم وہذا الثالث ضعیف لانہ

فشدت

باب رجم الیہود

اللہ

فرجمہما

نسخۃ التحمیم

فاتت اليهود الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بهما وساقوا الحديث بنحوه **وحدثنا** احمد بن يونس قال نا زهير قال نا موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر ان اليهود
جاءوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل منهم وامرأة قد زنيا وساق الحديث بنحو حديث عبيد الله عن نافع **وحدثنا** يحيى بن يحيى وابو بكر بن ابي شيبة
كلاهما عن ابي معاوية قال يحيى انا ابو معاوية عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن البراء بن عازب قال مر على النبي صلى الله عليه وسلم بيهودي محمما مجلودا
فدعاهم فقال هكذا تجدون حد الزاني في كتابكم قالوا نعم فدعا رجلا من علمائهم فقال انشدك بالله الذي انزل التورية على موسى صلى الله عليه وسلم اهكذا تجدون
حد الزاني في كتابكم قال لا ولولا انك نشدتني بهذا لم اخبرك نجده الرجم ولكنه كثر في اشرافنا فكنا اذا اخذنا الشريف تركناه واذا اخذنا الضعيف اقمنا عليه الحد
قلنا تعالوا فلنجتمع على شيء نقيمه على الشريف والوضيع فجعلنا التحميم والجلد مكان الرجم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اني اول من احيى امرك اذ اماتوه فامر به
فرجم فانزل الله عز وجل يا ايها الرسول لا يحزنك الذين يسارعون في الكفر الى قوله ان اوتيتم هذا فخذوه يقول ائتوا محمدا صلى الله عليه وسلم فان امركم
بالتحميم والجلد فخذوه وان افتاكم بالرجم فاحذروا فانزل الله تعالى ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك
هم الظالمون ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون في الكفار كلها **حدثنا** ابن نمير وابو سعيد الاشج قالا نا وكيع قال نا الاعمش بهذا الاسناد
نحوه الى قوله فامر به النبي صلى الله عليه وسلم فرجم ولم يذكر ما بعده من نزول الاية **وحدثني** هارون بن عبد الله قال نا حجاج بن محمد قال قال ابن جريج
اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول رجم النبي صلى الله عليه وسلم رجلا من اسلم ورجلا من اليهود وامرأته **وحدثنا** اسحاق بن ابراهيم قال نا روح
ابن عبادة قال نا ابن جريج بهذا الاسناد مثله غير انه قال وامرأة **وحدثنا** ابو كامل الجحدري قال نا عبد الواحد قال نا سليمان الشيباني قال سالت عبد الله
ابن ابي اوفى ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة واللفظ له قال نا علي بن مسهر عن ابي اسحاق الشيباني قال سالت عبد الله بن ابي اوفى هل رجم رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال نعم قال قلت بعد ما انزلت سورة النور ام قبلها قال لا ادري **وحدثني** عيسى بن حماد المصري قال انا الليث عن سعيد بن ابي سعيد عن
ابيه عن ابي هريرة انه سمعه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا زنت امة احدكم فتبين زناها فليجلدها الحد ولا يثرب عليها ثم ان زنت
فليجلدها الحد ولا يثرب عليها ثم ان زنت الثالثة فتبين زناها فليبعها ولو بحبل من شعر **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة واسحاق بن ابراهيم جميعا عن
ابن عيينة ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال نا محمد بن بكر البرساني قال نا هشام بن حسان كلاهما عن ايوب بن موسى ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة
قال نا ابو اسامة وابن نمير عن عبيد الله بن عمر ح قال وحدثني هارون بن سعيد الايلي قال نا ابن وهب قال ثني اسامة بن زيد ح قال وحدثنا هناد بن السري
وابو كريب واسحاق بن ابراهيم عن عبدة بن سليمان عن محمد بن اسحاق كل هؤلاء عن سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم الا
ان ابن اسحاق قال في حديثه عن سعيد عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في جلد الامة اذا زنت ثلاثا ثم لم يبعها في الرابعة
وحدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي قال نا مالك ح قال وثنا يحيى بن يحيى واللفظ له قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله
عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الامة اذا زنت ولم تحصن قال ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت
فاجلدوها ثم بيعوها ولو بضفير قال ابن شهاب لا ادري ابعد الثالثة او الرابعة وقال القعنبي في روايته قال ابن شهاب والضفير الحبل

قال قبله نسوة وجوهما فان قيل كيف رجم اليهوديان ابالبينة ام بالاقرار قلنا الظاهر انه بالاقرار وقد جاء في سنن ابي داود وغيره انه شهد عليهما اربعة انهم راوا ذكره في فرجها فان صح هذا فان
كان الشهود مسلمين فظاهر وان كانوا كفارا فلا اعتبار بشهادتهم ويتعين انهما اقرا بالزنا (قوله رجم رجلا من اليهود وامرأته) اي صاحبته التي زنا بها ولم يرد زوجته وفي رواية وامرأة (قوله صلى الله عليه وسلم اذا
زنت امة احدكم فتبين زناها فليجلدها الحد ولا يثرب عليها) التثريب التوبيخ واللوم على الذنب ومعنى تبين زناها تحققه اما بالبينة واما برؤية او علم عند من يجوز القضاء بالعلم في الحدود وفي هذا الحديث
دليل على وجوب حد الزنا على الاماء والعبيد وفيه ان السيد يقيم الحد على عبده وامته وهذا مذهبنا ومذهب مالك واحمد وجماهير العلماء من الصحابة والتابعين فمن بعدهم وقال ابو حنيفة في طائفة ليس له ذلك
وهذا الحديث صريح في الدلالة للجمهور وفيه دليل على ان العبد والامة لا يرجمان سواء كانا مزوجين ام لا لقوله صلى الله عليه وسلم فليجلدها الحد ولم يفرق بين مزوجة وغيرها وفيه انه لا يوبخ الزاني بل يقام
عليه الحد فقط (قوله صلى الله عليه وسلم ان زنت فليجلدها الحد ولا يثرب عليها ثم ان زنت الثالثة فتبين زناها فليبعها ولو بحبل من شعر) فيه ان الزاني اذا حد ثم زنى ثانيا يلزمه حد آخر فان زنى ثالثة لزمه حد
آخر فان حد ثم زنا لزمه حد آخر وهكذا ابدا فاما اذا زنى مرات ولم يحد لواحدة منهن فيكفيه حد واحد للجميع وفيه ترك مخالفة الفساق واهل المعاصي وفراقهم وهذا البيع المامور به مستحب ليس بواجب عندنا و
عند الجمهور وقال داود واهل الظاهر هو واجب وفيه جواز بيع الشيء النفيس بثمن حقير وهذا مجمع عليه اذا كان البائع عالما به فان كان جاهلا فكذلك عندنا وعند الجمهور ولاصحاب مالك فيه خلاف والله اعلم وهذا
البيع المامور به يلزم صاحبه ان يبين حالها للمشتري لانه عيب والاخبار بالعيب واجب فان قيل كيف يكره شيئا ويرتضيه لاخيه المسلم فالجواب لعلها تستعف عند المشتري بان يعفها بنفسه او يصونها
بهيبته او بالاحسان اليها والتوسعة عليها او يزوجها او غير ذلك والله اعلم (قوله قرأت على مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الامة
اذا زنت ولم تحصن قال ان زنت فاجلدوها) وفي الحديث الآخر ان عليا رضي الله عنه خطب فقال يا ايها الناس اقيموا على ارقائكم الحد من احصن منهن ومن لم يحصن قال الطحاوي وفي الرواية الاولى لم
يذكر احد من الرواة قوله ولم يحصن غير مالك واشار بذلك الى تضعيفها وانكر الحفاظ هذا على الطحاوي قالوا بل روي هذه اللفظة ايضا ابن عيينة ويحيى بن سعيد عن ابن شهاب كما قال مالك فحصل ان هذه
اللفظة صحيحة وليس فيها حكم مخالف لان الامة تجلد نصف جلدة الحرة سواء كانت الامة محصنة بالتزويج ام لا وفي هذا الحديث بيان من لم يحصن وقوله تعالى فاذا احصن فان اتين بفاحشة فعليهن نصف
ما على المحصنات من العذاب ففيه بيان من احصنت فحصل من الآية الكريمة والحديث بيان ان الامة المحصنة بالتزويج وغير المحصنة تجلد وهو معنى ما قاله علي رضي الله عنه وخطب الناس ح فان قيل فما الحكمة في
التقييد في قوله تعالى فاذا احصن فجمع ان عليها نصف جلد الحرة سواء كانت الامة محصنة ام لا فالجواب ان الآية نبهت على ان الامة وان كانت مزوجة لا يجب عليها الا نصف جلد الحرة لانه الذي
ينتصف واما الرجم فلا ينتصف فليس مرادا في الآية بلا اشكال فليس للامة المزوجة الموطوءة في النكاح حكم الحرة الموطوءة في النكاح فبينت الآية هذا لئلا يتوهم متوهم ان الامة المزوجة ترجم وقد كان
انها لا ترجم واما غير المزوجة فقد علمنا ان عليها نصف جلد المزوجة بالاحاديث الصحيحة منها حديث مالك هذا وباقي الروايات المطلقة اذا زنت امة احدكم فليجلدها وهذا يتناول المزوجة وغيرها وهذا الذي ذكرناه
من وجوب نصف الجلد على الامة سواء كانت مزوجة ام لا هو مذهب الشافعي ومالك وابي حنيفة واحمد وجماهير علماء الامة وقال جماعة من السلف الحد على من لم تكن مزوجة من الاماء والعبيد ممن قاله ابن عباس و

وحدثنا ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال سمعت مالكا يقول حدثني ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابي هريرة وزيد بن خالد الجهني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الامة بمثل حديثهما ولم يذكر قول ابن شهاب والضفير الحبل وحدثني عمرو الناقد قال نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابي عن صالح ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق قال انا معمر كلاهما عن الزهري عن عبيد الله عن ابي هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث مالك والشك في حديثهما جميعا في بيعها في الثالثة او الرابعة حدثنا محمد بن ابي بكر المقدمي قال نا سليمان ابو داود قال نا زائدة عن السدي عن سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن قال خطب علي كرم الله وجهه فقال يا ايها الناس اقيموا على ارقائكم الحد من احصن منهم ومن لم يحصن فان امة لرسول الله صلى الله عليه وسلم زنت فامرني ان اجلدها فاذا هي حديث عهد بنفاس فخشيت ان انا جلدتها ان اقتلها فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال احسنت وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا يحيى بن ادم قال نا اسرائيل عن السدي بهذا الاسناد ولم يذكر من احصن منهم ومن لم يحصن وزاد في الحديث اتركها حتى تماثل حدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي برجل قد شرب الخمر فجلده بجريدتين نحو اربعين قال وفعله ابو بكر فلما كان عمر استشار الناس فقال عبد الرحمن اخف الحدود ثمانين فامر به عمر وحدثنيه يحيى بن حبيب الحارثي قال نا خالد يعني ابن الحارث قال نا شعبة قال نا قتادة قال سمعت انسا يقول اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل فذكر نحوه وحدثنا محمد بن المثنى قال نا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن قتادة عن انس بن مالك ان نبي الله صلى الله عليه وسلم جلد في الخمر بالجريد والنعال ثم جلد ابو بكر اربعين فلما كان عمر ودنا الناس من الريف والقرى قال ما ترون في جلد الخمر فقال عبد الرحمن بن عوف ارى ان تجعلها كاخف الحدود قال فجلد عمر ثمانين وحدثنا محمد بن المثنى قال نا يحيى بن سعيد قال نا هشام بهذا الاسناد مثله وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا وكيع عن هشام عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يضرب في الخمر بالنعال والجريد اربعين ثم ذكر نحو حديثهما ولم يذكر الريف والقرى

طاؤس وعطاء وابن جريج وابو عبيد (قوله قال علي زنت امة لرسول الله صلى الله عليه وسلم فامرني ان اجلدها فاذا هي حديث عهد بنفاس فخشيت ان انا جلدتها ان اقتلها فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال احسنت) فيه ان الجلد واجب على الامة الزانية وان النفساء والمريضة ونحوهما يؤخر جلدهما الى البرء والله اعلم باب حد الخمر (قوله ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي برجل قد شرب الخمر فجلده بجريدتين نحو اربعين وفعله ابو بكر فلما كان عمر استشار الناس فقال عبد الرحمن اخف الحدود ثمانين فامر به عمر وفي رواية جلد النبي صلى الله عليه وسلم في الخمر بالجريد والنعال ثم جلد ابو بكر اربعين فلما كان عمر ودنا الناس من الريف والقرى قال ما ترون في جلد الخمر فقال عبد الرحمن بن عوف ارى ان تجعلها كاخف الحدود قال فجلد عمر ثمانين وفي رواية ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يضرب في الخمر بالنعال والجريد اربعين وفي حديث علي انه جلد اربعين ثم قال للجلاد امسك ثم قال جلد النبي صلى الله عليه وسلم اربعين وابو بكر اربعين وعمر ثمانين وكل سنة وهذا احب الي) الشرح (قوله في الرواية الاولى فقال عبد الرحمن اخف الحدود فهو بنصب اخف وهو منصوب بفعل محذوف اي اجلده كاخف الحدود او اجعله كاخف الحدود كما صرح به في الرواية الاخرى وقوله ارى ان تجعلها يعني العقوبة التي هي حد الخمر وقوله اخف الحدود يعني المنصوص عليها في القرآن وهي حد السرقة بقطع اليد وحد الزنا جلد مائة وحد القذف ثمانين فاجعلها ثمانين كاخف هذه الحدود وفي هذا جواز القياس واستحباب مشاورة القاضي والمفتي اصحابه وحاضري مجلسه في الاحكام وقوله وكل سنة معناه ان فعل النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر سنة يعمل بها وكذا فعل عمر ولكن فعل النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر احب الي وقوله هذا احب الي اشارة الى الاربعين التي كان جلدها وقال للجلاد امسك ومعناه هذا الذي قد جلدته وهو الاربعون احب الي من الثمانين وفيه ان فعل الصحابي سنة يعمل بها وهو موافق لقوله صلى الله عليه وسلم فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ والله اعلم واما الخمر فقد اجمع المسلمون على تحريم شرب الخمر واجمعوا على وجوب الحد على شاربها سواء شرب قليلا او كثيرا واجمعوا على انه لا يقتل بشربها وان تكرر ذلك منه هكذا حكى الاجماع فيه الترمذي وخلائق وحكى القاضي عياض رحمه الله تعالى عن طائفة شاذة انهم قالوا يقتل بعد جلده اربع مرات للحديث الوارد في ذلك وهذا القول باطل مخالف لاجماع الصحابة فمن بعدهم على انه لا يقتل وان تكرر منه اكثر من اربع مرات وهذا الحديث منسوخ قال جماعة دل الاجماع على نسخه وقال بعضهم نسخه قوله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم امرء مسلم الا باحدى ثلث النفس بالنفس والثيب الزاني والتارك لدينه المفارق للجماعة واختلف العلماء في قدر حد الخمر فقال الشافعي وابو ثور وداود واهل الظاهر وآخرون حده اربعون قال الشافعي وللامام ان يبلغ به ثمانين فتكون الزيادة على الاربعين تعزيرات على تسببه في ازالة عقله وفي تعرضه للقذف والقتل وانواع الايذاء وترك الصلوة وغير ذلك ونقل القاضي عن الجمهور من السلف والفقهاء منهم مالك وابو حنيفة والاوزاعي والثوري واحمد واسحق رحمهم الله تعالى انهم قالوا حده ثمانون واحتجوا بانه الذي استقر عليه اجماع الصحابة وان فعل النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن للتحديد ولهذا قال في الرواية الاولى نحو اربعين وحجة الشافعي وموافقيه ان النبي صلى الله عليه وسلم انما جلد اربعين كما صرح به في الرواية الثانية واما زيادة عمر فهي تعزيرات والتعزير الى رأي الامام ان شاء فعله وان شاء تركه بحسب المصلحة في فعله وتركه فرآه عمر ففعله ولم يره النبي صلى الله عليه وسلم ولا ابو بكر ولا علي فتركوه وهكذا يقول الشافعي ان الزيادة الى رأي الامام واما الاربعون فهي الحد المقدر الذي لا بد منه ولو كانت الزيادة حدا لم يتركها النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر ولم يتركها علي بعد فعل عمر ولهذا قال علي وكل سنة معناه الاقتصار على الاربعين وبلوغ الثمانين فهذا الذي قاله الشافعي هو الظاهر الذي تقتضيه هذه الاحاديث ولا يشكل شيء منها ثم هذا الذي ذكرناه هو حد الحر فاما العبد فعلى النصف من الحر كما في الزنا والقذف والله اعلم واجمعت الامة على ان الشارب يحد سواء سكر ام لا واختلف العلماء في من شرب النبيذ وهو ما سوى عصير العنب من الانبذة المسكرة فقال الشافعي ومالك واحمد رحمهم الله تعالى وجماهير العلماء من السلف والخلف هو حرام يجلد فيه كجلد شارب الخمر الذي هو عصير العنب سواء كان يعتقد اباحته او تحريمه وقال ابو حنيفة والكوفيون رحمهم الله تعالى لا يحرم ولا يحد شاربه وقال ابو ثور هو حرام يجلد بشربه من يعتقد تحريمه دون من يعتقد اباحته والله اعلم (قوله جلده بجريدتين نحو اربعين) اختلفوا في معناه فاصحابنا يقولون معنى ان الجريدتين كانتا مفردتين جلد بكل واحدة منهما عددا حتى كمل من الجميع اربعون وقال آخرون ممن يقول جلد الخمر ثمانون معناه انه جمعهما وجلده بهما اربعين جلدة فيكون المبلغ ثمانين وتاويل اصحابنا اظهر لان الرواية الاخرى مبينة لهذه وايضا فحديث علي مبين لها (قوله ضربه بجريدتين وفي رواية بالجريد والنعال) اجمع العلماء على حصول حد الخمر بالجلد بالجريد والنعال واطراف الثياب واختلفوا في جوازه بالسوط وبهما وجهان لاصحابنا الاصح الجواز وشذ بعض اصحابنا فشرط فيه السوط وقال لا يجوز بالثياب والنعال وهذا غلط فاحش ومردود على قائله لمنابذته لصريح هذه الاحاديث الصحيحة قال اصحابنا واذا ضربه بالسوط يكون سوطا معتدلا في الحجم بين القضيب والعصا فان ضربه بجريدة فلتكن خفيفة بين اليابسة والرطبة ويضربه ضربا بين ضربين فلا يرفع يده فوق راسه ولا يكتفي بالوضع بل يرفع ذراعه رفعا معتدلا (قوله فلما كان عمر ودنا الناس من الريف والقرى) الريف المواضع التي فيها المياه

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب وعلی بن حجر قالوا نا اسمعیل وهو ابن علیة عن ابن ابی عروبة عن عبد الله الدانا ج ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی واللفظ له قال نا یحیی بن حماد قال نا عبد العزیز بن المختار نا عبد الله بن فیروز مولی لابن عامر الدانا ج قال نا حضین بن المنذر ابو ساسان قال شهدت عثمان بن عفان اتی بالولید قد صلی الصبح رکعتین ثم قال ازیدکم فشهد علیه رجلان احدهما حمران انه شرب الخمر وشهد آخر انه رآه یتقیأ فقال عثمان انه لم یتقیأ حتی شربها فقال یا علی قم فاجلده فقال علی قم یا حسن فاجلده فقال الحسن ولِّ حارها من تولی قارها فکانه وجد علیه فقال یا عبد الله بن جعفر قم فاجلده فجلده وعلی یعد حتی بلغ اربعین فقال امسک ثم قال جلد النبی صلی الله علیه اربعین وابوبکر اربعین وعمر ثمانین وکل سنة وهذا احب الی زاد علی بن حجر فی روایته قال اسمعیل وقد سمعت حدیث الدانا ج منه فلم احفظه وحدثنی محمد بن منهال الضریر قال نا یزید بن زریع قال نا سفیان الثوری عن ابی حصین عن عمیر بن سعید عن علی قال ما کنت اقیم علی احد حدا فیموت فیه فاجد منه فی نفسی الا صاحب الخمر لانه ان مات وددته لان رسول الله صلی الله علیه لم یسنه وحدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن قال نا سفیان بهذا الاسناد مثله حدثنا احمد بن عیسی قال نا ابن وهب قال اخبرنی عمرو عن بکیر بن الاشج قال بینا نحن عند سلیمان بن یسار اذ جاءه عبد الرحمن بن جابر فحدثه فاقبل علینا سلیمان فقال حدثنی عبد الرحمن بن جابر عن ابیه عن ابی بردة انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یجلد احد فوق عشرة اسواط الا فی حد من حدود الله

اوهی قریبة منها ومعناه لما کان زمن عمر بن الخطاب وفتحت الشام والعراق وسکن الناس فی الریف ومواضع الخصب وسعة العیش وکثرة الاعناب والثمار اکثروا من شرب الخمر فزاد عمر فی حد الخمر تغلیظا علیهم وزجرا لهم عنها (قوله فلما کان عمر استشار الناس فقال عبد الرحمن اخف الحدود) هکذا هو فی مسلم وغیره ان عبد الرحمن بن عوف هو الذی اشار بهذا وفی الموطا وغیره انه علی بن ابی طالب وکلاهما صحیح واشارا جمیعا ولعل عبد الرحمن بدأ بهذا القول فوافقه علی وغیره فنسب ذلک فی روایة الی عبد الرحمن لسبقه وفی روایة الی علی لفضیلته وکثرة علمه ورجحانه علی عبد الرحمن (قوله عن عبد الله الدانا ج) هو بالدال المهملة والنون والجیم ویقال ایضا الدانا بحذف الجیم والداناه بالهاء ومعناه بالفارسیة العالم (قوله حدثنا حضین بن المنذر) هو بالضاد المعجمة وقد سبق انه لیس فی الصحیحین حضین بالمعجمة غیره (قوله فشهد علیه رجلان احدهما حمران انه شرب الخمر وشهد آخر انه رآه یتقیأ فقال عثمان انه لم یتقیأ حتی شربها ثم جلده) هذا دلیل لمالک وموافقیه فی انه من تقیأ الخمر یحد الشارب ومذهبنا انه لا یحد بمجرد ذلک لاحتمال انه شربها جاهلا کونها خمرا او مکرها علیها او غیر ذلک من الاعذار المسقطة للحد ودلیل مالک هنا قوی لان الصحابة اتفقوا علی جلد الولید بن عقبة المذکور فی هذا الحدیث وقد یجیب اصحابنا عن هذا بان عثمان علم شرب الولید فقضی بعلمه ولعله کان مذهبه جواز قضاء القاضی بعلمه فی الحدود وهذا تاویل ضعیف وظاهر کلام عثمان یرد علی هذا التاویل والله اعلم (قوله ان عثمان قال یا علی قم فاجلده فقال علی قم یا حسن فاجلده فقال حسن ولِّ حارها من تولی قارها فکانه وجد علیه فقال یا عبد الله بن جعفر قم فاجلده فجلده وعلی یعد حتی بلغ اربعین فقال امسک معنی هذا الحدیث انه لما ثبت الحد علی الولید بن عقبة قال عثمان وهو الامام لعلی علی سبیل الکرامة له وتفویض الامر الیه فی استیفاء الحد قم فاجلده ای اقم علیه الحد بان تامر من ترتی بذلک فقبل علی ذلک فقال للحسن قم فاجلده فامتنع الحسن فقال لابن جعفر فقبل فجلده وکان علی ماذونا له فی التفویض الی من رای کما ذکرناه (وقوله وجد علیه) ای غضب الیه (وقوله ولِّ حارها من تولی قارها) الحار الشدید المکروه والقار البارد الهنی الطیب وهذا مثل من امثال العرب قال الاصمعی وغیره معناه ول شدتها واوساخها من تولی هنیها ولذاتها والضمیر عائد الی الخلافة والولایة ای کما ان عثمان واقاربه یتولون هنی الخلافة ویختصون به یتولون ندبها وقاذوراتها ومعناه لیتول هذا الجلد عثمان بنفسه او بعض خاصة اقاربه الادنین والله اعلم (قوله فقال امسک ثم قال وکل سنة) هذا دلیل علی ان علیا رض کان معظما لآثار عمر وان حکمه وقوله سنة وامره حق وکذلک ابوبکر رض خلاف ما یکذبه الشیعة علیه واعلم انه وقع هنا فی مسلم ما ظاهره ان علیا جلد الولید بن عقبة اربعین ووقع فی صحیح البخاری من روایة عبید الله بن عدی بن الخیار ان علیا جلده ثمانین وهی قضیة واحدة قال القاضی عیاض المعروف من مذهب علی رض الجلد فی الخمر ثمانین ومنه قوله فی قلیل الخمر وکثیرها ثمانون جلدة وروی عنه انه جلد المعروف بالنجاشی ثمانین قال والمشهور ان علیا رض هو الذی اشار علی عمر باقامة الحد ثمانین کما سبق عن روایة الموطا وغیره قال وهذا کله یرجح روایة من روی انه جلد الولید ثمانین قال ویجمع بینه وبین ما ذکره مسلم من روایة الاربعین بما روی انه جلده بسوط له راسان فضربه براسیه اربعین فتکون جملتها ثمانین قال ویحتمل ان یکون قوله وهذا احب الی عائدا الی الثمانین التی فعلها عمر رض فهذا کلام القاضی وقد قدمنا ما یخالف بعض ما قاله وذکرنا تاویله والله اعلم (قوله عن ابی حصین عن عمیر بن سعید عن علی رض قال ما کنت اقیم علی احد حدا فیموت فاجد منه فی نفسی الا صاحب الخمر لانه ان مات وددته لان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یسنه) اما ابو حصین هذا فهو بحاء مفتوحة وصاد مکسورة واسمه عثمان بن عاصم الاسدی الکوفی واما عمیر بن سعید فهکذا هو فی جمیع نسخ مسلم عمیر بن سعید بالیاء فی عمیر ... وفی سعید وهکذا هو فی صحیح البخاری وجمیع کتب الحدیث والاسماء ولا خلاف فیه ووقع فی الجمع بین الصحیحین عمیر بن سعد بحذف الیاء من سعد وهو غلط وتصحیف اما من الحمیدی واما من بعض الناقلین عنه ووقع فی المهذب من کتب اصحابنا فی المذهب فی باب التعزیر عمر بن سعد بحذف الیاء من الاثنین وهو غلط فاحش والصواب اثبات الیاء فیهما کما سبق واما قوله ان مات وددته فهو بتخفیف الدال ای غرمت دیته وقال بعض العلماء وجه الکلام ان یقال فانه ان مات وددته بالفاء لا باللام وهکذا هو فی روایة البخاری بالفاء وقوله لان النبی صلی الله علیه وسلم لم یسنه معناه لم یقدر فیه حدا مضبوطا وقد اجمع العلماء علی ان وجب علیه الحد فجلده الامام او جلاده الحد الشرعی فمات فلا دیة فیه ولا کفارة لا علی الامام ولا علی جلاده ولا فی بیت المال ایضا واما من مات من التعزیر فمذهبنا وجوب ضمانه بالدیة والکفارة وفی محل ضمانه قولان للشافعی اصحهما تجب دیته علی عاقلة الامام والکفارة فی مال الامام والثانی تجب الدیة فی بیت المال وفی الکفارة وعلی هذا وجهان لاصحابنا احدهما فی بیت المال ایضا والثانی فی مال الامام هذا مذهبنا وقال جماهیر العلماء لا ضمان فیه لا علی الامام ولا علی عاقلته ولا فی بیت المال والله اعلم

باب قدر اسواط التعزیر

(قوله صلی الله علیه وسلم لا یجلد احد فوق عشرة اسواط الا فی حد من حدود الله عز وجل) ضبطوه لا یجلد بوجهین احدهما بفتح الیاء وکسر اللام والثانی بضم الیاء وفتح اللام وکلاهما صحیح واختلف العلماء فی التعزیر هل یقتصر فیه علی عشرة اسواط فما دونها ولا تجوز الزیادة ام تجوز الزیادة فقال احمد بن حنبل واشهب المالکی وبعض اصحابنا لا تجوز الزیادة علی عشرة اسواط وذهب الجمهور من الصحابة والتابعین ومن بعدهم الی جواز الزیادة ثم اختلف هؤلاء فقال مالک واصحابه وابو یوسف ومحمد وابو ثور والطحاوی لا ضبط لعدد الضربات بل ذلک الی رای الامام ولان یزید علی قدر الحد وقالوا لان عمر بن الخطاب رض ضرب من نقش علی خاتمه مائة وضرب صبیغا اکثر من الحد وقال ابو حنیفة رح لا یبلغ به اربعین وقال ابن ابی لیلی خمسة وسبعون وهی روایة عن مالک وابی یوسف وعن عمر لا یجاوز به ثمانین وعن ابی لیلی روایة اخری هو دون المائة وهو قول ابن شبرمة وقال ابن ابی ذئب وابن ابی یحیی لا یضرب اکثر من ثلثة فی الادب وقال الشافعی وجمهور اصحابه لا یبلغ بتعزیر کل انسان ادنی حدوده فلا یبلغ بتعزیر العبد عشرین ولا بتعزیر الحر اربعین وقال بعض اصحابنا لا یبلغ بواحد منهما اربعین وقال بعضهم لا یبلغ بواحد منهما عشرین واجاب اصحابنا عن الحدیث بانه منسوخ واستدلوا بان الصحابة رضی الله عنهم جاوزوا عشرة اسواط وتاوله اصحاب مالک علی انه کان فی ذلک

باب الحدود کفارات لاهلها

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی وابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهیم وابن نمیر کلهم عن ابن عیینة واللفظ لعمرو قالوا انا سفیان بن عیینة عن الزهری عن ابی ادریس الخولانی عن عبادة بن الصامت قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مجلس فقال تبایعونی علی ان لا تشرکوا بالله شیئا ولا تزنوا ولا تسرقوا ولا تقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق فمن وفی منکم فاجره علی الله ومن اصاب شیئا من ذلک فعوقب به فهو کفارة له ومن اصاب شیئا من ذلک فستره الله علیه فامره الی الله عز وجل ان شاء عفا عنه وان شاء عذبه وحدثنا عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری بهذا الاسناد وزاد فی الحدیث فتلا علینا آیة النساء ان لا یشرکن بالله شیئا الآیة وحدثنی اسماعیل بن سالم قال انا هشیم قال انا خالد عن ابی قلابة عن ابی الاشعث الصنعانی عن عبادة بن الصامت قال اخذ علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم کما اخذ علی النساء ان لا نشرک بالله شیئا ولا نسرق ولا نزنی ولا نقتل اولادنا ولا یعضه بعضنا بعضا فمن وفی منکم فاجره علی الله ومن اتی منکم حدا فاقیم علیه فهو کفارته ومن ستره الله علیه فامره الی الله ان شاء عذبه وان شاء غفر له حدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن الصنابحی عن عبادة بن الصامت انه قال انی من النقباء الذین بایعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال بایعناه علی ان لا نشرک بالله شیئا ولا نزنی ولا نسرق ولا نقتل النفس التی حرم الله الا بالحق ولا ننتهب ولا نعصی فالجنة ان فعلنا ذلک فان غشینا من ذلک شیئا کان قضاء ذلک الی الله تعالی وقال ابن رمح کان قضاؤه الی الله عز وجل وحدثنا یحیی بن یحیی ومحمد بن رمح قالا انا اللیث ح قال وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب وابی سلمة عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال العجماء جرحها جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس وحدثنا یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب وعبد الاعلی بن حماد کلهم عن ابن عیینة ح قال وثنا محمد بن رافع قال نا اسحاق یعنی ابن عیسی قال نا مالک کلاهما عن الزهری باسناد اللیث مثل حدیثه وحدثنا ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن ابن المسیب وعبید الله بن عبد الله عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله وحدثنا محمد بن رمح بن المهاجر قال نا اللیث عن ایوب بن موسی عن الاسود بن العلاء عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال البئر جرحها جبار والمعدن جرحه جبار والعجماء جرحها جبار وفی الرکاز الخمس وحدثنا عبد الرحمن بن سلام قال نا الربیع یعنی ابن مسلم ح قال وحدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی ح قال وحدثنا ابن بشار قال نا محمد بن جعفر قالا نا شعبة کلاهما عن محمد بن زیاد عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله

محتصرا بزمن النبی صلی الله علیه وسلم لانه کان یکفی الجانی منهم هذا القدر وهذا التاویل ضعیف والله اعلم (قوله فی اسناد هذا الحدیث اخبرنی عمرو یعنی ابن الحارث عن بکیر بن الاشج قال حدثنا سلیمان بن یسار قال حدثنی عبد الرحمن بن جابر عن ابیه عن ابی بردة) قال الدارقطنی تابع عمرو بن الحارث اسامة بن زید عن بکیر عن سلیمان وخالفهما اللیث وسعید بن ابی ایوب وابن لهیعة فرووه عن بکیر عن سلیمان عن عبد الرحمن بن جابر عن ابی بردة لم یذکروا عن ابیه واختلف فیه علی مسلم بن ابراهیم فقال ابن جریج عنه عن عبد الرحمن بن جابر عن رجل من الانصار عن النبی صلی الله علیه وسلم وقال حفص بن میسرة عنه عن جابر عن ابیه قال الدارقطنی فی کتاب العلل القول قول اللیث ومن تابعه عن بکیر وقال فی کتاب البیع قول عمرو صحیح والله اعلم باب الحدود کفارات لاهلها (قوله صلی الله علیه وسلم تبایعونی علی ان لا تشرکوا بالله شیئا ولا تزنوا ولا تسرقوا ولا تقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق فمن وفی منکم فاجره علی الله ومن اصاب شیئا من ذلک فعوقب فهو کفارة له ومن اصاب شیئا من ذلک فستره الله علیه فامره الی الله ان شاء عفا عنه وان شاء عذبه وفی الروایة الاخری ولا یعضه بعضنا بعضا فمن وفی منکم فاجره علی الله ومن اتی منکم حدا فاقیم علیه فهو کفارته ومن ستره الله علیه فامره الی الله ان شاء عذبه وان شاء غفر له وفی الروایة الاخری بایعناه علی ان لا نشرک بالله شیئا ولا نزنی ولا نسرق ولا نقتل النفس التی حرم الله الا بالحق ولا ننتهب ولا نعصی فالجنة ان فعلنا ذلک فان غشینا من ذلک شیئا کان قضاء ذلک الی الله تعالی) اما قوله صلی الله علیه وسلم فمن وفی فبتخفیف الفاء (وقوله ولا یعضه) هو بفتح الیاء والضاد المعجمة ای لا یسحر وقیل لا یاتی ببهتان وقیل لا یاتی بنمیمة واعلم ان هذا الحدیث عام مخصوص وموضع التخصیص قوله صلی الله علیه وسلم ومن اصاب شیئا من ذلک الی آخره المراد به ما سوی الشرک والا فالشرک لا یغفر له ولا تکون عقوبته کفارة له وفی هذا الحدیث فوائد منها تحریم هذه المذکورات وفی معناها ومنها الدلالة لمذهب اهل الحق ان المعاصی غیر الکفر لا یقطع لصاحبها بالنار اذا مات ولم یتب منها بل هو فی مشیئة الله تعالی ان شاء عفا عنه وان شاء عذبه خلافا للخوارج والمعتزلة فان الخوارج یکفرون بالمعاصی والمعتزلة یقولون لا یکفر ولکن یخلد فی النار وسبقت المسألة فی کتاب الایمان مبسوطة بدلائلها ومنها ان من ارتکب ذنبا یوجب الحد فحد سقط عنه الاثم قال القاضی عیاض قال اکثر العلماء الحد وکفارة استدلالا بهذا الحدیث قال ومنهم من وقف لحدیث ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الا ادری الحد وکفارة قال ولکن حدیث عبادة الذی نحن فیه اصح اسنادا ولا تعارض بین الحدیثین فیحتمل ان حدیث ابی هریرة قبل حدیث عبادة فلم یعلم ثم علم قال المازری ومن تفسیر الکلام وجزله قوله ولا نعصی فالجنة ان فعلنا ذلک وقال فی الروایة الاولی فمن وفی منکم فاجره علی الله ولم یقل فالجنة لانه لم یقل فی الروایة الاولی ولا نعصی وقد یعصی الانسان بغیر الذنوب المذکورة فی هذا الحدیث کشرب الخمر واکل الربا وشهادة الزور وقد یجتنب المعاصی المذکورة فی الحدیث ویعطی اجره علی ذلک ویکون له معاص غیر ذلک فیجازی بها والله اعلم باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبار

(قوله صلی الله علیه وسلم العجماء جرحها جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس) العجماء بالمد هی کل الحیوان سوی الآدمی وسمیت البهیمة عجماء لانها لا تتکلم والجبار بضم الجیم وتخفیف الباء الهدر فاما قوله صلی الله علیه وسلم العجماء جرحها جبار فمحمول علی ما اذا اتلفت شیئا بالنهار او اتلفت باللیل بغیر تفریط من مالکها او اتلفت شیئا ولیس معها احد فهذا غیر مضمون وهو مراد الحدیث فاما اذا کان معها سائق او قائد او راکب فاتلفت شیئا بیدها او برجلها او فمها ونحوه وجب ضمانه فی مال الذی هو معها سواء کان مالکها او مستاجرا او مستعیرا او غاصبا او مودعا او وکیلا او غیره والا ان تتلف آدمیا فتجب دیته علی عاقلة الذی معها والکفارة فی ماله والمراد بجرح العجماء اتلافها سواء کان بجرح او غیره قال القاضی اجمع العلماء علی ان جنایة البهائم بالنهار لا ضمان فیها اذا لم یکن معها احد فان کان معها راکب او سائق او قائد فجمهور العلماء علی ضمان ما اتلفته وقال داود واهل الظاهر لا ضمان بکل حال الا ان یحملها الذی هو معها علی ذلک ویقصده وحجة هم علی ان الضاریة من الدواب کغیرها علی ما ذکرناه وقال مالک واصحابه یضمن مالکها ما اتلفت وکذا قال اصحاب الشافعی یضمن اذا کانت معروفة بالافساد لان علیه ربطها والحالة هذه واما اذا اتلفت لیلا فقال مالک یضمن صاحبها ما اتلفته وقال الشافعی واصحابه یضمن ان فرط فی حفظها والا فلا وقال ابو حنیفة لا ضمان فیما اتلفته البهائم لا فی لیل ولا فی نهار وحجتهم علی انه لا ضمان فیما رعته نهارا وقال اللیث وسحنون یضمن واما قوله صلی الله علیه وسلم والمعدن جبار فمعناه ان الرجل یحفر معدنا فی ملکه او فی موات فیخر بها رفیسقط فیها فیموت او یستاجر اجراء یعملون فیها فیقع علیهم فیموتوا فلا ضمان فی ذلک وکذا البئر جبار معناه انه یحفرها فی ملکه او فی موات فیقع فیها انسان او غیره ویتلف فلا ضمان وکذا لو استاجره لحفرها فوقعت علیه فمات فلا ضمان فاما اذا حفر البئر فی طریق المسلمین او فی ملک غیره بغیر اذنه

فتلف فیها انسان فیجب ضمانه علی عاقلة حافرها والکفارة فی مال الحافر وان تلف بها غیر الآدمی وجب ضمانه فی مال الحافر

وحدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال انا ابن وهب عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو یعطی الناس بدعواهم لادعی ناس دماء رجال واموالهم ولکن الیمین علی المدعی علیه وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر عن نافع بن عمر عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین علی المدعی علیه حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد اللہ بن نمیر قالا نا زید وهو ابن حباب قال ثنی سیف بن سلیمان قال اخبرنی قیس بن سعد عن عمرو بن دینار عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بیمین وشاهد حدثنی یحیی بن یحیی التمیمی قال انا ابو معاویة عن هشام ابن عروة عن ابیه عن زینب بنت ابی سلمة عن ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجته من بعض فاقضی له علی نحو ما اسمع منه فمن قطعت له من حق اخیه شیئا فلا یاخذه فانما اقطع له به قطعة من النار حدثناه ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع ح قال وثنا ابو کریب قال نا ابن نمیر کلاهما عن هشام بهذا الاسناد مثله حدثنی حرملة بن یحیی قال انا عبد اللہ بن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی عروة بن الزبیر عن زینب بنت ابی سلمة عن ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع جلبة خصم بباب حجرته فخرج الیهم فقال انما انا بشر وانه یاتینی الخصم فلعل بعضهم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انه صادق فاقضی له فمن قضیت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیحملها او یذرها وحدثنا عمرو الناقد قال نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال نا ابی عن صالح ح قال وحدثنا عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال انا معمر کلاهما عن الزهری بهذا الاسناد نحو حدیث یونس وفی حدیث معمر قالت سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لجبة خصم بباب ام سلمة

وأما قوله صلی اللہ علیہ وسلم وفی الرکاز الخمس ففیه تصریح بوجوب الخمس فیه وهو رکاز عندنا والرکاز هو دفین الجاهلیة وهذا مذهبنا ومذهب اهل الحجاز وجمهور العلماء وقال ابو حنیفة وغیره من اهل العراق هو المعدن وهما عندهم لفظان مترادفان وهذا الحدیث یرد علیهم لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرق بینهما وعطف احدهما علی الآخر واصل الرکاز فی اللغة الثبوت واللہ اعلم کتاب الاقضیة باب الیمین علی المدعی علیه قال الازهری رحمه اللہ تعالی القضاء فی الاصل احکام الشیء والفراغ منه ویکون القضاء امضاء الحکم ومنه قوله تعالی وقضینا الی بنی اسرائیل وسمی الحاکم قاضیا لانه یمضی الاحکام و یحکمها ویکون قضی بمعنی اوجب فیجوز ان یکون سمی قاضیا لایجابه الحکم علی من یجب علیه وسمی حاکما لمنعه الظالم من الظلم یقال حکمت الرجل واحکمته اذا منعته وسمیت حکمة اللجام الدابة لمنعها الدابة من رکوبها راسها وسمیت الحکمة حکمة لمنعها النفس من هواها (قوله صلی اللہ علیہ وسلم لو یعطی الناس بدعواهم لادعی ناس دماء رجال واموالهم ولکن الیمین علی المدعی علیه وفی روایة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین علی المدعی علیه) هکذا روی هذا الحدیث البخاری ومسلم فی صحیحیهما مرفوعا من روایة ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهکذا ذکره اصحاب السنن وغیرهم قال القاضی عیاض قال الاصیلی لا یصح مرفوعا انما هو قول ابن عباس کذا رواه ایوب ونافع العمری عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس قال القاضی قد رواه البخاری ومسلم من روایة ابن جریج مرفوعا هذا کلام القاضی قلت وقد رواه ابو داود والترمذی باسانید هما عن نافع بن عمر الجمحی عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرفوعا قال الترمذی حدیث حسن صحیح وجاء فی روایة البیهقی وغیره باسناد حسن او صحیح زیادة عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو یعطی الناس بدعواهم لادعی قوم دماء قوم واموالهم لکن البینة علی المدعی والیمین علی من انکر وهذا الحدیث قاعدة کبیرة من قواعد احکام الشرع ففیه انه لا یقبل قول الانسان فیما یدعیه بمجرد دعواه بل یحتاج الی بینة او تصدیق المدعی علیه فان طلب یمین المدعی علیه فله ذلک وقد بین صلی اللہ علیہ وسلم الحکم فی کونه لا یعطی بمجرد دعواه لانه لو کان اعطی بمجرد دعواه لادعی قوم دماء قوم واموالهم واستبیح ولا یمکن المدعی علیه ان یصون ماله ودمه اما المدعی فیمکنه صیانتها بالبینة وفی هذا الحدیث دلالة لمذهب الشافعی والجمهور من سلف الامة وخلفها ان الیمین تتوجه علی کل من ادعی علیه حق سواء کان بینه وبین المدعی اختلاط ام لا وقال مالک وجمهور اصحابه والفقهاء السبعة فقهاء المدینة ان الیمین لا تتوجه الا علی من بینه وبینه خلطة لئلا یبتذل السفهاء اهل الفضل بتحلیفهم مرارا فی الیوم الواحد فاشترطت الخلطة دفعا لهذه المفسدة واختلفوا فی تفسیر الخلطة فقیل هی معرفته بمعاملة ومداینة بشاهد او بشاهدین وقیل یکفی الشهرة وقیل هی ان یلیق به الدعوی بمثلها علی مثله وقیل ان یلیق به ان یعامله بمثلها ودلیل الجمهور حدیث الباب ولا اصل لاشتراط الخلطة فی کتاب ولا سنة ولا اجماع باب وجوب الحکم بشاهد ویمین (قوله عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بیمین وشاهد) فیه جواز القضاء بشاهد ویمین واختلف العلماء فی ذلک فقال ابو حنیفة رح والکوفیون والشعبی والحکم والاوزاعی واللیث والاندلسیون من اصحاب مالک لا یحکم بشاهد ویمین فی شیء من الاحکام وقال جمهور علماء الاسلام من الصحابة والتابعین ومن بعدهم من علماء الامصار یقضی بشاهد ویمین المدعی فی الاموال وما یقصد بالاموال وبه قال ابو بکر الصدیق وعلی وعمر بن عبد العزیز ومالک والشافعی واحمد وفقهاء المدینة وسائر علماء الحجاز ومعظم علماء الامصار وحجتهم انه جاءت احادیث کثیرة فی هذه المسئلة من روایة علی وابن عباس وزید بن ثابت وجابر وابی هریرة وعمارة بن حزم وسعد بن عبادة وعبد اللہ بن عمرو بن العاص والمغیرة بن شعبة قال الحفاظ اصح احادیث الباب حدیث ابن عباس قال ابن عبد البر لا مطعن لاحد فی اسناده قال ولا خلاف بین اهل المعرفة فی صحته قال وحدیث ابی هریرة وجابر وغیرهما حسان واللہ اعلم بالصواب باب بیان ان حکم الحاکم لا یغیر الباطن (قوله صلی اللہ علیہ وسلم انکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجته من بعض فاقضی له علی نحو ما اسمع منه فمن قطعت له من حق اخیه شیئا فلا یاخذه فانما اقطع له به قطعة من النار وفی الروایة الاخری انما انا بشر وانه یاتینی الخصم فلعل بعضهم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انه صادق فاقضی له فمن قضیت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیحملها او یذرها) اما الحن فهو بالحاء المهملة ومعناه ابلغ او اعلم بالحجة کما صرح به فی الثانیة وقوله صلی اللہ علیہ وسلم انما انا بشر معناه التنبیه علی حالة البشریة وان البشر لا یعلمون من الغیب والباطن الامور شیئا الا ان یطلعهم اللہ تعالی علی شیء من ذلک وانه یجوز علیه فی امور الاحکام ما یجوز علیهم وانه انما یحکم بین الناس بالظاهر واللہ یتولی السرائر فیحکم بالبینة وبالیمین ونحو ذلک من احکام الظاهر مع امکان کونه فی الباطن خلاف ذلک ولکنه انما کلف الحکم بالظاهر وهذا نحو قوله صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا اللہ فاذا قالوها عصموا منی دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم علی اللہ وفی حدیث المتلاعنین لولا الایمان لکان لی ولها شان ولو شاء اللہ تعالی لاطلعه صلی اللہ علیہ وسلم علی باطن امر الخصمین فحکم بیقین نفسه من غیر حاجة الی شهادة او یمین لکن لما امر اللہ تعالی امته باتباعه والاقتداء باقواله وافعاله واحکامه اجری له حکمهم فی عدم الاطلاع علی باطن الامور لیکون حکم الامة فی ذلک حکمه فاجری اللہ تعالی احکامه علی الظاهر الذی یستوی فیه هو وغیره لیصح الاقتداء به وتطیب نفوس العباد للانقیاد للاحکام الظاهرة من غیر نظر الی الباطن واللہ اعلم فان قیل هذا الحدیث ظاهره انه قد یقع منه صلی اللہ علیہ وسلم حکم فی الظاهر مخالف للباطن وقد اتفق الاصولیون علی انه صلی اللہ علیہ وسلم لا یقر علی خطأ فی الاحکام فالجواب انه لا تعارض بین الحدیث وقاعدة الاصولیین لان مراد الاصولیین فیما حکم فیه باجتهاده فهل یجوز ان یقع فیه خطأ فیه خلاف الاکثرون علی جوازه ومنهم من منعه فالذین جوزوه قالوا لا یقر علی امضائه بل یعلمه اللہ تعالی به ویتداركه واما الذی فی الحدیث فمعناه اذا حکم بغیر اجتهاد کالبینة والیمین فهذا اذا وقع منه ما یخالف ظاهره باطنه لا یسمی الحکم خطأ بل الحکم صحیح بناء علی ما استقر به التکلیف وهو وجوب العمل بشاهدین مثلا فان کانا شاهدی زور او نحو ذلک فالتقصیر منهما وممن ساعدهما واما الحکم فلا حیلة له فی ذلک ولا عیب علیه بسببه بخلاف ما اذا اخطأ فی الاجتهاد فان هذا الذی حکم به لیس هو حکم الشرع واللہ اعلم وفی هذا الحدیث دلالة لمذهب مالک

له کتاب الاقضیة باب بیان ان حکم الحاکم لا یغیر الباطن

له باب الیمین علی المدعی علیه باب وجوب الحکم بشاهد ویمین

له یعنی یمین سیہ

حدثنا علی بن حجر السعدی قال نا علی بن مسهر عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت دخلت هند بنت عتبة امرأة ابی سفیان علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ان ابا سفیان رجل شحیح لا یعطینی من النفقة ما یکفینی ویکفی بنی الا ما اخذت من ماله بغیر علمه فهل علی فی ذلک من جناح فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذی من ماله بالمعروف ما یکفیک ویکفی بنیک وحدثناه محمد بن عبد الله بن نمیر وابو کریب کلاهما عن عبد الله بن نمیر ووکیع ح قال وثنا یحیی بن یحیی قال انا عبد العزیز بن محمد ح قال وحدثنا محمد بن رافع قال نا ابن ابی فدیک قال انا الضحاک یعنی ابن عثمان کلهم عن هشام بهذا الاسناد وحدثنا عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت جاءت هند الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله والله ما کان علی ظهر الارض اهل خباء احب الی ان یذلهم الله من اهل خبائک وما علی ظهر الارض اهل خباء احب الی ان یعزهم الله من اهل خبائک فقال النبی صلی الله علیه وسلم وایضا والذی نفسی بیده ثم قالت یا رسول الله ان ابا سفیان رجل مسیک فهل علی حرج ان انفق علی عیالنا من ماله بغیر اذنه فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا حرج علیک ان تنفقی علیهم بالمعروف وحدثنا زهیر بن حرب قال نا یعقوب بن ابراهیم قال نا ابن اخی الزهری عن عمه قال اخبرنی عروة بن الزبیر ان عائشة قالت جاءت هند بنت عتبة بن ربیعة فقالت یا رسول الله ما کان علی ظهر الارض خباء احب الی ان یذلوا من اهل خبائک وما اصبح الیوم علی ظهر الارض خباء احب الی ان یعزوا من اهل خبائک فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وایضا والذی نفسی بیده ثم قالت یا رسول الله ان ابا سفیان رجل مسیک فهل علی حرج من ان اطعم من الذی له عیالنا قال لها لا الا بالمعروف وحدثنا زهیر بن حرب قال نا جریر عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یرضی لکم ثلاثا ویکره لکم ثلاثا فیرضی لکم ان تعبدوه ولا تشرکوا به شیئا وان تعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا ویکره لکم قیل وقال وکثرة السوال واضاعة المال وحدثنا شیبان بن فروخ قال نا ابو عوانة عن سهیل بهذا الاسناد مثله غیر انه قال ویسخط لکم ثلاثا ولم یذکر ولا تفرقوا وحدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال انا جریر عن منصور عن الشعبی عن وراد مولی المغیرة بن شعبة عن المغیرة بن شعبة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله عز وجل حرم علیکم عقوق الامهات ووأد البنات ومنعا وهات وکره لکم ثلاثا قیل وقال وکثرة السوال واضاعة المال حدثنی القاسم بن زکریا قال ثنی عبید الله بن موسی عن شیبان عن منصور بهذا الاسناد مثله غیر انه قال وحرم علیکم رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یقل ان الله حرم علیکم وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا اسمعیل بن علیة عن خالد الحذاء قال

والشافعی واحمد وجماهیر علماء الاسلام وفقهاء الامصار من الصحابة والتابعین فمن بعدهم ان حکم الحاکم لا یحل الباطن ولا یحل حراما فاذا شهد شاهدا زور لانسان بمال فحکم به الحاکم لم یحل للمحکوم له ذلک المال ولو شهدا علیه بقتل لم یحل للولی قتله مع علمه بکذبهما وان شهدا بالزور انه طلق امرأته لم یحل لمن علم کذبهما ان یتزوجها بعد حکم القاضی بالطلاق وقال ابو حنیفة یحل حکم الحاکم الفروج دون الاموال فقال یحل نکاح المذکورة وهذا مخالف لهذا الحدیث الصحیح واجماع من قبله ومخالف لقاعدة وافق هو وغیره علیها وهی ان الابضاع اولی بالاحتیاط من الاموال والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم فانما اقطع له قطعة من النار) معناه ان قضیت له بظاهر یخالف الباطن فهو حرام یؤول به الی النار (قوله صلی الله علیه وسلم فلیحملها او یذرها) لیس معناه التخییر بل هو التهدید والوعید کقوله تعالی فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر وکقوله سبحانه اعملوا ما شئتم (قوله سمع لجبة خصم بباب ام سلمة) هی بفتح اللام والجیم وبالباء الموحدة وفی الروایة التی قبل هذه جلبة خصم بتقدیم الجیم وهما صحیحان والجلبة واللجبة اختلاط الاصوات والخصم هنا الجماعة وهو من الالفاظ التی تقع علی الواحد والجمع والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم فمن قضیت له بحق مسلم) هذا التقیید بالمسلم خرج علی الغالب ولیس المراد به الاحتراز من الکافر فان مال الذمی والمعاهد والمرتد فی هذا کمال المسلم والله اعلم باب قضیة هند (قوله یا رسول الله ان ابا سفیان رجل شحیح لا یعطینی من النفقة ما یکفینی ویکفی بنی الا ما اخذت من ماله بغیر علمه فهل علی فی ذلک من جناح فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذی من ماله بالمعروف ما یکفیک ویکفی بنیک) فی هذا الحدیث فوائد منها وجوب نفقة الزوجة ومنها وجوب نفقة الاولاد الصغار ومنها ان النفقة مقدرة بالکفایة لا بالامداد ومذهب اصحابنا ان نفقة القریب مقدرة بالکفایة کما هو ظاهر هذا الحدیث ونفقة الزوجة مقدرة بالامداد علی الموسر کل یوم مدان وعلی المعسر مد وعلی المتوسط مد ونصف وهذا الحدیث یرد علی اصحابنا ومنها جواز سماع کلام الاجنبیة عند الافتاء والحکم وکذا فی معناه ومنها جواز ذکر الانسان بما یکره اذا کان للاستفتاء والشکوی ونحوهما ومنها ان من له علی غیره حق وهو عاجز عن استیفائه یجوز له ان یاخذ من ماله قدر حقه بغیر اذنه وهذا مذهبنا ومنع ذلک ابو حنیفة ومالک ومنها جواز اطلاق الفتوی ویکون المراد تعلیقها بثبوت ما یقوله المستفتی ولا یحتاج المفتی ان یقول ان ثبت کان الحکم کذا وکذا بل یجوز له الاطلاق لما اطلق النبی صلی الله علیه وسلم فان قال ذلک فلا باس ومنها ان للمرأة مدخلا فی کفالة اولادها والانفاق علیهم من مال ابیهم قال اصحابنا اذا امتنع الاب من الانفاق علی الولد الصغیر او کان غائبا اذن القاضی لامه فی الاخذ من مال الاب والاستقراض علیه والانفاق علی الصغیر بشرط اهلیتها وهل لها الاستقلال بالاخذ من ماله بغیر اذن القاضی فیه وجهان مبنیان علی وجهین لاصحابنا فی ان اذن النبی صلی الله علیه وسلم لهند امرأة ابی سفیان کان افتاء ام قضاء والاصح انه کان افتاء وان هذا یجری فی کل امرأة اشبهتها فیجوز والثانی کان قضاء فلا یجوز لغیره بالاذن القاضی والله اعلم ومنها اعتماد العرف فی الاموال التی لیس فیها تحدید شرعی ومنها جواز خروج المزوجة من بیتها لحاجتها اذا اذن لها زوجها فی ذلک او علمت رضاه به واستدل بهذا جماعات من اصحابنا وغیرهم علی جواز القضاء علی الغائب فی المسئلة خلاف للعلماء قال ابو حنیفة وسائر الکوفیین لا یقضی علیه بشیء وقال الشافعی والجمهور یقضی علیه فی حقوق الآدمیین ولا یقضی فی حدود الله تعالی ولا یصح الاستدلال بهذا الحدیث للمسئلة لان هذه القضیة کانت بمکة وکان ابو سفیان حاضرا بها وشرط القضاء علی الغائب ان یکون غائبا عن البلد او مستترا لا یقدر علیه او متعززا ولم یکن هذا الشرط فی ابی سفیان موجودا فلا یکون قضاء علی غائب بل هو افتاء کما سبق والله اعلم (قوله جاءت هند الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ما کان علی ظهر الارض اهل خباء احب الی من ان یذلهم الله من اهل خبائک وما علی ظهر الارض اهل خباء احب الی ان یعزه الله من اهل خبائک فقال النبی صلی الله علیه وسلم وایضا والذی نفسی بیده وفی الروایة الاخری ولا اصبح الیوم علی ظهر الارض خباء احب الی ان یعزوا من اهل خبائک) قال القاضی عیاض ارادت بقولها اهل خباء نفسه صلی الله علیه وسلم فکنت عنه باهل الخباء اجلالا له قال ویحتمل ان تریدیا باهل الخباء اهل بیته والخباء یعبر به عن مسکن الرجل ودارهم وداره وأما قوله صلی الله علیه وسلم وایضا والذی نفسی بیده فمعناه وستزیدین من ذلک ویمکن الایمان من قلبک ویزید حبک لله ولرسوله صلی الله علیه وسلم ویقوی رجوعک عن بغضه واصل هذه اللفظة ایضا اذا رجع (قولها فی الروایة الاخیرة ان ابا سفیان رجل مسیک ای شحیح وبخیل واختلفوا فی ضبطه علی وجهین حکاهما القاضی احدهما مسیک بفتح المیم وتخفیف السین والثانی بکسر المیم وتشدید السین وهذا الثانی هو الاشهر فی روایات المحدثین والاول اصح عند اهل العربیة وهما جمیعا للمبالغة والله اعلم (قولها فهل علی حرج من ان اطعم من الذی له عیالنا قال لها لا الا بالمعروف) هکذا هو فی جمیع النسخ وهو صحیح ومعناه لا حرج ثم ابتدأ فقال الا بالمعروف ای لا تنفقی الا بالمعروف او لا حرج اذا لم تنفقی الا بالمعروف باب النهی

عن کثرة المسائل من غیر حاجة والنهی عن منع وهات وهو الامتناع من اداء حق لزمه او طلب ما لا یستحقه (قوله صلی الله علیه وسلم ان الله یرضی لکم ثلاثا

باب النهی عن کثرة المسائل من غیر حاجة والنهی عن منع وهات وهو الامتناع من اداء حق لزمه او طلب ما لا یستحقه

متعزز

قال حدثنی ابن اشوع عن الشعبی قال حدثنی کاتب المغیرة بن شعبة قال کتب معاویة الی المغیرة اکتب الی بشئ سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فکتب الیه انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله کره لکم ثلاثا قیل وقال واضاعة المال وکثرة السوال وحدثنا ابن ابی عمر قال نا مروان بن معاویة الفزاری عن محمد بن سوقة قال انا محمد بن عبید الله الثقفی عن وراد قال کتب المغیرة الی معاویة سلام علیك اما بعد فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله حرم ثلاثا ونهی عن ثلاث حرم عقوق الوالد ووأد البنات ولاوهات ونهی عن ثلاث قیل وقال وکثرة السوال واضاعة المال حدثنی یحیی بن یحیی التمیمی قال انا عبد العزیز بن محمد عن یزید ابن عبد الله بن أسامة بن الهاد عن محمد بن ابراهیم عن بسر بن سعید عن ابی قیس مولی عمرو بن العاص عن عمرو بن العاص انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا حکم الحاکم فاجتهد ثم اصاب فله اجران واذا حکم فاجتهد ثم اخطأ فله اجر وحدثنی اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن ابی عمر کلاهما عن عبد العزیز بن محمد به بهذا الاسناد مثله وزاد فی عقب الحدیث قال یزید فحدثت هذا الحدیث ابا بکر بن محمد بن عمرو بن حزم فقال هکذا حدثنی ابو سلمة عن ابی هریرة وحدثنی عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال انا مروان یعنی ابن محمد الدمشقی قال نا اللیث بن سعد قال حدثنی یزید بن عبد الله بن اسامة بن الهاد اللیثی بهذا الحدیث مثل روایة عبد العزیز بن محمد بالاسنادین جمیعا

حدثنا قتیبة بن سعید قال نا ابو عوانة عن عبد الملك بن عمیر عن عبد الرحمن بن ابی بکرة

وکره لکم ثلاثا فیرضی لکم ان تعبدوه ولا تشرکوا به شیئا وان تعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا ویکره لکم قیل وقال وکثرة السوال واضاعة المال وفی الروایة الاخری ان الله حرم علیکم عقوق الامهات ووأد البنات ومنعا وهات وکره لکم ثلاثا قیل وقال وکثرة السوال واضاعة المال قال العلماء الرضی والسخط والکراهة من الله تعالی المراد بها امره ونهیه وثوابه وعقابه او ارادته الثواب لبعض العباد والعقاب لبعضهم واما الاعتصام بحبل الله فهو التمسك بعهده وهو اتباع کتابه العزیز وحدوده والتادب بادبه الحبل یطلق علی العهد وعلی الامان وعلی الصلة وعلی السبب واصله من استعمال العرب الحبل فی مثل هذه الامور ولاستمساکهم الحبل عند شدائدهم ویوصلون بها المتفرق فاستعیر اسم الحبل لهذه الامور واما قوله صلی الله علیه وسلم ولا تفرقوا فهو امر بلزوم جماعة المسلمین وتالف بعضهم ببعض وهذه احدی قواعد الاسلام واعلم ان الثلاثة المرضیة احدها ان یعبدوه الثانیة ان لا یشرکوا به شیئا الثالثة ان یعتصموا بحبل الله ولا یتفرقوا واما قیل وقال فهو الخوض فی اخبار الناس وحکایات ما لا یعنی من احوالهم وتصرفاتهم واختلفوا فی حقیقة هذین اللفظین علی قولین احدهما انهما فعلان فقیل مبنی لما لم یسم فاعله وقال فعل ماض والثانی انهما اسمان مجروران منونان لان القیل والقال والقول والقالة کله بمعنی ومنه قوله ومن اصدق من الله قیلا ومنه قولهم کثرة القیل والقال واما کثرة السوال فقیل المراد به التنطع فی المسائل والاکثار من السوال عما لم یقع ولا تدعو الیه حاجة وقد تظاهرت الاحادیث الصحیحة بالنهی عن ذلك وکان السلف یکرهون ذلك ویرونه من التکلف المنهی عنه وفی الصحیح کره رسول الله صلی الله علیه وسلم المسائل وعابها وقیل المراد به سوال الناس اموالهم وما فی ایدیهم وقد تظاهرت الاحادیث الصحیحة بالنهی عن ذلك وقیل یحتمل ان المراد کثرة السوال عن اخبار الناس واحداث الزمان وما لا یعنی الانسان وهذا ضعیف لانه قد عرف هذا من النهی عن قیل وقال وقیل یحتمل ان المراد کثرة سوال الانسان عن حاله وتفاصیل امره فیدخل ذلك فی سواله عما لا یعنیه ویتضمن ذلك حصول الحرج فی حق المسئول فانه قد لا یوثر اخباره باحواله فان اخبره شق علیه وان کذبه فی الاخبار او تکلف التعریض لحقه المشقة وان اسهل جوابه ارتکب سوء الادب واما اضاعة المال فهو صرفه فی غیر وجوهه الشرعیة وتعریضه للتلف وسبب النهی انه افساد والله لا یحب المفسدین ولانه اذا اضاع ماله تعرض لما فی ایدی الناس واما عقوق الامهات فحرام وهو من الکبائر باجماع العلماء وقد تظاهرت الاحادیث الصحیحة علی عدة من الکبائر وکذلك عقوق الآباء من الکبائر وانما اقتصر هنا علی الامهات لان حرمتهن آکد من حرمة الآباء ولهذا قال صلی الله علیه وسلم حین قال له السائل من ابر قال امك ثم امك ثم امك ثلاثا ثم قال فی الرابعة ثم اباك ولان اکثر العقوق یقع للامهات ویطمع الاولاد فیهن وقد سبق بیان حقیقة العقوق وما یتعلق به فی کتاب الایمان واما وأد البنات بالهمز فهو دفنهن فی حیوتهن فیمتن تحت التراب وهو من کبائر الموبقات لانه قتل نفس بغیر حق ویتضمن ایضا قطیعة الرحم وانما اقتصر علی البنات لانه المعتاد الذی کانت الجاهلیة تفعله واما قوله ومنعا وهات وفی الروایة الاخری ولاوهات وهو بکسر التاء من هات ومعنی الحدیث انه نهی ان یمنع الرجل ما توجه علیه من الحقوق او یطلب ما لا یستحقه وفی قوله صلی الله علیه وسلم حرم ثلاثا وکره ثلاثا دلیل علی ان الکراهة فی هذه الثلاثة الاخیرة للتنزیه لا للتحریم والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ان الله حرم ثلاثا ونهی عن ثلاث حرم عقوق الوالد ووأد البنات ولاوهات ونهی عن ثلاث قیل وقال وکثرة السوال واضاعة المال) هذا الحدیث دلیل لمن یقول ان النهی لا یقتضی التحریم والمشهور انه یقتضی التحریم وهو الاصح ویجاب عن هذا بانه خرج بدلیل آخر وقوله فی اسناد هذا الحدیث عن خالد الحذاء عن ابن اشوع عن الشعبی عن کاتب المغیرة بن شعبة عن المغیرة هذا الحدیث فیه اربعة تابعیون یروی بعضهم عن بعض وهم خالد وسعید بن عمرو بن اشوع وهو تابعی سمع یزید بن سلمة الجعفی الصحابی التابعی الثالث الشعبی والرابع کاتب المغیرة وهو وراد (قوله کتب المغیرة الی معویة سلام علیك اما بعد) فیه استحباب المکاتبة علی هذا الوجه فیبدأ بسلام علیك کما کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی هرقل السلام علی من اتبع الهدی

باب بیان اجر الحاکم اذا اجتهد فاصاب او اخطأ

(قوله عن یزید بن عبد الله بن اسامة بن الهاد عن محمد بن ابراهیم عن بسر بن سعید عن ابی قیس مولی عمرو ابن العاص عن عمرو بن العاص) هذا الاسناد فیه اربعة تابعیون بعضهم عن بعض وهم یزید فمن بعده (قوله صلی الله علیه وسلم اذا حکم الحاکم فاجتهد ثم اصاب فله اجران واذا حکم فاجتهد ثم اخطأ فله اجر) قال العلماء اجمع المسلمون علی ان هذا الحدیث فی حاکم عالم اهل للحکم فان اصاب فله اجران اجر باجتهاده واجر باصابته وان اخطأ فله اجر باجتهاده وفی الحدیث محذوف تقدیره اذا اراد الحاکم فاجتهد قالوا فاما من لیس باهل للحکم فلا یحل له الحکم فان حکم فلا اجر له بل هو آثم ولا ینفذ حکمه سواء وافق الحق ام لا لان اصابته اتفاقیة لیست صادرة عن اصل شرعی فهو عاص فی جمیع احکامه سواء وافق الصواب ام لا وهی مردودة کلها ولا یعذر فی شئ من ذلك وقد جاء فی الحدیث فی السنن القضاة ثلثة قاض فی الجنة واثنان فی النار قاض عرف الحق فقضی به فهو فی الجنة وقاض عرف الحق فقضی بخلافه فهو فی النار وقاض قضی علی جهل فهو فی النار وقد اختلف العلماء فی ان کل مجتهد مصیب ام المصیب واحد وهو من وافق الحکم الذی عند الله تعالی والآخر مخطئ لا اثم علیه لعذره والاصح عند الشافعی واصحابه ان المصیب واحد وقد احتجت الطائفتان بهذا الحدیث واما الاولون القائلون کل مجتهد مصیب فقالوا قد جعل للمخطئ اجر فلو لا اصابته لم یکن له اجر واما الآخرون فقالوا سماه مخطئا ولو کان مصیبا لم یسمه مخطئا واما الاجر فانه حصل له علی تعبه فی الاجتهاد قال الاولون انما سماه مخطئا لانه محمول علی من اخطأ النص او اجتهد فیما لا یسوغ فیه الاجتهاد کالمجمع علیه وغیره وهذا الاختلاف انما هو فی الاجتهاد فی الفروع فاما اصول التوحید فالمصیب فیها واحد باجماع من یعتد به ولم یخالف الا عبد الله بن الحسن العنبری وداود الظاهری فصوبا المجتهدین فی ذلك ایضا قال العلماء الظاهر انهما

باب کراهة قضاء القاضی وهو غضبان

اراد المجتهدین من المسلمین دون الکفار والله اعلم باب کراهة قضاء القاضی وهو غضبان

قال کتب ابی وکتبت لہ الی عبید اللہ بن ابی بکرۃ وھو قاضی سجستان ان لا تحکم بین اثنین وانت غضبان فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحکم احد بین اثنین وھو غضبان **وحدثناہ** یحیی بن یحیی قال انا ھشیم ح قال وحدثنا شیبان بن فروخ قال نا حماد بن سلمۃ ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا وکیع عن سفیان ح قال وثنا محمد بن المثنی قال حدثنا محمد بن جعفر ح قال وثنا عبید اللہ بن معاذ قال نا ابی کلاھما عن شعبۃ ح قال وثنا ابو کریب قال نا حسین بن علی عن زائدۃ کل ھؤلاء عن عبد الملک بن عمیر عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابی عوانۃ **حدثنا** ابو جعفر محمد بن الصباح و عبد اللہ بن عون الھلالی جمیعا عن ابراھیم بن سعد قال ابن الصباح نا ابراھیم بن سعد بن ابراھیم بن عبد الرحمن بن عوف قال نا ابی عن القاسم بن محمد عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد **حدثنا** اسحاق بن ابراھیم وعبد بن حمید جمیعا عن ابی عامر قال عبد نا عبد الملک بن عمرو قال نا عبد اللہ بن جعفر الزھری عن سعد بن ابراھیم قال سالت القاسم بن محمد عن رجل لہ ثلاث مساکن فاوصی بثلث کل مسکن منھا قال یجمع ذلک کلہ فی مسکن واحد ثم قال اخبرتنی عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن عبد اللہ بن ابی بکر عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان عن ابن ابی عمرۃ الانصاری عن زید بن خالد الجھنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الشھداء الذی یاتی بشھادتہ قبل ان یسالھا **حدثنی** زھیر بن حرب قال نا شبابۃ قال ثنی ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما امرأتان معھما ابناھما جاء الذئب فذھب بابن احدیھما فقالت ھذہ لصاحبتھا انما ذھب بابنک انت وقالت الاخری انما ذھب بابنک فتحاکمتا الی داود علیہ الصلوۃ والسلام فقضی بہ للکبری فخرجتا علی سلیمان بن داود علیھما الصلوۃ والسلام فاخبرتاہ فقال ائتونی بالسکین اشقہ بینکما فقالت الصغری لا یرحمک اللہ ھو ابنھا فقضی بہ للصغری قال قال ابو ھریرۃ واللہ ان سمعت بالسکین قط الا یومئذ ما کنا نقول الا المدیۃ **وحدثنیہ** سوید بن سعید قال حدثنی حفص یعنی ابن میسرۃ الصنعانی عن موسی بن عقبۃ ح قال وحدثنا امیۃ بن بسطام قال نا یزید بن زریع قال نا روح وھو ابن القاسم عن محمد بن عجلان جمیعا عن ابی الزناد بھذا الاسناد مثل معنی حدیث ورقاء **وحدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ

(قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحکم احد بین اثنین وھو غضبان) فیہ النھی عن القضاء فی حال الغضب قال العلماء ویلتحق بالغضب کل حال یخرج الحاکم فیھا عن سداد النظر واستقامۃ الحال کالشبع المفرط والجوع المقلق والھم والفرح البالغ ومدافعۃ الحدیث وتعلق القلب بامر ونحو ذلک وکل ھذہ الاحوال یکرہ لہ القضاء فیھا خوفا من الغلط فان قضی فیھا صح قضاؤہ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی شراج الحرۃ فی مثل ھذا الحال وقال فی اللفظ مالک ولھا الی آخرہ وکان فی حال الغضب واللہ اعلم **باب نقض الاحکام الباطلۃ ورد محدثات الامور** (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد وفی الروایۃ الثانیۃ من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد) قال اھل العربیۃ الرد ھنا بمعنی المردود ومعناہ فھو باطل غیر معتد بہ ھذا الحدیث قاعدۃ عظیمۃ من قواعد الاسلام وھو من جوامع کلمہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ صریح فی رد کل البدع والمخترعات وفی الروایۃ الثانیۃ زیادۃ وھی انہ قد یعاند بعض الفاعلین فی بدعۃ سبق الیھا فاذا احتج علیہ بالروایۃ الاولی یقول انا ما احدثت شیئا یحتج علیہ بالثانیۃ التی فیھا التصریح برد کل المحدثات سواء احدثھا الفاعل او سبق باحداثھا وفی ھذا الحدیث دلیل لمن یقول من الاصولیین ان النھی یقتضی الفساد ومن قال لا یقتضی الفساد یقول ھذا خبر واحد فلا یکفی فی اثبات ھذہ القاعدۃ المھمۃ وھذا جواب فاسد وھذا الحدیث مما ینبغی حفظہ واستعمالہ فی ابطال المنکرات واشاعۃ الاستدلال

باب بیان خیر الشھود

(قولہ فی اسناد حدیث الباب حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن عبد اللہ بن ابی بکر عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان عن ابن ابی عمرۃ الانصاری عن زید بن خالد الجھنی ھذا الحدیث فیہ اربعۃ تابعیون بعضھم عن بعض وھم عبد اللہ وابوہ عبد اللہ بن عمرو بن عثمان وابن ابی عمرۃ واسم ابن ابی عمرۃ عبد الرحمن بن عمرو بن محصن الانصاری (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الشھداء الذی یاتی بشھادتہ قبل ان یسالھا) وفی المراد بھذا الحدیث تاویلان اصحھما واشھرھما تاویل مالک واصحاب الشافعی انہ محمول علی من عندہ شھادۃ لانسان بحق ولا یعلم ذلک الانسان انہ شاھد فیاتی الیہ فیخبرہ بانہ شاھد لہ والثانی انہ محمول علی شھادۃ الحسبۃ وذلک فی غیر حقوق الآدمیین المختصۃ بھم فیما تقبل فیہ شھادۃ الحسبۃ الطلاق والعتق والوقف والوصایا العامۃ والحدود ونحو ذلک فمن علم شیئا من ھذا النوع وجب علیہ رفعہ الی القاضی واعلامہ بہ والشھادۃ قال اللہ تعالی واقیموا الشھادۃ للہ وکذا فی النوع الاول یلزم من عندہ شھادۃ الانسان لا یعلمھا ان یعلمہ ایاھا لانھا امانۃ لہ عندہ وحکی تاویل ثالث انہ محمول علی المجاز والمبالغۃ فی اداء الشھادۃ بعد طلبھا لا قبلہ کما یقال الجواد یعطی قبل السوال ای یعطی سریعا عقب السوال من غیر توقف قال العلماء ولیس فی ھذا الحدیث مناقضۃ للحدیث الآخر فی ذم من یاتی بالشھادۃ قبل ان یستشھد فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یشھدون ولا یستشھدون وقد تاول العلماء ھذا تاویلات اصحھا تاویل اصحابنا انہ محمول علی من معہ شھادۃ لآدمی عالم بھا فیاتی فیشھد بھا قبل ان تطلب منہ والثانی انہ محمول علی شاھد الزور فیشھد بما لا اصل لہ ولم یستشھد والثالث انہ محمول علی من ینتصب شاھدا ولیس ھو من اھل الشھادۃ والرابع انہ محمول علی من یشھد لقوم بالجنۃ او بالنار من غیر توقف وھذا ضعیف واللہ اعلم **باب استحباب اصلاح الحاکم بین الخصمین**

اختلاف المجتھدین فیہ حدیث ابی ھریرۃ فی قضاء داود وسلیمان صلی اللہ علیھما وسلم فی الولدین اللذین اخذ الذئب احدھما فتنازعتہ امھما فقضی بہ داود للکبری فلما مر بسلیمان قال اقطعہ بینکما نصفین فاعترفت بہ الصغری للکبری بعد ان قالت الکبری اقطعہ فاستدل سلیمان بشفقۃ الصغری علی انھا امہ واما الکبری فما کرھت ذلک بل ارادتہ لتشارکھا صاحبتھا فی المصیبۃ بفقد ولدھا قال العلماء یحتمل ان داود صلی اللہ علیہ وسلم قضی بہ للکبری لشبھۃ رآہ فیھما او انہ کان فی شریعتہ الترجیح بالکبر او لکونہ کان فی یدھا وکان ذلک مرجحا فی شرعہ واما سلیمان فتوصل بطریق من الحیلۃ والملاطفۃ الی معرفۃ باطن القضیۃ فاوھمھما انہ یرید قطعہ لیعرف من یشق علیھا قطعہ فتکون ھی امہ فلما ارادت الکبری قطعہ عرف انھا لیست امہ فلما قالت الصغری ما قالت عرف انھا امہ ولم یکن مرادہ انہ یقطعہ حقیقۃ وانما اراد اختبار شفقتھا للتمییز لہ الام فلما تمیزت بما ذکرت عرفھا ولعلہ استقر الکبری فاقرت بعد ذلک للصغری فحکم للصغری بالاقرار لا بمجرد الشفقۃ المذکورۃ قال العلماء ومثل ھذا یفعلہ الحکام لیتوصلوا الی حقیقۃ الصواب بحیث اذا انفرد ذلک لم یتعلق بہ حکم فان قیل کیف حکم سلیمان بعد حکم داود فی القضیۃ الواحدۃ ونقض حکمہ والمجتھد لا ینقض حکم المجتھد فالجواب من اوجہ مذکورۃ احدھا ان داود لم یکن جزم بالحکم والثانی ان یکون ذلک فتوی من داود لا حکما والثالث لعلہ کان فی شرعھم فسخ الحکم اذا رفعہ الخصم الی حاکم آخر یری خلافہ والرابع ان سلیمان فعل ذلک حیلۃ الی اظھار الحق وظھور الصدق فلما اقرت بہ الکبری عمل باقرارھا وان کان بعد الحکم کما اذا اعترف المحکوم لہ بعد الحکم ان الحق ھنا لخصمہ (قولہ فقالت الصغری لا یرحمک اللہ ھو ابنھا) ومعناہ لا تشفقہ وتم الکلام ثم استانفت فقالت یرحمک اللہ ھو ابنھا قال علماء ویستحب ان یقال فی مثل ھذا بالواو فیقال لا ویرحمک اللہ (قولہ السکین والمدیۃ) اما المدیۃ فبضم المیم وکسرھا وفتحھا سمیت بہ لانھا تقطع مدی حیوۃ الحیوان والسکین یذکر ویؤنث لغتان ویقال ایضا سکینۃ لانھا تسکن حرکۃ

كتاب اللقطة

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى رجل من رجل عقارا له فوجد الرجل الذى اشترى العقار فى عقاره جرة فيها ذهب فقال له الذى اشترى العقار خذ ذهبك منى انما اشتريت منك الارض ولم ابتع منك الذهب فقال الذى شرى الارض انما بعتك الارض وما فيها قال فتحاكما الى رجل فقال الذى تحاكما اليه الكما ولد فقال احدهما لى غلام وقال الآخر لى جارية قال انكحوا الغلام الجارية وانفقوه على انفسكما منه وتصدقا **حدثنا** يحيى بن يحيى التميمى قال قرأت على مالك عن ربيعة بن ابى عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهنى انه قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه فسأله عن اللقطة فقال اعرف عفاصها ووكاءها ثم عرفها سنة فان جاء صاحبها والا فشأنك بها قال فضالة الغنم قال لك او لاخيك او للذئب قال فضالة الابل قال مالك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتأكل الشجر حتى يلقاها ربها قال يحيى احسب قرأت عفاصها **وحدثنا** يحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قال ابن حجر انا وقال الآخران نا اسمعيل وهو ابن جعفر عن ربيعة بن ابى عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهنى ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه عن اللقطة فقال عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها فان جاء ربها فادها اليه فقال يا رسول الله فضالة الغنم قال خذها فانما هى لك او لاخيك او للذئب قال يا رسول الله فضالة الابل قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمرت وجنتاه او احمر وجهه ثم قال مالك ولها معها حذاؤها وسقاؤها حتى يلقاها ربها **حدثنى** ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنى سفيان الثورى ومالك وعمرو بن الحارث وغيرهم ان ربيعة ابن ابى عبد الرحمن حدثهم بهذا الاسناد مثل حديث مالك غير انه زاد قال اتى رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه فسأله

حديث الرجل الذى باع العقار فوجد المشترى فيه جرة ذهب فتنازعا فاصلح بينهما رجل على ان يزوج احدهما ابنة الآخر وينفقا ويتصدقا منه فيه فضل الاصلاح بين المتنازعين وان القاضى يستحب له الاصلاح بين المتنازعين كما يستحب لغيره وقوله صلى الله عليه وسلم اشترى رجل عقارا هو الارض وما يتصل بها وحقيقة العقار الاصل سمى بذلك من العقر بضم العين وفتحها وهو الاصل ومنه عقر الدار بالضم والفتح (قوله صلى الله عليه وسلم فقال الذى شرى الارض انما بعتك الارض وما فيها) هكذا هو فى اكثر النسخ شرى بغير الف وفى بعضها اشترى بالالف قال العلماء الاول اصح وشرى هنا بمعنى باع كما فى قوله تعالى وشروه بثمن بخس ولهذا قال فقال الذى شرى الارض انما بعتك والله اعلم كتاب اللقطة هى بفتح القاف على اللغة المشهورة التى قالها الجمهور واللغة الثانية لقطة باسكانها والثالثة لقاطة بضم اللام والرابعة لقط بفتح اللام والقاف (قوله جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فسأله عن اللقطة فقال اعرف عفاصها ووكاءها ثم عرفها سنة فان جاء صاحبها والا فشأنك بها قال فضالة الغنم قال لك او لاخيك او للذئب قال فضالة الابل قال مالك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتأكل الشجر حتى يلقاها ربها وفى الرواية الثانية عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها فان جاء ربها فادها اليه) قال الازهرى وغيره لا يقع اسم الضالة الا على الحيوان يقال ضل الانسان والبعير وغيرهما من الحيوان وهى الضوال واما الامتعة وما سوى الحيوان فيقال لها لقطة ولا يقال ضالة قال الازهرى وغيره يقال للضوال الهوامى والهوامى واحدتها هامية وهافية وهمت وهفت وهفلت اذا ذهبت على وجهها بلا راع وقوله صلى الله عليه وسلم اعرف عفاصها معناه تعرف لتعلم صدق واصفها من كذبه لئلا تختلط بماله وتشتبه واما العفاص فبكسر العين وبالفاء والصاد المهملة وهو الوعاء الذى تكون فيه النفقة جلدا كان او غيره ويطلق العفاص ايضا على الجلد الذى يكون على راس القارورة لانه كالوعاء له فاما الذى يدخل فى فم القارورة من خشب او جلد او خرقة مجموعة ونحو ذلك فهو الصمام بكسر الصاد يقال عفصتها عفصا اذا شددت العفاص عليها واعفصتها اعفاصا اذا جعلت لها عفاصا واما الوكاء فهو الخيط الذى يشد به الوعاء يقال اوكيته ايكاء فهو موكا بلا همز (قوله صلى الله عليه وسلم فشأنك بها) هو بنصب النون واما قوله صلى الله عليه وسلم معها سقاؤها فمعناه انه تقوى على ورود المياه وتشرب فى اليوم الواحد وتملأ الكرش بحيث يكفيها الايام واما حذاؤها فبالمد وهو اخفاف لانها تقوى بها على السير وقطع المفاوز وفى هذا الحديث جواز قول رب المال ورب المتاع ورب الماشية بمعنى صاحبها الآدمى وهذا هو الصحيح الذى عليه جماهير العلماء وتمنع من كره اضافته الى المال والروح دون المال والدار ونحوه وهذا غلط لقوله صلى الله عليه وسلم فان جاء ربها فادها اليه وحتى يلقاها ربها وفى حديث عمر رضى الله عنه وادخل رب الصريمة والغنيمة ونظائر ذلك كثيرة والله اعلم واما قوله صلى الله عليه وسلم ثم عرفها سنة فمعناه اذا اخذتها فعرفها سنة فاما الاخذ فهل هو واجب ام مستحب فيه مذاهب ومختصر ما ذكره اصحابنا ثلثة اقوال اصحها عندهم يستحب ولا يجب والثانى يجب والثالث ان كانت اللقطة فى موضع يامن عليها اذا تركها استحب الاخذ والا وجب واما تعريف سنة فقد اجمع المسلمون على وجوبه اذا كانت اللقطة ليست تافهة ولا فى معنى التافهة ولم يرد حفظها على صاحبها بل اراد تملكها فلا بد من تعريفها سنة بالاجماع فاما اذا لم يرد تملكها بل اراد حفظها على صاحبها فهل يلزمه التعريف فيه وجهان لاصحابنا احدهما لا يلزمه بل ان جاء صاحبها والا دام حفظها والثانى وهو الاصح ان يلزمه التعريف لئلا تضيع على صاحبها فانه لا يعلم اين هى حتى يطلبها فوجب تعريفها واما الشئ الحقير فيجب تعريفه زمنا يظن ان فاقده لا يطلبه فى العادة اكثر من ذلك الزمان قال اصحابنا والتعريف ان ينشدها فى الموضع الذى وجدها فيه وفى الاسواق وابواب المساجد ومواضع اجتماع الناس فيقول من ضاع منه شئ من ضاع منه حيوان من ضاع منه دراهم ونحو ذلك ويكرر ذلك بحسب العادة قال اصحابنا فيعرفها اولا فى كل يوم ثم فى الاسبوع ثم فى اكثر منه والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم فان جاء صاحبها والا فشأنك بها) معناه ان جاء صاحبها فادفعها اليه والا فهو لك ان تتملكها قال اصحابنا اذا عرفها فجاء صاحبها فى اثناء مدة التعريف او بعد انقضائها وقبل ان يتملكها الملتقط فاثبت انه صاحبها اخذها بزيادتها المتصلة والمنفصلة فالمتصلة كالسمن فى الحيوان وتعليم صنعة ونحو ذلك والمنفصلة كالولد واللبن والصوف واكساب العبد ونحو ذلك واما ان جاء من يدعيها ولم يثبت ذلك فان لم يصدقه الملتقط لم يجز له دفعها اليه وان صدقه جاز له الدفع اليه ولا يلزمه متى يقيم البينة هذا كله اذا جاء قبل ان يتملكها الملتقط فاما اذا عرفها سنة ولم يجد صاحبها فله ان يديم حفظها لصاحبها وله ان يتملكها سواء كان غنيا او فقيرا فان اراد تملكها فمتى يملكها فيه وجهان لاصحابنا اصحهما لا يملكها حتى يتلفظ بالتملك بان يقول تملكتها او اخترت تملكها والثانى لا يملكها الا بالتصرف فيها بالبيع ونحوه والثالث يكفيه نية التملك ولا يحتاج الى لفظ والرابع يملك بمجرد مضى السنة فاذا تملكها ولم يظهر لها صاحب فلا شئ عليه بل هو كسب من اكسابه لا مطالبة عليه به فى الآخرة وان جاء صاحبها بعد تملكها اخذها بزيادتها المتصلة دون المنفصلة فان كانت قد تلفت بعد التملك لزم الملتقط بدلها عندنا وعند الجمهور وقال داود لا يلزمه والله اعلم (قوله فضالة الغنم قال لك او لاخيك او للذئب) معناه الاذن فى اخذها بخلاف الابل وفرق صلى الله عليه وسلم بينها وبين الفرق بان الابل مستغنية عن من يحفظها لاستقلالها بحذائها وسقائها وورودها الماء والشجر وامتناعها من الذئاب وغيرها من صغار السباع والغنم بخلاف ذلك فلك ان تاخذها لانها معرضة للذئب وضعيفة من الاستقلال فهى مترددة بين ان تاخذها انت او صاحبها او اخوك المسلم الذى يمر بها او الذئب فلهذا جاز اخذها دون الابل ثم اذا اخذها وعرفها سنة واكلها ثم جاء صاحبها لزمته غرامتها عندنا وعند ابى حنيفة رضى وقال مالك لا تلزمه غرامتها لان النبى صلى الله عليه وسلم لم يذكر الغرامة واحتج اصحابنا بقوله صلى الله عليه وسلم فى الرواية الاخرى فان جاء صاحبها فاعطها اياه واجابوا عن دليل مالك بانه لم يذكر فى هذه الرواية الغرامة ولا نفاها وقد عرف وجوبها بدليل آخر (قوله صلى الله عليه وسلم

عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها) هذا ربما اوهم ان معرفة الوكاء والعفاص تتاخر على تعريفها سنة وباقى الروايات صريحة فى تقديم المعرفة

عن اللقطة وقال قال عمرو فی الحدیث فاذا المریات لها طالب فاستنفقها **وحدثنی** احمد بن عثمان بن حکیم الاودی قال نا خالد بن مخلد قال حدثنی
سلیمان وهو ابن بلال عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن یزید مولی المنبعث قال سمعت زید بن خالد الجهنی یقول اتی رجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر نحو حدیث
اسمعیل بن جعفر غیر انه قال فاحمار وجهه وجبینه وغضب وزاد بعد قوله ثم عرفها سنة فان لم یجئ صاحبها کانت ودیعة عندك **وحدثنا** عبد الله بن مسلمة بن
قعنب قال نا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحیی بن سعید عن یزید مولی المنبعث انه سمع زید بن خالد الجهنی صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سئل رسول الله صلی الله علیه
وسلم عن اللقطة الذهب او الورق فقال اعرف وکاءها وعفاصها ثم عرفها سنة فان لم تعرف فاستنفقها ولتکن ودیعة عندك فان جاء طالبها یوما من الدهر
فادها الیه وسأله عن ضالة الابل فقال مالك ولها دعها فان معها حذاءها وسقاءها ترد الماء وتاکل الشجر حتی یجدها ربها وسأله عن الشاة فقال خذها
فانما هی لك او لاخیك او للذئب **حدثنی** اسحاق بن منصور قال نا حبان بن هلال قال نا حماد بن سلمة قال حدثنی یحیی بن سعید وربیعة الرأی بن ابی عبد الرحمن
عن یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد الجهنی ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن ضالة الابل زاد ربیعة فغضب حتی احمرت وجنتاه واقتص الحدیث بنحو
حدیثهم وزاد فان جاء صاحبها فعرف عفاصها وعددها ووکاءها فاعطها ایاه والا فهی لك **وحدثنی** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال اخبرنی عبد الله
ابن وهب قال حدثنی الضحاك بن عثمان عن ابی النضر عن بسر بن سعید عن زید بن خالد الجهنی قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اللقطة فقال
عرفها سنة فان لم تعترف فاعرف عفاصها ووکاءها ثم کلها فان جاء صاحبها فادها الیه **وحدثنیه** اسحاق بن منصور قال انا ابو بکر الحنفی قال نا
الضحاك بن عثمان بهذا الاسناد وقال فی الحدیث فان اعترفت فادها والا فاعرف عفاصها ووکاءها ووعاءها وعددها **وحدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد
ابن جعفر قال نا شعبة ح قال وحدثنی ابو بکر بن نافع واللفظ له قال نا غندر قال نا شعبة عن سلمة بن کهیل قال سمعت سوید بن غفلة قال خرجت انا
وزید بن صوحان وسلمان بن ربیعة غازین فوجدت سوطا فاخذته فقالا لی دعه فقلت لا ولکن اعرفه فان جاء صاحبه والا استمتعت به قال فابیت علیهما
فلما رجعنا من غزاتنا قضی لی انی حججت فاتیت المدینة فلقیت ابی بن کعب فاخبرته بشان السوط وبقولهما فقال انی وجدت صرة فیها مائة دینار علی عهد
رسول الله صلی الله علیه فاتیت بها رسول الله صلی الله علیه فقال عرفها حولا قال فعرفتها فلم اجد من یعرفها ثم اتیته فقال عرفها حولا فلم اجد من یعرفها ثم
اتیته فقال عرفها حولا فلم اجد من یعرفها فقال احفظ عددها ووعاءها ووکاءها فان جاء صاحبها والا فاستمتع بها فاستمتعت بها فلقیته بعد ذلك بمکة فقال
لا ادری بثلاثة احوال او حول واحد **وحدثنی** عبد الرحمن بن بشر العبدی قال نا بهز قال نا شعبة قال اخبرنی سلمة بن کهیل او اخبر القوم وانا فیهم قال
سمعت سوید بن غفلة قال خرجت مع زید بن صوحان وسلمان بن ربیعة فوجدت سوطا واقتص الحدیث بمثله الی قوله فاستمتعت بها قال شعبة
فسمعته بعد عشر سنین یقول عرفها عاما واحدا **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا جریر عن الاعمش ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع ح قال و
حدثنا ابن نمیر قال نا ابی جمیعا عن سفیان ح قال وحدثنی محمد بن حاتم قال نا عبد الله بن جعفر الرقی قالا نا عبید الله یعنی ابن عمر عن زید بن ابی انیسة ح
قال وحدثنی عبد الرحمن بن بشر قال نا بهز قال نا حماد بن سلمة کل هؤلاء عن سلمة بن کهیل بهذا الاسناد نحو حدیث شعبة وفی حدیثهم جمیعا ثلاثة
احوال الا حماد بن سلمة فان فی حدیثه عامین او ثلاثة وفی حدیث سفیان وزید بن ابی انیسة وحماد بن سلمة فان جاء احد یخبرك بعددها
ووعاءها ووکاءها فاعطها ایاه وزاد سفیان فی روایة وکیع والا فهی کسبیل مالك وفی روایة ابن نمیر والا فاستمتع بها **وحدثنی** ابو الطاهر ویونس بن

علی التعریف فیجاب عن هذه الروایة ان هذه معرفة اخری ویکون ماموروا بمعرفتین فیعرفها اول ما یلتقطها حتی یعلم صدق واصفها اذا وصفها ولئلا تختلط وتشتبه فاذا عرفها سنة واراد
تملکها استحب له ان یتعرفها ایضا مرة اخری تعرفا وافیا محققا لیعلم قدرها وصفتها فیردها الی صاحبها اذا جاء بعد تملکها وتلفها ومعنی استنفق بها تملکها ثم انفقها علی نفسك (قوله فغضب رسول
الله صلی الله علیه وسلم حتی احمرت وجنتاه او احمر وجهه ثم قال ما لك ولها) الوجنتان بفتح الواو وضمها وکسرها وفیها لغة رابعة اجنة بضم الهمزة وهی اللحم المرتفع من الخدین ویقال رجل موجن واوجن ای
عظیم الوجنة وجمعها وجنات وتجیء فیها اللغات المعروفة فی جمع قصعة وحجرة وکسرة وبابهن وفیه جواز الفتوی والحکم فی حال الغضب وانه نافذ لکن یکره ذلك فی حقنا ولا یکره فی حق
النبی صلی الله علیه وسلم لانه لا یخاف علیه فی الغضب ما یخاف علینا والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ثم عرفها سنة فان لم یجئ صاحبها کانت ودیعة عندك وفی الروایة الثانیة ثم
عرفها سنة فان لم تعرف استنفقها ولتکن ودیعة عندك فان جاء طالبها یوما من الدهر فادها الیه) معناه تکون امانة عندك بعد السنة ما لم تتملکها فان تلفت بغیر تفریط فلا ضمان
علیك ولیس معناه منعه من تملکها بل له تملکها علی ما ذکرناه للاحادیث الباقیة الصریحة وهی قوله صلی الله علیه وسلم ثم استنفق بها فاستنفقها وقد اشار صلی الله علیه وسلم الی هذا فی الروایة
الثانیة بقوله فان لم تعرف استنفقها ولتکن ودیعة عندك ای لا ینقطع حق صاحبها بل متی جاء فادها الیه ان کانت باقیة والا فبدلها وهذا معنی قوله صلی الله علیه وسلم فان جاء طالبها
یوما من الدهر فادها الیه والمراد انه لا ینقطع حق صاحبها بالکلیة وقد نقل القاضی وغیره اجماع المسلمین علی انه اذا جاء صاحبها بعد التملك ضمنها المتملك الا دارا فاسقط الضمان والله
اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم فان جاء صاحبها فعرف عفاصها وعددها ووکاءها فاعطها ایاه والا فهی لك) فی هذا دلالة لمالك وغیره ممن یقول اذا جاء من وصف اللقطة بصفاتها وجب
دفعها الیه بلا بینة واصحابنا یقولون لا یجب دفعها الیه الا ببینة وبه قال ابو حنیفة واصحابه رحمهم الله تعالی ویتاولون هذا الحدیث علی ان المراد انه اذا صدقه جاز له الدفع الیه ولا یجب
فالامر بدفعها بمجرد تصدیقه لیس للوجوب والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم فی روایات حدیث زید بن خالد عرفها سنة) وفی حدیث ابی بن کعب انه صلی الله علیه وسلم امره بتعریفها ثلاث
سنین وفی روایة سنة واحدة وفی روایة ان الراوی شك قال لا ادری قال حول او ثلاثة احوال وفی روایة عامین او ثلاثة قال القاضی عیاض قیل فی الجمع بین الروایات قولان
احدهما ان یطرح الشك والزیادة ویکون المراد سنة فی روایة الشك وترد الزیادة لمخالفتها باقی الاحادیث والثانی انهما قضیتان فروایة زید فی التعریف سنة محمولة علی اقل
ما یجزی وروایة ابی بن کعب فی التعریف ثلاث سنین محمولة علی الورع وزیادة الفضیلة قال وقد اجمع العلماء علی الاکتفاء بتعریف سنة ولم یشترط احد تعریف ثلاثة اعوام
الا ما روی عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه ولعله لم یثبت عنه (قوله نهی عن لقطة الحاج) یعنی عن التقاطها للتملك واما التقاطها للحفظ فلا
منع منه وقد اوضح هذا صلی الله علیه وسلم فی قوله صلی الله علیه وسلم فی الحدیث الآخر ولا تحل لقطتها الا لمنشد ÷

قال وقال

ولکنی

ثلاث

واجن

حاشیہ تعلیقات من
لہ فاستنفق
بہا بدلیس
فی الاحمیۃ انما
ہو فی الصحیۃ
وہو اتم لیحصل
مرض فی الروایۃ
التی بعدہا ۱۲

عبد الاعلیٰ قالا نا عبد اللہ بن وھب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن بکیر بن عبد اللہ بن الاشج عن یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب عن عبد الرحمن بن عثمان التیمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لقطۃ الحاج **وحدثنی** ابو الطاھر و یونس بن عبد الاعلیٰ قالا نا عبد اللہ بن وھب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن بکیر بن سوادۃ عن ابی سالم الجیشانی عن زید بن خالد الجھنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اوی ضالۃ فھو ضال ما لم یعرفھا **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحلبن احد ماشیۃ احد الا باذنہ ایحب احدکم ان توتی مشربتہ فتکسر خزانتہ فینتقل طعامہ فانما تخزن لھم ضروع مواشیھم اطعمتھم فلا یحلبن احد ماشیۃ احد الا باذنہ **وحدثنا** قتیبۃ بن سعید و محمد بن رمح جمیعا عن اللیث بن سعد ح قال وحدثناہ ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا علی بن مسھر ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی کلاھما عن عبید اللہ ح قال وحدثنی ابو الربیع و ابو کامل قالا نا حماد ح قال وحدثنی زھیر بن حرب قال نا اسمٰعیل یعنی ابن علیۃ جمیعا عن ایوب ح قال وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان عن اسمٰعیل بن امیۃ ح قال وثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق عن معمر عن ایوب و ابن جریج عن موسیٰ کل ھؤلاء عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث مالک غیر ان فی حدیثھم جمیعا فینتقل الا اللیث بن سعد فان فی حدیثہ فینتقل طعامہ کروایۃ مالک **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال نا اللیث عن سعید بن ابی سعید عن ابی شریح العدوی انہ قال سمعت اذنای وابصرت عیناای حین تکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ قالوا وما جائزتہ یا رسول اللہ قال یومہ ولیلتہ والضیافۃ ثلاثۃ ایام فما کان وراء ذلک فھو صدقۃ علیہ وقال ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء قال نا وکیع قال نا عبد الحمید بن جعفر عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی شریح الخزاعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الضیافۃ ثلاثۃ ایام وجائزتہ یوم ولیلۃ ولا یحل لرجل مسلم ان یقیم عند اخیہ حتی یؤثمہ

باب تحریم حلب الماشیۃ بغیر اذن مالکھا عن انس

باب الضیافۃ ونحوھا

وقد سبقت المسئلۃ مبسوطۃ فی آخر کتاب الحج (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من اوی ضالۃ فھو ضال ما لم یعرفھا) ہذا دلیل للمذہب المختار انہ یلزمہ تعریف اللقطۃ مطلقا سواء اراد تملکھا او حفظھا علی صاحبھا وھذا ھو الصحیح وقد سبق بیان الخلاف فیہ ویجوز ان یکون المراد بالضالۃ ھنا ضالۃ الابل ونحوھا مما لا یجوز التقاطھا للتملک بل انما تلتقط للحفظ علی صاحبھا فیکون معناہ من اوی ضالۃ فھو ضال ما لم یعرفھا بدا ولا یتملکھا والمراد بالضال ھنا المفارق للصواب وفی جمیع احادیث الباب دلیل علی ان التقاط اللقطۃ وتملکھا لا یفتقر الی حکم حاکم ولا الی اذن السلطان وھذا مجمع علیہ وفیھا انہ لا فرق بین الغنی والفقیر وھذا مذھبنا ومذھب الجمھور واللہ اعلم باب تحریم حلب الماشیۃ بغیر اذن مالکھا (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحلبن احد ماشیۃ احد الا باذنہ ایحب احدکم ان توتی مشربتہ فتکسر خزانتہ فینتقل طعامہ فانما تخزن لھم ضروع مواشیھم اطعمتھم فلا یحلبن احد ماشیۃ احد الا باذنہ) وفی روایات فینتثل بالثاء المثلثۃ فی آخرہ بدل القاف ومعنی ینتثل ینثر کلہ ویرمی المشربۃ بفتح المیم وفی الراء لغتان الضم والفتح وھی کالغرفۃ یخزن فیھا الطعام وغیرہ ومعنی الحدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم شبہ اللبن فی الضرع بالطعام المخزون المحفوظ فی الخزانۃ فی انہ لا یحل اخذہ بغیر اذنہ وفی الحدیث فوائد منھا تحریم اخذ مال الانسان بغیر اذنہ والاکل منہ والتصرف فیہ وانہ لا فرق بین اللبن وغیرہ وسواء المحتاج وغیرہ الا المضطر الذی لا یجد میتۃ ویجد طعاما لغیرہ فیاکل الطعام للضرورۃ ویلزمہ بدلہ لمالکہ عندنا وعند الجمھور وقال بعض السلف وبعض المحدثین لا یلزمہ وھذا ضعیف فان وجد میتۃ وطعاما لغیرہ ففیہ خلاف مشھور للعلماء وفی مذھبنا الاصح عندنا اکل المیتۃ اما غیر المضطر اذا کان لہ ادلال علی صاحب اللبن او غیرہ من الطعام بحیث یعلم او یظن ان نفسہ تطیب باکلہ منہ بغیر اذنہ فلہ الاکل بغیر اذنہ وقد قدمنا بیان ھذا مرات واما شرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وھما قاصدان المدینۃ فی الھجرۃ من لبن غنم الراعی فقد قدمنا بیان وجھہ وانہ یحتمل انھما شرباہ ادلالا علی صاحبہ لانھما کانا یعرفانہ او انہ اذن للراعی ان یسقی منہ من مر بہ او انہ کان عرفھم اباحۃ ذلک او انہ مال حربی لا امان لہ واللہ اعلم وفی ھذا الحدیث ایضا اثبات القیاس والتمثیل فی المسائل وفیہ ان اللبن یسمی طعاما فیحنث بہ من حلف لا یتناول طعاما الا ان یکون لہ نیۃ تخرج اللبن وفیہ ان بیع لبن الشاۃ بشاۃ فی ضرعھا لبن باطل وبہ قال الشافعی ومالک والجمھور وجوزہ الاوزاعی واللہ اعلم باب الضیافۃ ونحوھا (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ قالوا وما جائزتہ یا رسول اللہ قال یومہ ولیلتہ والضیافۃ ثلاثۃ ایام فما کان وراء ذلک فھو صدقۃ علیہ وقال من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت وفی روایۃ الضیافۃ ثلاثۃ ایام وجائزتہ یوم ولیلۃ ولا یحل لرجل مسلم ان یقیم عند اخیہ حتی یؤثمہ قالوا یا رسول اللہ وکیف یؤثمہ قال یقیم عندہ ولا شیء لہ یقریہ بہ وفی روایۃ ان نزلتم بقوم فامروا لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا فان لم یفعلوا فخذوا منھم حق الضیف الذی ینبغی لھم) ھذہ الاحادیث متظاھرۃ علی الامر بالضیافۃ والاھتمام بھا وعظیم موقعھا وقد اجمع المسلمون علی الضیافۃ وانھا من متاکدات الاسلام ثم قال الشافعی ومالک وابو حنیفۃ رحمھم اللہ تعالی والجمھور ھی سنۃ لیست بواجبۃ وقال اللیث واحمد ھی واجبۃ یوما ولیلۃ قال احمد ھی واجبۃ یوما ولیلۃ علی اھل البادیۃ واھل القری دون اھل المدن وتاول الجمھور ھذہ الاحادیث واشباھھا علی الاستحباب ومکارم الاخلاق وتاکد حق الضیف کحدیث غسل الجمعۃ واجب علی کل محتلم ای متاکد الاستحباب وتاولھا الخطابی وغیرہ علی المضطر واللہ اعلم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوما ولیلۃ والضیافۃ ثلاثۃ ایام) قال العلماء معناہ الاھتمام بہ فی الیوم واللیلۃ واتحافہ بما یمکن من بر والطاف واما فی الیوم الثانی والثالث فیطعمہ ما تیسر ولا یزید علی عادتہ واما ما کان بعد الثالثۃ فھو صدقۃ ومعروف ان شاء فعل وان شاء ترک قالوا وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یحل لہ ان یقیم عندہ حتی یؤثمہ معناہ لا یحل للضیف ان یقیم عندہ بعد الثلث حتی یوقعہ فی الاثم لانہ قد یغتابہ لطول مقامہ او یعرض لہ بما یوذیہ او یظن بہ ما لا یجوز وقد قال اللہ تعالی اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم وھذا کلہ محمول علی ما اذا اقام بعد الثلث من غیر استدعاء من المضیف اما اذا استدعاہ وطلب زیادۃ اقامتہ او علم او ظن انہ لا یکرہ اقامتہ فلا باس بالزیادۃ لان النھی انما کان لکونہ یؤثمہ وقد زال ھذا المعنی والحالۃ ھذہ فلو شک فی حال المضیف ھل تکرہ الزیادۃ ویلحقہ بھا حرج ام لا لم تحل الزیادۃ الا باذنہ لظاھر الحدیث واللہ اعلم واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت فقد سبق شرحہ مبسوطا فی کتاب الایمان وفیہ التصریح بانہ ینبغی للامساک عن الکلام الذی لیس فیہ خیر ولا شر لانہ مما لا یعنیہ ومن حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ ولانہ قد یجر الکلام المباح الی حرام وھذا موجود فی العادۃ وکثیر واللہ اعلم واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نزلتم بقوم فامروا لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا منھم فان لم یفعلوا فخذوا منھم حق الضیف الذی ینبغی لھم فقد حملہ اللیث واحمد علی ظاھرہ وتاولہ الجمھور علی اوجہ احدھا انہ محمول علی المضطرین فان ضیافتھم واجبۃ فاذا لم یضیفوھم فلھم ان یاخذوا حاجتھم من مال الممتنعین والثانی ان المراد ان لکم ان تاخذوا من اعراضھم بالسنتکم وتذکرون للناس لومھم وبخلھم والعیب علیھم وذمھم والثالث ان ھذا کان فی اول الاسلام وکانت المواساۃ واجبۃ فلما اتسع الاسلام نسخ ذلک ھکذا حکاہ القاضی وھو تاویل ضعیف او باطل لان ھذا الذی ادعاہ قائلہ لا یعرف والرابع انہ محمول علی من مر باھل الذمۃ الذین شرط علیھم ضیافۃ من یمر بھم من المسلمین وھذا ایضا ضعیف انما صار ھذا فی زمن عمر رضی اللہ عنہ واللہ اعلم (قولہ عن ابی شریح العدوی وفی الروایۃ الثانیۃ عن ابی شریح الخزاعی) ھو واحد یقال لہ العدوی والخزاعی والکعبی وقد

قالوا یارسول اللہ وکیف یؤثمہ قال یقیم عندہ ولا شیء لہ یقریہ بہ حدثناہ محمد بن المثنی قال نا ابوبکر یعنی الحنفی قال نا عبد الحمید بن جعفر قال ثنی سعید المقبری انہ سمع ابا شریح الخزاعی یقول سمعت اذنای وبصر عینی ووعاہ قلبی حین تکلم بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثل حدیث اللیث وذکر فیہ ولا یحل لاحدکم ان یقیم عند اخیہ حتی یؤثمہ بمثل ما فی حدیث وکیع حدثنا قتیبۃ بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر انہ قال قلنا یارسول اللہ انک تبعثنا فننزل بقوم فلا یقروننا فما تری فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نزلتم بقوم فامروا لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا فان لم یفعلوا فخذوا منہم حق الضیف الذی ینبغی لہم حدثنا شیبان بن فروخ قال نا ابو الاشہب عن ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن فی سفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل علی راحلۃ لہ قال فجعل یصرف بصرہ یمینا وشمالا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ فضل ظہر فلیعد بہ علی من لا ظہر لہ ومن کان لہ فضل من زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ قال فذکر من اصناف المال ما ذکر حتی رأینا انہ لا حق لاحد منا فی فضل حدثنی احمد ابن یوسف الازدی قال نا النضر یعنی ابن محمد الیمامی قال نا عکرمۃ وہو ابن عمار قال نا ایاس بن سلمۃ عن ابیہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فاصابنا جہد حتی ہممنا ان ننحر بعض ظہرنا فامرنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجمعنا ما زوادنا فبسطنا لہ نطعا فاجتمع زاد القوم علی النطع قال فتطاولت لاحزرہ کم ہو فحزرتہ کربضۃ العنز ونحن اربع عشرۃ مائۃ قال فاکلنا حتی شبعنا جمیعا ثم حشونا جربنا فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل من وضوء قال فجاء رجل باداوۃ فیہا نطفۃ فافرغہا فی قدح فتوضأنا کلنا ندغفقہ دغفقۃ اربع عشرۃ مائۃ قال ثم جاء بعد ثمانیۃ فقالوا ہل من طہور فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرغ الوضوء حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال نا سلیم بن اخضر عن ابن عون قال کتبت الی نافع اسالہ عن الدعاء قبل القتال قال فکتب الی انما کان ذلک فی اول الاسلام قد اغار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وہم غارون وانعامہم تسقی علی الماء فقتل مقاتلتہم وسبی سبیہم واصاب یومئذ قال یحیی احسبہ قال جویریۃ او البتۃ ابنۃ الحارث قال وحدثنی ہذا الحدیث عبد اللہ بن عمر وکان فی ذلک الجیش ٭٭٭

سبق بیانہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شیء لہ یقریہ) ہو بفتح اولہ وکذا قولہ فی الروایۃ الاخری فلا یقروننا بفتح اولہ یقال قریت الضیف اقریہ قری باب استحباب المواساۃ بفضول المال (قولہ بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر اذ جاء رجل علی راحلۃ فجعل یصرف بصرہ یمینا وشمالا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ فضل ظہر فلیعد بہ علی من لا ظہر لہ ومن کان معہ فضل زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ قال فذکر من اصناف المال ما ذکر حتی رأینا انہ لا حق لاحد منا فی فضل) اما قولہ فجعل یصرف بصرہ فہکذا وقع فی بعض النسخ وفی بعضہا یصرف فقط بحذف بصرہ وفی بعضہا یضرب بالضاد المعجمۃ والباء وفی روایۃ ابی داؤد وغیرہ یصرف راحلتہ فی ہذا الحدیث الحث علی الصدقۃ والجود والمواساۃ والاحسان الی الرفقۃ والاصحاب والاعتناء بمصالح الاصحاب وامر کبیر القوم اصحابہ بمواساۃ المحتاج وانہ یکتفی فی حاجۃ المحتاج بتعرضہ للعطاء وتعریضہ من غیر سوال وہذا معنی قولہ فجعل یصرف بصرہ ای متعرضا لشیء یدفع بہ حاجتہ وفیہ مواساۃ ابن السبیل والصدقۃ علیہ اذا کان محتاجا وان کان لہ راحلۃ وعلیہ ثیاب او کان موسرا فی وطنہ ولہذا یعطی من الزکوۃ فی ہذا الحال واللہ اعلم باب استحباب خلط الازواد اذا قلت والمواساۃ فیہا (قولہ خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فاصابنا جہد حتی ہممنا ان ننحر بعض ظہرنا فامرنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجمعنا ما زوادنا فبسطنا لہ نطعا فاجتمع زاد القوم علی النطع قال فتطاولت لاحزرہ کم ہو فحزرتہ کربضۃ العنز ونحن اربع عشرۃ مائۃ قال فاکلنا حتی شبعنا جمیعا ثم حشونا جربنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل من وضوء فجاء رجل باداوۃ فیہا نطفۃ فافرغہا فی قدح فتوضأنا کلنا ندغفقہ دغفقۃ اربع عشرۃ مائۃ قال ثم جاء بعد ثمانیۃ فقالوا ہل من طہور فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرغ الوضوء) اما قولہ جہد فبفتح الجیم وہو المشقۃ وقولہ ہمہمنا کذا ہو فی بعض النسخ او اکثرہا وفی بعضہا ازوادنا وفی بعضہا تزوادنا بفتح التاء وکسرہا وفی النطع لغات سبقت افصحہن کسر النون وفتح الطاء وقولہ کربضۃ العنز ای کمربضہا او کقدرہا وہی الربضۃ قال القاضی الروایۃ فیہ بفتح الراء وحکاہ ابن درید بکسرہا (قولہ حشونا جربنا) ہو بضم الراء واسکانہا جمع جراب بکسر الجیم علی المشہور ویقال بفتحہا (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل من وضوء) ای ماء یتوضأ بہ وہو بفتح الواو علی المشہور وحکی ضمہا وسبق بیانہ فی کتاب الطہارۃ (قولہ فیہا نطفۃ) ہو بضم النون ای قلیل من الماء (قولہ ندغفقہ دغفقۃ) ای نصبہ صبا شدیدا وفی ہذا الحدیث معجزتان ظاہرتان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہما تکثیر الطعام وتکثیر الماء ہذہ الکثرۃ الظاہرۃ قال المازری فی تحقیق المعجزۃ فی ہذا انہ کل ما اکل منہ جزء او شرب جزء خلق اللہ تعالی جزءا آخر بخلفہ قال ومعجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضربان احدہما القرآن وہو منقول تواترا والثانی مثل تکثیر الطعام والشراب ونحو ذلک ولک فیہ طریقان احدہما ان تقول تواترت علی المعنی کتواتر جود حاتم طی وحلم الاحنف بن قیس فانہ لا ینقل فی ذلک قصۃ بعینہا متواترۃ ولکن تکاثرت افرادہا بالاحاد حتی افاد مجموعہا تواتر الکرم والحلم وکذلک تواتر انخراق العادۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بغیر القرآن والطریق الثانی ان تقول اذا روی الصحابی مثل ہذا الامر العجیب واحال علی حضورہ فیہ مع سائر الصحابۃ وہم یسمعون روایتہ ودعواہ او بلغہم ذلک ولا ینکرون علیہ کان ذلک تصدیقا لہ یوجب العلم بصحتہ ما قال واللہ اعلم وفی ہذا الحدیث استحباب المواساۃ فی الزاد وجمعہ عند قلتہ وجواز اکل بعضہم مع بعض فی ہذہ الحالۃ ولیس ہذا من الربا فی شیء وانما ہو من نحو الاباحۃ وکل واحد مبیح لرفقتہ الاکل من طعامہ وسواء تحقق الانسان انہ اکل اکثر من حصتہ او دونہا او مثلہا فلا باس بہذا لکن یستحب لہ الایثار والتقلل لاسیما ان کان فی الطعام قلۃ واللہ اعلم کتاب الجہاد والسیر باب جواز الاغارۃ علی الکفار الذین بلغتہم دعوۃ الاسلام من غیر تقدم اعلام بالاغارۃ (قولہ حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال نا سلیم بن اخضر عن ابن عون قال کتبت الی نافع اسالہ عن الدعاء قبل القتال قال فکتب الی انما کان ذلک فی اول الاسلام قد اغار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وہم غارون وانعامہم تسقی علی الماء فقتل مقاتلتہم وسبی سبیہم واصاب یومئذ قال یحیی بن یحیی احسبہ قال جویریۃ او البتۃ ابنۃ الحرث وحدثنی ہذا الحدیث عبد اللہ بن عمر وکان فی ذلک الجیش قال وقال فی الرواۃ الاخری جویریۃ بنت الحرث ولم یشک) اما قولہ والبتۃ فمعناہ ان یحیی بن یحیی قال اصاب یومئذ بنت الحرث واظن شیخی سلیم بن اخضر سماہا لی فی روایۃ جویریۃ او اعلم ذلک واجزم بہ اما قولہ البتۃ وحاصلہ انہا جویریۃ فیما احفظہ انا ظنا واما علما وفی الروایۃ الثانیۃ قال ہی جویریۃ بنت الحرث بلا شک (قولہ وہم غارون) ہو بالغین المعجمۃ وتشدید الراء ای غافلون وفی ہذا الحدیث جواز الاغارۃ علی الکفار الذین بلغتہم الدعوۃ من غیر انذار بالاغارۃ وفی ہذہ المسئلۃ ثلثۃ مذاہب حکاہا المازری والقاضی احدہا یجب الانذار مطلقا قالہ مالک وغیرہ وہذا ضعیف والثانی لا یجب مطلقا وہذا اضعف منہ او باطل والثالث یجب ان لم تبلغہم الدعوۃ ولا یجب ان بلغتہم لکن یستحب وہذا ہو الصحیح وبہ قال نافع مولی ابن عمر والحسن البصری والثوری واللیث والشافعی وابو ثور وابن المنذر والجمہور قال ابن المنذر وہو قول اکثر اہل العلم وقد تظاہرت الاحادیث الصحیحۃ علی معناہ ومنہا ہذا الحدیث وحدیث قتل کعب بن الاشرف وحدیث قتل ابی الحقیق وفی ہذا الحدیث جواز استرقاق العرب لان بنی المصطلق عرب من خزاعۃ وہذا قول الشافعی فی الجدید وہو الصحیح وقال مالک وجمہور اصحابہ وابو حنیفۃ والاوزاعی وجمہور العلماء وقال جماعۃ من العلماء لا یسترقون

حدثنا محمد بن المثنى قال نا ابن ابی عدی عن ابن عون بهذا الاسناد مثله وقال جویریة بنت الحارث ولم یشك ح حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع بن الجراح عن سفیان ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا یحیی بن آدم قال نا سفیان قال املاه علینا املاء ح قال وحدثنی عبد الله بن هاشم واللفظ له قال ثنی عبد الرحمن یعنی ابن مهدی قال نا سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا امّر امیرا علی جیش او سریة اوصاه فی خاصته بتقوی الله عز وجل ومن معه من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا باسم الله فی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا لقیت عدوك من المشرکین فادعهم الی ثلث خصال او خلال فایتهن ما اجابوك فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی الاسلام فان اجابوك فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی التحول من دارهم الی دار المهاجرین واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فلهم ما للمهاجرین وعلیهم ما علی المهاجرین فان ابوا ان یتحولوا منها فاخبرهم انهم یکونون کاعراب المسلمین یجری علیهم حکم الله الذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لهم فی الغنیمة والفیء شیء الا ان یجاهدوا مع المسلمین فان هم ابوا فسلهم الجزیة فان هم اجابوك فاقبل منهم وکف عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة نبیه صلی الله علیه وسلم فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبیه ولکن اجعل لهم ذمتك وذمة اصحابك فانکم ان تخفروا ذممکم وذمم اصحابکم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم علی حکم الله فلا تنزلهم علی حکم الله ولکن انزلهم علی حکمك فانك لا تدری اتصیب حکم الله فیهم ام لا قال عبد الرحمن هذا او نحوه وزاد اسحاق فی آخر حدیثه عن یحیی بن آدم قال فذکرت هذا الحدیث لمقاتل بن حیان قال یحیی یعنی ان علقمة یقوله لابن حیان فقال حدثنی مسلم بن هیصم عن النعمان بن مقرن عن النبی صلی الله علیه نحوه حدثنی حجاج بن الشاعر قال حدثنی عبد الصمد بن عبد الوارث قال نا شعبة قال حدثنی علقمة بن مرثد ان سلیمان بن بریدة حدثه عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث امیرا او سریة دعاه فاوصاه وساق الحدیث بمعنی حدیث سفیان حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة عن بریدة بن عبد الله عن ابی بردة عن ابی موسی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث احدا من اصحابه فی بعض امره قال بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن شعبة عن سعید بن ابی بردة عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم بعثه ومعاذا الی الیمن فقال بشرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا

باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ووصیته ایاهم بآداب الغزو وغیرها (قوله کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا امر امیرا علی جیش او سریة اوصاه فی خاصته بتقوی الله تعالی ومن معه من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا باسم الله فی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا) اما السریة فهی قطعة من الجیش تخرج منه تغیر وترجع الیه قال ابراهیم الحربی هی الخیل تبلغ اربعمائة ونحوها قالوا سمیت سریة لانها تسری فی اللیل وتخفی ذهابها وهی فعیلة بمعنی فاعلة یقال سری واسری اذا ذهب لیلا (قوله صلی الله علیه وسلم ولا تغدروا) بکسر الدال والولید الصبی وفی هذه الکلمات من الحدیث فوائد مجمع علیها وهی تحریم الغدر وتحریم الغلول وتحریم قتل الصبیان اذا لم یقاتلوا وکراهة المثلة واستحباب وصیة الامام امراءه وجیوشه بتقوی الله تعالی والرفق باتباعهم وتعریفهم ما یحتاجون فی غزوهم وما یجب علیهم وما یحل لهم وما یحرم علیهم وما یکره وما یستحب (قوله صلی الله علیه وسلم واذا لقیت عدوك من المشرکین فادعهم الی ثلث خصال او خلال فایتهن ما اجابوك فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی الاسلام فان اجابوك فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی التحول من دارهم) قوله ثم ادعهم الی الاسلام هکذا هو فی جمیع نسخ صحیح مسلم ثم ادعهم قال القاضی عیاض صواب الروایة ادعهم باسقاط ثم وقد جاء باسقاطها علی الصواب فی کتاب ابی عبید وفی سنن ابی داود وغیرهما لانه تفسیر للخصال الثلث ولیست غیرها وقال المازری لیست ثم ههنا زائدة بل دخلت لاستفتاح الکلام والاخذ (قوله صلی الله علیه وسلم ثم ادعهم الی التحول من دارهم الی دار المهاجرین واخبرهم انهم ان فعلوا ذلك فلهم ما للمهاجرین وعلیهم ما علی المهاجرین فان ابوا ان یتحولوا منها فاخبرهم انهم یکونون کاعراب المسلمین یجری علیهم حکم الله الذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لهم فی الغنیمة والفیء شیء الا ان یجاهدوا مع المسلمین) معنی هذا الحدیث انهم اذا اسلموا استحب لهم ان یهاجروا الی المدینة فان فعلوا ذلك کانوا کالمهاجرین فلهم فی استحقاق الفیء والغنیمة وغیر ذلك والا فهم اعراب کسائر اعراب المسلمین الساکنین فی البادیة من غیر هجرة ولا غزو فتجری علیهم احکام الاسلام ولا حق لهم فی الغنیمة والفیء وانما یکون لهم نصیب من الزکوة ان کانوا بصفة استحقاقها قال الشافعی الصدقات للمساکین ونحوهم ممن لا حق له فی الفیء فاما الفیء فلا یعطی اهل الفیء من الصدقات ولا اهل الصدقات من الفیء واحتج بهذا الحدیث وقال مالك وابو حنیفة المالان سواء ویجوز صرف کل واحد منهما الی النوعین وقال ابو عبید هذا الحدیث منسوخ قال وانما کان هذا الحکم فی اول الاسلام لمن لم یهاجر ثم نسخ ذلك بقوله تعالی واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض وهذا الذی ادعاه ابو عبید لا یسلم له قوله صلی الله علیه وسلم فان هم ابوا فسلهم الجزیة فان هم اجابوك فاقبل منهم وکف عنهم هذا مما یستدل به مالك والاوزاعی وموافقوهما فی جواز اخذ الجزیة ممن کان کافرا عربیا کان او عجمیا کتابیا او مجوسیا او غیرهما وقال ابو حنیفة لا تؤخذ الجزیة من جمیع الکفار الا من مشرکی العرب ومجوسهم وقال الشافعی لا تقبل الا من اهل الکتاب والمجوس عربا کانوا او عجما وتحتج بمفهوم آیة الجزیة وبحدیث سنوا بهم سنة اهل الکتاب ویتاول هذا الحدیث علی ان المراد باخذ الجزیة اهل الکتاب لان اسم المشرك یطلق علی اهل الکتاب وغیرهم وکان تخصیصهم معلوما عند الصحابة واختلفوا فی قدر الجزیة فقال الشافعی اقلها دینار علی الغنی ودینار علی الفقیر ایضا فی کل سنة واکثرها ما یقع به التراضی وقال الکسائی اربعة دنانیر علی اهل الذهب واربعون درهما علی اهل الفضة وقال ابو حنیفة وغیره من الکوفیین واحمد علی الغنی ثمانیة واربعون درهما والمتوسط اربعة وعشرون والفقیر اثنا عشر (قوله صلی الله علیه وسلم واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة نبیه فلا تجعل لهم ذمة الله وذمة نبیه ولکن اجعل لهم ذمتك وذمة اصحابك فانکم ان تخفروا ذممکم وذمم اصحابکم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله صلی الله علیه وسلم) قال العلماء الذمة هنا العهد وتخفروا بضم التاء یقال اخفرت الرجل اذا نقضت عهده وخفرته امنته وحمیته قالوا وهذا نهی تنزیه ای لا تجعل لهم ذمة الله فانه قد ینقضها من لا یعرف حقها وینتهك حرمتها بعض الاعراب وسواد الجیش (قوله صلی الله علیه وسلم واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم علی حکم الله فلا تنزلهم علی حکم الله ولکن انزلهم علی حکمك فانك لا تدری اتصیب حکم الله فیهم ام لا) هذا النهی ایضا علی التنزیه والاحتیاط وفیه حجة لمن یقول لیس کل مجتهد مصیبا بل المصیب واحد وهو الموافق لحکم الله تعالی فی نفس الامر وقد یجیب عنه القائلون بان کل مجتهد مصیب بان المراد انك لا تامن ان ینزل علی وحی بخلاف ما حکمت وهذا المعنی منتف بعد النبی صلی الله علیه وسلم (قوله حدثنا مسلم بن هیصم) بفتح الهاء والصاد المهملة (قوله صلی الله علیه وسلم بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا) وفی الحدیث الآخر انه صلی الله علیه وسلم قال لمعاذ وابی موسی الاشعری یسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا وفی حدیث انس یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا وانما جمع فی هذه الالفاظ بین الشیء وضده لانه قد یفعلهما فی وقتین فلو اقتصر علی یسروا لصدق ذلك علی من یسر مرة او مرات وعسر فی معظم الحالات فاذا قال ولا تعسروا انتفی التعسیر فی جمیع الاحوال من جمیع وجوهه وهذا هو المطلوب

وحدثنا محمد بن عباد قال نا سفیان عن عمرو ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وابن ابی خلف عن زکریا بن عدی قال انا عبید الله عن زید بن ابی انیسة
کلاهما عن سعید بن ابی بردة عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث شعبة ولیس فی حدیث زید بن ابی انیسة وتطاوعا ولا تختلفا
حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن ابی التیاح عن انس ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبید الله بن سعید ح قال و
ثنا محمد بن الولید قال نا محمد بن جعفر کلاهما عن شعبة عن ابی التیاح قال سمعت انس بن مالك یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یسروا ولا تعسروا
وسکنوا ولا تنفروا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر وابو اسامة ح وحدثنی زهیر بن حرب وعبید الله بن سعید قال نا یحیی وهو القطان
کلهم عن عبید الله ح قال وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر واللفظ له قال نا ابی قال نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا جمع الله الاولین والآخرین یوم القیمة یرفع لکل غادر لواء فقیل هذه غدرة فلان بن فلان وحدثنا ابو الربیع العتکی قال نا حماد قال نا ایوب ح قال وثنا
عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا عفان قال نا صخر بن جویریة کلاهما عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث وحدثنا یحیی بن ایوب
وقتیبة وابن حجر عن اسماعیل بن جعفر عن عبد الله بن دینار انه سمع عبد الله بن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الغادر ینصب له لواء یوم القیمة
فیقال الا هذه غدرة فلان حدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن حمزة وسالم ابنی عبد الله ان عبد الله بن عمر قال
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لکل غادر لواء یوم القیمة حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا ابن ابی عدی ح قال وحدثنی بشر بن خالد قال انا محمد یعنی
ابن جعفر کلاهما عن شعبة عن سلیمان عن ابی وائل عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لکل غادر لواء یوم القیمة یقال هذه غدرة فلان وحدثنا
اسحق بن ابراهیم قال انا النضر بن شمیل ح قال وحدثنی عبید الله بن سعید قال نا عبد الرحمن جمیعا عن شعبة فی هذا الاسناد ولیس فی حدیث عبد الرحمن
یقال هذه غدرة فلان حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا یحیی بن آدم عن یزید بن عبد العزیز عن الاعمش عن شقیق عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لکل غادر لواء یوم القیمة یعرف به یقال هذه غدرة فلان حدثنا محمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالا نا عبد الرحمن بن مهدی عن شعبة عن ثابت
عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل غادر لواء یوم القیمة یعرف به حدثنا محمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالا نا عبد الرحمن قال نا شعبة
عن خلید عن ابی نضرة عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لکل غادر لواء عند استه یوم القیمة وحدثنا زهیر بن حرب قال نا عبد الصمد بن
عبد الوارث قال نا المستمر بن الریان قال نا ابو نضرة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل غادر لواء یوم القیمة یرفع له بقدر
غدرته الا ولا غادر اعظم غدرا من امیر عامة وحدثنا علی بن حجر السعدی وعمرو الناقد وزهیر بن حرب واللفظ لعلی وزهیر قال
علی انا وقال الآخران نا سفیان قال سمع عمرو جابرا یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحرب خدعة حدثنا محمد بن عبد الرحمن بن
سهم قال انا عبد الله بن المبارك قال انا معمر عن همام عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحرب خدعة

وکذا یقال فی یسروا ولا تنفروا وتطاوعا ولا تختلفا لانهما قد یتطاوعان فی وقت ویختلفان فی وقت وقد یتطاوعان فی شیء ویختلفان فی شیء وفی هذا الحدیث الامر بالتبشیر
بفضل الله وعظیم ثوابه وجزیل عطائه وسعة رحمته والنهی عن التنفیر بذکر التخویف وانواع الوعید محضة من غیر ضمها الی التبشیر وفیه تالیف من قرب اسلامه وترك التشدید
علیهم وکذلك من قارب البلوغ من الصبیان ومن بلغ ومن تاب من المعاصی کلهم یتلطف بهم ویدرجون فی انواع الطاعة قلیلا قلیلا وقد کانت امور الاسلام من
التکلیف علی التدریج فمتی یسر علی الداخل فی الطاعة او المرید للدخول فیها سهلت علیه وکانت عاقبته غالبا التزاید منها ومتی عسرت علیه او شك ان لا یدخل فیها وان دخل او
شك ان لا یدوم او لا یستحلیها وفیه امر الولاة بالرفق واتفاق المتشارکین فی ولایة ونحوها وهذا من المهمات فان غالب المصالح لا تتم الا بالاتفاق ومتی حصل الاختلاف فات
وفیه وصیة الامام الولاة وان کانوا اهل فضل وصلاح کمعاذ وابی موسی فان الذکری تنفع المؤمنین (قوله حدثنا محمد بن عباد ثنا سفیان عن عمرو عن سعید بن ابی بردة) هذا
مما استدرکه الدارقطنی وقال لم یتابع ابن عباد عن سفیان عن عمرو عن سعید وقد روی عن سفیان عن مسعر عن سعید ولا یثبت ولم یخرجه البخاری من طریق سفیان هذا
کلام الدارقطنی ولا انکار علی مسلم لان ابن عباد ثقة وقد جزم بروایته عن سفیان عن عمرو عن سعید ولو لم یثبت لم یضر مسلما فان المتن ثابت من الطرق باب
تحریم الغدر (قوله صلی الله علیه وسلم لکل غادر لواء یوم القیمة) یقال هذه غدرة فلان وفی روایة یعرف به وفی روایة لکل غادر لواء عند استه یوم القیمة وفی
روایة لکل غادر لواء یوم القیمة یرفع له بقدر غدره الا ولا غادر اعظم غدرا من امیر عامة) قال اهل اللغة اللواء الرایة العظیمة لا یمسکها الا صاحب جیش الحرب
او صاحب دعوة الجیش ویکون الناس بتعاله قالوا فمعنی لکل غادر لواء ای علامة یشهر بها فی الناس لان موضوع اللواء الشهرة مکان الرئیس علامة له وکانت
العرب تنصب الالویة فی الاسواق الحفلة لغدر الغادر لتشهیره بذلك واما الغادر فهو الذی یواعد علی امر ولا یفی به یقال غدر یغدر بکسر الدال فی المضارع وفی هذه الاحادیث
بیان غلظ تحریم الغدر لا سیما من صاحب الولایة العامة لان غدره یتعدی ضرره الی خلق کثیرین وقیل لانه غیر مضطر الی الغدر لقدرته علی الوفاء کما
جاء فی الحدیث الصحیح فی تعظیم کذب الملك والمشهور ان هذا الحدیث وارد فی ذم الامام الغادر وذکر القاضی عیاض احتمالین احدهما هذا وهو نهی الامام ان یغدر
فی عهوده لرعیته او للکفار وغیرهم او غدره للامانة التی قلدها الرعیة والتزم القیام بها والمحافظة علیها ومتی خانهم او ترك الشفقة علیهم او الرفق بهم فقد غدر
بعهده والاحتمال الثانی ان یکون المراد نهی الرعیة عن الغدر بالامام فلا یشق علیه العصا ولا یتعرض لما یخاف حصول فتنة بسببه والصحیح الاول والله اعلم
باب جواز الخداع فی الحرب (قوله صلی الله علیه وسلم الحرب خدعة) فیها ثلث لغات مشهورات اتفقوا علی ان افصحهن خدعة بفتح الخاء واسکان الدال قال
ثعلب وغیره وهی لغة النبی صلی الله علیه وسلم والثانیة بضم الخاء واسکان الدال والثالثة بضم الخاء وفتح الدال واتفق العلماء علی جواز خداع الکفار فی الحرب
کیف امکن الخداع الا ان یکون فیه نقض عهد او امان فلا یحل وقد صح فی الحدیث جواز الکذب فی ثلثة اشیاء احدها فی الحرب قال الطبری انما
یجوز من الکذب فی الحرب المعاریض دون حقیقة الکذب فانه لا یحل هذا کلامه والظاهر اباحة حقیقة نفس الکذب لکن الاقتصار علی التعریض افضل والله اعلم

حدثنا الحسن بن علی الحلوانی وعبد بن حمید قالا انا ابو عامر العقدی عن المغیرة وهو ابن عبد الرحمن الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تتمنوا لقاء العدو واذا لقیتموهم فاصبروا وحدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا ابن جریج قال اخبرنی موسی بن عقبة عن ابی النضر عن کتاب رجل من اسلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم یقال له عبد الله بن ابی اوفی فکتب الی عمر بن عبید الله حین سار الی الحروریة یخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان فی بعض ایامه التی لقی فیها العدو وینتظر حتی اذا مالت الشمس قام فیهم فقال یا ایها الناس لا تتمنوا لقاء العدو واسئلوا الله العافیة فاذا لقیتموهم فاصبروا واعلموا ان الجنة تحت ظلال السیوف ثم قام النبی صلی الله علیه وسلم وقال اللهم منزل الکتاب ومجری السحاب وهازم الاحزاب اهزمهم وانصرنا علیهم حدثنا سعید بن منصور قال نا خالد بن عبد الله عن اسماعیل بن ابی خالد عن عبد الله بن ابی اوفی قال دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الاحزاب فقال اللهم منزل الکتاب سریع الحساب اهزم الاحزاب اللهم اهزمهم وزلزلهم وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع بن الجراح عن اسمعیل بن ابی خالد قال سمعت ابن ابی اوفی یقول دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث خالد غیر انه قال هازم الاحزاب ولم یذکر قوله اللهم وحدثناه اسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر جمیعا عن ابن عیینة عن اسماعیل بهذا الاسناد وزاد ابن ابی عمر فی روایته مجری السحاب وحدثنی حجاج بن الشاعر قال نا عبد الصمد قال نا حماد عن ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول یوم احد اللهم انک ان تشأ لا تعبد فی الارض حدثنا یحیی بن یحیی ومحمد بن رمح قالا انا اللیث ح قال وثنا قتیبة بن سعید قال نا اللیث عن نافع عن عبد الله ان امرأة وجدت فی بعض مغازی رسول الله صلی الله علیه وسلم مقتولة فانکر رسول الله صلی الله علیه وسلم قتل النساء والصبیان حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر وابو اسامة قالا نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال وجدت امرأة مقتولة فی بعض تلک المغازی فنهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن قتل النساء والصبیان وحدثنا یحیی بن یحیی وسعید بن منصور وعمرو الناقد جمیعا عن ابن عیینة قال یحیی انا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عبید الله عن ابن عباس عن الصعب بن جثامة قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدار من المشرکین یبیتون فیصیبون من نسائهم وذراریهم فقال هم منهم حدثنا عبد بن حمید انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن الصعب بن جثامة قال قلت یا رسول الله انا نصیب فی البیات من ذراری المشرکین قال هم منهم وحدثنی محمد بن رافع نا عبد الرزاق ثنا ابن جریج قال

باب کراهة تمنی لقاء العدو والامر بالصبر عند اللقاء (قوله صلی الله علیه وسلم لا تتمنوا لقاء العدو واذا لقیتموهم فاصبروا وفی الروایة الاخری لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا الله العافیة فاذا لقیتموهم فاصبروا واعلموا ان الجنة تحت ظلال السیوف) انما نهی عن تمنی لقاء العدو لما فیه من صورة الاعجاب والاتکال علی النفس والوثوق بالقوة وهو نوع بغی وقد ضمن الله تعالی لمن بغی علیه ان ینصره ولانه یتضمن قلة الاهتمام بالعدو واحتقاره وهذا یخالف الاحتیاط والحزم وتاوله بعضهم علی النهی عن التمنی فی صورة خاصة وهی اذا شک فی المصلحة فیه وحصول ضرر والا فالقتال کله فضیلة وطاعة والصحیح الاول ولهذا تممه صلی الله علیه وسلم بقوله صلی الله علیه وسلم وسلوا الله العافیة وقد کثرت الاحادیث فی الامر بالسؤال العافیة وهی من الالفاظ العامة المتناولة لدفع جمیع المکروهات فی البدن والباطن فی الدین والدنیا والآخرة اللهم انی اسئلک العافیة العامة لی ولاحبائی ولجمیع المسلمین واما قوله صلی الله علیه وسلم واذا لقیتموهم فاصبروا فهذا حث علی الصبر فی القتال وهو آداب کانه وقد جمع الله سبحانه آداب القتال فی قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا واذکروا الله کثیرا لعلکم تفلحون واطیعوا الله ورسوله ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم واصبروا ان الله مع الصابرین ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارهم بطرا ورئاء الناس ویصدون عن سبیل الله واما قوله صلی الله علیه وسلم واعلموا ان الجنة تحت ظلال السیوف فمعناه ثواب الله والسبب الموصل الی الجنة عند الضرب بالسیوف فی سبیل الله ومثلی المجاهدین فی سبیل الله فاحضروا فیه بصدق وانبتوا (قوله فی هذا الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم انتظر حتی مالت الشمس قام فیهم فقال یا ایها الناس الی آخره) وقد جاء فی غیر هذا الحدیث انه صلی الله علیه وسلم کان اذا لم یقاتل اول النهار انتظر حتی تزول الشمس قال العلماء سببه انه امکن للقتال لانه وقت هبوب الریاح ونشاط النفوس وکلما طال ازداد انشاطا واقداما علی عدوهم وقد جاء فی صحیح البخاری اخر حتی تهب الارواح وتحضر الصلوات قالوا وسببه فضیلة اوقات الصلوات والدعاء عندها (قوله ثم قام النبی صلی الله علیه وسلم فقال اللهم منزل الکتاب ومجری السحاب وهازم الاحزاب اهزمهم وانصرنا علیهم) فیه استحباب الدعاء عند اللقاء والاستنصار والله اعلم (قوله عن ابی النضر عن کتاب رجل من الصحابة) قال الدارقطنی هو حدیث صحیح قال واتفاق البخاری ومسلم علی روایته حجة فی جواز العمل بالمکاتبة والاجازة وقد جوزوا العمل بالمکاتبة والاجازة وبه قال جماهیر العلماء من اهل الحدیث والاصول والفقه ومنعت الطائفة الروایة بها وهذا غلط والله اعلم باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو وذکر فی الباب دعاءه صلی الله علیه وسلم عند لقاء العدو وقد اتفقوا علی استحبابه (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم اهزمهم وزلزلهم) ای ازعجهم وحرکهم بالشدائد قال ابن اللغة الزلزال والزلزلة الشدائد التی تحرک الناس (قوله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول یوم احد اللهم انک ان تشأ لا تعبد فی الارض) قال العلماء فیه التسلیم لقدر الله تعالی والرد علی غلاة القدریة الزاعمین ان الشر غیر مراد ولا مقدر تعالی الله عن قولهم وهذا الکلام متضمن ایضا لطلب النصر وجاء فی هذه الروایة انه صلی الله علیه وسلم قال هذا یوم احد وجاء بعده انه قال یوم بدر وهو المشهور فی کتب السیر والمغازی ولا معارضة بینهما فقاله فی الیومین والله اعلم باب تحریم قتل النساء والصبیان فی الحرب (قوله نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن قتل النساء والصبیان) اجمع العلماء علی العمل بهذا الحدیث وتحریم قتل النساء والصبیان اذا لم یقاتلوا فان قاتلوا فقال جماهیر العلماء یقتلون واما شیوخ الکفار فان کان فیهم رأی قتلوا والا فیهم وفی الرهبان خلاف قال مالک وابو حنیفة لا یقتلون والاصح فی مذهب الشافعی قتلهم باب جواز قتل النساء والصبیان فی البیات من غیر تعمد (قوله سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الذراری من المشرکین یبیتون فیصیبون من نسائهم وذراریهم فقال هم منهم) هکذا هو فی اکثر نسخ بلادنا سئل عن الذراری من المشرکین وفی روایة عن اهل الدار من المشرکین ونقل القاضی هذه عن روایة جمهور رواة صحیح مسلم قال وهی الصواب فاما الروایة الاولی فقال لیست بشیء بل هی تصحیف قال وما بعده یبین الغلط فیه قلت ولیست باطلة کما ادعی القاضی بل لها وجه وتقدیره سئل عن حکم صبیان المشرکین الذین یبیتون فیصاب من نسائهم وصبیانهم بالقتل فقال هم من آبائهم ای لا باس بذلک لان احکام آبائهم جاریة علیهم فی المیراث وفی النکاح وفی القصاص والدیات وغیر ذلک والمراد اذا لم یتعمدوا من غیر ضرورة واما الحدیث السابق فی النهی عن قتل النساء والصبیان فالمراد به اذا تمیزوا وهذا الذی ذکرناه من جواز بیاتهم وقتل النساء والصبیان فی البیات هو مذهبنا ومذهب مالک وابی حنیفة والجمهور ومعنی البیات ویبیتون ان یغار علیهم باللیل بحیث لا یعرف الرجل والمرأة والصبی واما

باب کراهة تمنی لقاء العدو والامر بالصبر عند اللقاء — باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو — باب تحریم قتل النساء والصبیان فی الحرب — باب جواز قتل النساء والصبیان فی البیات من غیر تعمد

حدثنا ابو الربیع الزهرانی انا

اخبرنی عمرو بن دینار ان ابن شہاب اخبرہ عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس عن الصعب بن جثامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ لو ان خیلا اغارت من اللیل فاصابت من ابناء المشرکین قال ہم من آبائہم **حدثنا** یحیی بن یحیی ومحمد بن رمح قالا انا اللیث ح قال وثنا قتیبۃ قال نا اللیث عن نافع عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وہی البویرۃ زاد قتیبۃ وابن رمح فی حدیثہما فانزل اللہ عزوجل ما قطعتم من لینۃ او ترکتموہا قائمۃ علی اصولہا فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین **حدثنا** سعید بن منصور وہناد بن السری قالا نا ابن المبارک عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع نخل بنی النضیر وحرق ولہا یقول حسان ؎ وہان علی سراۃ بنی لؤی ٭ حریق بالبویرۃ مستطیر وفی ذلک نزلت ما قطعتم من لینۃ او ترکتموہا الآیۃ **حدثنا** سہل بن عثمان قال انا عقبۃ بن خالد السکونی عن عبید اللہ عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال حرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخل بنی النضیر **وحدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء قال نا ابن مبارک عن معمر ح قال وحدثنا محمد بن رافع واللفظ لہ قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن ہمام بن منبہ قال ہذا ما حدثنا ابو ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منہا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل قد ملک بضع امرأۃ وہو یرید ان یبنی بہا ولما یبن ولا اخر قد بنی بنیانا ولما یرفع سقفہا ولا اخر قد اشتری غنما او خلفات وہو منتظر ولادہا قال فغزا فادنی للقریۃ حین صلاۃ العصر او قریبا من ذلک فقال للشمس انت مامورۃ وانا مامور اللہم احبسہا علی شیئا فحبست علیہ حتی فتح اللہ علیہ قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتاکلہ فابت ان تطعمہ فقال فیکم غلول فلیبایعنی من کل قبیلۃ رجل فبایعوہ فلصقت ید رجل بیدہ فقال فیکم الغلول فلتبایعنی قبیلتک فبایعتہ قال فلصق بید رجلین او ثلاثۃ فقال فیکم الغلول انتم غللتم قال فاخرجوا لہ مثل راس بقرۃ من ذہب قال فوضعوہ فی المال وہو بالصعید فاقبلت النار فاکلتہ فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلک بان اللہ رای ضعفنا وعجزنا فطیبہا لنا **وحدثنا** قتیبۃ بن سعید قال نا ابو عوانۃ عن سماک عن مصعب بن سعد عن ابیہ قال اخذ ابی من الخمس شیئا فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہب لی ہذا فابی قال فانزل اللہ عزوجل یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول **وحدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ عن سماک بن حرب عن مصعب بن سعد عن ابیہ قال نزلت فی اربع آیات اصبت سیفا فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ نفلنیہ فقال ضعہ ثم قام فقال یا رسول اللہ نفلنیہ فقال ضعہ ثم قام فقال یا رسول اللہ نفلنیہ

باب جواز قطع اشجار الکفار وتحریقہا

باب تحلیل الغنائم لہذہ الامۃ خاصۃ

باب الانفال

الذراری فبتشدید الیاء وتخفیفہا لغتان التشدید افصح واشہر والمراد بالذراری ہہنا النساء والصبیان وفی ہذا الحدیث دلیل لجواز البیات وجواز الاغارۃ علی من بلغتہم الدعوۃ من غیر اعلامہم بذلک وفیہ ان اولاد الکفار حکمہم فی الدنیا حکم آبائہم واما فی الآخرۃ ففیہم اذا ماتوا قبل البلوغ ثلثۃ مذاہب الصحیح انہم فی الجنۃ والثانی فی النار والثالث لا یجزم فیہم بشیء واللہ اعلم باب جواز قطع اشجار الکفار وتحریقہا (قولہ حرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخل بنی النضیر وقطع وہی البویرۃ فانزل اللہ تعالی ما قطعتم من لینۃ او ترکتموہا قائمۃ علی اصولہا فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین) قولہ حرق بتشدید الراء والبویرۃ بضم الباء الموحدۃ وہی موضع نخل بنی النضیر واللینۃ المذکورۃ فی القرآن ہی انواع التمر کلہا الا العجوۃ وقیل کرام النخل وقیل کل النخل وقیل کل الاشجار للینہا وقد ذکرنا قبل ہذا ان انواع نخل المدینۃ مائۃ وعشرون نوعا وفی ہذا الحدیث جواز قطع شجر الکفار واحراقہ وبہ قال عبد الرحمن ابن القاسم وتابع مولی ابن عمر ومالک والثوری وابو حنیفۃ والشافعی واحمد واسحق والجمہور وقال ابو بکر الصدیق واللیث بن سعد وابو ثور والاوزاعی فی روایۃ عنہ لا یجوز (قولہ وہان علی سراۃ بنی لؤی ٭ حریق بالبویرۃ مستطیر) المستطیر المنتشر والسراۃ بفتح السین اشراف القوم ورؤساءہم واللہ اعلم باب تحلیل الغنائم لہذہ الامۃ خاصۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا نبی من الانبیاء علیہم السلام فقال لقومہ لا یتبعنی رجل قد ملک بضع امرأۃ وہو یرید ان یبنی بہا ولما یبن ولا آخر قد بنی بنیانا ولما یرفع سقفہا ولا آخر قد اشتری غنما او خلفات وہو منتظر ولادہا) اما البضع فہو بضم الباء وہو فرج المرأۃ واما الخلفات فبفتح الخاء المعجمۃ وکسر اللام وہی الحوامل وفی ہذا الحدیث ان الامور المہمۃ ینبغی ان لا تفوض بالا الی اولی الحزم وفراغ البال لہا ولا تفوض الی متعلق القلب بغیرہا لان ذلک یضعف عزمہ ویفوت کمال بذل وسعہ فیہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فغزا فادنی للقریۃ حین صلاۃ العصر) ہکذا ہو فی جمیع النسخ فادنی بہمزۃ قطع قال القاضی کذا ہو فی جمیع النسخ فادنی رباعی اما ان یکون تعدیۃ لدنی ای قرب فمعناہ ادنی جیوشہ وجموعہ للقریۃ واما ان یکون ادنی بمعنی حان ای قرب فتحہا من قولہم ادنت الناقۃ اذا حان نتاجہا ولم یقولوہ فی غیر الناقۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال للشمس انت مامورۃ وانا مامور اللہم احبسہا علی شیئا فحبست علیہ حتی فتح اللہ القریۃ) قال القاضی اختلف فی حبس الشمس المذکور ہنا فقیل ردت علی ادراجہا وقیل وقفت ولم ترد وقیل بطئ بحرکتہا وکل ذلک من معجزات النبوۃ قال ویقال ان الذی حبست علیہ الشمس یوشع بن نون قال القاضی وقد روی ان نبینا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم حبست لہ الشمس مرتین احداہما یوم الخندق حین شغلوا عن صلوۃ العصر حتی غربت فردہا اللہ علیہ حتی صلی العصر ذکر ذلک الطحاوی وقال رواتہ ثقات والثانیۃ صبیحۃ الاسراء حین انتظر العیر التی اخبر بوصولہا مع شروق الشمس ذکرہ یونس بن بکیر فی زیادۃ علی سیرۃ ابن اسحاق (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتاکلہ فابت ان تطعمہ وقال فیکم غلول) ہذہ کانت عادۃ الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم فی الغنائم ان یجمعوہا فتجیئ نار من السماء فتاکلہا فیکون ذلک علامۃ لقبولہا وعدم الغلول فلما جاءت فی ہذہ المرۃ فابت ان تاکلہا علم ان فیہم غلولا فلما ردوہ جاءت فاکلتہا وکذلک کان امر قربانہم اذا تقبل جاءت نار من السماء فاکلتہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضعوہ فی المال وہو بالصعید) یعنی وجہ الارض وفی ہذا الحدیث اباحۃ الغنائم لہذہ الامۃ زادہا اللہ شرفا وانہا مختصۃ بذلک واللہ اعلم باب الانفال (قولہ عن مصعب بن سعد عن ابیہ قال اخذ ابی من الخمس سیفا فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہب لی ہذا فابی قال فانزل اللہ تعالی یسالونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول) فقولہ عن ابیہ قال اخذ ابی ہو من تلوین الخطاب وتقدیرہ عن مصعب بن سعد انہ حدث عن ابیہ بحدیث قال فیہ قال ابی اخذت من الخمس سیفا الی آخرہ قال القاضی یحتمل ان یکون ہذا الحدیث قبل نزول حکم الغنائم واباحتہا قال وہذا ہو الصواب وعلیہ یدل الحدیث وقد روی فی تمامہ ما بینہ من کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم لسعد بعد نزول الآیۃ خذ سیفک انک سالتنیہ ولیس لی ولا لک وقد جعلہ اللہ لی وجعلہ لک قال واختلفوا فی ہذہ الآیۃ فقیل ہی منسوخۃ بقولہ تعالی واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول وان مقتضی آیۃ الانفال والمراد بہا ان الغنائم کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ کلہا ثم جعل اللہ اربعۃ اخماسہا للغانمین بالآیۃ الاخری وہذا قول ابن عباس وجماعۃ وقیل ہی محکمۃ وان التنفیل من الخمس وقیل ہی محکمۃ للامام ان ینفل من الغنائم ما شاء لمن شاء بحسب ما یراہ وقیل محکمۃ مخصوصۃ والمراد

انفال السرایا (قولہ عن سعد قال نزلت فی اربع آیات اصبت سیفا لم یذکر ہنا من الاربع الا ہذہ الواحدۃ) وقد ذکر مسلم الاربع بعد

اُجْعَلْ کمن لا غناء لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضعہ من حیث اخذتہ قال فنزلت ھذہ الآیۃ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ وانا فیھم قبل نجد فغنموا ابلا کثیرۃ فکانت سھمانھم اثنی عشر بعیرا واحد عشر بعیرا ونفلوا بعیرا بعیرا **وحدثنا** قتیبۃ بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا ابن رمح قال انا اللیث عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ قبل نجد وفیھم ابن عمر وان سھمانھم بلغت اثنی عشر بعیرا ونفلوا سوی ذلک بعیرا فلم یغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبۃ قال نا علی بن مسھر وعبد الرحیم بن سلیمان عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ الی نجد فخرجت فیھا فاصبنا ابلا وغنما فبلغت سھماننا اثنی عشر بعیرا او نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بعیرا **وحدثنا** زھیر بن حرب ومحمد بن مثنی قالا نا یحیی وھو القطان عن عبید اللہ بھذا الاسناد **وحدثناہ** ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد قال نا ایوب ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی عن ابن عون قال کتبت الی نافع اسألہ عن النفل فکتب الی ان ابن عمر کان فی سریۃ ح ونا ابن رافع نا عبد الرزاق انا ابن جریج ح قال اخبرنی موسی ح قال وحدثنا ھارون الایلی قال نا ابن وھب قال اخبرنی اسامۃ کلھم عن نافع بھذا الاسناد نحو حدیثھم **وحدثنا** سریج بن یونس وعمرو الناقد واللفظ لسریج قالا نا عبد اللہ بن رجاء عن یونس عن الزھری عن سالم عن ابیہ قال نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلا سوی نصیبنا من الخمس فاصابنی شارف والشارف المسن الکبیر **وحدثنا** ھناد بن السری قال نا ابن المبارک ح قال وحدثنی حرملۃ بن یحیی قال انا ابن وھب کلاھما عن یونس عن ابن شھاب قال بلغنی عن ابن عمر قال نفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ بنحو حدیث ابن رجاء **حدثنا** عبد الملک بن شعیب بن اللیث قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شھاب عن سالم عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان ینفل بعض من یبعث من السرایا لانفسھم خاصۃ سوی قسم عامۃ الجیش والخمس فی ذلک واجب کلہ **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی قال انا ھشیم عن یحیی بن سعید عن عمر بن کثیر بن افلح عن ابی محمد الانصاری وکان جلیسا لابی قتادۃ قال قال ابو قتادۃ واقتص الحدیث **وحدثنا** قتیبۃ بن سعید قال نا لیث عن یحیی عن عمر بن کثیر بن افلح عن ابی محمد مولی ابی قتادۃ انہ اخبرہ ابا قتادۃ قال وساق الحدیث **وحدثنا** ابو الطاھر واللفظ لہ قال انا عبد اللہ بن وھب قال سمعت مالک بن انس یقول حدثنی یحیی بن سعید عن عمر بن کثیر بن افلح عن ابی محمد مولی ابی قتادۃ عن ابی قتادۃ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولۃ قال فرأیت رجلا من المشرکین قد علا رجلا

ھذا فی کتاب الفضائل وھی بر الوالدین وتحریم الخمر ولا تطرد الذین یدعون ربھم وآیۃ الانفال (قولہ اجعل کمن لا غناء لہ) ھو بفتح الغین وبالمد ھو الکفایۃ (قولہ فکانت سھمانھم اثنا عشر بعیرا) ھکذا ھو فی اکثر النسخ اثنا عشر وفی بعضھا اثنی عشر وھذا ظاھر والاول اصح علی لغۃ من جعل المثنی بالالف سواء کان مرفوعا او منصوبا او مجرورا وھی لغۃ اربع قبائل من العرب وقد کثرت فی کلام العرب ومنھا قولہ تعالی ان ھذان لساحران (قولہ فکانت سھمانھم اثنا عشر بعیرا او احد عشر بعیرا ونفلوا بعیرا بعیرا وفی روایۃ ونفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بعیرا) فیہ اثبات النفل وھو مجمع علیہ واختلفوا فی محل النفل ھل ھو من اصل الغنیمۃ او من اربعۃ اخماسھا او من خمس الخمس وھی ثلثۃ اقوال للشافعی وبکل منھا قال جماعۃ من العلماء والاصح عندنا انہ من خمس الخمس وبہ قال ابن المسیب ومالک وابو حنیفۃ رضی اللہ عنھم وآخرون وممن قال انہ من اصل الغنیمۃ الحسن البصری والاوزاعی واحمد وابو ثور وآخرون واجاز النخعی ان ینفل السریۃ جمیع ما غنمت دون باقی الجیش وھو خلاف ما قالہ العلماء کافۃ قال اصحابنا ولو نفلھم الامام من اموال بیت المال العتید دون الغنیمۃ جاز والتنفیل انما یکون لمن صنع صنعا جمیلا فی الحرب انفرد بہ واما قول ابن عمر رضی اللہ عنہ نفلوا بعیرا بعیرا معناہ ان الذین استحقوا النفل نفلوا بعیرا بعیرا لا ان کل واحد من السریۃ نفل قال اھل اللغۃ والفقھاء الانفال ھی العطایا من الغنیمۃ غیر السھم المستحق بالقسمۃ واحدھا نفل بفتح الفاء علی المشھور وحکی اسکانھا واما قولہ فکانت سھمانھم اثنا عشر بعیرا فمعناہ سھم کل واحد منھم وقد قیل معناہ سھمان جمیع الغانمین اثنا عشر وھذا غلط فقد جاء فی بعض روایات ابی داؤد وغیرہ ان الاثنی عشر بعیرا کانت سھمان کل واحد من الجیش والسریۃ ونفل السریۃ سوی ھذا البعیر بعیرا (قولہ ونفلوا بعیرا بعیرا وفی روایۃ ونفلوا بعیرا فلم یغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی روایۃ ونفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بعیرا) والجمع بین ھذہ الروایات ان امیر السریۃ نفلھم فاجازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجوز نسبتہ الی کل واحد منھما وفی ھذا الحدیث استحباب بعث السرایا وما غنمت تشترک فیہ ھی والجیش ان انفردت عن الجیش فی بعض الطریق واما اذا خرجت من البلد واقام الجیش فی البلد فتختص ھی بالغنیمۃ ولا یشارکھا الجیش وفیہ اثبات التنفیل للترغیب فی تحصیل مصالح القتال ثم الجمھور علی ان التنفیل یکون فی کل غنیمۃ سواء الاولی وغیرھا وسواء غنیمۃ الذھب والفضۃ وغیرھما وقال الاوزاعی وجماعۃ من الشامیین لا ینفل فی اول غنیمۃ ولا ینفل ذھبا ولا فضۃ (قولہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان ینفل بعض من یبعث من السرایا لانفسھم خاصۃ سوی قسم عامۃ الجیش والخمس فی ذلک واجب کلہ) قولہ کلہ مجرور تاکید لقولہ فی ذلک وھذا التصریح بوجوب الخمس فی کل الغنائم ورد علی من جھل فزعم انہ لا یجب فاغتر بہ بعض الناس وھذا مخالف للاجماع وقد اوضحت ھذا فی جزء جمعتہ فی قسمۃ الغنائم حین دعت الضرورۃ الیہ فی اول سنۃ اربع وسبعین وستمائۃ واللہ اعلم باب استحقاق القاتل سلب القتیل (قولہ حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی انا ھشیم عن یحیی بن سعید عن عمر بن کثیر بن افلح عن ابی محمد الانصاری وکان جلیسا لابی قتادۃ قال قال ابو قتادۃ واقتص الحدیث قال مسلم وحدثنا قتیبۃ بن سعید نا لیث عن یحیی عن عمر بن کثیر عن ابی محمد مولی ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ قال وساق الحدیث قال مسلم وحدثنا ابو الطاھر واللفظ لہ اخبرنا عبد اللہ بن وھب قال سمعت مالک بن انس یقول حدثنی یحیی بن سعید عن عمر بن کثیر بن افلح عن ابی محمد مولی ابی قتادۃ عن ابی قتادۃ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حنین الی آخرہ) اعلم ان قولہ فی الطریق الاول واقتص الحدیث وقولہ فی الثانی وساق الحدیث یعنی بھما الحدیث المذکور فی الطریق الثالث المذکور بعدھما وھو قولہ حدثنا ابو الطاھر وھذا غریب من عادۃ مسلم فاحفظ ما حققتہ لک فقد رأیت بعض الکتاب غلط فیہ وتوھم انہ متعلق بالحدیث السابق قبلھما کما ھو الغالب المعروف من عادۃ مسلم حتی ان ھذا المشار الیہ ترجم لہ بابا مستقلا وترجم للطریق الثالث بابا آخر وھذا غلط فاحش فاحذرہ واذا تدبرت الطرق المذکورۃ تیقنت ما حققتہ لک واللہ اعلم واسم

من المسلمین فاستدرت الیہ حتی اتیتہ من ورائہ فضربتہ علی حبل عاتقہ واقبل علی فضمنی ضمۃ وجدت منہا ریح الموت ثم ادرکہ الموت فارسلنی فلحقت عمر بن الخطاب فقال ما للناس فقلت امر اللہ ثم ان الناس رجعوا وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ قال فقمت فقلت من یشہد لی ثم جلست ثم قال مثل ذلک قال فقمت فقلت من یشہد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثالثۃ قال فقمت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لک یا ابا قتادۃ فقصصت علیہ القصۃ فقال رجل من القوم صدق یا رسول اللہ سلب ذلک القتیل عندی فارضہ من حقہ فقال ابو بکر الصدیق لاہا اللہ اذا لا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ وعن رسولہ صلی اللہ علیہ فیعطیک سلبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق فاعطہ ایاہ فاعطانی قال فبعت الدرع فابتعت بہ مخرفا فی بنی سلمۃ فانہ لاول مال تاثلتہ فی الاسلام وفی حدیث اللیث کلا لا یعطہ اضیبع من قریش ویدع اسدا من اسد اللہ **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی قال نا یوسف بن الماجشون عن صالح بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف عن ابیہ عن عبد الرحمن بن عوف انہ قال بینا انا واقف فی الصف یوم بدر نظرت عن یمینی وشمالی فاذا انا بین غلامین من الانصار حدیثۃ اسنانہما تمنیت لو کنت بین اضلع منہما فغمزنی احدہما فقال یا عم ہل تعرف ابا جہل قال قلت نعم وما حاجتک الیہ یا ابن اخی قال اخبرت انہ یسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لئن رأیتہ لا یفارق سوادی سوادہ حتی یموت الاعجل منا قال فتعجبت لذلک فغمزنی الآخر فقال مثلہا قال فلم انشب ان نظرت الی ابی جہل

اضیبع

اضلع

ابی محمد ہذا نافع بن عباس الاقرع المدنی الانصاری مولاہم وفی ہذا الحدیث ثلثۃ تابعیون بعضہم عن بعض وہم یحیی بن سعید وعمر وابو محمد (قولہ کانت للمسلمین جولۃ) بفتح الجیم ای انہزام وخیفۃ ذہبوا فیہا وہذا انما کان فی بعض الجیش واما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطائفۃ معہ فلم یولوا والاحادیث الصحیحۃ بذلک مشہورۃ وسیاتی بیانہا فی مواضعہا وقد نقلوا اجماع المسلمین علی انہ لا یجوز ان یقال انہزم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یر واحد قط انہزم بنفسہ صلی اللہ علیہ وسلم فی موطن من المواطن بل ثبتت الاحادیث الصحیحۃ باقدامہ وثباتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جمیع المواطن (قولہ فرأیت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین یعنی ظہر علیہ واشرف علی قتلہ وصرعہ وجلس علیہ لقتلہ (قولہ فضربتہ علی حبل عاتقہ) ہو ما بین العنق والکتف (قولہ فضمنی ضمۃ وجدت منہا ریح الموت) یحتمل انہ اراد شدۃ کشدۃ الموت ویحتمل قاربت الموت (قولہ ثم ان الناس رجعوا وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ) اختلف العلماء فی معنی ہذا الحدیث فقال الشافعی ومالک والاوزاعی واللیث والثوری وابو ثور واحمد واسحق وابن جریر وغیرہم یستحق القاتل سلب القتیل فی جمیع الحروب سواء قال امیر الجیش قبل ذلک من قتل قتیلا فلہ سلبہ ام لم یقل ذلک قالوا وہذہ فتوی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخبار عن حکم الشرع فلا یتوقف علی قول احد وقال ابو حنیفۃ ومالک ومن تابعہما رحمہم اللہ تعالی لا یستحق القاتل بمجرد القتل سلب القتیل بل ہو لجمیع الغانمین کسائر الغنیمۃ الا ان یقول الامیر قبل القتال من قتل قتیلا فلہ سلبہ وحملوا الحدیث علی ہذا او حملوا ہذا اطلاقا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیس بفتوی واخبار عام وہذا الذی قالوہ ضعیف لانہ صرح فی ہذا الحدیث بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہذا بعد الفراغ من القتال واجتماع الغنائم واللہ اعلم ثم ان الشافعی یشترط فی استحقاقہ ان یفرد بنفسہ فی قتل کافر ممتنع فی حال القتال والاصح ان القاتل لو کان ممن لا رضخ ولا سہم لہ کالمرأۃ والصبی والعبد استحق السلب وقال مالک رضی اللہ عنہ لا یستحقہ الا المقاتل وقال الاوزاعی والشامیون لا یستحق السلب الا فی قتیل قتلہ قبل التحام الحرب فاما من قتل فی التحام الحرب فلا یستحقہ واختلفوا فی تخمیس السلب وللشافعی فیہ قولان الصحیح منہما عند اصحابہ لا یخمس وہو ظاہر الاحادیث وبہ قال احمد وابن جریر وابن المنذر وآخرون وقال مکحول ومالک والاوزاعی یخمس وہو قول ضعیف للشافعی وقال عمر بن الخطاب واسحق بن راہویہ یخمس اذا کثر وعن مالک روایۃ اختارہا اسمعیل القاضی ان الامام بالخیار ان شاء خمسہ والا فلا (واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ) ففیہ تصریح بالدلالۃ لمذہب الشافعی واللیث ومن وافقہما من المالکیۃ وغیرہم وان السلب لا یعطی الا لمن لہ بینۃ بانہ قتل ولا یقبل قولہ بغیر بینۃ وقال مالک والاوزاعی یعطی بقولہ بلا بینۃ قالا لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ السلب فی ہذا الحدیث بقول واحد ولم یحلفہ والجواب ان ہذا محمول علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علم انہ القاتل بطریق من الطرق وقد صرح صلی اللہ علیہ وسلم بالبینۃ فلا یلتفت وقد یقول المالکی ہذا مفہوم ولیس بحجۃ عندہ ویجاب بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعطی الناس بدعواہم لادعی الحدیث فہذا الذی قدمناہ ہو المعتمد فی دلیل الشافعی واما ما یحتج بہ بعضہم ان ابا قتادۃ انما یستحق السلب باقرار من ہو فی یدہ فضعیف لان الاقرار انما ینفع اذا کان المال منسوبا الی من ہو فی یدہ فیوخذ باقراره والمال ہنا منسوب الی جمیع الجیش ولا یقبل اقرار بعضہم علی الباقین واللہ اعلم (قولہ فقال ابو بکر الصدیق لاہا اللہ اذا لا یعمد الی اسد من اسد اللہ تعالی یقاتل عن اللہ وعن رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیعطیک سلبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق) ہکذا ہو فی جمیع روایات المحدثین فی الصحیحین وغیرہما لاہا اللہ اذا بالالف وانکر الخطابی ہذا واہل العربیۃ وقالوا ہو تغییر من الرواۃ وصوابہ لاہا للہ اذا بغیر الف فی اولہ وقالوا ہا بمعنی الواو التی تقسم بہا فکانہ قال للواللہ اذا قال ابو عثمان المازنی معناہ لاہا اللہ ذا یمینی او ذا قسمی وقال ابو زید ذا زائدۃ وفیہا لغتان المد والقصر قالوا ویلزم الجر بعدہا کما یلزم بعد الواو قالوا ولا یجوز الجمع بینہما فلا یقال لا واللہ وفی ہذا الحدیث دلیل علی ان ہذہ اللفظۃ تکون یمینا قال اصحابنا ان نوی بہا الیمین کانت یمینا والا فلا لانہا لیست متعارفۃ فی الایمان واللہ اعلم واما قولہ لا یعمد فضبطوہ بالیاء والنون وکذا قولہ بعدہ فیعطیک بالیاء والنون وکلاہما ظاہر (وقولہ یقاتل عن اللہ وعن رسولہ) ای یقاتل فی سبیل اللہ نصرۃ لدین اللہ وشریعۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا) فی ہذا الحدیث فضیلۃ ظاہرۃ لابی بکر الصدیق فی افتائہ بحضرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واستدلالہ لذلک وتصدیق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وفیہ منقبۃ ظاہرۃ لابی قتادۃ فانہ سماہ اسدا من اسد اللہ تعالی یقاتل عن اللہ ورسولہ وصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہذہ منقبۃ جلیلۃ من مناقبہ وفیہ ان السلب للقاتل لانہ اضافہ الیہ فقال یعطیک سلبہ واللہ اعلم (قولہ فابتعت بہ مخرفا فی بنی سلمۃ) اما بنو سلمۃ فبکسر اللام واما المخرف فبفتح المیم والراء وہذا ہو المشہور وقال القاضی رویناہ بفتح المیم وکسر الراء کالمسجد والمسکن بکسر الکاف والمراد بالمخرف ہنا البستان وقیل السکۃ من النخل تکون صفین یخترف من ایہما شاء ای یجتنی وقال ابن وہب ہی الجنینۃ الصغیرۃ وقال غیرہ ہی نخلات یسیرۃ واما المخرف بکسر المیم وفتح الراء فہو الوعاء الذی یجعل فیہ ما یجتنی من الثمار ویقال اخترف الثمر اذا جناہ وہو ثمر مخروف قولہ فانہ لاول مال تاثلتہ فی الاسلام ہو بالثاء المثلثۃ بعد الالف ای اقتنیتہ وتاصلتہ واثلۃ الشیء اصلہ (قولہ لا یعطہ اضیبع من قریش) قال القاضی اختلف رواۃ کتاب مسلم فی ہذا الحرف علی وجہین احدہما روایۃ السمرقندی اصیبغ بالصاد المہملۃ والغین المعجمۃ والثانی روایۃ سائر الرواۃ اضیبع بالضاد المعجمۃ والعین المہملۃ قال وکذلک اختلف فیہ رواۃ البخاری فعلی الثانی ہو تصغیر ضبع علی غیر قیاس کانہ لما وصف ابا قتادۃ بانہ اسد صغر ہذا بالاضافۃ الیہ وشبہہ بالضبع لضعف افترائسہا وما یوصف بہ من العجز والحمق واما علی الوجہ الاول فوصفہ بتغیر لونہ وقیل حقرہ وذمہ لسواد لونہ وقیل معناہ انہ صاحب لون غیر محمود وقیل وصفہ بالمہانۃ والضعف قال الخطابی الاصیبغ نوع من الطیر قال ویجوز انہ شبہہ بنبات ضعیف یقال لہ الصبیغاء اول ما یطلع من الارض یکون مائلا الی الشمس منہ اصفر واللہ اعلم (قولہ تمنیت لو کنت بین اضلع منہما) ہکذا ہو فی جمیع النسخ اضلع بالضاد المعجمۃ والعین وکذا حکاہ القاضی عن جمیع نسخ صحیح مسلم وہو الاصوب قال ووقع فی بعض روایات البخاری اصلح بالصاد والحاء المہملتین

قال وکذا رواہ مسدد قلت وکذا وقع فی حاشیۃ بعض نسخ صحیح مسلم

يزول في الناس فقلت الا تريان هذا صاحبكما الذي تسألان عنه قال فابتدراه فضرباه بسيفيهما حتى قتلاه ثم انصرفا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبراه فقال
ايكما قتله فقال كل واحد منهما انا قتلته فقال هل مسحتما سيفيكما قالا لا فنظر في السيفين فقال كلاكما قتله وقضى بسلبه لمعاذ بن عمرو بن الجموح والرجلان معاذ
ابن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء **وحدثني** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرني معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير عن ابيه
عن عوف بن مالك قال قتل رجل من حمير رجلا من العدو فاراد سلبه فمنعه خالد بن الوليد وكان واليا عليهم فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم عوف بن مالك فاخبره
فقال لخالد ما منعك ان تعطيه سلبه قال استكثرته يا رسول الله قال ادفعه اليه فمر خالد بعوف فجر برداءه ثم قال هل انجزت لك ما ذكرت لك من رسول الله
صلى الله عليه وسلم فسمعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستغضب فقال لا تعطه يا خالد لا تعطه يا خالد هل انتم تاركو لي امرائي انما مثلكم ومثلهم كمثل رجل استرعى ابلا او
غنما فرعاها ثم تحين سقيها فاوردها حوضا فشربت صفوه وتركت كدره فصفوه لكم وكدره عليهم **وحدثني** زهير بن حرب قال نا الوليد
ابن مسلم قال نا صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه عن عوف بن مالك الاشجعي قال خرجت مع من خرج مع زيد بن حارثة في
غزوة مؤتة ورافقني مددي من اليمن وساق الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه غير انه قال في الحديث قال عوف فقلت يا خالد اما علمت ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قضى بالسلب للقاتل قال بلى ولكني استكثرته **حدثنا** زهير بن حرب قال نا عمر بن يونس الحنفي قال نا عكرمة بن عمار قال حدثني اياس بن
سلمة قال حدثني ابي سلمة بن الاكوع قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم هوازن فبينا نحن نتضحى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاء رجل على جمل
احمر فاناخه ثم انتزع طلقا من حقبه فقيد به الجمل ثم تقدم يتغدى مع القوم وجعل ينظر فينا ضعفة ورقة من الظهر وبعضنا مشاة اذ خرج يشتد فاتى جمله
فاطلق قيده ثم اناخه فقعد عليه فاثاره فاشتد به الجمل فاتبعه رجل على ناقة ورقاء قال سلمة وخرجت اشتد فكنت عند ورك الناقة ثم تقدمت حتى كنت

ولكن الاول اصح واجود مع ان الاثنين صحيحان ولعله قالها جميعا ومعنى اضلع اقوى (قوله لا يفارق سوادي سواده) اي شخصي شخصه (قوله حتى يموت الاعجل منا) اي لا افارقه حتى يموت احدنا
وهو الاقرب اجلا (قوله فلم انشب ان نظرت الى ابي جهل يزول في الناس) معناه لم البث (قوله يزول) هو بالزاي والواو هكذا هو في جميع نسخ بلادنا وكذا رواه القاضي عن جماهير شيوخهم قال
ووقع عند بعضهم عن ابن ماهان بدل الراء والفاء قال والاول اظهر واوجه ومعناه يتحرك ويزعج ولا يستقر على حاله ولا في مكان والزوال القلق قال فان صحت الرواية الثانية فمعناه يسيل ثيابه ودرعه
يجره (قوله صلى الله عليه وسلم ايكما قتله فقال كل واحد منهما انا قتلته فقال هل مسحتما سيفيكما قالا لا فنظر في السيفين فقال كلاكما قتله وقضى بسلبه لمعاذ بن عمرو بن الجموح والرجلان معاذ بن عمرو
ابن الجموح ومعاذ بن عفراء) اختلف العلماء في معنى هذا الحديث فقال اصحابنا اشترك هذان الرجلان في جراحته لكن معاذ بن عمرو بن الجموح اثخنه اولا فاستحق السلب وانما قال النبي صلى الله
عليه وسلم كلاكما قتله تطييبا لقلب الآخر من حيث ان له مشاركة في قتله والا فالقتل الشرعي الذي يتعلق به استحقاق السلب وهو الاثخان واخراجه عن كونه ممتنعا انما وجد من معاذ بن عمرو بن الجموح فلهذا
قضى له بالسلب قالوا وانما اخذ السيفين ليستدل بهما على حقيقة كيفية قتلهما فعلم ان ابن الجموح اثخنه ثم شاركه الثاني بعد ذلك وبعد استحقاق السلب فلم يكن له حق في السلب هذا مذهب اصحابنا في معنى هذا
الحديث وقال اصحاب مالك انما اعطاه لاحدهما لان الامام مخير في السلب يفعل فيه ما شاء وقد سبق الرد على مذهبهم هذا والله اعلم واما قوله والرجلان معاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء فهكذا رواه البخاري ومسلم
من رواية يوسف بن الماجشون وجاء في صحيح البخاري ايضا من حديث ابراهيم بن سعد ان الذي ضربه ابنا عفراء وذكره ايضا من رواية ابن مسعود وان ابني عفراء ضرباه حتى برد وذكر ذلك مسلم بعد هذا
وذكر غيرهما ان ابن مسعود هو الذي اجهز عليه واخذ راسه وكان وجده وبه رمق وله معه خبر معروف قال القاضي هذا قول اكثر اهل السير قلت يحمل على ان الثلثة اشتركوا في قتله وكان الاثخان من معاذ
بن عمرو بن الجموح وجاء ابن مسعود بعد ذلك وفيه رمق فجز رقبته وفي هذا الحديث من الفوائد المبادرة الى الخيرات والاستباق الى الفضائل وفيه الغضب لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم وفيه انه ينبغي ان لا يحتقر احد
فقد يكون بعض من يستصغر عن القيام بامر اكبر مما في النفوس واحق بذلك الامر كما جرى لهذين الغلامين واحتجت به المالكية في ان استحقاق القاتل السلب يخفى فيه قوله بلا بينة وجواب اصحابنا عنه لعله
صلى الله عليه وسلم علم ذلك ببينة او غيرها (قوله عن عوف بن مالك قال قتل رجل من حمير رجلا من العدو فاراد سلبه فمنعه خالد بن الوليد وكان واليا عليهم فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم عوف بن مالك
فاخبره فقال لخالد ما منعك ان تعطيه سلبه قال استكثرته يا رسول الله قال ادفعه اليه فمر خالد بعوف فجر برداءه فقال هل انجزت لك ما ذكرت لك من رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعه رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاستغضب فقال لا تعطه يا خالد لا تعطه يا خالد هل انتم تاركو لي امرائي الى آخره) هذه القضية جرت في غزوة مؤتة سنة ثمان كما بينه في الرواية التي بعد هذه وهذا الحديث قد يستشكل من
حيث ان القاتل قد استحق السلب فكيف منعه اياه ويجاب عنه بوجهين احدهما لعله اعطاه بعد ذلك للقاتل وانما اخره تعزيرا له ولعوف بن مالك لكونهما اطلقا السنتهما في خالد وانتهكا حرمة الوالي
ومن ولاه الوجه الثاني لعله استطاب قلب صاحبه فتركه صاحبه باختياره وجعله للمسلمين وكان المقصود بذلك استطابة قلب خالد للمصلحة في اكرام الامراء (قوله فاستغضب فقال لا تعطه يا خالد) فيه
جواز القضاء في حال الغضب ونفوذه وان النهي عنه للتنزيه لا للتحريم وقد سبقت المسألة في كتاب الاقضية قريبا واضحة (قوله صلى الله عليه وسلم هل انتم تاركو لي امرائي) هكذا هو في بعض النسخ تاركو
بغير نون وفي بعضها تاركون بالنون هذا هو الاصل والاول صحيح ايضا وهي لغة معروفة وقد جاءت بها احاديث كثيرة منها قوله صلى الله عليه وسلم لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا
قد سبق بيانه في كتاب الايمان (قوله صلى الله عليه وسلم في صفة الامراء والرعية فصفوه لكم) يعني الرعية (وكدره عليهم) يعني على الامراء قال اهل اللغة الصفوة هنا بفتح الصاد لا غير وهو الخالص فاذا
الحقوا الهاء فقالوا الصفوة فكانت الصاد مضمومة ومفتوحة ومكسورة ثلث لغات ومعنى الحديث ان الرعية ياخذون صفو الامور فيقسمهم اعطيا تهم بغير نكد وتبتلي الولاة بمقاساة الامور وجمع الاموال
من وجوهها وصرفها في وجوهها وحفظ الرعية والشفقة عليهم والذب عنهم وانصاف بعضهم من بعض ثم متى وقع علقة او عتب في بعض ذلك توجه على الامراء دون الناس (قوله غزوة مؤتة) هي
بضم الميم وهمزة ساكنة ويجوز ترك الهمز كما في نظائره وهي قرية معروفة في طرف الشام عند الكرك (قوله ورافقني مددي) يعني رجل من المدد الذين جاؤا يمدون جيش مؤتة ويساعدونهم (قوله
فينا نحن نتضحى) اي نتغدى ماخوذ من الضحاء بالمد وفتح الضاد وهو بعد امتداد النهار وفوق الضحى بالضم والقصر (قوله ثم انتزع طلقا من حقبه) اما الطلق فبفتح الطاء واللام وبالقاف وهو العقال
من جلد واما قوله من حقبه فهو بفتح الحاء والقاف وهو حبل يشد على حقو البعير قال القاضي لم ير هذا الحرف الا بفتح القاف قال وكان بعض شيوخنا يقول صوابه باسكانها اي مما احتقب خلفه وجعلوا
في حقيبته وهي الرفادة في موخر القتب ووقع هذا الحرف في سنن ابي داود حقوه وفسره موخره قال القاضي والاشبه عندي ان يكون حقوه في هذه الرواية حجزته وخرمه والحقو معقد الازار من الرجل وبه سمي
الازار حقوا ووقع في رواية السمرقندي في مسلم من جعبته بالجيم والعين فان صح ولم يكن تصحيفا فلعله وجه بان علقه بجعبة سهامه وادخله فيها (قوله وفينا ضعفة ورقة) ضبطوه على وجهين الصحيح المشهور رواية الاكثرين
بفتح الضاد واسكان العين اي حالة ضعف وهذا قال القاضي هذا الوجه هو الصواب والثاني بفتح العين جمع ضعيف وفي بعض النسخ وفينا ضعف بحذف الهاء (قوله خرج يشتد) اي يعدو (قوله ثم اناخه فقعد عليه
فاثاره) اي ركبه ثم بعثه قائما (قوله ناقة ورقاء) اي في لونها سواد كالغبرة

يسيل ما سيفيكما

تاركون لي

ضعفة وقعد

عند ورك الجمل ثم تقدمت حتى اخذت بخطام الجمل فاخذته فلما وضع ركبته فى الارض اخترطت سيفى فضربت راس الرجل فندر ثم جئت بالجمل اقوده عليه رحله وسلاحه فاستقبلنى رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس معه فقال من قتل الرجل قالوا ابن الاكوع قال له سلبه اجمع حدثنا زهير بن حرب قال نا عمر بن يونس قال نا عكرمة بن عمار قال حدثنى اياس بن سلمة قال حدثنى ابى قال غزونا فزارة وعلينا ابو بكر امره رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا فلما كان بيننا وبين الماء ساعة امرنا ابو بكر فعرسنا ثم شن الغارة فورد الماء فقتل من قتل عليه وسبا وانظر الى عنق من الناس فيهم الذرارى فخشيت ان يسبقونى الى الجبل فرميت بسهم بينهم وبين الجبل فلما رأوا السهم وقفوا فجئت بهم اسوقهم وفيهم امرأة من بنى فزارة عليها قشع من ادم معها ابنة لها من احسن العرب فسقتهم حتى اتيت بهم ابا بكر فنفلنى ابو بكر ابنتها فقدمنا المدينة وما كشفت لها ثوبا فلقينى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى السوق فقال يا سلمة هب لى المرأة فقلت يا رسول الله لقد اعجبتنى وما كشفت لها ثوبا ثم لقينى رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغد فى السوق فقال يا سلمة هب لى المرأة لله ابوك فقلت هى لك يا رسول الله فوالله ما كشفت لها ثوبا فبعث بها رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل مكة ففدى بها ناسا من المسلمين كانوا اسروا بمكة وحدثنا احمد بن حنبل ومحمد بن رافع قالا نا عبد الرزاق قال انا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما قرية اتيتموها اقمتم فيها فسهمكم فيها وايما قرية عصت الله ورسوله فان خمسها لله ورسوله صلى الله عليه وسلم ثم هى لكم وحدثنا قتيبة بن سعيد ومحمد بن عباد وابو بكر بن ابى شيبة واسحاق بن ابراهيم واللفظ لابن ابى شيبة قال اسحاق انا وقال الآخرون نا سفيان عن عمرو عن الزهرى عن مالك بن اوس عن عمر قال كانت اموال بنى النضير مما افاء الله على رسوله صلى الله عليه وسلم مما لم يوجف عليه المسلمون بخيل ولا ركاب فكانت للنبى صلى الله عليه وسلم خاصة فكان ينفق على اهله نفقة سنة وما بقى جعله فى الكراع والسلاح عدة فى سبيل الله وحدثناه يحيى بن يحيى قال انا سفيان بن عيينة عن معمر عن الزهرى بهذا الاسناد

(قوله فاخترطت سيفى) اى سللته (قوله فضربت راس الرجل فندر) هو بالنون اى سقط (قوله فاستقبلنى رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس معه فقال من قتل الرجل قالوا ابن الاكوع قال له سلبه اجمع) فيه استقبال السرايا والثناء على من فعل جميلا وفيه قتل الجاسوس الكافر الحربى وهو كذلك باجماع المسلمين وفى رواية النسائى ان النبى صلى الله عليه وسلم كان امرهم بطلبه وقتله واما الجاسوس المعاهد والذمى فقال مالك والاوزاعى يصير ناقضا للعهد فان راى استرقاقه ارقه ويجوز قتله وقال جماهير العلماء لا ينتقض عهده بذلك قال اصحابنا الا ان يكون قد شرط عليه انتقاض العهد بذلك واما الجاسوس المسلم فقال الشافعى والاوزاعى وابو حنيفة وبعض المالكية وجماهير العلماء رحمهم الله تعالى يعزره الامام بما يرى من ضرب وحبس ونحوهما ولا يجوز قتله وقال مالك رحمه الله تعالى يجتهد فيه الامام ولم يفسر الاجتهاد قال القاضى عياض رحمه الله قال كبار اصحابه يقتل قال واختلفوا فى تركه بالتوبة قال الماجشون ان عرف بذلك قتل والا عزر وفى هذا الحديث دلالة ظاهرة لمذهب الشافعى وموافقيه ان القاتل يستحق السلب وانه لا يخمس وقد سبق ايضاح هذا كله وفيه استحباب مجانسة الكلام اذا لم يكن فيه تكلف ولا فوات مصلحة والله اعلم باب التنفيل وفداء المسلمين بالاسارى (قوله فلما كان بيننا وبين الماء ساعة) هكذا رواه جمهور رواة صحيح مسلم وفى رواية بعضهم فبيننا وبين الماء ساعة والصواب الاول (قوله امرنا ابو بكر فعرسنا ثم شن الغارة) التعريس النزول آخر الليل وشن الغارة فرقها (قوله وانظر الى عنق من الناس) اى جماعة (قوله فيهم الذرارى) يعنى النساء والصبيان (قوله وفيهم امرأة من بنى فزارة عليها قشع من ادم) هو بقاف ثم شين معجمة ساكنة ثم عين مهملة وفى القاف لغتان فتحها وكسرها وهما مشهورتان وفسره فى الكتاب بالنطع وهو صحيح (قوله فنفلنى ابو بكر ابنتها) فيه جواز التنفيل وقد يحتج به من يقول التنفيل من اصل الغنيمة وقد يجيب عنه الآخرون بانه حسب قيمتها ليعوض اهل الخمس عن حصتهم (قوله وما كشفت لها ثوبا) فيه استحباب الكناية عن الوقاع بما يفهمه (قوله صلى الله عليه وسلم يا سلمة هب لى المرأة لله ابوك فقلت هى لك يا رسول الله فوالله ما كشفت لها ثوبا فبعث بها رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل مكة ففدى بها ناسا من المسلمين كانوا اسروا بمكة) فيه جواز المفاداة وجواز فداء الرجال بالنساء الكافرات وفيه جواز التفريق بين الام وولدها البالغ ولا خلاف فى جوازه عندنا وفيه جواز استيهاب الامام اهل جيشه بعض ما غنموه ليفادى به مسلما او يصرفه فى مصالح المسلمين او يتالف به من فى تالفه مصلحة كما فعل صلى الله عليه وسلم بناس من غنائم حنين وفيه جواز قول الانسان للآخر لله ابوك ولله درك وقد سبق تفسير معناه واضحا فى اول الكتاب فى كتاب الايمان فى حديث حذيفة فى الفتنة التى تموج موج البحر باب حكم الفئ (قوله صلى الله عليه وسلم ايما قرية اتيتموها اقمتم فيها فسهمكم فيها وايما قرية عصت الله ورسوله فان خمسها لله ورسوله ثم هى لكم) قال القاضى يحتمل ان يكون المراد بالاولى الفئ الذى لم يوجف المسلمون عليه بخيل ولا ركاب بل جلاء عنه اهله او صالحوا عليه فيكون سهمهم فيها اى حقهم من العطايا كما يصرف الفئ ويكون المراد بالثانية ما اخذ عنوة فيكون غنيمة يخرج منه الخمس وباقيه للغانمين وهو معنى قوله ثم هى لكم اى باقيها وقد يحتج من لم يوجب الخمس فى الفئ بهذا الحديث وقد اوجب الشافعى رحمه الله الخمس فى الفئ كما اوجبوه كلهم فى الغنيمة وقال جميع العلماء سواه لا خمس فى الفئ قال ابن المنذر لا نعلم احدا قبل الشافعى قال بالخمس فى الفئ والله اعلم (قوله حدثنا قتيبة بن سعيد ومحمد بن عباد وابو بكر بن ابى شيبة واسحاق بن ابراهيم واللفظ لابن ابى شيبة قال اسحاق انا وقال الآخرون نا سفيان عن عمرو عن الزهرى عن مالك بن اوس عن عمر رضى الله عنه ثم قال بعده وحدثنا يحيى ابن يحيى انا سفيان بن عيينة عن معمر عن الزهرى بهذا الاسناد) هكذا هو فى كثير من النسخ او اكثرها عن عمرو عن الزهرى عن مالك بن اوس وكذا ذكره خلف الواسطى فى الاطراف وغيره وهو الصواب وسقط فى كثير من النسخ ذكر الزهرى فى الاسناد الاول فقال عن عمرو عن مالك بن اوس وهذا غلط من بعض الناقلين عن مسلم قطعا لانه قد قال فى الاسناد الثانى عن الزهرى بهذا الاسناد فدل على انه قد ذكره فى الاسناد الاول فالصواب اثباته (قوله كانت اموال بنى النضير مما افاء الله على رسوله مما لم يوجف عليه المسلمون بخيل ولا ركاب فكانت للنبى صلى الله عليه وسلم خاصة فكان ينفق على اهله نفقة سنة وما بقى جعله فى الكراع والسلاح عدة فى سبيل الله) اما الكراع فهو الخيل (قوله ينفق على اهله نفقة سنة) اى يعزل لهم نفقة سنة ولكنه كان ينفقه قبل انقضاء السنة فى وجوه الخير فلا تتم عليه السنة ولهذا توفى صلى الله عليه وسلم ودرعه مرهونة على شعير استدانه لاهله ولم يشبع ثلاثة ايام تباعا وقد تظاهرت الاحاديث الصحيحة بكثرة جوعه صلى الله عليه وسلم وجوع عياله (قوله كانت للنبى صلى الله عليه وسلم خاصة) هذا يؤيد مذهب الجمهور انه لا خمس فى الفئ كما سبق وقد ذكرنا ان الشافعى اوجبه ومذهب الشافعى ان النبى صلى الله عليه وسلم كان له من الفئ اربعة اخماسه وخمس خمس الباقى فكان له احد وعشرون سهما من خمسة وعشرين والاربعة الباقية لذوى القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل ويتاول هذا الحديث على هذا فنقول قوله كانت اموال بنى النضير اى معظمها وفى هذا الحديث جواز ادخار قوت سنة وجواز الادخار للعيال وان هذا لا يقدح فى التوكل واجمع العلماء على جواز الادخار فيما يستغله الانسان من قريته كما جرى للنبى صلى الله عليه وسلم واما اذا اراد ان يشترى من السوق ويدخره لقوت عياله فان كان فى وقت ضيق الطعام لم يجز بل يشترى ما لا يضيق على المسلمين كقوت ايام او شهر وان كان فى وقت سعة اشترى قوت سنة واكثر هكذا نقل القاضى هذا التفصيل عن اكثر العلماء وعن قوم اباحته مطلقا واما ما لم يوجف عليه المسلمون بخيل ولا ركاب فالايجاف الاسراع

باب التنفيل وفداء المسلمين بالاسارى

باب حكم الفئ

وحدثنی عبد الله بن محمد بن اسماء الضبعی قال نا جویریة عن مالك عن الزهری ان مالك بن اوس حدثه قال ارسل الی عمر بن الخطاب فجئته حین تعالی النهار قال فوجدته فی بیته جالسا علی سریر مفضیا الی رماله متکئا علی وسادة من ادم فقال لی یا مال انه قد دف اهل ابیات من قومك وقد امرت فیهم برضخ فخذه فاقسمه بینهم قال قلت لو امرت بهذا غیری قال فخذه یا مال قال فجاءه یرفا فقال هل لك یا امیر المؤمنین فی عثمان و عبد الرحمن بن عوف والزبیر وسعد فقال عمر نعم فاذن لهم فدخلوا ثم جاء فقال هل لك فی عباس وعلی قال نعم فاذن لهما فقال عباس یا امیر المؤمنین اقض بینی وبین هذا الکاذب الاثم الغادر الخائن قال فقال القوم اجل یا امیر المؤمنین فاقض بینهم واریحهم فقال مالك بن اوس یخیل الی انهم قد کانوا قدموهم لذلك فقال عمر اتئدا انشدکم بالله الذی باذنه تقوم السماء والارض اتعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقة قالوا نعم ثم اقبل علی العباس وعلی فقال انشدکما بالذی باذنه تقوم السماء والارض اتعلمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقة قالا نعم قال عمر ان الله تعالی کان خص رسوله صلی الله علیه وسلم بخاصة لم یخصص بها احدا غیره قال ما افاء الله علی رسوله من اهل القری فلله وللرسول ما ادری اهل قرأ الایة التی قبلها ام لا قال فقسم رسول الله صلی الله علیه بینکم اموال بنی النضیر فوالله ما استأثر علیکم ولا اخذها دونکم حتی بقی هذا المال فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یاخذ منه نفقة سنة ثم یجعل ما بقی اسوة

(قوله فجئته حین تعالی النهار) ای ارتفع وهو بمعنی متع النهار بفتح المثناة فوق کما وقع فی روایة البخاری (قوله فوجدته فی بیته جالسا علی سریر مفضیا الی رماله) بضم الراء وکسرها وهو ما نسج من سعف النخل ونحوه یضطجع علیه (قوله مفضیا الی رماله یعنی لیس بینه وبین رماله شیء وانما قال هذا لان العادة ان یکون فوق الرمال فراش او غیره (قوله فقال لی یا مال) هکذا هو فی جمیع النسخ یا مال بترخیم مالك بحذف الکاف ویجوز کسر اللام وضمها وجهان مشهوران لاهل العربیة فمن کسرها ترکها علی ما کانت ومن ضمها جعله اسما مستقلا (قوله دف اهل ابیات من قومك) الدف المشی بسرعة کانهم جاءوا مسرعین للضر الذی نزل بهم وقیل السیر الیسیر (قوله وقد امرت فیهم برضخ) بالضاد والخاء المعجمتین وهی العطیة القلیلة (قوله فجاءه یرفا) بفتح المثناة تحت واسکان الراء وبالفاء غیر مهموز هکذا ذکره الجمهور ومنهم من همزه وفی سنن البیهقی فی باب الفیء کسمیة الیرفا بالالف واللام وهو حاجب عمر بن الخطاب (قوله اقض بینی وبین هذا الکاذب الی آخره) قال جماعة من العلماء معناه هذا الکاذب ان لم ینصف فحذف الجواب وقال القاضی عیاض قال المازری هذا اللفظ الذی وقع لا یلیق ظاهره بالعباس وحاش لعلی ان یکون فیه بعض هذه الاوصاف فضلا عن کلها ونسأ نقطع بالعصمة الا للنبی صلی الله علیه وسلم ولمن شهد له بها لکنا مامورون بحسن الظن بالصحابة رضی الله عنهم اجمعین ونفی کل رذیلة عنهم اذا انسدت طرق تاویلها نسبنا الکذب الی رواتها قال وقد حمل هذا المعنی بعض الناس علی ان ازال هذا اللفظ من نسخته تورعا عن اثبات مثل هذا ولعله حمل الوهم علی رواته قال المازری واذا کان هذا اللفظ لا بد من اثباته ولم نضف الوهم الی رواته فاجود ما حمل علیه انه صدر من العباس علی جهة الادلال علی ابن اخیه لا بمنزلة انه قال ما لا یعتقده وما یعلم براءة ذمة ابن اخیه منه ولعله قصد بذلك ردعه عما یعتقد انه مخطئ فیه وان هذه الاوصاف تتصف بها لو کان یفعل ما یفعله عن قصد وان علیا کان لا یراها موجبة لذلك فی اعتقاده وهذا کما یقول المالکی لشارب النبیذ ناقص الدین والحنفی یعتقد انه لیس بناقص فکل واحد محق فی اعتقاده ولا بد من هذا التاویل لان هذه القضیة جرت فی مجلس فیه عمر رضی الله عنه وهو الخلیفة وعثمان وسعد وزبیر وعبد الرحمن ولم ینکر احد منهم هذا الکلام مع شدة هم فی انکار المنکر وما ذلك الا لانهم فهموا بقرینة الحال انه تکلم بما لا یعتقد ظاهره مبالغة فی الزجر قال المازری وکذلك قول عمر انکما جئتما ابا بکر فرایتماه کاذبا آثما غادرا خائنا وکذلك ذکر عن نفسه انهما رایاه کذلك وتاویل هذا علی نحو ما سبق وهو ان المراد انکما تعتقدان ان الواجب ان یفعل فی هذه القضیة خلاف ما فعلته انا وابو بکر فنحن علی مقتضی رایکما لو اتینا ما اتینا ونحن معتقدان ما تعتقدانه لکنا بهذه الاوصاف او یکون معناه ان الامام اذا تخالف اذا کان علی هذه الاوصاف وتهم فی قضایاه فکان مخالفتکما لنا تشعر من رآها انکما تعتقدان ذلك فینا والله اعلم قال المازری واما الاعتذار عن علی والعباس رضی الله عنهما فی ترددهما الی الخلیفتین مع قوله صلی الله علیه وسلم لا نورث ما ترکناه فهو صدقة وتقریر عمر رضی الله عنه علیهما انهما یعلمان ذلك فاشکل فیه ما قاله بعض العلماء انهما طلبا ان یقسما بینهما نصفین ینتفعان بهما علی حسب ما ینفعهما الامام بهما ولیهما بنفسه فکره عمر ان یوقع علیهما اسم القسمة لئلا یظن لذلك مع تطاول الازمان انهما میراث وانهما ورثاه ولا سیما وقسمة المیراث بین البنت والعم نصفان فیلتبس ذلك ویظن انهم تملکوا ذلك ومما یؤیده ما قلناه ما قاله ابو داود انه لما صارت الخلافة الی علی رضی الله عنه لم یغیر ما عن کونها صدقة ونحو هذا حتی السفاح فانه لما خطب اول خطبة قام بها قام الیه رجل معلق فی عنقه المصحف فقال انا شدك الله الا حکمت بینی وبین خصمی بهذا المصحف فقال من هو خصمك قال ابو بکر فی منعه فدك قال اظلمك قال نعم قال فمن بعده قال عمر قال اظلمك قال نعم وقال فی عثمان کذلك قال فعلی ظلمك فسکت الرجل فاغلظ له السفاح قال القاضی عیاض وقد تاول قوم طلب فاطمة میراثها من ابیها علی انها تاولت الحدیث ان کان بلغها قوله صلی الله علیه وسلم لا نورث علی الاموال التی لها بال فهی التی لا تورث لانها یترکون من طعام واثاث وسلاح وهذا التاویل خلاف ما ذهب الیه ابو بکر وعمر وسائر الصحابة رضی الله عنهم واما قوله صلی الله علیه وسلم ما ترکت بعد نفقة نسائی ومؤنة عاملی فلیس معناه ارثهن منه بل لکونهن محجوبات عن الازواج بسببه او لعظم حقهن فی بیت المال لفضلهن وقدم هجرتهن وکونهن امهات المؤمنین وکذلك اختصصن بمساکنهن لم یرثهن ورثتهن قال القاضی عیاض وفی ترك فاطمة منازعة ابی بکر بعد احتجاجه علیها بالحدیث التسلیم للاجماع علی قضیته وانها لما بلغها الحدیث وبین لها التاویل ترکت ایاها ثم لم یکن منها ولا من احد من ذریتها بعد ذلك طلب المیراث ثم ولی علی الخلافة فلم یعد لها بما فعله ابو بکر وعمر فدل علی ان طلب علی والعباس انما کان طلب تولی القیام بها بانفسهما وقسمتها بینهما کما سبق قال واما ما ذکر من هجران فاطمة ابا بکر فمعناه انقباضها عن لقائه ولیس هذا من الهجران المحرم الذی هو ترك السلام والاعراض عند اللقاء وقوله فی هذا الحدیث فلم تکلمه یعنی فی هذا الامر ولانقباضها لم تطلب منه حاجة ولا اضطرت الی لقائه فتکلمه ولم ینقل قط انهما التقیا فلم تسلم علیه ولا کلمته قال واما قول عمر حدثتمانی وکلمتکما واحدة جئت یا عباس تسألنی نصیب ابن اخیك وجاءنی هذا یسألنی نصیب امرأته من ابیها ففیه اشکال مع اعلام ابی بکر لهم قبل فی الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا نورث وجوابه ان کل واحد انما طلب القیام وحده علی ذلك وتحتج هذا بقربه بالعمومة وذلك بقرب امرأته بالبنوة ولیس المراد انهما طلبا علما منع النبی صلی الله علیه وسلم ومنعهما منه ابو بکر وبین لهما دلیل المنع واعرافا له بذلك قال العلماء وفی هذا الحدیث انه ینبغی ان یولی امر کل قبیلة سیدهم ویفوض الیه مصلحتهم لانه اعرف بهم وارفق بهم والبعد من ان یألفوا من الانقیاد له ولهذا قال الله تعالی فابعثوا حکما من اهله وحکما من اهلها وفیه جواز نداء الرجل باسمه من غیر کنیة وفیه جواز احتجاب المتولی فی وقت الحاجة لطعامه او وضوئه او نحو ذلك وفیه جواز قبول خبر الواحد وفیه استشهاد الامام علی ما یقوله بحضرة الخصمین العدول لتقوی حجته فی اقامة الحق وقمع الخصم والله اعلم (قوله فقال عمر اتئدا) ای اصبرا وامهلا (قوله انشدکم بالله) ای اسألکم بالله ماخوذ من النشید وهو رفع الصوت یقال انشدتك وانشدتك بالله (قوله صلی الله علیه وسلم لا نورث ما ترکناه صدقة) هو برفع صدقة وما بمعنی الذی ای الذی ترکناه فهو صدقة وقد ذکر مسلم بعد حدیث یحیی بن یحیی عن مالك من حدیث عائشة رفعه لا نورث ما ترکنا فهو صدقة وانما نبهت علی هذا لان بعض جهلة الشیعة یصحفه قال العلماء والحکمة فی ان الانبیاء صلوات الله علیهم لا یورثون انه لا یؤمن ان یکون فی ورثته من یتمنی موته فیهلك ولئلا یظن بهم الرغبة فی الدنیا لوارثهم فیهلك الظان وینفر الناس عنهم (قوله ان الله کان خص رسوله صلی الله علیه وسلم بخاصة لم یخصص بها احدا غیره قال الله تعالی ما افاء الله علی رسوله الایة) ذکر القاضی فی معنی هذا احتمالین احدهما تحلیل الغنیمة له

عاریة متعلقة من ا هـ بالاراء کان الرسول قد رضخ بالسعد والیمن فی الحدیث الظاهری الصحیح الکلمة

المال ثم قال انشدکم باللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض اتعلمون ذلک قالوا نعم ثم نشد عباسا وعلیا بمثل ما نشد بہ القوم اتعلمان ذلک قالا نعم
قال فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر انا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئتما تطلب میراثک من ابن اخیک ویطلب ھذا میراث امرأتہ
من ابیہا فقال ابوبکر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا صدقۃ فرأیتماہ کاذبا آثما غادرا خائنا واللہ یعلم انہ لصادق بار راشد تابع للحق ثم
توفی ابوبکر وانا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وولی ابی بکر فرأیتمانی کاذبا آثما غادرا خائنا واللہ یعلم انی لصادق بار راشد تابع للحق فولیتہا ثم جئتنی انت
وھذا وانتما جمیع وامرکما واحد فقلتم ادفعہا الینا فقلت ان شئتم دفعتہا الیکما علی ان علیکما عہد اللہ ان تعملا فیہا بالذی کان یعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاخذتماہا بذلک قال اکذلک قالا نعم قال ثم جئتمانی لاقضی بینکما ولا واللہ لا اقضی بینکما بغیر ذلک حتی تقوم الساعۃ فان عجزتما عنہا
فردّاہا الیّ حدثنا اسحاق ومحمد بن رافع وعبد بن حمید قال ابن رافع نا وقال الآخران انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزہری عن مالک بن اوس بن
الحدثان قال ارسل الیّ عمر بن الخطاب فقال انہ قد حضر اہل ابیات من قومک بنحو حدیث مالک غیر ان فیہ فکان ینفق علی اہلہ منہ سنۃ ومما قال معمر
یحبس قوت اہلہ منہ سنۃ ثم یجعل ما بقی منہ مجعل مال اللہ تعالی حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ انہا
قالت ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اردن ان یبعثن عثمان بن عفان الی ابی بکر فیسألنہ میراثہن من النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قالت عائشۃ لہن الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا فہو صدقۃ حدثنی محمد بن رافع قال نا حجین قال نا اللیث عن
عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ انہا اخبرتہ ان فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلت الی ابی بکر الصدیق تسألہ میراثہا من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما افاء اللہ علیہ بالمدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا
صدقۃ انما یاکل آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا المال وانی واللہ لا اغیر شیئا من صدقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن حالہا التی کانت
علیہا فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولاعملن فیہا بما عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ شیئا فوجدت فاطمۃ
علی ابی بکر فی ذلک قال فہجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت وعاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ اشہر فلما توفیت دفنہا زوجہا علی بن ابی طالب
لیلا ولم یؤذن بہا ابا بکر وصلی علیہا علی وکان لعلی من الناس وجہۃ حیاۃ فاطمۃ فلما توفیت استنکر علی وجوہ الناس فالتمس مصالحۃ ابی بکر و
مبایعتہ ولم یکن بایع تلک الاشہر فارسل الی ابی بکر ان ائتنا ولا یاتنا معک احد کراہیۃ محضر عمر بن الخطاب فقال عمر لابی بکر واللہ لا تدخل علیہم
وحدک فقال ابوبکر وما عسی ہم ان یفعلوا انی واللہ لآتینہم فدخل علیہم ابوبکر فتشہد علی بن ابی طالب ثم قال انا قد عرفنا یا ابا بکر فضیلتک وما
اعطاک اللہ ولم ننفس علیک خیرا ساقہ اللہ الیک ولکنک استبددت علینا بالامر وکنا نحن نری لنا حقا لقرابتنا من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فلم یزل یکلم ابا بکر حتی فاضت عینا ابی بکر فلما تکلم ابوبکر قال والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احب الیّ ان اصل من قرابتی واما الذی شجر بینی وبینکم من ھذہ الاموال فانی لم آل فیہا عن الحق ولم اترک امرا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
یصنعہ فیہا الا صنعتہ فقال علی لابی بکر موعدک العشیۃ للبیعۃ

دلامتہ والثانی تخصیصہ بالفیء اما کلہ او بعضہ کما سبق من اختلاف العلماء قال وہذا الثانی اظہر لاستشہاد عمر علی ہذا بالآیۃ (قولہ فہجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت وعاشت بعد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ستۃ اشہر) اما ہجرانہا فسبق تاویلہ واما کونہا عاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ اشہر فہو الصحیح المشہور وقیل ثمانیۃ اشہر وقیل ثلاثۃ وقیل شہرین وقیل
سبعین یوما فعلی الصحیح قالوا توفیت لثلث مضین من شہر رمضان سنۃ احدی عشرۃ (قولہ ان علیا دفن فاطمۃ لیلا) فیہ جواز الدفن لیلا وہو مجمع علیہ لکن النہار افضل
اذا لم یکن عذر (قولہ وکان لعلی من الناس وجہۃ حیاۃ فاطمۃ فلما توفیت استنکر علی وجوہ الناس فالتمس مصالحۃ ابی بکر ومبایعتہ رض ولم یکن بایع تلک الاشہر) اما تاخر علی رض
عن البیعۃ فقد ذکرہ علی فی ہذا الحدیث واعتذر ابوبکر رض ایضا ومع ہذا فتاخرہ لیس بقادح فی البیعۃ ولا فیہ اما البیعۃ فقد اتفق العلماء علی انہ لا یشترط لصحتہا مبایعۃ کل الناس
ولا کل اہل الحل والعقد وانما یشترط مبایعۃ من تیسر اجتماعہم من العلماء والرؤساء ووجوہ الناس واما عدم القدح فیہ فلانہ لا یجب علی کل واحد ان یاتی الی الامام فیضع یدہ فی
یدہ ویبایعہ وانما یلزمہ اذا عقد اہل الحل والعقد للامام الانقیاد لہ وان لا یظہر خلافا ولا یشق العصا وہکذا کان شان علی رضی اللہ عنہ فی تلک المدۃ التی قبل بیعتہ فانہ لم یظہر
علی ابی بکر خلافا ولا شق العصا ولکنہ تاخر عن الحضور عندہ للعذر المذکور فی الحدیث ولم یکن انعقاد البیعۃ وانبرامہا متوقفا علی حضورہ فلم یجب علیہ الحضور لذلک ولا لغیرہ فلما لم
یجب لم یحضر وما نقل عنہ قدح فی البیعۃ ولا مخالفۃ ولکن بقی فی نفسہ عتب فتاخر حضورہ الی ان زال العتب وکان سبب العتب انہ مع وجاہتہ وفضیلتہ فی نفسہ فی
کل شیء وقربہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیر ذلک رای انہ لا یستبد بامر الا بمشورتہ وحضورہ وکان عذر ابی بکر وعمر وسائر الصحابۃ واضحا لانہم راوا المبادرۃ بالبیعۃ من
اعظم مصالح المسلمین وخافوا من تاخیرہا حصول خلاف ونزاع تترتب علیہ مفاسد عظیمۃ ولہذا اخروا دفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی عقدوا البیعۃ لکونہا کانت اہم الامور کیلا یقع
نزاع فی تدفینہ او کفنہ او غسلہ او الصلاۃ علیہ او غیر ذلک ولیس لہم من فصل الامور فراوا تقدم البیعۃ اہم الاشیاء واللہ اعلم (قولہ فارسل الی ابی بکر رضی اللہ عنہ ان ائتنا ولا یاتنا
معک احد کراہیۃ محضر عمر بن الخطاب فقال عمر لابی بکر رضی اللہ عنہ واللہ لا تدخل علیہم وحدک) اما کراہتہم لمحضر عمر فلما علموا من شدتہ وصدعہ بما یظہر لہ فخافوا ان ینتصر لابی بکر رض
فیتکلم بکلام یوحش قلوبہم علی ابی بکر وکانت قلوبہم قد طابت علیہ وانشرحت لہ فخافوا ان یکون حضور عمر سببا لتغیرہا واما قول عمر لا تدخل علیہم وحدک فمعناہ انہ خاف ان یغلظوا علیہ
فی المعاتبۃ ویحملہم علی الاکثار من ذلک لین ابی بکر وصبرہ عن الجواب عن نفسہ وربما رای من کلامہم ما یغیر قلبہ فیترتب علی ذلک مفسدۃ خاصۃ او عامۃ واذا حضر عمر امتنعوا من ذلک
واما کون عمر حلف ان لا یدخل علیہم ابوبکر وحدہ فحنثہ ابوبکر ودخل وحدہ فیہ دلیل علی ان ابرار المقسم انما یومر بہ الانسان اذا امکن احتمالہ بلا مشقۃ ولا یکون فیہ مفسدۃ وعلی ہذا
یحمل الحدیث بابرار المقسم (قولہ ولم ننفس علیک خیرا ساقہ اللہ الیک) ہو بفتح الفاء یقال نفست علیہ بکسر الفاء انفس بفتحہا نفاسۃ وہو قریب من معنی الحسد (قولہ واما الذی
شجر بینی وبینکم من ہذہ الاموال فانی لم آل فیہا عن الحق) معنی الشجر الاختلاف والمنازعۃ وقولہ لم آل ای لم اقصر (قولہ فقال علی لابی بکر موعدک العشیۃ للبیعۃ فلما

فلما صلّی ابوبکر صلاۃ الظہر رقی المنبر فتشہد وذکر شان علی وتخلفہ عن البیعۃ وعذرہ بالذی اعتذر الیہ ثم استغفر وتشہد علی بن ابی طالب فعظم حق ابی بکر وانہ لم یحملہ علی الذی صنع نفاسۃ علی ابی بکر ولا انکارا للذی فضلہ اللہ عز وجل بہ ولکنا کنا نری لنا فی الامر نصیبا فاستبد علینا بہ فوجدنا فی انفسنا فسر بذلک المسلمون وقالوا اصبت وکان المسلمون الی علی قریبا حین راجع الامر المعروف **حدثنا** اسحاق بن ابراہیم ومحمد بن رافع وعبد بن حمید قال ابن رافع نا وقال الاخران انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ ان فاطمۃ والعباس اتیا ابابکر یلتمسان میراثہما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہما حینئذ یطلبان ارضہ من فدک وسہمہ من خیبر فقال لہما ابوبکر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا نورث ما ترکنا صدقۃ انما یاکل آل محمد من ہذا المال یعنی مال اللہ لیس لہم ان یزیدوا علی المعروف وانی واللہ لا اغیر شیئا من صدقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن حالہا التی کانت علیہا فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولاعملن فیہا بما عمل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ منہا شیئا فوجدت فاطمۃ من ذلک فہجرت ابابکر فلم تکلمہ حتی توفیت وعاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ اشہر فلما توفیت دفنہا زوجہا علی لیلا ولم یؤذن بہا ابابکر وصلی علیہا وکان لعلی من الناس وجہ حیاۃ فاطمۃ فلما توفیت استنکر علی وجوہ الناس فالتمس مصالحۃ ابی بکر ومبایعتہ ولم یکن بایع تلک الاشہر فارسل الی ابی بکر ان ائتنا ولا یاتنا معک احد کراہیۃ لمحضر عمر فقال عمر لا واللہ لا تدخل علیہم وحدک فقال ابوبکر وما عسیہم ان یفعلوا بی واللہ لآتینہم فدخل علیہم ابوبکر فتشہد علی فقال انا قد عرفنا فضلک وما اعطاک اللہ ولم ینفسک خیرا ساقہ الیک ولکنک استبددت علینا بالامر وکنا نری لنا حقا لقرابتنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزل یذکر حتی بکی ابوبکر فلما تکلم ابوبکر قال والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی ان اصل من قرابتی واما الذی شجر بینی وبینکم من ہذہ الاموال فلم آل فیہا عن الخیر وما رأیتنی صنعت فیہا من امر لم آمر بہ الا صنعت مثلہ وہذا المال مال اللہ لیس لی ان اضعہ فی حق الا وضعتہ فی حق فقال علی لابی بکر موعدک للبیعۃ العشیۃ فلما صلی ابوبکر صلاۃ الظہر رقی علی المنبر فتشہد

حدثنا هناد بن السری قال نا ابن المبارک عن عکرمة بن عمار قال حدثنی سماک الحنفی قال سمعت ابن عباس یقول حدثنی عمر بن الخطاب قال لما کان یوم بدر ح
قال وحدثنا زهیر بن حرب قال نا عمر بن یونس الحنفی قال نا عکرمة بن عمار قال حدثنی ابو زمیل هو سماک الحنفی قال حدثنی عبد الله بن عباس قال حدثنی عمر بن
الخطاب قال لما کان یوم بدر نظر رسول الله صلی الله علیه وسلم الی المشرکین وهم الف واصحابه ثلثمائة وتسعة عشر رجلا فاستقبل نبی الله صلی الله علیه القبلة ثم مد یدیه
فجعل یهتف بربه اللهم انجز لی ما وعدتنی اللهم ات ما وعدتنی اللهم انک ان تهلک هذه العصابة من اهل الاسلام لا تعبد فی الارض فما زال یهتف بربه مادا یدیه
مستقبل القبلة حتی سقط رداؤه عن منکبیه فاتاه ابو بکر فاخذ ردائه فالقاه علی منکبیه ثم التزمه من ورائه وقال یا نبی الله کفاک مناشدتک ربک فانه سینجز
لک ما وعدک فانزل الله عز وجل اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکة مردفین فامده الله بالملائکة قال ابو زمیل فحدثنی ابن عباس
قال بینما رجل من المسلمین یومئذ یشتد فی اثر رجل من المشرکین امامه اذ سمع ضربة بالسوط فوقه وصوت الفارس فوقه یقول اقدم حیزوم فنظر الی المشرک امامه
فخر مستلقیا فنظر الیه فاذا هو قد خطم انفه وشق وجهه کضربة السوط فاخضر ذلک اجمع فجاء الانصاری فحدث ذلک رسول الله صلی الله علیه فقال صدقت
ذلک من مدد السماء الثالثة فقتلوا یومئذ سبعین واسروا سبعین قال ابو زمیل قال ابن عباس فلما اسروا الاساری قال رسول الله صلی الله علیه لابی بکر وعمر ما ترون
فی هؤلاء الاساری فقال ابو بکر یا نبی الله هم بنو العم والعشیرة اری ان تاخذ منهم فدیة فتکون لنا قوة علی الکفار فعسی الله ان یهدیهم للاسلام فقال رسول الله صلی
الله علیه ما ترای یا ابن الخطاب قال قلت لا والله یا رسول الله ما ارای الذی رای ابو بکر ولکنی ارای ان تمکنا فنضرب اعناقهم فتمکن علیا من عقیل فیضرب عنقه وتمکنی من فلان
نسیبا لعمر فاضرب عنقه فان هؤلاء ائمة الکفر وصنادیدها فهوی رسول الله صلی الله علیه ما قال ابو بکر ولم یهو ما قلت فلما کان من الغد جئت فاذا رسول الله صلی الله علیه
وسلم وابو بکر قاعدین وهما یبکیان قلت یا رسول الله اخبرنی من ای شیء تبکی انت وصاحبک فان وجدت بکاء بکیت وان لم اجد بکاء تباکیت لبکائکما فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم ابکی للذی عرض علی اصحابک من اخذهم الفداء لقد عرض علی عذابهم ادنی من هذه الشجرة شجرة قریبة من نبی الله صلی الله علیه وسلم فانزل الله
عز وجل ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن فی الارض الی قوله فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا فاحل الله الغنیمة لهم حدثنا قتیبة بن سعید قال نا
لیث عن سعید بن ابی سعید انه سمع ابا هریرة یقول بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفة یقال له ثمامة بن اثال سید
اهل الیمامة فربطوه بساریة من سواری المسجد فخرج الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ماذا عندک یا ثمامة قال عندی یا محمد خیر ان تقتل تقتل ذا دم

ابن نمیر وابی امامة وغیرهم باسنادهم عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اسهم لرجل ولفرسه ثلثة اسهم سهم له وسهمان لفرسه ومثله من روایة ابن عباس وابی عمرة الانصاری رضی الله عنهم
والله اعلم ولو حضر بافراس لم یسهم الا لفرس واحد هذا مذهب الجمهور منهم الحسن ومالک وابو حنیفة والشافعی ومحمد بن الحسن وقال الاوزاعی والثوری واللیث وابو یوسف یسهم لفرسین ویروی
مثله ایضا عن الحسن ومکحول ویحیی الانصاری وابن وهب وغیره من المالکیین قالوا ولم یقل احد انه یسهم لاکثر من فرسین الا شیا روی عن سلیمان بن موسی انه یسهم والله اعلم
باب الامداد بالملائکة فی غزوة بدر واباحة الغنائم (قوله لما کان یوم بدر) اعلم ان بدرا هو موضع الغزوة العظمی المشهورة وهو اسم معروف وقریة عامرة علی نحو اربع مراحل من المدینة
بینها وبین مکة قال ابن قتیبة بدر بئر کانت لرجل یسمی بدرا فسمیت باسمه قال ابو الیقظان کانت لرجل من بنی غفار وکانت غزوة بدر یوم الجمعة لسبع عشرة خلت من شهر
رمضان فی السنة الثانیة من الهجرة وروی الحافظ ابو القسم باسناده فی تاریخ دمشق فیه ضعفا انها کانت یوم الاثنین قال الحافظ والمحفوظ انها کانت یوم الجمعة وثبت فی
صحیح البخاری عن ابن مسعود ان یوم بدر کان یوما حارا (قوله فاستقبل نبی الله صلی الله علیه وسلم القبلة ثم مد یدیه فجعل یهتف بربه اللهم انجز لی ما وعدتنی) ای یهتف فبفتح اوله وکسر التاء
المثناة فوق بعدها ها ومعناه یصیح ویستغیث بالله بالدعاء وفیه استحباب استقبال القبلة فی الدعاء ورفع الیدین فیه وانه لا باس برفع الصوت فی الدعاء (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم
انک ان تهلک هذه العصابة من اهل الاسلام لا تعبد فی الارض) ضبطوا تهلک بفتح التاء وضمها فعلی الاول ترفع العصابة علی انها فاعل وعلی الثانی تنصب وتکون مفعوله و
العصابة الجماعة (قوله کذاک مناشدتک ربک) المناشدة السوال ماخوذة من النشید وهو رفع الصوت هکذا وقع لجماهیر رواة مسلم کذاک بالذال وللبعض کفاک بالفاء وفی روایة
البخاری حسبک مناشدتک ربک وکلاهما بمعنی وضبطوا مناشدتک بالرفع والنصب وهو الاشهر قال القاضی من رفعه جعله فاعلا بکفاک ومن نصبه فعلی المفعول بما فی حسبک وکفاک و
کذاک من معنی الفعل من الکف قال العلماء هذه المناشدة انما فعلها النبی صلی الله علیه وسلم لیراه اصحابه بتلک الحال فتقوی قلوبهم بدعائه وتضرعه مع ان الدعاء عبادة وقد کان وعده
الله تعالی احدی الطائفتین اما العیر واما الجیش وکانت العیر قد ذهبت وفاتت فکان علی ثقة من حصول الاخری ولکن سال تعجیل ذلک وتنجیزه من غیر اذی یلحق المسلمین (قوله
تعالی انی ممدکم بالف من الملائکة مردفین) ای معینکم والامداد الاعانة ومردفین متتابعین وقیل غیر ذلک (قوله اقدم حیزوم) وهو بحاء مفتوحة ثم مثناة تحت ساکنة ثم زای مضمومة
ثم واو ثم میم قال القاضی وقع فی روایة العذری حیزون بالنون والصواب الاول وهو المعروف لسائر الرواة والمحفوظ وهو اسم فرس الملک وهو منادی بحذف حرف النداء ای
یا حیزوم واما اقدم فضبطوه بوجهین اصحهما واشهرهما ولم یذکر ابن درید وکثیرون او الاکثرون غیره انه بهمزة قطع مفتوحة وبکسر الدال من الاقدام قالوا وهی کلمة زجر للفرس معلومة فی
کلامهم والثانی بضم الدال وبهمزة وصل مضمومة من التقدم (قوله فاذا هو قد خطم انفه) الخطم الاثر علی الانف وهو بالخاء المعجمة (قوله هؤلاء ائمة الکفر وصنادیدها) یعنی اشرافها
الواحد صندید بکسر الصاد والضمیر فی صنادیدها یعود علی ائمة الکفر او مکة (قوله فهوی رسول الله صلی الله علیه وسلم ما قال ابو بکر) هو بکسر الواو ای احب ذلک واستحسنه یقال هوی
الشیء بکسر الواو یهوی بفتحها هوی والهوی المحبة (قوله ولم یهو ما قلت) هکذا هو فی بعض النسخ ولم یهو فی کثیر منها ولم یهوی بالیاء وهی لغة قلیلة باثبات الیاء مع الجازم و
منه قراءة من قرا انه من یتق ویصبر بالیاء ومنه قول الشاعر ؛ الم یاتیک والانباء تنمی ؛ (قوله تعالی حتی یثخن فی الارض) ای یکثر القتل والقهر فی العدو باب ربط الاسیر و
حبسه وجواز المن علیه (قوله فجاءت برجل من بنی حنیفة یقال له ثمامة بن اثال فربطوه بساریة من سواری المسجد) اما اثال فبضم الهمزة وبثاء مثلثة وهو مصروف وفی هذا
جواز ربط الاسیر وحبسه وجواز ادخال الکافر المسجد ومذهب الشافعی جوازه باذن مسلم سواء کان الکافر کتابیا او غیره وقال عمر بن عبد العزیز وقتادة ومالک لا یجوز و
قال ابو حنیفة رضی الله عنه یجوز للکتابی دون غیره ودلیلنا علی الجمیع هذا الحدیث واما قوله تعالی انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام فهو خاص بالحرم ونحن نقول لا یجوز
ادخاله الحرم والله اعلم (قوله ان تقتل تقتل ذا دم) اختلفوا فی معناه فقال القاضی عیاض فی المشارق واشار الیه فی شرح مسلم

باب الامداد بالملائکة فی غزوة بدر واباحة الغنائم

باب ربط الاسیر وحبسه وجواز المن علیه

وان تنعم تنعم علی شاکر وان کنت تریدین المال فسل تعط منه ماشئت فترکه رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی کان من بعد الغد فقال ماعندك یاثمامة قال ماقلت لك ان تنعم تنعم علی شاکر وان تقتل تقتل ذادم وان کنت تریدین المال فسل تعط منه ماشئت فترکه رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی کان من بعد الغد فقال ماذا عندك یاثمامة فقال عندی ماقلت لك ان تنعم تنعم علی شاکر وان تقتل تقتل ذادم وان کنت تریدین المال فسل تعط منه ماشئت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اطلقوا ثمامة فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله یامحمد والله ماکان علی الارض وجه ابغض الی من وجهك فقد اصبح وجهك احب الوجوه کلها الی والله ماکان من دین ابغض الی من دینك فاصبح دینك احب الدین کله الی والله ماکان من بلد ابغض الی من بلدك فاصبح بلدك احب البلاد کلها الی وان خیلك اخذتنی وانا ارید العمرة فماذا تری فبشره رسول الله صلی الله علیه وسلم وامره ان یعتمر فلما قدم مکة قال له قائل اصبوت فقال لا ولکنی اسلمت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا والله لا تاتیکم من الیمامة حبة حنطة حتی یاذن فیها رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا محمد بن المثنی قال نا ابوبکر الحنفی قال حدثنی عبد الحمید بن جعفر قال حدثنی سعید بن ابی سعید المقبری انه سمع اباهریرة یقول بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل یقال له ثمامة بن اثال الحنفی سید اهل الیمامة وساق الحدیث بمثل حدیث اللیث الا انه قال ان تقتلنی تقتل ذادم حدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث عن سعید بن ابی سعید عن ابیه عن ابی هریرة انه قال بینا نحن فی المسجد اذ خرج الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انطلقوا الی یهود فخرجنا معه حتی جئناهم فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فنادا هم فقال یامعشر یهود اسلموا تسلموا فقالوا قد بلغت یا ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ذلك ارید اسلموا تسلموا فقالوا قد بلغت یا ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ذلك ارید فقال لهم الثالثة فقال اعلموا انما الارض لله ورسوله صلی الله علیه وسلم وانی ارید ان اجلیکم من هذه الارض فمن وجد منکم بماله شیئا فلیبعه والا فاعلموا ان الارض لله ورسوله صلی الله علیه وسلم وحدثنا محمد بن رافع واسحاق بن منصور قال ابن رافع نا وقال اسحاق انا عبد الرزاق قال انا ابن جریج عن موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر ان یهود بنی النضیر وقریظة حاربوا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجلی رسول الله صلی الله علیه وسلم بنی النضیر واقر قریظة ومن علیهم حتی حاربت قریظة بعد ذلك فقتل رجالهم وقسم نساءهم واولادهم واموالهم بین المسلمین الا بعضهم لحقوا برسول الله صلی الله علیه وسلم فامنهم واسلموا واجلی رسول الله صلی الله علیه وسلم یهود المدینة کلهم بنی قینقاع وهم قوم عبد الله بن سلام ویهود بنی حارثة وکل یهودی کان بالمدینة وحدثنی ابو الطاهر قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی حفص بن میسرة عن موسی بهذا الاسناد هذا الحدیث وحدیث ابن جریج اکثر واتم وحدثنی زهیر بن حرب قال نا الضحاك بن مخلد عن ابن جریج ح قال وحدثنی محمد بن رافع واللفظ له قال نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول اخبرنی عمر بن الخطاب انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لاخرجن الیهود والنصاری من جزیرة العرب حتی لا ادع الا مسلما وحدثنی زهیر بن حرب قال نا روح بن عبادة قال انا سفین الثوری ح قال وحدثنی سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا معقل

معناه ان تقتل تقتل صاحب دم له دم موقع یشتفی بقتله قاتله ویدرك قاتله به ثاره ای لریاسته وفضیلته فحذف هذا لانهم یفهمونه فی عرفهم وقال آخرون معناه تقتل من علیه دم ومطلوب ومستحق علیه فلا عتب علیك فی قتله ورواه بعضهم فی سنن ابی داود وغیره ذادم بالذال المعجمة وتشدید المیم ای ذادنام وحرمة فی قومه ومن اذا عقد ذمة وفی بها قال القاضی هذه الروایة ضعیفة لانها تقلب المعنی فان من له حرمة لا یستوجب القتل قلت ویمکن تصحیحها علی معنی التفسیر الاول ای تقتل رجلا جلیلا یحتفل قاتله بقتله بخلاف ما اذا قتل ضعیفا مهینا فانه لا فضیلة فی قتله ولا یدرك به قاتله ثاره (قوله صلی الله علیه وسلم اطلقوا ثمامة) فیه جواز المن علی الاسیر وهو مذهبنا ومذهب الجمهور (قوله فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل) قال اصحابنا اذا اراد الکافر الاسلام بادر به ولا یؤخره للاغتسال ولا یحل لاحد ان یاذن له فی تاخیره بل یبادر به ثم یغتسل وهو مذهبنا ان اغتساله واجب ان کان علیه جنابة فی الشرك سواء کان اغتسل منها ام لا وقال بعض اصحابنا ان کان اغتسل اجزاه والا وجب وقال بعض اصحابنا وبعض المالکیة لا غسل علیه ویسقط حکم الجنابة بالاسلام کما یسقط الذنوب وضعفوا هذا بالوضوء فانه یلزمه بالاجماع ولا یقال یسقط اثر الحدث بالاسلام هذا کله اذا کان جنب فی الکفر اما اذا لم یجنب اصلا ثم اسلم فالغسل مستحب له ولیس بواجب هذا مذهبنا ومذهب مالك وآخرین وقال احمد وآخرون یلزمه الغسل (قوله فانطلق الی نخل قریب من المسجد) هکذا هو فی البخاری ومسلم وغیرهما نخل بالخاء المعجمة وتقدیره انطلق الی نخل فیه فاغتسل منه قال القاضی قال بعضهم صوابه نخل بالجیم وهو الماء القلیل المنبعث وقیل الجاری قلت بل الصواب الاول لان الروایات صحت به ولم یرد الا هکذا وهو صحیح وله وجه العدول عنه (قوله صلی الله علیه وسلم ماعندك یاثمامة) وکرر ذلك ثلثة ایام هذا من تالیف القلوب وملاطفة لمن یرجی اسلامه من الاشراف الذین یتبعهم علی اسلامهم خلق کثیر (قوله وان خیلك اخذتنی وانا ارید العمرة فماذا تری فبشره رسول الله صلی الله علیه وسلم وامره ان یعتمر) یعنی بشره بما حصل له من الخیر العظیم بالاسلام وان الاسلام یهدم ما کان قبله وامره بالعمرة فاستحباب لان العمرة مستحبة فی کل وقت لا سیما من هذا الشریف المطاع اذا اسلم وجاء مراغما لاهل مکة مفارقا وسعی واظهر اسلامه فاغاظهم بذلك والله اعلم (قوله قائل اصبوت) هکذا هو فی الاصول اصبوت وهی لغة والمشهور اصبأت بالهمزة وعلی الاول جاء قولهم الصباة کقاض وقضاة (قوله فی حدیث ابن المثنی الا انه قال ان تقتلنی تقتل ذادم) هکذا هو فی النسخ المحققة ان تقتلنی بالنون والیاء فی آخرها وفی بعضها بحذفها وهو فاسد لانه یکون حینئذ مثل الاول فلا یصح استثناء (باب اجلاء الیهود من الحجاز) (قوله صلی الله علیه وسلم لیهود اسلموا تسلموا فقالوا قد بلغت یا ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ذلك ارید) معناه ارید ان تعترفوا بانی بلغت وفی هذا الحدیث استحباب تجنیس الکلام وهو من بدیع الکلام وانواع الفصاحة واما اخراجه صلی الله علیه وسلم الیهود من المدینة فقد سبق بیانه واضحا فی آخر کتاب الوصایا (قوله صلی الله علیه وسلم الارض لله ورسوله) معناه ملکها والحکم فیها وانما قال لهم هذا لانهم حاربوا رسول الله صلی الله علیه وسلم کما ذکره ابن عمر فی روایته التی ذکرها مسلم بعد هذه (قوله عن ابن عمر ان یهود بنی النضیر وقریظة حاربوا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجلی رسول الله صلی الله علیه وسلم بنی النضیر واقر قریظة ومن علیهم حتی حاربت قریظة بعد ذلك فقتل رجالهم وقسم نساءهم واولادهم واموالهم بین المسلمین) فی هذا ان المعاهد او الذمی اذا نقض العهد صار حربیا وجرت علیه احکام اهل الحرب والامام سبی من اراد منهم والمن علی من اراد وفیه انه اذا من علیه ثم ظهر منه محاربة انتقض عهده وانما ینفع المن فیما مضی لا فیما یستقبل وکانت قریظة فی امان ثم حاربوا النبی صلی الله علیه وسلم ونقضوا العهد وظاهروا قریشا علی قتال النبی صلی الله علیه وسلم قال الله تعالی وانزل الذین ظاهروهم من اهل الکتاب من صیاصیهم وقذف فی قلوبهم الرعب فریقا تقتلون وتاسرون فریقا

وهو ابن عبيد الله كلاهما عن ابي الزبير بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن مثنى وابن بشار والفاظهم متقاربة قال ابو بكر نا غندر عن شعبة
وقال الآخران نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سعد بن ابراهيم قال سمعت ابا امامة بن سهل بن حنيف قال سمعت ابا سعيد الخدري قال نزل اهل قريظة
على حكم سعد بن معاذ فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى سعد فاتاه على حمار فلما دنا قريبا من المسجد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للانصار قوموا الى
سيدكم او خيركم ثم قال ان هؤلاء نزلوا على حكمك قال تقتل مقاتلتهم وتسبى ذريتهم قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم قضيت بحكم الله وربما قال قضيت
بحكم الملك ولم يذكر ابن مثنى وربما قال قضيت بحكم الملك **وحدثنا** زهير بن حرب قال نا عبد الرحمن بن مهدي عن شعبة بهذا الاسناد وقال في حديثه
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد حكمت بحكم الله وقال مرة لقد حكمت بحكم الملك **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن العلاء الهمداني كلاهما عن ابن نمير قال ابن العلاء
نا ابن نمير قال نا هشام عن ابيه عن عائشة قالت اصيب سعد يوم الخندق رماه رجل من قريش ابن العرقة رماه في الاكحل فضرب عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
خيمة في المسجد يعوده من قريب فلما رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم من الخندق وضع السلاح فاغتسل فاتاه جبريل عليه الصلاة والسلام وهو ينفض
راسه من الغبار فقال وضعت السلاح والله ما وضعناه اخرج اليهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاين فاشار الى بني قريظة فاتاهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم فنزلوا على حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم الحكم فيهم الى سعد قال فاني احكم فيهم ان تقتل المقاتلة وان تسبى
الذرية والنساء وتقسم اموالهم **حدثنا** ابو كريب قال نا ابن نمير قال نا هشام قال قال ابي فاخبرت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقد حكمت
فيهم بحكم الله عز وجل **حدثنا** ابو كريب قال نا ابن نمير عن هشام قال اخبرني ابي عن عائشة ان سعدا قال وتحجر كلمة للبرء فقال اللهم انك تعلم
انه ليس احد احب الي ان اجاهد فيك من قوم كذبوا رسولك صلى الله عليه وسلم واخرجوه اللهم فان كان بقي من حرب قريش شيء فابقني
اجاهد هم فيك اللهم فاني اظن انك قد وضعت الحرب بيننا وبينهم فان كنت قد وضعت الحرب بيننا وبينهم فافجرها واجعل موتي فيها فانفجرت من
لبته فلم يرعهم وفي المسجد خيمة من بني غفار الا والدم يسيل اليهم فقالوا يا اهل الخيمة ما هذا الذي ياتينا من قبلكم فاذا سعد جرحه يغذ دما فمات فيها و
حدثنا علي بن الحسن بن سليمان الكوفي قال نا عبدة عن هشام بهذا الاسناد نحوه غير انه قال فانفجر من ليلته فما زال يسيل حتى مات وزاد في
الحديث قال فذاك حين يقول الشاعر الا يا سعد سعد بني معاذ + فما فعلت قريظة والنضير + لعمرك ان سعد بني معاذ + غداة تحملوا لهو الصبور +

الى آخر الآية الاخرى (قوله هو ابن قينقاع) هو بفتح القاف ويقال بضم النون وفتحها وكسرها ثلث لغات مشهورات باب جواز قتال من نقض العهد وجواز نزول اهل الحصن على حكم
حاكم عدل اهل للحكم (قوله نزل اهل قريظة على حكم سعد بن معاذ) فيه جواز التحكيم في امور المسلمين وفي مهماتهم العظام وقد اجمع العلماء عليه ولم يخالف فيه الا الخوارج فانهم انكروا على التحكيم واقام
الحجة عليهم وفيه جواز مصالحة اهل قرية او حصن على حكم حاكم مسلم عدل صالح للحكم امين على هذا الامر وعليه الحكم بما فيه مصلحة للمسلمين واذا حكم بشيء لزم حكمه ولا يجوز للامام ولا لهم الرجوع عنه ولهم الرجوع
قبل الحكم والله اعلم (قوله فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى سعد فاتاه على حمار فلما دنا قريبا من المسجد) قال القاضي عياض قال بعضهم قوله دنا من المسجد كذا هو في البخاري ومسلم من رواية شعبة وادرجه
وهما ان كان اراد مسجد النبي صلى الله عليه وسلم لان سعد بن معاذ جاء منه فانه كان فيه كما صرح به في الرواية الثانية وانما كان النبي صلى الله عليه وسلم حين ارسل الى سعد نازلا على بني قريظة ومن هناك
ارسل الى سعد ليأتيه فان كان الراوي اراد مسجدا اختطه النبي صلى الله عليه وسلم هناك كان يصلي فيه مدة مقامه لم يكن وهما قال والصحيح ما جاء في غير صحيح مسلم قال فلما دنا من النبي صلى الله عليه وسلم
او فلما طلع على النبي صلى الله عليه وسلم كذا وقع في كتاب ابن ابي شيبة وسنن ابي داود فيحتمل ان المسجد تصحيف من لفظ الراوي والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم قوموا الى سيدكم او خيركم) فيه اكرام
اهل الفضل وتلقيهم بالقيام لهم اذا اقبلوا هكذا احتج به جماهير العلماء لاستحباب القيام قال القاضي وليس فيه من القيام المنهي عنه وانما ذاك فيمن يقومون عليه وهو جالس ويمثلون قياما طول جلوسه
قلت القيام للقادم من اهل الفضل مستحب وقد جاء فيه احاديث ولم يصح في النهي عنه شيء صريح وقد جمعت كل ذلك مع كلام العلماء عليه في جزء واجبت فيه عما توهم النهي عنه والله اعلم قال القاضي
واختلفوا الذين عناهم النبي صلى الله عليه وسلم بقوله قوموا الى سيدكم هل هم الانصار خاصة ام جميع من حضر من المهاجرين معهم (قوله صلى الله عليه وسلم لسعد بن معاذ ان هؤلاء نزلوا على حكمك) في الرواية
الاخرى قال فنزلوا على حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم الحكم فيهم الى سعد قال القاضي تجمع بين الروايتين بانهم نزلوا على حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فرضوا برد الحكم الى
سعد فنسب اليه قال والاشهر ان الاوس طلبوا من النبي صلى الله عليه وسلم العفو عنهم لانهم كانوا حلفاءهم فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم اما ترضون ان يحكم فيهم رجل منكم يعني من الاوس يرضيهم
بذلك فرضوا به فرده الى سعد بن معاذ الاوسي (قوله وسبى ذريتهم) سبق ان الذرية تطلق على النساء والصبيان معا (قوله صلى الله عليه وسلم لقد حكمت بحكم الملك) الرواية المشهورة الملك بكسر
اللام وهو الله سبحانه وتعالى وتؤيدها الروايات التي قال فيها لقد حكمت فيهم بحكم الله قال القاضي رويناه في صحيح مسلم بكسر اللام بغير خلاف قال وضبطه بعضهم في صحيح البخاري بكسرها وفتحها فان صح
الفتح فالمراد به جبريل وتقديره بالحكم الذي جاء به الملك عن الله تعالى (قوله ماه رجل من قريش ابن العرقة) هو بعين مهملة مفتوحة مكسورة ثم قاف قال القاضي قال ابو عبيدة اسمه قال ابن الكلبي
اسم هذا الرجل حبان بكسر الحاء ابن ابي قيس بن علقمة بن عبد مناف بن الحرث بن مستقذر بن عمرو بن معيص بن عامر بن لؤي بن غالب قال واسم العرقة قلابة بقاف مكسورة وبا موحدة بنت سعد
ابن سهل بن عبد مناف بن الحرث وسميت بالعرقة لطيب ريحها وكنيتها ام فاطمة والله اعلم (قوله ماه في الاكحل) قال العلماء هو عرق معروف قال الخليل اذا قطع في اليد لم يرقأ الدم وهو عرق
الحياة في كل عضو منه شعبة لها اسم (قوله فضرب عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم خيمة في المسجد) فيه جواز النوم في المسجد وجواز مكث المريض فيه ان كان جريحا (قوله ان سعدا تحجر كلمة للبرء) الكلم بفتح الكاف
الجرح وتحجر اي يبس (قوله فان كنت وضعت الحرب بيننا وبينهم فافجرها واجعل موتي فيها) هذا ليس من تمني الموت المنهي عنه لان ذلك فيمن تمناه لضر نزل به وهذا انما تمنى انفجارها ليكون شهيدا (قوله
فانفجرت من لبته) هكذا هو في اكثر الاصول المعتمدة لبته بفتح اللام وبعدها با موحدة مشددة مفتوحة وهي المنحر وفي بعض الاصول من ليته بكسر اللام وبعدها يا مثناة من تحت ساكنة والليت صفحة
العنق وفي بعضها من ليلته قال القاضي قالوا وهو الصواب كما اتفقوا عليه في الرواية التي بعد هذه (قوله فلم يرعهم) اي لم يفجأهم ولم يأتهم بغتة (قوله فاذا سعد جرحه يغذ دما) هكذا هو في معظم الاصول
المعتمدة يغذ بكسر الغين المعجمة وتشديد الذال المعجمة ايضا ونقله القاضي عن جمهور الرواة وفي بعضها يغذو باسكان الغين وضم الذال المعجمة كلاهما صحيح ومعناه يسيل يقال غذ الجرح يغذ اذا دام سيلانه وغذا
يغذو اذا سال كما قال في الرواية الاخرى فما زال يسيل حتى مات (قوله في الشعر الا يا سعد سعد بني معاذ + فما فعلت قريظة والنضير) هكذا هو في معظم النسخ وكذا حكاه القاضي عن المعظم وفي
بعضها لما فعلت باللام بدل الفاء قال وهو الصواب والمعروف في السير (قوله تركتم قدركم لا شيء فيها + وقد القوم حامية تفور) هذا مثل لعدم الناصر واراد بقوله تركتم قدركم الاوس لقلة حلفائهم فان

حلفاءهم قريظة وقد قتلوا واراد بقوله وقد القوم حامية تفور الخزرج لشفاعتهم في حلفائهم بني قينقاع حتى من عليهم

تركتم قدركم لاشئ فيها ۔ وقد رالقوم حامية تفور ۔ وقد قال الكريم ابوحباب ۔ اقيموا قينقاع ولاتسيروا ۔ وقد كانوا ببلدتهم ثقالا ۔ كما ثقلت بيطان الصخور ۔ وحدثني عبد الله بن محمد بن اسماء الضبعي قال نا جويرية بن اسماء عن نافع عن عبد الله قال نادى فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم انصرف عن الاحزاب ان لايصلين احد الظهر الا في بني قريظة فتخوف ناس فوت الوقت فصلوا دون بني قريظة وقال آخرون لانصلي الا حيث امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وان فاتنا الوقت قال فما عنف واحدا من الفريقين وحدثني ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال لما قدم المهاجرون من مكة المدينة قدموا وليس بايديهم شئ وكان الانصار اهل الارض والعقار فقاسمهم الانصار على ان اعطوهم انصاف ثمار اموالهم كل عام ويكفونهم العمل والمؤنة وكانت ام انس بن مالك وهي تدعى ام سليم وكانت ام عبد الله بن ابي طلحة كان اخا لانس لامه وكانت اعطت ام انس رسول الله صلى الله عليه وسلم عذاقا لها فاعطاها رسول الله صلى الله عليه وسلم ام ايمن مولاته ام اسامة بن زيد قال ابن شهاب فاخبرني انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما فرغ من قتال اهل خيبر وانصرف الى المدينة رد المهاجرون الى الانصار منائحهم التي كانوا منحوهم من ثمارهم قال فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى امي عذاقها واعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم ام ايمن مكانهن من حائطه قال ابن شهاب وكان من شأن ام ايمن ام اسامة بن زيد انها كانت وصيفة لعبد الله بن عبد المطلب وكانت من الحبشة فلما ولدت آمنة رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما توفي ابوه فكانت ام ايمن تحضنه حتى كبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعتقها ثم انكحها زيد بن حارثة ثم توفيت بعد ما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم بخمسة اشهر حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وحامد بن عمر البكراوي ومحمد بن عبد الاعلى القيسي كلهم عن المعتمر واللفظ لابن ابي شيبة قال نا معتمر بن سليمان التيمي عن ابيه عن انس ان رجلا قال حامد وابن عبد الاعلى ان الرجل كان يجعل للنبي صلى الله عليه وسلم النخلات من ارضه حتى فتحت عليه قريظة والنضير فجعل بعد ذلك يرد عليه ما كان اعطاه قال انس وان اهلي امروني ان آتي النبي صلى الله عليه وسلم فاسأله ما كان اهله اعطوه او بعضه وكان نبي الله صلى الله عليه وسلم قد اعطاه ام ايمن فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاعطانيهن فجاءت ام ايمن فجعلت الثوب في عنقي وقالت والله لا نعطيكهن وقد اعطانيهن فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم يا ام ايمن اتركيه ولك كذا وكذا وتقول كلا والذي

النبي صلى الله عليه وسلم وتركهم بعبد الله بن ابي ابن سلول وهو ابو حباب المذكور في البيت الآخر (قوله كما ثقلت بيطان الصخور) هو اسم جبل من ارض الحجاز في ديار بني مزينة وهو بفتح الميم على المشهور وقال ابو عبيد البكري وجماعة هو بكسرها وبعد يائه مثناة تحت وآخره نون هذا هو الصحيح المشهور ووقع في بعض نسخ مسلم بميطار بالراء قال القاضي وفي رواية ابن ماهان بحيطان بالحاء مكان الميم والصواب الاول قال وانما قصد هذا الشاعر تحريض سعد على استبقاء بني قريظة حلفائه ويلومه على حكمه فيهم ويذكره بفعل عبد الله بن ابي ويمدحه بشفاعته في حلفائهم بني قينقاع باب المبادرة بالغزو وتقديمها هم الامين المتعارضين (قوله نادى فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم انصرف عن الاحزاب ان لايصلين احد الظهر الا في بني قريظة فتخوف ناس فوت الوقت فصلوا دون بني قريظة وقال آخرون لانصلي الا حيث امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وان فاتنا الوقت فما عنف واحدا من الفريقين) هكذا رواه مسلم لايصلين احد الظهر ورواه البخاري في باب صلوة الخوف من رواية ابن عمر ايضا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لنا لما رجع من الاحزاب لايصلين احد العصر الا في بني قريظة فادرك بعضهم العصر في الطريق وقال بعضهم لانصلي حتى نأتيها وقال بعضهم بل نصلي ولم يرد ذلك منا فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فلم يعنف واحدا منهم اما الجمع بين الروايتين في كونها الظهر والعصر فمحمول على ان هذا الامر كان بعد دخول وقت الظهر وقد صلى الظهر بالمدينة بعضهم دون بعض فقيل للذين لم يصلوا الظهر لاتصلوا الظهر الا في بني قريظة وللذين صلوا بالمدينة لاتصلوا العصر الا في بني قريظة ويحتمل انه قيل للجميع ولاتصلوا العصر ولا الظهر الا في بني قريظة ويحتمل انه قيل للذين ذهبوا اولا لاتصلوا الظهر الا في بني قريظة وللذين ذهبوا بعدهم لاتصلوا العصر الا في بني قريظة والله اعلم واما اختلاف الصحابة بالمبادرة بالصلوة عند ضيق وقتها وتاخيرها فسببه ان ادلة الشرع تعارضت عندهم بان الصلوة بامور بها في الوقت مع ان المفهوم من قول النبي صلى الله عليه وسلم لايصلين احد الظهر او العصر الا في بني قريظة المبادرة بالذهاب اليهم وان لايشتغل عنه بشئ لا ان تاخير الصلوة مقصود في نفسه من حيث انه تاخير فاخذ بعض الصحابة بهذا المفهوم نظرا الى المعنى لا الى اللفظ فصلوا حين خافوا فوت الوقت واخذ آخرون بظاهر اللفظ وحقيقته فاخروها ولم يعنف النبي صلى الله عليه وسلم واحدا من الفريقين لانهم مجتهدون ففيه دلالة لمن يقول بالمفهوم والقياس ومراعاة المعنى ولمن يقول بالظاهر ايضا وفيه انه لايعنف المجتهد فيما فعله باجتهاده اذا بذل وسعه في الاجتهاد وقد يستدل به على ان كل مجتهد مصيب وللقائل الآخر ان يقول لم يصرح باصابة الطائفتين بل ترك تعنيفهم ولا خلاف في ترك تعنيف المجتهد وان اخطأ اذا بذل وسعه في الاجتهاد والله اعلم باب رد المهاجرين الى الانصار منائحهم من الشجر والثمر حين استغنوا عنها بالفتح (قوله لما قدم المهاجرون من مكة المدينة قدموا وليس بايديهم شئ وكان الانصار اهل الارض والعقار فقاسمهم الانصار على ان اعطوهم انصاف ثمار اموالهم كل عام ويكفونهم العمل والمؤنة ثم ذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم لما فرغ من قتال اهل خيبر وانصرف الى المدينة رد المهاجرون الى الانصار منائحهم التي كانوا منحوهم من ثمارهم) قال العلماء لما قدم المهاجرون آثرهم الانصار بمنائح من اشجارهم فمنهم من قبلها منيحة مخصة ومنهم من قبلها بشرط ان يعمل في الشجر والارض وله نصف الثمار ولم تطب نفسه ان يقبلها منيحة مخصة هذا لشرف نفوسهم وكراهتهم ان يكونوا كلا وكان هذا مساقاة او في معنى المساقاة فلما فتحت عليهم خيبر استغنى المهاجرون بانصبائهم فيها عن تلك المنائح فردوها الى الانصار ففيه فضيلة ظاهرة للانصار في مواساتهم وايثارهم وما كانوا عليه من حب الاسلام والكرام اهله واخلاقهم الجميلة ونفوسهم الطاهرة وقد شهد الله تعالى لهم بذلك فقال تعالى والذين تبوؤا الدار والايمان من قبلهم يحبون من هاجر اليهم الآية (قوله وكان الانصار اهل الارض والعقار) اراد بالعقار هنا النخل قال الزجاج العقار كل ما له اصل قال وقيل ان النخل خاصة يقال لها العقار (قوله كان اعطت ام انس رسول الله صلى الله عليه وسلم عذاقا لها) هو بكسر العين جمع عذق بفتحها وهي النخلة ككلب وكلاب وبئر وبئار (قوله فاعطاها رسول الله صلى الله عليه وسلم ام ايمن) هذا دليل لما قدمناه عن العلماء انه لم يكن كل ما اعطت الانصار على المساقاة بل كان فيه ما هو منيحة ومواساة وهذا منه وهو محمول على انها اعطته صلى الله عليه وسلم ثمارها ليفعل فيها ما شاء من اكله بنفسه وعياله وضيفه وايثاره بذلك لمن شاء فلهذا آثر بها ام ايمن ولو كانت اباحة له خاصة لما اباحها لغيره لان المباح له بنفسه لايجوز له ان يبيح ذلك الشئ لغيره بخلاف الموهوب له بنفس رقبة الشئ فانه يتصرف فيه كيف شاء (قوله رد المهاجرون الى الانصار منائحهم التي كانوا منحوهم من ثمارهم) هذا دليل على انها كانت منائح ثمار اي اباحة للثمار لا تمليكا لارقاب النخل فانها لو كانت هبة لرقبة النخل لم يرجعوا فيها فان الرجوع في الهبة بعد القبض لا يجوز وانما كانت اباحة كما ذكرناه والاباحة يجوز الرجوع فيها متى شاء ومع هذا لم يرجعوا فيها حتى اتسعت الحال على المهاجرين بفتح خيبر واستغنوا عنها فردوها على الانصار فقبلوها وقد جاء في الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لهم ذلك (قوله قال ابن شهاب وكان من شأن ام ايمن ام اسامة بن زيد انها كانت وصيفة لعبد الله بن عبد المطلب وكانت من الحبشة هذا تصريح من ابن شهاب ان ام ايمن ام اسامة بن

زيد حبشية وكذا قاله الواقدي وغيره ويؤيده ما ذكره بعض المؤرخين انها كانت من سبي الحبشة اصحاب الفيل

باب المبادرة بالغزو وتقديم اهل الامرين المتعارضين

باب رد المهاجرين الى الانصار منائحهم من الشجر والثمر حين استغنوا عنها بالفتح

لا اله الا هو فجعل یقول کذا حتی اعطاها عشرة امثاله او قریبا من عشرة امثاله حدثنا شیبان بن فروخ قال نا سلیمان یعنی ابن المغیرة قال نا حمید بن هلال
عن عبد الله بن مغفل قال اصبت جرابا من شحم یوم خیبر قال فالتزمته فقلت لا اعطی الیوم احدا من هذا شیئا قال فالتفت فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم
متبسما حدثنا محمد بن بشار العبدی قال نا بهز بن اسد قال نا شعبة قال حدثنی حمید بن هلال قال سمعت عبد الله بن مغفل یقول رمی الینا جراب فیه طعام
وشحم یوم خیبر فوثبت لآخذه قال فالتفت فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستحییت منه حدثناه محمد بن المثنی قال نا ابو داود قال نا شعبة بهذا الاسناد
غیر انه قال جراب من شحم ولم یذکر الطعام حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی و ابن ابی عمر و محمد بن رافع و عبد بن حمید واللفظ لابن رافع قال ابن رافع و ابن ابی عمر
نا وقال الآخران انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس ان ابا سفیان اخبره من فیه الی فیه قال انطلقت فی المدة
التی کانت بینی وبین رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فبینا انا بالشام اذ جیء بکتاب من رسول الله صلی الله علیه وسلم الی هرقل قال وکان دحیة الکلبی جاء به فدفعه الی عظیم بصری فدفعه
عظیم بصری الی هرقل فقال هرقل هل هاهنا احد من قوم هذا الرجل الذی یزعم انه نبی قالوا نعم قال فدعیت فی نفر من قریش فدخلنا علی هرقل فاجلسنا بین یدیه
فقال ایکم اقرب نسبا من هذا الرجل الذی یزعم انه نبی فقال ابو سفیان فقلت انا فاجلسونی بین یدیه واجلسوا اصحابی خلفی ثم دعا بترجمانه فقال له قل لهم انی
سائل هذا عن الرجل الذی یزعم انه نبی فان کذبنی فکذبوه قال فقال ابو سفیان وایم الله لولا مخافة ان یؤثر علی الکذب لکذبت ثم قال لترجمانه سله کیف
حسبه فیکم قال قلت هو فینا ذو حسب قال فهل کان من آبائه ملک قلت لا قال فهل کنتم تتهمونه بالکذب قبل ان یقول ما قال قلت لا قال ومن یتبعه اشراف الناس ام
ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم قال ایزیدون ام ینقصون قال قلت لا بل یزیدون قال هل یرتد احد منهم عن دینه بعد ان یدخل فیه سخطة له قال قلت لا قال
فهل قاتلتموه قلت نعم قال فکیف کان قتالکم ایاه قال قلت یکون الحرب بیننا وبینه سجالا ینال منا وننال منه قال فهل یغدر قلت لا ونحن منه فی مدة لا
ندری ما هو صانع فیها قال فوالله ما امکننی من کلمة ادخل فیها شیئا غیر هذه قال فهل قال هذا القول احد قبله قال قلت لا قال لترجمانه قل له انی
سألتک عن حسبه فزعمت انه فیکم ذو حسب وکذلک الرسل تبعث فی احساب قومها وسألت هل کان فی آبائه ملک فزعمت ان لا فقلت لو کان

وقیل انها لم تکن حبشیة وانما الحبشیة امرأة اخری واسم ام ایمن التی هی ام اسامة برکة کنیت بابنها ایمن بن عبید الحبشی صحابی استشهد یوم خیبر قاله الشافعی وغیره وقد سبق ذکر قطعة
من احوال ام ایمن فی باب القافة (قوله فی قصة ام ایمن انها امتنعت من ذلک المنائح حتی عوضها عشرة امثاله) انما فعلت هذا لانها ظنت انها کانت هبة مؤبدة وتملیکا لاصل الرقبة
واراد النبی صلی الله علیه وسلم استطابة قلبها فی استرداد ذلک فما زال یزیدها فی العوض حتی رضیت وکل هذا تبرع منه صلی الله علیه وسلم واکرام لها لما لها من حق الحضانة والتربیة (قوله لا نعطیکاهن)
هکذا هو فی معظم النسخ نعطیکاهن بالالف بعد الکاف وهو صحیح فکانه اشبع فتحة الکاف فتولدت منها الف وفی بعض النسخ والله ما نعطاهن وفی بعضها لا نعطیکهن والله اعلم باب جواز
الاکل من طعام الغنیمة فی دار الحرب فیه حدیث عبد الله بن مغفل انه اصاب جرابا من شحم یوم خیبر وفی روایة قال رمی الینا جراب فیه طعام وشحم اما الجراب فبکسر الجیم وفتحها لغتان الکسر افصح و
اشهر وهو وعاء من جلد وفی هذا اباحة اکل طعام الغنیمة فی دار الحرب قال القاضی اجمع العلماء علی جواز اکل طعام الحربیین ما دام المسلمون فی دار الحرب فیاکلون منه قدر حاجاتهم ویجوز
باذن الامام وبغیر اذنه ولم یشترط احد من العلماء استیذانه الا الزهری وجمهورهم علی انه لا یجوز ان یخرج معه منه شیئا الی عمارة دار الاسلام فان اخرجه لزمه رده الی المغنم وقال الاوزاعی لا یلزمه
واجمعوا علی انه لا یجوز بیع شیء منه فی دار الحرب ولا غیرها فان بیع منه شیء لغیر الغانمین کان بدله غنیمة ویجوز ان یرکب دوابهم ویلبس ثیابهم ویستعمل سلاحهم فی حال الحرب بالاجماع ولا
یفتقر الی اذن الامام وشرطه الاوزاعی اذنه وخالف الباقین وفی هذا الحدیث دلیل لجواز اکل شحوم ذبائح الیهود وان کانت شحومها محرمة علیهم وهو مذهب مالک وابی حنیفة والشافعی و
جماهیر العلماء قال الشافعی وابو حنیفة والجمهور لا کراهة فیها وقال مالک هی مکروهة وقال اشهب وابن القاسم المالکیان وبعض اصحاب احمد هی محرمة وحکی هذا ایضا عن مالک واحتج الشافعی
والجمهور بقوله تعالی وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم قال المفسرون المراد به الذبائح ولم یستثن منها شیئا لا الحما ولا الشحما ولا غیره وفیه حل ذبائح اهل الکتاب وهو مجمع علیه ولم یخالف فیه الا الشیعة
ومذهبنا ومذهب الجمهور اباحتها سواء سموا الله تعالی علیها ام لا وقال قوم لا تحل الا ان یسموا الله تعالی فاما اذا ذبحوا علی اسم المسیح او کنیسة ونحوها فلا تحل تلک الذبیحة عندنا وبه قال جماهیر العلماء
والله اعلم (قوله فالتفت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستحییت منه) یعنی لما رآه من حرصه علی اخذه او لقوله لا اعطی الیوم احدا من هذا شیئا والله اعلم باب کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی
هرقل ملک الشام یدعوه الی الاسلام (قوله هرقل) بکسر الهاء وفتح الراء واسکان القاف هذا هو المشهور ویقال هرقل بکسر الهاء واسکان الراء وکسر القاف حکاه الجوهری فی صحاحه وهو اسم
علم له ولقبه قیصر وکذا کل من ملک الروم یقال له قیصر (قوله عن ابی سفیان انطلقت فی المدة التی کانت بینی وبین رسول الله صلی الله علیه وسلم) یعنی الصلح یوم الحدیبیة وکانت الحدیبیة فی اواخر سنة ست
من الهجرة (قوله دحیة الکلبی) هو بکسر الدال وفتحها لغتان مشهورتان اختلف فی الراجحة منهما وادعی ابن السکیت انه بالکسر لا غیر وابو حاتم السجستانی انه بالفتح لا غیر (قوله عظیم بصری) هی بضم
الباء وهی مدینة حوران ذات قلعة واعمال قریبة من طرف البریة التی بین الشام والحجاز والمراد بعظیم بصری امیرها (قوله عن هرقل انه سأل ایهم اقرب نسبا الی النبی صلی الله علیه وسلم
لیسأله عنه) قال العلماء انما سأل قریب النسب لانه اعلم بحاله وابعد من ان یکذب فی نسبه وغیره ثم اکد ذلک فقال لاصحابه ان کذبنی فکذبوه ای لا تستحیوا منه فتسکتوا عن تکذیبه ان کذب
(قوله واجلسوا اصحابی خلفی) قال بعض العلماء انما فعل ذلک لیکون اهون علیهم فی تکذیبه ان کذب لان مقابلته بالکذب فی وجهه صعبة بخلاف ما اذا لم یستقبله (قوله دعا بترجمانه)
هو بضم التاء وفتحها والفتح افصح وهو المعبر عن لغته بلغة اخری والتاء فیه اصلیة وانکر واعلی الجوهری کونه جعلها زائدة (قوله لولا مخافة ان یؤثر علی الکذب لکذبت) معناه لولا خفت ان
رفقتی ینقلون عنی الکذب الی قومی ویتحدثون به فی بلادی لکذبت علیه لبغضنا ایاه ومحبتی نقصه وفی هذا بیان ان الکذب قبیح فی الجاهلیة کما هو قبیح فی الاسلام ووقع فی روایة البخاری
لولا الحیاء من ان یأثروا علی کذبا لکذبت عنه وهو بضم الثاء وکسرها (قوله کیف حسبه فیکم ای نسبه (قوله فهل کان من آبائه ملک) هکذا هو فی جمیع نسخ صحیح مسلم ووقع فی صحیح البخاری فهل
کان فی آبائه من ملک وروی هذا اللفظ علی وجهین احدهما من بکسر المیم وملک بفتحها مع کسر اللام والثانی من بفتح المیم وملک بفتحها علی انه فعل ماض وکلاهما صحیح والاول اشهر و
اصح وتؤیده روایة مسلم بحذف من (قوله ومن یتبعه اشراف الناس ام ضعفاؤهم) یعنی باشرافهم کبارهم واهل الاحساب فیهم (قوله سخطة له) هو بفتح السین والسخط کراهة الشیء وعدم
الرضا به (قوله یکون الحرب بیننا وبینه سجالا) هو بکسر السین ای نوبا نوبة لنا ونوبة له قالوا واصله من المستقیان بالسجل وهی الدلو الملآنی یکون لکل واحد منهما سجل (قوله فهل یغدر) هو بکسر
الدال وهو ترک الوفاء بالعهد (قوله ونحن منه فی مدة لا ندری ما هو صانع فیها) یعنی مدة الهدنة والصلح الذی جری یوم الحدیبیة (قوله وکذلک الرسل تبعث فی احساب قومها)

من آبائه ملك قلت رجل يطلب ملك آبائه وسالتك عن اتباعه اضعفاؤهم ام اشرافهم فقلت بل ضعفاؤهم وهم اتباع الرسل وسالتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال فزعمت ان لا فقد عرفت انه لم يكن ليدع الكذب على الناس ثم يذهب فيكذب على الله وسالتك هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخله سخطة له فزعمت ان لا وكذلك الايمان اذا خالط بشاشة القلوب وسالتك هل يزيدون او ينقصون فزعمت انهم يزيدون وكذلك الايمان حتى يتم وسالتك هل قاتلتموه فزعمت انكم قد قاتلتموه فتكون الحرب بينكم وبينه سجالا ينال منكم وتنالون منه وكذلك الرسل تبتلى ثم تكون لهم العاقبة وسالتك هل يغدر فزعمت انه لا يغدر وكذلك الرسل لا تغدر وسالتك هل قال هذا القول احد قبله فزعمت ان لا فقلت لو قال هذا القول احد قبله قلت رجل ائتم بقول قيل قبله قال ثم قال بم يامركم قلت يامرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف قال ان يكن ما تقول فيه حقا فانه نبي وقد كنت اعلم انه خارج ولم اكن اظنه انه منكم ولو اني اعلم اني اخلص اليه لاحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه ولبلغ ملكه ما تحت قدمي قال ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم واسلم يؤتك الله اجرك مرتين وان توليت فان عليك اثم الاريسيين ويا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد

يعني في افضل انسابهم واشرفها قيل الحكمة في ذلك انه ابعد من انتحاله الباطل واقرب الى انقياد الناس له واما قولان الضعفاء هم اتباع الرسل فلكون الاشراف يانفون من تقدم مثلهم عليهم والضعفاء لا يانفون فيسرعون الى الانقياد واتباع الحق واما سواله عن الردة فلان من دخل على بصيرة في امر محقق لا يرجع عنه بخلاف من دخل في اباطيل واما سواله عن الغدر فلان من طلب حظ الدنيا لا يبالي بالغدر وغيره مما يتوصل به الى ذلك ومن طلب الآخرة لم يرتكب غدرا ولا غيره من القبائح (قوله وكذلك الايمان اذا خالط بشاشة القلوب) يعني انشراح الصدر واصلها اللطف بالانسان عند قدومه واظهار السرور برؤيته يقال بش به وتبشبش (قوله وكذلك الرسل تبتلى ثم تكون لهم العاقبة) معناه يبتليهم الله بذلك ليعظم اجرهم بكثرة صبرهم وبذلهم وسعيهم في طاعة الله (قوله قلت يامرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف) اما الصلة فصلة الارحام وكل ما امر الله ان يوصل وذلك بالبر والاكرام وحسن المراعاة واما العفاف فالكف عن المحارم وخوارم المروة قال صاحب المحكم العفة الكف عما لا يحل ولا يجمل يقال عف يعف عفة وعفافا وعفافة وتعفف واستعف ورجل عف وعفيف والانثى عفيفة وجمع العفيف اعفة واعفاء (قوله ان يكن ما تقول حقا انه نبي) قال العلماء هذا الذي قاله هرقل اخذه من الكتب القديمة ففي التوراة هذا ونحوه من علامات رسول الله صلى الله عليه وسلم فعرفه بالعلامات واما الدليل القاطع على النبوة فهو المعجزة الظاهرة الخارقة للعادة فهكذا قاله المازري والله اعلم (قوله ولو اعلم اني اخلص اليه لاحببت لقاءه) هكذا هو في مسلم ووقع في البخاري لتجشمت لقاءه وهو اصح في المعنى ومعناه لتكلفت الوصول اليه واركبت اليه المشقة في ذلك ولكني اخاف ان اقتطع دونه لا عذر لي في هذا لانه قد عرف صدق النبي صلى الله عليه وسلم وانما شح في الملك ورغب في الرياسة فآثرها على الاسلام وقد جاء ذلك مصرحا به في صحيح البخاري ولو اراد الله هداية لوفقه كما وفق النجاشي وما زالت عنه الرياسة ونسال الله التوفيق (قوله ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم واسلم يؤتك الله اجرك مرتين وان توليت فان عليك اثم الاريسيين يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الآية) في هذا الكتاب جمل من القواعد وانواع من الفوائد منها دعاء الكفار الى الاسلام قبل قتالهم وهذا الدعاء واجب والقتال قبله حرام ان لم يكن بلغتهم دعوة الاسلام وان كان بلغتهم فالدعاء مستحب هذا مذهبنا وفيه خلاف للسلف سبق بيانه في اول كتاب الجهاد ومنها وجوب العمل بخبر الواحد والافلم يكن في بعثه مع دحية فائدة وهذا اجماع من يعتد به ومنها استحباب تصدير الكتاب ببسم الله الرحمن الرحيم وان كان المبعوث اليه كافرا ومنها ان قوله صلى الله عليه وسلم في الحديث الآخر كل امر ذي بال لا يبدأ فيه بحمد الله فهو اجذم المراد بالحمد بسم الله ذكر الله تعالى وقد جاء في رواية بذكر الله تعالى وهذا الكتاب كان ذا بال بل من المهمات العظام وبدأ فيه بالبسملة دون الحمد ومنها انه يجوز ان يسافر الى ارض العدو بالآية والآيتين ونحوهما وان يبعث بذلك الى الكفار وانما نهي عن المسافرة بالقرآن الى ارض العدو اي بجملته منه وذلك ايضا محمول على ما اذا خيف وقوعه في ايدي الكفار ومنها انه يجوز للمحدث والكافر مس آية او آيات يسيرة مع غير القرآن ومنها ان السنة في المكاتبة والرسائل بين الناس ان يبدأ الكاتب بنفسه فيقول من زيد الى عمرو وهذه مسئلة مختلف فيها قال الامام ابو جعفر في كتابه صناعة الكتاب قال اكثر العلماء يستحب ان يبدأ بنفسه كما ذكرنا ثم روى فيه احاديث كثيرة وآثارا قال وهذا هو الصحيح عند اكثر العلماء لانه اجمل ع الصحابة قال وسواء في هذا تصدير الكتاب والعنوان قال ورخص جماعة في ان يبدأ بالمكتوب اليه فيقول في التصدير والعنوان الى فلان من فلان ثم روى باسناده ان زيد بن ثابت كتب الى معاوية فبدأ باسم معاوية وعن محمد بن الحنفية وبكر بن عبد الله وايوب السختياني انه لا باس بذلك قال واما العنوان فالصواب ان يكتب عليه الى فلان ولا يكتب لفلان لانه الى الاعلى مجاز قال هذا هو الصواب الذي عليه اكثر العلماء من الصحابة والتابعين فمنها التوقي في المكاتبة هو استعمال الورع فيها فلا يفرط ولا يفرط ولهذا قال النبي صلى الله عليه وسلم الى هرقل عظيم الروم لانه لا ملك له ولا تغيير لا يحكم دين الاسلام ولا سلطان لاحد الا من ولاه رسول الله صلى الله عليه وسلم او ولاه من اذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرطه وانما ينفذ من تصرفات الكفار ما تنفذه الضرورة ولم يقل الى هرقل فقط بل اتى بنوع من الملاطفة فقال عظيم الروم اي الذي يعظمونه ويقدمونه وقدم الله تعالى بالآية القول من يدعا الى الاسلام فقال ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وقال تعالى فقولا له قولا لينا وغير ذلك ومنها استحباب البلاغة والايجاز وتحري الالفاظ الجزلة في المكاتبة فان قوله صلى الله عليه وسلم اسلم تسلم في نهاية من الاختصار وغاية من الايجاز والبلاغة وجمع المعاني مع ما فيه من بديع التجنيس وشمول السلامة من خزي الدنيا بالحرب والسبي والقتل واخذ الديار والاموال ومن عذاب الآخرة ومنها ان من ادرك من اهل الكتاب نبينا صلى الله عليه وسلم فآمن به فله اجران كما صرح به هنا وفي الحديث الآخر في الصحيح ثلاثة يؤتون اجرهم مرتين منهم رجل من اهل الكتاب الحديث ومنها البيان الواضح ان من كان سببا لضلالة او سبب منع من هداية كان آثما لقوله صلى الله عليه وسلم وان توليت فان عليك اثم الاريسيين ومن هذا المعنى قول الله تعالى وليحملن اثقالهم واثقالا مع اثقالهم ومنها استحباب ابعد في الخطب والمكاتبات وقد ترجم البخاري لهذه بابا في كتاب الجمعة ذكر فيه احاديث كثيرة (قوله صلى الله عليه وسلم وان توليت فان عليك اثم الاريسيين) هكذا وقع في هذه الرواية الاولى في مسلم الاريسيين وهو الاشهر في روايات الحديث وفي كتب اهل اللغة وعلى هذا اختلف في ضبطه على اوجه احدها بياءين بعد السين والثاني بياء واحدة بعد السين وعلى هذين الوجهين الهمزة مفتوحة والراء مكسورة مخففة والثالث الاريسيين بكسر الهمزة وتشديد الراء وبياء واحدة بعد السين ووقع في الرواية الثانية في مسلم وفي اول صحيح البخاري اثم اليريسيين بياء مفتوحة في اوله وبياءين بعد السين واختلفوا في المراد بهم على اقوال اصحها واشهرها انهم الاكارون اي الفلاحون والزراعون ومعناه ان عليك اثم رعاياك الذين يتبعونك وينقادون بانقيادك وبنو هؤلاء على جميع الرعايا لانهم الاغلب ولانهم اسرع انقيادا فاذا اسلموا واذا امتنعوا وهذا القول هو الصحيح وقد جاء مصرحا به في رواية رويناها في كتاب دلائل النبوة للبيهقي وفي غيره فان عليك اثم الاكارين وفي رواية ذكرها ابو عبيد في كتاب الاموال فلا تحل بين الفلاحين وبين الاسلام وفي رواية ابن وهب واثمهم عليك قال ابو عبيد ليس المراد بالفلاحين الزراعين خاصة بل المراد بهم جميع اهل مملكته الثاني انهم اليهود والنصارى وهم اتباع عبد الله بن اريس الذي تنسب اليه الاريسية من النصارى ولهم مقالة في كتب المقالات ويقال لهم الاريسيون الثالث انهم الملوك الذين يقودون الناس الى المذاهب الفاسدة ويامرونهم بها (قوله صلى الله عليه وسلم ادعوك بدعاية الاسلام) بكسر الدال اي بدعوته وهي كلمة التوحيد وقال في الرواية الاخرى التي ذكرها مسلم بعد هذه ادعوك بداعية الاسلام وهو بمعنى الاولى ومعناها الكلمة الداعية الى الاسلام قال القاضي ويجوز ان تكون داعية هنا بمعنى دعوة كما في

ابيه في

ام

لها

ع فلا تقل ملك الروم

الا الله ولا نشرك به شيئا الى قوله فقولوا اشهدوا بانا مسلمون فلما فرغ من قراءة الكتاب ارتفعت الاصوات عنده وكثر اللغط وامر بنا فاخرجنا قال فقلت لاصحابه حين خرجنا لقد امر امر ابن ابى كبشة انه ليخافه ملك بنى الاصفر قال فما زلت موقنا بامر رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيظهر حتى ادخل الله على الاسلام **حدثناه** حسن الحلوانى وعبد بن حميد قالا نا يعقوب وهو ابن ابراهيم بن سعد قال حدثنى ابى عن صالح عن ابن شهاب بهذا الاسناد وزاد فى الحديث وكان قيصر لما كشف الله عنه جنود فارس مشى من حمص الى ايلياء شكرا لما ابلاه الله تعالى وقال فى الحديث من محمد عبد الله ورسوله وقال الى اليريسيين وقال بداعية الاسلام **حدثنى** يوسف بن حماد المعنى قال نا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن انس ان نبى الله صلى الله عليه وسلم كتب الى كسرى والى قيصر والى النجاشى والى كل جبار يدعوهم الى الله وليس بالنجاشى الذى صلى عليه النبى صلى الله عليه وسلم **وحدثناه** محمد بن عبد الله الزبرى قال نا عبد الوهاب بن عطاء عن سعيد عن قتادة قال نا انس بن مالك عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله ولم يقل وليس بالنجاشى الذى صلى عليه النبى صلى الله عليه وسلم **وحدثنيه** نصر بن على الجهضمى قال اخبرنى ابى قال حدثنى خالد بن قيس عن قتادة عن انس ولم يذكر وليس بالنجاشى الذى صلى عليه النبى صلى الله عليه وسلم **وحدثنى** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب قال حدثنى كثير بن عباس بن عبد المطلب قال قال عباس شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين فلزمت انا وابو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نفارقه

قوله تعالى ليس لها من دون الله كاشفة اى كشف (قوله صلى الله عليه وسلم سلام على من اتبع الهدى) هذا دليل لمن يقول لا يبتدأ الكافر بالسلام وفى المسئلة خلاف فمذهب الشافعى وجمهور اصحابه واكثر العلماء انه لا يجوز للمسلم ان يبتدأ كافرا بالسلام واجازه كثيرون من السلف وهذا مردود بالاحاديث الصحيحة فى النهى عن ذلك وسياتى فى موضعها ان شاء الله تعالى وجوزه آخرون لاستيلاف والحاجة اليه او نحو ذلك (قوله وكثر اللغط) هو بفتح الغين واسكانها وهى الاصوات المختلطة (قوله لقد امر امر ابن ابى كبشة) اما امر بفتح الهمزة وكسر الميم اى عظم واما قوله ابن ابى كبشة فقيل هو رجل من خزاعة كان يعبد الشعرى ولم يوافقه احد من العرب فى عبادتها فشبه النبى صلى الله عليه وسلم لمخالفته اياهم فى دينهم كما خالفهم ابو كبشة روينا عن الزبير بن بكار فى كتاب الانساب قال ليس مرادهم بذلك عيب النبى صلى الله عليه وسلم انما اراد وا بذلك مجرد التشبيه وقيل ان ابا كبشة جد النبى صلى الله عليه وسلم من قبل امه قال ابن قتيبة وكثيرون وقيل هو ابوه من الرضاعة وهو الحارث بن عبد العزى السعدى حكاه ابن بطال وآخرون وقال القاضى عياض قال ابو الحسن الجرجانى النسابة انما قالوا ابن ابى كبشة عداوة له صلى الله عليه وسلم فنسبوه الى نسب غير نسبه المشهور اذ لم يمكنهم الطعن فى نسبه المعلوم المشهور قال وقد كان وهب بن عبد مناف بن زهرة جد ابى آمنة يكنى ابا كبشة وكذلك عمرو بن زيد بن اسد الانصارى النجارى بالنون والجيم ابو سلمى ام عبد المطلب كان يدعى ابا كبشة قال وكان فى اجداده ايضا من قبل امه ابو كبشة وهو ابو قبيلة ام وهب بن عبد مناف ابى آمنة ام النبى صلى الله عليه وسلم وهو خزاعى وهو الذى كان يعبد الشعرى وكان ابوه من الرضاعة يدعى ابا كبشة وهو الحارث بن عبد العزى السعدى قال القاضى وقال مثل هذا كله محمد بن حبيب البغدادى وزاد ان ماكولا فقال وقيل ابو كبشة عم والد حليمة مرضعته صلى الله عليه وسلم (قوله انه ليخافه ملك بنى الاصفر) بنو الاصفر هم الروم قال ابن الانبارى سموا به لان حبشا من الحبشة غلب على بلادهم فى وقت فوطئ نساءهم فولدن اولادا صفرا من سواد الحبشة وبياض الروم وقال ابو اسحق بن ابراهيم الحربى نسبوا الى الاصفر بن الروم بن عيصو بن اسحق بن ابراهيم صلى الله عليه وسلم قال القاضى هذا اشبه من قول ابن الانبارى (قوله مشى من حمص الى ايلياء شكرا لما ابلاه الله) اما حمص فغير مصروفة لانها مؤنثة علم عجمية واما الايلياء فبيت المقدس وفيه ثلث لغات اشهرها ايلياء بكسر الهمزة واللام واسكان الياء بينهما والمد والثانية كذلك الا انها بالقصر والثالثة اليا بحذف الياء الاولى واسكان اللام وبالمد حكاهن صاحب المطالع وآخرون وفى رواية لابى يعلى الموصلى فى مسند ابن عباس الايلياء بالالف واللام قال صاحب المطالع قيل معناه بيت الله والله اعلم واما قوله شكرا لما ابلاه الله فمعناه شكرا لما انعم الله به عليه وانالة اياه ويستعمل ذلك فى الخير والشر قال الله تعالى ونبلوكم بالشر والخير فتنة والله اعلم

باب كتب النبى صلى الله عليه وسلم الى ملوك الكفار يدعوهم الى الاسلام

وسلم الى ملوك الكفار يدعوهم الى الاسلام (قوله حدثنى يوسف بن حماد المعنى) هو بكسر النون وتشديد الياء منسوب الى معن وقال السمعانى هو من ولد معن بن زائدة (قوله حدثنى يوسف بن حماد المعنى ثنا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن انس) قال مسلم وحدثنا محمد بن عبد الله الزبرى حدثنا عبد الوهاب بن عطاء عن سعيد بن قتادة ثنا انس قال مسلم حدثنيه نصر بن على الجهضمى اخبرنى خالد بن قيس عن قتادة عن انس هذه الاسانيد الثلاثة كلهم بصريون ومحمد بن عبد الله الزبرى بصرى بغدادى ولا ينقض هذا ما ذكرته وفى الاسناد الثانى تصريح قتادة بالسماع من انس فزال ما يخاف من تدليسه ولو اقتصر على الطريق الاولى (قوله ان النبى صلى الله عليه وسلم كتب الى كسرى والى قيصر والى النجاشى والى كل جبار يدعوهم الى الله تعالى وليس بالنجاشى الذى صلى عليه النبى صلى الله عليه وسلم) اما كسرى فبفتح الكاف وكسرها وهو لقب لكل من ملك من ملوك الفرس وقيصر لقب من ملك الروم والنجاشى لكل من ملك الحبشة وخاقان لكل من ملك الترك وفرعون لكل من ملك القبط والعزيز لكل من ملك مصر وتبع لكل من ملك حمير وفى هذا الحديث جواز مكاتبة الكفار ودعاءهم الى الاسلام والعمل بالكتاب بخبر الواحد والله اعلم

باب غزوة حنين

(قوله قال ابن عباس شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين فلزمت انا وابو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نفارقه) ابو سفيان هذا هو ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جماعة من العلماء اسمه كنيته وقال آخرون اسمه المغيرة وممن قاله هشام بن الكلبى وابراهيم بن المنذر والزبير بن بكار وغيرهم وفى هذا عطف الاقارب بعضهم على البعض عند الشدائد وذب بعضهم عن بعض (قوله ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلة له بيضاء اهداها له فروة بن نفاثة الجذامى) اما قوله بغلة بيضاء فكذا قال فى هذه الرواية ورواية اخرى بعدها انها بغلة بيضاء وقال فى آخر الباب على بغلته الشهباء وهى واحدة قال العلماء لا يعرف له صلى الله عليه وسلم بغلة سواها وهى التى يقال لها دلدل واما قوله اهداها له فروة بن نفاثة فهو بنون مضمومة ثم فاء مخففة ثم الف ثم مثلثة وفى الرواية التى بعدها رواية اسحق بن ابراهيم قال فروة ابن نفاثة بالعين والميم والصحيح المعروف الاول قال القاضى واختلفوا فى اسلامه فقال الطبرى اسلم وعمر عمرا طويلا وقال غيرهم لم يسلم وفى صحيح البخارى ان الذى اهداها له ملك ايلة واسم ملك ايلة فيما ذكره ابن اسحاق يحنة بن رؤبة والله اعلم فان قيل ففى هذا الحديث قبوله صلى الله عليه وسلم هدية الكافر وفى الحديث الآخر هدايا العمال غلول مع حديث ابن اللتبية عامل الصدقات وفى الحديث الآخر انه رد بعض هدايا المشركين وقال انا لا نقبل زبد المشركين اى رفدهم فكيف يجمع بين هذه الاحاديث قال القاضى قال بعض العلماء ان هذه الاحاديث ناسخة لقبول الهدية قال وقال الجمهور لا نسخ بل سبب القبول ان النبى صلى الله عليه وسلم مخصوص بالفى الحاصل بلا قتال بخلاف غيره فقبل النبى صلى الله عليه وسلم من طمع فى اسلامه وتاليفه لمصلحة يرجوها للمسلمين وكافأ بعضهم ورد هدية من لم يطمع فى اسلامه ولم يكن فى قبولها مصلحة لان الهدية توجب المحبة والمودة واما غير النبى صلى الله عليه وسلم من العمال والولاة فلا يحل لهم قبولها لنفسه عند جمهور العلماء فان قبلها كانت فيئا للمسلمين فان لم يهدها اليه الا لكونه اماما لهم وان كانت من قوم هو محاصرهم فهى غنيمة قال القاضى وهذا قول الاوزاعى ومحمد بن الحسن وابن القاسم وابن حبيب حكاه ابن حبيب عن لقيه من اهل العلم وقال آخرون هى للامام خاصة به قاله ابو يوسف واشهب وسحنون وقال الطبرى انما رد النبى صلى الله عليه وسلم هدايا المشركين ما علم انه اهدى له فى خاصة نفسه وقيل كان ذلك خلاف ذلك مخافة استيلاف المسلمين قال والاصح قول من ادعى النسخ قال وحكم الائمة بعده اجراؤها مجرى مال الكفار من الفئ والغنيمة بحسب اختلاف الحال وهذا معنى هدايا العمال غلول اى اختصوا بها لانفسهم لانها لجماعة المسلمين بحكم الفئ والغنيمة قال القاضى وقيل انما قبل النبى صلى الله عليه وسلم هدايا كفار اهل الكتاب ممن كان على النصرانية كالمقوقس وملوك الشام فلا معارضة بينه وبين قوله صلى الله عليه وسلم لا نقبل زبد المشركين وقد ابيح لنا ذبائح اهل الكتاب ومناكحتهم بخلاف المشركين عبدة الاوثان هذا آخر كلام القاضى عياض وقال اصحابنا متى اخذ القاضى او العامل هدية محرمة لزمه ردها الى مهديها فان لم يعرفه وجب عليه ان يجعلها فى بيت المال والله اعلم

ورسول الله صلی الله علیه وسلم علی بغلة له بیضاء اهداها له فروة بن نفاثة الجذامی فلما التقی المسلمون والکفار ولی المسلمون مدبرین فطفق رسول الله صلی الله علیه وسلم یرکض بغلته قبل الکفار قال عباس وانا آخذ بلجام بغلة رسول الله صلی الله علیه وسلم اکفها ارادة ان لا تسرع وابو سفیان آخذ برکاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ای عباس نادِ اصحاب السمرة فقال عباس وکان رجلا صیتا فقلت باعلی صوتی این اصحاب السمرة قال فوالله لکان عطفتهم حین سمعوا صوتی عطفة البقر علی اولادها فقالوا یا لبیک یا لبیک قال فاقتتلوا والکفار والدعوة فی الانصار یقولون یا معشر الانصار یا معشر الانصار قال ثم قصرت الدعوة علی بنی الحارث بن الخزرج فنظر رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی بغلته کالمتطاول علیها الی قتالهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا حین حمی الوطیس قال ثم اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم حصیات فرمی بهن وجوه الکفار ثم قال انهزموا ورب محمد صلی الله علیه وسلم قال فذهبت انظر فاذا القتال علی هیئته فی ما اری قال فوالله ما هو الا ان رماهم بحصیاته فما زلت اری حدهم کلیلا وامرهم مدبرا وحدثناه اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن رافع وعبد بن حمید جمیعا عن عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری بهذا الاسناد نحوه غیر انه قال فروة بن نعامة الجذامی وقال انهزموا ورب الکعبة انهزموا ورب الکعبة وزاد فی الحدیث حتی هزمهم الله قال وکانی انظر الی النبی صلی الله علیه وسلم یرکض خلفهم علی بغلته وحدثناه ابن ابی عمر قال نا سفیان بن عیینة عن الزهری قال اخبرنی کثیر بن العباس عن ابیه قال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم یوم حنین وساق الحدیث غیر ان حدیث یونس وحدیث معمر اکثر منه واتم وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا ابو خیثمة عن ابی اسحاق قال قال رجل للبراء یا ابا عمارة افررتم یوم حنین قال لا والله ما ولی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولکنه خرج شبان اصحابه واخفاؤهم حسرا لیس علیهم سلاح او کثیر سلاح فلقوا قوما رماة لا یکاد یسقط لهم سهم جمع هوازن وبنی نصر فرشقوهم رشقا ما یکادون یخطئون فاقبلوا هناک الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورسول الله صلی الله علیه وسلم علی بغلته البیضاء وابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب یقود به فنزل واستنصر قال قال انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب ثم صففهم وحدثنا احمد بن جناب المصیصی قال نا عیسی بن یونس عن زکریا عن ابی اسحاق قال جاء رجل الی البراء فقال اکنتم ولیتم یوم حنین یا ابا عمارة فقال اشهد علی نبی الله صلی الله علیه وسلم انه ما ولی ولکنه انطلق اخفاء من الناس وحسر الی هذا الحی من هوازن وهم قوم رماة فرموهم برشق من نبل کانها رجل من جراد فانکشفوا فاقبل القوم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو سفیان بن الحارث یقود به بغلته فنزل ودعا واستنصر وهو یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اللهم نزل نصرک قال البراء کنا والله اذا احمر الباس نتقی به

(قوله ورسول الله صلی الله علیه وسلم علی بغلة له بیضاء) قال العلماء رکوبه صلی الله علیه وسلم البغلة فی موطن الحرب وعند اشتداد الباس هو النهایة فی الشجاعة والثبات لانه ایضا یکون معتمدا ان رجع الیه المسلمون وتطمئن قلوبهم به وبمکانه وانما فعل هذا عمدا والا فقد کانت له صلی الله علیه وسلم افراس معروفة ومما ذکره فی هذا الحدیث من شجاعته صلی الله علیه وسلم تقدمه یرکض بغلته الی جمع المشرکین وقد فر الناس عنه وفی الروایة الاخری انه نزل الی الارض حین غشوه هذا مبالغة فی الثبات والشجاعة مع الصبر وقیل فعل ذلک مواساة لمن کان نازلا علی الارض من المسلمین وقد اخبرت الصحابة بشجاعته صلی الله علیه وسلم فی جمیع المواطن وفی صحیح مسلم قال ان الشجاع منا الذی یحاذی به انهم کانوا یتقون به (قوله صلی الله علیه وسلم ای عباس نادِ اصحاب السمرة) هی الشجرة التی بایعوا تحتها بیعة الرضوان ومعناه نادِ اهل بیعة الرضوان یوم الحدیبیة (قوله فقال عباس وکان رجلا صیتا) ذکر الحاکمی فی المؤتلف ان العباس کان یقف علی سلع فینادی غلمانه فی آخر اللیل وهم فی الغابة فیسمعهم قال وبین سلع والغابة ثمانیة اميال (قوله فوالله لکان عطفتهم حین سمعوا صوتی عطفة البقر علی اولادها فقالوا یا لبیک) قال العلماء فی هذا الحدیث دلیل علی ان فرارهم لم یکن بعیدا وانه لم یحصل الفرار من جمیعهم وانما فتحه علیهم من فی قلبه مرض من مسلمة اهل مکة المؤلفة ومشرکیها الذین لم یکونوا اسلموا وانما کانت هزیمتهم فجأة لانصبابهم علیهم دفعة واحدة ورشقهم بالسهام ولاختلاط اهل مکة معهم ممن لم یستقر الایمان فی قلبه وممن یتربص بالمسلمین الدوائر وفیهم نساء وصبیان خرجوا للغنیمة فتقدم اخفاؤهم فلما رشقوهم بالنبل ولوا فانقلبت اولاهم علی اخراهم الی ان انزل الله تعالی سکینته علی المؤمنین کما ذکر الله تعالی فی القرآن (قوله فاقتتلوا والکفار) هکذا هو فی النسخ وهو بنصب الکفار ای مع الکفار (قوله والدعوة فی الانصار) هی بفتح الدال یعنی الاستغاثة والمناداة الیهم (قوله صلی الله علیه وسلم هذا حین حمی الوطیس) هو بفتح الواو وکسر الطاء المهملة وبالسین المهملة قال الاکثرون هو شبه التنور یحفر فیه ویضرب مثلا لشدة الحرب التی یشبه حرها حره وقد قال آخرون الوطیس هو التنور نفسه وقال الاصمعی هی حجارة مدورة اذا حمیت لم یقدر احد یطأ علیها فیقال الآن حمی الوطیس وقیل هو الضراب فی الحرب وقیل هو الحرب الذی یطئ الناس ای یدقهم قالوا وهذه اللفظة من فصیح الکلام وبدیعه الذی لم یسمع من احد قبل النبی صلی الله علیه وسلم (قوله فرماهم بالحصیات ثم قال انهزموا ورب محمد فما هو الا ان رماهم بحصیاته فما زلت اری حدهم کلیلا وامرهم مدبرا) هذا فیه معجزتان ظاهرتان لرسول الله صلی الله علیه وسلم احداهما فعلیة والاخری خبریة فانه صلی الله علیه وسلم اخبر بهزیمتهم ورماهم بالحصیات فولوا مدبرین وذکر مسلم فی الروایة الاخری فی آخر هذا الباب انه صلی الله علیه وسلم قبض قبضة من تراب من الارض ثم استقبل بها وجوههم فقال شاهت الوجوه فما خلق الله منهم انسانا الا ملأ عینیه ترابا من تلک القبضة وهذا ایضا فیه معجزتان خبریة وفعلیة ویحتمل انه اخذ قبضة من حصا وقبضة من تراب فرمی بذا مرة وبذا مرة ویحتمل انه اخذ قبضة واحدة مخلوطة من حصی وتراب (قوله فما زلت اری حدهم کلیلا) هو بفتح الحاء المهملة ای ما زلت اری قوتهم ضعیفة (قوله قال رجل للبراء یا ابا عمارة افررتم یوم حنین قال لا والله ما ولی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولکنه خرجه شبان اصحابه واخفاؤهم حسر لیس علیهم سلاح) هذا الجواب الذی اجاب به البراء من بدیع الادب لان تقدیر الکلام فررتم کلکم فیقتضی ان النبی صلی الله علیه وسلم وافقهم فی ذلک فقال البراء لا والله ما فر رسول الله صلی الله علیه وسلم ولکن جماعة من الصحابة جری لهم کذا وکذا واما قوله شبان اصحابه فهو بالشین وآخره نون جمع شاب وقوله اخفاؤهم جمع خفیف وهم المسارعون المستعجلون ووقع هذا الحرف فی روایة ابراهیم الحربی والهروی وغیرهما حفاة بحاء مضمومة وبالمد وکسرها بسرعاتهم قالوا تشبیها بحفاء السیل وهو غثاؤه قال القاضی ان صحت هذه الروایة فمعناها سبق من خروج من خرج معهم من اهل مکة ومن انضاف الیهم ممن لم یستعد واما خرج للغنیمة من النساء والصبیان ومن فی قلبه مرض فشبههم بغثاء السیل واما قوله حسرا فهو بضم الحاء وتشدید السین المفتوحة ای بغیر دروع وقد فسره بقوله لیس علیهم سلاح والحاسر من لا درع علیه (قوله فرشقوهم رشقا) هو بفتح الراء وهو مصدر واما الرشق بالکسر فهو اسم للسهام التی ترمیها الجماعة دفعة واحدة وضبط القاضی الروایة هنا بالکسر وضبطه غیره بالفتح کما ذکرنا اولا وهو الاجود وان کانا جیدین واما قوله فی الروایة التی بعد هذه فرموه برشق من نبل فهو بالکسر لا غیر والله اعلم قال اهل اللغة یقال رشقه یرشقه رشقا وارشقه ثلاثا ورباعی والثلاثی اشهر وافصح (قوله فنزل واستنصر) ای دعا ففیه استحباب الدعاء عند قیام الحرب (قوله صلی الله علیه وسلم انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب) قال القاضی عیاض قال المازری انکر بعض الناس کون الرجز شعرا لوقوعه من النبی صلی الله علیه وسلم مع قوله تعالی وما علمناه الشعر وما ینبغی له وهذا مذهب الاخفش واحتج به علی من ذهب الخلیل فی انه شعر واجابوا عن هذا بان الشعر هو ما قصد الیه واعتمد الانسان ان یوقعه موزونا مقفی یقصده الی القافیة ویقع فی الفاظ العامة کثیر من الالفاظ الموزونة ولا یقال احدا منها شعر ولا صاحبها شاعر وهکذا الجواب عما فی القرآن من الموزون کقوله تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

وانّ الشجاع منّا الّذی یحاذی به یعنی النبی صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة
عن ابی اسحاق قال سمعت البراء وساله رجل من قیس هل فررتم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم حنین فقال البراء ولکن رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یفرّ
وکانت هوازن یومئذ رماة وانا لما حملنا علیهم انکشفوا فاکببنا علی الغنائم فاستقبلونا بالسهام ولقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی بغلته البیضاء وان
ابا سفیان بن الحارث اخذ بلجامها وهو یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب **وحدثنی** زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وابو بکر بن خلاد قالوا نا یحیی بن
سعید عن سفیان قال حدثنی ابو اسحاق عن البراء قال قال له رجل یا ابا عمارة فذکر الحدیث وهو اقل من حدیثهم وهؤلاء اتم حدیثا **وحدثنا** زهیر بن حرب
قال نا عمر بن یونس الحنفی قال نا عکرمة قال حدثنی ایاس بن سلمة قال حدثنی ابی قال غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حنینا فلما واجهنا العدو تقدمت فاعلو
ثنیة فاستقبلنی رجل من العدو فارمیه بسهم فتواری عنی فما دریت ما صنع ونظرت الی القوم فاذا هم قد طلعوا من ثنیة اخری فالتقوهم وصحابة النبی صلی الله علیه
وسلم فولّی صحابة النبی صلی الله علیه وسلم وارجع منهزما وعلیّ بردتان متزرا باحدهما مرتدیا بالاخری فاستطلق ازاری فجمعتهما جمیعا ومررت علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم منهزما وهو علی بغلته الشهباء فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد رجع ابن الاکوع فزعا فلما غشیه رسول الله صلی الله علیه وسلم
نزل عن البغلة ثم قبض قبضة من تراب من الارض ثم استقبل به وجوههم فقال شاهت الوجوه فما خلق الله منهم انسانا الا ملأ عینیه ترابا بتلک القبضة
فولّوا مدبرین فهزمهم الله بذلک وقسم رسول الله صلی الله علیه وسلم غنائمهم بین المسلمین **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب وابن نمیر
جمیعا عن سفیان قال زهیر نا سفیان بن عیینة عن عمرو عن ابی العباس الشاعر الاعمی عن عبد الله بن عمرو قال حاصر رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل
الطائف فلم ینل منهم شیأ فقال انا قافلون ان شاء الله قال اصحابه نرجع ولم نفتحه

وقوله تعالی نصر من الله وفتح قریب ولا شک ان هذا لا یسمیه احد من العرب شعرا لانه لم تقصد تقفیته وجعله شعرا قال وقد غفل بعض الناس عن هذا القول فاوقعه ذلک فی ان قال لروایة انا النبی لا
کذب بفتح الباء حرصا منه علی ان یفسد الروی فیستغنی عن الاعتذار وانما الروایة باسکان الباء هذا کلام القاضی عن المازری **قلت** وقد قال الامام ابو القاسم علی بن ابی جعفر بن علی السعدی الصقلی المعروف
بابن القطاع فی کتابه الشافی فی علم القوافی قد رای قوم منهم الاخفش وهو شیخ هذه الصناعة بعد الخلیل ان مشطور الرجز ومنهوکه لیس بشعر کقول النبی صلی الله علیه وسلم الله مولانا ولا مولی لکم وقوله صلی الله علیه وسلم
هل انت الا اصبع دمیت ؛ وفی سبیل الله ما لقیت ؛ وقوله صلی الله علیه وسلم انا النبی لا کذب ؛ انا ابن عبد المطلب ؛ واشباه هذا قال ابن القطاع وهذا الذی زعمه الاخفش وغیره غلط بین وذلک
لان الشاعر انما سمی شاعرا لوجوه منها انه شعر القول وقصده واراده واهتدی الیه واتی به کلاما موزونا علی طریقة العرب مقفی فان خلا من هذه الاوصاف او بعضها لم یکن شعرا ولا یکون قائله شاعرا بدلیل انه
لو قال کلاما موزونا علی طریقة العرب وقصد به الشعر واراده ولم یقفه لم یسم ذلک الکلام شعرا ولا قائله شاعرا باجماع العلماء والشعراء وکذا لو قفاه وقصد به الشعر ولکن لم یات به موزونا لم یکن شعرا وکذا لو اتی به موزونا
مقفی لکن لم یقصد به الشعر لا یکون شعرا ویدل علیه ان کثیرا من الناس یاتون بکلام موزون مقفی غیر انهم ما قصدوه ولا ارادوه ولا یسمی شعرا واذا تفقد ذلک وجد کثیرا فی کلام الناس کما قال بعض السلف اختموا
صلاتکم بالدعاء والصدقة وامثال هذا کثیرة فدل علی ان الکلام الموزون لا یکون شعرا الا بالشروط المذکورة وهی القصد وغیره مما سبق والنبی صلی الله علیه وسلم لم یقصد بکلامه ذلک الشعر ولا اراده فلا یعد شعرا
وان کان موزونا والله اعلم فان قیل کیف قال النبی صلی الله علیه وسلم انا ابن عبد المطلب فانتسب الی جده دون ابیه وافتخر بذلک مع ان الافتخار فی حق اکثر الناس من عمل الجاهلیة فالجواب انه صلی الله
علیه وسلم کانت شهرته بجده اکثر لان اباه عبد الله توفی شابا فی حیوة ابیه عبد المطلب فقبل اشتهار عبد الله وکان عبد المطلب مشهورا شهرة ظاهرة شائعة وکان سید اهل مکة وکان کثیر من الناس یدعون النبی
صلی الله علیه وسلم ابن عبد المطلب ینسبونه الی جده لشهرته ومنه حدیث ضمام بن ثعلبة فی قوله ایکم ابن عبد المطلب وقد کان مشتهرا عندهم ان عبد المطلب بشر بالنبی صلی الله علیه وسلم وانه سیظهر وسیکون شانه عظیما
وکان قد اخبره بذلک سیف بن ذی یزن وقیل ان عبد المطلب رای رؤیا تدل علی ظهور النبی صلی الله علیه وسلم وکان ذلک مشهورا عندهم فاراد النبی صلی الله علیه وسلم تذکیرهم بذلک وتنبیههم بانه صلی الله علیه وسلم
لا بد من ظهوره علی الاعداء وان العاقبة له لتقوی نفوسهم واعلمهم ایضا بانه ثابت ملازم للحرب لم یول مع من ولی وعرفهم موضعه لیرجع الیه الراجعون والله اعلم ومعنی قوله صلی الله علیه وسلم انا النبی لا کذب ای انا النبی
حقا فلا افر ولا ازول وفی هذا دلیل علی جواز قول الانسان فی الحرب انا فلان او انا ابن فلان ومثله قول سلمة انا ابن الاکوع وقول علی رض انا الذی سمتنی امی حیدرة واشباه ذلک وقد صرح بجوازه العلماء السلف
وفیه حدیث صحیح قالوا وانما یکره قول ذلک علی وجه الافتخار کفعل الجاهلیة والله اعلم (**قوله** حدثنا احمد بن جناب المصیصی) هو بالجیم والنون والمصیصی بکسر المیم وتشدید الصاد الاولی هذا هو المشهور ویقال ایضا بفتح المیم
وتخفیف الصاد (**قوله** فرموه برشق من نبل کانها رجل من جراد) یعنی کانها قطعة من جراد وکانها شبهت برجل الجیوان لکونها قطعة منه (**قوله** برشق) هو بکسر الراء وسبق بیانه قریبا (**قوله** فانکشفوا) ای انهزموا
وفارقوا مواضعهم وکشفوها (**قوله** کنا والله اذا احمر البأس نتقی به وان الشجاع منا الذی یحاذی به) احمرار البأس کنایة عن شدة الحرب واستعیر ذلک لحمرة الدماء الحاصلة فیها فی العادة او لاستعار الحرب واشتعالها
کاحمرار الجمر کما فی الروایة السابقة حمی الوطیس وفیه بیان شجاعته صلی الله علیه وسلم وعظم وثوقه بالله تعالی (**قوله** عن سلمة بن الاکوع وارجع منهزما) قوله مررت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم منهزما فقال لقد رای
ابن الاکوع فزعا) قال العلماء قوله منهزما حال من ابن الاکوع کما صرح اولا بانهزامه ولم یرد ان النبی صلی الله علیه وسلم انهزم وقد قالت الصحابة کلهم انه صلی الله علیه وسلم ما انهزم ولم ینقل احد قط انه انهزم صلی الله علیه وسلم فی موطن
من المواطن وقد نقلوا اجماع المسلمین علی انه لا یجوز ان یعتقد انهزامه صلی الله علیه وسلم ولا یجوز ذلک علیه بل کان العباس وابو سفیان بن الحارث آخذین بلجام بغلته یکفانها عن اسراع التقدم الی العدو وقد صرح بذلک البراء فی حدیثه
السابق والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم شاهت الوجوه) ای قبحت والله اعلم **باب** غزوة الطائف (**قوله** حدثنا سفیان بن عیینة عن عمرو عن ابی العباس الشاعر الاعمی عن عبد الله بن عمرو قال حاصر
رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل الطائف) هکذا هو فی نسخ صحیح مسلم عن عبد الله بن عمرو بفتح العین وهو ابن عمرو بن العاصی قال القاضی کذا هو فی روایة الجلودی واکثر اهل الاصول عن ابن ماهان قال وقال لنا القاضی
الشهید ابو علی صوابه ابن عمر بن الخطاب رض کذا ذکره البخاری وکذا صوبه الدارقطنی وذکر ابن ابی شیبة الحدیث فی مسنده عن سفیان فقال عبد الله بن عمرو بن العاص ثم قال ان ابن عقبة حدث به مرة
اخری عن عبد الله بن عمر هذا ما ذکره القاضی عیاض وقد ذکر خلف الواسطی هذا الحدیث فی کتاب الاطراف فی مسند ابن عمر ثم فی مسند ابن عمرو واضافه فی الموضعین الی البخاری ومسلم جمیعا وانکر هذا علی خلف
وذکر ابو مسعود الدمشقی فی الاطراف عن ابن عمر بن الخطاب مضافا الی البخاری ومسلم وذکره الحمیدی فی الجمع بین الصحیحین فی مسند ابن عمر ثم قال هکذا اخرجه البخاری ومسلم فی کتاب الادب عن قتیبة واخرجه مسلم جمیعا
فی المغازی عن ابن عمرو بن العاصی قال والحدیث من حدیث ابن عیینة وقد اختلف فیه علیه فمنهم من رواه عنه هکذا ومنهم من رواه بالشک قال الحمیدی قال ابو بکر البرقانی الاصح ابن عمر بن الخطاب وقال وکذا اخرجه ابو مسعود
فی مسند ابن عمر بن الخطاب قال الحمیدی ولیس لابی العباس هذا فی مسند ابن عمر بن الخطاب غیر هذا الحدیث المختلف فیه وقد ذکره النسائی فی سننه فی کتاب السیر عن ابن عمرو بن العاصی فقط (**قوله** حاصر رسول الله صلی الله علیه وسلم اهل الطائف
فلم ینل منهم شیأ فقال انا قافلون ان شاء الله قال اصحابه نرجع ولم نفتحه فقال اغدوا علی القتال فغدوا علیه فاصابهم جراح فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم انا قافلون غدا فاعجبهم ذلک فضحک رسول الله صلی الله علیه وسلم)

ثناه وهو
اصحاب
اصحاب متزرا مرتدیا
عمر
نفتحه

فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم اغدوا على القتال فغدوا عليه فاصابهم جراح فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم انا قافلون غدا قال فاعجبهم ذلك فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة قال نا عفان قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم شاور حين بلغه اقبال ابى سفيان قال فتكلم ابوبكر فاعرض عنه ثم تكلم عمر فاعرض عنه فقام سعد بن عبادة فقال ايانا تريد يا رسول الله والذى نفسى بيده لو امرتنا ان نخيضها البحر لاخضناها ولو امرتنا ان نضرب اكبادها الى برك الغماد لفعلنا قال فندب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس فانطلقوا حتى نزلوا بدرا ووردت عليهم روايا قريش وفيهم غلام اسود لبنى الحجاج فاخذوه فكان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يسألونه عن ابى سفيان واصحابه فيقول ما لى علم بابى سفيان ولكن هذا ابوجهل وعتبة وشيبة وامية بن خلف فاذا قال ذلك ضربوه فقال نعم انا اخبركم هذا ابوسفيان فاذا تركوه فسألوه فقال ما لى بابى سفيان علم ولكن هذا ابوجهل وعتبة وشيبة وامية بن خلف فى الناس فاذا قال هذا ايضا ضربوه ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يصلى فلما راى ذلك انصرف وقال والذى نفسى بيده لتضربوه اذا صدقكم وتتركوه اذا كذبكم قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا مصرع فلان ويضع يده على الارض ههنا وههنا قال فما ماط احدهم عن موضع يد رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا شيبان بن فروخ قال نا سليمان بن المغيرة قال نا ثابت البنانى عن عبد الله بن رباح عن ابى هريرة قال وفدت وفود الى معاوية وذلك فى رمضان فكان يصنع بعضنا لبعض الطعام وكان ابوهريرة مما يكثر ان يدعونا الى رحله فقلت لا اصنع طعاما فادعوهم الى رحلى فامرت بطعام يصنع ثم لقيت ابا هريرة من العشى فقلت الدعوة عندى الليلة فقال سبقتنى قلت نعم فدعوتهم فقال ابوهريرة الا اعلمكم بحديث من حديثكم يا معشر الانصار ثم ذكر فتح مكة فقال اقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى قدم مكة فبعث الزبير على احدى الجنبتين وبعث خالدا على الجنبة الاخرى وبعث ابا عبيدة على الحسر .....

..... فاخذوا بطن الوادى ورسول الله صلى الله عليه وسلم فى كتيبة قال فنظر فرانى فقال ابوهريرة قلت لبيك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا يأتينى الا انصارى زاد غير شيبان فقال هتف لى بالانصار قال فاطافوا به ووبشت قريش وباشالها واتباعا فقالوا نقدم هؤلاء فان كان لهم شئ كنا معهم وان اصيبوا اعطينا الذى سئلنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تدرون الى وباش قريش واتباعهم ثم قال بيديه احداهما على الاخرى ثم قال حتى توافونى بالصفا قال فانطلقنا فما شاء احد منا ان يقتل احدا الا قتله وما احد منهم يوجه الينا شيئا قال فجاء ابوسفيان فقال يا رسول الله ابيحت خضراء قريش لا قريش بعد اليوم ثم قال من دخل دار ابى سفيان فهو امن فقالت الانصار بعضهم لبعض اما الرجل فادركته رغبة فى قريته ورأفة بعشيرته قال ابوهريرة وجاء الوحى وكان اذا جاء الوحى لا يخفى علينا فاذا جاء فليس احد يرفع طرفه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ينقضى الوحى فلما انقضى الوحى

معنى الحديث انه صلى الله عليه وسلم قصد الشفقة على اصحابه والرفق بهم بالرحيل عن الطائف لصعوبة امره وشدة الكفار الذين فيه وتقويتهم بحصنهم مع انه صلى الله عليه وسلم علم او رجا انه سيفتحه بعد هذا بلا مشقة كما جرى فلما راى حرص اصحابه على المقام والجهاد اقام وجد فى القتال فلما اصابتهم الجراح رجع الى ما كان قصده اولا من الرفق بهم ففرحوا بذلك لما راوا من المشقة الظاهرة ولعلهم نظروا فعلموا ان رأى النبى صلى الله عليه وسلم ابرك وانفع واجمل عاقبة واصوب من رأيهم فوافقوا على الرحيل وفرحوا فضحك النبى صلى الله عليه وسلم تعجبا من سرعة تغير رأيهم والله اعلم **باب** غزوة بدر (**قوله** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم شاور اصحابه حين بلغه اقبال ابى سفيان قال فتكلم ابوبكر فاعرض عنه ثم تكلم عمر فاعرض عنه فقام سعد بن عبادة فقال ايانا تريد يا رسول الله والذى نفسى بيده لو امرتنا ان نخيضها البحر لاخضناها) قال العلماء انما قصد صلى الله عليه وسلم اختبار الانصار لانه لم يكن بايعهم على ان يخرجوا معه للقتال وطلب العدو وانما بايعهم على ان يمنعوه ممن يقصده فلما عرض الخروج لعير ابى سفيان اراد ان يعلم انهم يوافقون على ذلك فاجابوه احسن جواب بالموافقة التامة فى هذه المرة وغيرها وفيه استشارة الاصحاب واهل الراى والخبرة (**قوله** ان نخيضها) يعنى الخيل (**وقوله** برك الغماد) امابرك فهو بفتح الباء واسكان الراء هذا هو المعروف المشهور فى كتب الحديث وروايات المحدثين وكذا نقله القاضى عن رواية المحدثين قال وقال بعض اهل اللغة صوابه بكسر الراء قال وكذا قيده شيوخ ابى ذر فى البخارى كذا ذكره القاضى فى شرح مسلم وقال فى المشارق هو بالفتح لاكثر الرواة قال ووقع للاصيلى والمستملى ابى محمد الجموى بالكسر قلت وذكره جماعة من اهل اللغة بالكسر لا غير واتفق الجميع على ان الراء ساكنة الا ما حكاه القاضى عن الاصيلى انه ضبطه باسكانها وفتحها وهذا غريب ضعيف واما الغماد فبغين معجمة مكسورة ومضمومة لغتان مشهورتان لكن الكسر افصح وهو المشهور فى روايات المحدثين والضم هو المشهور فى كتب اللغة وحكى صاحب المشارق والمطالع الوجهين عن ابن دريد وقال القاضى عياض فى الشرح ضبطناه فى الصحيحين بالكسر قال وحكى ابن دريد فيه الضم والكسر وقال الحازمى فى كتاب المؤتلف والمختلف فى اسماء الاماكن هو بكسر الغين ويقال بضمها قال وقد ضبطه ابن الفرات فى اكثر المواضع بالضم لكن اكثر ما سمعته من المشايخ بالكسر قال وهو موضع من وراء مكة بخمس ليال بناحية الساحل وقيل بلد يمان هذا قول الحازمى وقال القاضى وغيره هو موضع باقاصى هجر وقال ابراهيم الحربى برك الغماد وسعفات هجر كناية يقال فيما تباعد (**قوله** ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يصلى فلما راى ذلك انصرف قال والذى نفسى بيده لتضربوه اذا صدقكم وتتركوه اذا كذبكم) معنى انصرف سلم من صلوته ففيه استحباب تخفيفها اذا عرض امر فى اثنائها وهكذا وقع فى النسخ لتضربوه وتتركوه بغير نون وهى لغة سبق بيانها مرات اعنى حذف النون بغير ناصب ولا جازم وفيه جواز ضرب الكافر الذى لا عهد له وان كان اسيرا وفيه معجزتان من اعلام النبوة احدهما اخباره صلى الله عليه وسلم بمصرع جبابرتهم فلم يتعد احد مصرعه الثانية اخباره صلى الله عليه وسلم بان الغلام الذى كانوا يضربونه يصدق اذا تركوه ويكذب اذا ضربوه وكان كذلك فى نفس الامر والله اعلم (**قوله** فما ماط احدهم اى تباعد **باب** فتح مكة (**قوله** فبعث الزبير على احدى الجنبتين) هى بضم الميم وفتح الجيم وكسر النون وهما الميمنة والميسرة ويكون القلب بينهما (**قوله** وبعث ابا عبيدة على الحسر) هو بضم الحاء وتشديد السين المهملتين اى الذين لا دروع عليهم (**قوله** فاخذوا بطن الوادى) اى جعلوا طريقهم فى بطن الوادى (**قوله** صلى الله عليه وسلم هتف لى بالانصار) اى ادعهم لى (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا يأتينى الا انصارى ثم قال فاطافوا) انما خصهم لثقته بهم ورفعا لمراتبهم واظهارا لجلالتهم وخصوصيتهم (**قوله** ووبشت قريش او باشالها) اى جمعت جموعا من قبائل شتى وهو بالباء الموحدة المشددة والشين المعجمة (**قوله** فما شاء احد منا ان يقتل احدا الا قتله وما احد منهم يوجه الينا شيئا) اى لا يدفع احد عن نفسه (**قوله** قال ابوسفيان ابيحت خضراء قريش لا قريش بعد اليوم) كذا فى هذه الرواية ابيحت وفى التى بعدها ابيدت وهما متقاربان اى استوصلت قريش بالقتل وافنيت وخضراؤهم بمعنى جماعتهم ويعبر عن الجماعة المجتمعة بالسواد والخضرة ومنه السواد الاعظم (**قوله** صلى الله عليه وسلم من دخل دار ابى سفيان فهو آمن) استدل به الشافعى وموافقوه على ان دور مكة مملوكة يصح بيعها واجارتها لان اصل الاضافة الى الآدميين يقتضى ذلك وما سوى ذلك مجاز وفيه تاليف لابى سفيان واظهار لشرفه (**قوله** فقالت الانصار بعضهم لبعض اما الرجل فادركته رغبة فى قريته ورافة بعشيرته وذكر نزول الوحى

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر الانصار قالوا لبيك يا رسول الله قال قلتم اما الرجل فادركته رغبة فى قريته قالوا قد كان ذلك قال كلا انى عبد الله
ورسوله هاجرت الى الله واليكم المحيا محياكم والممات مماتكم فاقبلوا اليه يبكون ويقولون والله ما قلنا الذى قلنا الا الضن بالله وبرسوله صلى الله عليه وسلم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ورسوله يصدقانكم ويعذرانكم قال فاقبل الناس الى دار ابى سفيان واغلق الناس ابوابهم قال فاقبل
رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقبل الى الحجر فاستلمه ثم طاف بالبيت قال فاتى على صنم الى جنب البيت كانوا يعبدونه قال وفى يد رسول الله صلى الله
عليه وسلم قوس وهو آخذ بسية القوس فلما اتى على الصنم جعل يطعن فى عينه ويقول جاء الحق وزهق الباطل فلما فرغ من طوافه اتى الصفا فعلا عليه
حتى نظر الى البيت ورفع يديه فجعل يحمد الله ويدعو ما شاء ان يدعو **وحدثنيه** عبد الله بن هاشم قال نا بهز قال نا سليمان بن المغيرة بهذا
الاسناد وزاد فى الحديث ثم قال بيديه احداهما على الاخرى احصد وهم حصدا وقال فى الحديث قالوا قلنا ذاك يا رسول الله قال فما اسمى اذا كلا
انى عبد الله ورسوله **وحدثنى** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى قال انا يحيى بن حسان قال نا حماد بن سلمة قال نا ثابت عن عبد الله بن رباح قال
وفدنا الى معاوية بن ابى سفيان وفينا ابو هريرة فكان كل رجل منا يصنع طعاما يوما لاصحابه فكانت نوبتى فقلت يا ابا هريرة اليوم يومى فجاءوا الى
المنزل ولم يدرك طعامنا فقلت يا ابا هريرة لو حدثتنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يدرك طعامنا فقال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
يوم الفتح فجعل خالد بن الوليد على المجنبة اليمنى وجعل الزبير على المجنبة اليسرى

فالحيا

و

يداه تنا

قال

نوبتى

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر الانصار قالوا لبيك يا رسول الله قال قلتم اما الرجل فادركته رغبة فى قريته ورأفة بعشيرته قالوا قد كان ذلك قال كلا انى عبد الله ورسوله هاجرت الى الله
واليكم المحيا محياكم والممات مماتكم فاقبلوا اليه يبكون ويقولون والله ما قلنا الذى قلنا الا الضن بالله وبرسوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ورسوله يصدقانكم ويعذرانكم معنى هذه الجملة انهم راوا رأفة النبى
صلى الله عليه وسلم باهل مكة وكف القتل عنهم فظنوا انه يرجع الى سكنى مكة والمقام فيها دائما ويرحل عنهم ويهجر المدينة فشق ذلك عليهم فاوحى الله تعالى اليه صلى الله عليه وسلم فاعلمهم بذلك فقال لهم صلى الله عليه وسلم قلتم كذا
وكذا قالوا نعم قد قلنا هذا فهذه معجزة من معجزات النبوة فقال كلا انى عبد الله ورسوله معنى كلا هنا حقا ولها معنيان احدهما حقا والآخر النفى واما **قوله** صلى الله عليه وسلم انى عبد الله ورسوله فيحتمل وجهين احدهما
انى رسول الله حقا فيأتينى الوحى واخبر بالمغيبات كهذه القضية وشبهها فتقوى بها **قوله** لكم واخبركم به فى جميع الاحوال والآخر لا تفتنوا باخبارى اياكم بالمغيبات وتطرونى كما اطرت النصارى عيسى
صلوات الله عليه فانى عبد الله ورسوله واما **قوله** صلى الله عليه وسلم هاجرت الى الله واليكم المحيا محياكم والممات مماتكم فمعناه انى هاجرت الى الله والى دياركم لاستيطانها فلا اتركها ولا ارجع عن هجرتى الواقعة
لله تعالى بل انا ملازم لكم المحيا محياكم والممات مماتكم اى لا احيى الا عندكم ولا اموت الا عندكم وهذا ايضا من المعجزات فلما قال لهم هذا بكوا واعتذروا وقالوا والله ما قلنا كلامنا السابق الا حرصا عليك
وعلى مصاحبتك ودوامك عندنا لنستفيد منك ونتبرك بك وتهدينا الصراط المستقيم كما قال الله تعالى وانك لتهدى الى صراط مستقيم وهذا معنى قولهم ما قلنا الذى قلنا الا الضن بك هو بكسر الضاد اى
شحا بك ان تفارقنا وتختص بك غيرنا وكان بكاؤهم فرحا بما قال لهم وحياء مما خافوا ان يكون بلغه عنهم ما يستحيى منه (**قوله** فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقبل الى الحجر فاستلمه ثم طاف بالبيت)
فيه الابتداء بالطواف فى اول دخول مكة سواء كان محرما بحج او عمرة او غير محرم وكان النبى صلى الله عليه وسلم دخلها فى هذا اليوم وهو يوم الفتح غير محرم باجماع المسلمين وكان على راسه المغفر والاحاديث متظاهرة
على ذلك والاجماع منعقد عليه واما قول القاضى عياض رح اجمع العلماء على تخصيص النبى صلى الله عليه وسلم بذلك ولم يختلفوا فى ان من دخلها بعده لحرب او بغى انه لا يحل له دخولها حلالا فليس كما نقل بل مذهب
الشافعى واصحابه وآخرين انه يجوز دخولها حلالا للمحارب بلا خلاف وكذا لمن يخاف من ظالم لو ظهر للطواف او غيره واما من لا عذر له اصلا فللشافعى رح فيه قولان مشهوران اصحهما انه يجوز له دخولها بغير احرام
لكن يستحب له الاحرام والثانى لا يجوز وقد سبقت المسئلة فى اول كتاب الحج (**قوله** فاتى على صنم الى جنب البيت كانوا يعبدونه فجعل يطعنه بسية) **قوله** بسية بكسر السين وتخفيف الياء المفتوحة المنعطف
من طرفى القوس وقوله يطعن بضم العين على المشهور ويجوز فتحها فى لغة وهذا الفعل اذلال للاصنام ولعابديها واظهار لكونها لا تضر ولا تنفع ولا تدفع عن نفسها كما قال الله تعالى وان يسلبهم الذباب شيئا لا يستنقذوه منه
قوله جعل يطعن فى عينه ويقول جاء الحق وزهق الباطل وقال فى الرواية التى بعد هذه وحول الكعبة ثلثمائة وستون نصبا فجعل يطعنها بعود كان فى يده ويقول جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا جاء الحق وما يبدئ الباطل وما يعيد
النصب الصنم وفى هذا استحباب قراءة هاتين الآيتين عند ازالة المنكر (**قوله** ثم قال بيديه احداهما على الاخرى احصد وهم حصدا) هو بضم الصاد وكسرها وقد استدل بهذا من يقول ان مكة فتحت عنوة وقد
اختلف العلماء فيها فقال مالك وابو حنيفة واحمد وجماهير العلماء واهل السير فتحت عنوة وقال الشافعى فتحت صلحا وادعى المازرى ان الشافعى انفرد بهذا القول واحتج الجمهور بهذا الحديث وبقوله ايدت خضراء
قريش قالوا وقال صلى الله عليه وسلم من القى سلاحه فهو آمن ومن دخل دار ابى سفيان فهو آمن فلو كانوا كلهم آمنين لم يحتج الى هذا وبحديث ام هانئ رض حين اجارت رجلين اراد على رض قتلهما فقال النبى صلى الله عليه وسلم
قد اجرنا من اجرت فكيف يدخلها صلحا ويخفى ذلك على على رض حتى يريد قتل رجلين وخلاف فى الامان وكيف يحتاج الى امان ام هانئ بعد الصلح واحتج الشافعى بالاحاديث المشهورة انه صلى الله عليه وسلم صالحهم بمر
الظهران قبل دخول مكة واما قوله صلى الله عليه وسلم احصد وهم وقتل خالد من قتل فهو محمول على من اظهر من كفار مكة قتالا واما امان من دخل دار ابى سفيان ومن القى سلاحه وامان ام هانئ فكله محمول على زيادة
الاحتياط لهم بالامان واما هم على رض بقتل الرجلين فلعله تاول فيهما شيئا او جرى منهما قتال ونحو ذلك واما **قوله** فى الرواية الاخرى فما اشرف احد يومئذ لهم الا اناموه فمحمول على من اشرف منظر القتال والله اعلم (**قوله**
قلنا ذاك يا رسول الله قال فما اسمى اذا كلا انى عبد الله ورسوله) قال القاضى يحتمل هذا وجهين احدهما انه اراد صلى الله عليه وسلم انى نبى لا اعلامى اياكم بما تحدثتم به سرا والثانى لو فعلت هذا الذى
خصصتم منه وفارقتكم ورجعت الى استيطان مكة لكنت ناقضا لعهدكم فى ملازمتكم ولكان هذا غير مطابق لما اشتق منه اسمى وهو الحمد فانى كنت اوصف حينئذ بغير الحمد (**قوله** وفدنا الى معوية رض وفينا
ابو هريرة فكان كل رجل منا يصنع طعاما يوما لاصحابه فكانت نوبتى) فيه دليل على استحباب اشتراك المسافرين فى الاكل واستعمالهم مكارم الاخلاق وليس هذا من باب المعاوضة حتى يشترط فيه المساواة
فى الطعام وان لا ياكل بعضهم اكثر من بعض بل هو من باب المروات ومكارم الاخلاق وهو بمعنى الاباحة فيجوز وان تفاضل الطعام واختلف انواعه ويجوز وان اكل بعضهم اكثر من بعض لكن يستحب
ان يكون شأنهم ايثار بعضهم بعضا (**قوله** فجاءوا الى المنزل ولم يدرك طعامنا فقلت يا ابا هريرة لو حدثتنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يدرك طعامنا فقال كنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوم الفتح الى آخره) فيه استحباب الاجتماع على الطعام وجواز دعائهم اليه قبل ادراكه واستحباب حديثهم فى حال الاجتماع بما فيه بيان احوال رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه وغزواتهم
ونحوها مما تنشط النفوس لسماعه وكذلك غيرها من الحروب ونحوها مما لا اثم فيه ولا يتولد منه فى العادة ضرر فى دين ولا دنيا ولا اذى لاحد لتنقطع بذلك مدة الانتظار ولئلا يشتغل بعضهم مع بعض
فى غيبته او نحوها من الكلام المذموم وفيه انه يستحب اذا كان فى الجمع مشهور بالفضل وبالصلاح ان يطلب منه الحديث فان لم يطلبوا استحب له الابتداء بالحديث كما كان النبى صلى الله عليه وسلم يبتدئهم بحديث من غير طلب منهم والله اعلم

وجعل باعبیدة علی البیاذقة وبطن الوادی فقال یا ابا هریرة ادع لی الانصار فدعوتهم فجاؤا یهرولون فقال یا معشر الانصار هل ترون اوباش قریش قالوا
نعم قال انظروا اذا لقیتموهم غدا ان تحصدوهم حصدا واخفی بیده ووضع یمینه علی شماله وقال موعدکم الصفا قال فما اشرف یومئذ لهم احد الا اناموه قال وصعد
رسول الله صلی الله علیه وسلم الصفا وجاءت الانصار فاطافوا بالصفا فجاء ابو سفیان فقال یا رسول الله ابیدت خضراء قریش لا قریش بعد الیوم فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم من دخل دار ابی سفیان فهو امن ومن القی السلاح فهو امن ومن اغلق بابه فهو امن فقالت الانصار اما الرجل فقد اخذته رأفة بعشیرته ورغبة فی قریته ونزل
الوحی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قلتم اما الرجل فقد اخذته رافة بعشیرته ورغبة فی قریته الا فما اسمی اذا ثلاث مرات انا محمد عبد الله ورسوله
هاجرت الی الله والیکم فالمحیا محیاکم والممات مماتکم قالوا والله ما قلنا الا ضنا بالله ورسوله صلی الله علیه وسلم قال فان الله ورسوله صلی الله علیه وسلم یصدقانکم و
یعذرانکم **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی شیبة قالوا نا سفیان بن عیینة عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن ابی معمر عن
عبد الله قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم مکة وحول الکعبة ثلثمائة وستون نصبا فجعل یطعنها بعود کان بیده ویقول جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل
کان زهوقا جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید زاد ابن ابی عمر یوم الفتح **وحدثناه** حسن بن علی الحلوانی وعبد بن حمید کلاهما عن عبد الرزاق
قال نا الثوری عن ابن ابی نجیح بهذا الاسناد الی قوله زهوقا ولم یذکر الآیة الاخری وقال بدل نصبا صنما **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن
مسهر ووکیع عن زکریا عن الشعبی قال اخبرنی عبد الله بن مطیع عن ابیه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول یوم فتح مکة لا یقتل قرشی صبرا بعد
هذا الیوم الی یوم القیمة **حدثنا** ابن نمیر قال نا ابی قال نا زکریا بهذا الاسناد وزاد قال ولم یکن اسلم احد من عصاة قریش غیر مطیع کان اسمه العاصی فسماه رسول
الله صلی الله علیه وسلم مطیعا **حدثنی** عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت البراء بن عازب یقول کتب علی بن ابی طالب
الصلح بین النبی صلی الله علیه وسلم وبین المشرکین یوم الحدیبیة فکتب هذا ما کاتب علیه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا لا تکتب رسول الله صلی الله
علیه وسلم فلو نعلم انک رسول الله صلی الله علیه وسلم لم نقاتلک فقال للنبی صلی الله علیه وسلم لعلی امحه فقال ما انا بالذی امحاه فمحاه النبی صلی الله علیه وسلم
بیده قال وکان فیما اشترطوا ان یدخلوا مکة فیقیموا بها ثلاثا ولا یدخلها بسلاح الا جلبان السلاح قلت لابی اسحاق وما جلبان السلاح قال القراب وما
فیه **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت البراء بن عازب یقول لما صلح رسول الله صلی الله علیه وسلم
اهل الحدیبیة قال کتب علی کتابا بینهم قال فکتب محمد رسول الله ثم ذکر بنحو حدیث معاذ غیر انه لم یذکر فی الحدیث هذا ما کاتب علیه

فقد

المیت

العاص

لعلی صلح الحدیبیة

(قوله وجعل باعبیدة علی البیاذقة وبطن الوادی) البیاذقة بباء موحدة ثم مثناة تحت وبذال معجمة وقاف وهم الرجالة قالوا وهو فارسی معرب واصله بالفارسیة اصحاب کاب الملک ومن یتصرف فی اموره قیل
سموا بذلک لخفتهم وسرعة حرکتهم لکذا الروایة فی هذا الحرف هنا وفی غیر مسلم ایضا قال القاضی هکذا روایتنا فیه قال ووقع فی بعض الروایات الساقة وهم الذین یکونون آخر العسکر وقد یجمع بینه وبین
البیاذقة بانهم رجالة وساقة ورواه بعضهم الشارقة وفسروه بالذین یشرفون علی مکة قال القاضی وهذا لیس بشیء لانهم اخذوا فی بطن الوادی والبیاذقة هنا هم الحسر فی الروایة السابقة وهم
رجالة لا دروع علیهم (قوله وقال موعدکم الصفا) یعنی قال هذا لخالد ومن معه الذین اخذوا اسفل من بطن الوادی واخذ هو صلی الله علیه وسلم ومن معه اعلی مکة (قوله فما اشرف لهم احد الا اناموه) ای ناموا
لهم احدا لا قتلوه فوقع الی الارض ویکون بمعنی اسکنوه بالقتل کالنائم یقال نامت الریح اذا سکنت وضربه حتی سکن ای مات ونامت الشاة وغیرها ماتت قال الفراء النائمة المیتة هکذا تاول هذه اللفظة
القائلون بان مکة فتحت عنوة ومن قال فتحت صلحا یقول اناموه القوه الی الارض من غیر قتل الا من قاتل والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم لا یقتل قرشی صبرا بعد هذا الیوم الی یوم القیمة)
قال العلماء معناه الاعلام بان قریشا یسلمون کلهم ولا یرتد احد منهم کما ارتد غیرهم بعده صلی الله علیه وسلم ممن حورب وقتل صبرا ولیس المراد انهم لا یقتلون ظلما صبرا فقد جری علی قریش بعد
ذلک ما هو معلوم والله اعلم (قوله ولم یکن اسلم من عصاة قریش غیر مطیع کان اسمه العاصی فسماه النبی صلی الله علیه وسلم مطیعا) قال القاضی عیاض عصاة هنا جمع العاصی من اسماء الاعلام لا من الصفات
ای ما اسلم ممن کان اسمه العاصی مثل العاصی بن وائل السهمی والعاصی بن هشام ابو البختری والعاصی بن سعید بن العاصی بن امیة والعاصی بن هشام بن المغیرة المخزومی والعاصی بن منبه بن الحجاج وغیرهم
سوی العاصی بن الاسود العذری فغیر النبی صلی الله علیه وسلم اسمه فسماه مطیعا والا فقد اسلمت عصاة قریش وعتاتهم کلهم بحمد الله تعالی ولکنه ترک اباجندل بن سهیل بن عمرو وهو ممن اسلم واسمه ایضا
العاصی فاذن صح هذا فیحتمل ان هذا لما غلبت علیه کنیته وجهل اسمه لم یعرف الخبر باسمه فلم یستثنه کما استثنی مطیع بن الاسود والله اعلم **باب** صلح الحدیبیة فی الحدیبیة والجعرانة لغتان التخفیف وهو الافصح
والتشدید وسبق بیانهما فی کتاب الحج (قوله هذا ما کاتب علیه محمد رسول الله وفی الروایة الاخری هذا ما قاضی علیه محمد) قال العلماء معنی قاضی هنا فاصل وامضی امره علیه ومنه قضی القاضی
ای فصل الحکم وامضاه ولهذا سمیت تلک السنة عام المقاضاة وعمرة القضیة وعمرة القضاء کله من هذا وغلطوا من قال انها سمیت عمرة القضاء لقضاء العمرة التی صد عنها لانه لا یجب قضاء
المصدود عنها اذا تحلل بالاحصار کما فعل النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه فی ذلک العام وفی هذا الحدیث دلیل علی انه یجوز ان یکتب فی اول الوثائق وکتب الاملاک والصداق والعتق والوقف
والوصیة ونحوها هذا ما اشتری فلان او هذا ما اصدق او وقف او اعتق ونحوه وهذا هو الصواب الذی علیه الجمهور من العلماء وعلیه عمل المسلمین فی جمیع الازمان وجمیع البلدان من غیر انکار قال القاضی عیاض
وفیه دلیل علی انه یکتفی فی ذلک بالاسم المشهور من غیر زیادة خلافا لمن قال لا بد من اربعة المذکور وابیه وجده ونسبه وفیه ان للامام ان یعقد الصلح علی ما رآه مصلحة للمسلمین وان کان لا یظهر ذلک
لبعض الناس فی بادی الرأی وفیه احتمال المفسدة الیسیرة لدفع اعظم منها او لتحصیل مصلحة اعظم منها اذا لم یکن ذلک الا بذلک (قوله فقال النبی صلی الله علیه وسلم لعلی امحه فقال ما انا
بالذی امحاه) هکذا هو فی جمیع النسخ بالذی امحاه وهی لغة فی امحوه وهذا الذی فعله علی من باب الادب المستحب لانه لم یفهم من النبی صلی الله علیه وسلم تحتیم محو علی بنفسه ولهذا لم ینکر ولو حتم
محوه بنفسه لم یجز لعلی ترکه ولما اقره النبی صلی الله علیه وسلم علی المخالفة (قوله ولا یدخلها بسلاح الا جلبان السلاح) قال ابو اسحق السبیعی جلبان السلاح هو القراب وما فیه الجلبان بضم الجیم قال القاضی
فی المشارق ضبطناه جلبان بضم الجیم واللام وتشدید الباء الموحدة قال هکذا رواه الاکثرون وصوبه ابن قتیبة وغیره ورواه بعضهم باسکان اللام وکذا ذکره الهروی وصوبه هو وثابت ولم یذکر ثابت سواه
وهو الطف من الجراب یکون من الادم یوضع فیه السیف مغمدا ویطرح فیه الراکب سوطه وداواته ویعلقه فی الرحل قال العلماء وانما شرطوا هذا الوجهین احدهما ان لا یظهر منه دخول لغالبین القاهرین والثانی
انه ان عرض فتنة او نحوها یکون فی الاستعداد بالسلاح صعوبة (قوله اشترطوا ان یدخلوا مکة فیقیمون بها ثلاثا) قال العلماء سبب هذا التقدیر ان المهاجر من مکة لا یجوز له ان یقیم بها اکثر من ثلثة
ایام وهذا اصل فی ان الثلثة لیس لها حکم الاقامة واما فوقها فله حکم الاقامة وقد رتب الفقهاء علی هذا قصر الصلوة فیمن نوی اقامة فی بلد فی طریقه وقاسوا علی هذا الاصل مسائل کثیرة

حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی واحمد بن جناب المصیصی جمیعا عن عیسی بن یونس واللفظ لاسحاق قال نا عیسی بن یونس قال نا زکریا عن ابی اسحاق عن البراء قال لما احصر النبی صلی الله علیه وسلم عند البیت صالحه اهل مکة علی ان یدخلها فیقیم بها ثلاثا ولا یدخلها الا بجلبان السلاح السیف وقرابه ولا یخرج باحد معه من اهلها ولا یمنع احدا یمکث بها ممن کان معه قال لعلی اکتب الشرط بیننا بسم الله الرحمن الرحیم هذا ما قاضی علیه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له المشرکون لو نعلم انک رسول الله تابعناک ولکن اکتب محمد بن عبد الله فامر علیا ان یمحاها فقال علی لا والله لا امحاها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارنی مکانها فاراها مکانها فمحاها وکتب ابن عبد الله فاقام بها ثلاثة ایام فلما ان کان الیوم الثالث قالوا لعلی هذا آخر یوم من شرط صاحبک فامره فلیخرج فاخبره بذلک فقال نعم فخرج وقال ابن جناب فی روایته مکان تابعناک بایعناک حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عفان قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان قریشا صالحوا النبی صلی الله علیه وسلم فیهم سهیل بن عمرو فقال النبی صلی الله علیه وسلم لعلی اکتب بسم الله الرحمن الرحیم قال سهیل اما بسم الله فما ندری ما بسم الله الرحمن الرحیم ولکن اکتب ما نعرف باسمک اللهم فقال اکتب من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا لو علمنا انک رسول الله لاتبعناک ولکن اکتب اسمک واسم ابیک فقال النبی صلی الله علیه وسلم اکتب من محمد بن عبد الله فاشترطوا علی النبی صلی الله علیه وسلم ان من جاء منکم لم نرده علیکم ومن جاءکم منا رددتموه علینا فقالوا یا رسول الله انکتب هذا قال نعم انه من ذهب منا الیهم فابعده الله ومن جاءنا منهم سیجعل الله له فرجا ومخرجا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن نمیر ح قال وحدثنا ابن نمیر وتقاربا فی اللفظ قال نا ابی قال نا عبد العزیز بن سیاه قال نا حبیب بن ابی ثابت عن ابی وائل

(قوله لما احصر النبی صلی الله علیه وسلم عند البیت) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا احصر عند البیت وکذا نقله القاضی عن روایة جمیع الرواة سوی ابن الحذاء فان فی روایته عن البیت وهو الوجه واما احصر فسبق بیانها فی کتاب الحج (قوله صلی الله علیه وسلم ارنی مکانها فاراه مکانها فمحاها وکتب ابن عبد الله) قال القاضی عیاض احتج بهذا اللفظ بعض الناس علی ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب ذلک بیده علی ظاهر هذا اللفظ وقد ذکر البخاری نحوه من روایة اسرائیل عن ابی اسحق وقال فیه فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم الکتاب فکتب وزاد عنه فی طریق آخر ولا یحسن ان یکتب فکتب قال اصحاب هذا المذهب ان الله تعالی اجری ذلک علی یدیه بان کتب ذلک القلم بیده وهو غیر عالم بما یکتب وان الله تعالی علمه ذلک حینئذ حتی کتب وجعل هذا زیادة فی معجزته فانه کان امیا فکما علمه ما لم یعلم من العلم وجعله یقرأ ما لم یقرأ او یتلو ما لم یکن یتلو کذلک علمه ان یکتب ما لم یکن یکتب وخط ما لم یکن یخط بعد النبوة او اجری ذلک علی یده قالوا وهذا لا یقدح فی وصفه بالامیة واحتجوا بآثار جاءت فی هذا عن الشعبی وبعض السلف ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یمت حتی کتب قال القاضی والی جواز هذا ذهب الباجی وحکاه عن السمنانی وابی ذر وغیره وذهب الاکثرون الی منع هذا کله قالوا وهذا الذی زعمه الذاهبون الی القول الاول یبطله وصف الله تعالی ایاه بالنبی الامی صلی الله علیه وسلم وقوله تعالی وما کنت تتلو من قبله من کتاب ولا تخطه بیمینک وقوله صلی الله علیه وسلم انا امة امیة لا نکتب ولا نحسب قالوا وقوله فی هذا الحدیث کتب معناه امر بالکتابة کما یقال رجم ماعزا وقطع السارق وجلد الشارب ای امر بذلک واحتجوا بالروایة الاخری فقال لعلی امح اکتب محمد بن عبد الله قال القاضی واجاب الاولون عن قوله تعالی انه لم یتل ولم یخط ای من قبل تعلیمه کما قال الله تعالی من قبله فکما جاز ان یتلو جاز ان یکتب ولا یقدح هذا فی کونه امیا اذ لیست المعجزة مجرد کونه امیا فان المعجزة حاصلة بکونه صلی الله علیه وسلم کان اولا کذلک ثم جاء بالقرآن ویعلوم لا یعلمها الامیون قال القاضی وهذا الذی قالوه ظاهر قال وقوله فی الروایة التی ذکرناها ولا یحسن ان یکتب فکتب کالنص انه کتب بنفسه قال والعدول الی غیره مجاز لا ضرورة الیه قال وقد طال کلام کل فرقة فی هذه المسئلة وشنعت کل فرقة علی الاخری فی هذا والله اعلم (قوله فلما کان یوم الثالث) هکذا هو فی النسخ کلها یوم الثالث باضافة یوم الی الثالث وهو من اضافة الموصوف الی الصفة وقد سبق بیانه مرات ومذهب الکوفیین جوازه علی ظاهره ومذهب البصریین تقدیر محذوف منه ای یوم الزمان الثالث (قوله فاقام بها ثلثة ایام فلما کان یوم الثالث قالوا لعلی هذا آخر یوم من شرط صاحبک فامره ان یخرج فاخبره بذلک فقال نعم فخرج) هذا الحدیث فیه حذف واختصار والمقصود ان هذا الکلام لم یقع فی عام صلح الحدیبیة وانما وقع فی السنة الثانیة وهی عمرة القضاء وکانوا شارطوا النبی صلی الله علیه وسلم فی عام الحدیبیة ان یجیء بالعام المقبل فیعتمر ولا یقیم اکثر من ثلثة ایام فجاء فی العام المقبل فاقام الی اواخر الیوم الثالث فقالوا لعلی هذا الکلام فاختصر هذا الحدیث ولم یذکر ان الاقامة وهذا الکلام کان فی العام المقبل واستغنی عن ذکره بکونه معلوما وقد جاء مبینا فی روایات اخر مع انه قد علم ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یدخل مکة عام الحدیبیة والله اعلم فان قیل کیف احوجهم الی ان یطلبوا منه الخروج ویقوموا بالشرط فالجواب ان هذا الطلب کان قبل انقضاء الایام الثلثة بیسیر وکان عزم النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه علی الارتحال عند انقضاء الثلثة فاحتاط الکفار لانفسهم وطلبوا الارتحال قبل انقضاء الثلثة بیسیر فخرجوا عند انقضائها وفاء بالشرط لانهم کانوا مقیمین لو لم یطلب ارتحالهم (قوله فقال النبی صلی الله علیه وسلم لعلی اکتب بسم الله الرحمن الرحیم قال سهیل اما بسم الله فما ندری ما بسم الله الرحمن الرحیم ولکن اکتب ما نعرف باسمک اللهم) قال العلماء وافقهم النبی صلی الله علیه وسلم فی ترک کتابة بسم الله الرحمن الرحیم وانه کتب باسمک اللهم وکذا وافقهم فی محمد بن عبد الله وترک کتابة رسول الله صلی الله علیه وسلم وکذا وافقهم فی رد من جاء منهم الینا دون من ذهب منا الیهم وانما وافقهم فی هذه الامور للمصلحة المهمة الحاصلة بالصلح مع انه لا مفسدة فی هذه الامور اما البسملة وباسمک اللهم فمعناهما واحد وکذا قوله محمد بن عبد الله هو ایضا رسول الله صلی الله علیه وسلم ولیس فی ترک وصف الله سبحانه وتعالی فی هذا الموضع بالرحمن الرحیم ما ینفی ذلک ولا فی ترک وصفه ایضا صلی الله علیه وسلم هنا بالرسالة ما ینفیها فلا مفسدة فیما طلبوه وانما کانت المفسدة تکون لو طلبوا ان یکتب ما لا یحل من تعظیم الهتهم ونحو ذلک واما شرط رد من جاءنا منهم ومنع من ذهب الیهم فقد بین النبی صلی الله علیه وسلم الحکمة فیه فی هذا الحدیث بقوله من ذهب منا الیهم فابعده الله ومن جاءنا منهم سیجعل الله له فرجا ومخرجا ثم کان کما قال صلی الله علیه وسلم فجعل الله للذین جاءونا منهم ورد الیهم فرجا ومخرجا ولله الحمد وهذا من المعجزات قال العلماء والمصلحة المرتبة علی اتمام هذا الصلح ما ظهر من ثمراته الباهرة وفوائده المتظاهرة التی کانت عاقبتها فتح مکة واسلام اهلها کلها ودخول الناس فی دین الله افواجا وذلک انهم قبل الصلح لم یکونوا یختلطون بالمسلمین ولا یتظاهر عندهم امور النبی صلی الله علیه وسلم کما هی ولا یخلون بمن یعلمهم بها مفصلة فلما حصل صلح الحدیبیة اختلطوا بالمسلمین وجاءوا الی المدینة وذهب المسلمون الی مکة ودخلوا باهلیهم واصدقائهم وغیرهم ممن یستصحبونه وسمعوا منهم احوال النبی صلی الله علیه وسلم مفصلة بجزئیاتها ومعجزاته الظاهرة واعلام نبوته المتظاهرة وحسن سیرته وجمیل طریقته وعاینوا بانفسهم کثیرا من ذلک فمالت نفوسهم الی الایمان حتی بادر خلق منهم الی الاسلام قبل فتح مکة فاسلموا بین صلح الحدیبیة وفتح مکة وازداد الآخرون میلا الی الاسلام فلما کان یوم الفتح اسلموا کلهم لما کان قد تمهد لهم من المیل وکانت العرب من غیر قریش فی البوادی ینتظرون باسلامهم اسلام قریش فلما اسلمت قریش اسلمت العرب فی البوادی قال الله تعالی اذا جاء نصر الله والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین الله افواجا (قوله حدثنا عبد العزیز بن سیاه) هو بسین مهملة مکسورة ثم یاء مثناة من تحت مخففة ثم الف ثم ها فی الوقف والدرج علی وزن میاه وشیاه

یوم

بن عمرو

الرحمن الرحیم

نعلم

اتکتب

قال قام سهل بن حُنَیف یوم صِفِّین فقال یا ایها الناس اتهموا انفسکم لقد کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الحدیبیة ولو نری قتالا لقاتلنا وذلک فی الصلح الذی کان بین رسول الله صلی الله علیه وسلم وبین المشرکین فجاء عُمَر بن الخطاب فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ألسنا علی حق وهم علی باطل قال بلی قال ألیس قتلانا فی الجنة وقتلاهم فی النار قال بلی قال ففیم نُعطی الدّنیّة فی دیننا ونرجع ولما یحکم الله بیننا وبینهم قال یا ابن الخطاب انی رسول الله ولن یُضیّعنی الله ابدا قال فانطلق عمر فلم یصبر مُتغیّظا فاتی ابا بکر فقال یا ابا بکر ألسنا علی حق وهم علی باطل قال بلی قال ألیس قتلانا فی الجنة وقتلاهم فی النار قال بلی قال ففیم نُعطی الدّنیّة فی دیننا ونرجع ولما یحکم الله بیننا وبینهم فقال یا ابن الخطاب انه رسول الله صلی الله علیه وسلم ولن یُضیّعه الله ابدا قال فنزل القرآن علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالفتح فارسل الی عمر فاقرأه ایاه فقال یا رسول الله أوَ فتحٌ هو قال نعم فطابت نفسه ورجع **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء ومحمد بن عبد الله بن نمیر قالا نا ابو معویة عن الاعمش عن شقیق قال سمعت سهل بن حُنَیف یقول بصِفّین ایها الناس اتهموا آراءکم والله لقد رأیتنی یوم ابی جندل ولو انی استطیع ان اردّ امر رسول الله صلی الله علیه وسلم لرددته والله ما وضعنا سیوفنا علی عواتقنا الی امر قط الا اسهلن بنا الی امر نعرفه الا امرکم هذا لم یذکر ابن نمیر الی امر قط **وحدثنا** عثمان بن ابی شیبة واسحق جمیعا عن جریر ح قال وحدثنی ابو سعید الاشج قال نا وکیع کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد وفی حدیثهما الی امر یفظعنا **وحدثنی** ابراهیم بن سعید الجوهری قال نا ابو اسامة عن مالک بن مِغْوَل عن ابی حَصِین عن ابی وائل قال سمعتُ سهل بن حُنَیف بصِفّین یقول اتهموا رأیکم علی دینکم فلقد رأیتنی یوم ابی جندل ولو استطیع ان اردّ امر رسول الله صلی الله علیه وسلم لرددنا منه فی خَصْم الا انفجر علینا منه خَصْم **وحدثنا** نصر بن علی الجهضمی قال نا خالد بن الحارث قال نا سعید ابن ابی عروبة عن قتادة ان انس بن مالک حدثهم قال لما نزلت انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک الله الی قوله فوزا عظیما رجعه من الحدیبیة وهم یخالطهم الحزن والکآبة وقد نحر الهدی بالحدیبیة فقال لقد انزلت علیّ آیة هی احب الیّ من الدنیا جمیعا **وحدثنا** عاصم بن النضر التیمی قال نا معتمر قال سمعت ابی قال نا قتادة قال سمعت انس بن مالک ح قال وحدثنا ابن المثنی قال نا ابو داود قال نا همام ح قال وحدثنا عبد بن حُمَید قال نا یونس بن محمد قال نا شیبان جمیعا عن قتادة عن انس نحو حدیث ابن ابی عَرُوبة **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة عن الولید بن جُمَیع قال نا ابو الطفیل قال نا حذیفة بن الیمان قال ما منعنی ان اشهد بدرا الا انی خرجتُ انا وابی حُسَیلٌ قال فاخذنا کفار قریش فقالوا انکم تریدون محمدا صلی الله علیه وسلم فقلنا ما نریده ما نرید الا المدینة فاخذوا منا عهد الله ومیثاقه لننصرفن الی المدینة ولا نقاتل معه فاتینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبرناه الخبر فقال انصرفا نفی لهم بعهدهم ونستعین الله علیهم

قوله قام سهل بن حنیف یوم صفین فقال یا ایها الناس اتهموا انفسکم الی آخره) اراد بهذا تصبیر الناس علی الصلح واعلامهم بما یرجی بعده من الخیر فانه یرجی مصیره الی خیر وان کان ظاهره فی الابتداء مما تکره النفوس کما کان شان صلح الحدیبیة وانما قال سهل هذا القول حین ظهر من اصحاب علی رض کراهة التحکیم فاعلمهم بما جری یوم الحدیبیة من کراهة اکثر الناس الصلح واقوالهم فی کراهته ومع هذا فاعقب خیرا عظیما فقهرهم النبی صلی الله علیه وسلم علی الصلح مع ان ارادتهم کان مناجزة کفار مکة بالقتال ولهذا قال عمر رض فعلام نعطی الدنیة فی دیننا والله اعلم (**قوله** ففیم نعطی الدنیة فی دیننا) هی بفتح الدال وکسر النون وتشدید الیاء ای النقیصة والحالة الناقصة قال العلماء لم یکن سؤال عمر رض وکلامه المذکور شکا بل طلبا لکشف ما خفی علیه حثا علی اذلال الکفار وظهور الاسلام کما عرف من خلقه رض وقوته فی نصرة الدین واذلال المبطلین واما جواب ابی بکر رضی الله عنه لعمر بمثل جواب النبی صلی الله علیه وسلم فهو من الدلائل الظاهرة علی عظیم فضله وبارع علمه وزیادة عرفانه ورسوخه فی کل ذلک وزیادته فیه کله علی غیره رض (**قوله** فنزل القرآن علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالفتح فارسل الی عمر فاقرأه ایاه فقال یا رسول الله أوَ فتح هو قال نعم فطابت نفسه ورجع) المراد انه نزل قوله تعالی انا فتحنا لک فتحا مبینا وکان الفتح هو صلح یوم الحدیبیة فقال عمر أوفتح هو قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم لما فیه من الفوائد التی قدمنا ذکرها وفیه اعلام الامام والعالم کبار اصحابه بما یقع له من الامور المهمة والبعث الیهم لاعلامهم بذلک والله اعلم (**قوله** یوم ابی جندل) هو یوم الحدیبیة واسم ابی جندل العاصی بن سهیل بن عمرو (**قوله** امر یفظعنا ای یشق علینا ونخافه (**قوله** الا امرکم هذا) یعنی القتال الواقع بینهم وبین اهل الشام (**قوله** عن ابی حصین) بفتح الحاء وکسر الصاد (قوله عن سهل بن حنیف انه قال اتهموا رایکم علی دینکم فلقد رأیتنی یوم ابی جندل ولو استطیع ان ارد امر رسول الله صلی الله علیه وسلم لرددته فی خصم الا انفجر علینا منه خصم) هکذا وقع هذا الحدیث فی نسخ صحیح مسلم کلها وفیه محذوف وهو جواب لو تقدیره لو استطیع ان ارد امره صلی الله علیه وسلم لرددته ومنه قوله تعالی ولو تری اذ المجرمون ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت ولو تری اذ الظالمون موقوفون ونظائره فتکلة محذوف جواب لو لدلالة الکلام علیه واما قوله ما فتحنا منه خصما فالضمیر فی منه عائد الی قوله اتهموا رایکم ودامرکم هذا ناحیة الا انفجرت اخری ولا یصح اعادة الضمیر الی غیر ما ذکرناه واما **قوله** ما فتحنا منه خصما فکذا هو فی مسلم قال القاضی وهو غلط او تغییر وصوابه ما سددنا منه خصما وکذا هو فی روایة البخاری ما سددنا وبه یستقیم الکلام ویتقابل سددنا بقوله الا انفجر واما الخصم فبضم الخاء خصم کل شیء حرفه وناحیته وشبهه بخصم الروایة وانفجار الماء من طرفها او بخصم الغرارة والخرج وانصباب ما فیه بانفجاره وفی هذه الاحادیث دلیل لجواز مصالحة الکفار اذا کان فیها مصلحة وهو مجمع علیه عند الحاجة ومذهبنا ان مدتها لا یزید علی عشر سنین اذا لم یکن الامام مستظهرا علیه وان کان مستظهرا لم یزد علی اربعة اشهر وفی قول یجوز دون سنة وقال مالک لا حد لذلک بل یجوز ذلک قل ام کثر بحسب رای الامام والله اعلم **باب** الوفاء بالعهد (**قوله** عن حذیفة بن الیمان خرجت انا وابی حُسَیل الی آخره) هو حُسَیل بحاء مضمومة ثم سین مفتوحة مهملتین ثم یاء ثم لام ویقال له ایضا حسل بکسر الحاء واسکان السین وهو والد حذیفة والیمان لقب له والمشهور فی استعمال المحدثین انه الیمان بالنون من غیر یاء بعدها وهی لغة قلیلة والصحیح الیمانی بالیاء وکذا عمرو بن العاصی وعبد الرحمن بن ابی الموالی وشداد بن الهاد والمشهور للمحدثین حذف الیاء والصحیح اثباتها (**قوله** فاخذنا کفار قریش فقالوا انکم تریدون محمدا قلنا ما نریده ما نرید الا المدینة فاخذوا علینا عهد الله وميثاقه لننصرفن الی المدینة ولا نقاتل معه فاتینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبرناه الخبر فقال انصرفا نفی لهم بعهدهم ونستعین الله علیهم) فی هذا الحدیث جواز الکذب فی الحرب واذا امکن التعریض فی الحرب فهو اولی ومع هذا یجوز الکذب فی الحرب وفی الاصلاح بین الناس وکذب الزوج لامرأته کما صرح به الحدیث الصحیح وفیه الوفاء بالعهد وقد اختلف العلماء فی الاسیر تعاهد الکفار ان لا یهرب منهم فقال الشافعی وابو حنیفة والکوفیون لا یلزمه ذلک بل متی امکنه الهرب هرب وقال مالک یلزمه واتفقوا علی انه لو اکرهوه فحلف ان لا یهرب لا یمین علیه لانه مکره واما قضیة حذیفة وابیه فان الکفار استحلفوهما لا یقاتلان مع النبی صلی الله علیه وسلم فی غزاة بدر فامرهما النبی صلی الله علیه وسلم بالوفاء وهذا لیس للایجاب فانه لا یجب الوفاء بترک الجهاد مع الامام ونائبه ولکن اراد النبی صلی الله علیه وسلم ان لا یشیع عن اصحابه نقض العهد وان کان لا یلزمهم ذلک لان المشیع علیهم لا یذکر تاویلا

مخالطهم

باب الوفاء بالعهد

مناجزة

حدثنا زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم جمیعا عن جریر قال زهیر نا جریر عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن ابیه قال کنا عند حذیفة فقال رجل لو ادرکت رسول الله صلی الله علیه وسلم قاتلت معه وابلیت فقال حذیفة انت کنت تفعل ذاک لقد رایتنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة الاحزاب واخذتنا ریح شدیدة وقر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا رجل یاتینی بخبر القوم جعله الله عز وجل معی یوم القیمة فسکتنا فلم یجبه منا احد ثم قال الا رجل یاتینی بخبر القوم جعله الله عز وجل معی یوم القیمة فسکتنا فلم یجبه منا احد ثم قال الا رجل یاتینا بخبر القوم جعله الله عز وجل معی یوم القیمة فسکتنا فلم یجبه منا احد فقال قم یا حذیفة فاتنا بخبر القوم فلم اجد بدا اذ دعانی باسمی ان اقوم قال اذهب فاتنی بخبر القوم ولا تذعرهم علی فلما ولیت من عنده جعلت کانما امشی فی حمام حتی اتیتهم فرایت ابا سفیان یصلی ظهره بالنار فوضعت سهما فی کبد القوس فاردت ان ارمیه فذکرت قول رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تذعرهم علی ولو رمیته لاصبته فرجعت وانا امشی فی مثل الحمام فلما اتیته اخبرته خبر القوم وفرغت قررت فالبسنی رسول الله صلی الله علیه وسلم من فضل عباءة کانت علیه یصلی فیها فلم ازل نائما حتی اصبحت فلما اصبحت قال قم یا نومان وحدثنا هداب بن خالد الازدی قال نا حماد بن سلمة عن علی بن زید وثابت البنانی عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم افرد یوما احد فی سبعة من الانصار ورجلین من قریش فلما رهقوه قال من یردهم عنا وله الجنة او هو رفیقی فی الجنة فتقدم رجل من الانصار فقاتل حتی قتل ثم رهقوه ایضا فلم یزل کذلک حتی قتل السبعة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لصاحبیه ما انصفنا اصحابنا حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال نا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیه انه سمع سهل بن سعد یسال عن جرح رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم احد فقال جرح وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم وکسرت رباعیته وهشمت البیضة علی راسه فکانت فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم تغسل الدم وکان علی بن ابی طالب یسکب علیها بالمجن فلما رات فاطمة ان الماء لا یزید الدم الا کثرة اخذت قطعة حصیر فاحرقتها حتی صار رمادا ثم الصقته بالجرح فاستمسک الدم حدثنا قتیبة بن سعید قال نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن ابی حازم انه سمع سهل بن سعد وهو یسئل عن جرح رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اما والله انی لاعرف من کان یغسل جرح رسول الله صلی الله علیه وسلم ومن کان یسکب الماء وبما داوی ثم ذکر نحو حدیث عبد العزیز غیر انه زاد وجرح وجهه وقال مکان هشمت کسرت

باب غزوة الاحزاب (قوله کنا عند حذیفة فقال رجل لو ادرکت رسول الله صلی الله علیه وسلم قاتلت معه وابلیت) فقال له حذیفة ما قال معناه ان حذیفة فهم منه انه لو ادرک النبی صلی الله علیه وسلم لبالغ فی نصرته ولزاد علی الصحابة رضی الله عنهم فاخبره بخبره فی لیلة الاحزاب وقصد زجره عن ظنه انه یفعل اکثر من فعل الصحابة (قوله واخذتنا ریح شدیدة وقر) هو بضم القاف وهو البرد (وقوله بعد ما اقررت) هو بضم القاف وکسر الراء ای بردت (قوله صلی الله علیه وسلم اذهب فاتنی بخبر القوم ولا تذعرهم علی) هو بفتح التاء وبالذال المعجمة معناه لا تفزعهم علی ولا تحرکهم علی وقیل معناه لا تنفرهم وهو قریب من المعنی الاول والمراد لا تحرکهم علیک فانهم ان اخذوک کان ذلک ضررا علی لانک رسولی وصاحبی (قوله فلما ولیته من عنده جعلت کانما امشی فی حمام حتی اتیتهم یعنی انه لم یجد البرد الذی یجده الناس ولا من تلک الریح الشدیدة شیئا بل عافاه الله منه ببرکة اجابة النبی صلی الله علیه وسلم وذهابه فیما وجهه له ودعائه صلی الله علیه وسلم واستمر ذلک اللطف به ومعافاته من البرد حتی عاد الی النبی صلی الله علیه وسلم فلما رجع ووصل عاد الیه البرد الذی یجده الناس وهذه من معجزات رسول الله صلی الله علیه وسلم ولفظة الحمام عربیة وهو مذکر مشتق من الحمیم وهو الماء الحار (قوله فرایت ابا سفیان یصلی ظهره) هو بفتح الیاء واسکان الصاد ای یدفئه ویدنیه منها وهو الصلا بفتح الصاد والقصر والصلاء بکسرها والمد (قوله کبد القوس) هو مقبضها وکبد کل شیء وسطه (قوله فالبسنی رسول الله صلی الله علیه وسلم من فضل عباءة کانت علیه یصلی فیها) العباءة بالمد والعبایة بزیادة یاء لغتان مشهورتان معروفتان وفیه جواز الصلاة فی الصوف وهو جائز باجماع من یعتد به وسواء الصلوة علیه وفیه لا کراهیة فی ذلک قال العبدری من اصحابنا وقالت الشیعة لا تجوز الصلوة علی الصوف وتجوز فیه وقال مالک یکره کراهة تنزیه (قوله فلم ازل نائما حتی اصبحت فلما اصبحت قال قم یا نومان) هو بفتح النون واسکان الواو وهو کثیر النوم واکثر ما یستعمل فی النداء کما استعمله هنا (وقوله اصبحت ای طلع علی الفجر) وفی هذا الحدیث انه ینبغی للامام وامیر الجیش بعث الجواسیس والطلائع لکشف خبر العدو والله اعلم **باب غزوة احد** (قوله حدثنا هداب بن خالد الازدی) هکذا هو فی جمیع النسخ الازدی وکذا قاله البخاری فی التاریخ وابن ابی حاتم فی کتابه وغیرهما وذکره ابن عدی والسمعانی فقالا هو قیسی فقد ذکره البخاری اخا امیة بن خالد فنسبه قیسیا وذکره الباجی فقال القیسی الازدی قال القاضی عیاض هذان نسبتان مختلفتان لان الازد من الیمن وقیس هنا لیس قیس عیلان بل قیس بن یونان من الازد فیصح النسبتان قال القاضی وقد جاء مثل هذا فی صحیح مسلم فی زیاد بن ریاح القیسی ویقال ریاح کذا نسبه مسلم فی غیر موضع القیسی وقال فی النذور التیمی قیل لعله من تیم بن قیس بن ثعلبة بن بکر بن وائل فیجتمع النسبتان والا فتیم قریش لا تجتمع هی وقیس هذا کلام القاضی وقد سبق بیان ضبط هداب هذا مرات وانه بفتح الهاء وتشدید الدال وانه یقال له هدبة اسم وهداب لقب وقیل عکسه (قوله فلما رهقوه) هو بکسر الهاء ای غشوه وقربوا منه وارهقه ای غشیه قال صاحب الافعال رهقته وارهقته ای ادرکته قال القاضی فی المشارق قیل لا یستعمل ذلک الا فی مکروه قال وقال ثابت کل شیء دنوت منه فقد رهقته والله اعلم (قوله ان النبی صلی الله علیه وسلم کان معه سبعة رجال من الانصار ورجلان من قریش فقتلت السبعة فقال لصاحبیه صلی الله علیه وسلم ما انصفنا اصحابنا) الروایة المشهورة فیه ما انصفنا باسکان الفاء واصحابنا منصوب مفعول به هکذا ضبطه جماهیر العلماء من المتقدمین والمتاخرین ومعناه ما انصفت قریش الانصار لکون القرشیین لم یخرجا للقتال بل خرجت الانصار واحدا بعد واحد وذکر القاضی وغیره ان بعضهم رواه ما انصفنا بفتح الفاء والمراد علی هذا الذین فروا من القتال فانهم لم ینصفوا الفرار هم (قوله حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی ثنا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیه) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا وکذا ذکره اصحاب الاطراف وذکر القاضی عن بعض رواة کتاب مسلم انهم جعلوا ابا بکر بن ابی شیبة بدل یحیی بن یحیی قال والصواب الاول (قوله وکسرت رباعیته) هی بتخفیف الیاء وهی السن التی تلی الثنیة من کل جانب وللانسان اربع رباعیات وفی هذا وقوع الاسقام والابتلاء بالانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم لینالوا اجزیل الاجر ولتعرف امتهم وغیرهم ما اصابهم ویاتسوا بهم قال القاضی ولیعلم انهم من البشر تصیبهم محن الدنیا یطرا علی اجسامهم ما یطرا علی اجسام البشر لیتیقنوا انهم مخلوقون مربوبون لا یفتتنون بما ظهر علی ایدیهم من المعجزات وتلبیس الشیطان من امرهم ما لبسه علی النصاری وغیرهم (قوله وهشمت البیضة علی راسه) فیه استحباب لبس البیضة والدروع وغیرها من اسباب التحصن فی الحرب وانه لیس بقادح فی التوکل (قوله یسکب علیها بالمجن ای یصب علیها بالترس وهو بکسر المیم وفی هذا الحدیث اثبات المداواة ومعالجة الجراح وانه لا یقدح فی التوکل لان النبی صلی الله علیه وسلم فعله مع قوله تعالی وتوکل علی الحی الذی لا یموت (قوله دووی جرحه) هو بواوین ویقع فی بعض النسخ بواو واحدة وتکون الاخری محذوفة کما حذفت من داود فی الخط

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر جمیعا عن ابن عیینة ح قال وحدثنا عمرو بن سواد العامری قال نا عبد الله ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن سعید بن ابی هلال ح قال وحدثنی محمد بن سهل التمیمی قال حدثنی ابن ابی مریم قال نا محمد یعنی ابن مطرف کلهم عن ابی حازم عن سهل بن سعد بهذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم وفی حدیث ابن ابی هلال اصیب وجهه وفی حدیث ابن مطرف جرح وجهه حدثنا عبد الله بن مسلمة ابن قعنب قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کسرت رباعیته یوم احد وشج فی راسه فجعل یسلت الدم عنه ویقول کیف یفلح قوم شجوا نبیهم صلی الله علیه وسلم وکسروا رباعیته وهو یدعوهم الی الله فانزل الله تعالی لیس لک من الامر شیء حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا وکیع قال نا الاعمش عن شقیق عن عبد الله قال کانی انظر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یحکی نبیا من الانبیاء ضربه قومه وهو یمسح الدم عن وجهه ویقول رب اغفر لقومی فانهم لا یعلمون حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع ومحمد بن بشر عن الاعمش بهذا الاسناد غیر انه قال فهو ینضح الدم عن جبینه حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابوهریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشتد غضب الله علی قوم فعلوا هذا برسول الله صلی الله علیه وسلم وهو حینئذ یشیر الی رباعیته وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشتد غضب الله عز وجل علی رجل یقتله رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سبیل الله وحدثنا عبد الله بن عمر بن محمد بن ابان الجعفی قال نا عبد الرحیم یعنی ابن سلیمان عن زکریا عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون الاودی عن ابن مسعود قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی عند البیت وابوجهل واصحاب له جلوس وقد نحرت جزور بالامس فقال ابوجهل ایکم یقوم الی سلا جزور بنی فلان فیاخذه فیضعه فی کتفی محمد صلی الله علیه وسلم اذا سجد فانبعث اشقی القوم فاخذه فلما سجد النبی صلی الله علیه وسلم وضعه بین کتفیه قال فاستضحکوا وجعل بعضهم یمیل علی بعض وانا قائم انظر لو کانت لی منعة طرحته عن ظهر رسول الله صلی الله علیه وسلم والنبی صلی الله علیه وسلم ساجد ما یرفع راسه حتی انطلق انسان فاخبر فاطمة فجاءت وهی جویریة فطرحته عنه ثم اقبلت علیهم تسبهم فلما قضی النبی صلی الله علیه وسلم صلوته رفع صوته ثم دعا علیهم وکان اذا دعا دعا ثلاثا واذا سال سال ثلاثا ثم قال اللهم علیک بقریش ثلث مرات فلما سمعوا صوته ذهب عنهم الضحک وخافوا دعوته ثم قال اللهم علیک بابی جهل بن هشام وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة والولید بن عقبة وامیة بن خلف وعقبة بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظه فوالذی بعث محمدا صلی الله علیه وسلم بالحق لقد رایت الذی سمی صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر قال ابواسحاق الولید بن عقبة غلط فی هذا الحدیث حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن مثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت ابا اسحق یحدث عن عمرو بن میمون عن عبد الله قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم ساجد وحوله ناس من قریش اذ جاءه عقبة بن ابی معیط بسلا جزور فقذفه علی ظهر رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یرفع راسه فجاءت فاطمة فاخذته عن ظهره ودعت علی من صنع ذلک فقال اللهم علیک الملا من قریش ابا جهل بن هشام وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة وعقبة بن ابی معیط وامیة بن خلف او ابی بن خلف شعبة الشاک قال فلقد رایتهم قتلوا یوم بدر فالقوا فی بئر غیر ان امیة او ابیا تقطعت اوصاله فلم یلق فی البئر و

(قوله ان النبی صلی الله علیه وسلم حکی نبیا من الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم ضربه قومه وهو یمسح الدم عن وجهه ویقول رب اغفر لقومی فانهم لا یعلمون) فیه کانوا علیه صلوات الله وسلامه علیهم من الحلم والصبر والعفو والشفقة علی قومهم ودعائهم لهم بالهدایة والغفران وعذرهم فی جنایتهم علی انفسهم بانهم لا یعلمون وهذا النبی المشار الیه من المتقدمین وقد جری لنبینا صلی الله علیه وسلم مثل هذا یوم احد (قوله وهو ینضح الدم عن جبینه) هو بکسر الضاد ای یغسله ویزیله باب اشتداد غضب الله علی من قتله رسول الله صلی الله علیه وسلم (قوله اشتد غضب الله تعالی علی رجل یقتله رسول الله فی سبیل الله) فقوله فی سبیل الله احتراز ممن یقتله فی حد او قصاص لان من یقتله فی سبیل الله کان قاصدا قتل النبی صلی الله علیه وسلم باب ما لقی النبی صلی الله علیه وسلم من اذی المشرکین والمنافقین (قوله ایکم یقوم الی سلا جزور بنی فلان الی آخره) السلا بفتح السین المهملة وتخفیف اللام مقصور وهو اللفافة التی یکون فیها الولد فی بطن الناقة وسائر الحیوان وهی من الآدمیة المشیمة (قوله فانبعث اشقی القوم) هو عقبة بن ابی معیط کما صرح به فی الروایة الثانیة وفی هذا الحدیث اشکال فانه یقال کیف استمر فی الصلوة مع وجود النجاسة علی ظهره واجاب القاضی عیاض بان هذا لیس بنجس قال لان الفرث ورطوبة البدن طاهران والسلا من ذلک وانما النجس الدم وهذا الجواب یجیء علی مذهب مالک ومن وافقه ان روث ما یوکل لحمه طاهر وهذا مذهبنا ومذهب ابی حنیفة وآخرین نجاسته وهذا الجواب الذی ذکره القاضی ضعیف او باطل لان هذا السلا یتضمن النجاسة من حیث انه لا ینفک من الدم فی العادة وانه ذبیحة عباد الاوثان فهو نجس وکذلک اللحم وجمیع اجزاء هذا الجزور واما الجواب المرضی انه صلی الله علیه وسلم لم یعلم ما وضع علی ظهره فاستمر فی سجوده استصحابا للطهارة وما ندری هل کانت هذه الصلوة فریضة فتجب اعادتها علی الصحیح عندنا ام غیرها فلا تجب فان وجبت الاعادة فالوقت موسع لها فان قیل یبعد ان لا یحس بما وقع علی ظهره قلنا وان احس به فما یتحقق انه نجاسة والله اعلم (قوله لو کانت لی منعة طرحته) هی بفتح النون وحکی اسکانها وهو شاذ ضعیف ومعناه لو کان لی قوة تمنع عنی اذاهم او کان لی عشیرة بمکة تمنعنی وعلی هذا منعة جمع مانع ککاتب وکتبة (قوله وکان اذا دعا دعا ثلثا واذا سال سال ثلثا) فیه استحباب تکریر الدعاء ثلثا وقوله واذا سال هو الدعاء لکن عطفه لاختلاف اللفظة توکیدا (قوله ثم قال اللهم علیک بابی جهل بن هشام وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة والولید بن عقبة) هکذا هو فی جمیع نسخ مسلم والولید بن عقبة بالقاف واتفق العلماء علی انه غلط وصوابه والولید بن عتبة بالتاء کما ذکره مسلم فی روایة ابی بکر بن ابی شیبة بعد هذا وقد ذکره البخاری فی صحیحه وغیره من ائمة الحدیث علی الصواب وقد نبه علیه ابراهیم بن سفیان فی آخر الحدیث فقال الولید بن عقبة فی هذا الحدیث غلط قال العلماء والولید بن عقبة بالقاف هو ابن ابی معیط لم یکن ذلک الوقت موجودا او کان طفلا صغیرا جدا فقد اتی به النبی صلی الله علیه وسلم یوم الفتح وهو قد ناهض الاحتلام لیمسح علی راسه (قوله وذکر السابع ولم احفظه) وقد وقع فی روایة البخاری تسمیة السابع انه عمارة بن الولید (قوله والذی بعث محمدا صلی الله علیه وسلم بالحق لقد رایت الذین سمی صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر) هذه احدی دعواته صلی الله علیه وسلم المجابة والقلیب هی البئر التی لم تطو وانما وضعوا فی القلیب تحقیرا لهم ولئلا یتاذی الناس برائحتهم ولیس هو دفنا لان الحربی لا یجب دفنه قال اصحابنا بل یترک فی الصحراء الا ان یتاذی به قال القاضی عیاض اعترض بعضهم علی هذا الحدیث فی قوله رایتهم صرعی ببدر ومعلوم ان اهل السیر قالوا ان عمارة بن الولید وهو احد السبعة کان عند النجاشی فاتهمه فی حرمه وکان جمیلا فنفخ فی احلیله سحرا فهام مع الوحوش فی بعض جزائر الحبشة فهلک قال القاضی وجوابه ان المراد انه رای اکثرهم بدلیل ان عقبة بن ابی معیط منهم ولم یقتل ببدر بل حمل منها اسیرا وانما قتله النبی صلی الله علیه وسلم صبرا بعد انصرافه من بدر بعرق الظبیة قلت الظبیة بظاء معجمة مضمومة ثم باء موحدة ساکنة ثم یاء مثناة تحت ثم هاء هکذا ضبطه الحازمی فی کتابه المؤتلف فی الاماکن قال قال الواقدی هو من الروحاء علی ثلثة اميال مما یلی المدینة (قوله تقطعت اوصاله فلم یلق فی البئر) الاوصال المفاصل وقوله فلم یلق هکذا هو فی بعض النسخ بالقاف فقط

حدثناه ابوبکر بن ابی شیبة قال نا جعفر بن عون قال نا سفیان عن ابی اسحاق بهذا الاسناد نحوه زاد وکان یستحب ثلاثا یقول اللهم علیك بقریش اللهم علیك بقریش اللهم علیك بقریش ثلاثا وذکر فیهم الولید بن عتبة وامیة بن خلف ولم یشك قال ابو اسحاق ونسیت السابع **وحدثنی** سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا زهیر قال نا ابو اسحاق عن عمرو بن میمون عن عبد الله قال استقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم البیت فدعا علی ستة نفر من قریش فیهم ابو جهل وامیة بن خلف وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة وعقبة بن ابی معیط فاقسم بالله لقد رأیتهم صرعی علی بدر قد غیرتهم الشمس وکان یوما حارا **و**

حدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح وحرملة بن یحیی وعمرو بن سواد العامری والفاظهم متقاربة قالوا نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی عروة بن الزبیر ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم حدثت انها قالت لرسول الله صلی الله علیه وسلم یا رسول الله هل اتی علیك یوم کان اشد من یوم احد فقال لقد لقیت من قومك وکان اشد ما لقیت منهم یوم العقبة اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل بن عبد کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مهموم علی وجهی فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابة قد اظلتنی فنظرت فاذا فیها جبرئیل علیه السلام فنادانی فقال ان الله عز وجل قد سمع قول قومك لك وما ردوا علیك وقد بعث الیك ملك الجبال لتامره بما شئت فیهم قال فنادانی ملك الجبال وسلم علی ثم قال یا محمد ان الله قد سمع قول قومك لك وانا ملك الجبال وقد بعثنی ربك الیك لتامرنی بامرك فما شئت اطبقت علیهم الاخشبین فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم بل ارجو ان یخرج الله تعالی من اصلابهم من یعبد الله وحده لا یشرك به شیئا **حدثنا** یحیی بن یحیی وقتیبة بن سعید کلاهما عن ابی عوانة قال یحیی نا ابو عوانة عن الاسود بن قیس عن جندب بن سفیان قال دمیت اصبع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض تلك المشاهد فقال هل انت الا اصبع دمیت وفی سبیل الله ما لقیت **+ حدثناه** ابوبکر بن ابی شیبة واسحاق ابن ابراهیم جمیعا عن ابن عیینة عن الاسود بن قیس بهذا الاسناد وقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غار فنکبت اصبعه **وحدثنا** اسحاق ابن ابراهیم قال انا سفیان عن الاسود بن قیس انه سمع جندبا یقول ابطأ جبرئیل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال المشرکون قد ودع محمد فانزل الله والضحی واللیل اذا سجی ما ودعك ربك وما قلی **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن رافع واللفظ لابن رافع قال اسحاق انا وقال ابن رافع نا یحیی بن ادم قال نا زهیر عن الاسود بن قیس قال سمعت جندب بن سفیان یقول اشتکی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یقم لیلتین او ثلاثا فجاءته امرأة فقالت یا محمد انی لارجو ان یکون شیطانك قد ترکك لم اره قربك منذ لیلتین او ثلث قال فانزل الله عز وجل والضحی واللیل اذا سجی ما ودعك ربك وما قلی **و**

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی وابن بشار قالوا نا محمد بن جعفر عن شعبة ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا الملائی قال نا سفیان کلاهما عن الاسود بن قیس بهذا الاسناد نحو حدیثهما **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی ومحمد بن رافع وعبد بن حمید واللفظ لابن رافع قال نا وقال الاخران انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن عروة ان اسامة بن زید اخبره ان النبی صلی الله علیه وسلم رکب حمارا علیه اکاف تحته قطیفة فدکیة واردف وراءه اسامة وهو یعود سعد بن عبادة فی بنی الحارث بن خزرج وذلك قبل وقعة بدر حتی مر بمجلس فیه اخلاط من المسلمین والمشرکین عبدة الاوثان والیهود فیهم عبد الله بن ابی وفی المجلس عبد الله بن رواحة فلما غشیت المجلس عجاجة الدابة خمر عبد الله بن ابی انفه برداءه ثم قال لا تغبروا علینا فسلم علیهم النبی صلی الله علیه وسلم ثم وقف فنزل فدعاهم الی الله وقرأ علیهم القرآن فقال عبد الله بن ابی ایها المرء لا احسن من هذا ان کان ما تقول حقا فلا تؤذنا فی مجالسنا وارجع الی رحلك فمن جاءك منا فاقصص علیه فقال عبد الله بن رواحة اغشنا فی مجالسنا فانا نحب ذلك قال فاستب المسلمون والمشرکون والیهود حتی هموا ان یتواثبوا فلم یزل النبی صلی الله علیه وسلم یخفضهم ثم رکب دابته

وفی اکثرها فلم یلقها بالالف وهو جائز علی لغة وقد سبق بیانه مرات وقریبا (**قوله** فی روایة ابی بکر بن ابی شیبة وکان یستحب ثلثا) هکذا هو فی نسخ بلادنا یستحب بالباء الموحدة فی آخره وذکر القاضی انه روی بها وبالموحدة وبالمثلثة قال وهو الاظهر ومعناه الالحاح (**قوله** صلی الله علیه وسلم فلم استفق الا بقرن الثعالب) ای لم افطن لنفسی وانتبه لحالی وللموضع الذی انا ذاهب الیه وفیه الاوانا عند قرن الثعالب لکثرة هم الذی کنت فیه قال القاضی قرن الثعالب هو قرن المنازل وهو میقات اهل نجد وهو علی مرحلتین من مکة واصل القرن کل جبل صغیر ینقطع من جبل کبیر (**قوله** ان شئت اطبقت علیهم الاخشبین) هما بفتح الهمزة وبالخاء والشین المعجمتین وهما جبلا مکة ابو قبیس والجبل الذی یقابله (**قوله** صلی الله علیه وسلم هل انت الا اصبع دمیت + وفی سبیل الله ما لقیت) لفظ ما هنا بمعنی الذی ای الذی لقیته محسوب فی سبیل الله وقد سبق فی باب غزوة حنین ان الرجز هل هو شعر وان من قال هو شعر قال شرط الشعر ان یکون مقصودا وهذا لیس مقصودا وان الروایة المعروفة دمیت ولقیت بکسر التاء وان بعضهم اسکنها (**قوله** کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غار فنکبت اصبعه) کذا هو فی الاصول فی غار قال القاضی عیاض قال ابو الولید الکنانی لعله غازیا فتصحف کما قال فی الروایة الاخری فی بعض المشاهد وکما جاء فی روایة البخاری بینما النبی صلی الله علیه وسلم یمشی اذ اصابه حجر قال القاضی وقد یراد بالغار هنا الجیش والجمع لا الغار الذی هو الکهف فیوافق روایة بعض المشاهد ومنه قول علی رض ما ظنك بامرئ بین هذین الغارین ای العسکرین والجمعین (**قوله** اشتکی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یقم لیلتین او ثلثا فجاءته امرأة فقالت یا محمد انی لارجو ان یکون شیطانك قد ترکك لم اره قربك منذ لیلتین او ثلاث فانزل الله تعالی والضحی واللیل اذا سجی ما ودعك ربك وما قلی) قال ابن عباس رض ما ودعك ای ما قطعك منذ ارسلك وما قلی ای ما ابغضك وسمی الوداع وداعا لانه فراق ومتارکة (**قولها** قربك هو بکسر الراء والمضارع یقربك بفتحها) (**قوله** ما ودعك هو بتشدید الدال علی القراءة الصحیحة المشهورة التی قرأ بها القراء السبعة وقری فی الشاذ بتخفیفها قال ابو عبید هو من ودعه یدعه بمعناه ما ترکك قال القاضی النحویون ینکرون ان یاتی منه ماض ومصدر قالوا وانما جاء منه المستقبل والامر لا غیر وکذلك یذر قال القاضی وقد جاء الماضی والمستقبل منهما جمیعا کما قال الشاعر وکان ما قد موا لانفسهم + اکثر نفعا من الذی ودعوا + وقال + لم اذرما الذی له + فی الود حتی یدعه غاله + بالغین المعجمة ای اخذه (**قوله** رکب حمارا علیه اکاف تحته قطیفة فدکیة) الاکاف بکسر الهمزة ویقال وکاف ایضا والقطیفة دثار مخمل جمعها قطائف وقطف والفدکیة منسوبة الی فدك بلدة معروفة علی مرحلتین او ثلث من المدینة (**قوله** واردف وراءه اسامة وهو یعود سعد بن عبادة) فیه جواز الارداف علی الحمار وغیره من الدواب اذا کان مطیقا وفیه جواز العیادة راکبا وفیه ان رکوب الحمار لیس بنقص فی حق الکبار (**قوله** عجاجة الدابة) هو ما ارتفع من غبار حوافرها (**قوله** خمر انفه) ای غطاه (**قوله** فسلم علیهم النبی صلی الله علیه وسلم) فیه جواز الابتداء بالسلام علی قوم فیهم مسلمون وکفار وهذا مجمع علیه (**قوله** ایها المرء لا احسن من هذا) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا بالالف فی احسن ای لیس شیء احسن من هذا وکذا حکاه القاضی عن جماهیر رواة مسلم قال ووقع للقاضی ابی علی لا احسن من هذا بالقصر من غیر الف قال القاضی وهو عندی اظهر وتقدیره احسن من هذا ان تقعد فی بیتك ولا تاتینا

حتی دخل علی سعد بن عبادة فقال ای سعد الم تسمع الی ما قال ابو حباب یرید عبد الله بن ابی قال کذا وکذا قال اعف عنه یا رسول الله واصفح فوالله لقد
اعطاك الله الذی اعطاك ولقد اصطلح اهل هذه البحیرة ان یتوجوه فیعصبوه بالعصابة فلما رد الله ذلك بالحق الذی اعطاك شرق بذلك فذلك فعل
به ما رایت فعفا عنه النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنی** محمد بن رافع قال نا حجین یعنی ابن المثنی قال نا لیث عن عقیل عن ابن شهاب فی هذا الاسناد بمثله
وزاد وذلك قبل ان یسلم عبد الله **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی القیسی قال نا المعتمر عن ابیه عن انس بن مالك قال قیل للنبی صلی الله علیه وسلم
لو اتیت عبد الله بن ابی قال فانطلق الیه وركب حمارا وانطلق المسلمون وهی ارض سبخة فلما اتاه النبی صلی الله علیه وسلم قال الیك عنی فوالله
لقد اذانی نتن حمارك قال فقال رجل من الانصار والله لحمار رسول الله صلی الله علیه وسلم اطیب ریحا منك قال فغضب لعبد الله رجل من قومه
قال فغضب لكل واحد منهما اصحابه قال فكان بینهم ضرب بالجرید وبالایدی والنعال فبلغنا انها نزلت فیهم وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلح
بینهما **حدثنی** علی بن حجر السعدی قال انا اسمعیل یعنی ابن علیة قال نا سلیمن التیمی قال نا انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من ینظر لنا ما صنع ابو جهل فانطلق ابن مسعود فوجده قد ضربه ابنا عفراء حتی برد قال فاخذ بلحیته فقال انت ابو جهل فقال وهل
فوق رجل قتلتموه او قال قتله قومه قال وقال ابو مجلز قال ابو جهل فلو غیر اكار قتلنی **حدثنا** حامد بن عمر البكراوی قال نا معتمر قال سمعت ابی یقول
نا انس قال قال نبی الله صلی الله علیه وسلم من یعلم لی ما فعل ابو جهل بمثل حدیث ابن علیة وقول ابی مجلز كما ذكره اسماعیل **حدثنا** اسحاق بن
ابراهیم الحنظلی وعبد الله بن محمد بن عبد الرحمن بن المسور الزهری كلاهما عن ابن عیینة واللفظ للزهری قال نا سفیان عن عمرو قال سمعت جابرا یقول قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم من لكعب بن الاشرف فانه قد اذی الله تعالی ورسوله صلی الله علیه وسلم قال محمد بن مسلمة یا رسول الله اتحب ان اقتله قال نعم قال ائذن
لی فلاقل قال قل فاتاه فقال له وذكر ما بینهم وقال ان هذا الرجل قد اراد صدقة وقد عنانا فلما سمعه قال وایضا والله لتملنه قال انا قد اتبعناه الان ونكره ان
ندعه حتی ننظر الی ای شیء یصیر امره قال وقد اردت ان تسلفنی سلفا قال فما ترهننی قال ما تریدنی قال ترهننی نساءكم قال انت اجمل العرب ترهنك نساءنا
قال له ترهنونی اولادكم قال یسب ابن احدنا فیقال رهن فی وسقین من تمر ولكن نرهنك اللامة یعنی السلاح قال فنعم وواعده ان یاتیه بالحارث وابی
عبس بن جبر وعباد بن بشر قال فجاؤا فدعوه لیلا فنزل الیهم قال سفین قال غیر عمرو قالت له امرأته انی لاسمع صوتا كانه صوت دم قال

(قوله فلم یزل یخفضهم) ای یسكنهم ویسهل الامر بینهم (قوله ولقد اصطلح اهل هذه البحیرة) هكذا هو البحیرة بضم الباء علی التصغیر قال القاضی وروینا فی غیر مسلم البحیرة مكبرة وكلاهما بمعنی اصلها القریة والمراد بها هنا
مدینة النبی صلی الله علیه وسلم (قوله ولقد اصطلح اهل هذه البحیرة ان یتوجوه فیعصبوه بالعصابة) معناه اتفقوا علی ان یجعلوه ملكهم وكان من عادتهم اذا ملكوا انسانا ان یتوجوه ویعصبوه (قوله شرق بذلك)
بكسر الراء ای غص ومعناه حسد النبی صلی الله علیه وسلم وكان ذلك بسبب نفاقه عافانا الله الكریم (قوله وذلك قبل ان یسلم عبد الله) معناه قبل ان یظهر الاسلام والا فقد كان كافرا منافقا ظاهر النفاق (قوله وهی ارض
سبخة) هی بفتح السین والباء وهی الارض التی لا تنبت لملوحة ارضها وفی هذا الحدیث بیان ما كان علیه النبی صلی الله علیه وسلم من الحلم والصفح والصبر علی الاذی فی الله تعالی ودوام الدعاء الی الله تعالی وتالیف قلوبهم والله اعلم

باب قتل ابی جهل (قوله صلی الله علیه وسلم من ینظر لنا ما صنع ابو جهل) سبب السؤال عنه ان یعرف انه مات لیستبشر المسلمون بذلك ویكف شره عنهم (قوله ضربه ابنا عفراء حتی برك) هكذا هو فی بعض النسخ
برك بالكاف وفی بعضها برد بالدال فمعناه بالكاف سقط الی الارض وبالدال مات یقال برد اذا مات قال القاضی روایة الجمهور برد ورواه بعضهم بالكاف قال والاول هو المعروف هذا كلام القاضی
واختار جماعة محققون الكاف وان ابنی عفراء برك علیه عفراء ولهذا كلم ابن مسعود كما ذكره مسلم وله معه كلام آخر كثیر مذكور فی غیر مسلم وابن مسعود هو الذی اجهز علیه واحتز راسه (قوله وهل فوق رجل
قتلتموه) ای لا عار علی فی قتلكم ایای (قوله لو غیر اكار قتلنی) الاكار الزارع والفلاح وهو عند العرب ناقص واشار ابو جهل الی ابنی عفراء الذین قتلاه وهما من الانصار وهم اصحاب زرع
ونخیل ومعناه لو كان الذی قتلنی غیر اكار لكان احب الی واعظم لشانی ولم یكن علی نقص فی ذلك

باب ——— قتل كعب بن الاشرف

طاغوت الیهود ذكر مسلم فیه قصة محمد بن مسلمة مع كعب بن الاشرف بالحیلة التی ذكرها من مخادعته واختلف العلماء فی سبب ذلك وجوابه فقال الامام المازری انما قتله
كذلك لانه نقض عهد النبی صلی الله علیه وسلم وهجاه وسبه وكان عاهده ان لا یعین علیه احدا ثم جاره مع اهل الحرب معینا علیه قال وقد اشكل قتله علی هذا الوجه علی بعضهم و
لم یعرف الجواب الذی ذكرناه قال القاضی قیل هذا الجواب وقیل لان محمد بن مسلمة لم یصرح له بامان فی شیء من كلامه وانما كلمه فی امر البیع والشراء واشتكی الیه ولیس فی
كلامه عهد ولا امان قال ولا یحل لاحد ان یقول ان قتله كان غدرا وقد قال ذلك انسان فی مجلس علی بن ابی طالب رضی الله عنه فامر به علی فضرب عنقه وانما یكون الغدر بعد امان
موجود وكان كعب قد نقض عهد النبی صلی الله علیه وسلم ولم یومنه محمد بن مسلمة ورفقته ولكنه استانس بهم فتمكنوا منه من غیر عهد ولا امان واما ترجمة البخاری علی هذا الحدیث بباب الفتك
فی الحرب فلیس معناه الغدر بل الفتك هو القتل علی غرة وغفلة والغیلة نحوه وقد استدل بهذا الحدیث بعضهم علی جواز اغتیال من بلغته الدعوة من الكفار وتبییته من غیر دعاء الی
الاسلام (قوله ائذن لی فلاقل) معناه ائذن لی ان اقول عنی وعنك ما رایته مصلحة من التعریض وغیره ففیه دلیل علی جواز التعریض وهو ان یاتی بكلام باطنه صحیح ویفهم منه المخاطب غیر ذلك
فهذا جائز فی الحرب وغیرها ما لم یضع به حقا شرعیا (قوله قد عنانا) هذا من التعریض الجائز بل المستحب لان معناه فی الباطن انه اذینا بآداب الشرع التی فیها تعب لكنه تعب فی مرضات الله تعالی فهو محبوب لنا
والذی فهم المخاطب منه العناء الذی لیس بمحبوب (قوله وایضا والله لتملنه) وهو بفتح التاء والمیم ای لتضجرن منه اكثر من هذا الضجر (قوله یسب ابن احدنا فیقال رهن فی وسقین من تمر) هكذا هو
فی الروایات المعروفة فی مسلم وغیره یسب بضم الیاء وفتح السین المهملة من السب وحكی القاضی عن روایة بعض رواة كتاب مسلم یشب بفتح الیاء وكسر الشین المعجمة
من الشباب والصواب الاول والوسق بفتح الواو وكسرها واصله الحمل (قوله نرهنك اللامة) هی بالهمزة وفسرها فی الكتاب بانها السلاح وهو كما قال (قوله
وواعده ان یاتیه بالحارث وابی عبس بن جبر وعباد بن بشر) اما الحارث فهو الحارث بن اوس بن اخی سعد بن عبادة واما ابو عبس فاسمه عبد الرحمن وقیل عبد الله والصحیح الاول وهو جبر بفتح الجیم واسكان
الباء كما ذكره فی الكتاب ویقال ابن جابر وهو انصاری من كبار الصحابة شهد بدرا وسائر المشاهد وكان اسمه فی الجاهلیة عبد العزی وهذا وقع فی معظم النسخ وابو عبس بالواو وفی بعضها
وابی عبس بالیاء وهذا ظاهر والاول صحیح ایضا ویكون معطوفا علی الضمیر فی یاتیه (قوله كانه صوت دم) ای صوت طالب دم او صوت مسافك دم هكذا فسروه

انما هذا محمد ورضیعه ابونائلة ان الکریم لو دعی الی طعنة لیلا لاجاب قال محمد انی اذا جاء فسوف امد یدی الی راسه فاذا استمکنت منه فدونکم قال فلما نزل نزل وهو متوشح فقالوا نجد منك ریح الطیب قال نعم تحتی فلانة هی اعطر نساء العرب قال فتاذن لی ان اشم منه قال نعم فشم فتناول فشم ثم قال اتاذن لی ان اعود قال فاستمکن من راسه ثم قال دونکم قال فقتلوه **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا اسماعیل یعنی ابن علیة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم غزا خیبر قال فصلینا عندها صلوة الغداة بغلس فرکب نبی الله صلی الله علیه وسلم وارکب ابوطلحة وانا ردیف ابی طلحة فاجری نبی الله صلی الله علیه وسلم فی زقاق خیبر وان رکبتی لتمس فخذ نبی الله صلی الله علیه وسلم وانحسر الازار عن فخذ نبی الله صلی الله علیه وسلم فانی لاری بیاض فخذ نبی الله صلی الله علیه وسلم فلما دخل القریة قال الله اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین قالها ثلاث مرار قال وقد خرج القوم الی اعمالهم فقالوا محمد قال عبد العزیز وقال بعض اصحابنا والخمیس قال واصبناها عنوة **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عفان قال نا حماد بن سلمة قال نا ثابت عن انس قال کنت ردف ابی طلحة یوم خیبر وقد مس قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فاتیناهم حین بزغت الشمس وقد اخرجوا مواشیهم وخرجوا بفؤوسهم ومکاتلهم ومروزهم فقالوا محمد والخمیس قال وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین قال فهزمهم الله عز وجل **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم واسحق بن منصور قالا انا النضر بن شمیل قال انا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك قال لما اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم خیبر قال انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین **حدثنا** قتیبة بن سعید ومحمد بن عباد واللفظ لابن عباد قالا نا حاتم وهو ابن اسمعیل عن یزید بن ابی عبید مولی سلمة بن الاکوع عن سلمة بن الاکوع قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الی خیبر فسرنا لیلا فقال رجل من القوم لعامر بن الاکوع الا تسمعنا من هنیهاتك وکان عامر رجلا شاعرا فنزل یحدو بالقوم یقول اللهم لولا انت ما اهتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فاغفر فداء لك ما اقتفینا وثبت الاقدام ان لاقینا وألقین سکینة علینا انا اذا صیح بنا اتینا وبالصیاح عولوا علینا

(**قوله** فقال انما هذا محمد ورضیعه ابونائلة) هکذا هو فی جمیع النسخ قال القاضی رحمه الله تعالی قال لنا شیخنا القاضی الشهید صوابه ان یقال انما هو محمد ورضیعه ابونائلة وکذا ذکر اهل السیر ان ابا نائلة کان رضیعا لمحمد بن مسلمة ووقع فی صحیح البخاری ورضیعی ابونائلة قال وهذا عندی له وجه ان صح انه کان رضیعا لمحمد والله اعلم **باب** غزوة خیبر (**قوله** فصلینا عندها صلوة الغداة بغلس) فیه استحباب التکبیر بالصلوة اول الوقت وانه لا یکره تسمیة صلوة الصبح غداة فیکون ردا علی من قال من اصحابنا انه مکروه وقد سبق شرح حدیث انس هذا فی کتاب المساقاة وذکرنا ان فیه جواز الارداف علی الدابة اذا کانت مطیقة وان اجراء الفرس والاغارة لیس بنقص ولا هادم للمروة بل هو سنة وفضیلة وهو من مقاصد القتال (**قوله** وانحسر الازار عن فخذ نبی الله صلی الله علیه وسلم فانی لاری بیاض فخذ نبی الله صلی الله علیه وسلم) هذا مما استدل به اصحاب مالك من وافقهم علی ان الفخذ لیست عورة من الرجل وهذا مذهبنا ومذهب آخرین انها عورة وقد جاءت بکونها عورة احادیث کثیرة مشهورة وتاول اصحابنا حدیث انس رضی الله عنه علی انه انحسر بغیر اختیاره لضرورة الاغارة والاجراء ولیس فیه انه استدام کشف الفخذ مع امکان الستر واما قول انس فانی لاری بیاض فخذه صلی الله علیه وسلم فمحمول علی انه وقع بصره علیه فجاءة لا انه تعمده واما روایة البخاری عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم حسر الازار فمحمولة علی انه انحسر کما فی روایة مسلم واجاب بعض اصحاب مالك عن هذا فقال هو صلی الله علیه وسلم اکرم علی الله تعالی من ان یبتلیه بانکشاف عورته واصحابنا یجیبون عن هذا بانه اذا کان بغیر اختیار الانسان فلا نقص علیه فیه ولا یمتنع مثله (**قوله** الله اکبر خربت خیبر) فیه استحباب التکبیر عند اللقاء قال القاضی قیل تفاول بخرابها بما رآه فی ایدیهم من آلات الخراب من الفؤوس والمساحی وغیرها وقیل اخذه من اسمها والاصح انه اعلمه الله تعالی بذلك (**قوله** صلی الله علیه وسلم انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین) الساحة الفناء واصلها الفضاء بین المنازل ففیه جواز الاستشهاد فی مثل هذا السیاق بالقرآن فی الامور المحققة وقد جاء لهذا نظائر کثیرة کما سبق قریبا فی فتح مکة انه صلی الله علیه وسلم جعل یطعن فی الاصنام ویقول جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید جاء الحق وزهق الباطل قال العلماء ویکره من ذلك ما کان علی ضرب الامثال فی المحاورات والمزح ولغو الحدیث فیکره فی کل ذلك تعظیما لکتاب الله تعالی (**قوله** محمد والخمیس) هو الجیش وقد فسره بذلك فی روایة البخاری قالوا سمی خمیسا لانه خمسة اقسام میمنة ومیسرة ومقدمة ومؤخرة وقلب قال القاضی وروینا برفع الخمیس عطفا علی قوله محمد وبنصبها علی انه مفعول معه (**قوله** اصبناها عنوة) هی بفتح العین ای قهرا لا صلحا قال القاضی قال المازری ظاهر هذا انها کلها فتحت عنوة وقد روی مالك عن ابن شهاب ان بعضها فتح عنوة وبعضها صلحا قال وقد یشکل ما روی فی سنن ابی داود انه قسمها نصفین نصفا لنوائبه وحاجته ونصفا للمسلمین قال وجوابه ما قال بعضهم انه کان حولها ضیاع وقری اجلا عنها اهلها فکانت خالصة للنبی صلی الله علیه وسلم وما سواه للغانمین فکان قدر الذی اجلوا عنه النصف فلهذا قسم نصفین قال القاضی فی هذا الحدیث ان الاغارة علی العدو یستحب کونها اول النهار عند الصبح لانه وقت غرتهم وغفلة اکثرهم ثم یضیئ لهم النهار لما یحتاج الیه بخلاف ملاقاة الجیوش ومصافهم ومناصبة الحصون فان هذا یستحب کونه بعد الزوال لیدوم النشاط ببرد الوقت بخلاف ضده (**قوله** وخرجوا بفؤوسهم ومکاتلهم ومروزهم) الفؤوس بالهمزة جمع فاس بالهمز کراس رؤوس والمکاتل جمع مکتل بکسر المیم وهو القفعة یقال له مکتل وقفعة وزبیل وزنبیل وعرق وسفیفة بالسین المهملة وبالفاء ین والمروز جمع مرز بفتح المیم وهی المساحی قال القاضی قیل هی حبالهم التی یصعدون بها الی النخل واحدها مرز وقیل مساحیهم واحدها مرزاغیر (**قوله** الا تسمعنا من هنیاتك) وفی بعض النسخ هنیهاتك ای ارجیزك والهنة یقع علی کل شیء) وفیه جواز انشاد الارجیز وغیرها من الشعر وسماعها ما لم یکن فیه کلام مذموم والشعر کلام حسنه حسن وقبیحه قبیح (**قوله** فنزل یحدو بالقوم) فیه استحباب الحداء فی الاسفار لتنشط النفوس والدواب علی قطع الطریق واشتغالها بالسماعة عن الاحساس بالمشقة السیر (**قوله** اللهم لولا انت ما اهتدینا) هکذا الروایة قالوا وصوابه فی الوزن لاهم اقتا الله او والله لولا انت کما فی الحدیث الآخر فوالله لولا الله (**قوله** فاغفر فداء لك ما اقتفینا) قال المازری هذه اللفظة مشکلة فانه لا یقال فدی الباری سبحانه وتعالی ولا یقال سبحانه فدیتك لان ذلك انما یستعمل فی مکروه یتوقع حلوله بالشخص فیختار شخص آخر ان یحل ذلك به ویفدیه منه قال ولعل هذا وقع من غیر قصد الی حقیقة معناه کما یقال قاتله الله ولا یراد بذلك حقیقة الدعاء علیه وکقوله صلی الله علیه وسلم تربت یداك وتربت یمینك ویل امه وفیه کله ضرب من الاستعارة لان الفداء مبالغ فی طلب رضی المفدی حین بذل نفسه عن نفسه للمکروه فکان مراد الشاعر انی ابذل نفسی فی رضاك وعلی کل حال فان المعنی وان امکن صرفه الی جهة صحیحة فاطلاق اللفظ واستعارته والتجوز به یفتقر الی ورود الشرع بالاذن فیه قال وقد یکون المراد بقوله فداك جملا یخاطبه فصل بین الکلام فکانه قال فاغفر ثم دعا الی رجل بنیه فقال فداك ثم عاد الی تمام الکلام الاول فقال ما اقتفینا قال وهذا تاویل یصح معه اللفظ والمعنی لولا ان فیه تعسفا اضطرنا الیه تصحیح الکلام وقد یقع فی کلام العرب من الفصل بین الجمل المتعلق بعضها ببعض ما یسهل هذا التاویل (**قوله** اذا صیح بنا اتینا) هکذا هو فی نسخ بلادنا اتینا بالمثناة فی اوله وذکر القاضی انه روی بالمثناة وبالموحدة فمعنی المثناة اذا صیح بنا للقتال ونحوه من المکارم اتینا ومعنی الموحدة ابینا الفرار والامتناع قال القاضی رحمه الله تعالی قوله فداك بالمد والقصر والفاء مکسورة حکاه الاصمعی وغیره فاما فی المصدر فالمد لا غیر قال وحکی الفراء فداك مفتوح مقصور قال وروینا هنا فداك بالرفع علی انه مبتدأ وخبره لك نفسی فداء او نفسی فداك وبالنصب علی المصدر ومعنی اقتفینا اکتسبنا واصله الاتباع (**قوله** وبالصیاح عولوا علینا) ای استغاثوا بنا واستغزعونا للقتال قیل هی من التعویل علی الشیء وهو الاعتماد علیه وقیل من العویل وهو الصوت

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من هذا السائق قالوا عامر قال یرحمه الله قال رجل من القوم وجبت یا رسول الله لولا امتعتنا به قال فاتینا خیبر فحاصرناهم حتی اصابتنا مخمصة شدیدة ثم قال ان الله تعالی فتحها علیهم فلما امسی الناس مساء الیوم الذی فتحت علیهم اوقدوا نیرانا کثیرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما هذه النیران علی ای شیء توقدون قالوا علی لحم قال ای لحم قالوا لحم حمر الانسیة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اهریقوها واکسروها فقال رجل او یهریقونها ویغسلونها فقال او ذاک قال فلما تصاف القوم کان سیف عامر فیه قصر فتناول به ساق یهودی لیضربه ویرجع ذباب سیفه فاصاب رکبة عامر فمات منه قال فلما قفلوا قال سلمة وهو آخذ بیدی قال فلما رآنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ساکتا قال مالک قلت له فداک ابی وامی زعموا ان عامرا حبط عمله قال من قاله قلت فلان وفلان واسید بن حضیر الانصاری فقال کذب من قاله ان له لاجرین وجمع بین اصبعیه انه لجاهد مجاهد قل عربی مشی بها مثله وخالف قتیبة محمدا من الحدیث فی حرفین وفی روایة ابن عباد وانزل سکینة علینا **وحدثنی** ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی عبد الرحمن ونسبه غیر ابن وهب فقال ابن عبد الله ابن کعب بن مالک ان سلمة بن الاکوع قال لما کان یوم خیبر قاتل اخی قتالا شدیدا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فارتد علیه سیفه فقتله فقال اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذلک وشکوا فیه رجل مات فی سلاحه وشکوا فی بعض امره قال سلمة فقفل رسول الله صلی الله علیه وسلم من خیبر فقلت یا رسول الله ائذن لی ان ارجز بک فاذن له رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عمر بن الخطاب اعلم ما تقول قال فقلت + والله لولا الله ما اهتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم صدقت فانزلن سکینة علینا + وثبت الاقدام ان لاقینا + والمشرکون قد بغوا علینا + قال فلما قضیت رجزی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال هذا قلت قاله اخی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یرحمه الله قال فقلت والله یا رسول الله ان ناسا یهابون الصلوة علیه یقولون رجل مات بسلاحه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مات جاهدا مجاهدا قال ابن شهاب ثم سألت ابنا لسلمة بن الاکوع فحدثنی عن ابیه مثل ذلک غیر انه قال حین قلت ان ناسا یهابون الصلوة علیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کذبوا مات جاهدا مجاهدا فله اجره مرتین واشار باصبعیه **حدثنا** محمد ابن المثنی وابن بشار واللفظ لابن مثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت البراء قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الاحزاب ینقل معنا التراب ولقد واری التراب بیاض بطنه وهو یقول + والله لولا انت ما اهتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + فانزلن سکینة علینا + ان الاولی قد بغوا علینا قال ورفع بها صوته قال ان الملأ قد ابوا علینا + اذا ارادوا فتنة ابینا + ویرفع بها صوته **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن ابن مهدی قال نا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت البراء فذکر مثله الا انه قال ان الاولی قد بغوا علینا +

(**قوله** صلی الله علیه وسلم من هذا السائق قالوا عامر قال یرحمه الله قال رجل من القوم وجبت یا رسول الله لولا امتعتنا به) معنی وجبت ای ثبتت له الشهادة وستقع قریبا وکان هذا معلوما عندهم من دعاء النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الدعاء فی هذا الموطن استشهد فقالوا هلا امتعتنا به ای وددنا انک لو اخرت الدعاء له بهذا الی وقت آخر لنتمتع بمصاحبته ورؤیته مدة (**قوله** اصابتنا مخمصة شدیدة) ای جوع شدید (**قوله** لحم حمر الانسیة) هکذا هو حمر الانسیة باضافة حمر وهو من اضافة الموصوف الی صفته وسبق بیانه مرات فعلی قول الکوفیین هو علی ظاهره وعند البصریین تقدیره حمر الحیوانات الانسیة واما الانسیة ففیها لغتان وروایتان حکاهما القاضی عیاض وآخرون اشهرهما کسر الهمزة واسکان النون قال القاضی هذه روایة اکثر الشیوخ والثانیة فتحها جمیعا وهما جمیعا نسبة الی الانس وهم الناس لاختلاطها بالناس بخلاف حمر الوحش (**قوله** صلی الله علیه وسلم اهریقوها واکسروها) هذا یدل علی نجاسة لحوم الحمر الاهلیة وهو مذهبنا ومذهب الجمهور وقد سبق بیان هذا الحدیث وشرحه مع بیان هذه المسئلة فی کتاب النکاح ومختصر الامر بارراقته ان السبب الصحیح فیه انه امر باراقتها لانها نجسة محرمة والثانی انه نهی عنها للحاجة الیها والثالث لانها اخذوها قبل القسمة وهذان التاویلان هما لاصحاب مالک القائلین باباحة لحومها والصواب ما قدمناه واما (**قوله** صلی الله علیه وسلم اکسروها فقال رجل او یهریقونها ویغسلونها قال او ذاک فهذا محمول علی انه صلی الله علیه وسلم اجتهد اولا فی کسرها ثم تغیر اجتهاده او اوحی الیه بغسلها (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان له لاجران) هکذا هو فی معظم النسخ لاجران بالالف وفی بعضها لاجرین بالیاء وهما صحیحان لکن الثانی هو الافصح والاول لغة اربع قبائل من العرب ومنها قوله تعالی ان هذان لساحران وقد سبق بیانها مرات ویحتمل ان الاجرین ثبتا له لانه جاهد مجاهد کما سنوضحه فی شرحه فله اجر بکونه جاهدا ای مجتهدا فی طاعة الله تعالی شدیدا لاعتنائه بها وله اجر آخر بکونه مجاهدا فی سبیل الله فلما قام بوصفین کان له اجران (**قوله** صلی الله علیه وسلم انه لجاهد مجاهد) هکذا رواه الجمهور من المتقدمین والمتاخرین لجاهد بکسر الهاء وتنوین الدال مجاهد بضم المیم وتنوین الدال ایضا وفسروا الجاهد بالجاد فی عمله وعمله ای انه لجاد فی طاعة الله والمجاهد هو المجاهد فی سبیل الله وهو الغازی وقال القاضی فیه وجه آخر انه جمع اللفظین توکیدا قال ابن الانباری العرب اذا بالغت فی تعظیم شیء اشتقت من لفظه لفظا آخر علی غیر بنائه زیادة فی التوکید واعربوه باعرابه فیقولون جاد مجد ولیل لائل وشعر شاعر ونحو ذلک قال القاضی ورواه بعض رواة البخاری وبعض رواة مسلم لجاهد بفتح الهاء والدال علی انه فعل ماض مجاهد بفتح المیم ونصب الدال بلا تنوین قال والاول هو الصواب والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم قل عربی مشی بها مثله) ضبطنا هذه اللفظة هنا فی مسلم بوجهین وذکرهما القاضی ایضا الصحیح المشهور الذی علیه جماهیر رواة البخاری ومسلم مشی بها بفتح المیم وبعد الشین یاء وهو فعل ماض من المشی وبها جار ومجرور ومعناه مشی بالارض وفی الحرب والثانی مشابها بضم المیم وتنوین الهاء من المشابهة ای مشابها الصفات الکمال فی القتال وغیره مثله ویکون مشابها منصوبا بالفعل محذوف ای رایته مشابها ومعناه قل عربی یشبهه فی جمیع صفات الکمال وضبطه بعض رواة البخاری نشابها بالنون والهمزة ای شب وکبر والهاء عائدة الی الحرب او الارض وبلاد العرب قال القاضی هذه اوجه الروایات (**قوله** وحدثنی ابو الطاهر انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی عبد الرحمن ونسبه غیر ابن وهب فقال ابن عبد الله بن کعب بن مالک ان سلمة بن الاکوع قال) هکذا هو فی جمیع نسخ صحیح مسلم وهو صحیح وهذا من فضائل مسلم ودقیق نظره وحسن تحریه وعظیم اتقانه وسبب هذا ان ابا داود والنسائی وغیرهما من الائمة رووا هذا الحدیث بهذا الاسناد عن ابن شهاب قال اخبرنی عبد الرحمن وعبد الله بن کعب بن مالک عن سلمة قال ابو داود قال احمد بن الصالح الصواب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن کعب واحمد بن صالح هذا هو شیخ ابی داود فی هذا الحدیث وغیره وهو روایة عن ابن وهب قال الحفاظ والوهم فی هذا من ابن وهب فجعل عبد الله بن کعب راویا عن سلمة وجعل عبد الرحمن راویا عن عبد الله وليس هو کذلک بل عبد الرحمن یرویه عن سلمة وانما عبد الله والده فذکر فی نسبه لان له روایة فی هذا الحدیث فاحتاط مسلم فلم یذکر فی روایته عبد الرحمن وعبد الله کما رواه ابن وهب بل اقتصر علی عبد الرحمن ولم ینسبه لان ابن وهب لم ینسبه واراد مسلم تعریفه فقال قال غیر ابن وهب هو عبد الرحمن ابن عبد الله بن کعب فحصل تعریفه من غیر اضافة للتعریف الی ابن وهب وحذف مسلم ذکر عبد الله من روایة ابن وهب هذا جائز فقد اتفق العلماء علی انه اذا کان الحدیث عن رجلین کان له حذف احدهما والاقتصار علی الآخر فاجازوا هذا الکلام اذا لم یکن عذر فاذا کان عذر بان کان ذکر ذلک المحذوف غلطا کما فی هذه الصورة کان الجواز اولی **باب** غزوة الاحزاب وهی الخندق (**قوله** الملأ قد ابوا علینا) هم اشراف القوم وقیل هم الرجال لیس فیهم نساء وهو مهموز مقصور کما جاء به القرآن ومعنی ابوا علینا امتنعوا من اجابتنا الی الاسلام وفی هذا الحدیث استحباب الرجز ونحوه من الکلام فی حال البناء ونحوه وفیه عمل الفضلاء فی بناء المساجد ونحوها ومساعدتهم فی اعمال البر

علیکم

قال رجع

لاجرین

لاجرین

لک

ان یا رسول الله والله

لاحزاب

قال الحافظ

اجتهد فی ذلک وای کسرها

حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبی قال نا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیه عن سهل بن سعد قال جاءنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن نحفر الخندق و
ننقل التراب علی اکتافنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم لا عیش الا عیش الآخرة فاغفر للمهاجرین والانصار وحدثنا محمد بن المثنی و ابن بشار
اللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن معاویة بن قرة عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اللهم لا عیش الا عیش الآخرة + فاغفر
للانصار والمهاجرة حدثنا ابن المثنی وابن بشار قال ابن المثنی نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة قال نا انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
کان یقول اللهم ان العیش عیش الآخرة + قال شعبة او قال اللهم لا عیش الا عیش الآخرة + فاکرم الانصار والمهاجرة وحدثنا یحیی بن یحیی و شیبان بن فروخ
قال یحیی نا وقال شیبان نا عبد الوارث عن ابی التیاح قال نا انس بن مالك قال کانوا یرتجزون رسول الله صلی الله علیه وسلم معهم وهم یقولون اللهم لا
خیر الا خیر الآخرة + فانصر الانصار والمهاجرة + وفی حدیث شیبان بدل فانصر فاغفر حدثنی محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا حماد بن سلمة قال نا ثابت عن
انس ان اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم کانوا یقولون یوم الخندق نحن الذین بایعوا محمدا + علی الاسلام او قال علی الجهاد شك حماد ما بقینا ابدا + والنبی صلی
الله علیه وسلم یقول اللهم ان الخیر خیر الآخرة + فاغفر للانصار والمهاجرة حدثنا قتیبة بن سعید قال نا حاتم یعنی ابن اسمعیل عن یزید بن ابی عبید قال
سمعت سلمة بن الاکوع یقول خرجت قبل ان یؤذن بالاولی وکانت لقاح رسول الله صلی الله علیه وسلم ترعی بذی قرد قال فلقینی غلام لعبد الرحمن بن عوف
فقال اخذت لقاح رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت من اخذها قال غطفان قال فصرخت ثلاث صرخات یا صباحاه قال فاسمعت ما بین لابتی المدینة
ثم اندفعت علی وجهی حتی ادرکتهم وقد اخذ وا یسقون من الماء فجعلت ارمیهم بنبلی وکنت رامیا واقول نا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع فارتجز
حتی استنقذت اللقاح منهم واستلبت منهم ثلاثین بردة قال وجاء النبی صلی الله علیه وسلم والناس فقلت یا نبی الله انی قد حمیت القوم الماء وهم عطاش
فابعث الیهم الساعة فقال یا ابن الاکوع ملکت فاسجح قال ثم رجعنا ویردفنی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ناقته حتی دخلنا المدینة حدثنا ابو بکر بن
ابی شیبة قال نا هاشم بن القاسم ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا ابو عامر العقدی کلاهما عن عکرمة بن عمار ح قال وحدثنا عبد الله بن
عبد الرحمن الدارمی وهذا حدیثه قال نا ابو علی الحنفی عبید الله بن عبد المجید قال نا عکرمة وهو ابن عمار قال حدثنی ایاس بن سلمة قال حدثنی ابی قال قدمنا
الحدیبیة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن اربع عشرة مائة وعلیه خمسون شاة لا ترویها قال فقعد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی جبا الرکیة فاما دعا
واما بسق فیها قال فجاشت فسقینا واستقینا قال ثم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دعانا للبیعة فی اصل الشجرة قال فبایعته اول الناس ثم بایع وبایع حتی اذا
کان فی وسط من الناس قال بایع یا سلمة قال قلت قد بایعتك یا رسول الله فی اول الناس قال وایضا قال وانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عزلا یعنی لیس معه
سلاح قال فاعطانی رسول الله صلی الله علیه وسلم حجفة او درقة ثم بایع حتی اذا کان فی آخر الناس قال الا تبایعنی یا سلمة قال قلت قد بایعتك یا رسول الله فی اول
الناس وفی اوسط الناس قال وایضا قال فبایعته الثالثة ثم قال لی یا سلمة این حجفتك او درقتك التی اعطیتك قال قلت یا رسول الله لقینی عمی عامر
عزلا فاعطیته ایاها قال فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال انك کالذی قال الاول اللهم ابغنی حبیبا هو احب الی من نفسی ثم ان المشرکین راسلونا
الصلح حتی مشی بعضنا فی بعض واصطلحنا قال وکنت تبیعا لطلحة بن عبید الله اسقی فرسه واحسه واخدمه واکل من طعامه وترکت اهلی ومالی مهاجرا
الی الله تعالی ورسوله صلی الله علیه وسلم قال فلما اصطلحنا نحن واهل مکة واختلط بعضنا ببعض اتیت شجرة فکسحت شوکها فاضطجعت فی اصلها قال فاتانی
اربعة من المشرکین من اهل مکة فجعلوا یقعون فی رسول الله صلی الله علیه وسلم فابغضتهم فتحولت الی شجرة اخری وعلقوا سلاحهم واضطجعوا فبینا هم کذلك اذ
نادی مناد من اسفل الوادی یا للمهاجرین قتل ابن زنیم قال فاخترطت سیفی ثم شددت علی اولئك الاربعة وهم رقود فاخذت سلاحهم فجعلته ضغثا
فی یدی قال ثم قلت والذی کرم وجه محمد صلی الله علیه وسلم لا یرفع احد منکم راسه الا ضربت الذی فیه عیناه

(قوله صلی الله علیه وسلم لا عیش الا عیش الآخرة) ای لا عیش باق او لا عیش مطلوب والله اعلم **باب** غزوة ذی قرد وغیرها (قوله کانت لقاح النبی صلی الله علیه وسلم ترعی بذی قرد) هو بفتح القاف والراء وبالدال المهملة
وهو ماء علی نحو یوم من المدینة مما یلی بلاد غطفان واللقاح جمع لقحة بکسر اللام وفتحها وهی ذات اللبن قریبة العهد بالولادة وسبق بیانها (قوله فصرخت ثلث صرخات یا صباحاه) فیه جواز مثله للانذار بالعدو ونحوه (قوله
فجعلت ارمیهم واقول نا ابن الاکوع + والیوم یوم الرضع) فیه جواز قول مثل هذا الکلام فی القتال وتعریف الانسان بنفسه اذا کان شجاعا یرعب خصمه واما (قوله الیوم یوم الرضع قالوا معناه الیوم یوم هلاك اللئام وهم الرضع من قولهم
لئیم راضع ای رضع اللوم فی بطن امه وقیل لانه یمص حلمة الشاة والناقة لئلا یسمع السوال والضیفان صوت الحلاب فیقصدوه وقیل لانه یرضع طرف الخلال الذی یخلل به اسنانه ویمص ما یتعلق به وقیل معناه الیوم یعرف من یرضع کریمة فاخجبته
او لئیمة فهجنته وقیل معناه الیوم یعرف من رضعته الحرب من صغره وتدرب بها ویعرف غیره (قوله حمیت القوم الماء) ای منعتهم ایاه (قوله صلی الله علیه وسلم ملکت فاسجح) هو بهمزة قطع ثم سین مهملة ساکنة ثم جیم مکسورة ثم حاء مهملة
ومعناه فاحسن وارفق والسجاحة السهولة ای لا تواخذه بالشدة بل ارفق فقد حصلت النکایة فی العدو ولله الحمد (قوله قدمنا الحدیبیة ونحن اربع عشرة مائة) هذا هو الاشهر وفی روایة ثلث عشرة مائة وفی روایة خمس عشرة مائة
(قوله فقعد النبی صلی الله علیه وسلم علی جبا الرکیة) الجبا بفتح الجیم وتخفیف الباء الموحدة مقصور وهی ما حول البئر واما الرکی فهو البئر والمشهور فی اللغة رکی بغیر ها ووقع هنا الرکیة بالهاء وهی لغة حکاها الاصمعی وغیره (قوله
فاما دعا واما بسق فیها فجاشت فسقینا واستقینا) هکذا هو فی النسخ بسق بالسین وهی صحیحة یقال بزق وبصق وبسق ثلث لغات بمعنی والسین قلیلة الاستعمال وجاشت ای ارتفعت وفاضت یقال
جاش الشیء یجیش جیشانا اذا ارتفع وفی هذا معجزة ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم وقد سبق مرارا کثیرة التنبیه علی نظائرها (قوله ورانی عزلا) ضبطوه بوجهین احدهما فتح العین مع کسر الزای
والثانی ضمها وقد فسره فی الکتاب بالذی لا سلاح معه ویقال له ایضا اعزل وهو الاشهر استعمالا (قوله حجفة او درقة) هما شیئان بالترس (قوله اللهم ابغنی حبیبا) ای
اعطنی (قوله ثم ان المشرکین راسلونا الصلح) هکذا هو فی اکثر النسخ راسلونا من المراسلة وفی بعضها راسونا بضم السین المهملة المشددة وحکی القاضی فتحها ایضا وهما بمعنی راسلونا ماخوذ من قولهم
رس الحدیث یرسه اذا ابتداه وقیل من رس بینهم ای اصلح وقیل معناه فاتحونا من قولهم بلغنی رس من الخبر ای اوله ووقع فی بعض النسخ واسونا بالواو ای اتفقنا نحن وهم علی الصلح والواو فیه بدل
من الهمزة وهو من الاسوة (قوله کنت تبیعا لطلحة) ای خادما اتبعه (قوله اسقی فرسه واحسه) ای احك ظهره بالمحسة لازیل عنه الغبار ونحوه (قوله اتیت شجرة فکسحت شوکها) ای کنست ما تحتها
من الشوك (قوله قتل ابن زنیم) هو بضم الزای وفتح النون (قوله فاخترطت سیفی) ای سللته (قوله واخذت سلاحهم فجعلته ضغثا فی یدی) الضغث الحزمة

انا
انه
یسقون
قال
نص
واسونا راسونا
و

قال ثم جئت بهم اسوقهم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وجاء عمی عامر برجل من العبلات یقال له مکرز یقوده الی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی فرس مجفف
فی سبعین من المشرکین فنظر الیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال دعوهم یکن لهم بدؤ الفجور وثناه فعفا عنهم رسول الله صلی الله علیه وسلم وانزل الله وهو الذی کف
ایدیهم عنکم وایدیکم عنهم ببطن مکة من بعد ان اظفرکم علیهم الآیة کلها قال ثم خرجنا راجعین الی المدینة فنزلنا منزلا بیننا وبین بنی لحیان جبل وهم المشرکون فاستغفر
رسول الله صلی الله علیه وسلم لمن رقی هذا الجبل اللیلة کانه طلیعة للنبی صلی الله علیه وسلم واصحابه قال سلمة فرقیت تلک اللیلة مرتین او ثلاثا ثم قدمنا المدینة
فبعث رسول الله صلی الله علیه وسلم بظهره مع رباح غلام رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا معه وخرجت معه بفرس طلحة اُنْدِیه مع الظهر فلما اصبحنا اذا عبد الرحمن
الفزاری قد اغار علی ظهر رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستاقه اجمع وقتل راعیه قال فقلت یا رباح خذ هذا الفرس فابلغه طلحة بن عبید الله واخبر رسول الله صلی
الله علیه وسلم ان المشرکین قد اغاروا علی سرحه قال ثم قمت علی اکمة فاستقبلت المدینة فنادیت ثلاثا یا صباحاه ثم خرجت فی اثار القوم ارمیهم بالنبل وارتجز
اقول انا ابن الاکوع ؛ والیوم یوم الرضع ؛ فالحق رجلا منهم فاصک سهما فی رحله حتی خلص نصل السهم الی کتفه قال قلت خذها وانا ابن الاکوع ؛ والیوم یوم الرضع
قال فوالله مازلت ارمیهم واعقر بهم فاذا رجع الی فارس اتیت شجرة فجلست فی اصلها ثم رمیته فعقرت به حتی اذا تضایق الجبل فدخلوا فی تضایقه علوت الجبل
فجعلت اردیهم بالحجارة قال فمازلت کذلک اتبعهم حتی ما خلق الله تعالی من بعیر من ظهر رسول الله صلی الله علیه وسلم الا خلفته وراء ظهری وخلوا بینی وبینه
ثم اتبعتهم ارمیهم حتی القوا اکثر من ثلاثین بردة وثلاثین رمحا یستخفون ولا یطرحون شیئا الا جعلت علیه آرا ما من الحجارة یعرفها رسول الله صلی الله علیه وسلم
واصحابه حتی توا متضایقا من ثنیة فاذا هم قد اتاهم فلان بن بدر الفزاری فجلسوا یتضحون یعنی یتغدون وجلست علی راس قرن قال الفزاری ما هذا الذی
اری قالوا لقینا من هذا البرح والله ما فارقنا منذ غلس یرمینا حتی انتزع کل شیء فی ایدینا قال فلیقم الیه نفر منکم اربعة قال فصعد الی منهم اربعة فی الجبل
قال فلما امکنونی من الکلام قال قلت هل تعرفوننی قالوا لا ومن انت قال قلت انا سلمة بن الاکوع والذی کرم وجه محمد صلی الله علیه وسلم لا اطلب رجلا
منکم الا ادرکته ولا یطلبنی فیدرکنی قال احدهما انا اظن قال فرجعوا فما برحت مکانی حتی رایت فوارس رسول الله صلی الله علیه وسلم یتخللون الشجر قال فاذا اولهم
الاخرم الاسدی وعلی اثره ابو قتادة الانصاری وعلی اثره المقداد بن الاسود الکندی قال فاخذت بعنان الاخرم قال فولوا مدبرین قلت یا اخرم احذرهم لا یقطعونک
حتی یلحق رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه قال یا سلمة ان کنت تؤمن بالله والیوم الآخر وتعلم ان الجنة حق والنار حق فلا تحل بینی وبین الشهادة قال
فخلیته فالتقی هو وعبد الرحمن قال فعقر بعبد الرحمن فرسه وطعنه عبد الرحمن فقتله وتحول علی فرسه ولحق ابو قتادة فارس رسول الله صلی الله علیه وسلم
بعبد الرحمن فطعنه فقتله فوالذی کرم وجه محمد صلی الله علیه وسلم لتبعتهم اعدو علی رجلی حتی ما اری ورائی من اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم ولا غبارهم
شیئا حتی یعدلوا قبل غروب الشمس الی شعب فیه ماء یقال له ذو قرد لیشربوا منه وهم عطاش قال فنظروا الی اعدو ورائهم فخلیتهم عنه یعنی اجلیتهم عنه فما ذاقوا
منه قطرة قال ویخرجون فیشتدون فی ثنیة قال فاعدوا فالحق رجلا منهم فاصکه بسهم فی نغض کتفه قال قلت خذها وانا ابن الاکوع ؛ والیوم یوم الرضع ؛

(قوله جاء برجل من العبلات یقال له مکرز) هو بمیم مکسورة ثم کاف ثم راء مکسورة ثم زای والعبلات بفتح العین المهملة والباء الموحدة قال الجوهری فی الصحاح العبلات بفتح العین والباء من قریش وهم امیة الصغری
والنسبة الیهم عبلی ترده الی الواحد قال لان اسم امهم عبلة قال القاضی امیة الاصغر واخواه نوفل وعبد الله بن عبد مناف نسبوا الی ام لهم من بنی تمیم اسمها عبلة بنت عبید (قوله علی فرس مجفف
هو بفتح الجیم وفتح الفاء الاولی المشددة ای علیه تجفاف بکسر التاء وهو ثوب کالجل یلبسه الفرس لیقیه من السلاح وجمعه تجافیف (قوله صلی الله علیه وسلم دعوهم یکن لهم بدؤ الفجور وثناه اما البدء فبفتح الباء
واسکان الدال وبالهمز ای ابتداؤه واما ثناه فوقع فی اکثر النسخ ثناه بثاء مثلثة مکسورة وفی بعضها ثنیاه بضم الثاء وبیاء مثناة تحت بعد النون ورواهما جمیعا القاضی وذکر الثانی عن روایة ابن ماهان
والاول عن غیره قال وهو الصواب ای عودة ثانیة (قوله بنی لحیان بکسر اللام وفتحها لغتان (قوله لمن رقی الجبل (وقوله بعده فرقیت کلاهما بکسر القاف (قوله فنزلنا منزلا بیننا وبین بنی لحیان
جبل وهم المشرکون هذه اللفظة ضبطوها بوجهین ذکرهما القاضی وغیره احدهما وهم المشرکون بضم الهاء علی الابتداء والخبر والثانی بفتح الهاء وتشدید المیم ای هم والنبی صلی الله علیه وسلم واصحابه وخافوا
غائلتهم یقال همنی الامر واهمنی وقیل همنی اذا ابنی واهمنی اغمنی (قوله وخرجت بفرس لطلحة اندیه) هکذا ضبطناه اندیه بهمزة مضمومة ثم نون مفتوحة ثم دال مکسورة مشددة ولم یذکر القاضی فی الشرح عن احد
من رواة مسلم غیر هذا ونقله فی المشارق عن جماهیر الرواة قال ورواه بعضهم عن ابی الحذاء فی مسلم ابدیه بالباء الموحدة بدل النون وکذا قاله ابن قتیبة ای اخرجه
الی البادیة وابرزه الی موضع الکلا وکل شیء اظهرته فقد ابدیته والصواب روایة الجمهور بالنون وهی روایة جمیع المحدثین وقول الاصمعی وابی عبید فی غریبه والازهری وجماهیر
اهل اللغة والغریب معناه ان یورد الماشیة الماء فتسقی قلیلا ثم ترسل فی المرعی ثم ترد الماء فترد قلیلا ثم ترد الی المرعی قال الازهری انکر ابن قتیبة علی ابی عبید والاصمعی کونهما جعلاه بالنون
وزعم ان الصواب بالباء قال الازهری اخطأ ابن قتیبة والصواب قول الاصمعی (قوله فاصک سهما فی رحله حتی خلص نصل السهم الی کتفه) هکذا هو فی معظم الاصول المعتمدة رحله بالحاء
وکتفه بالتاء بعدها فاء وکذا نقله صاحبا المشارق والمطالع وکذا هو فی اکثر الروایات قالا وهو الاظهر وفی بعضها رجله بالجیم وکعبه بالعین ثم الباء الموحدة قالوا والصحیح الاول لقوله فی الروایة
الاخری فاصکه بسهم فی نغض کتفه قال القاضی فی الشرح هذه روایة شیوخنا وهو اشبه بالمعنی لانه یمکن ان یصیب علی موخرة الرحل فیصیب حینئذ اذا انفذه کتفه ومعنی اصک اضرب (قوله
مازلت ارمیهم واعقر بهم ای اعقر خیلهم ومعنی ارمیهم ای بالنبل قال القاضی ورواه بعضهم هنا اردیهم بالدال (قوله فجعلت اردیهم بالحجارة هو بضم الهمزة وفتح الراء وتشدید الدال ای ارمیهم بالحجارة التی تسقطهم و
تنفر لهم (قوله جعلت علیه آرا ما من الحجارة) هو بهمزة ممدودة ثم راء مفتوحة وهی الاعلام وهی حجارة تجمع وتنصب فی المفازة یهتدی بها واحدها ارم کعنب واعناب (قوله وجلست علی راس قرن) هو
بفتح القاف واسکان الراء وهو کل جبل صغیر منقطع عن الجبل الکبیر (قوله لقینا من هذا البرح) هو بفتح الباء واسکان الراء ای الشدة (قوله یتخللون الشجر ای یدخلون من
خلالها ای بینها (قوله ما یقال له ذا قرد) کذا هو فی اکثر النسخ المعتمدة ذا بالف وفی بعضها ذو قرد بالواو وهو الوجه (قوله فخلیتهم عنه هو بحاء مهملة ولام مشددة غیر مهموزة
ای طردتهم عنه وقد فسره فی الحدیث بقوله یعنی اجلیتهم عنه بالجیم قال القاضی کذا روایتنا فیه هنا غیر مهموز قال واصله الهمز فسهله وقد جاء مهموزا بعد هذا فی هذا الحدیث
(قوله فاصکه بسهم فی نغض کتفه) هو بنون مضمومة ثم غین معجمة ساکنة ثم ضاد معجمة وهو العظم الرقیق علی طرف الکتف سمی بذلک لکثرة تحرکه وهو الناغض ایضا

فا
له ای اخرجه الی البادیة
کعبه رجله
ارمیهم
اتبعتهم
لا یطلبنی رجل منکم لا یقطعوا
نی
قال
فهو
فخلیتهم

قال یا ثکلته امه اکوعه بکرة قال قلت نعم یا عدو نفسه اکوعك بکرة قال وارَدوا فرسَین علی ثنیة قال فجئت بهما اسوقهما الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
ولحقنی عامر بسطیحة فیها مذقة من لبن وسطیحة فیها ماء فتوضأت وشربت ثم اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی الماء الذی حلأتهم عنه فاذا رسول الله صلی الله
علیه وسلم قد اخذ تلك الابل وکل شیء استنقذته من المشرکین وکل رمح وبردة واذا بلال نحر ناقة من الابل التی استنقذت من القوم واذا هو یشوی لرسول الله صلی الله
علیه وسلم من کبدها وسنامها قال قلت یا رسول الله خلنی فانتخب من القوم مائة رجل فاتبع القوم فلا یبقی منهم مخبر الا قتلته قال فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم
حتی بدت نواجذه فی ضوء النار فقال یا سلمة اترك کنت فاعلا قلت نعم والذی اکرمك فقال انهم الآن لیقرون فی ارض غطفان قال فجاء رجل من غطفان فقال نحر لهم
فلان جزورا فلما کشفوا جلدها رأوا غبارا فقالوا اتاکم القوم فخرجوا هاربین فلما اصبحنا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کان خیر فرساننا الیوم ابو قتادة وخیر رجالتنا سلمة قال ثم
اعطانی رسول الله صلی الله علیه وسلم سهمین سهم الفارس وسهم الراجل فجمعهما الی جمیعا ثم ردفنی رسول الله صلی الله علیه وسلم وراءه علی العضباء راجعین الی المدینة قال فبینما نحن نسیر
قال وکان رجل من الانصار لا یسبق شدا قال فجعل یقول الا مسابق الی المدینة هل من مسابق الی المدینة فجعل یعید ذلك قال فلما سمعت کلامه قلت اما تکرم کریما ولا تهاب
شریفا قال لا الا ان یکون رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قلت یا رسول الله بابی انت وامی ذرنی فلاسابق الرجل قال ان شئت قال قلت اذهب الیك وثنیت رجلی فطفرت
فعدوت قال فربطت علیه شرفا او شرفین استبقی نفسی ثم عدوت فی اثره فربطت علیه شرفا او شرفین ثم انی رفعت حتی الحقه فاصکه بین کتفیه قال قلت قد سبقت والله قال انا
اظن قال فسبقته الی المدینة قال فوالله ما لبثنا الا ثلاث لیال حتی خرجنا الی خیبر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فجعل عمی عامر یرتجز بالقوم یا تالله لولا الله ما اهتدینا
ولا تصدقنا ولا صلینا ونحن عن فضلك ما استغنینا فثبت الاقدام ان لاقینا وانزلن سکینة علینا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من هذا قال انا عامر
قال غفر لك ربك قال وما استغفر رسول الله صلی الله علیه وسلم لانسان یخصه الا استشهد قال فنادی عمر بن الخطاب وهو علی جمل له یا نبی الله لولا متعتنا بعامر
قال فلما قدمنا خیبر قال خرج ملکهم مرحب یخطر بسیفه ویقول قد علمت خیبر انی مرحب شاك السلاح بطل مجرب اذا الحروب اقبلت تلهب قال وبرز له عمی عامر فقال قد علمت
خیبر انی عامر شاك السلاح بطل مغامر قال فاختلفا ضربتین فوقع سیف مرحب فی ترس عمی عامر وذهب عامر یسفل له فرجع سیفه علی نفسه فقطع اکحله وکانت
فیها نفسه قال سلمة فخرجت فاذا نفر من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم یقولون بطل عمل عامر قتل نفسه قال فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم وانا ابکی فقلت یا رسول الله
بطل عمل عامر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال ذلك قال قلت ناس من اصحابك قال کذب من قال ذلك بل له اجره مرتین ثم ارسلنی الی علی وهو ارمد فقال
لاعطین الرایة رجلا یحب الله تعالی ورسوله صلی الله علیه وسلم او یحبه الله ورسوله قال فاتیت علیا فجئت به اقوده وهو ارمد حتی اتیت به رسول الله صلی الله علیه
وسلم فبصق فی عینیه فبرء واعطاه الرایة وخرج مرحب فقال قد علمت خیبر انی مرحب شاك السلاح بطل مجرب اذا الحروب اقبلت تلهب فقال علی انا الذی
سمتنی امی حیدره کلیث غابات کریه المنظره اوفیهم بالصاع کیل السندره قال فضرب راس مرحب فقتله ثم کان الفتح علی یدیه اخبرنا ابراهیم بن ابی سفین نا محمد بن
یحیی ثنا عبد الصمد عن عکرمة بن عمار بهذا وحدثنا ابراهیم وحدثنا احمد بن یوسف الازدی السلمی نا النضر بن محمد عن عکرمة بهذا

حلأتهم الذی

قال ابا

قال

ما شاکی

فبصق

قوله یا ثکلته امه اکوعه بکرة قلت نعم) معنی ثکلته امه فقدته (**وقوله** اکوعه) هو برفع العین ای انت الاکوع الذی کنت بکرة هذا النهار ولذا قال نعم وبکرة منصوب غیر منون قال اهل العربیة
یقال اتیته بکرة بالتنوین اذا اردت انك لقیت باکرا فی یوم غیر معین قالوا وان اردت بکرة یوم بعینه قلت اتیته بکرة غیر مصروف لانها من الظروف غیر المتمکنة (**قوله** واردوا فرسین علی ثنیة)
قال القاضی روایة الجمهور بالدال المهملة ورواه بعضهم بالمعجمة قال وکلاهما متقارب المعنی فبالمعجمة معناه خلفوهما والرذی الضعیف من کل شیء وبالمهملة معناه اهلکوهما واتعبوهما حتی اسقطوهما
وتترکوهما ومنه المتردیة واردت الفرس الفارس اسقطته (**قوله** ولحقنی عامر بسطیحة فیها مذقة من لبن) السطیحة اناء من جلود سطح بعضها علی بعض والمذقة بفتح المیم واسکان الذال المعجمة قلیل من
لبن ممزوج بماء (**قوله** وهو علی الماء الذی حلأتهم عنه) کذا هو فی اکثر النسخ حلأتهم بالحاء المهملة والهمز وفی بعضها حلیتهم عنه بلام مشددة غیر مهموز وقد سبق بیانه قریبا (**قوله** نحر ناقة من الابل الذی استنقذت
من القوم کذا فی اکثر النسخ الذی وفی بعضها التی وهو اوجه لان الابل مؤنثة وکذا اسماء الجموع من غیر الآدمیین والاول صحیح ایضا واعاد الضمیر الی الغنیمة لا الی لفظ الابل (**قوله** ضحك حتی بدت نواجذه
بالذال المعجمة ای انیابه وقیل اضراسه والصحیح الاول وسبق بیانه فی کتاب الصیام (**قوله** صلی الله علیه وسلم کان خیر فرساننا الیوم ابو قتادة وخیر رجالتنا سلمة هذا فیه استحباب الثناء علی الشجعان وسائر
اهل الفضائل لا سیما عند صنیعهم الجمیل لما فیه من الترغیب لهم ولغیرهم فی الاکثار من ذلك الجمیل وهذا کله فی حق من یامن الفتنة علیه باعجاب ونحوه (**قوله** ثم اعطانی رسول الله صلی الله علیه وسلم سهمین سهم
الفارس وسهم الراجل فجمعهما لی هذا محمول علی ان الزائد علی سهم الراجل کان نفلا وهو حقیق باستحقاق النفل لبدیع صنعه فی هذه الغزوة (**قوله** وکان رجل من الانصار لا یسبق شدا یعنی عدوا علی الرجلین (**قوله**
فطفرت) ای وثبت وقفزت (**قوله** فربطت علیه شرفا او شرفین استبقی نفسی) ومعنی ربطت حبست نفسی عن الجری الشدید والشرف ما ارتفع من الارض (**وقوله** استبقی نفسی) بفتح الفاء ای لئلا یقطعنی البعد فی
هذا دلیل لجواز المسابقة علی الاقدام وهو جائز بلا خلاف اذا تسابقا بلا عوض فان تسابقا علی عوض ففی صحتها خلاف الاصح عند اصحابنا لا تصح (**قوله** فجعل عمی عامر یرتجز بالقوم) هکذا قال هنا عمی وقد سبق فی حدیث ابی الطاهر عن ابن وهب
انه قال اخی فلعله کان اخاه من الرضاعة وکان عمه من النسب (**قوله** یخطر بسیفه) هو بکسر الطاء ای یرفعه مرة ویضعه اخری ومثله خطر البعیر بذنبه یخطر بالکسر اذا رفعه مرة ووضعه مرة (**قوله** شاکی السلاح ای تام السلاح یقال رجل
شاکی السلاح وشاك السلاح وشاك فی السلاح من الشوکة وهی القوة والشوکة ایضا السلاح ومنه قوله تعالی وتودون ان غیر ذات الشوکة تکون لکم (**قوله** بطل مجرب) هو بفتح الراء ای مجرب بالشجاعة وقهر الفرسان والبطل الشجاع یقال بطل الرجل بضم
الطاء یبطل بطالة وبطولة ای صار شجاعا (**قوله** بطل مغامر) بالغین المعجمة ای یرکب غمرات الحرب وشدائدها ویلقی نفسه فیها (**قوله** وذهب عامر یسفل له) ای یضربه من اسفله وهو بفتح الیاء واسکان السین وضم الفاء (**قوله** وهو ارمد قال اهل اللغة یقال
رمد الانسان بکسر المیم یرمد بفتحها رمدا فهو رمد وارمد اذا هاجت عینه (**قوله** انا الذی سمتنی امی حیدره) حیدرة اسم للاسد وکان علی قد سمی اسدا فی اول ولادته وکان مرحب قد رأی فی المنام ان اسدا یقتله فذکر علی هذا لك لیخیفه ویضعف نفسه
قالوا وکانت امه علی سمته اول ولادته اسدا باسم جده لامه اسد بن هشام بن عبد مناف وکان ابو طالب غائبا فلما قدم سماه علیا وسمی الاسد حیدرة لغلظه والحادر الغلیظ القوی ومراده انا الاسد علی جرأته واقدامه وقوته (**قوله** اوفیهم
بالصاع کیل السندره) معناه اقتل الاعداء قتلا واسعا ذریعا والسندرة مکیال واسع وقیل هی العجلة ای اقتلهم عاجلا وقیل ماخوذ من السندرة وهی شجرة الصنوبر یعمل منها النبل والقسی (**قوله** فضرب راس مرحب یعنی علیا فقتله)
هذا هو الاصح ان علیا هو قاتل مرحب وقیل ان قاتل مرحب محمد بن مسلمة قال ابن عبد البر فی کتابه الدرر فی مختصر السیر قال محمد بن اسحاق ان محمد بن مسلمة هو قاتله قال وقال غیره انما کان قاتله علی قال ابن عبد البر هذا هو الصحیح عندنا
ثم روی ذلك باسناده عن سلمة وبریدة وقال ابن الاثیر الصحیح الذی علیه اکثر اهل الحدیث واهل السیر ان علیا هو قاتله والله اعلم واعلم ان فی هذا الحدیث انواعا من العلم سوی ما سبق التنبیه علیه منها اربع معجزات لرسول الله صلی الله علیه وسلم

حدثنی عمرو بن محمد بن الناقد قال نا یزید بن هارون قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس بن مالك ان ثمانین رجلا من اهل مكة هبطوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم من جبل التنعيم متسلحين يريدون غرة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه فاخذهم سلما فاستحياهم فانزل الله عز وجل وهو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم ببطن مكة من بعد ان اظفركم عليهم **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا يزيد بن هارون قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان ام سليم اتخذت يوم حنين خنجرا فكان معها فراها ابو طلحة فقال يا رسول الله هذه ام سليم معها خنجر فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذا الخنجر قالت اتخذته ان دنا مني احد من المشركين بقرت به بطنه فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحك قالت يا رسول الله اقتل من بعدنا من الطلقاء انهزموا بك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ام سليم ان الله عز وجل قد كفى واحسن **وحدثنيه** محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا حماد بن سلمة قال نا اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك في قصة ام سليم عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل حديث ثابت **حدثنا** يحيى بن يحيى قال نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بام سليم ونسوة من الانصار معه اذا غزا فيسقين الماء ويداوين الجرحى **حدثني** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال نا عبد الله بن عمرو وهو ابو معمر المنقري قال نا عبد الوارث قال نا عبد العزيز وهو ابن صهيب عن انس قال لما كان يوم احد انهزم ناس من الناس عن النبي صلى الله عليه وسلم وابو طلحة بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم مجوب عليه بحجفة قال وكان ابو طلحة رجلا راميا شديد النزع وكسر يومئذ قوسين او ثلاثا قال فكان الرجل يمر معه الجعبة من النبل فيقول انثرها لابي طلحة قال ويشرف نبي الله صلى الله عليه وسلم ينظر الى القوم فيقول ابو طلحة يا نبي الله بابي انت وامي لا تشرف لا يصيبك سهم من سهام القوم نحري دون نحرك قال ولقد رايت عائشة بنت ابي بكر وام سليم وانهما لمشمرتان اري خدم سوقهما تنقلان القرب على متونهما ثم تفرغانه في افواه القوم ثم ترجعان فتملئانها ثم تجيئان تفرغانه في افواه القوم ولقد وقع السيف بين يدي ابي طلحة اما مرتين واما ثلاثا من النعاس **حدثنا** عبد الله بن مسلمة ابن قعنب قال نا سليمان يعني ابن بلال عن جعفر عن ابيه عن يزيد بن هرمز ان نجدة كتب الى ابن عباس يسأله عن خمس خلال فقال ابن عباس لولا ان اكتم علما ما كتبت اليه كتب اليه نجدة اما بعد فاخبرني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وهل كان يضرب لهن بسهم وهل كان يقتل الصبيان ومتى ينقضي يتم اليتيم وعن الخمس لمن هو فكتب اليه ابن عباس كتبت تسألني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وقد كان يغزو بهن فيداوين الجرحى ويحذين من الغنيمة واما بسهم فلم يضرب لهن

احدها تكثير ماء الحديبية والثانية ابراء عين علي رضي الله عنه والثالثة الاخبار بانه يفتح الله على يديه وقد جاء التصريح به في رواية غير مسلم هذه الرابعة اخباره صلى الله عليه وسلم بانهم يقرون في غطفان وكان كذلك ومنها جواز الصلح مع العدو ومنها بعث الطلائع وجواز المسابقة على الارجل بلا عوض وفضيلة الشجاعة والقوة ومنها مناقب سلمة بن الاكوع ولابي قتادة وللاخرم الاسدي رضي الله عنهم ومنها جواز الثناء على من فعل جميلا واستحباب ذلك اذا ترتب عليه مصلحة كما اوضحناه قريبا ومنها جواز عقر خيل العدو في القتال واستحباب الرجز في الحرب وجواز قول الرامي والطاعن والضارب خذها وانا فلان او ابن فلان ومنها جواز الاكل من الغنيمة واستحباب التنفيل منها لمن صنع صنيعا جميلا في الحرب وجواز الارداف على الدابة المطيقة وجواز المبارزة بغير اذن الامام كما بارز عامر ومنها ما كانت الصحابة رضي الله عنهم عليه من حب الشهادة والحرص عليها ومنها القاء النفس في غمرات القتال وقد اتفقوا على جواز التعرير بالنفس في الجهاد في المبارزة ونحوها ومنها ان من مات في حرب الكفار بسبب القتال يكون شهيدا سواء مات بسلاحهم او رمته دابة او غيرها او عاد عليه سلاحه كما جرى لعامر ومنها تفقد الامام الجيش ومن رآه بلا سلاح اعطاه سلاحا **باب** قول الله تعالى وهو الذي كف ايديهم عنكم الآية (**قوله** يريدون غرته) اي غفلته (**قوله** فاخذهم سلما) ضبطوه بوجهين احدهما بفتح السين واللام والثاني باسكان اللام مع كسر السين وفتحها قال الحميدي ومعناه الصلح قال القاضي في المشارق هكذا ضبطه الاكثرون قال فيه وفي الشرح الرواية الاولى اظهر ومعناها اسرهم والسلم الاسر وجزم الخطابي بفتح اللام والسين قال والمراد به الاستسلام والاذعان كقوله تعالى والقوا اليكم السلم اي الانقياد وهو مصدر يقع على الواحد والاثنين والجمع قال ابن الاثير هذا هو الاشبه بالقصة فانهم لم يوخذوا صلحا وانما اخذوا قهرا واسلموا انفسهم عجزا قال وللقول الآخر وجه وهو انه لما لم يجر منهم قتال بل عجزوا عن دفعهم والنجاة منهم فرضوا بالاسر فكانهم قد صولحوا على ذلك **باب** غزوة النساء مع الرجال (**قوله** ان ام سليم اتخذت يوم حنين خنجرا) هكذا هو في النسخ المعتمدة يوم حنين بضم الحاء المهملة وبالنونين وفي بعضها يوم خيبر بفتح الخاء المعجمة والاول هو الصواب والخنجر بكسر الخاء وفتحها ولم يذكر القاضي في الشرح الا الفتح وذكر هما معا في المشارق ورجح الفتح ولم يذكر الجوهري غير الكسر فهما لغتان وهي سكين كبيرة ذات حدين وفي هذا الغزو بالنساء وهو مجمع عليه (**قولها** بقرت بطنه) اي شققته (**قولها** اقتل من بعدنا من الطلقاء) هو بضم الطاء وفتح اللام وهم الذين اسلموا من اهل مكة يوم الفتح سموا بذلك لان النبي صلى الله عليه وسلم من عليهم واطلقهم وكان في اسلامهم ضعف فاعتقدت ام سليم انهم منافقون وانهم استحقوا القتل بانهزامهم وغيره (**قولها** من بعدنا) اي من سوانا (**قوله** كان النبي صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء فيسقين الماء ويداوين الجرحى) فيه خروج النساء في الغزو والانتفاع بهن في السقي والمداواة ونحوهما وهذه المداواة لمحارمهن وازواجهن وما كان منها لغيرهم لا يكون فيه مس بشرة الا في موضع الحاجة (**قوله** ابو معمر المنقري) هو بكسر الميم واسكان النون وفتح القاف منسوب الى منقر بن عبيد بن مقاعس بن عمرو ابن كعب بن سعد بن زيد مناة بن تميم بن مرة بن ادبن طلخة بن الياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان (**قوله** مجوب عليه بحجفة) اي مترس عنه ليقيه سلاح الكفار (**قوله** كان ابو طلحة رامیا شديد النزع) اي شديد الرمي (**قوله** الجعبة) بفتح الجيم (**قوله** اري خدم سوقهما) هي بفتح الخاء المعجمة والدال المهملة الواحدة خدمة وهي الخلخال واما السوق فجمع ساق وهذه الرؤية للخدم لم يكن فيها نهي لان هذا كان يوم احد قبل امر النساء بالحجاب وتحريم النظر اليهن ولانه لم يذكر هنا انه تعمد النظر الى نفس الساق فهو محمول على انه حصل تلك النظرة فجاءة بغير قصد ولم يستدمها (**قوله** تنقلان القرب دون نحرك) هذا من مناقب ابي طلحة الفاخرة (**قوله** على متونهما) اي على ظهورهما وفي هذا الحديث اختلاط النساء في الغزو وبرجالهن في حال القتال لسقي الماء ونحوه

باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم والنهي عن قتل صبيان اهل الحرب (**قوله** فقال ابن عباس لولا ان اكتم علما ما كتبت اليه) يعني الى نجدة الحروري من الخوارج معناه ان ابن عباس يكره نجدة لبدعته وهي كونه من الخوارج الذين يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية ولكن لما سأله عن العلم لم يمكنه كتمه فاضطر الى جوابه وقال لولا ان اكتم علما ما كتبت اليه اي لولا اني اذا تركت الكتابة اصير كاتما للعلم مستحقا لوعيد كاتميه لما كتبت اليه (**قوله** كان يغزو بالنساء فيداوين الجرحى ويحذين من الغنيمة واما بسهم فلم يضرب لهن) فيه حضور النساء الغزو ومداواتهن الجرحى كما سبق في الباب قبله (**قوله** يحذين) هو بضم الياء واسكان الحاء المهملة وفتح الذال المعجمة اي يعطين وتلك العطية تسمى الرضخ وفي هذا ان المرأة تستحق الرضخ ولا تستحق السهم وبهذا قال ابو حنيفة والثوري والليث والشافعي وجماهير العلماء

وان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن یقتل الصبیان فلا تقتل الصبیان وکتبت تسألنی متی ینقضی یتم الیتیم فلعمری ان الرجل لتنبت لحیته وانه لضعیف الاخذ لنفسه
ضعیف العطاء منها فاذا اخذ لنفسه من صالح ما یاخذ الناس فقد ذهب عنه الیتم وکتبت تسألنی عن الخمس لمن هو وانا نقول هو لنا فابی علینا قومنا ذاک **حدثنا**
ابوبکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم کلاهما عن حاتم بن اسماعیل عن جعفر عن ابیه عن یزید بن هرمز ان نجدة کتب الی ابن عباس یسأله عن خلال بمثل
حدیث سلیمان بن بلال غیر ان فی حدیث حاتم وان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن یقتل الصبیان فلا تقتل الصبیان الا ان تکون تعلم ما علم الخضر من الصبی الذی قتل
وزاد اسحق فی حدیثه عن حاتم وتمیز المؤمن فتقتل الکافر وتدع المؤمن **وحدثنا** ابن ابی عمر قال نا سفیان عن اسمعیل بن امیة عن سعید المقبری عن یزید بن هرمز قال
کتب نجدة بن عامر الحروری الی ابن عباس یسأله عن العبد والمرأة یحضران المغنم هل یقسم لهما وعن قتل الولدان وعن الیتیم متی ینقطع عنه الیتم وعن ذوی القربی
من هم فقال لیزید اکتب الیه فلولا ان یقع فی احموقة ما کتبت الیه اکتب انک کتبت تسألنی عن المرأة والعبد یحضران المغنم هل یقسم لهما شیء وانه لیس لهما شیء الا ان
یحذیا وکتبت تسألنی عن قتل الولدان وان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یقتلهم وانت فلا تقتلهم الا ان تعلم منهم ما علم صاحب موسی من الغلام الذی قتله وکتبت تسألنی
عن الیتیم متی ینقطع عنه اسم الیتم وانه لا ینقطع عنه اسم الیتم حتی یبلغ ویونس منه رشد وکتبت تسألنی عن ذوی القربی من هم وانا زعمنا انا هم
فابی ذلک علینا قومنا **وحدثنا** عبد الرحمن بن بشر العبدی قال نا سفیان قال نا اسمعیل بن امیة عن سعید بن ابی سعید عن یزید بن هرمز قال کتب
نجدة الی ابن عباس وساق الحدیث بمثله قال ابو اسحق حدثنی عبد الرحمن بن بشر قال نا سفیان بهذا الحدیث بطوله **حدثنا** اسحق بن ابراهیم قال انا
وهب بن جریر بن حازم قال حدثنی ابی قال سمعت قیسا یحدث عن یزید بن هرمز ح قال وحدثنی محمد بن حاتم واللفظ له قال نا بهز قال نا جریر بن حازم
قال حدثنی قیس بن سعد عن یزید بن هرمز قال کتب نجدة بن عامر الی ابن عباس قال فشهدت ابن عباس حین قرأ کتابه وحین کتب جوابه وقال ابن عباس
والله لولا ان اردّه عن نتن یقع فیه ما کتبت الیه ولا نعمة عین قال فکتب الیه انک سألت عن سهم ذی القربی الذی ذکر الله من هم وانا کنا نری ان قرابة رسول الله صلی الله
علیه وسلم هم نحن فابی ذلک علینا قومنا وسألت عن الیتیم متی ینقضی یتمه وانه اذا بلغ النکاح وأونس منه رشد ودفع الیه ماله فقد انقضی یتمه وسألت هل کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقتل من صبیان المشرکین احدا فان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن یقتل منهم احدا وانت فلا تقتل منهم احدا الا ان تکون تعلم منهم
ما علم الخضر من الغلام حین قتله وسألت عن المرأة والعبد هل کان لهما سهم معلوم اذا حضروا البأس وانهم لم یکن لهم سهم معلوم الا ان یحذیا من غنائم القوم
وحدثنی ابوکریب قال نا ابو اسامة قال نا زائدة قال نا سلیمان الاعمش عن المختار بن صیفی عن یزید بن هرمز قال کتب نجدة الی ابن عباس فذکر بعض الحدیث
ولم یسق القصة کاتمام من ذکر نا حدیثهم **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبد الرحیم بن سلیمان عن هشام عن حفصة بنت سیرین عن ام عطیة الانصاریة
قالت غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم سبع غزوات اخلفهم فی رحالهم فاصنع لهم الطعام واداوی الجرحی واقوم علی المرضی **وحدثنا** عمرو بن الناقد
قال نا یزید بن هارون قال نا هشام بن حسان بهذا الاسناد

وقال الاوزاعی تستحق السهم ان کانت تقاتل او تداوی الجرحی وقال مالک لا رضخ لها وهذان المذهبان مردودان بهذا الحدیث الصحیح الصریح (**قوله** بعد هذا وسألت عن المرأة والعبد هل کان
لهم سهم معلوم اذا حضروا البأس وانهم لم یکن لهم سهم معلوم الا ان یحذیا من غنائم القوم فیه ان العبد یرضخ له ولا یسهم له وبهذا قال الشافعی وابو حنیفة وجماهیر العلماء وقال مالک لا رضخ له کما
قال فی المرأة وقال الحسن وابن سیرین والنخعی والحکم ان قاتل اسهم له (**قوله** وان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن یقتل الصبیان فلا تقتل الصبیان) فیه النهی عن قتل صبیان اهل الحرب
وهو حرام اذا لم یقاتلوا وکذلک النساء فان قاتلوا جاز قتلهم (**قوله** کتبت تسألنی متی ینقضی یتم الیتیم فلعمری ان الرجل لتنبت لحیته وانه لضعیف الاخذ لنفسه ضعیف العطاء منها فاذا اخذ
لنفسه من صالح ما یاخذ الناس فقد ذهب عنه الیتم) معنی هذا متی ینقضی حکم الیتم ویستقل بالتصرف فی ماله واما نفس الیتیم فینقضی بالبلوغ وقد ثبت ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یتم بعد
الحلم وفی هذا دلیل للشافعی ومالک وجماهیر العلماء ان حکم الیتیم لا ینقطع بمجرد البلوغ ولا بعلو السن بل لا بد ان یظهر منه الرشد فی دینه وماله وقال ابو حنیفة اذا بلغ خمسا وعشرین سنة
زال عنه حکم الصبیان وصار رشیدا یتصرف فی ماله ویجب تسلیمه الیه وان کان غیر ضابط له واما الکبیر اذا طرأ تبذیره فمذهب مالک وجماهیر العلماء وجوب الحجر علیه وقال ابو حنیفة
لا یحجر قال ابن القصار وغیره الصحیح الاول وکانه اجماع (**قوله** وکتبت تسألنی عن الخمس لمن هو وانا نقول هو لنا فابی علینا قومنا ذاک) معناه خمس خمس الغنیمة الذی جعله الله
لذوی القربی وقد اختلف العلماء فیه فقال الشافعی مثل قول ابن عباس وهو ان خمس الخمس من الفیء والغنیمة یکون لذوی القربی وهم عند الشافعی والاکثرین بنو هاشم
وبنو المطلب (**قوله** فابی علینا قومنا ذلک) ای رأوا انه لا یتعین صرفه الینا بل یصرفونه فی المصالح واراد بقومه ولاة الامر من بنی امیة وقد صرح فی سنن ابی داود فی روایة له بان
سؤال نجدة لابن عباس عن هذه المسائل کان فی فتنة ابن الزبیر وکانت فتنة ابن الزبیر بعد بضع وستین من الهجرة وقد قال الشافعی رحمه الله ویجوز ان ابن عباس
اراد بقوله ابی ذلک علینا قومنا من بعد الصحابة وهم یزید بن معاویة والله اعلم (**قوله** فلا تقتل الصبیان الا ان تکون تعلم ما علمه الخضر من الصبی الذی قتل)
معناه ان الصبیان لا یحل قتلهم ولا یحل لک ان تتعلق بقصة الخضر وقتله صبیا فان الخضر ما قتله الا بامر الله تعالی له علی التعیین کما قال فی آخر القصة وما فعلته عن
امری فان کنت انت تعلم من صبی ذلک فاقتله ومعلوم انه لا علم له بذلک فلا یجوز له القتل (**قوله** وتمیز المؤمن فتقتل الکافر وتدع المؤمن) معناه ان یکون اذا عاش
الی البلوغ مؤمنا ومن یکون اذا عاش کافرا فمن علمت انه یبلغ کافرا فاقتله کما علم الخضر ان ذلک الصبی لو بلغ لکان کافرا واعلمه الله تعالی ذلک ومعلوم انک انت لا تعلم ذلک فلا تقتل
صبیا (**قوله** لولا ان یقع فی احموقة ما کتبت الیه) هی بضم الهمزة والمیم یعنی فعلا من افعال الحمقی ویری رأیا کرأیهم ومثله قوله فی الروایة الاخری والله لولا ان اردّه عن نتن یقع
فیه ما کتبت الیه یعنی بالنتن الفعل القبیح وکل مستقبح یقال له النتن والخبیث والرجس والقذر والقاذورة (**قوله** لا ینقطع عنه اسم الیتم حتی یبلغ ویونس منه رشد) یعنی لا ینقطع عنه
حکم الیتم کما سبق واراد بالاسم الحکم (**قوله** ولا نعمة عین) هو بضم النون وفتحها ای مسرة عین ومعناه لا تسر عینه یقال نعمة عین ونعمة عین ونعامة عین ونعمی عین نعما ونعیم عین
ونعام عین بمعنی وانعم الله عینک ای اقرها فلا یعرض لک نکد فی شیء من الامور (**قوله** اذا حضروا البأس) هو بالباء الموحدة وهو الشدة والمراد هنا الحرب

حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی اسحٰق ان عبد الله بن یزید خرج لیستسقی بالناس فصلی رکعتین ثم استسقی قال فلقیت یومئذ زید بن ارقم قال لیس بینی وبینه غیر رجل او بینی وبینه رجل قال فقلت له کم غزا رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تسع عشرة فقلت کم غزوت انت معه قال سبع عشرة غزوة قال فقلت فما اول غزوة غزاها قال ذات العسیر او العشیر وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا یحیی بن آدم قال نا وهیب عن ابی اسحٰق عن زید بن ارقم سمعه منه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم غزا تسع عشرة غزوة وحج بعد ما هاجر حجة لم یحج غیرها حجة الوداع حدثنا زهیر بن حرب قال نا روح بن عبادة قال نا زکریاء قال نا ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم تسع عشرة غزوة قال جابر لم اشهد بدرا ولا احدا منعنی ابی فلما قتل عبد الله یوم احد لم اتخلف عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة قط وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا زید بن حباب ح قال وحدثنا سعید بن محمد الجرمی قال نا ابو تمیلة قالا جمیعا نا حسین بن واقد عن عبد الله بن بریدة عن ابیه قال غزا رسول الله صلی الله علیه وسلم تسع عشرة غزوة قاتل فی ثمان منهن ولم یقل ابوبکر منهن وقال فی حدیثه حدثنی عبد الله بن بریدة حدثنی احمد بن حنبل قال نا معتمر بن سلیمان عن کهمس عن ابن بریدة عن ابیه انه غزا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ست عشرة غزوة حدثنا محمد بن عباد قال نا حاتم یعنی ابن اسماعیل عن یزید وهو ابن ابی عبید قال سمعت سلمة یقول غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم سبع غزوات وخرجت فیما یبعث من البعوث تسع غزوات مرة علینا ابوبکر ومرة علینا اسامة بن زید و حدثنا قتیبة بن سعید قال نا حاتم بهذا الاسناد غیر انه قال فی کلتیهما سبع غزوات حدثنا ابو عامر عبد الله بن براد الاشعری ومحمد بن العلاء الهمدانی واللفظ لابی عامر قالا نا ابو اسامة عن بریدة عن ابی بردة عن ابی موسی قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزاة ونحن ستة نفر بیننا بعیر نعتقبه قال فنقبت اقدامنا فنقبت قدمای وسقطت اظفاری فکنا نلف علی ارجلنا الخرق فسمیت غزوة ذات الرقاع لما کنا نعصب علی ارجلنا من الخرق قال ابو بردة فحدث ابو موسی بهذا الحدیث ثم کره ذلک قال کانه کره ان یکون شیئا من عمله افشاه قال ابو اسامة وزادنی غیر بریدة والله یجزی به حدثنی زهیر بن حرب قال نا عبد الرحمن بن مهدی عن مالک ح قال وحدثنیه ابو الطاهر واللفظ له قال حدثنی عبد الله بن وهب عن مالک بن انس عن الفضیل بن ابی عبد الله عن عبد الله بن نیار الاسلمی عن عروة بن الزبیر عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل بدر فلما کان بحرة الوبرة ادرکه رجل قد کان یذکر منه جرأة ونجدة ففرح اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم حین راوه فلما ادرکه قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم جئت لاتبعک واصیب معک قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم تؤمن بالله ورسوله قال لا قال فارجع فلن استعین بمشرک قالت ثم مضی حتی اذا کنا بالشجرة ادرکه الرجل فقال له کما قال اول مرة فقال له النبی صلی الله علیه وسلم کما قال اول مرة قال فارجع فلن استعین بمشرک قال ثم رجع فادرکه بالبیداء فقال له کما قال اول مرة تؤمن بالله ورسوله قال نعم فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم فانطلق

باب عدد غزوات النبی صلی الله علیه وسلم ذکر فی الباب من روایة زید بن ارقم وجابر وبریدة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم غزا تسع عشرة غزوة وفی روایة بریدة قاتل فی ثمان منهن قد اختلف اهل المغازی فی عدد غزواته صلی الله علیه وسلم وسراياه فذکر ابن سعد وغیره عددهن مفصلات علی ترتیبهن فبلغت سبعا وعشرین غزاة وستا وخمسین سریة قالوا قاتل فی تسع من غزواته وهی بدر واحد والمریسیع والخندق وقریظة وخیبر والفتح وحنین والطائف هکذا عدوا الفتح فیها وهذا علی قول من یقول فتحت مکة عنوة وقد قدمنا بیان الخلاف فیها ولعل بریدة اراد بقوله قاتل فی ثمان اسقاط غزاة الفتح ویکون مذهبها فتحت صلحا کما قاله الشافعی وموافقوه (قوله قلت فما اول غزاة غزاها قال ذات العسیر او العشیر) هکذا فی جمیع نسخ صحیح مسلم العسیر والعشیر العین مضمومة والاول بالسین المهملة والثانی بالمعجمة وقال القاضی فی المشارق هی ذات العشیرة بضم العین وفتح الشین المعجمة قال وجاء فی کتاب المغازی یعنی من صحیح البخاری عسیر بفتح العین وکسر السین المهملة بحذف الهاء قال والمعروف فیها العشیرة مصغرة بالشین المعجمة والهاء قال وکذا ذکرها ابو اسحٰق هی من ارض مذحج (قوله وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ثنا یحیی بن آدم ثنا وهیب عن ابی اسحٰق عن زید بن ارقم) هکذا هو فی اکثر نسخ بلادنا وهیب عن ابی اسحٰق وفی بعضها زهیر عن ابی اسحٰق ونقل القاضی ایضا الاختلاف فیه قال وقال عبد الغنی الصواب زهیر واما وهیب فخطأ قال لان وهیبا لم یلق ابا اسحٰق وذکر خلف فی الاطراف فقال زهیر ولم یذکر وهیبا (قوله عن جابر لم اشهد بدرا ولا احدا) قال القاضی کذا فی روایة مسلم ان جابرا لم یشهدهما وقد ذکر ابو عبید انه شهد بدرا قال ابن عبد البر الصحیح انه لم یشهدهما وقد ذکر ابن الکلبی انه شهد احدا (قوله عن جابر قال غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم تسع عشرة غزوة ولم اشهد احدا ولا بدرا) هذا صریح منه بان غزوات رسول الله صلی الله علیه وسلم لم تکن منحصرة فی تسع عشرة بل زائدة وانما مراد زید بن ارقم وبریدة بقولهما تسع عشرة ان منها تسع عشرة کما صرح به جابر فقد اخبر جابر بانها احدی وعشرون کما تری وقد قدمنا انها سبع وعشرون واما قوله فی الروایة الاخری عن بریدة ست عشرة غزوة فلیس فیه نفی الزیادة **باب** غزوة ذات الرقاع (قوله ونحن ستة نفر بیننا بعیر نعتقبه) ای یرکب کل واحد منا نوبة فیه جواز مثل هذا اذا لم یضر المرکوب (قوله فنقبت اقدامنا) هو بفتح النون وکسر القاف ای قرحت من الحفاء (قوله فسمیت ذات الرقاع لذلک) هذا هو الصحیح فی سبب تسمیتها وقیل سمیت بذلک بجبل هناک فیه بیاض وسواد وحمرة وقیل سمیت بذلک باسم شجرة هناک وقیل لانه کان فی الویتهم رقاع ویحتمل انها سمیت بالمجموع (قوله وکره ان یکون شیئا من عمله افشاه) فیه استحباب اخفاء الاعمال الصالحة وما یکابده العبد من المشاق فی طاعة الله تعالی ولا یظهر شیئا من ذلک الا لمصلحة مثل بیان حکم ذلک الشیء او التنبیه علی الاقتداء به فیه او نحو ذلک وعلی هذا یحمل ما وجد للسلف من الاخبار بذلک **باب** کراهة الاستعانة فی الغزو بکافر الا لحاجة او کونه حسن الرأی فی المسلمین (قوله عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج قبل بدر فلما کان بحرة الوبرة) هکذا ضبطناه بفتح الباء وکذا نقله القاضی عن جمیع رواة مسلم قال وضبطه بعضهم باسکانها وهو موضع علی نحو من اربعة اميال من المدینة (قوله صلی الله علیه وسلم فارجع فلن استعین بمشرک) وقد جاء فی الحدیث الآخر ان النبی صلی الله علیه وسلم استعان بصفوان بن امیة قبل اسلامه فاخذ طائفة من العلماء بالحدیث الاول علی اطلاقه وقال الشافعی وآخرون ان کان الکافر حسن الرأی فی المسلمین ودعت الحاجة الی الاستعانة به استعین به والا فیکره وحمل الحدیثین علی هذین الحالین واذا حضر الکافر بالاذن رضخ له ولا یسهم له هذا مذهب مالک والشافعی وابی حنیفة والجمهور وقال الزهری والاوزاعی یسهم له والله اعلم (قوله عن عائشة قالت ثم مضی حتی اذا کنا بالشجرة ادرکه الرجل هکذا هو فی النسخ حتی اذا کنا فیحتمل ان عائشة کانت مع المودعین فرأت ذلک ویحتمل انها ارادت بقولها کنا کان المسلمون والله اعلم

حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب وقتيبة بن سعيد قالا نا المغيرة يعنيان الحزامي ح قال وثنا زهير بن حرب وعمرو الناقد قالا نا سفيان بن عيينة كلاهما عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حديث زهير يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم وقال عمرو رواية الناس تبع لقريش في هذا الشان مسلمهم لمسلمهم وكافرهم لكافرهم وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس تبع لقريش في هذا الشان مسلمهم تبع لمسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم وحدثني يحيى بن حبيب بن الحارث قال نا روح قال نا ابن جريج قال حدثني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم الناس تبع لقريش في الخير والشر وحدثنا احمد بن عبد الله بن يونس قال نا عاصم بن محمد عن ابيه قال قال عبد الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال هذا الامر في قريش ما بقي من الناس اثنان حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا جرير عن حصين عن جابر بن سمرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ح قال وحدثنا رفاعة بن الهيثم الواسطي واللفظ له قال نا خالد يعني ابن عبد الله الطحان عن حصين عن جابر بن سمرة قال دخلت مع ابي على النبي صلى الله عليه وسلم فسمعته يقول ان هذا الامر لا ينقضي حتى يمضي فيهم اثنا عشر خليفة قال ثم تكلم بكلام خفي علي قال فقلت لابي ما قال قال كلهم من قريش حدثنا ابن ابي عمر قال نا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن جابر بن سمرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال امر الناس ماضيا ما وليهم اثنا عشر رجلا ثم تكلم النبي صلى الله عليه وسلم بكلمة خفيت علي فسألت ابي ماذا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كلهم من قريش وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ابو عوانة عن سماك عن جابر بن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث ولم يذكر لا يزال امر الناس ماضيا حدثنا هداب بن خالد الازدي قال نا حماد بن سلمة عن سماك ابن حرب قال سمعت جابر بن سمرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال الاسلام عزيزا الى اثني عشر خليفة ثم قال كلمة لم افهمها فقلت لابي ما قال فقال كلهم من قريش حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا ابو معاوية عن داود عن الشعبي عن جابر بن سمرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يزال هذا الامر عزيزا الى اثني عشر خليفة قال ثم تكلم بشيء لم افهمه فقلت لابي ما قال فقال كلهم من قريش حدثنا نصر بن علي الجهضمي قال نا يزيد بن زريع قال نا ابن عون ح قال وحدثنا احمد بن عثمان النوفلي واللفظ له قال نا ازهر قال نا ابن عون عن الشعبي عن جابر بن سمرة قال انطلقت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعي ابي فسمعته يقول لا يزال هذا الدين عزيزا منيعا الى اثني عشر خليفة فقال كلمة صمتنيها الناس فقلت لابي ما قال قال كلهم من قريش حدثنا قتيبة بن سعيد وابو بكر بن ابي شيبة قالا نا حاتم وهو ابن اسمعيل عن المهاجر بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابي وقاص قال كتبت الى جابر بن سمرة مع غلامي نافع ان اخبرني بشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فكتب الي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم جمعة عشية رجم الاسلمي فقال لا يزال الدين قائما حتى تقوم الساعة او يكون عليكم اثنا عشر خليفة كلهم من قريش وسمعته يقول عصبة من المسلمين

كتاب الامارة باب الناس تبع لقريش والخلافة في قريش

(قوله صلى الله عليه وسلم الناس تبع لقريش في هذا الشان مسلمهم لمسلمهم وكافرهم لكافرهم) وفي رواية الناس تبع لقريش في الخير والشر وفي رواية لا يزال هذا الامر في قريش ما بقي من الناس اثنان وفي رواية البخاري ما بقي منهم اثنان هذه الاحاديث واشباهها دليل ظاهر ان الخلافة مختصة بقريش لا يجوز عقدها لاحد من غيرهم وعلى هذا انعقد الاجماع في زمن الصحابة وكذلك بعدهم ومن خالف فيه من اهل البدع او اعرض بخلاف من غيرهم فهو محجوج باجماع الصحابة والتابعين فمن بعدهم بالاحاديث الصحيحة قال القاضي اشتراط كونه قرشيا هو مذهب العلماء كافة قال وقد احتج به ابو بكر وعمر على الانصار يوم السقيفة فلم ينكره احد قال القاضي وقد عدها العلماء في مسائل الاجماع ولم ينقل عن احد من السلف فيها قول ولا فعل يخالف ما ذكرنا وكذلك من بعدهم في جميع الاعصار قال ولا اعتداد بقول النظام ومن وافقه من الخوارج واهل البدع انه يجوز كونه من غير قريش ولا بالنجارية ضرار بن عمرو وفي قوله ان غير القرشي من النبط وغيرهم يقدم على القرشي لهوان خلعه ان عرض منه امر وهذا الذي قاله من باطل القول وزخرفه مع ما هو عليه من مخالفة اجماع المسلمين والله اعلم واما قوله صلى الله عليه وسلم الناس تبع لقريش في الخير والشر فمعناه في الاسلام والجاهلية كما هو مصرح به في الرواية الاولى لانهم كانوا في الجاهلية رؤساء العرب واصحاب حرم الله واهل حج بيت الله وكانت العرب تنتظر اسلامهم فلما اسلموا وفتحت مكة تبعهم الناس وجاءت وفود العرب من كل جهة ودخل الناس في دين الله افواجا وكذلك في الاسلام هم اصحاب الخلافة والناس تبع لهم وبين صلى الله عليه وسلم ان هذا الحكم مستمر الى آخر الدنيا ما بقي من الناس اثنان وقد ظهر ما قاله صلى الله عليه وسلم فمن زمنه صلى الله عليه وسلم الى الآن الخلافة في قريش من غير مزاحمة لهم فيها وتبقى كذلك ما بقي اثنان كما قاله صلى الله عليه وسلم قال القاضي عياض استدل اصحاب الشافعي بهذا الحديث على فضيلة الشافعي قال ولا دلالة فيه لهم لان المراد تقديم قريش في الخلافة فقط قلت هو حجة في مزية قريش على غيرهم والشافعي قرشي (قوله صلى الله عليه وسلم ان هذا الامر لا ينقضي حتى يمضي فيهم اثنا عشر خليفة كلهم من قريش وفي رواية لا يزال امر الناس ماضيا ما وليهم اثنا عشر خليفة كلهم من قريش وفي رواية لا يزال الاسلام عزيزا الى اثني عشر خليفة كلهم من قريش قال القاضي قد توجه هنا سؤالان احدهما انه قد جاء في الحديث الآخر الخلافة بعدي ثلثون سنة ثم تكون ملكا وهذا مخالف لحديث اثني عشر خليفة فانه لم يكن في ثلاثين سنة الا الخلفاء الراشدون الاربعة والاشهر التي بويع فيها الحسن بن علي قال والجواب عن هذا ان المراد في حديث الخلافة ثلثون سنة خلافة النبوة وقد جاء مفسرا في بعض الروايات خلافة النبوة بعدي ثلثون سنة ثم تكون ملكا ولم يشترط هذا في الاثني عشر السؤال الثاني انه قد ولي اكثر من هذا العدد قال وهذا اعتراض باطل لانه صلى الله عليه وسلم لم يقل لا يلي الا اثنا عشر خليفة وانما قال يلي قد ولي هذا العدد ولا يضر كونه وجد بعدهم غيرهم هذا ان جعل المراد باللفظ كل والي ويحتمل ان يكون المراد مستحقي الخلافة العادلين وقد مضى منهم من علم ولا بد من تمام هذا العدد قبل قيام الساعة قال وقيل ان معناه انهم يكونون في عصر واحد يتبع كل واحد منهم طائفة قال القاضي ولا يبعد ان يكون هذا قد وجد اذا تتبعت التواريخ فقد كان بالاندلس وحدها منهم في عصر واحد بعد اربعمائة وثلثين سنة ثلاثة كلهم يدعيها ويلقب بها وكان حينئذ في مصر آخر وكان خليفة الجماعة العباسية ببغداد سوى من كان يدعي ذلك في ذلك الوقت في اقطار الارض قال ويعضد هذا التاويل قوله في كتاب مسلم بعد هذا ستكون خلفاء فيكثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببيعة الاول فالاول قال ويحتمل ان المراد من يعز الاسلام في زمنه ويجتمع المسلمون عليه كما جاء في سنن ابي داود كلهم تجتمع عليه الامة وهذا قد وجد قبل اضطراب امر بني امية واختلافهم في زمن يزيد بن الوليد وخرج اليهم بنو العباس ويحتمل وجها آخر والله اعلم بمراد نبيه صلى الله عليه وسلم (قوله فقال كلمة صمتنيها الناس) هو بفتح الصاد وتشديد الميم المفتوحة اي اصمتوني عنها فلم اسمعها لكثرة الكلام ووقع في بعض النسخ صمتنيها الناس اي سكتوني عن السؤال عنها (قوله صلى الله عليه وسلم عصبة من المسلمين

يفتحون البيت الابيض بيت كسرى اوال كسرى وسمعته يقول ان بين يدى الساعة كذابين فاحذروهم وسمعته يقول اذا اعطى الله تعالى احدكم خيرا فليبدأ بنفسه واهل بيته وسمعته يقول انا الفرط على الحوض **حدثنا** محمد بن رافع قال نا ابن ابى فديك قال نا ابن ابى ذئب عن مهاجر بن مسمار عن عامر بن سعد انه ارسل الى ابن سمرة العدوى حدثنا ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فذكر نحو حديث حاتم **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة عن هشام بن عروة عن ابيه عن ابن عمر قال حضرت ابى حين اصيب فاثنوا عليه وقالوا جزاك الله خيرا فقال راغب وراهب فقالوا استخلف فقال اتحمل امركم حيا وميتا لوددت ان حظى منها الكفاف لا على ولا لى فان استخلف فقد استخلف من هو خير منى يعنى ابا بكر وان اتركوكم فقد تركوكم من هو خير منى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الله فعرفت انه حين ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم غير مستخلف **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم وابن ابى عمر ومحمد بن رافع وعبد بن حميد والفاظهم متقاربة قال اسحاق وعبد نا وقال الآخران نا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهرى قال اخبرنى سالم عن ابن عمر قال دخلت على حفصة فقالت اعلمت ان اباك غير مستخلف قال قلت ما كان ليفعل قالت انه فاعل قال فحلفت انى اكلمه فى ذلك فسكت حتى غدوت ولم اكلمه قال فكنت كانما احمل بيمينى جبلا حتى رجعت فدخلت عليه فسألنى عن حال الناس وانا اخبره قال ثم قلت له انى سمعت الناس يقولون مقالة فآليت ان اقولها لك زعموا انك غير مستخلف وانه لو كان لك راعى ابل او راعى غنم ثم جاءك وتركها رأيت ان قد ضيع فرعاية الناس اشد قال فوافقه قولى فوضع راسه ساعة ثم رفعه الى فقال ان الله عز وجل يحفظ دينه وانى لان لا استخلف فان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يستخلف وان استخلف فان ابا بكر قد استخلف قال فوالله ما هو الا ان ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر فعلمت انه لم يكن ليعدل برسول الله صلى الله عليه وسلم احدا وانه غير مستخلف **وحدثنا** شيبان بن فروخ قال نا جرير بن حازم قال نا الحسن قال نا عبد الرحمن بن سمرة قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الرحمن لا تسأل الامارة فانك ان اعطيتها عن مسألة وكلت اليها وان اعطيتها عن غير مسألة اعنت عليها **وحدثناه** يحيى بن يحيى قال نا خالد بن عبد الله عن يونس ح قال وحدثنى على بن حجر السعدى قال نا هشيم عن يونس ومنصور وحميد ح قال وحدثنى ابو كامل الجحدرى قال نا حماد بن زيد عن سماك بن عطية ويونس بن عبيد وهشام بن حسان كلهم عن الحسن عن عبد الرحمن بن سمرة عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثل حديث جرير **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة ومحمد بن العلاء قالا نا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله عن ابى بردة عن ابى موسى قال دخلت على النبى صلى الله عليه وسلم انا ورجلان من بنى عمى فقال احد الرجلين يا رسول الله امرنا على بعض ما ولاك الله عز وجل وقال الآخر مثل ذلك فقال انا والله لا نولى على هذا العمل احدا سأله ولا احدا حرص عليه **حدثنا** عبيد الله بن سعيد ومحمد بن حاتم واللفظ لابن حاتم قالا نا يحيى بن سعيد القطان قال نا قرة بن خالد قال نا حميد بن هلال قال حدثنى ابو بردة قال قال ابو موسى اقبلت الى النبى صلى الله عليه وسلم ومعى رجلان من الاشعريين احدهما عن يمينى والآخر عن يسارى فكلاهما سأل العمل والنبى صلى الله عليه وسلم يستاك فقال ما تقول يا ابا موسى او يا عبد الله بن قيس قال فقلت والذى بعثك بالحق ما اطلعانى على ما فى انفسهما وما شعرت انهما يطلبان العمل قال وكانى انظر الى سواكه تحت شفته وقد قلصت فقال لن او لا نستعمل على عملنا من اراده ولكن اذهب انت يا ابا موسى او يا عبد الله بن قيس

يفتحون البيت الابيض بيت كسرى) هذا من المعجزات الظاهرة لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقد فتحوه بحمد الله فى زمن عمر بن الخطاب رضى الله عنه والعصبية تصغير عصبة وهى الجماعة وكسرى بكسر الكاف وفتحها (**قوله** صلى الله عليه وسلم اذا اعطى الله احدكم خيرا فليبدأ بنفسه) هو مثل حديث ابدأ بنفسك ثم بمن تعول (**قوله** صلى الله عليه وسلم انا الفرط على الحوض) الفرط بفتح الراء ومعناه السابق اليه المنتظر لسقيكم منه والفرط والفارط هو الذى يتقدم القوم الى الماء ليهيئ لهم ما يحتاجون اليه (**قوله** عن عامر بن سعد انه ارسل الى سمرة العدوى) كذا هو فى جميع النسخ العدوى قال القاضى هذا تصحيف فليس هو بعدوى انما هو عامرى من بنى عامر بن صعصعة فتصحف بالعدوى والله اعلم **باب** الاستخلاف وتركه (**قوله** راغب وراهب) اى راج وخائف ومعناه الناس صنفان احدهما يرجو والثانى يخاف اى راغب فى حصول شئ مما عندى او راهب منى وقيل اراد انى راغب فيما عند الله تعالى وراهب من عذابه فلا اعول على ما انتم به على وقيل المراد الخلافة اى الناس فيها ضربان راغب فيها فلا احب تقديمه لرغبته وكاره لها فاخشى عجزه عنها (**قوله** ان استخلف فقد استخلف من هو خير منى الى آخره) حاصله ان المسلمين اجمعوا على ان الخليفة اذا حضرته مقدمات الموت وقبل ذلك يجوز له الاستخلاف ويجوز له تركه فان تركه فقد اقتدى بالنبى صلى الله عليه وسلم فى هذا والا فقد اقتدى بابى بكر واجمعوا على انعقاد الخلافة بالاستخلاف وعلى انعقادها بعقد اهل الحل والعقد للانسان اذا لم يستخلف الخليفة واجمعوا على جواز جعل الخليفة الامر شورى بين جماعة كما فعل عمر بالستة واجمعوا على انه يجب على المسلمين نصب خليفة ووجوبه بالشرع لا بالعقل واما ما حكى عن الاصم انه قال لا يجب وعن غيره انه يجب بالعقل لا بالشرع فباطلان اما الاصم فمحجوج باجماع من قبله ولا حجة له فى بقاء الصحابة بلا خليفة فى مدة التشاور ويوم السقيفة وايام الشورى بعد وفاة عمر رضى الله عنه لانه لم يكونوا تاركين لنصب الخليفة بل كانوا ساعين فى النظر فى امر من يعقد له واما القائل الآخر فمفسد قوله ظاهر لان العقل لا يوجب شيئا ولا يحسنه ولا يقبحه وانما يقع ذلك بحسب العادة لا بذاته وفى هذا الحديث دليل ان النبى صلى الله عليه وسلم لم ينص على خليفة وهو اجماع اهل السنة وغيرهم قال القاضى وخالف فى ذلك بكر بن اخت عبد الواحد فزعم انه نص على ابى بكر وقال ابن الراوندى نص على العباس وقالت الشيعة والرافضة على على وهذه دعاوى باطلة وجسارة على الافتراء ووقاحة فى مكابرة الحس وذلك لان الصحابة رضى الله عنهم اجمعوا على اختيار ابى بكر وعلى تنفيذ عهده الى عمر وعلى تنفيذ عهد عمر بالشورى ولم يخالف فى شئ من هذا احد ولم يدع على ولا العباس ولا ابو بكر وصية فى وقت من الاوقات وقد اتفق على والعباس على جميع هذا من غير ضرورة مانعة من ذكر وصية لو كانت فمن زعم انه كان لاحد منهم وصية فقد نسب الامة الى اجتماعها على الخطأ واستمرارها عليه وكيف يحل لاحد من اهل القبلة ان ينسب الصحابة الى المواطاة على الباطل فى كل هذه الاحوال ولو كان شئ لنقل فانه من الامور المهمة (**قوله** آليت ان اقولها) اى حلفت **باب** النهى عن طلب الامارة والحرص عليها (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا تسأل الامارة فانك ان اعطيتها عن مسألة اكلت اليها) هكذا هو فى كثير من النسخ او اكثرها اكلت بالهمزة وفى بعضها وكلت قال القاضى هو فى اكثرها بالهمز قال والصواب بالواو اى اسلمت اليها ولم يكن معك اعانة بخلاف ما اذا حصلت بغير مسألة (**قوله** صلى الله عليه وسلم انا والله لا نولى على هذا العمل احدا سأله ولا احدا حرص عليه) يقال حرص بفتح الراء وكسرها والفتح افصح وبه جاء القرآن قال الله تعالى وما اكثر الناس ولو حرصت بمؤمنين قال العلماء والحكمة فى انه لا يولى من سأل الولاية انه يوكل اليها ولا يكون معه اعانة كما صرح به فى حديث عبد الرحمن بن سمرة السابق واذا لم يكن معه اعانة لم يكن كفوا ولا يولى غير الكفو لان فيه تهمة للطالب والحريص والله اعلم

فبعثه علی الیمن ثم اتبعه معاذ بن جبل فلما قدم علیه قال نزل والقی له وسادة واذا رجل عنده موثق قال ما هذا قال هذا کان یهودیا فاسلم ثم راجع دینه دین
السوء فتهود قال لا اجلس حتی یقتل قضاء الله ورسوله صلی الله علیه وسلم فقال اجلس نعم قال لا اجلس حتی یقتل قضاء الله ورسوله صلی الله علیه وسلم ثلث مرات فامر به
فقتل ثم تذاکرا القیام من اللیل فقال احدهما معاذ اما انا فانام واقوم وارجو فی نومتی ما ارجو فی قومتی **حدثنا** عبد الملک بن شعیب بن اللیث قال حدثنی
ابی شعیب بن اللیث قال حدثنی اللیث بن سعد قال حدثنی یزید بن ابی حبیب عن بکر بن عمرو عن الحارث بن یزید الحضرمی عن ابن حجیرة الاکبر عن ابی ذر قال قلت
یا رسول الله الا تستعملنی قال فضرب بیده علی منکبی ثم قال یا اباذر انک ضعیف وانها امانة وانها یوم القیمة خزی وندامة الا من اخذها بحقها وادی الذی علیه
فیها **حدثنا** زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم کلاهما عن المقری قال زهیر نا عبد الله بن یزید قال نا سعید بن ابی ایوب عن عبید الله بن ابی جعفر القرشی عن
سالم بن ابی سالم الجیشانی عن ابیه عن ابی ذر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا اباذر انی اراک ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین و
لا تولین مال یتیم **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب وابن نمیر قالوا نا سفیان بن عیینة عن عمرو یعنی ابن دینار عن عمرو بن اوس عن عبد الله
ابن عمرو قال ابن نمیر وابو بکر یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم وفی حدیث زهیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المقسطین عند الله علی منابر
من نور عن یمین الرحمن عز وجل وکلتا یدیه یمین الذین یعدلون فی حکمهم واهلیهم وما ولوا **حدثنی** هارون بن سعید بن الایلی قال نا ابن وهب
قال حدثنی حرملة عن عبد الرحمن بن شماسة قال اتیت عائشة اسألها عن شیء فقالت ممن انت فقلت رجل من اهل مصر فقالت کیف کان صاحبکم
لکم فی غزاتکم هذه قال ما نقمنا منه شیئا ان کان لیموت للرجل منا البعیر فیعطیه البعیر

(**قوله** والقی له وسادة) فیه اکرام الضیف بهذا ونحوه (**قوله** فی الیهودی الذی اسلم ثم ارتد فقال لا اجلس حتی یقتل فامر به فقتل) فیه وجوب قتل المرتد وقد اجمعوا علی قتله لکن اختلفوا فی استتابته هل هی واجبة
ام مستحبة وفی قدرها وفی قبول توبته وفی ان المرأة کالرجل فی ذلک ام لا فقال مالک والشافعی واحمد والجماهیر من السلف والخلف یستتاب ونقل ابن القصار المالکی اجماع الصحابة علیه وقال طاوس والحسن
والناجشون المالکی وابو یوسف واهل الظاهر لا یستتاب ولو تاب لفضة توبته عند الله تعالی ولا یسقط قتله لقوله صلی الله علیه وسلم من بدل دینه فاقتلوه وقال عطاء ان کان ولد مسلما لم یستتب وان ولد کافرا فاسلم ثم
ارتد یستتاب واختلفوا فی ان الاستتابة واجبة ام مستحبة والاصح عند الشافعی واصحابه انها واجبة وانها فی الحال وله قول انها ثلثة ایام وبه قال مالک وابو حنیفة واحمد واسحق وعن علی رضی الله عنه انه یستتاب شهرا قال الجمهور والمرأة
کالرجل فی انها تقتل اذا ارتدت ولا یجوز استرقاقها هذا مذهب الشافعی ومالک والجماهیر وقال ابو حنیفة تسجن المرأة ولا تقتل وعن الحسن وقتادة انها تسترق وروی عن علی رضی الله عنه وقال القاضی عیاض وفیه ان للامراء
الامصار اقامة الحدود فی القتل وغیره وهو مذهب مالک والشافعی وابی حنیفة والعلماء کافة وقال الکوفیون لا یقیمه الا فقهاء الامصار ولا یقیمه عامل السواد وقال واختلفوا فی القضاة اذا کانت ولایتهم مطلقة
لیست مختصة بنوع من الاحکام فقال جمهور العلماء تقیم القضاة الحدود وینظرون فی جمیع الاشیاء الا ما یختص بضبط البیضة من اعداد الجیوش وجبایة الخراج وقال ابو حنیفة لا ولایة لهم فی اقامة الحدود
(**قوله** اما انا فانام واقوم وارجو فی نومتی ما ارجو فی قومتی) معناه انی انام بنیة القوة واجمام النفس للعبادة وتنشیطها للطاعة فارجو فی ذلک الاجر کما ارجو فی قومتی ای صلوتی **باب** کراهة الامارة بغیر ضرورة
(**قوله** حدثنی اللیث بن سعد حدثنی یزید بن ابی حبیب عن بکر بن عمرو عن الحارث بن یزید الحضرمی عن ابی حجیرة الاکبر عن ابی ذر) هکذا وقع هذا الاسناد فی جمیع نسخ بلادنا یزید بن ابی حبیب عن بکر وکذا نقله
القاضی عن نسخة الجلودی التی هی طریق بلادنا قال ووقع عند ابن ماهان حدثنی یزید بن ابی حبیب وبکر بواو العطف والاول هو الصواب قاله عبد الغنی **قلت** ولم یذکر خلف الواسطی فی الاطراف غیره
واسم ابن حجیرة عبد الرحمن وهو بحاء مهملة مضمومة ثم جیم مفتوحة واسم ابی حبیب سوید وفی هذا الاسناد اربعة تابعیون یروی بعضهم عن بعض وهم یزید والثلثة بعده (**قوله** فی الاسناد الذی بعده
ثنا زهیر بن حرب واسحق بن ابراهیم کلاهما عن المقری قال زهیر ثنا عبد الله بن یزید ثنا سعید بن ابی ایوب عن عبید الله بن ابی جعفر القرشی عن سالم بن ابی سالم الجیشانی عن ابیه عن ابی ذر)
قال الدارقطنی فی کتابه اختلف فی هذا الحدیث علی عبید الله بن ابی جعفر فی هذا الاسناد فرواه سعید بن ابی ایوب عنه کما سبق ورواه ابن لهیعة عنه عن مسلم بن ابی مریم عن ابی سالم الجیشانی عن ابی ذر ولم یحکم
الدارقطنی فیه بشیء فالحدیث صحیح اسنادا ومتنا وسعید بن ابی ایوب احفظ من ابن لهیعة واما المقری المذکور فی الاسناد فهو عبد الله بن یزید المذکور عقبه واسم ابی ایوب والد سعید المذکور مقلاص الخزاعی المصری
واسم ابی سالم الجیشانی سفیان بن هانی منسوب الی جیشان بفتح الجیم قبیلة من الیمن (**قوله** صلی الله علیه وسلم یا اباذر انک ضعیف وانها امانة وانها یوم القیمة خزی وندامة الا من اخذها بحقها وادی الذی
علیه فیها وفی الروایة الاخری یا اباذر انی اراک ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم) هذا الحدیث اصل عظیم فی اجتناب الولایات لا سیما لمن کان فیه ضعف عن القیام
بوظائف تلک الولایة واما الخزی والندامة فهو فی حق من لم یکن اهلا لها او کان اهلا ولم یعدل فیها فیخزیه الله تعالی یوم القیمة ویفضحه ویندم علی ما فرط واما من کان اهلا للولایة وعدل فیها فله فضل عظیم
تظاهرت به الاحادیث الصحیحة کحدیث سبعة یظلهم الله والحدیث المذکور هنا عقب هذا ان المقسطین علی منابر من نور وغیر ذلک واجماع المسلمین منعقد علیه ومع هذا فلکثرة الخطر فیها حذره النبی صلی الله علیه
وسلم منها وکذا حذر العلماء وامتنع منها خلائق من السلف وصبروا علی الاذی حین امتنعوا **باب** فضیلة الامیر العادل وعقوبة الجائر والحث علی الرفق بالرعیة والنهی عن ادخال المشقة علیهم
(**قوله** صلی الله علیه وسلم ان المقسطین عند الله علی منابر من نور عن یمین الرحمن وکلتا یدیه یمین الذین یعدلون فی حکمهم واهلیهم وما ولوا) اما قوله ولوا بفتح الواو وضم اللام المخففة ای کانت
لهم علیه ولایة والمقسطون هم العادلون وقد فسره فی آخر الحدیث والاقساط والقسط بکسر القاف العدل یقال اقسط اقساطا فهو مقسط اذا عدل قال الله تعالی واقسطوا ان الله یحب المقسطین
ویقال قسط یقسط بفتح الیاء وکسر السین قسوطا وقسطا بفتح القاف فهو قاسط وهم قاسطون اذا جاروا قال الله تعالی واما القاسطون فکانوا لجهنم حطبا واما المنابر فجمع منبر سمی به لارتفاعه قال
القاضی یحتمل ان یکون علی منابر حقیقة علی ظاهر الحدیث ویحتمل ان یکون کنایة عن المنازل الرفیعة **قلت** الظاهر الاول ویکون متضمنا للمنازل الرفیعة فهم علی منابر حقیقة ومنازلهم
رفیعة اما (**قوله** صلی الله علیه وسلم عن یمین الرحمن فهو من احادیث الصفات وقد سبق فی اول هذا الشرح بیان اختلاف العلماء فیها وان منهم من قال نؤمن بها ولا نتکلم فی تاویله ولا نعرف
معناه لکن نعتقد ان ظاهرها غیر مراد وان لها معنی یلیق بالله تعالی وهذا مذهب جماهیر السلف وطوائف من المتکلمین والثانی انها تتاول علی ما یلیق بها وهذا قول اکثر المتکلمین وعلی هذا قال
القاضی عیاض ان المراد بکونهم عن الیمین الحالة الحسنة والمنزلة الرفیعة قال قال ابن عرفة یقال اتاه عن یمینه اذا جاء من الجهة المحمودة والعرب تنسب الفعل المحمود والاحسان الی الیمین
وضده الی الیسار قالوا والیمین ماخوذة من الیمن واما قوله صلی الله علیه وسلم وکلتا یدیه یمین فتنبیه علی انه لیس المراد بالیمین جارحة تعالی الله عن ذلک فانها مستحیلة فی حقه
سبحانه وتعالی واما (**قوله** صلی الله علیه وسلم الذین یعدلون فی حکمهم واهلیهم وما ولوا فمعناه ان هذا الفضل انما هو لمن عدل فیما تقلده من خلافة او امارة او قضاء او حسبة او نظر علی یتیم او صدقة او وقف
وفیما یلزمه من حقوق اهله وعیاله ونحو ذلک والله اعلم (**قوله** عن عبد الرحمن بن شماسة) هو بفتح الشین وضمها وسبق بیانه فی کتاب الایمان (**قوله** ما نقمنا منه شیئا) ای ما کرهنا وهو بفتح القاف وکسرها

والعبد فیعطیه العبد ویحتاج الی النفقة فیعطیه النفقة فقالت اما انه لا یمنعنی الذی فعل فی محمد بن ابی بکر اخی ان اخبرك ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول فی بیتی هذا اللهم من ولی من امر امتی شیئا فشق علیهم فاشقق علیه ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بهم فارفق به **حدثنی** محمد بن حاتم قال نا ابن مهدی
قال نا جریر بن حازم عن حرملة المصری عن عبد الرحمن بن شماسة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث ح
قال وحدثنا محمد بن رمح قال نا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته فالامیر الذی علی الناس راع
وهو مسئول عن رعیته والرجل راع علی اهل بیته وهو مسئول عنهم والمرأة راعیة علی بیت بعلها وولده وهی مسئولة عنهم والعبد راع علی مال سیده وهو
مسئول عنه الا فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال
وحدثنا ابن مثنی قال نا خالد یعنی ابن الحارث ح قال وثنا عبید الله بن سعید قال نا یحیی یعنی القطان کلهم عن عبید الله ح قال وحدثنی ابو الربیع
وابو کامل قالا نا حماد بن زید ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا اسماعیل جمیعا عن ایوب ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا ابن ابی فدیك قال
انا الضحاك یعنی ابن عثمان ح قال وثنا هرون بن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال حدثنی اسامة کل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر مثل حدیث
اللیث عن نافع قال ابو اسحاق وحدثنا الحسن بن بشر قال نا عبد الله بن نمیر عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر بهذا مثل حدیث اللیث عن نافع **وحدثنا** یحیی بن یحیی
ویحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر کلهم عن اسماعیل بن جعفر عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ح
وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابیه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر وزاد فی حدیث الزهری قال وحسبت انه قد قال الرجل راع فی مال ابیه ومسئول عن رعیته **وحدثنی** احمد
ابن عبد الرحمن بن وهب قال اخبرنی عمی عبد الله بن وهب قال اخبرنی رجل سماه وعمرو بن الحارث عن بکیر عن بسر بن سعید حدثه عن عبد الله
ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا المعنی **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا ابو الاشهب عن الحسن قال عاد عبید الله بن زیاد معقل بن یسار
المزنی فی مرضه الذی مات فیه فقال معقل انی محدثك حدیثا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم لو علمت ان لی حیاة ما حدثتك انی سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من عبد یسترعیه الله رعیة یموت یوم یموت وهو غاش لرعیته الا حرم الله علیه الجنة **وحدثناه** یحیی بن یحیی
قال انا یزید بن زریع عن یونس عن الحسن قال دخل ابن زیاد علی معقل بن یسار وهو وجع بمثل حدیث ابی الاشهب وزاد قال الا کنت حدثتنی هذا قبل
الیوم قال ما حدثتك او لم اکن لاحدثك **وحدثنا** ابو غسان المسمعی واسحاق بن ابراهیم ومحمد بن المثنی قال اسحاق انا وقال الاخران نا معاذ بن هشام قال
حدثنی ابی عن قتادة عن ابی المدلج ان عبید الله بن زیاد دخل علی معقل بن یسار فی مرضه فقال له معقل انی محدثك بحدیث لولا انی فی الموت لم احدثك
به سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من امیر یلی امر المسلمین ثم لا یجهد لهم وینصح الا لم یدخل معهم الجنة **وحدثنا** عقبة بن مکرم العمی قال نا یعقوب
ابن اسحاق قال اخبرنی سوادة بن ابی الاسود قال حدثنی ابی ان معقل بن یسار مرض فاتاه عبید الله بن زیاد یعوده نحو حدیث الحسن عن معقل **حدثنا**
شیبان بن فروخ قال نا جریر بن حازم قال نا الحسن ان عائذ بن عمرو وکان من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل علی عبید الله بن زیاد فقال ای بنی انی
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان شر الرعاء الحطمة فایاك ان تکون منهم فقال له اجلس فانما انت من نخالة اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم فقال وهل کانت
لهم نخالة انما کانت النخالة بعدهم وفی غیرهم **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا اسماعیل بن ابراهیم عن ابی حیان عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قام فینا رسول الله
صلی الله علیه وسلم ذات یوم فذکر الغلول فعظمه وعظم امره ثم قال لا الفین احدکم یجیئ یوم القیمة علی رقبته بعیر له رغاء یقول یا رسول الله اغثنی فاقول لا املك
لك شیئا قد ابلغتك لا الفین احدکم یجیئ یوم القیمة علی رقبته فرس له

(**قولها** اما انه لا یمنعنی الذی فعل فی محمد بن ابی بکر اخی ان اخبرك فیه انه ینبغی ان یذکر فضل اهل الفضل ولا یمتنع منه بسبب عداوة ونحوها واختلفوا فی صفة قتل محمد هذا قیل فی المعرکة وقیل بل
قتل اسیرا بعدها وقیل وجد بعدها فی خربة فی جوف حمار میت فاحرقوه (**قوله** صلی الله علیه وسلم اللهم من ولی من امر امتی شیئا فشق علیهم فاشقق علیه ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بهم فارفق به) هذا من ابلغ
الزواجر عن المشقة عن الناس واعظم الحث علی الرفق بهم وقد تظاهرت الاحادیث بهذا المعنی (**قوله** صلی الله علیه وسلم کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته) قال العلماء الراعی هو الحافظ المؤتمن الملتزم صلاح ما قام
علیه وما هو تحت نظره ففیه ان کل من کان تحت نظره شیء فهو مطالب بالعدل فیه والقیام بمصالحه فی دینه ودنیاه ومتعلقاته (**قوله** صلی الله علیه وسلم ما من عبد یسترعیه الله رعیة یموت یوم یموت وهو
غاش لرعیته الا حرم الله علیه الجنة) هذا الحدیث والذی بعده سبق شرحهما فی کتاب الایمان وحاصله انه یحتمل وجهین احدهما ان یکون مستحلا لغشهم فیحرم علیه الجنة ویخلد فی النار والثانی انه لا یستحله
فیمتنع من دخولها اول وهلة مع الفائزین وهو معنی قوله صلی الله علیه وسلم فی الروایة الثانیة لم یدخل معهم الجنة ای وقت دخولهم بل یؤخر عنهم عقوبة له ما فی النار واما فی الحساب واما فی غیر ذلك وفی
هذه الاحادیث وجوب النصیحة علی الوالی لرعیته والاجتهاد فی مصالحهم والنصیحة لهم فی دینهم ودنیاهم وفی قوله صلی الله علیه وسلم یموت یوم یموت وهو غاش دلیل علی ان التوبة قبل حالة
الموت نافعة (**قوله** لو علمت ان لی حیوة ما حدثتك وفی الروایة الاخری لولا انی فی الموت لم احدثك به) یحتمل انه کان یخافه علی نفسه قبل هذا الحال ورأی وجوب تبلیغ العلم الذی عنده
قبل موته لئلا یکون مضیعا له وقد امرنا کلنا بالتبلیغ (**قوله** انما انت من نخالتهم) یعنی لست من فضلائهم وعلمائهم واهل المراتب منهم بل من سقطهم والنخالة هنا استعارة من نخالة الدقیق
وهی قشوره والنخالة والحفالة والحثالة بمعنی واحد (**قوله** وهل کانت لهم نخالة انما کانت النخالة بعدهم وفی غیرهم) هذا من جزل الکلام وفصیحه وصدقه الذی یتفاضل
کل مسلم فان الصحابة رضی الله عنهم کلهم صفوة الناس وسادات الامة وافضل ممن بعدهم وکلهم عدول قدوة لا نخالة فیهم وانما جاء التخلیط ممن بعدهم
وفیمن بعدهم کانت النخالة (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان شر الرعاء الحطمة) قالوا هو العنیف فی رعیته لا یرفق بها فی سوقها ومرعاها بل یحطمها فی ذلك وفی سقیها
وغیره ویزحم بعضها ببعض بحیث یؤذیها ویحطمها **باب** غلظ تحریم الغلول (**قوله** ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم الغلول فعظمه وعظم امره) هذا تصریح بغلظ تحریم الغلول واصل
الغلول الخیانة مطلقا ثم غلب اختصاصه فی الاستعمال بالخیانة فی الغنیمة قال نفطویه سمی بذلك لان الایدی مغلولة عنه ای محبوسة یقال غل غلولا واغل اغلالا

و المهری و

بن عمر

بن سعید

به

الحدیث

النبی

باب غلظ تحریم الغلول

النبی

ثُغاءٌ فيقول يا رسول الله اغثني فاقول لا املك لك شيئا قد ابلغتك لا الفينّ احدكم يجيء يوم القيمة على رقبته شاة لها ثُغاء يقول يا رسول الله اغثني فاقول
لا املك لك شيئا قد ابلغتك لا الفينّ احدكم يجيء يوم القيمة على رقبته نفس لها صياح فيقول يا رسول الله اغثني فاقول لا املك لك شيئا قد ابلغتك لا
الفين احدكم يجيء يوم القيمة على رقبته رِقاع تَخفِق فيقول يا رسول الله اغثني فاقول لا املك لك شيئا قد ابلغتك لا الفين احدكم يجيء يوم القيمة
على رقبته صامت فيقول يا رسول الله اغثني فاقول لا املك لك شيئا قد ابلغتك **وحدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عبد الرحيم بن سليمان عن
ابي حيّان ح قال وحدثني زهير بن حرب قال نا جرير عن ابي حيّان وعمارة بن القعقاع جميعا عن ابي زرعة عن ابي هريرة بمثل حديث اسماعيل عن ابي حيّان
وحدثني احمد بن سعيد بن صخر الدارمي قال نا سليمان بن حرب قال نا حماد يعني ابن زيد عن ايوب عن يحيى بن سعيد عن ابي زرعة بن عمرو بن جرير عن
ابي هريرة قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلول فعظمه واقنص الحديث قال حماد ثم سمعت يحيى يقول بعد ذلك يحدثه فحدثنا بنحو ما حدثنا عنه
ايوب **وحدثني** احمد بن الحسن بن خراش قال نا ابو معمر قال نا عبد الوارث قال نا ايوب عن يحيى بن سعيد بن حيان عن ابي زرعة عن ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو حديثهم **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة وعمرو الناقد وابن ابي عمر واللفظ لابي بكر قالوا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عروة
عن ابي حُميد الساعدي قال استعمل النبي صلى الله عليه وسلم رجلا من الأسد يقال له ابن اللُّتبية قال عمرو وابن ابي عمر على الصدقة فلما قدم قال
هذا لكم وهذا اُهدي لي قال فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ما بال عامل اَبعثه فيقول هذا لكم وهذا اُهدي
لي افلا قعد في بيت ابيه او في بيت امه حتى ينظر ايُهدى اليه ام لا والذي نفس محمد بيده لا ينال احد منكم منها شيئا الا جاء به يوم القيمة يحمله على
عنقه بعير له رغاء او بقرة لها خُوار او شاة تَيعَر ثم رفع يديه حتى رأينا عُفرتي ابطيه قال اللهم هل بلغت مرتين **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم وعبد
ابن حميد قالا نا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهري عن عروة عن ابي حميد الساعدي قال استعمل النبي صلى الله عليه وسلم ابن اللتبية رجلا من الازد
على الصدقة فجاء بالمال فدفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال هذا مالكم وهذه هدية اُهديت لي فقال له النبي صلى الله عليه وسلم افلا قعدت في
بيت ابيك وامك فتنظر ايهدى لك ام لا ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم خطيبا ثم ذكر نحو حديث سفيان **وحدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة
قال نا هشام عن ابيه عن ابي حميد الساعدي قال استعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا من الاسد على صدقات بني سُليم يدعى ابن الأُتبية فلما جاء
حاسبه قال هذا مالكم وهذا هدية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا جلست في بيت ابيك وامك حتى تاتيك هديتك ان كنت صادقا ثم خطبنا
فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فاني استعمل الرجل منكم على العمل مما ولاّني الله فياتيني فيقول هذا مالكم وهذا هدية اُهديت لي فلا جلس في بيت ابيه وامه
حتى تاتيه هديته ان كان صادقا والله لا ياخذ احد منكم منها شيئا بغير حقه الا لقي الله تعالى يحمله يوم القيمة فلاعرفنّ احدا منكم لقي الله يحمل بعيرا له رُغاء او بقرة
لها خُوار او شاة تَيعَر ثم رفع يديه حتى رُئي بياض ابطيه يقول اللهم هل بلغت بصر عيني وسمع اذني **وحدثنا** ابو كريب قال نا عبدة وابن نمير وابو معاوية
ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عبد الرحيم بن سليمان ح قال وحدثنا ابن ابي عمر قال نا سفين كلهم عن هشام بهذا الاسناد

باب تحريم هدايا العمال — يحيى بن سعيد بعد ذلك

له

فدفعه — يا رسول الله

ازد — اللتبية

لكم

فلا اعرفن

ثم قال

(قوله صلى الله عليه وسلم لا الفين احدكم يجيء يوم القيامة على رقبته بعير له رغاء) هكذا ضبطناه الفين بضم الهمزة وبالفاء المكسورة اي لا اجدن احدكم على هذه الصفة ومعناه لا تعملوا عملا اجدكم بسببه على هذه الصفة
قال القاضي ووقع في رواية العذري لا الفين بفتح الهمزة والقاف وله وجه كنحو ما سبق لكن المشهور الاول والرغاء بالمد صوت البعير وكذا المذكورات بعده وصف كل شيء بصوته والصامت الذهب والفضة
(قوله صلى الله عليه وسلم لا املك لك من الله شيئا) قال القاضي معناه من المغفرة والشفاعة الا باذن الله تعالى قال ويكون ذلك اولا غضبا عليه لمخالفته ثم يشفع في جميع الموحدين بعد ذلك كما سبق في
كتاب الايمان في شفاعات النبي صلى الله عليه وسلم واستدل بعض العلماء بهذا الحديث على وجوب زكوة العروض والخيل ولا دلالة فيه لواحد منهما لان هذا الحديث ورد في الغلول واخذ الاموال غصبا فلا تعلق
بالزكوة واجمع المسلمون على تغليظ تحريم الغلول وانه من الكبائر واجمعوا على انه عليه وما فله فان تفرق الجيش وتعذر ايصال حق كل واحد اليه ففيه خلاف للعلماء قال الشافعي وطائفة يجب تسليمه الى
الامام او الحاكم كسائر الاموال الضائعة وقال ابن مسعود وابن عباس ومعاوية والحسن والزهري والاوزاعي ومالك والثوري والليث واحمد والجمهور يدفع خمسه الى الامام ويتصدق بالباقي واختلفوا
في صفة عقوبة الغال فقال جمهور العلماء وائمة الامصار يعزر على حسب ما يراه الامام ولا يحرق متاعه وهذا قول مالك والشافعي وابي حنيفة ومن لا يحصى من الصحابة والتابعين ومن بعدهم و
قال مكحول والحسن والاوزاعي يحرق رحله ومتاعه كله قال الاوزاعي الا السلاح وثيابه التي عليه وقال الحسن الا الحيوان والمصحف واحتجوا بحديث عبد الله بن عمر في تحريق رحله قال الجمهور وهذا
حديث ضعيف لانه مما انفرد به صالح بن محمد عن سالم وهو ضعيف قال الطحاوي ولو صح يحمل على انه كان اذا كانت العقوبة بالاموال كاخذ شطر المال من مانع الزكوة وضالة الابل وسارق التمر
وكل ذلك منسوخ والله اعلم **باب** تحريم هدايا العمال (قوله استعمل النبي صلى الله عليه وسلم رجلا من الاسد يقال له ابن اللتبية) اما الاسد فباسكان السين ويقال له الازدي من ازد شنوءة ويقال لهم الازد والاسد
وقد ذكره مسلم في الرواية الثانية واما اللتبية فبضم اللام واسكان التاء ومنهم من يقول بفتحها وكذا وقع في مسلم في رواية ابي كريب المذكورة بعد هذا قالوا وهو خطأ ايضا والصواب
اللتبية باسكانها نسبة الى بني لتب قبيلة معروفة واسم ابن اللتبية هذا عبد الله وفي هذا الحديث بيان ان هدايا العمال حرام وغلول لانه خان في ولايته وامانته ولهذا ذكر في الحديث في عقوبته وحمله ما اهدي اليه يوم القيامة
كما ذكر مثله في الغال وقد بين صلى الله عليه وسلم في نفس الحديث السبب في تحريم الهدية عليه وانها بسبب الولاية بخلاف الهدية لغير العامل فانها مستحبة وقد سبق بيان حكم ما يقبضه العامل ونحوه باسم الهدية وانه يرده الى مهديه فان
تعذر فالى بيت المال (قوله صلى الله عليه وسلم او شاة تيعر) هو بمثناة فوق مفتوحة ثم مثناة تحت ساكنة ثم عين مهملة مكسورة ومفتوحة ومعناه تصيح واليعار صوت الشاة (قوله ثم رفع يديه حتى رأينا عفرتي ابطيه) هي
بضم العين المهملة وفتحها والفاء ساكنة فيهما وممن ذكر اللغتين في العين القاضي هنا وفي المشارق وصاحب المطالع والاشهر الضم قال الاصمعي وآخرون عفرة الابط هي البياض ليس بالناصع بل فيه شيء كلون الارض
قالوا وهو ماخوذ من عفر الارض بفتح العين والفاء وهو وجهها (قوله فلما جاء حاسبه) فيه محاسبة العمال ليعلم ما قبضوه وما صرفوا (قوله صلى الله عليه وسلم فلاعرفن احدا منكم لقي الله يحمل بعيرا) هكذا هو ببعض النسخ فلاعرفن
وفي بعضها لا اعرفن بالالف على النفي قال القاضي هذا اشهر قال والاول هو رواية اكثر رواة صحيح مسلم (قوله بصر عيني وسمع اذني) معناه اعلم هذا الكلام يقينا وابصرت عيني النبي صلى الله عليه وسلم حين تكلم به وسمعته اذني فلا شك
في علمي به (قوله صلى الله عليه وسلم والله والذي نفسي بيده) فيه توكيد اليمين بذكر اسمين واكثر من اسماء الله تعالى (قوله وسلوا زيد بن ثابت فانه كان حاضرا معي) فيه استشهاد الراوي والقائل بقول من يوافقه ليكون اوقع

وفی حدیث عبدة وابن نمیر فلما جاء حاسبه کما قال ابو اسامة وفی حدیث ابن نمیر تعلمن والله والذی نفسی بیده لا یاخذ احدکم منها شیئا وزاد فی حدیث سفیان
قال بصر عینی وسمع اذنای وسلوا زید بن ثابت فانه کان حاضرا معی **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم قال نا جریر عن الشیبانی عن عبد الله بن ذکوان وهو ابو الزناد
عن عروة بن الزبیر عن ابی حمید الساعدی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم استعمل رجلا علی الصدقة فجاء بسواد کثیر فجعل یقول هذا لکم وهذا اهدی
الی فذکر نحوه قال عروة فقلت لابی حمید الساعدی اسمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال من فیه الی اذنی **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا
وکیع بن الجراح قال نا اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن عدی بن عمیرة الکندی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من استعملناه منکم
علی عمل فکتمنا مخیطا فما فوقه کان غلولا یاتی به یوم القیمة قال فقام الیه رجل اسود من الانصار کانی انظر الیه فقال یا رسول الله اقبل عنی عملک قال وما لک
قال سمعتک تقول کذا وکذا قال وانا اقوله الان من استعملناه منکم علی عمل فیجئ بقلیله وکثیره فما اوتی منه اخذ وما نهی عنه انتهی **وحدثناه** محمد بن عبد الله
ابن نمیر قال نا ابی ومحمد بن بشر ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا ابو اسامة قالوا نا اسمعیل بهذا الاسناد مثله **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی
قال نا الفضل بن موسی قال نا اسمعیل بن ابی خالد قال نا قیس بن ابی حازم قال سمعت عدی بن عمیرة الکندی یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول بمثل حدیثهم **وحدثنی** زهیر بن حرب وهارون بن عبد الله قالا نا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج نزل یا ایها الذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم فی عبد الله بن حذافة بن قیس بن عدی السهمی بعثه النبی صلی الله علیه وسلم فی سریة اخبرنیه یعلی بن مسلم عن سعید بن جبیر
عن ابن عباس **حدثنا** یحیی بن یحیی قال نا المغیرة بن عبد الرحمن الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اطاعنی
فقد اطاع الله ومن یعصنی فقد عصی الله ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی **وحدثنیه** زهیر بن حرب قال نا ابن عیینة عن
ابی الزناد بهذا الاسناد ولم یذکر ومن یعص الامیر فقد عصانی **وحدثنی** حرملة بن یحیی قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس ان ابن شهاب اخبره
قال نا ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال من اطاعنی فقد اطاع الله ومن عصانی فقد عصی الله ومن اطاع امیری
فقد اطاعنی ومن عصی امیری فقد عصانی **حدثنی** محمد بن حاتم قال نا مکی بن ابراهیم قال نا ابن جریج عن زیاد عن ابن شهاب ان ابا سلمة بن عبد الرحمن
اخبره انه سمع ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله سواء **وحدثنی** ابو کامل الجحدری قال نا ابو عوانة عن یعلی بن عطاء عن ابی علقمة
قال حدثنی ابو هریرة من فیه الی فی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ح قال وحدثنی عبید الله بن معاذ قال نا ابی ح قال وحدثنا محمد بن بشار قال نا
محمد بن جعفر قال نا شعبة عن یعلی بن عطاء سمع ابا علقمة سمع ابا هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیثهم **وحدثنا** ابن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن
همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیثهم **وحدثنی** ابو الطاهر قال نا ابن وهب عن حیوة ان ابا یونس مولی ابی هریرة حدثه
قال سمعت ابا هریرة یقول عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بذلک وقال من اطاع الامیر ولم یقل امیری وکذلک فی حدیث همام عن ابی هریرة **حدثنا**
سعید بن منصور وقتیبة بن سعید کلاهما عن یعقوب قال سعید نا یعقوب بن عبد الرحمن عن ابی حازم عن ابی صالح السمان عن ابی هریرة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم علیک السمع والطاعة فی عسرک ویسرک ومنشطک ومکرهک واثرة علیک **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وعبد الله بن
براد الاشعری وابو کریب قالوا نا ابن ادریس عن شعبة عن ابی عمران عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال ان خلیلی صلی الله علیه وسلم اوصانی
ان اسمع واطیع وان کان عبدا مجدع الاطراف **وحدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر ح قال وثنا اسحق قال انا النضر بن شمیل جمیعا عن
شعبة عن ابی عمران بهذا الاسناد وقال فی الحدیث عبدا حبشیا مجدع الاطراف

فی نفس السامع وابلغ فی طمانینته (**قوله** وحدثناه اسحق بن ابراهیم ثنا جریر عن الشیبانی عن عبد الله بن ذکوان عن عروة بن الزبیر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم استعمل رجلا علی الصدقة الی قوله قال عروة
فقلت لابی حمید اسمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال من فیه الی اذنی) هکذا هو فی اکثر النسخ عن عروة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یذکر ابا حمید وکذا نقله القاضی هنا عن روایة الجمهور ووقع فی جماعة
من النسخ عن عروة بن الزبیر عن ابی حمید وهذا واضح واما الاول فهو متصل ایضا لقوله قال عروة فقلت لابی حمید اسمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال من فیه الی اذنی فهذا التصریح من عروة بانه سمعه
من ابی حمید فاتصل الحدیث ومع هذا فهو متصل بالطرق الکثیرة السابقة (**قوله** فجاء بسواد کثیر) ای باشیاء کثیرة واشخاص بارزة من حیوان وغیره والسواد یقع علی کل شخص (**قوله** صلی الله علیه وسلم
فکتمنا مخیطا) هو بکسر المیم واسکان الخاء وهو الابرة (**قوله** عدی بن عمیرة) بفتح العین قال القاضی ولا یعرف من الرجال حد یقال له عمیرة بالضم بل کلهم بالفتح ووقع فی النساء الامران **باب** وجوب
طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمها فی المعصیة اجمع العلماء علی وجوبها فی غیر معصیة وعلی تحریمها فی المعصیة نقل الاجماع علی هذا القاضی عیاض والمازری (**قوله** نزل قوله تعالی اطیعوا الله واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم فی عبد الله بن حذافة امیر السریة) قال العلماء المراد باولی الامر من اوجب الله تعالی طاعته من الولاة والامراء هذا قول جماهیر السلف والخلف من المفسرین والفقهاء وغیرهم وقیل هم العلماء
وقیل الامراء والعلماء واما من قال الصحابة خاصة فقط فقد اخطأ (**قوله** صلی الله علیه وسلم من اطاعنی فقد اطاع الله ومن اطاع امیری فقد اطاعنی) وقال فی المعصیة مثله لان الله تعالی امر بطاعة
رسول الله صلی الله علیه وسلم وامر هو صلی الله علیه وسلم بطاعة الامیر فتلازمت الطاعة (**قوله** صلی الله علیه وسلم علیک السمع والطاعة فی عسرک ویسرک ومنشطک ومکرهک واثرة
علیک) قال العلماء معناه تجب طاعة ولاة الامور فیما تشق وتکرهه النفوس وغیره مما لیس بمعصیة فان کانت معصیة فلا سمع ولا طاعة کما صرح به فی الاحادیث الباقیة فتحمل هذه الاحادیث
المطلقة بوجوب طاعة ولاة الامور علی موافقة تلک الاحادیث المصرحة بانه لا سمع ولا طاعة فی المعصیة والاثرة بفتح الهمزة والثاء ویقال بضم الهمزة واسکان الثاء وبکسر الهمزة واسکان الثاء
ثلث لغات حکاهن فی المشارق وغیره وهی الاستیثار والاختصاص بامور الدنیا علیکم ای اسمعوا واطیعوا وان اختص الامراء بالدنیا ولم یوصلوکم حقکم مما عندهم وهذه الاحادیث فی الحث علی السمع
والطاعة فی جمیع الاحوال وسببها اجتماع کلمة المسلمین فان الخلاف سبب لفساد احوالهم فی دینهم ودنیاهم (**قوله** ان خلیلی صلی الله علیه وسلم اوصانی ان اسمع واطیع وان کان عبدا مجدع الاطراف)
یعنی مقطوعها والمراد خس العبید ای اسمع واطع للامیر وان کان دنی النسب حتی لو کان عبدا اسود مقطوع الاطراف فطاعته واجبة وتنفذ امارة العبد اذا ولاه بعض الائمة او اذا تغلب علی البلاد بشوکته واتباعه

عینای اذنی

اقل

بمثله

نزلت

باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمها فی المعصیة

عن ابن شهاب

وحدثناه عبيد الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن ابی عمران بهذا الاسناد كما قال ابن ادريس عبدا مجدع الاطراف **حدثنا** محمد بن المثنى قال نا محمد ابن جعفر قال نا شعبة عن يحيى بن حصين قال سمعت جدتی تحدث انها سمعت النبی صلى الله عليه وسلم يخطب فی حجة الوداع وهو يقول ولو استعمل عليكم عبد يقودكم بكتاب الله اسمعوا له واطيعوا **وحدثناه** ابن بشار قال نا محمد بن جعفر و عبد الرحمن بن مهدی عن شعبة بهذا الاسناد وقال عبدا حبشيا **وحدثنا** ابو بكر بن ابی شيبة قال نا وكيع بن الجراح عن شعبة بهذا الاسناد وقال عبدا حبشيا مجدعا **وحدثنا** عبد الرحمن بن بشر قال نا بهز قال نا شعبة بهذا الاسناد ولم يذكر حبشيا مجدعا وزاد انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى او بعرفات **وحدثنی** سلمة بن شبيب قال نا الحسن بن اعين قال نا معقل عن زيد بن ابی انيسة عن يحيى بن حصين عن جدته ام الحصين قال سمعتها تقول حججت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قولا كثيرا ثم سمعته يقول ان امر عليكم عبد مجدع حسبتها قالت اسود يقودكم بكتاب الله فاسمعوا له واطيعوا **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا الليث عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلى الله عليه وسلم انه قال على المرء المسلم السمع والطاعة فيما احب وكره الا ان يؤمر بمعصية فان امر بمعصية فلا سمع ولا طاعة **وحدثناه** زهير بن حرب ومحمد بن المثنى قالا نا يحيى وهو القطان ح قال وحدثنا ابن نمير قال نا ابی كلاهما عن عبيد الله بهذا الاسناد مثله **حدثنا** محمد بن مثنى و ابن بشار واللفظ لابن المثنى قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن زبيد عن سعد بن عبيدة عن ابی عبد الرحمن عن علی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث جيشا وامر عليهم رجلا فاوقد نارا وقال ادخلوها فاراد ناس ان يدخلوها وقال الآخرون انا فررنا منها فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال للذين ارادوا ان يدخلوها لو دخلتموها لم تزالوا فيها الى يوم القيمة وقال للآخرين قولا حسنا قال لا طاعة فی معصية الله انما الطاعة فی المعروف **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير و زهير بن حرب وابو سعيد الاشج وتقاربوا فی اللفظ قالوا نا وكيع قال نا الاعمش عن سعد بن عبيدة عن ابی عبد الرحمن عن علی قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية واستعمل عليهم رجلا من الانصار وامرهم ان يسمعوا له ويطيعوه فاغضبوه فی شیء فقال اجمعوا لی حطبا فجمعوا له ثم قال اوقدوا نارا فاوقدوا نارا ثم قال الم يامركم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تسمعوا لی وتطيعوا قالوا بلى قال فادخلوها قال فنظر بعضهم الى بعض فقالوا انما فررنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من النار فكانوا كذلك وسكن غضبه وطفيت النار فلما رجعوا ذكروا ذلك للنبی صلى الله عليه وسلم فقال لو دخلوها ما خرجوا منها انما الطاعة فی المعروف **وحدثنا** ابو بكر بن ابی شيبة قال نا وكيع وابو معاوية عن الاعمش بهذا الاسناد نحوه **وحدثنا** ابو بكر بن ابی شيبة قال نا عبد الله بن ادريس عن يحيى بن سعيد و عبيد الله بن عمر عن عبادة بن الوليد بن عبادة عن ابيه عن جده قال بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة فی العسر واليسر والمنشط والمكره وعلى اثرة علينا وعلى ان لا ننازع الامر اهله وعلى ان نقول بالحق اينما كنا لا نخاف فی الله لومة لائم **وحدثناه** ابن نمير قال نا عبد الله يعنی ابن ادريس قال نا ابن عجلان وعبيد الله بن عمر ويحيى بن سعيد عن عبادة بن الوليد فی هذا الاسناد **وحدثنا** ابن ابی عمر قال نا عبد العزيز يعنی الدراوردی عن يزيد وهو ابن الهاد عن عبادة بن الوليد بن عبادة بن الصامت عن ابيه قال حدثنی ابی قال بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل حديث ابن ادريس **وحدثنا** احمد بن عبد الرحمن بن وهب بن مسلم قال حدثنی عمی عبد الله بن وهب قال نا عمرو بن الحارث قال حدثنی بكير عن بسر بن سعيد عن جنادة بن ابی امية قال دخلنا على عبادة بن الصامت وهو مريض فقلنا حدثنا اصلحك الله بحديث ينفع الله به سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال دعانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فبايعنا فكان فيما اخذ علينا ان بايعنا على السمع والطاعة فی منشطنا ومكرهنا وعسرنا ويسرنا واثرة علينا وان لا ننازع الامر اهله قال الا ان تروا كفرا بواحا عندكم من الله فيه برهان

فاستمعوا

انما

ولا يجوز ابتداء عقد الولاية له مع الاختيار بل شرطها الحرية (**قوله** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث جيشا وامر عليهم رجلا فاوقد نارا وقال ادخلوها) الى قوله لا طاعة فی معصية انما الطاعة فی المعروف) هذا موافق للاحاديث الباقية انه لا طاعة فی معصية انما هو فی المعروف وهذا الذی فعله هذا الامير قيل اراد امتحانهم وقيل كان مازحا قيل ان هذا الرجل عبد الله بن حذافة السهمی وهذا ضعيف لانه قال فی الرواية التی بعدها انه رجل من الانصار فدل على انه غيره (**قوله** صلى الله عليه وسلم لو دخلتموها لم تزالوا فيها الى يوم القيمة) هذا مما علمه صلى الله عليه وسلم بالوحی وهذا التقييد بيوم القيمة مبين للرواية المطلقة بانهم لا يخرجون منها لو دخلوها (**قوله** صلى الله عليه وسلم الا ان تروا كفرا بواحا عندكم من الله فيه برهان) هكذا هو لمعظم الرواة وفی معظم النسخ بواحا بالواو وفی بعضها براحا والباء مفتوحة فيهما ومعناهما كفرا ظاهرا والمراد بالكفر ههنا المعاصی ومعنى عندكم من الله فيه برهان اى تعلمونه من دين الله تعالى ومعنى الحديث لا تنازعوا ولاة الامور فی ولايتهم ولا تعترضوا عليهم الا ان تروا منهم منكرا محققا تعلمونه من قواعد الاسلام فاذا رايتم ذلك فانكروه عليهم وقولوا بالحق حيث ما كنتم واما الخروج عليهم وقتالهم فحرام باجماع المسلمين وان كانوا فسقة ظالمين وقد تظاهرت الاحاديث بمعنى ما ذكرته واجمع اهل السنة انه لا ينعزل السلطان بالفسق واما الوجه المذكور فی كتب الفقه لبعض اصحابنا انه ينعزل وحكى عن المعتزلة ايضا فغلط من قائله مخالف للاجماع قال العلماء وسبب عدم انعزاله وتحريم الخروج عليه ما يترتب على ذلك من الفتن واراقة الدماء وفساد ذات البين فتكون المفسدة فی عزله اكثر منها فی بقائه قال القاضی عياض اجمع العلماء على ان الامامة لا تنعقد لكافر وعلى انه لو طرأ عليه الكفر انعزل قال وكذا لو ترك اقامة الصلوات والدعاء اليها قال وكذلك عند جمهورهم البدعة قال وقال بعض البصريين تنعقد له وتستدام له لانه متاول قال القاضی فلو طرأ عليه كفر او تغيير للشرع او بدعة خرج عن حكم الولاية وسقطت طاعته ووجب على المسلمين القيام عليه وخلعه ونصب امام عادل ان امكنهم ذلك فان لم يقع ذلك الا لطائفة وجبت عليهم القيام بخلع الكافر ولا يجب فی المبتدع الا اذا ظنوا القدرة عليه فان تحققوا العجز لم يجب القيام وليهاجر المسلم عن ارضه الى غيرها وليفر بدينه قال ولا ينعقد لفاسق ابتداء فلو طرأ على الخليفة فسق قال بعضهم يجب خلعه الا ان يترتب عليه فتنة وحرب وقال جماهير اهل السنة من الفقهاء والمحدثين والمتكلمين لا ينعزل بالفسق والظلم وتعطيل الحقوق ولا يخلع ولا يجوز الخروج عليه بذلك بل يجب وعظه وتخويفه للاحاديث الواردة فی ذلك قال القاضی وقد ادعى ابو بكر بن مجاهد فی هذا الاجماع وقد رد عليه بعضهم هذا بقيام الحسن وابن الزبير واهل المدينة على بنی امية وبقيام جماعة عظيمة من التابعين والصدر الاول على الحجاج مع ابن الاشعث وتاول هذا القائل قوله ان لا ننازع الامر اهله فی ائمة العدل وحجة الجمهور ان قيامهم على الحجاج ليس بمجرد الفسق بل لما غير من الشرع وظاهر من الكفر قال القاضی وقيل ان هذا الخلاف كان اولا ثم حصل الاجماع على منع الخروج عليهم والله اعلم (**قوله** بايعنا على السمع) المراد بالمبايعة المعاهدة وهی ماخوذة من البيع لان كل واحد من المتبايعين كان يمد يده الى صاحبه وكذا هذه البيعة تكون باخذ الكف وقيل سميت مبايعة لما فيها من المعاوضة لما وعدهم الله تعالى من عظيم الجزاء قال الله تعالى ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة الآية (**قوله** وعلى ان نقول بالحق اينما كنا لا نخاف فی الله لومة لائم) معناه نامر بالمعروف وننهى عن المنكر فی كل زمان ومكان الكبار والصغار لا نداهن فيه احدا ولا نخاف ولا نلتفت الى الائمة

حدثنا ابراهیم عن مسلم حدثنی زهیر بن حرب قال نا شبابة قال حدثنی ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انما الامام جنة یقاتل من ورائه ویتقی به فان امر بتقوی الله وعدل کان له بذلک اجر وان یامر بغیره کان علیه منه حدثنا محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن فرات القزاز عن ابی حازم قال قاعدت ابا هریرة خمس سنین فسمعته یحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلک نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وستکون خلفاء فتکثر قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعة الاول فالاول واعطوهم حقهم فان الله سائلهم عما استرعاهم وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وعبد الله بن براد الاشعری قالا حدثنا عبد الله بن ادریس عن الحسن بن فرات عن ابیه بهذا الاسناد مثله حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابو الاحوص ووکیع ح قال وحدثنی ابو سعید الاشج قال نا وکیع ح قال وحدثنا ابوکریب وابن نمیر قالا نا ابو معاویة ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعلی بن خشرم قالا انا عیسی بن یونس کلهم عن الاعمش ح قال وحدثنا عثمان بن ابی شیبة واللفظ له قال نا جریر عن الاعمش عن زید بن وهب عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون بعدی اثرة وامور تنکرونها قالوا یا رسول الله کیف تامر من ادرک منا ذلک قال تؤدون الحق الذی علیکم وتسالون الله الذی لکم حدثنا زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال زهیر نا جریر عن الاعمش عن زید بن وهب عن عبد الرحمن بن عبد رب الکعبة قال دخلت المسجد فاذا عبد الله بن عمرو بن العاص جالس فی ظل الکعبة والناس مجتمعون علیه فاتیتهم فجلست الیه فقال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فنزلنا منزلا فمنا من یصلح خباءه ومنا من ینتضل ومنا من هو فی جشرته اذ نادی منادی رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوة جامعة فاجتمعنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انه لم یکن نبی قبلی الا کان حقا علیه ان یدل امته علی خیر ما یعلمه لهم وینذرهم شر ما یعلمه لهم وان امتکم هذه جعل عافیتها فی اولها وسیصیب اخرها بلاء وامور تنکرونها وتجیء فتنة فیرقق بعضها بعضا وتجیء الفتنة فیقول المومن هذه مهلکتی ثم تنکشف وتجیء الفتنة فیقول المومن هذه هذه فمن احب ان یزحزح عن النار ویدخل الجنة فلتاته منیته وهو یومن بالله والیوم الاخر ولیات الی الناس الذی یحب ان یوتی الیه ومن بایع اماما فاعطاه صفقة یده وثمرة قلبه فلیطعه ان استطاع فان جاء اخر ینازعه فاضربوا عنق الاخر فدنوت منه فقلت انشدک الله انت سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم فاهوی الی اذنیه وقلبه بیدیه وقال سمعته اذنای ووعاه قلبی فقلت له هذا ابن عمک معاویة یامرنا ان ناکل اموالنا بیننا بالباطل ونقتل انفسنا والله عز وجل یقول یا ایها الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارة عن تراض منکم ولا تقتلوا انفسکم ان الله کان بکم رحیما قال فسکت

ففیه القیام بالامر بالمعروف والنهی عن المنکر واجمع العلماء علی انه فرض کفایة فان خاف من ذلک علی نفسه او ماله او علی غیره سقط الانکار بیده ولسانه ووجبت کراهته بقلبه هذا مذهبنا ومذهب الجماهیر وحکی القاضی هنا عن بعضهم انه ذهب الی الانکار مطلقا فی هذه الحالة وغیرها وقد سبق فی باب الامر بالمعروف فی کتاب الایمان وبسطته بسطا شافیا **باب** الامام جنة یقاتل من ورائه ویتقی به (**قوله** حدثنا ابراهیم عن مسلم حدثنی زهیر بن حرب ثنا شبابة حدثنی ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انما الامام جنة یقاتل من ورائه ویتقی به) هذا الحدیث اول الهفوات الثالث الذی لم یسمعه ابراهیم بن سفیان عن مسلم بل رواه عنه بالاجازة ولهذا قال عن مسلم وقد قدمنا بیانه فی الفصول السابقة فی مقدمة هذا الشرح (**قوله** صلی الله علیه وسلم الامام جنة) ای کالستر لانه یمنع العدو من اذی المسلمین ویمنع الناس بعضهم من بعض ویحمی بیضة الاسلام ویتقیه الناس ویخافون سطوته (ومعنی یقاتل من ورائه) ای یقاتل معه الکفار والبغاة والخوارج وسائر اهل الفساد وغیرهم (ومعنی یتقی به) ای یتقی به شر العدو وشر اهل الفساد والظلم مطلقا والتاء فی یتقی مبدلة من الواو لان اصلها من الوقایة **باب** وجوب الوفاء ببیعة الخلیفة الاول فالاول (**قوله** صلی الله علیه وسلم کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلک نبی خلفه نبی) ای یتولون امورهم کما یفعل الامراء والولاة بالرعیة والسیاسة القیام علی الشیء بما یصلحه وفی هذا الحدیث جواز قول هلک فلان اذا مات وقد کثرت الاحادیث به جاء فی القرآن العزیز قوله تعالی حتی اذا هلک قلتم لن یبعث الله من بعده رسولا (**قوله** صلی الله علیه وسلم وستکون خلفاء فتکثر قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعة الاول فالاول) (**قوله** تکثر بالثاء المثلثة من الکثرة هذا هو الصواب المعروف قال القاضی وضبطه بعضهم فتکبر بالباء الموحدة کانه من اکبار قبیح افعالهم وهذا تصحیف وفی هذا الحدیث معجزة ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم ومعنی هذا الحدیث اذا بویع لخلیفة بعد خلیفة فبیعة الاول صحیحة یجب الوفاء بها وبیعة الثانی باطلة یحرم الوفاء بها ویحرم علیه طلبها وسواء عقدوا للثانی عالمین بعقد الاول ام جاهلین وسواء کانا فی بلدین او بلد واحد ففی بلد الامام المفضول والاخر فی غیره هذا هو الصواب الذی علیه اصحابنا وجماهیر العلماء وقیل تکون لمن عقدت له فی بلد الامام وقیل یقرع بینهم وهذان فاسدان واتفق العلماء علی انه لا یجوز ان یعقد لخلیفتین فی عصر واحد سواء اتسعت دار الاسلام ام لا وقال امام الحرمین فی کتابه الارشاد قال اصحابنا لا یجوز عقدها لشخصین قال وعندی انه لا یجوز عقدها لاثنین فی صقع واحد وهذا مجمع علیه قال فان بعد ما بین الامامین وتخللت بینهما شسوع فللاجتهاد فیه مجال قال وهو خارج من القواطع وحکی المازری هذا القول عن بعض المتاخرین من اهل الاصول واراد به امام الحرمین وهو قول فاسد مخالف لما علیه السلف والخلف ولظواهر اطلاق الاحادیث والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم ستکون بعدی اثرة وامور تنکرونها قالوا یا رسول الله کیف تامر من ادرک منا ذلک قال تؤدون الحق الذی علیکم وتسالون الله الذی لکم) هذا من معجزات النبوة وقد وقع هذا الاخبار متکررا ووجد مخبره متکررا وفیه الحث علی السمع والطاعة وان کان المتولی ظالما عسوفا فیعطی حقه من الطاعة ولا یخرج علیه ولا یخلع بل یتضرع الی الله تعالی فی کشف اذاه ودفع شره ویرغب فی صلاحه وتقدم قریبا ذکر اللغات الثلاث فی الاثرة وتفسیرها والمراد بها هنا استبثار الامراء باموال بیت المال والله اعلم (**قوله** ومنا من ینتضل) هو من المناضلة وهی المراماة بالنشاب (**قوله** ومنا من هو فی جشرته) هو بفتح الجیم والشین وهی الدواب التی ترعی وتبیت مکانها (**قوله** الصلوة جامعة) هو نصب الصلوة علی الاغراء وجامعة علی الحال (**قوله** صلی الله علیه وسلم وتجیء فتنة فیرقق بعضها بعضا) هذه اللفظة رویت علی اوجه احدها وهو الذی نقله القاضی عن جمهور الرواة یرقق بضم الیاء وفتح الراء وبقاف فی اخره ای یصیر بعضها رقیقا ای خفیفا لعظم ما بعده والثانی یجعل الاول رقیقا وقیل معناه یشبه بعضها بعضا وقیل یدور بعضها فی بعض ویذهب ویجیء وقیل معناه یسوق بعضها الی بعض بتحسینها وتسویلها والوجه الثانی فیرفق بفتح الیاء واسکان الراء وبعدها فاء مضمومة والثالث فیدفق بالدال المهملة الساکنة وبالفاء المکسورة ای یدفع ویصب والدفق الصب (**قوله** صلی الله علیه وسلم ولیات الی الناس الذی یحب ان یوتی الیه) هذا من جوامع کلمه صلی الله علیه وسلم وبدیع حکمه وهذه قاعدة مهمة فینبغی الاعتناء بها وان الانسان یلتزم ان لا یفعل مع الناس الا ما یحب ان یفعلوه معه (**قوله** صلی الله علیه وسلم فان جاء اخر ینازعه فاضربوا عنق الاخر) معناه ادفعوا الثانی فانه خارج علی الامام فان لم یندفع الا بحرب وقتال فقاتلوه فان دعت المقاتلة الی قتله جاز قتله ولا ضمان فیه لانه ظالم متعد فی قتاله (**قوله** فقلت له هذا ابن عمک معویة یامرنا ان ناکل اموالنا بیننا بالباطل ونقتل انفسنا والله تعالی یقول لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الی اخره) المقصود بهذا الکلام ان هذا القائل لما سمع کلام عبد الله ابن عمرو بن العاص وذکره الحدیث فی تحریم منازعة الخلیفة الاول وان الثانی یقتل فاعتقد هذا القائل هذا الوصف فی معاویة لمنازعته علیا وکانت قد سبقت بیعة علی فرای هذا ان نفقة معاویة علی اجناده واتباعه فی حرب علی ومنازعته ومقاتلته ایاه من اکل المال بالباطل

ثم قال اطعه فی طاعة الله واعصه فی معصیة الله عز وجل **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابن نمیر وابو سعید الاشج قالوا نا وکیع ح قال وحدثنا ابو کریب
قال نا ابو معاویة کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد نحوه **وحدثنی** محمد بن رافع قال نا ابو المنذر اسمعیل بن عمر قال نا یونس بن ابی اسحاق الهمدانی قال نا عبد الله بن
ابی السفر عن علم عن عبد الرحمن بن عبد رب الکعبة الصائدی قال رایت جماعة عند الکعبة فذکر نحو حدیث الاعمش **حدثنا** محمد بن مثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن
جعفر قال نا شعبة سمعت قتادة یحدث عن انس بن مالک عن اسید بن حضیر ان رجلا من الانصار خلا برسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الا تستعملنی کما استعملت فلانا
فقال انکم ستلقون بعدی اثرة فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض **وحدثنی** یحیی بن حبیب الحارثی قال نا خالد یعنی ابن الحارث قال نا شعبة بن الحجاج عن قتادة قال سمعت
انسا یحدث عن اسید بن حضیر ان رجلا من الانصار خلا برسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله **وحدثنیه** عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة بهذا الاسناد ولم یقل
خلا برسول الله صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** محمد بن مثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سماک بن حرب عن علقمة بن وائل الحضرمی عن ابیه قال سال سلمة بن یزید
الجعفی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا نبی الله ارایت ان قامت علینا امراء یسالوننا حقهم ویمنعوننا حقنا فما تامرنا فاعرض عنه ثم ساله فاعرض عنه ثم ساله فی الثانیة او فی الثالثة
فجذبه الاشعث بن قیس وقال اسمعوا واطیعوا فانما علیهم ما حملوا وعلیکم ما حملتم **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا شبابة قال نا شعبة عن سماک بهذا الاسناد
مثله وقال فجذبه الاشعث بن قیس فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیهم ما حملوا وعلیکم ما حملتم **وحدثنی** محمد بن مثنی العنزی
قال نا الولید بن مسلم قال نا عبد الرحمن بن یزید بن جابر قال نا بسر بن عبید الله الحضرمی انه سمع ابا ادریس الخولانی یقول سمعت حذیفة بن الیمان یقول کان الناس
یسالون رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الخیر وکنت اساله عن الشر مخافة ان یدرکنی فقلت یا رسول الله انا کنا فی جاهلیة وشر فجاءنا الله بهذا الخیر فهل بعد هذا الخیر
شر قال نعم فقلت هل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیه دخن قال قلت وما دخنه قال قوم یستنون بغیر سنتی ویهتدون بغیر هدیی تعرف منهم وتنکر فقلت هل
بعد ذلک الخیر من شر قال نعم دعاة علی ابواب جهنم من اجابهم الیها قذفوه فیها فقلت یا رسول الله صفهم لنا قال نعم هم قوم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت یا
رسول الله فما تری ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعة المسلمین وامامهم فقلت فان لم یکن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلها ولو ان تعض علی
اصل شجرة حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک **وحدثنی** محمد بن سهل بن عسکر التمیمی قال نا یحیی بن حسان ح قال وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن
الدارمی قال انا یحیی وهو ابن حسان قال نا معاویة یعنی ابن سلام قال نا زید بن سلام عن ابی سلام قال قال حذیفة بن الیمان قلت یا رسول الله انا کنا بشر فجاء الله
بخیر فنحن فیه فهل من وراء هذا الخیر شر قال نعم قلت هل وراء ذلک الشر خیر قال نعم قلت فهل وراء ذلک الخیر شر قال نعم قلت کیف قال تکون بعدی ائمة لا یهتدون
بهدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیهم رجال قلوبهم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال قلت کیف اصنع یا رسول الله ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع وان ضرب
ظهرک واخذ مالک فاسمع واطع **حدثنا** شیبان بن فروخ قال نا جریر یعنی ابن حازم قال نا غیلان بن جریر عن ابی قیس بن ریاح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه قال من خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات میتة جاهلیة ومن قاتل تحت رایة عمیة یغضب لعصبة او یدعو الی عصبة او ینصر عصبة فقتل فقتلة جاهلیة

ومن قتل النفس لانه قتال بغیر حق فلا یستحق احد مالا فی مقاتلته (**قوله** اطعه فی طاعة الله واعصه فی معصیة الله) هذا فیه دلیل لوجوب طاعة المتولین للامامة بالقهر من غیر اجماع ولا عهد (**قوله**
عن عبد الرحمن بن عبد رب الکعبة الصائدی) هکذا هو فی جمیع النسخ بالصاد والدال المهملة وکذا نقله القاضی عیاض عن جمیع النسخ قال وهو غلط وصوابه العائذی بالعین والذال المعجمة قاله
ابن الحباب والنسابة هذا کلام القاضی وقد ذکره البخاری فی تاریخه والسمعانی فی الانساب فقالا هو الصائدی ولم یذکرا غیر ذلک فقد اجتمع مسلم والبخاری والسمعانی علی الصائدی
قال السمعانی هو منسوب الی صائد بطن من همدان قال وصائد اسم کعب بن شرحبیل بن شراحیل بن عمرو بن جشم بن حاشد بن جشم بن خیوان بن نوف بن همدان بن مالک بن زید
ابن سهلان بن سلمة بن ربیعة بن احبار بن مالک بن زید بن کهلان بن سبا **باب** الامر بالصبر عند ظلم الولاة واستیثارهم تقدم شرح احادیثه فی الابواب قبله وحاصله الصبر
علی ظلمهم وانه لا تسقط طاعتهم بظلمهم والله اعلم **باب** وجوب ملازمة جماعة المسلمین عند ظهور الفتن وفی کل حال وتحریم الخروج من الطاعة ومفارقة الجماعة (**قوله** قلت
یا رسول الله کنا فی جاهلیة وشر فجاء الله بهذا الخیر فهل بعد هذا الخیر شر قال نعم فقلت فهل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیه دخن) قال ابو عبید وغیره الدخن بفتح الدال المهملة
والخاء المعجمة اصله ان تکون فی لون الدابة کدورة الی سواد قالوا والمراد هنا ان لا تصفو القلوب بعضها لبعض ولا یزول غشها ولا ترجع الی ما کانت علیه من الصفا قال القاضی
قیل المراد بالخیر بعد الشر ایام عمر بن عبد العزیز (**قوله** بعده تعرف منهم وتنکر) المراد الامراء بعد عمر بن عبد العزیز رضی الله عنه (**قوله** صلی الله علیه وسلم ویهدون بغیر هدیی) الهدی الهیئة
والسیرة والطریقة (**قوله** صلی الله علیه وسلم دعاة علی ابواب جهنم من اجابهم الیها قذفوه فیها) قال العلماء هؤلاء من کان من الامراء یدعو الی بدعة او ضلال آخر کالخوارج
والقرامطة واصحاب المحنة وفی حدیث حذیفة هذا لزوم جماعة المسلمین وامامهم ووجوب طاعته وان فسق وعمل المعاصی من اخذ الاموال وغیر ذلک فتجب طاعته فی غیر معصیة
وفیه معجزات لرسول الله صلی الله علیه وسلم وهی هذه الامور التی اخبر بها وقد وقعت کلها (**قوله** عن ابی سلام قال قال حذیفة بن الیمان) قال الدارقطنی هذا عندی مرسل
لان ابا سلام لم یسمع حذیفة وهو کما قال الدارقطنی لکن المتن صحیح متصل بالطریق الاول وانما اتی مسلم بهذا متابعة کما تری وقد قدمنا فی الفصول وغیرها ان الحدیث المرسل اذا روی
من طریق آخر متصلا تبینا به صحة المرسل وجاز الاحتجاج به ویصیر فی المسئلة حدیثان صحیحان (**قوله** عن ابی قیس بن ریاح) هو بکسر الراء وبالمثناة وهو زیاد بن ریاح القیسی
المذکور فی الاسناد بعده وقاله البخاری بالمثناة وبالموحدة وقاله الجماهیر بالمثناة لا غیر (**قوله** صلی الله علیه وسلم من فارق الجماعة فمات مات میتة جاهلیة) هی بکسر المیم
اے علی صفة موتهم من حیث هم فوضی لا امام لهم (**قوله** صلی الله علیه وسلم ومن قاتل تحت رایة عمیة) هی بضم العین وکسرها لغتان مشهورتان والمیم مکسورة مشددة
والیاء مشددة ایضا قالوا هی الامر الاعمی لا یستبین وجهه کذا قاله احمد بن حنبل والجمهور قال اسحق بن راهویه هذا کتقاتل القوم للعصبیة (**قوله**
صلی الله علیه وسلم یغضب لعصبة او یدعو الی عصبة او ینصر لعصبة) هذه الالفاظ الثلاثة بالعین والصاد المهملتین هذا هو الصواب المعروف فی نسخ بلادنا وغیرها
وحکی القاضی عن روایة العذری بالغین والضاد المعجمتین فی الالفاظ الثلاثة ومعناها انه یقاتل لشهوة نفسه وغضبه لها ویؤید الروایة الاولی الحدیث

ومن خرج علی امتی یضرب برّها وفاجرها ولا یتحاش من مؤمنها ولا یفی لذی عهد عهده فلیس منی ولست منه **وحدثنی** عبید الله بن عمر القواریری قال نا حماد ابن زید قال نا ایوب عن غیلان بن جریر عن زیاد بن ریاح القیسی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث جریر وقال لا یتحاشی من مؤمنها و **حدثنی** زهیر بن حرب قال نا عبد الرحمن بن مهدی قال نا مهدی بن میمون عن غیلان بن جریر عن زیاد بن ریاح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خرج من الطاعة وفارق الجماعة ثم مات مات میتة جاهلیة ومن قتل تحت رایة عمیة یغضب للعصبة ویقاتل للعصبة فلیس من امتی ومن خرج من امتی علی امتی یضرب برّها وفاجرها لا یتحاش من مومنها ولا یفی لذی عهد عهدها فلیس منی **وحدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن غیلان بن جریر بهذا الاسناد اما ابن مثنی فلم یذکر النبی صلی الله علیه وسلم فی الحدیث واما ابن بشار فقال فی روایته قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بنحو حدیثهم **وحدثنا** حسن بن الربیع قال نا حماد بن زید عن الجعد ابی عثمان عن ابی رجاء عن ابن عباس یرویه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رای من امیره شیئا یکرهه فلیصبر فانه من فارق الجماعة شبرا فمات فمیتة جاهلیة **حدثنا** شیبان بن فروخ نا عبد الوارث نا الجعد ابو رجاء العطاردی عن ابن عباس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کره من امیره شیئا فلیصبر علیه فانه لیس احد من الناس یخرج من السلطان شبرا فمات علیه الا مات میتة جاهلیة **وحدثنا** هریم بن عبد الاعلی قال نا المعتمر قال سمعت ابی یحدث عن ابی مجلز عن جندب بن عبد الله البجلی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل تحت رایة عمیة یدعو عصبیة او ینصر عصبیة فقتلة جاهلیة **حدثنا** عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی نا عاصم وهو ابن محمد بن زید عن زید بن محمد عن نافع قال جاء عبد الله بن عمر الی عبد الله بن مطیع حین کان من امر الحرة ما کان زمن یزید بن معاویة فقال اطرحوا لابی عبد الرحمن وسادة فقال انی لم آتک لاجلس اتیتک لاحدثک حدیثا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من خلع یدا من طاعة لقی الله یوم القیمة لا حجة له ومن مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة **وحدثنا** ابن نمیر قال نا یحیی بن عبد الله بن بکیر نا اللیث عن عبید بن ابی جعفر عن بکیر بن عبد الله بن الاشج عن نافع عن ابن عمر انه اتی ابن مطیع فذکر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **وحدثنا** عمرو بن علی قال نا ابن مهدی ح قال وحدثنا محمد بن عمرو بن جبلة قال نا بشر بن عمر قالا جمیعا نا هشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابیه عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر **وحدثنی** ابو بکر بن نافع ومحمد بن بشار قال ابن نافع نا غندر وقال ابن بشار نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن زیاد بن علاقة قال سمعت عرفجة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انه ستکون هنات وهنات فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة وهی جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان **وحدثنا** احمد بن خراش قال نا حبان قال نا ابو عوانة ح قال وحدثنا القاسم بن زکریا قال نا عبید الله بن موسی عن شیبان ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا المصعب بن المقدام الخثعمی قال نا اسرائیل ح قال وحدثنی حجاج قال نا عارم بن الفضل قال نا حماد بن زید قال نا عبد الله بن المختار ورجل سماه کلهم عن زیاد بن علاقة عن عرفجة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل غیر ان فی حدیثهم جمیعا فاقتلوه **وحدثنی** عثمان بن ابی شیبة قال نا یونس بن ابی یعفور عن ابیه عن عرفجة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یریدان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوه **وحدثنی** وهب بن بقیة الواسطی قال نا خالد بن عبد الله عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بویع للخلیفتین فاقتلوا الآخر منهما **حدثنا** هداب بن خالد الازدی قال نا همام بن یحیی قال نا قتادة عن الحسن عن ضبة بن محصن عن ام سلمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ستکون امراء فتعرفون وتنکرون فمن عرف برئ ومن انکر سلم ولکن من رضی وتابع قالوا افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا **وحدثنی** ابو غسان المسمعی ومحمد بن بشار جمیعا عن معاذ واللفظ لابی غسان قال نا معاذ وهو ابن هشام الدستوائی قال حدثنی ابی عن قتادة قال نا الحسن عن ضبة بن محصن العنزی عن ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال یستعمل علیکم امراء فتعرفون وتنکرون

المذکور بعدها یغضب للعصبة ویقاتل للعصبة ومعناه انما یقاتل عصبیة لقومه وهواه (**قوله** صلی الله علیه وسلم ومن خرج من امتی علی امتی یضرب برها وفاجرها ولا یتحاش من مومنها) وفی بعض النسخ یتحاشی بالیاء ومعناه لا یکترث بما یفعله فیها ولا یخاف وباله وعقوبته (**قوله** صلی الله علیه وسلم من خلع یدا من طاعة لقی الله تعالی یوم القیمة لا حجة له) ای لا حجة له فی فعله ولا عذر له ینفعه **باب** حکم من فرق امر المسلمین وهو مجتمع (**قوله** صلی الله علیه وسلم ستکون هنات وهنات) الهنات جمع هنة وتطلق علی کل شیء والمراد بها هنا الفتن والامور الحادثة (**قوله** صلی الله علیه وسلم فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة وهی جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان) فیه الامر بقتال من خرج علی الامام او اراد تفریق کلمة المسلمین ونحو ذلک وینهی عن ذلک فان لم ینته قوتل وان لم یندفع شره الا بقتله فقتل کان هدرا فقوله صلی الله علیه وسلم فاضربوه بالسیف وفی الروایة الاخری فاقتلوه معناه اذا لم یندفع الا بذلک **وقوله** صلی الله علیه وسلم یریدان یشق عصاکم معناه یفرق جماعتکم کما تفرق العصا المشقوقة وهو عبارة عن اختلاف الکلمة وتنافر النفوس **باب** اذا بویع لخلیفتین (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منهما) هذا محمول علی ما اذا لم یندفع الا بقتله وقد سبق ایضاح هذا فی الابواب السابقة وفیه انه لا یجوز عقدها لخلیفتین وقد سبق قریبا نقل الاجماع فیه واحتمال امام الحرمین **باب** وجوب الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع وترک قتالهم ما صلوا ونحو ذلک (**قوله** صلی الله علیه وسلم ستکون امراء فتعرفون وتنکرون فمن عرف فقد برئ ومن انکر سلم ولکن من رضی وتابع قالوا افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا) هذا الحدیث فیه معجزة ظاهرة بالاخبار بالمستقبل ووقع ذلک کما اخبر صلی الله علیه وسلم واما **قوله** صلی الله علیه وسلم فمن عرف فقد برئ وفی الروایة التی بعدها فمن کره فقد برئ فاما روایة من روی فمن کره فقد برئ فظاهرة ومعناه من کره ذلک المنکر فقد برئ من اثمه وعقوبته وهذا فی حق من لا یستطیع انکاره بیده ولا لسانه فلیکرهه بقلبه ویبرأ واما من روی فمن عرف فقد برئ فمعناه والله اعلم فمن عرف المنکر ولم یشتبه علیه فقد صارت له طریق الی البراءة من اثمه وعقوبته بان یغیره بیده او بلسانه فان عجز فلیکرهه بقلبه **وقوله** صلی الله علیه وسلم ولکن من رضی وتابع معناه ولکن الاثم والعقوبة علی من رضی وتابع وفیه دلیل علی ان من عجز عن ازالة المنکر لا یاثم بمجرد السکوت بل انما یاثم بالرضا به او بان لا یکرهه بقلبه او بالمتابعة علیه واما **قوله** افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا ففیه معنی ما سبق انه لا یجوز الخروج علی الخلفاء بمجرد الظلم او الفسق ما لم یغیروا شیئا من قواعد الاسلام

فمن کرہ فقد برئ ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع قالوا یا رسول اللہ الا نقاتلہم قال لا ما صلوا ای من کرہ بقلبہ وانکر بقلبہ **وحدثنی** ابو الربیع العتکی
قال نا حماد یعنی ابن زید قال نا المعلی بن زیاد وھشام عن الحسن عن ضبۃ بن محصن عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنحو ذلک غیر
انہ قال فمن انکر فقد برئ ومن کرہ فقد سلم **وحدثناہ** حسن بن الربیع البجلی قال نا ابن المبارک عن ھشام عن الحسن عن ضبۃ بن محصن
عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثلہ الا قولہ ولکن من رضی وتابع لم یذکرہ **وحدثنا** اسحق بن ابراھیم الحنظلی قال نا عیسی بن یونس
قال نا الاوزاعی عن یزید بن یزید بن جابر عن رزیق بن حیان عن مسلم بن قرظۃ عن عوف بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیار ائمتکم
الذین تحبونھم ویحبونکم ویصلون علیکم وتصلون علیہم وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم قیل یا رسول اللہ افلا
ننابذھم بالسیف فقال لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ واذا رایتم من ولاتکم شیئا تکرھونہ فاکرھوا عملہ ولا تنزعوا یدا من طاعتہ **حدثنا** داود
ابن رشید قال نا الولید یعنی ابن مسلم قال نا عبد الرحمن بن یزید بن جابر قال اخبرنی مولی بنی فزارۃ وھو رزیق بن حیان انہ سمع مسلم بن قرظۃ ابن عم
عوف بن مالک یقول سمعت عوف بن مالک الاشجعی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم وتصلون علیہم
ویصلون علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم قال قالوا یا رسول اللہ افلا ننابذھم عند ذلک قال لا ما اقاموا فیکم
الصلوۃ قال لا ما اقاموا فیکم الصلوۃ الا من ولی علیہ وال فراہ یاتی شیئا من معصیۃ اللہ فلیکرہ ما یاتی من معصیۃ اللہ ولا ینزعن یدا من طاعۃ قال
ابن جابر فقلت یعنی لرزیق حین حدثنی بھذا الحدیث آللہ یا ابا المقدام لحدثک بھذا او سمعت ھذا من مسلم بن قرظۃ یقول سمعت عوفا یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجثا علی رکبتیہ واستقبل القبلۃ فقال ای وآللہ الذی لا الہ الا ھو لسمعتہ من مسلم بن قرظۃ یقول سمعت عوف بن
مالک یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **وحدثناہ** اسحاق بن موسی الانصاری قال نا الولید بن مسلم قال نا ابن جابر بھذا الاسناد وقال رزیق
مولی بنی فزارۃ قال مسلم ورواہ معاویۃ بن صالح عن ربیعۃ بن یزید عن مسلم بن قرظۃ عن عوف بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **وحدثنا** قتیبۃ بن
سعید قال نا اللیث بن سعد ح قال وثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا واربع مائۃ فبایعناہ وعمر اخذ بیدہ تحت
الشجرۃ وھی سمرۃ وقال بایعناہ علی ان لا نفر ولم نبایعہ علی الموت **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا ابن عیینۃ ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا سفیان
عن ابی الزبیر عن جابر قال لم نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الموت انما بایعناہ علی ان لا نفر **وحدثنا** محمد بن حاتم قال نا حجاج عن ابن جریج
قال اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابرا یسال کم کانوا یوم الحدیبیۃ قال کنا اربع عشرۃ مائۃ فبایعناہ وعمر اخذ بیدہ تحت الشجرۃ وھی سمرۃ فبایعناہ غیر جد بن
قیس الانصاری اختبی تحت بطن بعیرہ **وحدثنی** ابراھیم بن دینار قال نا حجاج بن محمد بن الاعور مولی سلیمان بن مجالد قال قال ابن جریج واخبرنی ابو الزبیر
انہ سمع جابرا یسال ھل بایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ فقال لا ولکن صلی بھا ولم یبایع عند شجرۃ الا شجرۃ التی بالحدیبیۃ قال ابن جریج واخبرنی ابو الزبیر
انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بئر الحدیبیۃ **حدثنا** سعید بن عمرو الاشعثی وسوید بن سعید واسحاق بن ابراھیم واحمد بن عبدۃ واللفظ
لسعید قال سعید واسحق انا وقال الاخران نا سفیان عن عمرو عن جابر قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا واربع مائۃ فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم
خیر اھل الارض وقال جابر لو کنت ابصر لاریتکم موضع الشجرۃ **وحدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ
عن سالم بن ابی الجعد قال سالت جابر بن عبد اللہ عن اصحاب الشجرۃ فقال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا الفا وخمس مائۃ **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ
وابن نمیر قالا نا عبد اللہ بن ادریس ح قال وثنا رفاعۃ بن الھیثم قال نا خالد یعنی الطحان کلاھما عن حصین عن سالم بن ابی الجعد عن جابر قال

باب خیار الائمۃ وشرارھم (**قولہ** عن رزیق بن حیان) اختلفوا فی تقدیم الراء علی الزای وتاخیرھا علی وجھین ذکرہ البخاری وابن ابی حاتم والدارقطنی وعبد الغنی بن سعید المصری وابن ماکولا
وغیرھم من اصحاب المؤتلف بتقدیم الراء المھملۃ وھو الموجود فی معظم نسخ صحیح مسلم وقال ابو زرعۃ الرازی والدمشقی بتقدیم الزای المعجمۃ واللہ اعلم (**قولہ** عن مسلم بن قرظۃ) بفتح القاف والراء
وبالظاء المعجمۃ وقد سبق فی الباب قبلہ شرح ھذہ الاحادیث (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم وتصلون علیھم ویصلون علیکم) معنی یصلون ای یدعون (**قولہ** فجثا علی رکبتیہ
واستقبل القبلۃ) ھکذا ھو فی اکثر النسخ فجثا بالثاء المثلثۃ وفی بعضھا فجذا بالذال المعجمۃ وکلاھما صحیح فاما بالثاء فیقال منہ جثا علی رکبتیہ یجثو جثوا وجثیا فیھما واجثاہ غیرہ وتجاثوا علی الرکب جثی
وجثی بضم الجیم وکسرھا واما جذا فھو الجلوس علی اطراف اصابع الرجلین ناصب القدمین وھو الجاذی والجمع جذاء مثل نائم ونیام قال الجمھور الجاذی اشد استیفازا من الجاثی وقال ابو عمرو
ھما لغتان **باب** استحباب مبایعۃ الامام الجیش عند ارادۃ القتال وبیان بیعۃ الرضوان تحت الشجرۃ (**قولہ** کنا یوم الحدیبیۃ الفا واربع مائۃ وفی روایۃ الفا وخمس مائۃ وفی روایۃ الفا و
ثلث مائۃ) وقد ذکر البخاری ومسلم ھذہ الروایات الثلاث فی صحیحیھما واکثر روایتھما الف واربع مائۃ وکذا ذکر البیھقی ان اکثر روایات ھذا الحدیث الف واربع مائۃ ویمکن ان یجمع بینھما بانھم کانوا اربع مائۃ
وکسرا فمن قال اربع مائۃ لم یعتبر الکسر ومن قال خمسمائۃ اعتبرہ ومن قال الف وثلثمائۃ ترک بعضھم لکونہ لم یتیقن العدد ولغیر ذلک (**قولہ** فی روایۃ جابر وروایۃ معقل بن یسار بایعناہ یوم الحدیبیۃ علی ان لا نفر
ولم نبایعہ علی الموت) وفی روایۃ سلمۃ انھم بایعوہ یومئذ علی الموت وھو معنی روایۃ عبد اللہ بن زید بن عاصم وفی روایۃ مجاشع بن مسعود البیعۃ علی الھجرۃ والبیعۃ علی الاسلام والجھاد وفی حدیث ابن عمر
وعبادۃ بایعنا علی السمع والطاعۃ وان لا ننازع الامر اھلہ وفی روایۃ عن ابن عمر فی غیر صحیح مسلم البیعۃ علی الصبر قال العلماء ھذہ الروایۃ تجمع المعانی کلھا وتبین مقصود کل الروایات فالبیعۃ علی ان
لا نفر معناہ الصبر حتی نظفر بعدونا او نقتل وھو معنی البیعۃ علی الموت ای نصبر وان آل بنا ذلک الی الموت لان الموت مقصود فی نفسہ وکذا البیعۃ علی الجھاد ای والصبر فیہ واللہ اعلم وکان فی اول الاسلام یجب علی العشرۃ
من المسلمین ان یصبر للمائۃ من الکفار ولا یفروا منھم وعلی المائۃ الصبر للالف کافرا ثم نسخ ذلک وصار الواجب مصابرۃ المثلین فقط ھذا مذھبنا ومذھب ابن عباس ومالک والجمھور ان الآیۃ منسوخۃ وقال ابو حنیفۃ وطائفۃ لیست
بمنسوخۃ واختلفوا فی ان المعتبر مجرد العدد من غیر مراعاۃ القوۃ والضعف ام یراعی فی الجمھور علی انہ لا یراعی لظاھر القرآن واما حدیث عبادۃ بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لا نشرکوا باللہ شیئا ولا نسرقوا الی آخرہ فانما کان
ذلک فی اول الامر فی لیلۃ العقبۃ قبل الھجرۃ من مکۃ وقبل فرض الجھاد (**قولہ** سالت جابرا عن اصحاب الشجرۃ فقال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا الفا وخمسمائۃ) ھذا مختصر من الحدیث الصحیح فی بئر الحدیبیۃ ومعناہ ان الصحابۃ لما وصلوا الحدیبیۃ وجدوا

لوکنا مائة الف لکفانا کنا خمس عشرة مائة **وحدثنا** عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن الاعمش
قال حدثنی سالم بن ابی الجعد قال قلت لجابر کم کنتم یومئذ قال الفا واربع مائة **حدثنا** عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن عمرو یعنی
ابن مرة قال حدثنی عبد الله بن ابی اوفی قال کان اصحاب الشجرة الفا وثلاث مائة وکانت اسلم ثمن المهاجرین **وحدثنا** ابن مثنی قال نا ابو داود ح قال
وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا النضر بن شمیل جمیعا عن شعبة بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال انا یزید بن زریع عن خالد عن الحکم
ابن عبد الله بن الاعرج عن معقل بن یسار قال لقد رایتنی یوم الشجرة والنبی صلی الله علیه وسلم یبایع الناس وانا رافع غصنا من اغصانها عن راسه ونحن
اربع عشرة مائة قال لم نبایعه علی الموت ولکن بایعناه علی ان لا نفر **وحدثناه** یحیی بن یحیی قال نا خالد بن عبد الله عن یونس بهذا الاسناد **وحدثناه**
حامد بن عمر قال نا ابو عوانة عن طارق عن سعید بن المسیب قال کان ابی ممن بایع رسول الله صلی الله علیه وسلم عند الشجرة قال فانطلقنا فی قابل حاجین
فخفی علینا مکانها فان کانت تبینت لکم فانتم اعلم **وحدثنیه** محمد بن رافع قال نا ابو احمد ح قال وقرأته علی نصر بن علی عن ابی احمد قال نا سفیان
عن طارق بن عبد الرحمن عن سعید بن المسیب عن ابیه انهم کانوا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الشجرة قال فنسوها من العام المقبل **وحدثنی**
حجاج بن الشاعر ومحمد بن رافع قالا نا شبابة قال نا شعبة عن قتادة عن سعید بن المسیب عن ابیه قال لقد رایت الشجرة ثم اتیتها بعد فلم اعرفها **وحدثنا**
قتیبة بن سعید قال نا حاتم یعنی ابن اسمعیل عن یزید بن ابی عبید قال قلت لسلمة علی ای شیء بایعتم رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الحدیبیة
قال علی الموت **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم قال انا حماد بن مسعدة قال نا یزید عن سلمة بمثله **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم انا المخزومی
قال نا وهیب قال نا عمرو بن یحیی عن عباد بن تمیم عن عبد الله بن زید قال اتاه آت فقال هاذا ابن حنظلة یبایع الناس فقال علی ماذا قال علی الموت
قال لا ابایع علی هذا احدا بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا حاتم یعنی ابن اسمعیل عن یزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع انه
دخل علی الحجاج فقال یا ابن الاکوع ارتددت علی عقبیک تعربت قال لا ولکن رسول الله صلی الله علیه وسلم اذن لی فی البدو **وحدثنا** محمد بن الصباح
ابو جعفر قال نا اسمعیل بن زکریا عن عاصم الاحول عن ابی عثمان النهدی قال حدثنی مجاشع بن مسعود السلمی قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم ابایعه علی
الهجرة فقال ان الهجرة قد مضت لاهلها ولکن علی الاسلام والجهاد والخیر **وحدثنی** سوید بن سعید قال نا علی بن مسهر عن عاصم عن ابی عثمان قال
اخبرنی مجاشع بن مسعود السلمی قال جئت باخی ابی معبد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد الفتح فقلت یا رسول الله بایعه علی الهجرة قال مضت الهجرة
باهلها قلت فبای شیء تبایعه قال علی الاسلام والجهاد والخیر قال ابو عثمان فلقیت ابا معبد فاخبرته بقول مجاشع فقال صدق **حدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة
قال نا محمد بن فضیل عن عاصم بهذا الاسناد قال فلقیت اخاه فقال صدق مجاشع ولم یذکر ابا معبد **حدثنا** یحیی بن یحیی واسحاق بن ابراهیم قالا انا جریر عن
منصور عن مجاهد عن طاوس عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الفتح فتح مکة لا هجرة ولکن جهاد ونیة واذا استنفرتم فانفروا **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة
وابو کریب قالا نا وکیع عن سفیان ح قال وحدثنا اسحاق وابن رافع عن یحیی بن آدم قال نا مفضل یعنی ابن مهلهل ح قال وحدثنا عبد بن حمید

بئرها انما تنزه مثل الشرک فبصق النبی صلی الله علیه وسلم فیها ودعا فیها بالبرکة فجاشت فهی احدی المعجزات لرسول الله صلی الله علیه وسلم فکان السائل فی هذا الحدیث علم اصل الحدیث والمعجزة
فی تکثیر الماء وغیر ذلک مما جری فیها ولم یعلم عددهم فقال جابر کنا الفا وخمسمائة ولو کنا مائة الف او اکثر لکفانا وقوله فی الروایة التی قبل هذه دعا علی بئر الحدیبیة ای دعا فیها بالبرکة (**قوله فی**
الشجرة انها خفی علیهم مکانها فی العام المقبل) قال العلماء سبب خفائها ان لا یفتتن الناس بها لما جری تحتها من الخیر ونزول الرضوان والسکینة وغیر ذلک فلو بقیت ظاهرة معلومة لخیف
تعظیم الاعراب والجهال ایاها وعبادتهم لها فکان خفاؤها رحمة من الله تعالی **باب** تحریم رجوع المهاجر الی استیطان وطنه (**قوله** ان الحجاج قال لسلمة بن الاکوع ارتددت علی
عقبیک تعربت قال لا ولکن رسول الله صلی الله علیه وسلم اذن لی فی البدو) قال القاضی عیاض اجمعت الامة علی تحریم ترک المهاجر هجرته ورجوعه الی وطنه وعلی ان ارتداد المهاجر
اعرابیا من الکبائر قال ولهذا اشار الحجاج الی ان علة سلمة ان خروجه الی البادیة انما هو باذن النبی صلی الله علیه وسلم قال ولعله رجع الی غیر وطنه اولان الفرض فی ملازمة المهاجر ارضه التی هاجر
الیها او فرض ذلک علیه انما کان فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم لنصرته او لیکون معه اولان ذلک انما کان قبل فتح مکة فلما کان الفتح واظهر الله الاسلام علی الدین کله واذل الکفر واعز
المسلمین سقط فرض الهجرة فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا هجرة ..... بعد الفتح وقال مضت الهجرة لاهلها ای الذین هاجروا من دیارهم واموالهم قبل فتح مکة لمواساة النبی صلی الله علیه وسلم
ومؤازرته ونصرة دینه وضبط شریعته قال القاضی ولم یختلف العلماء فی وجوب الهجرة علی اهل مکة قبل الفتح واختلف فی غیرهم فقیل لم تکن واجبة علی غیرهم بل کانت ندبا ذکره ابو عبید فی
کتاب الاموال لانه صلی الله علیه وسلم لم یامر الوفود علیه قبل الفتح بالهجرة وقیل انما کانت واجبة علی من لم یسلم کاهل بلده لئلا یبقی فی طوع احکام الکفار **باب** المبایعة بعد فتح مکة علی الاسلام
والجهاد والخیر وبیان معنی لا هجرة بعد الفتح (**قوله** اتیت النبی صلی الله علیه وسلم ابایعه علی الهجرة فقال ان الهجرة قد مضت لاهلها ولکن علی الاسلام والجهاد والخیر) معناه ان الهجرة الممدوحة الفاضلة التی
لاصحابها المزیة الظاهرة انما کانت قبل الفتح فقد مضت لاهلها ای حصلت لمن وفق لها قبل الفتح ولکن ابایعک علی الاسلام والجهاد وسائر افعال الخیر وهو من باب ذکر العام بعد الخاص فان الخیر اعم من الجهاد ومعناه ابایعک
علی ان تفعل هذه الامور (**قوله** قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الفتح فتح مکة لا هجرة ولکن جهاد ونیة وفی الروایة الاخری لا هجرة بعد الفتح) قال اصحابنا وغیرهم من العلماء الهجرة من دار الحرب الی
دار الاسلام باقیة الی یوم القیامة وتاولوا هذا الحدیث تاویلین احدهما لا هجرة بعد الفتح من مکة لانها صارت دار اسلام فلا تتصور منها الهجرة والثانی وهو الاصح ان معناه ان الهجرة
الفاضلة المهمة المطلوبة التی یمتاز بها اهلها امتیازا ظاهرا انقطعت بفتح مکة ومضت لاهلها الذین هاجروا قبل فتح مکة لان الاسلام قوی وعز بعد فتح مکة عزا ظاهرا بخلاف ما قبله (**قوله** صلی الله
علیه وسلم ولکن جهاد ونیة) معناه ان تحصیل الخیر بسبب الهجرة قد انقطع بفتح مکة ولکن حصلوه بالجهاد والنیة الصالحة وفی هذا الحث علی نیة الخیر مطلقا وانه یثاب علی النیة (**قوله** صلی الله علیه وسلم
واذا استنفرتم فانفروا) معناه اذا طلبکم الامام للخروج الی الجهاد فاخرجوا وهذا دلیل علی ان الجهاد لیس فرض عین بل هو فرض کفایة اذا فعله من یحصل بهم الکفایة سقط الحرج عن الباقین
وان ترکوه کلهم اثموا کلهم قال اصحابنا الجهاد الیوم فرض کفایة الا ان ینزل الکفار ببلد المسلمین فیتعین علیهم الجهاد فان لم یکن فی اهل ذلک البلد کفایة وجب علی من یلیهم تتمیم الکفایة واما فی زمن النبی صلی الله
علیه وسلم فالاصح عند اصحابنا انه کان ایضا فرض کفایة والثانی انه کان فرض عین واحتج القائلون بانه کان فرض کفایة بانه کان تغزو السرایا وفیها بعضهم دون بعض

و

باب تحریم رجوع المهاجر الی استیطان وطنه

مسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا هجرة بعد الفتح لکن علی الاسلام والجهاد والخیر وبیان معنی الهجرة بعد الفتح

قال نا عبید الله بن موسی عن اسرائیل کلهم عن منصور بهذا الاسناد مثله **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی قال نا عبد الله بن حبیب بن
ابی ثابت عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی حسین عن عطاء عن عائشة قالت سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الهجرة فقال لا هجرة بعد الفتح ولکن جهاد
ونیة واذا استنفرتم فانفروا **وحدثنا** ابوبکر بن خلاد الباهلی قال نا الولید بن مسلم قال نا عبد الرحمن بن عمرو الاوزاعی قال حدثنی ابن شهاب الزهری
قال حدثنی عطاء بن یزید اللیثی انه حدثهم قال حدثنی ابو سعید الخدری ان اعرابیا سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الهجرة فقال ویحك ان
شان الهجرة لشدید فهل لك من ابل قال نعم قال فهل تؤتی صدقتها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله لن یترك من عملك شیئا **وحدثناه** عبد الله
ابن عبد الرحمن قال نا محمد بن یوسف عن الاوزاعی بهذا الاسناد مثله غیر انه قال ان الله لن یترك من عملك شیئا وزاد فی الحدیث قال فهل تحتلبها یوم وردها
قال نعم **حدثنی** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس بن یزید قال قال ابن شهاب اخبرنی عروة بن الزبیر ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه
وسلم قالت کان المؤمنات اذا هاجرن الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یمتحن بقول الله تعالی یا ایها النبی اذا جاءك المؤمنات یبایعنك علی ان لا یشرکن بالله شیئا ولا یسرقن
ولا یزنین الی آخر الآیة قالت عائشة فمن اقر بهذا من المؤمنات فقد اقر بالمحنة وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اقررن بذلك من قولهن قال لهن رسول الله صلی الله علیه وسلم
انطلقن فقد بایعتکن ولا والله ما مست ید رسول الله صلی الله علیه وسلم ید امرأة قط غیر انه یبایعهن بالکلام قالت عائشة والله ما اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم علی النساء قط
الا بما امره الله تعالی وما مست کف رسول الله صلی الله علیه وسلم کف امرأة قط وکان یقول لهن اذا اخذ علیهن قد بایعتکن کلاما **وحدثنی** هارون بن سعید الایلی وابو
الطاهر قال ابو الطاهر انا وقال هارون نا ابن وهب قال حدثنی مالك عن ابن شهاب عن عروة ان عائشة اخبرته عن بیعة النساء قالت ما مس رسول الله صلی الله علیه
وسلم بیده امرأة قط الا ان یأخذ علیها فاذا اخذ علیها فاعطته قال اذهبی فقد بایعتك **حدثنا** یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر واللفظ لابن ایوب قالوا نا اسمعیل
وهو ابن جعفر قال اخبرنی عبد الله بن دینار انه سمع عبد الله بن عمر یقول کنا نبایع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی السمع والطاعة یقول لنا فیما استطعت
حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی قال نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال عرضنی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم احد فی القتال وانا ابن اربع
عشرة سنة فلم یجزنی وعرضنی یوم الخندق وانا ابن خمس عشرة سنة فاجازنی قال نافع فقدمت علی عمر بن عبد العزیز وهو یومئذ خلیفة فحدثته هذا الحدیث فقال
ان هذا الحد بین الصغیر والکبیر فکتب الی عماله ان یفرضوا لمن کان ابن خمس عشرة سنة ومن کان دون ذلك فاجعلوه فی العیال **وحدثناه** ابوبکر بن
ابی شیبة قال نا عبد الله بن ادریس وعبد الرحیم بن سلیمان ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب یعنی الثقفی جمیعا عن عبید الله بهذا الاسناد غیر ان فی حدیثهم
وانا ابن اربع عشرة فاستصغرنی **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن نافع عن ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو **وحدثنا**
قتیبة قال نا لیث ح قال وحدثنا ابن رمح قال انا اللیث عن نافع عن عبد الله بن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان ینهی ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو
مخافة ان ینالها العدو **وحدثنا** ابو الربیع العتکی وابو کامل قالا نا حماد عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسافروا بالقرآن
فانی لا آمن ان ینالها العدو وقال ایوب فقد نالها العدو وخاصموکم بها **حدثنی** زهیر بن حرب قال نا اسمعیل یعنی ابن علیة

(**قوله** صلی الله علیه وسلم للاعرابی الذی سأله عن الهجرة ان شان الهجرة لشدید فهل لك من ابل قال نعم قال فهل تؤتی صدقتها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله لن یترك من عملك شیئا) اما یترك فبکسر التاء معناه لن ینقصك من ثواب اعمالك شیئا حیث کنت قال العلماء والمراد بالبحار هنا القری والعرب تسمی القری البحار والقریة البحیرة قال العلماء والمراد بالهجرة التی سأل عنها هذا الاعرابی ملازمة المدینة مع النبی صلی الله علیه وسلم وترك اهله ووطنه فخاف علیه النبی صلی الله علیه وسلم ان لا یقوی لها ولا یقوم بحقوقها وان ینکس علی عقبیه فقال له ان شان الهجرة التی سألت عنها لشدید ولکن اعمل بالخیر فی وطنك وحیث ما کنت فهو ینفعك ولا ینقصك الله منها شیئا والله اعلم **باب** کیفیة بیعة النساء (**قولها** کان المؤمنات اذا هاجرن یمتحن بقول الله تعالی یا ایها النبی اذا جاءك المؤمنات الی آخره) معنی یمتحن یبایعهن علی هذا المذکور فی الآیة الکریمة (**وقولها** فمن اقر بهذا فقد اقر بالمحنة) معناه فقد بایع البیعة الشرعیة (**قولها** والله ما مست ید رسول الله صلی الله علیه وسلم ید امرأة قط غیر انه یبایعهن بالکلام) فیه ان بیعة النساء بالکلام من غیر اخذ کف وفیه ان بیعة الرجال باخذ الکف مع الکلام وفیه ان کلام الاجنبیة یباح سماعه عند الحاجة وان صوتها لیس بعورة وانه لا یلمس بشرة الاجنبیة من غیر ضرورة کتطبب وفصد وحجامة وقلع ضرس وکحل عین ونحوهما مما لا توجد امرأة تفعله جاز للرجل الاجنبی فعله للضرورة وفی قط خمس لغات فتح القاف وتشدید الطاء مضمومة ومکسورة وبضمها مشددة وفتح القاف مع تخفیف الطاء ساکنة ومکسورة وهی لنفی الماضی (**قولها** فی الروایة الاخری ما مس رسول الله صلی الله علیه وسلم ید امرأة قط الا ان یأخذ علیها فاذا اخذ علیها فاعطته قال اذهبی فقد بایعتك) هذا الاستثناء منقطع وتقدیر الکلام ما مس امرأة قط لکن یأخذ علیها البیعة بالکلام فاذا اخذها بالکلام قال اذهبی فقد بایعتك وهذا التقدیر مصرح به فی الروایة الاولی ولا بد منه والله اعلم **باب** البیعة علی السمع والطاعة فیما استطاع (**قوله** کنا نبایع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی السمع والطاعة یقول لنا فیما استطعت) هکذا هو فی جمیع النسخ فیما استطعت ای اقل فیما استطعت وهذا من کمال شفقته صلی الله علیه وسلم ورافته بامته یلقنهم ان یقول احدهم فیما استطعت لئلا یدخل فی عموم بیعته ما لا یطیق وفیه انه اذا رأی الانسان من یلتزم ما لا یطیقه ینبغی ان یقول لا تلتزم ما لا تطیق فیترك بعضه وهو من نحو قوله صلی الله علیه وسلم علیکم من الاعمال ما تطیقون **باب** بیان سن البلوغ وهو السن الذی یجعل صاحبه من المقاتلین ویجری علیه حکم الرجال فی احکام القتال وغیر ذلك (**قوله** عن ابن عمر انه عرض علی النبی صلی الله علیه وسلم یوم احد وهو ابن اربع عشرة سنة فلم یجزه وعرض علیه یوم الخندق وهو ابن خمس عشرة سنة فاجازه) هذا دلیل لتحدید البلوغ بخمس عشرة سنة وهو مذهب الشافعی والاوزاعی وابن وهب واحمد وغیرهم قالوا باستکمال خمس عشرة سنة یصیر مکلفا وان لم یحتلم فتجری علیه الاحکام من وجوب العبادات وغیرها ویستحق سهم الرجل من الغنیمة ویقتل ان کان من اهل الحرب وفیه دلیل علی ان الخندق کانت سنة اربع من الهجرة وهو الصحیح وقال جماعة من اهل السیر والتواریخ کانت سنة خمس وهذا الحدیث یرده لانهم اجمعوا علی ان احدا کانت سنة ثلث فیکون الخندق سنة اربع لانه جعلها فی هذا الحدیث بعد احد بسنة **وقوله** لم یجزنی واجازنی المراد جعله جلا حکم الرجال المقاتلین **باب** النهی ان یسافر بالمصحف الی ارض الکفار اذا خیف وقوعه بایدیهم (**قوله** نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو وفی الروایة الاخری مخافة ان ینالها العدو وفی الروایة الاخری فانی لا آمن ان ینالها العدو) فیه النهی عن المسافرة بالمصحف الی ارض الکفار للعلة المذکورة فی الحدیث وهی خوف ان ینالوه فینتهکوا حرمته فان امنت هذه العلة بان یدخل فی جیش المسلمین الظاهرین علیهم فلا کراهة ولا منع عنه حینئذ لعدم العلة

باب کیفیة بیعة النساء
باب بیان سن البلوغ
باب النهی ان یسافر بالمصحف الی ارض الکفار

ح قال وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان والثقفی کلہم عن ایوب ح قال وثنا ابن رافع قال نا ابن ابی فدیک قال اخبرنا الضحاک یعنی ابن عثمان جمیعا عن نافع
عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث ابن علیۃ والثقفی فانی اخاف وفی حدیث سفیان وحدیث الضحاک بن عثمان مخافۃ ان ینالہ العدو **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی
قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بالخیل التی قد اضمرت من الحفیاء وکان امدھا ثنیۃ الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر
من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق وکان ابن عمر فیمن سابق بھا **حدثنا** یحیی بن یحیی ومحمد بن رمح وقتیبۃ بن سعید عن اللیث بن سعد ح قال وثنا خلف بن ھشام
وابو الربیع وابو کامل قالوا نا حماد وھو ابن زید عن ایوب ح قال وثنا زھیر بن حرب قال نا اسمعیل عن ایوب ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ
قال نا ابو اسامۃ ح قال وحدثنا محمد بن المثنی وعبید اللہ بن سعید قالا نا یحیی وھو القطان جمیعا عن عبید اللہ ح قال وحدثنی علی بن حجر واحمد بن عبدۃ
وابن ابی عمر قالوا نا سفیان عن اسمعیل بن امیۃ ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا ابن جریج قال اخبرنی موسی بن عقبۃ ح قال وحدثنا ھارون
ابن سعید الایلی قال نا ابن وھب قال اخبرنی اسامۃ یعنی ابن زید کل ھؤلاء عن نافع عن ابن عمر بمعنی حدیث مالک عن نافع وزاد فی حدیث ایوب من روایۃ
حماد وابن علیۃ قال عبد اللہ فجئت سابقا فطفف بی الفرس المسجد **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال الخیل فی نواصیھا الخیر الی یوم القیمۃ **وحدثنا** قتیبۃ وابن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا علی بن مسھر و
عبد اللہ بن نمیر ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا عبید اللہ بن سعید قال نا یحیی کلہم عن عبید اللہ ح قال وحدثنی ھارون بن
سعید الایلی قال نا ابن وھب قال حدثنی اسامۃ کلہم عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک عن نافع **وحدثنا** نصر
ابن علی الجھضمی وصالح بن حاتم بن وردان جمیعا عن یزید قال الجھضمی نا یزید بن زریع قال نا یونس بن عبید عن عمرو بن سعید عن ابی زرعۃ بن عمرو بن جریر عن
جریر بن عبد اللہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوی ناصیۃ فرس باصبعہ وھو یقول الخیل معقود بنواصیھا الخیر الی یوم القیمۃ الاجر والغنیمۃ **و**
حدثنی زھیر بن حرب قال نا اسمعیل بن ابراھیم ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا وکیع عن سفیان کلاھما عن یونس بھذا الاسناد مثلہ **و**
حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا ابی قال نا زکریا عن عامر عن عروۃ البارقی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخیل مقعود فی نواصیھا الخیر
الی یوم القیمۃ **وحدثناہ** ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا ابن فضیل وابن ادریس عن حصین عن الشعبی عن عروۃ البارقی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الخیر معقوص بنواصی الخیل قال فقیل لہ یا رسول اللہ بم ذاک قال الاجر والمغنم الی یوم القیمۃ **وحدثناہ** اسحاق بن ابراھیم قال نا جریر عن حصین
بھذا الاسناد غیر انہ قال عروۃ بن الجعد **حدثنا** یحیی بن یحیی وخلف بن ھشام وابو بکر بن ابی شیبۃ جمیعا عن ابی الاحوص ح قال وثنا اسحاق بن ابراھیم
وابن ابی عمر کلاھما عن سفیان جمیعا عن شبیب بن غرقدۃ عن عروۃ البارقی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر الاجر والمغنم وفی حدیث سفیان سمع عروۃ البارقی
سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** عبید اللہ بن معاذ قال حدثنی ابی ح قال وثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر کلاھما عن شعبۃ
عن ابی اسحاق عن العیزار بن حریث عن عروۃ بن الجعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا ولم یذکر الاجر والمغنم

ھذا ھو الصحیح وبہ قال ابو حنیفۃ والبخاری وآخرون وقال مالک وجماعۃ من اصحابنا بالنھی مطلقا وحکی ابن المنذر عن ابی حنیفۃ الجواز مطلقا والصحیح عنہ ما سبق وھذہ العلۃ المذکورۃ فی الحدیث ھی
من کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغلط بعض المالکیۃ فزعم انھا من کلام مالک واتفق العلماء علی انہ یجوز ان یکتب الیھم کتاب فیہ آیۃ او آیات والحجۃ فیہ کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ھرقل
قال القاضی وکرہ مالک وغیرہ معاملۃ الکفار بالدراھم والدنانیر التی فیھا اسم اللہ تعالی او ذکرہ سبحانہ وتعالی **باب** المسابقۃ بین الخیل وتضمیرھا فیہ ذکر حدیث مسابقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بین الخیل المضمرۃ وغیر المضمرۃ وفیہ جواز المسابقۃ بین الخیل وجواز تضمیرھا وھما مجمع علیھما للمصلحۃ فی ذلک وتدریب الخیل وریاضتھا وتمرینھا علی الجری واعدادھا لذلک لینتفع بھا عند الحاجۃ فی القتال
کرا وفرا واختلف العلماء فی ان المسابقۃ بینھا مباحۃ ام مستحبۃ ومذھب اصحابنا انھا مستحبۃ لما ذکرناہ واجمع العلماء علی جواز المسابقۃ بغیر عوض بین جمیع انواع الخیل قویھا
مع ضعیفھا وسابقھا مع غیرہ سواء کان معھما ثالث ام لا فاما المسابقۃ بعوض فجائزۃ بالاجماع لکن یشترط ان یکون العوض من غیر المتسابقین او یکون بینھما ویکون معھما محلل
وھو ثالث علی فرس مکافئ لفرسیھما ولا یخرج المحلل من عندہ شیئا لیخرج ھذا العقد عن صورۃ القمار ولیس فی ھذا الحدیث ذکر عوض فی المسابقۃ (**قولہ** سابق بالخیل التی اضمرت)
یقال اضمرت وضمرت وھو ان یقلل علفھا مدۃ وتدخل بیتا کنینا وتجلل فیہ لتعرق ویجف عرقھا فیجف لحمھا وتقوی علی الجری (**قولہ** من الحفیاء الی ثنیۃ الوداع) ھی بحاء مھملۃ ثم فاء
ساکنۃ وبالمد والقصر حکاھما القاضی وآخرون القصر اشھر والحاء مفتوحۃ بلا خلاف وقال صاحب المطالع وضبطہ بعضھم بضمھا قال وھو خطأ قال الحازمی فی المؤتلف ویقال فیھا ایضا الحیفاء بتقدیم
الیاء علی الفاء والمشھور المعروف فی کتب الحدیث وغیرہ الحفیاء قال سفین بن عیینۃ بین ثنیۃ الوداع والحفیاء خمسۃ اميال او ستۃ وقال موسی بن عقبۃ ستۃ او سبعۃ واما ثنیۃ الوداع فھی عند المدینۃ سمیت
بذلک لان الخارج من المدینۃ یمشی معہ المودعون الیھا (**قولہ** مسجد بنی زریق) بتقدیم الزای وفیہ دلیل لجواز قول مسجد فلان ومسجد بنی فلان وقد ترجم لہ البخاری بھذہ الترجمۃ وھذہ
الاضافۃ للتعریف (**قولہ** وحدثنی زھیر بن حرب ثنا اسمعیل عن ایوب عن نافع عن ابن عمر) ھکذا ھو فی جمیع النسخ قال ابو علی الغسانی وذکرہ ابو مسعود الدمشقی عن مسلم عن زھیر بن حرب
عن اسمعیل بن علیۃ عن ایوب عن ابن نافع عن نافع عن ابن عمر فزاد ابن نافع قال والذی قالہ ابو مسعود محفوظ عن جماعۃ من اصحاب ابن علیۃ قال الدارقطنی فی کتاب العلل فی ھذا الحدیث
یرویہ احمد بن حنبل وعلی بن المدینی وداود عن ابن علیۃ عن ایوب عن ابن نافع عن نافع عن ابن عمر وھذا شاھد لما ذکرہ ابو مسعود ورواہ جماعۃ عن زھیر عن ابن علیۃ عن ایوب عن نافع کما رواہ
مسلم من غیر ذکر ابن نافع (**قولہ** عن ابن عمر فجئت سابقا فطفف بی الفرس المسجد) ھو بفائین ای علا وشب الی المسجد وکان جدارہ قصیرا وھذا البعد مجاوزۃ الغایۃ لان الغایۃ ھی ھذا المسجد وھو مسجد بنی زریق واللہ
اعلم **باب** فضیلۃ الخیل وان الخیر معقود بنواصیھا (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم الخیل معقود بنواصیھا الخیر الی یوم القیمۃ الاجر والغنیمۃ وفی روایۃ الخیر معقوص بنواصی الخیل وفی روایۃ
البرکۃ فی نواصی الخیل) المعقود والمعقوص بمعنی ومعناہ ملوی مضفور فیھا والمراد بالناصیۃ ھنا الشعر المسترسل علی الجبھۃ قال الخطابی وغیرہ قالوا وکنی بالناصیۃ عن جمیع ذات الفرس
یقال فلان مبارک الناصیۃ ومبارک الغرۃ ای الذات وفی ھذہ الاحادیث استحباب رباط الخیل واقتنائھا للغزو وقتال اعداء اللہ وان فضلھا وخیرھا والجھاد باق الی یوم القیمۃ واما
الحدیث الآخر ان الشوم قد یکون فی الفرس فالمراد بہ غیر الخیل المعدۃ للغزو ونحوہ او ان الخیر والشوم یجتمعان فیھا فانہ فسر الخیر بالاجر والمغنم ولا یمتنع مع ھذا ان یکون الفرس مما یتشاءم بہ

باب المسابقۃ بین الخیل وتضمیرھا

باب فضیلۃ الخیل وان الخیر معقود بنواصیھا

فطفف

فی نواصیھا

الاجر والغنم معقود

قالہ

حدثنا عبید اللہ بن معاذ قال نا ابی ح قال وثنا محمد بن مثنی وابن بشار قالا نا یحیی بن سعید کلاھما عن شعبۃ عن ابی التیاح عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ فی نواصی الخیل وحدثنا یحیی بن حبیب قال نا خالد یعنی ابن الحارث ح قال وحدثنی محمد بن الولید قال نا محمد بن جعفر قالا نا شعبۃ عن ابی التیاح سمع انسا یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وحدثنا یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبۃ وزھیر بن حرب وابوکریب قال یحیی انا وقال الاخرون نا وکیع عن سفیان عن سلم بن عبد الرحمن عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال من الخیل وحدثناہ محمد بن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنی عبد الرحمن بن بشر قال نا عبد الرزاق جمیعا عن سفیان بھذا الاسناد مثلہ وزاد فی حدیث عبد الرزاق والشکال ان یکون الفرس فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسری او یدہ الیمنی ورجلہ الیسری حدثنا محمد بن بشار قال نا محمد یعنی ابن جعفر ح قال وحدثنا محمد بن مثنی قال حدثنی وھب بن جریر جمیعا عن شعبۃ عن عبد اللہ ابن یزید النخعی عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث وکیع وفی روایۃ وھب عن عبد اللہ بن یزید ولم یذکر النخعی وحدثنی زھیر بن حرب قال نا جریر عن عمارۃ وھو ابن القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تضمن اللہ لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا الجھاد فی سبیلی وایمانا بی وتصدیقا برسلی فھو علی ضامن ان ادخلہ الجنۃ او ارجعہ الی مسکنہ الذی خرج منہ نائلا ما نال من اجر او غنیمۃ والذی نفس محمد بیدہ ما من کلم یکلم فی سبیل اللہ تعالی الا جاء یوم القیمۃ کھیئتہ حین کلم لونہ لون دم وریحہ مسک والذی نفس محمد بیدہ لولا ان یشق علی المسلمین ما قعدت خلاف سریۃ تغزو فی سبیل اللہ ابدا ولکن لا اجد سعۃ فاحملھم ولا یجدون سعۃ ویشق علیھم ان یتخلفوا عنی والذی نفس محمد بیدہ لوددت انی اغزو فی سبیل اللہ فاقتل ثم اغزو فاقتل ثم اغزو فاقتل وحدثناہ ابوبکر بن ابی شیبۃ وابوکریب قالا نا ابن فضیل عن عمارۃ بھذا الاسناد وحدثنا یحیی بن یحیی قال نا المغیرۃ بن عبد الرحمن الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تکفل اللہ لمن جاھد فی سبیلہ لا یخرجہ من بیتہ الا الجھاد فی سبیلہ وتصدیق کلمتہ بان یدخلہ الجنۃ او یرجعہ الی مسکنہ الذی خرج منہ مع ما نال من اجر او غنیمۃ حدثنا عمرو الناقد وزھیر بن حرب قالا نا سفیان بن عیینۃ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیمۃ وجرحہ یثعب اللون لون دم والریح ریح مسک وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کلم یکلمہ المسلم فی سبیل اللہ ثم تکون یوم القیمۃ کھیئتھا اذا طعنت تفجر دما اللون لون دم والعرف عرف المسک وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لولا ان اشق علی المؤمنین ما قعدت خلف سریۃ تغزو فی سبیل اللہ ولکن لا اجد سعۃ فاحملھم ولا یجدون سعۃ فیتبعونی ولا تطیب انفسھم ان یقعدوا بعدی

(قولہ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوی ناصیۃ فرسہ باصبعہ) قال القاضی فیہ استحباب جذبۃ الرجل فرسہ المعدۃ للجہاد (قولہ عن عروۃ البارقی) ھو بالموحدۃ والقاف وھو منسوب الی بارق وھو جبل بالیمن نزلتہ الازد وھم الاسد باسکان السین فنسبوا الیہ وقیل الی بارق بن عوف بن عدی ویقال لہ عروۃ بن الجعد کما وقع فی روایۃ مسلم وعروۃ بن ابی الجعد وعروۃ بن عیاض بن ابی الجعد باب ما یکرہ من صفات الخیل (قولہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال من الخیل) وفسرہ فی الروایۃ الثانیۃ بان یکون فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسری او یدہ الیمنی ورجلہ الیسری وھذا التفسیر احد الاقوال فی الشکال وقال ابو عبید وجمھور اھل اللغۃ والغریب ھو ان یکون منہ ثلث قوائم محجلۃ وواحدۃ مطلقۃ تشبیھا بالشکال الذی یشکل بہ الخیل فانہ یکون فی ثلث قوائم غالبا قال ابو عبید وقد یکون الشکال ثلث قوائم مطلقۃ وواحدۃ محجلۃ قال ولا تکون المطلقۃ من الارجل او المحجلۃ الا الرجل وقال ابن درید الشکال ان یکون محجلۃ من شق واحد فی یدہ ورجلہ فان کان مخالفا قیل الشکال مخالف قال القاضی قال ابو عمرو المطرز قیل الشکال بیاض الرجل الیمنی والید الیمنی وقیل بیاض الرجل الیسری وقیل بیاض الیدین وقیل بیاض الرجلین وقیل بیاض الرجلین ویدواحدۃ وقیل بیاض الیدین ورجل واحدۃ وقال العلماء انما کرہ لانہ علی صورۃ المشکول وقیل یحتمل ان یکون قد جرب فی تلک الجنس فلم یکن فیہ نجابۃ قال بعض العلماء اذا کان مع ذلک اغر زالت الکراھۃ لزوال شبہ الشکال باب فضل الجہاد والخروج فی سبیل اللہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم تضمن اللہ لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا الجہاد الی قولہ ان ادخلہ الجنۃ) وفی الروایۃ الاخری تکفل اللہ ومعناھما اوجب اللہ تعالی لہ الجنۃ بفضلہ وکرمہ سبحانہ وتعالی وھذا الضمان والکفالۃ موافق لقولہ تعالی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ الآیۃ (قولہ سبحانہ وتعالی لا یخرجہ الا الجہاد فی سبیلی) ھکذا ھو فی جمیع النسخ جہادا بالنصب وکذا قالہ بعدہ وایمانا بی وتصدیقا وھو منصوب علی انہ مفعول لہ وتقدیرہ لا یخرجہ المخرج ویحرکہ المحرک الا للجہاد والایمان والتصدیق (قولہ عز وجل لا یخرجہ الا الجہاد فی سبیلی وایمانا بی وتصدیقا برسلی) معناہ لا یخرجہ الا محض الایمان والاخلاص للہ تعالی (قولہ فی الروایۃ الاخری وتصدیق کلمتہ) ای کلمۃ الشہادتین وقیل تصدیق کلام اللہ فی الاخبار بالمجاھدین عظیم ثوابہ (قولہ تعالی فھو علی ضامن) ذکروا فی ضامن ھنا وجھین احدھما انہ بمعنی مضمون کما رد فی رد وفوق والثانی انہ بمعنی ذو ضمان (قولہ تعالی ان ادخلہ الجنۃ) قال القاضی یحتمل ان یدخل عند موتہ کما قال تعالی فی الشہداء احیاء عند ربھم یرزقون وفی الحدیث ارواح الشہداء فی الجنۃ قال ویحتمل ان یکون المراد دخولہ الجنۃ عند دخول السابقین والمقربین بلا حساب ولا عذاب ولا مواخذۃ بذنب وتکون الشہادۃ مکفرۃ لذنوبہ کما صرح بہ فی الحدیث الصحیح (قولہ تعالی او ارجعہ الی مسکنہ الذی خرج منہ نائلا ما نال من اجر او غنیمۃ) قالوا معناہ ما حصل لہ من الاجر بلا غنیمۃ ان لم یغنموا او من الاجر والغنیمۃ معا ان غنموا او قیل ان او ھنا بمعنی الواو ای من اجر وغنیمۃ وکذا وقع بالواو فی روایۃ ابی داؤد وکذا وقع فی مسلم فی روایۃ یحیی بن یحیی التی بعد ھذہ بالواو ومعنی الحدیث ان اللہ تعالی ضمن ان الخارج للجہاد ینال خیرا بکل حال فاما ان یستشہد فیدخل الجنۃ واما ان یرجع باجر وغنیمۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ ما من کلم یکلم فی سبیل اللہ الا جاء یوم القیمۃ کھیئتہ حین کلم لونہ لون دم وریح مسک) اما الکلم بفتح الکاف واسکان اللام فھو الجرح ویکلم باسکان الکاف ای یجرح وفیہ دلیل علی ان الشہید لا یزول عنہ الدم بغسل ولا غیرہ والحکمۃ فی مجیئہ یوم القیمۃ علی ھیئتہ ان یکون معہ شاھد فضیلتہ وبذلہ نفسہ فی طاعۃ اللہ تعالی وفیہ دلیل علی جواز الیمین والانعقاد بھا بقولہ والذی نفسی بیدہ ونحو ھذہ الصیغۃ من الحلف بما دل علی الذات ولا خلاف فی ھذا قال اصحابنا الیمین تکون باسماء اللہ تعالی او صفاتہ او ما دل علی ذاتہ قال القاضی والید ھنا بمعنی القدرۃ والملک (قولہ والذی نفس محمد بیدہ لولا ان اشق علی المسلمین ما قعدت خلاف سریۃ تغزو فی سبیل اللہ) ای خلفھا وبعدھا وفیہ ما کان علیہ صلی اللہ علیہ وسلم من الشفقۃ علی المسلمین والرافۃ بھم وانہ کان یترک بعض ما یختارہ للرفق بالمسلمین وانہ اذا تعارضت المصالح بدأ باھمھا وفیہ مراعاۃ الرفق بالمسلمین والسعی فی زوال الکرہ والمشقۃ عنھم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لوددت ان اغزو فی سبیل اللہ فاقتل ثم اغزو فاقتل) فیہ فضیلۃ الغزو والشہادۃ وفیہ تمنی الشہادۃ والخیر وتمنی ما لا یکن فی العادۃ من الخیرات وفیہ ان الجہاد فرض کفایۃ لا فرض عین

وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لولا ان اشق علی المؤمنین ما قعدت خلاف سریة بمثل حدیثهم وبهذا الاسناد والذی نفسی بیده لوددت انی اقتل فی سبیل الله ثم احیی بمثل حدیث ابی زرعة عن ابی هریرة **وحدثنا** محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب یعنی الثقفی ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو معویة ح قال وحدثنا ابن ابی عمر قال ثنا مروان بن معاویة کلهم عن یحیی بن سعید عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لاحببت ان لا اتخلف خلف سریة نحو حدیثهم **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا جریر عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تضمن الله لمن خرج فی سبیله الی قوله ما تخلفت خلاف سریة تغزو فی سبیل الله تعالی **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو خالد الاحمر عن شعبة عن قتادة وحمید عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من نفس تموت لها عند الله خیر یسرها انها ترجع الی الدنیا ولا ان لها الدنیا وما فیها الا الشهید یتمنی ان یرجع فیقتل فی الدنیا لما یری من فضل الشهادة **وحدثنا** محمد بن مثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة قال سمعت انس بن مالک یحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من احد یدخل الجنة یحب ان یرجع الی الدنیا وان له ما علی الارض من شیء غیر الشهید فانه یتمنی ان یرجع فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامة **حدثنا** سعید بن منصور قال نا خالد بن عبد الله الواسطی عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قیل للنبی صلی الله علیه وسلم ما یعدل الجهاد فی سبیل الله قال لا تستطیعونه قال فاعادوا علیه مرتین او ثلاثا کل ذلک یقول لا تستطیعونه قال فی الثالثة مثل المجاهد فی سبیل الله کمثل الصائم القائم القانت بآیات الله لا یفتر من صیام ولا صلوة حتی یرجع المجاهد فی سبیل الله تعالی **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا ابو عوانة ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا جریر ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو معویة کلهم عن سهیل بهذا الاسناد نحوه **حدثنی** حسن بن علی الحلوانی قال نا ابو توبة قال نا معاویة بن سلام عن زید بن سلام انه سمع ابا سلام قال حدثنی النعمان بن بشیر قال کنت عند منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رجل ما ابالی ان لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اسقی الحاج وقال آخر ما ابالی ان لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اعمر المسجد الحرام وقال آخر الجهاد فی سبیل الله افضل مما قلتم فزجرهم عمر وقال لا ترفعوا اصواتکم عند منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یوم الجمعة ولکن اذا صلیت الجمعة دخلت فاستفتیته فیما اختلفتم فیه فانزل الله تعالی اجعلتم سقایة الحاج وعمارة المسجد الحرام کمن آمن بالله والیوم الآخر الآیة الی آخرها **وحدثنیه** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا یحیی بن حسان قال نا معویة قال اخبرنی زید انه سمع ابا سلام قال حدثنی النعمان بن بشیر قال کنت عند منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث ابی توبة **وحدثنا** عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لغدوة فی سبیل الله او روحة خیر من الدنیا وما فیها **حدثنا** یحیی بن یحیی قال نا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیه عن سهل بن سعد الساعدی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال والغدوة یغدوها العبد فی سبیل الله خیر من الدنیا وما فیها **وحدثنا** ابو بکر ابن ابی شیبة وزهیر بن حرب قالا نا وکیع عن سفیان عن ابی حازم عن سهل بن سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال غدوة او روحة فی سبیل الله خیر من الدنیا وما فیها **وحدثنا** ابن ابی عمر قال نا مروان بن معویة عن یحیی بن سعید عن حمزة بن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان رجالا من امتی وساق الحدیث وقال فیه ولروحة فی سبیل الله او غدوة خیر من الدنیا وما فیها

(**قوله** صلی الله علیه وسلم والله اعلم بمن یکلم فی سبیله) هذا تنبیه علی الاخلاص فی الغزو وان الثواب المذکور فیه انما هو لمن اخلص فیه وقاتل لتکون کلمة الله هی العلیا قالوا وهذا الفضل وان کان ظاهره انه فی قتال الکفار فیدخل فیه من خرج فی سبیل الله فی قتال البغاة وقطاع الطریق وفی اقامة الامر بالمعروف والنهی عن المنکر ونحو ذلک والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم وجرحه یثعب) هو بفتح الیاء والعین واسکان المثلثة بینهما ومعناه یجری متفجرا ای کثیرا وهو بمعنی الروایة الاخری تفجر دما (**قوله** صلی الله علیه وسلم تکون یوم القیمة کهیئتها اذ اطعنت) الضمیر فی کهیئتها یعود علی الجراحة واذ اطعنت بالالف بعد الذال کذا هو فی جمیع النسخ (**قوله** صلی الله علیه وسلم والعرف عرف المسک) هو بفتح العین المهملة واسکان الراء وهو الریح

باب فضل الشهادة فی سبیل الله تعالی (**قوله** حدثنا ابو خالد الاحمر عن شعبة عن قتادة وحمید عن انس) قال ابو علی الغسانی ظاهر هذا الاسناد ان شعبة یرویه عن قتادة وحمید جمیعا عن انس قال وصوابه ان ابا خالد یرویه عن حمید عن انس ویرویه ابو خالد ایضا عن شعبة عن قتادة عن انس قال وهکذا قاله عبد الغنی بن سعید قال القاضی فیکون حمید معطوفا علی شعبة لا علی قتادة قال وقد ذکره ابن ابی شیبة فی کتابه عن ابی خالد عن حمید وشعبة عن قتادة عن انس فبینه وان کان فیه ایضا ایهام فان ظاهره ان حمیدا یرویه عن قتادة ولیس المراد کذلک بل المراد ان حمیدا یرویه عن انس کما سبق (**قوله** صلی الله علیه وسلم ما من نفس تموت لها عند الله خیر یسرها انها ترجع الی الدنیا ولا ان لها الدنیا وما فیها الا الشهید الی آخره) هذا من صرائح الادلة فی عظیم فضل الشهادة والله المحمود المشکور واما سبب تسمیته شهیدا فقال النضر بن شمیل لانه حی فان ارواحهم شهدت وحضرت دار السلام وارواح غیرهم انما تشهد بها یوم القیمة وقال ابن الانباری لان الله تعالی وملائکته علیهم الصلوة والسلام یشهدون له بالجنة وقیل لانه شهد عند خروج روحه ما اعده الله تعالی له من الثواب والکرامة وقیل لان ملائکة الرحمة یشهدونه فیاخذون روحه وقیل لانه شهد له بالایمان وخاتمة الخیر بظاهر حاله وقیل لان علیه شاهدا بکونه شهیدا وهو الدم وقیل لانه ممن یشهد علی الامم یوم القیمة بابلاغ الرسل الرسالة الیهم وعلی هذا القول یشارکهم غیرهم فی هذا الوصف (**قوله** ما یعدل الجهاد فی سبیل الله قال لا تستطیعونه) هکذا هو فی معظم النسخ لا تستطیعونه بالنون وهذا جار علی اللغة المشهورة والاول صحیح ایضا وهی لغة فصیحة حذف النون من غیر ناصب ولا جازم وقد سبق بیانها ونظائرها مرات (**قوله** صلی الله علیه وسلم مثل المجاهد فی سبیل الله کمثل الصائم القائم القانت بآیات الله الی آخره) معنی القانت هنا المطیع وفی هذا الحدیث عظیم فضل الجهاد لان الصلوة والقیام بآیات الله افضل الاعمال وقد جعل المجاهد مثل من لا یفتر عن ذلک فی لحظة من اللحظات ومعلوم ان هذا لا یتاتی لاحد ولهذا قال صلی الله علیه وسلم لا تستطیعونه والله اعلم (**قوله** ان عمر زجر الرجال الذین رفعوا اصواتهم یوم الجمعة عند المنبر) فیه کراهة رفع الصوت فی المساجد یوم الجمعة وغیره وانه لا یرفع الصوت بعلم ولا غیره عند اجتماع الناس للصلوة لما فیه من التهویش علیهم وعلی المصلین والذاکرین والله اعلم

باب فضل الغدوة والروحة فی سبیل الله (**قوله** صلی الله علیه وسلم لغدوة فی سبیل الله او روحة خیر من الدنیا وما فیها) الغدوة بفتح الغین السیر اول النهار الی الزوال والروحة السیر من الزوال الی آخر النهار وهما للتقسیم لا للشک ومعناه ان الروحة یحصل بها هذا الثواب وکذا الغدوة والظاهر انه لا یختص ذلک بالغدو والروح من بلدته بل یحصل هذا الثواب بکل غدوة او روحة فی طریقه الی الغزو وکذا غدوة وروحة فی موضع القتال لان الجمیع یسمی غدوة وروحة

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم وزهیر بن حرب واللفظ لابی بکر واسحاق قال اسحاق انا وقال الآخران نا المقرئ عبدالله بن یزید عن سعید بن ایوب قال حدثنی شرحبیل بن شریك المعافری عن ابی عبدالرحمن الحبلی قال سمعت ابا ایوب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم غدوة فی سبیل الله او روحة خیر مما طلعت علیه الشمس وغربت **حدثنی** محمد بن عبدالله بن قهزاذ قال نا علی بن الحسن عن عبدالله بن المبارك قال اخبرنا سعید بن ابی ایوب وحیوة بن شریح قال کل واحد منهما حدثنی شرحبیل بن شریك عن ابی عبدالرحمن الحبلی انه سمع ابا ایوب الانصاری یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله سواء **حدثنا** سعید بن منصور قال نا عبدالله بن وهب قال حدثنی ابوهانئ الخولانی عن ابی عبدالرحمن الحبلی عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا ابا سعید من رضی بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی الله علیه وسلم نبیا وجبت له الجنة فعجب لها ابو سعید فقال اعدها علی یا رسول الله ففعل ثم قال واخری یرفع بها العبد مائة درجة فی الجنة ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال وما هی یا رسول الله قال الجهاد فی سبیل الله **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث عن سعید بن ابی سعید عن عبدالله بن ابی قتادة عن ابی قتادة سمعه یحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قام فیهم فذکر لهم ان الجهاد فی سبیل الله والایمان بالله افضل الاعمال فقام رجل فقال یا رسول الله ارأیت ان قتلت فی سبیل الله تکفر عنی خطایای فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم ان قتلت فی سبیل الله وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف قلت قال ارأیت ان قتلت فی سبیل الله اتکفر عنی خطایای فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبرئیل علیه السلام قال لی ذلك **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد ابن المثنی قال نا یزید بن هارون قال نا یحیی بن سعید عن سعید بن ابی سعید المقبری عن عبدالله بن ابی قتادة عن ابیه قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ارأیت ان قتلت فی سبیل الله بمعنی حدیث اللیث **حدثنا** سعید بن منصور قال نا سفیان عن عمرو بن دینار عن محمد بن قیس ح قال وحدثنا محمد بن عجلان عن محمد بن قیس عن عبدالله بن ابی قتادة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم یزید احدهما علی صاحبه ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم وهو علی المنبر فقال رأیت ان ضربت بسیفی بمعنی حدیث المقبری **حدثنا** زکریا بن یحیی بن صالح المصری قال نا المفضل یعنی ابن فضالة عن عیاش وهو ابن عباس القتبانی عن عبدالله بن یزید ابی عبدالرحمن الحبلی عن عبدالله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یغفر للشهید کل ذنب الا الدین **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا عبدالله بن یزید المقرئ قال نا سعید بن ابی ایوب قال حدثنی عیاش بن عباس القتبانی عن ابی عبدالرحمن الحبلی عن عبدالله بن عمرو بن العاص ان النبی صلی الله علیه وسلم قال القتل فی سبیل الله یکفر کل شیء الا الدین **وحدثنا** یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة کلاهما عن ابی معاویة ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا جریر وعیسی بن یونس جمیعا عن الاعمش ح قال وحدثنا محمد بن عبدالله بن نمیر واللفظ له قال نا اسباط وابو معویة قالا نا الاعمش عن عبدالله بن مرة عن مسروق قال سألنا عبدالله عن هذه الآیة ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون قال سألنا عبدالله عن هذه الآیة ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون قال اما انا قد سألنا عن ذلك فقال ارواحهم فی جوف طیر خضر قنادیل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حیث شاءت ثم تأوی الی تلك القنادیل فاطلع الیهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شیأ قالوا ای شیء نشتهی ونحن نسرح من الجنة حیث شئنا

فی سبیل الله ومعنی هذا الحدیث ان فضل الغدوة والروحة فی سبیل الله وثوابها خیر من نعیم الدنیا کلها لو ملکها انسان وتصور تنعمه بها کلها لانه زائل ونعیم الآخرة باق قال القاضی وقیل فی معناه ومعنی نظائره من تمثیل امور الآخرة وثوابها بامور الدنیا انها خیر من الدنیا وما فیها لو ملکها انسان وملك جمیع ما فیها وانفقه فی امور الآخرة قال هذا القائل ولیس تمثیل الباقی بالفانی علی ظاهر اطلاقه والله اعلم (**قوله** وحدثنا ابن ابی عمر ثنا مروان بن معویة عن یحیی بن سعید) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا وکذا نقله ابو علی الغسانی عن روایة الجلودی قال ووقع فی نسخة ابن ماهان ثنا ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا مروان فذکر ابن ابی شیبة بدل ابن ابی عمر قال والصواب الاول **باب** بیان ما اعده الله تعالی للمجاهد فی الجنة من الدرجات (**قوله** صلی الله علیه وسلم واخری یرفع بها العبد مائة درجة فی الجنة ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال وما هی یا رسول الله قال الجهاد فی سبیل الله) قال القاضی عیاض رح یحتمل ان هذا علی ظاهره وان الدرجات هنا المنازل التی بعضها ارفع من بعض فی الظاهر وهذه صفة منازل الجنة کما جاء فی اهل الغرف انهم یتراءون کالکوکب الدری قال ویحتمل ان المراد الرفعة بالمعنی من کثرة النعیم وعظیم الاحسان مما لم یخطر علی قلب بشر ولا یصفه مخلوق وان انواع ما انعم الله به علیه من البر والکرامة تتفاضل تفاضلا کثیرا ویکون تباعده فی الفضل کما بین السماء والارض فی البعد قال القاضی والاحتمال الاول اظهر وهو کما قال والله اعلم **باب** من قتل فی سبیل الله کفرت خطایاه الا الدین (**قوله** صلی الله علیه وسلم للذی سأله عن تکفیر خطایاه ان قتلت فی سبیل الله وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر ثم اعاده فقال الا الدین فان جبرئیل قال لی ذلك) فیه هذه الفضیلة العظیمة للمجاهد وهی تکفیر خطایاه کلها الا حقوق الآدمیین وانما یکون تکفیرها بهذه الشروط المذکورة وهو ان یقتل صابرا محتسبا مقبلا غیر مدبر وفیه ان الاعمال لا تنفع الا بالنیة والاخلاص لله تعالی (**قوله** صلی الله علیه وسلم مقبل غیر مدبر) لعله احتراز ممن یقبل فی وقت ویدبر فی وقت والمحتسب هو المخلص لله تعالی فان قاتل لعصبیة او لغنیمة او لصیت او نحو ذلك فلیس له هذا الثواب ولا غیره واما (**قوله** صلی الله علیه وسلم الا الدین) ففیه تنبیه علی جمیع حقوق الآدمیین وان الجهاد والشهادة وغیرهما من اعمال البر لا یکفر حقوق الآدمیین وانما تکفر حقوق الله تعالی واما قوله صلی الله علیه وسلم نعم ثم قال بعد ذلك الا الدین فمحمول علی انه اوحی الیه به فی الحال ولهذا قال صلی الله علیه وسلم الا الدین فان جبرئیل قال لی ذلك والله اعلم (**قوله** حدثنا سعید بن منصور ثنا سفین عن عمرو بن دینار عن محمد بن قیس قال وحدثنا محمد بن عجلان عن محمد بن قیس عن عبدالله بن ابی قتادة) القائل وحدثنا ابن عجلان هو سفین (**قوله** عن عیاش بن عباس القتبانی) الاول بالشین المعجمة والثانی بالمهملة والقتبانی بقاف مکسورة ثم مثناة فوق ساکنة ثم موحدة منسوب الی قتبان بطن من رعین **باب** فی بیان ان ارواح الشهداء فی الجنة وانهم احیاء عند ربهم یرزقون) (**قوله** حدثنی یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة وذکر اسناده الی مسروق قال سألنا عبدالله عن هذه الآیة ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون قال اما انا قد سألنا عن ذلك فقال ارواحهم فی جوف طیر خضر) قال المازری کذا جاء عبدالله غیر منسوب قال ابو علی الغسانی ومن الناس من ینسبه فیقول عبدالله ابن عمر وذکره ابو مسعود الدمشقی فی مسند ابن مسعود قال القاضی عیاض ووقع فی بعض النسخ من صحیح مسلم عبدالله بن مسعود **قلت** وکذا وقع فی بعض نسخ بلادنا المعتمدة ولکن لم یقع منسوبا فی معظمها وذکره خلف الواسطی والحمیدی وغیرهما فی مسند ابن مسعود وهو الصواب وهذا الحدیث مرفوع لقوله انا قد سألنا عن ذلك فقال یعنی النبی صلی الله علیه وسلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی الشهداء ارواحهم فی جوف طیر خضر لها قنادیل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حیث شاءت ثم تأوی الی تلك القنادیل)

ففعل ذلك بهم ثلاث مرات فلما رأوا انهم لن يتركوا من ان يسألوا قالوا يا رب نريد ان ترد ارواحنا في اجسادنا حتى نقتل في سبيلك مرة اخرى فلما راى ان ليس لهم حاجة تركوا **حدثنا** منصور بن ابي مزاحم قال نا يحيى بن حمزة عن محمد بن عبد الوليد الزبيدي عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي سعيد الخدري ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اي الناس افضل فقال رجل يجاهد في سبيل الله بماله ونفسه قال ثم من قال مؤمن في شعب من الشعاب يعبد ربه ويدع الناس من شره **حدثنا** عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي سعيد قال قال رجل اي الناس افضل يا رسول الله قال مؤمن يجاهد بنفسه وماله في سبيل الله قال ثم من قال ثم رجل معتزل في شعب من الشعاب يعبد ربه ويدع الناس من شره **وحدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال نا محمد بن يوسف عن الاوزاعي عن ابن شهاب بهذا الاسناد قال رجل في شعب ولم يقل ثم رجل **حدثنا** يحيى بن يحيى التميمي قال نا عبد العزيز بن ابي حازم عن ابيه عن بجرة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال من خير معاش الناس لهم رجل ممسك عنان فرسه في سبيل الله يطير على متنه كلما سمع هيعة او فزعة طار عليه يبتغي القتل والموت مظانه او رجل في غنيمة في راس شعفة من هذه الشعف او بطن واد من هذه الاودية يقيم الصلوة ويؤتي الزكوة ويعبد ربه حتى ياتيه اليقين ليس من الناس الا في خير **وحدثناه** قتيبة بن سعيد عن عبد العزيز بن ابي حازم ويعقوب يعني ابن عبد الرحمن القاري كلاهما عن ابي حازم بهذا الاسناد مثله وقال عن بجرة بن عبد الله بن بدر وقال في شعبة من هذه الشعاب خلاف رواية يحيى **وحدثناه** ابو بكر بن ابي شيبة وزهير بن حرب وابو كريب قالوا نا وكيع عن اسامة بن زيد عن بجرة بن عبد الله الجهني عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث ابي حازم عن بجرة وقال في شعب من الشعاب

باب فضل الجهاد والرباط

فقال بن بدر

فيه بيان ان الجنة مخلوقة موجودة وهو مذهب اهل السنة وهي التي اهبط منها آدم وهي التي ينعم فيها المؤمنون في الآخرة هذا اجماع اهل السنة وقالت المعتزلة وطائفة من المبتدعة ايضا وغيرهم انها ليست موجودة وانما توجد بعد البعث في القيامة قالوا والجنة التي اخرج منها آدم غيرها وظواهر القرآن والسنة تدل لمذهب اهل الحق وفيه اثبات مجازاة الاموات بالثواب والعقاب قبل القيامة قال القاضي وفيه ان الارواح باقية لا تفنى فينعم المحسن ويعذب المسيء وقد جاء به القرآن والآثار وهو مذهب اهل السنة خلافا لطائفة من المبتدعة قالت تفنى قال القاضي وقال هنا ارواح الشهداء وقال في حديث مالك انما نسمة المؤمن والنسمة تطلق على ذات الانسان جسما وروحا وتطلق على الروح مفردة وهو المراد بها في هذا لتفسيرها في الحديث الآخر بالروح ولعلنا بان الجسم يفنى ويأكله التراب ولقوله في الحديث حتى يرجعه الله تعالى الى جسده يوم القيمة قال القاضي وذكر في حديث مالك رحمه الله تعالى نسمة المؤمن وقال هنا الشهداء لان هذه صفتهم لقوله تعالى احياء عند ربهم يرزقون وكما فسره في هذا الحديث واما غيرهم فانما يعرض عليه مقعده بالغداة والعشي كما جاء في حديث ابن عمر وكما قال في آل فرعون النار يعرضون عليها غدوا وعشيا قال القاضي وقيل بل المراد جميع المؤمنين الذين يدخلون الجنة بغير عذاب فيدخلونها الآن بدليل عموم الحديث وقيل بل ارواح المؤمنين على افنية قبورهم والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث في جوف طير خضر) وفي غير مسلم لطير خضر وفي حديث آخر نحوه اصل طير وفي الموطا انما نسمة المؤمن طير وفي حديث آخر عن قتادة في صورة طير ابيض قال القاضي قال بعض المتكلمين على هذا لا شبهة صحة قول من قال طير او صورة طير وهو اكثر ما جاءت به الرواية لا سيما مع قوله تاوي الى قناديل تحت العرش قال القاضي واستبعد بعضهم هذا ولم ينكره آخرون وليس فيه ما ينكر ولا فرق بين الامرين بل رواية طير او جوف طير اصح معنى وليس للاقيسة والعقول في هذا حكم وكله من المجوزات فاذا اراد الله ان يجعل هذه الروح اذا خرجت من المؤمن او الشهيد في قناديل او اجواف طير او حيث يشاء كان ذلك وقع ولم يبعد لا سيما مع القول بان الارواح اجسام قال القاضي وقيل ان هذا المنعم او المعذب من الارواح جزء من الجسد تبقى فيه الروح وهو الذي يتألم ويعذب ويتلذذ وينعم وهو الذي يقول رب ارجعون وهو الذي يسرح في شجر الجنة فغير مستحيل ان يصور هذا الجزء طائرا او يجعل في جوف طائر او في قناديل تحت العرش وغير ذلك مما يريد الله عز وجل قال القاضي وقد اختلف الناس في الروح ما هي اختلافا لا يكاد ينحصر فقال كثير من ارباب المعاني وعلم الباطن المتكلمين لا تعرف حقيقته ولا يصح وصفه وهو مما جهل العباد علمه واستدلوا بقوله تعالى قل الروح من امر ربي وغلت الفلاسفة فقالت بعدم الروح وقال جمهور الاطباء هو البخار اللطيف الساري في البدن وقال كثيرون من شيوخنا هو الحيوة وقال الآخرون هي اجسام لطيفة مشابهة للجسم يحيي الحيوة اجرى الله تعالى العادة بموت الجسم عند فراقه وقيل هو بعض الجسم ولهذا وصف بالخروج والقبض وبلوغ الحلقوم وهذه صفة الاجسام لا المعاني وقال بعض متقدمي اشياخنا هو جسم لطيف متصور على صورة الانسان داخل الجسم وقال بعض مشايخنا وغيرهم انه النفس الداخل والخارج وقال آخرون هو الدم هذا ما نقله القاضي والاصح عند اصحابنا ان الروح اجسام لطيفة متخللة في البدن فاذا فارقته مات قال القاضي واختلفوا في النفس والروح فقيل هما بمعنى وهما لفظان لمسمى واحد وقيل ان النفس هي النفس الداخل والخارج وقيل هي الدم وقيل هي الحيوة والله اعلم قال القاضي وقد تعلق بحديثنا هذا وشبهه بعض الملحدة القائلين بالتناسخ وانتقال الارواح وتنعيمها في الصور الحسان المرفهة وتعذيبها في الصور القبيحة المسخرة وزعموا ان هذا هو الثواب والعقاب وهذا ضلال بين وابطال لما جاءت به الشرائع من الحشر والنشر والجنة والنار ولهذا قال في الحديث حتى يرجعه الله الى جسده يوم يبعثه يعني يوم يحيي الخلق والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم فقال لهم الله تعالى هل تشتهون شيئا الى آخره) هذا مبالغة في اكرامهم وتنعيمهم اذ قد اعطاهم ما لا يخطر على قلب بشر ثم رغبهم في سؤال الزيادة فلم يجدوا مزيدا على ما اعطاهم فسألوه حين راوه انه لا بد من سؤال ان يرجع ارواحهم الى اجسادهم ليجاهدوا ويبذلوا انفسهم في الله تعالى ويتلذذوا بالقتل في سبيله والله اعلم **باب** فضل الجهاد والرباط (**قوله** اي الناس افضل فقال رجل يجاهد في سبيل الله بماله ونفسه) قال القاضي هذا عام مخصوص وتقديره هذا من افضل الناس والا فالعلماء افضل وكذا الصديقون كما جاءت به الاحاديث (**وقوله** صلى الله عليه وسلم ثم مؤمن في شعب من الشعاب يعبد ربه ويدع الناس من شره) فيه دليل لمن قال بتفضيل العزلة على الاختلاط وفي ذلك خلاف مشهور فمذهب الشافعي واكثر العلماء ان الاختلاط افضل بشرط رجاء السلامة من الفتن ومذهب طوائف ان الاعتزال افضل واجاب الجمهور عن هذا الحديث بانه محمول على الاعتزال في زمن الفتن والحرب او هو فيمن لا يسلم الناس منه ولا يصبر عليهم او نحو ذلك من الخصوص وقد كانت الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم وجماهير الصحابة والتابعين والعلماء والزهاد مختلطين فيحصلون منافع الاختلاط كشهود الجمعة والجماعة والجنائز وعيادة المرضى وحلق الذكر وغير ذلك واما الشعب فهو ما انفرج بين جبلين وليس المراد نفس الشعب خصوصا بل المراد الانفراد والاعتزال وذكر الشعب مثالا لانه خال عن الناس غالبا وهذا الحديث نحو الحديث الآخر حين سئل صلى الله عليه وسلم عن النجاة فقال امسك عليك لسانك وليسعك بيتك وابك على خطيئتك (**قوله** صلى الله عليه وسلم من خير معاش الناس لهم رجل ممسك عنان فرسه) المعاش هو العيش وهو الحيوة وتقديره والله اعلم من خير احوال عيشهم رجل ممسك (**قوله** صلى الله عليه وسلم يطير على متنه كلما سمع هيعة او فزعة طار على متنه يبتغي القتل والموت مظانه) معناه يسارع على ظهره وهو متنه كلما سمع هيعة وهي الصوت عند حضور العدو وهي بفتح الهاء واسكان الياء والفزعة باسكان الزاي النهوض الى العدو ومعنى يبتغي القتل مظانه يطلبه في مواطنه التي يرجى فيها الشدة رغبة في الشهادة وفي هذا الحديث فضيلة الجهاد والرباط والحرص على الشهادة (**قوله** صلى الله عليه وسلم او رجل في غنيمة في راس شعفة) الغنيمة بضم الغين تصغير الغنم اي قطعة منها والشعفة بفتح الشين والعين اعلى الجبل

حدثنا محمد بن ابی عمر المکی قال نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یضحك الله الی رجلین یقتل احدهما الآخر کلاهما یدخل الجنة قال یقاتل هذا فی سبیل الله فیستشهد ثم یتوب الله علی القاتل فیسلم فیقاتل فی سبیل الله فیستشهد وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر ابن حرب وابوکریب قالوا نا وکیع عن سفین عن ابی الزناد بهذا الاسناد مثله حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابوهریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یضحك الله لرجلین یقتل احدهما الآخر کلاهما یدخل الجنة قالوا کیف یا رسول الله قال یقتل هذا فیلج الجنة ثم یتوب الله علی الآخر فیهدیه الی الاسلام ثم یجاهد فی سبیل الله فیستشهد حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وعلی بن حجر قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یجتمع کافر وقاتله فی النار ابدا حدثنا عبد الله بن عون الهلالی قال نا ابو اسحاق الفزاری ابراهیم بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یجتمعان فی النار اجتماعا یضر احدهما الآخر قیل من هم یا رسول الله قال مؤمن قتل کافرا ثم سدد حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال نا جریر عن الاعمش عن ابی عمرو الشیبانی عن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل بناقة مخطومة فقال هذه فی سبیل الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لك بها یوم القیامة سبعمائة ناقة کلها مخطومة حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة عن زائدة ح قال وحدثنی بشر بن خالد قال نا محمد یعنی ابن جعفر قال نا شعبة کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب ابن ابی عمرو واللفظ لابی کریب قالوا نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی عمرو الشیبانی عن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی ابدع بی فاحملنی فقال ما عندی فقال رجل یا رسول الله انا ادله علی من یحمله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله وحدثناه اسحاق بن ابراهیم قال نا عیسی بن یونس ح قال وحدثنی بشر بن خالد قال نا محمد یعنی ابن جعفر عن شعبة ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا سفیان کلهم عن الاعمش بهذا الاسناد حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عفان قال نا حماد بن سلمة قال نا ثابت عن انس ح قال وحدثنی ابوبکر بن نافع واللفظ له قال نا بهز قال نا حماد بن سلمة قال نا ثابت عن انس ان فتی من اسلم قال یا رسول الله انی ارید الغزو ولیس معی ما اتجهز قال ائت فلانا فانه قد کان تجهز فمرض فاتاه فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرؤك السلام ویقول اعطنی الذی تجهزت به قال یا فلانة اعطیه الذی تجهزت به ولا تحبسی عنه شیئا فوالله لا تحبسی منه شیئا فیبارك لك فیه وحدثنا سعید بن منصور وابو الطاهر قالا نا ابن وهب وقال سعید نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن بکیر بن الاشج عن بسر بن سعید عن زید بن خالد الجهنی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال من جهز غازیا فی سبیل الله فقد غزا ومن خلفه فی اهله بخیر فقد غزا حدثنا ابو الربیع الزهرانی قال نا یزید یعنی ابن زریع قال نا حسین المعلم قال نا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن بسر ابن سعید عن زید بن خالد الجهنی قال قال نبی الله صلی الله علیه وسلم من جهز غازیا فقد غزا ومن خلف غازیا فی اهله فقد غزا وحدثنا زهیر بن حرب قال نا اسمعیل بن علیة عن علی بن المبارك قال نا یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سعید مولی المهری عن ابی سعید الخدری

باب بیان الرجلین یقتل احدهما الآخر یدخلان الجنة (**قوله** صلی الله علیه وسلم یضحك الله الی رجلین یقتل احدهما الآخر کلاهما یدخل الجنة یقاتل هذا فی سبیل الله فیستشهد ثم یتوب الله علی القاتل فیسلم فیقاتل فی سبیل الله فیستشهد) قال القاضی الضحك هنا استعارة فی حق الله تعالی لانه لا یجوز علیه سبحانه الضحك المعروف فی حقنا لانه انما یصح من الاجسام وممن یجوز علیه تغیر الحالات والله تعالی منزه عن ذلك وانما المراد به الرضا بفعلهما والثواب علیه وحمد فعلهما ومحبته وتلقی رسل الله لهما بذلك لان الضحك من احدنا انما یکون عند موافقته ما یرضاه وسروره به وبره لمن یلقاه قال ویحتمل ان یکون المراد هنا ضحك ملائکة الله تعالی الذین یوجههم لقبض روحه وادخاله الجنة کما یقال قتل السلطان فلانا اذا امر بقتله **باب** من قتل کافرا ثم سدد (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا یجتمع کافر وقاتله فی النار ابدا وفی روایة لا یجتمعان فی النار اجتماعا یضر احدهما الآخر قیل من هم یا رسول الله قال مؤمن قتل کافرا ثم سدد) قال القاضی فی الروایة الاولی یحتمل ان هذا مختص بمن قتل کافرا فی الجهاد فیکون ذلك مکفرا لذنوبه حتی لا یعاقب علیها او یکون بنیة مخصوصة او حالة مخصوصة ویحتمل ان یکون عقابه ان عوقب بغیر النار کالحبس فی الاعراف عن دخول الجنة اولا او لا یدخل النار او یکون ان عوقب بها فی غیر موضع عقاب الکفار ولا یجتمعان فی ادراکها قال واما **قوله** فی الروایة الثانیة اجتماعا یضر احدهما الآخر فیدل علی انه اجتماع مخصوص قال وهو مشکل المعنی واوجه ما فیه ان یکون معناه ما اشرنا الیه انهما لا یجتمعان فی وقت ان استحق العقاب فیعیره بدخوله معه وانه لم ینفعه ایمانه وقتله ایاه وقد جاء مثل هذا فی بعض الحدیث لکن قوله فی هذا الحدیث مؤمن قتل کافرا ثم سدد مشکل لان المؤمن اذا سدد معناه استقام علی الطریقة المثلی ولم یخلط لم یدخل النار اصلا سواء قتل کافرا او لم یقتله قال القاضی ووجهه عندی ان یکون قوله ثم سدد عائدا علی الکافر القاتل ویکون بمعنی الحدیث السابق یضحك الله الی رجلین یقتل احدهما الآخر یدخلان الجنة ورای بعضهم ان هذا اللفظ تغییر من بعض الرواة وان صوابه مؤمن قتله کافرا ثم سدد ویکون معنی قوله لا یجتمعان فی النار اجتماعا یضر احدهما الآخر ای لا یدخلانها للعقاب ویکون هذا استثناء من اجتماع الورود وتخاصمهم علی جسر جهنم هذا آخر کلام القاضی **باب** فضل الصدقة فی سبیل الله تعالی وتضعیفها (**قوله** جاء رجل بناقة مخطومة فقال هذه فی سبیل الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لك بها یوم القیمة سبعمائة ناقة کلها مخطومة) معنی مخطومة ای فیها خطام وهو قریب من الزمام وسبق شرحه مرات قیل یحتمل ان المراد له اجر سبعمائة ناقة ویحتمل ان یکون علی ظاهره وتکون فی الجنة بها سبعمائة ناقة کل واحدة منهن مخطومة یرکبهن حیث شاء للنزهة کما جاء فی خیل الجنة ونجبها وهذا الاحتمال اظهر والله اعلم **باب** فضل اعانة الغازی فی سبیل الله بمرکوب وغیره وخلافته فی اهله بخیر (**قوله** ابدع بی) هو بضم الهمزة وفی بعض النسخ بدع بی بحذف الهمزة وتشدید الدال ونقله القاضی عن جمهور رواة مسلم قال والاول هو الصواب والمعروف فی اللغة وکذا رواه ابو داود وآخرون بالالف ومعناه هلکت دابتی وهی مرکوبی (**قوله** صلی الله علیه وسلم من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله) فیه فضیلة الدلالة علی الخیر والتنبیه علیه والمساعدة لفاعله وفیه فضیلة تعلیم العلم ووظائف العبادات لا سیما لمن یعمل بها من المتعبدین وغیرهم والمراد بمثل اجر فاعله ان له ثوابا بذلك الفعل کما ان لفاعله ثوابا ولا یلزم ان یکون قدر ثوابهما سواء (**قوله** ان فتی من اسلم قال یا رسول الله انی ارید الغزو ولیس معی ما اتجهز به قال ائت فلانا فانه قد کان تجهز فمرض الی آخره) فیه فضیلة الدلالة علی الخیر وفیه ان ما نوی الانسان صرفه فی جهة بر فتعذرت علیه تلك الجهة یستحب له بذله فی جهة اخری من البر ولا یلزمه ذلك ما لم یلتزمه بالنذر (**قوله** صلی الله علیه وسلم من جهز غازیا فقد غزا ومن خلفه فی اهله بخیر فقد غزا) ای حصل له اجر

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بعثا الی بنی لحیان من هذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدهما والاجر بینهما **وحدثنیه** اسحاق بن منصور قال انا عبد الصمد یعنی ابن عبد الوارث قال سمعت ابی یحدث قال نا الحسین عن یحیی قال حدثنی ابو سعید مولی المهری قال حدثنی ابو سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بعثا بمثله **وحدثنی** اسحاق بن منصور قال نا عبید الله یعنی ابن موسی عن شیبان عن یحیی بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** سعید بن منصور قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن یزید بن ابی حبیب عن یزید بن ابی سعید مولی المهری عن ابیه عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث الی بنی لحیان فقال لینهض من کل رجلین رجل ثم قال للقاعد ایکم خلف الخارج فی اهله وماله بخیر کان له مثل نصف اجر الخارج **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حرمة نساء المجاهدین علی القاعدین کحرمة امهاتهم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاهدین فی اهله فیخونه فیهم الا وقف له یوم القیمة فیاخذ من عمله ما شاء فما ظنکم **وحدثنی** محمد بن رافع قال نا یحیی بن آدم قال نا مسعر علقمة بن مرثد عن ابن بریدة عن ابیه قال قال یعنی النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث الثوری **وحدثناه** سعید بن منصور قال نا سفیان عن قعنب عن علقمة بن مرثد بهذا الاسناد وقال فخذ من حسناته ما شئت فالتفت الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال فما ظنکم **وحدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی اسحق انه سمع البراء فی هذه الآیة لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل الله فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم زیدا فجاء بکتف فکتبها فشکی الیه ابن ام مکتوم ضرارته فنزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر قال شعبة واخبرنی سعد بن ابراهیم عن رجل عن زید فی هذه الآیة لا یستوی القاعدون بمثل حدیث البراء وقال ابن بشار فی روایته سعد بن ابراهیم عن ابیه عن رجل عن زید بن ثابت **وحدثنا** ابو کریب قال نا ابن بشر عن مسعر قال حدثنی ابو اسحق عن البراء قال لما نزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین کلمه ابن ام مکتوم فنزلت غیر اولی الضرر **وحدثنا** سعید بن عمرو الاشعثی وسوید بن سعید واللفظ لسعید قال انا سفیان عن عمرو سمع جابرا یقول قال رجل این انا یا رسول الله ان قتلت قال فی الجنة فالقی تمرات کن فی یده ثم قاتل حتی قتل وفی حدیث سوید قال رجل للنبی صلی الله علیه وسلم یوم احد **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة عن زکریا عن ابی اسحق عن البراء قال جاء رجل من بنی النبیت الی النبی صلی الله علیه وسلم ح قال وحدثنا احمد بن جناب المصیصی قال نا عیسی یعنی ابن یونس عن زکریا عن ابی اسحق عن البراء قال جاء رجل من بنی النبیت قبیلة من الانصار فقال اشهد ان لا اله الا الله وانک عبده ورسوله ثم تقدم فقاتل حتی قتل فقال النبی صلی الله علیه وسلم عمل هذا یسیرا واجر کثیرا **وحدثنا** ابو بکر بن النضر بن ابی النضر وهرون بن عبد الله ومحمد بن رافع وعبد بن حمید واللفظ لهم متقاربة قالوا نا هاشم ابن القاسم قال نا سلیمان وهو ابن المغیرة عن ثابت عن انس بن مالک قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم بسبعین عینا

بسبب الغزو وهذا الاجر یحصل بکل جهاد وسواء قلیله وکثیره ولکل خالف له فی اهله بخیر من قضاء حاجة لهم او انفاق علیهم او ذب عنهم او مساعدتهم فی امرهم وقد یختلف قدر الثواب بقلة ذلک وکثرته وفی هذا الحدیث الحث علی الاحسان الی من فعل مصلحة للمسلمین او قام بامرهم (**قوله** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بعثا الی بنی لحیان من هذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدهما والاجر بینهما) اما بنو لحیان فبکسر اللام وفتحها والکسر اشهر وقد اتفق العلماء علی ان بنی لحیان کانوا فی ذلک الوقت کفارا فبعث الیهم بعثا یغزونهم وقال لذلک البعث لینهض من کل قبیلة نصف عدتها وهو المراد بقوله من کل رجلین احدهما واما کون الاجر بینهما فهو محمول علی ما اذا خلف المقیم الغازی فی اهله بخیر کما شرحناه قریبا وکما صرح به فی باقی الاحادیث (**قوله** فی اسناد هذا الحدیث ابو سعید مولی المهری) هو بالراء واسمه سالم بن عبد الله ابو عبد الله النصری بالنون المدنی مولی شداد بن الهاد ویقال مولی مالک بن اوس بن الحدثان ویقال مولی دوس ویقال له سالم سبلان بالسین المهملة والباء الموحدة المفتوحتین وهو سالم البراد بالراء وآخره دال وهو سالم مولی النصریین بالنون وهو ابو عبد الله مولی شداد وهو سالم ابو عبد الله المدنی وهو سالم مولی مالک بن اوس وهو سالم مولی المهریین وهو سالم مولی دوس وهو سالم ابو عبد الله الدوسی ولسالم هذا نظائر فی هذا وهو ان یکون للانسان اسماء او صفات وتعریفات یعرفه کل انسان بواحد منها وصنف الحافظ عبد الغنی بن سعید المصری فی هذا کتابا حسنا وصنف فیه غیره **باب** حرمة نساء المجاهدین واثم من خانهم فیهن (**قوله** صلی الله علیه وسلم حرمة نساء المجاهدین علی القاعدین کحرمة امهاتهم) هذا فی شیئین احدهما تحریم التعرض لهن بریبة من نظر محرم وخلوة وحدیث محرم وغیر ذلک والثانی فی برهن والاحسان الیهن وقضاء حوائجهن التی لا یترتب علیها مفسدة ولا یتوصل بها الی ریبة ونحوها قوله صلی الله علیه وسلم الذی یخون المجاهد فی اهله ان المجاهد یاخذ یوم القیامة من حسناته ما شاء فما ظنکم معناه ما تظنون فی رغبته فی اخذ حسناته والاستکثار منها فی ذلک المقام ای لا یبقی منها شیئا ان امکنه والله اعلم **باب** سقوط فرض الجهاد عن المعذورین (**قوله** فجاء بکتف یکتبها) فیه جواز کتابة القرآن فی الالواح والاکتاف وفیه طهارة عظم المذکی وجواز الانتفاع به (**قوله** تعالی لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر الآیة) فیه دلیل لسقوط الجهاد عن المعذورین ولکن لا یکون ثوابهم ثواب المجاهدین بل لهم ثواب نیاتهم ان کان لهم نیة صالحة کما قال صلی الله علیه وسلم ولکن جهاد ونیة وفیه ان الجهاد فرض کفایة لیس بفرض عین وفیه رد علی من یقول انه کان فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم فرض عین وبعده فرض کفایة والصحیح انه لم یزل فرض کفایة من حین شرع وهذه الآیة ظاهرة فی ذلک لقوله تعالی وکلا وعد الله الحسنی وفضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما وقوله تعالی غیر اولی الضرر قرئ غیر بنصب الراء ورفعها قراءتان مشهورتان فی السبع قرأ نافع وابن عامر والکسائی بنصبها والباقون برفعها وقرئ فی الشاذ بجرها فمن نصب فعلی الاستثناء ومن رفع فوصف للقاعدین او بدل منهم ومن جر فوصف للمؤمنین او بدل منهم (**قوله** فشکا الیه ابن ام مکتوم ضرارته) ای عماه هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا ضرارته بفتح الضاد وحکی صاحب المشارق والمطالع عن بعض الرواة انه ضبطه ضرابه والصواب الاول **باب** ثبوت الجنة للشهید (**قوله** قال رجل این انا یا رسول الله ان قتلت قال فی الجنة فالقی تمرات کن فی یده ثم قاتل حتی قتل) فیه ثبوت الجنة للشهید وفیه المبادرة بالخیر وانه لا یشتغل عنه بحظوظ النفوس (**قوله** وحدثنا احمد بن جناب المصیصی) بالجیم والنون واما المصیصی فبکسر المیم والصاد المشددة ویقال بفتح المیم وتخفیف الصاد وجهان معروفان الاول اشهر منسوب الی المصیصة المدینة المعروفة قوله جاء رجل من بنی النبیت هو بنون مفتوحة ثم باء موحدة مکسورة ثم مثناة تحت ساکنة ثم مثناة فوق وهم قبیلة من الانصار کما ذکر فی الکتاب (**قوله** بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم بسبعین عینا) هکذا هو فی جمیع النسخ بسبعین بباء موحدة مضمومة وسینین مهملتین مفتوحتین بینهما یاء مثناة تحت ساکنة قال القاضی هکذا هو فی جمیع النسخ قال وکذا رواه ابو داود واصحاب الحدیث قال والمعروف فی کتب السیرة بسبس بباءین موحدتین مفتوحتین بینهما سین ساکنة وهو بسبس بن عمرو ویقال ابن بشر من الانصار من الخزرج ویقال حلیف لهم

ینظر ما صنعت عیر ابی سفیان فجاء وما فی البیت احد غیری وغیر رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا ادری ما استثنی بعض نسائه قال فحدثه الحدیث قال فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فتکلم فقال ان لنا طلبة فمن کان ظهره حاضرا فلیرکب معنا فجعل رجال یستاذنونه فی ظهرانهم فی علو المدینة فقال لا الا من کان ظهره حاضرا فانطلق رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه حتی سبقوا المشرکین الی بدر وجاء المشرکون فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتقدمن احد منکم الی شیء حتی اکون انا دونه فدنا المشرکون فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قوموا الی جنة عرضها السموات والارض قال یقول عمیر بن الحمام الانصاری یا رسول الله جنة عرضها السموات والارض قال نعم قال بخ بخ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یحملك علی قولك بخ بخ قال لا والله یا رسول الله الا رجاءة ان اکون من اهلها قال فانك من اهلها قال فاخرج تمیرات من قرنه فجعل یاکل منهن ثم قال لئن انا حییت حتی آکل تمراتی هذه انها لحیوة طویلة قال فرمی بما کان معه من التمر ثم قاتلهم حتی قتل **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی وقتیبة بن سعید واللفظ لیحیی قال قتیبة نا وقال یحیی نا جعفر بن سلیمان عن ابی عمران الجونی عن ابی بکر بن عبد الله بن قیس عن ابیه قال سمعت ابی وهو بحضرة العدو یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابواب الجنة تحت ظلال السیوف فقام رجل رث الهیئة فقال یا ابا موسی انت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هذا قال نعم قال فرجع الی اصحابه فقال اقرأ علیکم السلام ثم کسر جفن سیفه فالقاه ثم مشی بسیفه الی العدو فضرب به حتی قتل **حدثنی** محمد بن حاتم قال نا عفان قال نا حماد قال نا ثابت عن انس قال جاء ناس الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا ان ابعث معنا رجالا یعلمون القرآن والسنة فبعث الیهم سبعین رجلا من الانصار یقال لهم القراء فیهم خالی حرام یقرؤن القرآن ویتدارسون باللیل یتعلمون وکانوا بالنهار یجیؤن بالماء فیضعونه فی المسجد ویحتطبون فیبیعونه ویشترون به الطعام لاهل الصفة وللفقراء فبعثهم النبی صلی الله علیه وسلم الیهم فعرضوا لهم فقتلوهم قبل ان یبلغوا المکان فقالوا اللهم بلغ عنا نبینا انا قد لقیناك فرضینا عنك ورضیت عنا قال واتی رجل حراما خال انس من خلفه فطعنه برمح حتی انفذه فقال حرام فزت ورب الکعبة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاصحابه ان اخوانکم قد قتلوا وانهم قالوا اللهم بلغ عنا نبینا انا قد لقیناك فرضینا عنك ورضیت عنا **وحدثنی** محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا سلیمان بن المغیرة عن ثابت قال قال انس عمی سمیت به لم یشهد مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بدرا قال فشق علیه قال اول مشهد شهده رسول الله صلی الله علیه وسلم غبت عنه وان اراني الله مشهدا فیما بعد مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لیرانی الله تعالی ما اصنع قال فهاب ان یقول غیرها قال فشهد مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم احد فقال فاستقبل سعد بن معاذ فقال له انس یا ابا عمرو این فقال واها لریح الجنة اجده دون احد قال فقاتلهم حتی قتل قال فوجد فی جسده بضع وثمانون من بین ضربة وطعنة ورمیة قال فقالت اخته عمتی الربیع بنت النضر فما عرفت اخی الا ببنانه ونزلت هذه الآیة رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا قال فکانوا یرون انها نزلت فیه وفی اصحابه **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابا وائل قال نا ابو موسی الاشعری ان رجلا اعرابیا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله الرجل یقاتل للمغنم والرجل یقاتل لیذکر والرجل یقاتل لیری مکانه فمن فی سبیل الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قاتل لتکون کلمة الله اعلی فهو فی سبیل الله

قلت یجوز ان یکون احد اللفظین اسما له والآخر لقبا (**قوله** عینا) ای متجسسا ورقیبا (**قوله** ما صنعت عیر ابی سفیان) هی الدواب التی تحمل الطعام وغیره من الامتعة قال فی المشارق العیر هی الابل والدواب تحمل الطعام وغیره من التجارات قال ولا تسمی عیرا الا اذا کانت کذلك وقال الجوهری فی الصحاح العیر الابل تحمل المیرة وجمعها عیرات بکسر العین وفتح الیاء (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان لنا طلبة فمن کان ظهره حاضرا فلیرکب) هی بفتح الطاء وکسر اللام ای شیئا نطلبه وظهر الدواب التی ترکب (**قوله** فجعل رجال یستاذنونه فی ظهرانهم) هو بفتح الظاء واسکان الهاء ای مرکوباتهم فی هذا استحباب التوریة فی الحرب وان لا یبین الامام جهة غارته واغارة سراياه لئلا یشیع ذلك فیحذرهم العدو (**قوله** فی علو المدینة) بضم العین وکسرها (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا یتقدمن احد منکم الی شیء حتی اکون انا دونه) ای قدامه متقدما فی ذلك الشیء لئلا یفوت شیء من المصالح التی لا تعلمونها (**قوله** عمیر بن الحمام) بضم الحاء المهملة وتخفیف المیم قوله بخ بخ فیه لغتان اسکان الخاء وکسرها منونا وهی کلمة تطلق لتفخیم الامر وتعظیمه فی الخیر (**قوله** لا والله یا رسول الله الا رجاءة ان اکون من اهلها) هکذا هو فی اکثر النسخ المعتمدة رجاءة بالمد ونصب التاء وفی بعضها رجاء بلا تنوین وفی بعضها بالتنوین ممدودا وان بحذف التاء وکله صحیح معروف فی اللغة ومعناه والله ما فعلته لشیء الا رجاء ان اکون من اهلها (**قوله** فاخرج تمیرات من قرنه) هو بقاف وراء مفتوحتین ثم نون ای جعبة النشاب وقع فی بعض نسخ المغاربة فیه تصحیف (**قوله** لئن انا حییت حتی آکل تمراتی هذه انها لحیوة طویلة فرمی بما کان معه من التمر ثم قاتلهم حتی قتل) فیه جواز الانغماس فی الکفار والتعرض للشهادة وهو جائز بلا کراهة عند جماهیر العلماء (**قوله** وهو بحضرة العدو) هو بفتح الحاء وضمها وکسرها ثلث لغات ویقال ایضا بحضر بفتح الحاء والضاد بحذف الهاء (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان ابواب الجنة تحت ظلال السیوف) قال العلماء معناه ان الجهاد وحضور معرکة القتال طریق الی الجنة وسبب لدخولها (**قوله** کسر جفن سیفه) هو بفتح الجیم واسکان الفاء وبالنون وهو غمده (**قوله** وکانوا بالنهار یجیؤن بالماء فیضعونه فی المسجد) معناه یضعونه فی المسجد مبلا لمن اراد استعماله للطهارة او شرب وغیرهما وفیه جواز وضعه فی المسجد وقد کانوا یضعون ایضا اعذاق التمر لمن اراد ها فی المسجد فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم ولا خلاف فی جواز هذا وفضله (**قوله** ویحتطبون فیبیعونه ویشترون به الطعام لاهل الصفة) واصحاب الصفة هم الفقراء الغرباء الذین کانوا یاوون الی مسجد النبی صلی الله علیه وسلم وکانت لهم فی آخره صفة وهو مکان منقطع من المسجد مظلل علیه یبیتون فیه قاله ابراهیم الحربی والقاضی واصله من صفة البیت وهی شیء کالظلة قدامه فیه فضیلة الصدقة وفضیلة الاکتساب من الحلال لها وفیه جواز الصفة فی المسجد وجواز المبیت فیه بلا کراهة وهو مذهبنا ومذهب الجمهور اللهم بلغ عنا نبینا انا قد لقیناك فرضینا عنك ورضیت عنا فیه فضیلة ظاهرة للشهداء وثبوت الرضا منهم ولهم وهو موافق لقوله تعالی رضی الله عنهم ورضوا عنه قال العلماء اے رضی الله عنهم لطاعتهم ورضوا عنه بما اکرمهم به واعطاهم ایاه من الخیرات والرضی من الله تعالی افاضة الخیر والاحسان والرحمة فیکون من صفات الافعال وهو ایضا بمعنی ارادته فیکون من صفات الذات (**قوله** لیرانی الله ما اصنع) هکذا هو فی اکثر النسخ لیرانی بالالف وهو صحیح ویکون ما اصنع بدلا من الضمیر فی ارانی ای لیری الله ما اصنع ووقع فی بعض النسخ لیرین الله بیاء بعد الراء ثم نون مشددة وهکذا وقع فی صحیح البخاری وعلی هذا ضبطوه بوجهین احدهما لیرین بفتح الیاء والراء ای یراه الله واقعا بارزا والثانی لیرین بضم الیاء وکسر الراء ومعناه لیرین الله الناس ما اصنعه ویبرزه الله تعالی لهم (**قوله** فهاب ان یقول غیرها) معناه انه اقتصر علی هذه اللفظة المبهمة وهی قوله لیرین الله ما اصنع مخافة ان یعاهد الله علی غیرها فیعجز عنه او تضعف نیته عنه او نحو ذلك ولیکون ابراء له من الحول والقوة (**قوله** واها لریح الجنة اجده دون احد) قال العلماء واها کلمة تحزن وتلهف (**قوله** اجده دون احد) محمول علی ظاهره وان الله تعالی اوجده ریحها من موضع المعرکة وقد ثبتت الاحادیث ان ریحها توجد من مسیرة خمسمائة عام **باب** من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله (**قوله** صلی الله علیه وسلم من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله) فیه بیان ان

علی من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابن نمیر واسحق بن ابراهیم ومحمد بن العلاء قال اسحاق انا وقال الآخرون نا ابو معاویة عن الاعمش عن شقیق عن ابی موسی قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الرجل یقاتل شجاعة ویقاتل حمیة ویقاتل ریاء ای ذلك فی سبیل الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم قال نا عیسی بن یونس قال نا الاعمش عن شقیق عن ابی موسی قال اتینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلنا یا رسول الله الرجل یقاتل منا شجاعة فذکر مثله **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم قال نا جریر عن منصور عن ابی وائل عن ابی موسی الاشعری ان رجلا سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن القتال فی سبیل الله فقال الرجل یقاتل غضبا ویقاتل حمیة قال فرفع راسه الیه وما رفع راسه الیه الا انه کان قائما فقال من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله **وحدثنا** یحیی بن حبیب بن الحارث قال نا خالد بن الحارث قال نا ابن جریج قال حدثنی یونس بن یوسف عن سلیمان بن یسار قال تفرق الناس عن ابی هریرة فقال له ناتل اهل الشام ایها الشیخ حدثنی حدیثا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اول الناس یقضی یوم القیمة علیه رجل استشهد فاتی به فعرفه نعمته فعرفها قال فما عملت فیها قال قاتلت فیك حتی استشهدت قال کذبت ولکنك قاتلت لان یقال جریء فقد قیل ثم امر به فسحب علی وجهه حتی القی فی النار ورجل تعلم العلم وعلمه وقرأ القرآن فاتی به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فیها قال تعلمت العلم وعلمته وقرأت فیك القرآن قال کذبت ولکنك تعلمت العلم لیقال عالم وقرأت القرآن لیقال هو قارئ فقد قیل ثم امر به فسحب علی وجهه حتی القی فی النار ورجل وسع الله علیه واعطاه من اصناف المال کله فاتی به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فیها قال ما ترکت من سبیل تحب ان ینفق فیها الا انفقت فیها لك قال کذبت ولکنك فعلت لیقال هو جواد فقد قیل ثم امر به فسحب علی وجهه ثم القی فی النار **وحدثناه** علی بن خشرم قال نا الحجاج یعنی ابن محمد عن ابن جریج قال حدثنی یونس بن یوسف عن سلیمان بن یسار قال تفرج الناس عن ابی هریرة فقال له ناتل الشامی واقص الحدیث بمثل حدیث خالد بن الحارث **وحدثنا** عبد بن حمید قال نا عبد الله بن یزید ابو عبد الرحمن قال نا حیوة بن شریح عن ابی هانئ عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من غازیة تغزو فی سبیل الله فیصیبون الغنیمة الا تعجلوا ثلثی اجرهم من الآخرة ویبقی لهم الثلث وان لم یصیبوا غنیمة تم لهم اجرهم **حدثنا** محمد بن سهل التمیمی قال نا ابن ابی مریم قال نا نافع بن یزید قال حدثنی ابو هانئ قال حدثنی ابو عبد الرحمن الحبلی عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من غازیة او سریة تغزو فتغنم وتسلم الا کانوا قد تعجلوا ثلثی اجورهم وما من غازیة او سریة تخفق وتصاب الا تم اجورهم **وحدثنا** عبد الله بن مسلمة ابن قعنب قال نا مالك عن یحیی بن سعید عن محمد بن ابراهیم عن علقمة بن وقاص عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال بالنیة

الاعمال انما تحسب بالنیات الصالحة وان الفضل الذی ورد فی المجاهدین فی سبیل الله یختص بمن قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا (قوله الرجل یقاتل للذکر) ای لیذکر والناس بالشجاعة وهو بکسر الذال (قوله ویقاتل حمیة) هی الانفة والغیرة والحماة عن عشیرته (قوله فرفع راسه الیه وما رفع راسه الیه الا انه کان قائما) فیه انه لا باس ان یکون المستفتی واقفا اذا کان هناك عذر من ضیق مکان او غیره وکذلك طالب الحاجة وفیه اقبال المتکلم علی من یخاطبه **باب** من قاتل للریاء والسمعة استحق النار (قوله تفرق الناس عن ابی هریرة فقال له ناتل اهل الشام ایها الشیخ وفی الروایة الاخری فقال له ناتل الشامی) هو بالنون فی اوله وبعد الالف تاء مثناة فوق وهو ناتل بن قیس الحزامی الشامی من اهل فلسطین وهو تابعی وکان ابوه صحابیا وکان ناتل کبیر قومه (قوله صلی الله علیه وسلم فی الغازی والعالم والجواد وعقابهم علی فعلهم ذلك لغیر الله واد خالهم النار دلیل علی تغلیظ تحریم الریاء وشدة عقوبته وعلی الحث علی وجوب الاخلاص فی الاعمال کما قال الله تعالی وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین وفیه ان العمومات الواردة فی فضل الجهاد انما هی لمن اراد الله تعالی بذلك مخلصا وکذلك الثناء علی العلماء وعلی المنفقین فی وجوه الخیرات کله محمول علی من فعل ذلك لله تعالی مخلصا (قوله تفرج الناس عن ابی هریرة) ای تفرقوا بعد اجتماعهم **باب** بیان قدر ثواب من غزا فغنم ومن لم یغنم (قوله صلی الله علیه وسلم ما من غازیة تغزو فی سبیل الله فیصیبون الغنیمة الا تعجلوا ثلثی اجرهم من الآخرة ویبقی لهم الثلث وان لم یصیبوا غنیمة تم لهم اجرهم وفی الروایة الثانیة ما من غازیة او سریة تغزو فتغنم وتسلم الا کانوا قد تعجلوا ثلثی اجورهم وما من غازیة او سریة تخفق وتصاب الا تم اجورهم) قال اهل اللغة الاخفاق ان یغزوا فلا یغنموا شیئا وکذلك کل طالب حاجة اذا لم یحصل فقد اخفق ومنه اخفق الصائد اذا لم یقع له صید واما معنی الحدیث فالصواب الذی لا یجوز غیره معناه ان الغزاة اذا سلموا وغنموا یکون اجرهم اقل من اجر من لم یسلم او سلم ولم یغنم واما الغنیمة هی فی مقابلة جزء من اجر غزوهم فاذا حصلت لهم فقد تعجلوا ثلثی اجرهم المترتب علی الغزو وتکون هذه الغنیمة من جملة الاجر وهذا موافق للاحادیث الصحیحة المشهورة عن الصحابة کقوله منا من مات ولم یاکل من اجره شیئا ومنا من اینعت له ثمرته فهو یهدبها ای یجتنیها فهذا الذی ذکرنا هو الصواب وهو ظاهر الحدیث ولم یات حدیث صریح صحیح یخالف هذا فتعین حمله علی ما ذکرنا وقد اختار القاضی عیاض معنی هذا الذی ذکرناه بعد حکایة فی تفسیره اقوالا فاسدة منها قول من زعم ان هذا الحدیث لیس بصحیح ولا یجوز ان ینقص ثوابهم بالغنیمة کما لم ینقص ثواب اهل بدر وهم افضل المجاهدین وهی افضل غنیمة قال وزعم بعض هؤلاء ان ابا هانئ حمید بن هانئ راویه مجهول ورجحوا الحدیث السابق فی ان المجاهد یرجع بما نال من اجر وغنیمة فرجحوه علی هذا الحدیث لشهرته وشهرة رجاله ولانه فی الصحیحین وهذا فی مسلم خاصة وهذا القول باطل من اوجه فانه لا تعارض بینه وبین هذا الحدیث المذکور فان الذی فی الحدیث السابق رجوعه بما نال من اجر وغنیمة ولم یقل ان الغنیمة تنقص الاجر ام لا ولا قال اجره کاجر من لم یغنم فهو مطلق وهذا مقید فوجب حمله علیه واما قولهم ابو هانئ مجهول فغلط فاحش بل هو ثقة مشهور روی عنه اللیث بن سعد وحیوة وابن وهب وخلائق من الائمة ویکفی فی توثیقه احتجاج مسلم به فی صحیحه واما قولهم انه لیس فی الصحیحین فلیس لازما فی صحة الحدیث کونه فی الصحیحین ولا فی احدهما واما قولهم فی غنیمة بدر فلیس فی غنیمة بدر نص انهم لو لم یغنموا لکان اجرهم علی قدر اجرهم وقد غنموا فقط وکونهم مغفورا لهم مرضیا عنهم ومن اهل الجنة لا یلزم منه ان لا تکون وراء هذا مرتبة اخری هی افضل منه مع انه شدید الفضل عظیم القدر ومن الاقوال الباطلة ما حکاه القاضی عن بعضهم انه قال لعل الذی تعجل ثلثی اجره انما هو فی غنیمة اخذت علی غیر وجهها وهذا غلط فاحش اذ لو کانت علی خلاف وجهها لم یکن ثلث الاجر وزعم بعضهم ان المراد ان التی انفقت فیکون لها اجر بالاسف علی ما فاتها من الغنیمة فیضاعف ثوابها کما یضاعف لمن اصیب فی ماله واهله وهذا القول فاسد مباین لصریح الحدیث وزعم بعضهم ان الحدیث محمول علی من خرج بنیة الغزو والغنیمة معا فنقص ثوابه وهذا ایضا ضعیف والصواب ما قدمناه والله اعلم

باب قوله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال بالنیة وانه یدخل فیه الغزو وغیره من الاعمال (قوله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال بالنیة الحدیث) اجمع المسلمون علی عظم موقع هذا الحدیث وکثرة فوائده وصحته قال الشافعی واحمد وآخرون هو ثلث الاسلام وقال الشافعی یدخل فی سبعین بابا من الفقه وقال آخرون هو ربع الاسلام وقال عبد الرحمن بن مهدی وغیره ینبغی لمن صنف کتابا ان یبدأ فیه بهذا الحدیث تنبیها للطالب علی تصحیح النیة

وانما لامرئ مانوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ لدنیا یصیبہا او امرأۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ **وحدثنا** محمد بن رمح بن المہاجر
قال انا اللیث ح قال وحدثنا ابو الربیع العتکی قال نا حماد بن زید ح قال وحدثنا محمد بن مثنی قال نا عبد الوہاب یعنی الثقفی ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراہیم
قال انا ابو خالد الاحمر سلیمان بن حیان ح قال وحدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا حفص یعنی ابن غیاث ویزید بن ہارون ح قال وحدثنا محمد بن العلاء
الہمدانی قال نا ابن المبارک ح قال وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفین کلہم عن یحیی بن سعید باسناد مالک ومعنی حدیثہ وفی حدیث سفیان سمعت عمر بن الخطاب
علی المنبر یخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا حماد بن سلمۃ قال نا ثابت عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من طلب الشہادۃ صادقا اعطیہا ولو لم تصبہ **وحدثنی** ابو الطاہر وحرملۃ بن یحیی واللفظ لحرملۃ قال ابو الطاہر انا وقال حرملۃ نا عبد اللہ
ابن وہب قال حدثنی ابو شریح ان سہل بن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف حدثہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سأل اللہ الشہادۃ
بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ **وحدثنا** محمد بن عبد الرحمن بن سہم الانطاکی قال انا عبد اللہ بن المبارک عن وہیب المکی عن
عمرو بن محمد بن المنکدر عن سمی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق
قال ابن سہم قال عبد اللہ بن المبارک فنری ان ذلک کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **وحدثنا** عثمان بن ابی شیبۃ قال نا جریر عن الاعمش
عن ابی سفیان عن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فقال ان بالمدینۃ لرجالا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم حبسہم
المرض **وحدثناہ** یحیی بن یحیی قال نا ابو معاویۃ ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وابو سعید الاشج قالا نا وکیع ح قال وحدثنا اسحق
ابن ابراہیم قال نا عیسی بن یونس کلہم عن الاعمش بہذا الاسناد غیر ان فی حدیث وکیع الا شرکوکم فی الاجر **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت
علی مالک عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمہ
وکانت ام حرام تحت عبادۃ بن الصامت فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمتہ ثم جلست تفلی راسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثم استیقظ وہو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ہذا البحر

و نقل الخطابی ہذا عن الائمۃ مطلقا وقد فعل ذلک البخاری وغیرہ فابتدؤا بہ قبل کل شیء وذکرہ البخاری فی سبعۃ مواضع من کتابہ قال الحفاظ ولم یصح ہذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا من روایۃ عمر بن الخطاب ولا عن عمر الا من روایۃ علقمۃ بن وقاص ولا عن علقمۃ الا من روایۃ محمد بن ابراہیم التیمی ولا عن محمد الا من روایۃ یحیی بن سعید الانصاری وعن یحیی انتشر فرواہ عنہ اکثر من مائتی انسان اکثرہم ائمۃ ولہذا قال الائمۃ لیس ہو متواترا وان کان مشہورا عند الخاصۃ والعامۃ لانہ فقد شرط التواتر فی اولہ وفیہ طرفۃ من طرف الاسناد فانہ رواہ ثلثۃ تابعیون بعضہم عن بعض یحیی ومحمد وعلقمۃ قال جماہیر العلماء من اہل العربیۃ والاصول وغیرہم لفظۃ انما موضوعۃ للحصر تثبت المذکور وتنفی ما سواہ فتقدیر ہذا الحدیث ان الاعمال تحسب اذا کانت بنیۃ ولا تحسب اذا کانت بلا نیۃ وفیہ دلیل علی ان الطہارۃ وہی الوضوء والغسل والتیمم لا تصح الا بالنیۃ وکذلک الصلوۃ والزکوۃ والصوم والحج والاعتکاف وسائر العبادات واما ازالۃ النجاسۃ فالمشہور عندنا انہا لا تفتقر الی نیۃ لانہا من باب الترک والترک لا یحتاج الی نیۃ وقد نقلوا الاجماع فیہا وشذ بعض اصحابنا فاوجبہا وہو باطل وتدخل النیۃ فی الطلاق والعتاق والقذف ومعنی دخولہا انہا اذا قارنت کنایۃ صارت کالصریح وان اتی بصریح طلاق ونوی طلقتین او ثلثا وقع ما نوی وان نوی بالصریح غیر مقتضاہ دین فیما بینہ وبین اللہ تعالی ولا یقبل منہ فی الظاہر (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم وانما لامرئ ما نوی) قالوا فائدۃ ذکرہ بعد انما الاعمال بالنیۃ بیان ان تعیین المنوی شرط فلو کان علی انسان صلوۃ مقضیۃ لا یکفیہ ان ینوی الصلوۃ الفائتۃ بل یشترط ان ینوی کونہا ظہرا او غیرہا ولولا اللفظ الثانی لاقتضی الاول صحۃ المنیۃ بلا تعیین اذ اوہم ذلک (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ) معناہ من قصد بہجرتہ وجہ اللہ وقع اجرہ علی اللہ ومن قصد بہا دنیا او امرأۃ فہی حظہ ولا نصیب لہ فی الآخرۃ بسبب ہذہ الہجرۃ واصل الہجرۃ الترک والمراد ہنا ترک الوطن وذکر المرأۃ مع الدنیا یحتمل وجہین احدہما انہ جاء ان سبب ہذا الحدیث ان رجلا ہاجر لیتزوج امرأۃ یقال لہا ام قیس فقیل لہ مہاجر ام قیس والثانی انہ للتنبیہ علی زیادۃ التحذیر من ذلک وہو من باب ذکر الخاص بعد العام تنبیہا علی مزیتہ واللہ اعلم **باب** استحباب طلب الشہادۃ فی سبیل اللہ تعالی (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الشہادۃ صادقا اعطیہا ولو لم تصبہ وفی الروایۃ الاخری من سأل اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ) معنی الروایۃ الاولی مفسر من الروایۃ الثانیۃ ومعناہما جمیعا انہ اذا سأل الشہادۃ بصدق اعطی من ثواب الشہداء وان کان علی فراشہ وفیہ استحباب سؤال الشہادۃ واستحباب نیۃ الخیر **باب** ذم من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بالغزو (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق قال عبد اللہ بن المبارک فنری ان ذلک کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) **قولہ** نری بضم النون ای نظن وہذا الذی قالہ ابن المبارک محتمل وقد قال غیرہ انہ عام والمراد ان من فعل ہذا فقد اشبہ المنافقین المخلفین عن الجہاد فی ہذا الوصف فان ترک الجہاد احد شعب النفاق وفی ہذا الحدیث ان من نوی فعل عبادۃ فمات قبل فعلہا لا یتوجہ علیہ من الذم ما یتوجہ علی من مات ولم ینوہا وقد اختلف اصحابنا فیمن تمکن من الصلوۃ فی اول وقتہا فاخرہا بنیۃ ان یفعلہا فی اثنائہ فمات قبل فعلہا او اخر الحج بعد التمکن الی سنۃ اخری فمات قبل فعلہ ہل یاثم ام لا والاصح عندہم انہ یاثم فی الحج دون الصلوۃ لان مدۃ الصلوۃ قریبۃ فلا تنسب الی تفریط بالتاخیر بخلاف الحج وقیل یاثم فیہما وقیل لا یاثم فیہما وقیل یاثم فی الحج الشیخ دون الشاب واللہ اعلم **باب** ثواب من حبسہ عن الغزو مرض او عذر آخر (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ان بالمدینۃ لرجالا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم حبسہم المرض وفی روایۃ الا شرکوکم فی الاجر) قال اہل اللغۃ شرکہ بکسر الراء بمعنی شارکہ وفی ہذا الحدیث فضیلۃ النیۃ فی الخیر وان من نوی الغزو او غیرہ من الطاعات فعرض لہ عذر منعہ حصل لہ ثواب نیتہ وانہ کلما اکثر من التاسف علی فوات ذلک وتمنی کونہ مع الغزاۃ ونحوہم کثر ثوابہ واللہ اعلم **باب** فضل الغزو فی البحر (**قولہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمہ وتفلی راسہ وینام عندہا) اتفق العلماء علی انہا کانت محرما لہ صلی اللہ علیہ وسلم واختلفوا فی کیفیۃ ذلک فقال ابن عبد البر وغیرہ کانت احدی خالاتہ صلعم من الرضاعۃ وقال آخرون بل کانت خالۃ لابیہ او لجدہ لان عبد المطلب کانت امہ من بنی النجار (**قولہ** تفلی) بفتح التاء واسکان الفاء وفیہ جواز فلی الراس وقتل القمل منہ ومن غیرہ قال اصحابنا قتل القمل وغیرہ من الموذیات مستحب وفیہ جواز ملامسۃ المحرم فی الراس وغیرہ مما لیس بعورۃ وجواز الخلوۃ بالمحرم والنوم عندہا وہذا کلہ مجمع علیہ وفیہ جواز اکل الضیف عند المرأۃ المزوجۃ مما قدمتہ لہ الا ان یعلم انہ من مال الزوج ویعلم انہ یکرہ اکلہ من طعامہ (**قولہا** فاستیقظ وہو یضحک) ہذا الضحک فرحا وسرورا بکون امتہ تبقی بعدہ متظاہرۃ بامور الاسلام قائمۃ بالجہاد حتی فی البحر (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم یرکبون ثبج ہذا البحر) الثبج بثاء مثلثۃ ثم باء موحدۃ مفتوحتین ثم جیم وہو ظہرہ ووسطہ وفی الروایۃ الاخری یرکبون ظہر البحر

ملوکا علی الاسرة او مثل الملوک علی الاسرة یشك ایهما قال قالت فقلت یا رسول الله ادع الله ان یجعلنی منهم فدعا لها ثم وضع راسه فنام ثم استیقظ وهو یضحك
قالت فقلت ما یضحكك یا رسول الله قال ناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل الله کما قال فی الاولی قالت فقلت یا رسول الله ادع الله ان یجعلنی منهم قال انت
من الاولین فرکبت ام حرام بنت ملحان البحر فی زمان معاویة فصرعت عن دابتها حین خرجت من البحر فهلکت **حدثنا** خلف بن هشام قال نا حماد بن زید
عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن حبان عن انس بن مالك عن ام حرام وهی خالة انس قالت اتانا النبی صلی الله علیه وسلم یوما فقال عندنا فاستیقظ
وهو یضحك فقلت ما یضحكك یا رسول الله بابی انت وامی قال اریت قوما من امتی یرکبون ظهر البحر کالملوك علی الاسرة فقلت ادع الله ان یجعلنی
منهم قال فانك منهم قالت ثم نام فاستیقظ ایضا وهو یضحك فسالته فقال مثل مقالته فقلت ادع الله ان یجعلنی منهم قال انت من الاولین قال فتزوجها
عبادة بن الصامت بعد فغزا فی البحر فجمل لها معه فلما ان جاءت قربت لها بغلة فرکبتها فصرعتها فاندقت عنقها **وحدثنا** محمد بن رمح بن المهاجر و یحیی
ابن یحیی قال نا اللیث عن یحیی بن سعید عن ابن حبان عن انس بن مالك عن خالته ام حرام بنت ملحان انها قالت نام رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما
قریبا منی ثم استیقظ یتبسم قالت فقلت یا رسول الله ما اضحكك قال ناس من امتی عرضوا علی یرکبون ظهر هذا البحر الاخضر ثم ذکر نحو حدیث حماد بن زید و
حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسمعیل وهو ابن جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمن انه سمع انس بن مالك یقول انی رسول الله صلی الله علیه وسلم
بنت ملحان خالته لانس فوضع راسه عندها وساق الحدیث بمعنی حدیث اسحاق بن ابی طلحة ومحمد بن یحیی بن حبان **وحدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن بن
بهرام الدارمی قال نا ابو الولید الطیالسی قال نا اللیث یعنی ابن سعد عن ایوب بن موسی عن مکحول عن شرحبیل بن السمط عن سلمان قال سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول رباط یوم ولیلة خیر من صیام شهر وقیامه وان مات جری علیه عمله الذی کان یعمله واجری علیه رزقه وامن الفتان **وحدثنی** ابو الطاهر قال نا ابن وهب
عن عبد الرحمن بن شریح عن عبد الکریم بن الحارث عن ابی عبیدة بن عقبة عن شرحبیل بن السمط عن سلمان الخیر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث
اللیث عن ایوب بن موسی **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بینما رجل
یمشی بطریق وجد غصن شوك علی الطریق فاخره فشکر الله له فغفر له وقال الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهید فی سبیل
الله **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا جریر عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما تعدون الشهید فیکم قالوا یا رسول الله
من قتل فی سبیل الله فهو شهید قال ان شهداء امتی اذا لقلیل قالوا فمن هم یا رسول الله قال من قتل فی سبیل الله فهو شهید

(**قوله** صلی الله علیه وسلم کالملوك علی الاسرة) قیل هو صفة لهم فی الآخرة اذا دخلوا الجنة والاصح انه صفة لهم فی الدنیا ای یرکبون مراکب الملوك لسعة مالهم واستقامة امرهم وکثرة عددهم (**قوله** فی المرة الثانیة ادع الله ان یجعلنی منهم وکان دعا لها فی الاولی قال انت من الاولین) هذا دلیل علی ان رؤیاه الثانیة غیر الاولی وانه عرض فیه غیر الاولین وفیه معجزات للنبی صلی الله علیه وسلم منها اخباره
بقاء امته بعده وانه تکون لهم شوکة وقوة وعدد وانهم یغزون وانهم یرکبون البحر وان ام حرام تعیش الی ذلك الزمان وانها تکون معهم وقد وجد بحمد الله تعالی کل ذلك وفیه فضیلة لتلك الجیوش وانهم غزاة
فی سبیل الله واختلف العلماء متی جرت الغزوة التی توفیت فیها ام حرام فی البحر وقد ذکر فی هذه الروایة فی مسلم انها رکبت البحر فی زمان معویة فصرعت عن دابتها فهلکت قال القاضی
قال اکثر اهل السیر والاخبار ان ذلك کان فی خلافة عثمان رض وان فیها رکبت ام حرام وزوجها الی قبرس فصرعت عن دابتها هناك فتوفیت ودفنت هناك وعلی هذا یکون قوله
فی زمان معویة معناه فی زمان غزوه فی البحر لا فی ایام خلافته قال وقیل بل کان ذلك فی خلافته قال وهو اظهر فی دلالة قوله فی زمانه وفی هذا الحدیث جواز رکوب البحر للرجال والنساء وکذا قاله الجمهور
وکره مالك رکوبه للنساء لانه لا یمکنهن غالبا التستر فیه ولا غض البصر عن المتصرفین فیه ولا یؤمن انکشاف عوراتهن فی تصرفهن لا سیما فیما صغر من السفن مع ضرورتهن الی قضاء الحاجة بحضرة الرجال
قال القاضی رحمه الله تعالی وروی عن عمر بن الخطاب وعمر بن عبد العزیز منع رکوبه وقیل انما منعه العمران للتجارة وطلب الدنیا لا للطاعات وقد روی عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم النهی
عن رکوب البحر الا لحاج او معتمر او غاز وضعف ابو داود هذا الحدیث وقال ورواته مجهولون واستدل بعض العلماء بهذا الحدیث علی ان القتل فی سبیل الله تعالی والموت فیها سواء فی الاجر لان ام حرام
ماتت ولم تقتل ولا دلالة فیه لذلك لانه صلی الله علیه وسلم لم یقل انهم شهداء انما یغزون فی سبیل الله ولکن قد ذکر مسلم فی الحدیث الذی بعد هذا بقلیل حدیث زهیر بن حرب من روایة ابی هریرة من قتل فی سبیل الله فهو
شهید ومن مات فی سبیل الله فهو شهید وهو موافق لمعنی قول الله تعالی ومن یخرج من بیته مهاجرا الی الله ورسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله (**قوله** فی الروایة الاولی وکانت ام حرام تحت عبادة بن
الصامت قد دخل علیها رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطعمته وقال فی الروایة الاخری فتزوجها عبادة بن الصامت بعد وظاهر الروایة الاولی انها کانت زوجة لعبادة حال دخول النبی صلی الله علیه وسلم الیها ولکن الروایة
الثانیة صریحة فی انه انما تزوجها بعد ذلك فتحمل الاولی علی موافقة الثانیة ویکون قد اخبر عما صار حالا لها بعد ذلك (**قوله** وحدثنا محمد بن رمح بن المهاجر انا اللیث عن یحیی بن سعید هکذا هو فی النسخ بلادنا
ونقل القاضی عن بعض نسخهم حدثنا محمد بن رمح ویحیی بن یحیی انا اللیث فزاد یحیی بن یحیی مع محمد بن رمح **باب** فضل الرباط فی سبیل الله عز وجل قوله عن عبد الرحمن بن بهرام بفتح الباء وکسرها
(**قوله** شرحبیل بن السمط) یقال بفتح السین وکسر المیم ویقال بکسر السین واسکان المیم (**قوله** صلی الله علیه وسلم رباط یوم ولیلة خیر من صیام شهر وقیامه وان مات جری علیه عمله الذی کان یعمله)
هذه فضیلة ظاهرة للمرابط وجریان عمله علیه بعد موته فضیلة مختصة به لا یشارکه فیها احد وقد جاء صریحا فی غیر مسلم کل میت یختم علی عمله الا المرابط فانه ینمی له الی یوم القیمة (**قوله**
صلی الله علیه وسلم واجری علیه رزقه) موافق لقوله تعالی فی الشهداء احیاء عند ربهم یرزقون والاحادیث السابقة ان ارواح الشهداء تاکل من ثمار الجنة (**قوله** صلی الله علیه وسلم ومن الفتان)
ضبطوا من بوجهین احدهما من بفتح الهمزة وکسر المیم من غیر واو والثانی او من بضم الهمزة وبواو وامّا الفتان فقال القاضی روایة الاکثرین بضم الفاء جمع فاتن قال وروایة الطبری بالفتح وفی روایة ابی داود فی سننه
او من من فتانی القبر **باب** بیان الشهداء (**قوله** صلی الله علیه وسلم بینما رجل یمشی بطریق وجد غصن شوك علی الطریق فاخره فشکر الله له فغفر له) فیه فضیلة اماطة الاذی عن الطریق وهو کل موذ وهذه الاماطة
ادنی شعب الایمان کما سبق فی الحدیث (**قوله** صلی الله علیه وسلم الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهید فی سبیل الله) وفی روایة مالك فی الموطا من حدیث جابر بن عتیك الشهداء
سبعة سوی القتل فی سبیل الله فذکر المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم وصاحب ذات الجنب والحرق والمرأة تموت بجمع وفی روایة لمسلم من قتل فی سبیل الله فهو شهید ومن مات فی سبیل الله فهو شهید وهذا الحدیث
الذی رواه مالك صحیح بلا خلاف وان کان البخاری ومسلم لم یخرجاه فاما المطعون فهو الذی یموت فی الطاعون کما فی الروایة الاخری الطاعون شهادة لکل مسلم واما المبطون فهو صاحب داء البطن
وهو الاسهال قال القاضی وقیل هو الذی به الاستسقاء وانتفاخ البطن وقیل هو الذی یشتکی بطنه وقیل هو الذی یموت بداء بطنه مطلقا واما الغرق فهو الذی یموت غریقا فی الماء وصاحب الهدم من یموت تحته

الاولی
قال
ابنة
او من
باب فضل الرباط فی سبیل الله عز وجل
باب بیان الشهداء

ومن مات فی سبیل الله فهو شهید ومن مات فی الطاعون فهو شهید ومن مات فی البطن فهو شهید قال ابن مقسم اشهد علی ابیك فی هذا الحدیث انه قال والغریق شهید **وحدثنی** عبد الحمید بن بیان الواسطی قال نا خالد عن سهیل بهذا الاسناد مثله غیر ان فی حدیثه قال سهیل قال عبید الله بن مقسم اشهد علی اخیك انه زاد فی هذا الحدیث ومن غرق فهو شهید **حدثنی** محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا وهیب قال نا سهیل بهذا الاسناد وفی حدیثه قال اخبرنی عبید الله بن مقسم عن ابی صالح وزاد فیه والغرق شهید **حدثنا** حامد بن عمر البکراوی قال نا عبد الواحد یعنی ابن زیاد قال نا عاصم عن حفصة بنت سیرین قالت قال لی انس ابن مالك بم مات یحیی بن ابی عمرة قالت قلت بالطاعون قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الطاعون شهادة لکل مسلم **وحدثناه** الولید بن شجاع قال نا علی ابن مسهر عن عاصم فی هذا الاسناد بمثله **وحدثنا** هارون بن معروف قال نا ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن ابی علی ثمامة بن شفی انه سمع عقبة بن عامر یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی المنبر یقول واعدوا لهم ما استطعتم من قوة الا ان القوة الرمی الا ان القوة الرمی الا ان القوة الرمی **وحدثنا** هارون بن معروف قال نا ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن ابی علی عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ستفتح علیکم ارضون ویکفیکم الله فلا یعجزن احدکم ان یلهو باسهمه **وحدثناه** داود بن رشید قال نا الولید عن بکر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن ابی علی الهمدانی قال سمعت عقبة بن عامر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **وحدثنا** محمد بن رمح بن المهاجر قال نا اللیث عن الحارث بن یعقوب عن عبد الرحمن بن شماسة ان فقیما اللخمی قال لعقبة بن عامر تختلف بین هذین الغرضین وانت کبیر یشق علیك قال عقبة لولا کلام سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم لم اعانیه قال الحارث فقلت لابن شماسة وما ذاك قال انه قال من علم الرمی ثم ترکه فلیس منا او قد عصی **وحدثنا** سعید بن منصور وابو الربیع العتکی وقتیبة بن سعید قالوا نا حماد وهو ابن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرهم من خذلهم حتی یاتی امر الله وهم کذلك وهم کذلك ولیس فی حدیث قتیبة وهم کذلك **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا وکیع وعبدة کلاهما عن اسمعیل بن ابی خالد ح قال وحدثنا ابن ابی عمر واللفظ له قال ثنا مروان عن اسمعیل عن قیس عن المغیرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لن یزال قوم من امتی ظاهرین علی الناس حتی یاتیهم امر الله وهم ظاهرون **وحدثنا** محمد بن رافع قال نا ابو اسامة قال حدثنی اسمعیل عن قیس قال سمعت المغیرة بن شعبة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بمثل حدیث مروان سواء **وحدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لن یبرح هذا الدین قائما یقاتل علیه عصابة من المسلمین حتی تقوم الساعة **حدثنی** هارون بن عبد الله وحجاج بن الشاعر قال نا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیمة **حدثنا** منصور بن ابی مزاحم قال نا یحیی بن حمزة عن عبد الرحمن بن یزید بن جابر ان عمیر بن هانئ حدثه قال سمعت معاویة علی المنبر یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تزال طائفة من امتی قائمة بامر الله لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم ظاهرون علی الناس **وحدثنی** اسحاق بن منصور قال انا یحیی بن ابی کثیر ابن هشام قال نا جعفر بن برقان قال نا یزید بن الاصم قال سمعت معویة بن ابی سفیان ذکر حدیثا رواه عن النبی صلی الله علیه وسلم لم اسمعه روی عن النبی صلی الله علیه وسلم علی منبره حدیثا غیر هذا

وصاحب ذات الجنب معروف وهی قرحة تکون فی الجنب باطنا والحریق هو الذی یموت بحریق النار واما المرأة تموت بجمع فهو بضم الجیم وفتحها وکسرها والضم اشهر قیل التی تموت حاملا جامعة ولدها فی بطنها وقیل هی البکر والصحیح الاول واما **قوله** صلی الله علیه وسلم ومن مات فی سبیل الله فهو شهید فمعناه بای صفة مات وقد سبق بیانه قال العلماء وانما کانت هذه الموتات شهادة بتفضل الله تعالی بسبب شدتها وکثرة المها وقد جاء فی حدیث آخر فی الصحیح من قتل دون ماله فهو شهید ومن قتل دون اهله فهو شهید وسبق بیانه فی کتاب الایمان وفی حدیث آخر صحیح ومن قتل دون دینه فهو شهید قال العلماء المراد بشهادة هؤلاء کلهم غیر المقتول فی سبیل الله انهم یکون لهم فی الآخرة ثواب الشهداء واما فی الدنیا فیغسلون ویصلی علیهم وقد سبق فی کتاب الایمان بیان هذا وان الشهداء ثلثة اقسام شهید فی الدنیا والآخرة وهو المقتول فی حرب الکفار وشهید فی الآخرة دون احکام الدنیا وهم هؤلاء المذکورون هنا وشهید فی الدنیا دون الآخرة وهو من غل فی الغنیمة او قتل مدبرا (**قوله** فی حدیث عبد الحمید بن بیان قال عبید الله بن مقسم اشهد علی اخیك انه زاد فی هذا الحدیث ومن غرق فهو شهید) هکذا وقع فی اکثر نسخ بلادنا علی اخیك بالخاء وفی بعضها علی ابیك بالباء وهذا هو الصواب قال القاضی وقع فی روایة ابن ماهان علی ابیك وهو الصواب وفی روایة الجلودی علی اخیك وهو خطأ والصواب ابیك کما سبق فی روایة زهیر وانما قاله ابن مقسم لسهیل بن ابی صالح وکذا ذکره ایضا فی الروایة التی بعدها والله اعلم **باب** فضل الرمی والحث علیه وذم من علمه ثم نسیه (**قوله** ثمامة بن شفی) هو بشین معجمة مضمومة ثم فاء مفتوحة ثم یاء مشددة (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی تفسیر قوله تعالی واعدوا لهم ما استطعتم من قوة الا ان القوة الرمی قالها ثلثا) هذا تصریح بتفسیرها ورد لما یحکیه المفسرون من الاقوال سوی هذا وفیه وفی الاحادیث بعده فضیلة الرمی والمناضلة والاعتناء بذلك بنیة الجهاد فی سبیل الله تعالی وکذلك المثاقفة وسائر انواع استعمال السلاح وکذا المسابقة بالخیل وغیرها کما سبق فی بابه والمراد بهذا کله التمرن علی القتال والتدرب والتحذق فیه ورياضة الاعضاء بذلك (**قوله** صلی الله علیه وسلم ستفتح علیکم ارضون ویکفیکم الله فلا یعجز احدکم ان یلهو باسهمه) الارضون بفتح الراء علی المشهور وحکی الجوهری لغة شاذة باسکانها ویعجز بکسر الجیم علی المشهور وبفتحها فی لغة ومعناه الندب الی الرمی (**قوله** ابن شماسة بضم الشین وفتحها **قوله** لم اعانیه هکذا هو فی معظم النسخ لم اعانیه بالیاء وفی بعضها لم اعانه بحذفها وهو الفصیح والاول لغة معروفة سبق بیانها مرات (**قوله** صلی الله علیه وسلم من علم الرمی ثم ترکه فلیس منا او قد عصی) هذا تشدید عظیم فی نسیان الرمی بعد علمه وهو مکروه کراهة شدیدة لمن ترکه بلا عذر وسبق تفسیر فلیس منا فی کتاب الایمان **باب** قوله صلی الله علیه وسلم لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرهم من خالفهم (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرهم من خذلهم حتی یاتی امر الله وهم کذلك) هذا الحدیث سبق شرحه مع ما یشبهه فی اواخر کتاب الایمان وذکرنا هناك الجمع بین الاحادیث الواردة فی هذا المعنی وان المراد بقوله صلی الله علیه وسلم حتی یاتی امر الله هو الریح التی تاتی فتاخذ روح کل مؤمن ومؤمنة وان المراد بروایة من روی حتی تقوم الساعة ای تقرب الساعة وهو خروج الریح واما هذه الطائفة فقال البخاری هم اهل العلم وقال احمد بن حنبل ان لم یکونوا اهل الحدیث فلا ادری من هم قال القاضی عیاض انما اراد احمد اهل السنة والجماعة ومن یعتقد مذهب اهل الحدیث **قلت** ویحتمل ان هذه الطائفة مفرقة بین انواع المؤمنین منهم شجعان مقاتلون ومنهم فقهاء ومنهم محدثون ومنهم زهاد وآمرون بالمعروف والناهون عن المنکر ومنهم اهل انواع اخری من الخیر ولا یلزم ان یکونوا مجتمعین بل قد یکونون متفرقین فی اقطار الارض وفی هذا الحدیث معجزة ظاهرة فان هذا الوصف ما زال بحمد الله تعالی من زمن النبی صلی الله علیه وسلم الی الآن ولا یزول حتی یاتی امر الله المذکور فی الحدیث وفیه دلیل لکون الاجماع حجة وهو اصح ما یستدل به من الحدیث واما حدیث لا تجتمع امتی علی ضلالة فضعیف والله اعلم

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین ولا تزال عصابة من المسلمین یقاتلون علی الحق ظاهرین علی من ناوأهم الی یوم القیمة
حدثنی احمد بن عبد الرحمن بن وهب قال نا عمی عبد الله بن وهب قال نا عمرو بن الحارث قال حدثنی یزید بن ابی حبیب قال حدثنی عبد الرحمن بن شماسة المهری قال
کنت عند مسلمة بن مخلد وعنده عبد الله بن عمرو بن العاص فقال عبد الله لا تقوم الساعة الا علی شرار الخلق هم شر من اهل الجاهلیة لا یدعون الله بشیء الا رده علیهم فبینا هم
علی ذلک اقبل عقبة بن عامر فقال لمسلمة یا عقبة اسمع ما یقول عبد الله فقال عقبة هو اعلم واما انا فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تزال عصابة من امتی یقاتلون
علی امر الله قاهرین لعدوهم لا یضرهم من خالفهم حتی تاتیهم الساعة وهم علی ذلک فقال عبد الله اجل ثم یبعث الله ریحا ریح المسک مسها مس الحریر فلا تترک نفسا
فی قلبه مثقال حبة من ایمان الا قبضته ثم یبقی شرار الناس علیهم تقوم الساعة **حدثنا** یحیی بن یحیی قال نا هشیم عن داود بن ابی هند عن ابی عثمان عن سعد بن ابی
وقاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال اهل الغرب ظاهرین علی الحق حتی تقوم الساعة **حدثنا** زهیر بن حرب قال ثنا جریر عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم فی السنة فاسرعوا علیها السیر واذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق
فانها ماوی الهوام باللیل **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم فی السنة فبادروا بها نقیها واذا عرستم فاجتنبوا الطریق فانها طرق الدواب وماوی الهوام باللیل **حدثنا**
عبد الله بن مسلمة بن قعنب واسمعیل بن ابی اویس وابو مصعب الزهری ومنصور بن ابی مزاحم وقتیبة بن سعید قالوا نا مالک ح قال وثنا یحیی بن یحیی التمیمی و
اللفظ له قال قلت لمالک حدثک سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال السفر قطعة من العذاب یمنع احدکم نومه وطعامه و
شرابه فاذا قضی احدکم نهمته من وجهه فلیعجل الی اهله قال نعم **وحدثنی** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا یزید بن هارون عن همام عن اسحاق بن عبد الله
ابن ابی طلحة عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان لا یطرق اهله لیلا وکان یاتیهم غدوة او عشیة **وحدثنیه** زهیر بن حرب قال نا عبد الصمد
ابن عبد الوارث قال نا همام قال نا اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه قال کان لا یدخل **وحدثنی** اسمعیل بن سالم
قال نا هشیم انا سیار ح قال وثنا یحیی بن یحیی واللفظ له قال نا هشیم عن سیار عن الشعبی عن جابر بن عبد الله قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزاة
فلما قدمنا المدینة ذهبنا لندخل فقال امهلوا حتی ندخل لیلا ای عشاء کی تمتشط الشعثة وتستحد المغیبة **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنی عبد الصمد
قال نا شعبة عن سیار عن عامر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قدم احدکم لیلا فلا یاتین اهله طروقا حتی تستحد المغیبة وتمتشط الشعثة
وحدثنیه یحیی بن حبیب قال نا روح بن عبادة قال نا شعبة قال نا سیار بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد یعنی ابن جعفر
قال نا شعبة عن عاصم عن الشعبی عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا طال الرجل الغیبة ان یاتی اهله طروقا **وحدثنیه** یحیی
ابن حبیب قال نا روح قال نا شعبة بهذا الاسناد **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن سفین عن محارب عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان یطرق الرجل اهله لیلا یتخونهم او یطلب عثراتهم **وحدثنیه** محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن قال نا سفیان بهذا الاسناد قال عبد الرحمن
قال سفیان لا ادری هذا فی الحدیث ام لا یعنی ان یتخونهم او یلتمس عثراتهم **وحدثنا** محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر ح قال وثنا عبید الله بن معاذ
قال نا ابی قالا جمیعا نا شعبة عن محارب عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم بکراهة الطروق ولم یذکر یتخونهم ویلتمس عثراتهم

قوله صلی الله علیه وسلم ظاهرین علی من ناوأهم) هو بهمزة بعد الواو ای عاداهم وهو ماخوذ من ناء الیهم وناوأ الیه ای نهضوا للقتال (**قوله** مسلمة بن مخلد) بضم المیم وفتح الخاء وتشدید اللام (**قوله** صلی الله علیه
وسلم لا یزال اهل الغرب ظاهرین علی الحق حتی تقوم الساعة) قال علی بن المدینی المراد باهل الغرب العرب والمراد بالغرب الدلو الکبیر لاختصاصهم بها غالبا وقال آخرون المراد بالغرب من الارض وقال معاذ هم بالشام
وجاء فی حدیث آخر هم ببیت المقدس قیل وهم اهل الشام وما وراء ذلک قال القاضی وقیل المراد باهل الغرب اهل الشدة والجلد وغرب کل شیء حده **باب** مراعاة مصلحة الدواب فی السیر والنهی
عن التعریس فی الطریق (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم بها فی السنة فبادروا بها نقیها) الخصب بکسر الخاء وهو کثرة العشب والمرعی
هو ضد الجدب والمراد بالسنة ههنا القحط ومنه قوله تعالی ولقد اخذنا آل فرعون بالسنین ای بالقحط ونقیها بکسر النون واسکان القاف وهو المخ ومعنی الحدیث الحث علی الرفق بالدواب ومراعاة مصلحتها
فان سافروا فی الخصب قللوا السیر وترکوها ترعی فی بعض النهار وفی اثناء السیر فتاخذ حظها من الارض بما ترعاه منها وان سافروا فی القحط عجلوا السیر لیصلوا المقصد وفیها بقیة من قوتها ولا یقللوا السیر
فیلحقها الضرر لانها لا تجد ما ترعی فتضعف ویذهب نقیها وربما کلت ووقفت وقد جاء فی اول هذا الحدیث فی روایة مالک فی الموطا ان الرفق یحب الرفق (**قوله** صلی الله علیه وسلم واذا عرستم فاجتنبوا الطریق
فانها طرق الدواب وماوی الهوام باللیل) قال اهل اللغة التعریس النزول فی اواخر اللیل للنوم والراحة هذا قول الخلیل والاکثرین وقال ابو زید هو النزول ای وقت کان من لیل او نهار والمراد بهذا الحدیث هو الاول
وهذا ادب من آداب السیر والنزول ارشد الیه صلی الله علیه وسلم لان الحشرات ودواب الارض من ذوات السموم والسباع وغیرها تمشی فی اللیل علی الطرق لسهولتها ولانها تلتقط منها ما یسقط من ماکول
ونحوه مما تجد فیها من روثة ونحوها فاذا عرس الانسان فی الطریق ربما مر به منها ما یوذیه فینبغی ان یتباعد عن الطریق **باب** السفر قطعة من العذاب واستحباب تعجیل المسافر الی اهله بعد قضاء شغله (**قوله** صلی الله
علیه وسلم السفر قطعة من العذاب یمنع احدکم نومه وطعامه وشرابه) معناه یمنعه کمالها ولذیذها لما فیه من المشقة والتعب ومقاساة الحر والبرد والسرى والخوف ومفارقة الاهل والاصحاب وخشونة العیش (**قوله**
صلی الله علیه وسلم فاذا قضی احدکم نهمته من وجهه فلیعجل الی اهله) النهمة بفتح النون واسکان الهاء هی الحاجة والمقصود فی هذا الحدیث استحباب تعجیل الرجوع الی الاهل بعد قضاء شغله ولا یتاخر لما لیس له بهم **باب**
کراهة الطروق وهو الدخول لیلا لمن ورد من سفر (**قوله** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان لا یطرق اهله لیلا وکان یاتیهم غدوة او عشیة وفی روایة اذا قدم احدکم لیلا فلا یاتین اهله طروقا حتی تستحد المغیبة وتمتشط
الشعثة وفی الروایة الاخری نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا طال الرجل الغیبة ان یاتی اهله طروقا وفی الروایة الاخری نهی ان یطرق اهله لیلا یتخونهم او یطلب عثراتهم اما (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی الاخیرة یطرق
اهله لیلا یتخونهم فهو بفتح اللام واسکان الیاء ای فی اللیل والطروق بضم الطاء هو الاتیان فی اللیل وکل آت فی اللیل فهو طارق ومعنی تستحد المغیبة ای تزیل شعر عانتها والمغیبة التی غاب زوجها والاستحداد
استفعال من استعمال الحدیدة وهی الموسی والمراد ازالته کیف کان ومعنی یتخونهم یظن خیانتهم ویکشف استارهم ویکشف هل خانوا ام لا ومعنی هذه الروایات کلها انه یکره لمن

حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال نا جریر عن منصور عن ابراهیم عن همام بن الحارث عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول الله انی ارسل الکلاب المعلمة فیمسکن علی واذکر اسم الله فقال اذا ارسلت کلبك المعلم وذکرت اسم الله علیه فکل قلت وان قتلن قال وان قتلن مالم یشرکها کلب لیس معها قلت له فانی ارمی بالمعراض الصید فاصیب فقال اذا رمیت بالمعراض فخزق فکله وان اصابه بعرضه فلا تأکله **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن فضیل عن بیان عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت انا قوم نصید بهذه الکلاب فقال اذا ارسلت کلابك المعلمة وذکرت اسم الله علیها فکل مما امسکن علیك وان قتلن الا ان یأکل الکلب فان اکل فلا تأکل فانی اخاف ان یکون انما امسك علی نفسه وان خالطها کلاب من غیرها فلا تأکل **وحدثنا** عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن عبد الله بن ابی السفر عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب بحده فکل واذا اصاب بعرضه فقتل فانه وقیذ فلا تأکل وسألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الکلب فقال اذا ارسلت کلبك وذکرت اسم الله فکل فان اکل منه فلا تأکل فانه انما امسك علی نفسه قلت فان وجدت مع کلبی کلبا آخر فلا ادری ایهما اخذه قال فلا تأکل فانما سمیت علی کلبك ولم تسم علی غیره

طال سفره ان یقدم علی امرأته لیلا بغتة فاما من کان سفره قریبا تتوقع امرأته اتیانه لیلا فلا باس کما قال فی احدی هذه الروایات اذا اطال الرجل الغیبة واذا کان فی قفل عظیم او عسکر ونحوهم واشتهر قدومهم ووصولهم وعلمت امرأته واهله انه قادم معهم وانهم الآن داخلون فلا باس بقدومه متی شاء لزوال المعنی الذی نهی بسببه فان المراد ان یتاهبوا وقد حصل ذلك ولم یقدم بغتة ویؤید ما ذکرناه ما جاء فی الحدیث الآخر امهلوا حتی ندخل لیلا ای عشاء کی تمتشط الشعثة وتستحد المغیبة فهذا صریح فیما قلناه وهو مفروض فی انهم ارادوا الدخول فی اوائل النهار بغتة فامرهم بالصبر الی آخر النهار لیبلغ خبر قدومهم الی المدینة وتتاهب النساء وغیرهن والله اعلم **کتاب** الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان **باب** الصید بالکلاب المعلمة والرمی (**قوله** انی ارسل کلابی المعلمة) الی آخره مع الاحادیث المذکورة فی الاصطیاد فیها کلها اباحة الاصطیاد وقد اجمع المسلمون علیه وتظاهرت علیه دلائل الکتاب والسنة والاجماع قال القاضی عیاض هو مباح لمن اصطاد للاکتساب والحاجة والانتفاع به بالاکل وثمنه قال واختلفوا فیمن اصطاد للهو ولکن قصد تذکیته والانتفاع به فکرهه مالك واجازه اللیث وابن عبد الحکم قال فان فعله بغیر نیة التذکیة فهو حرام لانه فساد فی الارض واتلاف نفس عبثا (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا ارسلت کلبك المعلم وذکرت اسم الله فکل قلت وان قتلن قال وان قتلن مالم یشرکها کلب لیس معها وفی روایة فانما سمیت علی کلبك ولم تسم علی غیره) فی هذا الامر بالتسمیة علی ارسال الصید وقد اجمع المسلمون علی التسمیة عند الارسال علی الصید وعند الذبح والنحر واختلفوا فی ان ذلك واجب ام سنة فمذهب الشافعی وطائفة انها سنة فلو ترکها سهوا او عمدا حل الصید والذبیحة وهی روایة عن مالك واحمد وقال اهل الظاهر ان ترکها عمدا او سهوا لم یحل وهو الصحیح عن احمد فی صید الجوارح وهی مروی عن ابن سیرین وابی ثور وقال ابو حنیفة ومالك والثوری وجماهیر العلماء ان ترکها سهوا حلت الذبیحة والصید وان ترکها عمدا فلا وعلی مذهب اصحابنا یکره ترکها وقیل لا یکره بل هو خلاف الاولی والصحیح الکراهة واحتج من اوجبها بقوله تعالی ولا تأکلوا مما لم یذکر اسم الله علیه انه لفسق وبهذه الاحادیث واحتج اصحابنا بقوله تعالی حرمت علیکم المیتة الی قوله الا ما ذکیتم فاباح بالتذکیة من غیر اشتراط التسمیة ولا وجوبها فان قیل التذکیة لا تکون الا بالتسمیة قلنا هی فی اللغة الشق والفتح وبقوله تعالی وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم وهم لا یسمون وبحدیث عائشة انهم قالوا یا رسول الله ان قوما حدیث عهد بالجاهلیة یاتوننا باللحمان لا ندری اذکروا اسم الله ام لم یذکروا فنأکل منها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم سموا وکلوا رواه البخاری فهذه التسمیة هی المامور بها عند اکل کل طعام وشرب کل شراب واجابوا عن قوله تعالی ولا تأکلوا مما لم یذکر اسم الله علیه ان المراد ما ذبح للاصنام کما قال تعالی فی الآیة الاخری وما ذبح علی النصب وما اهل به لغیر الله ولان الله تعالی قال وانه لفسق وقد اجمع المسلمون علی ان من اکل متروك التسمیة لیس بفاسق فوجب حملها علی ما ذکرناه لیجمع بینها وبین الآیات السابقات وحدیث عائشة وحملها بعض اصحابنا علی کراهة التنزیه واجابوا عن الاحادیث فی التسمیة انها للاستحباب (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا ارسلت کلبك المعلم) فی اطلاقه دلیل لاباحة صید جمیع الکلاب المعلمة من الاسود وغیره وبه قال مالك والشافعی وابو حنیفة وجماهیر العلماء وقال الحسن البصری والنخعی وقتادة واحمد واسحق لا یحل صید الکلب الاسود لانه شیطان (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا ارسلت کلبك المعلم) فیه انه یشترط فی حل ما قتله الکلب المرسل کونه کلبا معلما وانه یشترط الارسال فلو ارسل غیر معلم او استرسل المعلم بلا ارسال لم یحل ما قتله فاما غیر المعلم فمجمع علیه واما المعلم اذا استرسل فلا یحل ما قتله عندنا وعند العلماء کافة الا ما حکی عن الاصم من اباحته والا ما حکاه ابن المنذر عن عطاء والاوزاعی انه یحل ان کان صاحبه اخرجه للاصطیاد (**قوله** صلی الله علیه وسلم مالم یشرکها کلب لیس معها) فیه تصریح بانه لا یحل اذا شارکه کلب آخر والمراد کلب آخر استرسل بنفسه وارسله من لیس هو من اهل الذکاة او شککنا فی ذلك فلا یحل اکله فی کل هذه الصور فان تحققنا انه انما شارکه کلب ارسله من هو من اهل الذکاة علی ذلك الصید حل (**قوله** قلت انی ارمی بالمعراض الصید فاصیب فقال اذا رمیت بالمعراض فخزق فکله وان اصابه بعرضه فلا تأکله وفی الروایة الاخری ما اصاب بحده فکل وما اصاب بعرضه فهو وقیذ فلا تأکل) المعراض بکسر المیم وبالعین المهملة وهی خشبة ثقیلة او عصا فی طرفها حدیدة وقد تکون بغیر حدیدة هذا هو الصحیح فی تفسیره وقال الهروی هو سهم لا ریش فیه ولا نصل وقال ابن درید هو سهم طویل له اربع قذذ رقاق فاذا رمی به اعترض وقال الخلیل کقول الهروی ونحوه عن الاصمعی وقیل هو عود رقیق الطرفین غلیظ الوسط اذا رمی به ذهب مستویا واما خزق فهو بالخاء المعجمة والزاء ومعناه نفذ والوقیذ والموقوذ هو الذی یقتل بغیر محدد من عصا او حجر وغیرهما ومذهب الشافعی ومالك وابی حنیفة واحمد والجماهیر انه اذا اصطاد بالمعراض فقتل الصید بحده حل وان قتله بعرضه لم یحل لهذا الحدیث وقال مکحول والاوزاعی وغیرهما من فقهاء الشام یحل مطلقا وکذا قال هؤلاء وابن ابی لیلی انه یحل ما قتله بالبندقة وحکی ایضا عن سعید بن المسیب وقال الجماهیر لا یحل صید البندقة مطلقا لحدیث المعراض لانه کله رض ووقذ وهو معنی الروایة الاخری فانه وقیذ ای مقتول بغیر محدد والموقوذة المقتولة بالعصی ونحوها واصله من الکسر والرض (**قوله** صلی الله علیه وسلم فان اکل فلا تأکل) هذا الحدیث من روایة عدی بن حاتم وهو صریح فی منع اکل ما اکل منه الجارحة وجاء فی سنن ابی داود وغیره باسناد حسن عن ابی ثعلبة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له کل وان اکل منه الکلب واختلف العلماء فیه فقال الشافعی فی اصح قولیه اذا قتلته الجارحة المعلمة من الکلاب والسباع واکلت منه فهو حرام وبه قال اکثر العلماء منهم ابن عباس وابو هریرة وعطاء وسعید بن جبیر والحسن والشعبی والنخعی وعکرمة وقتادة وابو حنیفة واصحابه واحمد واسحق وابو ثور وابن المنذر وداود وقال سعد بن ابی وقاص وسلمان الفارسی وابن عمر ومالك یحل وهو قول ضعیف للشافعی واحتج هؤلاء بحدیث ابی ثعلبة وحملوا حدیث عدی علی کراهة التنزیه واحتج الاولون بحدیث عدی وهو فی الصحیحین مع قول الله عز وجل فکلوا مما امسکن علیکم وهذا مما لم یمسك علینا بل علی نفسه وقدموا هذا علی حدیث ابی ثعلبة لانه اصح ومنهم من تاول حدیث ابی ثعلبة علی ما اذا اکل منه بعد ان قتله وخلاه وفارقه ثم عاد فاکل منه فهذا لا یضر والله اعلم واما جوارح الطیر اذا اکلت مما صادته فالاصح عند اصحابنا والراجح من اقوال الشافعی تحریمه وقال سائر العلماء باباحته لانه لا یمکن تعلیمها ذلك بخلاف السباع واصحابنا یمنعون هذا الدلیل (**وقوله** صلی الله علیه وسلم فانی اخاف ان یکون انما امسك علی نفسه) معناه ان الله تعالی قال فکلوا مما امسکن علیکم فانما اباحه بشرط ان نعلم انه امسك علینا واذا اکل منه لم نعلم انه امسکه لنا ام لنفسه فلم یوجد شرط الاباحة والاصل تحریمه (**قوله** صلی الله علیه وسلم واذا اصاب بعرضه) هو بفتح العین ای غیر المحدد منه

کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان

باب الصید بالکلاب المعلمة والرمی

قفولهم

بیان صید البندقة

وحدثنیه یحیی بن ایوب قال نا ابن علیة قال واخبرنی شعبة عن عبد الله بن ابی السفر قال سمعت الشعبی یقول سمعت عدی بن حاتم یقول سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المعراض فذکر مثله **وحدثنی** ابو بکر بن نافع العبدی قال نا غندر قال نا شعبة قال نا عبد الله بن ابی السفر وعن ناس ذکر شعبة عن الشعبی قال سمعت عدی بن حاتم قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المعراض بمثل ذلك **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی قال نا زکریا عن عامر عن عدی بن حاتم قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صید المعراض فقال ما اصاب بحده فکله وما اصاب بعرضه فهو وقیذ وسألته عن صید الکلب فقال ما امسك علیك ولم یأکل منه فکله فان ذکاته اخذه فان وجدت عنده کلبا آخر فخشیت ان یکون اخذه معه وقد قتله فلا تأکل انما ذکرت اسم الله علی کلبك ولم تذکره علی غیره **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم قال نا عیسی بن یونس قال نا زکریا بن ابی زائدة بهذا الاسناد **وحدثنا** محمد بن الولید بن عبد الحمید قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سعید بن مسروق قال نا الشعبی قال سمعت عدی بن حاتم وکان لنا جارا ودخیلا وربیطا بالنهرین انه سأل النبی صلی الله علیه وسلم قال ارسل کلبی فاجد مع کلبی کلبا قال خذ فلا ادری ایهما اخذ قال فلا تأکل فانما سمیت علی کلبك ولم تسم علی غیره **و حدثنا** محمد بن الولید قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن الحکم عن الشعبی عن عدی بن حاتم عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل ذلك **حدثنا** الولید ابن شجاع السکونی قال نا علی بن مسهر عن عاصم عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ارسلت کلبك فاذکر اسم الله فان امسك علیك فادرکته حیا فاذبحه وان ادرکته قد قتل ولم یأکل منه فکله وان وجدت مع کلبك کلبا غیره وقد قتل فلا تأکل فانك لا تدری ایهما قتله وان رمیت سهمك فاذکر اسم الله فان غاب عنك یوما فلم تجد فیه الا اثر سهمك فکل ان شئت وان وجدته غریقا فی الماء فلا تأکل **حدثنا** یحیی بن ایوب قال نا عبد الله بن المبارك قال نا عاصم عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الصید قال اذا رمیت بسهمك فاذکر اسم الله فان وجدته قد قتل فکل الا ان تجده قد وقع فی ماء فانك لا تدری الماء قتله او سهمك **حدثنا** هناد بن السری قال نا ابن المبارك عن حیوة بن شریح قال سمعت ربیعة بن یزید الدمشقی یقول اخبرنی ابو ادریس عائذ الله قال سمعت ابا ثعلبة الخشنی یقول اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله انا بارض قوم من اهل الکتاب نأکل فی آنیتهم وارض صید اصید بقوسی واصید بکلبی المعلم وبکلبی الذی لیس بمعلم فاخبرنی ما الذی یحل لنا من ذلك قال اما ما ذکرت انکم بارض قوم اهل کتاب تأکلون فی آنیتهم فان وجدتم غیر آنیتهم فلا تأکلوا فیها فان لم تجدوا فاغسلوها ثم کلوا فیها واما ما ذکرت انك بارض صید فما اصبت بقوسك فاذکر اسم الله ثم کل وما اصبت بکلبك المعلم فاذکر اسم الله ثم کل وما اصبت بکلبك الذی لیس بمعلم فادرکت ذکاته فکل **وحدثنی** ابو الطاهر قال انا ابن وهب ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا المقرئ کلاهما عن حیوة بهذا الاسناد نحو حدیث ابن المبارك غیر ان حدیث ابن وهب لم یذکر فیه صید القوس **حدثنا** محمد بن مهران الرازی قال ثنا ابو عبد الله حماد بن خالد الخیاط عن معاویة بن صالح عن عبد الرحمن ابن جبیر عن ابیه عن ابی ثعلبة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال

(**قوله** صلی الله علیه وسلم فان ذکوته اخذه) معناه ان اخذ الکلب الصید وقتله ایاه ذکوة شرعیة بمنزلة ذبح الحیوان الانسی وهذا مجمع علیه ولو لم یقتله الکلب لکن ترکه ولم تبق فیه حیوة مستقرة او بقیت ولم یبق زمان یمکن صاحبه لحاقه وذبحه فمات حل لهذا الحدیث فان ذکوته اخذه (**قوله** سمعت عدی بن حاتم وکان لنا جارا ودخیلا وربیطا بالنهرین) قال اهل اللغة الدخیل والدخال الذی یداخل الانسان ویخالطه فی اموره والربیط ههنا بمعنی المرابط وهو الملازم والرباط الملازمة قالوا والمراد ههنا ربط نفسه علی العبادة وعن الدنیا (**قوله** صلی الله علیه وسلم فان امسك علیك فادرکته حیا فاذبحه) هذا تصریح بانه اذا ادرك ذکاته وجب ذبحه ولم یحل الا بالذکوة وهو مجمع علیه وما نقل عن الحسن والنخعی خلافه فباطل لا اظنه یصح عنهما واما اذا ادرکه ولم تبق فیه حیاة مستقرة بان کان قد قطع حلقومه ومریه او اجافه او خرق امعاءه او اخرج حشوته فیحل من غیر ذکوة بالاجماع قال اصحابنا وغیرهم ویستحب امرار السکین علی حلقه لیریحه (**قوله** صلی الله علیه وسلم وان وجدت مع کلبك کلبا غیره وقد قتل فلا تأکل فانك لا تدری ایهما قتله) **فیه** بیان قاعدة مهمة وهی انه اذا حصل الشك فی الذکاة المبیحة للحیوان لم یحل لان الاصل تحریمه وهذا لا خلاف فیه وفیه تنبیه علی انه لو وجده حیا وفیه حیوة مستقرة فذکاه حل ولا یضر کونه اشترك فی امساکه کلبه وکلب غیره لان الاعتماد حینئذ فی الاباحة علی تذکیة الآدمی لا علی امساك الکلب وانما تقع الاباحة بامساك الکلب اذا قتله وحینئذ اذا کان معه کلب آخر لم یحل الا ان یکون ارسله من هو من اهل الذکوة کما اوضحناه قریبا (**قوله** صلی الله علیه وسلم وان رمیت بسهمك فاذکر اسم الله فان غاب عنك یوما فلم تجد فیه الا اثر سهمك فکل ان شئت) هذا دلیل لمن یقول اذا اثر جرحه فغاب عنه فوجده میتا ولیس فیه اثر غیر سهمه حل وهو احد قولی الشافعی ومالك فی الصید والسهم والثانی یحرم وهو الاصح عند اصحابنا والثالث یحرم فی الکلب دون السهم والاول اقوی واقرب الی الاحادیث الصحیحة واما الاحادیث المخالفة له فضعیفة ومحمولة علی کراهة التنزیه وکذا الاثر عن ابن عباس کل ما اصمیت ودع ما انمیت ای کل ما لم یغب عنك دون ما غاب (**قوله** صلی الله علیه وسلم وان وجدته غریقا فی الماء فلا تأکل) هذا متفق علی تحریمه (**قوله** فی حدیث ابی ثعلبة انا بارض قوم من اهل الکتاب نأکل فی آنیتهم فقال النبی صلی الله علیه وسلم فان وجدتم غیر آنیتهم فلا تأکلوا فیها وان لم تجدوا فاغسلوها ثم کلوا فیها) هکذا روی هذا الحدیث البخاری ومسلم وفی روایة ابی داود قال انا نجاور اهل الکتاب وهم یطبخون فی قدورهم الخنزیر ویشربون فی آنیتهم الخمر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان وجدتم غیرها فکلوا فیها واشربوا وان لم تجدوا غیرها فارحضوها بالماء وکلوا واشربوا قد یقال هذا الحدیث مخالف لما یقول الفقهاء فانهم یقولون انه یجوز استعمال اوانی المشرکین اذا غسلت ولا کراهة فیها بعد الغسل سواء وجد غیرها ام لا وهذا الحدیث یقتضی کراهة استعمالها ان وجد غیرها ولا یکفی غسلها فی نفی الکراهة وانما یغسلها ولا یستعملها اذا لم یجد غیرها والجواب ان المراد النهی عن الاکل فی آنیتهم التی کانوا یطبخون فیها لحم الخنزیر ویشربون الخمر کما صرح به فی روایة ابی داود وانما نهی عن الاکل فیها بعد الغسل للاستقذار وکونها معتادة للنجاسة کما یکره الاکل فی الجمجمة المغسولة واما الفقهاء فمرادهم مطلق آنیة الکفار التی لیست مستعملة فی النجاسات فهذه یکره استعمالها قبل غسلها فاذا غسل فلا کراهة فیها لانها طاهرة ولیس فیها استقذار ولم یرید والنفی الکراهة عن آنیتهم المستعملة فی الخنزیر وغیره من النجاسات والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم وما اصبت بکلبك الذی لیس بمعلم فادرکت ذکاته فکل) هذا مجمع علیه انه لا یحل الا بذکاة (**قوله** محمد بن مهران الرازی قال ثنا ابو عبد الله حماد بن خالد الخیاط) هذا الحدیث هو اول عود سماع ابراهیم بن سفیان عن مسلم والذی قبله هو آخر فواته الثالث ولم یبق له فی الکتاب فوات بعد هذا والله اعلم

اذا رميت بسهمك فغاب عنك فادركته فكله مالم ينتن **وحدثني** محمد بن احمد بن ابی خلف قال نا معن بن عيسى قال حدثني معاوية عن عبد الرحمن بن
جبير بن نفير عن ابيه عن ابی ثعلبة عن النبی صلی الله عليه وسلم في الذي يدرك صيده بعد ثلاث فكله مالم ينتن **وحدثني** محمد بن حاتم قال نا عبد الرحمن بن
مهدی عن معوية بن صالح عن العلاء عن مكحول عن ابی ثعلبة الخشني عن النبی صلی الله عليه وسلم حديثه في الصيد ثم قال ابن حاتم نا ابن مهدی عن معاوية
عن عبد الرحمن بن جبير وابی الزاهرية عن جبير بن نفير عن ابی ثعلبة الخشني بمثل حديث العلاء غير انه لم يذكر نتونته وقال في الكلب كله بعد ثلاث الا ان
ينتن فدعه **وحدثنا** ابو بكر بن ابی شيبة واسحاق بن ابراهيم وابن ابی عمر قال اسحق انا وقال الآخران نا سفيان بن عيينة عن الزهری عن ابی ادريس عن ابی ثعلبة قال
نهى النبی صلی الله عليه وسلم عن اكل كل ذی ناب من السبع زاد اسحاق وابن ابی عمر في حديثهما قال الزهری ولم نسمع بهذا حتى قدمنا الشام **وحدثني** حرملة بن يحيى قال
انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن ابی ادريس الخولاني انه سمع ابا ثعلبة الخشني يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل كل ذی ناب من السباع
قال ابن شهاب ولم اسمع ذلك من علمائنا بالحجاز حتى حدثني ابو ادريس وكان من فقهاء اهل الشام **وحدثني** هارون بن سعيد الايلي قال نا ابن وهب قال
انا عمرو يعني ابن الحارث ان ابن شهاب حدثه عن ابی ادريس الخولاني عن ابی ثعلبة الخشني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل كل ذی ناب من السباع
وحدثنيه ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال اخبرني مالك بن انس وابن ابی ذئب وعمرو بن الحارث ويونس بن يزيد وغيرهم ح وحدثني محمد بن رافع و
عبد بن حميد عن عبد الرزاق عن معمر ح قال وحدثنا يحيى بن يحيى قال نا يوسف بن الماجشون ح قال وحدثنا الحلواني وعبد بن حميد عن يعقوب بن ابراهيم
ابن سعد قال نا ابی عن صالح كلهم عن الزهری بهذا الاسناد مثل حديث يونس وعمرو كلهم ذكر الا كل الا صالح ويوسف فان حديثهما نهى عن كل ذی ناب
من السبع **وحدثني** زهير بن حرب قال نا عبد الرحمن يعني ابن مهدی عن مالك عن اسمعيل بن ابی حكيم عن عبيدة بن سفيان عن ابی هريرة عن النبی
صلى الله عليه وسلم قال كل ذی ناب من السباع فاكله حرام **وحدثنيه** ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال اخبرني مالك بن انس بهذا الاسناد مثله **وحدثنا**
عبيد الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن الحكم عن ميمون بن مهران عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل ذی ناب من السباع
وكل ذی مخلب من الطير **وحدثني** حجاج بن الشاعر قال نا سهل بن حماد قال شعبة بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** احمد بن حنبل قال نا سليمان بن داود قال
انا ابو عوانة قال نا الحكم وابو بشر عن ميمون بن مهران عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كل ذی ناب من السباع وعن كل ذی مخلب من الطير
وحدثنا يحيى بن يحيى قال نا هشيم عن ابی بشر ح قال وحدثنا احمد بن حنبل قال نا هشيم قال نا ابو بشر انا عن ميمون بن مهران عن ابن عباس قال نهى ح قال
وحدثني ابو كامل الجحدری قال نا ابو عوانة عن ابی بشر عن ميمون بن مهران عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل حديث شعبة عن الحكم
وحدثنا احمد بن يونس قال نا زهير قال نا ابو الزبير عن جابر ح قال وحدثنا يحيى بن يحيى قال نا ابو خيثمة عن ابی الزبير عن جابر قال بعثنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم وامر علينا ابا عبيدة نتلقى عير القريش وزودنا جرابا من تمر لم يجد لنا غيره فكان ابو عبيدة يعطينا تمرة تمرة فقيل كيف كنتم تصنعون بها
قال نمصها كما يمص الصبی ثم نشرب عليها من الماء فتكفينا يومنا الى الليل وكنا نضرب بعصينا الخبط ثم نبله بالماء فناكله قال وانطلقنا على ساحل
البحر فرفع لنا على ساحل البحر كهيئة الكثيب الضخم فاتيناه فاذا هی دابة تدعى العنبر قال قال ابو عبيدة ميتة ثم قال لا بل نحن رسل رسول الله صلى الله عليه
وسلم وفي سبيل الله وقد اضطررتم فكلوا قال فاقمنا عليه شهرا ونحن ثلاث مائة حتى سمنا قال لقد رايتنا نغترف من وقب عينه بالقلال الدهن ونقتطع
منه الفدر كالثور او كقدر الثور فلقد اخذ منا ابو عبيدة ثلاثة عشر رجلا فاقعدهم في وقب عينه واخذ ضلعا من اضلاعه فاقامها ثم رحل اعظم بعير معنا
فمر من تحتها فتزودنا من لحمه وشايق فلما قدمنا المدينة اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرنا ذلك له فقال هو رزق اخرجه الله لكم فهل معكم
من لحمه شيء فتطعمونا قال فارسلنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم منه فاكله

باب تحريم اكل كل ذی ناب من السباع وكل ذی مخلب من الطير

باب اباحة ميتات البحر

كفدر

ثنا

(**قوله** صلى الله عليه وسلم اذا رميت بسهمك فغاب عنك فادركته فكل مالم ينتن وفي رواية فيمن يدرك صيده بعد ثلاث فكله مالم ينتن) هذا النهی عن اكله للنتن محمول على التنزيه لا على التحريم وكذا
سائر اللحوم والاطعمة المنتنة يكره اكلها ولا يحرم الا ان يخاف منها الضرر خوفا معتمدا وقال بعض اصحابنا يحرم اللحم المنتن وهو ضعيف والله اعلم **باب** تحريم اكل كل ذی ناب
من السباع وكل ذی مخلب من الطير (**قوله** نهى النبی صلى الله عليه وسلم عن كل ذی ناب من السباع وكل ذی مخلب من الطير وفي رواية كل ذی ناب من السباع فاكله حرام)
المخلب بكسر الميم وفتح اللام قال اهل اللغة المخلب للطير والسباع بمنزلة الظفر للانسان في هذه الاحاديث دلالة لمذهب الشافعي وابی حنيفة واحمد وداود والجمهور انه يحرم اكل كل ذی ناب من السباع
وكل ذی مخلب من الطير وقال مالك يكره ولا يحرم قال اصحابنا المراد بذی الناب ما يتقوى به ويصطاد واحتج مالك بقوله تعالى قل لا اجد فيما اوحی الی محرما الآية واحتج اصحابنا بهذه الاحاديث قالوا
والآية ليس فيها الا الاخبار بانه لم يجد في ذلك الوقت محرما الا المذكورات في الآية ثم اوحی اليه تحريم كل ذی ناب من السباع فوجب قبوله والعمل به (**قوله** عن عبيدة بن سفيان) هو بفتح العين
وكسر الباء (**قوله** عن ميمون بن مهران عن ابن عباس هكذا ذكره مسلم من هذه الطرق وهو صحيح وقد صح سماع ميمون من ابن عباس ولا تغتر بما قد يخالف هذا **باب** اباحة
ميتات البحر (**قوله** بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وامر علينا ابا عبيدة) فيه ان الجيوش لا بد لها من امير يضبطها وينقادون لامره ونهيه وانه ينبغي ان يكون الامير افضلهم او من
افضلهم قالوا ويستحب للرفقة من الناس وان قلوا ان يؤمروا بعضهم عليهم وينقادوا له (**قوله** نتلقى عير القريش) وقد سبق ان العير هي الابل التي تحمل الطعام وغيره وفي هذا الحديث
جواز رصد اهل الحرب واغتيالهم والخروج لاخذ مالهم واغتنامه (**قوله** وزودنا جرابا من تمر لم يجد لنا غيره فكان ابو عبيدة يعطينا تمرة تمرة نمصها كما يمص الصبی ثم نشرب عليها من الماء فتكفينا
يوما الى الليل) اما الجراب فبكسر الجيم وفتحها الكسر افصح وسبق بيانه مرات ونمصها بفتح الميم وضمها الفتح افصح واشهر وسبق بيان لغاته في كتاب الايمان وفي هذا بيان ما كان الصحابة رضي الله عنهم
عليه من الزهد في الدنيا والتقلل منها والصبر على الجوع وخشونة العيش واقدامهم على الغزو مع هذا الحال (**قوله** وزودنا جرابا لم يجد لنا غيره وكان ابو عبيدة يعطينا تمرة تمرة
وفي رواية من هذا الحديث ونحن نخمل زوادنا على رقابنا وفي رواية فني زادهم فجمع ابو عبيدة زادهم في مزود فكان يقوتنا حتى كان يصيبنا كل يوم تمرة

كذا في صحيح البخاري الوجوه ۱۲

حدثنا عبد الجبار بن العلاء قال نا سفیان قال سمع عمرو وجابر بن عبد الله یقول بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن ثلاث مائة راکب وامیرنا ابو عبیدة ابن الجراح نرصد عیرا لقریش فاقمنا بالساحل نصف شهر فاصابنا جوع شدید حتی اکلنا الخبط فسمی جیش الخبط فالقی لنا البحر دابة یقال لها العنبر فاکلنا منها نصف شهر وادهنا من ودکها حتی ثابت اجسامنا قال فاخذ ابو عبیدة ضلعا من اضلاعه فنصبه ثم نظر الی اطول رجل فی الجیش واطول جمل فحمله علیه فمر تحته قال وجلس فی حجاج عینه نفر قال واخرجنا من عینه کذا وکذا قلة ودک قال وکان معنا جراب من تمر فکان ابو عبیدة یعطی کل رجل منا قبضة قبضة ثم اعطانا تمرة تمرة فلما فنی وجدنا فقده **وحدثنا** عبد الجبار بن العلاء قال نا سفیان قال سمع عمرو جابرا یقول فی جیش الخبط ان رجلا نحر ثلاث جزائر ثم ثلاثا ثم نهاه ابو عبیدة **وحدثنا** عثمان بن ابی شیبة قال نا عبدة یعنی ابن سلیمان عن هشام بن عروة عن وهب بن کیسان عن جابر بن عبد الله قال بعثنا النبی صلی الله علیه وسلم ونحن ثلثمائة نحمل زوادنا علی رقابنا **وحدثنی** محمد بن حاتم قال نا عبد الرحمن بن مهدی عن مالک عن ابی نعیم وهب ابن کیسان ان جابر بن عبد الله اخبره قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم سریة ثلاث مائة وامر علیهم ابا عبیدة بن الجراح ففنی زادهم فجمع ابو عبیدة زادهم فی مزود فکان یقوتنا حتی کان یصیبنا کل یوم تمرة **وحدثنا** ابو کریب قال نا ابو اسامة قال نا الولید یعنی ابن کثیر قال سمعت وهب بن کیسان یقول سمعت جابر بن عبد الله یقول بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم سریة انا فیهم الی سیف البحر وساقوا جمیعا بقیة الحدیث کنحو حدیث عمرو ابن دینار وابی الزبیر غیر ان فی حدیث وهب بن کیسان فاکل منها الجیش ثمان عشرة لیلة

وفی الموطا ففنی زادهم وکان فی مزودی تمر وکان یقوتنا حتی کان یصیبنا کل یوم تمرة وفی الروایة الاخری لمسلم کان یعطینا قبضة قبضة ثم اعطانا تمرة تمرة قال القاضی الجمع بین هذه الروایات ان یکون النبی صلی الله علیه وسلم زود هم المزود زائدا علی ما کان معهم من الزاد من اموالهم وغیرها مما واساهم به الصحابة ولهذا قال ونحن نحمل زوادنا قال ویحتمل انه لم یکن فی زادهم تمر غیر هذا الجراب وکان معهم غیره من الزاد واما اعطاء ابی عبیدة ایاهم تمرة تمرة فانما کان فی الحال الثانی بعد ان فنی زادهم وطال لبثهم کما فسره فی الروایة الاخیرة فالروایة الاولی معناها الاخبار عن آخر الامر لا عن اوله والظاهر ان قوله تمرة تمرة انما کان بعد ان قسم علیهم قبضة قبضة فلما قل تمرهم قسمه علیهم تمرة تمرة ثم فرغ وفقدوا التمرة ووجدوا المالفقدها واکلوا الخبط الی ان فتح الله علیهم بالعنبر (**قوله** فجمع ابو عبیدة زادهم فی مزود فکان یقوتنا) هذا محمول علی انه جمعه برضاهم وخلطه لیبارک لهم کما فعل النبی صلی الله علیه وسلم ذلک فی مواطن وکما کان الاشعریون یفعلونه واثنی علیهم النبی صلی الله علیه وسلم بذلک وقد قال اصحابنا وغیرهم من العلماء یستحب للرفقة من المسافرین خلط ازوادهم لیکون ابرک واحسن فی العشرة وان لا یختص بعضهم باکل دون بعض رفقته والله اعلم (**قوله** کهیئة الکثیب الضخم) هو بالثاء المثلثة وهو الرمل المستطیل المحدودب (**قوله** فاذا هی دابة تدعی العنبر) قال ابو عبیدة میتة ثم قال بل نحن رسل رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی سبیل الله وقد اضطررتم فکلوا فاقمنا علیه شهرا ونحن ثلثمائة حتی سمنا وذکر فی آخر الحدیث انهم تزودوا منه وان النبی صلی الله علیه وسلم قال لهم حین رجعوا هل معکم من لحمه شیء فتطعمونا قال فارسلنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم منه فاکله معنی الحدیث ان ابا عبیدة رضی الله عنه قال ولا باجتهاده ان هذا میتة والمیتة حرام فلا یحل لکم اکلها ثم تغیر اجتهاده فقال بل هو حلال لکم وان کان میتة لانکم فی سبیل الله وقد اضطررتم وقد اباح الله تعالی المیتة لمن کان مضطرا غیر باغ ولا عاد فکلوا منه واما طلب النبی صلی الله علیه وسلم من لحمه واکله ذلک فانما اراد به المبالغة فی تطییب نفوسهم فی حله وانه لا شک فی اباحته وانه یرتضیه لنفسه اوانه قصد التبرک به لکونه طعمة من الله تعالی خارقة للعادة اکرمهم الله بها وفی هذا دلیل علی انه لا باس بسؤال الانسان من مال صاحبه متاعه اولا علیه ولیس هو من السؤال المنهی عنه انما ذاک فی حق الاجانب للتمول ونحوه واما هذا فللمؤانسة والملاطفة والادلال وفیه جواز الاجتهاد فی الاحکام فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم کما یجوز بعده وفیه انه یستحب للمفتی ان یتعاطی بعض المباحات التی یشک فیها المستفتی اذا لم یکن فیه مشقة علی المفتی وکان فیه طمانینة للمستفتی وفیه اباحة میتات البحر کلها سواء فی ذلک ما مات بنفسه او باصطیاد وقد اجمع المسلمون علی اباحة السمک قال اصحابنا ویحرم الضفدع للحدیث فی النهی عن قتلها قالوا وفیما سوی ذلک ثلثة اوجه اصحها یحل جمیعه لهذا الحدیث والثانی لا یحل والثالث یحل ما له نظیر ماکول فی البر دون ما لا یوکل نظیره فعلی هذا تؤکل خیل البحر وغنمه وظباؤه دون کلبه وخنزیره وحماره قال اصحابنا والحمار وان کان فی البر منه ماکول وغیره لکن الغالب غیر الماکول هذا تفصیل مذهبنا وممن قال باباحة جمیع حیوانات البحر الا الضفدع ابو بکر الصدیق وعمر وعثمان وابن عباس واباح مالک الضفدع والجمیع وقال ابو حنیفة لا یحل غیر السمک واما السمک الطافی وهو الذی یموت فی البحر بلا سبب فمذهبنا اباحته وبه قال جماهیر العلماء من الصحابة فمن بعدهم منهم ابو بکر الصدیق وابو ایوب وعطاء ومکحول والنخعی ومالک واحمد وابو ثور وداود وغیرهم وقال جابر بن عبد الله وجابر بن زید وطاوس وابو حنیفة لا یحل ولینا قوله تعالی احل لکم صید البحر وطعامه قال ابن عباس والجمهور صیده ما صدتموه وطعامه ما قذفه وبحدیث جابر هذا وبحدیث هو الطهور ماؤه الحل میتته وهو حدیث صحیح وباشیاء مشهورة غیر ما ذکرنا واما الحدیث المروی عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم ما القاه البحر او جزر عنه فکلوه وما مات فیه فطفا فلا تاکلوه فحدیث ضعیف باتفاق ائمة الحدیث لا یجوز الاحتجاج به لو لم یعارضه شیء کیف وهو معارض بما ذکرناه وقد اوضحت ضعف رجاله فی شرح المهذب فی باب الاطعمة فان قیل لا حجة فی حدیث العنبر لانهم کانوا مضطرین قلنا الاحتجاج باکل النبی صلی الله علیه وسلم منه فی المدینة من غیر ضرورة (**قوله** ولقد رایتنا نغترف من وقب عینه بالقلال الدهن ونقتطع منه الفدر کالثور او کقدر الثور) اما الوقب فبفتح الواو واسکان القاف وبالباء الموحدة وهو داخل عینه ونقرتها والقلال بکسر القاف جمع قلة بضمها وهی الجرة الکبیرة التی یقلها الرجل بین یدیه ای یحملها والفدر بکسر الفاء وفتح الدال هی القطع (**قوله** کقدر الثور) رویناه بوجهین مشهورین فی نسخ بلادنا احدهما بقاف مفتوحة ثم دال ساکنة ای مثل الثور والثانی کفدر بفاء مکسورة ثم دال مفتوحة جمع فدرة والاول اصح وادعی القاضی انه تصحیف وان الثانی هو الصواب ولیس کما قال (**قوله** ثم رحل اعظم بعیر) هو بفتح الحاء ای جعل علیه رحلا (**قوله** وتزودنا من لحمه وشائق) هو بالشین المعجمة والقاف قال ابو عبیدة هو اللحم یوخذ فیغلی اغلاء ولا ینضج ویحمل فی الاسفار یقال وشقت اللحم فاتشق والوشیقة الواحدة منه والجمع وشائق ووشق وقیل الوشیقة القدید (**قوله** ثابت اجسامنا) ای رجعت الی القوة (**قوله** فاخذ ابو عبیدة ضلعا من اضلاعه فنصبه) کذا هو فی النسخ فنصبه وفی الروایة الاولی فاقامها فانتها وهو المعروف ووجه التذکیر انه اراد به العضو (**قوله** وجلس فی حجاج عینه نفر) هو بحاء ثم جیم مخففة والحاء مکسورة ومفتوحة لغتان مشهورتان وهو بمعنی وقب عینه المذکور فی الروایة السابقة وقد شرحناه (**قوله** ان رجلا نحر ثلث جزائر ثم ثلثا ثم ثلثا ثم نهاه ابو عبیدة) هذا الرجل الذی نحر الجزائر هو قیس بن سعد بن عبادة (**قوله** فی الروایة الاولی فاقمنا علیه شهرا وفی الروایة الثانیة فاکلنا منها نصف شهر وفی الثالثة فاکل منها الجیش ثمانی عشرة لیلة) طریق الجمع بین الروایات ان من روی شهرا هو الاصل ومعه زیادة علم ومن روی دونه لم ینف الزیادة ولو نفاها قدم المثبت وقد قدمنا مرات ان المشهور الصحیح عند الاصولیین ان مفهوم العدد لا حکم له فلا یلزم منه نفی الزیادة لو لم یعارضه اثبات الزیادة کیف وقد عارضه فوجب قبول الزیادة وجمع القاضی بینهما بان من قال نصف شهر اراد اکلوا منه تلک المدة طریا ومن قال شهرا اراد انهم قددوه فاکلوا منه بقیة الشهر قدیدا والله اعلم (**قوله** سیف البحر) هو بکسر السین واسکان المثناة تحت وهو ساحله کما قاله فی الروایتین قبله (**قوله**

له ارباب نحر ۱۲ منه الادب
له بفتحتین ۱۲ وقب مثلث
له فتح مهملة موضع
له فقر سکن واحدة الاضلاع مجمع البحار
له ای اراد کبیر ۱۲ منه
ازوادهم ای جرنا علی قدر ما اقدرنا فقد ما اشتراه اجتهادی وکرمنا لله بهم من الشاة من فاتنا اذا اعطاه قوته من الابل لتحمل ۱۲ من مجمع البحار

حدثنی حجاج بن الشاعر قال نا عثمان بن عمر ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا ابو المنذر القزاز کلاهما عن داود بن قیس عن عبید الله بن مقسم عن جابر بن عبد الله قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثا الی ارض جهینة واستعمل علیهم رجلا وساق الحدیث بنحو حدیثهم **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن عبد الله والحسن ابنی محمد بن علی عن ابیهما عن علی بن ابی طالب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن متعة النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الانسیة **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابن نمیر وزهیر بن حرب قالوا نا سفیان ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبید الله ح قال وحدثنی ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنا اسحاق وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال نا معمر کلهم عن الزهری بهذا الاسناد وفی حدیث یونس وعن اکل لحوم الحمر الانسیة **وحدثنا** الحسن بن علی الحلوانی وعبد بن حمید کلاهما عن یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال نا ابی عن صالح عن ابن شهاب ان ابا ادریس اخبره ان ابا ثعلبة قال حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم لحوم الحمر الاهلیة **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی قال نا عبید الله قال حدثنی نافع وسالم عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن اکل لحوم الحمر الاهلیة **وحدثنی** هارون بن عبد الله قال نا محمد بن بکر قال نا ابن جریج قال اخبرنی نافع قال قال ابن عمر ح قال وحدثنا ابن ابی عمر قال نا ابی ومعن بن عیسی عن مالك عن نافع عن ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اکل الحمار الاهلی یوم خیبر وکان الناس احتاجوا الیها **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر عن الشیبانی قال سألت عبد الله بن ابی اوفی عن لحوم الحمر الاهلیة فقال اصابتنا مجاعة یوم خیبر ونحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد اصبنا للقوم حمرا خارجة من المدینة فنحرناها فان قدورنا لتغلی اذ نادی منادی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اکفؤا القدور ولا تطعموا من لحوم الحمر شیأ فقلت حرمها تحریما ماذا قال تحدثنا بینا فقلنا حرمها البتة وحرمها من اجل انها لم تخمس **وحدثنا** ابو کامل فضیل بن حسین قال نا عبد الواحد یعنی ابن زیاد قال نا سلیمان الشیبانی قال سمعت عبد الله بن ابی اوفی یقول اصابتنا مجاعة لیالی خیبر قال فلما کان یوم خیبر وقعنا فی الحمر الاهلیة فانتحرناها فلما غلت بها القدور نادی منادی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اکفؤا القدور ولا تأکلوا من لحوم الحمر شیأ قال فقال ناس انما نهی عنها رسول الله صلی الله علیه وسلم لانها لم تخمس وقال آخرون نهی عنها البتة **حدثنا** عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن عدی هو ابن ثابت قال سمعت البراء وعبد الله بن ابی اوفی یقولان اصبنا حمرا فطبخناها فنادی منادی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اکفؤا القدور **وحدثنا** ابن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی اسحاق قال قال البراء اصبنا یوم خیبر حمرا فنادی منادی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اکفؤا القدور **وحدثنا** ابو کریب واسحاق بن ابراهیم قال ابو کریب نا ابن بشر عن مسعر عن ثابت بن عبید قال سمعت البراء یقول نهینا عن لحوم الحمر الاهلیة **وحدثنا** زهیر بن حرب قال نا جریر عن عاصم عن الشعبی عن البراء بن عازب قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نلقی لحوم الحمر الاهلیة نیئة ونضیجة ثم لم یأمرنا باکله **وحدثنیه** ابو سعید الاشج قال نا حفص یعنی ابن غیاث عن عاصم بهذا الاسناد نحوه **وحدثنی** احمد بن یوسف الازدی قال نا عمر بن حفص بن غیاث قال نا ابی عن عاصم عن عامر عن ابن عباس قال لا ادری انما نهی عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم من اجل انه کان حمولة الناس فکره ان تذهب حمولتهم او حرمه فی یوم خیبر لحوم الحمر الاهلیة **وحدثنا** محمد بن عباد وقتیبة بن سعید قال نا حاتم وهو ابن اسمعیل عن یزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الی خیبر فسرنا الله فتحها علیهم فلما امسی الناس لیلة الفتح اوقدوا نیرانا کثیرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما هذه النیران علی ای شیء توقدون قالوا علی لحم قال علی ای لحم قالوا علی لحم حمر انسیة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اهریقوها واکسروها فقال رجل یا رسول الله او نهریقها ونغسلها قال او ذاك

(وحدثنا حجاج بن الشاعر) وذکر فی هذا الاسناد ابو المنذر القزاز هکذا هو فی بعض نسخ بلادنا القزاز بالقاف وفی اکثرها البزاز بالباء وذکر القاضی ایضا اختلاف الرواة فیه والاشهر بالقاف وهو الذی ذکره السمعانی فی الانساب وآخرون وذکره خلف الواسطی فی الاطراف بالباء عن روایة مسلم لکن علیه تضبیب فلعله یقال بالوجهین فالقزاز بزاز وابو المنذر هذا اسمه اسمعیل ابن حسین بن المثنی کذا سماه احمد بن حنبل فیما ذکره ابن ابی حاتم فی کتابه واقتصر الجمهور علی انه اسمعیل بن عمر قال ابو حاتم هو صدوق دام احمد بن حنبل بالکتابة عنه وهو من افراد مسلم

باب تحریم اکل لحم الحمر الانسیة (**قوله** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن متعة النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الانسیة) اما الانسیة فباسکان النون مع کسر الهمزة وبفتحها لغتان مشهورتان سبق بیانهما وسبق بیان حکم نکاح المتعة وشرح احادیثه فی کتاب النکاح واما الحمر الانسیة فقد وقع فی اکثر الروایات ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی یوم خیبر عن لحومها وفی روایة حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم لحوم الحمر الاهلیة وفی روایات انه صلی الله علیه وسلم وجد القدور تغلی بلحمها فامر باراقتها وقال لا تأکلوا من لحومها شیأ وفی روایة نهینا عن لحوم الحمر الاهلیة وفی روایة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اهریقوها واکسروها فقال رجل یا رسول الله او نهریقها ونغسلها قال او ذاك وفی روایة نادی منادی النبی صلی الله علیه وسلم الا ان الله ورسوله ینهیانکم عنها فانه رجس من عمل الشیطان وفی روایة ینهیانکم عن لحوم الحمر فانها رجس او نجس فاکفئت القدور بما فیها اختلف العلماء فی المسئلة فقال الجماهیر من الصحابة والتابعین ومن بعدهم بتحریم لحومها لهذه الاحادیث الصحیحة الصریحة وقال ابن عباس لیست بحرام وعن مالك ثلث روایات اشهرها انها مکروهة کراهة تنزیه شدیدة والثانیة حرام والثالثة مباحة والصواب التحریم کما قاله الجماهیر للاحادیث الصریحة واما الحدیث المذکور فی سنن ابی داود عن غالب بن الابجر قال اصابتنا سنة فلم یکن فی مالی شیء اطعم اهلی الا شیء من حمر وقد کان رسول الله صلی الله علیه وسلم حرم لحوم الحمر الاهلیة فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله اصابتنا السنة فلم یکن فی مالی ما اطعم اهلی الا سمان حمر وانك حرمت لحوم الحمر الاهلیة فقال اطعم اهلك من سمین حمرك فانما حرمتها من اجل جوال القریة یعنی بالجوال التی تأکل الجلة وهی العذرة فهذا الحدیث مضطرب مختلف الاسناد شدید الاختلاف ولو صح حمل علی الاکل منها فی حال الاضطرار والله اعلم (**قوله** نادی ان اکفؤا القدور) قال القاضی ضبطناه بالف الوصل وفتح الفاء من کفأت ثلاثی ومعناه قلبت قال ولم یصح قطع الالف وکسر الفاء من اکفأت رباعی وهما لغتان بمعنی عند کثیرین من اهل اللغة منهم الخلیل والکسائی وابن السکیت وابن قتیبة وغیرهم وقال الاصمعی یقال کفأت ولا یقال اکفأت بالالف (**قوله** لحوم الحمر الجمر نیة ونضیجة) هو بکسر النون وبالهمز ای غیر مطبوخة (**قوله** کان حمولة الناس) بفتح الحاء ای الذی یحمل متاعهم (**قوله** ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فی قدور لحوم الحمر الاهلیة اهریقوها

وحدثناه اسحاق بن ابراهیم قال نا حماد بن مسعدة وصفوان بن عیسی ح قال وثنا ابوبکر بن النضر قال نا ابو عاصم النبیل کلهم عن یزید بن ابی عبید بهذا الاسناد وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان عن ایوب عن محمد عن انس قال لما فتح رسول الله صلی الله علیه وسلم خیبر اصبنا حمرا خارجا من القریة فطبخنا منها فنادی منادی رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ان الله ورسوله ینهیانکم عنها فانها رجس من عمل الشیطان فاکفئت القدور بما فیها وانها لتفور بما فیها وحدثنا محمد بن منهال الضریر قال نا یزید بن زریع قال نا هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن انس بن مالک قال لما کان یوم خیبر جاء جاء فقال یا رسول الله اکلت الحمر ثم جاء اخر فقال یا رسول الله افنیت الحمر فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم ابا طلحة فنادی ان الله ورسوله ینهیانکم عن لحوم الحمر فانها رجس او نجس قال فاکفئت القدور بما فیها وحدثنا یحیی بن یحیی وابو الربیع العتکی وقتیبة بن سعید واللفظ لیحیی قال یحیی نا وقال الاخران نا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن محمد بن علی عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی یوم خیبر عن لحوم الحمر الاهلیة واذن فی لحوم الخیل وحدثنی محمد بن حاتم قال نا محمد بن بکر قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول اکلنا زمن خیبر الخیل وحمر الوحش ونهانا النبی صلی الله علیه وسلم عن الحمار الاهلی وحدثنیه ابو الطاهر قال نا ابن وهب ح قال وحدثنی یعقوب الدورقی واحمد بن عثمان النوفلی قالا نا ابو عاصم کلاهما عن ابن جریج بهذا الاسناد وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی وحفص بن غیاث ووکیع عن هشام عن فاطمة عن اسماء قالت نحرنا فرسا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فاکلناه وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا ابو معاویة ح قال وحدثنا ابو کریب قال نا ابو اسامة کلاهما عن هشام بهذا الاسناد وحدثنا یحیی بن یحیی ویحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر عن اسمعیل قال یحیی بن یحیی نا اسمعیل بن جعفر عن عبد الله بن دینار انه سمع ابن عمر یقول سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن الضب فقال لست بآکله ولا محرمه وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا اللیث ح قال وحدثنی محمد بن رمح قال نا اللیث عن نافع عن ابن عمر قال سال رجل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اکل الضب فقال لا آکله ولا احرمه وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی قال نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال سال رجل رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی المنبر عن اکل الضب فقال لا آکله ولا احرمه وحدثنا عبید الله بن سعید قال نا یحیی عن عبید الله بمثله فی هذا الاسناد وحدثناه ابو الربیع وقتیبة قالا نا حماد ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا اسمعیل کلاهما عن ایوب ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا مالک بن مغول ح قال وحدثنی هارون بن عبد الله قال نا محمد بن بکر قال نا ابن جریج ح قال وثنا هارون بن عبد الله قال نا شجاع بن الولید قال سمعت موسی بن عقبة ح قال وثنا هارون بن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال اخبرنی اسامة کلهم عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الضب بمعنی حدیث اللیث عن نافع غیر ان حدیث ایوب اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بضب فلم یاکله ولم یحرمه وفی حدیث اسامة قال قام رجل فی المسجد ورسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر وحدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن توبة العنبری سمع الشعبی سمع ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان معه ناس من اصحابه فیهم سعد اتوا بلحم ضب فنادت امراة من نساء النبی صلی الله علیه وسلم انه لحم ضب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلوا فانه حلال ولکنه لیس من طعامی

واکسروها فقال رجل اوهریقها ونغسلها قال اوذاک) هذا صریح فی نجاستها وتحریمها ویؤیده الروایة الاخری فانها رجس وفی الاخری رجس او نجس وفیه وجوب غسل ما اصابته النجاسة وان الاناء النجس یطهر بغسله مرة واحدة ولا یحتاج الی سبع اذا کانت غیر نجاسة الکلب والخنزیر وما تولد من احدهما وهذا مذهبنا ومذهب الجمهور وعند احمد یجب سبع فی الجمیع علی اشهر الروایتین عنه وموضع الدلالة ان النبی صلی الله علیه وسلم اطلق الامر بالغسل ویصدق ذلک علی مرة ولو وجبت الزیادة لبینها فان فی المخاطبین من هو قریب العهد بالاسلام ومن فی معناه ممن لا یفهم من الامر بالغسل الا مقتضاه عند الاطلاق وهو مرة واما امره صلی الله علیه وسلم اولا بکسرها فیحتمل انه کان بوحی او باجتهاد ثم نسخ وتعین الغسل ولا یجوز الیوم الکسر لانه اتلاف مال وفیه دلیل علی انه اذا غسل الاناء النجس فلا باس باستعماله والله اعلم **باب اباحة اکل لحم الخیل** (قوله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی یوم خیبر عن لحوم الحمر الاهلیة واذن فی لحوم الخیل وفی روایة قال جابر اکلنا زمن خیبر الخیل وحمر الوحش ونهانا النبی صلی الله علیه وسلم عن الحمار الاهلی وفی حدیث اسماء قالت نحرنا فرسا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فاکلناه) اختلف العلماء فی اباحة لحوم الخیل فمذهب الشافعی والجمهور من السلف والخلف انه مباح لا کراهة فیه وبه قال عبد الله بن الزبیر وفضالة بن عبید وانس بن مالک واسماء بنت ابی بکر وسوید بن غفلة وعلقمة والاسود وعطاء وشریح وسعید بن جبیر والحسن البصری وابراهیم النخعی وحماد بن سلیمان واحمد واسحق وابو ثور وابو یوسف ومحمد وداود وجماهیر المحدثین وغیرهم وکرهها طائفة منهم ابن عباس والحکم ومالک وابو حنیفة قال ابو حنیفة یاثم باکله ولا یسمی حراما واحتجوا بقوله تعالی والخیل والبغال والحمیر لترکبوها وزینة ولم یذکر الاکل وذکر الاکل من الانعام فی الآیة التی قبلها وبحدیث صالح بن یحیی بن المقدام عن ابیه عن جده عن خالد بن الولید نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن لحوم الخیل والبغال والحمیر وکل ذی ناب من السباع رواه ابو داود والنسائی وابن ماجة من روایة بقیة بن الولید عن صالح بن یحیی واتفق العلماء من ائمة الحدیث وغیرهم علی انه حدیث ضعیف وقال بعضهم هو منسوخ روی الدارقطنی والبیهقی باسنادهما عن موسی بن هارون الحمال بالحاء الحافظ قال هذا حدیث ضعیف قال ولا یعرف صالح بن یحیی ولا ابوه وقال البخاری هذا الحدیث فیه نظر وقال البیهقی هذا الاسناد مضطرب وقال الخطابی فی اسناده نظر قال وصالح بن یحیی عن ابیه عن جده لا یعرف سماع بعضهم من بعض وقال ابو داود هذا الحدیث منسوخ وقال النسائی حدیث الاباحة اصح قال ویشبه ان کان هذا صحیحا ان یکون منسوخا واحتج الجمهور باحادیث الاباحة التی ذکرها مسلم وغیره وهی صحیحة صریحة وباحادیث اخری صحیحة جاءت بالاباحة ولم یثبت فی النهی حدیث واما الآیة فاجابوا عنها بان ذکر الرکوب والزینة لا یدل علی ان منفعتها مختصة بذلک وانما خص هذان بالذکر لانهما معظم المقصود من الخیل کقوله تعالی حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر فذکر اللحم لانه اعظم المقصود وقد اجمع المسلمون علی تحریم شحمه ودمه وسائر اجزائه قالوا ولهذا سکت عن ذکر حمل الاثقال علی الخیل مع قوله تعالی فی الانعام وتحمل اثقالکم ولم یلزم من هذا تحریم حمل الاثقال علی الخیل والله اعلم (قولها نحرنا فرسا) وفی روایة البخاری ذبحنا فرسا وفی روایة له نحرنا کما ذکر مسلم فیجمع بین الروایتین بانهما قضیتان فمرة نحروها ومرة ذبحوها ویجوز ان تکون قضیة واحدة ویکون احد اللفظین مجازا او الصحیح الاول لانه لا یصار الی المجاز الا اذا تعذرت الحقیقة والحقیقة غیر متعذرة بل هی اسهل علی الحقیقة فائدة مهمة وهی انه یجوز ذبح المنحور ونحر المذبوح وهو مجمع علیه وان کان فاعله مخالفا للافضل والفرس یطلق علی الذکر والانثی والله اعلم **باب اباحة الضب** ثبتت هذه الاحادیث التی ذکرها مسلم وغیره ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فی الضب لست باکله ولا محرمه وفی روایات لا آکله ولا احرمه وفی روایة انه صلی الله علیه وسلم قال کلوا فانه حلال ولکنه لیس من طعامی وفی روایة انه صلی الله علیه وسلم رفع یده عنه فقیل احرام هو یا رسول الله قال لا ولکنه لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافه فاکلوه بحضرته وهو ینظر صلی الله علیه وسلم قال اهل اللغة معنی اعافه

وحدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن توبة العنبری قال قال لی الشعبی رأیت حدیث الحسن عن النبی صلی الله علیه وسلم وقاعدت ابن عمر قریبا من سنتین او سنة ونصف فلم اسمعه روی عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر هذا قال کان ناس من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فیهم سعد بن حنیف بمثل حدیث معاذ **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شهاب عن ابی امامة بن سهل عن عبد الله بن عباس قال دخلت انا وخالد بن الولید مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بیت میمونة فاتی بضب محنوذ فاهوی الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده فقال بعض النسوة اللاتی فی بیت میمونة اخبروا رسول الله صلی الله علیه وسلم بما یرید ان یاکل فرفع رسول الله صلی الله علیه وسلم یده فقلت احرام هو یا رسول الله قال لا ولکنه لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافه قال خالد فاجتررته فاکلت ورسول الله صلی الله علیه وسلم ینظر **وحدثنی** ابو الطاهر وحرملة جمیعا عن ابن وهب قال حرملة انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن ابی امامة بن سهل بن حنیف الانصاری ان عبد الله بن عباس اخبره ان خالد بن الولید الذی یقال له سیف الله اخبره انه دخل مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم وهی خالته وخالة ابن عباس فوجد عندها ضبا محنوذا قدمت به اختها حفیدة بنت الحارث من نجد فقدمت الضب لرسول الله صلی الله علیه وسلم وکان اقل ما یقدم یدیه لطعام حتی یحدث به ویسمی له فاهوی رسول الله صلی الله علیه وسلم یده الی الضب فقالت امرأة من النسوة الحضور اخبرن رسول الله صلی الله علیه وسلم بما قدمتن له فقلن هو الضب یا رسول الله فرفع رسول الله صلی الله علیه وسلم یده فقال خالد بن الولید احرام الضب یا رسول الله قال لا ولکنه لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافه قال خالد فاجترته فاکلته ورسول الله صلی الله علیه وسلم ینظر فلم ینهنی **وحدثنی** ابو بکر بن النضر وعبد بن حمید قال عبد اخبرنی وقال ابو بکر حدثنا یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال نا ابی عن صالح بن کیسان عن ابن شهاب عن ابی امامة بن سهل عن ابن عباس انه اخبره ان خالد بن الولید اخبره انه دخل مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی میمونة بنت الحارث وهی خالته فقدم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم لحم ضب جاءت به ام حفید بنت الحارث من نجد وکانت تحت رجل من بنی جعفر وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یاکل شیأ حتی یعلم ما هو ثم ذکر بمثل حدیث یونس وزاد فی آخر الحدیث وحدثه ابن الاصم عن میمونة وکان فی حجرها **وحدثنا** عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهری عن ابی امامة بن سهل بن حنیف عن ابن عباس قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم ونحن فی بیت میمونة بضبین مشویین بمثل حدیثهم ولم یذکر یزید بن الاصم عن میمونة **وحدثنا** عبد الملک بن شعیب بن اللیث قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی خالد بن یزید قال حدثنی سعید بن ابی هلال عن ابن المنکدر ان ابا امامة اخبره عن ابن عباس قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی بیت میمونة وعنده خالد بن الولید بلحم ضب فذکر بمعنی حدیث الزهری **وحدثنا** محمد بن بشار وابو بکر بن نافع قال ابن نافع انا غندر قال نا شعبة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر قال سمعت ابن عباس یقول اهدت خالتی ام حفید الی رسول الله صلی الله علیه وسلم سمنا واقطا وضبا فاکل من السمن والاقط وترک الضب تقذرا واکل علی مائدة رسول الله صلی الله علیه وسلم ولو کان حراما ما اکل علی مائدة رسول الله صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر عن الشیبانی عن یزید بن الاصم قال دعانا عروس بالمدینة فقرب الینا ثلاثة عشر ضبا فاکل وتارک فلقیت ابن عباس من الغد فاخبرته فاکثر القوم حوله حتی قال بعضهم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا اکله ولا انهی عنه ولا احرمه فقال ابن عباس بئسما قلتم ما بعث نبی الله صلی الله علیه وسلم الا محلا ومحرما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بینما هو عند میمونة وعنده الفضل بن عباس وخالد بن الولید وامرأة اخری اذ قرب الیهم خوان علیه لحم فلما اراد النبی صلی الله علیه وسلم ان یاکل قالت له میمونة انه لحم ضب فکف یده وقال هذا لحم لم اکله قط وقال لهم کلوا فاکل منه الفضل وخالد بن الولید والمرأة وقالت میمونة لا اکل من شیء لا شیء یاکل منه رسول الله صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق عن ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بضب فابی ان یاکل منه وقال لا ادری لعله من القرون التی مسخت **وحدثنی** سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا معقل عن ابی الزبیر قال سألت جابرا عن الضب فقال لا تطعموه وقذره وقال قال عمر بن الخطاب ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یحرمه ان الله عز وجل ینفع به غیر واحد فانما طعام عامة الرعاء منه ولو کان عندی طعمته

اکریه تقذرا واجمع المسلمون علی ان الضب حلال لیس بمکروه الا ما حکی عن اصحاب ابی حنیفة من کراهته والا ما حکاه القاضی عیاض عن قوم انهم قالوا هو حرام وما اظنه یصح عن احد وان صح عن احد فمحجوج بالنصوص واجماع من قبله (**قوله** ضب محنوذ) ای مشوی وقیل المشوی علی الرضف وهی الحجارة المحماة (**قوله** ان خالدا اخذ الضب فاکله من غیر استیذان) هذا من باب الادلال والاکل من بیت القریب والصدیق الذی لا یکره ذلک وخالد اکل هذا فی بیت خالته میمونة وبیت صدیقه رسول الله صلی الله علیه وسلم فلا یحتاج الی استیذان لاسیما والهدیة خالته ولعله اراد بذلک جبر قلب خالته ام حفید المهدیة (**قوله** فی میمونة وهی خالته وخالة ابن عباس) یعنی خالة خالد بن الولید وخالة ابن عباس وام خالد لبابة الصغری وام ابن عباس لبابة الکبری وميمونة وام حفید کلهن اخوات وابوهن الحارث (**قوله** قدمت به اختها حفیدة) وفی الروایة الاخری ام حفید وفی بعض النسخ ام حفیدة بالهاء وفی بعضها فی روایة ابی بکر بن النضر ام حمید وفی بعضها حمیدة وکله بضم الحاء مصغرا قال القاضی وغیره والاصوب والاشهر ام حفید بلا هاء واسمها هزیلة وکذا ذکرها ابن عبد البر وغیره فی الصحابة والله اعلم (**قوله** فقالت امرأة من النسوة الحضور) کذا هو فی جمیع النسخ النسوة الحضور (**قوله** ولو کان حراما ما اکل علی مائدة رسول الله صلی الله علیه وسلم) هذا تصریح بما اتفق علیه العلماء وهو اقرار النبی صلی الله علیه وسلم الشیء وسکوته علیه اذا فعل بحضرته یکون دلیلا لاباحته ویکون بمعنی قوله اذنت فیه وابحته لانه لا یسکت علی باطل ولا یقر منکرا والله اعلم (**قوله** دعانا عروس بالمدینة) یعنی رجلا تزوج قریبا والعروس یقع علی المرأة وعلی الرجل (**قوله** قرب الیهم خوان) هو بکسر الخاء وضمها لغتان الکسر افصح والجمع اخونة وخون ولیس المراد بهذا الخوان ما نفاه فی الحدیث المشهور فی قوله ما اکل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی خوان قط بل شیء من نحو السفرة

وحدثنا محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی عن داود عن ابی نضرة عن ابی سعید قال قال رجل یا رسول الله انا بارض مضبة فما تأمرنا او فما تفتینا قال ذکر لی ان امة من بنی اسرائیل مسخت فلم یأمر ولم ینه قال ابو سعید فلما کان بعد ذلک قال عمر ان الله لینفع به غیر واحد وانه لطعام عامة هذه الرعاء ولو کان عندی لطعمته انما عافه رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنی** محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا ابو عقیل الدورقی قال نا ابو نضرة عن ابی سعید ان اعرابیا اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی فی غائط مضبة وانه عامة طعام اهلی قال فلم یجبه فقلنا عاوده فعاوده فلم یجبه ثلاثا ثم ناداه رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الثالثة فقال یا اعرابی ان الله عز وجل لعن او غضب علی سبط من بنی اسرائیل فمسخهم دوابا یدبون فی الارض فلا ادری لعل هذا منها فلست آکلها ولا انهی عنها **حدثنی** ابو کامل الجحدری قال نا ابو عوانة عن ابی یعفور عن عبد الله بن ابی اوفی قال غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم سبع غزوات ناکل الجراد **وحدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر جمیعا عن ابن عیینة عن ابی یعفور بهذا الاسناد قال ابو بکر فی روایته سبع غزوات وقال اسحاق ست وقال ابن ابی عمر ست او سبع **وحدثناه** محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی ح قال وحدثنا ابن بشار عن محمد بن جعفر کلاهما عن شعبة عن ابی یعفور بهذا الاسناد قال سبع غزوات **وحدثنا** محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن هشام بن زید عن انس بن مالک قال مررنا فاستنفجنا ارنبا بمر الظهران فسعوا علیها فلغبوا قال فسعیت حتی ادرکتها فاتیت بها ابا طلحة فذبحها فبعث بورکها وفخذیها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتیت بها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقبله **وحدثنیه** زهیر بن حرب قال نا یحیی بن سعید ح قال وثنا یحیی بن حبیب قال نا خالد یعنی ابن الحارث کلاهما عن شعبة بهذا الاسناد وفی حدیث یحیی بورکها وفخذیها **وحدثنا** عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا اکهمس عن ابن بریدة قال رأی عبد الله بن المغفل رجلا من اصحابه یخذف فقال له لا تخذف فان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یکره او قال ینهی عن الخذف فانه لا یصاب به الصید ولا ینکأ به العدو ولکنه یکسر السن ویفقأ العین ثم راه بعد ذلک یخذف فقال له اخبرک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یکره او ینهی عن الخذف ثم اراک تخذف لا اکلمک کلمة کذا وکذا **حدثنی** ابو داود سلیمان بن معبد قال نا عثمان بن عمر قال نا اکهمس بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا شعبة عن قتادة عن عقبة بن صهبان عن عبد الله بن المغفل قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الخذف قال ابن جعفر فی حدیثه وقال انه لا ینکأ العدو ولا یقتل الصید ولکنه یکسر السن ویفقأ العین وقال ابن مهدی انها لا تنکأ العدو ولم یذکر یفقأ العین **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا اسماعیل ابن علیة عن ایوب عن سعید بن جبیر ان قریبا لعبد الله بن مغفل خذف قال فنهاه وقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الخذف وقال انها لا تصید صیدا ولا تنکأ عدوا ولکنها تکسر السن وتفقأ العین قال فعاد فقال حدثک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عنه ثم تخذف لا اکلمک ابدا **و حدثنا** ابن ابی عمر قال نا الثقفی عن ایوب بهذا الاسناد نحوه **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا اسماعیل بن علیة عن خالد بن الحذاء عن ابی قلابة عن ابی الاشعث عن شداد بن اوس قال ثنتان حفظتهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله تعالی کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرته فلیرح ذبیحته **وحدثناه** یحیی بن یحیی قال انا هشیم ح قال

(قوله انا بارض مضبة) فیها لغتان مشهورتان احدهما فتح المیم والضاد والثانیة ضم المیم وکسر الضاد والاول اشهر واصح ای ذات ضباب کثیرة قوله انی فی غائط مضبة الغائط الارض المطمئنة قوله صلی الله علیه وسلم فمسخهم دواب یدبون فی الارض) آمادیبون فبکسر الدال وآمادواب فکذا وقع فی بعض النسخ ووقع فی اکثرها دوابا بالالف والاول هو الجاری علی المعروف المشهور فی العربیة والله اعلم **باب** اباحة الجراد (قوله عن ابی یعفور) هو بالفاء والراء وهو ابو یعفور الاصغر اسمه عبد الرحمن بن عبید بن نسطاس واما ابو یعفور الاکبر فیقال له واقد ویقال وقدان وسبق بیانهما فی کتاب الایمان وکتاب الصلوة (قوله غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم سبع غزوات ناکل الجراد) فیه اباحة الجراد واجمع المسلمون علی اباحته ثم قال الشافعی وابو حنیفة واحمد والجماهیر یحل سواء مات بذکوة او باصطیاد مسلم او مجوسی او مات حتف انفه سواء قطع بعضه او احدث فیه سبب وقال مالک فی المشهور عنه واحمد فی روایة لا یحل اذا مات بسبب بان یقطع بعضه او یسلق او یلقی فی النار حیا او یشوی فان مات حتف انفه او فی وعاء لم یحل والله اعلم **باب** اباحة الارنب (قوله فاستنفجنا ارنبا بمر الظهران فسعوا علیها فلغبوا) معنی استنفجنا اثرنا ونفرنا ومر الظهران بفتح المیم والظاء موضع قریب من مکة (قوله فلغبوا) هو بفتح الغین المعجمة فی اللغة الفصیحة المشهورة وفی لغة ضعیفة بکسرها حکاها الجوهری وغیره وضعفوها ای اعیوا واکل الارنب حلال عند مالک وابی حنیفة والشافعی واحمد والعلماء کافة الا ما حکی عن عبد الله بن عمر وبن العاصی وابن ابی لیلی انهما کرهاها ودلیل الجمهور هذا الحدیث مع احادیث مثله ولم یثبت فی النهی عنها شیء والله اعلم **باب** اباحة ما یستعان به علی الاصطیاد والعدو وکراهة الخذف ذکر فی الباب النهی عن الخذف لکونه لا ینکأ العدو ولا یقتل الصید ولکن یفقأ العین ویکسر السن اما الخذف فبالخاء والذال المعجمتین وهو رمی الانسان بحصاة او نواة ونحوهما بجعلها بین اصبعیه السبابتین او الابهام والسبابة (قوله ینکأ) بفتح الیاء وبالهمزة فی آخره هکذا هو فی الروایات المشهورة قال القاضی کذا رویناه قال وفی بعض الروایات ینکی بفتح الیاء وکسر الکاف غیر مهموزة قال القاضی وهو اوجه هنا لان المهموز انما هو من نکأت القرحة ولیس هذا موضعه الا علی تجوز وانما هذا من النکایة یقال نکیت العدو انکیه نکایة ونکأت بالهمزة لغة فیه قال فعلی هذه اللغة یتوجه روایة ینکی ویفقأ العین مهموز فی هذا الحدیث النهی عن الخذف لانه لا مصلحة فیه ویخاف مفسدته ویلتحق به کل ما شارکه فی هذا وفیه ان ما کان فیه مصلحة او حاجة فی قتال العدو او تحصیل الصید فهو جائز ومن ذلک رمی الطیور الکبار بالبندق اذا کان لا یقتلها غالبا بل تدرک حیة فتذکی فهو جائز (قوله احدثک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الخذف ثم تخذف لا اکلمک ابدا) فیه هجران اهل البدع والفسوق ومنابذی السنة مع العلم وانه یجوز هجرانه دائما وآلنهی عن الهجران فوق ثلثة ایام انما هو فیمن هجر لحظ نفسه ومعایش الدنیا واما اهل البدع ونحوهم فهجرانهم دائما وهذا الحدیث مما یؤیده مع نظائر له کحدیث کعب ابن مالک وغیره **باب** الامر باحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرة (قوله صلی الله علیه وسلم ان الله کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته) اما القتلة فبکسر القاف وهی الهیئة والحالة واما (قوله صلی الله علیه وسلم فاحسنوا الذبح) فوقع فی کثیر من النسخ او اکثرها فاحسنوا الذبح بفتح الذال بغیر هاء وفی بعضها الذبحة بکسر الذال وبالهاء کالقتلة وهی الهیئة والحالة ایضا (قوله صلی الله علیه وسلم ولیحد) هو بضم الیاء یقال احد السکین وحدها واستحدها بمعنی ولیرح ذبیحته باحداد السکین وتعجیل امرارها وغیر ذلک ویستحب ان لا یحد السکین بحضرة الذبیحة وان لا یذبح واحدة بحضرة اخری ولا یجرها الی مذبحها (قوله صلی الله علیه وسلم فاحسنوا القتلة عام فی کل قتیل من الذبائح والقتل قصاصا وفی حد ونحو ذلک وهذا الحدیث من الاحادیث الجامعة لقواعد الاسلام والله اعلم

وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا عبد الوهاب الثقفی ح قال وثنی ابو بکر بن نافع قال نا غندر قال نا شعبة ح قال وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال انا محمد
ابن یوسف عن سفیان ح قال وثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا جریر عن منصور کل هؤلاء عن خالد الحذاء باسناد حدیث ابن علیة ومعنی حدیثه **حدثنا**
محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت هشام بن زید بن انس بن مالك قال دخلت مع جدی انس بن مالك دار الحکم بن ایوب فاذا قوم قد نصبوا دجاجة
یرمونها قال فقال انس نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تصبر البهائم **وحدثنیه** زهیر بن حرب قال نا یحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مهدی ح قال
وثنی یحیی بن حبیب قال نا خالد بن الحارث ح قال وحدثنا ابو کریب قال نا ابو اسامة کلهم عن شعبة بهذا الاسناد **وحدثنا** عبید الله بن معاذ قال نا ابی
قال نا شعبة عن عدی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تتخذوا شیئا فیه الروح غرضا **وحدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد
ابن جعفر وعبد الرحمن بن مهدی عن شعبة بهذا الاسناد مثله **حدثنا** شیبان بن فروخ وابو کامل واللفظ لابی کامل قالا نا ابو عوانة عن ابی بشر عن سعید
ابن جبیر قال مر ابن عمر بنفر قد نصبوا دجاجة یترامونها فلما رأوا ابن عمر تفرقوا عنها فقال ابن عمر من فعل هذا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن من فعل هذا
وحدثنی زهیر بن حرب قال نا هشیم قال انا ابو بشر عن سعید بن جبیر قال مر ابن عمر بفتیان من قریش قد نصبوا طیرا وهم یرمونه وقد جعلوا لصاحب
الطیر کل خاطئة من نبلهم فلما رأوا ابن عمر تفرقوا فقال ابن عمر من فعل هذا لعن الله من فعل هذا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن من اتخذ شیئا فیه الروح غرضا
حدثنی محمد بن حاتم قال نا یحیی بن سعید عن ابن جریج ح قال ونا عبید بن حمید قال انا محمد بن بکر قال انا ابن جریج ح قال وحدثنی هارون بن عبد الله قال نا حجاج
ابن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقتل شیء من الدواب صبرا **حدثنا** احمد بن
یونس قال نا زهیر قال نا الاسود بن قیس ح قال وحدثناه یحیی بن یحیی قال نا ابو خیثمة عن الاسود بن قیس قال حدثنی جندب بن سفیان قال شهدت الاضحی مع رسول الله صلی
الله علیه وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلاته سلم فاذا هو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلاته فقال من کان ذبح اضحیته قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح
مکانها اخری ومن کان لم یذبح فلیذبح باسم الله **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو الاحوص سلام بن سلیم عن الاسود بن قیس عن جندب بن سفیان قال شهدت الاضحی
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما قضی صلاته بالناس نظر الی غنم قد ذبحت فقال من ذبح قبل الصلوة فلیذبح شاة مکانها ومن لم یکن ذبح فلیذبح علی اسم الله **وحدثنا**
قتیبة بن سعید قال نا ابو عوانة ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر عن ابن عیینة کلاهما عن الاسود بن قیس بهذا الاسناد وقالا علی اسم الله کحدیث ابی الاحوص

باب النهی عن صبر البهائم

کتاب الاضاحی باب وقتها

باب النهی عن صبر البهائم وهو حبسها لتقتل برمی ونحوه (**قوله** نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تصبر البهائم وفی روایة لا تتخذوا شیئا فیه الروح غرضا) قال العلماء صبر البهائم ان تحبس وهی حیة
لتقتل بالرمی ونحوه وهو معنی لا تتخذوا شیئا فیه الروح غرضا ای لا تتخذوا الحیوان الحی غرضا ترمون الیه کالغرض من الجلود وغیرها وهذا النهی للتحریم ولهذا قال صلی الله علیه وسلم فی روایة ابن عمر التی
بعد هذه لعن الله من فعل هذا ولانه تعذیب للحیوان واتلاف لنفسه وتضییع لمالیته وتفویت لذکاته ان کان مذکی ولمنفعته ان لم یکن مذکی (**قوله** نصبوا طیرا وهم یرمونه) هکذا هو فی النسخ طیرا والمراد
به واحد والمشهور فی اللغة ان الواحد یقال له طائر والجمع طیر وفی لغة قلیلة اطلاق الطیر علی الواحد وهذا الحدیث جار علی تلك اللغة (**قوله** وقد جعلوا لصاحب الطیر کل خاطئة من نبلهم)
هو بهمز خاطئة ای ما لم یصب المرمی (**قوله** خاطئة) لغة والافصح مخطئة یقال لمن قصد شیئا فاصاب غیره غلطا اخطأ فهو مخطئ وفی لغة قلیلة خطأ فهو خاطئ وهذا الحدیث جار
علی اللغة الثانیة حکاها ابو عبید والجوهری وغیرهما والله اعلم **کتاب الاضاحی باب** وقتها قال الجوهری قال الاصمعی فیها اربع لغات اضحیة واضحیة
بضم الهمزة وکسرها وجمعها اضاحی بتشدید الیاء وتخفیفها واللغة الثالثة ضحیة وجمعها ضحایا والرابعة اضحاة بفتح الهمزة والجمع اضحی کارطاة وارطی وبها سمی یوم الاضحی قال
القاضی وقیل سمیت بذلك لانها تفعل فی الضحی وهو ارتفاع النهار وفی الاضحی لغتان التذکیر لغة قیس والتانیث لغة تمیم (**قوله** صلی الله علیه وسلم من کان ذبح اضحیته
قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانها اخری ومن کان لم یذبح فلیذبح باسم الله وفی روایة علی اسم الله) قال الکتاب من اهل العربیة اذا قیل باسم الله تعین کتبه بالالف
وانما تحذف الالف اذا کتب بسم الله الرحمن الرحیم بکمالها (**قوله** قبل ان یصلی او نصلی) الاول بالیاء والثانی بالنون والظاهر انه شك من الراوی واختلف العلماء فی وجوب الاضحیة علی
الموسر فقال جمهورهم هی سنة فی حقه ان ترکها بلا عذر لم یاثم ولم یلزمه القضاء وممن قال بهذا ابو بکر الصدیق وعمر بن الخطاب وبلال وابو مسعود البدری وسعید بن المسیب وعلقمة والاسود وعطاء
ومالك واحمد وابو یوسف واسحق وابو ثور والمزنی وابن المنذر وداود وغیرهم وقال ربیعة والاوزاعی وابو حنیفة واللیث هی واجبة علی الموسر وبه قال بعض المالکیة وقال النخعی واجبة
علی الموسر الا الحاج بمنی وقال محمد بن الحسن واجبة علی المقیم بالامصار والمشهور عن ابی حنیفة انه انما یوجبها علی مقیم یملك نصابا والله اعلم واما وقت الاضحیة فینبغی ان یذبحها بعد صلاته
مع الامام وحینئذ تجزیه بالاجماع قال ابن المنذر واجمعوا انها لا تجوز قبل طلوع الفجر یوم النحر واختلفوا فیما بعد ذلك فقال الشافعی وداود وابن المنذر وآخرون یدخل وقتها اذا طلعت
الشمس ومضی قدر صلاة العید وخطبتین فان ذبح بعد هذا الوقت اجزاه سواء صلی الامام ام لا وسواء کان من اهل الامصار او من اهل القری والبوادی والمسافرین وسواء ذبح
الامام اضحیته ام لا وقال عطاء وابو حنیفة یدخل وقتها فی حق اهل القری والبوادی اذا طلع الفجر الثانی ولا یدخل فی حق اهل الامصار حتی یصلی الامام ویخطب فان ذبح قبل ذلك لم یجزیه وقال
مالك لا یجوز ذبحها الا بعد صلوة الامام وخطبته وذبحه وقال احمد لا یجوز قبل صلوة الامام ویجوز بعدها قبل ذبح الامام وسواء عنده اهل الامصار والقری ونحوه عن الحسن والاوزاعی واسحق بن راهویه و
قال الثوری یجوز بعد صلاة الامام قبل خطبته وفی اثنائها وقال ربیعة فیمن لا امام له ان ذبح قبل طلوع الشمس لا یجزیه وبعد طلوعها یجزیه واما آخر وقت التضحیة فقال الشافعی یجوز فی یوم النحر وایام
التشریق الثلثة بعده وممن قال بهذا علی بن ابی طالب وجبیر بن مطعم وابن عباس وعطاء والحسن البصری وعمر بن عبد العزیز وسلیمن بن موسی الاسدی فقیه اهل الشام ومکحول وداود الظاهری
وغیرهم وقال ابو حنیفة ومالك واحمد یختص بیوم النحر ویومین بعده وروی هذا عن عمر بن الخطاب وعلی وابن عمر وانس رض وقال سعید بن جبیر یجوز لاهل الامصار یوم النحر خاصة ولاهل القری یوم النحر وایام
التشریق وقال محمد بن سیرین لا یجوز لاحد الا فی یوم النحر خاصة وحکی القاضی عن بعض العلماء انها تجوز فی جمیع ذی الحجة واختلفوا فی جواز التضحیة فی لیالی ایام الذبح فقال الشافعی تجوز
لیلا مع الکراهة وبه قال ابو حنیفة واحمد واسحق وابو ثور والجمهور وقال مالك فی المشهور عنه وعامة اصحابه وروایة عن احمد لا تجزیه فی اللیل بل تکون شاة لحم (**قوله** صلی الله علیه وسلم
فلیذبح علی اسم الله) هو بمعنی روایة فلیذبح باسم الله اے قائلا باسم الله هذا هو الصحیح فی معناه وقال القاضی یحتمل اربعة اوجه احدها ان یکون معناه فلیذبح لله

حدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن الاسود بن قیس عن جندب بن سفیان البجلی قال شهدت رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی یوم اضحی ثم خطب فقال من کان ذبح قبل ان یصلی فلیعد مکانها ومن لم یکن ذبح فلیذبح باسم الله **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال انا خالد بن عبد الله عن مطرف عن عامر عن البراء قال ضحی خالی ابو بردة قبل الصلوة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تلک شاة لحم فقال یا رسول الله ان عندی جذعة من المعز فقال ضح بها ولا تصلح لغیرک ثم قال من ضحی قبل الصلوة فانما ذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلوة فقد تم نسکه واصاب سنة المسلمین **حدثنا** یحیی بن یحیی قال انا هشیم عن داود عن الشعبی عن البراء بن عازب ان خاله ابا بردة بن نیار ذبح قبل ان یذبح النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان هذا یوم اللحم فیه مکروه وانی عجلت نسیکتی لاطعم اهلی وجیرانی واهل داری فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعد نسکا فقال یا رسول الله ان عندی عناق لبن هی خیر من شاتی لحم فقال هی خیر نسیکتیک ولا تجزی جذعة عن احد بعدک **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی عن داود عن الشعبی عن البراء بن عازب قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم النحر فقال لا یذبحن احد حتی یصلی قال فقال خالی یا رسول الله ان هذا یوم اللحم فیه مکروه ثم ذکر بمعنی حدیث هشیم **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن نمیر ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا زکریا عن فراس عن عامر عن البراء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی صلاتنا ووجه قبلتنا ونسک نسکنا فلا یذبح حتی یصلی فقال خالی یا رسول الله قد نسکت عن ابنی فقال ذاک شیء عجلته لاهلک قال ان عندی شاة خیر من شاتین قال ضح بها فانها خیر نسیکة **وحدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن مثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن زبید الیامی عن الشعبی عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول ما نبدأ به فی یومنا هذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلک فقد اصاب سنتنا ومن ذبح فانما هو لحم قدمه لاهله لیس من النسک فی شیء وکان ابو بردة بن نیار قد ذبح فقال عندی جذعة خیر من مسنة فقال اذبحها ولن تجزی عن احد بعدک **حدثنا** عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن زبید سمع الشعبی عن البراء بن عازب عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **حدثنا** قتیبة بن سعید وهناد بن السری قالا نا ابو الاحوص ح قال وثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم جمیعا عن جریر کلاهما عن منصور عن الشعبی عن البراء بن عازب قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم النحر بعد الصلوة ثم ذکر نحو حدیثهم **وحدثنی** احمد بن سعید الدارمی قال نا ابو النعمان عارم بن الفضل قال نا عبد الواحد یعنی ابن زیاد قال نا عاصم الاحول عن الشعبی قال حدثنی البراء بن عازب قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یوم نحر فقال لا یضحین احد حتی یصلی قال رجل عندی عناق لبن هی خیر من شاتی لحم قال فضح بها ولا تجزی جذعة عن احد بعدک **حدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد یعنی ابن جعفر قال نا شعبة عن سلمة عن ابی حنیفة عن البراء بن عازب قال ذبح ابو بردة قبل الصلوة فقال النبی صلی الله علیه وسلم ابدلها فقال یا رسول الله لیس عندی الا جذعة قال شعبة واظنه قال وهی خیر من مسنة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجعلها مکانها ولن تجزی عن احد بعدک **وحدثناه** ابن المثنی قال ثنی وهب بن جریر ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا ابو عامر العقدی قال نا شعبة بهذا الاسناد ولم یذکر الشک فی قوله هی خیر من مسنة **وحدثنی** یحیی بن ایوب وعمرو الناقد وزهیر بن حرب جمیعا عن ابن علیة واللفظ لعمرو قال نا اسمعیل بن ابراهیم عن ایوب عن محمد عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم النحر من کان ذبح قبل الصلوة فلیعد فقام رجل فقال یا رسول الله هذا یوم یشتهی فیه اللحم وذکر هنة من جیرانه کان رسول الله صلی الله علیه وسلم صدقه قال وعندی جذعة هی احب الی من شاتی لحم افاذبحها قال فرخص له فقال لا ادری ابلغت رخصته من سواه ام لا

والباء بمعنی اللام والثانی معناه فلیذبح لسنة الله الثالث تسمیة الله علی ذبیحته اظهارا للاسلام ومخالفة لمن یذبح لغیره وقمعا للشیطان والرابع تبرکا باسمه وتیمنا بذکره کما یقال سر علی برکة الله وسر باسم الله وکره بعض العلماء ان یقال افعل کذا علی اسم الله قال لان اسمه سبحانه علی کل شیء قال القاضی هذا لیس بشیء قال وهذا الحدیث یرد علی هذا القائل (**قوله** شهدت رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی یوم اضحی ثم خطب) قوله اضحی مصروف وفی هذا ان الخطبة للعید بعد الصلوة وهو اجماع الناس الیوم وقد سبق بیانه واضحا فی کتاب الایمان ثم فی کتاب الصلوة (**قوله** صلی الله علیه وسلم تلک شاة لحم) معناه ای لیست ضحیة ولا ثواب فیها بل هی لحم لک تنتفع به کما فی الروایة الاخری انما هو لحم قدمته لاهلک (**قوله** ان عندی جذعة من المعز فقال ضح بها ولا تصلح لغیرک فی روایة ولا تجزی جذعة عن احد بعدک) اما **قوله** صلی الله علیه وسلم ولا تجزی بفتح التاء هکذا الروایة فیه فی جمیع الطرق والکتب ومعناه لا تکفی من نحو قوله تعالی واتقوا یوما لا یجزی والد عن ولده وفیه ان جذعة المعز لا تجزی فی الاضحیة وهذا متفق علیه (**قوله** یا رسول الله ان هذا یوم اللحم فیه مکروه) قال القاضی کذا رویناه فی مسلم مکروه بالکاف والهاء من طریق السجزی والفارسی وکذا ذکره الترمذی قال ورویناه فی مسلم من طریق العذری مقروم بالقاف والمیم قال وصوب بعضهم هذه الروایة وقال معناه یشتهی فیه اللحم یقال قرمت الی اللحم وقرمته اذا اشتهیته قال هی بمعنی قوله فی غیر مسلم عرفت انه یوم اکل وشرب فتعجلت واکلت واطعمت اهلی وجیرانی وکما جاء فی الروایة الاخری ان هذا یوم یشتهی فیه اللحم وکذا رواه البخاری قال القاضی واما روایة مکروه فقال بعض شیوخنا صوابه اللحم فیه مکروه واللحم بفتح الحاء ای ترک الذبح والتضحیة وبقاء اهله فیه بلا لحم حتی یشتهوه مکروه واللحم بفتح الحاء اشتهاء اللحم قال القاضی وقال لی استاذ ابو عبد الله بن سلیمن معناه ذبح ما لا یجزی فی الاضحیة مما هو لحم مکروه لمخالفة السنة هذا آخر ما ذکره القاضی وقال الحافظ ابو موسی الاصبهانی معناه هذا یوم طلب اللحم فیه مکروه شاق وهنا حسن والله اعلم (**قوله** عندی عناق لبن) العناق بفتح العین وهی الانثی من المعز اذا قویت ما لم تستکمل سنة وجمعها اعنق وعنوق واما قوله عناق لبن فمعناه صغیرة قریبة مما ترضع (**قوله** عندی عناق لبن هی خیر من شاتی لحم) ای الطیب لحما ونفع لسنها ونفاستها وفیه اشارة الی ان المقصود فی الضحایا طیب اللحم لا کثرة فشاة نفیسة افضل من شاتین غیر سمینتین بقیمتها وقد سبقت المسئلة فی کتاب الایمان مع الفرق بین الاضحیة والعق ومختصره ان تکثیر العدد فی العق مقصود فهو الافضل بخلاف الاضحیة (**قوله** صلی الله علیه وسلم هی خیر نسیکتیک) معناه انک ذبحت صورة نسیکتین وهما هذه والتی ذبحتها قبل الصلوة وهذه افضل لان هذه حصلت بها التضحیة والاولی وقعت شاة لحم لکن له فیها ثواب لا بسبب التضحیة فانها لم تقع اضحیة بل لکونه قصد بها الخیر واخرجها فی طاعة الله فلهذا دخلها افعل التفضیل فقال هذه خیر النسیکتین فان هذه الصیغة تتضمن ان فی الاولی خیرا ایضا (**قوله** صلی الله علیه وسلم ولا تجزی جذعة عن احد بعدک) معناه جذعة المعز وهو مقتضی سیاق الکلام والا فجذعة الضان تجزی (**قوله** عندی جذعة خیر من مسنة) المسنة هی الثنیة وهی اکبر من الجذعة بسنة فکانت هذه الجذعة اجود لطیب لحمها وسمنها (**قوله** وذکر هنة من جیرانه) ای حاجة (**قوله** فی حدیث انس فی الذی رخص له فی جذعة المعز لا ادری ابلغت رخصته من سواه ام لا) هذا الشک بالنسبة الی علم انس وقد صرح النسبی

قال وانکفأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی کبشین فذبحہما فقام الناس الی غنیمۃ فتوزعوھا او قال فتجزعوھا **حدثنی** محمد بن عبید الغبری قال نا حماد بن زید قال نا ایوب وھشام عن محمد عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی ثم خطب فامر من کان ذبح قبل الصلوۃ ان یعید ذبحا ثم ذکر بمثل حدیث ابن علیۃ **وحدثنی** زیاد بن یحیی الحسانی قال نا حاتم یعنی ابن وردان قال نا ایوب عن محمد بن سیرین عن انس قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم اضحی قال فوجد ریح لحم فنہاھم ان یذبحوا قال من کان ضحی فلیعد ثم ذکر بمثل حدیثہما **وحدثنا** احمد بن یونس قال نا زھیر قال نا ابو الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان **وحدثنی** محمد بن حاتم قال نا محمد بن بکر قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بالمدینۃ فتقدم رجال فنحروا وظنوا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد نحر فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان نحر قبل ان یصلی ینحر اخرو لا ینحر واحتی ینحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال نا لیث ح قال وثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ غنما یقسمہا علی اصحابہ ضحایا فبقی عتود فذکرہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بہ انت قال قتیبۃ علی صحابۃ **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا یزید بن ہارون عن ہشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن بجۃ الجہنی عن عقبۃ بن عامر قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینا ضحایا فاصابنی جذع فقلت یا رسول اللہ انہ اصابنی جذع فقال ضح بہ **وحدثنی** عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی اخبرنی یحیی بن حسان نا معویۃ وھو ابن سلام حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال اخبرنی بجۃ بن عبد اللہ ان عقبۃ بن عامر الجہنی اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ضحایا بین اصحابہ بمثل معناہ **وحدثنا** قتیبۃ بن سعید قال نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس قال ضحی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحہما بیدہ وسمی وکبر ووضع رجلہ علی صفاحہما

صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث البراء بن عازب السابق بانہا لا تبلغ غیرہ ولا تجزی احدا بعدہ (**قولہ** انکفأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی کبشین فذبحہما انکفأ مہموزا ای مال وانعطف **فیہ** اجزاء الذکر فی الاضحیۃ وان الافضل ان یذبحہا بنفسہ وہما مجمع علیہما **فیہ** جواز التضحیۃ بکبشین (**قولہ** فقام الناس الی غنیمۃ فتوزعوھا او قال فتجزعوھا) ہما بمعنی وہذا شک من الراوی فی احد اللفظین **وقولہ** غنیمۃ بضم الغین تصغیر الغنم (**قولہ** فی حدیث محمد بن عبید الغبری ثم خطب فامر من کان ذبح قبل الصلوۃ ان یعید ذبحا) اما ذبحا فاتفقوا علی ضبطہ بکسر الذال ای حیوانا یذبح کقول اللہ تعالی وفدیناہ بذبح واما قولہ ان یعید فکذا ہو فی بعض الاصول المعتمدۃ بالیاء من الاعادۃ وفی کثیر منہا ان یعد بحذف الیاء ولکن بتشدید الدال من الاعداد وہو التہیئۃ واللہ اعلم **باب** سن الاضحیۃ (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان) قال العلماء المسنۃ ہی الثنیۃ من کل شئ من الابل والبقر والغنم فما فوقہا وہذا تصریح بانہ لا یجوز الجذع من غیر الضان فی حال من الاحوال وہذا مجمع علیہ علی ما نقلہ القاضی عیاض ونقل العبدری وغیرہ من اصحابنا عن الاوزاعی انہ قال یجزی الجذع من الابل والبقر والمعز والضان وحکی ہذا عن عطاء واما الجذع من الضان فمذہبنا ومذہب العلماء کافۃ انہ یجزی سواء وجد غیرہ ام لا وحکوا عن ابن عمر والزہری انہما قالا لا یجزی وقد یحتج لہما بظاہر ہذا الحدیث قال الجمہور ہذا الحدیث محمول علی الاستحباب والافضل وتقدیرہ یستحب لکم ان لا تذبحوا الا مسنۃ فان عجزتم فجذعۃ ضان ولیس فیہ تصریح بمنع جذعۃ الضان وانہا لا تجزی بحال وقد اجمعت الامۃ علی انہ لیس علی ظاہرہ لان الجمہور یجوزون الجذع من الضان مع وجود غیرہ وعدمہ وابن عمر والزہری یمنعانہ مع وجود غیرہ وعدمہ فتعین تاویل الحدیث علی ما ذکرناہ من الاستحباب واللہ اعلم واجمع العلماء علی انہ لا تجزی الضحیۃ بغیر الابل والبقر والغنم الا ما حکاہ ابن المنذر عن الحسن بن صالح انہ قال یجوز التضحیۃ ببقرۃ الوحش عن سبعۃ وبالظبی عن واحد وبہ قال داود وفی بقرۃ الوحش واللہ اعلم والجذع من الضان ما لہ ستۃ تامۃ ہذا ہو الاصح عند اصحابنا وہو الاشہر عند اہل اللغۃ وغیرہم وقیل ما لہ ستۃ اشہر وقیل سبعۃ وقیل ثمانیۃ وقیل ابن عشرۃ حکاہ القاضی وہو غریب وقیل ان کان متولدا من بین شابین فستۃ اشہر وان کان من ہرمین فثمانیۃ اشہر ومذہبنا ومذہب الجمہور ان افضل الانواع البدنۃ ثم البقرۃ ثم الضان ثم المعز وقال مالک الغنم افضل لانہا اطیب لحما حجۃ الجمہور ان البدنۃ تجزی عن سبعۃ وکذا البقرۃ واما الشاۃ فلا تجزی الا عن واحد بالاتفاق فدل علی تفضیل البدنۃ والبقرۃ واختلف اصحاب مالک فیما بعد الغنم فقیل الابل افضل من البقرۃ وقیل البقرۃ افضل من الابل وہو الاشہر عندہم واجمع العلماء علی استحباب سمینہا وطیبہا واختلفوا فی تسمینہا فمذہبنا ومذہب الجمہور استحبابہ وفی صحیح البخاری عن ابی امامۃ کنا نسمن الاضحیۃ وکان المسلمون یسمنون وحکی القاضی عیاض عن بعض اصحاب مالک کراہۃ ذلک لئلا یتشبہ بالیہود وہذا قول باطل (**قولہ** فامرہم ان لا ینحروا حتی ینحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم) ہذا مما یحتج بہ مالک فی انہ لا یجزی الذبح الا بعد ذبح الامام کما سبق فی مسئلۃ اختلاف العلماء فی ذلک والجمہور یتاولونہ علی ان المراد زجرہم عن التعجیل الذی قد یؤدی الی فعلہا قبل الوقت ولہذا جاء فی باقی الاحادیث التقیید بالصلوۃ وان من ضحی بعدہا اجزاہ ومن لا فلا (**قولہ** فی حدیث عقبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ غنما یقسمہا علی اصحابہ ضحایا فبقی عتود فقال ضح بہ انت) قال اہل اللغۃ العتود من اولاد المعز خاصۃ وہو ما رعی وقوی قال الجوہری وغیرہ ہو ما بلغ سنۃ وجمعہ اعتدۃ وعدان بادغام التاء فی الدال قال البیہقی وسائر اصحابنا وغیرہم کانت ہذہ رخصۃ لعقبۃ بن عامر کما کان مثلہا رخصۃ لابی بردۃ بن نیار المذکور فی حدیث البراء بن عازب السابق قال البیہقی وقد روینا ذلک من روایۃ اللیث بن سعد ثم روی ذلک باسنادہ الصحیح عن عقبۃ بن عامر قال اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنما اقسمہا ضحایا بین اصحابی فبقی عتود منہا فقال ضح بہا انت ولا رخصۃ لاحد فیہا بعدک قال البیہقی وعلی ہذا یحمل ایضا ما رویناہ عن زید بن خالد قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ غنما فاعطانی عتودا جذعا فقال ضح بہ قلت انہ جذع من المعز اضحی بہ قال نعم ضح بہ فضحیت بہ ہذا کلام البیہقی وہذا الحدیث رواہ ابو داود باسناد جید حسن ولیس روایۃ ابی داود من المعز ولکنہ معلوم من قولہ عتود وہذا التاویل الذی قالہ البیہقی وغیرہ متعین واللہ اعلم قولہ عن یحیی بن ابی کثیر عن بجۃ ہو بالباء الموحدۃ مفتوحۃ **باب** استحباب استحسان الضحیۃ وذبحہا مباشرۃ بلا توکیل والتسمیۃ والتکبیر (**قولہ** ضحی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحہما بیدہ وسمی وکبر ووضع رجلہ علی صفاحہما) قال ابن الاعرابی وغیرہ الاملح ہو الابیض الخالص البیاض وقال الاصمعی ہو الابیض یشوبہ شئ من السواد وقال ابو حاتم ہو الذی یخالط بیاضہ حمرۃ وقال بعضہم ہو الاسود یعلوہ حمرۃ وقال الکسائی ہو الذی فیہ بیاض وسواد والبیاض اکثر وقال الخطابی ہو الابیض الذی فی خلل صوفہ طبقات سود وقال الداودی ہو المتغیر الشعر بسواد وبیاض **وقولہ** اقرنین ای لکل واحد منہما قرنان حسنان قال العلماء فیستحب الاقرن وفی ہذا الحدیث جواز تضحیۃ الانسان بعدد من الحیوان واستحباب الاقرن واجمع العلماء علی جواز التضحیۃ بالاجم الذی لم یخلق لہ قرنان واختلفوا فی مکسور القرن فجوزہ الشافعی وابو حنیفۃ والجمہور سواء کان یدمی ام لا وکرہہ مالک اذا کان یدمی وجعلہ عیبا واجمعوا علی استحباب استحسانہا واختیار اکملہا واجمعوا علی ان العیوب الاربعۃ المذکورۃ فی حدیث البراء وہو المرض والعجف والعور والعرج البین لا تجزی التضحیۃ بہا وکذا ما کان فی معناہا او اقبح کالعمی وقطع الرجل وشبہہ وحدیث البراء ہذا لم یخرجہ البخاری ومسلم فی صحیحیہما ولکنہ صحیح رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وغیرہم من اصحاب السنن باسانید صحیحۃ وحسنۃ قال احمد بن حنبل ما احسنہ من حدیث وقال الترمذی حدیث حسن صحیح واللہ اعلم واما **قولہ** املحین ففیہ استحباب استحسان لون الاضحیۃ وقد اجمعوا علیہ قال اصحابنا افضلہا البیضاء ثم الصفراء ثم الغبراء وہی التی لا یصفو بیاضہا ثم البلقاء وہی التی بعضہا ابیض وبعضہا اسود ثم السوداء

حدثنا یحیی بن یحیی قال انا وکیع عن شعبة عن قتادة عن انس قال ضحی رسول الله صلی الله علیه وسلم بکبشین املحین اقرنین قال ورایته یذبحهما بیده قال ورأیته واضعا قدمه علی صفاحهما قال وسمی وکبر **وحدثنا** یحیی بن حبیب قال نا خالد یعنی ابن الحارث قال نا شعبة قال اخبرنی قتادة قال سمعت انسا یقول ضحی رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله قال قلت انت سمعته من انس قال نعم **وحدثنا** محمد بن المثنی قال انا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل غیر انه قال ویقول بسم الله والله اکبر **وحدثنا** هارون بن معروف قال نا عبد الله بن وهب قال قال حیوة اخبرنی ابو صخر عن یزید بن قسیط عن عروة بن الزبیر عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر بکبش اقرن یطأ فی سواد ویبرک فی سواد وینظر فی سواد فاتی به لیضحی به قال لعائشة هلمی المدیة ثم قال اشحذیها بحجر ففعلت ثم اخذها واخذ الکبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به **حدثنا** محمد بن المثنی العنزی قال نا یحیی بن سعید عن سفین قال حدثنی ابی عن عبایة بن رفاعة بن رافع بن خدیج عن رافع بن خدیج قال قلت یا رسول الله انا لاقوا العدو غدا ولیست معنا مدی قال اعجل او ارن ما انهر الدم وذکر اسم الله فکل لیس السن والظفر

وأما **قوله** فی الحدیث الآخر یطأ فی سواد وینظر فی سواد ویبرک فی سواد فمعناه ان قوائمه وبطنه وما حول عینیه اسود والله اعلم (**قوله** ذبحهما بیده) فیه انه یستحب ان یتولی الانسان ذبح اضحیته بنفسه ولا یوکل فی ذبحها الا لعذر وحینئذ یستحب ان یشهد ذبحها وان استناب فیها مسلما جاز بلا خلاف وان استناب کتابیا کره کراهة تنزیه واجزاه ووقعت التضحیة عن الموکل هذا مذهبنا ومذهب العلماء کافة الا مالکا فی احد الروایتین عنه فانه لم یجوزها ویجوز ان یستنیب صبیا وامرأة حائضا لکن یکره توکیل الصبی وفی کراهة توکیل الحائض وجهان قال اصحابنا الحائض اولی بالاستنابة من الصبی والصبی اولی من الکتابی قال اصحابنا والافضل لمن وکل ان یوکل مسلما فقیها بباب الذبائح والضحایا لانه اعرف بشروطها وسننها والله اعلم (**قوله** وسمی) فیه اثبات التسمیة علی الضحیة وسائر الذبائح وهذا مجمع علیه لکن هل هو شرط ام مستحب فیه خلاف سبق ایضاحه فی کتاب الصید (**قوله** وکبر) فیه استحباب التکبیر مع التسمیة فیقول بسم الله والله اکبر (**قوله** ووضع رجله علی صفاحهما) ای صفحة العنق وهی جانبه وانما فعل هذا لیکون اثبت له وامکن لئلا تضطرب الذبیحة برأسها فتمنعه من اکمال الذبح او توذیه وهذا اصح من الحدیث الذی جاء بالنهی عن هذا (**قوله** صلی الله علیه وسلم هلمی المدیة) ای هاتیها وهی بضم المیم وکسرها وفتحها وهی السکین (**قوله** صلی الله علیه وسلم اشحذیها بحجر) هو بالشین المعجمة والحاء المهملة المفتوحة وبالذال المعجمة ای حدیها وهذا موافق للحدیث السابق فی الامر باحسان القتلة والذبح واحداد الشفرة (**قوله** واخذ الکبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به) هذا الکلام فیه تقدیم وتاخیر وتقدیره فاضجعه ثم اخذ فی ذبحه قائلا باسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد وامة مضحیا بها ولفظة ثم هنا متاولة علی ما ذکرته بلا شک وفیه استحباب اضجاع الغنم فی الذبح وانها لا تذبح قائمة ولا باركة بل مضجعة لانه ارفق بها وبهذا جاءت الاحادیث واجمع المسلمون علیه واتفق العلماء وعمل المسلمین علی ان اضجاعها یکون علی جانبها الایسر لانه اسهل علی الذابح فی اخذ السکین بالیمین وامساک راسها بالیسار (**قوله** صلی الله علیه وسلم اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد) فیه دلیل لاستحباب قول المضحی حال الذبح مع التسمیة والتکبیر اللهم تقبل منی قال اصحابنا ویستحب معه اللهم منک والیک تقبل منی فهذا مستحب عندنا وعند الحسن وجماعة وکرهه ابو حنیفة وکرهه مالک اللهم منک والیک قال هی بدعة واستدل بهذا من جوز تضحیة الرجل عنه وعن اهل بیته واشرکهم معه فی الثواب وهو مذهبنا ومذهب الجمهور وکرهه الثوری وابو حنیفة واصحابه وزعم الطحاوی ان هذا الحدیث منسوخ او مخصوص وغلطه العلماء فی ذلک فان النسخ والتخصیص لا یثبتان بمجرد الدعوی **باب** جواز الذبح بکل ما انهر الدم الا السن والظفر وسائر العظام (**قوله** قلت یا رسول الله انا لاقوا العدو غدا ولیس معنا مدی قال اعجل او ارن) اما اعجل فهو بکسر الجیم واما ارن فبفتح الهمزة وکسر الراء واسکان النون وروی باسکان الراء وکسر النون وروی ارنی باسکان الراء وزیادة یاء وکذا وقع هنا فی اکثر النسخ قال الخطابی صوابه ارن علی وزن اعجل وهو بمعناه وهو من النشاط والخفة ای اعجل ذبحها لئلا تموت خنقا قال وقد یکون ارن علی وزن اطع ای اهلکها ذبحا من اران القوم اذا هلکت مواشیهم قال ویکون ارن علی وزن اعط بمعنی ادم الجری لا تفتر من قولهم رنوت اذا ادمت النظر والصحیح ارن بمعنی اعجل وان هذا شک من الراوی هل قال ارن او قال اعجل قال القاضی عیاض وقد رد بعضهم علی الخطابی قوله انه من اران القوم اذا هلکت مواشیهم لان هذا لا یتعدی والمذکور فی الحدیث متعد علی ما فسره ورد علیه ایضا قوله انه ارن اذ لا تجتمع همزتان احدهما ساکنة فی کلمة واحدة وانما یقال فی هذا ایرن بالیاء قال القاضی وقال بعضهم معنی ارنی بالیاء سیلان الدم وقال بعض اهل اللغة صواب اللفظة بالهمز والمشهور بلا همز والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم ما انهر الدم وذکر اسم الله فکل لیس السن والظفر) اما السن والظفر فمنصوبان بالاستثناء بلیس واما انهره فمعناه اساله وصبه بکثرة وهو مشتق من نهر الماء فی النهر یقال نهر الدم وانهره (**قوله** صلی الله علیه وسلم وذکر اسم الله) هکذا هو فی النسخ کلها وفیه محذوف ای وذکر اسم الله علیه او معه وقع فی روایة ابی داود وغیره وذکر اسم الله علیه قال العلماء ففی هذا الحدیث تصریح بانه یشترط فی الذکاة ما یقطع ویجری الدم ولا یکفی رضها ودقها بما لا یجری الدم قال القاضی وذکر الخشنی فی شرح هذا الحدیث ما انهر بالزای والنهز بمعنی الدفع قال وهذا غریب والمشهور بالراء المهملة وکذا ذکره ابراهیم الحربی والعلماء کافة بالراء المهملة قال بعض العلماء والحکمة فی اشتراط الذبح وانهار الدم تمییز حلال اللحم والشحم من حرامهما وتنبیه علی ان تحریم المیتة لبقاء دمها وفی هذا الحدیث تصریح بجواز الذبح بکل محدد یقطع الا الظفر والسن وسائر العظام فیدخل فی ذلک السیف والسکین والسنان والحجر والخشب والزجاج والقصب والخزف والنحاس وسائر الاشیاء المحددة فکلها تحصل بها الذکاة الا السن والظفر والعظام کلها اما الظفر فیدخل فیه ظفر الآدمی وغیره من کل الحیوانات وسواء المتصل والمنفصل الطاهر والنجس فکله لا تجوز الذکاة به للحدیث واما السن فیدخل فیه سن الآدمی وغیره الطاهر والنجس والمتصل والمنفصل ویلحق به سائر العظام من کل الحیوان المتصل منها والمنفصل الطاهر والنجس فکله لا تجوز الذکاة بشیء منه قال اصحابنا وفهمنا العظام من بیان النبی صلی الله علیه وسلم العلة فی قوله اما السن فعظم ای نهیتکم عنه لکونه عظما فهذا تصریح بان العلة کونه عظما فکل ما صدق علیه اسم العظم لا تجوز الذکاة به وقد قال الشافعی واصحابه بهذا الحدیث فی کل ما تضمنه علی ما شرحته وبهذا قال النخعی والحسن بن صالح واللیث واحمد واسحق وابو ثور وداود وفقهاء الحدیث وجمهور العلماء وقال ابو حنیفة وصاحباه لا یجوز بالسن والعظم المتصلین ویجوز بالمنفصلین وعن مالک روایات اشهرها جوازه بالعظم دون السن کیف کانا والثانیة کمذهب الجمهور والثالثة کابی حنیفة والرابعة حکاها عنه ابن المنذر یجوز بکل شیء حتی بالسن والظفر وعن ابن جریج جواز الذکاة بعظم الحمار دون القرد وهذا مع ما قبله باطلان مناقضان للسنة قال الشافعی واصحابه وموافقوهم لا یحصل الذکاة الا بقطع الحلقوم والمری بکمالهما ویستحب قطع الودجین ولا یشترط وهذا اصح الروایتین عن احمد قال ابن المنذر اجمع العلماء علی انه اذا قطع الحلقوم والمری والودجین وسال الدم حصلت الذکاة قال واختلفوا فی قطع بعض هذا فقال الشافعی یشترط قطع الحلقوم والمری ویستحب الودجان وقال اللیث وابو ثور وداود وابن المنذر یشترط الجمیع وقال ابو حنیفة اذا قطع ثلثة من هذه الاربعة اجزاه وقال مالک یجب قطع الحلقوم والودجین ولا یشترط المری وهذه روایة عن اللیث ایضا وعن مالک روایة انه یکفی قطع الودجین وعنه اشتراط قطع الاربعة کما قال اللیث وابو ثور وعن ابی یوسف ثلث روایات احداها کابی حنیفة والثانیة ان قطع الحلقوم واثنین من الثلاثة الباقیة حلت والا فلا والثالثة یشترط قطع الحلقوم والمری واحد الودجین وقال محمد بن الحسن ان قطع من کل واحد من الاربعة اکثره حل والا فلا والله اعلم قال بعض العلماء فی قوله صلی الله علیه وسلم ما انهر الدم فکل دلیل علی جواز ذبح المنحور ونحر المذبوح وقد جوزه العلماء کافة الا داود فمنعها وکرهه مالک کراهة تنزیه وفی روایة کراهة تحریم وفی روایة عنه اباحة ذبح المنحور دون نحر المذبوح واجمعوا ان السنة فی الابل النحر وفی الغنم الذبح وللبقر الغنم عندنا وعند الجمهور وقیل یتخیر بین ذبحها ونحرها

وساحدثك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبش قال واصبنا نهب ابل وغنم فندّ منها بعير فرماه رجل بسهم فحبسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لهذه الابل اوابد كاوابد الوحش فاذا غلبكم منها شئ فاصنعوا به هكذا **وحدثنا** اسحق بن ابراهيم قال نا وكيع قال نا سفيان بن سعيد بن مسروق عن ابيه عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن رافع بن خديج قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بذى الحليفة من تهامة فاصبنا غنما وابلا فعجل القوم فاغلوا بها القدور فامر بها فكفئت ثم عدل عشرا من الغنم بجزور وذكر باقى الحديث كنحو حديث يحيى بن سعيد **وحدثنا** ابن ابى عمر قال نا سفيان عن اسمعيل بن مسلم عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن جده رافع ثم حدثنيه عمر بن سعيد عن ابيه عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن جده قال قلنا يا رسول الله انا لاقوا العدو غدا وليس معنا مدى فنذكى بالليط وذكر الحديث بقصته وقال فندّ علينا بعير منها فرميناه بالنبل حتى وهصناه **وحدثنيه** القاسم بن زكريا قال نا حسين بن على عن زائدة عن سعيد بن مسروق بهذا الاسناد الحديث الى اخره بتمامه وقال فيه وليست معنا مدى فنذبح بالقصب **وحدثنا** محمد بن الوليد بن عبد الحميد قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن رافع بن خديج انه قال يا رسول الله انا لاقوا العدو غدا وليس معنا مدى وساق الحديث ولم يذكر فعجل القوم فاغلوا بها القدور فامر بها فكفئت وذكر سائر القصة **حدثنى** عبد الجبار بن العلاء قال نا سفيان قال نا الزهرى عن ابى عبيد قال شهدت العيد مع على بن ابى طالب فبدأ بالصلوة قبل الخطبة وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان ناكل من لحوم نسكنا بعد ثلاث **وحدثنى** حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب قال اخبرنى ابو عبيد مولى ابن ازهر انه شهد العيد مع عمر ابن الخطاب قال ثم صليت مع على بن ابى طالب قال فصلى لنا قبل الخطبة

(قوله صلى الله عليه وسلم اما السن فعظم) معناه فلا تذبحوا به لانه يتنجس بالدم وقد نهيتم عن الاستنجاء بالعظام لئلا يتنجس لكونها زاد اخوانكم من الجن واما قوله صلى الله عليه وسلم واما الظفر فمدى الحبشة فمعناه انهم كفار وقد نهيتم عن التشبيه بالكفار وهذا شعارهم (قوله واصبنا نهب ابل وغنم فندّ منها بعير فرماه رجل بسهم فحبسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لهذه الابل اوابد كاوابد الوحش فاذا غلبكم منها شئ فاصنعوا به هكذا) اما النهب بفتح النون فهو المنهوب وكان هذا النهب غنيمة (قوله فندّ منها بعير اى شرد وهرب نافرا والاوابد النفور والتوحش وهو جمع آبدة بالمد وكسر الباء المخففة ويقال منه ابدت بفتح الباء تابد بضمها وتابد بكسرها وتابدت ومعناه نفرت من الانس وتوحشت وفى هذا الحديث دليل لاباحة عقر الحيوان الذى يند ويعجز عن ذبحه ونحره قال اصحابنا وغيرهم الحيوان الماكول الذى لا تحل ميتته ضربان مقدور على ذبحه ومتوحش فالمقدور عليه لا يحل الا بالذبح فى الحلق واللبة كما سبق وهذا مجمع عليه وسواء فى هذا الانسى والوحشى اذا قدر على ذبحه بان امسك الصيد او كان متانسا فلا يحل الا بالذبح فى الحلق واللبة واما المتوحش كالصيد فجميع اجزائه يذبح ما دام متوحشا فاذا رماه بسهم او ارسل عليه جارحة فاصاب شيئا منه ومات حل بالاجماع واما اذا توحش انسى بان ند بعير او بقرة او فرس او شردت شاة او غيرها فهو كالصيد فيحل بالرمى الى غير مذبحه وبارسال الكلب وغيره من الجوارح عليه وكذا لو تردى بعير او غيره فى بئر ولم يمكن قطع حلقومه ومريئه فهو كالبعير الناد فى حله بالرمى بلا خلاف عندنا وفى حله بارسال الكلب وجهان اصحهما لا يحل قال اصحابنا وليس المراد بالتوحش مجرد الافلات بل متى تيسر لحوقه بعدو او استعانة بمن يمسكه ونحو ذلك فليس متوحشا ولا يحل حينئذ الا بالذبح فى المذبح وان تحقق العجز فى الحال جاز رميه ولا يكلف الصبر الى القدرة عليه سواء كانت الجراحة فى فخذه او خاصرته او غيرهما من بدنه فيحل هذا تفصيل مذهبنا ومن قال باباحة عقر الناد كما ذكرنا على بن ابى طالب وابن مسعود وابن عمر وابن عباس وطاؤس وعطاء والشعبى والحسن البصرى والاسود بن يزيد والحكم وحماد والنخعى والثورى وابو حنيفة واحمد واسحق وابو ثور والمزنى وداود والجمهور وقال سعيد بن المسيب وربيعة والليث ومالك لا يحل الا بذكاة فى حلقه كغيره ودليل الجمهور حديث رافع المذكور والله اعلم (قوله كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بذى الحليفة من تهامة) قال العلماء الحليفة هذه مكان من تهامة بين حاذة وذات عرق وليست بذى الحليفة التى هى ميقات اهل المدينة هكذا ذكره الحازمى فى كتاب المؤتلف فى اسماء الاماكن لكنه قال الحليفة من غير لفظ ذى والذى فى صحيح البخارى ومسلم بذى الحليفة فكانه يقال بالوجهين (قوله فاصبنا غنما وابلا فعجل القوم فاغلوا بها القدور فامر بها فكفئت) معنى كفئت اى قلبت واريق ما فيها انما امر باراقتها لانهم كانوا قد انتهوا الى دار الاسلام والمحل الذى لا يجوز فيه الاكل من مال الغنيمة المشتركة فان الاكل من الغنائم قبل القسمة انما يباح فى دار الحرب قال المهلب بن ابى صفرة المالكى انما امر واباكفاء القدور عقوبة لهم لاستعجالهم فى السير وتركهم النبى صلى الله عليه وسلم فى اخريات القوم متعرضا لمن يقصده من عدو ونحوه والاول اصح واعلم ان المامور به من اراقة القدور انما هو اتلاف نفس المرق عقوبة لهم واما نفس اللحم فلم يتلفوه بل يحتمل على انه جمع ورد الى المغنم ولا يظن انه صلى الله عليه وسلم امر باتلافه لانه مال للغانمين وقد نهى عن اضاعة المال مع ان الجناية بالطبخ لم يقع من جميع مستحقى الغنيمة اذ من جملتهم اصحاب الخمس ومن الغانمين من لم يطبخ فان قيل فلم ينقل انهم حملوا اللحم الى المغنم قلنا ولا ينقل ايضا انهم احرقوه واتلفوه واذا لم يات فيه نقل صريح وجب تاويله على وفق القواعد الشرعية وهو ما ذكرناه وهذا بخلاف اكفار قدور لحم الحمر الاهلية يوم خيبر فانه اتلف ما فيها من لحم ومرق لانها صارت نجسة ولهذا قال النبى صلى الله عليه وسلم فيها انها رجس او نجس كما سبق فى بابه واما هذه اللحوم فكانت طاهرة منتفعا بها بلا شك فلا يظن اتلافها والله اعلم (قوله ثم عدل عشرا من الغنم بجزور) هذا محمول على ان هذه كانت قيمة هذه الغنم والابل فكانت الابل نفيسة دون الغنم بحيث كانت قيمة البعير عشر شياه ولا يكون هذا مخالفا لقاعدة الشرع فى باب الاضحية فى اقامة البعير مقام سبع شياه لان هذا هو الغالب فى قيمة الشياه والابل المعتدلة واما هذه القسمة فكانت قضية اتفق فيها ما ذكرناه من نفاسة الابل دون الغنم وفى بيان قسمة الغنيمة لا يشترط فيها قسمة كل نوع على حدة (قوله فنذكى بالليط) هو بلام مكسورة ثم ياء مثناة تحت ساكنة ثم طاء مهملة وهى قشور القصب وليط كل شئ قشوره والواحدة ليطة وهو معنى قوله فى الرواية الثانية افنذبح بالقصب وفى رواية ابى داود وغيره افنذبح بالمروة وهو محمول على انهم قالوا هذا وهذا فاجابهم صلى الله عليه وسلم بجواب جامع لما سالوه ولغيره نفيا واثباتا فقال كل ما انهر الدم وذكر اسم الله فكل ليس السن والظفر (قوله فرميناه بالنبل حتى وهصناه) هو بهاء مفتوحة مخففة ثم صاد مهملة ساكنة ثم نون ومعناه رميناه رميا شديدا وقيل اسقطناه الى الارض ووقع فى غير مسلم رهصناه بالراء اى جبناه

باب بيان ما كان من النهى عن اكل لحوم الاضاحى بعد ثلاث فى اول الاسلام وبيان نسخه واباحته الى متى شاء

قوله حدثنى عبد الجبار بن العلاء ثنا سفيان ثنا الزهرى عن ابى عبيد قال شهدت العيد مع على بن ابى طالب رض وذكر الحديث) قال القاضى لهذا الحديث من رواية سفيان عند اهل الحديث علة فى رفعه لان الحفاظ من اصحاب سفيان لم يرفعوه ولهذا لم يرده البخارى من رواية سفيان ورواه من غير طريقه قال الدارقطنى هذا مما وهم فيه عبد الجبار بن العلاء لان على بن المدينى واحمد بن حنبل والقعنبى وابا خيثمة واسحق وغيرهم رووه عن ابن عيينة موقوفا قال ورفع الحديث عن الزهرى صحيح من غير طريق سفيان فقد رفعه صالح ويونس ومعمر والزبيدى ومالك من رواية جويرية كلهم رووه عن الزهرى مرفوعا

ثم خطب الناس فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد نهاکم ان تاکلوا لحوم نسککم فوق ثلث لیال فلا تاکلوا **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا یعقوب
ابن ابراهیم قال نا ابن اخی ابن شهاب ح قال وحدثنا حسن الحلوانی قال نا یعقوب قال نا ابی عن صالح ح قال وحدثنا عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال
انا معمر کلهم عن الزهری بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنی محمد بن رمح قال نا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن النبی
صلی الله علیه وسلم انه قال لا یاکل احد من لحم اضحیته فوق ثلاثة ایام **وحدثنی** محمد بن حاتم قال نا یحیی بن سعید عن ابن جریج ح قال وحدثنی محمد بن
رافع قال نا ابن ابی فدیك قال نا الضحاك یعنی ابن عثمان کلاهما عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث اللیث **وحدثنا** ابن ابی عمر وعبد
ابن حمید قال ابن ابی عمر نا وقال عبد انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان توکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث قال
سالم فکان ابن عمر لا یاکل لحوم الاضاحی فوق ثلاث وقال ابن ابی عمر بعد ثلاث **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال نا روح قال نا مالك عن عبد الله بن ابی بکر
عن عبد الله بن واقد قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اکل لحوم الضحایا بعد ثلاث قال عبد الله بن ابی بکر فذکرت ذلك لعمرة فقالت صدق
سمعت عائشة تقول دف اهل ابیات من اهل البادیة حضرة الاضحی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادخروا ثلاثا
ثم تصدقوا بما بقی فلما کان بعد ذلك قالوا یا رسول الله ان الناس یتخذون الاسقیة من ضحایاهم ویجملون فیها الودك فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
وما ذاك قالوا نهیت ان توکل لحوم الضحایا بعد ثلاث فقال نهیتکم من اجل الدافة التی دفت فکلوا وادخروا وتصدقوا **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت
علی مالك عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن اکل لحوم الضحایا بعد ثلاث ثم قال بعد کلوا وتزودوا وادخروا **حدثنا**
ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر ح قال وحدثنا یحیی بن ایوب قال نا ابن علیة کلاهما عن ابن جریج عن عطاء عن جابر ح قال وحدثنی محمد
ابن حاتم واللفظ له قال نا یحیی بن سعید عن ابن جریج قال نا عطاء قال سمعت جابر بن عبد الله یقول کنا لا ناکل من لحوم بدننا فوق ثلاث منی فارخص لنا
رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال کلوا وتزودوا قلت لعطاء قال جابر حتی جئنا المدینة قال نعم **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم قال نا زکریا بن عدی
عن عبید الله بن عمرو عن زید بن ابی انیسة عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد الله قال کنا لا نمسك لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامرنا رسول الله صلی الله
علیه وسلم ان نتزود منها ونا کل منها یعنی فوق ثلاث **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا سفین بن عیینة عن عمرو عن عطاء عن جابر قال کنا نتزودها
الی المدینة علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** ابو بکر بن شیبة قال نا عبد الاعلی عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی
سعید الخدری ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الاعلی قال نا سعید عن قتادة عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم یا اهل المدینة لا تاکلوا لحم الاضاحی فوق ثلاث وقال ابن المثنی ثلاثة ایام

هذا کلام الدارقطنی والمتن صحیح بکل حال والله اعلم (**قوله** فی حدیث علی رضی الله عنه خطب فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد نهاکم ان تاکلوا لحوم نسککم فوق ثلث لیال فلا تاکلوا وفی حدیث ابن عمر عن
النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یاکل احد من اضحیته فوق ثلثة ایام قال سالم وکان ابن عمر لا یاکل لحوم الاضاحی بعد ثلث وذکر حدیث جابر مثله فی النهی ثم قال بعد کلوا وادخروا وتزودوا وحدیث عائشة انه دف
ناس من اهل البادیة حضرة الاضحی فقال النبی صلی الله علیه وسلم ادخروا ثلثة ایام ثم تصدقوا ثم ذکر الحدیث انما کنت نهیتکم من اجل الدافة التی دفت فکلوا وادخروا وتصدقوا وذکر معناه من حدیث جابر و
سلمة بن الاکوع وابی سعید وثوبان وبریدة قال القاضی واختلف العلماء فی الاخذ بهذه الاحادیث فقال قوم یحرم امساك لحوم الاضاحی وللاکل منها بعد ثلث وان حکم التحریم باق کما قاله علی وابن عمر و
قال جماهیر العلماء یباح الاکل والامساك بعد الثلاث والنهی منسوخ بهذه الاحادیث المصرحة بالنسخ لاسیما حدیث بریدة وهذا من نسخ السنة بالسنة وقال بعضهم لیس هو نسخا بل کان التحریم لعلة فلما زالت زال
لحدیث سلمة وعائشة وقیل کان النهی الاول للکراهة لا للتحریم قال هؤلاء والکراهة باقیة الی الیوم ولکن لا یحرم قالوا ولو وقع مثل تلك العلة الیوم فدفت دافة واساهم الناس وحملوا علی هذا مذهب علی وابن عمر و
الصحیح نسخ النهی مطلقا وانه لم یبق تحریم ولا کراهة فیباح الیوم الادخار فوق ثلث والاکل الی متی شاء لصریح حدیث بریدة وغیره والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم بعد ثلث) قال القاضی یحتمل ان یکون ابتداء
الثلث من یوم ذبحها ویحتمل من یوم النحر وان تاخر ذبحها الی ایام التشریق قال وهذا اظهر (**قوله** صلی الله علیه وسلم انما نهیتکم من اجل الدافة التی دفت) قال اهل اللغة الدافة بتشدید الفاء قوم یسیرون
جمیعا سیرا خفیفا ودف یدف بکسر الدال ودافة الاعراب من یردمنهم المصر والمراد هنا من ورد من ضعفاء الاعراب للمواساة (**قوله** دف ابیات من اهل البادیة حضرة الاضحی) هی بفتح الحاء
وضمها وکسرها والضاد ساکنة فیها کلها وحکی فتحها وهو ضعیف وانما تفتح اذا حذفت الهاء فیقال حضر فلان (**قوله** ان الناس یتخذون الاسقیة من ضحایاهم ویجملون منها الودك) (**قوله** یجملون)
بفتح الیاء مع کسر المیم وضمها ویقال بضم الیاء مع کسر المیم یقال جملت الدهن اجمله بکسر المیم واجمله بضمها جملا واجملته اجمله اجمالا ای اذبته وهو بالجیم (**قوله** صلی الله علیه وسلم انما نهیتکم من
اجل الدافة التی دفت فکلوا وادخروا وتصدقوا) هذا تصریح بزوال النهی عن ادخارها فوق ثلث وفیه الامر بالصدقة منها والامر بالاکل فاما الصدقة منها اذا کانت اضحیة تطوع فواجبة
علی الصحیح عند اصحابنا بما یقع علیه الاسم منها ویستحب ان یکون بعظمها قالوا وادنی الکمال ان یاکل الثلث ویتصدق بالثلث ویهدی الثلث وفیه قوله انه یاکل النصف ویتصدق بالنصف وهذا الخلاف فی
قدر ادنی الکمال فی الاستحباب فاما الاجزاء فیجزیه الصدقة بما یقع علیه الاسم کما ذکرنا ولنا وجه انه لا تجب الصدقة بشیء منها واما الاکل منها فیستحب ولا یجب هذا مذهبنا ومذهب العلماء کافة الا ما حکی عن بعض السلف انه
اوجب الاکل منها وهو قول ابی الطیب ابن سلمة من اصحابنا حکاه عنه الماوردی لظاهر هذا الحدیث فی الامر بالاکل مع قوله تعالی فکلوا منها وحمل الجمهور هذا الامر علی الندب او الاباحة لاسیما
قد ورد بعد الحظر کقوله تعالی واذا حللتم فاصطادوا وقد اختلف الاصولیون والمتکلمون فی الامر الوارد بعد الحظر فالجمهور من اصحابنا وغیرهم علی انه للوجوب کالورود ابتداء وقال
جماعة منهم من اصحابنا وغیرهم انه للاباحة (**قوله** فی حدیث ابی بکر بن ابی شیبة عن علی بن مسهر قلت لعطاء قال جابر حتی جئنا المدینة قال نعم) وقع فی البخاری لا بدل قوله هنا نعم فیحتمل انه
نسی فی وقت فقال لا وذکر فی وقت فقال نعم (**قوله** وحدثنا محمد بن المثنی ثنا عبد الاعلی ثنا سعید عن قتادة عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری) هکذا وقع فی نسخ بلادنا سعید عن
قتادة عن ابی نضرة وکذا ذکره ابو علی الغسانی والقاضی عن نسخة الجلودی والکسائی قال وفی نسخة ابن ماهان سعید عن ابی نضرة من غیر ذکر قتادة وکذا ذکره ابو مسعود الدمشقی فی
الاطراف وخلف الواسطی قال ابو علی الغسانی وهذا هو الصواب عندی والله اعلم (**قوله** فی طریق ابن ابی شیبة وابن المثنی عن ابی نضرة عن ابی سعید) هذا

فشکوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لہم عیالا وحشما وخدما فقال کلوا واطعموا واحبسوا وادخروا قال ابن المثنی شک عبد الاعلی **حدثنا** اسحاق بن منصور قال نا ابو عاصم عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ضحی منکم فلا یصبحن فی بیتہ بعد ثالثۃ شیئا فلما کان فی العام المقبل قالوا یا رسول اللہ نفعل کما فعلنا عام اول فقال لا ان ذلک عام کان الناس فیہ مجہد فاردت ان یفشوا فیہم **حدثنی** زہیر بن حرب قال نا معن بن عیسی قال نا معاویۃ بن صالح عن ابی الزاہریۃ عن جبیر بن نفیر عن ثوبان قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحیتہ ثم قال یا ثوبان اصلح لحم ہذہ فلم ازل اطعمہ منہا حتی قدم المدینۃ **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ وابن رافع قالا نا یزید بن حباب ح قال وثنا اسحاق بن ابراہیم الحنظلی قال نا عبد الرحمن بن مہدی کلاہما عن معاویۃ ابن صالح بہذا الاسناد **وحدثنی** اسحاق بن منصور قال نا ابو مسہر قال نا یحیی بن حمزۃ قال ثنی الزبیدی عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن ابیہ عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع اصلح ہذا اللحم قال فاصلحتہ قال فلم یزل یاکل منہ حتی بلغ المدینۃ **وحدثنیہ** عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی قال نا محمد بن المبارک قال نا یحیی بن حمزۃ بہذا الاسناد ولم یقل فی حجۃ الوداع **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ ومحمد بن المثنی قالا نا محمد بن فضیل قال ابو بکر عن ابی سنان وقال ابن مثنی عن ضرار بن مرۃ عن محارب عن ابن بریدۃ عن ابیہ ح قال وثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا محمد بن فضیل قال نا ضرار بن مرۃ ابو سنان عن محارب بن دثار عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا ونہیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسکوا ما بدا لکم ونہیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا **وحدثنی** حجاج بن الشاعر قال نا الضحاک بن مخلد عن سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن ابن بریدۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نہیتکم فذکر بمعنی حدیث ابی سنان **وحدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی وابو بکر بن ابی شیبۃ وعمرو الناقد وزہیر بن حرب قال یحیی انا وقال الآخرون نا سفیان بن عیینۃ عن الزہری عن سعید عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح قال وحدثنی محمد بن رافع وعبد بن حمید قال عبد نا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزہری عن ابن المسیب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا فرع ولا عتیرۃ زاد ابن رافع فی روایتہ والفرع اول النتاج کان ینتج لہم فیذبحونہ

خلاف عادۃ مسلم فی الاقتصار وکان مقتضی عادتہ حذف ابی سعید فی الطریق الاول ویقتصر علی ابی نضرۃ ثم یقول ح ویتحول فان مدار الطریقین علی ابی نضرۃ والعبارۃ فیہما عن ابی سعید الخدری بلفظ واحد کان ینبغی ترکہ فی الاولی (**قولہ** ان لہم عیالا وحشما وخدما) قال اہل اللغۃ الحشم بفتح الحاء والشین ہم اللائذون بالانسان یخدمونہ ویقومون باموروہ وقال الجوہری ہم خدم الرجل ومن یغضب لہ سموا بذلک لانہم یغضبون لہ والحشمۃ الغضب ویطلق علی الاستحیاء ایضا ومنہ قولہم فلان لا یحتشم ای لا یستحی ویقال حشمتہ واحتشمتہ اذا اغضبتہ واذا اخجلتہ فاستحی لخجلہ وکان الحشم اعم من الخدم فلہذا جمع بینہما فی ہذا الحدیث وہو من باب ذکر الخاص بعد العام واللہ اعلم (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ان ذلک عام کان الناس فیہ بجہد فاردت ان یفشوا فیہم) ہکذا ہو فی جمیع نسخ مسلم یفشوا بالفاء والشین ای یشیع لحم الاضاحی فی الناس وینتفع بہ المحتاجون ووقع فی البخاری یعینوا بالعین من الاعانۃ قال القاضی فی شرح مسلم الذی فی مسلم اشبہ وقال فی المشارق کلاہما صحیح والذی فی البخاری ادجہ واللہ اعلم والجہد ہنا بفتح الجیم وہو المشقۃ والفاقۃ (**قولہ** عن ثوبان قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحیتہ ثم قال یا ثوبان اصلح لحم ہذہ فلم ازل اطعمہ منہا حتی قدم المدینۃ) ہذا فیہ تصریح بجواز ادخار لحم الاضحیۃ فوق ثلث وجواز التزود منہ وفیہ ان الادخار والتزود فی الاسفار لا یقدح فی التوکل ولا یخرج صاحبہ عن التوکل وفیہ ان الضحیۃ مشروعۃ للمسافر کما ہی مشروعۃ للمقیم وہذا مذہبنا وبہ قال جماہیر العلماء وقال النخعی وابو حنیفۃ لا ضحیۃ علی المسافر وروی ہذا عن علی رض وقال مالک وجماعۃ لا تشرع للمسافر بمنا ومکۃ (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا ونہیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث فامسکوا ما بدا لکم ونہیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا) ہذا الحدیث مما صرح بہ الناسخ والمنسوخ جمیعا قال العلماء یعرف نسخ الحدیث تارۃ بنص کہذا وتارۃ باخبار الصحابی بکان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک الوضوء مما مست النار وتارۃ بالتاریخ اذا تعذر الجمع وتارۃ بالاجماع کترک قتل شارب الخمر فی المرۃ الرابعۃ والاجماع لا ینسخ لکن یدل علی وجود ناسخ اما زیارۃ القبور فسبق بیانہا فی کتاب الجنائز واما الانتباذ فی الاسقیۃ فسبق شرحہ فی کتاب الایمان وسنعیدہ قریبا فی کتاب الاشربۃ ان شاء اللہ تعالی ونذکر ہناک اختلاف الفاظ ہذا الحدیث وتاویل المأول منہا واما لحوم الاضاحی فذکرنا حکمہا واللہ اعلم **باب الفرع والعتیرۃ** (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم لا فرع ولا عتیرۃ والفرع اول النتاج کان ینتج لہم فیذبحونہ) قال اہل اللغۃ وغیرہم الفرع بفاء ثم راء مفتوحتین ثم عین مہملۃ ویقال فیہ الفرعۃ بالہاء والعتیرۃ بعین مہملۃ مفتوحۃ ثم تاء مثناۃ من فوق قالوا والعتیرۃ ذبیحۃ کانوا یذبحونہا فی العشر الاول من رجب ویسمونہا الرجبیۃ ایضا واتفق العلماء علی تفسیر العتیرۃ بہذا واما الفرع فقد فسرہ ہنا بانہ اول النتاج کانوا یذبحونہ قال الشافعی واصحابہ وآخرون ہو اول نتاج البہیمۃ کانوا یذبحونہ ولا یملکونہ رجاء البرکۃ فی الام وکثرۃ نسلہا وہکذا فسرہ کثیرون من اہل اللغۃ وغیرہم وقال کثیرون منہم ہو اول النتاج کانوا یذبحونہ لآلہتہم وہی طواغیتہم وکذا جاء ہذا التفسیر فی صحیح البخاری وسنن ابی داؤد وقیل ہو اول النتاج لمن کانت ابلہ مائۃ یذبحونہ وقال شمر قال ابو مالک کان الرجل اذا بلغت ابلہ مائۃ قدم بکرا فنحرہ لصنمہ ویسمونہ الفرع وقد صح الامر بالعتیرۃ والفرع فی ہذا الحدیث فجاءت بہ احادیث منہا حدیث نبیشۃ رض قال نادی رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انا کنا نعتر عتیرۃ فی الجاہلیۃ فی رجب قال اذبحوا للہ فی ای شہر کان وبروا اللہ واطعموا قال انا کنا نفرع فرعا فی الجاہلیۃ فما تامرنا فقال فی کل سائمۃ فرع تغذوہ ماشیتک حتی اذا استحمل ذبحتہ فتصدقت بلحمہ رواہ ابو داؤد وغیرہ باسانید صحیحۃ قال ابن المنذر ہو حدیث صحیح قال ابو قلابۃ احد رواۃ ہذا الحدیث السائمۃ مائۃ ورواہ البیہقی باسنادہ الصحیح عن عائشۃ رض قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالفرعۃ من کل خمسین وفی روایۃ من کل خمسین شاۃ شاۃ قال ابن المنذر حدیث عائشۃ صحیح وفی سنن ابی داؤد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ قال الراوی اراہ عن جدہ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الفرع قال الفرع حق وان تتروکہ حتی یکون بکرا او ابن مخاض او ابن لبون فتعطیہ ارملۃ او تحمل علیہ فی سبیل اللہ خیر من ان تذبحہ فیلزق لحمہ بوبرہ وتکفأ اناءک وتولہ ناقتک قال ابو عبید فی تفسیر ہذا الحدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفرع حق ولکنہم کانوا یذبحونہ حین یولد ولا یشبع فیہ ولہذا قال وتذبحہ یلصق لحمہ بوبرہ وفیہ ان ذہاب ولدہا یدفع لبنہا ولہذا قال خیر من ان تکفأ اناءک یعنی اذا فعلت ذلک فکانک کفأت اناءک وارقتہ واشار بہ الی ذہاب اللبن وفیہ انہ یعجبہا بولدہا ولہذا قال وتولہ ناقتک فاشار بترکہ حتی یکون ابن مخاض وہو ابن سنۃ ثم یذہب قد طاب لحمہ واستمتع بلبن امہ ولا تشق علیہا مفارقتہ لانہ استغنی عنہا ہذا کلام ابی عبید وروی البیہقی باسنادہ عن الحارث بن عمرو قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات او قال بمنا وسالہ رجل عن العتیرۃ فقال من شاء عتر ومن شاء لم یعتر ومن شاء فرع ومن شاء لم یفرع وعن ابی رزین قال یا رسول اللہ انا کنا نذبح فی الجاہلیۃ ذبائح فی رجب فنأکل منہا ونطعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا باس بذلک وعن ابی رملۃ عن مخنف بن سلیم قال کنا وقوفا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات فسمعتہ یقول یا ایہا الناس ان علی اہل کل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ ہل تدری ما العتیرۃ ہی التی

وحدثنا ابن ابی عمر المکی قال نا سفیان عن عبد الرحمن بن حمید بن عبد الرحمن بن عوف سمع سعید بن المسیب یحدث عن ام سلمة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا دخلت العشر واراد احدکم ان یضحی فلا یمس من شعره وبشره شیأ قیل لسفیان فان بعضهم لا یرفعه قال لکنی ارفعه **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم قال انا سفیان قال حدثنی عبد الرحمن بن حمید بن عبد الرحمن بن عوف عن سعید بن المسیب عن ام سلمة ترفعه قال اذا دخل العشر وعنده اضحیة یرید ان یضحی فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا **وحدثنی** حجاج بن الشاعر قال حدثنی یحیی بن کثیر العنبری ابو غسان قال نا شعبة عن مالک بن انس عن عمر بن مسلم عن سعید بن المسیب عن ام سلمة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا رأیتم هلال ذی الحجة واراد احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعره واظفاره **وحدثنا** احمد بن عبد الله بن الحکم الهاشمی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن مالک بن انس عن عمر او عمرو بن مسلم بهذا الاسناد نحوه **وحدثنی** عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا محمد بن عمرو اللیثی عن عمر بن مسلم بن عمارة بن اکیمة اللیثی قال سمعت سعید بن المسیب یقول سمعت ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم تقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له ذبح یذبحه فاذا اهل هلال ذی الحجة فلا یاخذن من شعره ولا من اظفاره شیأ حتی یضحی **وحدثنی** حسن بن علی الحلوانی قال نا ابو اسامة قال حدثنی محمد بن عمرو قال نا عمرو بن مسلم بن عمارة اللیثی قال کنا فی الحمام قبیل الاضحی فاطلی فیه ناس فقال بعض اهل الحمام ان سعید بن المسیب یکره هذا او ینهی عنه فلقیت سعید بن المسیب فذکرت ذلک له فقال یا ابن اخی هذا حدیث قد نسی وترک حدثتنی ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث معاذ عن محمد بن عمرو **وحدثنی** حرملة بن یحیی واحمد بن عبد الرحمن ابن اخی ابن وهب قالا نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی حیوة قال اخبرنی خالد بن یزید عن سعید بن ابی هلال عن عمر بن مسلم الجندعی ان ابن المسیب اخبره ان ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم اخبرته وذکر النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیثهم **وحدثنا** زهیر بن حرب وسریج بن یونس کلاهما عن مروان قال زهیر نا مروان بن معاویة الفزاری قال نا منصور بن حیان قال نا ابو الطفیل عامر بن واثلة قال کنت عند علی بن ابی طالب فاتاه رجل فقال ما کان النبی صلی الله علیه وسلم یسر الیک قال فغضب وقال ما کان النبی صلی الله علیه وسلم یسر الی شیأ یکتمه الناس غیر انه قد حدثنی بکلمات اربع قال فقال ما هن یا امیر المؤمنین قال قال لعن الله من لعن والده ولعن الله من ذبح لغیر الله ولعن الله من آوی محدثا ولعن الله من غیر منار الارض

تسمی الرجبیة رواه ابو داود والترمذی والنسائی وغیرهم قال الترمذی حدیث حسن وقال الخطابی هذا الحدیث ضعیف المخرج لان ابا رملة مجهول هذا المختصر ما جاء من الاحادیث فی الفرع والعتیرة قال الشافعی رح الفرع شیء کان اهل الجاهلیة یطلبون به البرکة فی اموالهم فکان احدهم یذبح بکرا ناقته او شاته فلا یغذوه رجاء البرکة فیما یاتی بعده فسألوا النبی صلی الله علیه وسلم عنه فقال افرعوا ان شئتم ای اذبحوا ان شئتم وکانوا یسئلونه عما کانوا یصنعونه فی الجاهلیة خوفا ان یکون فی الاسلام فاعلمهم انه لا کراهة علیهم فیه وامرهم استحبابا ان یغذوه ثم یحمل علیه فی سبیل الله قال الشافعی وقوله صلی الله علیه وسلم الفرع حق معناه لیس بباطل وهو کلام عربی خرج علی جواب السائل قال وقوله صلی الله علیه وسلم لا فرع ولا عتیرة ای لا فرع واجب ولا عتیرة واجبة قال والحدیث الآخر یحمل علی هذا المعنی فانه اباح له الذبح واختار له ان یعطیه ارملة او یحمل علیه فی سبیل الله قال وقوله صلی الله علیه وسلم فی العتیرة اذبحوا لله فی ای شهر کان ای اذبحوا ان شئتم واجعلوا الذبح لله فی ای شهر کان لا انها فی رجب دون غیره من الشهور والصحیح عند اصحابنا وهو نص الشافعی استحباب الفرع والعتیرة واجابوا عن حدیث لا فرع ولا عتیرة بثلاثة اوجه احدها جواب الشافعی السابق ان المراد نفی الوجوب والثانی ان المراد نفی ما کانوا یذبحون للاصنام والثالث انهما لیسا کالاضحیة فی الاستحباب اذ فی ثواب اراقة الدم فاما تفرقة اللحم علی المساکین فهو صدقة وقد نص الشافعی فی سنن حرملة انها ان تیسرت کل شهر کان حسنا هذا تلخیص حکمها فی مذهبنا واعلم القاضی عیاض ان جماهیر العلماء علی نسخ الامر بالفرع والعتیرة والله اعلم **باب** نهی من دخل علیه عشر ذی الحجة وهو یرید التضحیة ان یاخذ من شعره او اظفاره شیأ (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا دخلت العشر واراد احدکم ان یضحی فلا یمس من شعره وبشره شیأ وفی روایة فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا) واختلف العلماء فیمن دخلت علیه عشر ذی الحجة واراد ان یضحی فقال سعید بن المسیب وربیعة واحمد واسحق وداود وبعض اصحاب الشافعی انه یحرم علیه اخذ شیء من شعره واظفاره حتی یضحی فی وقت الاضحیة وقال الشافعی واصحابه هو مکروه کراهة تنزیه ولیس بحرام وقال ابو حنیفة لا یکره وقال مالک فی روایة لا یکره وفی روایة یکره وفی روایة یحرم فی التطوع دون الواجب واحتج من حرم بهذه الاحادیث واحتج الشافعی والآخرون بحدیث عائشة رض قالت کنت افتل قلائد هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم یقلده ویبعث به ولا یحرم علیه شیء احله الله حتی ینحر هدیه رواه البخاری ومسلم قال الشافعی البعث بالهدی اکثر من ارادة التضحیة فدل علی انه لا یحرم ذلک وحمل احادیث النهی علی کراهة التنزیه قال اصحابنا والمراد بالنهی عن اخذ الظفر والشعر النهی عن ازالة الظفر بقلم او کسر او غیره والمنع من ازالة الشعر بحلق او تقصیر او نتف او احراق او اخذه بنورة او غیر ذلک سواء شعر الابط والشارب والعانة والراس وغیر ذلک من شعور بدنه قال ابراهیم المروزی وغیره من اصحابنا حکم اجزاء البدن کلها حکم الشعر والظفر ولیلة الروایة السابقة فلا یمس من شعره وبشره شیأ قال اصحابنا والحکمة فی النهی ان یبقی کامل الاجزاء لیعتق من النار وقیل التشبیه بالمحرم قال اصحابنا هذا غلط لانه لا یعتزل النساء ولا یترک الطیب واللباس وغیر ذلک مما یترکه المحرم (**قوله** عن عمر بن مسلم عن سعید بن المسیب) کذا رواه مسلم عمر بضم العین فی کل هذه الطرق الا طریق حسن بن علی الحلوانی ففیها عمرو بفتح العین والا طریق احمد بن عبد الله بن الحکم ففیها عمر او عمرو وقال العلماء الوجهان منقولان فی اسمه (**قوله** عمار بن اکیمة اللیثی) هو بضم الهمزة وفتح الکاف واسکان الیاء وآخره تاء تکتب هاء (**قوله** صلی الله علیه وسلم من کان له ذبح یذبحه) هو بکسر الذال ای حیوان یرید ذبحه فهو فعل بمعنی مفعول کحمل بمعنی محمول ومنه قوله تعالی وفدیناه بذبح عظیم (**قوله** کنا فی الحمام قبیل الاضحی فاطلی فیه ناس فقال بعض اهل الحمام ان سعید بن المسیب یکره هذا او ینهی عنه فلقیت سعید بن المسیب فذکرت ذلک له فقال یا ابن اخی هذا حدیث قد نسی وترک حدثتنی ام سلمة وذکر حدیثها السابق) اما (**قوله** فاطلی فیه ناس فمعناه ازالوا شعر العانة بالنورة والحمام مذکر مشتق من الحمیم وهو الماء الحار (**قوله** ان سعید اکره هذا یعنی یکره ازالة الشعر فی عشر ذی الحجة لمن یرید التضحیة لا انه یکره مجرد الاطلاء ودلیل ما ذکرناه احتجاجه بحدیث ام سلمة ولیس فیه ذکر الاطلاء انما فیه النهی عن ازالة الشعر وقد نقل ابن عبد البر عن ابن المسیب جواز الاطلاء فی العشر بالنورة فان صح هذا عنه فهو محمول علی انه افتی به انسانا لا یرید التضحیة (**قوله** عن عمر بن مسلم الجندعی وفی الروایة السابقة قال اللیثی) فالجندعی بضم الجیم واسکان النون وفتح الدال وضمها وجندع بطن من بنی لیث وسبق بیانه اول الکتاب والله اعلم **باب** تحریم الذبح لغیر الله تعالی ولعن فاعله (**قوله** صلی الله علیه وسلم لعن الله من لعن والده ولعن الله من ذبح لغیر الله ولعن الله من آوی محدثا ولعن الله من غیر منار الارض وفی روایة لعن الله من لعن والدیه) اما لعن الوالد والوالدة فمن الکبائر وسبق ذلک مشروحا واضحا فی کتاب الایمان والمراد بمنار الارض بفتح المیم علامات حدودها واما المحدث بکسر الدال فهو من یاتی بفساد فی الارض وسبق شرحه فی آخر کتاب الحج واما الذبح لغیر الله فالمراد به ان یذبح باسم غیر الله تعالی کمن ذبح للصنم او الصلیب او لموسی او لعیسی صلی الله علیهما او للکعبة ونحو ذلک فکل هذا حرام ولا تحل هذه الذبیحة سواء کان الذابح مسلما او نصرانیا او یهودیا نص علیه الشافعی واتفق علیه اصحابنا فان قصد

باب نهی من دخل علیه عشر ذی الحجة وهو یرید التضحیة ان یاخذ من شعره واظفاره شیأ

باب تحریم الذبح لغیر الله

وحدثناه ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو خالد الاحمر سلیمان بن حیان عن منصور بن حیان عن ابی الطفیل قال قلنا لعلی اخبرنا بشیء اسرّه الیک رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما اسرّ الیّ شیئا کتمه الناس ولکنی سمعته یقول لعن الله من ذبح لغیر الله ولعن الله من آوی محدثا ولعن الله من لعن والدیه ولعن الله من غیّر المنار **وحدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت القاسم بن ابی بزة یحدث عن ابی الطفیل قال سئل علی اخصکم رسول الله صلی الله علیه وسلم بشیء فقال ما خصنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بشیء لم یعم به الناس کافة الا ما کان فی قراب سیفی هذا قال فاخرج صحیفة مکتوب فیها لعن الله من ذبح لغیر الله ولعن الله من سرق منار الارض ولعن الله من لعن والده ولعن الله من آوی محدثا **وحدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی قال نا حجاج بن محمد عن ابن جریج قال حدثنی ابن شهاب عن علی بن حسین بن علی عن ابیه حسین ابن علی عن علی بن ابی طالب قال اصبت شارفا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مغنم یوم بدر واعطانی رسول الله صلی الله علیه وسلم شارفا اخری فاناخهما یوما عند باب رجل من الانصار وانا ارید ان احمل علیهما اذخرا لابیعه ومعی صائغ من بنی قینقاع فاستعین به علی ولیمة فاطمة وحمزة ابن عبد المطلب یشرب فی ذلک البیت معه قینة تغنیه فقالت الا یا حمز للشرف النواء فثار الیهما حمزة بالسیف فجب اسنمتهما وبقر خواصرهما ثم اخذ من اکبادهما قلت لابن شهاب ومن السنام قال قد جب اسنمتهما فذهب بهما قال ابن شهاب قال علی فنظرت الی منظر افظعنی فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم وعنده زید بن حارثة فاخبرته الخبر فخرج ومعه زید وانطلقت معه فدخل علی حمزة فتغیظ علیه فرفع حمزة بصره فقال هل انتم الا عبید لابائی فرجع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقهقر حتی خرج عنهم **وحدثناه** عبد بن حمید قال اخبرنی عبد الرزاق قال اخبرنی ابن جریج بهذا الاسناد مثله **وحدثنی** ابو بکر بن اسحاق قال انا سعید بن کثیر بن عفیر ابو عثمان المصری قال نا عبد الله بن وهب قال حدثنی یونس بن یزید عن ابن شهاب قال اخبرنی علی ابن حسین بن علی ان حسین بن علی اخبره ان علیا قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم بدر وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطانی شارفا من الخمس یومئذ فلما اردت ان ابتنی بفاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم واعدت رجلا صواغا من بنی قینقاع یرتحل معی فنأتی باذخر اردت ان ابیعه من الصواغین فاستعین به فی ولیمة عرسی

مع ذلک تعظیم المذبوح له غیر الله تعالی والعبادة له کان ذلک کفرا فان کان الذابح مسلما قبل ذلک صار بالذبح مرتدا وذکر الشیخ ابراهیم المروزی من اصحابنا ان ما یذبح عند استقبال السلطان تقربا الیه افتی اهل بخارا بتحریمه لانه مما اهل به لغیر الله تعالی قال الرافعی هذا انما یذبحونه استبشارا بقدومه فهو کذبح العقیقة لولادة المولود ومثل هذا لا یوجب التحریم والله اعلم (**قوله** ان علیا غضب حین قال له رجل ما کان النبی صلی الله علیه وسلم لیسر الیک الی آخره) فیه ابطال ما تزعمه الرافضة والشیعة والامامیة من الوصیة الی علی وغیر ذلک من اختراعاتهم وفیه جواز کتابة العلم وهو مجمع علیه الآن وقد قدمنا ذکر المسألة فی مواضع (**قوله** ما خصنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بشیء لم یعم به الناس کافة الا ما کان فی قراب سیفی) هکذا تستعمل کافة حالا واما ما یقع فی کثیر من کتب المصنفین من استعمالها مضافة وبالتعریف کقولهم هذا قول کافة العلماء ومذهب الکافة فهو خطأ معدود فی لحن العوام وتحریفهم (**قوله** قراب سیفی) هو بکسر القاف وهو وعاء من جلد الطف من الجراب یدخل فیه السیف بغمده وما خف من الآلة والله اعلم

کتاب الاشربة

باب تحریم الخمر وبیان انها تکون من عصیر العنب ومن التمر والبسر والزبیب وغیرها مما یسکر

(**قوله** اصبت شارفا) هی بالشین المعجمة والفاء وهی الناقة المسنة وجمعها شرف بضم الراء واسکانها (**قوله** اریدان احمل علیهما اذخرا لابیعه ومعی صائغ من بنی قینقاع فاستعین به علی ولیمة فاطمة) اما قینقاع فبضم النون وکسرها وفتحها وهم طائفة من یهود المدینة فیجوز صرفه علی ارادة الحی وترک صرفه علی ارادة القبیلة او الطائفة وفیه اتخاذ الولیمة للعرس سواء فی ذلک من له مال کثیر ومن دونه وقد سبقت المسألة فی کتاب النکاح وفیه جواز الاستعانة فی الاعمال والاکساب بالیهودی وفیه جواز الاحتشاش للتکسب ببیعه وانه لا ینقص المروة وفیه جواز بیع الوقود للصواغین ومعاملتهم (**قوله** معه قینة تغنیه) القینة بفتح القاف الجاریة المغنیة (**قوله** الا یا حمز للشرف النواء) الشرف بضم الشین والراء وتسکین الراء ایضا کما سبق جمع شارف والنواء بکسر النون وتخفیف الواو وبالمد ای السمان جمع ناویة بالتخفیف وهی السمینة وقد نوت الناقة تنوی کرمت ترمی یقال لها ذلک اذا سمنت هذا الذی ذکرناه فی النواء انها بکسر النون وبالمد هو الصواب المشهور فی الروایات فی الصحیحین وغیرهما ویقع فی بعض النسخ النوی بالیاء وهو تحریف وقال الخطابی رواه ابن جریر ذا الشرف النوی بفتح الشین والراء وبفتح النون مقصورا قال وفسره بالبعد قال الخطابی وکذا رواه اکثر المحققین قال وهو غلط فی الروایة والتفسیر وقد جاء فی غیر مسلم تمام هذا الشعر الا یا حمز للشرف النواء ؛ وهن معقلات بالفناء ؛ ضع السکین فی اللبات منها ؛ وضرجهن حمزة بالدماء ؛ وعجل من اطایبها الشواء ؛ قدیدا من طبیخ او شواء ؛ (**قوله** فجب اسنمتها) وفی الروایة الاخری اجتب وفی روایة للبخاری اجب وهذه غریبة فی اللغة ومعناه قطع (**قوله** وبقر خواصرها) ای شقها وهذا الفعل الذی جری من حمزة رض من شربه الخمر وقطع اسنمة الناقتین وبقر خواصرها واکل کبدها وغیر ذلک لا اثم علیه فی شیء منه اما اصل الشرب والسکر فکان مباحا لانه قبل تحریم الخمر واما ما قد یقوله بعض من لا تحصیل له ان السکر لم یزل محرما فباطل لا اصل له ولا یعرف اصلا واما باقی الامور فجرت منه فی حال عدم التکلیف فلا اثم علیه فیها کمن شرب دواء لحاجة فزال به عقله او شرب شیئا یظنه خلا فکان خمرا او اکره علی شرب الخمر فشربها وسکر فهو فی حال السکر غیر مکلف ولا اثم علیه فیما یقع منه فی ذلک الحال بلا خلاف واما غرامة ما اتلفه فیجب فی ماله فلعل علیا رض ابرأه من ذلک بعد معرفته بقیمة ما اتلفه او انه اداه الیه حمزة بعد ذلک او ان النبی صلی الله علیه وسلم اداه عنه لحرمته عنده وکمال حقه ومحبته ایاه وقرابته وقد جاء فی کتاب عمر بن شبة من روایة ابی بکر بن عیاش ان النبی صلی الله علیه وسلم غرم حمزة الناقتین وقد اجمع العلماء علی ان ما اتلفه السکران من الاموال یلزمه ضمانه کالمجنون فان الضمان لا یشترط فیه التکلیف ولهذا اوجب الله تعالی فی کتابه فی قتل الخطأ الدیة والکفارة واما هذا السنام المقطوع فان لم یکن تقدم تحریمها فهو حرام باجماع المسلمین لان ما بین من حی فهو میت وفیه حدیث مشهور فی کتب السنن ویحتمل انه ذکاها ویدل علیه الشعر الذی قدمناه فان کان ذکاها فلحمها حلال باتفاق العلماء الا ما حکی عن عکرمة واسحق وداود انه لا یحل ما ذبحه سارق او غاصب او متعد والصواب الذی علیه الجمهور حله وان لم یکن ذکاها وثبت انه اکل منها فهو اکل فی حالة السکر المباح ولا اثم فیه کما سبق والله اعلم (**قوله** فرجع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقهقر وفی الروایة الاخری فنکص علی عقبیه القهقری) قال جمهور اهل اللغة وغیرهم القهقری الرجوع الی وراء ووجهه الیک اذا ذهب عنک قال ابو عمرو هو الاحضار فی الرجوع ای الاسراع فعلی هذا معناه خرج مسرعا والاول هو المشهور المعروف وانما رجع القهقری خوفا من ان یبدو من حمزة رض امر یکرهه لوداد ظهره لکونه مغلوبا بالسکر (**قوله** اردت ان ابیعه من الصواغین) هکذا هو فی جمیع نسخ مسلم وفی بعض الابواب من البخاری من الصواغین ففیه دلیل لصحة استعمال الفقهاء فی قولهم بعت منه ثوبا وزوجت منه ووهبت منه جاریة ونحو ذلک والفصیح حذف من فان الفعل متعد بنفسه ولکن استعمال من فی هذا صحیح وقد کثر ذلک فی کلام العرب وقد جمعت من ذلک نظائر کثیرة فی تهذیب اللغات فی حرف المیم مع النون وتکون من زائدة علی مذهب الاخفش ومن وافقه فی

فبینا انا اجمع لشارفیّ متاعا من الاقتاب والغرائر والحبال وشارفای مناخان الی جنب حجرة رجل من الانصار وجمعت حین جمعت ما جمعت فاذا شارفیّ
قد اجتُبّت اسنمتهما وبُقرت خواصرهما واُخذ من اکبادهما فلم املک عینیّ حین رایت ذلک المنظر منهما قلت من فعل هذا قالوا فعله حمزة بن عبد المطلب وهو فی
هذا البیت فی شرب من الانصار غنّته قینة واصحابه فقالت فی غنائها الا یا حمزُ للشُّرُف النِّواءِ فقام حمزة بالسیف فاجتبّ اسنمتهما وبقر خواصرهما واخذ
من اکبادهما فقال علی فانطلقت حتی ادخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعنده زید بن حارثة قال فعرف رسول الله صلی الله علیه وسلم فی وجهی الذی لقیت فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم مالک قلت یا رسول الله والله ما رایت کالیوم قط عدا حمزة علی ناقتیّ فاجتبّ اسنمتهما وبقر خواصرهما وها هو ذا فی بیت معه
شرب قال فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بردائه فارتداه ثم انطلق یمشی واتبعته انا وزید بن حارثة حتی جاء الباب الذی فیه حمزة فاستاذن فاذنوا له
فاذا هم شرب فطفق رسول الله صلی الله علیه وسلم یلوم حمزة فیما فعل واذا حمزة ثمِلٌ قد احمرّت عیناه فنظر حمزة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم صعّد النظر الی رکبتیه
ثم صعد النظر فنظر الی سرته ثم صعد النظر فنظر الی وجهه فقال حمزة وهل انتم الا عبید لابی فعرف رسول الله صلی الله علیه وسلم انه ثمِلٌ فنکص رسول الله صلی
الله علیه وسلم علی عقبیه القهقری وخرج وخرجنا معه **وحدثنیه** محمد بن عبد الله بن قهزاذ قال ثنی عبد الله بن عثمان عن عبد الله بن المبارک عن
یونس عن الزهری بهذا الاسناد مثله **حدثنی** ابو الربیع سلیمان بن داود العتکی قال نا حماد یعنی ابن زید قال نا ثابت عن انس بن مالک قال کنت
ساقی القوم یوم حرمت الخمر فی بیت ابی طلحة وما شرابهم الا الفضیخ البسر والتمر فاذا منادٍ ینادی فقال اخرج فانظر فخرجت فاذا منادٍ ینادی
الا ان الخمر قد حرمت قال فجرت فی سکک المدینة فقال لی ابو طلحة اخرج فاهرقها فهرقتها فقالوا او قال بعضهم قُتل فلان قتل فلان وهی
فی بطونهم قال فلا ادری هو من حدیث انس فانزل الله عز وجل لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا
وعملوا الصلحت **وحدثنا** یحیی بن ایوب قال نا ابن علیة قال انا عبد العزیز بن صهیب قال سالوا انس بن مالک عن الفضیخ فقال ما کانت
لنا خمر غیر فضیخکم هذا الذی تسمّونه الفضیخ انی لقائم اسقیها ابا طلحة وابا ایوب ورجالا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیتنا
اذ جاء رجل فقال هل بلغکم الخبر قلنا لا قال فان الخمر قد حرمت فقال یا انس اُرِقْ هذه القلال قال فما راجعوها ولا سالوا عنها بعد خبر الرجل

زیادتها فی الواجب (**قوله** وشارفای مناخان) هکذا فی معظم النسخ مناخان وفی بعضها مناختان بزیادة التاء وکذلک اختلف فیه نسخ البخاری وهما صحیحان فانّث باعتبار المعنی وذکّر باعتبار
اللفظ (**قوله** فبینا انا اجمع لشارفی متاعا من الاقتاب الغرائر والحبال وشارفای مناخان الی جنب حجرة رجل من الانصار وجمعت حین جمعت ما جمعت فاذا شارفی قد اجتبت اسنمتهما) هکذا
فی بعض نسخ بلادنا ونقله القاضی عن اکثر نسخهم وسقطت لفظة وجمعت التی عقب قوله رجل من الانصار من اکثر نسخ بلادنا ووقع فی بعض النسخ حتی جمعت مکان حین جمعت (**قوله** فاذا
شارفی قد اجتبت اسنمتها) هکذا هو فی معظم النسخ فاذا شارفی وفی بعضها فاذا شارفای وهذا هو الصواب او یقول فاذا شارفای الا ان یقرأ فاذا شارفی بتخفیف الیاء علی لفظ الافراد ویکون
المراد جنس الشارف فیدخل فیه الشارفان والله اعلم (**قوله** فلم املک عینی حین رایت ذلک المنظر منهما) هذا البکاء والحزن الذی اصابه سببه ما خافه من تقصیره فی حق فاطمة رضی الله عنها وجهازها والاهتمام
بامرها وتقصیره ایضا بذلک فی حق النبی صلی الله علیه وسلم ولم یکن لمجرد الشارفین من حیث هما من متاع الدنیا بل لما قدمناه والله اعلم (**قوله** هو فی هذا البیت فی شرب من الانصار) والشرب
بفتح الشین واسکان الراء وهم الجماعة الشاربون (**قوله** فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بردائه فارتداه) هکذا هو فی النسخ فارتداه کلها وفیه جواز لباس الرداء وترجم له البخاری
بابا وفیه ان الکبیر اذا خرج من منزله یجمل بثیابه ولا یقتصر علی ما یکون علیه فی خلوته فی بیته وهذا من المروات والآداب المحبوبة (**قوله** فطفق یلوم حمزة) ای جعل یلومه
یقال بکسر الفاء وفتحها حکاه القاضی وغیره من المشهور الکسر وبه جاء القرآن قال الله تعالی فطفق مسحا بالسوق والاعناق (**قوله** انه ثمِل) بفتح الثاء المثلثة وکسر المیم ای سکران
(**قوله** وما شرابهم الا الفضیخ البسر والتمر) قال ابراهیم الحربی الفضیخ ان یفضخ البسر ویصب علیه الماء ویترک حتی یغلی وقال ابو عبید هو ما فضخ من البسر من غیر ان تمسه نار فان کان معه
تمر فهو خلیط وفی هذه الاحادیث التی ذکرها مسلم تصریح بتحریم جمیع الانبذة المسکرة وانها کلها تسمی خمرا وسواء فی ذلک الفضیخ ونبیذ التمر والرطب والبسر والزبیب والشعیر والذرة
والعسل وغیرها وکلها محرمة وتسمی خمرا هذا مذهبنا وبه قال مالک واحمد والجماهیر من السلف والخلف وقال قوم من اهل البصرة انما یحرم عصیر العنب ونقیع الزبیب النیّ فاما
المطبوخ منهما والنیّ والمطبوخ مما سواهما فحلال ما لم یشرب ویسکر وقال ابو حنیفة انما یحرم عصیر ثمرات النخل والعنب قال فسلافة العنب تحرم قلیلها وکثیرها الا ان یطبخ حتی
ینقص ثلثاها واما نقیع التمر والزبیب فقال یحل مطبوخهما وان مسته النار شیئا قلیلا من غیر اعتبار حد کما اعتبر فی سلافة العنب قال والنیّ منه حرام قال ولکنه لا یحد شاربه هذا کله
ما لم یشرب ویسکر فان سکر فهو حرام باجماع المسلمین واحتج الجمهور بالقرآن والسنة اما القرآن فهو ان الله تعالی نبه علی ان علة تحریم الخمر کونها تصد عن ذکر الله وعن الصلوة وهذه العلة
موجودة فی جمیع المسکرات فوجب طرد الحکم فی الجمیع فان قیل انما یحصل هذا المعنی فی الاسکار وذلک مجمع علی تحریمه قلنا قد اجمعوا علی تحریم عصیر العنب وان لم یسکر وقد علل
الله سبحانه تحریمه بما سبق فاذا کان ما سواه فی معناه وجب طرد الحکم فی الجمیع ویکون التحریم للجنس المسکر وعلل بما یحصل من الجنس فی العادة قال المازری هذا الاستدلال
آکد من کل ما یستدل به فی هذه المسئلة قال ولنا فی الاستدلال طریق آخر وهو ان یقول اذا شرب سلافة العنب عند اعتصارها وهی حلوة لم تسکر فهی حلال بالاجماع وان اشتدت
واسکرت حرمت بالاجماع فان تخللت من غیر تخلیل آدمی حلت فنظرنا الی تبدل هذه الاحکام وتجددها عند تجدد الصفات وتبدلها فاشعر ذلک بارتباط هذه الاحکام بهذه
الصفة وقام ذلک مقام التصریح بذلک بالنطق فوجب جعل الجمیع سواء فی الحکم وان الاسکار هو علة التحریم هذه احدی الطریقتین فی الاستدلال لمذهب الجمهور والثانیة الاحادیث
الصحیحة الکثیرة التی ذکرها مسلم وغیره کقوله صلی الله علیه وسلم کل مسکر حرام وقوله نهی عن کل مسکر وحدیث کل مسکر خمر وحدیث ابن عمر رضی الله عنهما الذی ذکره مسلم هنا فی
آخر کتاب الاشربة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کل مسکر خمر وکل مسکر حرام وفی روایة له کل مسکر خمر وکل خمر حرام وحدیث النهی عن کل مسکر اسکر عن الصلوة والله اعلم
(**قوله** فی حدیث انس انهم اراقوها بخبر الرجل الواحد فیه العمل بخبر الواحد وان هذا کان معروفا عندهم (**قوله** فجرت فی سکک المدینة) ای طرقها وفی
هذه الاحادیث انها لا تطهر بالتخلیل وهو مذهبنا ومذهب الجمهور وجوزه ابو حنیفة وفیه انه لا یجوز امساکها وقد اتفق علیه الجمهور

وحدثنا یحیی بن ایوب قال نا ابن علیة قال واخبرنا سلیمان التیمی قال نا انس بن مالك قال انی لقائم علی الحی علی عمومتی اسقیهم من فضیخ لهم وانا اصغرهم سنا فجاء رجل فقال انها قد حرمت الخمر فقالوا اکفأها یا انس فکفأتها قال قلت لانس ما هو قال بسر ورطب قال فقال ابو بکر بن انس کانت خمرهم یومئذ قال سلیمان وحدثنی رجل عن انس انه قال ذلك ایضا **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی قال نا المعتمر عن ابیه قال قال انس کنت قائما علی الحی اسقیهم بمثل حدیث ابن علیة غیر انه قال فقال ابو بکر بن انس کان خمرهم یومئذ وانس شاهد فلم ینکر انس ذلك وقال ابن عبد الاعلی نا المعتمر عن ابیه قال حدثنی بعض من کان معنا انه سمع انسا یقول کان خمرهم یومئذ **وحدثنا** یحیی بن ایوب قال نا ابن علیة قال واخبرنا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس بن مالك قال کنت اسقی ابا طلحة وابا دجانة ومعاذ بن جبل فی رهط من الانصار فدخل علینا داخل فقال حدث خبر نزل تحریم الخمر فاکفأناها یومئذ وانها لخلیط البسر والتمر قال قتادة وقال انس بن مالك لقد حرمت الخمر وکانت عامة خمورهم یومئذ خلیط البسر والتمر **وحدثنا** ابو غسان المسمعی ومحمد بن المثنی وابن بشار قالوا نا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة عن انس بن مالك قال انی لاسقی ابا طلحة وابا دجانة وسهیل بن بیضاء من مزادة فیها خلیط بسر وتمر نحو حدیث سعید **وحدثنی** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث ان قتادة بن دعامة حدثه انه سمع انس ابن مالك یقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان یخلط التمر والزهو ثم یشرب وان ذلك کان عامة خمورهم یوم حرمت الخمر **وحدثنی** ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال اخبرنی مالك بن انس عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالك انه قال کنت اسقی ابا عبیدة بن الجراح وابا طلحة وابی بن کعب شرابا من فضیخ وتمر فاتاهم آت فقال ان الخمر قد حرمت فقال ابو طلحة یا انس قم الی هذه الجرة فاکسرها فقمت الی مهراس لنا فضربتها باسفله حتی تکسرت **حدثنا** محمد بن مثنی قال انا ابو بکر یعنی الحنفی قال نا عبد الحمید بن جعفر قال حدثنی ابی انه سمع انس بن مالك یقول لقد انزل الله الآیة التی حرم الله فیها الخمر وما بالمدینة شراب یشرب الا من تمر **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال نا عبد الرحمن بن مهدی ح قال وحدثنا زهیر بن حرب قال نا عبد الرحمن عن سفیان عن السدی عن یحیی بن عباد عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن الخمر تتخذ خلا فقال لا **وحدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال ..... نا شعبة عن سماك بن حرب عن علقمة بن وائل عن ابیه وائل الحضرمی ان طارق بن سوید الجعفی سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن الخمر فنهاه او کره ان یصنعها فقال انما اصنعها للدواء فقال انه لیس بدواء ولکنه داء **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا اسمعیل بن ابراهیم قال انا الحجاج بن ابی عثمان قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر ان ابا کثیر حدثه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الخمر من هاتین الشجرتین النخلة والعنبة **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر نا ابی نا الاوزاعی نا ابو کثیر قال سمعت ابا هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الخمر من هاتین الشجرتین النخلة والعنبة **وحدثنا** زهیر بن حرب وابو کریب قالا نا وکیع عن الاوزاعی وعکرمة بن عمار وعقبة بن التوءم عن ابی کثیر عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الخمر من هاتین الشجرتین الکرمة والنخلة وفی روایة ابی کریب الکرم والنخل **حدثنا** شیبان بن فروخ قال نا جریر ابن حازم قال سمعت عطاء بن ابی رباح قال نا جابر بن عبد الله الانصاری ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یخلط الزبیب والتمر والبسر والتمر **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد الله الانصاری عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه نهی ان ینبذ التمر والزبیب جمیعا ونهی ان ینبذ الرطب والبسر جمیعا **وحدثنی** محمد بن حاتم قال نا یحیی بن سعید عن ابن جریج ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن رافع واللفظ لابن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا ابن جریج

(**قوله** انی لقائم اسقیهم وانا اصغرهم) فیه انه یستحب لصغیر السن خدمة الکبار هذا اذا استاووا فی الفضل او تقاربوا (**قوله** فقمت الی مهراس لنا فضربتها باسفله حتی تکسرت) المهراس بکسر المیم هو حجر منقور وهذا الکسر محمول علی انهم ظنوا انه یجب کسرها واتلافها کما یجب اتلاف الخمر وان لم یکن فی نفس الامر هذا واجبا فیما ظنوه ولهذا لم ینکر علیهم النبی صلی الله علیه وسلم وعذرهم لعدم معرفتهم الحکم وهو غسلها من غیر کسر وهکذا الحکم الیوم فی اوانی الخمر وجمیع ظروفه سواء الفخار والزجاج والنحاس والحدید والخشب والجلود فکلها تطهر بالغسل ولا یجوز کسرها **باب** تحریم تخلیل الخمر (**قوله** ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن الخمر تتخذ خلا فقال لا) هذا دلیل الشافعی والجمهور انه لا یجوز تخلیل الخمر ولا تطهر بالتخلیل هذا اذا خللها بخبز او بصل او خیرة او غیر ذلك مما یلقی فیها فهی باقیة علی نجاستها وینجس ما القی فیها ولا یطهر هذا الخل بعده ابدا لا بغسل ولا بغیره اما اذا انقلبت من الشمس الی الظل او من الظل الی الشمس ففی طهارتها وجهان لاصحابنا اصحهما تطهر هذا الذی ذکرناه من انها لا تطهر اذا خللت بالقاء شیء فیها هو مذهب الشافعی واحمد والجمهور وقال الاوزاعی واللیث وابو حنیفة تطهر وعن مالك ثلث روایات اصحها عنه ان التخلیل حرام فلو خللها عصی وطهرت والثانیة حرام ولا تطهر والثالثة حلال وتطهر واجمعوا انها اذا انقلبت بنفسها خلا طهرت وقد حکی عن سحنون المالکی انها لا تطهر فان صح عنه فهو محجوج باجماع من قبله والله اعلم **باب** تحریم التداوی بالخمر وبیان انها لیست بدواء (**قوله** ان طارق بن سوید سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن الخمر فنهاه او کره ان یصنعها فقال انما اصنعها للدواء فقال انه لیس بدواء ولکنه داء) هذا دلیل لتحریم اتخاذ الخمر وتخلیلها وفیه التصریح بانها لیست بدواء فیحرم التداوی بها لانها لیست بدواء فکانه یتناولها بلا سبب وهذا هو الصحیح عند اصحابنا انه یحرم التداوی بها وکذا یحرم شربها واما اذا غص بلقمة ولم یجد ما یسیغها به الا الخمر فیلزمه الاساغة بها لان حصول الشفاء بها حینئذ مقطوع به بخلاف التداوی والله اعلم **باب** بیان ان جمیع ما ینبذ مما یتخذ من النخل والعنب یسمی خمرا (**قوله** صلی الله علیه وسلم الخمر من هاتین الشجرتین النخلة والعنبة وفی روایة الکرمة والنخلة وفی روایة الکرم والنخل) هذا دلیل علی ان الانبذة المتخذة من التمر والزهو والزبیب وغیرها تسمی خمرا وهی حرام اذا کانت مسکرة وهو مذهب الجمهور کما سبق ولیس فیه نفی الخمریة عن نبیذ الذرة والعسل والشعیر وغیر ذلك فقد ثبت فی تلك الالفاظ احادیث صحیحة بانها کلها خمر وحرام ووقع فی هذا الحدیث تسمیة العنب کرما وثبت فی الصحیح النهی عنه فیحتمل ان هذا الاستعمال کان قبل النهی ویحتمل انه استعمله بیانا للجواز وان النهی عنه لیس للتحریم بل لکراهة التنزیه ویحتمل انهم خوطبوا به للتعریف لانه المعروف فی لسانهم الغالب فی استعمالهم **باب** کراهة انتباذ التمر والزبیب مخلوطین (**قوله** ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یخلط التمر والزبیب والبسر والتمر) وفی روایة نهی ان ینبذ التمر والزبیب جمیعا ونهی ان ینبذ الرطب والبسر جمیعا

باب تحریم التداوی بالخمر وبیان انها لیست بدواء

باب بیان ان جمیع ما ینبذ مما یتخذ من النخل والعنب یسمی خمرا

باب کراهة انتباذ التمر والزبیب مخلوطین

قال قال لی عطاء سمعتُ جابر بن عبد الله یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجمعوا بین الرُّطَب والبُسْر وبین الزبیب والتمر نبیذاً **وحدثنا** قتیبة ابن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال نا اللیث عن ابی الزبیر المکی مولی حکیم بن حزام عن جابر بن عبد الله الانصاری عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه نهی ان ینبذ الزبیب والتمر جمیعاً ونهی ان ینبذ البسر والرطب جمیعاً **حدثنا** یحیی بن یحیی قال انا یزید بن زریع عن التیمی عن ابی نضرة عن ابی سعید ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن التمر والزبیب ان یُخلَط بینهما وعن التمر والبُسْر ان یخلط بینهما **حدثنا** یحیی بن ایوب قال نا ابن علیة قال نا سعید بن یزید ابو مسلمة عن ابی نضرة عن ابی سعید قال نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نَخلط الزبیب والتمر وان نخلط البسر والتمر **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی قال نا بشر یعنی ابن مفضل عن ابی مسلمة بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا وکیع عن اسمٰعیل بن مسلم العبدی عن ابی المتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من شرب النبیذ منکم فلیشربه زبیباً فرداً او تمراً فرداً او بسراً فرداً **و حدثنیه** ابو بکر بن اسحاق قال نا روح بن عبادة قال نا اسمٰعیل بن مسلم العبدی بهذا الاسناد قال نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نخلط بسراً بتمر او زبیباً بتمر او زبیباً ببسر وقال من شربه منکم فذکر بمثل حدیث وکیع **وحدثنا** یحیی بن ایوب قال نا ابن علیة قال نا هشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تنتبذوا الزهو والرُّطَب جمیعاً ولا تنتبذوا الزبیب والتمر جمیعاً وانتبذوا واکل واحد منهما علی حِدَته **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر العبدی عن حجّاج بن ابی عثمان عن یحیی بن ابی کثیر بهذا الاسناد مثله **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا عثمان بن عُمَر قال نا علی وهو ابن المبارک عن یحیی عن ابی سلمة عن ابی قتادة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تنتبذوا الزهو والرُّطَب جمیعاً ولا تنتبذوا الرُّطَب والزبیب جمیعاً ولکن انتبذوا واکل واحد علی حِدَته وزعم یحیی انه لقی عبد الله بن ابی قتادة فحدثه عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل هذا **وحدثنیه** ابو بکر بن اسحاق قال نا روح بن عبادة قال نا حسین المعلم قال نا یحیی بن ابی کثیر بهذین الاسنادین غیر انه قال الرُّطب والزهو والتمر والزبیب **وحدثنی** ابو بکر بن اسحاق قال نا عفان بن مسلم قال نا ابان العطار قال نا یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی عبد الله بن ابی قتادة عن ابیه ان نبی الله صلی الله علیه وسلم نهی عن خلیط التمر والبسر وعن خلیط الزبیب والتمر وعن خلیط الزهو والرطب وقال انتبذوا واکل واحد علی حِدَة قال وحدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمٰن عن ابی قتادة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل هذا الحدیث **حدثنا** زهیر بن حرب وابو کریب واللفظ لزهیر قالا نا وکیع عن عکرمة بن عمار عن ابی کثیر الحنفی عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الزبیب والتمر والبسر والتمر وقال ینتبذ کل واحد منهما علی حِدَته **وحدثنیه** زهیر بن حرب قال نا هاشم بن القاسم قال نا عکرمة بن عمار قال نا یزید بن عبد الرحمٰن بن اذینة وهو ابو کثیر الغُبَری قال حدثنی ابو هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله **وحدثنا** ابو بکر ابن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر عن الشیبانی عن حبیب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم ان یخلط التمر والزبیب جمیعاً وان یخلط البسر والتمر جمیعاً وکَتَبَ الی اهل جُرَش ینهاهم عن خلیط التمر والزبیب قال وحدثنیه وهب بن بقیة قال نا خالد یعنی الطحان عن الشیبانی بهذا الاسناد فی التمر والزبیب ولم یذکر البسر والتمر **حدثنی** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا ابن جریج قال اخبرنی موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر انه کان یقول قد نهی ان ینبذ البُسْر والرطب جمیعاً والتمر والزبیب جمیعاً **وحدثنی** ابو بکر بن اسحاق قال نا روح نا ابن جریج قال اخبرنی موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر انه قال قد نهی ان ینبذ البُسْر والرطب جمیعاً والتمر والزبیب جمیعاً **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث عن ابن شهاب عن انس بن مالک انه اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الدُّبّاء والمزفّت ان ینبذ فیه **حدثنی** عمرو بن الناقد قال نا سفیٰن بن عیینة عن الزهری عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الدُّبّاء والمزفت ان ینبذ فیه قال واخبرنه ابو سلمة انه سمع ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تنتبذ وا فی الدُّبّاء ولا فی المزفت ثم یقول ابو هریرة واجتنبوا الحنتم **وحدثنی** محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا وهیب عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن المزفت والحنتم والنقیر قال قیل لابی هریرة ما الحنتم قال الجرار الخُضْر

وفی روایة لا تجمعوا بین الرطب والبسر وبین الزبیب والتمر نبیذا وفی روایة من شرب النبیذ منکم فلیشربه زبیبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا وفی روایة لا تنتبذوا الزهو والرطب جمیعا) هذه الاحادیث صریحة فی النهی عن انتباذ الخلیطین وشربهما وهما تمر وزبیب او تمر ورطب او تمر وبسر او رطب وبسر او زهو وواحد من هذه المذکورات ونحو ذلک قال اصحابنا وغیرهم من العلماء سبب الکراهة فیه ان الاسکار یسرع الیه بسبب الخلط قبل ان یتغیر طعمه فیظن الشارب انه لیس مسکرا ویکون مسکرا ومذهبنا ومذهب الجمهور ان هذا النهی لکراهة التنزیه ولا یحرم ذلک مالم یصر مسکرا وبهذا قال جماهیر العلماء وقال بعض المالکیة هو حرام وقال ابو حنیفة وابو یوسف فی روایة عنه لا کراهة فیه ولا باس به لان ما حل مفردا حل مخلوطا وانکر علیه الجمهور وقالوا فیه منابذة لصاحب الشرع فقد ثبتت الاحادیث الصحیحة الصریحة فی النهی عنه فان لم یکن حراما کان مکروها واختلف اصحاب مالک فی ان النهی هل یختص بالشرب ام یعمه وغیره والاصح التعمیم واما خلطها لا فی الانتباذ بل فی معجون وغیره فلا باس به والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا تنتبذوا الزهو) هو بفتح الزای وضمها لغتان مشهورتان قال الجوهری اهل الحجاز یضمون والزهو هو البسر الملون الذی بدا فیه حمرة او صفرة وطاب وزهت النخل تزهو زهوا وازهت تزهی وانکر الاصمعی ازهت بالالف وانکر غیره زهت بلا الف واثبتها الجمهور وجوز زهت بحذف الالف وقال ابن الاعرابی زهت ظهرت وازهت احمرت او اصفرت والاکثرون علی خلافه (**قوله** وهو ابن کثیر الغبری) بضم الغین المعجمة وفتح الموحدة (**قوله** کتب الی اهل جرش) بضم الجیم وفتح الراء وهو بلد بالیمن **باب** النهی عن الانتباذ فی المزفت والدباء والحنتم والنقیر وبیان انه منسوخ وانه الیوم حلال مالم یصر مسکرا) هذا الباب قد سبق شرحه وبیان هذه الالفاظ وحکم الانتباذ وذکرنا انه منسوخ عندنا وعند جماهیر العلماء واوضحنا کل ما یتعلق به فی اول کتاب الایمان فی حدیث وفد عبد القیس ولا نعیدها الا ما یحتاج الیه من مالم یسبق هناک ومختصر القول فیه انه کان الانتباذ فی هذه الاوعیة منهیا عنه فی اول الاسلام خوفا من ان یصیر مسکرا فیها ولا نعلم به لکثافتها فتلف مالیته وربما شربه الانسان ظانا انه لم یصر مسکرا فیصیر شاربا للمسکر وکان العهد قریبا باباحة المسکر فلما طال الزمان واشتهر تحریم المسکرات وتقرر ذلک فی نفوسهم نسخ ذلک وابیح لهم الانتباذ فی کل وعاء بشرط ان لا یشربوا مسکرا وهذا صریح قوله صلی الله علیه وسلم فی حدیث بریدة المذکور فی آخر هذه الاحادیث کنت

باب النهی عن الانتباذ فی المزفت والدباء والحنتم والنقیر وبیان انه منسوخ وانه الیوم حلال مالم یصر مسکرا

حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال نا نوح بن قیس قال نا ابن عون عن محمد عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لوفد عبد القیس انهاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر والحنتم المزادة المجبوبة ولکن اشرب فی سقائك واوکه حدثنا سعید بن عمرو الاشعثی قال نا عبثر ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا جریر ح قال وحدثنی بشر بن خالد قال نا محمد یعنی ابن جعفر عن شعبة کلهم عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن الحارث بن سوید عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینتبذ فی الدباء والمزفت هذا حدیث جریر وفی حدیث عبثر وشعبة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الدباء والمزفت حدثنا زهیر بن حرب واسحق بن ابراهیم کلاهما عن جریر قال زهیر نا جریر عن منصور عن ابراهیم قال قلت للاسود هل سألت ام المؤمنین عما یکره ان ینتبذ فیه قال نعم قلت یا ام المؤمنین اخبرینی عما نهی عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینتبذ فیه قالت نهانا اهل البیت ان ننتبذ فی الدباء والمزفت قال قلت لها ما ذکرت الحنتم والجر قال انما احدثك ما سمعت احدثك مالم اسمع وحدثنا سعید بن عمرو الاشعثی قال نا عبثر عن الاعمش عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الدباء والمزفت وحدثنی محمد بن حاتم قال نا یحیی وهو القطان قال نا سفیان وشعبة قالا نا منصور وسلیمان وحماد عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا شیبان بن فروخ قال نا القاسم یعنی ابن الفضل قال نا ثمامة بن حزن القشیری قال لقیت عائشة فسألتها عن النبیذ فحدثتنی ان وفد عبد القیس قدموا علی النبی صلی الله علیه وسلم فسألوا النبی صلی الله علیه وسلم عن النبیذ فنهاهم ان ینتبذوا فی الدباء والنقیر والمزفت والحنتم وحدثنا یعقوب بن ابراهیم قال نا ابن علیة قال نا اسحاق بن سوید عن معاذة عن عائشة قالت نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت وحدثناه اسحاق بن ابراهیم قال نا عبد الوهاب الثقفی قال نا اسحاق بن سوید بهذا الاسناد الا انه جعل مکان المزفت المقیر حدثنا یحیی بن یحیی قال انا عباد بن عباد عن ابی جمرة عن ابن عباس ح قال وثنا خلف بن هشام قال نا حماد بن زید عن ابی جمرة قال سمعت ابن عباس یقول قدم وفد عبد القیس علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم انهاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر وفی حدیث حماد جعل مکان المقیر المزفت حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر عن الشیبانی عن حبیب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن فضیل عن حبیب بن ابی عمرة عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر وان یخلط البلح بالزهو حدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن ابن مهدی عن شعبة عن یحیی البهرانی قال سمعت ابن عباس ح قال وثنا محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن یحیی بن ابی عمر عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدباء والنقیر والمزفت حدثنا یحیی بن یحیی قال انا یزید بن زریع عن التیمی ح قال وثنا یحیی بن ایوب قال نا ابن علیة قال نا سلیمان التیمی عن ابی نضرة عن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الجر ان ینبذ فیه حدثنا یحیی بن ایوب قال انا ابن علیة قال واخبرنا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری ان نبی الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت حدثناه محمد بن المثنی قال نا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة بهذا الاسناد ان نبی الله صلی الله علیه وسلم نهی ان ینتبذ فذکر مثله وحدثنا نصر بن علی الجهضمی قال حدثنی ابی قال نا المثنی یعنی ابن سعید عن ابی المتوکل عن ابی سعید قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الشرب فی الحنتمة والدباء والنقیر وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وسریج بن یونس واللفظ لابی بکر قال نا مروان ابن معاویة عن منصور بن حیان عن سعید بن جبیر قال اشهد علی ابن عمر وابن عباس انهما شهدا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر حدثنا شیبان بن فروخ قال نا جریر یعنی ابن حازم قال نا یعلی بن حکیم عن سعید بن جبیر قال سألت ابن عمر عن نبیذ الجر فقال حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم نبیذ الجر فاتیت ابن عباس فقلت الا تسمع ما یقول ابن عمر قال وما یقول قلت قال حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم نبیذ الجر فقال صدق ابن عمر حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم نبیذ الجر فقلت وای شیء نبیذ الجر فقال کل شیء یصنع من المدر

نهیتکم عن الانتباذ الا فی سقاء فاشربوا فی کل وعاء غیر ان لا تشربوا مسکرا (قوله فی حدیث نصر بن علی الجهضمی انهاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر والحنتم المزادة المجبوبة ولکن اشرب فی سقائك واوکه) هکذا هو فی جمیع النسخ ببلادنا والحنتم المزادة المجبوبة وکذا نقله القاضی عن جماهیر رواة صحیح مسلم ومعظم النسخ قال ووقع فی بعض النسخ والحنتم والمزادة المجبوبة قال وهذا هو الصواب الاول تغییر وهم قال وکذا ذکره النسائی وعن الحنتم وعن المزادة المجبوبة وفی سنن ابی داؤد والحنتم والدباء والمزادة المجبوبة قال وضبطناه فی جمیع هذه الکتب المجبوبة بالجیم والباء الموحدة المکررة قال ورواه بعضهم المخبوثة بخاء معجمة ثم نون وبعد الواو ثاء مثلثة کانه اخذه من اختناث الاسقیة المذکورة فی حدیث آخر وهذه الروایة لیست بشیء والصواب الاول انها بالجیم قال ابراهیم الحربی وثابت هی التی قطع راسها فصارت کهیأة الدن واصل الجب القطع وقیل هی التی قطع راسها ولیست لها عزالا من اسفلها یتنفس الشراب منها فیصیر شرابها مسکرا ولا یدری به (قوله صلی الله علیه وسلم ولکن اشرب فی سقائك واوکه) قال العلماء معناه ان السقاء اذا اوکی امنت مفسدة الاسکار لانه متی تغیر نبیذه واشتد وصار مسکرا شق الجلد الموکی فمالم یشقه لا یکون مسکرا بخلاف الدباء والحنتم والمزادة المجبوبة والمزفت وغیرها من الاوعیة الکثیفة فانه قد یصیر فیها مسکرا ولا یعلم (قوله حدثنا شیبان بن فروخ حدثنا القاسم یعنی ابن الفضل) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا الفضل بغیر میم وکذا نقله القاضی عن معظم نسخ بلادهم وهو الصواب ووقع فی بعض نسخ المغاربة المفضل بالمیم وهو خطأ صریح وقد ذکره مسلم بعد هذا فی باب الانتباذ للنبی صلی الله علیه وسلم علی الصواب باتفاق نسخ الجمیع (قوله حدثنا محمد بن المثنی وذکر الاسناد الثانی الی شعبة عن یحیی ابی عمر البهرانی) هکذا هو فی معظم نسخ بلادنا یحیی ابی عمر بالکنیة وهو الصواب وذکر القاضی انه وقع لجمیع شیوخهم یحیی بن عمر بالباء والنون نسبة قال ولبعضهم یحیی بن ابی عمر قال وکلاهما وهم وانما هو یحیی بن عبید ابو عمر البهرانی وکذا جاء بعد هذا فی باب الانتباذ للنبی صلی الله علیه وسلم علی الصواب (قوله نهی عن الجر) هو بمعنی الجرار الواحدة جرة وهذا یدخل فیه جمیع انواع الجرار من الحنتم وغیره وهو منسوخ کما سبق (قوله قلت یعنی لابن عباس والی شیء نبیذ الجر فقال کل شیء یصنع من المدر) هذا تصریح من ابن عباس بان الجر یدخل فیه جمیع انواع الجرار المتخذة من المدر الذی هو التراب

حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب الناس فی بعض مغازیه قال ابن عمر فاقبلت نحوه فانصرف قبل ان ابلغه فسألت ماذا قال قالوا نهی ان ینبذ فی الدباء والمزفت وحدثنا قتیبة وابن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وحدثنا ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا اسماعیل جمیعا عن ایوب ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبید الله ح قال وثنا ابن المثنی وابن ابی عمر عن الثقفی عن یحیی بن سعید ح قال وثنا محمد بن رافع قال نا ابن ابی فدیك قال نا الضحاك یعنی ابن عثمان ح قال وحدثنی هارون الایلی قال نا ابن وهب قال اخبرنی اسامة کل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر بمثل حدیث مالك ولم یذکروا فی بعض مغازیه الا مالك واسامة حدثنا یحیی بن یحیی قال نا حماد بن زید عن ثابت قال قلت لابن عمر نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن نبیذ الجر قال فقال قد زعموا ذاك قلت انهی عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قد زعموا ذاك حدثنا یحیی بن ایوب قال نا ابن علیة قال نا سلیمان التیمی عن طاؤس قال قال رجل لابن عمر انهی نبی الله صلی الله علیه وسلم عن نبیذ الجر قال نعم ثم قال طاؤس والله انی سمعته منه حدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عمر ان رجلا جاءه فقال انهی النبی صلی الله علیه وسلم ان ینبذ فی الجر والدباء قال نعم وحدثنی محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا وهیب قال نا عبد الله بن طاؤس عن ابیه عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الجر والدباء حدثنا عمرو الناقد قال نا سفیان بن عیینة عن ابراهیم بن میسرة انه سمع طاؤسا یقول کنت جالسا عند ابن عمر فجاءه رجل فقال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن نبیذ الجر والدباء والمزفت قال نعم حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن محارب بن دثار قال سمعت ابن عمر یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الحنتم والدباء والمزفت قال سمعته غیر مرة وحدثنا سعید ابن عمرو الاشعثی قال نا عبثر عن الشیبانی عن محارب بن دثار عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله قال واراه قال والنقیر حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عقبة بن حریث قال سمعت ابن عمر یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الجر والدباء والمزفت وقال ینبذ وا فی الاسقیة حدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن جبلة قال سمعت ابن عمر یحدث قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الحنتمة فقلت ما الحنتمة قال الجرة حدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن عمرو بن مرة قال حدثنی زاذان قال قلت لابن عمر حدثنی بما نهی عنه النبی صلی الله علیه وسلم من الاشربة بلغتك وقیره الی بلغتنا فان لکم لغة سوی لغتنا فقال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الحنتم وهی الجرة وعن الدباء وهی القرعة وعن المزفت وهو المقیر وعن النقیر وهی النخلة تنسح نسحا وتنقر نقرا وامرن ینتبذ فی الاسقیة وحدثناه محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا ابو داؤد قال نا شعبة فی هذا الاسناد وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا یزید بن هارون قال نا عبد الخالق بن سلمة قال سمعت سعید بن المسیب یقول سمعت عبد الله بن عمر یقول عند هذا المنبر واشار الی منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم قدم وفد عبد القیس علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسألوه عن الاشربة فنهاهم عن الدباء والنقیر والحنتم فقلت یا ابا محمد والمزفت وظننا انه نسیه فقال لم اسمعه یومئذ من عبد الله بن عمر وقد کان یکره وحدثنا احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا ابو الزبیر ح قال وحدثنا یحیی بن یحیی قال نا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر وابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن النقیر والمزفت والدباء وحدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع ابن عمر یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عن الجر والدباء والمزفت قال ابو الزبیر وسمعت جابر بن عبد الله یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الجر والمزفت والنقیر وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا لم یجد شیئا ینتبذ له فیه نبذ له فی تور من حجارة وحدثنا یحیی بن یحیی قال نا ابو عوانة عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم کان ینبذ له فی تور من حجارة وحدثنا احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا ابو الزبیر ح قال وثنا یحیی بن یحیی قال نا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر قال کان ینبذ لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی سقاء فاذا لم یجد واسقاء نبذ له فی تور من حجارة فقال بعض القوم وانا اسمع لابی الزبیر قال من برام قال من برام وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی قالا نا محمد بن فضیل قال ابو بکر عن ابی سنان وقال ابن مثنی عن ضرار بن مرة عن محارب عن ابن بریدة عن ابیه ح قال وثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا محمد بن فضیل قال نا ضرار بن مرة ابو سنان عن محارب بن دثار عن عبد الله بن بریدة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نهیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیة کلها ولا تشربوا مسکرا

(قوله ونهی عن النقیر هی النخلة تنسح نسحا وتنقر نقرا) هکذا هو فی معظم الروایات والنسح بسین وحاء مهملتین ای تقشر ثم تنقر فتصیر نقیرا ووقع لبعض الرواة فی بعض النسخ تنسج بالجیم قال القاضی وغیره هو تصحیف وادعی بعض المتاخرین انه وقع فی نسخ صحیح مسلم وفی الترمذی بالجیم ولیس کما قال بل معظم نسخ مسلم بالحاء (قوله اخبرنا عبد الخالق بن سلمة) هو بفتح اللام وکسرها سبق بیانه فی مقدمة هذا الشرح (قوله ینبذ له فی تور من حجارة) هو بالتاء المثناة فوق وفی الروایة الاخری تور من برام وهو بمعنی قوله من حجارة وهو قدح کبیر کالقدر یتخذ تارة من الحجارة وتارة من النحاس وغیره (قوله فی هذه الاحادیث ان النبی صلی الله علیه وسلم کان ینبذ له فی تور من حجارة) فیه التصریح بنسخ النهی عن الانتباذ فی الاوعیة الکثیفة کالدباء والحنتم والنقیر وغیرها لان تور الحجارة اکثف من هذه کلها واولی بالنهی منها فلما ثبت انه صلی الله علیه وسلم انتبذ له فیه دل علی النسخ وهو موافق لحدیث بریدة عن النبی صلی الله علیه وسلم کنت نهیتکم الی آخره وقد ذکرناه فی اول الباب (قوله صلی الله علیه وسلم نهیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیة کلها ولا تشربوا مسکرا وفی الروایة الثانیة نهیتکم عن الظروف وان الظروف لا تحل شیئا ولا تحرمه وکل مسکر حرام وفی الروایة الثالثة کنت نهیتکم عن الاشربة فی ظروف الادم فاشربوا فی کل وعاء غیر ان لا تشربوا مسکرا قال القاضی هذه الروایة الثالثة فیه تغییر من بعض الرواة وصوابه کنت نهیتکم عن الاشربة الا فی ظروف الادم فحذف لفظة الا التی للاستثناء ولا بد منها قال والروایة الاولی انها تغییر ایضا وصوابها

حدثنا حجاج بن الشاعر قال نا ضحاك بن مخلد عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نهيتكم عن الظروف وان الظروف اوظ فالا يحل شيئا ولا يحرمه وكل مسكر حرام **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا وكيع عن معروف بن واصل عن محارب بن دثار عن ابن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت نهيتكم عن الاشربة فى ظروف الادم فاشربوا فى كل وعاء غير ان لا تشربوا مسكرا **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابن ابى عمر واللفظ لابن ابى عمر قالا نا سفيان عن سليمان الاحول عن مجاهد عن ابى عياض عن عبد الله بن عمرو قال لما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبيذ فى الاوعية قالوا ليس كل الناس يجد فارخص لهم فى الجر غير المزفت **حدثنا** يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن ابى سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع فقال كل شراب اسكر فهو حرام **وحدثنى** حرملة بن يحيى التجيبى قال انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب عن ابى سلمة بن عبد الرحمن انه سمع عائشة تقول سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل شراب اسكر فهو حرام **حدثنا** يحيى بن يحيى وسعيد بن منصور وابو بكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد وزهير بن حرب كلهم عن ابن عيينة ح قال وحدثنا الحسن الحلوانى وعبد بن حميد عن يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابى عن صالح ح قال وثنا اسحاق بن ابراهيم وعبد بن حميد قالا انا عبد الرزاق قال نا معمر كلهم عن الزهرى بهذا الاسناد وليس فى حديث سفيان وصالح سئل عن البتع وهو فى حديث معمر وفى حديث صالح انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل شراب مسكر حرام **حدثنا** قتيبة بن سعيد واسحاق بن ابراهيم واللفظ لقتيبة قال نا وكيع عن شعبة عن سعيد بن ابى بردة عن ابيه عن ابى موسى قال بعثنى النبى صلى الله عليه وسلم انا ومعاذ ابن جبل الى اليمن فقلت يا رسول الله ان شرابا يصنع بارضنا يقال له المزر من الشعير وشرابا يقال له البتع من العسل فقال كل مسكر حرام **حدثنا** محمد بن عباد قال نا سفين عن عمرو سمعه من سعيد بن ابى بردة عن ابيه عن جده ان النبى صلى الله عليه وسلم بعثه ومعاذا الى اليمن فقال لهما بشرا ويسرا وعلما ولا تنفرا واراه قال وتطاوعا قال فلما ولى رجعا ابو موسى فقال يا رسول الله ان لهم شرابا من العسل يطبخ حتى يعقد والمزر يصنع من الشعير فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل ما اسكر عن الصلوة فهو حرام **وحدثنا** اسحاق بن ابراهيم ومحمد بن احمد بن ابى خلف واللفظ لابن ابى خلف قالا نا زكريا بن عدى قال نا عبيد الله وهو ابن عمر عن زيد بن ابى انيسة عن سعيد بن ابى بردة حدثنا ابو بردة عن ابيه قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعاذا الى اليمن فقال ادعوا الناس وبشرا ولا تنفرا ويسرا ولا تعسرا قال فقلت يا رسول الله افتنا فى شرابين كنا نصنعهما باليمن البتع وهو من العسل ينبذ حتى يشتد والمزر وهو من الذرة والشعير ينبذ حتى يشتد قال وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اعطى جوامع الكلم بخواتمه فقال نهى عن كل مسكر اسكر عن الصلوة **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا عبد العزيز يعنى الدراوردى عن عمارة بن غزية عن ابى الزبير عن جابر ان رجلا قدم من جيشان وجيشان من اليمن فسأل النبى صلى الله عليه وسلم عن شراب يشربونه بارضهم من الذرة يقال له المزر فقال النبى صلى الله عليه وسلم اومسكر هو قال نعم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر حرام ان على الله عهدا لمن يشرب المسكر ان يسقيه من طينة الخبال قالوا يا رسول الله وما طينة الخبال قال عرق اهل النار او عصارة اهل النار **حدثنا** ابو الربيع العتكى وابو كامل قالا نا حماد بن زيد قال نا ايوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب الخمر فى الدنيا فمات وهو يدمنها لم يتب لم يشربها فى الاخرة **وحدثنا** اسحاق بن ابراهيم وابو بكر بن اسحاق كلاهما عن روح بن عبادة قال نا ابن جريج قال اخبرنى موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل مسكر خمر وكل مسكر حرام

فاشربوا فى الاوعية كلها لان الاسقية وظروف الادم لم تزل مباحة ماذونا فيها وانما نهى عن غيرها من الاوعية كما قال فى الرواية الاولى كنت نهيتكم عن الانتباذ الا فى سقاء فالحاصل ان صواب الروايتين كنت نهيتكم عن الانتباذ الا فى سقاء فانتبذوا واشربوا فى كل وعاء وما سوى هذا تغيير من الرواة والله اعلم (**قوله** عن معروف بن واصل) هو بكسر الراء على المشهور ويقال بفتحها حكاه صاحب المشارق والمطالع ويقال فيه معروف (**قوله** عن ابى عياض عن عبد الله بن عمرو قال لما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبيذ الحديث) هكذا هو فى النسخ المعتمدة ببلادنا ومعظم النسخ عن عبد الله ابن عمرو بفتح العين من عمرو وبالواو فى الخط وهو ابن عمرو بن العاص ووقع فى بعضها ابن عمر بضم العين يعنى ابن الخطاب وذكر القاضى ان نسخهم ايضا اختلفت فيه وان ابا على الغسانى قال المحفوظ ابن عمرو بن العاص وقد ذكره الحميدى صاحب ابن عيينة وابن ابى شيبة كلاهما عن سفين بن عيينة فى مسند ابن عمرو بن العاص وكذا ذكره البخارى وابو داود وكذا ذكره الحميدى فى الجمع بين الصحيحين نسبة الى رواية البخارى ومسلم وكذا ذكره جمهور المحدثين وهو الصحيح والله اعلم (**قوله** لما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبيذ فى الاوعية قالوا ليس كل الناس يجد فارخص لهم فى الجر غير المزفت) هكذا هو فى مسلم عن النبيذ فى الاوعية وهو الصواب ووقع فى غير مسلم عن النبيذ فى الاسقية وكذا نقله الحميدى فى الجمع بين الصحيحين عن رواية عن المديني عن سفين بن عيينة قال الحميدى ولعله نقص منه فيكون عن النبيذ الا فى الاسقية قال وفى رواية عبد الله بن محمد وابى بكر بن ابى شيبة ومحمد بن ابى عمر عن سفين عن النبيذ فى الاوعية واما **قوله** ليس كل الناس يجد فمعناه يجد اسقية الادم واما **قوله** فرخص لهم فى الجر غير المزفت فمحمول على انه رخص فيه اولا ثم رخص فى جميع الاوعية فى حديث بريدة وغيره والله اعلم **باب** بيان ان كل مسكر خمر وان كل خمر حرام قد سبق مقصود هذا الباب وذكرنا دلائله فى الباب الاول مع مذاهب الناس فيه وهذه الاحاديث المذكورة هنا صريحة فى ان كل مسكر فهو حرام وهو خمر واتفق اصحابنا على تسمية جميع هذه الانبذة خمرا لكن قال اكثرهم هو مجاز وانما حقيقة الخمر عصير العنب وقال جماعة منهم هو حقيقة لظاهر الاحاديث والله اعلم (**قوله** سئل عن البتع) هو بباء موحدة مكسورة ثم تاء مثناة فوق ساكنة ثم عين مهملة وهو نبيذ العسل وهو شراب اهل اليمن قال الجوهرى ويقال ايضا بفتح التاء المثناة كقمع وقمع (**قوله** سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع فقال كل شراب اسكر فهو حرام) هذا من جوامع كلمه صلى الله عليه وسلم وفيه انه يستحب للمفتى اذا راى بالسائل حاجة الى غير ما سال ان يضمه فى الجواب الى المسئول عنه ونظير هذا الحديث حديث هو الطهور ماؤه الحل ميتته (**قوله** ان شرابا يقال له المزر من الشعير) هو بكسر الميم ويكون من الذرة ومن الشعير ومن الحنطة (**قوله** وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اعطى جوامع الكلم بخواتمه) اى ايجاز اللفظ مع تناوله المعانى الكثيرة جدا و**قوله** بخواتمه اى كانه يختم على المعانى الكثيرة التى تضمنها اللفظ اليسير فلا يخرج منها شئ عن طالبه ومستنبطه لعذوبة لفظه وجزالته (**قوله** يطبخ حتى يعقد) هو بفتح الياء وكسر القاف يقال عقد العسل ونحوه واعتقده (**قوله** حدثنا محمد بن عباد ثنا سفين عن عمرو سمعه من سعيد بن ابى بردة) هذا الاسناد استدركه الدارقطنى وقال لم يتابع ابن عباد على هذا قال ولا يصح هذا عن عمرو بن دينار قال وقد روى عن ابن عيينة عن مسعر

وحدثنا صالح بن مسمار السلمی قال نا معن قال نا عبد العزیز بن المطلب عن موسی بن عقبة بهذا الاسناد مثله وحدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن حاتم قالا نا یحیی وهو القطان عن عبید الله قال نا نافع عن ابن عمر قال ولا اعلمه الا عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کل مسکر خمر وکل خمر حرام وحدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا حرمها فی الآخرة حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا مالک عن نافع عن ابن عمر قال من شرب الخمر فی الدنیا فلم یتب منها حرمها فی الآخرة فلم یسقها قیل لمالک رفعه قال نعم وحدثناه ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن نمیر ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربها فی الآخرة الا ان یتوب وحدثنا ابن ابی عمر قال نا هشام یعنی ابن سلیمان المخزومی عن ابن جریج قال اخبرنی موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث عبید الله وحدثنا عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن یحیی بن عبید ابی عمر البهرانی قال سمعت ابن عباس یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینتبذ له اول اللیل فیشربه اذا اصبح یومه ذلک واللیلة التی تجیئ والغد واللیلة الاخری والغد الی العصر فان بقی شیء سقاه الخادم او امر به فصب وحدثنا محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن یحیی البهرانی قال ذکروا النبیذ عند ابن عباس فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینتبذ له فی سقاء قال شعبة من لیلة الاثنین فیشربه یوم الاثنین والثلاثاء الی العصر فان فضل منه شیء سقاه الخادم او صبه وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واسحق بن ابراهیم واللفظ لابی بکر وابی کریب قال اسحاق انا وقال الآخران نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی عمر عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینقع له الزبیب فیشربه الیوم والغد وبعد الغد الی مساء الثالثة ثم یأمر به فیسقی او یهراق وحدثنا اسحق بن ابراهیم قال انا جریر عن الاعمش عن یحیی ابی عمر عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینبذ له الزبیب فی السقاء فیشربه یومه والغد وبعد الغد فاذا کان مسی الثالثة شربه وسقاه فان فضل شیء اهراقه وحدثنی محمد بن ابی خلف قال نا زکریاء بن عدی قال نا عبید الله عن زید عن یحیی النخعی قال سأل قوم ابن عباس عن بیع الخمر وشرائها والتجارة فیها فقال مسلمون انتم قالوا نعم قال فانه لا یصلح بیعها ولا شراؤها ولا التجارة فیها قال فسألوه عن النبیذ فقال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر ثم رجع وقد نبذ ناس من اصحابه فی حنأتم ونقیر ودباء فأمر به فأهریق ثم امر بسقاء فجعل فیه زبیب وماء فجعل من اللیل فاصبح فشرب منه یومه ذلک ولیلته المستقبلة ومن الغد حتی امسی فشربه وسقی فلما اصبح امر بما بقی منه فأهریق حدثنا شیبان ابن فروخ قال نا القاسم یعنی ابن الفضل الحدانی قال نا ثمامة یعنی ابن حزن القشیری قال لقیت عائشة فسألتها عن النبیذ فدعت عائشة جاریة حبشیة فقالت سل هذه انها کانت تنبذ لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت الحبشیة کنت انبذ له فی سقاء من اللیل واوکیه واعلقه فاذا اصبح شرب منه وحدثنا محمد بن المثنی العنبری قال حدثنی عبد الوهاب الثقفی عن یونس عن الحسن عن امه عن عائشة قالت کنا ننبذ لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی سقاء یوکی اعلاه وله عزلاء ننبذه غدوة فیشربه عشاء وننبذه عشاء فیشربه غدوة وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا عبد العزیز یعنی ابن ابی حازم عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال دعا ابو اسید الساعدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی عرسه فکانت امرأته یومئذ خادمهم وهی العروس قال سهل تدرون ما سقت رسول الله صلی الله علیه وسلم انقعت له تمرات من اللیل فی تور فلما اکل سقته ایاه

ولم یثبت ولم یخرجه البخاری من روایة ابن عیینة والله اعلم **باب** عقوبة من شرب الخمر اذا لم یتب منها بمنعه ایاها فی الآخرة (**قوله** صلی الله علیه وسلم من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربها فی الآخرة الا ان یتوب وفی روایة حرمها فی الآخرة) معناه ان یحرم شربها فی الجنة وان دخلها فانها من فاخر شراب الجنة فیمنعها هذا العاصی بشربها فی الدنیا قیل انه ینسی شهوتها لان الجنة فیها کل ما یشتهی وقیل لا یشتهیها وان ذکرها ویکون هذا نقص نعیم فی حقه لتمییزه بینه وبین تارک شربها وفی هذا الحدیث دلیل علی ان التوبة تکفر المعاصی الکبائر وهو مجمع علیه واختلف متکلموا اهل السنة فی ان تکفیرها قطعی او ظنی وهو الاقوی والله اعلم **باب** اباحة النبیذ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا فیه ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینتبذ له اول اللیل فیشربه اذا اصبح یومه ذلک واللیلة التی تجیئ والغد واللیلة الاخری والغد الی العصر فان بقی شیء سقاه او امر به فصب والاحادیث الباقیة بمعناه **الشرح** فی هذه الاحادیث دلالة علی جواز الانتباذ وجواز شرب النبیذ ما دام حلوا لم یتغیر ولم یغل وهذا جائز باجماع الامة واما سقیه الخادم بعد الثلاث وصبه فلانه لا یؤمن بعد الثلاث تغیره وکان النبی صلی الله علیه وسلم یتنزه عنه بعد الثلاث (**قوله** سقاه الخادم او صبه) معناه تارة یسقیه الخادم وتارة یصبه وذلک الاختلاف لاختلاف حال النبیذ فان کان لم یظهر فیه تغیر ونحوه من مبادی الاسکار سقاه الخادم ولا یریقه لانه مال تحرم اضاعته ویترک شربه تنزها وان کان قد ظهر فیه شیء من مبادی الاسکار والتغیر اراقه لانه اذا اسکر صار حراما ونجسا فیراق ولا یسقیه الخادم لان المسکر لا یجوز سقیه الخادم کما لا یجوز شربه واما شربه صلی الله علیه وسلم قبل الثلاث فکان حیث لا یتغیر ولا مبادی تغیر ولا شک اصلا والله اعلم واما (**قوله** فی حدیث عائشة ینبذ غدوة فیشربه عشاء وینبذ عشاء فیشربه غدوة فلیس مخالفا لحدیث ابن عباس فی الشرب الی ثلاث لان الشرب فی یوم لا یمنع الزیادة وقال بعضهم لعل حدیث عائشة کان زمن الحر وحیث یخشی فساده فی الزیادة علی یوم وحدیث ابن عباس فی زمن یؤمن فیه التغیر قبل الثلاث وقیل حدیث عائشة محمول علی نبیذ قلیل یفرغ فی یومه وحدیث ابن عباس فی کثیر لا یفرغ فیه والله اعلم (**قوله** فان فضل شیء) یقال بفتح الضاد وکسرها وقد سبق بیانه مرات (**قوله** الی مسی الثالثة) یقال بضم المیم وکسرها لغتان الضم اشهر (**قوله** عن زید عن یحیی النخعی) زید هو ابن ابی انیسة ویحیی النخعی هو یحیی البهرانی المذکور فی الروایة السابقة یقال له البهرانی النخعی الکوفی (**قوله** حدثنا القاسم یعنی ابن الفضل الحدانی) بضم الحاء وتشدید الدال المهملتین وهو منسوب الی بنی حدان ولم یکن من انفسهم بل کان نازلا فیهم وهو من بنی الحارث بن مالک (**قولها** واوکیه) ای اشده بالوکاء وهو الخیط الذی یشد به راس القربة (**قوله** عن الحسن عن امه) هو الحسن البصری وامه اسمها خیرة وکانت مولاة لام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم روی عنها ابناها الحسن وسعید (**قولها** فی سقاء یوکی) هذا هو الروایة یکتب ویضبط فاسد او صوابه یوکی بالیاء غیر مهموز ولا حاجة الی ذکر وجوه الفساد التی قد یوجد علیها (**قولها** وله عزلاء) هی بفتح العین المهملة واسکان الزای وبالمد وهو الثقب الذی یکون فی اسفل المزادة والقربة (**قولها** فیشربه عشاء) هو بکسر العین وفتح الشین وبالمد وضبطه بعضهم عشیا بفتح العین وکسر الشین وزیادة یاء مشددة (**قوله** انقعت له تمرات فی تور) هکذا هو فی الاصول انقعت وهو صحیح یقال انقعت ونقعت واما التور فهو بفتح التاء المثناة فوق وهو اناء من صفر او حجارة ونحوهما کالاجانة وقد یتوضأ منه

حدثنا قتیبة بن سعید قال نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن عن ابی حازم قال سمعت سهلا یقول ان ابو اسید الساعدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله ولم یقل فلما اکل سقته ایاه **وحدثنی** محمد بن سهل التمیمی قال نا ابن ابی مریم قال نا محمد یعنی ابا غسان قال حدثنی ابو حازم عن سهل بن سعد بهذا الحدیث وقال فی تور من حجارة فلما فرغ رسول الله صلی الله علیه وسلم من الطعام اماثته فسقته تخصه بذلك **حدثنی** محمد بن سهل التمیمی وابو بکر ابن اسحاق قال ابو بکر انا وقال ابن سهل نا ابن ابی مریم قال انا محمد وهو ابن مطرف ابو غسان قال اخبرنی ابو حازم عن سهل بن سعد قال ذکر لرسول الله صلی الله علیه وسلم امرأة من العرب فامر ابا اسید ان یرسل الیها فارسل الیها فقدمت فنزلت فی اجم بنی ساعدة فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی جاءها فدخل علیها فاذا امرأة منکسة راسها فلما کلمها رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت اعوذ بالله منك قال قد اعذتك منی فقالوا لها اتدرین من هذا فقالت لا فقالوا هذا رسول الله صلی الله علیه وسلم جاءك لیخطبك قالت انا کنت اشقی من ذلك قال سهل فاقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم یومئذ حتی جلس فی سقیفة بنی ساعدة هو واصحابه ثم قال اسقنا یا سهل قال فاخرجت لهم هذا القدح فاسقیتهم فیه قال ابو حازم فاخرج لنا سهل ذلك القدح فشربنا فیه ثم استوهبه بعد ذلك عمر بن عبد العزیز فوهبه له وفی روایة ابی بکر بن اسحاق قال اسقنا یا سهل **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب قالا نا عفان قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال لقد سقیت رسول الله صلی الله علیه وسلم بقدحی هذا الشراب کله العسل والنبیذ والماء واللبن **حدثنا** عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن ابی اسحاق عن البراء قال قال ابو بکر الصدیق لما خرجنا مع النبی صلی الله علیه وسلم من مکة الی المدینة مررنا براع وقد عطش رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فحلبت له کثبة من لبن فاتیته بها فشرب حتی رضیت **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت ابا اسحاق الهمدانی یقول سمعت البراء یقول لما اقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم من مکة الی المدینة قال فاتبعه سراقة بن مالك بن جعشم قال فدعا علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فساخت فرسه فقال ادع الله لی ولا اضرك قال فدعا الله قال فعطش رسول الله صلی الله علیه وسلم فمر براعی غنم قال ابو بکر الصدیق فاخذت قدحا فحلبت فیه لرسول الله صلی الله علیه وسلم کثبة من لبن فاتیته به فشرب حتی رضیت **حدثنا** محمد بن عباد وزهیر بن حرب واللفظ لابن عباد قالا نا ابو صفوان قال انا یونس عن الزهری قال قال ابن المسیب قال ابو هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی لیلة اسری به

(**قوله** عن سهل بن سعد قال دعا ابو اسید الساعدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی عرسه فکانت امرأته یومئذ خادمهم وهی العروس قال سهل تدرون ما سقت رسول الله صلی الله علیه وسلم انقعت له تمرات من اللیل فی تور فلما اکل سقته ایاه) هذا محمول علی انه کان قبل الحجاب ویبعد حمله علی انها کانت مستورة البشرة وابو اسید بضم الهمزة واسمه مالك تقدم ذکره (**قوله** اماثته فسقته تخصه بذلك) هکذا ضبطناه وکذا هو فی الاصول ببلادنا اماثته بمثلثة ثم مثناة فوق یقال ماثه واماثه لغتان مشهورتان وقد غلط من انکر اماثه ومعناه عرکته واستخرجت قوته واذابته ومنهم من یقول ای لینته وهو محمول علی معنی الاول وحکی القاضی عیاض ان بعضهم رواه اماثته بتکریر المثناة وهو بمعنی الاول (**قوله** تخصه) کذا هو فی صحیح مسلم تخصه من التخصیص وکذا روی فی صحیح البخاری ورواه بعض رواة البخاری تتحفه من الاتحاف وهو بمعناه یقال اتحفته به اذا خصصته واطرفته به وفی هذا جواز تخصیص صاحب الطعام بعض الحاضرین بفاخر من الطعام والشراب اذا لم یتاذ الباقون لایثارهم المخصص لعلم او صلاح او شرف او غیر ذلك کما کان الحاضرون هناك یؤثرون رسول الله صلی الله علیه وسلم ویسرون باکرامه ویفرحون بما جری وانما شربه النبی صلی الله علیه وسلم لعلتین احدهما اکرام صاحب الشراب واجابته التی لا مفسدة فیها وفی ترکها کسر قلبه والثانیة بیان الجواز والله اعلم (**قوله** فی اجم بنی ساعدة) هو بضم الهمزة والجیم وهو الحصن وجمعه آجام بالمد کعنق واعناق قال اهل اللغة الآجام الحصون (**قوله** فاذا امرأة منکسة راسها) یقال نکس راسه بالتخفیف فهو ناکس ونکس بالتشدید فهو منکس اذا طاطأه (**قوله** صلی الله علیه وسلم اعذتك منی) معناه ترکتك وترکه صلی الله علیه وسلم تزوجها لانها لم تعجبه اما لصورتها واما لخلقها واما لغیر ذلك وفیه دلیل علی جواز نظر الخاطب الی من یرید نکاحها وفی الحدیث المشهور ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من استعاذکم بالله فاعیذوه فلما استعاذت بالله تعالی لم یجد النبی صلی الله علیه وسلم بدا من اعاذتها وترکها ثم اذا ترك شیئا لله تعالی لا یعود فیه والله اعلم (**قوله** فاخرج لنا سهل ذلك القدح فشربنا منه قال ثم استوهبه بعد ذلك عمر بن عبد العزیز فوهبه له یعنی القدح الذی شرب منه رسول الله صلی الله علیه وسلم) هذا فیه التبرك بآثار النبی صلی الله علیه وسلم وماسه او لبسه او کان منه فیه سبب هذا نحو ما اجمعوا علیه واطبق السلف والخلف علیه من التبرك بالصلوة فی مصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الروضة الکریمة ودخول الغار الذی دخله صلی الله علیه وسلم وغیر ذلك ومن هذا عطاؤه صلی الله علیه وسلم ابا طلحة شعره لیقسمه بین الناس واعطاؤه صلی الله علیه وسلم حقوه لتکفن فیه بنته رض وجعله الجریدتین علی القبرین وجمعت بنت ملحان عرقه صلی الله علیه وسلم وتمسحوا بوضوئه صلی الله علیه وسلم ودلکوا وجوههم بنخامته صلی الله علیه وسلم واشباه هذا کثیرة مشهورة فی الصحیح وکل ذلك واضح لا شك فیه (**قوله** سقیت رسول الله صلی الله علیه وسلم بقدحی هذا الشراب کله العسل والنبیذ والماء واللبن) المراد بالنبیذ ههنا ما سبق تفسیره فی احادیث الباب وهو ما لم ینته الی حد الاسکار وهذا متعین لقوله صلی الله علیه وسلم فی الاحادیث السابقة کل مسکر حرام والله اعلم **باب** جواز شرب اللبن فیه ابو بکر الصدیق رض قال لما خرجنا مع النبی صلی الله علیه وسلم من مکة الی المدینة مررنا براع وقد عطش رسول الله صلی الله علیه وسلم فحلبت له کثبة من اللبن فاتیته بها فشرب حتی رضیت وفی الروایة الاخری وحدیث ابی هریرة **الشرح** الکثبة بضم الکاف واسکان الثاء المثلثة وبعدها موحدة وهو الشیء القلیل (**قوله** فشرب حتی رضیت معناه شرب حتی علمت انه شرب حاجته وکفایته (**قوله** مررنا براعی) هکذا هو فی الاصول براعی بالیاء وهی لغة قلیلة والاشهر براع وانما شربه صلی الله علیه وسلم من هذا اللبن ولیس صاحبه حاضرا لانه کان راعیا لرجل من اهل المدینة کما جاء فی الروایة الاخری وقد ذکرها مسلم فی آخر الکتاب والمراد بالمدینة هنا مکة وفی روایة لرجل من قریش فالجواب عنه من اوجه احدها ان هذا کان رجلا حربیا لا امان له فیجوز الاستیلاء علی ماله والثانی یحتمل انه کان رجلا یدل علیه النبی صلی الله علیه وسلم ولا یکره شربه صلی الله علیه وسلم من لبنه والثالث لعله کان فی عرفهم مما یتسامحون به لکل احد ویاذنون لرعاتهم لیسقوا من یمر بهم والرابع انه کان مضطرا (**قوله** سراقة بن مالك بن جعشم) هو بضم الجیم والشین المعجمة واسکان العین بینهما ویقال بفتح الشین حکاه الجوهری فی الصحاح عن الفراء والصحیح المشهور ضمها (**قوله** فساخت فرسه) هو بالسین المهملة وبالخاء المعجمة ومعناه نزلت فی الارض وقبضتها الارض وکان فی جلد من الارض کما جاء فی الروایة الاخری (**قوله** فقال ادعوا الله لی ولا اضرك فدعا له) هکذا وقع فی بعض الاصول ادعوا الله بلفظ التثنیة للنبی صلی الله علیه وسلم وابی بکر رضی الله عنه وفی بعضها ادع بلفظ الواحد وکلاهما ظاهر (**قوله** فدعا له فساخت فانطلق کما جاء فی غیر هذه الروایة وفیه معجزة ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم (**قوله** ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی لیلة اسری به بایلیاء بقدحین من خمر ولبن فنظر الیهما فاخذ اللبن فقال له جبریل الحمد لله الذی هداك للفطرة لو اخذت الخمر غوت امتك)

بایلیاء بقدحین من خمر ولبن فنظر الیهما فاخذ اللبن فقال له جبرئیل علیه الصلوٰة والسلام الحمد لله الذی هداك للفطرة لو اخذت الخمر غوت امتك
وحدثنی سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا معقل عن الزهری عن سعید بن المسیب انه سمع اباهریرة یقول اتی رسول الله صلی الله
علیه وسلم بمثله ولم یذکر بایلیاء **حدثنا** زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وعبد بن حمید کلهم عن ابی عاصم قال ابن المثنی نا الضحاك قال نا ابن جریج قال
اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول اخبرنی ابو حمید الساعدی قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم بقدح لبن من التقیع لیس مخمرا فقال الا خمرته
ولو تعرض علیه عودا قال ابو حمید انما امر بالاسقیة ان توکأ لیلا وبالابواب ان تغلق لیلا **حدثنی** ابراهیم بن دینار قال نا روح بن عبادة قال نا ابن
جریج وزکریا بن اسحاق قالا انا ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول اخبرنی ابو حمید الساعدی انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم بقدح لبن بمثله قال
ولم یذکر زکریا قول ابی حمید باللیل **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واللفظ لابی کریب قالا نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن جابر بن
عبد الله قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستسقی فقال رجل یا رسول الله الا نسقیك نبیذا فقال بلی فخرج الرجل یبتغی فجاء بقدح فیه نبیذ فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم الا خمرته ولو تعرض علیه عودا قال فشرب **حدثنا** عثمان بن ابی شیبة قال نا جریر عن الاعمش عن ابی سفیان وابی صالح عن
جابر قال جاء رجل یقال له ابو حمید بقدح من لبن من التقیع فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم الا خمرته ولو تعرض علیه عودا **حدثنا** قتیبة بن سعید
قال نا لیث ح قال وثنا محمد بن رمح قال نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال غطوا الاناء واوکوا السقاء
واغلقوا الباب واطفئوا السراج فان الشیطان لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی اناءه عودا او
یذکر اسم الله فلیفعل فان الفویسقة تضرم علی اهل البیت بیتهم ولم یذکر قتیبة فی حدیثه واغلقوا الباب **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك
عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث غیر انه قال واکفئوا الاناء او خمروا الاناء ولم یذکر تعریض العود علی الاناء **حدثنا** احمد بن
یونس قال نا زهیر قال نا ابو الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اغلقوا الباب فذکر بمثل حدیث اللیث غیر انه قال وخمروا الانیة
وقال تضرم علی اهل البیت ثیابهم **وحدثنی** محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن قال نا سفیان عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه و
سلم بمثل حدیثهم وقال والفویسقة تضرم البیت علی اهله **حدثنی** اسحاق بن منصور قال انا روح بن عبادة قال نا ابن جریج
قال اخبرنی عطاء انه سمع جابر بن عبد الله یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان جنح اللیل او امسیتم

باب استحباب تخمیر الاناء وهو تغطیته وایکاء السقاء واغلاق الابواب وذکر اسم الله تعالی علیها واطفاء السراج والنار عند النوم وکف الصبیان والمواشی بعد المغرب

(قوله بایلیاء) هو بیت المقدس وهو بالمد ویقال بالقصر ویقال ایلیا بحذف الیاء الاولی وقد سبق بیانه وفی هذه الروایة محذوف تقدیره اتی بقدحین فقیل له اختر ایهما شئت کما جاء مصرحا به فی البخاری و
قد ذکره مسلم فی کتاب الایمان فی اول الکتاب فالهمه الله تعالی اختیار اللبن لما اراده سبحانه وتعالی من توفیق هذه الامة واللطف بها فلله الحمد والمنة وقول جبرئیل علیه السلام اصبت الفطرة
قیل فی معناه اقوال المختار منها ان الله تعالی اعلم جبرئیل ان النبی صلی الله علیه وسلم ان اختار اللبن کان کذا وان اختار الخمر کان کذا واما الفطرة فالمراد بها هنا الاسلام والاستقامة وقد قدمنا
شرح هذا کله وبیان الفطرة وسبب اختیار اللبن فی اول الکتاب فی باب الاسراء من کتاب الایمان وقوله الحمد لله فیه استحباب حمد الله عند تجدد النعم وحصول ما کان الانسان یتوقع حصوله واندفاع ما کان یخاف وقوله
قوله غوت امتك معناه ضلت وانهمکت فی الشر والله اعلم **باب** استحباب تخمیر الاناء وهو تغطیته وایکاء السقاء واغلاق الابواب وذکر اسم الله تعالی علیها واطفاء السراج والنار عند النوم وکف الصبیان
والمواشی بعد المغرب فیه ابو حمید رض اتیت النبی صلی الله علیه وسلم بقدح لبن من التقیع لیس مخمرا فقال الا خمرته ولو تعرض علیه عودا وفیه الاحادیث الباقیة بما ترجمنا علیه **الشرح** (قوله من التقیع) روی بالنون
والیاء حکاهما القاضی عیاض والصحیح الاشهر الذی قاله الخطابی والاکثرون بالنون وهو موضع بوادی العقیق وهو الذی حماه رسول الله صلی الله علیه وسلم وقوله لیس مخمرا ای لیس مغطی والتخمیر
التغطیة ومنه الخمر لتغطیتها علی العقل وخمار المرأة لتغطیته راسها (قوله صلی الله علیه وسلم ولو تعرض علیه عودا) المشهور فی ضبطه تعرض بفتح التاء وضم الراء وهکذا قاله الاصمعی والجمهور ورواه ابو عبید بکسر الراء
والصحیح الاول ومعناه تمده علیه عرضا ای خلاف الطول وهذا عند عدم ما یغطیه به کما ذکره فی الروایة بعده فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی اناءه عودا ویذکر اسم الله فلیفعل فهذا ظاهر فی انه انما یقتصر علی
العود عند عدم ما یغطیه به وذکر العلماء للامر بالتغطیة فوائد منها الفائدتان اللتان وردتا فی هذه الاحادیث وهما صیانته من الشیطان فان الشیطان لا یکشف غطاء ولا یحل سقاء وصیانته
من الوباء الذی ینزل فی لیلة من السنة والفائدة الثالثة صیانته من النجاسة والمقذرات والرابعة صیانته من الحشرات والهوام فربما وقع شیء منها فیه فشربه وهو غافل او فی اللیل فیتضرر به والله اعلم
(قوله قال ابو حمید وهو الساعدی راوی هذا الحدیث انما امر بالاسقیة ان توکی لیلا وبالابواب ان تغلق لیلا) هذا الذی قاله ابو حمید من تخصیصهما باللیل لیس فی اللفظ ما یدل علیه والمختار عند الاکثرین
من الاصولیین وهو مذهب الشافعی وغیره ان تفسیر الصحابی اذا کان خلاف ظاهر اللفظ لیس بحجة ولا یلزم غیره من المجتهدین موافقته علی تفسیره واما اذا لم یکن فی ظاهر الحدیث ما یخالفه بان کان مجملا فیرجع الی
تاویله ویجب الحمل علیه لانه اذا کان مجملا لا یحمل له حمله علی شیء الا بتوقیف وکذا لا یجوز تخصیص العموم بمذهب الراوی عند الشافعی والاکثرین والامر بتغطیة الاناء عام فلا یقبل تخصیصه بمذهب الراوی بل یتمسك
بالعموم (وقوله فی حدیث جابر فجاء بقدح نبیذ) هو محمول علی ما سبق فی الباب السابق انه نبیذ لم یشتد ولم یصر مسکرا (قوله عن الاعمش عن ابی سفین) اسم ابی سفین طلحة بن نافع تابعی مشهور سبق بیانه مرات
(قوله صلی الله علیه وسلم فان الفویسقة تضرم علی اهل البیت بیتهم) المراد بالفویسقة الفارة وتضرم بالتاء واسکان الضاد ای تحرق سریعا قال اهل اللغة ضرمت النار بکسر الراء وتضرمت واضرمت ای التهبت
واضرمتها انا وضرمتها (قول مسلم رحمه الله ولم یذکر تعریض العود علی الاناء) هکذا هو فی اکثر الاصول وفی بعضها تعرض فاما هذه فظاهرة واما تعرض ففیه تسمح فی العبارة والوجه ان یقول ولم یذکر عرض العود لانه المصدر
الجاری علی تعرض والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم اذا کان جنح اللیل او امسیتم فکفوا صبیانکم فان الشیطان ینتشر حینئذ فاذا ذهب ساعة من اللیل فخلوهم واغلقوا الباب واذکروا اسم الله فان الشیطان
لا یفتح بابا مغلقا واوکوا قربکم واذکروا اسم الله وخمروا آنیتکم واذکروا اسم الله ولو تعرضوا علیها شیئا) هذا الحدیث فیه جمل من انواع الخیر والآداب الجامعة لمصالح الآخرة والدنیا فامر صلی الله علیه وسلم بهذه الآداب
التی هی سبب للسلامة من ایذاء الشیطان وجعل الله عز وجل هذه الاسباب اسبابا للسلامة من ایذائه فلا یقدر علی کشف اناء ولا حل سقاء ولا فتح باب ولا ایذاء صبی وغیره اذا وجدت هذه الاسباب
وهذا کما جاء فی الحدیث الصحیح ان العبد اذا سمی عند دخول بیته قال الشیطان لا مبیت ای لا سلطان لنا علی المبیت عند هؤلاء وکذلك اذا قال الرجل عند جماع اهله
اللهم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا کان سببا لسلامة المولود من ضرر الشیطان وکذلك شبه هذا مما هو مشهور فی الاحادیث الصحیحة

فکفوا صبیانکم فان الشیطان ینتشر حینئذ فاذا ذهب ساعة من اللیل فخلوهم واغلقوا الابواب واذکروا اسم الله فان الشیطان لا یفتح بابا مغلقا واوکوا قربکم واذکروا اسم الله وخمروا انیتکم واذکروا اسم الله ولو ان تعرضوا علیها شیئا واطفؤا مصابیحکم **وحدثنی** اسحاق ابن منصور قال انا روح قال نا ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن دینار انه سمع جابر بن عبد الله یقول نحوا مما اخبر عطاء الا انه لا یقول اذکروا اسم الله عز وجل **وحدثنا** احمد بن عثمان النوفلی قال نا ابو عاصم قال نا ابن جریج بهذا الحدیث عن عطاء وعمرو بن دینار کروایة روح **وحدثنا** احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا ابو الزبیر عن جابر ح قال وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ترسلوا فواشیکم وصبیانکم اذا غابت الشمس حتی تذهب فحمة العشاء فان الشیاطین تبعث اذا غابت الشمس حتی تذهب فحمة العشاء **وحدثنی** محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن قال نا سفیان عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث زهیر **وحدثنا** عمرو والناقد قال نا هاشم بن القاسم قال نا اللیث بن سعد قال ثنی یزید بن عبد الله بن اسامة بن الهاد اللیثی عن یحیی بن سعید عن جعفر بن عبد الله بن الحکم عن القعقاع بن حکیم عن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول غطوا الاناء واوکوا السقاء فان فی السنة لیلة ینزل فیها وباء لا یمر باناء لیس علیه غطاء او سقاء لیس علیه وکاء الا نزل فیه من ذلک الوباء **وحدثنا** نصر بن علی الجهضمی قال حدثنی ابی قال نا لیث بن سعد بهذا الاسناد مثله غیر انه قال فان فی السنة یوما ینزل فیه وباء وزاد فی آخر الحدیث قال اللیث فالاعاجم عندنا یتقون ذلک فی کانون الاول **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو والناقد وزهیر بن حرب قالوا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سالم عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون **وحدثنا** سعید بن عمرو الاشعثی وابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد الله بن نمیر وابو عامر الاشعری وابو کریب واللفظ لابی عامر قالوا نا ابو اسامة عن بریدة عن ابی بردة عن ابی موسی قال احترق بیت علی اهله بالمدینة من اللیل فلما حدث رسول الله صلی الله علیه وسلم بشانهم قال ان هذه النار انما هی عدو لکم فاذا نمتم فاطفؤها عنکم **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة عن الاعمش عن خیثمة عن ابی حذیفة عن حذیفة قال کنا اذا حضرنا مع النبی صلی الله علیه وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدأ رسول الله صلی الله علیه وسلم فیضع یده وانا حضرنا معه مرة طعاما فجاءت جاریة کانها تدفع فذهب لتضع یدها فی الطعام فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدها ثم جاء اعرابی کانما یدفع فاخذ بیده

وفی هذا الحدیث الحث علی ذکر اسم الله تعالی فی هذه المواضع وما یلحق بها فی معناها قال اصحابنا یستحب ان یذکر اسم الله تعالی علی کل امر ذی بال کذلک بحمد الله تعالی فی اول کل امر ذی بال للحدیث الحسن المشهور فیه (قوله جنح اللیل) هو بضم الجیم وکسرها لغتان مشهورتان وهو ظلامه ویقال اجنح اللیل ای اقبل ظلامه واصل الجنوح المیل (قوله صلی الله علیه وسلم فکفوا صبیانکم) ای امنعوهم من الخروج ذلک الوقت (قوله صلی الله علیه وسلم فان الشیطان ینتشر) ای جنس الشیاطین ومعناه انه یخاف علی الصبیان ذلک الوقت من ایذاء الشیاطین لکثرتهم حینئذ والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم لا ترسلوا فواشیکم وصبیانکم اذا غابت الشمس حتی تذهب فحمة العشاء) قال اهل اللغة الفواشی کل منتشر من المال کالابل والغنم وسائر البهائم وغیرها وهی جمع فاشیة لانها تفشو ای تنتشر فی الارض وفحمة العشاء ظلمتها وسوادها وفسرها بعضهم هنا باقباله واول ظلامه وکذا ذکره صاحب نهایة الغریب قال ویقال للظلمة التی بین صلاتی المغرب والعشاء الفحمة وللتی بین العشاء والفجر العسعسة (قوله صلی الله علیه وسلم فان فی السنة لیلة ینزل فیها وباء وفی الروایة الاخری یوما بدل لیلة قال اللیث فالاعاجم عندنا یتقون ذلک فی کانون الاول) الوباء یمد ویقصر لغتان حکاهما الجوهری وغیره والقصر اشهر قال الجوهری جمع المقصور اوباء وجمع الممدود اوبیة قالوا والوباء مرض عام یفضی الی الموت غالبا (قوله یتقون ذلک ای یتوقعونه ویخافونه وکانون غیر مصروف لانه علم اعجمی وهو اشهر المعروف واما قوله فی روایة یوما وفی روایة لیلة فلا منافاة بینهما اذ لیس فی احدهما نفی الاخری فهما ثابتان (وقوله صلی الله علیه وسلم لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون) هذا عام تدخل فیه نار السراج وغیرها واما القناديل المعلقة فی المساجد وغیرها فان خیف حریق بسببها دخلت فی الامر بالاطفاء وان امن ذلک کما هو الغالب فالظاهر انه لا باس بها لانتفاء العلة لان النبی صلی الله علیه وسلم علل الامر بالاطفاء فی الحدیث السابق بان الفویسقة تضرم علی اهل البیت بیتهم فاذا انتفت العلة زال المنع (قوله سعید بن عمرو الاشعثی) تقدم مرات انه منسوب الی جده الاعلی الاشعث بن قیس (قوله بریدة عن ابی بردة) تقدم ایضا مرات انه بضم الموحدة والله اعلم **باب آداب الطعام والشراب واحکامهما** (قوله عن الاعمش عن خیثمة عن ابی حذیفة عن حذیفة رضی الله عنه قال کنا اذا حضرنا مع النبی صلی الله علیه وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدأ رسول الله صلی الله علیه وسلم فیضع یده الی آخره) هذا الاسناد فیه ثلثة تابعیون کوفیون بعضهم عن بعض الاعمش عن خیثمة وهو خیثمة بن عبد الرحمن العبد الصالح وابو حذیفة واسمه سلمة بن صهیب وقیل ابن صهیبة وقیل ابن صهبان وقیل ابن صهبة وقیل ابن ابی صهیبة الهمدانی الارحبی بالحاء المهملة وبالموحدة (وقوله لم نضع ایدینا حتی یبدأ رسول الله صلی الله علیه وسلم) فیه بیان هذا الادب وهو انه یبدأ الکبیر الفاضل فی غسل الید للطعام وفی الاکل قوله فجاءت جاریة کانها تدفع وفی الروایة الاخری کانها تطرد یعنی بشدة سرعتها فذهبت لتضع یدها فی الطعام فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدها ثم جاء اعرابی کانما یدفع فاخذ بیده فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان یستحل الطعام اذا لم یذکر اسم الله تعالی علیه وانه جاء بهذه الجاریة لیستحل بها فاخذت بیدها فجاء بهذا الاعرابی لیستحل به فاخذت بیده والذی نفسی بیده ان یده بیدی مع یدها ثم زاد فی الروایة الاخری فی آخر الحدیث ثم ذکر اسم الله تعالی واکل فی هذا الحدیث فوائد منها جواز الحلف من غیر استحلاف وقد تقدم بیانه مرات وتفصیل الحال فی استحبابه وکراهته ومنها استحباب التسمیة فی ابتداء الطعام وهذا مجمع علیه وکذا یستحب حمد الله تعالی فی آخره کما سیأتی فی موضعه ان شاء الله تعالی وکذا تستحب التسمیة فی اول الشراب بل فی اول کل امر ذی بال کما ذکرنا قریبا قال العلماء ویستحب ان یجهر بالتسمیة لیسمع غیره وینبهه علیها ولو ترک التسمیة فی اول الطعام عامدا او ناسیا او جاهلا او مکرها او عاجزا لعارض آخر ثم تمکن فی اثناء اکله منها استحب ان یسمی ویقول باسم الله اوله وآخره لقوله صلی الله علیه وسلم اذا اکل احدکم فلیذکر اسم الله فان نسی ان یذکر الله فی اوله فلیقل باسم الله اوله وآخره رواه ابو داود والترمذی وغیرهما قال الترمذی حدیث حسن صحیح والتسمیة فی شرب الماء واللبن والعسل والمرق والدواء وسائر المشروبات کالتسمیة علی الطعام فی کل ما ذکرناه وتحصل التسمیة بقوله باسم الله فان قال بسم الله الرحمن الرحیم کان حسنا وسواء فی استحباب التسمیة الجنب والحائض وغیرهما وینبغی ان یسمی کل احد من الآکلین فان سمی واحد منهم حصل اصل السنة نص علیه الشافعی ویستدل له بان النبی صلی الله علیه وسلم اخبر ان الشیطان انما یتمکن من الطعام اذا لم یذکر اسم الله تعالی علیه ولان المقصود یحصل بواحد ویؤیده ایضا ما سیأتی فی حدیث الذکر عند دخول البیت وقد اوضحت هذه المسائل وما یتعلق بها فی کتاب الاذکار فی کتاب اذکار الطعام والله اعلم (وقوله صلی الله علیه وسلم ان یده فی یدی مع یدها) هکذا هو فی معظم الاصول یدها وفی

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم الله علیه وانه جاء بهذه الجاریة لیستحل بها فاخذت بیدها فجاء بهذا الاعرابی
لیستحل به فاخذت بیده والذی نفسی بیده ان یده فی یدی مع یدها **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال نا عیسی بن یونس قال نا الاعمش
عن خیثمة بن عبد الرحمن عن ابی حذیفة الارحبی عن حذیفة بن الیمان قال کنا اذا دعینا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الی طعام فذکر بمعنی حدیث
ابی معاویة وقال کانما یطرد فی الجاریة کانها تطرد وقدم مجیء الاعرابی فی حدیثه قبل مجیء الجاریة وزاد فی آخر الحدیث ثم ذکر اسم الله واکل **وحدثنیه**
ابوبکر بن نافع قال نا عبد الرحمن قال نا سفیان عن الاعمش بهذا الاسناد وقدم مجیء الجاریة قبل مجیء الاعرابی **وحدثنا** محمد بن المثنی العنزی قال نا الضحاک یعنی
ابا عاصم عن ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر عن جابر بن عبد الله سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا دخل الرجل بیته فذکر الله عز وجل عند دخوله وعند طعامه
قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر الله عند دخوله قال الشیطان ادرکتم المبیت واذا لم یذکر الله عند طعامه قال ادرکتم المبیت والعشاء **و**
حدثنیه اسحاق بن منصور قال نا روح بن عبادة قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول بمثل حدیث
ابی عاصم الا انه قال وان لم یذکر اسم الله عند طعامه وان لم یذکر اسم الله عند دخوله **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال نا
اللیث عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تاکلوا بالشمال فان الشیطان یاکل بالشمال **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد الله
ابن نمیر وزهیر بن حرب وابن ابی عمر واللفظ لابن نمیر قالوا نا سفیان عن الزهری عن ابی بکر بن عبید الله بن عبد الله بن عمر عن جده ان عمر ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینه واذا شرب فلیشرب بیمینه فان الشیطان یاکل بشماله ویشرب بشماله **وحدثنا** قتیبة عن مالک بن انس
فیما قرئ علیه ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا ابن المثنی قال نا یحیی وهو القطان کلاهما عن عبید الله جمیعا عن الزهری باسناد سفیان **و**
حدثنی ابو الطاهر وحرملة قال ابو الطاهر نا وقال حرملة نا عبد الله بن وهب قال ثنی عمر بن محمد قال حدثنی القاسم بن عبید الله بن عبد الله بن عمر حدثه
عن سالم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یاکلن احد منکم بشماله ولا یشرب بها فان الشیطان یاکل بشماله ویشرب بها قال وکان نافع یزید فیها و
لا یاخذ بها ولا یعطی بها وفی روایة ابی الطاهر لا یاکلن احدکم **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا زید بن الحباب عن عکرمة بن عمار قال حدثنی ایاس بن سلمة
ابن الاکوع ان اباه حدثه ان رجلا اکل عند رسول الله صلی الله علیه وسلم بشماله فقال کل بیمینک قال لا استطیع قال لا استطعت ما منعه الا الکبر قال فما رفعها
الی فیه **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابن ابی عمر جمیعا عن سفیان قال ابوبکر نا سفیان بن عیینة عن الولید بن کثیر عن وهب بن کیسان سمعه من عمر بن
ابی سلمة قال کنت فی حجر رسول الله صلی الله علیه وسلم وکانت یدی تطیش فی الصحفة فقال لی یا غلام سم الله وکل بیمینک وکل مما یلیک **وحدثنا** الحسن
ابن علی الحلوانی وابوبکر بن اسحاق قالا نا ابن ابی مریم قال نا محمد بن جعفر قال اخبرنی محمد بن عمرو بن حلحلة عن وهب بن کیسان عن عمر بن ابی سلمة انه
قال اکلت یوما مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعلت آخذ من لحم حول الصحفة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل مما یلیک

بعضها یدها فهذا ظاهر والتثنیة تعود الی الجاریة والاعرابی ومعناه ان فی یدی یدا الشیطان مع ید الجاریة والاعرابی واما علی روایة یدها بالافراد فیعود الضمیر علی الجاریة وقد حکی القاضی عیاض ان الوجه التثنیة
والظاهر ان روایة الافراد ایضا مستقیمة فان اثبات یدها لا ینفی ید الاعرابی واذا صحت الروایة بالافراد وجب قبولها وتاویلها علی ما ذکرناه والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان الشیطان یستحل الطعام
ان لا یذکر اسم الله تعالی علیه) معنی یستحل یتمکن من اکله ومعناه انه یتمکن من اکل الطعام اذا شرع فیه انسان بغیر ذکر الله تعالی واما اذا لم یشرع فیه احد فلا یتمکن وان کان جماعة فذکر اسم الله بعضهم دون بعض لم
یتمکن منه تمام الصواب الذی علیه جماهیر العلماء من السلف والخلف من المحدثین والفقهاء والمتکلمین ان هذا الحدیث وشبهه من الاحادیث الواردة فی اکل الشیطان محمولة علی ظواهرها وان الشیطان یاکل
حقیقة اذا لعقل لا یحیله والشرع لم ینکره بل اثبته فوجب قبوله واعتقاده والله اعلم (**قوله** فی الروایة الثانیة وقدم مجیء الاعرابی قبل مجیء الجاریة) عکس الروایة الاولی والثالثة کالاولی ووجه الجمع بینهما ان المراد بقوله فی
الثانیة قدم مجیء الاعرابی انه قدمه فی اللفظ بغیر حرف ترتیب فذکره بالواو فقال جاء اعرابی وجاءت جاریة والواو لا تقتضی ترتیبا واما الروایة الاولی فصریحة فی الترتیب بتقدیم الجاریة لانه قال ثم جاء اعرابی وثم
للترتیب فیتعین حمل الثانیة علی الاولی ویبعد حمله علی واقعتین (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا دخل الرجل بیته فذکر الله تعالی عند دخوله وعند طعامه قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر الله
تعالی عند دخوله قال الشیطان ادرکتم المبیت والعشاء واذا لم یذکر الله تعالی عند طعامه قال ادرکتم المبیت والعشاء) معناه قال الشیطان لاخوانه واعوانه ورفقته وفی هذا استحباب ذکر الله تعالی
عند دخول البیت وعند الطعام (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا تاکلوا بالشمال فان الشیطان یاکل بالشمال وفی روایة ابن عمر اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینه واذا شرب فلیشرب بیمینه فان الشیطان
یاکل بشماله ویشرب بشماله وکان نافع یزید فیها ولا یاخذ بها ولا یعطی بها) فیه استحباب الاکل والشرب بالیمین وکراهتهما بالشمال وقد زاد نافع الاخذ والاعطاء وهذا اذا لم یکن عذر فان کان عذر بمنع
الاکل والشرب بالیمین من مرض او جراحة او غیر ذلک فلا کراهة فی الشمال وفیه انه ینبغی اجتناب الافعال التی تشبه افعال الشیاطین وان للشیطان یدین (**قوله** ان رجلا اکل عند رسول الله صلی الله علیه وسلم
بشماله فقال کل بیمینک قال لا استطیع قال لا استطعت ما منعه الا الکبر قال فما رفعها الی فیه) هذا الرجل هو بسر بضم الباء وبالسین المهملة ابن راعی العیر بفتح العین وبالمثناة الاشجعی کذا ذکره ابن منده وابو نعیم
الاصبهانی وابن ماکولا وآخرون وهو صحابی مشهور عده هؤلاء وغیرهم فی الصحابة رض واما قول القاضی عیاض ان قوله ما منعه الا الکبر یدل علی انه کان منافقا فلیس بصحیح فان مجرد الکبر والمخالفة
لا یقتضی النفاق والکفر لکنه معصیة ان کان الامر امر ایجاب وفی هذا الحدیث جواز الدعاء علی من خالف الحکم الشرعی بلا عذر وفیه الامر بالمعروف والنهی عن المنکر
فی کل حال حتی فی حال الاکل واستحباب تعلیم الآکل آداب الاکل اذا خالفه کما فی حدیث عمر بن ابی سلمة الذی بعد هذا (**قوله** عن عمر بن ابی سلمة قال
کنت فی حجر رسول الله صلی الله علیه وسلم وکانت یدی تطیش فی الصحفة فقال لی یا غلام سم الله وکل بیمینک وکل مما یلیک) (**قوله** تطیش) بکسر الطاء وبعدها مثناة تحت
ساکنة ای تتحرک وتمتد الی نواحی الصحفة ولا تقتصر علی موضع واحد والصحفة دون القصعة وهی ما یشبع الخمسة والقصعة تشبع عشرة کذا قاله الکسائی فیما حکاه الجوهری وغیره
عنه وقیل الصحفة کالقصعة وجمعها صحاف وفی هذا الحدیث بیان ثلث سنن من سنن الاکل وهی التسمیة والاکل بالیمین وقد سبق بیانهما والثالثة الاکل
مما یلیه لان اکله من موضع ید صاحبه سوء عشرة وترک مروة فقد یتقذره صاحبه لاسیما فی الامراق وشبهها وهذا فی الثرید والامراق وشبهها فان

حدثنا عمرو بن الناقد قال نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عبید الله عن ابی سعید قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن اختناث الاسقیة وحدثنی حرملة بن یحیی قال اخبرنی ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابی سعید الخدری انه قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اختناث الاسقیة ان یشرب من افواهها وحدثناه عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری بهذا الاسناد مثله غیر انه قال اختناثها ان یقلب راسها ثم یشرب منه وحدثنا هداب بن خالد قال نا همام قال نا قتادة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم زجر عن الشرب قائما حدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الاعلی قال نا سعید عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی ان یشرب الرجل قائما قال قتادة فقلنا فالاکل فقال ذاک اشر او اخبث وحدثنا قتیبة بن سعید وابو بکر بن ابی شیبة قالا نا وکیع عن هشام عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله ولم یذکر قول قتادة وحدثنا هداب بن خالد قال نا همام قال نا قتادة عن ابی عیسی الاسواری عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه وسلم زجر عن الشرب قائما وحدثنا زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لزهیر وابن المثنی قالوا نا یحیی بن سعید قال نا شعبة قال نا قتادة عن ابی عیسی الاسواری عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الشرب قائما وحدثنی عبد الجبار بن العلاء قال نا مروان یعنی الفزاری قال انا عمر بن حمزة قال اخبرنی ابو غطفان المری انه سمع ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یشربن احد منکم قائما فمن نسی فلیستقیء وحدثناه ابو کامل الجحدری قال نا ابو عوانة عن عاصم عن الشعبی عن ابن عباس قال سقیت رسول الله صلی الله علیه وسلم من زمزم فشرب وهو قائم وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا سفیان عن عاصم عن الشعبی عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم شرب من زمزم من دلو منها وهو قائم

کان تمرا او اجناسا فقد نقلوا اباحة اختلاف الایدی فی الطبق ونحوه والذی ینبغی تعمیم النهی حملا للنهی علی عمومه حتی یثبت دلیل مخصص (قوله محمد بن عمرو بن حلحلة) هو بفتح الحاءین المهملتین واسکان اللام بینهما والله اعلم (قوله نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اختناث الاسقیة قال فی الروایة الاخری واختناثها ان یقلب راسها حتی یشرب منه) الاختناث بخاء معجمة ثم تاء مثناة فوق ثم نون ثم الف ثم مثلثة وقد فسره فی الحدیث واصل هذه الکلمة التکسر والانطواء ومنه سمی الرجل المتشبه بالنساء فی طبعه وکلامه وحرکاته مخنثا واتفقوا علی ان النهی عن اختناثها نهی تنزیه لا تحریم ثم قیل سببه لئلا یرمن ان یکون فی السقاء ما یوذیه فیدخل فی جوفه ولا یدری وقیل لانه یتقذره علی غیره وقیل انه نیته اولانه مستقذر وقد روی الترمذی وغیره عن کبشة بنت ثابت وهی اخت حسان بن ثابت قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فشرب من قربة معلقة قائما فقمت الی فیها فقطعته قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح وقطعها لفم القربة فعلته لوجهین احدهما ان تصون موضعا اصابه فم رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ان یتبذل ویمسه کل احد والثانی ان تحفظه للتبرک به والاستشفاء والله اعلم فهذا الحدیث یدل علی ان النهی لیس للتحریم والله اعلم **باب** فی الشرب قائما فیه حدیث قتادة عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم زجر عن الشرب قائما وفی روایة نهی عن الشرب قائما قال قتادة قلنا فالاکل قال اشر او اخبث وفی روایة عن قتادة عن ابی عیسی الاسواری عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم زجر عن الشرب قائما وفی روایة عنهم نهی عن الشرب قائما وفی روایة عن عمر بن حمزة قال اخبرنی ابو غطفان المری انه سمع ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یشربن احدکم قائما فمن نسی فلیستقیء وعن ابن عباس سقیت رسول الله صلی الله علیه وسلم من زمزم فشرب وهو قائم وفی الروایة الاخری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم شرب من زمزم وهو قائم وفی صحیح البخاری ان علیا شرب قائما وقال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فعل کما رأیتمونی فعلت اعلم ان هذه الاحادیث اشکل معناها علی بعض العلماء حتی قال فیها اقوالا باطلة وزاد حتی تجاسر ورام ان یضعف بعضها وادعی فیها دعاوی باطلة لا غرض لنا فی ذکرها ولا وجه لاشاعة الاباطیل والغلطات فی تفسیر السنن بل نذکر الصواب ویشار الی التحذیر من الاغترار بما خالفه ولیس فی هذه الاحادیث بحمد الله تعالی اشکال ولا فیها ضعف بل کلها صحیحة والصواب فیها ان النهی فیها محمول علی کراهة التنزیه واما شربه صلی الله علیه وسلم قائما فبیان للجواز فلا اشکال ولا تعارض وهذا الذی ذکرناه یتعین المصیر الیه واما من زعم نسخا او غیره فقد غلط غلطا فاحشا وکیف یصار الی النسخ مع امکان الجمع بین الاحادیث لو ثبت التاریخ وانی له بذلک والله اعلم فان قیل کیف یکون الشرب قائما مکروها وقد فعله النبی صلی الله علیه وسلم فالجواب ان فعله صلی الله علیه وسلم اذا کان بیانا للجواز لا یکون مکروها بل البیان واجب علیه صلی الله علیه وسلم فکیف یکون مکروها وقد ثبت عنه انه صلی الله علیه وسلم توضأ مرة مرة وطاف علی بعیره مع ان الاجماع علی ان الوضوء ثلثا ثلثا والطواف ماشیا اکمل ونظائر هذا غیر منحصرة فکان صلی الله علیه وسلم ینبه علی جواز الشیء مرة او مرات ویواظب علی الافضل منه وهکذا کان اکثر وضوءه صلی الله علیه وسلم ثلثا ثلثا واکثر طوافه ماشیا واکثر شربه جالسا وهذا واضح لا یتشکک فیه من له ادنی نسبة الی علم والله اعلم واما قوله صلی الله علیه وسلم فمن نسی فلیستقیء فمحمول علی الاستحباب والندب فیستحب لمن شرب قائما ان یتقیأه لهذا الحدیث الصحیح الصریح فان الامر اذا تعذر حمله علی الوجوب حمل علی الاستحباب واما قول القاضی عیاض لا خلاف بین اهل العلم ان من شرب ناسیا لیس علیه ان یتقیأ فاشار بذلک الی تضعیف الحدیث فلا یلتفت الی اشارته وکون اهل العلم لم یوجبوا الاستقاءة لا یمنع کونها مستحبة فان ادعی مدع منع الاستحباب فهو مجازف لا یلتفت الیه فمن این له الاجماع علی منع الاستحباب وکیف تترک هذه السنة الصحیحة الصریحة بالتوهمات والدعاوی والترهات ثم اعلم انه تستحب الاستقاءة لمن شرب قائما ناسیا ومتعمدا وذکر الناسی فی الحدیث لیس المراد به ان القاصد بخلافه بل للتنبیه به علی غیره بالطریق الاولی لانه اذا امر بالناسی وهو غیر مخاطب فالعامد المخاطب المکلف اولی وهذا واضح لا شک فیه لا سیما علی مذهب الشافعی والجمهور فی ان القاتل عمدا تلزمه الکفارة وان قوله تعالی ومن قتل مؤمنا خطأ فتحریر رقبة لا یمنع وجوبها علی العامد بل للتنبیه والله اعلم واما ما یتعلق باسانید الباب والفاظه فقال مسلم حدثنا هداب بن خالد ثنا همام حدثنا قتادة عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال وحدثنا محمد بن المثنی ثنا عبد الاعلی ثنا سعید عن قتادة عن انس هذان الاسنادان یصریون کلهم وقد سبق مرات ان هذا ما یقال فیه هدبة وان احدهما اسم والآخر لقب واختلف فیهما وسعید هذا هو ابن ابی عروبة وقوله قال قتادة فقلنا یعنی لانس فالاکل قال اشر او اخبث هکذا وقع فی الاصول اشر بالالف والمعروف فی العربیة شر بغیر الف وکذلک خیر قال الله تعالی اصحاب الجنة یومئذ خیر مستقرا وقال تعالی فسیعلمون من هو شر مکانا ولکن هذه اللفظة وقعت هنا علی الشک فانه قال اشر او اخبث فشک قتادة فی ان انسا قال اشر او قال اخبث فلا یثبت عن انس اشر بهذه الروایة فان جاءت هذه اللفظة بلا شک وثبتت عن انس فهو عربی فصیح فهی لغة وان کانت قلیلة الاستعمال ولهذا نظائر مما لا یکون معروفا عند النحویین وجاریا علی قواعدهم وقد صحت به الاحادیث فلا ینبغی رده اذا ثبت بل یقال هذه لغة قلیلة الاستعمال ونحو هذا من العبارات وسببه ان النحویین لم یحیطوا احاطة قطعیة بجمیع کلام العرب ولهذا یمنع بعضهم ما ینقله غیره عن العرب کما هو معروف والله اعلم

حدیث شئت فانه غیر لون واحد الخ مشکوة اصح المطابع ص ۳۶۷ ۱۲

وحدثنا سریج بن یونس قال نا هشیم قال انا عاصم الاحول ح قال وثنی یعقوب الدورقی واسمعیل بن سالم قال اسمعیل انا وقال یعقوب نا هشیم قال نا عاصم الاحول ومغیرة عن الشعبی عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم شرب من زمزم وهو قائم **وحدثنی** عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن عاصم سمع الشعبی سمع ابن عباس قال سقیت رسول الله صلی الله علیه وسلم من زمزم فشرب قائما واستسقی وهو عند البیت **وحدثنا** محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر ح قال وحدثنی محمد بن المثنی قال نا وهب بن جریر عن شعبة بهذا الاسناد وفی حدیثهما فاتیته بدلو **وحدثنا** ابن ابی عمر قال نا الثقفی عن ایوب عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی ان یتنفس فی الاناء **وحدثنا** قتیبة بن سعید وابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن عزرة بن ثابت الانصاری عن ثمامة بن عبد الله بن انس عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلاثا **حدثنا** یحیی بن یحیی قال انا عبد الوارث بن سعید ح قال وثنا شیبان بن فروخ قال نا عبد الوارث عن ابی عصام عن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتنفس فی الشراب ثلاثا ویقول انه ارْوَی وأبْرَأُ وأمْرَأُ قال انس وانا اتنفس فی الشراب ثلاثا **وحدثنا** قتیبة بن سعید وابو بکر بن ابی شیبة قالا نا وکیع عن هشام الدستوائی عن ابی عصام عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله وقال فی الاناء **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شهاب عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی بلبن قد شیب بماء وعن یمینه اعرابی وعن یساره ابو بکر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب ومحمد بن عبد الله بن نمیر واللفظ لزهیر قالوا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن انس قال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة وانا ابن عشر ومات وانا ابن عشرین وکُنَّ امهاتی یُحَثِّثْنَنِی علی خدمته فدخل علینا دارنا فحلبنا له من شاة داجن وشیب له من بئر فی الدار فشرب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له عمر وابو بکر عن شماله یا رسول الله اعط ابا بکر فاعطاه اعرابیا عن یمینه وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایمن فالایمن **حدثنا** یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا انا اسماعیل وهو ابن جعفر عن عبد الله بن عبد الرحمن بن معمر بن حزم ابی طوالة الانصاری انه سمع انس بن مالک ح قال وثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب واللفظ له نا سلیمان یعنی ابن بلال عن عبد الله بن عبد الرحمن انه سمع انس بن مالک یحدث قال اتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی دارنا فاستسقی فحلبنا له شاة ثم شِبْتُه من ماء بئری هذه قال فاعطیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فشرب رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو بکر عن یساره وعمر وجاهه واعرابی عن یمینه قال فلما فرغ رسول الله صلی الله علیه وسلم من شربه قال عمر هذا ابو بکر یا رسول الله یریه ایاه فاعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم الاعرابی وترک ابا بکر وعمر وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایمنون الایمنون قال انس فهی سنة فهی سنة فهی سنة **حدثنا** قتیبة بن سعید عن مالک بن انس فیما قرئ علیه عن ابی حازم عن سهل بن سعد الساعدی

(قوله عن ابی عیسی الاسواری) هو بضم الهمزة وحکی کسرها والذی ذکره السمعانی وصاحبا المشارق والمطالع هو الضم فقط قال ابو علی الغسانی والسمعانی وغیرهما لا یعرف اسمه قال الامام احمد بن حنبل لا نعلم احدا روی عنه غیر قتادة وقال الطبرانی هو بصری ثقة وهو منسوب الی الاسوار وهو الواحد من اساورة الفرس قال الجوهری قال ابو عبید هم الفرسان قال والاساورة ایضا قوم من العجم بالبصرة نزلوها قدیما کالاخامرة بالکوفة (قوله ابو غطفان المری) هو بضم المیم وتشدید الراء ولا یعرف اسمه وفیه سریج بن یونس تقدم مرات انه بالمهملة والجیم (قوله واستسقی وهو عند البیت) معناه طلب وهو عند البیت ما یشربه والمراد بالبیت الکعبة زادها الله شرفا **باب** کراهة التنفس فی نفس الاناء واستحباب التنفس ثلثا خارج الاناء) فیه حدیث نهی ان یتنفس فی الاناء وحدیث کان یتنفس فی الاناء ثلثا وفی روایة فی الشراب ویقول انه اروی وابرأ وامرأ هذان الحدیثان محمولان علی ما ترجمناه لهما فالاول محمول علی اول الترجمة والثانی علی آخرها (قوله صلی الله علیه وسلم اروی من الری ای اکثر ریا وامرأ وابرأ مهموزان ومعنی ابرأ ای ابرأ من الم العطش وقیل ابرأ ای اسلم من مرض او اذی یحصل بسبب الشرب فی نفس واحد ومعنی امرأ ای اکمل انتفاعا والله اعلم (قوله عن ابی عصام عن انس) اسم ابی عصام خالد بن ابی عبید (قوله فی الحدیث الثانی کان یتنفس فی الاناء او فی الشراب) معناه فی اثناء شربه من الاناء او فی اثناء شربه الشراب والله اعلم **باب** استحباب ادارة الماء واللبن ونحوهما علی یمین المبتدی) فیه انس رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی بلبن قد شیب بماء وعن یمینه اعرابی وعن یساره ابو بکر الصدیق فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن وفی الروایة الاخری فقال لعمر وابو بکر عن شماله یا رسول الله اعط ابا بکر فاعطاه اعرابیا عن یمینه وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایمن فالایمن وفی الروایة الاخری الایمنون الایمنون الایمنون قال انس فهی سنة فهی سنة فهی سنة وفی الروایة الاخری اتی بشراب فشرب منه وعن یمینه غلام وعن یساره اشیاخ فقال للغلام اتاذن لی ان اعطی هؤلاء فقال الغلام لا والله لا اوثر بنصیبی منک احدا فتله رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یده **الشرح** فی هذه الاحادیث بیان هذه السنة الواضحة وهو موافق لما تظاهرت علیه دلائل الشرع من استحباب التیامن فی کل ما کان من انواع الاکرام وفیه ان الایمن فی الشراب ونحوه یقدم وان کان صغیرا او مفضولا الا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قدم الاعرابی والغلام علی ابی بکر رضی الله عنه واما تقدیم الافاضل والکبار فهو عند التساوی فی باقی الاوصاف ولهذا یقدم الاعلم والاقرأ علی الاسن الشیب فی الامامة (قوله شیب) ای خلط وفیه جواز ذلک وانما نهی عن شوبه اذا اراد بیعه لانه غش قال العلماء والحکمة فی شوبه ان یبرد او یکثر او للمجموع (قوله فتله فی یده) ای وضعه فیها وقد جاء فی مسند ابی بکر بن ابی شیبة ان هذا الغلام هو عبد الله بن عباس ومن الاشیاخ خالد بن الولید رضی الله عنه قیل انما استاذن الغلام دون الاعرابی او لا لاعلی الغلام وهو ابن عباس وثقة بطیب نفسه باصل الاستیذان لا سیما والاشیاخ اقاربه قال القاضی عیاض وفی بعض الروایات عمک وابن عمک اتاذن لی ان اعطیه وفعل ذلک ایضا تالفا لقلوب الاشیاخ واعلاما بودهم وایثارا کرامتهم اذا لم تمتنع منها سنة وتضمن ذلک ایضا بیان هذه السنة وهی ان الایمن احق ولا یدفع الی غیره الا باذنه وانه لا باس باستیذانه وانه لا یلزمه الاذن وینبغی له ایضا ان لا یاذن ان کان فیه تفویت فضیلة اخرویة ومصلحة دینیة کهذه الصورة وقد نص اصحابنا وغیرهم من العلماء انه لا یوثر فی القرب وانما الایثار المحمود ما کان فی حظوظ النفس دون الطاعات قالوا فیکره ان یوثر غیره بموضعه من الصف الاول وکذلک نظائره واما الاعرابی فلم یستاذنه مخافة من ایحاشه فی استیذانه فی صرفه الی اصحابه صلی الله علیه وسلم وربما سبق الی قلب ذلک الاعرابی شیء یهلک به لقرب عهده بالجاهلیة وانفتها وعدم تمکنه فی معرفة خلق رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد تظاهرت النصوص علی تالفه صلی الله علیه وسلم قلب من یخاف علیه وفی هذه الاحادیث انواع من العلم منها ان البداءة بالیمین فی الشراب ونحوه سنة وهذا مما لا خلاف فیه ونقل عن مالک تخصیص ذلک بالشراب قال ابن عبد البر وغیره لا یصح هذا عن مالک قال القاضی عیاض یشبه ان یکون قول مالک رضی الله عنه ان السنة وردت فی الشراب خاصة وانما یقدم الایمن فالایمن فی غیره بالقیاس لا بالسنة منصوصة فیه وکیف کان

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى بشراب فشرب منه وعن يمينه غلام وعن يساره اشياخ فقال للغلام اتأذن لى ان اعطى هؤلاء فقال الغلام لا والله لا اوثر بنصيبى منك احدا قال فتله رسول الله صلى الله عليه وسلم فى يده **حدثنا** يحيى بن يحيى قال انا عبد العزيز بن ابى حازم ح قال وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا يعقوب يعنى ابن عبد الرحمن القارى كلاهما عن ابى حازم عن سهل بن سعد عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله ولم يقولا فتله ولكن فى رواية يعقوب قال فاعطاه اياه **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهيم وابن ابى عمر قال اسحاق انا وقال الآخرون نا سفيان عن عمرو عن عطاء عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم طعاما فلا يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها **حدثنا** هارون بن عبد الله قال نا حجاج ابن محمد ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال انا ابو عاصم جميعا عن ابن جريج ح قال وحدثنا زهير بن حرب واللفظ له قال نا روح بن عبادة قال نا ابن جريج قال سمعت عطاء يقول سمعت ابن عباس يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم من الطعام فلا يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وزهير بن حرب ومحمد بن حاتم قالوا انا ابن مهدى عن سفيان عن سعد بن ابراهيم عن ابن كعب بن مالك عن ابيه قال رايت النبى صلى الله عليه وسلم يلعق اصابعه الثلاث من الطعام ولم يذكر ابن حاتم الثلاث وقال ابن ابى شيبة فى رواية عن عبد الرحمن بن كعب عن ابيه **وحدثنا** يحيى بن يحيى قال انا ابو معاوية عن هشام بن عروة عن عبد الرحمن بن سعد عن ابن كعب بن مالك عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل بثلاث اصابع ويلعق يده قبل ان يمسحها **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابى قال نا هشام عن عبد الرحمن ابن سعد ان عبد الرحمن بن كعب بن مالك او عبد الله بن كعب اخبره عن ابيه كعب انه حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ياكل بثلاث اصابع فاذا فرغ لعقها **وحدثنا** ابو كريب قال نا ابن نمير قال نا هشام عن عبد الرحمن بن سعد ان عبد الرحمن بن كعب بن مالك وعبد الله ابن كعب حدثاه او احدهما عن ابيه كعب بن مالك عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا سفيان بن عيينة عن ابى الزبير عن جابر ان النبى صلى الله عليه وسلم امر بلعق الاصابع والصحفة وقال انكم لا تدرون فى ايها البركة **حدثنا** محمد بن عبد الله ابن نمير قال نا ابى قال نا سفيان بن عيينة عن ابى الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقعت لقمة احدكم فليأخذها فليمط ما كان بها من اذى وليأكلها ولا يدعها للشيطان ولا يمسح يده بالمنديل حتى يلعق اصابعه فانه لا يدرى فى اى طعامه البركة

فالعلماء متفقون على استحباب التيامن فى الشراب واشباهه وفيه جواز شرب اللبن المشوب وفيه ان من سبق الى موضع مباح او من مجلس العالم والكبير فهو احق به ممن يجئ بعده والله اعلم (قوله انس رضى الله عنه وكن امهاتى يحثنى على خدمته) المراد بامهاته ام سليم وخالته ام حرام وغيرهما من محارمه فاستعمل لفظ الامهات فى حقيقته ومجازه وهذا على مذهب الشافعى والقاضى ابى بكر الباقلانى وغيرهما ممن يجوز اطلاق اللفظ الواحد على حقيقته ومجازه وقوله كن امهاتى على لغة اكلونى البراغيث وهى لغة صحيحة وان كانت قليلة الاستعمال وقد تقدم ايضاحها عند قوله صلى الله عليه وسلم يتعاقبون فيكم ملائكة ونظائره والله اعلم (قوله فحلبنا له من شاة داجن) هى بكسر الجيم وهى التى تعلف فى البيوت يقال دجنت تدجن دجونا ويطلق الداجن ايضا على كل ما يألف البيت من طير وغيره وقوله صلى الله عليه وسلم الايمن فالايمن ضبط بالنصب والرفع وهما صحيحان النصب على تقدير اعط الايمن والرفع على تقدير الايمن احق او نحو ذلك وفى الرواية الاخرى الايمنون وهو يرجح الرفع وقول عمر يا رسول الله اعط ابا بكر انما قاله للتذكر بابى بكر مخافة من نسيانه واعلاما لذلك الاعرابى الذى على اليمين بجلالة ابى بكر رضى الله عنه (قوله عن ابى طوالة) هو بضم الطاء هذا هو الصحيح المشهور وحكى صاحب المطالع ضمها وفتحها قالوا ولا يعرف فى المحدثين من يكنى ابا طوالة غيره وقد ذكره الحاكم ابو احمد فى الكنى المفردة (قوله عمر رضى الله عنه وجاهه) هو بضم الواو وكسرها لغتان اى قدامه مواجها له (قوله يعقوب بن عبد الرحمن القارى) هو بتشديد الياء منسوب الى القارة القبيلة المعروفة وقد سبق بيانه مرات والله اعلم **باب** استحباب لعق الاصابع والقصعة واكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصيبها من اذى وكراهة مسح اليد قبل لعقها لاحتمال كون بركة الطعام فى ذلك الباقى وان السنة الاكل بثلاث اصابع فيه قوله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم طعاما فلا يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها وفى الرواية الاخرى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل بثلاث اصابع ويلعق يده قبل ان يمسحها وفى رواية ياكل بثلاث اصابع فاذا فرغ لعقها وفى رواية ان النبى صلى الله عليه وسلم امر بلعق الاصابع والصحفة وقال انكم لا تدرون فى ايتها البركة وفى رواية اذا وقعت لقمة احدكم فليأخذها فليمط ما كان بها من اذى وليأكلها ولا يدعها للشيطان ولا يمسح يده بالمنديل حتى يلعق اصابعه فانه لا يدرى فى اى طعامه البركة وفى رواية ان الشيطان يحضر احدكم عند كل شئ من شانه حتى يحضره عند طعامه فاذا سقطت من احدكم اللقمة فليمط وذكر نحو ما سبق وفى رواية وامر ان تسلت القصعة وفى رواية وليسلت احدكم الصحفة الشرح فى هذه الاحاديث انواع من سنن الاكل منها استحباب لعق اليد محافظة على بركة الطعام وتنظيفا لها واستحباب الاكل بثلاث اصابع ولا يضم اليها الرابعة والخامسة الا لعذر بان يكون مرقا وغيره مما لا يمكن بثلاث وغير ذلك من الاعذار واستحباب لعق القصعة وغيرها واستحباب اكل اللقمة الساقطة بعد مسح اذى يصيبها هذا اذا لم تقع على موضع نجس فان وقعت على موضع نجس تنجست ولا بد من غسلها ان امكن فان تعذر اطعمها حيوانا ولا يتركها للشيطان ومنها اثبات الشياطين وانهم ياكلون وقد تقدم قريبا ايضاح هذا ومنها جواز مسح اليد بالمنديل لكن السنة ان يكون بعد لعقها (قوله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يحضر احدكم عند كل شئ من شانه) فيه التحذير منه والتنبيه على ملازمته للانسان فى تصرفاته فينبغى ان يتاهب ويحترز منه ولا يغتر بما يزينه له (قوله صلى الله عليه وسلم يلعقها او يلعقها) معناه والله اعلم لا يمسح يده حتى يلعقها فان لم يفعل فحتى يلعقها غيره ممن لا يتقذر ذلك كزوجة وجارية وولد وخادم يحبونه ويلتذون بذلك ولا يتقذرون وكذا من كان فى معناهم كتلميذ يعتقد بركته ويود التبرك بلعقها وكذا والعقها شاة ونحوها والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم لا تدرون فى ايه البركة) معناه والله اعلم ان الطعام الذى يحضر الانسان فيه بركة ولا يدرى ان تلك البركة فيما اكله او فيما بقى على اصابعه او فيما بقى فى اسفل القصعة او فى اللقمة الساقطة فينبغى ان يحافظ على هذا كله لتحصل البركة واصل البركة الزيادة وثبوت الخير والامتاع به والمراد هنا والله اعلم ما يحصل به التغذية وتسلم عاقبته من اذى ويقوى على طاعة الله تعالى وغير ذلك (قوله ان عبد الرحمن بن كعب بن مالك او عبد الله بن كعب اخبره عن ابيه) هذا قد تقدم مثله مرات وذكرنا انه لا يضر الشك فى الراوى اذا كان الشك بين ثقتين لان ابنى كعب هذين ثقتان (قوله صلى الله عليه وسلم فليمط ما كان بها من اذى ولا يمسح يده بالمنديل حتى يلعقها) اما يمط بضم الياء ومعناه يزيل وينحى وقال الجوهرى حكى ابو عبيد ماطه واماطه نحاه وقال الاصمعى اماطه لا غير ومنه اماطة الاذى ومطت انا عنه اى تنحيت والمراد بالاذى هنا المستقذر من غبار وتراب وقذى ونحو ذلك فان كانت نجاسة فقد ذكرنا حكمها واما المنديل فمعروف وهو بكسر الميم قال ابن فارس فى المجمل لعله ماخوذ من الندل وهو النقل وقال غيره هو ماخوذ من الندل وهو الوسخ لانه يندل به قال اهل اللغة يقال تندلت بالمنديل قال الجوهرى ويقال ايضا تمندلت قال وانكر الكسائى تمندلت

باب استحباب لعق الاصابع والقصعة واكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصيبها من اذى وكراهة مسح اليد قبل لعقها لاحتمال كون بركة الطعام فى ذلك الباقى وان السنة الاكل بثلاث اصابع

وحدثناه اسحاق بن ابراهیم قال انا ابو داؤد الحفری ح قال وحدثنیه محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق کلاهما عن سفیان بهذا الاسناد مثله وفی حدیثهما ولا یمسح یده بالمندیل حتی یلعقها او یلعقها وما بعده وحدثنا عثمان بن ابی شیبة قال نا جریر عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان الشیطان یحضر احدکم عند کل شیء من شانه حتی یحضره عند طعامه فاذا سقطت من احدکم اللقمة فلیمط ما کان بها من اذی ثم لیاکلها ولا یدعها للشیطان فاذا فرغ فلیلعق اصابعه فانه لا یدری فی ای طعامه تکون البرکة وحدثناه ابو کریب واسحاق بن ابراهیم جمیعا عن ابی معاویة عن الاعمش بهذا الاسناد اذا سقطت لقمة احدکم الی آخر الحدیث ولم یذکر اول الحدیث ان الشیطان یحضر احدکم وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن فضیل عن الاعمش عن ابی صالح وابی سفیان عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم فی ذکر اللعق وعن ابی سفیان عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم وذکر اللقمة نحو حدیثهما وحدثنی محمد بن حاتم وابو بکر بن نافع العبدی قالا نا بهز قال نا حماد بن سلمة قال نا ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا اکل طعاما لعق اصابعه الثلاث قال وقال اذا سقطت لقمة احدکم فلیمط عنها الاذی ولیاکلها ولا یدعها للشیطان وامرنا ان نسلت القصعة قال فانکم لا تدرون فی ای طعامکم البرکة وحدثنی محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا وهیب قال نا سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعه فانه لا یدری فی ایتهن البرکة وحدثنیه ابو بکر بن نافع قال نا عبد الرحمن یعنی ابن مهدی قال نا حماد بهذا الاسناد غیر انه قال ولیسلت احدکم الصحفة وقال فی ای طعامکم البرکة او یبارک لکم وحدثنا قتیبة بن سعید وعثمان بن ابی شیبة وتقاربا فی اللفظ قالا نا جریر عن الاعمش عن ابی وائل عن ابی مسعود الانصاری قال کان رجل من الانصار یقال له ابو شعیب وکان له غلام لحام فرای رسول الله صلی الله علیه وسلم فعرف فی وجهه الجوع فقال لغلامه ویحک اصنع لنا طعاما لخمسة نفر فانی اریدان ادعو النبی صلی الله علیه وسلم خامس خمسة قال فصنع ثم اتی النبی صلی الله علیه وسلم فدعاه خامس خمسة واتبعهم رجل فلما بلغ الباب قال النبی صلی الله علیه وسلم ان هذا اتبعنا فان شئت ان تاذن له وان شئت رجع قال لا بل ائذن له یا رسول الله وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم جمیعا عن ابی معاویة ح قال وحدثناه نصر بن علی الجهضمی وابو سعید الاشج قالا نا ابو اسامة ح قال وحدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة ح قال وحدثنا عبد الله ابن عبد الرحمن الدارمی قال نا محمد بن یوسف عن سفیان کلهم عن الاعمش عن ابی وائل عن ابی مسعود بهذا الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث جریر قال نصر بن علی فی روایته لهذا الحدیث نا ابو اسامة قال نا الاعمش قال نا شقیق بن سلمة قال نا ابو مسعود الانصاری وساق الحدیث وحدثنی محمد بن عمرو بن جبلة بن ابی روّاد قال نا ابو الجواب قال نا عمار وهو ابن رزیق عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر ح قال وحدثنا سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا زهیر قال نا الاعمش عن شقیق عن ابی مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر بهذا الحدیث وحدثنی زهیر بن حرب قال نا یزید بن هارون قال انا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان جارا لرسول الله صلی الله علیه وسلم فارسیا کان طیب المرق فصنع لرسول الله صلی الله علیه وسلم ثم جاء یدعوه فقال وهذه لعائشة فقال لا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا فعاد یدعوه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهذه قال لا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ثم عاد یدعوه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهذه قال نعم فی الثالثة فقاما یتدافعان حتی اتیا منزله وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا خلف بن خلیفة عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی هریرة قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم او لیلة فاذا هو بابی بکر وعمر فقال

(قوله اخبرنا ابو داؤد الحفری) هو بحاء مهملة وفاء مفتوحتین واسمه عمر بن سعد منسوب الی حفر موضع بالکوفة (قوله عن الاعمش عن ابی سفین عن جابر) اسم ابی سفین طلحة بن نافع تقدم مرات (قوله وامرنا ان نسلت القصعة) هو بفتح النون وضم اللام ومعناه نمسحها ونتتبع ما بقی فیها من الطعام ومنه سلت الدم عنها (قوله صلی الله علیه وسلم فی الروایة الاخیرة وهی روایة ابی هریرة اذا اکل احدکم طعاما فلیلعق اصابعه فانه لا یدری فی ایتهن البرکة) هکذا هو فی معظم الاصول وفی بعضها لا یدری ایتهن وکلاهما صحیح اما روایة فی ایتهن فظاهرة واما روایة لا یدری ایتهن البرکة فمعناه ایتهن صاحبة البرکة فحذف المضاف واقام المضاف الیه مقامه والله اعلم

باب ما یفعل الضیف اذا تبعه غیره من دعاه صاحب الطعام واستحباب اذن صاحب الطعام للتابع

فیه ان رجلا من الانصار یقال له ابو شعیب صنع للنبی صلی الله علیه وسلم طعاما ثم دعاه خامس خمسة واتبعهم رجل فلما بلغ الباب قال النبی صلی الله علیه وسلم ان هذا اتبعنا فان شئت ان تاذن له وان شئت رجع قال لا بل آذن له یا رسول الله وفیه ان جار الرسول الله صلی الله علیه وسلم فارسی کان طیب المرق فصنع لرسول الله صلی الله علیه وسلم طعاما ثم جاء یدعوه فقال وهذه لعائشة فقال لا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا فعاد یدعوه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهذه لعائشة فقال لا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ثم عاد یدعوه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهذه قال نعم فی الثالثة فقاما یتدافعان حتی اتیا منزله الشرح اما الحدیث الاول ففیه ان المدعو اذا اتبعه رجل بغیر استدعاء ینبغی له ان لا یاذن له وینهاه واذا بلغ باب دار صاحب الطعام اعلمه لیاذن له او یمنعه وان صاحب الطعام یستحب له ان یاذن له ان لم یترتب علی حضوره مفسدة بان یوذی الحاضرین او یشیع عنهم ما یکرهونه او یکون جلوسه معهم مزریا بهم لشهرته بالفسق ونحو ذلک فان خیف من حضوره شیء من هذا لم یاذن له وینبغی ان یتلطف فی رده ولو اعطاه شیئا من الطعام ان کان یلیق به لیکون ردا جمیلا کان حسنا واما الحدیث الثانی فی قصة الفارسی وهی قضیة اخری فمحمول علی انه کان هناک عذر یمنع وجوب اجابة الدعوة فکان النبی صلی الله علیه وسلم مخیرا بین الاجابة وترکها فاختار احد الجائزین وهو ترکها الا ان یاذن لعائشة معه لما کان بها من الجوع او نحوه فکره صلی الله علیه وسلم الاختصاص بالطعام دونها وهذا من جمیل المعاشرة وحقوق المصاحبة وآداب المجالسة المؤکدة فلما اذن لها اختار النبی صلی الله علیه وسلم الجائز الآخر لتجدد المصلحة وهو حصول ما کان یریده من اکرام جلیسه والیفاء حق معاشرته ومواساته فیما یحصل وقد سبق فی باب الولیمة بیان الاعذار فی ترک اجابة الدعوة اختلاف العلماء فی وجوب الاجابة وان منهم من لم یوجبها فی غیر ولیمة العرس کهذه الصورة والله اعلم (قوله فقاما یتدافعان) معناه یمشی کل واحد منهما فی اثر صاحبه قالوا ولعل الفارسی انما لم یدع عائشة رضی الله عنها اولا لکون الطعام کان قلیلا فاراد توفیره علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی هذا الحدیث جواز اکل المرق والطیبات قال الله تعالی قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده والطیبات من الرزق وقوله فی الحدیث الاول کان لابی شعیب غلام لحام ای یبیع اللحم وفیه دلیل علی جواز الجزارة وحل کسبها والله اعلم

باب جواز استتباع غیره الی دار من یثق برضاه بذلک وتحققه تحققا تاما واستحباب الاجتماع علی الطعام

فیه ثلاث احادیث الاول حدیث ابی هریرة فی خروج النبی صلی الله علیه وسلم وصاحبیه من الجوع وذهابهم الی بیت الانصاری وادخال امراته ایاهم ومجیء الانصاری وفرحه بهم واکرامه لهم وهذا الانصاری هو ابو الهیثم بن التیهان واسم ابی الهیثم مالک هذا الحدیث مشتمل علی انواع من الفوائد منها

ما اخرجکما من بیوتکما هذه الساعة قالا الجوع یا رسول الله قال وانا والذی نفسی بیده لاخرجنی الذی اخرجکما قوموا فقاموا معه فاتی رجلا من الانصار فاذا هو لیس فی بیته فلما رأته المرأة قالت مرحبا واهلا فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم این فلان قالت ذهب یستعذب لنا من الماء اذ جاء الانصاری فنظر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وصاحبیه ثم قال الحمد لله ما احد الیوم اکرم اضیافا منی قال فانطلق فجاءهم بعذق فیه بسر وتمر ورطب فقال کلوا من هذه واخذ المدیة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاک والحلوب فذبح لهم فاکلوا من الشاة ومن ذلک العذق وشربوا فلما ان شبعوا ورووا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی بکر وعمر والذی نفسی بیده لتسئلن عن هذا النعیم یوم القیمة اخرجکم من بیوتکم الجوع ثم لم ترجعوا حتی اصابکم هذا النعیم

(قوله خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم او لیلة فاذا هو بابی بکر وعمر رض فقال ما اخرجکما من بیوتکما قالا الجوع یا رسول الله قال فانا والذی نفسی بیده لاخرجنی الذی اخرجکما قوموا فقاموا معه فاتی رجلا من الانصار الی آخره) هذا فیه ما کان علیه النبی صلی الله علیه وسلم وکبار اصحابه رض من التقلل من الدنیا وما ابتلوا به من الجوع وضیق العیش فی اوقات وقد زعم بعض الناس ان هذا کان قبل فتح الفتوح والقری علیهم وهذا زعم باطل فان راوی الحدیث ابو هریرة ومعلوم انه اسلم بعد فتح خیبر فان قیل لا یلزم من کونه رواه ان یکون ادرک القضیة فلعله سمعها من النبی صلی الله علیه وسلم او غیره فالجواب ان هذا خلاف الظاهر ولا ضرورة الیه بل الصواب خلافه وان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یزل یتقلب فی الیسار والقلة حتی توفی صلی الله علیه وسلم فتارة یوسر تارة ینفد ما عنده کما ثبت فی الصحیح عن ابی هریرة خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم من الدنیا ولم یشبع من خبز الشعیر وعن عائشة ما شبع آل محمد صلی الله علیه وسلم منذ قدم المدینة من طعام ثلث لیال تباعا حتی قبض وتوفی صلی الله علیه وسلم ودرعه مرهونة علی شعیر استدانه لاهله وغیر ذلک مما هو معروف فکان النبی صلی الله علیه وسلم فی وقت یوسر ثم بعد قلیل ینفد ما عنده لاخراجه فی طاعة الله من وجوه البر ایثار المحتاجین وضیافة الطارقین وتجهیز السرایا وغیر ذلک وهکذا کان خلق صاحبیه رض بل اکثر اصحابه وکان اهل الیسار من المهاجرین والانصار رض مع بر هم له صلی الله علیه وسلم واکرامهم ایاه واتحافه بالطرف وغیرها ربما لم یعرفوا حاجته فی بعض الاحیان لکونهم لا یعرفون فراغ ما کان عنده من القوت بایثاره به من علم ذلک منهم ربما کان ضیق الحال فی ذلک الوقت کما جری لصاحبیه رض ولا یعلم احد من الصحابة علم حاجة النبی صلی الله علیه وسلم وهو متمکن من ازالتها الا بادر الی ازالتها لکن کان صلی الله علیه وسلم یکتمها عنهم ایثارا لتحمل المشاق وحملا عنهم وقد بادر ابو طلحة حین قال سمعت صوت رسول الله صلی الله علیه وسلم اعرف فیه الجوع الی ازالة تلک الحاجة وکذا حدیث جابر مسند ذکرهما بعد هذا ان شاء الله تعالی وکذا حدیث ابی شعیب الانصاری الذی سبق فی الباب قبله انه عرف فی وجهه صلی الله علیه وسلم الجوع فبادر بصنیع الطعام واشباه هذا کثیرة فی الصحیح مشهورة وکذلک کانوا یؤثرون بعضهم بعضا ولا یعلم احد منهم ضرورة صاحبه الا سعی فی ازالتها وقد وصفهم الله سبحانه وتعالی بذلک فقال تعالی ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة وقال تعالی رحماء بینهم واما قولهما رض اخرجنا الجوع وقوله صلی الله علیه وسلم وانا والذی نفسی بیده لاخرجنی الذی اخرجکما) فمعناه انهما رض لما کانا علیه من مراقبة الله تعالی ولزوم طاعته والاشتغال به فعرض لهما هذا الجوع الذی یزعجهما ویقلقهما ویمنعهما من کمال النشاط للعبادة وتمام التلذذ بها سعیا فی ازالته بالخروج فی طلب سبب مباح یدفعانه به وهذا من اکمل الطاعات وابلغ انواع المراقبات وقد نهی عن الصلوة مع مدافعة الاخبثین وبحضرة طعام تتوق النفس الیه وفی ثوب له اعلام وبحضرة المحدثین وغیر ذلک مما یشغل قلبه ونهی القاضی عن القضاء فی حال غضبه وجوعه وهمه وشدة فرحه وغیر ذلک مما یشغل قلبه ویمنعه کمال الفکر والله اعلم (وقوله من بیوتکما) هو بضم الباء وکسرها لغتان قرئ بهما فی السبع وقوله صلی الله علیه وسلم وانا والذی نفسی بیده لاخرجنی الذی اخرجکما) فیه جواز ذکر الانسان ما ینالهمن الم ونحوه لا علی سبیل التشکی وعدم الرضا بل للتسلیة والتصبر کفعله صلی الله علیه وسلم هنا ولالتماس دعاء او مساعدة علی التسبب فی ازالة ذلک العارض فهذا کله لیس بمذموم انما یذم ما کان تشکیا وتسخطا وتجزعا (وقوله صلی الله علیه وسلم فاتا) هکذا هو فی بعض النسخ فاتا بالفاء وفی بعضها بالواو وفیه جواز الحلف من غیر استحلاف وقد تقدم قریبا بسط الکلام فیه وتقدم بیانه مرات (وقوله صلی الله علیه وسلم قوموا فقاموا) هکذا هو فی الاصول بضمیر الجمع وهو جائز بلا خلاف لکن الجمهور یقولون اطلاقه علی الاثنین مجاز وآخرون یقولون حقیقة (وقوله فاتی رجلا من الانصار) هو ابو الهیثم مالک بن التیهان بفتح المثناة فوق وتشدید المثناة تحت مع کسرها وفیه جواز الادلال علی الصاحب الذی یوثق به کما ترجمناه واستتباع جماعة الی بیته وفیه منقبة لابی الهیثم اذ جعله النبی صلی الله علیه وسلم اهلا لذلک کفی به شرفا ذلک (وقوله فقالت مرحبا واهلا) کلمتان معروفتان للعرب ومعناه صادفت رحبا وسعة واهلا تأنس بهم وفیه استحباب اکرام الضیف بهذا القول وشبهه واظهار السرور بقدومه وجعله اهلا لذلک کل هذا وشبهه اکرام للضیف وقد قال صلی الله علیه وسلم من کان یومن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفه وفیه جواز سماع کلام الاجنبیة ومراجعتها الکلام للحاجة وجواز اذن المرأة فی دخول منزل زوجها لمن علمت علما محققا انه لا یکرهه بحیث لا یخلو بها الخلوة المحرمة وقولها ذهب یستعذب لنا الماء ای یاتینا بماء عذب وهو الطیب وفیه جواز استعذابه وتطییبه (قوله الحمد لله ما احد الیوم اکرم ضیفا منی) فیه فوائد منها استحباب حمد الله تعالی عند حصول نعمة ظاهرة وکذا یستحب عند اندفاع نقمة کانت متوقعة وفی غیر ذلک من الاحوال وقد جمعت فی ذلک قطعة صالحة فی کتاب الاذکار ومنها استحباب اظهار البشر والفرح بالضیف فی وجهه وحمد الله تعالی وهو یتسع علی حصول هذه النعمة والثناء علی ضیفه ان لم یخف علیه فتنة فان خاف لم یثن علیه فی وجهه هذا طریق الجمع بین الاحادیث الواردة بجواز ذلک ومنعه وقد جمعتها مع بسط الکلام فیها فی کتاب الاذکار وفیه دلیل علی کمال فضیلة هذا الانصاری وبلاغته وعظیم معرفته لانه اتی بکلام مختصر بدیع فی احسن فی هذا الموطن (قوله فانطلق فجاءهم بعذق فیه بسر وتمر ورطب فقال کلوا من هذه) العذق هنا بکسر العین وهی الکباسة وهی الغصن من النخل انما اتی بهذا العذق الملون لیکون اطرف ولیجمعوا بین اکل الانواع فقد یطیب لبعضهم هذا ولبعضهم هذا وفیه دلیل علی استحباب تقدیم اکل الفاکهة علی الخبز واللحم وغیرهما وفیه استحباب المبادرة الی الضیف بما تیسر واکرامه بعده بطعام یصنعه له لا سیما ان غلب علی ظنه حاجته فی الحال الی الطعام وقد یکون شدید الحاجة الی التعجیل وقد یشق علیه انتظار ما یصنع الا استحیاء الا انصراف وقد کره جماعة من السلف التکلف للضیف وهو محمول علی ما یشق علی صاحب البیت مشقة ظاهرة لان ذلک یمنعه من الاخلاص وکمال السرور بالضیف وربما ظهر علیه شیء من ذلک فیتاذی به الضیف وقد یحضر شیئا یعرف الضیف من حاله انه یشق علیه وانه یتکلفه فیتاذی الضیف لشفقته علیه وکل هذا مخالف لقوله صلی الله علیه وسلم من کان یومن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفه لان اکمل اکرامه راحة خاطره واظهار السرور به واما فعل الانصاری ذبحه الشاة فلیس مما یشق علیه بل لو ذبح اغنامه جمالا وانفق اموالا فی ضیافة رسول الله صلی الله علیه وسلم وصاحبیه رض کان مسرورا بذلک مغبوطا فیه والله اعلم (قوله واخذ المدیة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاک والحلوب) المدیة بضم المیم وکسرها هی السکین وتقدم بیانهما مرات والحلوب ذات اللبن فعول بمعنی مفعول کرکوب ونظائره (قوله فلما ان شبعوا ورووا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی بکر وعمر رض والذی نفسی بیده لتسئلن عن هذا النعیم یوم القیمة) فیه دلیل علی جواز الشبع وما جاء فی کراهة الشبع محمول علی المداومة علیه لانه یقسی القلب وینسی امر المحتاجین واما السؤال عن هذا النعیم فقال القاضی عیاض المراد السؤال عن القیام بحق شکره والذی نعتقده ان السؤال هنا سؤال توبیخ واعلام بالامتنان بها واظهار الکرامة باسباغها لا سؤال توبیخ وتقریع ومحاسبة والله اعلم

فانا

ذاک

له از ادب

صح ۱۲

نحی الادب

مسند

وحدثني اسحاق بن منصور قال انا ابو هشام يعني المغيرة بن سلمة قال نا عبد الواحد بن زياد قال نا يزيد قال نا ابو حازم قال سمعت ابا هريرة يقول بينا ابو بكر قاعد وعمر معه اذ اتاهما رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما اقعدكما ههنا قالا اخرجنا الجوع من بيوتنا والذي بعثك بالحق ثم ذكر نحو حديث خلف بن خليفة

حدثني حجاج بن الشاعر قال حدثني الضحاك بن مخلد من رقعة عارض لي بها ثم قرأه علي قال اخبرناه حنظلة بن ابي سفيان قال نا سعيد بن ميناء قال سمعت جابر بن عبد الله يقول لما حفر الخندق رأيت برسول الله صلى الله عليه وسلم خمصا فانكفئت الى امرأتي فقلت لها هل عندك شيء فاني رأيت برسول الله صلى الله عليه وسلم خمصا شديدا فاخرجت لي جرابا فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن قال فذبحتها وطحنت فرغت الى فراغي فقطعتها في برمتها ثم وليت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت لا تفضحني برسول الله صلى الله عليه وسلم ومن معه قال فجئته فساررته فقلت يا رسول الله انا قد ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير كان عندنا فتعال انت في نفر معك فصاح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا اهل الخندق ان جابرا قد صنع لكم سورا فحي هلا بكم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينتكم حتى اجيء فجئت وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يقدم الناس حتى جئت امرأتي فقالت بك وبك قلت قد فعلت الذي قلت فاخرجت له عجينتنا فبصق فيها وبارك ثم عمد الى برمتنا فبصق فيها وبارك ثم قال ادعوا لي خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتكم ولا تنزلوها وهم الف فاقسم بالله لاكلوا حتى تركوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط كما هي وان عجينتنا او كما قال الضحاك يتخبز كما هو

وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة انه سمع انس بن مالك يقول قال ابو طلحة لام سليم قد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعير ثم اخذت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت ثوبي وردتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا في المسجد ومعه الناس فقمت عليهم

(قوله في اسناد الطريق الثاني وحدثني اسحاق بن منصور انا ابو هشام يعني المغيرة بن سلمة نا يزيد نا ابو حازم قال سمعت ابا هريرة يقول) هكذا وقع هذا الاسناد في النسخ ببلادنا وحكى القاضي عياض انه وقع هكذا في رواية ابن ماهان وفي رواية الرازي من طريق الجلودي وانه وقع من رواية السجزي عن الجلودي بزيادة رجل بين المغيرة بن سلمة ويزيد بن كيسان وهو عبد الواحد بن زياد قال ابو علي الجياني ولا بد من اثبات عبد الواحد ولا يتصل الحديث الا به قال كذلك خرجه ابو مسعود الدمشقي في الاطراف عن مسلم عن اسحق عن مغيرة عن عبد الواحد عن يزيد بن كيسان عن ابي حازم عن ابي هريرة قال الجياني وما وقع في رواية ابن ماهان وغيره من اسقاط خطأ بين **قلت** ونقله خلف الواسطي في الاطراف باسقاط عبد الواحد والظاهر الذي يقتضيه حال مغيرة ويزيد انه لا بد من اثبات عبد الواحد كما قاله الجياني والله اعلم هذا ما يتعلق بالحديث الاول اما الحديث الثاني وهو حديث طعام جابر ففيه انواع من الفوائد وجمل من القواعد منها الدليل الظاهر والعلم الباهر من اعلام نبوة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد تظاهرت احاديث آحاد بمثل هذا حتى زاد مجموعها على التواتر وحصل العلم القطعي الذي اشتركت فيه هذه الآحاد وهو انخراق العادة بما اتى به صلى الله عليه وسلم من تكثير الطعام القليل الكثرة الظاهرة ونبع الماء وتكثيره وتسبيح الطعام وحنين الجذع وغير ذلك مما هو معروف وقد جمع ذلك العلماء في كتب دلائل النبوة كالدلائل للقفال الشاشي وصاحبه ابي عبد الله الحليمي وابي بكر البيهقي الامام الحافظ وغيرهم بما هو مشهور واحسنها كتاب البيهقي فلله الحمد على ما انعم به علينا محمد صلى الله عليه وسلم وعلينا باكرامه صلى الله عليه وسلم وبالله التوفيق (قوله حدثنا سعيد بن ميناء) هو بالمد والقصر وقد تقدم بيانه مرات (قوله رأيت النبي صلى الله عليه وسلم خمصا) هو بفتح الخاء والميم اي رأيته ضامر البطن من الجوع (قوله فانكفأت الى امرأتي) اي انقلبت ورجعت ووقع في نسخ فانكفيت وهو خلاف المعروف في اللغة بل الصواب انكفأت بالهمز (قوله فاخرجت لي جرابا) هو وعاء من جلد معروف بكسر الجيم وفتحها الكسر اشهر وقد سبق بيانه (قوله لنا بهيمة داجن) هي بضم الباء تصغير بهمة وهي الصغيرة من اولاد الضان قال الجوهري ويطلق على الذكر والانثى كالشاة والسخلة الصغيرة من اولاد المعز وقد سبق قريبا ان الداجن ما الف البيوت (قوله فجئته فساررته فقلت يا رسول الله) فيه جواز المسارة بالحاجة بحضرة الجماعة وانما نهي ان يتناجى اثنان دون الثالث كما سنوضحه في موضعه ان شاء الله تعالى (قوله صلى الله عليه وسلم ان جابرا قد صنع لكم سورا فحي هلا بكم) اما السور فبضم السين اسكان الواو وغير مهموز وهو الطعام الذي يدعى اليه وقيل الطعام مطلقا وهي لفظة فارسية وقد تظاهرت احاديث صحيحة بان رسول الله صلى الله عليه وسلم تكلم بالفاظ غير العربية فيدل على جوازه واما حي هلا فهو بتنوين هلا وقيل بلا تنوين على وزن علا ويقال حي هل ومعناها عليك بكذا او ادع بكذا بكذا قاله ابو عبيد وغيره وقيل معناه عجل به وقال الهروي معناه هات وعجل به (قوله جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يقدم الناس) انما فعل هذا لانه صلى الله عليه وسلم دعاهم فجاءوا تبعا له كصاحب الطعام اذا دعا طائفة يمشي قدامهم وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم في غير هذا الحال لا يتقدمهم ولا يمكنهم من ولي عقبه فعله هنا لهذه المصلحة (قوله حتى جئت امرأتي فقالت بك وبك) اي ذمته ودعت عليه وقيل معناه بك تلحق الفضيحة وبك يتعلق الذم وقيل معناه جرى هذا برأيك وسوء نظرك وتسببك (قوله فقلت الذي قلت لي) معناه اني اخبرت النبي صلى الله عليه وسلم بما عندنا فهو اعلم بالمصلحة (قوله ثم عمد الى برمتنا فبصق فيها وبارك قال ادعي خابزة فلتخبز معك) هذه اللفظة وهي ادعي وقعت في بعض الاصول هكذا ادعي بعين ثم ياء وهو الصحيح الظاهر لانه خطاب للمرأة ولهذا قال فلتخبز معك وفي بعضها ادعوني بواو ونون وفي بعضها ادعني وهما ايضا صحيحان وتقديره اطلبوا او اطلب لي خابزة (قوله عمد) هو بفتح الميم (قوله بصق) هكذا هو في اكثر الاصول وفي بعضها بسق وهي لغة قليلة والمشهور بصق وبزق وحكى جماعة من اهل اللغة بسق لكنها قليلة كما ذكرنا (قوله صلى الله عليه وسلم واقدحي من برمتكم) اي اغرفي والقدح المغرفة يقال قدحت المرق اقدحه بفتح الدال غرفته (قوله وهم الف فاقسم بالله لاكلوا حتى تركوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط كما هي وان عجينتنا لتخبز كما هو) قوله تركوه وانحرفوا اي شبعوا وانصرفوا وقوله تغط بكسر الغين المعجمة وتشديد الطاء اي تغلي ويسمع غليانها وقوله كما هو يعود الى العين وقد تضمن هذا الحديث علمين من اعلام النبوة احدهما تكثير الطعام القليل والثاني علمه صلى الله عليه وسلم بان هذا الطعام القليل الذي يكفي في العادة خمسة انفس او نحوهم سيكثر فيكفي الفا وزيادة فدعا له الفا قبل ان يصل اليه وقد علم انه صاع شعير وبهيمة والله اعلم واما الحديث الثالث وهو حديث انس في طعام ابي طلحة ففيه ايضا هذان العلمان من اعلام النبوة وهما تكثير القليل وعلمه صلى الله عليه وسلم بان هذا القليل سيكثره الله تعالى فيكفي هؤلاء الخلق الكثير فدعاهم له واعلم ان انسا رضي الله عنه روى هنا حديثين الاول من طريق والثاني من طريق وهما قضيتان جرت فيهما آيتان المعجزتان وغيرهما من المعجزات ففي الحديث الاول ان ابا طلحة وام سليم ارسلا انسا الى النبي صلى الله عليه وسلم باقراص شعير قال انس فذهبت فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا في المسجد ومعه اصحابه فقمت عليهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة فقلت نعم فقال الطعام فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين ايديهم حتى جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله ورسوله اعلم قال فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم معه حتى دخلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي ما عندك يا ام سليم فاتت بذلك الخبز فامر به صلى الله عليه وسلم ففت وعصرت عليه عكة لها فادمته ثم قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة حتى اكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون رجلا او ثمانون

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة فقلت نعم فقال الطعام فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا قال فانطلق و انطلقت بين
ايديهم حتى جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله ورسوله اعلم قال فانطلق ابو طلحة
حتى لقى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم معه حتى دخلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمى ما عندك يا ام سليم فاتت بذلك
الخبز فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت وعصرت عليه ام سليم عكة لها فادمته ثم قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن
لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة حتى اكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون
رجلا او ثمانون **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة قال نا عبد الله بن نمير ح قال وثنا ابن نمير واللفظ له قال نا ابى قال نا سعد بن سعيد حدثنى انس بن مالك قال بعثنى ابو طلحة
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لادعوه وقد جعل طعاما قال فاقبلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم مع الناس فنظر الى فاستحييت فقلت اجب ابا طلحة فقال
للناس قوموا فقال ابو طلحة يا رسول الله انما صنعت لك شيئا قال فمسها رسول الله صلى الله عليه وسلم ودعا فيها بالبركة ثم قال ادخل نفرا من اصحابى عشرة وقال
كلوا واخرج لهم شيئا من بين اصابعه فاكلوا حتى شبعوا فخرجوا فقال ادخل عشرة فاكلوا حتى خرجوا فما زال يدخل عشرة ويخرج عشرة حتى لم يبق منهم
احد الا دخل فاكل حتى شبع ثم هيأها فاذا هى مثلها حين اكلوا منها **وحدثنا** سعيد بن يحيى الاموى قال نا ابى قال نا سعد بن سعيد قال سمعت انس بن
مالك قال بعثنى ابو طلحة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وساق الحديث نحو حديث ابن نمير غير انه قال فى آخره ثم اخذ ما بقى فجمعه ثم دعا فيه بالبركة قال فعاد
كما كان فقال دونكم هذا **وحدثنى** عمرو الناقد قال نا عبد الله بن جعفر الرقى نا عبيد الله بن عمرو عن عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن ابى ليلى عن انس بن مالك قال
امر ابو طلحة ام سليم ان تصنع للنبى صلى الله عليه وسلم طعاما لنفسه خاصة ثم ارسلنى اليه وساق الحديث وقال فيه فوضع النبى صلى الله عليه وسلم يده وسمى عليه ثم قال ائذن
لعشرة فاذن لهم فدخلوا فقال كلوا وسموا الله فاكلوا حتى فعل ذلك بثمانين رجلا ثم اكل النبى صلى الله عليه وسلم بعد ذلك واهل البيت وتركوا سؤرا **وحدثنا** عبد بن
حميد قال نا عبد الله بن مسلمة قال نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن انس بن مالك بهذه القصة فى طعام ابى طلحة عن النبى صلى الله عليه وسلم
وقال فيه فقام ابو طلحة على الباب حتى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له يا رسول الله انما كان شيئا يسيرا قال هلمه فان الله سيجعل فيه البركة **وحدثنا**
عبد بن حميد قال نا خالد بن مخلد البجلى قال حدثنى محمد بن موسى قال حدثنى عبد الله بن عبد الله بن ابى طلحة عن انس بن مالك عن النبى صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث
وقال فيه ثم اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم واكل اهل البيت وافضلوا ما ابلغوا جيرانهم **وحدثنا** حسن بن على الحلوانى قال نا وهب بن جرير قال نا ابى قال سمعت
جرير بن زيد يحدث عن عمرو بن عبد الله بن ابى طلحة عن انس بن مالك قال رأى ابو طلحة رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا فى المسجد يتقلب ظهره البطن فاتى
ام سليم فقال انى رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا فى المسجد يتقلب ظهره البطن واظنه جائعا وساق الحديث وقال فيه ثم اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم
وابو طلحة وام سليم وانس وفضلت فضلة فاهدينا له لجيراننا **وحدثنى** حرملة بن يحيى التجيبى قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنى اسامة ان يعقوب بن
عبد الله بن ابى طلحة الانصارى حدثه انه سمع انس بن مالك يقول جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فوجدته جالسا مع اصحابه يحدثهم وقد
عصب بطنه بعصابة قال اسامة وانا اشك على حجر فقلت لبعض اصحابه لم عصب رسول الله صلى الله عليه وسلم بطنه فقالوا من الجوع فذهبت الى ابى طلحة
وهو زوج ام سليم بنت ملحان فقلت يا ابتاه قد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم عصب بطنه بعصابة فسألت بعض اصحابه فقالوا من الجوع فدخل
ابو طلحة على امى فقال هل من شئ فقالت نعم عندى كسر من خبز وتمرات فان جاءنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وحده اشبعناه وان جاء آخر معه قل عنهم
ثم ذكر سائر الحديث بقصته **وحدثنى** حجاج بن الشاعر قال نا يونس بن محمد قال نا حرب بن ميمون عن النضر بن انس عن انس بن مالك عن النبى
صلى الله عليه وسلم فى طعام ابى طلحة نحو حديثهم

الشرح (قوله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة فقلت نعم فقال الطعام فقلت نعم) هذان علمان من اعلام النبوة وذهابه صلى الله عليه وسلم بهم علم ثالث كما سبق وتكثير الطعام علم رابع وفيه
ما تقدم فى حديث ابى هريرة وحديث جابر من ابتلاء الانبياء صلوات الله عليهم وسلامه والاختبار بالجوع وغيره من المشاق ليصبروا فيعظم اجرهم ومنازلهم وفيه ما كانوا عليه من كتمان ما بهم وفيه
ما كانت الصحابة رضى الله عنهم عليه من الاعتناء باحوال رسول الله صلى الله عليه وسلم وفيه استحباب بعث الهدية وان كانت قليلة بالنسبة الى مرتبة المبعوث اليه لانها وان قلت فهى خير
من العدم وفيه جلوس العالم لاصحابه يفيدهم ويؤدبهم واستحباب ذلك فى المساجد وفيه انطلاق صاحب الطعام بين يدى الضيفان وخروجه ليتلقاهم وفيه منقبة لام سليم رضى الله عنها ودلالة على عظيم
فقهها ورجحان عقلها لقولها الله ورسوله اعلم ومعناه انه قد عرف الطعام فهو اعلم بالمصلحة فلو لم يعلمها فى مجئ الجمع العظيم لم يفعلها فلا تحزن من ذلك وفيه استحباب فت الطعام واختيار
الثريد على الخبز باللقم وقوله عصرت عليه عكة هى بضم العين وتشديد الكاف وهى وعاء صغير من جلد للسمن خاصة وقوله فادمته هو بالمد والقصر لغتان آدمته وادمته اى جعلت فيه ادما وانما اذن
لعشرة عشرة ليكون ارفق بهم فان القصعة التى فت فيها تلك الاقراص لا يتحلق عليها اكثر من عشرة الا بضرر يلحقهم لبعدها عنهم والله اعلم واما الحديث الآخر ففيه ان النبى قال لبعثنى ابو طلحة الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم لادعوه وقد جعل طعاما فاقبلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم مع الناس فنظر الى فاستحييت فقلت اجب ابا طلحة فقال للناس قوموا وذكر الحديث واخرج لهم شيئا من بين
اصابعه وهذا الحديث قضية اخرى بلا شك وفيها ما سبق فى الحديث الاول وزيادة هذا العلم الآخر من اعلام النبوة وهى اخراج ذلك الشئ من بين اصابعه الكريمات صلى الله عليه وسلم (قوله وتركوا سؤرا)
هو بالهمز اى بقية (قوله فقام ابو طلحة على الباب حتى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له يا رسول الله انما كان شئ يسير قال هلمه فان الله سيجعل فيه البركة) اما قيام ابى طلحة
فلانتظار اقبال النبى صلى الله عليه وسلم فلما اقبل تلقاه وقوله انما كان شئ يسير هكذا هو فى الاصول وهو صحيح وكان هنا تامة لا يحتاج خبرا وقوله صلى الله عليه وسلم فان الله سيجعل فيه
البركة فيه علم ظاهر من اعلام النبوة (وقوله ثم اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم واكل اهل البيت) فيه انه يستحب لصاحب الطعام واهله ان يكون اكلهم بعد فراغ الضيفان والله
اعلم (قوله يتقلب ظهرا لبطن وفى الرواية الاخرى وقد عصب بطنه بعصابة) لا مخالفة بينهما واحدهما يبين الآخر ويقال عصب وعصب بالتخفيف والتشديد (قوله فذهبت الى
ابى طلحة وهو زوج ام سليم بنت ملحان فقلت يا ابتاه) فيه استعمال المجاز لقوله يا ابتاه وانما هو زوج امه وقوله بنت ملحان هو بكسر الميم والله اعلم

حدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك بن انس فيما قرئ عليه عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة انه سمع انس بن مالك يقول ان خياطا دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعه قال انس بن مالك فذهبت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ذلك الطعام فقرب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم خبزا من شعير ومرقا فيه دباء وقديد قال انس فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء من حوالي الصحفة فلم ازل احب الدباء من يومئذ وحدثنا محمد بن العلاء ابو كريب قال نا ابو اسامة عن سليمان بن المغيرة عن ثابت عن انس قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل فانطلقت معه فجئ بمرقة فيها دباء فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل من ذلك الدباء ويعجبه قال فلما رايت ذلك جعلت القيه اليه ولا اطعمه قال فقال انس فما زلت بعد يعجبني الدباء وحدثني حجاج بن الشاعر وعبد بن حميد جميعا عن عبد الرزاق قال انا معمر عن ثابت البناني وعاصم الاحول عن انس بن مالك ان رجلا خياطا دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم وزاد قال ثابت فسمعت انسا يقول فما صنع لي طعام بعد اقدر على ان يصنع فيه دباء الا صنع وحدثني محمد بن المثنى العنزي قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر قال نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي قال فقربنا اليه طعاما ووطبة فاكل منها ثم اتي بتمر فكان ياكله ويلقي النوى بين اصبعيه ويجمع السبابة والوسطى قال شعبة هو ظني وهو فيه ان شاء الله القاء النوى بين الاصبعين ثم اتي بشراب فشرب ثم ناوله الذي عن يمينه قال فقال ابي واخذ بلجام دابته ادع الله لنا فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم فاغفر لهم وارحمهم وحدثناه محمد بن بشار قال نا ابن ابي عدي ح قال وحدثنيه محمد بن المثنى قال نا يحيى بن حماد كلاهما عن شعبة بهذا الاسناد ولم يشكا في القاء النوى بين الاصبعين حدثنا يحيى بن يحيى التميمي وعبد الله بن عون الهلالي قال يحيى انا وقال ابن عون نا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عبد الله بن جعفر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل القثاء بالرطب حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابو سعيد الاشج كلاهما عن حفص قال ابو بكر نا حفص بن غياث عن مصعب بن سليم قال نا انس بن مالك قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم مقعيا ياكل تمرا وحدثنا زهير بن حرب وابن ابي عمر جميعا عن سفيان قال ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن مصعب بن سليم عن انس قال اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بتمر فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقسمه وهو محتفز ياكل منه اكلا ذريعا وفي رواية زهير اكلا حثيثا

باب جواز اكل المرق واستحباب اليقطين وايثار اهل المائدة بعضهم بعضا وان كانوا ضيفانا اذا لم يكره ذلك صاحب الطعام فيه حديث انس رضي الله عنه ان خياطا دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرب اليه خبزا من شعير ومرقا فيه دباء وقديد قال انس فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء من حوالي الصحفة فلم ازل احب الدباء من يومئذ وفي رواية قال انس فلما رايت ذلك جعلت القيه اليه ولا اطعمه وفي رواية قال انس فما صنع لي طعام بعد اقدر على ان يصنع فيه دباء الا صنع) فيه فوائد منها اجابة الدعوة واباحة كسب الخياط واباحة المرق وفضيلة اكل الدباء وانه يستحب ان يحب الدباء وكذلك كل شئ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحبه وانه يحرص على تحصيل ذلك وانه يستحب لاهل المائدة ايثار بعضهم بعضا اذا لم يكره صاحب الطعام واما تتبع الدباء من حوالي الصحفة فيحتمل وجهين احدهما من حوالي جانبه وناحيته من الصحفة لا من حوالي جميع جوانبها فقد امر بالاكل مما يلي الانسان والثاني ان يكون من جميع جوانبها وانما نهي عن ذلك لئلا يتقذره جليسه ورسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتقذره احد بل يتبركون باثاره صلى الله عليه وسلم فقد كانوا يتبركون بعصاقه صلى الله عليه وسلم ونخامته ويدلكون بذلك وجوههم وشرب بعضهم بول بعضهم ودم وغير ذلك مما هو معروف من عظيم اعتنائهم باثاره صلى الله عليه وسلم التي يخالفه فيها غيره والدباء هو اليقطين وهو بالمد هذا هو المشهور وحكى القاضي عياض فيه القصر ايضا الواحدة دباءة او دباة والله اعلم

باب استحباب وضع النوى خارج التمر واستحباب دعاء الضيف لاهل الطعام وطلب الدعاء من الضيف الصالح واجابته الى ذلك فيه يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر قال نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي فقربنا له طعاما ووطبة فاكل منها ثم اتي بتمر فكان ياكله ويلقي النوى بين اصبعيه ويجمع بين السبابة والوسطى قال شعبة هو ظني وهو فيه ان شاء الله القاء النوى بين الاصبعين ثم اتي بشراب فشرب ثم ناوله الذي عن يمينه فقال ابي واخذ بلجام دابته ادع الله لنا فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم فاغفر لهم وارحمهم وفي الرواية الاخرى ذكره وقال لم يشك في القاء النوى بين الاصبعين

الشرح عبد الله بن بسر بضم الباء ويزيد بن خمير بضم الخاء المعجمة وفتح الميم (قوله ووطبة) هكذا رواية الاكثرين وطبة بالواو واسكان الطاء وبعدها باء موحدة وهكذا رواه النضر بن شميل راوي هذا الحديث عن شعبة والنضر امام من ائمة اللغة وفسر النضر فقال الوطبة الحيس بجمع التمر البرني والاقط المدقوق والسمن كذا ضبطه ابو مسعود الدمشقي وابو بكر البرقاني وآخرون وهكذا هو عندنا في معظم النسخ وفي بعضها طبة براء مضمومة وفتح الطاء وكذا ذكره الحميدي وقال هكذا جاء فيما راينا من نسخ مسلم رطبة بالراء قال وهو تصحيف من الراوي وانما هو بالواو وهذا الذي ادعاه على نسخ مسلم هو فيما رآه هو والا فاكثرها بالواو وكذا نقله ابو مسعود البرقاني والاكثرون عن نسخ مسلم ونقل القاضي عياض عن رواية بعضهم في مسلم وطئة بفتح الواو وكسر الطاء وبعدها همزة وادعى انه الصواب وهكذا ادعاه آخرون والوطئة بالهمز عند اهل اللغة طعام يتخذ من التمر كالحيس هذا ما ذكره والمنافاة بين هذا كله فيقبل ما صحت به الروايات وهو صحيح في اللغة والله اعلم (قوله ويلقي النوى بين اصبعيه) اي يجعله بينهما لقلته ولم يلقه في اناء التمر لئلا يختلط بالتمر وقيل كان يجمعه على ظهر الاصبعين ثم يرمي به (وقوله قال شعبة هو ظني وهو فيه ان شاء الله القاء النوى) معناه ان شعبة قال الذي اظنه ان القاء النوى مذكور في الحديث فاشار الى تردده وشك في الطريق الثاني جزم باثباته ولم يشك فهو ثابت بهذه الرواية واما رواية الشك فلا تضر سواء تقدمت على هذه او تاخرت لانه يتيقن في وقت وشك في وقت فاليقين ثابت ولا يمنعه النسيان في وقت آخر (وقوله فشرب ثم ناوله الذي عن يمينه فيه ان الشراب ونحوه يدار على اليمين كما سبق تقريره في بابه قريبا وفيه استحباب طلب الدعاء من الفاضل ودعاء الضيف بتوسعة الرزق والمغفرة والرحمة وقد جمع صلى الله عليه وسلم في هذا الدعاء خيرات الدنيا والآخرة والله اعلم

باب اكل القثاء بالرطب فيه عبد الله بن جعفر رضي الله عنه رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل القثاء بالرطب القثاء بكسر القاف هو المشهور وفيه لغة بضمها وقد جاء في غير مسلم زيادة قال يكسر حره بهذا ويبرده بهذا فيه جواز اكلهما معا وكل الطعامين معا والتوسع في الاطعمة ولا خلاف بين العلماء في جواز هذا وما نقل عن بعض السلف من خلاف هذا فمحمول على كراهة اعتياد التوسع والترفه والاكثار منه لغير مصلحة دينية والله اعلم

باب استحباب تواضع الآكل وصفة قعوده فيه انس رضي الله عنه رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم مقعيا ياكل تمرا وفي الرواية الاخرى اتي بتمر فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقسمه وهو محتفز ياكل منه اكلا ذريعا وفي رواية اكلا حثيثا

الشرح (قوله مقعيا اي جالسا على اليتيه ناصبا ساقيه (وقوله محتفز) هو بالزاي اي مستعجل مستوفز غير متمكن في جلوسه وهو بمعنى قوله مقعيا وهو ايضا معنى قوله صلى الله عليه وسلم في الحديث الآخر في صحيح البخاري وغيره لا آكل متكئا على ما فسره الامام الخطابي فانه قال المتكئ هنا المتمكن في جلوسه من التربع وشبهه المعتمد على الوطاء تحته قال وكل من استوى قاعدا على وطاء فهو متكئ معناه لا آكل كل من يريد الاستكثار من الطعام ويقعد له متمكنا بل اقعد مستوفزا وآكل قليلا (وقوله اكلا ذريعا وحثيثا) هما بمعنى اي مستعجلا وكان استعجاله صلى الله عليه وسلم لاستيفازه لشغل آخر فاسرع في الاكل ليقضي حاجته منه ويرد الجوعة ثم يذهب في ذلك الشغل (وقوله فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقسمه اي يفرقه على من يراه اهلا لذلك هذا التمر كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم وتبرع بتفريقه صلى الله عليه وسلم فلهذا كان ياكل منه والله اعلم

حدثنا محمد بن المثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت جبلة بن سحيم قال كان ابن الزبير يرزقنا التمر قال وقد كان اصاب الناس يومئذ جهد فكنا ناكل فيمر علينا ابن عمر ونحن ناكل فيقول لا تقارنوا فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن القران الا ان يستأذن الرجل اخاه قال شعبة لا ادرى هذه الكلمة الامن كلمة ابن عمر يعنى الاستئذان وحدثناه عبيد الله بن معاذ قال نا ابى ح قال وحدثنا محمد بن بشار قال نا عبد الرحمن بن مهدى كلاهما عن شعبة بهذا الاسناد وليس فى حديثهما قول شعبة ولا قوله وقد كان اصاب الناس يومئذ جهد وحدثنى زهير بن حرب ومحمد ابن المثنى قالا نا عبد الرحمن عن سفيان عن جبلة بن سحيم قال سمعت ابن عمر يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقرن الرجل بين التمرتين حتى يستأذن اصحابه وحدثنى عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى قال نا يحيى بن حسان قال نا سليمان بن بلال عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لا يجوع اهل بيت عندهم التمر حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا يعقوب بن محمد بن طحلاء عن ابى الرجال محمد بن عبد الرحمن عن امه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة بيت لا تمر فيه جياع اهله يا عائشة بيت لا تمر فيه جياع اهله او جاع اهله قالها مرتين او ثلاثا حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا سليمان يعنى ابن بلال عن عبد الله بن عبد الرحمن عن عامر بن سعد ابن ابى وقاص عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اكل سبع تمرات مما بين لابتيها حين يصبح لم يضره سم حتى يمسى حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا ابو اسامة عن هاشم بن هاشم قال سمعت عامر بن سعد بن ابى وقاص يقول سمعت سعدا يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تصبح بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر وحدثناه ابن ابى عمر قال نا مروان الفزارى ح قال وثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا ابو بدر شجاع بن الوليد كلاهما عن هاشم بن هاشم بهذا الاسناد عن النبى صلى الله عليه وسلم مثله ولا يقولان سمعت النبى صلى الله عليه وسلم وحدثنا يحيى بن يحيى ويحيى بن ايوب وابن حجر قال يحيى بن يحيى انا وقال الآخران نا اسمعيل وهو ابن جعفر عن شريك وهو ابن ابى نمر عن عبد الله بن ابى عتيق عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان فى عجوة العالية شفاء او انها ترياق اول البكرة حدثنا قتيبة بن سعيد قال نا جرير ح قال وثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا جرير وعمر بن عبيد عن عبد الملك بن عمير عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين

باب

نهى الآكل مع جماعة عن قران تمرتين ونحوهما فى لقمة الا باذن اصحابه فيه شعبة عن جبلة بن سحيم قال كان ابن الزبير رضى يرزقنا التمر وكان اصاب الناس يومئذ جهد فكنا ناكل فيمر علينا ابن عمر رضى ونحن ناكل فيقول لا تقارنوا فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الاقران الا ان يستاذن الرجل اخاه قال شعبة لا ادرى هذه الكلمة الامن كلمة ابن عمر رضى يعنى الاستئذان وفى الرواية الاخرى عن سفين عن جبلة عن ابن عمر نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقرن الرجل بين التمرتين حتى يستاذنهم فاذا اذنوا فلا باس واختلفوا فى ان هذا النهى على التحريم او على الكراهة والادب فنقل القاضى عياض عن اهل الظاهر انه للتحريم وعن غيرهم انه للكراهة والادب والصواب التفصيل فان كان الطعام مشتركا بينهم فالقران حرام الا برضاهم ويحصل الرضا بتصريحهم به او بما يقوم مقام التصريح من قرينة حال او دلال عليهم كلهم بحيث يعلم يقينا او ظنا قويا انهم يرضون به ومتى شك فى رضاهم فهو حرام وان كان الطعام لغيرهم او لاحدهم اشترط رضاه وحده فان قرن بغير رضاه فحرام ويستحب ان يستاذن الآكلين معه ولا يجب وان كان الطعام لنفسه وقد ضيفهم به فلا يحرم عليه القران ثم ان كان فى الطعام قلة فحسن ان لا يقرن ليساويهم وان كان كثيرا بحيث يفضل عنهم فلا باس بقرانه لكن الادب مطلقا التأدب فى الاكل وترك الشره الا ان يكون مستعجلا ويريد الاسراع لشغل آخر كما سبق فى الباب قبله وقال الخطابى انما كان هذا فى زمنهم حين كان الطعام ضيقا فاما اليوم مع اتساع الحال فلا حاجة الى الاذن وليس كما قال بل الصواب ما ذكرنا من التفصيل فان الاعتبار بعموم اللفظ لا بخصوص السبب لو ثبت السبب كيف وهو غير ثابت والله اعلم وقوله اصاب الناس جهد يعنى قلة وحاجة ومشقة وقوله يقرن اى يجمع وهو بضم الراء وكسرها لغتان وقوله نهى عن الاقران كذا هو فى الاصول والمعروف فى اللغة القران يقال قرن بين الشيئين قالوا ولا يقال اقرن وقوله قال شعبة لا ادرى هذه الكلمة الامن كلمة ابن عمر يعنى بالكلمة الكلام وهذا شائع معروف وهذا الذى قاله شعبة لا يؤثر فى رفع الاستئذان الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لانه نفاه بظن وحسبان وقد اثبته سفين فى الرواية الثانية فثبت والله اعلم

باب

فى ادخار التمر ونحوه من الاقوات للعيال فيه قوله صلى الله عليه وسلم لا يجوع اهل بيت عندهم التمر وفى الرواية الاخرى بيت لا تمر فيه جياع اهله قالها مرتين او ثلاثا) فيه فضيلة التمر وجواز الادخار للعيال والحث عليه وفى اسناده عبد الله بن مسلمة عن يعقوب بن محمد بن طحلاء عن ابى الرجال محمد بن عبد الرحمن عن امه عن عائشة اما طحلاء فبفتح الطاء واسكان الحاء المهملتين وبالمد اما ابو الرجال فلقب له لانه كان له عشرة اولاد رجال وامه عمرة بنت عبد الرحمن وهذا الاسناد كله مدنيون والله اعلم

باب

فضل تمر المدينة فيه قوله صلى الله عليه وسلم من اكل سبع تمرات مما بين لابتيها حين يصبح لم يضره سم حتى يمسى وفى الرواية الاخرى من تصبح بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر وفى الرواية الاخرى ان فى عجوة العالية شفاء او انها ترياق اول البكرة) الشرح اللابتان هما الحرتان والمراد لابتا المدينة وقد سبق بيانهما مرات والسم معروف وهو بفتح السين وضمها وكسرها والفتح افصح وقد اوضحته فى تهذيب الاسماء واللغات والترياق بكسر التاء وضمها لغتان ويقال دريا ق وطريا ق ايضا كله فصيح (قوله صلى الله عليه وسلم اول البكرة) بنصب اول على الظرف وهو بمعنى الرواية الاخرى من تصبح والعالية ما كان من الحوائط والقرى والعمارات من جهة المدينة العليا مما يلى نجدا والسافلة من الجهة الاخرى مما يلى تهامة قال القاضى وادنى العالية ثلثة اميال وابعدها ثمانية من المدينة والعجوة نوع جيد من التمر وفى هذه الاحاديث فضيلة تمر المدينة وعجوتها وفضيلة التصبح بسبع تمرات منه وتخصيص عجوة المدينة دون غيرها وعدد السبع من الامور التى علمها الشارع ولا نعلم نحن حكمتها فيجب الايمان بها واعتقاد فضلها والحكمة فيها وهذا كاعداد الصلوات ونصب الزكوة وغيرها فهذا هو الصواب فى هذا الحديث واما ما ذكره الامام ابو عبد الله المازرى والقاضى عياض فيه فكلام باطل فلا تلتفت اليه ولا تعرج عليه وقصدت بهذا التنبيه التحذير من الاغترار به والله اعلم

باب

فضل الكمأة ومداواة العين بها فيه قوله صلى الله عليه وسلم الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين

وحدثنا محمد بن المثنی قال ثنی محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عبد الملك بن عمير قال سمعت عمرو بن حريث قال سمعت سعيد بن زيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين وحدثنا محمد بن المثنى قال حدثنی محمد بن جعفر قال نا شعبة قال واخبرنی الحكم بن عتيبة عن الحسن العرنی عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد عن النبی صلى الله عليه وسلم قال شعبة لما حدثنی به الحكم لم انكره من حديث عبد الملك وحدثنا سعيد بن عمرو الاشعثی قال نا عبثر عن مطرف عن الحكم عن الحسن عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكمأة من المن الذی انزل الله عز وجل على بنی اسرائيل وماؤها شفاء للعين وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا جرير عن مطرف عن الحكم بن عتيبة عن الحسن العرنی عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد عن النبی صلى الله عليه وسلم قال الكمأة من المن الذی انزل الله عز وجل على موسى عليه السلام وماؤها شفاء للعين وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفيان عن عبد الملك بن عمير قال سمعت عمرو بن حريث قال سمعت سعيد بن زيد يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكمأة من المن الذی انزل الله عز وجل على بنی اسرائيل وماؤها شفاء للعين وحدثنا يحيى بن حبيب الحارثی قال نا حماد بن زيد قال نا محمد بن شبيب قال سمعته من شهر بن حوشب فسألته فقال سمعته من عبد الملك بن عمير قال فلقيت عبد الملك فحدثنی عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين حدثنی ابو الطاهر قال نا عبد الله بن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله قال كنا مع النبی صلى الله عليه وسلم بمر الظهران ونحن نجنی الكباث فقال النبی صلى الله عليه وسلم عليكم بالاسود منه قال فقلنا يا رسول الله كأنك رعيت الغنم قال نعم وهل من نبی الا وقد رعاها او نحو هذا من القول حدثنی عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال انا يحيى بن حسان قال نا سليمان بن بلال عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبی صلى الله عليه وسلم قال نعم الأدم او الإدام الخل وحدثنا موسى بن قريش ابن نافع التميمی قال نا يحيى بن صالح الوحاظی قال نا سليمان بن بلال بهذا الاسناد وقال نعم الأدم ولم يشك حدثنا يحيى بن يحيى قال انا ابو عوانة عن ابی بشر عن ابی سفيان عن جابر بن عبد الله ان النبی صلى الله عليه وسلم سأل اهله الأدم فقالوا ما عندنا الا خل فدعا به فجعل يأكل به ويقول نعم الادم الخل نعم الادم الخل حدثنی يعقوب بن ابراهيم الدورقی قال نا اسماعيل يعنی ابن علية عن المثنى بن سعيد قال حدثنی طلحة بن نافع انه سمع جابر بن عبد الله يقول اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدی ذات يوم الى منزله فاخرج اليه فلقا من خبز فقال ما من ادم فقالوا لا الا شیء من خل قال فان الخل نعم الأدم قال جابر فما زلت احب الخل منذ سمعتها من نبی الله صلى الله عليه وسلم وقال طلحة ما زلت احب الخل منذ سمعتها من جابر حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال ثنی ابی قال نا المثنى بن سعيد عن طلحة بن نافع قال نا جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيده الى منزله بمثل حديث ابن علية الى قوله فنعم الأدم الخل ولم يذكر ما بعده وحدثنا ابو بكر بن ابی شيبة قال نا يزيد بن هارون قال انا حجاج بن ابی زينب قال حدثنی ابو سفيان طلحة بن نافع قال سمعت جابر بن عبد الله قال كنت جالسا فی دار فمر بی رسول الله صلى الله عليه وسلم فاشار الی فقمت اليه فاخذ بيدی فانطلقنا حتى اتى بعض حجر نسائه فدخل

وفی رواية من المن الذی انزل الله تعالى على بنی اسرائيل اما الكمأة فبفتح الكاف واسكان الميم وبعدها همزة مفتوحة وفی الاسناد الحكم بن عتيبة هو بالتاء المثناة فوق وقد سبق بيانه والحسن العرنی بضم العين المهملة وفتح الراء وبعدها نون منسوب الى عرينة واختلف فی معنى قوله صلى الله عليه وسلم الكمأة من المن فقال ابو عبيد وكثيرون شبهها بالمن الذی كان ينزل على بنی اسرائيل لانه كان يحصل لهم بلا كلفة ولا علاج والكمأة تحصل بلا كلفة ولا علاج ولا زرع بزر ولا سقی ولا غيره وقيل هی من المن الذی انزل الله تعالى على بنی اسرائيل حقيقة على الظاهر اللفظ (قوله صلى الله عليه وسلم وماؤها شفاء للعين) قيل هو نفس الماء مجردا وقيل معناه ان يخلط ماؤها بدواء ويعالج به العين وقيل ان كان لبرودة ما فی العين من حرارة فماؤها مجردا شفاء وان كان لغير ذلك فمركب مع غيره والصحيح بل الصواب ان ماءها مجردا شفاء للعين مطلقا فيعصر ماءها ويجعل فی العين منه وقد رايت انا وغيری فی زمننا من كان عمی وذهب بصره حقيقة فكحل عينه بماء الكمأة مجردا فشفی دعا اليه بصره وهو الشيخ العدل الامين الكمال ابن عبد الله الدمشقی صاحب صلاح ورواية للحديث وكان استعماله لماء الكمأة اعتقادا فی الحديث وتبركا به والله اعلم

باب فضيلة الاسود من الكباث

فضيلة الاسود من الكباث فيه جابر قال كنا مع النبی صلى الله عليه وسلم بمر الظهران ونحن نجنی الكباث فقال النبی صلى الله عليه وسلم عليكم بالاسود منه فقلنا يا رسول الله كأنك رعيت الغنم قال نعم وهل من نبی الا وقد رعاها او نحو هذا من القول الشرح الكباث بفتح الكاف وبعدها موحدة مخففة ثم الف ثم مثلثة قال اهل اللغة هو النضيج من ثمر الاراك ومر الظهران على دون مرحلة من مكة معروف سبق بيانه وهو بفتح الظاء المعجمة واسكان الهاء وفيه فضيلة رعاية الغنم قالوا والحكمة فی رعاية الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم لها ليأخذوا انفسهم بالتواضع وتصفية قلوبهم بالخلوة ويتمرنوا من سياستها بالنصيحة الى سياسة امهم بالهداية والشفقة والله اعلم

باب فضيلة الخل والتادم به

فيه حديث عائشة ان النبی صلى الله عليه وسلم قال نعم الادم او الادام الخل وفی رواية نعم الادم بلا شك وعن جابر رضی الله عنه ان النبی صلى الله عليه وسلم سأل اهله الادم فقالوا ما عندنا الا خل فدعا به فجعل يأكل به ويقول نعم الادم الخل وذكره من طرق اخرى بزيادة الشرح فی الحديث فضيلة الخل وانه يسمى ادما وانه ادم فاضل جيد قال اهل اللغة الادام بكسر الهمزة ما يؤتدم به يقال ادم الخبز يأدمه بكسر الدال وجمع الادام ادم بضم الهمزة والدال كاهاب واهب وكتاب وكتب والادم باسكان الدال مفرد كالادام وفيه استحباب الحديث على الاكل تأنيسا للآكلين واما معنى الحديث فقال الخطابی والقاضی عياض معناه مدح الاقتصار فی المآكل ومنع النفس عن ملاذ الاطعمة تقديره ائتدموا بالخل وما فی معناه مما تخف مؤنته ولا يعز وجوده ولا تتألف فی الشهوات فانها مفسدة للدين مسقمة للبدن هذا كلام الخطابی ومن تابعه والصواب الذی ينبغی ان يجزم به انه مدح للخل نفسه واما الاقتصار فی المطعم وترك الشهوات فمعلوم من قواعد اخر والله اعلم واما قول جابر فما زلت احب الخل منذ سمعتها من نبی الله صلى الله عليه وسلم فهو كقول انس ما زلت احب الدباء وقد سبق بيانه وهذا مما يؤيد ما قلناه فی معنى الحديث انه مدح للخل نفسه وقد ذكرنا مرات ان تأويل الراوی اذا لم يخالف الظاهر يتعين المصير اليه والعمل به عند جماهير العلماء من الفقهاء والاصوليين وهذا كذلك بل تأويل الراوی هنا هو ظاهر اللفظ فيتعين اعتماده والله اعلم (قوله اخذ النبی صلى الله عليه وسلم بيدی فاخرج اليه فلقا من خبز) هكذا هو فی الاصول فاخرج اليه فلقا وهو صحيح ومعناه اخرج الخادم ونحوه فلقا وهی الكسر (قوله فاخذ بيدی) فيه جواز اخذ الانسان بيد صاحبه فی تماشيهما

ثم ادن لی فدخلت الحجاب علیها فقال هل من غداء فقالوا نعم فأتی بثلاثة أقرصة فوضعن علی نبی فأخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم قرصا فوضعه بین یدیه واخذ قرصا آخر فوضعه بین یدی ثم اخذ الثالث فکسره باثنین فجعل نصفه بین یدیه ونصفه بین یدی ثم قال هل من أدم قالوا لا الا شیء من خل قال هاتوه فنعم الأدم هو **وحدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة عن ابی ایوب الانصاری قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی بطعام اکل منه وبعث بفضلته الی وانه بعث الی یوما بفضلة لم یأکل منها لان فیها ثوما فسألته احرام هو قال لا ولکنی اکرهه من اجل ریحه قال فانی اکره ما کرهت **وحدثنا** محمد بن المثنی قال نا یحیی بن سعید عن شعبة فی هذا الاسناد **وحدثنی** حجاج بن الشاعر واحمد بن سعید بن صخر واللفظ منهما قریب قالا نا ابو النعمان قال نا ثابت فی روایة حجاج بن یزید اخو زید الاحول قال نا عاصم عن عبد الله بن الحارث عن افلح مولی ابی ایوب عن ابی ایوب ان النبی صلی الله علیه وسلم نزل علیه فنزل النبی صلی الله علیه وسلم فی السفل وابو ایوب فی العلو فانتبه ابو ایوب لیلة فقال نمشی فوق راس رسول الله صلی الله علیه وسلم فتنحوا فباتوا فی جانب ثم قال للنبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم السفل ارفق فقال لا اعلو سقیفة انت تحتها فتحول النبی صلی الله علیه وسلم فی العلو وابو ایوب فی السفل فکان یصنع للنبی صلی الله علیه وسلم طعاما فاذا جیئ به الیه سأل عن موضع اصابعه فیتتبع موضع اصابعه فصنع له طعاما فیه ثوم فلما رد الیه سأل عن موضع اصابع النبی صلی الله علیه وسلم فقیل له لم یأکل ففزع وصعد الیه فقال احرام هو قال النبی صلی الله علیه وسلم لا ولکنی اکرهه قال فانی اکره ما تکره او ما کرهت قال وکان النبی صلی الله علیه وسلم یوتی بالوحی **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا جریر بن عبد الحمید عن فضیل بن غزوان عن ابی حازم الاشجعی عن ابی هریرة قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی مجهود فارسل الی بعض نسائه فقالت والذی بعثك بالحق ما عندی الا ماء ثم ارسل الی اخری فقالت مثل ذلك حتی قلن کلهن مثل ذلك لا والذی بعثك بالحق ما عندی الا ماء فقال من یضیف هذا اللیلة رحمه الله فقام رجل من الانصار فقال انا یا رسول الله فانطلق به الی رحله

(**قوله** فدخلت الحجاب علیها) معناه دخلت الحجاب الی الموضع الذی فیه المرأة ولیس فیه انه رای بشرتها (**قوله** فاتی بثلاثة اقرصة فوضعن علی نبی) هکذا هو فی اکثر الاصول نبی بنون مفتوحة ثم باء موحدة مکسورة ثم یاء مثناة تحت مشددة وفسره بمائدة من خوص ونقل القاضی عیاض عن کثیر من الرواة او الاکثرین انه نبی بباء موحدة مفتوحة ثم مثناة فوق مکسورة مشددة ثم یاء مثناة من تحت مشددة والبت کساء من وبر او صوف فلعله مندیل وضع علیه هذا الطعام قال ورواه بعضهم بضم الباء وبعدها نون مکسورة مشددة قال القاضی الکنانی هذا هو الصواب وهو طبق من خوص (**قوله** فی الاسناد یحیی بن صالح الوحاظی) هو بضم الواو وتخفیف الحاء المهملة وبالظاء المعجمة منسوب الی وحاظة قبیلة من حمیر هکذا ضبطه الجمهور وکذا نقله القاضی عیاض عن شیوخهم قال وقال ابو الولید الباجی هو بفتح الواو (**قوله** ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی بثلاثة اقرصة فجعل قدامه قرصا وقدامی قرصا وکسر الثالث فوضع نصفه بین یدیه ونصفه بین یدی) فیه استحباب مواساة الحاضرین علی الطعام وانه یستحب جعل الخبز ونحوه بین ایدیهم بالسویة وانه لا باس بوضع الارغفة والاقراص صحاحا غیر مکسرة

باب

اباحة اکل الثوم وانه ینبغی لمن اراد خطاب الکبار ترکه وکذا ما فی معناه

(**قوله** فی الثوم فسألته احرام هو قال لا ولکنی اکرهه من اجل ریحه) هذا تصریح باباحة الثوم وهو مجمع علیه لکن یکره لمن اراد حضور المسجد او حضور جمع فی غیر المسجد او مخاطبة الکبار ویلحق بالثوم کل ما له رائحة کریهة وقد سبقت المسئلة مستوفاة فی کتاب الصلوة (**قوله** وکان النبی صلی الله علیه وسلم یوتی) معناه تاتیه الملائکة والوحی کما جاء فی الحدیث الآخر انی اناجی من لا تناجی وان الملائکة تتاذی مما یتاذی منه بنو آدم وکان صلی الله علیه وسلم یترک الثوم دائما لانه یتوقع مجیء الملائکة والوحی کل ساعة واختلف اصحابنا فی حکم الثوم فی حقه صلی الله علیه وسلم وکذلك البصل والکراث ونحوها فقال بعض اصحابنا هی محرمة علیه والاصح عندهم انها مکروهة کراهة تنزیه لیست محرمة لعموم قوله صلی الله علیه وسلم لا فی جواب قوله احرام هو ومن قال بالاول یقول معنی الحدیث لیس بحرام فی حقکم والله اعلم (**قوله** کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اتی بطعام اکل منه وبعث بفضلته الی) قال العلماء فی هذا انه یستحب للآکل والشارب ان یفضل مما یاکل ویشرب فضلة لیواسی بها من بعده لا سیما ان کان ممن یتبرک بفضلته وکذا اذا کان فی الطعام قلة ولهم الیه حاجة ویتاکد هذا فی حق الضیف لا سیما ان کانت عادة اهل الطعام ان یخرجوا اکل ما عندهم وینتظر عیالهم الفضلة کما یفعله کثیر من الناس ونقلوا ان السلف کانوا یستحبون افضال هذه الفضلة المذکورة وهذا الحدیث اصل ذلك کله (**قوله** نزل النبی صلی الله علیه وسلم فی السفل وابو ایوب فی العلو ثم ذکر کراهة ابی ایوب لعلوه ومشیه فوق راس رسول الله صلی الله علیه وسلم وان النبی صلی الله علیه وسلم تحول الی العلو) اما نزوله صلی الله علیه وسلم اولا فی السفل فقد صرح بسببه انه ارفق به واصحابه قاصدیه واما کراهة ابی ایوب فمن الادب المحبوب الجمیل وفیه اجلال اهل الفضل والمبالغة فی الادب معهم والسفل والعلو بکسر اولهما وضمه لغتان وفیه منقبة ظاهرة لابی ایوب الانصاری رضی الله عنه من اوجه منها نزوله صلی الله علیه وسلم ومنها ادبه معه ومنها موافقته فی ترك الثوم وقوله انی اکره ما تکره ومن اوصاف المحب الصادق ان یحب ما احب محبوبه ویکره ما کره (**قوله** فکان یصنع للنبی صلی الله علیه وسلم طعاما فاذا جیئ به الیه سأل عن موضع اصابعه فیتتبع موضع اصابعه یعنی اذا بعث الیه فاکل منه حاجته ثم رد الفضلة اکل ابو ایوب من موضع اصابع النبی صلی الله علیه وسلم تبرکا فیه التبرک بآثار اهل الخیر فی الطعام وغیره (**قوله** فقیل له لم یاکل ففزع) یعنی فزع لخوفه ان یکون حدث منه امر وجب الامتناع من طعامه (**قوله** حدثنا حجاج واحمد بن سعید قالا حدثنا ابو النعمان حدثنا ثابت فی روایة حجاج بن یزید اخو زید الاحول) هکذا هو فی معظم النسخ ببلادنا اخو زید بالخاء وهو غلط باتفاق الحفاظ وصوابه ابو زید بالباء کنیة لثابت وکذا نقله القاضی عیاض علی الصواب عن جمیع شیوخهم ونسخ بلادهم وانه فی کلها ابو زید بالباء قال ووقع لبعضهم اخو زید وهو خطأ محض وانما هو ثابت بن زید ابو زید الانصاری البصری الاحول وحکی البخاری فی تاریخه عن ابی داود الطیالسی انه قال ثابت بن زید قال البخاری والاصح ثابت بن یزید بالیاء ابو زید (**قوله** فی اصل کتاب مسلم الاحول) مرفوع صفة لثابت والله اعلم

باب

اکرام الضیف وفضل ایثاره

(**قوله** انی مجهود) ای اصابنی الجهد وهو المشقة والحاجة وسوء العیش والجوع (**قوله** ان النبی صلی الله علیه وسلم لما اتاه هذا المجهود) ارسل الی نسائه واحدة واحدة فقالت کل واحدة والذی بعثك بالحق ما عندی الا ماء فقال من یضیف هذا اللیلة رحمه الله فقام رجل من الانصار فقال انا یا رسول الله فانطلق به الی رحله وذکر منیة وصنیع امرأته هذا الحدیث مشتمل علی فوائد کثیرة منها ما کان علیه النبی صلی الله علیه وسلم واهل بیته من الزهد فی الدنیا والصبر علی الجوع وضیق حال الدنیا ومنها انه ینبغی للکبیر القوم ان یبدأ فی مواساة الضیف ومن یطرقهم بنفسه فیواسیه من ماله اولا بما تیسر ان امکنه ثم یطلب له علی سبیل التعاون علی البر والتقوی من اصحابه ومنها المواساة فی حال الشدائد ومنها فضیلة اکرام الضیف وایثاره ومنها منقبة لهذا الانصاری وامرأته رضی الله عنهما ومنها الاحتیال فی اکرام الضیف اذا کان یمتنع منه رفقا باهل المنزل لقوله اطفئ السراج واریه انا ناکل فانه لو رای قلة الطعام وانها لا یاکلان معه لامتنع من الاکل (**قوله** فانطلق به الی رحله) ای منزله ورحل الانسان هو منزله من حجر او مدر او شعر او وبر

فقال لامرأته هل عندك شئ قالت لا الا قوت صبيانى قال فعللیهم بشئ فاذا دخل ضيفنا فاطفئ السراج وأريه انا نأكل فاذا هوى ليأكل فقومى الى السراج حتى تطفئيه قال فقعدوا واكل الضيف فلما اصبح غدا على النبى صلى الله عليه وسلم فقال قد عجب الله من صنيعكما بضيفكما الليلة **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء قال نا وكيع عن فضيل بن غزوان عن ابى حازم عن ابى هريرة ان رجلا من الانصار بات به ضيف فلم يكن عنده الا قوته وقوت صبيانه فقال لامرأته نومى الصبية واطفئ السراج وقربى للضيف ما عندك قال فنزلت هذه الاية يؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة **وحدثناه** ابو كريب قال نا ابن فضيل عن ابيه عن ابى حازم عن ابى هريرة قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليضيفه فلم يكن عنده ما يضيفه فقال الا رجل يضيف هذا رحمه الله فقام رجل من الانصار يقال له ابو طلحة فانطلق به الى رحله وساق الحديث بنحو حديث جرير وذكر فيه نزول الاية كما ذكره وكيع **و**

حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا شبابة بن سوار قال نا سليمان بن المغيرة عن ثابت عن عبد الرحمن بن ابى ليلى عن المقداد قال اقبلت انا وصاحبان لى وقد ذهبت اسماعنا وابصارنا من الجهد فجعلنا نعرض انفسنا على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فليس احد منهم يقبلنا فاتينا النبى صلى الله عليه وسلم فانطلق بنا الى اهله فاذا ثلاثة اعنز فقال النبى صلى الله عليه وسلم احتلبوا هذا اللبن بيننا قال فكنا نحتلب فيشرب كل انسان منا نصيبه ونرفع للنبى صلى الله عليه وسلم نصيبه قال فيجئ من الليل فيسلم تسليما لا يوقظ نائما ويسمع اليقظان قال ثم يأتى المسجد فيصلى ثم يأتى شرابه فيشرب فاتانى الشيطان ذات ليلة وقد شربت نصيبى فقال محمد يأتى الانصار فيتحفونه ويصيب عندهم ما به حاجة الى هذه الجرعة فاتيتها فشربتها فلما ان وغلت فى بطنى وعلمت انه ليس اليها سبيل قال ندمنى الشيطان فقال ويحك ما صنعت اشربت شراب محمد صلى الله عليه وسلم فيجئ فلا يجده فيدعو عليك فتهلك فتذهب دنياك وآخرتك وعلى شملة اذا وضعتها على قدمى خرج راسى واذا وضعتها على راسى خرج قدماى وجعل لا يجيئنى النوم واما صاحباى فناما ولم يصنعا ما صنعت قال فجاء النبى صلى الله عليه وسلم فسلم كما كان يسلم ثم اتى المسجد فصلى ثم اتى شرابه فكشف عنه فلم يجد فيه شيئا فرفع راسه الى السماء فقلت الان يدعو على فاهلك فقال اللهم اطعم من اطعمنى واسق من سقانى قال فعمدت الى الشملة فشددتها على واخذت الشفرة فانطلقت الى الاعنز ايها اسمن فاذبحها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هى حافل واذا هن حفل كلهن فعمدت الى اناء لآل محمد صلى الله عليه وسلم ما كانوا يطمعون ان يحتلبوا فيه قال فحلبت فيه حتى علته رغوة فجئت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اشربتم شرابكم الليلة قال قلت يا رسول الله اشرب فشرب ثم ناولنى فقلت يا رسول الله اشرب فشرب ثم ناولنى فلما عرفت ان النبى صلى الله عليه وسلم قد روى واصبت دعوته ضحكت حتى القيت الى الارض قال فقال النبى صلى الله عليه وسلم احدى سوآتك يا مقداد فقلت يا رسول الله كان من امرى كذا وكذا وفعلت كذا فقال النبى صلى الله عليه وسلم ما هذه الا رحمة من الله عز وجل فلا كنت آذنتنى فنوقظ صاحبينا فيصيبان منها قال فقلت والذى بعثك بالحق ما ابالى اذا اصبتها واصبتها معك من اصابها من الناس **وحدثنا** اسحاق بن ابراهيم قال انا النضر بن شميل قال نا سليمان بن المغيرة بهذا الاسناد **حدثنا** عبيد الله بن معاذ العنبرى وحامد بن عمر البكراوى ومحمد بن عبد الاعلى جميعا عن المعتمر بن سليمان واللفظ لابن معاذ قال نا المعتمر قال نا ابى عن ابى عثمان حدث ايضا عن عبد الرحمن بن ابى بكر قال كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم ثلاثين ومائة فقال النبى صلى الله عليه وسلم هل مع احد منكم طعام فاذا مع رجل صاع من طعام او نحوه فعجن ثم جاء رجل مشرك مشعان طويل بغنم يسوقها فقال النبى صلى الله عليه وسلم ابيع ام عطية او قال ام هبة قال لا بل بيع فاشترى منه شاة فصنعت وامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بسواد البطن ان يشوى

(قوله فقال لامرأته هل عندك شئ قالت لا الا قوت صبيانى قال فعللیهم بشئ) هذا محمول على ان الصبيان لم يكونوا محتاجين الى الاكل وانما تطلبه نفسهم على عادة الصبيان من غير جوع يضرهم فانهم لو كانوا على حاجة بحيث يضرهم ترك الاكل لكان اطعامهم واجبا ويجب تقديمه على الضيافة وقد اثنى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم على هذا الرجل وامرأته فدل على انهما لم يتركا واجبا بل احسنا واجملا واما هؤلاء امرأته فآثرا على انفسهما برضاهما مع حاجتهما وخصاصتهما فمدحهما الله تعالى وانزل فيهما ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة ففيه فضيلة الايثار والحث عليه وقد اجمع العلماء على فضيلة الايثار بالطعام ونحوه من امور الدنيا وحظوظ النفوس واما القربات فالافضل ان لا يؤثر بها لان الحق فيها لله تعالى والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم عجب الله من صنيعكما بضيفكما الليلة) قال القاضى المراد بالعجب من الله رضاه ذلك الشئ وقيل مجازاته عليه بالثواب وقيل تعظيمه قال وقد يكون المراد عجبت ملئكة الله اضافه اليه سبحانه وتعالى تشريفا (قوله اقبلت انا وصاحبان لى وقد ذهبت اسماعنا وابصارنا من الجهد فجعلنا نعرض انفسنا على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فليس احد يقبلنا فاتينا النبى صلى الله عليه وسلم فانطلق بنا) اما قوله الجهد فهو بفتح الجيم وهو الجوع والمشقة وقد سبق فى اول الباب قوله فليس احد يقبلنا هذا محمول على ان الذين عرضوا انفسهم عليهم كانوا مقلين ليس عندهم شئ يواسون به (قوله ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يجئ من الليل فيسلم تسليما لا يوقظ نائما ويسمع اليقظان) هذا فيه ادب السلام على الايقاظ فى موضع فيه نيام او من فى معناهم وانه يكون سلاما متوسطا بين الرفع والمخافتة بحيث يسمع الايقاظ ولا يهوش على غيرهم (قوله ما به حاجة الى هذه الجرعة) هى بضم الجيم وفتحها حكاهما ابن السكيت وغيره وهى الحسوة من المشروب والفعل منه جرعت بفتح الجيم وكسر الراء (قوله دغلت فى بطنى) بالغين المعجمة المفتوحة اى دخلت وتمكنت منه (قوله ان النبى صلى الله عليه وسلم دعا فقال اللهم اطعم من اطعمنى واسق من سقانى) فيه الدعاء للمحسن والخادم ولمن استفيد خيرا وفيه ما كان عليه النبى صلى الله عليه وسلم من الحلم والاخلاق الرضية والمحاسن المرضية وكرم النفس والصبر والاغضاء عن حقوقه فانه صلى الله عليه وسلم لم يسال عن نصيبه من اللبن (قوله فى الاعنز اذا هن حفل كلهن) هذه من معجزات النبوة وآثار بركته صلى الله عليه وسلم (قوله فحلبت فيه حتى علته رغوة) هى زبد اللبن الذى يعلوه وهى بفتح الراء وضمها وكسرها ثلث لغات مشهورات ورغاوة بكسر الراء وحكى ضمها ورغاية بالضم وحكى الكسر وارتغيت شربت الرغوة (قوله فلما عرفت ان النبى صلى الله عليه وسلم قد روى واصبت دعوته ضحكت حتى القيت الى الارض فقال النبى صلى الله عليه وسلم احدى سوآتك يا مقداد) معناه انه كان عنده حزن شديد خوفا من ان يدعو عليه النبى صلى الله عليه وسلم لكونه اذهب نصيب النبى صلى الله عليه وسلم وتعرض لاذاه فلما علم ان النبى صلى الله عليه وسلم قد روى واجيبت دعوته فرح وضحك حتى سقط الى الارض من كثرة ضحكه لذهاب ما كان به من الحزن وانقلابه بسرور الشرب النبى صلى الله عليه وسلم واجابة دعوته لمن اطعمه وسقاه وجريان ذلك على يد المقداد وظهور هذه المعجزة وتعجبه من قبح فعله اولا وحسنه آخرا ولهذا قال صلى الله عليه وسلم احدى سوآتك يا مقداد اى انك فعلت سوءة من الفعلات فما هى فاخبره خبره فقال النبى صلى الله عليه وسلم ما هذه الا رحمة من الله تعالى اى احداث هذا اللبن فى غير وقته وخلاف عادته وان كان الجميع من فضل الله تعالى (قوله جاء رجل مشرك مشعان) هو بضم الميم واسكان الشين المعجمة وتشديد النون اى منتفش الشعر متفرقه (قوله امر بسواد البطن ان يشوى) يعنى الكبد

قال وایم الله ما من الثلاثین ومائة الا حز له رسول الله صلی الله علیه وسلم حزة من سواد بطنها ان کان شاهدا اعطاه وان کان غائبا اخبأ له قال وجعل قصعتین فاکلنا منها اجمعون وشبعنا وفضل فی القصعتین فحملته علی البعیر او کما قال **حدثنا** عبید الله بن معاذ العنبری وحامد بن عمر البکراوی ومحمد بن عبد الاعلی القیسی کلهم عن المعتمر واللفظ لابن معاذ قال نا المعتمر بن سلیمان قال قال ابی نا ابو عثمان انه حدثه عبد الرحمن بن ابی بکر ان اصحاب الصفة کانوا ناسا فقراء وان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مرة من کان عنده طعام اثنین فلیذهب بثلاثة ومن کان عنده طعام اربعة فلیذهب بخامس بسادس وکما قال وان ابا بکر جاء بثلاثة وانطلق نبی الله صلی الله علیه وسلم بعشرة وابو بکر بثلاثة قال فهو انا وابی وامی ولا ادری هل قال وامرأتی وخادم بین بیتنا وبیت ابی بکر قال وان ابا بکر تعشی عند النبی صلی الله علیه وسلم ثم لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی نعس رسول الله صلی الله علیه وسلم فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء الله قالت له امرأته ما حبسک عن اضیافک او قالت ضیفک قال وما عشیتهم قالت ابوا حتی تجیء قد عرضوا علیهم فغلبوهم قال فذهبت انا فاختبأت وقال یا غنثر فجدع وسب وقال کلوا لا هنیئا وقال والله لا اطعمه ابدا قال وایم الله ما کنا ناخذ من لقمة الا ربا من اسفلها اکثر منها قال حتی شبعنا وصارت اکثر مما کانت قبل ذلک فنظر الیها ابو بکر فاذا هی کما هی او اکثر قال لامرأته یا اخت بنی فراس ما هذا قالت لا وقرة عینی لهی الآن اکثر منها قبل ذلک بثلاث مرار قال فاکل منها ابو بکر وقال انما کان ذلک من الشیطان یعنی یمینه ثم اکل منها لقمة ثم حملها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاصبحت عنده قال وکان بیننا وبین قوم عقد فمضی الاجل ففرقنا اثنا عشر رجلا مع کل رجل منهم اناس الله اعلم کم مع کل رجل قال الا انه بعث معهم فاکلوا منها اجمعون او کما قال

(**قوله** وایم الله ما من الثلاثین ومائة الا حز له رسول الله صلی الله علیه وسلم حزة من سواد بطنها ان کان شاهدا اعطاه وان کان غائبا اخبأ له وجعل قصعتین فاکلنا منها اجمعون وشبعنا وفضل فی القصعتین فحملته علی البعیر) الحزة بضم الحاء هی القطعة من اللحم وغیره والقصعة بفتح القاف وفی هذا الحدیث معجزتان ظاهرتان لرسول الله صلی الله علیه وسلم احدهما تکثیر سواد البطن حتی وسع هذا العدد والاخری تکثیر الطعام ولحم الشاة حتی شبعهم اجمعین وفضلت منه فضلة حملوا العدم حاجة احد الیها وفیه مواساة الرفقة فیما یعرض لهم من طرفة وغیرها وانه اذا غاب بعضهم خبئ نصیبه (**قوله** صلی الله علیه وسلم من کان عنده طعام اثنین فلیذهب بثلاثة ومن کان عنده طعام اربعة فلیذهب بخامس بسادس) هکذا هو فی جمیع نسخ صحیح مسلم فلیذهب بثلاثة ووقع فی صحیح البخاری فلیذهب بثالث قال القاضی هذا الذی ذکره البخاری هو الصواب وهو الموافق لسیاق باقی الحدیث **قلت** والذی فی مسلم ایضا وجه وهو محمول علی موافقة البخاری وتقدیره فلیذهب بمن یتم ثلثة او بتمام ثلثة کما قال الله تعالی وقدر فیها اقواتها فی اربعة ایام ای فی تمام اربعة وسبق فی کتاب الجنائز ایضاح هذا وذکر نظائره وفی هذا الحدیث فضیلة الایثار والمواساة وانه اذا حضر ضیفان کثیرون فینبغی للجماعة ان یتوزعوهم ویاخذ کل واحد منهم من یحتمله وانه ینبغی لکبیر القوم ان یامر اصحابه بذلک ویاخذ هو من یمکنه (**قوله** ان ابا بکر جاء بثلاثة وانطلق نبی الله صلی الله علیه وسلم بعشرة) هذا مبین لما کان علیه النبی صلی الله علیه وسلم من الاخذ بافضل الامور والسبق الی السخاء والجود فان عیال النبی صلی الله علیه وسلم کانوا قریبا من عدد ضیفانه هذه اللیلة فاتی بنصف طعامه او نحوه واتی ابو بکر رضی الله عنه بثلث طعامه او اکثر واتی الباقون بدون ذلک والله اعلم (**قوله** فان ابا بکر تعشی عند النبی صلی الله علیه وسلم ثم لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی نعس رسول الله صلی الله علیه وسلم فجاء) قوله نعس بفتح العین وفی هذا جواز ذهاب من عنده ضیفان الی اشغاله ومصالحه اذا کان له من یقوم بامرهم ویسد مسده کما کان لابی بکر هنا عبد الرحمن رضی الله عنهما وفیه ما کان علیه ابو بکر من الحب للنبی صلی الله علیه وسلم والانقطاع الیه وایثاره فی لیله ونهاره علی الاهل والاولاد والضیفان وغیرهم (**قوله** فی الاضیاف انهم امتنعوا من الاکل حتی یحضر ابو بکر رضی الله عنه) هذا فعلوه ادبا ورفقا بابی بکر فیما ظنوه لانهم ظنوا انه لا یحصل ایثار من عشائهم قال العلماء والصواب للضیف ان لا یمتنع مما اراده المضیف من تعجیل طعام وتکثیره وغیر ذلک من اموره الا ان یعلم انه یتکلف ما یشق علیه حیاء منه فیمنعه برفق ومتی شک لم یعترض علیه ولم یمتنع فقد یکون للضیف عذر او غرض فی ذلک لا یمکنه اظهاره فتلحقه المشقة لمخالفة الاضیاف کما جری فی قصة ابی بکر رضی الله عنه (**قوله** عن عبد الرحمن فذهبت فاختبأت وقال یا غنثر فجدع وسب) اما اختباؤه فخوفا من خصام ابیه له وشتمه ایاه وقوله فجدع ای دعا بالجدع وهو قطع الانف وغیره من الاعضاء والسب الشتم وقوله یا غنثر بغین معجمة مضمومة ثم نون ساکنة ثم ثاء مثلثة مفتوحة وضمومة لغتان هذه هی الروایة المشهورة فی ضبطه قالوا وهو الثقیل الوخم وقیل هو الجاهل ماخوذ من الغثارة بفتح الغین المعجمة وهی الجهل والنون فیه زائدة وقیل هو السفیه وقیل هو ذباب ازرق وقیل هو اللئیم ماخوذ من الغثر وهو اللوم وحکی القاضی عن بعض الشیوخ انه قال انما هو غنشر بفتح الغین والشاء ورواه الخطابی وطائفة غنتر بعین مهملة وتاء مثناة مفتوحتین قالوا وهو الذباب وقیل هو الازرق منه شبهه به تحقیرا له (**قوله** کلوا لا هنیئا) انما قاله لما حصل له من الحرج والغیظ بترکهم العشاء بسببه وقیل انه لیس بدعاء انما هو خبر ای لم تهنؤا به فی وقته (**قوله** والله لا اطعمه ابدا وذکر فی الروایة الاخری ان الاضیاف قالوا والله لا نطعمه حتی تطعمه ثم اکل واکلوا) فیه ان من حلف علی یمین فرای غیرها خیرا منها فعل ذلک وکفر عن یمینه کما جاءت به الاحادیث الصحیحة وفیه حمل الضیف المشقة علی نفسه فی اکرام ضیفانه وانه اذا تعارض حقه وحقهم حنث نفسه لان حقهم علیه آکد وهذا الحدیث الاول مختصر توضحه الروایة الثانیة وتبین ما حذف منه وما هو مقدم او مؤخر (**قوله** ما کنا ناخذ من لقمة الا ربا من اسفلها اکثر منها وانهم اکلوا منها حتی شبعوا وصارت بعد ذلک اکثر مما کانت بثلاث مرار ثم حملوها الی النبی صلی الله علیه وسلم فاکل منها الخلق الکثیر) فقوله الاربا من اسفلها اکثر ضبطوه بالباء الموحدة وبالثاء المثلثة هذا الحدیث فیه کرامة ظاهرة لابی بکر الصدیق رضی الله عنه وفیه اثبات کرامات الاولیاء وهو مذهب اهل السنة خلافا للمعتزلة (**قوله** فنظر الیها ابو بکر فاذا هی کما هی او اکثر قولها لهی الآن اکثر منها) ضبطوهما ایضا بالباء الموحدة وبالثاء المثلثة (**قولها** لا وقرة عینی لهی الآن اکثر منها) قال اهل اللغة قرة العین یعبر بها عن المسرة ورؤیة ما یحبه الانسان ویوافقه قیل انما قیل ذلک لان عینه تقر لیلوذ لمنیته فلا یستشرف لشیء فیکون ماخوذا من القرار وقیل ماخوذ من القر بالضم وهو البرد ای ان عینه باردة لسرورها وعدم تعلقها قال الاصمعی وغیره اقر الله عینه ای ابرد دمعته لان دمعة الفرح باردة ودمعة الحزن حارة ولهذا یقال فی ضده اسخن الله عینه قال صاحب المطالع قال الداودی ارادت بقرة عینها النبی صلی الله علیه وسلم فاقسمت به ولفظة لا فی قولها لا وقرة عینی زائدة ولها نظائر مشهورة ویحتمل انها نافیة وفیه محذوف ای لا شیء غیر ما اقول وهو وقرة عینی لهی اکثر منها (**قوله** یا اخت بنی فراس) هذا خطاب من ابی بکر لامرأته ام رومان ومعناه یا من هی من بنی فراس قال القاضی فراس هو ابن غنم بن مالک بن کنانة ولا خلاف فی نسب ام رومان الی غنم بن مالک واختلفوا فی کیفیة انتسابها الی غنم اختلافا کثیرا واختلفوا هل هی من بنی فراس بن غنم ام هی من بنی الحارث ابن غنم وهذا الحدیث یصحح کونها من بنی فراس بن غنم (**قوله** ففرقنا اثنی عشر رجلا مع کل رجل منهم اناس) هکذا هو فی معظم النسخ ففرقنا بفائین بینهما عین وراء مهملتان من التعریف وفی بعض النسخ ففرقنا بالغاء المکررة فی اوله وبقاف من التفریق ای جعل کل رجل من الاثنی عشر مع فرقة فهما صحیحان ولم یذکر القاضی هنا غیر الاول وفی هذا الحدیث دلیل لجواز تعریف العرفاء علی العساکر ونحوها وفی سنن ابی داود العرافة حق لما فیه من مصلحة الناس لیتیسر ضبط الجیوش ونحوها علی الامام باتخاذ العرفاء واما الحدیث الآخر العرفاء فی النار فمحمول علی العرفاء المقصرین فی ولایتهم المرتکبین فیها ما لا یجوز کما هو معتاد لکثیر منهم (**قوله** ففرقنا اثنا عشر رجلا) هکذا هو فی معظم النسخ وفی نادر منها اثنی عشر وکلاهما صحیح والاول جار علی لغة من جعل المثنی بالالف فی الرفع والنصب والجر وهی لغة لربیعة قبائل من العرب ومنها قوله تعالی

حدثنا محمد بن مثنى قال نا سالم بن نوح العطار عن الجريري عن ابي عثمان عن عبد الرحمن بن ابي بكر قال نزل علينا اضياف لنا قال وكان ابي يتحدث
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل قال فانطلق وقال يا عبد الرحمن افرغ من اضيافك قال فلما امسيت جئنا بقراهم قال فابوا فقالوا حتى يجيء ابو منزلنا
فيطعم معنا قال فقلت لهم انه رجل حديد وانكم ان لم تفعلوا خفت ان يصيبني منه اذى قال فابوا فلما جاء لم يبدأ بشيء اول منهم فقال افرغتم من اضيافكم قال قالوا
لا والله ما فرغنا قال الم امر عبد الرحمن قال وتنحيت عنه فقال يا عبد الرحمن قال فتنحيت عنه قال فقال يا غنثر اقسمت عليك ان كنت تسمع صوتي الا جئت قال
فجئت قال فقلت والله ما لي ذنب هؤلاء اضيافك فسلهم قد اتيتهم بقراهم فابوا ان يطعموا حتى تجيء قال فقال لكم الا تقبلوا عنا قراكم قال فقال ابو بكر والله لا اطعمه الليلة
قال فقالوا والله لا نطعمه حتى تطعمه قال فقال ما رايت كالشر كالليلة قط ويلكم ما لكم الا تقبلوا عنا قراكم قال ثم قال اما الاولى فمن الشيطان هلموا قراكم
قال فجيء بالطعام فسمى فاكل واكلوا قال فلما اصبح غدا على النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله بر وا وحنثت قال فاخبره فقال بل انت ابرهم و
اخيرهم قال ولم تبلغني كفارة **حدثنا** يحيى بن يحيى قال قرات على مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
طعام الاثنين كافي الثلاثة وطعام الثلاثة كافي الاربعة **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم قال انا روح بن عبادة ح قال وحدثني يحيى بن حبيب قال نا روح
قال نا ابن جريج قال اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول طعام الواحد يكفي الاثنين وطعام الاثنين
يكفي الاربعة وطعام الاربعة يكفي الثمانية وفي رواية اسحاق قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يذكر سمعت **حدثنا** ابن نمير قال نا ابي قال نا سفيان
ح قال وحدثني محمد بن المثنى قال نا عبد الرحمن عن سفيان عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث ابن جريج **حدثنا**
يحيى بن يحيى وابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب واسحاق بن ابراهيم قال ابو بكر وابو كريب نا وقال الآخران انا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي سفيان عن
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام الواحد يكفي الاثنين وطعام الاثنين يكفي الاربعة **وحدثنا** قتيبة بن سعيد وعثمان
ابن ابي شيبة قالا نا جرير عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال طعام الرجل يكفي الرجلين وطعام رجلين يكفي
اربعة وطعام اربعة يكفي ثمانية **حدثنا** زهير بن حرب ومحمد بن المثنى وعبيد الله بن سعيد قالوا نا يحيى وهو القطان عن عبيد الله قال اخبرني
نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكافر ياكل في سبعة امعاء والمؤمن ياكل في معا واحد **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير قال نا
ابي ح قال وثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا ابو اسامة وابن نمير قالا نا عبيد الله ح قال وحدثني محمد بن رافع وعبد بن حميد عن عبد الرزاق قال انا
معمر عن ايوب كلاهما عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله **حدثنا** ابو بكر بن خلاد الباهلي قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن واقد
ابن محمد بن زيد انه سمع نافعا قال راى ابن عمر مسكينا فجعل يضع بين يديه ويضع بين يديه قال فجعل ياكل اكلا كثيرا قال فقال لا يدخلن هذا
علي فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الكافر ياكل في سبعة امعاء **حدثني** محمد بن المثنى قال نا عبد الرحمن عن سفيان عن ابي الزبير
عن جابر وابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المؤمن ياكل في معى واحد والكافر ياكل في سبعة امعاء **وحدثنا** ابن نمير قال نا ابي قال نا سفيان
عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله ولم يذكر ابن عمر **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة قال نا بريد عن جده عن ابي موسى
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المؤمن ياكل في معى واحد والكافر ياكل في سبعة امعاء **حدثنا** قتيبة قال نا عبد العزيز يعني ابن محمد عن العلاء عن ابيه عن ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديثهم **وحدثني** محمد بن رافع قال نا اسحاق بن عيسى قال نا مالك عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اضافه ضيف وهو كافر فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم اخرى فشربه ثم اخرى فشربه حتى شرب حلاب سبع شياه
ثم انه اصبح فاسلم فامر له رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة فشرب حلابها ثم امر باخرى فلم يستتمها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن يشرب في معى واحد والكافر يشرب في سبعة امعاء

ان هذان لساحران وغير ذلك وقد سبقت المسئلة مرات (**قوله** افرغ من اضيافك) اي عشهم وقم بحقهم (**قوله** جئناهم بقراهم) هو بكسر القاف مقصور وهو ما يصنع للضيف من ماكول ومشروب
(**قوله** حتى يجيء ابو منزلنا) اي صاحبه (**قوله** انه رجل حديد) اي فيه قوة وصلابة ويغضب لانتهاك الحرمات والتقصير في حق ضيفه ونحو ذلك (**قوله** الا تقبلوا عنا قراكم) قال القاضي عياض
قوله الا هو بتخفيف اللام على التحضيض واستفتاح الكلام بهذا رواه الجمهور قال ورواه بعضهم بالتشديد ومعناه ما لكم لا تقبلون قراكم واي شيء منعكم ذلك واحوجكم الى تركه (**قوله** اما الاولى فمن
الشيطان) يعني يمينه قال القاضي وقيل معناه اما اللقمة الاولى فلقمع الشيطان وارغامه ومخالفته في مراده باليمين وهو ايقاع الوحشة بينه وبين اضيافه فاخزاه ابو بكر بالحنث الذي هو خير
(**قوله** قال ابو بكر يا رسول الله بر وا وحنثت قال فاخبره قال بل انت ابرهم واخيرهم قال ولم تبلغني كفارة) معناه بر وا في ايمانهم وحنثت في يميني فقال النبي صلى الله عليه وسلم بل انت ابرهم اي اكثرهم طاعة وخير
منهم لانك حنثت في يمينك حنثا مندوبا اليه محثوثا عليه فانت افضل منهم (**قوله** واخيرهم) هكذا هو في جميع النسخ واخيرهم بالالف وهي لغة سبق بيانها مرات واما قوله ولم تبلغني كفارة يعني لم يبلغني انه كفر
قبل الحنث فانما وجب الكفارة فلا خلاف فيه لقوله صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين فراى غيرها خيرا منها فليات الذي هو خير وليكفر عن يمينه وهذا نص في عين المسئلة مع عموم قوله تعالى ولكن يؤاخذكم
بما عقدتم الايمان فكفارته اطعام الخ **باب** فضيلة المواساة في الطعام القليل وان طعام الاثنين يكفي الثلاثة ونحو ذلك (**قوله** صلى الله عليه وسلم طعام الاثنين كافي الثلاثة وطعام الثلاثة
كافي الاربعة وفي رواية جابر طعام الواحد يكفي الاثنين وطعام الاثنين يكفي الاربعة وطعام الاربعة يكفي الثمانية) هذا فيه الحث على المواساة في الطعام وانه وان كان قليلا حصلت منه
الكفاية المقصودة ووقعت فيه بركة تعم الحاضرين عليه والله اعلم **باب** المؤمن ياكل في معا واحد والكافر ياكل في سبعة امعاء (**قوله** صلى الله عليه وسلم الكافر ياكل في سبعة امعاء والمؤمن
ياكل في معا واحد وفي الرواية الاخرى انه صلى الله عليه وسلم قال هذا الكلام بعد ان ضاف به كافر فشرب حلاب سبع شياه ثم اسلم من الغد فشرب حلاب شاة ولم يستتم حلاب الثانية قال القاضي قيل
ان هذا في رجل بعينه فقيل له على جهة التمثيل وقيل ان المراد ان المؤمن يقتصد في اكله وقيل المراد ان المؤمن يسمي الله تعالى عند طعامه فلا يشركه فيه الشيطان والكافر لا يسمي فيشاركه الشيطان
فيه وفي صحيح مسلم ان الشيطان ليستحل الطعام ان لا يذكر اسم الله تعالى عليه وقال اهل الطب لكل انسان سبعة امعاء المعدة ثم ثلثة متصلة بها رقاق ثم ثلثة غلاظ فالكافر لشرهه
وعدم تسميته لا يكفيه الا ملؤها والمؤمن لاقتصاده وتسميته يشبعه ملء احدها ويحتمل ان يكون هذا في بعض المؤمنين وبعض الكفار وقيل المراد بالسبعة سبع صفات الحرص

حدثنا یحیی بن یحیی وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم قال زهیر نا وقال الآخران انا جریر عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی هریرة قال ما عاب رسول الله صلی الله علیه وسلم طعاما قط کان اذا اشتهی شیأ اکله وان کرهه ترکه **وحدثنا** احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا سلیمان عن الاعمش بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق وعبد الملک بن عمرو وعمر بن سعد ابو داود الحفری کلهم عن سفیان عن الاعمش بهذا الاسناد نحوه **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب ومحمد بن المثنی وعمرو الناقد واللفظ لابی کریب قالوا انا ابو معاویة قال نا الاعمش عن ابی یحیی مولی آل جعدة عن ابی هریرة قال ما رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم عاب طعاما قط کان اذا اشتهاه اکله وان لم یشتهه سکت **وحدثناه** ابو کریب ومحمد ابن المثنی قالا نا ابو معویة عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن زید بن عبد الله عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق عن ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الذی یشرب فی انیة الفضة انما یجرجر فی بطنه نار جهنم **وحدثناه** قتیبة ومحمد بن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وحدثنیه علی بن حجر السعدی قال نا اسمعیل یعنی ابن علیة عن ایوب ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا محمد بن بشر ح قال وثنا ابن المثنی قال نا یحیی بن سعید ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة والولید بن شجاع قالا نا علی بن مسهر عن عبید الله ح قال وثنا محمد بن ابی بکر المقدمی قال نا الفضیل بن سلیمان قال نا موسی بن عقبة ح قال وثنا شیبان بن فروخ قال نا جریر یعنی ابن حازم عن عبد الرحمن السراج کل هؤلاء عن نافع بمثل حدیث مالک بن انس باسناده عن نافع وزاد فی حدیث علی بن مسهر عن عبید الله ان الذی یاکل ویشرب فی انیة الفضة والذهب لیس فی حدیث احد منهم ذکر الاکل والذهب الا فی حدیث ابن مسهر **حدثنی** زید بن یزید ابو معن الرقاشی قال نا ابو عاصم عن عثمن یعنی ابن مرة قال نا عبد الله بن عبد الرحمن عن خالته ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من شرب فی اناء من ذهب او فضة فانما یجرجر فی بطنه نارا من جهنم

والشره وطول الامل والطمع وسوء الطبع والحسد والسمن وقیل المراد بالمؤمن هنا تام الایمان المعرض عن الشهوات المقتصر علی سد خلته والمختار ان معناه بعض المؤمنین یاکل فی معاء واحد وان اکثر الکفار یاکلون فی سبعة امعاء ولا یلزم ان کل واحد من السبعة مثل معی المؤمن والله اعلم قال العلماء ومقصود الحدیث التقلیل من الدنیا والحث علی الزهد فیها والقناعة مع ان قلة الاکل من محاسن اخلاق الرجل وکثرة الاکل بضده واما قول ابن عمر فی المسکین الذی اکل عنده کثیرا لا یدخلن هذا علی فانما قال هذا لانه اشبه الکفار ومن اشبه الکفار کرهت مخالطته لغیر حاجة او ضرورة ولان القدر الذی یاکله هذا یمکن ان یسد خلة جماعة واما الرجل المذکور فی الکتاب الذی شرب حلاب سبع شیاه فقیل هو ثمامة بن اثال وقیل جهجاه الغفاری وقیل نضرة بن ابی نضرة الغفاری والله اعلم **باب لا یعیب الطعام** (قوله ما عاب رسول الله صلی الله علیه وسلم طعاما قط کان اذا اشتهی شیأ اکله وان کرهه ترکه) هذا من آداب الطعام المتاکدة وعیب الطعام کقوله مالح قلیل الملح حامض رقیق غلیظ غیر ناضج ونحو ذلک واما حدیث ترک النصب فلیس هو من عیب الطعام انما هو اخبار بان هذا الطعام الخاص لا اشتهیه وذکر مسلم فی الباب اختلاف طرق هذا الحدیث فرواه اولا من روایة الاکثرین عن الاعمش عن ابی یحیی مولی آل جعدة عن ابی هریرة وانکر علیه الدارقطنی هذا الاسناد الثانی وقال هو معلل قال القاضی وهذا الاسناد من الاحادیث المعللة فی کتاب مسلم التی بین مسلم علتها کما وعد فی خطبته وذکر الاختلاف فیه ولهذه العلة لم یذکر البخاری حدیث ابی معاویة ولا اخرجه من طریقه بل اخرجه من طریق آخر وعلی کل حال فالمتن صحیح لا مطعن فیه والله اعلم **کتاب اللباس والزینة** (**باب تحریم استعمال اوانی الذهب والفضة فی الشرب وغیره علی الرجال والنساء**) (قوله صلی الله علیه وسلم الذی یشرب فی آنیة الفضة انما یجرجر فی بطنه نار جهنم وفی روایة ان الذی یاکل او یشرب فی آنیة الفضة والذهب وفی روایة من شرب فی اناء من ذهب او فضة فانما یجرجر فی بطنه نارا من جهنم) اتفق العلماء من اهل الحدیث واللغة والغریب وغیرهم علی کسر الجیم الثانیة من یجرجر واختلفوا فی الراء الثانیة فی الروایة الاولی فنقلوا فیها النصب والرفع وهما مشهوران فی الروایة وفی کتب الشارحین واهل الغریب واللغة والنصب هو الصحیح المشهور الذی جزم به الازهری وآخرون من المحققین ورجحه الزجاج والخطابی والاکثرون وروایة الثالثة یجرجر فی بطنه نارا من جهنم وروینا فی مسند ابی عوانة الاسفرایینی وفی الجعدیات من روایة عائشة رضی الله عنها انما یجرجر فی جوفه نارا کذا هو فی الاصول نارا من غیر ذکر جهنم واما معناه فعلی روایة النصب الفاعل هو الشارب مضمر فی یجرجر ای یلقیها فی بطنه یجرع متتابعة یسمع له جرجرة وهو الصوت لتردده فی حلقه وعلی روایة الرفع تکون النار فاعله ومعناه تصوت النار فی بطنه والجرجرة هی التصویت وسمی المشروب نارا لانه یؤول الیها کما قال تعالی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونهم نارا واما جهنم عافانا الله منها ومن کل بلاء فقال الواحدی قال یونس واکثر النحویین هی عجمیة لا تنصرف للتعریف والعجمة وسمیت بذلک لبعد قعرها یقال بئر جهنام اذا کانت عمیقة القعر وقال بعض اللغویین مشتقة من الجهومة وهی الغلظ سمیت بذلک لغلظ امرها فی العذاب والله اعلم قال القاضی واختلفوا فی المراد بالحدیث فقیل هو اخبار عن الکفار من ملوک العجم وغیرهم الذین عادتهم فعل ذلک کما قال فی الحدیث الآخر هی لهم فی الدنیا ولکم فی الآخرة ای هم المستعملون لها فی الدنیا وکما قال صلی الله علیه وسلم فی ثوب الحریر انما یلبس هذا من لا خلاق له فی الآخرة ای لا نصیب قال وقیل المراد نهی المسلمین عن ذلک وان من ارتکب هذا النهی استوجب هذا الوعید وقد یعفوا الله عنه هذا کلام القاضی والصواب ان النهی یتناول جمیع من یستعمل اناء الذهب او الفضة من المسلمین والکفار لان الصحیح ان الکفار مخاطبون بفروع الشرع والله اعلم واجمع المسلمون علی تحریم الاکل والشرب فی اناء الذهب واناء الفضة علی الرجل وعلی المرأة ولم یخالف فی ذلک احد من العلماء الا ما حکاه اصحابنا العراقیون ان الشافعی قولا قدیما انه یکره ولا یحرم وحکوا عن داود والظاهری تحریم الشرب وجواز الاکل وسائر وجوه الاستعمال وهذان النقلان باطلان اما قول داود فباطل لمباینته صریح هذه الاحادیث فی النهی عن الاکل والشرب جمیعا ولمخالفته الاجماع قبله قال اصحابنا انعقد الاجماع علی تحریم الاکل والشرب وسائر الاستعمال فی اناء ذهب او فضة الا ما حکی عن داود وقول الشافعی فی القدیم فهما مردودان بالنصوص والاجماع وهذا انما یحتاج الیه علی قول من یعتد بقول داود فی الاجماع والخلاف والا فالمحققون یقولون لا یعتد به لاخلاله بالقیاس وهو احد شروط المجتهد الذی یعتد به واما قول الشافعی القدیم فقال صاحب التقریب ان سیاق کلام الشافعی فی القدیم یدل علی انه اراد ان نفس الذهب والفضة التی اتخذ منه الاناء لیست حراما ولهذا لم یحرم الحلی علی المرأة هذا کلام صاحب التقریب وهو من متقدمی اصحابنا وهو افقههم لنقل نصوص الشافعی ولان الشافعی رجع عن هذا القدیم والصحیح عند اصحابنا وغیرهم من الاصولیین ان المجتهد اذا قال قولا ثم رجع عنه لا یبقی قولا له ولا ینسب الیه قالوا وانما یذکر القدیم وینسب الی الشافعی مجازا لاجل ما کان علیه لا انه قول له الآن فحصل مما ذکرناه ان الاجماع منعقد علی تحریم استعمال اناء الذهب واناء الفضة فی الاکل والشرب والطهارة والاکل بملعقة من احدهما والتحمر بمجمرة منهما والبول فی الاناء منهما وجمیع وجوه الاستعمال ومنها المکحلة والمیل وظرف الغالیة وغیر ذلک سواء الاناء الصغیر والکبیر ویستوی فی التحریم الرجل والمرأة بلا خلاف وانما فرق بین الرجل والمرأة فی التحلی لما یقصد منهما من التزین للزوج والسید قال اصحابنا ویحرم استعمال ماء الورد والادهان من قارورة الذهب والفضة قالوا فان ابتلی بطعام فی اناء ذهب او فضة فلیخرج الطعام الی اناء آخر من غیرهما ویاکل منه

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال انا ابو خیثمة عن اشعث بن ابی الشعثاء ح قال وثنا احمد بن عبد الله بن یونس قال نا زهیر قال حدثنا اشعث قال حدثنی معاویة بن سوید بن مقرن قال دخلت علی البراء بن عازب فسمعته یقول امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا بعیادة المریض واتباع الجنازة وتشمیت العاطس وابرار القسم او المقسم ونصر المظلوم واجابة الداعی وافشاء السلام ونهانا عن خواتیم او عن تختم بالذهب وعن شرب بالفضة وعن المیاثر وعن القسی وعن لبس الحریر والاستبرق والدیباج حدثنا ابو الربیع العتکی قال نا ابو عوانة عن اشعث بن سلیم بهذا الاسناد مثله الا قوله ابرار القسم او المقسم فانه لم یذکر هذا الحرف فی الحدیث وجعل مکانه وانشاد الضال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر ح قال وثنا عثمان بن ابی شیبة قال نا جریر کلاهما عن الشیبانی عن اشعث بن ابی الشعثاء بهذا الاسناد مثل حدیث زهیر وقال ابرار المقسم من غیر شک وزاد فی الحدیث وعن الشرب فی الفضة فانه من شرب فیها فی الدنیا لم یشرب فیها فی الآخرة

فان لم یکن اناء آخر فلیجعله علی رغیف ان امکن وان ابتلی بالدهن فی قارورة فضة فلیصبه فی یده الیسری ثم یصبه من الیسری فی الیمنی ویستعمله قال اصحابنا ویحرم تزیین الحوانیت والبیوت والمجالس بآنیة الفضة والذهب هذا هو الصواب وجوزه بعض اصحابنا قالوا وهو غلط قال الشافعی والاصحاب لو توضأ او اغتسل من اناء ذهب او فضة عصی بالفعل وصح وضوءه وغسله هذا مذهبنا وبه قال مالک وابو حنیفة والعلماء کافة الا داود فقال لا یصح والصواب الصحة وکذا لو اکل منه او شرب عصی بالفعل ولا یکون الماکول والمشروب حراما هذا کله فی حال الاختیار اما اذا اضطر الی استعمال اناء فلم یجد الا ذهبا او فضة فله استعماله فی حال الضرورة بلا خلاف صرح به اصحابنا قالوا کما تباح المیتة فی حال الضرورة قال اصحابنا ولو باع هذا الاناء صح بیعه لانه عین طاهرة یمکن الانتفاع بها بان تسبک واما اتخاذ هذه الاوانی من غیر استعمال فللشافعی والاصحاب فیه خلاف والاصح تحریمه الثانی کراهته فان کرهناه فالحق صانعه الاجرة ووجب علی کاسر اناء النقض الا قلا واما اناء الزجاج النفیس فلا یحرم بالاجماع واما اناء الیاقوت والزمرد والفیروزج ونحوها فالاصح عند اصحابنا جواز استعمالها ومنهم من حرمها والله اعلم **باب** تحریم استعمال اناء الذهب والفضة علی الرجال والنساء وخاتم الذهب والحریر علی الرجل واباحته للنساء واباحة العلم ونحوه للرجل مالم یزد علی اربع اصابع (**قوله** امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا بعیادة المریض واتباع الجنازة وتشمیت العاطس وابرار القسم او المقسم ونصر المظلوم واجابة الداعی وافشاء السلام ونهانا عن خواتیم او عن تختم بالذهب وعن شرب بالفضة وعن المیاثر وعن القسی وعن لبس الحریر والاستبرق والدیباج وفی روایة وانشاد الضال بدل ابرار القسم او المقسم وفی روایة ورد السلام بدل افشاء الاسلام) اما عیادة المریض فسنة بالاجماع وسواء فیه من یعرفه ومن لا یعرفه والقریب والاجنبی واختلف العلماء فی الاوکد والافضل منهما واما اتباع الجنائز فسنة بالاجماع ایضا وسواء فیه من یعرفه وقریبه وغیرهما وسبق ایضاحه فی الجنائز واما تشمیت العاطس فهو ان یقال له یرحمک الله ویقال بالسین المهملة والمعجمة لغتان مشهورتان قال الازهری قال اللیث التشمیت ذکر الله تعالی علی کل شیء ومنه قوله للعاطس یرحمک الله وقال ثعلب یقال سمت العاطس وشمته اذا دعوت له بالهدی وقصد السمت المستقیم قال والاصل فیه السین المهملة فقلبت شینا معجمة وقال صاحب المحکم تسمیت العاطس معناه هداک الله الی السمت قال وذلک لما فی العاطس من الانزعاج والقلق قال ابو عبید وغیره الشین المعجمة اعلی اللغتین قال ابن الانباری یقال منه شمته وشمت علیه اذا دعوت له بخیر وکل داع بالخیر فهو مشمت ومسمت وتسمیت العاطس سنة وهو سنة علی الکفایة اذا فعل بعض الحاضرین سقط الامر عن الباقین وشرطه ان یسمع قول العاطس الحمد لله کما سنوضحه مع فروع تتعلق فی بابه ان شاء الله تعالی واما ابرار القسم فهو سنة ایضا مستحبة متاکدة وانما یندب الیه اذا لم یکن فیه مفسدة او خوف ضرر او نحو ذلک فان کان شیء من هذا لم یستحب قسمه کما ثبت ان ابا بکر رضی الله عنه لما عبر الرؤیا بحضرة النبی صلی الله علیه وسلم فقال له النبی صلی الله علیه وسلم اصبت بعضا واخطأت بعضا فقال اقسمت علیک یا رسول الله لتخبرنی فقال لا تقسم ولم یخبره واما نصر المظلوم فمن فروض الکفایة وهو من جملة الامر بالمعروف والنهی عن المنکر وانما یتوجه الامر علی من قدر علیه ولم یخف ضررا واما اجابة الداعی فالمراد به الداعی الی الولیمة ونحوها من الطعام وسبق ایضاح ذلک بفروعه فی باب الولیمة من کتاب النکاح واما افشاء السلام فهو اشاعته واکثاره وان یبذله لکل مسلم کما قال صلی الله علیه وسلم فی الحدیث الآخر وتقرأ السلام علی من عرفت ومن لم تعرف وسبق بیان هذا فی کتاب الایمان فی حدیث افشوا السلام وسنوضح فروعه فی بابه ان شاء الله تعالی واما رد السلام فهو فرض بالاجماع فان کان السلام علی واحد کان الرد فرض عین علیه وان کان علی جماعة کان فرض کفایة فی حقهم اذا رد احدهم سقط الحرج عن الباقین وسنوضحه بفروعه فی بابه ان شاء الله تعالی واما انشاد الضالة فهو تعریفها وهو مامور به وسبق تفصیله فی کتاب اللقطة واما خاتم الذهب فهو حرام علی الرجل بالاجماع وکذا لو کان بعضه ذهبا وبعضه فضة حتی قال اصحابنا لو کانت سن الخاتم ذهبا او کان مموها بذهب یسیر فهو حرام لعموم الحدیث الآخر فی الحریر والذهب ان هذین حرام علی ذکور امتی حل لاناثها واما لبس الحریر والاستبرق والدیباج والقسی وهو نوع من الحریر فکله حرام علی الرجال سواء لبسه للخیلاء او غیرها الا ان یلبسه للحکة فیجوز فی السفر والحضر واما النساء فیباح لهن لبس الحریر وجمیع انواعه وخواتیم الذهب وسائر الحلی منه ومن الفضة سواء المزوجة وغیرها والشابة والعجوز والغنیة والفقیرة هذا الذی ذکرناه من تحریم الحریر علی الرجال واباحته للنساء هو مذهبنا ومذهب الجماهیر وحکی القاضی عن قوم اباحته للرجال والنساء وعن ابن الزبیر تحریمه علیهما ثم انعقد الاجماع علی اباحته للنساء وتحریمه علی الرجال ویدل علیه الاحادیث المصرحة بالتحریم مع الاحادیث التی ذکرها مسلم بعد هذا فی تشقیق علی رضی الله عنه الحریر بین نسائه وبین الفواطم خمرا لهن وان النبی صلی الله علیه وسلم امره بذلک کما صرح به فی الحدیث والله اعلم واما الصبیان فقال اصحابنا یجوز الباسهم الحلی والحریر فی یوم العید لانه لا تکلیف علیهم وفی جواز الباسهم ذلک فی باقی السنة ثلثة اوجه اصحها جوازه والثانی تحریمه والثالث یحرم بعد سن التمیز واما **قوله** وعن شرب بالفضة فقد سبق ایضاحه فی الباب قبله واما **قوله** وعن المیاثر فهو بالثاء المثلثة قبل الراء قال العلماء هو جمع میثرة بکسر المیم وهی وطاء کانت النساء یضعنه لازواجهن علی السرج وکان من مراکب العجم ویکون من الحریر ویکون من الصوف وغیره وقیل اغشیة للسرج تتخذ من الحریر وقیل هی سرج من الدیباج وقیل هی شیء کالفراش الصغیر یتخذ من حریر یحشی بقطن او صوف یجعلها الراکب علی البعیر تحته فوق الرحل فالمیثرة مهموزة وهی مفعلة بکسر المیم من الوثارة یقال وثر بضم الثاء وثارة بفتح الواو فهو وثیر ای وطی لین وسهلها موثرة فقلب الواو یاء لکسرة ما قبلها کما فی میزان ومیقات ومیعاد من الوزن والوقت والوعد واصله موزان وموقات وموعاد قال العلماء فالمیثرة ان کانت من الحریر کما هو الغالب فیما کان من عادتهم فهی حرام لانه جلوس علی الحریر واستعمال له وهو حرام علی الرجال سواء کان علی رحل او سرج او غیرهما وان کانت میثرة من غیر الحریر فلیست بحرام ومذهبنا انها لیست مکروهة ایضا فان الثوب الاحمر لا کراهة فیه سواء کانت حمراء ام لا وقد ثبتت الاحادیث الصحیحة ان النبی صلی الله علیه وسلم لبس حلة حمراء وحکی القاضی عن بعض العلماء کراهتها للا یظنها الراءی من بعید حریرا وفی صحیح البخاری عن یزید بن رومان المراد بالمیثرة جلود السباع وهذا قول باطل مخالف للمشهور الذی اطبق علیه اهل اللغة والحدیث وسائر العلماء والله اعلم واما القسی فهو بفتح القاف وکسر السین المهملة المشددة وهذا الذی ذکرناه من فتح القاف هو الصحیح المشهور لبعض اهل الحدیث بکسرها قال ابو عبید اهل الحدیث یکسرونها واهل مصر یفتحونها واختلفوا فی تفسیره فالصواب ما ذکره مسلم بعد هذا بنحو کراهته فی حدیث النهی عن التختم فی الوسطی والتی تلیها عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهاه عن لبس القسی وعن جلوس علی المیاثر قال فاما القسی فثیاب مضلعة یؤتی بها من مصر والشام فیها شبه کذا هو لفظ روایة مسلم وفی روایة البخاری فیها حریر امثال الارترج قال اهل اللغة وغریب الحدیث هی ثیاب مضلعة بالحریر تعمل بالقس بفتح القاف وهو موضع من بلاد مصر وهو قریة علی ساحل البحر قریبة من تنیس وقیل هی ثیاب کتان مخلوطة بحریر وقیل هی ثیاب من القز واصله القزی بالزای منسوب الی القز وهو ردی الحریر فابدل من الزای سین وهذا القسی ان کان حریره اکثر من الکتان فالنهی عنه للتحریم والا فلکراهة التنزیه واما الاستبرق فغلیظ الدیباج واما الدیباج بفتح الدال وکسرها جمعه دیابیج وهو عجمی معرب الدیبا والدیباج والاستبرق حرام لانهما من الحریر والله اعلم (**قوله** فی حدیث ابی بکر وعثمان ابنی ابی شیبة وزاد فی الحدیث وعن الشرب) فالضمیر فی وزاد یعود الی الشیبانی الراوی عن اشعث بن ابی الشعثاء

وحدثناه ابو کریب قال نا ابن ادریس قال نا ابو اسحاق الشیبانی ولیث بن ابی سلیم عن اشعث بن ابی الشعثاء باسنادهم ولم یذکر زیادة جریر وابن مسهر
وحدثنا محمد بن مثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر ح قال وحدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا ابو عامر العقدی
ح قال وحدثنا عبد الرحمن بن بشر قال حدثنی بهز قالوا جمیعا نا شعبة عن اشعث بن سلیم باسنادهم ومعنی حدیثهم الا قوله وافشاء السلام فانه قال بدل لها و
رد السلام وقال نهانا عن خاتم الذهب وحلقة الذهب حدثناه اسحاق بن ابراهیم نا یحیی بن آدم وعمرو بن محمد قالا نا سفیان عن اشعث بن ابی الشعثاء
باسنادهم وقال فی افشاء السلام وخاتم الذهب من غیر شك حدثنا سعید بن عمرو بن سهل بن اسحاق بن محمد بن الاشعث بن قیس قال نا سفین بن
عیینة سمعته یذکره عن ابی فروة سمع عبد الله بن عکیم قال کنا مع حذیفة بالمدائن فاستسقی حذیفة فجاءه دهقان بشراب فی اناء من فضة فرماه به وقال انی اخبرکم
انی قد امرته ان لا یسقینی فیه فان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تشربوا فی اناء الذهب والفضة ولا تلبسوا الدیباج والحریر فانه لهم فی الدنیا وهو لکم فی الآخرة یوم
القیمة وحدثناه ابن ابی عمر قال نا سفیان عن ابی فروة الجهنی قال سمعت عبد الله بن عکیم یقول کنا عند حذیفة بالمدائن فذکر نحوه ولم یذکر فی الحدیث
یوم القیمة وحدثنی عبد الجبار بن العلاء قال نا سفین قال نا ابن ابی نجیح اولا عن مجاهد عن ابن ابی لیلی عن حذیفة ثم حدثنا یزید سمعه من ابن ابی
لیلی عن حذیفة ثم حدثنا ابو فروة قال سمعت ابن عکیم فظننت ان ابن ابی لیلی انما سمعه من ابن عکیم قال کنا مع حذیفة بالمدائن فذکر نحوه ولم یقل
یوم القیمة وحدثنا عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن الحکم انه سمع عبد الرحمن یعنی ابن ابی لیلی قال شهدت حذیفة استسقی بالمدائن
فاتاه انسان باناء من فضة فذکر بمعنی حدیث ابن عکیم عن حذیفة وحدثناه ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع ح قال وحدثنا ابن مثنی وابن بشار قالا نا محمد
ابن جعفر ح قال وحدثنا ابن المثنی قال نا ابن ابی عدی ح قال وحدثنی عبد الرحمن بن بشر قال نا بهز کلهم عن شعبة بمثل حدیث معاذ واسناده ولم یذکر احد منهم فی
الحدیث شهدت حذیفة غیر معاذ وحده انما قالوا ان حذیفة استسقی وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال اخبرنا جریر عن منصور ح قال وحدثنا محمد بن مثنی
قال نا ابن ابی عدی عن ابن عون کلاهما عن مجاهد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن حذیفة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث من ذکرنا حدثنا
محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی قال نا سیف قال سمعت مجاهدا یقول سمعت عبد الرحمن بن ابی لیلی قال استسقی حذیفة فسقاه مجوسی فی اناء من
فضة فقال انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تلبسوا الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی آنیة الذهب والفضة ولا تأکلوا فی صحافها فانها لهم فی الدنیا
حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن نافع عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب رأی حلة سیراء عند باب المسجد فقال یا رسول الله لو اشتریت
هذه فلبستها یوم الجمعة وللوفد اذا قدموا علیك فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما یلبس هذه من لا خلاق له فی الآخرة ثم جاءت رسول الله صلی الله علیه وسلم
منها حلل فاعطی عمر منها حلة فقال عمر یا رسول الله کسوتنیها وقد قلت فی حلة عطارد ما قلت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لم اکسکها لتلبسها فکساها عمر اخا له مشرکا بمکة

(قوله فجاء دهقان هو بکسر الدال علی المشهور وحکی ضمها ممن حکاه صاحب المشارق والمطالع وحکاها القاضی فی الشرح عن حکایة ابی عبیدة ووقع فی نسخ صحاح الجوهری او بعضها مفتوحا وهذا غریب
وهو زعیم علاج العجم وقیل زعیم القریة ورئیسها وهو بمعنی الاول وهو عجمی معرب قیل النون فیه اصلیة ماخوذ من الدهقنة وهی الریاسة وقیل زائدة من الدهق وهو الامتلاء وذکر الجوهری فی دهقن لکنه
قال ان جعلت نونه اصلیة من قولهم تدهقن الرجل صرفته لانه فعللال وان جعلته من الدهق لم تصرفه لانه فعلان قال القاضی یحتمل ان سمی به من جمع المال وملأ الاوعیة منه یقال دهقت الماء وادهقته
اذا افرغته ودهق لی دهقة من ماله ای اعطانیها وادهقت الاناء ای ملأته قالوا ویحتمل ان یکون من الدهقة والدهقة وهی لین الطعام لانهم یلینون طعامهم وعیشهم لسعة ایدیهم واحوالهم وقیل لخدمه ودهاته والله اعلم (قوله
ان حذیفة رماه باناء الفضة حین جاءه بالشراب فیه ذکر انه انما رماه به لانه کان نهاه قبل ذلك عنه) فیه تحریم الشرب فیه وتعزیر من ارتکب معصیة لا سیما ان کان قد سبق نهیه عنها کقضیة الدهقان مع حذیفة وفیه انه لا باس ان یعزر
الامیر بغیر بعض مستحق التعزیر وفیه ان الامیر والکبیر اذا فعل شیئا صحیحا فی نفس الامر ولا یکون وجهه ظاهرا فینبغی ان ینبه علی دلیله وسبب فعله ذلك (قوله صلی الله علیه وسلم فانه لهم فی الدنیا وهو لکم فی الآخرة) ای ان الکفار انما
یحصل لهم ذلك فی الدنیا واما الآخرة فما لهم فیها من نصیب واما المسلمون فلهم فی الجنة الحریر والذهب ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر ولیس فی الحدیث حجة لمن یقول الکفار غیر مخاطبین
بالفروع لانه لم یصرح فیه باباحته لهم وانما اخبر عن الواقع فی العادة انهم هم الذین یستعملونه فی الدنیا وان کان حراما علیهم کما هو حرام علی المسلمین (قوله صلی الله علیه وسلم وهو لکم فی الآخرة یوم القیامة) انما جمع بینهما
لانه قد یظن انه بمجرد موته صار فی حکم الآخرة فی هذا الاکرام فبین انه انما هو فی یوم القیمة وبعده فی الجنة ابدا ویحتمل ان المراد انه لکم فی الآخرة من حین الموقف ویستمر فی الجنة ابدا (قوله صلی الله علیه وسلم ولا تأکلوا
فی صحافها) جمع صحفة وهی دون القصعة قال الجوهری قال الکسائی اعظم القصاع الجفنة ثم القصعة تلیها الشبع العشرة ثم الصحفة تشبع الخمسة ثم المکیلة تشبع الرجلین والثلاثة ثم الصحیفة تشبع الرجل (قوله رأی حلة سیراء
هی بکسر مهملة مکسورة ثم یاء مثناة من تحت مفتوحة ثم راء ثم الف ممدودة وضبط الحلة هنا بالتنوین علی ان سیراء صفة ولغیر تنوین علی الاضافة وهما وجهان مشهوران والمحققون والمتقنون العربیة یختارون الاضافة قال سیبویه
لم تات خلا صفة واکثر المحدثین ینونون قال الخطابی حلة سیراء کما قالوا ناقة عشراء قالوا هی برود یخالطها حریر وهی مضلعة بالحریر وکذا فسرها فی الحدیث فی سنن ابی داود وکذا قال الخلیل والاصمعی وآخرون قالوا لانها شبهت خطوطها بالسیور قال ابن شهاب
هی ثیاب مضلعة بالقز وقیل هی وشی من حریر وقیل انها حریر محض وقد ذکر مسلم فی الروایة الاخری حلة من استبرق وفی الاخری من دیباج او حریر وفی روایة حلة سندس فهذه الالفاظ
تبین ان الحلة کانت حریرا محضا وهو الصحیح الذی یتعین القول به فی هذا الحدیث جمعا بین الروایات ولانها هی المحرمة اما المختلط من حریر وغیره فلا یحرم الا ان یکون الحریر اکثر وزنا والله اعلم قال
اهل اللغة الحلة لا تکون الا ثوبین وتکون غالبا ازارا ورداء وفی حدیث عمر فی هذه الحلة دلیل لتحریم الحریر علی الرجال واباحته للنساء واباحة هدیته واباحة ثمنه وجواز اهداء المسلم الی المشرك ثوبا وغیره
واستحباب لباس انفس ثیابه یوم الجمعة والعید وعند لقاء الوفود ونحوهم وعرض المفضول علی الفاضل والتابع علی المتبوع لما یحتاج الیه من مصالحه التی قد لا یذکرها وفیه صلة الاقارب والمعارف وان کانوا کفارا
وجواز البیع والشراء عند باب المسجد (قوله صلی الله علیه وسلم انما یلبس هذه من لا خلاق له فی الآخرة) قیل معناه من لا نصیب له فی الآخرة وقیل من لا حرمة له وقیل من لا دین له فعلی الاول یکون محمولا علی الکفار وعلی القولین الاخیرین یتناول
المسلم والکافر والله اعلم (قوله فکساها عمر اخا له مشرکا بمکة) هکذا رواه البخاری ومسلم وفی روایة للبخاری فی کتاب قال ارسل بها عمر الی اخ له من اهل مکة قبل ان یسلم فهذا یدل علی انه اسلم بعد ذلك
فی روایة فی مسند ابی عوانة الاسفرایینی فکساها عمر اخا له من امه من اهل مکة مشرکا وفی هذا کله دلیل لجواز صلة الاقارب الکفار والاحسان الیهم وجواز الهدیة الی الکفار وفیه جواز اهداء
ثیاب الحریر الی الرجال لانها لا تتعین للبسهم وقد یتوهم متوهم ان فیه دلیلا علی ان رجال الکفار یجوز لهم لبس الحریر وهذا وهم باطل لان الحدیث انما فیه الهدیة الی کافر ولیس
فیه الاذن لنفی لبسها وقد بعث النبی صلی الله علیه وسلم ذلك الی عمر وعلی واسامة رض ولا یلزم منه اباحة لبسها لهم بل صرح صلی الله علیه وسلم بانه انما اعطاه لینتفع بها بغیر

وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال ثنا ابو اسامة ح قال وحدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی قال نا یحیی بن سعید کلهم عن عبید الله ح قال وحدثنی سوید بن سعید قال نا حفص بن میسرة عن موسی بن عقبة کلاهما عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث مالك **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا جریر بن حازم قال نا نافع عن ابن عمر قال رای عمر عطاردا التمیمی یقیم بالسوق حلة سیراء وکان رجلا یغشی الملوك ویصیب منهم فقال عمر یا رسول الله انی رایت عطاردا یقیم فی السوق حلة سیراء فلو اشتریتها فلبستها لوفود العرب اذا قدموا علیك واظنه قال ولبستها یوم الجمعة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق له فی الاخرة فلما کان بعد ذلك اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بحلل سیراء فبعث الی عمر بحلة وبعث الی اسامة بن زید بحلة واعطی علی بن ابی طالب حلة وقال شققها خمرا بین نسائك قال فجاء عمر بحلته یحملها فقال یا رسول الله بعثت الی بهذه وقد قلت بالامس فی حلة عطارد ما قلت فقال انی لم ابعث بها الیك لتلبسها ولکنی بعثت بها الیك لتصیب بها واما اسامة فراح فی حلته فنظر الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم نظرا عرف ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد انکر ما صنع فقال یا رسول الله ما تنظر الی فانت بعثت الی بها فقال انی لم ابعث الیك لتلبسها ولکنی بعثت بها لتشققها خمرا بین نسائك **وحدثنی** ابو الطاهر وحرملة بن یحیی واللفظ لحرملة قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال وجد عمر بن الخطاب حلة من استبرق تباع فی السوق فاخذها فاتی بها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ابتع هذه فتجمل بها للعید والوفد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما هذه لباس من لا خلاق له قال فلبث عمر ما شاء الله ثم ارسل الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بجبة دیباج فاقبل بها عمر حتی اتی بها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله اقلت انما هذه لباس من لا خلاق له او قلت انما یلبس هذه من لا خلاق له ثم ارسلت الی بهذه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم تبیعها وتصیب بها حاجتك **وحدثنا** هارون بن معروف قال نا ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن ابن شهاب بهذا الاسناد مثله **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا یحیی بن سعید عن شعبة قال اخبرنی ابو بکر بن حفص عن سالم عن ابن عمر ان عمر رای علی رجل من آل عطارد قباء من دیباج او حریر فقال لرسول الله صلی الله علیه وسلم لو اشتریته فقال انما یلبس هذا من لا خلاق له فاهدی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم حلة سیراء فارسل بها الی قال قلت ارسلت بها الی وقد سمعتك قلت فیها ما قلت قال انما بعثت بها الیك لتستمتع بها **وحدثنا** ابن نمیر قال نا روح قال نا شعبة قال نا ابو بکر بن حفص عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابیه ان عمر رای علی رجل من آل عطارد بمثل حدیث یحیی بن سعید غیر انه قال انما بعثت بها الیك لتنتفع بها ولم ابعث بها الیك لتلبسها **وحدثنی** ابن المثنی قال نا عبد الصمد قال سمعت ابی یحدث قال حدثنی یحیی بن ابی اسحق قال قال لی سالم بن عبد الله فی الاستبرق قال قلت ما غلظ من الدیباج وخشن منه فقال سمعت عبد الله بن عمر یقول رای عمر علی رجل حلة من استبرق فاتی بها رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر نحو حدیثهم غیر انه قال فقال انما بعثت بها الیك لتصیب بها مالا **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال نا خالد بن عبد الله عن عبد الملك عن عبد الله مولی اسماء بنت ابی بکر وکان خال ولد عطاء قال ارسلتنی اسماء الی عبد الله بن عمر فقالت بلغنی انك تحرم اشیاء ثلاثا العلم فی الثوب وميثرة الارجوان وصوم رجب کله فقال لی عبد الله اما ما ذکرت من رجب فکیف بمن یصوم الابد واما ما ذکرت من العلم فی الثوب فانی سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انما یلبس الحریر من لا خلاق له فخفت ان یکون العلم منه واما میثرة الارجوان فهذه میثرة عبد الله فاذا هی ارجوان فرجعت الی اسماء فخبرتها فقالت هذه جبة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخرجت الی جبة طیالسة کسروانیة لها لبنة دیباج وفرجیها مکفوفین بالدیباج فقالت هذه کانت عند عائشة حتی قبضت فلما قبضت قبضتها وکان النبی صلی الله علیه وسلم یلبسها فنحن نغسلها للمرضی نستشفی بها

قال

ثلاثة

اللبس والمذهب الصحیح الذی علیه المحققون والاکثرون ان الکفار مخاطبون بفروع الشرع فیحرم علیهم الحریر کما یحرم علی المسلمین والله اعلم (قوله رای عمر عطاردا التمیمی یقیم بالسوق حلة) ای یعرضها للبیع (قوله صلی الله علیه وسلم شققها خمرا بین نسائك) هو بضم المیم وتجوز اسکانها جمع خمار وهو ما علی راس المراة وفیه دلیل لجواز لبس النساء الحریر وهو مجمع علیه الیوم وقد قدمنا انه کان فیه خلاف لبعض السلف وزال (قوله صلی الله علیه وسلم انما بعثت بها الیك لتستمتع بها) ای تبیعها فتنتفع بثمنها کما صرح به فی الروایة التی قبلها وفی حدیث ابن مثنی بعدها (قوله حدثنی یحیی بن ابی اسحق قال قال لی سالم بن عبد الله فی الاستبرق قلت ما غلظ من الدیباج وخشن منه قال سمعت عبد الله بن عمر یقول وذکر الحدیث) هکذا هو فی جمیع نسخ مسلم وفی کتابی البخاری والنسائی قال لی سالم ما الاستبرق قلت ما غلظ من الدیباج وهذا معنی روایة مسلم لکنها مختصرة ومعناه قال لی سالم فی الاستبرق ما هو فقلت هو ما غلظ فروایة مسلم صحیحة لا قدح فیها وقد اشار القاضی الی تغلیطها وان الصواب روایة البخاری ولیست بغلط بل صحیحة کما اوضحناه (قوله وميثرة الارجوان) تقدم تفسیر المیثرة وضبطها واما الارجوان فهو بضم الهمزة والجیم هذا هو الصواب المعروف فی روایات الحدیث وفی کتب الغریب وفی کتب اللغة وغیرها وکذا صرح بها القاضی فی المشارق وفی شرح القاضی عیاض فی موضعین منه انه بفتح الهمزة وضم الجیم وهذا غلط ظاهر من النساخ لا من القاضی فانه صرح فی المشارق بضم الهمزة قال اهل اللغة وغیرهم هو صبغ احمر شدید الحمرة هکذا قاله ابو عبید والجمهور وقال الفراء هو الحمرة وقال ابن فارس هو کل لون احمر وقیل هو الصوف الاحمر وقال الجوهری هو شجر له نور احمر احسن ما یکون قال وهو معرب وقال آخرون هو عربی قالوا والذکر والانثی فیه سواء یقال هذا ثوب ارجوان وهذه قطیفة ارجوان وقد یقولونه علی الصفة ولکن الاکثر فی استعمالهم اضافة الارجوان الی ما بعده ثم ان اهل اللغة ذکروه فی باب الراء والجیم والواو وهذا هو الصواب ولا یغتر بذکر القاضی له فی المشارق فی باب الهمزة والراء والجیم ولا بذکر ابن الاثیر له فی الراء والجیم والنون والله اعلم (قوله ان اسماء ارسلت الی ابن عمر بلغنی انك تحرم اشیاء ثلاثة العلم فی الثوب وميثرة الارجوان وصوم رجب کله فقال ابن عمر اما ما ذکرت من رجب فکیف بمن یصوم الابد واما ما ذکرت من العلم فی الثوب فانی سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انما یلبس الحریر من لا خلاق له فخفت ان یکون العلم منه واما میثرة الارجوان فهذه میثرة عبد الله فاذا هی ارجوان فقالت هذه جبة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخرجت الی جبة طیالسة کسروانیة لها لبنة دیباج وفرجیها مکفوفین بالدیباج فقالت هذه کانت عند عائشة حتی قبضت فلما قبضت قبضتها وکان النبی صلی الله علیه وسلم یلبسها فنحن نغسلها للمرضی نستشفی بها) اما جواب ابن عمر فی صوم رجب فانکار منه لما بلغها عنه من تحریمه واخباره بانه یصوم رجبا کله وانه یصوم الابد والمراد بالابد ما سوی ایام العید والتشریق وهذا مذهبه ومذهب ابیه عمر بن الخطاب وعائشة وابی طلحة وغیرهم من سلف الامة ومذهب الشافعی وغیره من العلماء انه لا یکره صوم الدهر وقد سبقت المسئلة فی کتاب الصیام مع شرح الاحادیث الواردة من الطرفین واما ما ذکرت عنه من کراهة العلم فلم یعترف بانه کان یحرمه

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبیدة بن سعید عن شعبة عن خلیفة بن کعب بی ذُبیان قال سمعت عبد الله بن الزبیر یخطب یقول لا لا تلبسوا نساءکم الحریر فانی سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تلبسوا الحریر فانه من لبسه فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة **حدثنا** احمد بن عبد الله بن یونس قال نا زهیر قال نا عاصم الاحول عن ابی عثمان قال کتب الینا عمر ونحن باذربیجان یا عتبة بن فرقد انه لیس من کدک ولا من کد ابیک ولا من کد امک فاشبع المسلمین فی رحالهم مما تشبع منه فی رحلک وایاکم والتنعم وزی اهل الشرک ولبوس الحریر فان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لبوس الحریر قال لا هکذا ورفع لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اصبعیه الوسطی والسبابة وضمهما قال زهیر قال عاصم هو فی الکتاب رفع زهیر اصبعیه **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا جریر بن عبد الحمید ح قال وثنا ابن نمیر قال نا حفص بن غیاث کلاهما عن عاصم بهذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الحریر بمثله وثنا ابن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم الحنظلی کلاهما عن جریر واللفظ لاسحاق قال نا جریر عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان قال کنا مع عتبة بن فرقد فجاءنا کتاب عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یلبس الحریر الا من لیس له منه شیء فی الآخرة الا هکذا قال ابو عثمان باصبعیه اللتین تلیان الابهام فرأیتهما ازرارا الطیالسة حتی رأیت الطیالسة **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی قال نا المعتمر عن ابیه قال نا ابو عثمان قال کنا مع عتبة بن فرقد بمثل حدیث جریر **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة قال سمعت ابا عثمان النهدی قال جاءنا کتاب عمر ونحن باذربیجان مع عتبة بن فرقد وبالشام اما بعد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الحریر الا هکذا اصبعین قال ابو عثمان فما عتمنا انه یعنی الاعلام **وحدثنا** ابو غسان المسمعی ومحمد بن المثنی قالا نا معاذ وهو ابن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة بهذا الاسناد مثله ولم یذکر قول ابی عثمان

بل اخبر انه تورع عنه خوفا من دخوله فی عموم النهی عن الحریر واما المیثرة فانکر بلغها عنه فیها وقال هذه میثرتی وهی ارجوان والمراد انها حمراء ولیست من حریر بل من صوف او غیره وقد سبق انها قد تکون من حریر وقد تکون من صوف وان الاحادیث الواردة فی النهی عنها مخصوصة بالتی هی من الحریر واما اخراج اسماء جبة النبی صلی الله علیه وسلم المکفوفة بالحریر فقصدت بها بیان ان هذا لیس محرما وهکذا الحکم عند الشافعی وغیره ان الثوب والجبة والعمامة ونحوها اذا کان مکفوف الطرف بالحریر جاز ما لم یزد علی اربع اصابع فان زاد فهو حرام لحدیث عمر المذکور بعد هذا واما قوله جبة طیالسة فهو باضافة جبة الی طیالسة والطیالسة جمع طیلسان بفتح اللام علی الشهور قال جماهیر اهل اللغة لا یجوز فیه غیر فتح اللام وعد الکسر فی تصحیف العوام وذکر القاضی فی المشارق فی حرف السین والیاء فی تفسیر السراج ان الطیلسان یقال بفتح اللام وضمها وکسرها وهذا غریب ضعیف واما قوله کسروانیة فهو بکسر الکاف وفتحها والسین ساکنة والراء مفتوحة ونقل القاضی ان جمهور الرواة رووه بکسر الکاف وهو نسبة الی کسری صاحب العراق ملک الفرس وفیه کسر الکاف وفتحها قال القاضی ورواه الجرجانی فی مسلم فقال خسروانیة وفی هذا الحدیث دلیل علی استحباب التبرک بآثار الصالحین وثیابهم وفیه ان النهی عن الحریر المراد الثوب المتمحض من الحریر واما اکثره حریرا فانه لیس المراد تحریم کل جزء منه بخلاف الخمر والذهب فانه یحرم کل جزء منهما واما قوله فی الجبة ان لها لبنة فهو بکسر اللام واسکان الباء هکذا ضبطها القاضی وسائر الشراح وکذا هی فی کتب اللغة والغریب قالوا وهی رقعة فی جیب القمیص هذه عبارتهم کلهم والله اعلم واما قوله فرجیها مکفوفین فکذا وقع فی جمیع النسخ وفرجیها مکفوفین وهما منصوبان بفعل محذوف ای رأیت فرجیها مکفوفین ومعنی المکفوف انه جعل لها کفة بضم الکاف هو ما یکف به جوانبها ویعطف علیها ویکون ذلک فی الذیل وفی الفرجین وفی الکمین وفی هذا جواز لباس الجبة ولباس ما له فرجان وانه لا کراهة فیه والله اعلم (**قوله** عن ابی ذبیان) هو بضم الذال کسرها (**قوله** ان عبد الله بن الزبیر خطب فقال لا تلبسوا نساءکم الحریر فانی سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تلبسوا الحریر) هذا مذهب ابن الزبیر واجمعوا بعده علی اباحة الحریر للنساء کما سبق وهذا الحدیث الذی احتج به انما ورد فی لبس الرجال وجهین احدهما ان خطاب المذکور مذهبنا ومذهب المحققین الاصولیین ان النساء لا یدخلن فی خطاب الرجال عند الاطلاق والثانی ان الاحادیث الصحیحة التی ذکرها مسلم قبل هذا وبعده صریحة فی اباحته للنساء وامره صلی الله علیه وسلم علیا واسامة بان یکسوا نساءه مع الحدیث المشهور اصلی الله علیه وسلم قال فی الحریر والذهب ان هذین حرام علی ذکور امتی حل لاناثها والله اعلم (**قوله** عن ابی عثمان قال کتب الینا عمر ونحن باذربیجان یا عتبة بن فرقد الی آخره) هذا الحدیث مما استدرکه الدارقطنی علی البخاری ومسلم وقال هذا الحدیث لم یسمعه ابو عثمان من عمر بل اخبر عن کتاب عمر وهذا الاستدراک باطل فان الصحیح الذی علیه جماهیر المحدثین ومحققوا الفقهاء والاصولیین جواز العمل بالکتاب وروایته عن الکاتب سواء قال فی الکتاب اذنت لک فی روایة هذا عنی او اجزتک روایته عنی او لم یقل شیئا وقد اکثر البخاری ومسلم وسائر المحدثین المصنفین فی تصانیفهم من الاحتجاج بالمکاتبة فیقول الراوی کتب منهم وممن قبلهم کتب الی فلان کذا او کتب الی فلان قال حدثنا فلان او اخبرنی مکاتبة والمراد به هذا الذی نحن فیه وذلک معمول به عندهم معدود فی المتصل لا شعاره بمعنی الاجازة وزاد السمعانی فقال هی اقوی من الاجازة ودلیلهم فی المسئلة الاحادیث الصحیحة المشهورة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یکتب الی عماله ونوابه وامرائه ویعملون بما فیها وکذلک الخلفاء وممن ذلک کتاب عمر هذا فانه کتبه الی جیشه وفیه خلائق من الصحابة فدل علی حصول الاتفاق منه وممن عنده فی المدینة ومن فی الجیش علی العمل بالکتاب والله اعلم واما قول ابی عثمان کتب الینا عمر فهکذا ینبغی للراوی بالمکاتبة ان یقول کتب الی فلان قال حدثنا فلان او اخبرنا فلان مکاتبة او فی کتابه او فیما کتب به الی ونحو هذا ولا یجوز ان یطلق قوله حدثنا ولا اخبرنا هذا هو الصحیح وجوزه طائفة من متقدمی اهل الحدیث وکبارهم منهم منصور واللیث وغیرهما والله اعلم (**قوله** ونحن باذربیجان) هی اقلیم معروف وراء العراق وفی ضبطها وجهان مشهوران اشهرهما وافصحهما وقول الاکثرین آذربیجان بفتح الهمزة بغیر مد واسکان الذال وفتح الراء وکسر الباء قال صاحب المطالع وآخرون هذا هو المشهور والثانی مد الهمزة وفتح الذال وفتح الراء وکسر الباء وحکی صاحب المشارق والمطالع ان جماعة فتحوا الباء علی هذا الثانی والمشهور کسرها (**قوله** کتب الینا عمر یا عتبة بن فرقد انه لیس من کدک ولا من کد ابیک ولا من کد امک فاشبع المسلمین فی رحالهم مما تشبع منه فی رحلک وایاکم والتنعم وزی اهل الشرک ولبوس الحریر) اما قوله کتب الینا فمعناه کتب الی امیر الجیش وهو عتبة بن فرقد لیقرأه علینا واما **قوله** لیس من کدک فالکد التعب والمشقة والمراد ههنا ان هذا المال الذی عندک لیس هو من کسبک وما تعبت فیه وتحملت الشدة والمشقة فی کده وتحصیله ولا هو من کد ابیک وامک فورثته منهما بل هو مال المسلمین فشارکهم فیه ولا تختص عنهم بشیء بل اشبههم منه وهم فی رحالهم ای منازلهم کما تشبع منه فی الجنس والقدر والصفة ولا تؤخر ارزاقهم عنهم ولا تحوجهم لیطلبوها منک بل اوصلها الیهم وهم فی منازلهم بلا طلب واما قوله وایاکم والتنعم وزی العجم فهو بکسر الزای ولبوس الحریر وهو بفتح اللام وضم الباء ما یلبس منه ومقصود عمر حثهم علی خشونة العیش وصلابتهم فی ذلک ومحافظتهم علی طریقة العرب فی ذلک وقد جاء فی هذا الحدیث زیادة فی مسند ابی عوانة الاسفرایینی وغیره باسناد صحیح قال اما بعد فاتزروا وارتدوا والقوا الخفاف والسراویلات وعلیکم بلباس ابیکم اسمعیل وایاکم والتنعم وزی الاعاجم وعلیکم بالشمس فانها حمام العرب وتمعددوا واخشوشنوا واقطعوا الرکب وانزوا وارموا الاغراض والله اعلم (**قوله** فرأیتهما ازرار الطیالسة حتی رأیت الطیالسة) فقوله فرأیتهما هو بضم الراء وکسر الهمزة وضبطه بعضهم بفتح الراء (**قوله** فما عتمنا انه یعنی الاعلام) هکذا ضبطناه عتمنا بعین مهملة مفتوحة ثم تاء مثناة فوق مشددة مفتوحة ثم میم ساکنة ثم نون وهذا ما ابطأنا فی معرفة انه اراد الاعلام یقال عتم الشیء اذا ابطأ وتأخر وعتمته اذا اخرته ومنه حدیث سلمان الفارسی رضی الله عنه انه غرس کذا وکذا اودیة والنبی صلی الله علیه وسلم یناوله ویعد الغرس فما عتمت منها واحدة ای ما ابطأت ان علقت فهذا الذی ذکرناه من ضبط اللفظة وشرحها هو الصواب المعروف الذی صرح به جمهور الشارحین واهل غریب الحدیث وذکر القاضی فیه عن بعضهم تغییرا واعتراضا لا حاجة الی ذکره لفساده

حدثنا عبید الله بن عمر القواریری و ابو غسان المسمعی و زهیر بن حرب و اسحاق بن ابراهیم و محمد بن مثنی و ابن بشار قال اسحاق انا و قال الآخرون نا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة عن عامر بن الشعبی عن سوید بن غفلة ان عمر بن الخطاب خطب بالجابیة فقال نهی نبی الله صلی الله علیه وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلاث او اربع **وحدثنا** محمد بن عبد الله الرزی قال نا عبد الوهاب بن عطاء عن سعید عن قتادة بهذا الاسناد مثله **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر و اسحاق بن ابراهیم الحنظلی و یحیی بن حبیب و حجاج بن الشاعر و اللفظ لابن حبیب قال اسحاق انا و قال الآخرون نا روح بن عبادة قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول لبس النبی صلی الله علیه وسلم یوما قباء من دیباج اهدی له ثم اوشك ان ینزعه فارسل به الی عمر بن الخطاب فقیل له ما شأنه یا رسول الله فقال نهانی عنه جبریل علیه الصلوة والسلام فجاءه عمر یبکی فقال یا رسول الله کرهت امرا واعطیتنیه فما لی فقال انی لم اعطکه لتلبسه انما اعطیتك تبیعه فباعه بالفی درهم **حدثنا** محمد بن مثنی قال نا عبد الرحمن یعنی ابن مهدی قال نا شعبة عن ابی عون قال سمعت ابا صالح یحدث عن علی فقال اهدیت لرسول الله صلی الله علیه وسلم حلة سیراء فبعث بها الی فلبستها فعرفت الغضب فی وجهه فقال انی لم ابعث بها الیك لتلبسها انما بعثت بها الیك لتشققها خمرا بین النساء **وحدثناه** عبید الله بن معاذ قال نا ابی ح قال و ثنا محمد بن بشار قال نا محمد یعنی ابن جعفر قالا نا شعبة عن ابی عون بهذا الاسناد فی حدیث معاذ فامرنی فاطرتها بین نسائی و فی حدیث محمد بن جعفر فاطرتها بین نسائی و لم یذکر فامرنی **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة و ابو کریب و زهیر بن حرب و اللفظ لزهیر قال ابو کریب انا و قال الآخران نا وکیع عن مسعر عن ابی عون الثقفی عن ابی صالح الحنفی عن علی ان اکیدر دومة اهدی الی النبی صلی الله علیه وسلم ثوب حریر فاعطاه علیا فقال شققه خمرا بین الفواطم و قال ابو بکر و ابو کریب بین النسوة **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا غندر عن شعبة عن عبد الملك بن میسرة عن زید بن وهب عن علی بن ابی طالب قال کسانی رسول الله صلی الله علیه وسلم حلة سیراء فخرجت فیها فرأیت الغضب فی وجهه قال فشققتها بین نسائی **وحدثنا** شیبان بن فروخ و ابو کامل و اللفظ لابی کامل قالا نا ابو عوانة عن عبد الرحمن بن الاصم عن انس بن مالك قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم الی عمر بجبة سندس فقال عمر بعثت بها الی وقد قلت فیها ما قلت قال انی لم ابعث بها الیك لتلبسها انما بعثت بها الیك لتنتفع بثمنها **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة و زهیر بن حرب قالا نا اسماعیل و هو ابن علیة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة **وحدثنی** ابراهیم بن موسی الرازی قال نا شعیب بن اسحاق الدمشقی عن الاوزاعی قال ثنی شداد ابو عمار قال ثنی ابو امامة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبة بن عامر انه قال اهدی لرسول الله صلی الله علیه وسلم فروج حریر فلبسه ثم صلی فیه ثم انصرف فنزعه نزعا شدیدا کالکاره له ثم قال لا ینبغی هذا للمتقین **وحدثنا** محمد بن المثنی قال نا الضحاك یعنی ابا عاصم قال انا عبد الحمید بن جعفر قال حدثنی یزید بن ابی حبیب بهذا الاسناد

(قوله عن قتادة عن الشعبی عن سوید بن غفلة ان عمر بن الخطاب خطب بالجابیة فقال نهی نبی الله صلی الله علیه وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلث او اربع هذا الحدیث مما استدرکه الدارقطنی علی مسلم وقال لم یرفعه عن الشعبی الا قتادة وهو مدلس ورواه شعبة عن ابی السفر عن الشعبی من قول عمر موقوفا علیه ورواه بیان و داود بن ابی هند عن الشعبی عن سوید عن عمر موقوفا علیه وکذا قال شعبة عن الحکم عن خیثمة عن سوید وقال ابن عبد الاعلی عن سوید و ابو حصین عن ابراهیم عن سوید هذا کلام الدارقطنی وهذه الزیادة فی هذه الروایة انفرد بها مسلم لم یذکرها البخاری وقد قدمنا ان الثقة اذا انفرد برفع ما وقفه الاکثرون کان الحکم لروایته وحکم بانه مرفوع علی الصحیح الذی علیه الفقهاء والاصولیون ومحققو المحدثین وهذا من ذلك والله اعلم وفی هذه الروایة اباحة العلم من الحریر فی الثوب اذا لم یزد علی اربع اصابع وهذا مذهبنا ومذهب الجمهور وعن مالك روایة بمنعه وعن بعض اصحابه روایة باباحة العلم بلا تقدیر باربع اصابع بل قال یجوز وان عظم وهذان القولان مردودان بهذا الحدیث الصریح والله اعلم (قوله حدثنا محمد بن عبد الله الرزی) هو براء مضمومة ثم زای مشددة (قوله فاطرتها بین نسائی) ای قسمتها (قوله ان اکیدر دومة) هی بضم الدال وفتحها لغتان مشهورتان وزعم ابن درید انه لا یجوز الا الضم وان المحدثین یفتحونها وانهم غالطون فی ذلك ولیس کما قال بل هما لغتان مشهورتان قال الجوهری اهل الحدیث یقولونها بالضم واهل اللغة یفتحونها ویقال لها ایضا دماء وهی مدینة لها حصن عادی وهی فی بریة فی ارض نخل وزرع یسقون بالنواضح وحولها عیون قلیلة وغالب زرعهم الشعیر وهی من المدینة علی نحو ثلث عشرة مرحلة ومن دمشق علی نحو عشر مراحل ومن الکوفة علی قدر عشر مراحل ایضا والله اعلم واما اکیدر فهو بضم الهمزة وفتح الکاف وهو اکیدر بن عبد الملك الکندی قال الخطیب البغدادی فی کتاب المبهمات کان نصرانیا ثم اسلم قال وقیل بل مات نصرانیا وقال ابن منده وابو نعیم الاصبهانی فی کتابیهما فی معرفة الصحابة ان اکیدر هذا اسلم واهدی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم حلة سیراء قال ابن الاثیر فی کتابه معرفة الصحابة اما الهدیة والمصالحة فصحیحان واما الاسلام فغلط قال لانه لم یسلم بلا خلاف بین اهل السیر ومن قال اسلم فقد اخطأ خطأ فاحشا قال وکان اکیدر نصرانیا فلما صالحه النبی صلی الله علیه وسلم عاد الی حصنه وبقی فیه ثم حاصره خالد بن الولید فی زمان ابی بکر الصدیق رضی الله عنه فقتله مشرکا نصرانیا یعنی لنقضه العهد قال وذکر البلاذری انه لما قدم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم اسلم وعاد الی دومة فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم ارتد اکیدر فلما سار خالد من العراق الی الشام قتله وعلی هذا القول لا ینبغی ایضا عده فی الصحابة هذا کلام ابن الاثیر (قوله ان اکیدر دومة اهدی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثوب حریر فاعطاه علیا فقال شققه خمرا بین الفواطم) اما الخمر فسبق انه بضم المیم جمع خمار واما الفواطم فقال الهروی والازهری والجمهور انهن ثلث فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم وفاطمة بنت اسد وهی ام علی بن ابی طالب وهی اول هاشمیة ولدت لهاشمی وفاطمة بنت حمزة بن عبد المطلب وذکر الحافظان عبد الغنی بن سعید وابن عبد البر باسنادهما ان علیا رضی الله عنه قسمه بین الفواطم الاربع فذکر هؤلاء الثلاث قال القاضی عیاض یشبه ان تکون الرابعة فاطمة بنت شیبة بن ربیعة امرأة عقیل بن ابی طالب لاختصاصها بعلی رضی الله عنه بالمصاهرة وقربها الیه بالمناسبة وهی من المبایعات شهدت مع النبی صلی الله علیه وسلم حنینا ولها قصة مشهورة فی الغنائم تدل علی ورعها والله اعلم قال القاضی هذا المذکور من ان فاطمة بنت اسد ام علی کانت منهن صحیح وهو مصحح لهجرتها کما قال غیر واحد خلافا لمن زعم انها ماتت قبل الهجرة وفی هذا الحدیث جواز قبول هدیة الکافر وقد سبق الجمع بین الاحادیث المختلفة فی هذا وفیه جواز هدیة الحریر الی الرجال وقبولهم ایاه وجواز لباس النساء له (قوله اهدی لرسول الله صلی الله علیه وسلم فروج حریر فلبسه ثم صلی فیه ثم انصرف فنزعه نزعا شدیدا کالکاره له ثم قال لا ینبغی هذا للمتقین) الفروج بفتح الفاء وضم الراء المشددة هذا هو الصحیح المشهور فی ضبطه ولم یذکر الجمهور غیره وحکی ضم الفاء وحکی القاضی فی الشرح وفی المشارق تخفیف الراء وتشدیدها والتخفیف غریب ضعیف قالوا وهو قباء شق من خلفه وهذا اللبس المذکور فی هذا الحدیث کان قبل تحریم الحریر علی الرجال ولعل اول النهی والتحریم کان حین نزعه ولهذا قال صلی الله علیه وسلم فی حدیث جابر الذی ذکره مسلم قبل هذا باسطر حین صلی فی قباء دیباج ثم نزعه وقال نهانی عنه جبریل فیکون هذا اول التحریم والله اعلم

وحدثنا ابو کریب محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة عن سعید بن ابی عروبة قال نا قتادة ان انس بن مالك انبأهم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص لعبد الرحمن ابن عوف وللزبیر بن العوام فی القمص الحریر فی السفر من حکة کانت بهما او وجع کان بهما حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر قال نا سعید بهذا الاسناد ولم یذکر فی السفر وحدثناه ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن شعبة عن قتادة عن انس قال رخص رسول الله صلی الله علیه وسلم او رخص للزبیر بن العوام وعبد الرحمن بن عوف فی لبس الحریر لحکة کانت بهما وحدثناه محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة بهذا الاسناد مثله وحدثنی زهیر بن حرب قال نا عفان قال نا همام قال نا قتادة ان انسا اخبره ان عبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام شکوا الی النبی صلی الله علیه وسلم القمل فرخص لهما فی قمص الحریر فی غزاة لهما وحدثنا محمد بن المثنی قال نا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن یحیی قال حدثنی محمد بن ابراهیم بن الحارث ان ابن معدان اخبره ان جبیر بن نفیر اخبره ان عبد الله بن عمرو بن العاص اخبره قال رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان هذه من ثیاب الکفار فلا تلبسها وحدثنا زهیر بن حرب قال نا یزید بن هارون قال نا هشام ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن علی بن المبارك کلاهما عن یحیی بن ابی کثیر بهذا الاسناد وقالا عن خالد بن معدان وحدثنا داود بن رشید قال نا عمر بن ایوب الموصلی قال نا ابراهیم بن نافع عن سلیمان الاحول عن طاؤس عن عبد الله بن عمرو قال رأی النبی صلی الله علیه وسلم علی ثوبین معصفرین فقال امك امرتك بهذا قلت اغسلهما قال بل احرقهما وحدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن نافع عن ابراهیم بن عبد الله بن حنین عن ابیه عن علی بن ابی طالب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لبس القسی والمعصفر وعن تختم الذهب وعن قراءة القرآن فی الرکوع وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی ابراهیم بن عبد الله بن حنین ان اباه حدثه انه سمع علی بن ابی طالب یقول نهانی النبی صلی الله علیه وسلم عن القراءة وانا راکع وعن لبس الذهب والمعصفر وحدثنا عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن ابراهیم بن عبد الله بن حنین عن ابیه عن علی بن ابی طالب قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن التختم بالذهب وعن لباس القسی وعن القراءة فی الرکوع والسجود وعن لباس المعصفر وحدثنا هداب بن خالد قال نا همام قال نا قتادة قال قلنا لانس بن مالك ای اللباس کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم او اعجب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الحبرة وحدثنا محمد بن المثنی قال نا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة عن انس قال کان احب الثیاب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الحبرة وحدثنا شیبان بن فروخ قال نا سلیمان بن المغیرة قال نا حمید عن ابی بردة قال دخلت علی عائشة فاخرجت الینا ازارا غلیظا مما یصنع بالیمن وکساء من التی یسمونها الملبدة قال فاقسمت بالله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قبض فی هذین الثوبین

باب اباحة لبس الحریر للرجل اذا کان به حکة او نحوها (**قوله** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام فی قمص الحریر فی السفر من حکة کانت بهما وفی روایة انهما شکوا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم القمل فرخص لهما فی قمص الحریر فی غزاة لهما هذا الحدیث صریح فی الدلالة لمذهب الشافعی وموافقیه انه یجوز لبس الحریر للرجل اذا کانت به حکة لما فیه من البرودة وکذلك القمل وما فی معنی ذلك وقال مالك لا یجوز وهذا الحدیث حجة علیه وفی هذا الحدیث دلیل لجواز لبس الحریر عند الضرورة کمن ناجأته الحرب ولمن خاف من حر او برد او نحوهما ولم یجد غیره واما قوله لحکة فهی بکسر الحاء وتشدید الکاف وهی الجرب ونحوه ثم الصحیح عند اصحابنا والذی قطع به جماهیرهم انه یجوز لبس الحریر للحکة ونحوها فی السفر والحضر جمیعا وقال بعض اصحابنا یختص بالسفر وهو ضعیف **باب** النهی عن لبس الرجل الثوب المعصفر (**قوله** حدثنا محمد بن المثنی ثنا معاذ بن هشام حدثنی ابی عن یحیی حدثنی محمد بن ابراهیم بن الحارث ان ابن معدان اخبره ان جبیر بن نفیر اخبره ان عبد الله بن عمرو بن العاص اخبره قال رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان هذه من ثیاب الکفار فلا تلبسها وفی الروایة الاخری قال رأی النبی صلی الله علیه وسلم علی ثوبین معصفرین فقال امك امرتك بهذا قلت اغسلهما قال بل احرقهما وفی روایة علی رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لبس القسی والمعصفر) هذا الاسناد الذی ذکرناه فیه اربعة تابعیون یروی بعضهم عن بعض وهم یحیی بن سعید الانصاری ومحمد بن ابراهیم بن الحرث التیمی وخالد بن معدان وجبیر بن نفیر واختلف العلماء فی الثیاب المعصفرة وهی المصبوغة بعصفر فاباحها جمهور العلماء من الصحابة والتابعین ومن بعدهم وبه قال الشافعی وابو حنیفة ومالك لکنه قال غیرها افضل منها وفی روایة عنه انه اجاز لبسها فی البیوت وافنیة الدور وکرهه فی المحافل والاسواق ونحوها وقال جماعة من العلماء هو مکروه کراهة تنزیه وحملوا النهی علی هذا لانه ثبت ان النبی صلی الله علیه وسلم لبس حلة حمراء وفی الصحیحین عن ابن عمر رض قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم یصبغ بالصفرة وقال الخطابی النهی منصرف الی ما صبغ من الثیاب بعد النسج فاما ما صبغ غزله ثم نسج فلیس بداخل فی النهی وحمل بعض العلماء النهی هنا علی المحرم بالحج او العمرة لیکون موافقا لحدیث ابن عمر رض نهی المحرم ان یلبس ثوبا مسه ورس او زعفران واما البیهقی رح فاتقن المسئلة فقال فی کتابه معرفة السنن نهی الشافعی الرجل عن المزعفر واباح له المعصفر قال الشافعی وانما رخصت فی المعصفر لانی لم اجد احدا یحکی عن النبی صلی الله علیه وسلم النهی عنه الا ما قال علی رض نهانی ولا اقول نهاکم قال البیهقی وقد جاءت احادیث تدل علی النهی علی العموم ثم ذکر حدیث عبد الله بن عمرو بن العاصی هذا الذی ذکره مسلم ثم احادیث اخر ثم قال ولو بلغت هذه الاحادیث الشافعی لقال بها ان شاء الله ثم ذکر باسناده ما صح عن الشافعی انه قال اذا صح حدیث النبی صلی الله علیه وسلم خلاف قولی فاعملوا بالحدیث ودعوا قولی وفی روایة فهو مذهبی قال البیهقی قال الشافعی وانهی الرجل الحلال بکل حال ان یتزعفر قال وامره اذا تزعفر ان یغسله قال البیهقی فتبع السنة فی المزعفر فمتابعتها فی المعصفر اولی قال وقد کره المعصفر بعض السلف وبه قال ابو عبد الله الحلیمی من اصحابنا ورخص فیه جماعة والسنة اولی بالاتباع والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم امك امرتك بهذا) معناه ان هذا من لباس النساء وزیهن واخلاقهن واما الامر باحراقهما فقیل هو عقوبة وتغلیظ لزجره وزجر غیره عن مثل هذا الفعل وهذا نظیر امر تلك المرأة التی لعنت الناقة بارسالها وامر اصحاب بریرة ببیعها وانکر علیهم اشتراط الولاء ونحو ذلك والله اعلم **باب** فضل لباس الثیاب الحبرة هذان الاسنادان اللذان فی الباب کل رجالهما بصریون وسبق بیان هذا مرات (**قوله** کان احب الثیاب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الحبرة) هی بکسر الحاء وفتح الباء وهی ثیاب من کتان او قطن مجبرة ای مزینة والتحبیر التزیین والتحسین ویقال ثوب حبرة علی الوصف وثوب حبرة علی الاضافة وهو اکثر استعمالا والحبرة مفرد والجمع حبر وحبرات کعنبة وعنب وعنبات ویقال ثوب حبیر علی الوصف وفیه دلیل لاستحباب لباس الحبرة وجواز لباس المخطط وهو مجمع علیه والله اعلم **باب** التواضع فی اللباس والاقتصار علی الغلیظ منه والیسیر فی اللباس والفراش وغیرهما وجواز لبس ثوب الشعر وما فیه اعلام فی هذه الاحادیث المذکورة فی الباب بیان ما کان علیه النبی صلی الله علیه وسلم من الزهادة فی الدنیا والاعراض عن متاعها وملاذها وشهواتها وفاخر لباسها ونحوه واجتزائه بما یحصل به ادنی التجربة فی ذلك کله وفیه الندب للاقتداء به صلی الله علیه وسلم فی هذا وغیره

حدثنا علی بن حجر السعدی ومحمد بن حاتم ویعقوب بن ابراهیم جمیعا عن ابن علیة قال ابن حجر نا اسمعیل عن ایوب عن حمید بن هلال عن ابی بردة قال اخرجت الینا عائشة ازارا وکساء ملبدا فقالت فی هذا قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابن حاتم فی حدیثه ازارا غلیظا **وحدثنی** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن ایوب بهذا الاسناد مثله وقال ازارا غلیظا **وحدثنی** سریج بن یونس قال نا یحیی بن زکریا بن ابی زائدة عن ابیه ح قال وحدثنی ابراهیم بن موسی قال نا ابن ابی زائدة عن ابیه ح قال وثنا احمد بن حنبل قال نا یحیی بن زکریا قال اخبرنی ابی عن مصعب بن شیبة عن صفیة بنت شیبة عن عائشة قالت خرج النبی صلی الله علیه وسلم ذات غداة وعلیه مرط مرحل من شعر اسود **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کان وسادة رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی یتکئ علیه من ادم حشوه لیف **وحدثنی** علی بن حجر السعدی قال نا علی بن مسهر عن هشام ابن عروة عن ابیه عن عائشة قالت انما کان فراش رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی ینام علیه ادما حشوه لیف **وحدثناه** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن نمیر ح قال وثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا ابو معاویة کلاهما عن هشام بهذا الاسناد وقالا ضجاع رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی حدیث ابی معویة ینام علیه **حدثنا** قتیبة بن سعید وعمرو بن الناقد واسحق بن ابراهیم واللفظ لعمرو قال عمرو وقتیبة نا وقال اسحاق انا سفیان عن ابن المنکدر عن جابر قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم لما تزوجت اتخذت انماطا قلت وانی لنا انماط قال اما انها ستکون **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا وکیع عن سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال لما تزوجت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اتخذت انماطا قلت وانی لنا انماط قال اما انها ستکون قال جابر وعند امرأتی نمط فانا اقول نحیه عنی وتقول قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون **وحدثنیه** محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن قال نا سفیان بهذا الاسناد وزاد فانا اقول نحیه عنی وتقول قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون **وحدثنی** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال نا ابن وهب قال حدثنی یونس انه سمع ابا عبد الرحمن الحبلی یقول عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الفراش للرجل وفراش لامرأته والثالث للضیف والرابع للشیطان **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع وعبد الله بن دینار وزید بن اسلم کلهم یخبره عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا ینظر الله تعالی الی من جر ثوبه خیلاء **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن نمیر وابو اسامة ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وثنا محمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالا نا یحیی وهو القطان کلهم عن عبید الله ح قال وحدثنا ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قالا نا اسمعیل کلاهما عن ایوب ح قال وحدثنا قتیبة وابن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وثنا هارون الاملی قال نا ابن وهب قال حدثنی اسامة کل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث مالک وزاد فیه یوم القیمة **وحدثنی** ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمر بن محمد عن ابیه وسالم بن عبد الله ونافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الذی یجر ثیابه من الخیلاء لا ینظر الله الیه یوم القیمة

(قوله اخرجت الینا عائشة ازارا وکسا ملبدا فقالت فی هذا قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم) قال العلماء الملبد بفتح الباء وهو المرقع یقال لبدت القمیص البده بالتخفیف فیهما ولبدته البده بالتشدید وقیل هو الذی ثخن وسطه حتی صار کاللبد (قوله وعلیه مرط مرحل من شعر اسود) اما المرط فبکسر المیم واسکان الراء وهو کساء یکون تارة من صوف وتارة من شعر او کتان او خز قال الخطابی هو کساء یؤتزر به وقال النضر لا یکون المرط الا مربعا ولا یلبسه الا النساء ولا یکون الا اخضر وهذا الحدیث یرد علیه اما قولها مرحل فهو بفتح الراء وفتح الحاء المهملة هذا هو الصواب الذی رواه الجمهور وضبطه المتقنون وحکی القاضی ان بعضهم رواه بالجیم ای علیه صور الرجال والصواب الاول ومعناه علیه صورة رحال الابل ولا باس بهذه الصور وانما یحرم تصویر الحیوان وقال الخطابی المرحل الذی فیه خطوط واما قولها من شعر اسود فقید به لان الشعر قد یکون ابیض (قولها کان فراش رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی ینام علیه ادما حشوه لیف وفی روایة وسادة بدل فراش وفی نسخة وساد) فیه جواز اتخاذ الفرش والوسائد والنوم علیها والارتفاق بها وجواز الحشو وجواز اتخاذ ذلک من الجلود وهی الادم والله اعلم **باب** جواز اتخاذ الانماط (قوله صلی الله علیه وسلم لجابر حین تزوج اتخذت انماطا قال وانی لنا انماط قال اما انها ستکون) الانماط بفتح الهمزة جمع نمط بفتح النون والمیم وهو ظهارة الفراش وقیل ظهر الفراش ویطلق ایضا علی بساط لطیف له خمل یجعل علی الهودج وقد یجعل ستراً ومنه حدیث عائشة الذی ذکره مسلم بعد هذا فی باب الصور قالت فاخذت نمطا فسترته علی الباب والمراد فی حدیث جابر هو النوع الاول وفیه جواز اتخاذ الانماط اذا لم تکن من حریر وفیه معجزة ظاهرة باخباره بها وکانت کما اخبر (قوله عن جابر قال وعند امرأتی نمط فانا اقول نحیه عنی وتقول قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون) قوله نحیه عنی ای اخرجیه من بیتی کانه کرهه کراهة تنزیه لانه من زینة الدنیا وملهیاتها والله اعلم **باب** کراهة ما زاد علی الحاجة من الفراش واللباس (قوله صلی الله علیه وسلم فراش للرجل وفراش لامرأته والثالث للضیف والرابع للشیطان) قال العلماء معناه ان ما زاد علی الحاجة فاتخاذه انما هو للمباهاة والاختیال والالتهاء بزینة الدنیا وما کان بهذه الصفة فهو مذموم وکل مذموم یضاف الی الشیطان لانه یزینه ویوسوس به ویحسنه ویساعد علیه وقیل انه علی ظاهره وانه اذا کان لغیر حاجة کان للشیطان علیه مبیت وقیل کما انه یحصل له المبیت بالبیت الذی لا یذکر الله تعالی صاحبه عند دخوله عشاء واما تعدد الفراش للزوج والزوجة فلا باس به لانه قد یحتاج کل واحد منهما الی فراش عند المرض ونحوه وغیر ذلک واستدل بعضهم بهذا علی انه لا یلزمه النوم مع امرأته وان له الانفراد عنها بفراش والاستدلال به فی هذا ضعیف لان المراد بهذا وقت الحاجة بالمرض وغیره کما ذکرنا وان کان النوم مع الزوجة لیس واجبا لکنه بدلیل آخر والصواب ان النوم مع الزوجة اذا لم یکن لواحد منهما عذر فی الانفراد فاجتماعهما فی فراش واحد افضل وهو ظاهر فعل رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی واظب علیه مع مواظبته صلی الله علیه وسلم علی قیام اللیل فینام معها فاذا اراد القیام لوظیفته قام وتركها فیجمع بین وظیفته وقضاء حقها المندوب وعشرتها بالمعروف لاسیما ان عرف من حالها حرصها علی هذا ثم انه لا یلزم من النوم معها الجماع والله اعلم **باب** تحریم جر الثوب خیلاء وبیان حد ما یجوز ارخاؤه الیه وما یستحب (قوله صلی الله علیه وسلم لا ینظر الله الی من جر ثوبه خیلاء وفی روایة ان الله لا ینظر الی من یجر ازاره بطرا وفی روایة عن ابن عمر مررت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی ازاری استرخاء فقال یا عبد الله ارفع ازارک فرفعته ثم قال زد فزدت فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم این فقال انصاف الساقین) قال العلماء الخیلاء بالمد والمخیلة والبطر والکبر والزهو والتبختر کلها بمعنی واحد وهو حرام ویقال خال الرجل خالا واختال اختیالا اذا تکبر وهو رجل خال ای متکبر وصاحب خال ای صاحب کبر ومعنی لا ینظر الله الیه ای لا یرحمه ولا ینظر الیه نظر رحمة واما فقه الاحادیث فقد سبق فی کتاب الایمان واضحا بفروعه وذکرنا هناک الحدیث الصحیح ان الاسبال یکون فی الازار والقمیص والعمامة وانه لا یجوز اسباله تحت الکعبین ان کان للخیلاء فان کان لغیرها فهو مکروه

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر عن الشیبانی ح قال وثنا ابن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة کلاهما عن محارب بن دثار وجبلة بن
سحیم عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیثهم حدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا حنظلة قال سمعت سالما عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم من جر ثوبه من الخیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیمة حدثنا ابن نمیر قال نا اسحق بن سلیمان قال نا حنظلة بن ابی سفیان قال سمعت سالما قال
سمعت ابن عمر یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول مثله غیر انه قال ثیابه وحدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت
مسلم بن یناق یحدث عن ابن عمر انه رای رجلا یجر ازاره فقال ممن انت فانتسب له فاذا رجل من بنی لیث فعرفه ابن عمر فقال سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم باذنی هاتین یقول من جر ازاره لا یرید بذلک الا الخیلة فان الله لا ینظر الیه یوم القیمة وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبد الملک یعنی ابن ابی
سلیمان ح قال وحدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا ابو یونس ح قال وحدثنا ابن ابی خلف قال نا یحیی بن ابی بکیر قال ثنی ابراهیم یعنی ابن نافع کلهم
عن مسلم بن یناق عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر ان فی حدیث ابی یونس عن مسلم ابی الحسن وفی روایتهم جمیعا من جر ازاره ولم یقولوا ثوبه
وحدثنی محمد بن حاتم وهارون بن عبد الله وابن ابی خلف والفاظهم متقاربة قالوا نا روح بن عبادة قال نا ابن جریج قال سمعت محمد بن عباد بن جعفر یقول
امرت مسلم بن یسار مولی نافع بن عبد الحارث ان یسال ابن عمر وانا جالس بینهما اسمعت من النبی صلی الله علیه وسلم فی الذی یجر ازاره من الخیلاء شیأ قال سمعته
یقول لا ینظر الله الیه یوم القیمة حدثنی ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال اخبرنی عمر بن محمد عن عبد الله بن واقد عن ابن عمر قال مررت علی رسول الله صلی الله
علیه وسلم وفی ازاری استرخاء فقال یا عبد الله ارفع ازارک فرفعته ثم قال زد فزدت فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم این فقال نصف الساقین حدثنا
عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن محمد وهو ابن زیاد قال سمعت ابا هریرة ورای رجلا یجر ازاره فجعل یضرب الارض برجله وهو یدیر علی البحرین وهو یقول
جاء الامیر جاء الامیر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله لا ینظر الی من یجر ازاره بطرا حدثناه محمد بن بشار قال نا محمد یعنی ابن جعفر ح قال وحدثنا
ابن المثنی قال نا ابن ابی عدی کلاهما عن شعبة بهذا الاسناد وفی حدیث ابن جعفر کان مروان یستخلف ابا هریرة وفی حدیث ابن المثنی کان ابو هریرة یستخلف
علی المدینة حدثنا عبد الرحمن بن سلام الجمحی قال نا الربیع یعنی ابن مسلم عن محمد بن زیاد عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بینما رجل
یمشی قد اعجبته جمته وبرداه اذ خسف به الارض فهو یتجلجل فی الارض حتی تقوم الساعة وحدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی ح قال وثنا محمد بن بشار عن
محمد بن جعفر ح قال ونا ابن المثنی قال نا ابن ابی عدی قالوا جمیعا نا شعبة عن محمد بن زیاد عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو هذا حدثنا قتیبة
قال نا المغیرة یعنی الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بینما رجل یتبختر یمشی فی برده قد اعجبته نفسه فخسف
الله به الارض فهو یتجلجل فیها الی یوم القیمة وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول
الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینما رجل یتبختر فی برده ثم ذکر بمثله حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عفان
قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن ابی رافع عن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان رجلا ممن کان قبلکم یتبختر فی حلة ثم ذکر مثل
حدیثهم حدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشیر بن نهیک عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه
نهی عن خاتم الذهب وحدثناه ابن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة بهذا الاسناد وفی حدیث ابن المثنی قال سمعت النضر بن انس
حدثنا محمد بن سهل التمیمی قال نا ابن ابی مریم قال اخبرنی محمد بن جعفر قال اخبرنی ابراهیم بن عقبة عن کریب مولی ابن عباس عن عبد الله بن عباس ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم رای خاتما من ذهب فی ید رجل فنزعه فطرحه وقال یعمد احدکم الی جمرة من نار فیجعلها فی یده فقیل للرجل بعد ما ذهب رسول الله
صلی الله علیه وسلم خذ خاتمک انتفع به قال لا والله لا اخذه ابدا وقد طرحه رسول الله صلی الله علیه وسلم

وظواهر الاحادیث فی تقییدها بالخیلاء تدل علی ان التحریم مخصوص بالخیلاء وهکذا نص الشافعی علی الفرق کما ذکرنا واجمع العلماء علی جواز الاسبال للنساء وقد صح عن النبی صلی الله علیه وسلم الاذن لهن فی ارخاء
ذیولهن ذراعا والله اعلم واما القدر المستحب فیما ینزل الیه طرف القمیص والازار فنصف الساقین کما فی حدیث ابن عمر المذکور وفی حدیث ابی سعید ازرة المومن الی انصاف ساقیه
لا جناح علیه فیما بینه وبین الکعبین ما اسفل من ذلک فهو فی النار فالمستحب نصف الساقین والجائز بلا کراهة ما تحته الی الکعبین فما نزل عن الکعبین فهو ممنوع فان کان للخیلاء
فهو ممنوع منع تحریم والا فمنع تنزیه واما الاحادیث المطلقة بان ما تحت الکعبین فی النار فالمراد بها ما کان للخیلاء لانه مطلق فوجب حمله علی المقید والله اعلم قال
القاضی قال العلماء وبالجملة یکره کل ما زاد علی الحاجة والمعتاد فی اللباس من الطول والسعة والله اعلم (قوله مسلم بن یناق) هو بیاء مثناة تحت مفتوحة ثم
نون مشددة وبالقاف غیر مصروف والله اعلم **باب** تحریم التبختر فی المشی مع اعجابه بثیابه (قوله صلی الله علیه وسلم بینما رجل یمشی قد اعجبته جمته وبرداه اذ خسف به الارض
فهو یتجلجل فی الارض حتی تقوم الساعة وفی روایة بینما رجل یتبختر یمشی فی برده وقد اعجبته نفسه فخسف الله به) یتجلجل بالجیم اے یتحرک وینزل مضطربا قیل یحتمل ان هذا الرجل
من هذه الامة فاخبر النبی صلی الله علیه وسلم بانه سیقع هذا وقیل بل هو اخبار عمن قبل هذه الامة وهذا هو الصحیح وهو معنی ما قال البخاری لا فی باب ذکر بنی اسرائیل **باب**
تحریم خاتم الذهب علی الرجال ونسخ ما کان من اباحته فی اول الاسلام) اجمع المسلمون علی اباحة خاتم الذهب للنساء واجمعوا علی تحریمه علی الرجال الا ما حکی عن ابی بکر بن محمد بن عمرو
ابن محمد بن حزم انه اباحه وعن بعض انه مکروه لا حرام وهذان النقلان باطلان وقائلهما محجوج بهذه الاحادیث التی ذکرها مسلم مع اجماع من قبله علی تحریمه مع قوله صلی الله علیه وسلم
فی الذهب والحریر ان هذین حرام علی ذکور امتی حل لاناثها قال اصحابنا ویحرم من الخاتم اذا کان ذهبا وان کان باقیه فضة وکذا لو موه خاتم الفضة بالذهب فهو حرام (قوله نهی عن
خاتم الذهب) ای فی حق الرجال کما سبق (قوله رای خاتما من ذهب فی ید رجل فنزعه فطرحه) فیه ازالة المنکر بالید لمن قدر علیها واما قوله صلی الله علیه وسلم حین نزعه من ید الرجل یعمد احدکم الی جمرة من نار
فیجعلها فی یده ففیه تصریح بان النهی عن خاتم الذهب للتحریم کما سبق واما قول صاحب هذا الخاتم حین قالوا له خذه لا آخذه وقد طرحه رسول الله صلی الله علیه وسلم

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی و محمد بن رمح قالا انا اللیث ح قال وحدثنا قتیبة قال نا لیث عن نافع عن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اصطنع خاتما من ذهب فکان یجعل فصه فی باطن کفه اذا لبسه فصنع الناس ثم انه جلس علی المنبر فنزعه فقال انی کنت ألبس هذا الخاتم وأجعل فصه من داخل فرمی به ثم قال والله لا ألبسه ابدا فنبذ الناس خواتیمهم لفظ الحدیث لیحیی **وحدثناه** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر ح قال وحدثنیه زهیر بن حرب قال نا یحیی بن سعید ح قال وثنا ابن المثنی قال نا خالد بن الحارث ح قال وحدثنا سهل بن عثمان قال نا عقبة بن خالد کلهم عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث فی خاتم الذهب وزاد فی حدیث عقبة بن خالد وجعله فی یده الیمنی **وحدثنیه** احمد بن عبدة قال نا عبد الوارث قال نا ایوب ح قال وثنا محمد بن اسحاق المسیبی قال نا انس یعنی ابن عیاض عن موسی بن عقبة ح قال وحدثنا محمد بن عباد قال نا حاتم ح قال وثنا هارون الاویلی قال انا ابن وهب کلاهما عن اسامة جمیعهم عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم فی خاتم الذهب نحو حدیث اللیث **حدثنا** یحیی بن یحیی قال نا عبد الله بن نمیر عن عبید الله ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما من ورق فکان فی یده ثم کان فی ید ابی بکر ثم کان فی ید عمر ثم کان فی ید عثمان حتی وقع منه فی بئر اریس نقشه محمد رسول الله قال ابن نمیر حتی وقع فی بئر لم یقل منه **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد ومحمد بن عباد وابن ابی عمر واللفظ لابی بکر قالوا انا سفیان بن عیینة عن ایوب بن موسی عن نافع عن ابن عمر قال اتخذ النبی صلی الله علیه وسلم خاتما من ذهب ثم القاه ثم اتخذ خاتما من ورق ونقش فیه محمد رسول الله وقال لا ینقش احد علی نقش خاتمی هذا وکان اذا لبسه جعل فصه مما یلی بطن کفه وهو الذی سقط من معیقیب فی بئر اریس **حدثنا** یحیی بن یحیی وخلف بن هشام وابو الربیع العتکی کلهم عن حماد قال یحیی نا حماد بن زید عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم اتخذ خاتما من فضة ونقش فیه محمد رسول الله وقال للناس انی اتخذت خاتما من فضة ونقشت فیه محمد رسول الله فلا ینقش احد علی نقشه **وحدثنا** احمد بن حنبل وابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب قالوا انا اسماعیل یعنون ابن علیة عن عبد العزیز ابن صهیب عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا ولم یذکر فی الحدیث محمد رسول الله **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قال ابن المثنی نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس بن مالك قال لما اراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یکتب الی الروم قیل له انهم لا یقرؤن کتابا الا مختوما فاتخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما من فضة کانی انظر الی بیاضه فی ید رسول الله صلی الله علیه وسلم نقشه محمد رسول الله **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا معاذ بن هشام قال ثنی ابی عن قتادة عن انس ان نبی الله صلی الله علیه وسلم کان اراد ان یکتب الی العجم فقیل له ان العجم لا یقبلون الا کتابا علیه خاتم فاصطنع خاتما من فضة قال کانی انظر الی بیاضه فی یده **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی قال نا نوح بن قیس عن اخیه خالد بن قیس عن قتادة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم اراد ان یکتب الی کسری وقیصر والنجاشی فقیل انهم لا یقبلون کتابا الا بخاتم فصاغ رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما حلقة فضة ونقش فیه محمد رسول الله **حدثنی** ابو عمران محمد بن جعفر بن زیاد قال نا ابراهیم یعنی ابن سعد عن ابن شهاب عن انس بن مالك انه ابصر فی ید رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما من ورق یوما واحدا قال فصنع الناس الخواتیم من ورق فلبسه فطرح النبی صلی الله علیه وسلم خاتمه فطرح الناس خواتیمهم

ففیه المبالغة فی امتثال امر رسول الله صلی الله علیه وسلم واجتناب نهیه وعدم الترخص فیه بالتاویلات الضعیفة ثم ان هذا الرجل انما ترک الخاتم علی سبیل الاباحة لمن اراد اخذه من الفقراء وغیرهم وحینئذ یجوز اخذه لمن شاء فاذا اخذه جاز تصرفه فیه لو کان صاحبا اخذه لم یحرم علیه الاخذ والتصرف فیه بالبیع وغیره ولکن تورع عن اخذه واراد الصدقة به علی من یحتاج الیه لان النبی صلی الله علیه وسلم لم ینهه عن التصرف فیه بکل وجه وانما نهاه عن لبسه وبقی ما سواه من تصرفه علی الاباحة (**قوله** فکان یجعل فصه فی باطن کفه) الفص بفتح الفاء وکسرها وفی الخاتم اربع لغات فتح التاء وکسرها وخیتام وخاتام (**قوله** صلی الله علیه وسلم ولبسه لا ألبسه ابدا فنبذ الناس خواتیمهم) فیه بیان ما کانت الصحابة رض علیه من المبادرة الی امتثال امره ونهیه صلی الله علیه وسلم والاقتداء بافعاله (**قوله** اتخذ النبی صلی الله علیه وسلم خاتما من ورق) الورق الفضة وقد اجمع المسلمون علی جواز خاتم الفضة للرجال وکره بعض علماء الشام المتقدمین لبسه لغیر ذی سلطان ورد وافیه اثرا وهذا شاذ مردود وقال الخطابی ویکره للنساء خاتم الفضة لانه من شعار الرجال قال فان لم تجد خاتم ذهب فلتصفره بزعفران وشبهه وهذا الذی قاله ضعیف او باطل لا اصل له والصواب انه لا کراهة فی لبسها خاتم الفضة (**قوله** اتخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما من ورق فکان فی یده ثم کان فی ید ابی بکر ثم کان فی ید عمر ثم کان فی ید عثمان حتی وقع منه فی بئر اریس نقشه محمد رسول الله) فیه التبرک بآثار الصالحین ولبس لباسهم وجواز لبس الخاتم وان النبی صلی الله علیه وسلم لم یورث اذ لو ورث لدفع الخاتم الی ورثته بل کان الخاتم والقدح والسلاح ونحوها من آثاره الضروریة صدقة للمسلمین یصرفها والی الامر حیث رأی من المصالح فجعل القدح عند انس اکراما لخدمته ومن اراد التبرک به لم یمنعه وجعل باقی الاثاث عند ناس معروفین واتخذ الخاتم عنده للحاجة التی اتخذه النبی صلی الله علیه وسلم لها فانها موجودة فی الخلیفة بعده ثم الخلیفة الثانی ثم الثالث واما بئر اریس فبفتح الهمزة وکسر الراء وبالسین المهملة وهو مصروف واما (**قوله** نقشه محمد رسول الله) ففیه جواز نقش الخاتم ونقش اسم صاحب الخاتم وجواز نقش اسم الله تعالی هذا مذهبنا ومذهب سعید بن المسیب ومالك والجمهور وعن ابن سیرین وبعضهم کراهة نقش اسم الله تعالی وهذا ضعیف قال العلماء وله ان ینقش علیه اسم نفسه اذا ان ینقش علیه کلمة حکمة وان ینقش ذلك مع ذکر الله تعالی (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا ینقش احد علی نقش خاتمی هذا) سبب النهی انه صلی الله علیه وسلم انما اتخذ الخاتم ونقش فیه لیختم به کتبه الی ملوک العجم وغیرهم فلو نقش غیره مثله لدخلت المفسدة وحصل الخلل (**قوله** کان اذا لبسه جعل فصه مما یلی بطن کفه) قال العلماء لم یامر النبی صلی الله علیه وسلم فی ذلك بشیء فیجوز جعل فصه فی باطن کفه وفی ظاهرها وقد عمل السلف بالوجهین وممن اتخذه فی ظاهرها ابن عباس رض قالوا ولکن الباطن افضل اقتداء به صلی الله علیه وسلم ولانه اصون لفصه واسلم له والبعد من الزهو والاعجاب (**قوله** فصاغ النبی صلی الله علیه وسلم خاتما حلقة فضة) هکذا هو فی جمیع النسخ حلقة فضة بنصب حلقة علی البدل من خاتما ولیس فیها ها الضمیر والحلقة ساکنة اللام علی المشهور وفیها لغة شاذة ضعیفة حکاها الجوهری وغیره بفتحها (**قوله** عن ابن شهاب عن انس رض انه ابصر فی ید رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما من ورق یوما واحدا فصنع الناس الخواتم من ورق فلبسوه فطرح النبی صلی الله علیه وسلم خاتمه فطرح الناس خواتیمهم) قال القاضی قال جمیع اهل الحدیث هذا وهم من ابن شهاب فوهم من خاتم الذهب الی خاتم الورق والمعروف من روایات انس من غیر طریق ابن شهاب اتخاذه صلی الله علیه وسلم خاتم فضة ولم یذکر انما طرح خاتم الذهب کما ذکره مسلم فی باقی الاحادیث

حدثنی محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا روح قال نا ابن جریج قال اخبرنی زیاد ان ابن شهاب اخبره ان انس بن مالك اخبره انه رأى فی يد رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من ورق يوما واحدا ثم ان الناس اصطنعوا الخواتيم من ورق فلبسوها فطرح النبی صلى الله عليه وسلم خاتمه فطرح الناس خواتيمهم **وحدثنا** عقبة بن مكرم العمی قال نا ابو عاصم عن ابن جريج بهذا الاسناد مثله **حدثنا** يحيى بن ايوب قال نا عبد الله بن وهب المصری قال اخبرنی يونس بن يزيد عن ابن شهاب قال حدثنی انس بن مالك قال كان خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم من ورق وكان فصه حبشيا **وحدثنا** عثمان بن ابی شيبة وعباد بن موسى قالا نا طلحة بن يحيى وهو الانصاری ثم الزرقی عن يونس عن ابن شهاب عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لبس خاتم فضة فی يمينه فيه فص حبشی كان يجعل فصه مما يلی كفه **وحدثنی** زهير بن حرب قال ثنی اسمعيل بن ابی اويس قال ثنی سليمان بن بلال عن يونس بن يزيد بهذا الاسناد مثل حديث طلحة ابن يحيى **وحدثنی** ابو بكر بن خلاد الباهلی قال نا عبد الرحمن بن مهدی قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال كان خاتم النبی صلى الله عليه وسلم فی هذه واشار الى الخنصر من يده اليسرى **حدثنی** محمد بن عبد الله بن نمير وابو كريب جميعا عن ابن ادريس واللفظ لابی كريب قال نا ابن ادريس قال سمعت عاصم بن كليب عن ابی بردة عن علی قال نهانی يعنی النبی صلى الله عليه وسلم ان اجعل خاتمی فی هذه او التی تليها لم يذكر عاصم فی ای الثنتين نهانی عن لبس القسی وعن جلوس علی المياثر قال فاما القسی فثياب مضلعة يؤتى بها من مصر والشام فيها شبه كذا واما المياثر فشیء كانت تجعله النساء لبعولتهن علی الرحل كالقطائف لارجوان **وحدثنا** ابن ابی عمر قال نا سفيان عن عاصم بن كليب عن ابن لابی موسى قال سمعت عليا فذكر هذا الحديث عن النبی صلى الله عليه وسلم بنحوه **وحدثنا** ابن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عاصم بن كليب قال سمعت ابا بردة قال سمعت علی بن ابی طالب قال نهانی ونهانی يعنی النبی صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه **حدثنا** يحيى بن يحيى قال نا ابو الاحوص عن عاصم بن كليب عن ابی بردة قال قال علی نهانی رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اتختم فی اصبعی هذه او هذه قال فاومی الى الوسطى والتی تليها **حدثنی** سلمة ابن شبيب قال نا الحسن بن اعين قال نا معقل عن ابی الزبير عن جابر قال سمعت النبی صلى الله عليه وسلم فی غزوة غزوناها استكثروا من النعال فان الرجل لا يزال راكبا ما انتعل **حدثنا** عبد الرحمن بن سلام الجمحی قال نا الربيع بن مسلم عن محمد يعنی ابن زياد عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا انتعل احدكم فليبدأ باليمنى واذا خلع فليبدأ بالشمال ولينعلهما جميعا او ليخلعهما جميعا

ومنهم من تاول حديث ابن شهاب وجمع بينه وبين الروايات فقال لما اراد النبی صلى الله عليه وسلم تحريم خاتم الذهب اتخذ خاتم فضة فلما لبس خاتم الفضة اراه الناس فی ذلك اليوم ليعلمهم اباحته ثم طرح خاتم الذهب واعلمهم تحريمه فطرح الناس خواتيمهم من الذهب فيكون قوله فطرح الناس خواتيمهم اى خواتيم الذهب هذا التاويل هو الصحيح وليس فی الحديث ما يمنعه واما قوله فصنع الناس الخواتيم من الورق فلبسوه ثم قال فطرح خاتمه فطرحوا خواتيمهم فيحتمل انهم لما علموا انه صلى الله عليه وسلم يصطنع لنفسه خاتم فضة اصطنعوا لانفسهم خواتيم فضة وبقيت معهم خواتيم الذهب كما بقی مع النبی صلى الله عليه وسلم الى ان طرح خاتم الذهب واستبدلوا الفضة والله اعلم (**قوله** كان فصه حبشيا قال العلماء يعنی حجرا حبشيا اى فصا من حجر او عقيق فان معدنهما بالحبشة واليمن وقيل لونه حبشی اى اسود وجاء فی صحيح البخاری من رواية حميد عن انس ايضا فصه منه قال ابن عبد البر هذا اصح وقال غيره كلاهما صحيح وكان لرسول الله صلى الله عليه وسلم فی وقت خاتم فصه منه وفی وقت خاتم فصه حبشی وفی حديث آخر فصه من عقيق (**قوله** فی حديث طلحة بن يحيى وسليمن بن بلال عن يونس عن ابن شهاب عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لبس خاتم فضة فی يمينه وفی حديث حماد بن سلمة عن ثابت عن انس كان خاتم النبی صلى الله عليه وسلم فی هذه واشار الى الخنصر من يده اليسرى وفی حديث علی نهانی صلى الله عليه وسلم ان اتختم فی اصبعی هذه او هذه فاومأ الى الوسطى والتی تليها وروى هذا الحديث فی غير مسلم السبابة والوسطى واجمع المسلمون على ان السنة جعل خاتم الرجل فی الخنصر واما المرأة فانها تتخذ خواتيم فی اصابع قالوا والحكمة فی كونه فی الخنصر انه ابعد من الامتهان فيما يتعاطى باليد لكونه طرفا ولانه لا يشغل اليد عما يتناوله من اشغالها بخلاف غير الخنصر ويكره للرجل جعله فی الوسطى والتی تليها لهذا الحديث وهی كراهة تنزيه واما التختم فی اليد اليمنى او اليسرى فقد جاء فيه هذان الحديثان وهما صحيحان وقال الدارقطنی لم يتابع سليمن بن بلال على هذه الزيادة وهی قوله فی يمينه قال وخالفه الحفاظ عن يونس مع انه لم يذكرها احد من اصحاب الزهری مع تضعيف اسمعيل بن ابی اويس روى بها عن سليمن بن بلال وقد ضعف اسمعيل بن ابی اويس ايضا يحيى بن معين والنسائی ولكن وثقه الاكثرون واحتجوا به واحتج به البخاری ومسلم فی صحيحيهما وقد ذكر مسلم ايضا من رواية طلحة بن يحيى مثل رواية سليمان بن بلال فلم ينفرد بها سليمن بن بلال فقد اتفق طلحة وسليمن عليها وكون الاكثرين لم يذكروها لا يمنع صحتها فان زيادة الثقة مقبولة والله اعلم واما الحكم فی المسئلة عند الفقهاء فاجمعوا على جواز التختم فی اليمين وعلى جوازه فی اليسار ولا كراهة فی واحدة منهما واختلفوا ايتهما افضل فيتختم كثيرون من السلف فی اليمين وكثيرون فی اليسار وكره اليمين وفی مذهبنا وجهان لاصحابنا الصحيح ان اليمين افضل لانه زينة واليمين اشرف واحق بالزينة والاكرام واما ما ذكره فی حديث علی من القسی والمياثر وتفسيرها فقد سبق بيانه واضحا فی بابه والله اعلم **باب** استحباب لبس النعال وما فی معناها (**قوله** صلى الله عليه وسلم حين كانوا فی غزاة استكثروا من النعال فان الرجل لا يزال راكبا ما انتعل) معناه انه شبيه بالراكب فی خفة المشقة عليه وقلة تعبه وسلامة رجله ما لم يعرض فی الطريق من خشونة وشوك واذى ونحو ذلك وفيه استحباب الاستظهار فی السفر بالنعال وغيرها مما يحتاج اليه المسافر واستحباب وصية الامير اصحابه بذلك والله اعلم **باب** استحباب لبس النعال فی اليمنى اولا واولا الخلع من اليسرى اولا وكراهة المشی فی نعل واحدة (**قوله** صلى الله عليه وسلم اذا انتعل احدكم فليبدأ باليمنى واذا خلع فليبدأ بالشمال ولينعلهما جميعا ولينعلهما جميعا وفی الرواية الاخرى لا يمش احدكم فی نعل واحدة لينعلهما جميعا او ليخلعهما جميعا وفی رواية اذا انقطع شسع احدكم فلا يمشی فی الاخرى حتى يصلحها وفی رواية ولا يمش فی خف واحد) اما **قوله** صلى الله عليه وسلم لينعلهما بضم الياء واما **قوله** صلى الله عليه وسلم او ليخلعهما فكذا هو فی جميع نسخ مسلم ليخلعهما بالخاء المعجمة واللام والعين وفی صحيح البخاری ليحفهما بالحاء المهملة والفاء من الحفاء وكلاهما صحيح وفی رواية البخاری احسن واما الشسع فبشين معجمة مكسورة ثم سين مهملة ساكنة هو احد سيور النعال وهو الذی يدخل بين الاصبعين ويدخل طرفه فی الثقب الذی فی صدر النعل المشدود فی الزمام والزمام هو السير الذی يعقد فيه الشسع وجمعه شسوع اما فقه الاحاديث ففيه ثلث مسائل احداها يستحب البداءة باليمنى فی كل ما كان من باب التكريم والزينة والنظافة ونحو ذلك كلبس النعل والخف والمداس والسراويل والكم وحلق الراس وترجيله وقص الشارب ونتف الابط والسواك والاكتحال وتقليم الاظفار والوضوء والغسل والتيمم ودخول المسجد والخروج من الخلاء ودفع الصدقة وغيرها من انواع دفع الحسنة وتناول الاشياء الحسنة ونحو ذلك الثانية يستحب البداءة باليسار فی كل ما هو ضد السابق فی المسئلة الاولى فمن ذلك خلع النعل والخف والمداس والسراويل والكم والخروج من المسجد ودخول الخلاء والاستنجاء وتناول احجار الاستنجاء ومس

حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یمشی احدکم فی نعل واحدة لینعلهما جمیعا او لیخلعهما جمیعا **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب واللفظ لابی کریب قالا نا ابن ادریس عن الاعمش عن ابی رزین قال خرج الینا ابوهریرة فضرب بیده علی جبهته فقال الا انکم تحدثون انی اکذب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم لتهتدوا او لتضلوا الا وانی اشهد لسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا انقطع شسع احدکم فلا یمش فی الاخری حتی یصلحها **وحدثنیه** علی بن حجر قال نا علی بن مسهر قال انا الاعمش عن ابی رزین وابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا المعنی **وحدثنا** قتیبة بن سعید عن مالک بن انس فیما قرئ علیه عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان یاکل الرجل بشماله او یمشی فی نعل واحدة وان یشتمل الصماء وان یحتبی فی ثوب واحد کاشفا عن فرجه **حدثنا** احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا ابوالزبیر عن جابر ح قال وثنا یحیی بن یحیی قال انا ابوخیثمة عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا انقطع شسع احدکم او من انقطع شسع نعله فلا یمشین فی نعل واحدة حتی یصلح شسعه ولا یمشین فی خف واحد ولا یاکل بشماله ولا یحتبی بالثوب الواحد ولا یلتحف الصماء **حدثنا** قتیبة قال نا لیث ح قال وحدثنا ابن رمح قال انا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد وان یرفع الرجل احدی رجلیه علی الاخری وهو مستلق علی ظهره **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن حاتم قال اسحاق انا وقال ابن حاتم نا محمد بن بکر قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابوالزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یحدث ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تمش فی نعل واحدة ولا تحتب فی ازار واحد ولا تاکل بشمالک ولا تشتمل الصماء ولا تضع احدی رجلیک علی الاخری اذا استلقیت **وحدثنی** اسحاق بن منصور قال نا روح بن عبادة قال ثنی عبید الله یعنی ابن الاخنس عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یستلق احدکم ثم یضع احدی رجلیه علی الاخری **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شهاب عن عباد بن تمیم عن عمه انه رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیه علی الاخری **حدثنا** یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة وابن نمیر وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم کلهم عن ابن عیینة ح قال وثنی ابوالطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال نا معمر کلهم عن الزهری بهذا الاسناد مثله **حدثنا** یحیی بن یحیی وابوالربیع وقتیبة بن سعید قال یحیی انا حماد بن زید وقال الآخران نا حماد عن عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الترعفر قال قتیبة قال حماد یعنی للرجال **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب وابن نمیر وابوکریب قالوا نا اسمعیل وهو ابن علیة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یترعفر الرجل

الذکر والامتخاط والاستنثار وتعاطی المستقذرات واشباهها الثالثة یکره المشی فی نعل واحدة او خف واحد او مداس واحد الا لعذر ودلیله هذه الاحادیث التی ذکرها مسلم قال العلماء وسببه ان ذلک تشویه مثلة ومخالف للوقار ولان المنتعلة تصیر ارفع من الاخری فیعسر مشیه وربما کان سببا للعثار وهذه الآداب الثلاثة التی فی المسائل الثلاث مجمع علی استحبابها وانها لیست واجبة واذا انقطع شسعه ونحوه فیخلعها ولا یمش فی الاخری وحدها حتی یصلحها وینعلها کما هو نص فی الحدیث (**قوله** حدثنا ابن ادریس عن الاعمش عن ابی رزین قال خرج الینا ابوهریرة فضرب بیده علی جبهته فقال انکم وذکر الحدیث وفی الروایة الثانیة عن علی بن مسهر قال اخبرنا الاعمش عن ابی رزین وابی صالح عن ابی هریرة بمعناه) هکذا وقع هذان الاسنادان فی جمیع نسخ مسلم وذکر القاضی عن ابی علی الغسانی انه قال فی الروایة الثانیة قال ابومسعود الدمشقی انما یرویه ابورزین عن ابی صالح عن ابی هریرة کذا اخرجه ابومسعود فی کتابه عن مسلم وذکر ان علی بن مسهر انفرد بهذا آخر ما ذکره القاضی وهذا الاستدراک فاسد لان ابا رزین قد صرح فی الروایة الاولی بسماعه من ابی هریرة بقوله خرج الینا ابوهریرة الی آخره واسم ابی رزین مسعود بن مالک الاسدی الکوفی کان عالما **باب** النهی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد کاشفا بعض عورته وحکم الاستلقاء علی ظهره رافعا احدی رجلیه علی الاخری (**قوله** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان یاکل الرجل بشماله او یمشی فی نعل واحدة وان یشتمل الصماء وان یحتبی فی ثوب واحد کاشفا عن فرجه) اما الاکل بالشمال فسبق بیانه فی بابه وسبق فی الباب الماضی حکم المشی فی نعل واحدة واما اشتمال الصماء بالمد فقال الاصمعی هو ان یشتمل بالثوب حتی یجلل به جسده لا یرفع منه جانبا فلا یبقی ما یخرج منه یده وهذا یقوله اکثر اهل اللغة قال ابن قتیبة سمیت صماء لانه سد المنافذ کلها کالصخرة الصماء التی لیس فیها خرق ولا صدع قال ابوعبید واما الفقهاء فیقولون هو ان یشتمل بثوب لیس علیه غیره ثم یرفعه من احد جانبیه فیضعه علی احد منکبیه قال العلماء فعلی تفسیر اهل اللغة یکره الاشتمال المذکور لئلا یتعرض لحاجة من دفع بعض الهوام ونحوها او غیر ذلک فیعسر علیه او یتعذر فیلحقه الضرر وعلی تفسیر الفقهاء یحرم الاشتمال المذکور ان انکشف به بعض العورة والا فیکره واما الاحتباء بالمد فهو ان یقعد الانسان علی الیتیه وینصب ساقیه ویحتوی علیهما بثوب او نحوه او بیده وهذه القعدة یقال لها الحبوة بضم الحاء وکسرها وکان هذا الاحتباء عادة للعرب فی مجالسهم فان انکشف شیء من عورته فهو حرام والله اعلم (**قوله** نهی عن اشتمال الصماء وان یرفع الرجل احدی رجلیه علی الاخری وهو مستلق علی ظهره وفی الروایة الاخری انه رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیه علی الاخری) قال العلماء احادیث النهی عن الاستلقاء رافعا احدی رجلیه علی الاخری محمولة علی حالة تظهر فیها العورة او شیء منها واما فعله صلی الله علیه وسلم فکان علی وجه لا یظهر منها شیء وهذا لا بأس به ولا کراهة فیه علی هذه الصفة وفی هذا الحدیث جواز الاتکاء فی المسجد والاستلقاء فیه قال القاضی لعله صلی الله علیه وسلم فعل هذا لضرورة او حاجة من تعب او طلب راحة او نحو ذلک قال والا فقد علم ان جلوسه صلی الله علیه وسلم فی الجامع علی خلاف هذا بل کان یجلس متربعا او محتبیا وکان اکثر جلوسه او القرفصاء او مقعیا وشبهها من جلسات الوقار والتواضع **قلت** ویحتمل انه صلی الله علیه وسلم فعله لبیان الجواز وانکم اذا اردتم الاستلقاء فلیکن هکذا وان النهی الذی نهیتکم عن الاستلقاء لیس هو علی الاطلاق بل المراد به من ینکشف شیء من عورته او یقارب انکشافها والله اعلم (**قوله** وحدثنا اسحق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا اخبرنا عبد الرزاق) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا وکذا ذکره ابوعلی الغسانی عن روایة الجلودی قال وکذا ذکره ابومسعود الدمشقی عن مسلم قال وفی روایة ابن ماهان اسحق بن منصور بدل اسحق بن ابراهیم قال الغسانی الاول هو الذی اعتقد صوابه لکثرة ما یجیء اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید فی روایة مسلم مقرونین عن عبد الرزاق وان کان اسحق بن منصور الیضا یروی عن عبد الرزاق وهذا الذی صوبه الغسانی هو الصواب وکذا ذکره خلف الواسطی فی الاطراف عن روایة مسلم **باب** نهی الرجل عن الترعفر (**قوله** نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یترعفر الرجل) هذا دلیل لمذهب الشافعی وموافقیه فی تحریم لبس الثوب المزعفر علی الرجل وقد سبقت المسئلة

حدثنا یحیی بن یحیی قال انا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر قال اتی بابی قحافة وجاء عام الفتح او یوم الفتح وراسه ولحیته مثل الثغام والثغامة فامر وفامر به الی نسائه قال غیروا هذا بشیء وحدثنی ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله قال اتی بابی قحافة یوم فتح مکة ورأسه ولحیته کالثغامة بیاضا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غیروا هذا بشیء واجتنبوا السواد حدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب واللفظ لیحیی قال یحیی انا وقال الآخرون ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن ابی سلمة وسلیمان بن یسار عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الیهود والنصاری لا یصبغون فخالفوهم حدثنی سوید بن سعید قال نا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیه عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة انها قالت واعد رسول الله صلی الله علیه وسلم جبریل علیه السلام فی ساعة یاتیه فیها فجاءت تلک الساعة ولم یاته وفی یده عصا فالقاها من یده وقال ما یخلف الله وعده ولا رسله ثم التفت فاذا جرو کلب تحت سریره فقال یا عائشة متی دخل هذا الکلب ههنا فقالت والله ما دریت فامر به فاخرج فجاء جبریل علیه السلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم واعدتنی فجلست لک فلم تات فقال منعنی الکلب الذی کان فی بیتک انا لا ندخل بیتا فیه کلب ولا صورة حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال انا المخزومی قال نا وهیب عن ابی حازم بهذا الاسناد ان جبریل علیه السلام وعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یاتیه فذکر الحدیث ولم یطوله کتطویل ابن ابی حازم حدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال نا یونس عن ابن شهاب عن ابن السباق ان عبد الله بن عباس قال اخبرتنی میمونة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اصبح یوما واجما فقالت میمونة یا رسول الله لقد استنکرت هیئتک منذ الیوم قال اصبح یوما واجما فقالت میمونة یا رسول الله لقد استنکرت هیئتک منذ الیوم قال اصبح یوما واجما فقالت میمونة یا رسول الله لقد استنکرت هیئتک منذ الیوم قال ان جبریل کان وعدنی ان یلقانی اللیلة فلم یلقنی ام والله ما اخلفنی قال فظل رسول الله صلی الله علیه وسلم یومه ذلک علی ذلک ثم وقع فی نفسه جرو کلب تحت فسطاط لنا فامر به فاخرج ثم اخذ بیده ماء فنضح مکانه فلما امسی لقیه جبریل علیه السلام فقال له قد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحة قال اجل ولکنا لا ندخل بیتا فیه کلب ولا صورة فاصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم یومئذ فامر بقتل الکلاب حتی انه یامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط الکبیر

فی باب نهی الرجل عن الثوب المعصفر والله اعلم **باب** استحباب خضاب الشیب بصفرة او حمرة وتحریمه بالسواد (**قوله** اتی بابی قحافة یوم فتح مکة وراسه ولحیته کالثغامة بیاضا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غیروا هذا بشیء واجتنبوا السواد وفی روایة ان الیهود والنصاری لا یصبغون فخالفوهم) اما **الثغامة** فبثاء مثلثة مفتوحة ثم غین معجمة مخففة قال ابو عبید هو نبت ابیض الزهر والثمر شبه بیاض الشیب وقال ابن الاعرابی شجرة تبیض کانها الملح والوقحاف بضم القاف وتخفیف الحاء المهملة واسمه عثمان فهو والد ابی بکر الصدیق اسلم یوم فتح مکة ویقال صبغ یصبغ بضم الباء وفتحها وهذا مذهبنا استحباب خضاب الشیب للرجل والمرأة بصفرة او حمرة وتحریم خضابه بالسواد علی الاصح وقیل یکره کراهة تنزیه والمختار التحریم لقوله صلی الله علیه وسلم واجتنبوا السواد هذا مذهبنا وقال القاضی اختلف السلف من الصحابة والتابعین فی الخضاب فی جنسه فقال بعضهم ترک الخضاب افضل ورد واحد یثا من النبی صلی الله علیه وسلم فی النهی عن تغییر الشیب ولانه صلی الله علیه وسلم لم یغیر شیبه روی هذا عن عمر وعلی وابی وآخرین وقال آخرون الخضاب افضل وخضب جماعة من الصحابة والتابعین ومن بعدهم للاحادیث التی ذکرها مسلم وغیره ثم اختلف هؤلاء فکان اکثرهم یخضب بالصفرة منهم ابن عمر وابو هریرة وآخرون روی ذلک عن علی وخضب جماعة منهم بالحناء والکتم وبعضهم بالزعفران وخضب جماعة بالسواد روی ذلک عن عثمان والحسن والحسین ابنی علی وعقبة بن عامر وابن سیرین وابی بردة وآخرین قال القاضی قال الطبری الصواب ان الآثار المرویة عن النبی صلی الله علیه وسلم بتغییر الشیب والنهی عنه کلها صحیحة ولیس فیها تناقض بل الامر بالتغییر لمن شیبه کشیب ابی قحافة والنهی لمن له شمط فقط قال واختلاف السلف فی فعل الامرین بحسب اختلاف احوالهم فی ذلک مع ان الامر والنهی فی ذلک لیس للوجوب بالاجماع ولهذا لم ینکر بعضهم علی بعض خلافه فی ذلک قال ولا یجوز ان یقال فیهما ناسخ ومنسوخ قال القاضی وقال غیره هو علی حالین فمن کان فی موضع عادة اهله الصبغ او ترکه فخرج عن العادة شهرة ومکروه والثانی انه یختلف باختلاف نظافة الشیب فمن کان شیبه تکون نقیة احسن منها مصبوغة فالترک اولی ومن کانت شیبه تستبشع فالصبغ اولی هذا ما نقله القاضی والاصح الاوفق للسنة ما قدمناه عن مذهبنا والله اعلم **باب** تحریم تصویر صورة الحیوان وتحریم اتخاذ ما فیه صور غیر ممتهنة بالفرش ونحوه وان الملائکة علیهم السلام لا یدخلون بیتا فیه صورة او کلب قال اصحابنا وغیرهم من العلماء تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم وهو من الکبائر لانه متوعد علیه بهذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث وسواء صنعه بما یمتهن او بغیره فصنعته حرام بکل حال لان فیه مضاهاة لخلق الله تعالی وسواء ما کان فی ثوب او بساط او درهم او دینار او فلس او اناء او حائط او غیرها واما تصویر صورة الشجر وحال الابل وغیر ذلک مما لیس فیه صورة حیوان فلیس بحرام هذا حکم نفس التصویر واما اتخاذ المصور فیه صورة حیوان فان کان معلقا علی حائط او ثوبا ملبوسا او عمامة ونحو ذلک مما لا یعد ممتهنا فهو حرام وان کان فی بساط یداس ومخدة ووسادة ونحوها مما یمتهن فلیس بحرام ولکن هل یمنع دخول الملائکة الرحمة ذلک البیت فیه کلام نذکره قریبا ان شاء الله تعالی ولا فرق فی هذا کله بین ما له ظل وما لا ظل له هذا تلخیص مذهبنا فی المسئلة وبمعناه قال جماهیر العلماء من الصحابة والتابعین ومن بعدهم وهو مذهب الثوری ومالک وابی حنیفة وغیرهم وقال بعض السلف انما نهی عما کان له ظل ولا باس بالصور التی لیس لها ظل وهذا مذهب باطل فان الستر الذی انکر النبی صلی الله علیه وسلم الصورة فیه لا یشک احد انه مذموم ولیس لصورته ظل مع باقی الاحادیث المطلقة فی کل صورة وقال المازری النهی فی الصورة علی العموم وکذلک استعمال ما هی فیه ودخول البیت الذی هی فیه سواء کانت رقما فی ثوب او غیره رقم وسواء کانت فی حائط او ثوب او بساط ممتهن او غیر ممتهن عملا بظاهر الاحادیث لا سیما حدیث النمرقة الذی ذکره مسلم وهذا مذهب قوی وقال آخرون یجوز منها ما کان رقما فی ثوب سواء امتهن ام لا وسواء علق فی حائط ام لا وکرهوا ما کان له ظل او کان مصورا فی الحیطان وشبهها سواء کان رقما او غیره واحتجوا بقوله فی بعض احادیث الباب الا ما کان رقما فی ثوب وهذا مذهب القسم بن محمد وآخرین اجمعوا علی منع ما کان له ظل ووجوب تغییره قال القاضی الا ما ورد فی اللعب بالبنات لصغار البنات والرخصة فی ذلک لکن کره مالک شری الرجل ذلک لابنته وادعی بعضهم ان اباحة اللعب لهن بالبنات منسوخ بهذه الاحادیث والله اعلم (**قوله** اصبح یوما واجما) هو بالجیم قال اهل اللغة هو الساکت الذی یظهر علیه الهم والکآبة وقیل هو الحزین ویقال وجم بجم وجوما (**قوله** اصبح یوما واجما فقالت میمونة یا رسول الله لقد استنکرت هیئتک منذ الیوم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان جبریل کان وعدنی ان یلقانی اللیلة فلم یلقنی ام والله ما اخلفنی وذکر الحدیث) فیه انه یستحب للانسان اذا رای صاحبه ومن له حق واجما ان یسأله عن سببه فیساعده فیما یمکن مساعدته او یتحزن معه ویذکر بطریق یزول به ذلک العارض وفیه التنبیه علی الوثوق بوعد الله ورسله لکن قد یکون للشیء شرط فیتوقف علی حصوله او یتخلف توقیته بوقت ویکون غیر موقت وبنحو ذلک وفیه انه اذا تکدر وقت الانسان او تنکدت وظیفته ونحو ذلک فینبغی ان یفکر فی سببه کما فعل النبی صلی الله علیه وسلم هنا حتی استخرج الکلب وهو من نحو قول الله تعالی ان الذین اتقوا اذا مسهم طائف من الشیطان تذکروا فاذا هم مبصرون (**قوله** ثم وقع فی نفسه جرو کلب تحت فسطاط لنا فامر به فاخرج ثم اخذ بیده ماء فنضح مکانه) اما الجرو فبکسر الجیم وضمها وفتحها ثلث لغات مشهورات وهو الصغیر من اولاد الکلب وسائر السباع والجمع اجرو وجراء وجمع الجراء اجریة واما **الفسطاط** ففیه ست لغات فسطاط وفستاط بالتاء وفساط بتشدید السین وتضم الفاء فیهن وتکسر وهو نحو الخباء قال القاضی والمراد به هنا بعض حجال البیت بدلیل قولها فی الحدیث الآخر تحت سریر عائشة واصل الفسطاط عمود الاخبیة التی یقام علیها والله اعلم واما (**قوله** ثم اخذ بیده ماء فنضح به مکانه فقد احتج به جماعة فی نجاسة الکلب قالوا والمراد بالنضح الغسل وقالت المالکیة علی انه غسله لخوف حصول بوله او روثه (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة)

حدثنا یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهیم قال یحیی واسحاق انا وقال الآخران ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عبید الله عن ابن عباس عن ابی طلحة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة **حدثنی** ابو الطاهر وحرملة بن یحیی قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة انه سمع ابن عباس یقول سمعت ابا طلحة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری بهذا الاسناد مثل حدیث یونس وذکره الاخبار فی الاسناد **وحدثنا** قتیبة بن سعید نا لیث عن بکیر عن بسر بن سعید عن زید بن خالد عن ابی طلحة صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الملائکة لا تدخل بیتا فیه صورة قال بسر ثم اشتکی زید فعدناه فاذا علی بابه ستر فیه صورة قال فقلت لعبید الله الخولانی ربیب میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم الم یخبرنا زید عن الصور یوم الاول فقال عبید الله الم تسمعه حین قال الا رقما فی ثوب **حدثنی** ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث ان بکیر بن الاشج حدثه ان بسر بن سعید حدثه ان زید بن خالد الجهنی حدثه ومع بسر عبید الله الخولانی ان ابا طلحة حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تدخل الملائکة بیتا فیه صورة قال بسر فمرض زید بن خالد فعدناه فاذا نحن فی بیته بستر فیه تصاویر فقلت لعبید الله الخولانی الم یحدثنا زید التصاویر قال انه قال الا رقما فی ثوب الم تسمعه قلت لا قال بلی قد ذکر ذلک **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم قال انا جریر عن سهیل بن ابی صالح عن سعید بن یسار ابی الحباب مولی بنی النجار عن زید بن خالد الجهنی عن ابی طلحة الانصاری قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا تماثیل قال فاتیت عائشة فقلت ان هذا یخبرنی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا تماثیل فهل سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر ذلک فقالت لا ولکن ساحدثک ما رأیته فعل رأیته خرج فی غزاته فاخذت نمطا فسترته علی الباب فلما قدم فرأی النمط عرفت الکراهیة فی وجهه فجذبه حتی هتکه او قطعه وقال ان الله لم یأمرنا ان نکسو الحجارة والطین قالت فقطعنا منه وسادتین وحشوتهما لیفا فلم یعب ذلک علی **حدثنی** زهیر بن حرب قال انا اسمعیل بن ابراهیم عن داود عن عزرة عن حمید بن عبد الرحمن عن سعد بن هشام عن عائشة قالت کان لنا ستر فیه تمثال طائر وکان الداخل اذا دخل استقبله فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم حولی هذا فانی کلما دخلت فرأیته ذکرت الدنیا قالت وکانت لنا قطیفة کنا نقول علمها حریر فکنا نلبسها **حدثنی** محمد بن المثنی قال انا ابن ابی عدی وعبد الاعلی عن هذا الاسناد قال ابن المثنی وزاد فیه یرید عبد الاعلی فلم یأمرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بقطعه **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا انا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم من سفر وقد سترت علی بابی درنوکا فیه الخیل ذوات الاجنحة فامرنی فنزعته **وحدثناه** ابوبکر بن ابی شیبة قال انا عبدة ح قال وثناه ابو کریب قال انا وکیع بهذا الاسناد ولیس فی حدیث عبدة قدم من سفر **حدثنا** منصور بن ابی مزاحم قال انا ابراهیم بن سعد عن الزهری عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا مستترة بقرام فیه صورة فتلون وجهه ثم تناول الستر فهتکه ثم قال ان من اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یشبهون بخلق الله

قال العلماء سبب امتناعهم من بیت فیه صورة کونها معصیة فاحشة وفیها مضاهاة لخلق الله تعالی وبعضها فی صورة ما یعبد من دون الله تعالی وسبب امتناعهم من بیت فیه کلب لکثرة اکله النجاسات ولان بعضها یسمی شیطانا کما جاء به الحدیث والملائکة ضد الشیاطین ولقبح رائحة الکلب والملائکة تکره الرائحة القبیحة ولانها نهی عن اتخاذها فعوقب متخذها بحرمانه دخول الملائکة بیته وصلاتها فیه واستغفارها له وتبریکها علیه وفی بیته ودفعها اذی الشیطان واما هؤلاء الملائکة الذین لا یدخلون بیتا فیه کلب او صورة فهم ملائکة یطوفون بالرحمة والتبریک والاستغفار واما الحفظة فیدخلون فی کل بیت ولا یفارقون بنی آدم فی کل حال لانهم مأمورون باحصاء اعمالهم وکتابتها قال الخطابی وانما لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب او صورة مما یحرم اقتناؤه من الکلاب والمصور فاما ما لیس بحرام من کلب الصید والزرع والماشیة والصورة التی تمتهن فی البساط والوسادة وغیرها فلا یمتنع دخول الملائکة بسببه اشار القاضی الی نحو ما قاله الخطابی والاظهر انه عام فی کل کلب وکل صورة وانهم یمتنعون من الجمیع لاطلاق الاحادیث ولان الجسر الذی کان فی بیت النبی صلی الله علیه وسلم تحت السریر کان له فیه عذر ظاهر فانه لم یعلم به ومع هذا امتنع جبرئیل صلی الله علیه وسلم من دخول البیت وعلل بالجر وفلو کان العذر فی وجود الصورة والکلب لامنعهم لم یمتنع جبرئیل والله اعلم (**قوله** فامر بقتل الکلاب حتی انه یامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط الکبیر) المراد بالحائط البستان وفرق بین الحائطین لان الکبیر تدعو الحاجة الی حفظ جوانبه ولا یتمکن الناظر من المحافظة علی ذلک بخلاف الصغیر والامر بقتل الکلاب منسوخ وسبق ایضاحه فی کتاب البیوع حیث بسط مسلم احادیثه هناک (**قوله** الا رقما فی ثوب) هذا یحتج به من یقول باباحة ما کان رقما مطلقا کما سبق وجوابنا وجواب الجمهور عنه انه محمول علی رقم علی صورة الشجر وغیره مما لیس بحیوان وقد قدمنا ان هذا جائز عندنا (**قوله** عن عائشة قالت خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزاته فاخذت نمطا فسترته علی الباب فلما قدم فرأی النمط عرفت الکراهیة فی وجهه فجذبه حتی هتکه او قطعه وقال ان الله لم یأمرنا ان نکسو الحجارة والطین قالت فقطعنا منه وسادتین وحشوتهما لیفا فلم یعب ذلک علی) المراد بالنمط هنا بساط لطیف له خمل وقد سبق بیانه قریبا فی باب اتخاذ الانماط و(**قوله** هتکه) هو بمعنی قطعه واتلف الصورة التی فیه وقد صرحت فی الروایات المذکورات بعد هذه بان هذا النمط کان فیه صور الخیل ذوات الاجنحة وانه کان فیه صورة فیستدل به لتغییر المنکر بالید وهتک الصور المحرمة والغضب عند رؤیة المنکر وانه یجوز اتخاذ الوسائد والله اعلم واما **قوله** صلی الله علیه وسلم حین جذب النمط وازاله ان الله لم یامرنا ان نکسو الحجارة والطین فاستدلوا به علی انه یمنع من ستر الحیطان وتجصید البیوت بالثیاب وهو منع کراهة تنزیه لا تحریم هذا هو الصحیح وقال الشیخ ابو الفتح نصر المقدسی من اصحابنا هو حرام ولیس فی هذا الحدیث ما یقتضی تحریمه لان حقیقة اللفظ ان الله تعالی لم یامرنا بذلک وهذا یقتضی انه لیس بواجب ولا مندوب ولا یقتضی التحریم والله اعلم (**قوله** عن عائشة قالت کان لنا ستر فیه تمثال طائر وکان الداخل اذا دخل استقبله فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم حولی هذا فانی کلما دخلت فرأیته ذکرت الدنیا) هذا محمول علی انه کان قبل تحریم اتخاذ ما فیه صورة فلهذا کان صلی الله علیه وسلم یدخل ویراه ولا ینکره قبل هذه المرة الاخیرة (**قولها** سترت علی بابی درنوکا فیه الخیل ذوات الاجنحة فامرنی فنزعته) اما **قولها** سترت فهو بتشدید التاء الاولی واما الدرنوک فبضم الدال وفتحها حکاهما القاضی وآخرون والمشهور ضمها والنون مضمومة لا غیر یقال فیه درموک بالمیم وهو ستر له خمل وجمعه درانک (**قولها** دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا مسترة بقرام)

ذکر

بعد ثنا انا

له ای دون الصفحة ۲۱۲ ج ۱

ساحدثک بما

له بزیادة الکلام بین یدی اصل زاد ای ان الزائد عبد الاعلی لا فرقه ابن ابی عدی ۱۲

مستترة

وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن القاسم بن محمد ان عائشة حدثته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل علیها بمثل حدیث ابراهیم بن سعد غیر انه قال ثم اهوی الی القرام فهتکه بیده **حدثنا** یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب جمیعا عن ابن عیینة ح قال وثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری بهذا الاسناد وفی حدیثهما ان اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یضاهون بخلق الله

وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب جمیعا عن ابن عیینة واللفظ لزهیر قال نا سفیان بن عیینة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه انه سمع عائشة تقول دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد سترت سهوة لی بقرام فیه تماثیل فلما رآه هتکه وتلون وجهه وقال یا عائشة اشد الناس عذابا عند الله یوم القیمة الذین یضاهون بخلق الله تعالی قالت عائشة فقطعناه فجعلنا منه وسادة او وسادتین **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم قال سمعت القاسم یحدث عن عائشة انه کان لها ثوب فیه تصاویر مد والی سهوة وکان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی الیه فقال اخریه عنی قالت فاخرته فجعلته وسائد

وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعقبة بن مکرم عن سعید بن عامر ح قال ونا اسحاق بن ابراهیم قال انا ابو عامر العقدی جمیعا عن شعبة بهذا الاسناد **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن سفیان عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة قالت دخل النبی صلی الله علیه وسلم علی وقد سترت نمطا فیه تصاویر فتلوّن وجهه فاخذته منه وسادتین

حدثنا هارون بن معروف قال نا ابن وهب قال نا عمرو بن الحارث ان بکیرا حدثه ان عبد الرحمن بن القاسم حدثه ان اباه حدثه عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها نصبت سترا فیه تصاویر فدخل رسول الله صلی الله علیه وسلم فنزعه قالت فقطعته وسادتین فقال رجل فی المجلس حینئذ یقال له ربیعة بن عطاء مولی بنی زهرة افما سمعت ابا محمد یذکر ان عائشة قالت فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرتفق علیهما قال ابن القاسم لا قال لکنی قد سمعته یرید القاسم بن محمد

حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن القاسم بن محمد عن عائشة انها اشترت نمرقة فیها تصاویر فلما رآها رسول الله صلی الله علیه وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت او فعرفت فی وجهه الکراهیة فقالت یا رسول الله اتوب الی الله والی رسوله فماذا اذنبت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بال هذه النمرقة قالت اشتریتها لک تقعد علیها وتوسدها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اصحاب هذه الصور یعذبون یقال لهم احیوا ما خلقتم ثم قال ان البیت الذی فیه الصور لا تدخله الملائکة

وحدثنا قتیبة وابن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا الثقفی قال نا ایوب ح قال وثنا عبد الوارث بن عبد الصمد قال نا ابی عن جدی عن ایوب ح قال وحدثنا هارون بن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال اخبرنی اسامة بن زید ح قال وحدثنی ابو بکر بن اسحاق قال نا ابو سلمة الخزاعی قال انا عبد العزیز بن اخی الماجشون عن عبید الله بن عمر کلهم عن نافع عن القاسم عن عائشة بهذا الحدیث وبعضهم اتم حدیثا من بعض وزاد فی حدیث ابن اخی الماجشون قالت فاخذته فجعلته مرفقتین فکان یرتفق بهما فی البیت

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر ح قال وثنا ابن المثنی قال نا یحیی وهو القطان جمیعا عن عبید الله ح قال وحدثنا ابن نمیر واللفظ له قال نا ابی قال نا عبید الله عن نافع ان ابن عمر اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الذین یصنعون الصور یعذبون یوم القیمة یقال لهم احیوا ما خلقتم

حدثنا ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا اسمعیل یعنی ابن علیة ح قال وثنا ابن ابی عمر قال نا الثقفی کلهم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم

حدثنا عثمان بن ابی شیبة قال نا جریر عن الاعمش ح قال وحدثنی ابو سعید الاشج قال نا وکیع قال نا الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اشد الناس عذابا یوم القیمة المصورون ولم یذکر الاشجران

وحدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب کلهم عن ابی معاویة ح قال وحدثناه ابن ابی عمر قال نا سفیان کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد وفی روایة یحیی وابی کریب عن ابی معاویة ان من اشد اهل النار یوم القیمة عذابا المصورون وحدیث سفیان کحدیث وکیع

وحدثنا نصر بن علی الجهضمی قال نا عبد العزیز بن عبد الصمد قال نا منصور عن مسلم ابن صبیح قال کنت مع مسروق فی بیت فیه تماثیل مریم فقال مسروق هذا تمثال کسری فقلت لا هذا تمثال مریم فقال مسروق اما انی سمعت عبد الله بن مسعود یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشد الناس عذابا یوم القیمة المصورون قرأت علی نصر بن علی الجهضمی عن عبد الاعلی بن عبد الاعلی قال نا یحیی بن ابی اسحاق عن سعید بن ابی الحسن

هکذا هو فی معظم النسخ مسترة بتاءین مثناتین فوق بینهما سین وفی بعضها مستترة بسین ثم تاءین ای متخذة سترا واما القرام فبکسر القاف وهو الستر الرقیق (قولها وقد سترت سهوة لی بقرام) السهوة بفتح السین المهملة قال الاصمعی هی شبیهة بالرف او بالطاق یوضع علیه الشیء قال ابو عبید وسمعت غیر واحد من اهل الیمن یقولون السهوة عندنا بیت صغیر متحدر فی الارض وسمکه مرتفع من الارض یشبه الخزانة الصغیرة یکون فیها المتاع قال ابو عبید وهذا عندی اشبه ما قیل فی السهوة وقال الخلیل هی اربعة اعواد او ثلاثة یعرض بعضها علی بعض ثم یوضع علیها شیء من الامتعة وقال ابن الاعرابی هی الکوة بین الدارین وقیل بیت صغیر یشبه المخدع وقیل هی کالصفة تکون بین یدی البیت وقیل شبیهة دخلة فی جانب البیت والله اعلم (قولها اشتریت نمرقة) هی بضم النون والراء ویقال بکسرهما ویقال بضم النون وفتح الراء ثلث لغات ویقال نمرق بلا هاء وهی وسادة صغیرة وقیل هی مرفقة (قوله صلی الله علیه وسلم ان اصحاب هذه الصور یعذبون ویقال لهم احیوا ما خلقتم وفی الروایة السابقة اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یضاهون بخلق الله تعالی وفی الروایة الذین یصنعون الصور یعذبون یوم القیامة یقال لهم احیوا ما خلقتم وفی روایة ابن عباس کل مصور فی النار یجعل له بکل صورة صورها نفسا فتعذبه فی جهنم وفی روایة من صور صورة فی الدنیا کلف ان ینفخ فیها الروح یوم القیمة ولیس بنافخ وفی روایة قال الله تعالی ومن اظلم ممن ذهب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرة او لیخلقوا حبة او لیخلقوا شعیرة) اما قوله صلی الله علیه وسلم یقال لهم احیوا ما خلقتم فهو الذی یسمیه الاصولیون امر تعجیز کقوله تعالی قل فاتوا بعشر سور مثله واما قوله فی روایة ابن عباس یجعل له فهو بفتح الیاء من یجعل والفاعل هو الله تعالی اضمر للعلم به قال القاضی فی روایة ابن عباس یحتمل ان معناها ان الصورة التی صورها هی تعذبه بعد ان یجعل فیها روح وتکون الباء فی بکل بمعنی فی قال ویحتمل ان یجعل له بعدد کل صورة ومکانها شخص یعذبه وتکون الباء بمعنی لام السبب وفی هذه الاحادیث صریحة فی تحریم تصویر الحیوان وانه غلیظ التحریم واما الشجر ونحوه مما لا روح فیه

قال جاء رجل الی ابن عباس فقال انی رجل اصور هذه الصور فافتنی فیها فقال له ادن منی فدنا منه ثم قال ادن منی فدنا حتی وضع یده علی راسه قال نبئك بما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کل مصور فی النار یجعل له بکل صورة صورها نفسا فتعذبه فی جهنم وقال ان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له فاقربه نصر بن علی **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر عن سعید بن ابی عروبة عن النضر بن انس بن مالك قال کنت جالسا عند ابن عباس فجعل یفتی ولا یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی ساله رجل فقال انی رجل صور هذه الصور فقال له ابن عباس ادن منی فدنا الرجل فقال ابن عباس سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من صور صورة فی الدنیا کلف ان ینفخ فیها الروح یوم القیمة ولیس بنافخ **حدثنا** ابو غسان المسمعی ومحمد بن المثنی قالا نا معاذ بن هشام قال نا ابی عن قتادة عن النضر بن انس ان رجلا اتی ابن عباس فذکر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد الله بن نمیر وابو کریب والفاظهم متقاربة قالوا نا ابن فضیل عن عمارة عن ابی زرعة قال دخلت مع ابی هریرة فی دار مروان فرای فیها تصاویر فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله عز وجل ومن اظلم ممن ذهب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرة او لیخلقوا حبة او لیخلقوا شعیرة **وحدثنیه** زهیر بن حرب قال نا جریر عن عمارة عن ابی زرعة قال دخلت انا وابو هریرة دارا تبنی بالمدینة لسعید او لمروان قال فرای مصورا یصور فی الدار فقال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله ولم یذکر او لیخلقوا شعیرة **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا خالد بن مخلد عن سلیمان بن بلال عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تدخل الملائکة بیتا فیه تماثیل وتصاویر **حدثنا** ابو کامل فضیل بن حسین الجحدری قال نا بشر یعنی ابن مفضل قال نا سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تصحب الملائکة رفقة فیها کلب ولا جرس **وحدثنی** زهیر بن حرب قال نا جریر ح قال وحدثنا قتیبة قال نا عبد العزیز یعنی الدراوردی کلاهما عن سهیل بهذا الاسناد **وحدثنا** یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الجرس مزامیر الشیطان **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرات علی مالك عن عبد الله بن ابی بکر عن عباد بن تمیم ان ابا بشیر الانصاری اخبره انه کان مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره قال فارسل رسول الله صلی الله علیه وسلم رسولا قال عبد الله بن ابی بکر حسبت انه قال والناس فی مبیتهم لا تبقین فی رقبة بعیر قلادة من وتر او قلادة الا قطعت قال مالك اری ذلك من العین **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الضرب فی الوجه وعن الوسم فی الوجه **حدثنا** هارون بن عبد الله قال نا حجاج بن محمد ح قال وثنا عبید بن حمید قال انا محمد بن بکر کلاهما عن ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله **وحدثنی** سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا معقل عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم مر علیه حمار قد وسم فی وجهه فقال لعن الله الذی وسمه

فلا یحرم صنعته ولا التکسب به وسواء الشجر المثمر وغیره وهذا مذهب العلماء کافة الا مجاهدا فانه جعل الشجر المثمر من المکروه قال القاضی لم یقله احد غیر مجاهد واحتج مجاهد بقوله تعالی ومن اظلم ممن ذهب یخلق خلقا کخلقی واحتج الجمهور بقوله صلی الله علیه وسلم ویقال لهم احیوا ما خلقتم ای اجعلوه حیوانا ذا روح کما ضاهیتم وعلیه روایة ومن اظلم ممن ذهب یخلق خلقا کخلقی ویؤیده حدیث ابن عباس المذکور فی الکتاب ان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له واما روایة اشد عذابا فقیل هی محمولة علی من فعل الصورة لتعبد وهو صانع الاصنام ونحوها فهذا کافر وهو اشد عذابا وقیل هی فیمن قصد المعنی الذی فی الحدیث من مضاهاة خلق الله تعالی واعتقد ذلك فهذا کافر له من اشد العذاب ما للکفار ویزید عذابه بزیادة قبح کفره فاما من لم یقصد بها العبادة ولا المضاهاة فهو فاسق صاحب ذنب کبیر ولا یکفر کسائر المعاصی واما **قوله** تعالی فلیخلقوا ذرة او حبة او شعیرة فالذرة بفتح الذال وتشدید الراء ومعناه فلیخلقوا ذرة فیها روح تتصرف بنفسها کهذه الذرة التی هی خلق الله تعالی وکذلك فلیخلقوا حبة حنطة او شعیرا ای لیخلقوا حبة فیها طعم تؤکل وتزرع وتنبت ویوجد فیها ما یوجد فی حبة الحنطة والشعیر ونحوهما من الحب الذی یخلقه الله تعالی وهذا امر تعجیز کما سبق والله اعلم **باب** کراهة الکلب والجرس فی السفر (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا تصحب الملائکة رفقة فیها کلب ولا جرس وفی روایة الجرس مزامیر الشیطان) الرفقة بضم الراء وکسرها والجرس بفتح الراء وهو معروف هکذا ضبطه الجمهور ونقل القاضی ان هذه روایة الاکثرین قال وضبطناه عن ابی بحر باسکانها وهو اسم للصوت فاصل الجرس بالاسکان الصوت الخفی اما رفقة الحدیث ففیه کراهة استصحاب الکلب والجرس فی الاسفار وان الملائکة لا تصحب رفقة فیها احدهما والمراد بالملائکة ملائکة الرحمة والاستغفار لا الحفظة وقد سبق بیان هذا قریبا وسبق بیان الحکمة فی مجانبة الملائکة بیتا فیه کلب واما الجرس فقیل سبب منافرة الملائکة لانه شبیه بالنواقیس او لانه من المعالیق المنهی عنها وقیل سببه کراهة صوتها وتؤیده روایة مزامیر الشیطان وهذا الذی ذکرناه من کراهة الجرس علی الاطلاق هو مذهبنا ومذهب مالك وآخرین وهی کراهة تنزیه وقال جماعة من متقدمی علماء الشام یکره الجرس الکبیر دون الصغیر **باب** کراهة قلادة الوتر فی رقبة البعیر (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا تبقین فی رقبة بعیر قلادة من وتر او قلادة الا قطعت قال مالك اری ذلك من العین) هکذا هو فی جمیع النسخ قلادة من وتر او قلادة فقلادة الثانیة مرفوعة معطوفة علی قلادة الاولی ومعناه ان الراوی شك هل قال قلادة من وتر او قال قلادة فقط ولم یقیدها بالوتر وقول مالك اری ذلك من العین هو بضم همزة اری ای اظن ان النهی مختص بمن فعل ذلك لسبب دفع ضرر العین واما من فعله لغیر ذلك من زینة او غیرها فلا باس قال القاضی الظاهر من مذهب مالك ان النهی مختص بالوتر دون غیره من القلائد قال وقد اختلف الناس فی تقلید البعیر وغیره من الانسان وسائر الحیوان ما لیس بتعاویذ مخافة العین فمنهم من منعه قبل الحاجة الیه واجازه عند الحاجة الیه لدفع ما اصابه من ضرر العین ونحوه ومنهم من اجازه قبل الحاجة وبعدها کما یجوز الاستظهار بالتداوی قبل المرض هذا کلام القاضی وقال ابو عبید کانوا یقلدون الابل الاوتار لئلا یصیبها العین فامرهم النبی صلی الله علیه وسلم بازالتها اعلاما لهم ان الاوتار لا ترد شیئا وقال محمد بن الحسن وغیره معناه لا تقلدوها اوتار القسی لئلا تضیق علی اعناقها فتخنقها وقال النضر معناه لا تطلبوا الدخول التی وترتم بها فی الجاهلیة وهذا تاویل ضعیف فاسد والله اعلم **باب** النهی عن ضرب الحیوان فی وجهه ووسمه فیه (**قوله** نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ضرب الحیوان فی الوجه وعن الوسم فی الوجه وفی روایة مر علیه حمار وقد وسم فی وجهه فقال لعن الله الذی وسمه وفی روایة ابن عباس فانکر ذلك فوالله لا اسمه الا اقصی شیء من الوجه فامر بحمار له فکوی فی جاعرتیه فهو اول من کوی الجاعرتین) اما الوسم فبالسین المهملة هذا هو الصحیح المعروف فی الروایات وکتب الحدیث قال القاضی ضبطناه بالمهملة قال وبعضهم یقوله بالمهملة وبالمعجمة وبعضهم فرق فقال بالمهملة فی الوجه وبالمعجمة فی سائر الجسد واما الجاعرتان فهما حرفا الورك المشرفان مما یلی الدبر واما القائل فوالله لا اسمه الا فی اقصی شیء من الوجه فقد قال القاضی عیاض هو العباس بن عبد المطلب کذا ذکر فی سنن ابی داود

حدثنا احمد بن عیسی قال نا ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن یزید بن ابی حبیب ان ناعما ابا عبد الله مولی ام سلمة حدثه انه سمع ابن عباس یقول ورای رسول الله صلی الله علیه وسلم حمارا موسوم الوجه فانکر ذلک قال فوالله لا اسمه الا فی اقصی شیء من الوجه فامر بحمار له فکوی فی جاعرتیه ثم اول من کوی الجاعرتین وحدثنا محمد بن المثنی قال ثنی محمد بن ابی عدی عن ابن عون عن محمد عن انس قال لما ولدت ام سلیم قالت لی یا انس انظر هذا الغلام فلا یصیبن شیئا حتی تغدو به الی النبی صلی الله علیه وسلم یحنکه قال فغدوت فاذا هو فی الحائط وعلیه خمیصة جونیة وهو یسم الظهر الذی قدم علیه فی الفتح وحدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن هشام بن زید قال سمعت انس بن مالک یحدث ان امه جین ولدت انطلقوا بالصبی الی النبی صلی الله علیه وسلم یحنکه قال فاذا النبی صلی الله علیه وسلم فی مربد یسم غنما قال شعبة واکثر علمی انه قال فی اذانها وحدثنی زهیر بن حرب قال نا یحیی بن سعید عن شعبة قال حدثنی هشام بن زید قال سمعت انسا یقول دخلنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم مربدا وهو یسم غنما قال حسبه قال فی اذانها وحدثنیه یحیی بن حبیب قال نا خالد بن الحارث ح قال ونا محمد بن بشار قال نا محمد ویحیی وعبد الرحمن کلهم عن شعبة بهذا الاسناد مثله حدثنا هارون بن معروف قال نا الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالک قال رایت فی ید رسول الله صلی الله علیه وسلم المیسم وهو یسم ابل الصدقة وحدثنی زهیر بن حرب قال نا یحیی یعنی ابن سعید عن عبید الله قال اخبرنی عمر بن نافع عن ابیه عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن القزع قال قلت لنافع وما القزع قال یحلق بعض راس الصبی ویترک بعض وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی قالا نا عبید الله بهذا الاسناد وجعل التفسیر فی حدیث ابی اسامة من قول عبید الله وحدثنی محمد بن المثنی قال نا عثمان بن عثمان الغطفانی قال نا عمر بن نافع ح قال وحدثنی امیة بن بسطام قال نا یزید یعنی ابن زریع قال نا روح عن عمر بن نافع باسناد عبید الله مثله والحقا التفسیر فی الحدیث

وکذا صرح به فی روایة البخاری فی تاریخه قال القاضی وهو فی کتاب مسلم مشکل یوهم انه من قول النبی صلی الله علیه وسلم والصواب انه قول العباس رض کما ذکرناه هذا کلام القاضی وقوله انه یوهم انه من کلام النبی صلی الله علیه وسلم لیس هو بظاهر فیه بل ظاهره انه من کلام ابن عباس وحینئذ یجوز ان تکون القضیة جرت للعباس ولابنه واما الضرب فی الوجه فمنهی عنه فی کل الحیوان المحترم من الآدمی والحمیر والخیل والابل والبغال والغنم وغیرها لکنه فی الآدمی اشد لان مجمع المحاسن مع انه لطیف لانه یظهر فیه اثر الضرب وربما شانه وربما آذی بعض الحواس واما الوسم فی الوجه فمنهی عنه بالاجماع للحدیث ولما ذکرناه فاما الآدمی فوسمه حرام لکرامته ولانه لا حاجة الیه فلا یجوز تعذیبه واما غیر الآدمی فقال جماعة من اصحابنا یکره وقال البغوی من اصحابنا لا یجوز فاشار الی تحریمه وهو الاظهر لان النبی صلی الله علیه وسلم لعن فاعله واللعن یقتضی التحریم واما وسم غیر الوجه من غیر الآدمی فجائز بلا خلاف عندنا لکن یستحب فی نعم الزکوة والجزیة ولا یستحب فی غیرها ولا ینهی عنه قال اهل اللغة الوسم اثر کیة یقال بعیر موسوم وقد وسمه یسمه وسما وسمة والمیسم الشیء الذی یوسم به وهو بکسر المیم وفتح السین وجمعه مواسم ومواسم واصله کله من السمة وهی العلامة ومنه موسم الحج ای معلم جمع الناس وفلان موسوم بالخیر وعلیه سمة الخیر ای علامته وتوسمت فیه کذا ای رایت فیه علامته والله اعلم **باب** جواز وسم الحیوان غیر الآدمی فی غیر الوجه وندبه فی نعم الزکوة والجزیة **قوله** عن انس قال لما ولدت ام سلیم قالت لی یا انس انظر هذا الغلام فلا یصیبن شیئا حتی تغدو به الی النبی صلی الله علیه وسلم یحنکه فغدوت فاذا هو فی الحائط وعلیه خمیصة جونیة وهو یسم الظهر الذی قدم علیه فی الفتح وفی روایة فاذا النبی صلی الله علیه وسلم فی مربد یسم غنما قال شعبة واکثر علمی انه قال فی آذانها وفی روایة رایت فی ید النبی صلی الله علیه وسلم المیسم وهو یسم ابل الصدقة) اما الخمیصة فهی کساء من صوف او خز ونحوهما مربع له اعلام واما **قوله** جونیة فاختلف رواة صحیح مسلم فی ضبطه فالاشهر انه بجاء مهملة مضمومة ثم واو مفتوحة ثم یاء مثناة تحت ساکنة ثم مثناة فوق مکسورة ثم مثناة تحت مشددة وفی بعضها حوتیة باسکان الواو وبعدها مثناة فوق مفتوحة ثم نون مکسورة وقد ذکرها القاضی وفی بعضها حونیة باسکان الواو وبعدها نون مکسورة وفی بعضها حریثیة بحاء مهملة مضمومة وراء مفتوحة ثم مثناة تحت ساکنة ثم مثلثة مکسورة منسوبة الی بنی حریث وکذا وقع فی روایة البخاری لجمهور رواة صحیحه وفی بعضها حوبیة بفتح الحاء المهملة واسکان الواو ثم نون مفتوحة ثم باء موحدة ذکر القاضی وفی بعضها خوثیة بضم الخاء المعجمة وفتح الواو واسکان المثناة تحت وبعدها مثلثة حکاه القاضی وفی بعضها جوبیة بجیم مضمومة ثم واو ثم مثناة تحت ثم نون مکسورة ثم مثناة تحت مشددة وفی بعضها جونیة بفتح الجیم واسکان الواو وبعدها نون قال القاضی فی المشارق ووقع لبعض رواة البخاری خیبریة منسوبة الی خیبر ووقع فی الصحیحین حوتکیة بفتح الحاء وبالکاف ای صغیرة ومنه رجل حوتکی ای صغیر قال صاحب التحریر فی شرح مسلم فی الروایة الاولی هی منسوبة الی الحویت وهو قبیلة او موضع وقال القاضی فی المشارق هذه الروایات کلها تصحیف الا روایتی جونیة بالجیم وحریثیة بالراء والمثلثة فاما الجونیة بالجیم فمنسوبة الی بنی الجون قبیلة من الازد او الی لونها من السواد او البیاض او الحمرة لان العرب تسمی کل لون من هذه جونا هذا کلام القاضی وقال ابن الاثیر فی نهایة الغریب بعد ان ذکر الروایة الاولی هکذا وقع فی بعض نسخ مسلم ثم قال والمحفوظ المشهور جونیة ای سوداء وقال واما الحریثیة فلا اعرفها وطال ما بحثت عنها فلم اقف لها علی معنی والله اعلم واما **قوله** قال شعبة واکثر علمی روی بالثاء المثلثة وبالباء الموحدة وهما صحیحان والمیسم بکسر المیم سبق بیانه فی الباب قبله وسبق هناک ان وسم الآدمی حرام واما غیر الآدمی فالوسم فی وجهه منهی عنه واما غیر الوجه فمستحب فی نعم الزکوة والجزیة وجائز فی غیرها واذا وسم فیستحب ان یسم الغنم فی آذانها والابل والبقر فی اصول افخاذها لانه موضع صلب فیقل الالم فیه ویخف شعره ویظهر الوسم وفائدة الوسم تمیز الحیوان بعضه من بعض ویستحب ان یکتب فی ماشیة الجزیة جزیة او صغار وفی ماشیة زکوة زکوة او صدقة قال الشافعی واصحابه یستحب کون میسم الغنم الطف من میسم البقر وسم البقر الطف من میسم الابل وهذا الذی قدمناه من استحباب وسم نعم الزکوة والجزیة هو مذهبنا ومذهب الصحابة کلهم رض وجماهیر العلماء بعدهم ونقل ابن الصباغ وغیره اجماع الصحابة علیه وقال ابو حنیفة هو مکروه لانه تعذیب ومثلة وقد نهی عن المثلة وحجة الجمهور هذه الاحادیث الصحیحة الصریحة التی ذکرها مسلم وآثار کثیرة عن عمر وغیره من الصحابة رض ولانها بما شرعت فیعرفها واحدها بعلامتها فیردها والجواب عن النهی عن المثلة والتعذیب انه عام وحدیث الوسم خاص فوجب تقدیمه والله اعلم واما المربد فبکسر المیم واسکان الراء وفتح الموحدة وهو الموضع الذی تحبس فیه الابل وهو مثل الحظیرة للغنم فقوله هنا فی مربد یحتمل انه اراد الحظیرة التی للغنم فاطلق علیها اسم المربد مجازا لمقاربتها ویحتمل انه علی ظاهره وانه ادخل الغنم الی مربد الابل لیسمها فیه واما **قوله** یسم الظهر فالمراد به الابل سمیت بذلک لانها تحمل الاثقال علی ظهورها وفی هذا الحدیث فوائد کثیرة منها جواز الوسم فی غیر الآدمی واستحبابه فی نعم الزکوة والجزیة وانه لیس فی فعله ونارة ولا ترک مروة فقد فعله النبی صلی الله علیه وسلم ومنها بیان ما کان علیه النبی صلی الله علیه وسلم من التواضع وفعل الاشغال بیده ونظره فی مصالح المسلمین والاحتیاط فی حفظ مواشیهم بالوسم وغیره ومنها استحباب تحنیک المولود وسنبسطه فی بابه ان شاء الله تعالی ومنها حمل المولود عند ولادته الی واحد من اهل الصلاح والفضل یحنکه بتمرة لیکون اول ما یدخل فی جوفه ریق الصالحین فیتبرک به والله اعلم **باب** کراهة القزع (**قوله** اخبرنی عمر بن نافع عن ابیه عن ابن عمر رض ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن القزع قلت لنافع وما القزع قال یحلق بعض راس الصبی ویترک بعض) وفی روایة ان هذا التفسیر من کلام عبید الله القزع بفتح القاف والزای وهذا الذی فسره به نافع او عبید الله هو الاصح وهو ان القزع حلق بعض الراس مطلقا

باب جواز وسم الحیوان غیر الآدمی فی غیر الوجه

باب کراهة القزع

حدثنی محمد بن رافع وحجاج بن الشاعر وعبد بن حميد عن عبد الرزاق عن معمر عن ايوب ح قال وحدثنا ابو جعفر الدارمی قال نا ابو النعمان قال نا حماد بن زيد عن عبد الرحمن السراج كلهم عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله عليه وسلم بذلك حدثنی سويد بن سعيد قال حدثنی حفص بن ميسرة عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابی سعيد الخدری عن النبی صلی الله عليه وسلم قال اياكم والجلوس فی الطرقات قالوا يا رسول الله مالنا بد من مجالسنا نتحدث فيها قال رسول الله صلی الله عليه وسلم فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه قالوا وما حقه قال غض البصر وكف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنهی عن المنكر حدثناه يحيی بن يحيی قال نا عبد العزيز بن محمد المدنی ح قال وثناه محمد بن رافع قال نا ابن ابی فديك قال نا هشام يعنی ابن سعد كلاهما عن زيد بن اسلم بهذا الاسناد مثله حدثنا يحيی بن يحيی قال انا ابو معوية عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء بنت ابی بكر قالت جاءت امرأة الی النبی صلی الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان لی ابنة عريسا اصابتها حصبة فتمرق شعرها افاصله فقال لعن الله الواصلة والمستوصلة وحدثناه ابو بكر بن ابی شيبة قال نا عبدة ح قال وثنا ابن نمير قال نا ابی وعبدة ح قال وثنا ابو كريب قال نا وكيع ح قال وثنا عمرو الناقد قال نا اسود بن عامر قال نا شعبة كلهم عن هشام بن عروة بهذا الاسناد نحو حديث ابی معوية غير ان وكيعا وشعبة فی حديثهما فتمرط شعرها وحدثنی احمد بن سعيد الدارمی قال نا حبان قال ثنا وهيب قال نا منصور عن امه عن اسماء بنت ابی بكر ان امرأة اتت النبی صلی الله عليه وسلم فقالت انی زوجت ابنتی فتمرق شعر راسها وزوجها يستحسنها افاصل شعرها يا رسول الله فنهاها حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا ابو داود قال نا شعبة ح قال ونا ابو بكر بن ابی شيبة واللفظ له قال نا يحيی بن ابی بكير عن شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت الحسن بن مسلم يحدث عن صفية بنت شيبة عن عائشة ان جارية من الانصار زوجت وانها مرضت فتمرط شعرها فارادوا ان يصلوا فسألوا رسول الله صلی الله عليه وسلم عن ذلك فلعن الواصلة والمستوصلة حدثنی زهير بن حرب قال نا زيد بن حباب عن ابراهيم بن نافع قال اخبرنی الحسن بن مسلم بن يناق عن صفية بنت شيبة عن عائشة ان امرأة من الانصار زوجت ابنة لها فاشتكت فتساقط شعرها فاتت النبی صلی الله عليه وسلم فقالت ان زوجها يريدها افاصل شعرها فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم لعن الواصلات وحدثنيه محمد بن حاتم قال نا عبد الرحمن بن مهدی عن ابراهيم بن نافع بهذا الاسناد وقال لعن الموصلات حدثنی محمد بن عبد الله بن نمير قال نا ابی قال نا عبيد الله ح قال ونا زهير بن حرب ومحمد بن المثنی واللفظ لزهير قالا نا يحيی وهو القطان عن عبيد الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله عليه وسلم لعن الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة وحدثنيه محمد بن عبد الله بن بزيع قال نا بشر بن المفضل قال نا صخر بن جويرية عن نافع عن عبد الله عن النبی صلی الله عليه وسلم بمثله

باب النهی عن الجلوس فی الطرقات واعطاء الطريق حقه

باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة والمتنمصة والمتفلجات والمغيرات خلق الله تعالی

ومنهم من قال هو حلق مواضع متفرقة منه والصحيح الاول لانه تفسير الراوی وهو غير مخالف للظاهر فوجب العمل به واجمع العلماء علی كراهة التفرع اذا كان فی مواضع متفرقة الا ان يكون لمداواة ونحوها وهی كراهة تنزيه وكرهه مالك فی الجارية والغلام مطلقا وقال بعض اصحابه لا باس به فی القصة او القفا للغلام ومذهبنا كراهته مطلقا للرجل والمرأة لعموم الحديث قال العلماء والحكمة فی كراهته انه تشويه للخلق وقيل لانه زی الشرة والشطارة وقيل لانه زی اليهود وقد جاء هذا فی رواية لابی داود والله اعلم **باب** النهی عن الجلوس فی الطرقات واعطاء الطريق حقه (**قوله** صلی الله عليه وسلم اياكم والجلوس فی الطرقات قالوا يا رسول الله مالنا بد من مجالسنا نتحدث فيها قال فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه قالوا وما حقه قال غض البصر وكف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنهی عن المنكر) هذا الحديث كثير الفوائد وهو من الاحاديث الجامعة واحكامه ظاهرة وينبغی ان يجتنب الجلوس فی الطرقات لهذا الحديث ويدخل فی كف الاذی اجتناب الغيبة وظن السوء واحتقار بعض المارين وتضييق الطريق وكذا اذا كان القاعدون ممن يهابهم المارون او يخافون منهم ويمتنعون من المرور فی اشغالهم بسبب ذلك لكونهم لا يجدون طريقا الا ذلك الموضع والله اعلم **باب** تحريم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة والمتنمصة والمتفلجات والمغيرات خلق الله تعالی (**قوله** جاءت امرأة فقالت يا رسول الله ان لی ابنة عريسا اصابتها حصبة فتمرق شعرها افاصله فقال لعن الله الواصلة والمستوصلة وفی رواية فتمرق شعر راسها وزوجها يستحسنها افاصل شعرها يا رسول الله فنهاها وفی رواية انها مرضت فتمرط شعرها وفی رواية فاشتكت فتساقط شعرها وان زوجها يريدها) اما تمرق فبالراء المهملة وهو بمعنی تساقط وتمرط كما ذكر فی باقی الروايات ولم يذكر القاضی فی الشرح الا الراء المهملة كما ذكرنا وحكاه فی المشارق عن جمهور الرواة ثم حكی عن جماعة من رواة صحيح مسلم انه بالزاء المعجمة قال هذا وان كان قريبا من معنی الاول ولكنه لا يستعمل فی الشعر فی حال المرض واما قولها ان لی ابنة عريسا فبضم العين وفتح الراء وتشديد الياء المكسورة تصغير عروس والعروس يقع علی المرأة والرجل عند الدخول بها واما الحصبة فبفتح الحاء واسكان الصاد المهملتين ويقال ايضا بفتح الصاد وكسرها ثلث لغات حكاهن جماعة والاسكان اشهر وهی بثر تخرج فی الجلد يقول منه حصب جلده بكسر الصاد ويحصب واما الواصلة فهی التی تصل شعر المرأة بشعر آخر والمستوصلة التی تطلب من تفعل بها ذلك ويقال لها موصولة وهذه الاحاديث صريحة فی تحريم الوصل ولعن الواصلة والمستوصلة مطلقا وهذا هو الظاهر المختار وقد فصله اصحابنا فقالوا ان وصلت شعرها بشعر آدمی فهو حرام بلا خلاف سواء كان شعر رجل او امرأة وسواء شعر المحرم والزوج وغيرهما بلا خلاف لعموم الاحاديث ولانه يحرم الانتفاع بشعر الآدمی وسائر اجزائه لكرامته بل يدفن شعره وظفره وسائر اجزائه وان وصلته بشعر غير آدمی فان كان شعر انجسا وهو شعر الميتة وشعر ما لا يؤكل اذا انفصل فی حيوته فهو حرام ايضا للحديث ولانه حمل نجاسة فی صلوته وغيرها عمدا وسواء فی هذين النوعين المزوجة وغيرها من النساء والرجال واما الشعر الطاهر من غير الآدمی فان لم يكن لها زوج ولا سيد فهو حرام ايضا وان كان فثلاثة اوجه احدها لا يجوز لظاهر الاحاديث والثانی لا يحرم واصحها عندهم ان فعلته باذن الزوج او السيد جاز والا فهو حرام قالوا واما تحمير الوجه والخضاب بالسواد وتطريف الاصابع فان لم يكن لها زوج ولا سيد او كان وفعلته بغير اذنه فحرام وان اذن جاز علی الصحيح هذا تلخيص كلام اصحابنا فی المسئلة وقال القاضی عياض اختلف العلماء فی المسئلة فقال مالك والطبری وكثيرون او الاكثرون الوصل ممنوع بكل شئ سواء وصلته بشعر او صوف او خرق واحتجوا بحديث جابر الذی ذكره مسلم بعد هذا ان النبی صلی الله عليه وسلم زجر ان تصل المرأة برأسها شيئا وقال الليث بن سعد النهی مختص بالوصل بالشعر ولا باس بوصال صوف وخرق وغيرها وقال بعضهم يجوز جميع ذلك وهو مروی عن عائشة ولا يصح عنها بل الصحيح عنها كقول الجمهور قال القاضی فاما ربط خيوط الحرير الملونة ونحوها مما لا يشبه الشعر فليس بمنهی عنه لانه ليس بوصل ولا هو فی معنی مقصود الوصل وانما هو للتجمل والتحسين قال وفی الحديث ان وصل الشعر من المعاصی الكبائر للعن فاعله وفيه ان المعين علی الحرام يشارك فاعله فی الاثم كما ان المعاون فی الطاعة يشارك فی ثوابها والله اعلم واما قولها وزوجها يستحسنها فهكذا وقع فی جماعة من النسخ باسكان الحاء وبعدها سين مكسورة ثم نون من الاستحسان اى يستحسنها فلا يصبر عنها ويطلب تعجيلها اليه ووقع فی كثير منها يستحثيها بكسر الحاء وبعدها ثاء مثلثة ثم نون ثم ياء مثناة تحت من الحث وهو سرعة الشئ وفی بعضها يستحثها بعد الحاء ثاء مثلثة فقط والله اعلم وفی هذا الحديث ان الوصل حرام سواء كان لمعذورة او عروس او غيرهما

لا يحرم

حدثنا اسحاق بن ابراهیم وعثمان بن ابی شیبة واللفظ لاسحاق قال انا جریر عن منصور عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله قال لعن الله الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق الله قال فبلغ ذلك امرأة من بنی اسد یقال لها ام یعقوب وکانت تقرأ القرآن فاتته فقالت ما حدیث بلغنی عنك انك لعنت الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق الله فقال عبد الله وما لی لا العن من لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی کتاب الله عز وجل فقالت المرأة لقد قرأت ما بین لوحی المصحف فما وجدته فقال لئن کنت قرأتیه لقد وجدتیه قال الله عز وجل ما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا فقالت المرأة فانی أری شیئا من هذا علی امرأتك الآن قال اذهبی فانظری قال فدخلت علی امرأة عبد الله فلم تر شیئا فجاءت الیه فقالت ما رأیت شیئا فقال اما لو کان ذلك لم نجامعها **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا عبد الرحمن وهو ابن مهدی قال نا سفیان ح قال ونا محمد بن رافع قال نا یحیی بن آدم قال نا مفضل وهو ابن مهلهل کلاهما عن منصور فی هذا الاسناد بمعنی حدیث جریر غیر ان فی حدیث سفیان الواشمات والمتوشمات وفی حدیث مفضل لواشمات والموشومات **وحدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی وابن بشار قالوا نا محمد ابن جعفر قال نا شعبة عن منصور بهذا الاسناد الحدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم مجردا عن سائر القصة من ذکر ام یعقوب **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا جریر یعنی ابن حازم قال نا الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیثهم **وحدثنا** الحسن بن علی الحلوانی ومحمد بن رافع قالا نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول زجر النبی صلی الله علیه وسلم ان تصل المرأة برأسها شیئا **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف انه سمع معاویة بن ابی سفیان عام حج وهو علی المنبر وتناول قصة من شعر کانت فی یدحرسی یقول یا اهل المدینة این علماؤکم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عن مثل هذه ویقول انما هلکت بنو اسرائیل حین اتخذ هذه نساؤهم **حدثنا** ابن ابی عمر قال نا سفیان بن عیینة ح قال وحدثنی حرملة بن یحیی قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنا عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال نا معمر کلهم عن الزهری بمثل حدیث مالك غیر ان فی حدیث معمر انما عذب بنو اسرائیل **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا غندر عن شعبة ح قال وثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عمرو بن مرة عن سعید بن المسیب قال قدم معاویة المدینة فخطبنا واخرج کبة من شعر فقال ما کنت أری ان احدا یفعله الا الیهود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بلغه فسماه الزور **حدثنی** ابو غسان المسمعی ومحمد بن المثنی قالا نا معاذ وهو ابن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة عن سعید بن المسیب ان معاویة قال ذات یوم انکم قد احدثتم زی سوء وان نبی الله صلی الله علیه وسلم نهی عن الزور قال وجاء رجل بعصی علی راسها خرقة قال معاویة الا وهذا الزور قال قتادة یعنی ما تکثر به النساء اشعارهن من الخرق **حدثنی** زهیر بن حرب قال نا جریر عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صنفان من اهل النار لم أرهما قوم معهم سیاط کاذناب البقر یضربون بها الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسهن کاسنمة البخت المائلة لا یدخلن الجنة ولا یجدن ریحها وان ریحها لتوجد من مسیرة کذا وکذا

(**قوله** لعن الله الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق الله) اما الواشمة بالشین المعجمة ففاعلة الوشم وهی ان تغرز ابرة او مسلة او نحوهما فی ظهر الکف او المعصم او الشفة او غیر ذلك من بدن المرأة حتی یسیل الدم ثم تحشو ذلك الموضع بالکحل او النورة فیخضر وقد یفعل ذلك بدارات ونقوش وقد تکثره وقد تقلله وفاعلة هذا واشمة وقد وشمت تشم وشما والمفعول بها موشومة فان طلبت فعل ذلك بها فهی مستوشمة وهو حرام علی الفاعلة والمفعول بها باختیارها والطالبة له وقد یفعل بالبنت وهی طفلة فاثم الفاعلة ولا اثم البنت لعدم تکلیفها حینئذ قال اصحابنا هذا الموضع الذی وشم یصیر نجسا فان امکن ازالته بالعلاج وجبت ازالته وان لم یمکن الا بالحرج فان خاف منه التلف او فوات عضو او منفعة عضو او شیئا فاحشا فی عضو ظاهر لم تجب ازالته فاذا تاب لم یبق علیه اثم وان لم یخف شیئا من ذلك ونحوه لزمه ازالته ویعصی بتاخیره وسواء فی هذا کله الرجل والمرأة والله اعلم واما النامصة بالصاد المهملة فهی التی تزیل الشعر من الوجه والمتنمصة التی تطلب فعل ذلك بها وهذا الفعل حرام الا اذا نبتت للمرأة لحیة او شوارب فلا تحرم ازالتها بل یستحب عندنا وقال ابن جریر لا یجوز حلق لحیتها ولا عنفقتها ولا شاربها ولا تغییر شیء من خلقتها بزیادة ولا نقص وذهبنا ما قدمناه من استحباب ازالة اللحیة والشارب والعنفقة وان النهی انما هو فی الحواجب وما فی اطراف الوجه ورواه بعضهم المنتصمة بتقدیم النون والمشهور تاخیرها ویقال للمنقاش منماص بکسر المیم واما المتفلجات فبالفاء والجیم والمراد مفلجات الاسنان بان تبرد ما بین اسنانها الثنایا والرباعیات وهو من الفلج بفتح الفاء واللام وهی فرجة بین الثنایا والرباعیات وتفعل ذلك العجوز ومن قاربتها فی السن اظهارا للصغر وحسن الاسنان لان هذه الفرجة اللطیفة بین الاسنان تکون للبنات الصغار فاذا عجزت المرأة کبرت سنها وتوحشت فتبرد بالمبرد لتصیر لطیفة حسنة المنظر وتوهم کونها صغیرة ویقال له ایضا الوشر ومنه لعن الواشرة والمستوشرة وهذا الفعل حرام علی الفاعلة والمفعول بها لهذه الاحادیث ولانه تغییر لخلق الله تعالی ولانه تزویر ولانه تدلیس واما قوله المتفلجات للحسن فمعناه یفعلن ذلك طلبا للحسن وفیه اشارة الی ان الحرام هو المفعول لطلب الحسن اما لو احتاجت الیه لعلاج او عیب فی السن ونحوه فلا باس به والله اعلم (**قوله** لو کان ذلك لم نجامعها) قال جماهیر العلماء معناه لم نصاحبها ولم نجتمع نحن وهی بل کنا نطلقها ونفارقها قال القاضی ویحتمل ان معناه لم اطأها وهذا ضعیف والصحیح ما سبق فیحتج به فی ان من عنده امرأة مرتکبة معصیة کالوصل او ترك الصلوة او غیرهما ینبغی له ان یطلقها والله اعلم (**قوله** حدثنا شیبان بن فروخ حدثنا جریر ثنا الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم) هذا الاسناد مما استدرکه الدارقطنی علی مسلم وقال الصحیح عن الاعمش ارساله قال ولم یسنده عنه غیر جریر وخالفه ابو معویة وغیره فرووه عن الاعمش عن ابراهیم مرسلا قال والمتن صحیح من روایة منصور عن ابراهیم یعنی کما ذکره فی الطرق السابقة وهذا الاسناد فیه اربعة تابعیون بعضهم عن بعض وهم جریر والاعمش وابراهیم وعلقمة وقد رأی جریر رجلا من الصحابة وسمع ابا الطفیل وهو صحابی والله اعلم (**قوله** ان معویة تناول وهو علی المنبر قصة من شعر کانت فی یدحرسی) قال الاصمعی وغیره هی شعر مقدم الراس المقبل علی الجبهة وقیل شعر الناصیة والحرسی کالشرطی وهو غلام الامیر (**قوله** اخرج کبة من شعر) هی بضم الکاف وتشدید الباء وهی شعر مکفوف بعضه علی بعض (**قوله** یا اهل المدینة این علماؤکم هذا السؤال للانکار علیهم باهمالهم انکار هذا المنکر وغفلتهم عن تغییره وفی حدیث معویة هذا اعتناء الخلفاء وسائر ولاة الامور بانکار المنکر واشاعة ازالته وتوبیخ من اهمل انکاره ممن یتوجه ذلك علیه (**قوله** صلی الله علیه وسلم انما هلکت بنو اسرائیل حین اتخذ هذه نساؤهم) قال القاضی قیل یحتمل ان کان محرما علیهم فعوقبوا باستعماله وهلکوا بسببه وقیل یحتمل ان الهلاك کان بغیره مما ارتکبوه من المعاصی فعند ظهور ذلك فیهم هلکوا وفیه معاقبة العامة بظهور المنکر **باب** النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات (**قوله** صلی الله علیه وسلم صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سیاط کاذناب البقر یضربون بها الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسهن کاسنمة البخت المائلة لا یدخلن الجنة ولا یجدن ریحها وان ریحها لتوجد من مسیرة کذا وکذا) هذا الحدیث من معجزات النبوة فقد وقع هذان الصنفان وهما موجودان وفیه ذم هذین الصنفین قیل معناه کاسیات من نعمة الله عاریات من شکرها وقیل معناه تستر بعض بدنها وتکشف بعضه اظهارا لجمالها ونحوه وقیل معناه تلبس ثوبا رقیقا یصف لون بدنها واما

حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا وکیع وعبدة عن هشام عن ابیه عن عائشة ان امرأة قالت یا رسول الله اقول ان زوجی اعطانی مالم یعطنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا عبدة قال نا هشام عن فاطمة عن اسماء جاءت امرأة الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت ان لی ضرة فهل علی جناح ان اتشبع من مال زوجی مالم یعطنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا ابو معویة کلاهما عن هشام بهذا الاسناد **حدثنی** ابوکریب محمد بن العلاء وابن ابی عمر قال ابوکریب انا وقال ابن ابی عمر نا واللفظ له قالا نا مروان یعنیان الفزاری عن حمید عن انس قال نادی رجل رجلا بالبقیع یا ابا القاسم فالتفت الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی لم اعنک انما دعوت فلانا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی **حدثنی** ابراهیم بن زیاد الملقب بسبلان قال نا عباد بن عباد عن عبید الله بن عمر واخیه عبد الله سمعه منهما سنة اربع واربعین ومائة یحدثان عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان احب اسمائکم الی الله عبد الله وعبد الرحمن **حدثنا** عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم قال عثمان نا وقال اسحاق انا جریر عن منصور عن سالم ابن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله قال ولد لرجل منا غلام فسماه محمدا فقال له قومه لا ندعک تسمی باسم رسول الله صلی الله علیه وسلم فانطلق بابنه حامله علی ظهره فاتی به النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ولد لی غلام فسمیته محمدا فقال لی قومی لا ندعک تسمی باسم رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما انا قاسم اقسم بینکم **حدثنا** هناد بن السری قال نا عبدة عن حصین عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله قال ولد لرجل منا غلام فسماه محمدا فقلنا لا نکنیک برسول الله صلی الله علیه وسلم حتی تستامره فاتاه فقال انه ولد لی غلام فسمیته برسول الله وان قومی ابوا ان یکنونی به حتی یستاذن النبی صلی الله علیه وسلم فقال تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما بعثت قاسما اقسم بینکم **وحدثنا** رفاعة بن الهیثم الواسطی قال نا خالد یعنی الطحان عن حصین بهذا الاسناد ولم یذکر فانما بعثت قاسما اقسم بینکم **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن الاعمش ح قال وحدثنی ابو سعید الاشج قال نا وکیع قال نا الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی فانی انا ابو القاسم اقسم بینکم وفی روایة ابی بکر ولا تکتنوا **وحدثنا** ابوکریب قال نا ابو معویة عن الاعمش بهذا الاسناد وقال انما جعلت قاسما اقسم بینکم **حدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت قتادة عن سالم عن جابر بن عبد الله ان رجلا من الانصار ولد له غلام فاراد ان یسمیه محمدا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فسأله فقال احسنت الانصار تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی

مائلات فقیل معناه عن طاعة الله ومایلزمهن حفظه ممیلات ای یعلمن غیرهن فعلهن المذموم وقیل مائلات یمشین متبخترات ممیلات لاکتافهن وقیل مائلات یمشین المشیة المائلة وهی مشیة البغایا ممیلات یمشین غیرهن تلک المشیة ومعنی رؤسهن کاسنمة البخت ای یکبرنها ویعظمنها بلف عمامة او عصابة او نحوها **باب** النهی عن التزویر فی اللباس وغیره والتشبع بما لم یعط (**قولها** ان امرأة قالت یا رسول الله اقول ان زوجی اعطانی مالم یعطنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور) قال العلماء معناه المتکثر بما لیس عنده بان یظهر ان عنده ما لیس عنده یتکثر بذلک عند الناس و یتزین بالباطل فهو مذموم کما یذم من لبس ثوبی زور قال ابو عبید وآخرون هو الذی یلبس ثیاب اهل الزهد والعبادة والورع ومقصوده ان یظهر للناس انه متصف بتلک الصفة ویظهر من التخشع والزهد اکثر مما فی قلبه فهذه ثیاب زور ورياء وقیل هو کمن لبس ثوبین لغیره واوهم انهما له وقیل هو من یلبس قمیصا واحدا ویصل بکمیه کمین آخرین فیظهر ان علیه قمیصین وحکی الخطابی قولا آخر ان المراد هنا بالثوب الحالة والمذهب والعرب تکنی بالثوب عن حال لابسه ومعناه انه کالکاذب القائل مالم یکن وقولا آخر ان المراد الرجل الذی تطلب منه شهادة زور فیلبس ثوبین یتجمل بهما فلا ترد شهادته بحسن هیئته والله اعلم (**قوله** فی اسناد الباب حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر ثنا وکیع وعبدة عن هشام عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها) وذکر الحدیث وبعده عن ابن نمیر ایضا عن عبدة عن هشام عن فاطمة عن اسماء الحدیث وبعده عن ابی بکر بن ابی شیبة عن ابی اسامة وعن اسحق عن ابی معویة کلاهما عن هشام بهذا الاسناد هکذا وقعت هذه الاسانید فی جمیع النسخ بلادنا علی هذا الترتیب ووقع فی نسخة ابن ماهان روایة ابن ابی شیبة واسحق عقیب روایة ابن نمیر عن وکیع ومقدمة علی روایة ابن نمیر عن عبدة وحده واتفق الحفاظ علی ان هذا الذی فی نسخة ابن ماهان خطأ قال عبد الغنی بن سعید هذا خطأ قبیح قال ولیس یعرف حدیث هشام عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها الا من روایة مسلم عن ابن نمیر ومن روایة معمر بن راشد وقال الدارقطنی فی کتاب العلل حدیث هشام عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها یرویه هکذا معمر والمبارک بن فضالة ویرویه غیرهما عن فاطمة عن اسماء وهو الصحیح قال واخراج مسلم حدیث هشام عن ابیه عن عائشة لا یصح والصواب حدیث عبدة ووکیع وغیرهما عن هشام عن فاطمة عن اسماء والله اعلم **کتاب الآداب باب** النهی عن التکنی بابی القاسم وبیان ما یستحب من الاسماء (**قوله** نادی رجل رجلا بالبقیع یا ابا القاسم فالتفت الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی لم اعنک انما دعوت فلانا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی) اختلف العلماء فی هذه المسئلة علی مذاهب کثیرة وجمعها القاضی وغیره احدها مذهب الشافعی واهل الظاهر انه لا یحل التکنی بابی القسم لاحد اصلا سواء کان اسمه محمدا او احمد ام لم یکن لظاهر هذا الحدیث والثانی ان هذا النهی منسوخ فان هذا الحکم کان فی اول الامر لهذا المعنی المذکور فی الحدیث ثم نسخ قالوا فیباح التکنی الیوم بابی القاسم لکل احد سواء من اسمه محمد واحمد وغیره وهذا مذهب مالک قال القاضی وبه قال جمهور السلف وفقهاء الامصار وجمهور العلماء قالوا وقد اشتهر ان جماعة تکنوا بابی القاسم فی العصر الاول وفیما بعد ذلک الی الیوم مع کثرة فاعلی ذلک وعدم الانکار الثالث مذهب ابن جریر انه لیس بمنسوخ وانما کان النهی للتنزیه والادب لا للتحریم الرابع ان النهی عن التکنی بابی القاسم مختص بمن اسمه محمد واحمد ولا باس بالکنیة وحدها لمن لا یسمی بواحد من الاسمین وهذا قول جماعة من السلف وجاء فیه حدیث مرفوع عن جابر الخامس انه ینهی عن التکنی بابی القاسم مطلقا وینهی عن التسمیة بالقاسم لئلا یکنی ابوه بابی القاسم وقد غیر مروان بن الحکم اسم ابنه عبد الملک حین بلغه هذا الحدیث فسماه عبد الملک وکان سماه اولا القاسم وفعله بعض الانصار ایضا السادس ان التسمیة بمحمد ممنوعة مطلقا سواء کان له کنیة ام لا وجاء فیه حدیث عن النبی صلی الله علیه وسلم تسمون اولادکم محمدا ثم تلعنونهم وکتب عمر الی الکوفة لا تسموا احدا باسم نبی ام جماعة بالمدینة بتغییر اسماء ابنائهم محمد حتی ذکر له جماعة ان النبی صلی الله علیه وسلم اذن لهم فی ذلک وسماهم به فترکهم قال القاضی والاشبه ان فعل عمر هذا اعظام لاسم النبی صلی الله علیه وسلم لئلا ینتهک الاسم کما سبق فی الحدیث تسمونهم محمدا ثم تلعنونهم وقیل سبب نهی عمر انه سمع رجلا یقول لمحمد بن زید بن الخطاب فعل الله بک یا محمد فدعاه عمر فقال اری رسول الله صلی الله علیه وسلم یسب بک والله لا تدعی محمدا ما بقیت وسماه عبد الرحمن (**قوله** حدثنی ابراهیم بن زیاد الملقب بسبلان) هو بسین مهملة مفتوحة ثم موحدة مفتوحة (**قوله** عن عبید الله بن عمر واخیه عبد الله) هذا صحیح لان عبید الله ثقة حافظ ضابط مجمع علی الاحتجاج به واما اخوه عبد الله فضعیف لا یجوز الاحتجاج به فاذا جمع بینهما الراوی جاز ووجب العمل بالحدیث اعتمادا علی عبید الله (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان احب اسمائکم الی الله عبد الله وعبد الرحمن) فیه التسمیة بهذین

وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و محمد بن المثنی کلاهما عن محمد بن جعفر عن شعبة عن منصور ح قال وحدثنی محمد بن عمرو بن جبلة قال نا محمد یعنی ابن جعفر ح قال وثنا ابن المثنی قال نا ابن ابی عدی کلاهما عن شعبة عن حصین ح قال وحدثنی بشر بن خالد قال انا محمد یعنی ابن جعفر قال نا شعبة عن سلیمان کلهم عن سالم ابن ابی الجعد عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی و اسحاق بن منصور قالا انا النضر بن شمیل قال نا شعبة عن قتادة و منصور و سلیمن و حصین بن عبد الرحمن قالوا سمعنا سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث من ذکرنا حدیثهم من قبل وفی حدیث النضر عن شعبة قال وزاد فیه حصین و سلیمان قال حصین قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما بعثت قاسما اقسم بینکم و قال سلیمان فانما انا قاسم اقسم بینکم حدثنا عمرو الناقد و محمد بن عبد الله بن نمیر جمیعا عن سفیان قال عمرو نا سفیان بن عیینة قال نا ابن المنکدر انه سمع جابر بن عبد الله یقول ولد لرجل منا غلام فسماه القاسم فقلنا لا نکنیک ابا القاسم ولا نعمک عینا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک له فقال سم ابنک عبد الرحمن وحدثنی امیة بن بسطام قال نا یزید یعنی ابن زریع ح قال وحدثنی علی بن حجر قال نا اسمعیل یعنی ابن علیة کلاهما عن روح بن القاسم عن محمد بن المنکدر عن جابر بمثل حدیث ابن عیینة غیر انه لم یذکر ولا تنعمک عینا وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و عمرو الناقد و زهیر بن حرب و ابن نمیر قالوا نا سفیان بن عیینة عن ایوب عن محمد بن سیرین قال سمعت ابا هریرة یقول قال ابو القاسم صلی الله علیه وسلم سموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی قال عمرو عن ابی هریرة ولم یقل سمعت حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و محمد بن عبد الله بن نمیر و ابو سعید الاشج و محمد بن المثنی العنزی واللفظ لابن نمیر قالوا نا ابن ادریس عن ابیه عن سماک بن حرب عن علقمة بن وائل عن المغیرة بن شعبة قال لما قدمت نجران سألونی فقالوا انکم تقرءون یا اخت هارون وموسی قبل عیسی بکذا وکذا فلما قدمت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم سألته عن ذلک فقال انهم کانوا یسمون بانبیائهم والصلحین قبلهم حدثنا یحیی بن یحیی و ابو بکر بن ابی شیبة قال ابو بکر نا معتمر بن سلیمان عن الرکین عن ابیه عن سمرة وقال یحیی انا المعتمر بن سلیمان قال سمعت الرکین یحدث عن ابیه عن سمرة بن جندب قال نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نسمی رقیقنا باربعة اسماء افلح ورباح ویسار ونافع حدثنا قتیبة بن سعید قال نا جریر عن الرکین عن ابیه عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسم غلامک رباحا ولا یسارا ولا افلح ولا نافعا حدثنا احمد بن عبد الله بن یونس قال نا زهیر قال نا منصور عن هلال بن یساف عن ربیع بن عمیلة عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احب الکلام الی الله اربع سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر لا یضرک بایهن بدأت ولا تسمین غلامک یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم هو فلا یکون فیقول لا انما هن اربع فلا تزیدن علی حدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا جریر ح قال وحدثنی امیة بن بسطام قال نا یزید بن زریع قال نا روح وهو ابن القاسم ح قال وثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة کلهم عن منصور باسناد زهیر فاما حدیث جریر و روح فکمثل حدیث زهیر بقصته واما حدیث شعبة فلیس فیه الا ذکر تسمیة الغلام ولم یذکر الکلام الاربع حدثنی محمد بن احمد بن ابی خلف قال نا روح قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول راد النبی صلی الله علیه وسلم ان ینهی عن ان یسمی بیعلی و ببرکة و بافلح و بیسار و بنافع و بنحو ذلک ثم رایته سکت بعد عنها فلم یقل شیئا ثم قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم ینه عن ذلک ثم اراد عمر ان ینهی عن ذلک ثم ترکه

الاسمین وتفضیلهما علی سائر ما یسمی به (قوله صلی الله علیه وسلم فانما انا قاسم اقسم بینکم) وفی روایة بعثت قاسما اقسم بینکم وفی روایة للبخاری فی اول الکتاب فی باب من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین وانما انا قاسم والله یعطی قال القاضی عیاض هذا یشعر بان الکنیة انما تکون لسبب وصف صحیح فی المکنی او بسبب اسم ابنه وقال ابن بطال فی شرح روایة البخاری معناه انی لم استاثر من مال الله تعالی شیئا دونکم وقال الطیبی تقلوبهم حین فاضل فی العطاء فقال الله هو الذی یعطیکم لا انا وانما انا قاسم فمن قسمت له شیئا فذلک نصیبه قلیلا کان او کثیرا واما غیر ابی القاسم من الکنی فاجمع المسلمون علی جوازه سواء کان له ابن او بنت فکنی به او بها او لم یکن له ولد او کان صغیرا او کنی بغیر ولده ویجوز ان یکنی الرجل ابا فلان وابا فلانة وان تکنی المرأة ام فلانة وام فلان وصح ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول للصغیر اخی انس یا ابا عمیر ما فعل النغیر والله اعلم (قوله تنعمک عینا) ای لا اقر عینک بذلک وسبق شرح قرت عینه فی حدیث ابی بکر وضیفانه (قوله صلی الله علیه وسلم عن بنی اسرائیل انهم کانوا یسمون بانبیائهم والصالحین قبلهم) استدل به جماعة علی جواز التسمیة باسماء الانبیاء علیهم السلام واجمع علیه العلماء الا ما قدمناه عن عمر رضی الله عنه وسبق تاویله وقد سمی النبی صلی الله علیه وسلم ابنه ابراهیم وکان فی اصحابه خلائق مسمون باسماء الانبیاء قال القاضی وقد کره بعض العلماء التسمی باسماء الملائکة وهو قول الحارث بن مسکین قال وکره مالک التسمی بجبرئیل و یاسین

باب کراهة التسمیة بالاسماء القبیحة وبنافع ونحوه (قوله نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نسمی رقیقنا باربعة اسماء افلح ورباح ویسار ونافع وفی روایة لا تسمین غلامک یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم هو فلا یکون فیقول لا انما هن اربع فلا تزیدن علی وفی روایة جابر قال اراد النبی صلی الله علیه وسلم ان ینهی عن ان یسمی بیعلی وببرکة وبافلح وبیسار وبنافع ونحو ذلک ثم رأیته سکت بعد عنها فلم یقل شیئا ثم قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم ینه عن ذلک ثم اراد عمر ان ینهی عن ذلک ثم ترکه) هکذا وقع هذا اللفظ فی معظم نسخ صحیح مسلم التی ببلادنا ان یسمی بیعلی وفی بعضها بمقبل بدل یعلی وفی الجمع بین الصحیحین للحمیدی بیعلی وذکر القاضی عیاض انه فی اکثر النسخ بمقبل وفی بعضها بیعلی قال والاشبه انه تصحیف قال والمعروف بمقبل وهذا الذی انکره القاضی لیس بمنکر بل هو المشهور وهو صحیح فی الروایة وفی المعنی وروی ابو داود فی سننه هذا الحدیث عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عشت ان شاء الله انهی امتی ان یسموا نافعا وافلح وبرکة والله اعلم واما (قوله فلا تزیدن علی) هو بضم الدال ومعناه الذی سمعته اربع کلمات وکذا رویتهن لکم فلا تزیدوا علی فی الروایة ولا تنقلوا عنی غیر الاربع ولیس فیه منع القیاس علی الاربع وان یلحق بها ما فی معناها قال اصحابنا یکره التسمیة بهذه الاسماء المذکورة فی الحدیث وما فی معناها ولا تختص الکراهة بها وحدها وهی کراهة تنزیه لا تحریم والعلة فی الکراهة ما بینه صلی الله علیه وسلم فی قوله فانک تقول اثم هو فیقول لا فکره لبشاعة الجواب وربما اوقع بعض الناس فی شیء من الطیرة واما (قوله اراد النبی صلی الله علیه وسلم ان ینهی عن هذه الاسماء فمعناه اراد ان ینهی عنها نهی تحریم فلم ینه واما النهی الذی هو الکراهة التنزیه فقد نهی عنه فی الاحادیث الباقیة

حدثنا احمد بن حنبل وزهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وعبید الله بن سعید ومحمد بن بشار قالوا نا یحیی بن سعید عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم غیّر اسم عاصیة وقال انت جمیلة قال حدمکان اخبرنی عن حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا الحسن بن موسی قال نا حماد بن سلمة عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر ان ابنة لعمر کانت یقال لها عاصیة فسماها رسول الله صلی الله علیه وسلم جمیلة حدثنا عمرو الناقد وابن ابی عمر واللفظ لعمرو قالا نا سفیان عن محمد بن عبد الرحمن مولی آل طلحة عن کریب عن ابن عباس قال کانت جویریة اسمها برة فحول رسول الله صلی الله علیه وسلم اسمها جویریة وکان یکره ان یقال خرج من عند برة وفی حدیث ابن ابی عمر عن کریب قال سمعت ابن عباس حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالوا نا محمد ابن جعفر قال نا شعبة عن عطاء بن ابی میمونة قال سمعت ابا رافع یحدث عن ابی هریرة ح قال وحدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن عطاء بن ابی میمونة عن ابی رافع عن ابی هریرة ان زینب کان اسمها برة فقیل تزکی نفسها فسماها رسول الله صلی الله علیه وسلم زینب لفظ الحدیث لهؤلاء دون ابن بشار وقال ابن ابی شیبة نا محمد بن جعفر عن شعبة حدثنی اسحاق بن ابراهیم قال نا عیسی بن یونس ح قال وثنا ابو کریب قال نا ابو اسامة قال نا الولید بن کثیر قال حدثنی محمد بن عمرو بن عطاء قال حدثتنی زینب بنت ام سلمة قالت کان اسمی برة فسمانی رسول الله صلی الله علیه وسلم زینب قالت ودخلت علیه زینب بنت جحش واسمها برة فسماها زینب حدثنا عمرو الناقد قال نا هاشم بن القاسم قال نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن محمد بن عمرو ابن عطاء قال سمیت ابنتی برة فقالت لی زینب بنت ابی سلمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن هذا الاسم وسمیت برة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تزکوا انفسکم الله اعلم باهل البر منکم فقالوا بم نسمیها قال سموها زینب حدثنا سعید بن عمرو الاشعثی واحمد بن حنبل وابو بکر بن ابی شیبة واللفظ لاحمد قال الاشعثی انا وقال الآخران نا سفیان بن عیینة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان اخنع اسم عند الله رجل یسمی ملک الاملاک زاد ابن ابی شیبة فی روایته لا مالک الا الله قال الاشعثی قال سفیان مثل شاهان شاه وقال احمد بن حنبل سالت ابا عمرو عن اخنع فقال اوضع حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اغیظ رجل علی الله یوم القیمة واخبثه واغیظه علیه رجل کان یسمی ملک الاملاک لا مالک الا الله حدثنا عبد الاعلی بن حماد قال نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن انس بن مالک قال ذهبت بعبد الله بن ابی طلحة الانصاری الی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین ولد ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی عباءة یهنأ بعیرا له فقال هل معک تمر فقلت نعم فناولته تمرات فالقاهن فی فیه فلاکهن ثم فغر فا الصبی فمجه فی فیه فجعل الصبی یتلمظه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حب الانصار التمر وسماه عبد الله

باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن وتغییر اسم برة الی زینب وجویریة ونحوهما قوله ان ابنة لعمر کان یقال لها عاصیة فسماها رسول الله صلی الله علیه وسلم جمیلة وفی الحدیث الآخر کانت جویریة اسمها برة فحول رسول الله صلی الله علیه وسلم اسمها جویریة وکان یکره ان یقال خرج من عند برة وذکر فی الحدیثین الآخرین ان النبی صلی الله علیه وسلم غیر اسم برة بنت ابی سلمة وبرة بنت جحش فسماها زینب وزینب قال لا تزکوا انفسکم الله اعلم باهل البر منکم معنی هذه الاحادیث تغییر الاسم القبیح او المکروه الی حسن وقد ثبت احادیث بتغییره صلی الله علیه وسلم اسماء جماعة کثیرین من الصحابة وقد بین صلی الله علیه وسلم العلة فی النوعین وما فی معناهما وهی التزکیة او خوف التطیر باب تحریم التسمی بملک الاملاک او بملک الملوک (قوله صلی الله علیه وسلم ان اخنع اسم عند الله تعالی رجل یسمی ملک الاملاک لا مالک الا الله قال سفیان مثل شاهان شاه وقال احمد بن حنبل سالت ابا عمرو عن اخنع فقال اوضع وفی روایة اغیظ رجل علی الله یوم القیمة واخبثه واغیظه علیه رجل کان یسمی ملک الاملاک) هکذا جاءت هذه الالفاظ هنا اخنع واغیظ واخبث وهذا التفسیر الذی فسره ابو عمرو مشهور عنه وعن غیره قالوا معناه اشد ذلا وصغارا یوم القیمة والمراد صاحب الاسم ویدل علیه الروایة الثانیة اغیظ رجل قال القاضی وقد یستدل به علی ان الاسم هو المسمی وفیه الخلاف المشهور وقیل اخنع بمعنی افجر یقال خنع الرجل الی المرأة والمرأة الیه ای دعاها الی الفجور وهو بمعنی اخبث ای اکذب الاسماء وقیل اقبح وفی روایة البخاری اخنی وهو بمعنی ما سبق ای افحش وافجر والخنی الفحش وقد یکون بمعنی الهلاک لصاحب المسمی والاخناء الهلاک یقال اخنی علیه الدهر ای اهلکه قال ابو عبیدة وروی انخع ای اقتل والنخع القتل الشدید واما قوله صلی الله علیه وسلم اغیظ رجل علی الله واغیظه علیه فهکذا وقع فی جمیع النسخ بتکریر اغیظ قال القاضی لیس تکریره وجه الکلام قال وفیه وهم من بعض الرواة بتکریره او تغییره قال وقال بعض الشیوخ لعل احدهما اغنظ بالنون والظاء المهملة ای اشده علیه والغنظ شدة الکرب قال المازری اغیظ هنا مصروف عن ظاهره والله سبحانه وتعالی لا یوصف بالغیظ فیتاول هنا الغیظ علی الغضب وسبق شرح معنی الغضب والرحمة فی حق الله سبحانه وتعالی والله اعلم واما قوله قال سفین مثل شاهان شاه فکذا هو فی جمیع النسخ قال القاضی وقع فی روایة شاه شاه قال وزعم بعضهم ان الاصوب شاه شاهان وکذا جاء فی بعض الاخبار فی کسری قالوا وشاه الملک وشاهان الملوک وکذا یقولون لقاضی القضاة موبذ موبذان قال القاضی ولا ینکر صحة ما جاءت به الرجال لان کلام العجم مبنی علی التقدیم والتاخیر فی المضاف والمضاف الیه فیقولون فی غلام زید زید غلام فهکذا اکثر کلامهم فروایة مسلم صحیحة واعلم ان التسمی بهذا الاسم حرام وکذلک التسمی باسماء الله تعالی المختصة به کالرحمن والقدوس والمهیمن وخالق الخلق ونحوها واما قوله قال احمد بن حنبل سالت ابا عمرو فابو عمرو هذا هو اسحق بن مرار بکسر المیم علی وزن قتال وقیل مرار بفتحها وتشدید الراء کعمار وقیل بفتحها وتخفیف الراء کغزال وهو ابو عمرو اللغوی النحوی المشهور ولیس بابی عمرو الشیبانی ذاک تابعی توفی قبل ولادة احمد بن حنبل والله اعلم باب استحباب تحنیک المولود عند ولادته وحمله الی صالح یحنکه وجواز تسمیته یوم ولادته واستحباب التسمیة بعبد الله وابراهیم وسائر اسماء الانبیاء علیهم السلام اتفق العلماء علی استحباب تحنیک المولود عند ولادته بتمر فان تعذر فما فی معناه او قریب منه من الحلو فیمضغ المحنک التمرة حتی تصیر مائعة بحیث تبتلع ثم یفتح فم المولود ویضعها فیه لیدخل شیء منها جوفه ویستحب ان یکون المحنک من الصالحین وممن یتبرک به رجلا کان او امرأة فان لم یکن حاضر اعند الموجود حمل الیه (قوله ذهبت بعبد الله ابن ابی طلحة حین ولد ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی عباءة یهنأ بعیرا له فقال هل معک تمر فقلت نعم فناولته تمرات فالقاهن فی فیه فلاکهن ثم فغر فا الصبی فمجه فیه فجعل الصبی یتلمظه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حب الانصار التمر وسماه عبد الله) اما العباءة فمعروفة وهی ممدودة یقال فیها عباءة بالیاء وجمع العباءة العباء واما قوله یهنأ فبهمز آخره ای یطلیه بالقطران وهو الهناء بکسر الهاء والمد یقال هنأت البعیر اهنأه ومعنی لاکهن ای مضغهن قال اهل اللغة اللوک مختص بمضغ الشیء الصلب وفغر فاه بفتح الفاء والغین المعجمة ای فتحه ومجه فیه ای طرحه فیه ویتلمظ ای یحرک لسانه لیتتبع ما فی فیه من آثار التمر والتلمظ واللمظ فعل ذلک باللسان ویقصد به فاعله تنقیة الفم من بقایا الطعام وکذلک ما علی الشفتین واکثر ما یفعل ذلک فی شیء یستطیبه ویقال تلمظ یتلمظ تلمظا ولمظ یلمظ بضم المیم لمظا باسکانها ویقال لذلک الشیء الباقی فی الفم لماظة بضم اللام (وقوله صلی الله علیه وسلم حب الانصار التمر)

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا یزید بن هارون قال انا ابن عون عن ابن سیرین عن انس بن مالك قال كان ابن لابی طلحة یشتكی فخرج ابو طلحة فقبض الصبی فلما رجع ابو طلحة قال ما فعل ابنی قالت ام سلیم هو اسكن مما كان فقربت الیه العشاء فتعشی ثم اصاب منها فلما فرغ قالت وارو الصبی فلما اصبح ابو طلحة اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال اعرستم اللیلة قال نعم قال اللهم بارك لهما فولدت غلاما فقال لی ابو طلحة احمله حتی تاتی به النبی صلی الله علیه وسلم وبعثت معه بتمرات فاخذه النبی صلی الله علیه وسلم فقال امعه شیء قالوا نعم تمرات فاخذها النبی صلی الله علیه وسلم فمضغها ثم اخذها من فیه فجعلها فی فی الصبی ثم حنكه وسماه عبد الله حدثنا محمد بن بشار قال نا حماد بن مسعدة قال نا ابن عون عن محمد عن انس بهذه القصة نحو حدیث یزید حدثنا ابو بكر بن ابی شیبة وعبد الله بن براد الاشعری وابو كریب قالوا انا ابو اسامة عن بریر عن ابی بردة عن ابی موسی قال ولد لی غلام فاتیت به النبی صلی الله علیه وسلم فسماه ابراهیم وحنكه بتمرة حدثنا الحكم بن موسی ابو صالح قال نا شعیب یعنی ابن اسحاق قال اخبرنی هشام بن عروة قال حدثنی عروة بن الزبیر وفاطمة بنت المنذر بن الزبیر انهما قالا خرجت اسماء بنت ابی بكر حین هاجرت وهی حبلی بعبد الله بن الزبیر فقدمت قباء فنفست بعبد الله بقباء ثم خرجت حین نفست الی رسول الله صلی الله علیه وسلم لیحنكه فاخذه رسول الله صلی الله علیه وسلم منها فوضعه فی حجره ثم دعا بتمرة قال قالت عائشة فمكثنا ساعة نلتمسها قبل ان نجدها فمضغها ثم بصقها فی فیه فان اول شیء دخل بطنه لریق رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قالت اسماء ثم مسحه وصلی علیه وسماه عبد الله ثم جاء وهو ابن سبع سنین او ثمان لیبایع رسول الله صلی الله علیه وسلم وامره بذلك الزبیر فتبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم حین راه مقبلا الیه ثم بایعه حدثنا ابو كریب محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن اسماء انها حملت بعبد الله بن الزبیر بمكة قالت فخرجت وانا متم فاتیت المدینة فنزلت بقباء فولدته بقباء ثم اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فوضعه فی حجره ثم دعا بتمرة فمضغها ثم تفل فی فیه فكان اول شیء دخل جوفه ریق رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم حنكه بتمرة ثم دعا له وبرك علیه وكان اول مولود ولد فی الاسلام حدثنا ابو بكر بن ابی شیبة قال نا خالد بن مخلد عن علی بن مسهر عن هشام بن عروة عن ابیه عن اسماء بنت ابی بكر الصدیق انها هاجرت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهی حبلی بعبد الله بن الزبیر فذكر نحو حدیث ابی اسامة حدثنا ابو بكر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن نمیر قال نا هشام عن ابیه عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم كان یؤتی بالصبیان فیبرك علیهم ویحنكهم

روی بضم الحاء وكسرها فالكسر بمعنی المحبوب كالذبح بمعنی المذبوح وعلی هذا فالبا مرفوعة ای محبوب الانصار التمر واما من ضم الحاء فهو مصدر وفی البا علی هذا وجهان النصب وهو الاشهر والرفع فمن نصب فتقدیره انظروا حب الانصار التمر فینصب التمر ایضا ومن رفع قال هو مبتدأ حذف خبره ای حب الانصار التمر لازم او هكذا او عادة من صغرهم والله اعلم وفی هذا الحدیث فوائد منها تحنیك المولود عند ولادته وهو سنة بالاجماع كما سبق ومنها ان یحنكه صالح من رجل او امرأة ومنها التبرك بآثار الصالحین وریقهم وكل شیء منهم ومنها كون التحنیك بتمر وهو مستحب ولو حنك بغیره حصل التحنیك ولكن التمر افضل ومنها جواز لبس العبارة ومنها التواضع وتعاطی الكبیر اشغاله وانه لا ینقص ذلك مروته ومنها استحباب التسمیة بعبد الله ومنها استحباب تفویض تسمیة الی صالح فیختار له اسما یرتضیه ومنها جواز تسمیته یوم ولادته والله اعلم (قوله فی الروایة الثانیة ان الصبی لما مات فجاء ابوه ابو طلحة وسال ام سلیم وهی ام الصبی ما فعل الصبی قالت هو اسكن مما كان فقربت الیه العشاء فتعشی ثم اصاب منها فلما فرغ قالت وارو الصبی) ای ادفنوه فقدمات وفی هذا الحدیث مناقب لام سلیم رضی الله عنها من عظیم صبرها وحسن رضاها بقضاء الله تعالی وجزالة عقلها فی اخفائها موته علی ابیه فی اول اللیل لیبیت مستریحا بلا حزن ثم عشته وتعشت ثم تصنعت له وعرضت له باصابة فاصابها وفیه استعمال المعاریض عند الحاجة لقولها هو اسكن مما كان فانه كلام صحیح مع ان المفهوم منه انه قد هان مرضه وسهل وهو فی الحیوة وشرط المعاریض المباحة ان لا یضیع بها حق احد والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم اعرستم اللیلة) هو باسكان العین وهو كنایة عن الجماع قال الاصمعی والجمهور یقال اعرس الرجل اذا دخل بامرأته قالوا ولا یقال فیه عرس بالتشدید واراد ههنا الوطء وسماه اعراسا لانه فی معناه فی المقصود قال صاحب التحریر روی ایضا اعرستم بفتح العین وتشدید الراء قال وهی لغة یقال عرس بمعنی اعرس قال لكن قال اهل اللغة اعرس افصح من عرس فی هذا وهذا السوال للتعجب من صنیعهما وصبرهما وسرور الحسن رضاها بقضاء الله تعالی ثم دعا صلی الله علیه وسلم لهما بالبركة فی لیلتهما فاستجاب الله تعالی ذلك الدعاء وحملت بعبد الله بن ابی طلحة وجاء من اولاد عبد الله اسحق واخوته التسعة صالحین علماء (قوله حدثنا ابو بكر بن ابی شیبة ثنا یزید بن هرون انا ابن عون عن ابن سیرین عن انس) هكذا وقع فی مسلم ابن سیرین مهملا وفی روایة البخاری هذا الحدیث عن انس بن سیرین (قوله عن ابی موسی رضی الله عنه قال ولد لی غلام فاتیت به النبی صلی الله علیه وسلم فسماه ابراهیم وحنكه بتمرة) فیه التحنیك وغیره مما سبق فی حدیث انس وفیه جواز التسمیة باسماء الانبیاء علیهم السلام وقد سبقت المسئلة وذكرنا ان الجماهیر علی ذلك وفیه جواز التسمیة یوم الولادة وفیه ان قوله صلی الله علیه وسلم احب الاسماء الی الله تعالی عبد الله وعبد الرحمن لیس بمانع من التسمیة بغیرهما ولذا سمی ابن ابی اسید المذكور بعد هذا المنذر (قولها مسحه وصلی علیه وسماه عبد الله) معنی صلی علیه ای دعا له ومسحه تبریكا ففیه استحباب الدعاء للمولود عند تحنیكه ومسحه للتبریك (قوله ان ابن الزبیر جاء وهو ابن سبع سنین او ثمان لیبایع رسول الله صلی الله علیه وسلم وامره بذلك الزبیر فتبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم حین راه مقبلا الیه ثم بایعه) هذه بیعة تبریك وتشریف لا بیعة تكلیف فانه دون سن التكلیف (قولها فخرجت وانا متم) ای مقاربة للولادة (قولها ثم تفل فی فیه) هو بالتاء المثناة فوق ای بصق كما صرح به فی الروایة الاخری (قوله وكان اول مولود ولد فی الاسلام) یعنی اول من ولد فی الاسلام بالمدینة بعد الهجرة من اولاد المهاجرین والا فالنعمان بن بشیر الانصاری رض ولد قبله بعد الهجرة وفی هذا الحدیث مع ما سبق شرحه مناقب كثیرة لعبد الله بن الزبیر رض منها ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح علیه ودعا له وبارك علیه ودعا له واول شیء دخل جوفه ریقه صلی الله علیه وسلم وانه اول من ولد فی الاسلام بالمدینة والله اعلم (قوله فلهی النبی صلی الله علیه وسلم بشیء بین یدیه) هذه اللفظة رویت علی وجهین احدهما فلها بفتح الهاء والثانیة فلهی بكسرها وبالیاء والاولی لغة طی والثانیة لغة الاكثرین ومعناه اشتغل بشیء بین یدیه واما من اللهو فلها بالفتح لا غیر یلهو والاشهر فی الروایة هنا كسر الهاء وهی لغة اكثر العرب كما ذكرنا واتفق اهل الغریب والشراح علی ان معناه اشتغل

له متمرة صوابه ۱۲

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو خالد الاحمر عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت جئنا بعبد الله بن الزبیر الی النبی صلی الله علیه وسلم یحنکه فطلبناه فرأیناه فی مرطها حدثنی محمد بن سهل التمیمی وابو بکر بن اسحاق قالا نا ابن ابی مریم قال نا محمد هو ابن مطرف ابو غسان قال حدثنی ابو حازم عن سهل بن سعد قال اتی بالمنذر بن ابی اسید الی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین ولد فوضعه النبی صلی الله علیه وسلم علی فخذه وابو اسید جالس فلهی النبی صلی الله علیه وسلم بشیء بین یدیه فامر ابو اسید بابنه فاحتمل من علی فخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم فافاق رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال این الصبی فقال ابو اسید انقلبناه یا رسول الله قال ما اسمه قال فلان قال لا ولکن اسمه المنذر فسماه یومئذ المنذر حدثنا ابو الربیع سلیمان بن داود العتکی قال نا عبد الوارث قال نا ابو التیاح قال نا انس بن مالک ح قال وحدثنا شیبان بن فروخ واللفظ له قال نا عبد الوارث عن ابی التیاح عن انس بن مالک قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الناس خلقا وکان لی اخ یقال له ابو عمیر قال حسبه قال کان فطیما قال فکان اذا جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فرآه قال یا ابا عمیر ما فعل النغیر قال وکان یلعب به حدثنا محمد بن عبید الغبری قال نا ابو عوانة عن ابی عثمان عن انس بن مالک قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بنی حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی عمر قالا نا یزید بن هارون عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن المغیرة بن شعبة قال ما سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم احد عن الدجال اکثر مما سألته عنه فقال لی ای بنی وما یعصبک منه انه لن یضرک قال قلت انهم یزعمون ان معه انهار الماء وجبال الخبز قال هو اهون علی الله من ذلک حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابن نمیر قالا نا وکیع ح قال وحدثنی سریج بن یونس قال نا هشیم ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا جریر ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا ابو اسامة کلهم عن اسمعیل بهذا الاسناد ولیس فی حدیث احد منهم قول النبی صلی الله علیه وسلم للمغیرة ای بنی الا فی حدیث یزید وحده وحدثنی عمرو بن محمد بن بکیر الناقد قال نا سفیان بن عیینة قال نا والله یزید بن خصیفة عن بسر بن سعید قال سمعت ابا سعید الخدری یقول کنت جالسا بالمدینة فی مجلس الانصار فاتانا ابو موسی فزعا او مذعورا قلنا ما شانک قال ان عمر ارسل الی ان ائته فاتیت بابه فسلمت ثلاثا فلم یرد علی فرجعت فقال ما منعک ان تاتینا فقلت انی اتیتک فسلمت علی بابک ثلاثا فلم ترد علی فرجعت وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استاذن احدکم ثلاثا فلم یؤذن له فلیرجع فقال عمر اقم علیه البینة والا اوجعتک فقال ابی بن کعب لا یقوم معه الا اصغر القوم قال ابو سعید قلت انا اصغر القوم قال فاذهب به حدثنا قتیبة بن سعید وابن ابی عمر قالا نا سفیان عن یزید بن خصیفة بهذا الاسناد وزاد ابن ابی عمر فی حدیثه قال ابو سعید فقمت معه فذهبت الی عمر فشهدت

(قوله المنذر بن ابی اسید) المشهور فی ابی اسید بضم الهمزة وفتح السین ولم یذکر الجمهور غیره قال القاضی وحکی عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان انه بفتح الهمزة قال احمد بن حنبل بالضم قاله عبد الرزاق وجمیع وهو الصواب واسمه مالک بن ابی ربیعة قالوا وسبب تسمیة النبی صلی الله علیه وسلم هذا المولود المنذر لان ابن عم ابیه المنذر بن عمرو کان قد استشهد ببئر معونة وکان لم یر هم فیتفاءل بکونه خلفا منه (قوله فاقلبوه) ای رده وصرفوه هکذا وقع فی جمیع نسخ صحیح مسلم فاقلبوه بالالف وانکره جمهور اهل اللغة والغریب وشراح الحدیث وقالوا صوابه قلبوه بحذف الالف قالوا یقال قلبت الصبی والشیء صرفته ورددته ولا یقال اقلبته وذکر صاحب التحریر ان اقلبوه بالالف لغة قلیلة فاثبتها لغة والله اعلم (قوله فاستفاق رسول الله صلی الله علیه وسلم) ای انتبه من شغله وفکره الذی کان فیه والله اعلم **باب** جواز تکنیة من لم یولد له وتکنیة الصغیر (قوله کان رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الناس خلقا وکان لی اخ یقال له ابو عمیر احسبه قال فطیما فکان اذا جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فرآه قال یا ابا عمیر ما فعل النغیر قال وکان یلعب به) اما النغیر فبضم النون تصغیر النغر بضمها وفتح الغین المعجمة وهو طائر صغیر جمعه نغران والتعظیم بمعنی المفطوم وفی هذا الحدیث فوائد کثیرة جدا منها جواز تکنیة من لم یولد له وتکنیة الطفل وانه لیس کذبا وجواز المزاح فیما لیس اثما وجواز تصغیر بعض المسمیات وجواز لعب الصبی بالعصفور وتمکین الولی ایاه من ذلک وجواز السجع بالکلام الحسن بلا کلفة وملاطفة الصبیان وتانیسهم وبیان ما کان علیه النبی صلی الله علیه وسلم من حسن الخلق وکرم الشمائل والتواضع وزیارة الاهل لان ام سلیم والدة ابی عمیر هی بن محارمه صلی الله علیه وسلم کما سبق بیانه واستدل به بعض المالکیة علی جواز الصید من حرم المدینة ولا دلالة فیه لذلک لانه لیس فی الحدیث صراحة ولا کنایة انه من حرم المدینة وقد سبقت الاحادیث الصحیحة الکثیرة فی کتاب الحج المصرحة بتحریم صید حرم المدینة فلا یجوز ترکها بمثل هذا ولا معارضتها به والله اعلم **باب** جواز قوله لغیر ابنه یا بنی واستحبابه للملاطفة (قوله صلی الله علیه وسلم لانس یا بنی وللمغیرة ای بنی) هو بفتح الیاء المشددة وکسرها وقرئ بهما فی السبع الاکثرون بالکسر وبعضهم باسکانها وفی هذین الحدیثین جواز قول الانسان لغیر ابنه ممن هو اصغر سنا منه یا ابنی ویا بنی مصغرا ویا ولدی ومعناه تلطف وانک عندی بمنزلة ولدی فی الشفقة وکذا یقال لولد من هو فی مثل سن المتکلم یا اخی للمعنی الذی ذکرناه واذا قصد التلطف کان مستحبا کما فعله النبی صلی الله علیه وسلم (قوله صلی الله علیه وسلم فی الدجال وما یعصبک منه) هو من العصب وهو التعب والمشقة ای ما یشق علیک ویتعبک منه (قوله صلی الله علیه وسلم انه لن یضرک) هو من معجزات النبوة وسیاتی شرح احادیث الدجال مستوعبا ان شاء الله تعالی حیث ذکرها مسلم فی اواخر الکتاب والله الموفق **باب** الاستیذان (قوله صلی الله علیه وسلم اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یؤذن له فلیرجع) اجمع العلماء ان الاستیذان مشروع وتظاهرت به دلائل القرآن والسنة واجماع الامة والسنة ان یسلم ویستاذن ثلثا فیجمع بین السلام والاستیذان کما صرح به فی القرآن واختلفوا فی انه هل یستحب تقدیم السلام ثم الاستیذان او تقدیم الاستیذان ثم السلام والصحیح الذی جاءت به السنة وقاله المحققون انه یقدم السلام فیقول السلام علیکم ادخل والثانی یقدم الاستیذان والثالث وهو اختیار الماوردی من اصحابنا ان وقعت عین المستاذن علی صاحب المنزل قبل دخوله قدم السلام والا قدم الاستیذان وصح عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیثان فی تقدیم السلام اما اذا استاذن ثلثا فلم یؤذن له وظن انه لم یسمعه ففیه ثلثة مذاهب اظهرها انه ینصرف ولا یعید الاستیذان والثانی یزید فیعیده والثالث ان کان بلفظ الاستیذان المتقدم لم یعده وان کان بغیره اعاده فمن قال بالاظهر فحجته قوله صلی الله علیه وسلم فی هذا الحدیث فلم یؤذن له فلیرجع ومن قال بالثانی حمل الحدیث علی من علم او ظن انه سمعه فلم یاذن والله اعلم (قوله قال عمر اقم علیه البینة والا اوجعتک قال ابی بن کعب لا یقوم معه الا اصغر القوم قال ابو سعید قلت انا اصغر القوم قال فاذهب به) معنی کلام ابی بن کعب رض الانکار علی عمر فی انکاره الحدیث واما قوله لا یقوم معه الا اصغر القوم فمعناه ان هذا حدیث مشهور بیننا معروف لکبارنا وصغارنا حتی ان اصغرنا یحفظه وسمعه من رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد تعلق بهذا الحدیث من یقول لا یحتج بخبر الواحد وزعم ان عمر رضی الله عنه رد حدیث ابی موسی هذا لکونه خبر واحد وهذا

حدثنی ابو الطاهر قال خبرنی عبد الله بن وهب قال حدثنی عمرو بن الحارث عن بکیر بن الاشج ان بسر بن سعید حدثه انه سمع ابا سعید الخدری یقول کنا فی مجلس عند ابی بن کعب فاتی ابو موسی الاشعری مغضبا حتی وقف فقال نشدکم الله هل سمع احد منکم رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الاستیذان ثلاث فان أذن لک والا فارجع قال ابی وما ذاک قال استاذنت علی عمر بن الخطاب امس ثلاث مرات فلم یؤذن لی فرجعت ثم جئته الیوم فدخلت علیه فاخبرته انی جئت امس فسلمت ثلاثا ثم انصرفت قال قد سمعناک ونحن حینئذ علی شغل فلو ما استاذنت حتی یؤذن لک قال استاذنت کما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فوالله لاوجعن ظهرک وبطنک او لتاتین بمن یشهد لک علی هذا فقال ابی بن کعب فوالله لا یقوم معک الا احدثنا سنا قم یا ابا سعید فقمت حتی اتیت عمر فقلت قد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هذا **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی قال نا بشر یعنی ابن مفضل قال نا سعید بن یزید عن ابی نضرة عن ابی سعید ان ابا موسی اتی باب عمر فاستاذن فقال عمر واحدة ثم استاذن الثانیة فقال عمر ثنتان ثم استاذن الثالثة فقال عمر ثلاث ثم انصرف فاتبعه فرده فقال ان کان هذا شیء حفظته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فها والا لاجعلنک عظة قال بو سعید فاتانا فقال الم تعلموا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الاستیذان ثلاث قال فجعلوا یضحکون قال فقلت اتاکم اخوکم المسلم قد اقرع وتضحکون انطلق فانا شریکک فی هذه العقوبة فاتاه فقال هذا ابو سعید **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی مسلمة عن ابی نضرة عن ابی سعید ح قال وحدثنی محمد بن الحسن بن خراش قال نا شبابة قال نا شعبة عن الجریری وسعید بن یزید کلاهما عن ابی نضرة قالا سمعناه یحدث عن ابی سعید الخدری بمعنی حدیث بشر بن مفضل عن ابی مسلمة **وحدثنی** محمد بن حاتم قال نا یحیی بن سعید القطان عن ابن جریج قال نا عطاء عن عبید بن عمیر ان ابا موسی استاذن علی عمر ثلاثا فکانه وجده مشغولا فرجع فقال عمر الم نسمع صوت عبد الله بن قیس ائذن له فدعی له فقال ما حملک علی ما صنعت قال انا کنا نؤمر بهذا قال لتقیمن علی هذا بینة او لافعلن فخرج فانطلق الی مجلس من الانصار فقالوا لا یشهد لک علی هذا الا اصغرنا فقام ابو سعید فقال کنا نؤمر بهذا فقال عمر خفی علی هذا من امر رسول الله صلی الله علیه وسلم الهانی عنه الصفق بالاسواق **حدثناه** محمد بن بشار قال نا ابو عاصم ح قال وثنا حسین بن حریث قال نا النضر یعنی ابن شمیل قالا جمیعا نا ابن جریج بهذا الاسناد نحوه ولم یذکر فی حدیث النضر الهانی عنه الصفق بالاسواق **حدثنا** حسین بن حریث ابو عمار قال نا الفضل بن موسی قال نا طلحة بن یحیی عن ابی بردة عن ابی موسی الاشعری قال جاء ابو موسی الی عمر بن الخطاب فقال السلام علیکم هذا عبد الله بن قیس فلم یاذن له فقال السلام علیکم هذا ابو موسی السلام علیکم هذا الاشعری ثم انصرف فقال ردوا علی ردوا علی فجاء فقال یا ابا موسی ما ردک کنا فی شغل قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الاستیذان ثلاث فان أذن لک والا فارجع قال لتاتینی علی هذا ببینة والا فعلت وفعلت فذهب ابو موسی قال عمر ان وجد بینة تجدوه عند المنبر عشیة وان لم یجد بینة فان تجدوه فلما ان جاء بالعشی وجده قال یا ابا موسی ما تقول قد وجدت قال نعم ابی بن کعب قال عدل قال یا ابا الطفیل ما یقول هذا قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلک یا ابن الخطاب فلا تکونن عذابا علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سبحان الله انما سمعت شیئا فاحببت ان اتثبت **وحدثناه** عبد الله بن عمر بن محمد بن ابان قال نا علی بن هاشم عن طلحة بن یحیی بهذا الاسناد غیر انه قال فقال یا ابا المنذر ان انت سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال نعم فلا تکن یا ابن الخطاب عذابا علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سبحان الله انما سمعت شیئا فاحببت ان اتثبت **وحدثناه** عبد الله بن عمر بن محمد بن ابان قال نا علی بن هاشم عن طلحة بن یحیی بهذا الاسناد غیر انه قال فقال یا ابا المنذر ان انت سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال نعم فلا تکن یا ابن الخطاب عذابا علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یذکر من قول عمر سبحان الله وما بعده **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا عبد الله بن ادریس عن شعبة عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فدعوت فقال النبی صلی الله علیه وسلم من هذا قلت انا قال فخرج وهو یقول انا انا **حدثنا** یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة واللفظ لابی بکر قال یحیی انا وقال ابو بکر نا وکیع عن شعبة عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال استاذنت علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال من هذا فقلت انا فقال النبی صلی الله علیه وسلم انا انا

مذهب باطل وقد اجمع من یعتد به علی الاحتجاج بخبر الواحد ووجوب العمل به ودلائله من فعل رسول الله صلی الله علیه وسلم والخلفاء الراشدین وسائر الصحابة ومن بعدهم اکثر من ان یحصر واما قول عمر لابی موسی اقم علیه البینة فلیس معناه رد خبر الواحد من حیث هو خبر واحد ولکن خاف عمر مسارعة الناس الی القول علی النبی صلی الله علیه وسلم حتی یقول علیه بعض المبتدعین او الکاذبین او المنافقین ونحوهم مالم یقل وان کل من وقعت له قضیة وضع فیها حدیثا علی النبی صلی الله علیه وسلم فاراد سد الباب خوفا من غیر ابی موسی لاشکال فی روایة ابی موسی فانه عند عمر اجل من ان یظن به ان یحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم مالم یقل بل اراد زجر غیره بطریقه فان من دون ابی موسی اذا رای هذه القضیة او بلغته وکان فی قلبه مرض او اراد وضع حدیث خاف من مثل قضیة ابی موسی فامتنع من وضع الحدیث والمسارعة الی الروایة بغیر یقین ومما یدل علی ان عمر لم یرد خبر ابی موسی لکونه خبر واحد انه طلب منه اخبار رجل آخر حتی یعمل بالحدیث ومعلوم ان خبر الاثنین خبر واحد وکذا ما زاد حتی یبلغ التواتر فما لم یبلغ التواتر فهو خبر واحد ومما یؤیده ایضا ما ذکره مسلم فی الروایة الاخیرة من قضیة ابی موسی هذه ان ابیا قال یا ابن الخطاب فلا تکونن عذابا علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال سبحان الله انما سمعت شیئا فاحببت ان اتثبت والله اعلم (**قوله** فهاه والا لاجعلنک عظة) ای هلا استاذنت ومعناهما التحضیض علی الاستیذان (**قوله** یضحکون) سبب ضحکهم التعجب من فزع ابی موسی وذعره وخوفه من العقوبة مع انهم قد امنوا ان ینالهم عقوبة او غیرها لقوة حجته وسماعهم ما انکر علیه من النبی صلی الله علیه وسلم (**قوله** الهانی عنه الصفق بالاسواق) ای التجارة والمعاملة فی الاسواق (**قوله** اقم البینة والا اوجعتک) فی الروایة الاخری والله لاوجعن ظهرک وبطنک او لتاتین بمن یشهد وفی روایة لاجعلنک نکالا) هذا کله محمول علی ان تقدیره لافعلن بک هذا الوعید ان بان انک تعمدت کذبا والله اعلم **باب** کراهة قول المستاذن انا اذا قیل من هذا (**قوله** استاذنت علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال من هذا فقلت انا فقال النبی صلی الله علیه وسلم انا انا زاد فی روایة کانه کرهها) قال العلماء اذا استاذن فقیل له من انت او من هذا کره ان یقول انا لهذا الحدیث ولانه لم یحصل بقوله انا فائدة ولا زیادة بل الابهام باق بل ینبغی ان یقول فلان اسمه وان قال انا فلان فلا باس کما قالت ام هانی حین استاذنت فقال النبی صلی الله علیه وسلم من هذه فقالت انا ام هانی ولا باس بقوله انا ابو فلان او القاضی فلان او الشیخ فلان اذا لم یحصل التعریف بالاسم لخفائه وعلیه یحمل حدیث ام فلان ومثله لابی قتادة وابی هریرة والاحسن فی هذا ان یقول انا فلان المعروف بکذا والله اعلم

وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا النضر بن شمیل وابو عامر العقدی ح قال وحدثنی محمد بن المثنی قال حدثنی وهب بن جریر ح قال وحدثنی عبد الرحمن بن بشر قال نا بهز کلهم عن شعبة بهذا الاسناد وفی حدیثهم کانه کره ذلك وحدثنا یحیی بن یحیی ومحمد بن رمح قالا انا اللیث واللفظ لیحیی ح قال وثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث عن ابن شهاب ان سهل بن سعد الساعدی اخبره ان رجلا اطلع فی حجر فی باب رسول الله صلی الله علیه وسلم ومع رسول الله صلی الله علیه وسلم مدری یحك به راسه فلما راه رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لو اعلم انك تنظر لطعنت به فی عینك وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الاذن من اجل البصر وحدثنی حرملة بن یحیی قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان سهل ابن سعد الانصاری اخبره ان رجلا اطلع من حجر فی باب رسول الله صلی الله علیه وسلم ومع رسول الله صلی الله علیه وسلم مدری یرجل به راسه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم لو اعلم انك تنظر طعنت به فی عینك انما جعل الله الاذن من اجل البصر وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب وابن ابی عمر قالوا نا سفیان بن عیینة ح قال وثنا ابو کامل الجحدری قال نا عبد الواحد بن زیاد قال نا معمر کلاهما عن الزهری عن سهل بن سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث اللیث ویونس حدثنا یحیی بن یحیی وابو کامل فضیل بن حسین وقتیبة بن سعید واللفظ لیحیی وابی کامل قال یحیی انا وقال الآخران نا حماد بن زید عن عبید الله بن ابی بکر عن انس بن مالك ان رجلا اطلع من بعض حجر النبی صلی الله علیه وسلم فقام الیه بمشقص او مشاقص فکانی انظر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یختله لیطعنه حدثنی زهیر بن حرب قال نا جریر عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنهم فقد حل لهم ان یفقأوا عینه حدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لو ان رجلا اطلع علیك بغیر اذن فحذفته بحصاة ففقأت عینه ما کان علیك من جناح حدثنا قتیبة بن سعید قال نا یزید بن زریع ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا اسماعیل بن علیة کلاهما عن یونس ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا هشیم قال نا یونس عن عمرو بن سعید عن ابی زرعة عن جریر بن عبد الله قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن نظرة الفجاءة فامرنی ان اصرف بصری وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا عبد الاعلی وقال اسحاق انا وکیع قال نا سفیان کلاهما عن یونس بهذا الاسناد مثله حدثنی عقبة بن مکرم قال نا ابو عاصم عن ابن جریج ح قال وحدثنی محمد بن مرزوق قال نا روح قال نا ابن جریج قال اخبرنی زیاد ان ثابتا مولی عبد الرحمن بن زید اخبره انه سمع ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر

باب تحریم النظر فی بیت غیره (**قوله** ان رجلا اطلع فی حجر فی باب رسول الله صلی الله علیه وسلم ومع رسول الله صلی الله علیه وسلم مدری یحك راسه فلما راه رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لو اعلم انك تنتظرنی لطعنت به فی عینك قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الاذن من اجل البصر وفی روایة مدری یرجل به راسه) اما المدری فبکسر المیم واسکان الدال المهملة والقصر وهی حدیدة یسوی بها شعر الراس وقیل هو شبه المشط وقیل هی اعواد تحدد وتجعل شبه المشط وقیل هو عود تسوی به المرأة شعرها وجمعه مدار ی ویقال فی الواحد مدراة ایضا ومدراية ایضا ویقال تدریت بالمدری و**قوله** یرجل به راسه هذا بدل لمن قال انه مشط او یشبه المشط واما **قوله** یحك به فلا ینافی هذا فکان یحك به ویرجل به وترجیل الشعر تسریحه ومشطه وفیه استحباب الترجیل وجواز استعمال المدری قال العلماء فالترجیل مستحب للنساء مطلقا وللرجل بشرط ان لا یفعله کل یوم او کل یومین ونحو ذلك بل بحیث یخف الاول واما **قوله** صلی الله علیه وسلم لو علمت انك تنتظرنی فهکذا هو فی اکثر النسخ او کثیر منها وفی بعضها تنظرنی بحذف التاء الثانیة قال القاضی الاول روایة الجمهور قال والصواب الثانی ویحمل الاول علیه و**قوله** فی حجر هو بضم الجیم واسکان الهاء وهو الخرق (**قوله** صلی الله علیه وسلم انما جعل الاذن من اجل البصر) معناه ان الاستیذان مشروع ومامور به وانما جعل لئلا یقع البصر علی الحرام فلا یحل لاحد ان ینظر فی حجر باب ولا غیره مما هو متعرض فیه لوقوع بصره علی امرأة اجنبیة وفی هذا الحدیث جواز رمی عین المتطلع بشیء خفیف فلو رماه بخفیف ففقأها فلا ضمان اذا کان قد نظر فی بیت لیس فیه امرأة محرم والله اعلم (**قوله** فقام الیه بمشقص او مشاقص فکانی انظر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یختله لیطعنه) اما المشاقص فجمع مشقص وهو نصل عریض السهم وسبق ایضاحه فی الجنائز وفی الایمان واما یختله فبفتح اوله وکسر التاء ای یراوغه ویستغفله و**قوله** لیطعنه بضم العین وفتحها والضم اشهر (**قوله** صلی الله علیه وسلم من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنهم فقد حل لهم ان یفقأوا عینه) قال العلماء هذا محمول علی ما اذا نظر فی بیت الرجل فرماه بحصاة ففقأ عینه وهل یجوز رمیه قبل انذاره فیه وجهان لاصحابنا اصحهما جوازه لظاهر هذا الحدیث والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم فحذفته بحصاة ففقأت عینه) هو بهمز ففقأت واما حذفته فبالحاء المعجمة ای رمیته بها بین حاجبیك **باب** نظر الفجاءة (**قوله** سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن نظرة الفجاءة فامرنی ان اصرف بصری) الفجاءة بضم الفاء وفتح الجیم وبالمد ویقال بفتح الفاء واسکان الجیم والقصر لغتان هی البغتة ومعنی نظر الفجاءة ان یقع بصره علی الاجنبیة من غیر قصد فلا اثم علیه فی اول ذلك ویجب علیه ان یصرف بصره فی الحال فان صرف فی الحال فلا اثم علیه وان استدام النظر اثم لهذا الحدیث فانه صلی الله علیه وسلم امره بان یصرف بصره مع قوله تعالی قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم قال القاضی قال العلماء وفی هذا حجة انه لا یجب علی المرأة ان تستر وجهها فی طریقها وانما ذلك سنة مستحبة لها ویجب علی الرجال غض البصر عنها فی جمیع الاحوال الا لغرض صحیح شرعی وهو حالة الشهادة والمداواة وارادة خطبتها او شری الجاریة او المعاملة بالبیع والشری وغیرهما ونحو ذلك وانما یباح فی جمیع هذا قدر الحاجة دون ما زاد والله اعلم

کتاب السلام

باب یسلم الراکب علی الماشی والقلیل علی الکثیر (**قوله** صلی الله علیه وسلم یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر) هذا ادب من آداب السلام واعلم ان ابتداء السلام سنة ورده واجب فان کان المسلم جماعة فهو سنة کفایة فی حقهم اذا سلم بعضهم حصلت سنة السلام فی حق جمیعهم فان کان المسلم علیه واحدا تعین علیه الرد وان کانوا جماعة کان الرد فرض کفایة فی حقهم فاذا رد واحد منهم سقط الحرج عن الباقین والافضل ان یبتدی الجمیع بالسلام وان یرد الجمیع وعن ابی یوسف انه لا بد ان یرد الجمیع ونقل ابن عبد البر وغیره اجماع المسلمین علی ان ابتداء السلام سنة وان رده فرض واقل السلام ان یقول السلام علیکم فان کان المسلم علیه واحدا فاقله السلام علیك والافضل ان یقول السلام علیکم لیتناوله وملکیه واکمل منه ان یزید ورحمة الله وایضا وبرکاته ولو قال سلام علیکم اجزأه واستدل العلماء لزیادة ورحمة الله وبرکاته بقوله تعالی اخبارا عن سلام الملائکة بعد ذکر السلام رحمة الله وبرکاته علیکم اهل البیت وبقول المسلمین کلهم فی التشهد السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته ویکره ان یقول المبتدی علیکم السلام فان قاله استحق الجواب علی الصحیح المشهور وقیل لا یستحقه وقد صح ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقل علیك السلام فان علیك السلام تحیة الموتی والله اعلم واما صفة الرد فالافضل والاکمل ان یقول وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته فیاتی بالواو فلو حذفها جاز وکان تارکا للافضل ولو اقتصر علی وعلیکم السلام او علی علیکم السلام اجزاه ولو اقتصر علی علیکم لم یجزه بلا خلاف

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عفان قال نا عبد الواحد بن زیاد قال نا عثمان بن حکیم عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة عن ابیه قال قال ابو طلحة کنا قعودا بالافنیة نتحدث فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام علینا فقال مالکم ولمجالس الصعدات اجتنبوا مجالس الصعدات فقلنا انما قعدنا لغیر ما باس قعدنا نتذاکر ونتحدث فقال اما لا فادوا حقها غض البصر ورد السلام وحسن الکلام حدثنا سوید بن سعید قال نا حفص بن میسرة عن زید ابن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ایاکم والجلوس فی الطرقات قالوا یا رسول الله ما لنا بد من مجالسنا نتحدث فیها قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقه قالوا وما حقه قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنهی عن المنکر وحدثنا یحیی بن یحیی قال نا عبد العزیز بن محمد المدنی ح قال وثنا محمد بن رافع قال نا ابن ابی فدیک قال انا هشام یعنی ابن سعد کلاهما عن زید ابن اسلم بهذا الاسناد حدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن ابن المسیب ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حق المسلم علی المسلم خمس ح قال وحدثنا عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهری عن ابن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمس تجب للمسلم علی اخیه رد السلام وتشمیت العاطس واجابة الدعوة وعیادة المریض واتباع الجنائز قال عبد الرزاق کان معمر یرسل هذا الحدیث عن الزهری فاسنده مرة عن ابن المسیب عن ابی هریرة وحدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا انا اسماعیل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال حق المسلم علی المسلم ست قیل ما هن یا رسول الله قال اذا لقیته فسلم علیه واذا دعاک فاجبه واذا استنصحک فانصح له واذا عطس فحمد الله فشمته واذا مرض فعده واذا مات فاتبعه حدثنا یحیی بن یحیی قال انا هشیم عن عبید الله بن ابی بکر قال سمعت انسا یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ح قال وحدثنی اسماعیل بن سالم قال نا هشیم قال نا عبید الله بن ابی بکر عن جده انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا سلم علیکم اهل الکتاب فقولوا وعلیکم حدثنا عبید الله بن معاذ قال نا ابی ح قال وحدثنی یحیی بن حبیب قال نا خالد یعنی ابن الحارث قالا نا شعبة ح قال وثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لهما قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس ان اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قالوا للنبی صلی الله علیه وسلم ان اهل الکتاب یسلمون علینا فکیف نرد علیهم قال قولوا وعلیکم حدثنا یحیی بن یحیی ویحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر واللفظ لیحیی ویحیی قال یحیی بن یحیی انا وقال الاخرون نا اسماعیل وهو ابن جعفر عن عبد الله بن دینار انه سمع ابن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الیهود اذا سلموا علیکم یقول احدهم السام علیکم فقل علیک وحدثنی زهیر بن حرب قال نا عبد الرحمن عن سفیان عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه قال فقولوا وعلیکم وحدثنی عمرو الناقد وزهیر بن حرب واللفظ لزهیر قالا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت استاذن رهط من الیهود علی رسول الله صلی الله علیه وسلم

ولو قال وعلیکم بالواو ففی اجزائه وجهان لاصحابنا قالوا واذا قال المبتدی سلام علیکم او السلام علیکم فقال المجیب مثله سلام علیکم او السلام علیکم کان جوابا واجزاه قال الله تعالی قالوا سلاما قال سلام ولکن بالالف واللام افضل واقل السلام ابتداء ورده ان یسمع صاحبه ولا یجزئه دون ذلک ویشترط کون الرد علی الفور ولو اتاه سلام من غائب مع رسول او فی ورقة وجب الرد علی الفور وقد جمعت فی کتاب الاذکار نحو کراستین فی الفوائد المتعلقة بالسلام وهذا الذی جاء به الحدیث من تسلیم الراکب علی الماشی والقائم علی القاعد والقلیل علی الکثیر وفی کتاب البخاری والصغیر علی الکبیر کله للاستحباب فلو عکسوا جاز وکان خلاف الافضل واما معنی السلام فقیل هو اسم الله تعالی فقوله السلام علیک ای اسم السلام علیک ومعناه اسم الله علیک ای انت فی حفظه کما یقال الله معک والله یصحبک وقیل السلام بمعنی السلامة ای السلامة ملازمة لک **باب** من حق الجلوس علی الطریق رد السلام (**قوله** کنا قعودا بالافنیة نتحدث) هی جمع فناء بکسر الفاء والمد وهو حریم الدار ونحوها وما کان فی جوانبها وقریبا منها (**قوله** صلی الله علیه وسلم اجتنبوا مجالس الصعدات فقلنا انما قعدنا لغیر ما باس فقعدنا نتذاکر ونتحدث قال اما لا فادوا حقها غض البصر ورد السلام وحسن الکلام وفی الروایة الاخری غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنهی عن المنکر) اما الصعدات فبضم الصاد والعین وهی الطرقات واحدها صعید کطریق یقال صعید وصعد وصعدات کطریق وطرق وطرقات علی وزنه ومعناه وقد صرح به فی الروایة الثانیة واما (**قوله** صلی الله علیه وسلم اما لا فبکسر الهمزة وبالالف ومعناه ان لم تترکوها فادوا حقها وقد سبق بیان هذه اللفظة مبسوطا فی کتاب الحج (**قوله** قعدنا لغیر ما باس لفظة ما زائدة وقد سبق شرح هذا الحدیث والمقصود منه انه یکره الجلوس علی الطرقات للحدیث ونحوه وقد اشار النبی صلی الله علیه وسلم الی علة النهی من التعرض للفتن والاثم بمرور النساء وغیرهن وقد یمتد نظر الیهن او فکر فیهن او ظن سوء فیهن او فی غیرهن من المارین ومن اذی الناس باحتقار من یمر او غیبة او غیرها او اهمال رد السلام فی بعض الاوقات او اهمال الامر بالمعروف والنهی عن المنکر ونحو ذلک من الاسباب التی لو خلا فی بیته سلم منها ویدخل فی الاذی ان یضیق الطریق علی المارین او یمتنع النساء ونحوهن من الخروج فی اشغالهن بسبب قعود القاعدین فی الطریق او یجلس بقرب باب دار انسان یتاذی بذلک او حیث یکشف من احوال الناس شیئا یکرهونه واما حسن الکلام فیدخل فیه حسن کلامهم فی حدیثهم بعضهم لبعض فلا یکون فیه غیبة ولا نمیمة ولا کذب ولا کلام یتضمن المروءة ونحو ذلک من الکلام المذموم ویدخل فیه کلامهم للمار من رد السلام ولطف جوابهم له وهدایته للطریق وارشاده لمصلحته ونحو ذلک **باب** من حق المسلم للمسلم رد السلام (**قوله** صلی الله علیه وسلم خمس تجب للمسلم علی اخیه رد السلام وتشمیت العاطس واجابة الدعوة وعیادة المریض واتباع الجنائز وفی الروایة الاخری حق المسلم علی المسلم ست اذا لقیته فسلم علیه واذا دعاک فاجبه واذا استنصحک فانصح له واذا عطس فحمد الله فشمته واذا مرض فعده واذا مات فاتبعه) وقد سبق شرح هذا الحدیث مستوفی فی کتاب اللباس وذکرنا هناک ان التشمیت بالشین المعجمة والمهملة وبیان اشتقاقه واما رد السلام وابتداؤه فقد سبقا فی الباب الماضی واما (**قوله** صلی الله علیه وسلم واذا استنصحک فمعناه طلب منک النصیحة فعلیک ان تنصحه ولا تداهنه ولا تغشه ولا تمسک عن بیان النصیحة والله اعلم **باب** النهی عن ابتداء اهل الکتاب بالسلام وکیف یرد علیهم (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا سلم اهل الکتاب فقولوا وعلیکم وفی روایة ان اهل الکتاب یسلمون علینا فکیف نرد علیهم قال قولوا وعلیکم وفی روایة ان الیهود اذا سلموا علیکم یقول احدهم السام علیکم فقل علیک وفی روایة ان رهطا من الیهود استاذنوا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا السام علیکم فقالت عائشة بل علیکم السام واللعنة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عائشة ان الله یحب الرفق فی الامر کله قالت الم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعلیکم وفی روایة قد قلت علیکم) بحذف الواو وفی الحدیث الآخر لا تبدءوا الیهود ولا النصاری بالسلام واذا لقیتم احدهم فی طریق فاضطروه الی اضیقه اتفق العلماء علی الرد علی اهل الکتاب اذا سلموا لکن لا یقال لهم وعلیکم السلام بل یقال علیکم فقط او وعلیکم وقد

فقالوا السام علیکم فقالت عائشة بل علیکم السام واللعنة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عائشة ان الله عز وجل یحب الرفق فی الامر کله قالت لم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعلیکم **حدثنا** حسن بن علی الحلوانی وعبد بن حمید جمیعا عن یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال نا ابی عن صالح ح قال وثنا عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال نا معمر کلاهما عن الزهری بهذا الاسناد وفی حدیثهما جمیعا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد قلت علیکم ولم یذکروا الواو **وحدثنا** ابو کریب قال نا ابو معاویة عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة قالت اتی النبی صلی الله علیه وسلم اناس من الیهود فقالوا السلم علیک یا ابا القاسم قال وعلیکم قالت عائشة قلت بل علیکم السام والذام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عائشة لا تکونی فاحشة فقالت ما سمعت ما قالوا فقال ولیس قد رددت علیهم الذی قالوا قلت وعلیکم **وحدثنا** اسحاق بن ابراهیم قال نا یعلی بن عبید قال نا الاعمش بهذا الاسناد غیر انه قال فغضبت بهم عائشة فسبتهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مه یا عائشة فان الله لا یحب الفحش والتفحش وزاد فانزل الله عز وجل اذا جاؤک حیوک بما لم یحیک به الله الی آخر الآیة **حدثنی** هارون بن عبد الله وحجاج بن الشاعر قالا نا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول سلم ناس من یهود علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا السام علیک یا ابا القاسم فقال وعلیکم فقالت عائشة وغضبت الم تسمع ما قالوا قال بلی قد سمعت فرددت علیهم وانا اجاب علیهم ولا یجابون علینا **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا عبد العزیز یعنی الدراوردی عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تبدؤا الیهود ولا النصاری بالسلام واذا لقیتم احدهم فی طریق فاضطروه الی اضیقه **وحدثنا** محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا وکیع عن سفیان ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا جریر کلهم عن سهیل بهذا الاسناد فی حدیث وکیع اذا لقیتم الیهود وفی حدیث ابن جعفر عن شعبة قال فی اهل الکتاب وفی حدیث جریر اذا لقیتموهم ولم یسم احدا من المشرکین **حدثنا** یحیی بن یحیی قال نا هشیم عن سیار عن ثابت البنانی عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر علی غلمان لهم فسلم علیهم **وحدثنیه** اسماعیل بن سالم قال انا هشیم قال انا سیار بهذا الاسناد **وحدثنی** عمرو بن علی ومحمد بن الولید قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سیار قال کنت امشی مع ثابت البنانی فمر بصبیان فسلم علیهم فحدث ثابت انه کان یمشی مع انس فمر بصبیان فسلم علیهم وحدث انس انه کان یمشی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فمر بصبیان فسلم علیهم

جاءت الاحادیث التی ذکرنا مسلم علیکم وعلیکم باثبات الواو وحذفها واکثر الروایات باثباتها وعلی هذا فی معناه وجهان احدهما انه علی ظاهره فقالوا علیکم الموت فقال وعلیکم ایضا ای نحن وانتم فیه سواء وکلنا نموت والثانی ان الواو هنا للاستیناف لا للعطف والتشریک وتقدیره وعلیکم ما تستحقونه من الذم واما من حذف الواو فتقدیره بل علیکم السام قال القاضی عیاض بعض العلماء منهم ابن حبیب المالکی حذف الواو لئلا یقتضی التشریک وقال غیره باثباتها کما هو فی اکثر الروایات قال وقال بعضهم یقول علیکم السلام بکسر السین ای الحجارة وهذا ضعیف وقال الخطابی عامة المحدثین یروون هذا الحرف وعلیکم بالواو وکان ابن عیینة یرویه بغیر واو قال الخطابی وهذا هو الصواب لانه اذا حذف الواو صار کلامهم بعینه مردودا علیهم خاصة واذا اثبت الواو اقتضی المشارکة معهم فیما قالوه هذا کلام الخطابی والصواب ان اثبات الواو وحذفها جائزان کما صحت به الروایات وان الواو اجود کما هو فی اکثر الروایات ولا مفسدة فیه لان السام الموت وهو علینا وعلیهم ولا ضرر فی قوله بالواو **واختلف** العلماء فی رد السلام علی الکفار وابتدائهم به فمذهبنا تحریم ابتدائهم به ووجوب رده علیهم بان یقول وعلیکم او علیکم فقط **ودلیلنا** فی الابتداء قوله صلی الله علیه وسلم لا تبدؤا الیهود ولا النصاری بالسلام وفی الرد قوله صلی الله علیه وسلم فقولوا وعلیکم وبهذا الذی ذکرنا عن مذهبنا قال اکثر العلماء وعامة السلف وذهبت طائفة الی جواز ابتدائهم بالسلام روی ذلک عن ابن عباس وابی امامة وابن ابی محیریز وهو وجه لبعض اصحابنا حکاه الماوردی لکنه قال یقول السلام علیک ولا یقول علیکم بالجمع واحتج هؤلاء بعموم الاحادیث بافشاء السلام وهی حجة باطلة لانه عام مخصوص بحدیث لا تبدؤا الیهود ولا النصاری بالسلام وقال بعض اصحابنا یکره ابتداؤهم بالسلام ولا یحرم وهذا ضعیف ایضا لان النهی للتحریم فالصواب تحریم ابتدائهم وحکی القاضی عن جماعة انه یجوز ابتداؤهم به للضرورة والحاجة او سبب وهو قول علقمة والنخعی ومن الاوزاعی انه قال ان سلمت فقد سلم الصالحون وان ترکت فقد ترک الصالحون وقالت طائفة من العلماء لا یرد علیهم السلام ورواه ابن وهب واشهب عن مالک وقال بعض اصحابنا یجوز ان یقول فی الرد علیهم وعلیکم السلام ولکن لا یقول ورحمة الله حکاه الماوردی وهو ضعیف مخالف للاحادیث والله اعلم ویجوز الابتداء بالسلام علی جمع فیهم مسلمون وکفار او مسلم وکفار ویقصد المسلمین للحدیث السابق انه صلی الله علیه وسلم سلم علی مجلس فیه اخلاط من المسلمین والمشرکین (قوله صلی الله علیه وسلم یا عائشة ان الله یحب الرفق فی الامر کله) هذا من عظیم خلقه صلی الله علیه وسلم وکمال حلمه وفیه حث علی الرفق والصبر والحلم والملاطفة الناس ما لم تدع حاجة الی المناقشة (قولها علیکم السام والذام) هو بالذال المعجمة وتخفیف المیم وهو الذم ویقال بالهمز ایضا والاشهر ترک الهمز والفه منقلبة عن واو والذام والذیم والذم بمعنی العیب وروی الدام بالدال المهملة ومعناه الدائم وممن ذکر انه روی بالمهملة ابن الاثیر ونقل القاضی الاتفاق علی انه بالمعجمة قال ولو روی بالمهملة لکان له وجه والله اعلم (قوله فغضبت بهم عائشة فسبتهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مه یا عائشة فان الله لا یحب الفحش والتفحش) مه کلمة زجر عن الشیء وقوله فغضبت هو بالغاء وبالنون بعد الطاء من الغطنة هکذا هو فی جمیع النسخ وکذا نقله القاضی عن الجمهور قال ورواه بعضهم فقطبت بالقاف وتشدید الطاء وبالباء الموحدة وقد تخفف الطاء فی هذا اللفظ وهو بمعنی قولنا فی الروایة الاخری غضبت ولکن الصحیح الاول ولما سبهم فیه الانتصار من الظالم لاهل الفضل ممن یؤذیهم واما الفحش فهو القبیح من القول والفعل وقیل الفحش مجاوزة الحد وفی هذا الحدیث استحباب تغافل اهل الفضل عن سفه المبطلین اذا لم تترتب علیه مفسدة قال الشافعی رحمه الله الکیس العاقل هو الفطن المتغافل (قوله صلی الله علیه وسلم واذا لقیتم احدهم فی طریق فاضطروه الی اضیقه) قال اصحابنا لا یترک للذمی صدر الطریق بل یضطر الی اضیقه اذا کان المسلمون یطرقون فان خلت الطریق عن الزحمة فلا حرج قالوا ولیکن التضییق بحیث لا یقع فی وهدة ولا یصدمه جدار ونحوه والله اعلم **باب** استحباب السلام علی الصبیان (قوله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر علی غلمان فسلم علیهم وفی روایة مر بصبیان فسلم علیهم) الغلمان هم الصبیان بکسر الصاد علی المشهور وبضمها ففیه استحباب السلام علی الصبیان المتیقنین والندب الی التواضع وبذل السلام للناس کلهم وبیان تواضعه صلی الله علیه وسلم وکمال شفقته علی العالمین واتفق العلماء علی استحباب السلام علی الصبیان ولو سلم علی رجال وصبیان فرد السلام صبی منهم هل یسقط فرض الرد عن الرجال ففیه وجهان لاصحابنا اصحهما یسقط ومثله الخلاف فی صلوة الجنازة هل یسقط فرضها بصلوة الصبی الاصح سقوطه ونص علیه الشافعی ولو سلم الصبی علی رجل لزم الرجل رد السلام هذا هو الصواب الذی اطبق علیه الجمهور وقال بعض اصحابنا لا یجب وهو ضعیف او غلط

ثنا

ح

باب استحباب السلام علی الصبیان

حدثنا ابو کامل الجحدری و قتیبة بن سعید کلاهما عن عبد الواحد واللفظ لقتیبة قال نا عبد الواحد بن زیاد قال نا الحسن بن عبید الله قال نا ابراهیم بن سوید قال سمعت عبد الرحمن بن یزید قال سمعت ابن مسعود یقول قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذنک علی ان یرفع الحجاب وان تسمع سوادی حتی انهاک وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و محمد بن عبد الله بن نمیر و اسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال الآخران نا عبد الله بن ادریس عن الحسن بن عبید الله بهذا الاسناد مثله حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و ابو کریب قالا نا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت خرجت سودة بعد ما ضرب علینا الحجاب لتقضی حاجتها وکانت امرأة جسیمة تفرع النساء جسما لا تخفی علی من یعرفها فرآها عمر بن الخطاب فقال یا سودة والله ما تخفین علینا فانظری کیف تخرجین قالت فانکفأت راجعة ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیتی وانه لیتعشی وفی یده عرق فدخلت فقالت یا رسول الله انی خرجت فقال لی عمر کذا وکذا قالت فاوحی الله الیه ثم رفع عنه وان العرق فی یده ما وضعه فقال انه قد اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن وفی روایة ابی بکر یفرع النساء جسمها زاد ابو بکر فی حدیثه فقال هشام یعنی البراز وحدثنا ابو کریب قال نا ابن نمیر قال نا هشام بهذا الاسناد وقال وکانت امرأة یفرع الناس جسمها قال وانه لیتعشی وحدثنیه سوید بن سعید قال نا علی بن مسهر عن هشام بهذا الاسناد حدثنا عبد الملک بن شعیب بن اللیث قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شهاب عن عروة بن الزبیر عن عائشة ان ازواج رسول الله صلی الله علیه وسلم کن یخرجن باللیل اذا تبرزن الی المناصع وهو صعید افیح وکان عمر بن الخطاب یقول لرسول الله صلی الله علیه وسلم احجب نساءک فلم یکن رسول الله صلی الله علیه وسلم یفعل فخرجت سودة بنت زمعة زوج النبی صلی الله علیه وسلم لیلة من اللیالی عشاء وکانت امرأة طویلة فنادا عمر الا قد عرفناک یا سودة حرصا علی ان ینزل الحجاب قالت عائشة فانزل الحجاب حدثنا عمرو الناقد قال نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال نا ابی عن صالح عن ابن شهاب بهذا الاسناد نحوه حدثنا یحیی بن یحیی وعلی بن حجر قال یحیی انا وقال ابن حجر نا هشیم عن ابی الزبیر عن جابر ح قال وثنا محمد بن الصباح وزهیر ابن حرب قالا نا هشیم قال انا ابو الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا لا یبیتن رجل عند امرأة ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم

واما النساء فان کن جمعا سلم علیهن وان کانت واحدة سلم علیها النساء وزوجها وسیدها ومحرمها سواء کانت جمیلة او غیرها واما الاجنبی فان کانت عجوزا لا تشتهی استحب له السلام علیها واستحب لها السلام علیه ومن سلم منهما لزم الآخر رد السلام علیه وان کانت شابة او عجوزا تشتهی لم یسلم علیها الاجنبی ولم تسلم علیه ومن سلم منهما لم یستحق جوابا ویکره رد جوابه هذا مذهبنا ومذهب الجمهور وقال ربیعة لا یسلم الرجال علی النساء ولا النساء علی الرجال وهذا غلط وقال الکوفیون لا یسلم الرجال علی النساء اذا لم یکن فیهن محرم والله اعلم **باب جواز جعل الاذن رفع حجاب او غیره من العلامات** (قوله عن ابن مسعود قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذنک علی ان ترفع الحجاب وان تسمع سوادی حتی انهاک) السواد بکسر السین المهملة وبالدال اتفق العلماء علی ان المراد به السر بکسر السین وبالراء المکررة وهو السرار والمسارة یقال ساررت الرجل مساررة اذا سررته قالوا وهو ماخوذ من ادناء سوادک من سواده عند المسارة ای شخصک من شخصه والسواد اسم لکل شخص وفیه دلیل لجواز اعتماد العلامة فی الاذن فی الدخول فاذا جعل الامیر او القاضی او نحوهما وغیرهم رفع الستر الذی علی بابه علامة فی الاذن فی الدخول علیه للناس عامة او لطائفة خاصة او لشخص او جعل علامة غیر ذلک جاز اعتمادها والدخول اذا وجدت بغیر استیذان وکذا اذا جعل الرجل ذلک علامة بینه وبین خدمه ومماليکه کبار اولاده واهله فمتی ارخی حجابه فلا دخول علیه الا باستیذان فاذا رفعه جاز بلا استیذان والله اعلم **باب اباحة الخروج للنساء لقضاء حاجة الانسان** (قوله وکانت امرأة جسیمة تفرع النساء جسما لا تخفی علی من یعرفها) فقوله جسیمة ای عظیمة الجسم وقوله تفرع هو بفتح التاء واسکان الفاء وفتح الراء وبالعین المهملة ای تطولهن فتکون اطول منهن والفارع المرتفع العالی وقوله لا تخفی علی من یعرفها یعنی لا تخفی اذا کانت متلففة فی ثیابها ومرطها فی ظلمة اللیل ونحوها علی من قد سبقت له معرفة طولها لانفرادها بذلک (قولها وانه لیتعشی وفی یده عرق) هو بفتح العین واسکان الراء وهو العظم الذی علیه لقیته لحم هذا هو المشهور وقیل هو القدرة من اللحم وهو شاذ ضعیف (قوله قال هشام یعنی البراز) هکذا المشهور فی الروایة البراز بفتح الباء وهو الموضع الواسع البارز الظاهر وقد قال الجوهری فی الصحاح البراز بکسر الباء هو الغائط وهذا اشبه ان یکون هو المراد هنا فان مراد هشام بقوله البراز تفسیر قوله صلی الله علیه وسلم قد اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن فقال هشام المراد بحاجتهن الخروج للغائط لا لکل حاجة من امور المعایش والله اعلم (قوله کن یخرجن اذا تبرزن الی المناصع وهو صعید افیح) معنی تبرزن اردن الخروج لقضاء الحاجة والمناصع بفتح المیم وبالصاد المهملة المکسورة وهو جمع منصع وهذه المناصع مواضع قال الازهری اراها مواضع خارج المدینة وهو مقتضی قوله فی الحدیث وهو صعید افیح ای ارض متسعة والافیح بالفاء المکان الواسع وفی هذا الحدیث منقبة ظاهرة لعمر بن الخطاب وفیه تنبیه اهل الفضل والکبار علی مصالحهم ونصیحتهم وتکرار ذلک علیهم وفیه جواز تعرق العظم وجواز خروج المرأة من بیت زوجها لقضاء حاجة الانسان الی الموضع المعتاد لذلک بغیر استیذان الزوج لانه مما اذن فیه الشرع قال القاضی عیاض فرض الحجاب مما اختص به ازواج النبی صلی الله علیه وسلم فهو فرض علیهن بلا خلاف فی الوجه والکفین فلا یجوز لهن کشف ذلک لشهادة ولا غیرها ولا یجوز لهن اظهار شخوصهن وان کن مستترات الا ما دعت الیه الضرورة من الخروج للبراز قال الله تعالی واذا سألتموهن متاعا فاسئلوهن من وراء حجاب وقد کن اذا قعدن للناس جلسن من وراء الحجاب واذا خرجن حجبن وسترن اشخاصهن کما جاء فی حدیث حفصة یوم وفاة عمر ولما توفیت زینب جعلوا الهاقة فوق نعشها تستر شخصها هذا آخر کلام القاضی **باب تحریم الخلوة بالاجنبیة والدخول علیها** (قوله صلی الله علیه وسلم لا یبیتن رجل عند امرأة ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم) هکذا هو فی نسخ بلادنا الا ان یکون بالیاء المثناة من تحت ای یکون الداخل زوجها او ذا محرم وذکره القاضی فقال الا ان تکون ناکحا او ذات محرم بالتاء المثناة فوق وقال ذات بدل ذا قال والمراد بالناکح المرأة المزوجة وزوجها حاضر فیکون مبیت الغریب فی بیتها بحضرة زوجها وهذه الروایة التی اقتصر علیها والتفسیر غریبان مردودان والصواب الروایة الاولی التی ذکرتها عن نسخ بلادنا ومعناه لا یبیتن رجل عند امرأة الا زوجها او محرم لها قال العلماء انما خص الثیب لکونها التی یدخل الیها غالبا واما البکر فمصونة مستصونة فی العادة مجانبة للرجال اشد مجانبة فلم یحتج الی ذکرها ولانه من باب التنبیه لانه اذا نهی عن الثیب التی یتساهل الناس فی الدخول علیها فی العادة فالبکر اولی وفی هذا الحدیث والاحادیث بعده تحریم الخلوة بالاجنبیة واباحة الخلوة بمحارمها وهذان الامران مجمع علیهما وقد قدمنا ان المحرم هو کل من حرم علیه نکاحها علی التابید لسبب مباح لحرمتها فقولنا علی التابید احتراز من اخت امرأته وعمتها وخالتها ونحوهن ومن بنتها قبل الدخول بالام وقولنا لسبب مباح احتراز من ام الموطوءة بشبهة وبنتها فانها حرام علی التابید لکن لا لسبب مباح فان وطء الشبهة لا یوصف بانه مباح ولا محرم ولا غیرهما من احکام الشرع الخمسة لانه لیس بفعل مکلف وقولنا لحرمتها احتراز من الملاعنة فهی حرام علی التابید لا لحرمتها بل تغلیظا علیها والله اعلم

وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وثنا محمد بن رمح قال نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار یا رسول الله افرایت الحمو قال الحمو الموت حدثنی ابو الطاهر قال نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث واللیث بن سعد وحیوة بن شریح وغیرهم ان یزید بن ابی حبیب حدثهم بهذا الاسناد مثله وحدثنی ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال وسمعت اللیث بن سعد یقول الحمو اخو الزوج وما اشبهه من اقارب الزوج ابن العم ونحوه وحدثنا هارون بن معروف قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو ح قال وحدثنی ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث ان بکر بن سوادة حدثه ان عبد الرحمن بن جبیر حدثه ان عبد الله بن عمرو بن العاص حدثه ان نفرا من بنی هاشم دخلوا علی اسماء بنت عمیس فدخل ابو بکر الصدیق وهی تحته یومئذ فرآهم فکره ذلک فذکر ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم وقال لم ار الا خیرا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله قد برأها من ذلک ثم قام رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر فقال لا یدخلن رجل بعد یومی هذا علی مغیبة الا ومعه رجل او اثنان حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان مع احدی نسائه فمر به رجل فدعاه فجاء فقال یا فلان هذه زوجتی فلانة فقال یا رسول الله من کنت اظن به فلم اکن اظن بک فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم حدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید وتقاربا فی اللفظ قالا نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن علی بن حسین عن صفیة بنت حیی قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم معتکفا فاتیته ازوره لیلا فحدثته ثم قمت لانقلب فقام معی لیقلبنی وکان مسکنها فی دار اسامة بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رایا النبی صلی الله علیه وسلم اسرعا فقال النبی صلی الله علیه وسلم علی رسلکما انها صفیة بنت حیی فقالا سبحان الله یا رسول الله قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شرا او قال شیئا وحدثنیه عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا ابو الیمان قال انا شعیب عن الزهری قال اخبرنی علی بن حسین ان صفیة زوج النبی صلی الله علیه وسلم اخبرته انها جاءت الی النبی صلی الله علیه وسلم تزوره فی اعتکافه فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان فتحدثت عنده ساعة ثم قامت تنقلب وقام النبی صلی الله علیه وسلم یقلبها ثم ذکر بمعنی حدیث معمر غیر انه قال فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم ولم یقل یجری

باب بیان انه یستحب لمن رای خالیا بامرأة الخ

(قوله صلی الله علیه وسلم الحمو الموت) قال اللیث بن سعد الحمو اخو الزوج وما اشبهه من اقارب الزوج ابن العم ونحوه اتفق اهل اللغة علی ان الاحماء اقارب زوج المرأة کابیه وعمه واخیه وابن اخیه وابن عمه ونحوهم والاختان اقارب زوجة الرجل والاصهار یقع علی النوعین واما قوله صلی الله علیه وسلم الحمو الموت فمعناه ان الخوف منه اکثر من غیره والشر یتوقع منه والفتنة اکثر لتمکنه من الوصول الی المرأة والخلوة من غیر ان ینکر علیه بخلاف الاجنبی والمراد بالحمو ههنا اقارب الزوج غیر آبائه وابنائه فاما الآباء والابناء فمحارم لزوجته تجوز لهم الخلوة بها ولا یوصفون بالموت وانما المراد الاخ وابن الاخ والعم وابنه ونحوهم ممن لیس بمحرم وعادة الناس المسامحة فیه ویخلو بامرأة اخیه فهذا هو الموت وهو اولی بالمنع من الاجنبی لما ذکرناه فهذا الذی ذکرته هو صواب معنی الحدیث واما ما ذکره المازری وحکاه ان المراد بالحمو ابو الزوج وقال اذا نهی عن ابی الزوج وهو محرم فکیف بالغریب فهذا کلام فاسد مردود ولا یجوز حمل الحدیث علیه فکذا ما نقله القاضی عن ابی عبید ان معنی الحمو الموت فلیمت ولا یفعل هذا هو ایضا کلام فاسد بل الصواب ما قدمناه وقال ابن الاعرابی هی کلمة تقولها العرب کما یقال الاسد الموت ای لقاؤه مثل الموت وقال القاضی معناه الخلوة بالاحماء مؤدیة الی الفتنة والهلاک فی الدین فجعله کهلاک الموت فورد الکلام مورد التغلیظ قال وفی الحمو اربع لغات احدها هذا حموک بضم المیم فی الرفع ورایت حماک ومررت بحمیک والثانیة هذا حموک باسکان المیم وهمزة مرفوعة ورایت حماک ومررت بحمئک والثالثة حما هذا حماک ورایت حماک ومررت بحماک کقفا وقفاک والرابعة حم کاب واصله حمو بفتح الحاء والمیم وحماة المرأة ام زوجها لا یقال فیها غیر هذا (قوله صلی الله علیه وسلم لا یدخلن رجل بعد یومی هذا علی مغیبة الا ومعه رجل او رجلان) المغیبة بضم المیم وکسر الغین المعجمة واسکان الیاء وهی التی غاب عنها زوجها والمراد غاب زوجها عن منزلها سواء غاب عن البلد بان سافر او غاب عن المنزل وان کان فی البلد هکذا ذکره القاضی وغیره وهذا ظاهر متعین قال القاضی ودلیله هذا الحدیث وان القصة التی قیل الحدیث بسببها وابو بکر غائب عن منزله لا عن البلد والله اعلم ثم ان ظاهر هذا الحدیث جواز خلوة الرجلین او الثلثة بالاجنبیة والمشهور عند اصحابنا تحریمه فیتاول الحدیث علی جماعة یبعد وقوع المواطاة منهم علی الفاحشة لصلاحهم او مروآتهم او غیر ذلک وقد اشار القاضی الی نحو هذا التاویل باب بیان انه یستحب لمن رای خالیا بامراة وکانت زوجته او محرما له ان یقول هذه فلانة لیدفع ظن السوء به (قوله فی حدیث صفیة رض وزیارتها النبی صلی الله علیه وسلم فی اعتکافه عشاء فرای الرجلین فقال انها صفیة فقالا سبحان الله فقال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم) الحدیث فیه فوائد منها بیان کمال شفقته صلی الله علیه وسلم علی امته ومراعاته لمصالحهم وصیانة قلوبهم وجوارحهم وکان بالمؤمنین رحیما فخاف صلی الله علیه وسلم ان یلقی الشیطان فی قلوبهما فیهلکا فان ظن السوء بالانبیاء کفر بالاجماع والکبائر غیر جائزة علیهم وفیه ان من ظن شیئا من نحو هذا بالنبی صلی الله علیه وسلم کفر وفیه جواز زیارة المرأة لزوجها المعتکف فی لیل او نهار وانه لا یضر اعتکافه لکن یکره الاکثار من مجالستها والاسترسال فی حدیثها لئلا یکون ذریعة الی الوقاع او الی القبلة او نحوها مما یفسد الاعتکاف وفیه استحباب التحرز من التعرض لسوء ظن الناس فی الانسان وطلب السلامة والاعتذار بالاعذار الصحیحة وانه متی فعل ما قد ینکر ظاهره مما هو حق وقد یخفی ان یبین حاله لیدفع ظن السوء وفیه الاستعداد للتحفظ من مکائد الشیطان فانه یجری من الانسان مجری الدم فیتاهب الانسان للاحتراز من وساوسه وشره والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم) قال القاضی وغیره قیل هو علی ظاهره وان الله تعالی جعل له قوة وقدرة علی الجری فی باطن الانسان فی مجاری دمه وقیل هو علی الاستعارة لکثرة اغوائه ووسوسته فکانه لا یفارق الانسان کما لا یفارقه دمه وقیل انه یلقی وسوسته فی مسام لطیفة من البدن فتصل الوسوسة الی القلب والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم یا فلان هذه زوجتی فلانة) هکذا هو فی جمیع النسخ زوجتی بالتاء قبل الیاء وهی لغة صحیحة وان کان الاشهر حذفها وبالحذف جاءت آیات القرآن والاثبات کثیر ایضا (قولها فقام معی لیقلبنی) هو بفتح الیاء ای لیردنی الی منزلی فیه جواز تمشی المعتکف معها ما لم یخرج من المسجد ولیس فی الحدیث انه خرج من المسجد (قوله صلی الله علیه وسلم علی رسلکما) هو بکسر الراء وفتحها لغتان والکسر افصح واشهر ای علی هیئتکما فی المشی فما هنا شیء تکرهانه (قوله فقالا سبحان الله) فیه جواز التسبیح لتعظیم الشیء والتعجب منه وقد کثر فی الاحادیث وجاء به القرآن فی قوله تعالی ولولا اذ سمعتموه قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بهذا سبحانک

حدثنا قتیبة بن سعید عن مالك بن انس فیما قرئ علیه عن اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة ان ابا مرة مولی عقیل بن ابیطالب اخبره عن ابی واقد اللیثی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بینما هو جالس فی المسجد والناس معه اذ اقبل نفر ثلاثة فاقبل اثنان الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وذهب واحد قال فوقفا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاما احدهما فرای فرجة فی الحلقة فجلس فیها واما الآخر فجلس خلفهم واما الثالث فادبر ذاهبا فلما فرغ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الا اخبرکم عن النفر الثلاثة اما احدهم فاوی الی الله فآواه الله واما الآخر فاستحیی فاستحیی الله منه واما الآخر فاعرض فاعرض الله عنه حدثنا احمد بن المنذر قال نا عبد الصمد قال نا حرب وهو ابن شداد ح قال وحدثنی سحاق بن منصور قال نا حبان قال نا ابان قالا جمیعا نا یحیی بن ابی کثیر ان اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة حدثه فی هذا الاسناد بمثله فی المعنی وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنی محمد بن رمح بن المهاجر قال انا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسه ثم یجلس فیه حدثنا یحیی بن یحیی قال نا عبد الله بن نمیر ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا یحیی وهو القطان ح قال وثنا ابن المثنی قال نا عبد الوهاب یعنی الثقفی کلهم عن عبید الله ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبة واللفظ له قال نا محمد بن بشر وابو اسامة وابن نمیر قالوا نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یقیم الرجل الرجل من مقعده ثم یجلس فیه ولکن تفسحوا وتوسعوا وحدثنا ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد قال نا ایوب ح قال وحدثنی یحیی بن حبیب قال نا روح ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق کلاهما عن ابن جریج ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا ابن ابی فدیك قال انا الضحاك یعنی ابن عثمان کلهم عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث اللیث ولم یذکروا فی الحدیث ولکن تفسحوا وتوسعوا وزاد فی حدیث ابن جریج قلت فی یوم الجمعة قال فی یوم الجمعة وغیرها حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبد الاعلی عن معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یقیمن احدکم اخاه ثم یجلس فی مجلسه وکان ابن عمر اذا قام له رجل عن مجلسه لم یجلس فیه وحدثناه عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال نا معمر بهذا الاسناد مثله وحدثنی سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا معقل وهو ابن عبید الله عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یقیمن احدکم اخاه یوم الجمعة ثم لیخالف الی مقعده فیقعد فیه ولکن یقول افسحوا وحدثنا قتیبة بن سعید قال انا ابو عوانة وقال قتیبة ایضا نا عبد العزیز یعنی ابن محمد کلاهما عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا قام احدکم وفی حدیث ابی عوانة من قام من مجلسه ثم رجع الیه فهو احق به

باب من اتی مجلسا فوجد فرجة فجلس فیها والا وراءهم (**قوله** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بینما هو جالس فی المسجد والناس معه اذ اقبل نفر ثلثة فاقبل اثنان الی آخره) فیه استحباب جلوس العالم لاصحابه وغیرهم فی موضع بارز ظاهر للناس والمسجد افضل فیذاکرهم العلم والخیر وفیه جواز حلق العلم والذکر فی المسجد واستحباب دخولها ومجالسة اهلها وکراهة الانصراف عنها من غیر عذر واستحباب القرب من کبیر الحلقة لیسمع کلامه سماعا بینا ویتادب بادبه وان قاصد الحلقة ان رای فرجة دخل فیها والا جلس وراءهم وفیه الثناء علی من فعل جمیلا فانه صلی الله علیه وسلم اثنی علی الاثنین فی هذا الحدیث وان الانسان اذا فعل قبیحا وذموه وباح به جاز ان ینسب الیه والله اعلم (**قوله** فرای فرجة فی الحلقة فجلس فیها) الفرجة بضم الفاء وفتحها لغتان وهی الخلل بین الشیئین ویقال لها ایضا فرج ومنه قوله تعالی ومالها من فروج جمع فرج واما الفرجة بمعنی الراحة من الغم فذکر الازهری فیها فتح الفاء وضمها وکسرها وقد فرج له فی الحلقة والصف ونحوهما بتخفیف الراء یفرج بضمها واما الحلقة فباسکان اللام علی المشهور وحکی الجوهری فتحها وهی لغة ردیئة (**قوله** صلی الله علیه وسلم واما احدهم فاوی الی الله فآواه الله) لفظة اوی بالقصر وآواه بالمد هکذا الروایة وهذه هی اللغة الفصیحة وبها جاء القرآن انه اذا کان لازما کان مقصورا وان کان متعدیا کان ممدودا قال الله تعالی ارأیت اذ اوینا الی الصخرة وقال تعالی اذ اوی الفتیة الی الکهف وقال فی المتعدی وآویناهما الی ربوة وقال تعالی الم یجدک یتیما فآوی قال القاضی وحکی بعض اهل اللغة فیهما جمیعا لغتین القصر والمد فیقال اویت الی الرجل بالقصر والمد وآویته بالمد والقصر والمشهور الفرق کما سبق قال العلماء معنی اوی الی الله ای لجأ الیه قال القاضی وعندی ان معناه هنا دخل مجلس ذکر الله تعالی او دخل مجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم ومجمع اولیائه وانضم الیه ومعنی آواه الله ای قبله وقربه وقیل معناه رحمه او آواه الی جنته ای کتبها له (**قوله** صلی الله علیه وسلم واما الآخر فاستحیی فاستحیی الله منه) ای ترک المزاحمة والتخطی حیاء من الله تعالی ومن النبی صلی الله علیه وسلم والحاضرین او استحیی منهم ان یعرض ذاهبا کما فعل الثالث فاستحیی الله منه ای رحمه ولم یعذبه بل غفر ذنوبه وقیل جازاه بالثواب قالوا ولم یلحقه بدرجة صاحبه الاول فی الفضیلة الذی آواه وبسط له اللطف وقربه واما الثالث فاعرض فاعرض الله عنه ای لم یرحمه وقیل سخط علیه وهذا محمول علی انه ذهب معرضا لا لعذر وضرورة (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی الثانی واما الآخر فاستحیی) هذا دلیل اللغة الفصیحة الصحیحة انه یجوز فی الجماعة ان یقال فی غیر الاخیر منهم الآخر فیقال حضر فی ثلثة اما احدهم فقرشی واما الآخر فانصاری واما الآخر فتمیمی وقد زعم بعضهم انه لا یستعمل الآخر الا فی الاخیر خاصة وهذا الحدیث صریح فی الرد علیه والله اعلم **باب** تحریم اقامة الانسان من موضعه المباح الذی سبق الیه (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسه ثم یجلس فیه وفی روایة ولکن تفسحوا وتوسعوا وفی روایة وکان ابن عمر اذا قام له رجل عن مجلسه لم یجلس فیه) هذا النهی للتحریم فمن سبق الی موضع مباح فی المسجد وغیره یوم الجمعة او غیره لصلوة او غیرها فهو احق به ویحرم علی غیره اقامته لهذا الحدیث الا ان اصحابنا استثنوا منه ما اذا الف من المسجد موضعا یفتی فیه او یقرء قرآنا او غیره من العلوم الشرعیة فهو احق به واذا حضر لم یکن لغیره ان یقعد فیه وفی معناه من سبق الی موضع من الشوارع ومقاعد الاسواق لمعاملة واما قوله وکان ابن عمر اذا قام له رجل عن مجلسه لم یجلس فیه فهذا ورع منه ولیس قعوده فیه حراما اذا قام برضاه لکنه تورع عنه لوجهین احدهما انه ربما استحیی منه انسان فقام له من مجلسه من غیر طیب قلبه فسد ابن عمر الباب لیسلم من هذا والثانی ان الایثار بالقرب مکروه او خلاف الاولی فکان ابن عمر یمتنع من ذلک لئلا یرتکب احد بسببه مکروها او خلاف الاولی بان یتاخر عن موضعه من الصف الاول فیوثره به وشبه ذلک قال اصحابنا وانما یحمد الایثار بحظوظ النفوس وامور الدنیا دون القرب والله اعلم **باب** اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق به (**قوله** صلی الله علیه وسلم من قام من مجلسه ثم رجع الیه فهو احق به) قال اصحابنا هذا الحدیث فیمن جلس فی موضع من المسجد او غیره لصلوة مثلا ثم فارقه لیعود بان فارقه لیتوضأ او لیقضی شغلا یسیرا ثم یعود ولم یبطل اختصاصه بل اذا رجع فهو احق به فی تلک الصلوة فان کان قد قعد فیه غیره فلان یقیمه علی القاعد ان لفارقه لهذا الحدیث هذا هو الصحیح عند اصحابنا وانه یجب علی من قعد فیه مفارقته اذا رجع الاول وقال بعض العلماء هذا مستحب ولا یجب وهو مذهب مالک والصواب الاول قال اصحابنا ولا فرق بین ان یقوم منه ویترک له فیه سجادة ونحوها ام لا فهو احق به فی الحالین قال اصحابنا وانما یکون احق به فی تلک الصلوة وحدها دون غیرها والله اعلم

باب منع المخنث من الدخول علی النساء الاجانب

باب جواز الارداف المرأة الاجنبية اذا اعيت في الطريق

حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة وابو كريب قالا نا وكيع ح قال وثنا اسحاق بن ابراهيم قال نا جرير ح قال وثنا ابو كريب قال نا ابو معاوية كلهم عن هشام ح قال وثنا ابو كريب ايضا واللفظ هذا قال نا ابن نمير قال نا هشام عن ابيه عن زينب بنت ام سلمة عن ام سلمة ان مخنثا كان عندها ورسول الله صلى الله عليه وسلم في البيت فقال لاخي ام سلمة يا عبد الله بن ابی امية ان فتح الله لكم الطائف غدا فاني ادلك على بنت غيلان فانها تقبل باربع وتدبر بثمان قال فسمعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا يدخلن هؤلاء عليكم وحدثنا عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت كان يدخل على ازواج النبی صلى الله عليه وسلم مخنث فكانوا يعدونه من غير اولی الاربة قال فدخل النبی صلى الله عليه وسلم يوما وهو عند بعض نسائه وهو ينعت امرأة قال اذا اقبلت اقبلت باربع واذا ادبرت ادبرت بثمان فقال النبی صلى الله عليه وسلم الا ارى هذا يعرف ما ههنا لا يدخلن عليكن قالت فحجبوه حدثنا محمد بن العلاء ابو كريب قال نا ابو اسامة عن هشام قال اخبرنی ابی عن اسماء بنت ابی بكر قالت تزوجنی الزبير وماله في الارض من مال ولا مملوك ولا شیء غير فرسه قالت فكنت اعلف فرسه واكفيه مؤنته واسوسه وادق النوى لناضحه واعلفه واستقی الماء واخرز غربه واعجن ولم اكن احسن اخبز فكان يخبز لی جارات لی من الانصار وكن نسوة صدق قالت وكنت انقل النوى من ارض الزبير التی اقطعه رسول الله صلى الله عليه وسلم على راسی وهی على ثلثی فرسخ قالت فجئت يوما والنوى على راسی فلقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه نفر من اصحابه فدعانی ثم قال اخ اخ ليحملنی خلفه قالت فاستحييت وعرفت غيرتك فقال والله لحملك النوى على راسك اشد من ركوبك معه قالت حتى ارسل الی ابو بكر بعد ذلك بخادم فكفتنی سياسة الفرس فكانما اعتقنی

باب منع المخنث من الدخول على النساء الاجانب (**قولها** كان يدخل على ازواج النبی صلى الله عليه وسلم مخنث فكانوا يعدونه من غير اولی الاربة فدخل النبی صلى الله عليه وسلم يوما وهو عند بعض نسائه وهو ينعت امرأة قال اذا اقبلت اقبلت باربع واذا ادبرت ادبرت بثمان فقال النبی صلى الله عليه وسلم الا ارى هذا يعرف ما ههنا لا يدخلن عليكن قالت فحجبوه) قال اهل اللغة المخنث بكسر النون وفتحها وهو الذی يشبه النساء فی اخلاقه وكلامه وحركاته وتارة يكون هذا خلقة من الاصل وتارة بتكلف وسنوضحهما قال ابو عبيد وسائر العلماء معنى قوله تقبل باربع وتدبر بثمان ای باربع عكن وثمان عكن قالوا ومعناه ان لها اربع عكن تقبل بهن من كل ناحية ثنتان ولكل واحدة طرفان فاذا ادبرت صارت الاطراف ثمانية قالوا وانما ذكر فقال بثمان وكان اصله ان يقول بثمانية فان المراد الاطراف وهی مذكرة لانه لم يذكره لفظ المذكر وحتى لم يذكره جاز حذف الهاء كقوله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان واتبعه ستا من شوال سبقت المسئلة هناك واضحة واما دخول هذا المخنث اولا على امهات المؤمنين فقد بين سببه فی هذا الحديث بانهم كانوا يعتقدونه من غير اولی الاربة وانه مباح دخوله عليهن فلما سمع منه هذا الكلام علم انه من اولی الاربة فمنعه صلى الله عليه وسلم الدخول ففيه منع المخنث من الدخول على النساء ومنعهن من التظهر عليه وبيان ان له حكم الرجال الفحول المراغبين فی النساء فی هذا المعنى وكذا حكم الخصی والمجبوب وكره والله اعلم واختلف فی اسم هذا المخنث قال القاضی الاشهر ان اسمه هيت بكسر الهاء وثناة تحت ساكنة ثم ثناة فوق قال وقيل صوابه هنب بالنون والباء الموحدة قال ابن درستويه قال انما سواه التصحيف قال والهنب الاحمق وقيل مائع بالمثناة فوق مولى فاختة المخزومية وجاء هذا فی حديث آخر ذكر فيه ان النبی صلى الله عليه وسلم غرب بالمعاهد او هيتا الى الحمى ذكره الواقدی وذكر ابو منصور الباوردی نحو الحكاية عن مخنث كان بالمدينة يقال له انه وذكر ان النبی صلى الله عليه وسلم نفاه الى حمراء الاسد والمحفوظ انه هيت قال العلماء واخراجه ونفيه كان لنكثه معان احدها المعنى المذكور فی الحديث انه كان يظن انه كان من غير اولی الاربة وكان منهم ويتكلم بذلك والثانی وصفه النساء ومحاسنهن وعوراتهن بحضرة الرجال وقد نهی ان تصف المرأة المرأة لزوجها فكيف اذا وصفها الرجل للرجال والثالث انه ظهر له منه انه كان يطلع من النساء واجسامهن وعوراتهن على ما لا يطلع عليه كثير من النساء فكيف الرجال لا سيما على ما جاء فی غير مسلم انه وصفها حتى وصف ما بين جلديها ای فرجها وحواليه والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا يدخل هؤلاء عليكم) اشارة الى جميع المخنثين لما راى من وصفهم للنساء ومعرفتهم ما لا يعرفه الرجال منهن قال العلماء المخنث ضربان احدهما من خلق كذلك ولم يتكلف التخلق باخلاق النساء وزيهن وكلامهن وحركاتهن بل هو خلقة خلقه الله عليها فهذا لا ذم عليه ولا عتب ولا اثم ولا عقوبة لانه معذور لا صنع له فی ذلك ولهذا لم ينكر النبی صلى الله عليه وسلم اولا دخوله على النساء ولا خلقه الذی هو عليه حين كان من اصل خلقته وانما انكر عليه بعد ذلك معرفته لاوصاف النساء ولم ينكر صفته وكونه مخنثا الضرب الثانی من المخنث هو من لم يكن له ذلك خلقة بل يتكلف اخلاق النساء وحركاتهن وهيئاتهن وكلامهن وتزيى بزيهن فهذا هو المذموم الذی جاء فی الاحاديث الصحيحة لعنه وهو بمعنى الحديث الآخر لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال والمتشبهين بالنساء من الرجال واما الضرب الاول فليس بملعون ولو كان ملعونا لما اقره اولا والله اعلم **باب** جواز ارداف المرأة الاجنبية اذا اعيت فی الطريق (**قوله** عن اسماء انها كانت تعلف فرس زوجها الزبير وتكفيه مؤنته وتسوسه وتدق النوى لناضحه وتعلفه وتستقی الماء وتعجن) هذا كله من المعروف والمروءات التی اطبق الناس عليها وهو ان المرأة تخدم زوجها بهذه الامور المذكورة ونحوها من الخبز والطبخ وغسل الثياب وغير ذلك كله تبرع من المرأة واحسان منها الى زوجها وحسن معاشرة وفعل معروف معه ولا يجب عليها شیء من ذلك بل لو امتنعت من جميع هذا لم تأثم ويلزمه تحصيل هذه الامور لها ولا يحل له الزامها بشیء من هذا وانما تفعله المرأة تبرعا وهی عادة جميلة استمر عليها النساء من الزمن الاول الى الآن وانما الواجب على المرأة تسليم تمكينها زوجها من نفسها وملازمة بيته (**قولها** واخرز غربه) هو بغين معجمة مفتوحة ثم راء ساكنة ثم باء موحدة وهو الدلو الكبير (**قولها** وكنت انقل النوى من ارض الزبير التی اقطعه رسول الله صلى الله عليه وسلم على راسی وهو على ثلثی فرسخ) قال اهل اللغة يقال اقطعه اذا اعطاه قطيعة وهی قطعة ارض سميت قطيعة لانها اقتطعها من جملة الارض وقولها على ثلثی فرسخ ای من مسكنها بالمدينة ولما الفرسخ فهو ثلثة اميال والميل ستة الآف ذراع والذراع اربع وعشرون اصبعا معترضة معتدلة والاصبع ست شعيرات معترضات معتدلات وفی هذا دليل لجواز اقطاع الامام فاما الارض المملوكة لبيت المال فلا يملكها احد الا باقطاع الامام ثم تارة يقطع رقبتها ويملكها للانسان يرى فيه مصلحة فيجوز ان يملكها كما يملك ما يعطيه من الدراهم والدنانير وغيرها اذا راى فيه مصلحة وتارة يقطعه منفعتها فيستحق الانتفاع بها مدة الاقطاع واما الموات فيجوز لكل احد احياؤه ولا يفتقر الى اذن الامام هذا مذهب مالك والشافعی والجمهور وقال ابو حنيفة لا يملك الموات بالاحياء الا باذن الامام واما قولها وكنت انقل النوى من ارض الزبير فاشار القاضی الى ان معناه انها تلتقط من النوى الساقط فيها مما اكله الناس والقوه قال ففيه جواز التقاط المطروحات رغبة عنها كالنوى والسنابل وخرق المزابل وسقاطتها وما يطرحه الناس من رديء المتاع ورديء الخضر وغيرها مما يعرف انهم تركوه رغبة عنه فكل هذا يحل التقاطه ويملكه الملتقط وقد لقط الصالحون واهل الورع وراده من الحلال المحض وارتضوه لاكلهم ولباسهم (**قولها** فجئت يوما والنوى على راسی فلقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه نفر من اصحابه فدعانی ثم قال اخ اخ ليحملنی خلفه قالت فاستحييت وعرفت غيرتك) اما لفظة اخ اخ فهی بكسر الهمزة واسكان الخاء المعجمة وهی كلمة تقال للبعير ليبرك وفی هذا الحديث جواز الارداف على الدابة اذا كانت مطيقة وله نظائر كثيرة فی الصحيح سبق بيانها فی مواضعها وفيه ما كان عليه صلى الله عليه وسلم من الشفقة على المؤمنين والمؤمنات ورحمتهم ومواساتهم فيما امكنه وفيه جواز ارداف المرأة التی ليست محرما اذا وجدت فی طريق قد اعيت لا سيما مع جماعة رجال صالحين ولا شك فی جواز مثل هذا وقال القاضی عياض هذا خاص للنبی صلى الله عليه وسلم بخلاف غيره فقد امرنا بالمباعدة بين انفاس الرجال والنساء وكانت عادته صلى الله عليه وسلم مباعدتهن ليقتدی بامته قال وانما كانت هذه خصوصية له لكونها بنت ابی بكر واخت عائشة وامرأة الزبير فكانت كاحدی اهله ونسائه مع ما خص به صلى الله عليه وسلم انه املك لاربه واما ارداف المحارم فجائز بلا خلاف بكل حال (**قولها** ارسل الی بخادم ای جارية تخدمنی يقال

وحدثنا محمد بن عبید الغبری قال نا حماد بن زید عن ایوب عن ابن ابی ملیکۃ ان اسماء قالت کنت اخدم الزبیر خدمۃ البیت وکان لہ فرس وکنت اسوسہ فلم یکن من الخدمۃ شیء اشد علی من سیاسۃ الفرس کنت احتش لہ واقوم علیہ واسوسہ قال ثم انہا اصابت خادما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاعطاھا خادما قالت کفتنی سیاسۃ الفرس فالقت علی مؤنتہ فجاءنی رجل فقال یا ام عبد اللہ انی رجل فقیر اردت ان ابیع فی ظل دارک قالت انی ان رخصت لک ابی ذلک الزبیر فتعال فاطلب الی والزبیر شاھد فجاء فقال یا ام عبد اللہ انی رجل فقیر اردت ان ابیع فی ظل دارک فقالت مالک بالمدینۃ الا داری فقال لہا الزبیر مالک ان تمنعی رجلا فقیرا یبیع فکان یبیع الی ان کسب فبعتہ الجاریۃ فدخل علی الزبیر وثمنہا فی حجری فقال ھبیہا لی فقالت انی قد تصدقت بہا حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون واحد حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال نا محمد بن بشر وابن نمیر ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وثنا محمد بن المثنی وعبید اللہ بن سعید قالا نا یحیی وھو ابن سعید کلہم عن عبید اللہ ح قال وثنا قتیبۃ وابن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وثنا ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد عن ایوب ح قال وحدثنا ابن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبۃ قال سمعت ایوب بن موسی کل ھؤلاء عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث مالک وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وھناد بن السری قالا نا ابو الاحوص عن منصور ح قال وثنا زھیر بن حرب وعثمان بن ابی شیبۃ واسحاق بن ابراھیم واللفظ لزھیر قال اسحاق انا وقال الاخران نا جریر عن منصور عن ابی وائل عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون الاخر حتی تختلطوا بالناس من اجل ان یحزنہ وحدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبۃ وابن نمیر وابو کریب واللفظ لیحیی قال یحیی انا وقال الاخرون نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن شقیق عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون صاحبہما فان ذلک یحزنہ وحدثنا اسحاق بن ابراھیم قال نا عیسی بن یونس ح قال وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان کلاھما عن الاعمش بھذا الاسناد حدثنا محمد بن ابی عمر المکی قال نا عبد العزیز الدراوردی عن یزید وھو ابن عبد اللہ بن اسامۃ بن الہاد عن محمد بن ابراھیم عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان اذا اشتکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقاہ جبرئیل علیہ السلام قال بسم اللہ یبریک ومن کل داء یشفیک ومن شر حاسد اذا حسد وشر کل ذی عین حدثنا بشر بن ھلال الصواف قال نا عبد الوارث قال نا عبد العزیز بن صہیب عن ابی نضرۃ عن ابی سعید ان جبرئیل علیہ السلام اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اشتکیت قال نعم قال بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک

باب تحریم مناجاۃ الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ

باب الطب والمرض والرقی

للذکر والانثی خادم بلا ہاء (قولہا فی الفقیر الذی استاذنہا فی ان یبیع فی ظل دارہا وذکرت الحیلۃ فی استرضاء الزبیر) ہذا فیہ حسن الملاطفۃ فی تحصیل المصالح ومداراۃ اخلاق الناس فی تتمیم ذلک واللہ اعلم **باب** تحریم مناجات الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان ثلثۃ فلا یتناجی اثنان دون واحد وفی روایۃ حتی تختلطوا بالناس من اجل ان یحزنہ) قال اہل اللغۃ یقال حزنہ واحزنہ وقرئ بہما فی السبع والمناجاۃ المسارۃ وانتجی القوم وتناجوا ای سار بعضہم بعضا وفی ہذہ الاحادیث النہی عن تناجی اثنین بحضرۃ ثالث وکذا ثلثۃ واکثر بحضرۃ واحد وہو نہی تحریم فیحرم علی الجماعۃ المناجاۃ دون واحد منہم الا ان یاذن ومذہب ابن عمر ومالک واصحابنا وجماہیر العلماء ان النہی عام فی کل الازمان وفی الحضر والسفر وقال بعض العلماء انما النہی عنہ المناجاۃ فی السفر دون الحضر لان السفر مظنۃ الخوف وادعی بعضہم ان ہذا الحدیث منسوخ وان ہذا کان فی اول الاسلام فلما فشا الاسلام وامن الناس سقط النہی وکان المنافقون یفعلون ذلک بحضرۃ المؤمنین لیحزنوہم اما اذا کانوا اربعۃ فتناجی اثنان دون اثنین فلا باس بالاجماع واللہ اعلم

باب الطب والمرض والرقی (**قولہ** ان جبرئیل رقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکر الاحادیث بعدہ فی الرقی وفی الحدیث الآخر فی الذین یدخلون الجنۃ بغیر حساب لا یرقون ولا یسترقون وعلی ربہم یتوکلون فقد یظن مخالفا لہذہ الاحادیث ولا مخالفۃ بل المدح فی ترک الرقی المراد بہا الرقی التی ہی من کلام الکفار والرقی المجہولۃ والتی بغیر العربیۃ وما لا یعرف معناہا فہذہ مذمومۃ لاحتمال ان معناہا کفر او قریب منہ او مکروہۃ واما الرقی بآیات القرآن وبالاذکار المعروفۃ فلا نہی فیہ بل ہو سنۃ ومنہم من قال فی الجمع بین الحدیثین ان المدح فی ترک الرقی لا فضیلۃ وبیان التوکل والذی فعل الرقی واذن فیہا لبیان الجواز مع ان ترکہا افضل وبہذا قال ابن عبد البر وحکاہ عن حکاہ والمختار الاول وقد نقلوا الاجماع علی جواز الرقی بالآیات واذکار اللہ تعالی قال المازری جمیع الرقی جائزۃ اذا کانت بکتاب اللہ او بذکرہ ومنہی عنہا اذا کانت باللغۃ العجمیۃ او بما لا یدری معناہ لجواز ان یکون فیہ کفر قال واختلفوا فی رقیۃ اہل الکتاب فجوزہا ابو بکر الصدیق وکرہہا مالک خوفا ان یکون مما یدلوہ ومن جوزہا قال الظاہر انہم لم یبدلوا الرقی فانہم لا غرض لہم فی ذلک بخلاف غیرہا مما بدلوہ وقد ذکر مسلم بعد ہذا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی ما لم یکن فیہا شیء واما **قولہ** فی الروایۃ الاخری یا رسول اللہ انک نہیت عن الرقی **فاجاب** العلماء عنہ باجوبۃ احدہا کان نہی اولا ثم نسخ ذلک واذن فیہا وفعلہا واستقر الشرع علی الاذن والثانی ان النہی عن الرقی المجہولۃ کما سبق والثالث ان النہی لقوم کانوا یعتقدون منفعتہا وتاثیرہا بطبعہا کما کانت الجاہلیۃ تزعمہ فی اشیاء کثیرۃ واما **قولہ** فی الحدیث الآخر لا رقیۃ الا من عین او حمۃ فقال العلماء لم یرد بہ حصر الرقیۃ الجائزۃ فیہا ومنعہا فیما عداہا وانما المراد لا رقیۃ احق واولی من رقیۃ العین والحمۃ لشدۃ الضرر فیہما قال القاضی وجاء فی حدیث فی غیر مسلم سئل عن النشرۃ فاضافہا الی الشیطان قال والنشرۃ معروفۃ مشہورۃ عند اہل التعزیم وسمیت بذلک لانہا تنشر عن صاحبہا ای تنحل عنہ وقال الحربی ہی من السحر قال القاضی وہذا محمول علی انہا اشیاء خارجۃ عن کتاب اللہ تعالی واذکارہ وعن المداواۃ المعروفۃ التی ہی من جنس المباح وقد اختار بعض المتقدمین ہذا فکرہ حل المعقود عن امرأتہ وقد حکی البخاری فی صحیحہ عن سعید بن المسیب انہ سئل عن رجل بہ طب ای ضرب من الجنون او یوخذ عن امرأتہ ایخلی عنہ او ینشر قال لا باس بہ انما یریدون بہ الصلاح فلم ینہ عما ینفع وممن اجاز النشرۃ الطبری وہو الصحیح قال کثیرون او الاکثرون بجواز الاسترقاء للصحیح لما یخاف ان یغشاہ من المکروہات والہوام ودلیلہ احادیث منہا حدیث عائشۃ فی صحیح البخاری کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ نفث فی کفہ ویقرأ قل ہو اللہ احد والمعوذتین ثم یمسح بہا وجہہ وما بلغت یدہ من جسدہ واللہ اعلم (**قولہ** بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد ہذا تصریح بالرقی باسماء اللہ تعالی وفیہ توکید الرقیۃ والدعاء وتکریرہ و**قولہ** من شر کل نفس قیل یحتمل ان المراد بالنفس نفس الآدمی وقیل یحتمل ان المراد بہا العین فان النفس تطلق علی العین ویقال رجل نفس اذا کان یصیب الناس بعینہ کما قال فی الروایۃ الاخری من شر کل ذی عین ویکون قولہ او عین حاسد من باب التوکید بلفظ مختلف او شک من الراوی فی لفظہ واللہ اعلم

حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم العين حق وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي وحجاج بن الشاعر واحمد بن خراش قال عبد الله انا وقال الآخران نا مسلم بن ابراهيم قال نا وهيب عن ابن طاوس عن ابيه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العين حق ولو كان شيء سابق القدر سبقته العين واذا استغسلتم فاغسلوا

(قوله صلى الله عليه وسلم العين حق ولو كان شيء سابق القدر سبقته العين واذا استغسلتم فاغسلوا) قال الامام ابو عبد الله المازري اخذ جماهير العلماء بظاهر هذا الحديث وقالوا العين حق وانكره طوائف من المبتدعة والدليل على فساد قولهم ان كل معنى ليس مخالفا في نفسه ولا يؤدي الى قلب حقيقة ولا افساد دليل فانه من مجوزات العقول اذا اخبر الشرع بوقوعه وجب اعتقاده ولا يجوز تكذيبه وهل من فرق بين تكذيبهم بهذا وتكذيبهم بما يخبر به من امور الآخرة قال وقد زعم بعض الطبائعيين المثبتين للعين ان العائن تنبعث من عينه قوة سمية تتصل بالمعين فيهلك او يفسد قالوا ولا يمتنع هذا كما لا يمتنع انبعاث قوة سمية من الافعى والعقرب تتصل باللديغ فيهلك وان كان غير محسوس لنا فكذا العين قال المازري وهذا غير مسلم لانا بينا في كتب علم الكلام ان لا فاعل الا الله تعالى وبينا فساد القول بالطبائع وبينا ان المحدث لا يفعل في غيره شيئا واذا تقرر هذا بطل ما قالوه ثم نقول هذه المنبعث من العين اما جوهر واما عرض فباطل ان يكون عرضا لانه لا ينتقل الانتقال وباطل ان يكون جوهرا لان الجواهر متجانسة فليس بعضها بان يكون مفسدا لبعضها باولى من عكسه فبطل ما قالوه قال واقرب طريقة قالها من ينتحل الاسلام منهم ان قالوا لا يبعد ان تنبعث جواهر لطيفة غير مرئية من العين فتتصل بالمعين وتتخلل مسام جسمه فيخلق الله سبحانه وتعالى الهلاك عندها كما يخلق الهلاك عند شرب السم عادة اجراها الله تعالى وليست ضرورة ولا الطبيعة التجأ العقل اليها ومذهب اهل السنة ان العين انما تفسد وتهلك عند نظر العائن بفعل الله تعالى اجرى الله سبحانه وتعالى العادة ان يخلق الضرر عند مقابلة هذا الشخص لشخص آخر وهل ثم جواهر خفية ام لا هذا من مجوزات العقول لا يقطع فيه بواحد من الامرين وانما يقطع بنفي الفعل عنها وباضافته الى الله تعالى فمن قطع من اطباء الاسلام بانبعاث الجواهر فقد اخطأ في قطعه وانما هو من الجائزات هذا ما يتعلق بعلم الاصول اما ما يتعلق بعلم الفقه فان الشرع ورد بالوضوء لهذا الامر في حديث سهل بن حنيف لما اصيب بالعين عند اغتساله فامر النبي صلى الله عليه وسلم عائنه ان يتوضأ رواه مالك في الموطا وصفة وضوء العائن عند العلماء ان يؤتى بقدح ماء ولا يوضع القدح في الارض فيأخذ منه غرفة فيتمضمض بها ثم يمجها في القدح ثم يأخذ منه بالغسل به وجهه ثم يأخذ بشماله ماء يغسل به كفه اليمنى ثم يأخذ بيمينه ماء يغسل به كفه اليسرى ثم بشماله ماء يغسل به مرفقه الايمن ثم بيمينه ماء يغسل به مرفقه الايسر ولا يغسل ما بين المرفقين والكفين ثم يغسل قدمه اليمنى ثم اليسرى ثم ركبته اليمنى ثم اليسرى على الصفة المتقدمة ويوكل ذلك في القدح ثم داخلة ازاره وهو الطرف المتدلي الذي يلي حقوه الايمن وقد ظن بعضهم ان داخلة الازار كناية عن الفرج وجمهور العلماء على ما قدمناه واذا استكمل هذا صبه من خلفه على راسه وهذا المعنى لا يمكن تعليله ومعرفة وجهه وليس في قوة العقل الاطلاع على اسرار جميع المعلومات فلا يدفع هذا بان لا يعقل معناه قال وقد اختلف العلماء في العائن هل يجبر على الوضوء للمعين ام لا واحتج من اوجبه بقوله صلى الله عليه وسلم في رواية مسلم هذه واذا استغسلتم فاغسلوا وبرواية الموطا التي ذكرناها انه صلى الله عليه وسلم امره بالوضوء والامر للوجوب قال المازري والصحيح عندي الوجوب ويبعد الخلاف فيه اذا خشي على المعين الهلاك وكان وضوء العائن مما جرت العادة بالبرء به او كان الشرع اخبر به خبرا عاما ولم يمكن زوال الهلاك الا بوضوء العائن فانه يصير من باب من تعين عليه احياء نفس مشرفة على الهلاك وقد تقرر انه يجبر على بذل الطعام للمضطر فهذا اولى وبهذا التقرير يرتفع الخلاف فيه هذا آخر كلام المازري قال القاضي عياض بعد ان ذكر قول المازري الذي حكيته بلفظه من تفسير هذا الغسل على قول الجمهور وما فسره الزهري واخبر انه ادرك العلماء يصفونه واستحسنه علماؤنا ومضى به العمل ان غسل العائن وجهه انما هو صبه واخذه بيده اليمنى وكذلك باقي اعضائه انما هو صبه صبة على ذلك الوضوء في القدح ليس على صفة غسل الاعضاء في الوضوء وغيره وكذلك غسل داخلة الازار انما هو ادخاله وغمسه في القدح ثم يقوم الذي في يده القدح فيصب على راس المعين من ورائه على جميع جسده ثم يكفأ القدح وراءه على ظهر الارض وقيل يستعمله بذلك عند صبه عليه هذه رواية ابن ابي ذئب وقد جاء عن ابن شهاب من رواية عقيل مثل هذا الا ان فيه الابتداء بغسل الوجه قبل المضمضة وفيه في غسل القدمين انه لا يغسل جميعهما وانما قال ثم يفعل مثل ذلك في طرف قدمه اليمنى من عند اصول اصابعه واليسرى كذلك وداخلة الازار هنا الميزر والمراد بداخلته ما يلي الجسد منه وقيل المراد موضعه من الجسد وقيل المراد مذاكيره كما يقال عفيف الازار اي الفرج وقيل المراد وركه اذ هو معقد الازار وقد جاء في حديث سهل بن حنيف من رواية مالك في صفته انه قال للعائن اغتسل له فغسل وجهه ويديه ومرفقيه وركبتيه واطراف رجليه وداخلة ازاره وفي رواية فغسل وجهه وظاهر كفيه ومرفقيه وغسل صدره وداخلة ازاره وركبتيه واطراف قدميه ظاهرهما في الاناء قال وحسبته قال وامر فحامنه حسوات والله اعلم قال القاضي في هذا الحديث من الفقه ما قاله بعض العلماء انه ينبغي اذا عرف احد بالاصابة بالعين ان يجتنب ويتحرز منه وينبغي للامام منعه من مداخلة الناس ويامره بلزوم بيته فان كان فقيرا رزقه ما يكفيه ويكف اذاه عن الناس فضرره اشد من ضرر اكل الثوم والبصل الذي منع النبي صلى الله عليه وسلم دخول المسجد لئلا يؤذي المسلمين ومن ضرر المجذوم الذي منعه عمر رضي الله عنه والعلماء بعده الاختلاط بالناس ومن ضرر الموذيات من المواشي التي يؤمر بتغريبها الى حيث لا يتاذى به احد وهذا الذي قاله هذا القائل صحيح متعين ولا يعرف عن غيره تصريح بخلافه والله اعلم قال القاضي وفي هذا الحديث دليل لجواز النشرة والتطبب بها وسبق بيان الخلاف فيها والله اعلم (قوله حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي وحجاج بن الشاعر واحمد بن خراش) هكذا هو في جميع النسخ احمد بن خراش بالخاء المعجمة المكسورة وبالراء والشين المعجمة وهو الصواب ولا خلاف فيه في شيء من النسخ وهو احمد بن الحسن بن خراش ابو جعفر البغدادي نسب الى جده وقال القاضي عياض هكذا هو في الاصول بالخاء المعجمة قال وقيل انه وهم وصوابه احمد بن جواس بفتح الجيم وبواو مشددة وسين مهملة هذا كلام القاضي وهو غلط فاحش ولا خلاف ان المذكور في مسلم انما هو بالخاء المعجمة والراء والشين المعجمة كما سبق وهو الراوي عن مسلم بن ابراهيم المذكور في صحيح مسلم هنا وانما ابن جواس بالجيم فهو ابو عاصم الحنفي الكوفي روى عنه مسلم ايضا في غير هذا الموضع ولكنه لا يروي عن مسلم بن ابراهيم ولا هو المراد هنا قطعا وكان سبب غلط من غلط فيه كون احمد بن خراش وقع منسوبا الى جده كما ذكرنا (قوله صلى الله عليه وسلم ولو كان شيء سابق القدر سبقته العين) فيه اثبات القدر وهو حق بالنصوص واجماع اهل السنة وسبقت المسئلة في اول كتاب الايمان ومعناه ان الاشياء كلها بقدر الله تعالى ولا تقع الا على حسب ما قدرها الله تعالى وسبق بها علمه فلا يقع ضرر العين ولا غيره من الخير والشر الا بقدر الله تعالى وفيه صحة امر العين وانها قوية الضرر والله اعلم

حدثنا ابوکریب قال نا ابن نمیر عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت سحر رسول الله صلی الله علیه وسلم یهودی من یهود بنی زریق یقال له لبید بن الاعصم قالت حتی کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخیل الیه انه یفعل الشئ وما یفعله حتی اذا کان ذات یوم او ذات لیلة دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم دعا ثم دعا ثم قال یا عائشة اشعرت ان الله افتانی فیما استفتیته فیه جاءنی رجلان فقعد احدهما عند راسی والآخر عند رجلی فقال الذی عند راسی للذی عند رجلی او الذی عند رجلی للذی عند راسی ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبید بن الاعصم قال فی ای شئ قال فی مشط ومشاطة وجب طلعة ذکر قال فاین هو قال فی بئر ذی اروان قالت فاتاها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اناس من اصحابه ثم قال یا عائشة والله لکان ماءها نقاعة الحناء ولکان نخلها رؤس الشیاطین قالت فقلت یا رسول الله افلا احرقته قال لا اما انا فقد عافانی الله وکرهت ان اثیر علی الناس شرا فامرت بها فدفنت حدثنا ابوکریب قال نا ابو اسامة قال نا هشام عن ابیه عن عائشة قالت سحر رسول الله صلی الله علیه وسلم وساق ابو کریب الحدیث بقصته نحو حدیث ابن نمیر وقال فیه فذهب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی البئر فنظر الیها وعلیها نخل وقالت قلت یا رسول الله فاخرجه ولم یقل افلا احرقته ولم یذکر فامرت بها فدفنت

باب السحر (قوله من یهود بنی زریق) بتقدیم الزای (قوله سحر رسول الله صلی الله علیه وسلم یهودی حتی کان یخیل الیه انه یفعل الشئ وما یفعله) قال الامام المازری رحمه الله مذهب اهل السنة وجمهور علماء الامة علی اثبات السحر وان له حقیقة کحقیقة غیره من الاشیاء الثابتة خلافا لمن انکر ذلک ونفی حقیقته واضاف ما یقع منه الی خیالات باطلة لا حقائق لها وقد ذکره الله تعالی فی کتابه وذکر انه مما یتعلم وذکر ما فیه اشارة الی انه مما یکفر به وانه یفرق بین المرء وزوجه وهذا کله لا یمکن فیما لا حقیقة له وهذا الحدیث ایضا مصرح باثباته وانه اشیاء دفنت واخرجت وهذا کله یبطل ما قالوه فاحالة کونه من الحقائق محال ولا یستنکر فی العقل ان الله سبحانه وتعالی یخرق العادة عند النطق بکلام ملفق او ترکیب اجسام او المزج بین قوی علی ترتیب لا یعرفه الا الساحر واذا شاهد الانسان بعض الاجسام منها قاتلة کالسموم ومنها مسقمة کالادویة الحادة ومنها مضرة کالادویة المضادة للمرض لم یستبعد عقلا ان ینفرد الساحر بعلم قوی قتاله او کلام مهلک او مؤد الی التفرقة قال وقد انکر بعض المبتدعة هذا الحدیث بسبب آخر فزعم انه یحط منصب النبوة ویشکک فیها وان تجویزه یمنع الثقة بالشرع وهذا الذی ادعاه هؤلاء المبتدعة باطل لان الدلائل القطعیة قد قامت علی صدقه وصحته وعصمته فیما یتعلق بالتبلیغ والمعجزة شاهدة بذلک وتجویز ما قام الدلیل بخلافه باطل فاما ما یتعلق ببعض امور الدنیا التی لم یبعث بسببها ولا کان مفضلا من اجلها وهو مما یعرض للبشر فغیر بعید ان یخیل الیه من امور الدنیا ما لا حقیقة له وقد قیل انه انما کان یتخیل الیه انه وطئ زوجاته ولیس بوطئ وقد یتخیل الانسان مثل هذا فی المنام فلا یبعد تخیله فی الیقظة ولا حقیقة له وقیل انه یخیل الیه انه فعله وما فعله ولکن لا یعتقد صحة ما یتخیله فتکون اعتقاداته علی السداد وقال القاضی عیاض وقد جاءت روایات هذا الحدیث مبینة ان السحر انما تسلط علی جسده وظواهر جوارحه لا علی عقله وقلبه واعتقاده ویکون معنی قوله فی الحدیث حتی یظن انه یاتی اهله ولا یاتیهن ویروی یخیل الیه ای یظهر له من نشاطه وتقدم عادته القدرة علیهن فاذا دنا منهن اخذته اخذة السحر فلم یاتهن ولم یتمکن من ذلک کما یعتری المسحور وکل ما جاء فی الروایات من انه یخیل الیه فعل شئ لم یفعله ونحوه فمحمول علی التخیل بالبصر لا بالخلل تطرق الی العقل لیس فی ذلک ما یدخل لبسا علی الرسالة ولا طعنا لاهل الضلالة والله اعلم قال المازری واختلف الناس فی القدر الذی یقع به السحر ولهم فیه اضطراب فقال بعضهم لا یزید تاثیره علی قدر التفرقة بین المرء وزوجه لان الله تعالی انما ذکر ذلک تعظیما لما یکون عنده وتهویلا به فی حقنا فلو وقع به اعظم منه لذکره لان المثل لا یضرب عند المبالغة الا باعلی احوال المذکور قال ومذهب الاشعریة انه یجوز ان یقع به اکثر من ذلک قال وهذا هو الصحیح عقلا لانه لا فاعل الا الله تعالی وما یقع من ذلک فهو عادة اجراها الله تعالی ولا تفترق الافعال فی ذلک ولیس بعضها باولی من بعض ولو ورد الشرع بقصوره عن مرتبة لوجب المصیر الیه ولکن لا یوجد شرع قاطع یوجب الاقتصار علی ما قاله القائل الاول وذکر التفرقة بین الزوجین فی الآیة لیس بنص فی منع الزیادة وانما النظر فی انه ظاهر ام لا قال فان قیل اذا جوزت الاشعریة خرق العادة علی ید الساحر فبما ذا یتمیز عن النبی فالجواب ان العادة تخرق علی ید النبی والولی والساحر لکن النبی یتحدی بها الخلق ویستعجزهم عن مثلها ویخبر عن الله تعالی بخرق العادة بها التصدیقه فلو کان کاذبا لم تخرق العادة علی یدیه ولو خرقها الله علی ید کاذب لخرقها علی ید المعارضین للانبیاء واما الولی والساحر فلا یتحدیان الخلق ولا یستدلان علی نبوة ولو ادعیا شیئا من ذلک لم تخرق العادة لهما واما الفرق بین الولی والساحر فمن وجهین احدهما وهو المشهور اجماع المسلمین علی ان السحر لا یظهر الا علی فاسق والکرامة لا تظهر علی فاسق وانما تظهر علی ولی وبهذا جزم امام الحرمین وابو سعد المتولی وغیرهما والثانی ان السحر قد یکون ناشئا بفعلها وبمزجها ومعاناة وعلاج والکرامة لا تفتقر الی ذلک وفی کثیر من الاوقات یقع ذلک اتفاقا من غیر ان یستدعیه او یشعر به والله اعلم واما ما یتعلق بالمسئلة من فروع الفقه فعمل السحر حرام وهو من الکبائر بالاجماع وقد سبق فی کتاب الایمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عده من السبع الموبقات وسبق هناک شرحه ومختصر ذلک انه قد یکون کفرا وقد لا یکون کفرا بل معصیة کبیرة فان کان فیه قول او فعل یقتضی الکفر کفر والا فلا واما تعلمه وتعلیمه فحرام فان تضمن ما یقتضی الکفر کفر والا فلا واذا لم یکن فیه ما یقتضی الکفر عزر واستتیب منه ولا یقتل عندنا فان تاب قبلت توبته وقال مالک الساحر کافر یقتل بالسحر ولا یستتاب ولا تقبل توبته بل یتحتم قتله والمسئلة مبنیة علی الخلاف فی قبول توبة الزندیق لان الساحر عنده کافر کما ذکرنا وعندنا لیس بکافر وعندنا تقبل توبة المنافق والزندیق قال القاضی عیاض ویقول مالک قال احمد بن حنبل وهو مروی عن جماعة من الصحابة والتابعین قال اصحابنا فاذا قتل الساحر بسحره انسانا واعترف انه مات بسحره وانه یقتل غالبا لزمه القصاص وان قال مات به ولکنه قد یقتل وقد لا فلا قصاص وتجب الدیة والکفارة وتکون الدیة فی مال الاعلی عاقلته لان العاقلة لا تحمل ما ثبت باعتراف الجانی قال اصحابنا ولا یتصور القتل بالسحر بالبینة وانما یتصور باعتراف الساحر والله اعلم (قوله حتی اذا کان ذات یوم او ذات لیلة دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم دعا ثم دعا) هذا دلیل لاستحباب الدعاء عند حصول الامور المکروهات وتکریره وحسن الالتجاء الی الله تعالی (قوله ما وجع الرجل قال مطبوب) المطبوب المسحور یقال طب الرجل اذا سحر فکنوا بالطب عن السحر کما کنوا بالسلیم عن اللدیغ قال ابن الانباری الطب من الاضداد ویقال لعلاج الدار طب وللسحر طب وهو من اعظم الادواء ورجل طبیب ای حاذق سمی طبیبا لحذقه وفطنته (قوله فی مشط ومشاطة وجب طلعة ذکر) اما المشاطة فبضم المیم وهی الشعر الذی یسقط من الراس او اللحیة عند تسریحه واما المشط ففیه لغات مشط ومشط بضم المیم واسکان الشین وضمها ومشط بکسر المیم واسکان الشین ومشط ویقال له مشقا بالهمز وترکه ومشقاء ممدود ومکسر ومرجل وقیلم بفتح القاف حکاه ابن عمر الزاهد واما قوله وجب هکذا فی اکثر نسخ بلادنا جب بالجیم وبالباء الموحدة وفی بعضها جف بالجیم والفاء وهما بمعنی وهو وعاء طلع النخل وهو الغشاء الذی یکون علیه ویطلق علی الذکر والانثی فلهذا قیده فی الحدیث بقوله طلعة ذکر وهو باضافة طلعة الی ذکر والله اعلم ووقع فی البخاری من روایة ابن عیینة ومشاقة بالقاف بدل مشاطة وهی المشاطة ایضا وقیل مشاقة الکتان (قوله صلی الله علیه وسلم فی بئر ذی اروان) هکذا هو فی جمیع نسخ مسلم ذی اروان وکذا وقع فی بعض روایات البخاری وفی معظمها ذروان وکلاهما صحیح والاول اجود واصح وادعی ابن قتیبة انه الصواب وهو قول الاصمعی وهی بئر بالمدینة فی بستان بنی زریق (قوله صلی الله علیه وسلم والله لکان ماءها نقاعة الحناء) النقاعة بضم النون الماء الذی ینقع فیه الحناء والحناء ممدود (قولها فقلت یا رسول الله افلا احرقته وفی الروایة الثانیة قلت یا رسول الله فاخرجه) کلاهما صحیح فطلبت انه یخرجه ثم یحرقه والمراد اخراج السحر فدفنها

باب السم

حدثنی یحیی بن حبیب الحارثی قال نا خالد بن الحارث قال نا شعبة عن هشام بن زید عن انس ان امرأة یهودیة اتت رسول الله صلی الله علیه وسلم بشاة مسمومة فاکل منها فجئ بها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسألها عن ذلک فقالت اردت لاقتلک قال ما کان الله لیسلطک علی ذاک قال او قال ..... علی قال قالوا الا نقتلها قال فما زلت اعرفها فی لهوات رسول الله صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** هارون بن عبد الله قال نا روح بن عبادة قال نا شعبة قال سمعت هشام بن زید قال سمعت انس بن مالک یحدث ان یهودیة جعلت سما فی لحم ثم اتت به رسول الله صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث خالد **وحدثنا** زهیر بن حرب و اسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا و قال زهیر واللفظ له نا جریر عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اشتکی منا انسان مسحه بیمینه ثم قال اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما فلما مرض رسول الله صلی الله علیه وسلم وثقل اخذت بیده لاصنع به نحو ما کان یصنع فانتزع یده من یدی ثم قال اللهم اغفر لی واجعلنی مع الرفیق الاعلی قالت فذهبت انظر فاذا هو قد قضی **وحدثناه** یحیی بن یحیی قال نا هشیم ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة ح قال وحدثنی بشر بن خالد قال نا محمد بن جعفر ح قال وثنا ابن بشار قال نا ابن ابی عدی کلاهما عن شعبة ح قال وحدثنا ایضا ابو بکر بن ابی شیبة وابو بکر بن خلاد قالا نا یحیی وهو القطان عن سفیان کل هؤلاء عن الاعمش باسناد جریر فی حدیث هشیم وشعبة مسحه بیده قال وفی حدیث الثوری مسحه بیمینه وقال فی عقب حدیث یحیی عن سفیان عن الاعمش قال فحدثت به منصورا فحدثنی عن ابراهیم عن مسروق عن عائشة بنحوه **وحدثنا** شیبان بن فروخ قال نا ابو عوانة عن منصور عن ابراهیم عن مسروق عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا عاد مریضا یقول اذهب الباس رب الناس اشفه انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب قالا نا جریر عن منصور عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی المریض یدعو له قال اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما وفی روایة ابی بکر فدعا له وقال وانت الشافی **حدثنی** القاسم بن زکریا قال نا عبید الله بن موسی عن اسرائیل عن منصور عن ابراهیم ومسلم بن صبیح عن مسروق عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث ابی عوانة وجریر **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واللفظ لابی کریب قالا نا ابن نمیر قال نا هشام عن ابیه عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یرقی بهذه الرقیة اذهب الباس رب الناس بیدک الشفاء لا کاشف له الا انت **وحدثنا** ابو کریب قال نا ابو اسامة ح قال وثنا اسحق بن ابراهیم قال انا عیسی بن یونس کلاهما عن هشام بهذا الاسناد مثله **وحدثنی** سریج بن یونس ویحیی بن ایوب قالا نا عباد بن عباد عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مرض احد من اهله نفث علیه بالمعوذات فلما مرض مرضه الذی مات فیه جعلت انفث علیه وامسحه بید نفسه لانها کانت اعظم برکة من یدی وفی روایة یحیی بن ایوب بمعوذات

باب استحباب رقیة المریض

وقال الشافی

رسول الله صلی الله علیه وسلم واخبر ان الله تعالی قد عافاه وانه یخاف من اخراجه واحراقه واشاعة هذا ضررا وشرا علی المسلمین من تذکر السحر او تعلمه وشیاعه والحدیث فیه ایذاء فاعله فیحمله ذلک او یحمل بعض اهله ومحبیه والمتعصبین له من المنافقین وغیرهم علی سحر الناس واذاهم وانتصابهم لمناکدة المسلمین بذلک وهذا من باب ترک مصلحة لخوف مفسدة اعظم منها وهو من اهم قواعد الاسلام وقد سبقت المسئلة مرات والله اعلم **باب السم** (**قوله** ان امرأة یهودیة اتت رسول الله صلی الله علیه وسلم بشاة مسمومة فاکل منها فجئ بها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسألها عن ذلک فقالت اردت لاقتلک قال ما کان الله لیسلطک علی ذاک قال او قال علی قال قالوا الا نقتلها قال لا قال فما زلت اعرفها فی لهوات رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی الروایة الاخری جعلت سما فی لحم) اما السم فبفتح السین وضمها وکسرها ثلث لغات الفتح افصح جمعه سمام وسموم واما اللهوات فبفتح اللام والهاء جمع لهاة بفتح اللام وهی اللحمة الحمراء المعلقة فی اصل الحنک قاله الاصمعی وقیل اللحمات اللواتی فی سقف اقصی الفم وقوله ما زلت اعرفها ای العلامة کانه بقی للسم علامة واثر من سواد او غیره **وقولهم** الا نقتلها هو بالنون فی اکثر النسخ وفی بعضها بتاء الخطاب (**وقوله** صلی الله علیه وسلم ما کان الله لیسلطک علی ذاک او قال علی فیه بیان عصمته صلی الله علیه وسلم من الناس کلهم کما قال الله والله یعصمک من الناس وهی معجزة لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی سلامته من السم المهلک لغیره وفی اعلام الله تعالی له بانها مسمومة وکلام معصوم منه له فقد جاء فی غیر مسلم انه صلی الله علیه وسلم قال ان الذراع تخبرنی انها مسمومة وهذه المرأة الیهودیة الفاعلة للسم اسمها زینب بنت الحارث اخت مرحب الیهودی رأینا تسمیتها هذه فی مغازی موسی بن عقبة ودلائل النبوة للبیهقی قال القاضی عیاض واختلف الآثار والعلماء هل قتلها النبی صلی الله علیه وسلم ام لا فوقع فی صحیح مسلم انهم قالوا الا نقتلها قال لا وسئل عن ابی هریرة وجابر وعن جابر من روایة ابی سلمة انه صلی الله علیه وسلم قتلها وفی روایة ابن عباس انه صلی الله علیه وسلم دفعها الی اولیاء بشر بن البراء بن معرور وکان اکل منها فمات بها فقتلوها وقال ابن سحنون اجمع اهل الحدیث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قتلها قال القاضی وجه الجمع بین هذه الروایات والاقاویل انه لم یقتلها اولا حین اطلع علی سحرها وقیل له اقتلها فقال لا فلما مات بشر بن البراء من ذلک سلمها لاولیائه فقتلوها قصاصا فیصح قولهم لم یقتلها ای فی الحال ویصح قولهم قتلها ای بعد ذلک والله اعلم **باب استحباب رقیة المریض** ذکر فی الباب الاحادیث انه صلی الله علیه وسلم کان یرقی المریض وقد سبقت المسئلة مستوفاة فی الباب السابق فی اول الطب **قولها** کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اشتکی منا انسان مسحه بیمینه ثم قال اذهب الباس الی آخره) فیه استحباب مسح المریض بالیمین والدعاء له وقد جاءت فیه روایات کثیرة صحیحة جمعتها فی کتاب الاذکار وهذا المذکور ههنا من احسنها ومعنی لا یغادر سقما ای لا یترک والسقم بضم السین واسکان القاف وبفتحها لغتان (**قولها** کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مرض احد من اهله نفث علیه بالمعوذات) هی بکسر الواو والنفث نفخ لطیف بلا ریق **فیه** استحباب النفث فی الرقیة وقد اجمعوا علی جوازه واستحبه الجمهور من الصحابة والتابعین ومن بعدهم قال القاضی وانکر جماعة النفث والتفل فی الرقی واجازوا فیها النفخ بلا ریق وهذا المذهب والفرق انما یجئ علی قول ضعیف قیل ان النفث معه ریق قال وقد اختلف العلماء فی النفث والتفل فقیل هما بمعنی ولا یکونان الا بریق وقال ابو عبید یشترط فی التفل ریق یسیر ولا یکون فی النفث وقیل عکسه قال وسئلت عائشة عن نفث النبی صلی الله علیه وسلم فی الرقیة فقالت کما ینفث آکل الزبیب لا ریق معه

بسمها

حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا اشتکی یقرأ علی نفسه بالمعوذات وینفث فلما اشتد وجعه کنت اقرأ علیه وامسح عنه بیده رجاء برکتها وحدثنی ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وثنا عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر ح قال وحدثنی محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا روح ح قال وثنا عقبة بن مکرم واحمد بن عثمان النوفلی قالا ثنا ابو عاصم کلاهما عن ابن جریج قال اخبرنی زیاد کلهم عن ابن شهاب باسناد مالك نحو حدیثه ولیس فی حدیث احد منهم رجاء برکتها الا فی حدیث مالك وفی حدیث یونس وزیاد ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا اشتکی نفث علی نفسه بالمعوذات ومسح عنه بیده وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا علی بن مسهر عن الشیبانی عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابیه قال سألت عائشة عن الرقیة فقالت رخص رسول الله صلی الله علیه وسلم لاهل بیت من الانصار فی الرقیة من کل ذی حمة وحدثنا یحیی بن یحیی قال نا هشیم عن مغیرة عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت رخص رسول الله صلی الله علیه وسلم لاهل بیت من الانصار فی الرقیة من الحمة وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی عمر قالوا نا سفیان عن عبد ربه بن سعید عن عمرة عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا اشتکی الانسان الشیء منه او کانت به قرحة او جرح قال النبی صلی الله علیه وسلم باصبعه هکذا ووضع سفیان سبابته بالارض ثم رفعها بسم الله تربة ارضنا بریقة بعضنا یشفی به سقیمنا باذن ربنا قال ابن ابی شیبة یشفی سقیمنا وقال زهیر لیشفی سقیمنا وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واسحق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال ابو بکر وابو کریب والفظ لهما نا محمد بن بشر عن مسعر قال نا معبد بن خالد عن ابن شداد عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یأمرها ان تسترقی من العین وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی قال نا مسعر بهذا الاسناد مثله وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا سفیان عن معبد بن خالد عن عبد الله بن شداد عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یأمرنی ان استرقی من العین وحدثنا یحیی بن یحیی قال نا ابو خیثمة عن عاصم الاحول عن یوسف بن عبد الله عن انس بن مالك فی الرقی قال رخص فی الحمة والنملة والعین وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا یحیی بن آدم عن سفیان ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا حمید بن عبد الرحمن قال نا حسن وهو ابن صالح کلاهما عن عاصم عن یوسف بن عبد الله عن انس قال رخص رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الرقیة من العین والحمة والنملة وفی حدیث سفیان یوسف بن عبد الله ابن الحارث وحدثنی ابو الربیع سلیمان بن داود قال نا محمد بن حرب قال حدثنی محمد بن الولید الزبیدی عن الزهری عن عروة بن الزبیر عن زینب بنت ام سلمة عن ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لجاریة فی بیت ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم رای بوجهها سفعة فقال بها نظرة فاسترقوا لها یعنی بوجهها صفرة وحدثنی عقبة بن مکرم العمی قال نا ابو عاصم عن ابن جریج قال واخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر ابن عبد الله یقول رخص النبی صلی الله علیه وسلم لآل حزم فی رقیة الحیة وقال لاسماء بنت عمیس مالی اری اجسام بنی اخی ضارعة تصیبهم الحاجة قالت لا ولکن العین تسرع الیهم قال ارقیهم قالت فعرضت علیه فقال ارقیهم وحدثنی محمد بن حاتم قال نا روح بن عبادة قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول ارخص النبی صلی الله علیه وسلم فی رقیة الحیة لبنی عمرو وقال ابو الزبیر وسمعت جابر ابن عبد الله یقول لدغت رجلا منا عقرب ونحن جلوس مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رجل یا رسول الله ارقی قال من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلیفعل

قال ولا اعتبار مما یخرج علیه من بلة ولا یقصد ذلك وقد جاء فی حدیث الذی رقی بفاتحة الکتاب فجعل یجمع بزاقه ویتفل والله اعلم قال القاضی وفائدة التفل التبرک بتلك الرطوبة والهواء والنفس المباشرة للرقیة والذکر الحسن لکن قال کما یتبرک بغسالة ما یکتب من الذکر والاسماء الحسنی وکان مالك ینفث اذا رقی نفسه وکان یکره الرقیة بالحدیدة والملح والذی یعقد والذی یکتب خاتم سلیمان والعقد عنده اشد کراهة لما فی ذلك من مشابهة السحر والله اعلم وفی هذا الحدیث استحباب الرقیة بالقرآن وبالاذکار وانما رقی بالمعوذات لانهن جامعات للاستعاذة من کل المکروهات جملة وتفصیلا ففیها الاستعاذة من شر ما خلق فیدخل فیه کل شیء ومن شر النفاثات فی العقد ومن السواحر ومن شر الحاسدین ومن شر الوسواس الخناس والله اعلم (قولها رخص فی الرقیة من کل ذی حمة) هی بحاء مهملة مضمومة ثم میم مخففة وهی السم ومعناه اذن فی الرقیة من کل ذات سم (قولها قال النبی صلی الله علیه وسلم باصبعه هکذا ووضع سفیان سبابته بالارض ثم رفعها بسم الله تربة ارضنا بریقة بعضنا لیشفی به سقیمنا باذن ربنا) قال جمهور العلماء المراد بارضنا ههنا جملة الارض وقیل ارض المدینة خاصة لبرکتها والریقة اقل من الریق ومعنی الحدیث انه یاخذ من ریق نفسه علی اصبعه السبابة ثم یضعها علی التراب فیعلق بها منه شیء فیمسح به علی الموضع الجریح او العلیل ویقول هذا الکلام فی حال المسح والله اعلم قال القاضی واختلف قول مالك فی رقیة الیهودی والنصرانی المسلم وبالجواز قال الشافعی

باب استحباب الرقیة من العین والنملة والحمة والنظرة اما الحمة فسبق بیانها فی الباب قبله والعین سبق بیانها قبل ذلك واما النملة فبفتح النون واسکان المیم وهی قروح تخرج فی الجنب قال ابن قتیبة وغیره کانت المجوس تزعم ان ولد الرجل من اخته اذا خط علی النملة شفی صاحبها وفی هذه الاحادیث استحباب الرقی لهذه العاهات والادواء وقد سبق بیان ذلك مبسوطا والخلاف فیه (قوله رخص فی الرقیة من العین والحمة والنملة) لیس معناه تخصیص جوازها بهذه الثلاثة وانما معناه سئل عن هذه الثلاثة فاذن فیها ولو سئل عن غیرها لاذن فیه وقد اذن لغیر هؤلاء وقد رقی هو صلی الله علیه وسلم فی غیر هذه الثلاثة والله اعلم (قوله رای بوجهها سفعة فقال بها نظرة فاسترقوا لها یعنی بوجهها صفرة) اما السفعة فبسین مهملة مفتوحة ثم فاء ساکنة وقد فسرها فی الحدیث بالصفرة وقیل سواد وقال ابن قتیبة هی لون یخالف لون الوجه وقیل اخذة من الشیطان واما النظرة فهی العین ای اصابتها عین وقیل هی المس ای مس الشیطان وهذا الحدیث مما استدرکه الدارقطنی علی البخاری ومسلم لعلة فیه قال رواه عقیل عن الزهری عن عروة مرسلا وارسله مالك وغیره من اصحاب یحیی بن سعید عن سلیمان بن یسار عن عروة قال الدارقطنی واسنده ابو معویة ولا یصح قال وقال عبد الرحمن بن اسحق عن الزهری عن سعید ولم یضع شیئا هذا کلام الدارقطنی (قوله صلی الله علیه وسلم مالی اری اجسام بنی اخی ضارعة) بالضاد المعجمة ای نحیفة والمراد اولاد جعفر رضی الله عنه

وحدثنی سعید بن یحیی الاموی قال نا ابی قال نا ابن جریج بهذا الاسناد مثله غیر انه قال فقال رجل من القوم ارقیه یا رسول الله ولم یقل ارق
حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابو سعید الاشج قالا نا وکیع عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال کان لی خال یرقی من العقرب فنهی رسول الله
صلی الله علیه وسلم عن الرقی قال فاتاه فقال یا رسول الله انک نهیت عن الرقی وانا ارقی من العقرب فقال من استطاع منکم ان ینفع اخاه
فلیفعل وحدثناه عثمان بن ابی شیبة قال نا جریر عن الاعمش بهذا الاسناد مثله وحدثنا ابوکریب قال نا ابو معاویة قال نا الاعمش
عن ابی سفیان عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الرقی فجاء آل عمرو بن حزم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا یا رسول الله
ان کانت عندنا رقیة نرقی بها من العقرب وانک نهیت عن الرقی قال فعرضوها علیه فقال ما اری باسا من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلینفعه حدثنی
ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی معاویة بن صالح عن عبد الرحمن بن جبیر عن ابیه عن عوف بن مالک الاشجعی قال کنا نرقی فی الجاهلیة فقلنا یا
رسول الله کیف تری فی ذلک فقال اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی ما لم یکن فیه شرک حدثنا یحیی بن یحیی قال نا هشیم عن ابی بشر عن ابی المتوکل عن ابی سعید
الخدری ان ناسا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم کانوا فی سفرة فمروا بحی من احیاء العرب فاستضافوهم فلم یضیفوهم فقالوا لهم هل فیکم راق فان سید الحی
لدیغ او مصاب فقال رجل منهم نعم فاتاه فرقاه بفاتحة الکتاب فبرأ الرجل فاعطی قطیعا من غنم فابی ان یقبلها وقال حتی اذکر ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فاتی
النبی صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک له فقال یا رسول الله والله ما رقیت الا بفاتحة الکتاب فتبسم وقال وما ادراک انها رقیة ثم قال خذوا منهم واضربوا لی بسهم معکم وحدثنا
محمد بن بشار وابوبکر بن نافع کلاهما عن غندر محمد بن جعفر عن شعبة عن ابی بشر بهذا الاسناد وقال فی الحدیث فجعل یقرأ ام القرآن ویجمع بزاقه ویتفل فبرأ الرجل
وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا یزید بن هارون قال انا هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن اخیه معبد بن سیرین عن ابی سعید الخدری قال
نزلنا منزلا فاتتنا امرأة فقالت ان سید الحی سلیم لدیغ فهل فیکم من راق فقام معها رجل منا ما کنا نظنه یحسن رقیة فرقاه بفاتحة الکتاب فبرأ فاعطوه
غنما وسقونا لبنا فقلنا اکنت تحسن رقیة فقال ما رقیته الا بفاتحة الکتاب قال فقلت لا تحرکوها حتی نأتی النبی صلی الله علیه وسلم فاتینا النبی صلی الله
علیه وسلم فذکرنا ذلک له فقال ما کان یدریه انها رقیة اقسموا واضربوا لی بسهم معکم حدثنی محمد بن المثنی قال نا وهب بن جریر قال نا هشام بهذا الاسناد نحوه
غیر انه قال فقام معها رجل منا ما کنا نأبنه برقیة حدثنی ابو الطاهر وحرملة بن یحیی قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی
نافع بن جبیر بن مطعم عن عثمان بن العاص الثقفی انه شکی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وجعا یجده فی جسده منذ اسلم فقال له رسول الله
صلی الله علیه وسلم ضع یدک علی الذی یألم من جسدک وقل بسم الله ثلاثا وقل سبع مرات اعوذ بالله وقدرته من شر ما اجد واحاذر وحدثنی
یحیی بن خلف الباهلی قال نا عبد الاعلی عن سعید الجریری عن ابی العلاء ان عثمان بن ابی العاص اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله
ان الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وقراءتی یلبسها علی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ذاک شیطان یقال له خنزب فاذا احسسته
فتعوذ بالله منه واتفل علی یسارک ثلاثا قال ففعلت ذلک فاذهبه الله عنی وحدثناه محمد بن المثنی قال نا سالم بن نوح ح قال وحدثنا ابوبکر بن ابی
شیبة قال نا ابو اسامة کلاهما عن الجریری عن ابی العلاء عن عثمان بن ابی العاص انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر بمثله ولم یذکر فی حدیث سالم بن
نوح ثلاثا وحدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا سفیان عن سعید الجریری قال نا یزید بن عبد الله بن الشخیر عن عثمان بن ابی العاص
الثقفی قال قلت یا رسول الله ثم ذکر بمثل حدیثهم

لے عبد الاعلی و سالم وابی اسامة ۱۲

باب جواز اخذ الاجرة علی الرقیة بالقرآن والاذکار فیه حدیث ابی سعید الخدری رضی الله عنه وان رجلا رقی سید الحی هذا الراقی هو ابو سعید الخدری الراوی کذا جاء مبینا
فی روایة اخری فی غیر مسلم (قوله فاعطی قطیعا من الغنم) القطیع هو الطائفة من الغنم وسائر النعم قال اهل اللغة الغالب استعماله فی ما بین العشرة الی الاربعین وقیل ما بین خمس عشرة الی
خمس وعشرین وجمعه اقطاع واقطعة وقطعان وقطاع واقاطیع کحدیث واحادیث والمراد بالقطیع المذکور فی هذا الحدیث ثلثون شاة کذا جاء مبینا (قوله صلی الله علیه وسلم
ما ادراک انها رقیة) فیه التصریح بانها رقیة فیستحب ان یقرأ بها علی اللدیغ والمریض وسائر اصحاب الاسقام والعاهات (قوله صلی الله علیه وسلم خذوا منهم واضربوا لی
بسهم معکم) هذا تصریح بجواز اخذ الاجرة علی الرقیة بالفاتحة والذکر وانها حلال لا کراهیة فیها وکذا الاجرة علی تعلیم القرآن وهذا مذهب الشافعی ومالک واحمد واسحق وابی ثور وآخرین
من السلف ومن بعدهم ومنعها ابو حنیفة فی تعلیم القرآن واجازها فی الرقیة واما قوله صلی الله علیه وسلم واضربوا لی بسهم معکم وفی الروایة الاخری اقسموا واضربوا لی بسهم معکم فهذه
القسمة من باب المروات والتبرعات ومواساة الاصحاب والرفاق والا فجمیع الشیاه ملک للراقی مختصة به لا حق للباقین فیها عند التنازع فقاسمهم تبرعا وجودا ومروءة واما قوله
صلی الله علیه وسلم واضربوا لی بسهم فانما قاله تطییبا لقلوبهم ومبالغة فی تعریفهم انه حلال لا شبهة فیه وقد فعل صلی الله علیه وسلم فی حدیث العنبر وفی حدیث ابی قتادة فی حمار الوحش مثله
(قوله ویجمع بزاقه ویتفل) هو بضم الفاء وکسرها وسبق بیان مذاهب العلماء فی التفل والنفث (قوله سید الحی سلیم) ای لدیغ قالوا سمی بذلک تفاؤلا بالسلامة وقیل لانه مستسلم لما به (قوله
ما کنا نأبنه برقیة) هو بکسر الباء وضمها ای نظنه کما سبق فی الروایة التی قبلها واکثر ما یستعمل هذا اللفظ بمعنی نتهمه ولکن المراد هنا نظنه کما ذکرناه والله اعلم **باب** استحباب وضع
یده علی موضع الالم مع الدعاء فیه حدیث عثمان بن ابی العاص ومقصوده انه یستحب وضع یده علی موضع الالم ویاتی بالدعاء المذکور والله اعلم **باب** التعوذ من شیطان الوسوسة
فی الصلوة (قوله ان الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وقراءتی یلبسها علی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ذاک شیطان یقال له خنزب فاذا احسسته فتعوذ بالله منه
واتفل عن یسارک ثلثا ففعلت ذلک فاذهبه الله عنی) اما خنزب فبخاء معجمة مکسورة ثم نون ساکنة ثم زای مکسورة ومفتوحة ویقال ایضا بفتح الخاء والزای حکاه القاضی ویقال ایضا
بضم الخاء وفتح الزای حکاه ابن الاثیر فی النهایة وهو غریب وفی هذا الحدیث استحباب التعوذ من الشیطان عند وسوسته مع التفل عن الیسار ثلثا ومعنی یلبسها ای یخلطها
ویشکلنی فیها وهو بفتح اوله وکسر ثالثه ومعنی حال بینی وبینها ای نکدنی فیها ومنعنی لذتها والفراغ للخشوع فیها والله اعلم

باب جواز اخذ الاجرة علی الرقیة بالقرآن والاذکار

باب استحباب وضع یده علی موضع الالم مع الدعاء

باب التعوذ من شیطان الوسوسة فی الصلوة

حدثنا هارون بن معروف وابو الطاهر واحمد بن عیسٰی قالوا نا ابن وهب قال اخبرنی عمرو وهو ابن الحارث عن عبد ربه بن سعید عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برأ باذن الله تعالٰی حدثنا هارون بن معروف وابو الطاهر قالا نا ابن وهب قال اخبرنی عمرو ان بکیرا حدثه ان عاصم بن عمر بن قتادة حدثه ان جابر بن عبد الله عاد المقنع ثم قال لا ابرح حتی تحتجم فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان فیه شفاء حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال حدثنی ابی قال حدثنا عبد الرحمٰن بن سلیمان عن عاصم بن عمر بن قتادة قال جاءنا جابر بن عبد الله فی اهلنا ورجل یشتکی خراجا به او جراحا فقال ما تشتکی قال خراج بی قد شق علی فقال یا غلام ائتنی بحجام فقال له ما تصنع بالحجام یا ابا عبد الله قال ریدان اعلق فیه محجما قال والله ان الذباب لیصیبنی او یصیبنی الثوب فیؤذینی ویشق علی فلما رای تبرمه من ذلک قال انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان کان فی شیء من ادویتکم خیر ففی شرطة محجم او شربة من عسل او لذعة بنار وما احب ان اکتوی قال فجاء بحجام فشرطه فذهب عنه ما یجد حدثنا قتیبة ابن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا ابن رمح قال نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان ام سلمة استاذنت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الحجامة فامر النبی صلی الله علیه وسلم ابا طیبة ان یحجمها قال حسبت انه قال کان اخاها من الرضاعة او غلاما لم یحتلم حدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قال یحیی واللفظ له انا وقال الاخران نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی سفین عن جابر قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ابی بن کعب طبیبا فقطع منه عرقا ثم کواه علیه وحدثناه عثمان بن ابی شیبة قال نا جریر ح قال وحدثنی اسحاق بن منصور قال نا عبد الرحمٰن قال نا سفین کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد ولم یذکر فقطع منه عرقا وحدثنی بشر بن خالد قال نا محمد یعنی ابن جعفر عن شعبة قال سمعت سلیمان قال سمعت ابا سفیان قال سمعت جابر بن عبد الله قال رمی ابی یوم الاحزاب علی اکحله قال فکواه رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا ابو الزبیر ح قال وثنا یحیی بن یحیی قال انا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر قال رمی سعد بن معاذ فی اکحله قال فحسمه النبی صلی الله علیه وسلم بیده بمشقص ثم ورمت فحسمه الثانیة حدثنی احمد بن سعید بن صخر الدارمی قال نا حبان بن هلال قال نا وهیب قال حدثنی عبد الله بن طاوس عن ابیه عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم واعطی الحجام اجره واستعط وحدثناه ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قال ابو بکر نا وکیع وقال ابو کریب واللفظ له انا وکیع عن مسعر عن عمرو بن عامر الانصاری قال سمعت انس بن مالک یقول احتجم رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان لا یظلم احدا اجره

باب لکل داء دواء واستحباب التداوی (**قوله** صلی الله علیه وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برأ باذن الله) الدواء بفتح الدال ممدود وحکی جماعات منهم الجوهری فیه لغة بکسر الدال قال القاضی هی لغة لکلابین وهی شاذة وفی هذا الحدیث اشارة الی استحباب الدواء وهو مذهب اصحابنا وجمهور السلف وعامة الخلف قال القاضی فی هذه الاحادیث جمل من علوم الدین والدنیا وصحة علم الطب وجواز التطبب فی الجملة واستحبابه بالامور المذکورة فی هذه الاحادیث التی ذکرها مسلم قال وفیها رد علی من انکر التداوی من غلاة الصوفیة وقال کل شیء بقضاء وقدر فلا حاجة الی التداوی وحجة العلماء هذه الاحادیث ویعتقدون ان الله تعالی هو الفاعل وان التداوی هو ایضا من قدر الله وهذا کالامر بالدعاء وکالامر بقتال الکفار وبالتحصن ومجانبة الالقاء بالید الی التهلکة مع ان الاجل لا یتغیر والمقادیر لا تتاخر ولا تتقدم عن اوقاتها ولا بد من وقوع المقدرات والله اعلم قال الامام ابو عبد الله المازری ذکر مسلم هذه الاحادیث الکثیرة فی الطب والعلاج وقد اعترض فی بعضها من فی قلبه مرض فقال الاطباء مجمعون علی ان العسل مسهل فکیف یوصف لمن به الاسهال ومجمعون ایضا ان استعمال الحموم الماء البارد مخاطرة وقرب من الهلاک لانه یجمع المسام ویحقن البخار المتحلل ویعکس الحرارة الی داخل الجسم فیکون سببا للتلف وینکرون ایضا مداواة ذات الجنب بالقسط مع ما فیه من الحرارة الشدیدة ویرون ذلک خطرا قال المازری وهذا الذی قاله هذا المعترض جهالة بینة وهو فیها کما قال الله تعالی بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمه ونحن نشرح الاحادیث المذکورة فی هذا الموضع فنقول (**قوله** صلی الله علیه وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برأ باذن الله) فهذا فیه بیان واضح لانه قد علم ان الاطباء یقولون المرض هو خروج الجسم عن المجری الطبیعی والمداواة رده الیه وحفظ الصحة بقاؤه علیه فحفظها یکون باصلاح الاغذیة وغیرها ورده یکون بالموافق من الادویة المضادة للمرض وبقراط یقول الاشیاء تداوی باضدادها ولکن قد یدق ویغمض حقیقة المرض وحقیقة طبع الدواء فتقل الثقة بالمضادة ومن ههنا یقع الخطأ من الطبیب فقد یظن العلة عن مادة حارة فیکون عن غیر مادة او عن مادة باردة او عن مادة حارة دون الحرارة التی ظنها فلا یحصل الشفاء فکانه صلی الله علیه وسلم نبه بآخر کلامه علی ما قد یعارض به اوله فیقال قلت لکل داء دواء ونحن نجد کثیرین من المرضی یداوون فلا یبرؤن فقال انما ذلک لفقد العلم بحقیقة المداواة لا لفقد الدواء وهذا واضح والله اعلم واما الحدیث الآخر وهو قوله صلی الله علیه وسلم ان کان فی شیء من ادویتکم خیر ففی شرطة محجم او شربة من عسل او لذعة بنار فهذا من بدیع الطب عند اهله لان الامراض الامتلائیة دمویة او صفراویة او سوداویة او بلغمیة فان کانت دمویة فشفاؤها اخراج الدم وان کانت من الثلاثة الباقیة فشفاؤها بالاسهال بالمسهل اللائق لکل خلط منها فکانه نبه صلی الله علیه وسلم بالعسل علی المسهلات وبالحجامة علی اخراج الدم بها وبالفصد ووضع العلق وغیرها مما فی معناها وذکر الکی لانه یستعمل عند عدم نفع الادویة المشروبة ونحوها فآخر الطب الکی (**قوله** صلی الله علیه وسلم ما احب ان اکتوی اشارة الی تاخیر العلاج بالکی حتی یضطر الیه لما فیه من استعجال الالم الشدید فی دفع الم قد یکون اضعف من الم الکی واما ما اعترض به الملحد المذکور فنقول فی ابطاله ان علم الطب من اکثر العلوم احتیاجا الی التفصیل حتی ان المریض یکون الشیء دواءه فی ساعة ثم یصیر داء له فی الساعة التی تلیها بعارض یعرض من غضب یحمی مزاجه فتتغیر علاجه او هواء یتغیر او غیر ذلک مما لا یحصی کثرته فاذا وجد الشفاء بشیء فی حالة ما لشخص لم یلزم منه الشفاء به فی سائر الاحوال وجمیع الاشخاص والاطباء مجمعون علی ان المرض الواحد یختلف علاجه باختلاف السن والزمان والعادة والغذاء المتقدمة والتدبیر المالوف وقوة الطباع فاذا عرفت ما ذکرناه فاعلم ان الاسهال یحصل من انواع کثیرة منها الاسهال الحادث من التخم والهیضات وقد اجمع الاطباء فی مثل هذا علی ان علاجه بان یترک الطبیعة وفعلها وان احتاجت الی معین علی الاسهال اعینت ما دامت القوة باقیة فاما حبسها فمضر عندهم واستعجال مرض فیحتمل ان یکون هذا الاسهال للشخص المذکور فی الحدیث اصابه من امتلاء او هیضة فدواؤه ترک اسهاله علی ما هو او تقویته فامره صلی الله علیه وسلم بشرب العسل فزاده اسهالا فزاده عسلا الی ان فنیت المادة فوقف الاسهال ویکون الخلط الذی کان به یوافقه شرب العسل فثبت بما ذکرناه ان العسل جار علی صناعة الطب وان المعترض علیه جاهل بها ولسنا نقصد الاستظهار لتصدیق الحدیث بقول الاطباء بل لو کذبوه لکذبناهم وکفرناهم فلو وجدوا المشاهدة بصحة دعواهم تاولنا کلامه صلی الله علیه وسلم حینئذ وخرجناه علی ما یصح فذکرنا

باب لکل داء دواء واستحباب التداوی

الاستعمال

حدثنا زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی قالا نا یحیی وهو ابن سعید عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الحمی من فیح جهنم فابردوها بالماء حدثنا ابن نمیر قال نا ابی ومحمد بن بشر ح قال وثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن نمیر ومحمد بن بشر قالا نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان شدة الحمی من فیح جهنم فابردوها بالماء وحدثنی هارون بن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال حدثنی مالك ح وثنا محمد بن رافع قال نا ابن ابی فدیك قال نا الضحاك یعنی ابن عثمان کلاهما عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الحمی من فیح جهنم فاطفئوها بالماء حدثنا احمد بن عبد الله بن الحکم قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة ح قال وحدثنی هارون بن عبد الله واللفظ له قال نا روح قال نا شعبة عن عمر بن محمد بن زید عن ابیه عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الحمی من فیح جهنم فاطفئوها بالماء حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب قالا نا ابن نمیر عن هشام عن ابیه عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الحمی من فیح جهنم فابردوها بالماء وحدثناه اسحاق بن ابراهیم قال نا خالد بن الحارث وعبدة بن سلیمان جمیعا عن هشام بهذا الاسناد مثله وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبدة بن سلیمان عن هشام عن فاطمة عن اسماء انها کانت توتی بالمرأة الموعوکة فتدعو بالماء فتصبه فی جیبها وتقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابردوها بالماء وقال انها من فیح جهنم وحدثناه ابوکریب قال نا ابن نمیر وابو اسامة عن هشام بهذا الاسناد وفی حدیث ابن نمیر صبیت الماء بینها وبین جیبها ولم یذکر فی حدیث ابی اسامة انها من فیح جهنم قال ابو احمد قال ابراهیم بن سفیان حدثنا الحسن ابن بشر حدثنا ابو اسامة بهذا وحدثنا هناد بن السری قال نا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن عبایة بن رفاعة عن جده رافع بن خدیج قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الحمی من فور جهنم فابردوها بالماء وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی ومحمد بن حاتم وابو بکر بن نافع قالوا نا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن ابیه عن عبایة بن رفاعة قال حدثنی رافع بن خدیج قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الحمی من فور جهنم فابردوها عنکم بالماء ولم یذکر ابوبکر عنکم وقال قال اخبرنی رافع بن خدیج

هذا الجواب بالبعد عدة للحاجة الیه ان اعتضد بالمشاهدة ولیظهر به جهل المعترض وانه لا یحسن الصناعة التی اعترض بها وانتسب الیها وکذلك القول فی الماء البارد للمحموم فان المعترض یقول علی النبی صلی الله علیه وسلم ما لم یقل فانه صلی الله علیه وسلم لم یقل اکثر من قوله ابردوها بالماء ولم یبین صفته وحالته والاطباء یسلمون ان الحمی الصفراویة یدبر صاحبها بسقی الماء البارد الشدید البرودة ویسقونه الثلج ویغسلون اطرافه بالماء البارد فلا یبعد انه صلی الله علیه وسلم اراد هذا النوع من الحمی والعسل علی نحو ما قالوه وقد ذکر مسلم هنا فی صحیحه عن اسماء انها کانت توتی بالمرأة الموعوکة فتصب الماء فی جیبها وتقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابردوها بالماء فهذه اسماء راویة الحدیث وقربها من النبی صلی الله علیه وسلم معلوم تاولت الحدیث علی نحو ما قلناه فلم یبق للملحد المعترض الا اختراعه الکذب واعتراضه به فلا یلتفت الیه واما انکارهم الشفاء من ذات الجنب بالقسط فباطل فقد قال بعض قدماء الاطباء ان ذات الجنب اذا حدثت من البلغم کان القسط من علاجها وقد ذکر جالینوس وغیره انه ینفع من وجع الصدر وقال بعض قدماء الاطباء یستعمل حیث یحتاج الی استحفاظ عضو من الاعضاء وحیث یحتاج الی ان یجذب الخلط من باطن البدن الی ظاهره وهکذا قاله ابن سینا وغیره وهذا یبطل ما زعمه هذا المعترض الملحد واما قوله صلی الله علیه وسلم فیه سبعة اشفیة فقد اطبق الاطباء فی کتبهم علی انه یدر الطمث والبول وینفع من السموم ویحرک شهوة الجماع ویقتل الدود وحب القرع فی الامعاء اذا شرب بالعسل ویذهب الکلف اذا طلی علیه وینفع من حرارة المعدة والکبد وبردهما ومن حمی الورد والربع وغیر ذلك وهو صنفان بحری وهندی والبحری هو القسط الابیض وقیل هو اکثر من صنفین ونص بعضهم ان البحری افضل من الهندی وهو اقل حرارة منه وقیل هما حاران یابسان فی الدرجة الثالثة والهندی اشد حرارة فی الجزء الثالث من الحرارة وقال ابن سینا القسط حار فی الثالثة یابس فی الثانیة فقد اتفق الاطباء علی هذه المنافع التی ذکرناها فی القسط فصار ممدوحا شرعا وطبا وانما عددنا منافع القسط من کتب الاطباء لان النبی صلی الله علیه وسلم ذکر منها عددا مجملا واما قوله صلی الله علیه وسلم ان فی الحبة السوداء شفاء من کل داء الا السام فیحمل ایضا علی العلل الباردة علی نحو ما سبق فی القسط وهو صلی الله علیه وسلم قد یصف بحسب ما شاهده من غالب احوال اصحابه وذکر القاضی عیاض کلام المازری الذی قدمناه ثم قال وذکر الاطباء فی منفعة الحبة السوداء التی هی الشونیز اشیاء کثیرة وخواص عجیبة یصدقها قوله صلی الله علیه وسلم فیها فذکر جالینوس انه یحلل النفخ ویقتل دیدان البطن اذا اکل او وضع علی البطن وینفی الزکام اذا قلی وصر فی خرقة وشم ویزیل العلة التی تقشر منها الجلد ویقلع الثالیل المتعلقة والمنکتة والخیلان ویدر الطمث المنحبس اذا کان انحباسه من اخلاط غلیظة لزجة وینفع الصداع اذا طلی به الجبهتین ویقلع البثور والجرب ویحلل الاورام البلغمیة اذا تضمد به مع الخل وینفع من الماء العارض فی العین اذا استعط به مسحوقا بدهن الاریسا وینفع من انتصاب النفس ویتمضمض به من وجع الاسنان ویدر البول واللبن وینفع من نهشة الرتیلا واذا نجر بطرد الهوام قال القاضی وقال غیر جالینوس خاصیته اذهاب حمی البلغم والسوداء ویقتل حب القرع واذا علق فی عنق المزکوم نفعه وینفع من حمی الربع قال ولا یبعد منفعة الحار من ادواء حارة لخواص فیها فقد نجد ذلك فی ادویة کثیرة فیکون الشونیز منها لعموم الحدیث ویکون استعماله احیانا منفردا واحیانا مرکبا قال القاضی وفی جملة هذه الاحادیث ما حواه من علوم الدین والدنیا وصحة علم الطب وجواز التطبب فی الجملة واستحبابه بالادویة المذکورة من الحجامة وشرب الادویة والسعوط واللدود وقطع العروق والرقی قال قوله صلی الله علیه وسلم انزل الدواء الذی انزل الداء هذا اعلام لهم واذن فیه وقد یکون المراد بانزاله انزال الملائکة الموکلین بمباشرة مخلوقات الارض من دواء ودواء قال وذکر بعض الاطباء فی قوله صلی الله علیه وسلم شرطة محجم او شربة عسل او لذعة بنار انه اشارة الی جمیع ضروب المعافاة والله اعلم (قوله ان جابر بن عبد الله عاد المقنع) هو بفتح القاف والنون المشددة (قوله یشتکی خراجا) هو بضم الخاء وتخفیف الراء (قوله اعلق فیه محجما) هو بکسر المیم وفتح الجیم وهی الآلة التی تمص ویجمع بها موضع الحجامة) واما قوله شرطة محجم فالمراد بالمحجم هنا الحدیدة التی یشرط بها موضع الحجامة لیخرج الدم (قوله فلما رای تبرمه) ای تضجره وسامته منه (قوله سمعت جابر بن عبد الله قال رمی ابی یوم الاحزاب علی اکحله فکواه رسول الله صلی الله علیه وسلم) فقوله ابی بضم الهمزة وفتح الباء وتشدید الیاء وهکذا هو فی الروایات والنسخ وهو ابی بن کعب المذکور فی الروایة التی قبل هذه وصحفه بعضهم فقال بفتح الهمزة وکسر الباء وتخفیف الیاء وهو غلط فاحش لان ابا جابر استشهد یوم احد قبل الاحزاب باکثر من سنة واما الاکحل فهو عرق معروف قال الخلیل هو عرق الحیوة یقال هو نهر الحیوة ففی کل عضو شعبة منه وله فیها اسم منفرد فاذا قطع فی الید لم یرقأ الدم وقال غیره هو عرق واحد یقال له فی الید الاکحل فی الفخذ النسا وفی الظهر الابهر واما الکلام فی ابرة الحجام فسبق (قوله فحسمه) ای کواه لیقطع دمه واصل الحسم القطع (قوله صلی الله علیه وسلم الحمی من فیح جهنم فابردوها بالماء) وفی روایة من فور جهنم هو بفتح الفاء فیهما وهو شدة حرها والهیجان انتشارها واما ابردوها فبهمزة وصل بضم الراء یقال بردت الحمی ابردها بردا علی وزن قتلتها اقتلها قتلا ای اسکنت حرارتها واطفأت لهیبها کما قال فی الروایة الاخری فاطفئوها بالماء وهو الذی ذکرناه من کونه بهمزة وصل وضم الراء هو الصحیح الفصیح المشهور فی الروایات وکتب اللغة وغیرها وحکی القاضی عیاض فی المشارق انه یقال بهمزة قطع وکسر الراء فی لغة قد حکاه الجوهری وقال هی لغة ردیة وفی هذا الحدیث دلیل لاهل السنة ان جهنم مخلوقة الآن موجودة (قوله عن اسماء انها کانت توتی بالمرأة الموعوکة فتدعو بالماء فتصبه فی جیبها وتقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابردوها بالماء وفی روایة صبت الماء بینها وبین جیبها)

وحدثنی محمد بن حاتم قال نا یحیی بن سعید عن سفیان قال حدثنی موسی بن ابی عائشة عن عبید الله بن عبد الله عن عائشة قالت لددنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه فاشار ان لا تلدونی فقلنا کراهیة المریض للدواء فلما افاق قال لا یبقی منکم احد الا لدّ غیر العباس فانه لم یشهدکم **حدثنا** یحیی بن یحیی التمیمی وابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب وابن ابی عمر واللفظ لزهیر قال یحیی انا وقال الآخرون نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عبید الله ابن عبد الله عن ام قیس بنت محصن اخت عکاشة قالت دخلت بابن لی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یاکل الطعام فبال علیه فدعا بماء فرشه قالت ودخلت علیه بابن لی قد اعلقت علیه من العذرة فقال علام تدغرن اولادکن بهذا العلاق علیکن بهذا العود الهندی فان فیه سبعة اشفیة منها ذات الجنب یسعط من العذرة ویلد من ذات الجنب **وحدثنی** حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس بن یزید ان ابن شهاب اخبره قال اخبرنی عبید الله ابن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان ام قیس بنت محصن وکانت من المهاجرات الاول اللاتی بایعن رسول الله صلی الله علیه وسلم وهی اخت عکاشة بن محصن احد بنی اسد بن خزیمة قال اخبرتنی انها اتت رسول الله صلی الله علیه وسلم بابن لها لم یبلغ ان یاکل الطعام وقد اعلقت علیه من العذرة قال یونس اعلقت غمزت فی تخاف ان تکون به عذرة قالت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم علام تدغرن اولادکن بهذا الاعلاق علیکن بهذا العود الهندی یعنی به الکست فان فیه سبعة اشفیة منها ذات الجنب قال عبید الله واخبرتنی ان ابنها ذاک بال فی حجر رسول الله صلی الله علیه وسلم فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بماء فنضحه علی بوله ولم یغسله غسلا **حدثنا** محمد بن رمح بن المهاجر قال نا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن وسعید بن المسیب ان ابا هریرة اخبرهما انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان فی الحبة السوداء شفاء من کل داء الا السام والسام الموت والحبة السوداء الشونیز **وحدثنیه** ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ح قال وثناه ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب وابن ابی عمر قالوا نا سفیان بن عیینة ح قال وحدثنا عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال نا معمر ح قال وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا ابو الیمان قال نا شعیب کلهم عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث عقیل وفی حدیث سفیان ویونس الحبة السوداء ولم یقل الشونیز **وحدثنا** یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسمعیل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من داء الا فی الحبة السوداء منه شفاء الا السام **حدثنی** عبد الملک بن شعیب بن اللیث ابن سعد قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها کانت اذا مات المیت من اهلها فاجتمع لذلک النساء ثم تفرقن الا اهلها وخاصتها امرت ببرمة من تلبینة فطبخت ثم صنع ثرید فصبت التلبینة علیه ثم قالت کلن منها فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول التلبینة مجمة لفؤاد المریض تذهب ببعض الحزن **حدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة عن ابی المتوکل عن ابی سعید الخدری قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان اخی استطلق بطنه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اسقه عسلا فسقاه ثم جاءه فقال انی سقیته فلم یزده الا استطلاقا فقال له ثلاث مرات ثم جاء الرابعة فقال اسقه عسلا فقال لقد سقیته فلم یزده الا استطلاقا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم صدق الله وکذب بطن اخیک فسقاه فبرأ **وحدثنیه** عمرو بن زرارة قال نا عبد الوهاب یعنی ابن عطاء عن سعید عن قتادة عن ابی المتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان اخی عرب بطنه فقال له اسقه عسلا بمعنی حدیث شعبة

قال القاضی هذا یرد قول الاطباء والصحیح حصول البرء باستعمال الحموم الماردة علی ظاهره لا علی ما سبق من تاویل المازری قال ولولا تجربة اسماء والمسلمین لمنفعته لما استعملوه (**قولها** لددنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه فاشار ان لا تلدونی فقلنا کراهیة المریض للدواء فلما افاق قال لا یبقی منکم احد الا لدّ غیر العباس فانه لم یشهدکم قال اهل اللغة اللدود بفتح اللام هو الدواء الذی یصب فی احد جانبی فم المریض ویسقاه او یدخل هناک باصبع وغیرها ویحنک به ویقال منه لددته الدة وحکی الجوهری ایضا الدوته رباعیا والتدوت انا قال الجوهری ویقال للدود لدید ایضا وانما امر صلی الله علیه وسلم بلدهم عقوبة لهم حین خالفوه فی اشارته الیهم لا تلدونی ففیه ان الاشارة المفهمة کصریح العبارة فی نحو هذه المسئلة وفیه تعزیر المتعدی بنحو من فعله الذی تعدی به الا ان یکون فعلا محرما (**قولها** دخلت علیه بابن لی قد اعلقت علیه من العذرة فقال علام تدغرن اولادکن بهذا العلاق علیکن بهذا العود الهندی فان فیها سبعة اشفیة منها ذات الجنب یسعط من العذرة ویلد من ذات الجنب) اما قولها اعلقت علیه فهکذا هو فی جمیع نسخ صحیح مسلم علیه ووقع فی صحیح البخاری من روایة معمر وغیره فاعلقت علیه کما هو هنا ومن روایة سفیان بن عیینة فاعلقت عنه بالنون وهذا هو المعروف عند اهل اللغة قال الخطابی المحدثون یروونه اعلقت علیه والصواب عنه وکذا قاله غیره وحکاهما بعضهم لغتین اعلقت عنه وعلیه ومعناه عالجت وجع لهاته باصبعی واما العذرة فقال العلماء هی بضم العین وبالذال المعجمة وهی وجع فی الحلق یهیج من الدم یقال فی علاجها عذرته فهو معذور وقیل هی قرحة تخرج فی الحزم الذی بین الحلق والانف تعرض للصبیان غالبا عند طلوع العذرة وهی خمسة کواکب تحت الشعری العبور وتسمی ایضا العذاری وتطلع فی وسط الحر وعادة النساء فی معالجة العذرة ان تاخذ المرأة خرقة فتفتلها فتلا شدیدا وتدخلها فی انف الصبی وتطعن ذلک الموضع فینفجر منه دم اسود وربما اقرحته وذلک الطعن یسمی وغرا وغزرا فمعنی تدغرن اولادکن انها تغمز حلق الولد باصبعها فترفع ذلک الموضع وتکبسه واما العلاق فبفتح العین وفی الروایة الاخری الاعلاق وهو الاشهر عند اهل اللغة حتی زعم بعضهم انه الصواب وان العلاق لا یجوز قالوا والاعلاق مصدر اعلقت عنه ومعناه ازلت عنه العلوق وهی الآفة والداهیة والاعلاق هو معالجة عذرة الصبی وهی وجع حلقه کما سبق قال ابن الاثیر ویجوز ان یکون العلاق هو الاسم منه واما ذات الجنب فعلة معروفة والعود الهندی یقال له القسط والکست لغتان مشهورتان (**قوله** صلی الله علیه وسلم علام تدغرن اولادکم) هکذا هو فی جمیع النسخ علام وهی ما والسکت ثبتت هنا فی الدرج (**قوله** والحبة السوداء الشونیز) هذا هو الصواب المشهور الذی ذکره الجمهور قال القاضی وذکر الحربی عن الحسن انها الخردل قال وقیل هی الحبة الخضراء وهی البطم والعرب تسمی الاخضر اسود ومنه سواد العراق لخضرته بالاشجار وتسمی الاسود ایضا اخضر (**قوله** صلی الله علیه وسلم التلبینة مجمة لفؤاد المریض وتذهب ببعض الحزن) اما مجمة فبفتح المیم والجیم ویقال بضم المیم وکسر الجیم ای تریح فؤاده وتزیل عنه الهم وتنشطه والجمام المستریح کامل النشاط واما

باب الطاعون والطیرة والکهانة ونحوها

حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن محمد بن المنکدر وابی النضر مولی عمر بن عبید الله عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه انه سمعه یسأل اسامة بن زید ماذا سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الطاعون فقال اسامة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الطاعون رجز ارسل علی بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه وقال ابو النضر لا یخرجکم الا فرارا منه **حدثنا** عبد الله ابن مسلمة بن قعنب وقتیبة بن سعید قالا نا المغیرة وهو ابن عبد الرحمن القرشی عن ابی النضر عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن اسامة بن زید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الطاعون آیة الرجز ابتلی الله عز وجل به ناسا من عباده فاذا سمعتم به فلا تدخلوا علیه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تفروا منه هذا حدیث القعنبی وقتیبة نحوه **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابی قال نا سفیان عن محمد بن المنکدر عن عامر بن سعد عن اسامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان هذا الطاعون رجز سلط علی من کان قبلکم او علی بنی اسرائیل فاذا کان بارض فلا تخرجوا منها فرارا منه واذا کان بارض فلا تدخلوها **حدثنا** محمد بن حاتم قال نا محمد بن بکر قال انا ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن دینار ان عامر بن سعد اخبره ان رجلا سأل سعد بن ابی وقاص عن الطاعون فقال اسامة بن زید انا اخبرک عنه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هو عذاب او رجز ارسله الله تعالی علی طائفة من بنی اسرائیل او ناس کانوا قبلکم فاذا سمعتم به بارض فلا تدخلوها علیه واذا دخلها علیکم فلا تخرجوا منها فرارا **وحدثناه** ابو الربیع سلیمان بن داود وقتیبة بن سعید قالا نا حماد وهو ابن زید ح قال وثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا سفیان بن عیینة کلاهما عن عمرو بن دینار باسناد ابن جریج نحو حدیثه **حدثنی** ابو الطاهر احمد بن عمرو وحرملة بن یحیی قالا نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی عامر بن سعد عن اسامة بن زید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ان هذا الوجع او السقم رجز عذب به بعض الامم قبلکم ثم بقی بعد بالارض فیذهب المرة ویاتی الاخری فمن سمع به بارض فلا یقدمن علیه ومن وقع بارض وهو بها فلا یخرجنه الفرار منه **وحدثناه** ابو کامل الجحدری قال نا عبد الواحد یعنی ابن زیاد قال نا معمر عن الزهری باسناد یونس نحو حدیثه **حدثنا** محمد بن المثنی قال نا ابن ابی عدی عن شعبة عن حبیب قال کنا بالمدینة فبلغنی ان الطاعون قد وقع بالکوفة فقال لی عطاء بن یسار وغیره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا کنت بارض فوقع بها فلا تخرج منها واذا بلغک انه بارض فلا تدخلها قال قلت عمن قالوا عن عامر بن سعد یحدث به قال فاتیته فقالوا غائب قال فلقیت اخاه ابراهیم ابن سعد فسألته فقال شهدت اسامة یحدث سعدا فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان هذا الوجع رجز او عذاب او بقیة عذاب عذب به ناس من قبلکم فاذا کان بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها واذا بلغکم انه بارض فلا تدخلوها قال حبیب فقلت لابراهیم انت سمعت اسامة یحدث سعدا وهو لا ینکر قال نعم **وحدثناه** عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة بهذا الاسناد غیر انه لم یذکر قصة عطاء بن یسار فی اول الحدیث **وحدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن سفیان عن حبیب عن ابراهیم بن سعد عن سعد بن مالک وخزیمة بن ثابت واسامة بن زید قالوا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث شعبة **وحدثنا** عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم کلاهما عن جریر عن الاعمش عن حبیب عن ابراهیم ابن سعد بن ابی وقاص قال کان اسامة بن زید وسعد جالسین یتحدثان فقالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بنحو حدیثهم **وحدثنیه** وهب بن بقیة قال نا خالد یعنی الطحان عن الشیبانی عن حبیب بن ابی ثابت عن ابراهیم بن سعد بن مالک عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیثهم

التلبینة بفتح التاء وهی حساء من دقیق او نخالة قالوا وربما جعل فیها عسل قال الهروی وغیره سمیت تلبینة تشبیها باللبن لبیاضها وسقمها وفیه استحباب التلبینة للمحزون (قوله ان اخی عرب بطنه) هو بفتح العین وکسر الراء معناه فسدت معدته (قوله صلی الله علیه وسلم صدق الله وکذب بطن اخیک) المراد قوله تعالی یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس وهو العسل وهذا تصریح منه صلی الله علیه وسلم بان الضمیر فی قوله تعالی فیه شفاء یعود الی الشراب الذی هو العسل وهو الصحیح وهو قول ابن مسعود وابن عباس والحسن وقتادة وغیرهم وقال مجاهد الضمیر عائد الی القرآن وهذا ضعیف مخالف لظاهر القرآن والصریح هذا الحدیث الصحیح قال بعض العلماء الآیة علی الخصوص ای شفاء من بعض الادواء ولبعض الناس وکان داء هذا المبطون مما یشفی بالعسل ولیس فی الآیة تصریح بانه شفاء من کل داء ولکن علم النبی صلی الله علیه وسلم ان داء هذا الرجل مما یشفی بالعسل والله اعلم **باب الطاعون والطیرة والکهانة ونحوها** (قوله صلی الله علیه وسلم فی الطاعون انه رجز ارسل علی بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه وفی روایة ان هذا الوجع او السقم رجز عذب به بعض الامم قبلکم ثم بقی بعد بالارض فیذهب المرة ویاتی الاخری فمن سمع به بارض فلا یقدمن علیه ومن وقع بارض وهو بها فلا یخرجنه الفرار منه وفی حدیث عمر رض ان الوباء وقع بالشام اما الوباء فمهموز مقصور وممدود ولغتان القصر افصح واشهر واما الطاعون فهو قروح تخرج فی الجسد فتکون فی المرافق او الآباط او الایدی او الاصابع وسائر البدن ویکون معه ورم والم شدید وتخرج تلک القروح باللهب ویسود ما حوالیه او یخضر او یحمر حمرة بنفسجیة کدرة ویحصل معه خفقان القلب والقیء واما الوباء فقال الخلیل وغیره هو الطاعون وقال هو کل مرض عام والصحیح الذی قاله المحققون انه مرض الکثیر من الناس فی جهة من الارض دون سائر الجهات ویکون مخالفا للمعتاد من امراض فی الکثرة وغیرها ویکون مرضهم نوعا واحدا بخلاف سائر الاوقات فان امراضهم فیها مختلفة قالوا وکل طاعون وباء ولیس کل وباء طاعونا والوباء الذی وقع فی الشام فی زمن عمر کان طاعونا وهو طاعون عمواس وهی قریة معروفة بالشام وقد سبق فی شرح مقدمة الکتاب فی ذکر الضعفاء من الرواة عند ذکره طاعون الجارف بیان الطواعین وازمانها وعددها واماکنها ونفائس مما یتعلق بها وجاء فی هذه الاحادیث انه ارسل علی بنی اسرائیل او من کان قبلکم عذابا هم هذا الوصف یکون عذابا مختص بمن کان قبلنا واما هذه الامة فهو لها رحمة وشهادة ففی الصحیحین قوله صلی الله علیه وسلم الطاعون شهید وفی حدیث آخر فی غیر الصحیحین ان الطاعون کان عذابا یبعثه الله علی من یشاء فجعله رحمة للمؤمنین فلیس من عبد یقع الطاعون فیمکث فی بلده صابرا یعلم انه لن یصیبه الا ما کتب الله له الا کان له مثل اجر شهید وفی حدیث آخر الطاعون شهادة لکل مسلم وانما یکون شهادة لمن صبر کما بینه فی الحدیث المذکور وفی هذه الاحادیث منع القدوم علی بلد الطاعون ومنع الخروج منه فرارا من ذلک اما الخروج لعارض فلا باس به وهذا الذی ذکرناه هو مذهبنا ومذهب الجمهور قال القاضی هو قول الاکثرین قال حتی قالت عائشة الفرار منه کالفرار من الزحف قال ومنهم من جوز القدوم علیه والخروج منه فرارا قال وروی هذا عن عمر بن الخطاب رض وانه ندم علی رجوعه من سرغ وعن ابی موسی الاشعری ومسروق والاسود بن هلال انهم فروا من الطاعون وقال عمرو بن العاص فروا عن هذا الرجز فی الشعاب والاودیة ورؤس الجبال فقال معاذ بل هو شهادة ورحمة ویتاول هؤلاء النهی علی انه لم ینه عن الدخول علیه والخروج منه مخافة ان یصیبه غیر المقدر لکن مخافة الفتنة علی الناس لئلا یظنوا ان هلاک المقادم لحصل بقدومه وسلامة الفار انما کانت بفرارة قالوا وهو من نحو النهی عن الطیرة والقرب من المجذوم وقد جاء عن ابن مسعود قال الطاعون فتنة علی المقیم والفار اما الفار فیقول فررت فنجوت واما المقیم فیقول اقمت فمت وانما فر من لم یات اجله واقام من حضر اجله والصحیح ما قدمناه من النهی عن القدوم علیه والفرار منه لظاهر الاحادیث الصحیحة

حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی قال قرأت علی مالک عن ابن شہاب عن عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن الحارث بن نوفل عن عبد اللہ بن عباس ان عمر بن الخطاب خرج الی الشام حتی اذا کان بسرغ لقیہ اہل الاجناد ابو عبیدۃ بن الجراح واصحابہ فاخبروہ ان الوباء قد وقع بالشام قال ابن عباس فقال عمر ادع لی المہاجرین الاولین فدعوتہم فاستشارہم واخبرہم ان الوباء وقع بالشام فاختلفوا فقال بعضہم قد خرجت لامر ولا نری ان ترجع عنہ وقال بعضہم معک بقیۃ الناس واصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نری ان تقدمہم علی ہذا الوباء قال ارتفعوا عنی ثم قال ادع لی الانصار فدعوتہم لہ فاستشارہم فسلکوا سبیل المہاجرین واختلفوا کاختلافہم فقال ارتفعوا عنی ثم قال ادع لی من کان ہہنا من مشیخۃ قریش من مہاجرۃ الفتح فدعوتہم فلم یختلف علیہ منہم رجلان فقالوا نری ان ترجع بالناس ولا تقدمہم علی ہذا الوباء فنادی عمر فی الناس انی مصبح علی ظہر فاصبحوا علیہ فقال ابو عبیدۃ بن الجراح افرارا من قدر اللہ فقال عمر لو غیرک قالہا یا ابا عبیدۃ وکان عمر یکرہ خلافہ نعم نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ ارایت لو کانت لک ابل فہبطت وادیا لہ عدوتان احداہما خصیبۃ والاخری جدبۃ الیس ان رعیت الخصیبۃ رعیتہا بقدر اللہ وان رعیت الجدبۃ رعیتہا بقدر اللہ قال فجاء عبد الرحمن بن عوف وکان متغیبا فی بعض حاجتہ فقال ان عندی من ہذا علما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منہ قال فحمد اللہ عمر بن الخطاب ثم انصرف **وحدثنا** اسحاق بن ابراہیم ومحمد بن رافع وعبد بن حمید قال ابن رافع نا وقال الآخران انا عبد الرزاق قال انا معمر بہذا الاسناد نحو حدیث مالک وزاد فی حدیث معمر قال وقال لہ ایضا ارایت لو انہ رعی الجدبۃ وترک الخصبۃ اکنت معجزہ قال نعم قال فسار حتی اتی المدینۃ فقال ہذا المحل وقال ابن شہاب ہذا المنزل ان شاء اللہ تعالی **وحدثنیہ** ابو الطاہر وحرملۃ بن یحیی قالا انا ابن وہب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب بہذا الاسناد غیر انہ قال ان عبد اللہ بن الحارث حدثہ ولم یقل عبد اللہ بن عبد اللہ **وحدثناہ** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شہاب عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ ان عمر خرج الی الشام فلما جاء سرغ بلغہ ان الوباء وقع بالشام فاخبرہ عبد الرحمن بن عوف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منہ فرجع عمر من سرغ وعن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ ان عمر انما انصرف بالناس عن حدیث عبد الرحمن بن عوف

قال العلماء وہو قریب المعنی من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتمنوا لقاء العدو واسالوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموہم فاصبروا وفی ہذا الحدیث الاحتراز من المکارہ واسبابہا وفیہ التسلیم لقضاء اللہ عند حلول الآفات واللہ اعلم واتفقوا علی جواز الخروج لشغل وغرض غیر الفرار ودلیلہ صریح الاحادیث (**قولہ** فی روایۃ ابی النضر لا یخرجکم الا فرارا منہ) وقع فی بعض النسخ فرار بالرفع وفی بعضہا فرارا بالنصب وکلاہما مشکل من حیث العربیۃ والمعنی قال القاضی وہذہ الروایۃ ضعیفۃ عند اہل العربیۃ مفسدۃ للمعنی لان ظاہرہا المنع من الخروج لکل سبب الا للفرار فلا منع منہ وہذا ضد المراد وقال جماعۃ ان لفظۃ الا ہنا غلط من الراوی والصواب حذفہا کما ہو المعروف فی سائر الروایات قال القاضی وخرج بعض محققی العربیۃ لروایۃ النصب وجہا فقال ہو منصوب علی الحال قال ولفظۃ الا ہنا للایجاب لا للاستثناء وتقدیرہ لا تخرجوا اذا لم یکن خروجکم الا فرارا منہ واللہ اعلم واعلم ان احادیث الباب کلہا من روایۃ اسامۃ بن زید وذکر فی الطرق الثلاث فی آخر الباب ما یوہم او یقتضی انہ من روایۃ سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القاضی وغیرہ ہذا وہم انما ہو من روایۃ سعد عن اسامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ اعلم (**قولہ** حتی اذا کان بسرغ لقیہ اہل الاجناد) فاما سرغ فبسین مہملۃ مفتوحۃ ثم راء ساکنۃ ثم غین معجمۃ وحکی القاضی وغیرہ ایضا فتح الراء والمشہور اسکانہا ویجوز صرفہ وترکہ وہی قریۃ فی طرف الشام مما یلی الحجاز (**قولہ** اہل الاجناد وفی غیر ہذہ الروایۃ امراء الاجناد والمراد بالاجناد ہنا مدن الشام الخمس وہی فلسطین والاردن ودمشق وحمص وقنسرین ہکذا فسروہ واتفقوا علیہ ومعلوم ان فلسطین اسم لناحیۃ بیت المقدس والاردن اسم لناحیۃ بیسان وطبریۃ وما یتعلق بہما ولا یضر اطلاق اسم المدینۃ علیہ (**قولہ** ادع لی المہاجرین الاولین فدعاہم ودعا الانصار ثم مشیخۃ قریش من مہاجرۃ الفتح انما رتبہم ہکذا علی حسب فضائلہم قال القاضی المراد بالمہاجرین الاولین من صلی للقبلتین فاما من اسلم بعد تحویل القبلۃ فلا یعد فیہم قال واما مہاجرۃ الفتح فقیل ہم الذین اسلموا قبل الفتح فحصل لہم فضل بالہجرۃ قبل الفتح اذ لا ہجرۃ بعد الفتح وقیل ہم مسلمۃ الفتح الذین ہاجروا بعدہ فحصل لہم دون الفضیلۃ قال القاضی ہذا اظہر لانہم الذین یطلق علیہم مشیخۃ قریش وکان رجوع عمر ترجیحا لطرف الرجوع لکثرۃ القائلین بہ وانہ احوط ولم یکن مجرد تقلید لمسلمۃ الفتح لان بعض المہاجرین الاولین وبعض الانصار اشاروا بالرجوع وبعضہم بالقدوم علیہ والضم الی المشیرین بالرجوع رای مشیخۃ قریش فکثر القائلون بہ مع ما لہم من السن والخبرۃ وکثرۃ التجارب وسداد الرای وحجۃ الطائفتین واضحۃ مبینۃ فی الحدیث وہما مستندان من اصلین فی الشرع احدہما التوکل والتسلیم للقضاء والثانی الاحتیاط والحذر ومجانبۃ اسباب الالقاء بالید الی التہلکۃ قال القاضی وقیل انما رجع عمر لحدیث عبد الرحمن بن عوف کما قال مسلم ہنا فی روایۃ عن ابن شہاب ان سالم بن عبد اللہ قال ان عمر انما انصرف بالناس عن حدیث عبد الرحمن بن عوف قالوا ولا لم یکن لیرجع لرای دون رای حتی یجد علما وتاول ہؤلاء قولہ انی مصبح علی ظہر فاصبحوا فقالوا ای مسافر الی الجہۃ التی قصدناہا اولا لا للرجوع الی المدینۃ وہذا تاویل فاسد ومذہب ضعیف بل الصحیح الذی علیہ الجمہور وہو ظاہر الحدیث او صریحہ انہ انما قصد الرجوع اولا بالاجتہاد حین رای الاکثرین علی ترک الرجوع مع فضیلۃ المشیرین بہ وما فیہ من الاحتیاط ثم بلغہ حدیث عبد الرحمن فحمد اللہ تعالی وشکرہ علی موافقۃ اجتہادہ واجتہاد معظم اصحابہ نص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما قول سالم انہ انما رجع لحدیث عبد الرحمن فیحتمل ان سالما لم یبلغہ ما کان عمر عزم علیہ من الرجوع قبل حدیث عبد الرحمن لہ ویحتمل انہ ان لم یر جعہ الا بعد حدیث عبد الرحمن واللہ اعلم (**قولہ** انی مصبح علی ظہر فاصبحوا علیہ) ہو باسکان الصاد فیہما ای مسافر راکب علی ظہر الراحلۃ راجع الی وطنی فاصبحوا علیہ وتاہبوا لہ (**قولہ** فقال ابو عبیدۃ افرارا من قدر اللہ فقال عمر لو غیرک قالہا یا ابا عبیدۃ وکان عمر یکرہ خلافہ نعم نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ ارایت لو کان لک ابل فہبطت وادیا لہ عدوتان احداہما خصیبۃ والاخری جدبۃ الیس ان رعیت الخصیبۃ رعیتہا بقدر اللہ وان رعیت الجدبۃ رعیتہا بقدر اللہ اما العدوۃ فبضم العین وکسرہا وہی جانب الوادی والجدبۃ بفتح الجیم واسکان الدال المہملۃ وہی ضد الخصبۃ وقال صاحب التحریر الجدبۃ ہنا بسکون الدال وکسرہا قال والخصبۃ کذلک واما (**قولہ** لو غیرک قالہا یا ابا عبیدۃ فجواب لو محذوف وفی تقدیرہ وجہان ذکرہما صاحب التحریر وغیرہ احدہما لو قالہ غیرک لادبتہ لاعتراضہ علی فی مسئلۃ اجتہادیۃ واتفق علیہا اکثر الناس واہل الحل والعقد فیہا والثانی لو قالہا غیرک لم اتعجب منہ وانما اتعجب من قولک انت ذلک مع ما انت علیہ من العلم والفضل ثم ذکر لہ عمر دلیلا واضحا من القیاس الجلی الذی لا شک فی صحتہ ولیس ذلک اعتقادا منہ ان الرجوع یرد المقدور وانما معناہ ان اللہ تعالی امر بالاحتیاط والحزم ومجانبۃ اسباب الہلاک کما امر سبحانہ بالتحصن من سلاح العدو وتجنب المہالک وان کان کل واقع فبقضاء اللہ وقدرہ السابق فی علمہ وقاس عمر علی رعی العدوتین لکونہ واضحا لا ینازع فیہ احد مع مساواتہ لمسئلۃ النزاع (**قولہ** لکنت معجزہ)

حدثنی ابو الطاهر وحرملة بن یحیی واللفظ لابی الطاهر قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس قال ابن شهاب فحدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة حین قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا عدوی ولا صفر ولا هامة فقال اعرابی یا رسول الله فما بال الابل تکون فی الرمل کانها الظباء فیجیء البعیر الاجرب فیدخل فیها فیجربها کلها قال فمن اعدی الاول **وحدثنی** محمد بن حاتم وحسن الحلوانی قالا نا یعقوب وهو ابن ابراهیم بن سعد قال نا ابی عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن وغیره ان ابا هریرة قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا عدوی ولا طیرة ولا صفر ولا هامة فقال اعرابی یا رسول الله بمثل حدیث یونس **وحدثنی** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا ابو الیمان عن شعیب عن الزهری قال اخبرنی سنان بن ابی سنان الدؤلی ان ابا هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم لا عدوی فقام اعرابی فذکر بمثل حدیث یونس وصالح وعن شعیب عن الزهری قال حدثنی السائب بن یزید ابن اخت نمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا عدوی ولا صفر ولا هامة **وحدثنی** ابو الطاهر وحرملة وتقاربا فی اللفظ قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان ابا سلمة بن عبد الرحمن بن عوف حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا عدوی ویحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یورد ممرض علی مصح قال ابو سلمة کان ابو هریرة یحدثهما کلتیهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم صمت ابو هریرة بعد ذلک عن قوله لا عدوی واقام علی ان لا یورد ممرض علی مصح قال فقال الحارث بن ابی ذباب وهو ابن عم ابی هریرة قد کنت اسمعک یا ابا هریرة تحدثنا مع هذا الحدیث حدیثا آخر قد سکت عنه کنت تقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا عدوی فابی ابو هریرة ان یعرف ذلک وقال لا یورد ممرض علی مصح فما رآه الحارث فی ذلک حتی غضب ابو هریرة فرطن بالحبشیة فقال للحارث اتدری ما ذا قلت قال لا قال ابو هریرة انی قلت ابیت قال ابو سلمة ولعمری لقد کان ابو هریرة یحدثنا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا عدوی فلا ادری اشیء ابو هریرة او نسخ احد القولین الآخر

بفتح العین وتشدید الجیم ای تنسبه الی العجز ومقصود عمر ان الناس رعیة لی استرعانیها الله تعالی فیجب علی الاحتیاط لها فان ترکته نسبت الی العجز واستوجبت العقوبة والله اعلم (قوله هذا المحل او قال هذا المنزل) هما بمعنی وهو بفتح الحاء وکسرها والفتح اقیس فان ما کان علی وزن فعل ومضارعه یفعل بضم ثالثه کان مصدره واسم الزمان والمکان منه مفعلا بالفتح کقعد یقعد مقعدا ونظائره الا احرفا شذت جاءت بالوجهین منها المحل (قوله فی الاسناد عن مالک عن ابن شهاب عن عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب عن عبد الله بن عبد الله بن حارث بن نوفل عن عبد الله بن عباس) قال الدارقطنی کذا قال مالک قال معمر ویونس عن عبد الله بن الحارث قال والحدیث صحیح علی اختلافهم قال وقد اخرجه مسلم من طریق یونس عن عبد الله بن الحارث واما البخاری فلم یخرجه الا من طریق مالک **اعلم** ان فی حدیث عمر هذا فوائد کثیرة منها خروج الامام بنفسه ولایته فی بعض الاوقات لیشاهد احوال رعیته ویزیل ظلم المظلوم ویکشف کرب المکروب ویسد خلة المحتاج ویقمع اهل الفساد ویخافه اهل البطالة والاذی والولاة ویحدد الحسبة علیهم ووصول قبائحهم الیه فینکفوا والتقیم فی رعیته شعائر الاسلام ویؤدب من رآهم مخلین بذلک ولغیر ذلک من المصالح ومنها تلقی الامراء ووجوه الناس الامام عند قدومه اعلامهم ایاه بما حدث فی بلادهم من خیر وشر ووباء ورخص وغلاء وشدة ورخاء وغیر ذلک ومنها استحباب مشاورة اهل العلم والرای فی الامور الحادثة وتقدیم اهل السابقة فی ذلک ومنها تنزیل الناس منازلهم وتقدیم اهل الفضل علی غیرهم والابتداء بهم فی المکارم ومنها جواز الاجتهاد فی الحروب ونحوها کما یجوز فی الاحکام ومنها قبول خبر الواحد فانهم قبلوا خبر عبد الرحمن ومنها صحة القیاس وجواز العمل به ومنها ابتداء العالم بما عنده من العلم قبل ان یسأله کما فعل عبد الرحمن ومنها اجتناب اسباب الهلاک ومنها منع القدوم علی الطاعون ومنع الفرار منه والله اعلم **باب** لا عدوی ولا طیرة ولا هامة ولا صفر ولا نوء ولا غول ولا یورد ممرض علی مصح (قوله صلی الله علیه وسلم من روایة ابی هریرة لا عدوی ولا صفر ولا هامة فقال اعرابی یا رسول الله فما بال الابل تکون فی الرمل کانها الظباء فیجیء البعیر الاجرب فیدخل فیها فیجربها کلها قال فمن اعدی الاول وفی روایة لا عدوی ولا طیرة ولا صفر ولا هامة وفی روایة ان ابا هریرة کان یحدث بحدیث لا عدوی ویحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم ایضا انه قال لا یورد ممرض علی مصح ثم ان ابا هریرة اقتصر علی روایة حدیث لا یورد ممرض علی مصح وامسک عن حدیث لا عدوی فراجعوه فیه وقالوا له انا سمعناک تحدثه فابی ان یعترف به قال ابو سلمة الراوی عن ابی هریرة فلا ادری انسی ابو هریرة او نسخ احد القولین الآخر قال جمهور العلماء یجب الجمع بین هذین الحدیثین وهما صحیحان قالوا وطریق الجمع ان حدیث لا عدوی المراد به نفی ما کانت الجاهلیة تزعمه وتعتقده ان المرض والعاهة تعدی بطبعها لا بفعل الله تعالی واما حدیث لا یورد ممرض علی مصح فارشد فیه الی مجانبة ما یحصل الضرر عنده فی العادة بفعل الله تعالی وقدره ففی الحدیث الاول العدوی بطبعها ولم ینف حصول الضرر عند ذلک بقدر الله تعالی وفعله وارشد فی الثانی الی الاحتراز مما یحصل عنده الضرر بفعل الله تعالی وارادته وقدره فهذا الذی ذکرناه من تصحیح الحدیثین والجمع بینهما هو الصواب الذی علیه جمهور العلماء ویتعین المصیر الیه ولا یؤثر نسیان ابی هریرة لحدیث لا عدوی لوجهین احدهما ان نسیان الراوی للحدیث الذی رواه لا یقدح فی صحته عند جماهیر العلماء بل یجب العمل به والثانی ان هذا اللفظ ثابت من روایة غیر ابی هریرة فقد ذکر مسلم هذا من روایة السائب بن یزید وجابر بن عبد الله وانس بن مالک وابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وحکی المازری والقاضی عیاض عن بعض العلماء ان حدیث لا یورد ممرض علی مصح منسوخ بحدیث لا عدوی وهذا غلط لوجهین احدهما ان النسخ یشترط فیه تعذر الجمع بین الحدیثین ولم یتعذر بل قد جمعنا بینهما والثانی انه یشترط فیه معرفة التاریخ وتاخر الناسخ ولیس ذلک موجودا هنا وقال آخرون حدیث لا عدوی علی ظاهره واما النهی عن ایراد الممرض علی المصح فلیس للعدوی بل للتاذی بالرائحة الکریهة وقبح صورته وصورة المجذوم والصواب ما سبق والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ولا صفر) فیه تاویلان احدهما المراد تاخیر تحریم المحرم الی صفر وهو النسیء الذی کانوا یفعلونه وبهذا قال مالک وابو عبیدة والثانی ان الصفر دواب فی البطن وهی دود وکانوا یعتقدون ان فی البطن دابة تهیج عند الجوع وربما قتلت صاحبها وکانت العرب تراها اعدی من الجرب وهذا التفسیر هو الصحیح وبه قال مطرف وابن وهب وابن حبیب وابو عبید وخلائق من العلماء وقد ذکر مسلم عن جابر بن عبد الله راوی الحدیث فیتعین اعتماده ویجوز ان یکون المراد هذا والاول جمیعا وان الصفرین جمیعا باطلان لا اصل لهما ولا تعریج علی واحد منهما (قوله صلی الله علیه وسلم ولا هامة) فیه تاویلان احدهما ان العرب کانت تتشاءم بالهامة وهی الطائر المعروف من طیر اللیل وقیل هی البومة قالوا کانت اذا سقطت علی دار احدهم فرآها ناعیة لنفسه او لبعض اهله وهذا تفسیر مالک بن انس والثانی ان العرب کانت تعتقد ان عظام المیت وقیل روحه تنقلب هامة تطیر وهذا تفسیر اکثر العلماء وهو المشهور ویجوز ان یکون المراد النوعین فانهما جمیعا باطلان فبین النبی صلی الله علیه وسلم ابطال ذلک وضلالة الجاهلیة فیما تعتقده من ذلک والهامة بتخفیف المیم علی المشهور الذی لم یذکر الجمهور غیره وقیل بتشدیدها قاله جماعة وحکاه القاضی عن ابی زید الانصاری الامام فی اللغة

حدثنی محمد بن حاتم وحسن الحلوانی وعبد بن حمید قال عبد حدثنی وقال الآخران نا یعقوب یعنون ابن ابراهیم بن سعد قال حدثنی ابی عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن انه سمع ابا هریرة یحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا عدوی ویحدث مع ذلك لا یورد الممرض علی المصح بمثل حدیث یونس **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا ابو الیمان قال نا شعیب عن الزهری بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا عدوی ولا هامة ولا نوء ولا صفر **حدثنا** احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا ابو الزبیر عن جابر ح قال وحدثنا یحیی بن یحیی قال نا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا عدوی ولا طیرة ولا غول **وحدثنی** عبد الله بن هاشم بن حیان قال نا هز قال نا یزید وهو التستری قال نا ابو الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا عدوی ولا غول ولا صفر **وحدثنی** محمد بن حاتم قال نا روح بن عبادة قال نا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول لا عدوی ولا صفر ولا غول وسمعت ابا الزبیر یذکر ان جابرا فسر لهم قوله ولا صفر فقال ابو الزبیر الصفر البطن وقیل لجابر کیف قال کان یقال دواب البطن قال ولم یفسر الغول قال ابو الزبیر هذا الغول التی تغول **وحدثنا** عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة ان ابا هریرة قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول لا طیرة وخیرها الفال قیل یا رسول الله وما الفال قال الکلمة الصالحة یسمعها احدکم **وحدثنی** عبد الملك بن شعیب بن اللیث قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد ح قال وحدثنیه عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا ابو الیمان قال نا شعیب کلاهما عن الزهری بهذا الاسناد مثله وفی حدیث عقیل عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یقل سمعت وفی حدیث شعیب قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم کما قال معمر **حدثنا** هداب بن خالد قال نا همام بن یحیی قال نا قتادة عن انس ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال لا عدوی ولا طیرة ویعجبنی الفال الکلمة الحسنة الکلمة الطیبة **وحدثناه** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا عدوی ولا طیرة ویعجبنی الفال قال قیل وما الفال قال الکلمة الطیبة **وحدثنی** حجاج بن الشاعر قال حدثنی معلی بن اسد قال نا عبد العزیز بن مختار قال نا یحیی بن عتیق قال نا محمد بن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا عدوی ولا طیرة واحب الفال الصالح **حدثنی** زهیر بن حرب قال نا یزید بن هارون قال انا هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا عدوی ولا هامة ولا طیرة واحب الفال الصالح

(قوله صلی الله علیه وسلم ولا نوء) ای لا تقولوا مطرنا بنوء کذا ولا تعتقدوه وسبق شرحه واضحا فی کتاب الصلوة (قوله صلی الله علیه وسلم ولا غول) قال جمهور العلماء کانت العرب تزعم ان الغیلان فی الفلوات وهی جنس من الشیاطین فتتراأی للناس وتتغول تغولا ای تتلون تلونا فتضلهم عن الطریق فتهلکهم فابطل النبی صلی الله علیه وسلم ذلك قال آخرون لیس المراد بالحدیث نفی وجود الغول وانما معناه ابطال ما تزعمه العرب من تلون الغول بالصور المختلفة واغتیالها قالوا ومعنی لا غول ای لا تستطیع ان تضل احدا ویشهد له حدیث آخر لا غول ولکن السعالی قال العلماء السعالی بالسین المفتوحة والعین المهملتین وهم سحرة الجن ای ولکن فی الجن سحرة لهم تلبیس وتخییل وفی الحدیث الآخر اذا تغولت الغیلان فنادوا بالاذان ای ادفعوا شرها بذکر الله تعالی وهذا دلیل علی انه لیس المراد نفی اصل وجودها وفی حدیث ابی ایوب کان لی تمر فی سهوة وکانت الغول تجیء فتاکل منه (قوله صلی الله علیه وسلم فمن اعدی الاول) معناه ان البعیر الاول الذی جرب من اجرب ای وانتم تعلمون وتعترفون ان الله تعالی هو الذی اوجد ذلك فیه من غیر ملاصقة لبعیر اجرب فاعلموا ان البعیر الثانی والثالث وما بعدهما انما جربت بفعل الله تعالی وارادته لا بعدوی تعدی بطبعها ولو کان الجرب بالعدوی بالطبائع لم یجرب الاول لعدم المعدی ففی الحدیث بیان الدلیل القاطع لابطال قولهم فی العدوی بطبعها (قوله صلی الله علیه وسلم لا یورد ممرض علی مصح) فقوله یورد بکسر الراء والممرض والمصح بکسر الراء والصاد مفعول یورد محذوف ای لا یورد ابله المراض قال العلماء الممرض صاحب الابل المراض والمصح صاحب الابل الصحاح فمعنی الحدیث لا یورد صاحب الابل المراض ابله علی ابل صاحب الابل الصحاح لانه ربما اصابها المرض بفعل الله تعالی وقدره الذی اجری به العادة لا بطبعها فیحصل لصاحبها ضرر بمرضها وربما حصل له ضرر اعظم من ذلك باعتقاد العدوی بطبعها فیکفر والله اعلم (قوله کان ابو هریرة یحدثها کلتیهما) کذا هو فی جمیع النسخ کلتیهما بالتاء والیاء مجموعتین والضمیر عائد الی الکلمتین او القضیتین او المسئلتین ونحو ذلك (قوله قال ابو الزبیر هذه الغول التی تغول) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا قال ابو الزبیر وکذا نقله القاضی عن الجمهور قال وفی روایة الطبری احد رواة صحیح مسلم قال ابو هریرة قال والصواب الاول (قوله انه قال فی تفسیر الصفر) هی دواب البطن هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا دواب بدال مهملة وباء موحدة مشددة وکذا نقله القاضی عن روایة الجمهور قال وفی روایة العذری ذوات بالذال المعجمة والتاء المثناة فوق وله وجه ولکن الصحیح المعروف هو الاول قال القاضی واختلفوا فی قوله صلی الله علیه وسلم لا عدوی فقیل هو نهی عن ان یقال ذلك او یعتقد وقیل هو خبر ای لا تقع عدوی بطبعها

باب الطیرة والفال وما یکون فیه الشوم

(قوله صلی الله علیه وسلم لا طیرة وخیرها الفال قیل یا رسول الله وما الفال قال الکلمة الحسنة الصالحة یسمعها احدکم وفی روایة لا طیرة ویعجبنی الفال الکلمة الحسنة او الکلمة الطیبة وفی روایة واحب الفال الصالح) اما الطیرة فبکسر الطاء وفتح الیاء علی وزن العنبة هذا هو الصحیح المعروف فی روایة الحدیث وکتب اللغة والغریب وحکی القاضی وابن الاثیر ان منهم من سکن الیاء والمشهور الاول قالوا وهی مصدر تطیر طیرة قالوا ولم یجیء فی المصادر علی هذا الوزن الا تطیر طیرة وتخیر خیرة بالخاء المعجمة وجاء فی الاسماء حرفان وهما شیء طیبة ای طیب والتولة بکسر التاء المثناة وضمها وهو نوع من السحر وقیل یشبه السحر وقال الاصمعی هو ما تتحبب به المرأة الی زوجها والتطیر التشاءم واصله الشیء المکروه من قول او فعل او مرئی وکانوا یتطیرون بالسوانح والبوارح فینفرون الظباء والطیور فان اخذت ذات الیمین تبرکوا به ومضوا فی سفرهم وحوائجهم وان اخذت ذات الشمال رجعوا عن سفرهم وحاجتهم وتشاءموا بها فکانت تصدهم فی کثیر من الاوقات عن مصالحهم فنفی الشرع ذلك وابطله ونهی عنه واخبر انه لیس له تاثیر بنفع ولا ضر فهذا معنی قوله صلی الله علیه وسلم لا طیرة وفی حدیث آخر الطیرة شرك ای اعتقاد انها تنفع او تضر اذا عملوا بمقتضاها معتقدین تاثیرها فهو شرك

حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا مالك بن انس ح قال وثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن حمزة وسالم ابنى عبد الله عن عبد الله
ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشوم فى الدار والمرأة والفرس وحدثنى ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب
عن حمزة وسالم ابنى عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة وانما الشوم فى ثلاثة المرأة والفرس والدار وحدثنا
ابن ابى عمر قال نا سفيان عن الزهرى عن سالم وحمزة ابنى عبد الله عن ابيهما عن النبى صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثنا عمرو الناقد قال نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد
قال نا ابى عن صالح عن ابن شهاب عن سالم وحمزة ابنى عبد الله عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثنى عبد الملك بن شعيب بن الليث قال حدثنى ابى عن جدى قال
حدثنى عقيل بن خالد ح قال وثناه يحيى بن يحيى قال نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن اسحاق ح قال وحدثنى عبد الله بن عبد الرحمن الدارمى قال نا ابو اليمان قال نا
شعيب كلهم عن الزهرى عن سالم عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الشوم بمثل حديث مالك لا يذكر احد منهم فى حديث ابن عمر العدوى والطيرة غير يونس بن يزيد
وحدثنا احمد بن عبد الله بن الحكم قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عمرو بن محمد بن زيد انه سمع ابا ه يحدث عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال
ان يك من الشوم شئ حق ففى الفرس والمرأة والدار وحدثنى هارون بن عبد الله قال نا روح بن عبادة قال نا شعبة بهذا الاسناد مثله ولم يقل حق وحدثنى ابو بكر
ابن اسحاق قال نا ابن ابى مريم قال نا سليمان بن بلال قال حدثنى عتبة بن مسلم عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان كان الشوم فى شئ ففى
الفرس والمسكن والمرأة وحدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا مالك عن ابى حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كان ففى المرأة والفرس والمسكن يعنى الشوم
حدثناه ابو بكر بن ابى شيبة قال نا الفضل بن دكين قال نا هشام بن سعد عن ابى حازم عن سهل بن سعد عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله وثناه اسحاق بن ابراهيم الحنظلى
قال نا عبد الله بن الحارث عن ابن جريج قال اخبرنى ابو الزبير انه سمع جابرا يخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان كان فى شئ ففى الربع والخادم والفرس حدثنى ابو الطاهر و
حرملة بن يحيى قالا انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب عن ابى سلمة بن عبد الرحمن بن عوف عن معاوية بن الحكم السلمى قال قلت يا رسول الله امور كنا نصنعها
فى الجاهلية كنا نأتى الكهان قال فلا تأتوا الكهان قال قلت كنا نتطير قال ذاك شئ يجده احدكم فى نفسه فلا يصدنكم وحدثنى محمد بن رافع قال نا حجين يعنى
ابن المثنى قال نا الليث عن عقيل ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم وعبد بن حميد قالا انا عبد الرزاق قال نا معمر ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال نا شبابة
ابن سوار قال نا ابن ابى ذئب ح قال وحدثنى محمد بن رافع قال نا اسحاق بن عيسى قال انا مالك كلهم عن الزهرى بهذا الاسناد مثل معنى حديث يونس غير ان
مالكا فى حديثه ذكر الطيرة وليس فيه ذكر الكهان وحدثنا محمد بن الصباح وابو بكر بن ابى شيبة قالا نا اسماعيل وهو ابن علية عن الحجاج الصواف ح قال وثنا اسحاق
ابن ابراهيم قال نا عيسى بن يونس قال نا الاوزاعى كلاهما عن يحيى بن ابى كثير عن هلال بن ابى ميمونة عن عطاء بن يسار عن معاوية بن الحكم السلمى عن النبى صلى الله
عليه وسلم بمعنى حديث الزهرى عن ابى سلمة عن معاوية وزاد فى حديث يحيى بن ابى كثير قال قلت ومنا رجال يخطون قال كان نبى من الانبياء يخط فمن وافق خطه فذاك

لانهم جعلوا لها اثرا فى الفعل والايجاد واما الفال فمهموز ويجوز ترك همزه وجمعه فئول كفلس وفلوس وقد فسر النبى صلى الله عليه وسلم بالكلمة الصالحة والحسنة والطيبة قال العلماء ويكون الفال فيما يسر وفيما
يسوء والغالب فى السرور والطيرة لا تكون الا فيما يسوء وقالوا وقد يستعمل مجازا فى السرور يقال تفاءلت بكذا بالتخفيف وتفألت بالتشديد وهو الاصل والاول مخفف منه ومقلوب عنه قال
العلماء وانما احب الفال لان الانسان اذا امل فائدة الله تعالى وفضله عند سبب قوى او ضعيف فهو على خير فى الحال وان غلط فى جهة الرجاء فالرجاء له خير واما اذا قطع رجاءه والمه من
الله تعالى فان ذلك شر له والطيرة فيها سوء الظن وتوقع البلاء ومن امثال التفاؤل ان يكون له مريض فيتفاءل بما يسمعه فيسمع من يقول يا سالم او يكون طالب حاجة فيسمع من يقول يا واجد
فيقع فى قلبه رجاء البرأ او الوجدان والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم الشوم فى الدار والمرأة والفرس وفى رواية انما الشوم فى ثلثة المرأة والفرس والدار وفى رواية ان كان الشوم فى شئ ففى الفرس
والمسكن والمرأة وفى رواية ان كان فى شئ ففى الربع والخادم والفرس) اختلف العلماء فى هذا الحديث فقال مالك وطائفة هو على ظاهره وان الدار قد يجعل الله تعالى سكناها سببا للضرر
او الهلاك وكذا اتخاذ المرأة المعينة او الفرس او الخادم قد يحصل الهلاك عنده بقضاء الله تعالى ومعناه قد يحصل الشوم فى هذه الثلاثة كما صرح به فى رواية ان يكن الشوم فى شئ وقال الخطابى
وكثيرون هو فى معنى الاستثناء من الطيرة اى الطيرة منهى عنها الا ان يكون له دار يكره سكناها او امرأة يكره صحبتها او فرس او خادم فليفارق الجميع بالبيع ونحوه وطلاق المرأة وقال
آخرون شوم الدار ضيقها وسوء جيرانها واذاهم وشوم المرأة عدم ولادتها وسلاطة لسانها وتعرضها للريب وشوم الفرس ان لا يغزى عليها وقيل حرانها وغلاء
ثمنها وشوم الخادم سوء خلقه وقلة تعهده لما فوض اليه وقيل المراد بالشوم هنا عدم الموافقة واعترض بعض الملاحدة بحديث لا طيرة على هذا فاجاب ابن قتيبة وغيره بان هذا
مخصوص من حديث لا طيرة اى لا طيرة الا فى هذه الثلاثة قال القاضى قال بعض العلماء الجامع لهذه الفصول السابقة فى الاحاديث ثلثة اقسام احدها ما لم يقع الضرر
به ولا اطردت به عادة خاصة ولا عامة فهذا لا يلتفت اليه وانكر الشرع الالتفات اليه وهو الطيرة والثانى ما يقع عنده الضرر عموما لا يخصه ونادرا لا
متكررا كالوباء فلا يقدم عليه ولا يخرج منه والثالث ما يخص ولا يعم كالدار والفرس والمرأة فهذا يباح الفرار منه والله اعلم

باب تحريم الكهانة واتيان الكهان

(قوله صلى الله عليه وسلم فلا تأتوا الكهان وفى رواية سئل عن الكهان فقال ليسوا بشئ قال القاضى رحمه الله كانت الكهانة فى العرب ثلثة
اضرب احدها يكون للانسان ولى من الجن يخبره بما يسترقه من السمع من السماء وهذا القسم بطل من حين بعث الله نبينا صلى الله عليه وسلم الثانى ان يخبره بما يطرأ او يكون
فى اقطار الارض وما خفى عنه مما قرب او بعد وهذا لا يبعد وجوده ونفت المعتزلة وبعض المتكلمين هذين الضربين واحالوهما ولا استحالة فى ذلك ولا بعد فى وجوده لكنهم
يصدقون ويكذبون والنهى عن تصديقهم والسماع منهم عام الثالث المنجمون وهذا الضرب يخلق الله تعالى فيه لبعض الناس قوة ما لكن الكذب فيه اغلب
من هذا الفن العرافة وصاحبها عراف وهو الذى يستدل على الامور باسباب ومقدمات يدعى معرفتها بها وقد يعتضد بعض هذا الفن ببعض فى ذلك
بالزجر والطرق والنجوم واسباب معتادة وهذه الاضرب كلها تسمى كهانة وقد اكذبهم كلهم الشرع ونهى عن تصديقهم واتيانهم والله اعلم واما قوله صلى الله عليه
وسلم ليسوا بشئ فمعناه بطلان قولهم وانه لا حقيقة له وفيه جواز اطلاق هذا اللفظ على ما كان باطلا (قوله كنا نتطير

ح وحدثنا يحيى بن يحيى وعمرو الناقد وزهير بن حرب عن سفيان عن الزهرى عن سالم عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم

ح سبق ترجمته فى كتاب الصلوة

حدثنا عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهري عن يحيى بن عروة بن الزبير عن ابيه عن عائشة قالت قلت يا رسول الله ان الكهان كانوا يحدثونا بالشيء فنجده حقا قال تلك الكلمة الحق يخطفها الجني فيقرها في اذن وليه ويزيدون فيها مائة كذبة حدثني سلمة بن شبيب قال نا الحسن بن اعين قال نا معقل وهو ابن عبيد الله عن الزهري قال اخبرني يحيى بن عروة انه سمع عروة يقول قالت عائشة سأل ناس رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكهان فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسوا بشيء قالوا يا رسول الله فانهم يحدثون احيانا الشيء يكون حقا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الحق يخطفها الجني فيقرها في اذن وليه قر الدجاجة فيخلطون فيها اكثر من مائة كذبة وحدثنيه ابو الطاهر قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرني محمد بن عمرو عن ابن جريج عن ابن شهاب بهذا الاسناد نحو رواية معقل عن الزهري حدثنا حسن بن علي الحلواني وعبد بن حميد قال حسن نا يعقوب وقال عبد بن حميد حدثني يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال حدثنا ابي عن صالح عن ابن شهاب قال حدثني علي بن حسين ان عبد الله بن عباس قال اخبرني رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من الانصار انهم بينما هم جلوس ليلة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمي بنجم فاستنار فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا كنتم تقولون في الجاهلية اذا رمي بمثل هذا قالوا الله ورسوله اعلم كنا نقول ولد الليلة رجل عظيم ومات رجل عظيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانها لا يرمى بها لموت احد ولا لحياته ولكن ربنا تبارك وتعالى اسمه اذا قضى امرا سبح حملة العرش ثم سبح اهل السماء الذين يلونهم حتى يبلغ التسبيح اهل هذه السماء الدنيا ثم قال الذين يلون حملة العرش لحملة العرش ماذا قال ربكم فيخبرونهم ماذا قال فيستخبر بعض اهل السموات بعضا حتى يبلغ الخبر هذه السماء الدنيا فتخطف الجن السمع فيقذفون الى اوليائهم ويرمون به فما جاؤا به على وجهه فهو حق ولكنهم يقرفون فيه ويزيدون وحدثنا زهير بن حرب قال نا الوليد بن مسلم قال نا ابو عمرو الاوزاعي ح قال وحدثني ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرني يونس ح قال وحدثني سلمة بن شبيب قال نا الحسن بن اعين قال نا معقل يعني ابن عبيد الله كلهم عن الزهري بهذا الاسناد غير ان يونس قال عن عبد الله بن عباس قال اخبرني رجال من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من الانصار وفي حديث الاوزاعي ولكن يقرفون فيه ويزيدون وفي حديث يونس ولكنهم يرقون فيه ويزيدون وزاد في حديث يونس وقال الله حتى اذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا الحق وفي حديث معقل كما قال الاوزاعي ولكنهم يقرفون فيه ويزيدون

حدثنا محمد بن المثنى العنزي قال حدثني يحيى بن سعيد عن عبيد الله عن نافع عن صفية عن بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اتى عرافا فسأله عن شيء لم تقبل له صلوة اربعين ليلة حدثنا يحيى بن يحيى قال انا هشيم ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا شريك بن عبد الله وهشيم بن بشير عن يعلى بن عطاء عن عمرو بن الشريد عن ابيه قال كان في وفد ثقيف رجل مجذوم فارسل اليه النبي صلى الله عليه وسلم انا قد بايعناك فارجع

قال ذاك شيء يجده احدكم في نفسه فلا يصدنكم) معناه ان كراهة ذلك تقع في نفوسكم في العادة ولكن لا تلتفتوا اليه ولا ترجعوا عما كنتم عزمتم عليه قبل هذا وقد صح عن عروة بن عامر الصحابي رض قال ذكرت الطيرة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احسنها الفأل ولا يرد مسلما فاذا رأى احدكم ما يكره فليقل اللهم لا يأتي بالحسنات الا انت ولا يدفع السيئات الا انت ولا حول ولا قوة الا بك رواه ابو داود باسناد صحيح (قوله صلى الله عليه وسلم كان نبي من الانبياء يخط فمن وافق خطه فذاك) هذا الحديث سبق شرحه في كتاب الصلوة (قوله صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة الحق يخطفها الجني فيقذفها في اذن وليه ويزيد فيها مائة كذبة) اما يخطفها فبفتح الطاء على المشهور وبه جاء القرآن وفي لغة قليلة كسرها ومعناه استرقه واخذه بسرعة واما الكذبة فبفتح الكاف وكسرها والذال ساكنة فيهما قال القاضي وانكر بعضهم الكسر الا اذا اراد الحالة والهيئة وليس هذا موضعها ومعنى يقذفها يلقيها (قوله صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الجن يخطفها فيقرها في اذن وليه قر الدجاجة) هكذا هو في جميع النسخ ببلادنا الكلمة من الجن بالجيم والنون اي الكلمة المسموعة من الجن او التي تصح مما تفلته الجن بالجيم والنون وذكر القاضي في المشارق انه رفعه هكذا وروي ايضا من الحق بالحاء والقاف واما قوله فيقرها فهو بفتح الياء وضم القاف وتشديد الراء وقر الدجاجة بفتح القاف والدجاجة بالدال الدجاجة المعروفة قال اهل اللغة والغريب القر ترديد الكلام في اذن المخاطب حتى يفهمه تقول قررته فيه اقره قرا وقر الدجاجة صوتها اذا قطعته يقال قرت تقر قرا وقريرا فان رددته قلت قرقرت قرقرة قال الخطابي وغيره معناه ان الجني يقذف الكلمة الى وليه الكاهن فتسمعها الشياطين كما تؤذن الدجاجة لصوتها صواحبها فيتجاوب قال وفيه وجه آخر وهي ان تكون الرواية كقر الزجاجة تدل عليه رواية البخاري فيقرها في اذنه كما تقر القارورة قال فذكر القارورة في هذه الرواية يدل على ثبوت الرواية بالزجاجة قال القاضي اما مسلم فلم تختلف الرواية في انه الدجاجة بالدال لكن رواية القارورة تصحح الزجاجة قال القاضي معناه يكون لما يلقيه الى وليه كحس القارورة عند تحريكها مع البرد وعلى صفا (قوله صلى الله عليه وسلم في رواية صالح عن ابن شهاب ولكنهم يقرفون فيه ويزيدون) هذه اللفظة ضبطوها من رواية صالح على وجهين احدهما بالراء والثاني بالذال ووقع في رواية الاوزاعي وابن معقل الراء باتفاق النسخ ومعناه يخلطون فيه الكذب وهو بمعنى يقذفون وفي رواية يونس يرقون قال القاضي ضبطناه عن شيوخنا بضم الياء وفتح الراء وتشديد القاف قال ورواه بعضهم بفتح الياء واسكان الراء وفتح القاف قال في المشارق قال بعضهم صوابه بفتح الياء واسكان الراء وفتح القاف قال وكذا ذكره الخطابي قال ومعناه معنى يزيدون يقال رقى فلان الى الباطل بكسر القاف اي رفعه واصله من الصعود اي يدعون فيها فوق ما سمعوا قال القاضي وقد تصح الرواية الاولى على تضعيف هذا الفعل وتكثيره والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم من اتى عرافا فسأله عن شيء لم تقبل له صلوة اربعين ليلة) اما العراف فقد سبق بيانه وانه من جملة انواع الكهان قال الخطابي وغيره العراف هو الذي يتعاطى معرفة مكان المسروق ومكان الضالة ونحوهما واما عدم قبول صلوته فمعناه انه لا ثواب له فيها وان كانت مجزئة في سقوط الفرض عنه ولا يحتاج معها الى اعادة ونظير هذه الصلوة في الارض المغصوبة مجزئة مسقطة للقضاء ولكن لا ثواب فيها كذا قاله جمهور اصحابنا قالوا فصلوة الفرض وغيرها من الواجبات اذا اتى بها على وجهها الكامل ترتب عليها شيئان سقوط الفرض عنه وحصول الثواب فاذا اداها في ارض مغصوبة حصل الاول دون الثاني ولا بد من هذا التأويل في هذا الحديث فان العلماء متفقون على انه لا يلزم من اتى العراف اعادة صلوات اربعين ليلة فوجب تأويله والله اعلم باب اجتناب المجذوم ونحوه (قوله كان في وفد ثقيف رجل مجذوم فارسل اليه النبي صلى الله عليه وسلم انا قد بايعناك فارجع) هذا موافق للحديث الآخر في الصحيح البخاري وفر من المجذوم فرارك من الاسد وقد سبق شرح هذا الحديث في باب لا عدوى وانه غير مخالف لحديث لا يورد ممرض على مصح قال القاضي قد اختلف الآثار عن النبي صلى الله عليه وسلم في قصة المجذوم فثبت عنه الحديثان المذكوران وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم اكل مع المجذوم وقال له كل ثقة بالله وتوكلا عليه وعن عائشة قالت كان لنا مولى مجذوم فكان يأكل في صحافي ويشرب في اقداحي وينام على فراشي قال وقد ذهب عمر وغيره من السلف الى الاكل معه واول الامر باجتنابه منسوخ

كتاب قتل الحيات وغيرها

حدثنا ابوبكر بن ابی شيبة قال نا عبدة بن سليمان وابن نمير عن هشام ح قال وثنا ابوكريب قال نا عبدة قال نا هشام عن ابيه عن عائشة قالت امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل ذی الطفيتين فانه يلتمس البصر ويصيب الحبل وحدثناه اسحاق بن ابراهيم قال نا ابومعوية قال نا هشام بهذا الاسناد وقال لا ابتر وذو الطفيتين وحدثنی عمرو بن محمد الناقد قال نا سفيان بن عيينة عن الزهری عن سالم عن ابيه عن النبی صلى الله عليه وسلم قال اقتلوا الحيات وذا الطفيتين والابتر فانهما يستسقطان الحبل ويلتمسان البصر قال فكان ابن عمر يقتل كل حية وجدها فابصره ابولبابة بن عبد المنذر اوزيد بن الخطاب وهو يطارد حية فقال انه قد نهی عن ذوات البيوت وحدثنا حاجب بن الوليد قال نا محمد بن حرب عن الزبيدی عن الزهری قال اخبرنی سالم بن عبد الله عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر بقتل الكلاب يقول اقتلوا الحيات والكلاب واقتلوا ذا الطفيتين والابتر فانهما يلتمسان البصر ويستسقطان الحبالى قال الزهری ونری ذلك من سمهما والله اعلم قال سالم قال عبد الله بن عمر فلبثت لا اترك حية اراها الا قتلتها فبينا انا اطارد حية يوما من ذوات البيوت مر بی زيد ابن الخطاب او ابولبابة وانا اطاردها فقال مهلا يا عبد الله فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتلهن قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهی عن ذوات البيوت وحدثنيه حرملة بن يحيى قال نا ابن وهب قال اخبرنی يونس ح قال وثنا عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال نا معمر ح قال وثنا حسن الحلوانی قال نا يعقوب قال نا ابی عن صالح كلهم عن الزهری بهذا الاسناد غير ان صالحا قال حتى رآنی ابولبابة بن عبد المنذر وزيد بن الخطاب فقالا انه قد نهی عن ذوات البيوت وفی حديث يونس اقتلوا الحيات ولم يقل ذا الطفيتين والابتر وحدثنی محمد بن رمح قال نا الليث ح قال وثنا قتيبة بن سعيد واللفظ له قال نا الليث عن نافع ان ابا لبابة كلم ابن عمر ليفتح له بابا فی دار يستقرب به الی المسجد فوجد الغلمة جلدا جان فقال عبد الله التمسوه فاقتلوه فقال ابولبابة لا تقتلوه فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهی عن قتل الجنان التی فی البيوت وحدثنا شيبان بن فروخ قال ثنا جرير بن حازم قال نا نافع قال كان ابن عمر يقتل الحيات كلهن حتى حدثنا ابولبابة بن عبد المنذر البدری ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهی عن قتل جنان البيوت فامسك وحدثنا محمد بن المثنى قال نا يحيى وهو القطان عن عبيد الله قال اخبرنی نافع انه سمع ابا لبابة يخبر ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهی عن قتل الجنان وحدثناه اسحاق بن موسى الانصاری قال نا انس بن عياض قال نا عبيد الله عن نافع عن عبد الله بن عمر عن ابی لبابة عن النبی صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثنی عبد الله بن محمد بن اسماء الضبعی قال نا جويرية عن نافع عن عبد الله ان ابا لبابة اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهی عن قتل الجنان التی فی البيوت

والصحيح الذی قاله الاكثرون ويتعين المصير اليه انه لا نسخ بل يجب الجمع بين الحديثين وحمل الامر باجتنابه والفرار منه على الاستحباب والاحتياط لا للوجوب اما الاكل معه ففعله لبيان الجواز والله اعلم قال القاضی قال بعض العلماء فی هذا الحديث وما فی معناه دليل على انه يثبت للمراة الخيار فی فسخ النكاح اذا وجدت زوجها مجذوما او حدث به جذام واختلف اصحابنا واصحاب مالك فی ان امته هل لها منع نفسها من استمتاعه اذا اراده قال القاضی قالوا ويمنع من المسجد والاختلاط بالناس قال وكذلك اختلفوا فی انهم اذا كثروا هل يومرون ان يتخذوا لانفسهم موضعا منفردا خارجا عن الناس ولا يمنعوا من التصرف فی منافعهم وعليه اكثر الناس ام لا يلزمهم التنحی قال ولم يختلفوا فی القليل منهم فی انهم لا يمنعون قال ولا يمنعون من صلوة الجمعة مع الناس ويمنعون من غيرها قال ولو استضر اهل قرية فيهم جذمی بمخالطتهم فی الماء فان قدروا على استنباط ماء بلا ضرر امروا به والا استنبط لهم الآخرون او قاموا من يستقی لهم والا فلا يمنعون والله اعلم

كتاب قتل الحيات وغيرها

(قوله صلى الله عليه وسلم اقتلوا الحيات وذا الطفيتين والابتر فانهما يستسقطان الحبل ويلتمسان البصر وفی رواية ان ابن عمر ذكر هذا الحديث ثم قال فكنت لا اترك حية اراها الا قتلتها فبينا انا اطارد حية يوما من ذوات البيوت مر بی زيد بن الخطاب او ابو لبابة وانا اطاردها فقال مهلا يا عبد الله فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتلهن قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهی عن ذوات البيوت وفی رواية نهی عن قتل الجنان التی فی البيوت وفی رواية ان فتى من الانصار قتل حية فی بيته فمات فی الحال فقال النبی صلى الله عليه وسلم ان بالمدينة جنا قد اسلموا فاذا رايتم منهم شيأ فآذنوه ثلثة ايام فان بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شيطان وفی رواية ان لهذه البيوت عوامر فاذا رايتم شيأ منها فحرجوا عليها ثلثا فان ذهب والا فاقتلوه فانه كافر وفی الحديث الآخر انه صلى الله عليه وسلم امرهم بقتل الحية التی خرجت عليهم وهم بعارمنا) قال المازری لا تقتل حيات مدينة النبی صلى الله عليه وسلم الا بانذارها كما جاء فی هذه الاحاديث فاذا انذرها ولم تنصرف قتلها واما حيات غير المدينة فی جميع الارض والبيوت والدور فيندب قتلها من غير انذار لعموم الاحاديث الصحيحة فی الامر بقتلها ففی هذه الاحاديث اقتلوا الحيات وفی الحديث الآخر خمس يقتلن فی الحل والحرم منها الحية ولم يذكر انذارا وفی حديث الحية الخارجة بمنا انه صلى الله عليه وسلم امر بقتلها ولم يذكر انذارا ولا نقل انهم انذروها قالوا فاخذ بهذه الاحاديث فی استحباب قتل الحيات مطلقا وخصت المدينة بالانذار للحديث الوارد فيها وسببه ما صرح به فی الحديث انه اسلم طائفة من الجن بها وذهبت طائفة من العلماء الى عموم النهی فی حيات البيوت بكل بلد حتى تنذر واما ما ليس فی البيوت فيقتل من غير انذار قال مالك يقتل ما وجد منها فی المساجد قال القاضی وقال بعض العلماء الامر بقتل الحيات مطلقا مخصوص بالنهی عن جنان البيوت الا الابتر وذا الطفيتين فانهما يقتلان على كل حال سواء كانا فی البيوت ام غيرها والا ما ظهر منها بعد الانذار قال ويخص من النهی عن قتل جنان البيوت الابتر وذو الطفيتين والله اعلم واما صفة الانذار فقال القاضی روی ابن حبيب عن النبی صلى الله عليه وسلم انه يقول انشدكن بالعهد الذی اخذ عليكن سليمان بن داود ان لا تؤذونا ولا تظهرن لنا وقال مالك يكفی ان يقول احرج عليك بالله واليوم الآخر ان لا تبدو لنا ولا تؤذينا ولعل مالكا اخذ لفظ التحريج مما وقع فی صحيح مسلم فحرجوا عليها ثلثا والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم ذا الطفيتين) هو بضم الطاء المهملة واسكان الفاء قال العلماء هما الخطان الابيضان على ظهر الحية واصل الطفية خوصة المقل وجمعها طفی شبه الخطين على ظهرها بخوصتی المقل واما الابتر فهو قصير الذنب قال نضر بن شميل هو صنف من الحيات ازرق مقطوع الذنب لا تنظر اليه حامل الا القت ما فی بطنها (قوله صلى الله عليه وسلم يستسقطان الحبل) معناه ان المراة الحامل اذا نظرت اليهما وخافت اسقطت الحمل غالبا وقد ذكر مسلم فی رواية عن الزهری انه قال نری ذلك من سمهما واما يلتمسان البصر ففيه تاويلان ذكرهما الخطابی وآخرون احدهما معناه يخطفان البصر ويطمسانه بمجرد نظرهما اليه لخاصة جعلها الله تعالى فی بصريهما اذا وقعا على بصر الانسان ويؤيد هذه

حدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب یعنی الثقفی قال سمعت یحیی بن سعید یقول اخبرنی نافع ان ابا لبابة بن عبد المنذر الانصاری وکان مسکنه بقباء فانتقل الی المدینة فبینما عبد الله بن عمر جالس معه یفتح خوخة له اذ اهم بحیة من عوامر البیوت فارادوا قتلها فقال ابو لبابة انه قد نهی عن عوامر البیوت وامر بقتل الابتر وذی الطفیتین وقیل هما اللذان یلتمسان البصر ویطرحان اولاد النساء وحدثنی اسحاق بن منصور قال نا محمد بن جهضم قال نا اسمعیل وهو عندنا ابن جعفر عن عمر بن نافع عن ابیه قال کان عبد الله بن عمر یوما عند هدم له فرای بیض جان فقال تتبعوا هذا الجان فاقتلوه قال ابو لبابة الانصاری انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن قتل الجنان التی تکون فی البیوت الا الابتر وذا الطفیتین فانهما اللذان یخطفان البصر ویتتبعان ما فی بطون النساء حدثنا هارون بن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال حدثنی اسامة ان نافعا حدثه ان ابا لبابة مر بابن عمر وهو عند الاطم الذی عند دار عمر بن الخطاب یرصد حیة بنحو حدیث اللیث بن سعد حدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واسحاق بن ابراهیم واللفظ لیحیی قال یحیی واسحاق انا وقال الآخران نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابراهیم عن الاسود عن عبد الله قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی غار وقد نزلت علیه والمرسلات عرفا فنحن نأخذها من فیه رطبة اذ خرجت علینا حیة فقال اقتلوها فابتدرناها لنقتلها فسبقتنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وقاها الله شرکم کما وقاکم شرها وحدثنا قتیبة بن سعید وعثمان بن ابی شیبة قالا نا جریر عن الاعمش فی هذا الاسناد بمثله وحدثنا ابو کریب قال نا حفص یعنی ابن غیاث قال ثنا الاعمش عن ابراهیم عن الاسود عن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر محرما بقتل حیة بمنی وحدثنا عمر بن حفص بن غیاث قال نا ابی قال نا الاعمش قال حدثنی ابراهیم عن الاسود عن عبد الله قال بینما نحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غار بمثل حدیث جریر وابی معاویة وحدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی مالک بن انس عن صیفی وهو عندنا مولی ابن افلح قال اخبرنی ابو السائب مولی هشام بن زهرة انه دخل علی ابی سعید الخدری فی بیته قال فوجدته یصلی فجلست انتظره حتی یقضی صلاته فسمعت تحریکا فی عراجین فی ناحیة البیت فالتفت فاذا حیة فوثبت لاقتلها فاشار الی ان اجلس فجلست فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال اتری هذا البیت فقلت نعم فقال کان فیه فتی منا حدیث عهد بعرس قال فخرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الخندق فکان ذلک الفتی یستاذن رسول الله صلی الله علیه وسلم بانصاف النهار فیرجع الی اهله فاستاذنه یوما فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم خذ علیک سلاحک فانی اخشی علیک قریظة فاخذ الرجل سلاحه ثم رجع فاذا امراته بین الباب قائمة فاهوی الیها بالرمح لیطعنها به واصابته غیرة فقالت له اکفف علیک رمحک وادخل البیت حتی تنظر ما الذی اخرجنی فدخل فاذا بحیة عظیمة منطویة علی الفراش فاهوی الیها بالرمح فانتظمها به ثم خرج فرکزه فی الدار فاضطربت علیه فما یدری ایهما کان اسرع موتا الحیة ام الفتی قال فجئنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وذکرنا ذلک له وقلنا له ادع الله یحییه لنا فقال استغفروا لصاحبکم ثم قال ان بالمدینة جنا قد اسلموا فاذا رایتم منهم شیئا فاذنوه ثلاثة ایام فان بدا لکم بعد ذلک فاقتلوه فانما هو شیطان وحدثنی محمد بن رافع قال نا وهب بن جریر بن حازم قال نا ابی قال سمعت اسماعیل بن عبید یحدث عن رجل یقال له السائب وهو عندنا ابو السائب قال دخلنا علی ابی سعید الخدری فبینما نحن جلوس اذ سمعنا تحت سریره حرکة فنظرنا فاذا حیة وساق الحدیث بقصته نحو حدیث مالک عن صیفی وقال فیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان هذه البیوت عوامر فاذا رایتم شیئا منها فحرجوا علیها ثلاثا فان ذهب والا فاقتلوه فانه کافر وقال لهم اذهبوا فادفنوا صاحبکم وحدثنی زهیر بن حرب نا یحیی بن سعید عن ابن عجلان قال حدثنی صیفی عن ابی السائب عن ابی سعید الخدری قال سمعته قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان بالمدینة نفرا من الجن قد اسلموا فمن رای شیئا من هذه العوامر فلیؤذنه ثلاثا فان بدا له بعد فلیقتله فانه شیطان حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر قال اسحاق نا وقال الآخرون نا سفیان بن عیینة عن عبد الحمید بن جبیر بن شیبة عن سعید بن المسیب عن ام شریک ان النبی صلی الله علیه وسلم امرها بقتل الاوزاغ وفی حدیث ابن ابی شیبة امر

ویؤید هذه الروایة الاخری فی مسلم یخطفان البصر والروایة الاخری یلتمسان البصر والثانی انهما یقصدان البصر باللسع والنهش والاول اصح واشهر قال العلماء وفی الحیات نوع یسمی الناظر اذا وقع نظره علی عین انسان مات من ساعته والله اعلم (قوله یطارد حیة) ای یطلبها ویتبعها لیقتلها (قوله نهی عن قتل الجنان) هو بجیم مکسورة ونون مفتوحة وهی الحیات جمع جان وهی الحیة الصغیرة وقیل الدقیقة الخفیفة وقیل الدقیقة البیضاء (قوله یفتح خوخة) هی بفتح الخاء واسکان الواو وهی کوة بین دارین او بیتین یدخل منها وقد تکون فی حائط منفرد (قوله صلی الله علیه وسلم ویتتبعان ما فی بطون النساء) ای یسقطانه کما سبق فی الروایات الباقیة علی ما سبق شرحه واطلق علیه التتبع مجازا ولعل فیهما طلبا لذلک جعله الله تعالی خصیصة فیهما (قوله عند الاطم) هو بضم الهمزة وهو القصر وجمعه آطام کعنق واعناق (قوله امر محرما بقتل حیة بمنی) فیه جواز قتلها للمحرم وفی الحرم وانه لا یندرها فی غیر البیوت وان قتلها مستحب (قوله فکان ذلک الفتی یستاذن رسول الله صلی الله علیه وسلم بانصاف النهار فیرجع الی اهله) قال العلماء هذا الاستیذان امتثال لقوله تعالی واذا کانوا معه علی امر جامع لم یذهبوا حتی یستاذنوه وانصاف النهار بفتح الهمزة ای منتصفه وکانه وقت لآخر النصف الاول واول النصف الثانی فجمعه کما قالوا ظهور الترسین واما رجوعه الی اهله فلیطالع حالهم ویقضی حاجتهم ویؤنس امراته فانها کانت عروسا کما ذکر فی الحدیث (قوله صلی الله علیه وسلم فاذنوه ثلثة ایام فان بدا لکم بعد ذلک فاقتلوه فانما هو شیطان قال العلماء معناه واذا لم یذهب بالانذار علمتم انه لیس من عوامر البیوت ولا من اسلم من الجن بل هو شیطان فلا حرمة لکم فاقتلوه ولن یجعل الله له سبیلا للانتصار علیکم بثاره بخلاف العوامر ومن اسلم والله اعلم

باب استحباب قتل الوزغ

(قولها ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بالقتل الاوزاغ وفی روایة امر بقتل الوزغ وسماه فویسقا وفی روایة من قتل وزغة فی اول ضربة فله کذا وکذا حسنة ومن قتلها فی الضربة الثانیة فله کذا وکذا حسنة لدون الاولی وان قتلها فی الضربة الثالثة فله کذا وکذا حسنة لدون الثانیة وفی روایة من قتل وزغا فی اول ضربة کتب له مائة حسنة وفی الثانیة دون ذلک وفی الثالثة دون ذلک وفی روایة فی اول ضربة سبعین حسنة) قال

وحدثنی ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال اخبرنی ابن جریج ح قال وحدثنی محمد بن احمد بن ابی خلف قال نا روح قال نا ابن جریج ح قال وثنا عبد بن حمید قال نا محمد بن بکر قال نا ابن جریج قال اخبرنی عبد الحمید بن جبیر بن شیبة ان ابن المسیب اخبره ان ام شریك اخبرته انها استامرت النبی صلی الله علیه وسلم فی قتل الوزغان فامر بقتلها وام شریك احدی نساء بنی عامر بن لؤی اتفق لفظ حدیث ابن ابی خلف وعبد بن حمید وحدیث ابن وهب قریب منه حدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهری عن عامر بن سعد عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بقتل الوزغ وسماه فویسقا وحدثنی ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن الزهری عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال للوزغ الفویسق زاد حرملة قالت ولم اسمعه امر بقتله وحدثنا یحیی بن یحیی قال نا خالد بن عبد الله عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتل وزغة فی اول ضربة فله کذا وکذا حسنة ومن قتلها فی الضربة الثانیة فله کذا وکذا حسنة لدون الاولی وان قتلها فی الضربة الثالثة فله کذا وکذا حسنة لدون الثانیة حدثنا قتیبة بن سعید قال نا ابو عوانة ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا جریر ح قال وثنا محمد بن الصباح نا اسماعیل یعنی ابن زکریا ح قال وثنا ابو کریب قال نا وکیع عن سفین کلهم عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث خالد عن سهیل الا جریرا وحده فان فی حدیثه من قتل وزغا فی اول ضربة کتبت له مائة حسنة وفی الثانیة دون ذلك وفی الثالثة دون ذلك وحدثنا محمد بن الصباح قال نا اسماعیل یعنی ابن زکریا عن سهیل قال حدثتنی اختی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال فی اول ضربة سبعین حسنة وحدثنی ابو الطاهر وحرملة بن یحیی قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب وابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نملة قرصت نبیا من الانبیاء فامر بقریة النمل فاحرقت فاوحی الله الیه افی ان قرصتك نملة اهلکت امة من الامم تسبح وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا المغیرة یعنی ابن عبد الرحمن الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال نزل نبی من الانبیاء تحت شجرة فلدغته نملة فامر بجهازه فاخرج من تحتها ثم امر بها فاحرقت فاوحی الله الیه فهلا نملة واحدة وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا به ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم نزل نبی من الانبیاء علیه السلام تحت شجرة فلدغته نملة فامر بجهازه فاخرج من تحتها وامر بها فاحرقت بالنار قال فاوحی الله الیه فهلا نملة واحدة وحدثنی عبد الله بن محمد بن اسماء الضبعی قال حدثنا جویریة بن اسماء عن نافع عن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عذبت امرأة فی هرة سجنتها حتی ماتت فدخلت فیها النار لا هی اطعمتها وسقتها اذ حبستها ولا هی تركتها تاكل من خشاش الارض وحدثنی نصر بن علی الجهضمی قال نا عبد الاعلی عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر وعن سعید المقبری عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل معناه وحدثنا هارون بن عبد الله وعبد الله بن جعفر عن معن بن عیسی عن مالك عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل ذلك وحدثنا ابو کریب قال نا عبدة عن هشام عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عذبت امرأة فی هرة لم تطعمها ولم تسقها ولم تتركها تاكل من خشاش الارض

قال اهل اللغة الوزغ وسام ابرص جنس فسام ابرص هو كباره واتفقوا علی ان الوزغ من الحشرات الموذیات وجمعه اوزاغ ووزغان وامر النبی صلی الله علیه وسلم بقتله وحث علیه ورغب فیه لكونه من الموذیات واما سبب تكثیر الثواب فی قتله باول ضربة ثم ما یلیها فالمقصود به الحث علی المبادرة بقتله والاعتناء به وتحریض قاتله علی ان یقتله باول ضربة فانه اذا اراد ان یضربه ضربات ربما انفلت وفات قتله واما تسمیته فویسقا فنظیره الفواسق الخمس التی تقتل فی الحل والحرم واصل الفسق الخروج وهذه المذكورات خرجت عن خلق معظم الحشرات ونحوها بزیادة الضرر والاذی واما تقیید الحسنات فی الضربة الاولی بمائة وفی روایة بسبعین فجوابه من اوجه سبقت فی صلوة الجماعة تزید بخمس وعشرین درجة وفی روایات بسبع وعشرین احدها ان هذا مفهوم للعدد ولا یعمل به عند الاصولیین وغیرهم فذكر سبعین لا یمنع المائة فلا معارضة بینهما الثانی لعله اخبر بالسبعین ثم تصدق الله تعالی بالزیادة فاعلم بها النبی صلی الله علیه وسلم حین اوحی الیه بعد ذلك والثالث انه یختلف باختلاف قاتلی الوزغ بحسب نیاتهم واخلاصهم وكمال احوالهم ونقصها فتكون المائة للكامل منهم والسبعین لغیره والله اعلم (قوله حدثنا محمد بن الصباح ثنا اسمعیل یعنی ابن زكریا عن سهیل قال حدثتنی اختی عن ابی هریرة) كذا وقع فی اكثر النسخ اختی وفی بعضها اخی بالتذكیر وفی بعضها ابی وذكر القاضی الاوجه الثلاثة قالوا وروایة ابی خطأ وهی الواقعة فی روایة ابی العلاء بن ماهان ووقع فی روایة ابی داود اخی او اختی قال القاضی اخت سهیل سودة واخواه هشام وعباد **باب النهی عن قتل النمل** (قوله صلی الله علیه وسلم ان نملة قرصت نبیا من الانبیاء فامر بقریة النمل فاحرقت فاوحی الله الیه افی ان قرصتك نملة اهلكت امة من الامم تسبح وفی روایة فهلا نملة واحدة) قال العلماء وهذا الحدیث محمول علی ان شرع ذلك النبی صلی الله علیه وسلم كان فیه جواز قتل النمل وجواز الاحراق بالنار ولم یعتب علیه فی اصل القتل والاحراق بل فی الزیادة علی نملة واحدة وقوله تعالی فهلا نملة واحدة ای فهلا عاقبت نملة واحدة هی التی قرصتك لانها الجانیة واما غیرها فلیس لها جنایة واما فی شرعنا فلا یجوز الاحراق بالنار للحیوان الا اذا احرق انسانا فمات بالاحراق فلولیه الاقتصاص باحراق الجانی وسواء فی منع الاحراق بالنار النمل وغیره للحدیث المشهور لا یعذب بالنار الا الله واما قتل النمل فمذهبنا انه لا یجوز واحتج اصحابنا فیه بحدیث ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن قتل اربع من الدواب النملة والنحلة والهدهد والصرد رواه ابو داود باسناد صحیح علی شرط البخاری ومسلم وقوله صلی الله علیه وسلم فامر بقریة النمل فاحرقت وفی روایة فامر بجهازه فاخرج من تحت الشجرة اما قریة النمل فهی مثلثة والجهاز بفتح الجیم وكسرها وهو المتاع **باب تحریم قتل الهرة** (قوله صلی الله علیه وسلم عذبت امرأة فی هرة سجنتها حتی ماتت فدخلت فیها النار لا هی اطعمتها وسقتها اذ حبستها ولا هی تركتها تاكل من خشاش الارض وفی روایة ربطتها وفی روایة تاكل من حشرات الارض معناه عذبت بسبب هرة ومعنی دخلت فیها ای بسببها وخشاش الارض بفتح الخاء المعجمة وكسرها وضمها حكاهن فی المشارق الفتح اشهر وروی بالحاء المهملة والصواب المعجمة وهی هوام الارض وحشراتها كما وقع فی الروایة الثانیة وقیل المراد به نبات الارض وهو ضعیف او غلط وفی الحدیث دلیل لتحریم قتل الهرة وتحریم حبسها بغیر طعام او شراب واما دخولها النار بسببها فظاهر الحدیث انها كانت مسلمة وانما دخلت النار بسبب الهرة وذكر القاضی انه یجوز انها كافرة عذبت بكفرها وزید فی عذابها بسبب الهرة واستحقت ذلك لكونه لیست مؤمنة تغفر صغائرها باجتناب الكبائر هذا كلام القاضی والصواب ما قدمناه انها كانت مسلمة وانها دخلت النار بسببها كما هو ظاهر الحدیث وهذه المعصیة لیست صغیرة بل صارت باصرارها كبیرة ولیس فی الحدیث انها تخلد فی النار

وحدثنا ابو کریب قال نا ابو معاویة ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا خالد بن الحارث قال نا هشام بهذا الاسناد وفی حدیثهما ربطتها وفی حدیث ابی معاویة حشرات الارض **وحدثنی** محمد بن رافع وعبد بن حمید قال عبد نا وقال ابن رافع ثنا عبد الرزاق قال نا معمر قال قال الزهری وحدثنی حمید بن عبد الرحمن عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث هشام بن عروة **وحدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیثهم **حدثنا** قتیبة بن سعید عن مالك بن انس فیما قرئ علیه عن سمی مولی ابی بکر عن ابی صالح السمان عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق اشتد علیه العطش فوجد بئرا فنزل فیها فشرب ثم خرج فاذا کلب یلهث یاکل الثری من العطش فقال الرجل لقد بلغ هذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغ منی فنزل البئر فملأ خفه ماء ثم امسکه بفیه حتی رقی فسقی الکلب فشکر الله له فغفر له قالوا یا رسول الله وان لنا فی هذه البهائم لاجرا فقال فی کل کبد رطبة اجر **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو خالد الاحمر عن هشام عن محمد عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ان امرأة بغیا رأت کلبا فی یوم حار یطیف ببئر قد ادلع لسانه من العطش فنزعت له بموقها فغفر لها **وحدثنی** ابو الطاهر قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی جریر بن حازم عن ایوب السختیانی عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینما کلب یطیف برکیة قد کاد یقتله العطش اذ رأته بغی من بغایا بنی اسرائیل فنزعت موقها فاستقت له به فسقته ایاه فغفر لها به **وحدثنی** ابو الطاهر نا احمد بن عمرو بن سرح وحرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال حدثنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن قال قال ابو هریرة سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله عز وجل یسب ابن آدم الدهر وانا الدهر بیدی اللیل والنهار **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی عمر قال اسحاق نا وقال ابن ابی عمر نا سفیان عن الزهری عن ابن المسیب عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قال الله یؤذینی ابن آدم یسب الدهر وانا الدهر اقلب اللیل والنهار **حدثنا** عبد بن حمید انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن ابن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله تبارك وتعالی یؤذینی ابن آدم یقول یا خیبة الدهر فلا یقولن احدکم یا خیبة الدهر فانی انا الدهر اقلب لیله ونهاره فاذا شئت قبضتهما **حدثنا** قتیبة بن سعید قال حدثنا المغیرة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقولن احدکم یا خیبة الدهر فان الله هو الدهر **حدثنی** زهیر بن حرب قال نا جریر عن هشام عن ابن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تسبوا الدهر فان الله هو الدهر **وحدثنی** حجاج بن الشاعر قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن ایوب عن ابن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یسب احدکم الدهر فان الله هو الدهر ولا یقولن احدکم للعنب الکرم فان الکرم الرجل المسلم

وفیه وجوب نفقة الحیوان علی مالکه والله اعلم **باب** فضل سقی البهائم المحترمة واطعامها (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی کل کبد رطبة اجر) معناه فی الاحسان الی کل حیوان حی بسقیه ونحوه اجر وسمی الحی ذا کبد رطبة لان المیت یجف جسمه وکبده ففی هذا الحدیث الحث علی الاحسان الی الحیوان المحترم وهو ما لا یؤمر بقتله فاما المامور بقتله فیمتثل امر الشرع فی قتله والمامور بقتله کالکافر الحربی والمرتد والکلب العقور والفواسق الخمس المذکورات فی الحدیث وما فی معناهن واما المحترم فیحصل الثواب بسقیه والاحسان الیه ایضا باطعامه وغیره سواء کان مملوکا او مباحا وسواء کان مملوکا له او لغیره والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم فاذا کلب یلهث یاکل الثری من العطش اما الثری فالتراب الندی ویقال لهث بفتح الهاء وکسرها یلهث بفتحها لا غیر لهثا باسکانها والاسم اللهث بفتحها واللهاث بضم اللام ورجل لهثان وامرأة لهثی کعطشان وعطشی وهو الذی اخرج لسانه من شدة العطش والحر (**قوله** حتی رقی فسقی الکلب) یقال رقی بکسر القاف علی اللغة الفصیحة المشهورة وحکی فتحها وهی لغة حلی فی کل ما اشبه هذا (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان امرأة بغیا رأت کلبا فی یوم حار یطیف ببئر قد ادلع لسانه من العطش فنزعت له بموقها فغفر لها) اما البغی فهی الزانیة والبغاء بالمد هو الزنا ومعنی یطیف ای یدور حولها وهو بضم الیاء ویقال طاف به والطاف اذا دار حوله وادلع لسانه ودلعه لغتان ای اخرجه لشدة العطش والموق بضم المیم هو الخف فارسی معرب ومعنی نزعت له بموقها ای استقت یقال نزعت بالدلو اذا استقیت به من البئر ونحوها ونزعت الدلو ایضا (**قوله** فشکر الله له فغفر له) معناه قبل عمله واثابه وغفر له والله اعلم **کتاب الالفاظ من الادب وغیرها باب** النهی عن سب الدهر (**قوله** سبحانه وتعالی یسب ابن آدم الدهر وانا الدهر بیدی اللیل والنهار وفی روایة قال الله تعالی عز وجل یؤذینی ابن آدم یسب الدهر وانا الدهر اقلب اللیل والنهار وفی روایة یؤذینی ابن آدم یقول یا خیبة الدهر فلا یقولن احدکم یا خیبة الدهر فانی انا الدهر اقلب لیله ونهاره فاذا شئت قبضتهما وفی روایة لا تسبوا الدهر فان الله هو الدهر) اما **قوله** عز وجل یؤذینی ابن آدم فمعناه یعاملنی معاملة توجب الاذی فی حقکم واما **قوله** عز وجل وانا الدهر فانه برفع الراء هذا هو الصواب المعروف الذی قاله الشافعی وابو عبید وجماهیر المتقدمین والمتاخرین وقال ابو بکر محمد بن داود الاصبهانی الظاهری انما هو الدهر بالنصب علی الظرف ای انا مدة الدهر اقلب لیله ونهاره وحکی ابن عبد البر هذه الروایة عن بعض اهل العلم وقال النحاس یجوز النصب ای فان الله باق مقیم ابدا لا یزول قال القاضی قال بعضهم هو منصوب علی التخصیص قال والظرف اصح واصوب واما روایة الرفع وهی الصواب فموافقة لقوله فان الله هو الدهر قال العلماء وهو مجاز وسببه ان العرب کان شانها ان تسب الدهر عند النوازل والحوادث والمصائب النازلة بها من موت او هرم او تلف مال او غیر ذلك فیقولون یا خیبة الدهر ونحو هذا من الفاظ سب الدهر فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا تسبوا الدهر ای لا تسبوا فاعل النوازل فانکم اذا سببتم فاعلها وقع السب علی الله تعالی لانه هو فاعلها ومنزلها واما الدهر الذی هو الزمان فلا فعل له بل هو مخلوق من جملة خلق الله تعالی ومعنی فان الله هو الدهر ای فاعل النوازل والحوادث وخالق الکائنات والله اعلم **باب**

کراهة تسمیة العنب کرما (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم للعنب الکرم فان الکرم الرجل المسلم وفی روایة فان الکرم قلب المؤمن وفی روایة لا تسموا العنب الکرم وفی روایة لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلة) اما الحبلة فبفتح الحاء المهملة وبفتح الباء واسکانها وهی شجر العنب ففی هذه الاحادیث کراهة تسمیة العنب کرما وکراهة تسمیة شجر العنب کرما بل یقال عنب او حبلة قال العلماء سبب کراهة ذلك ان لفظة الکرم کانت العرب تطلقها علی شجر العنب وعلی العنب وعلی الخمر المتخذة من العنب سموها کرما لکونها متخذة منه ولانها تحمل علی الکرم والسخاء فکره الشرع اطلاق هذه اللفظة علی العنب وشجره لانهم اذا سمعوا اللفظة ربما تذکروا بها الخمر وهیجت نفوسهم الیها فوقعوا فیها او قاربوا ذلك وقال انما یستحق هذا الاسم الرجل المسلم او قلب المؤمن لان

حدثنا عمرو الناقد وابن ابی عمر قالا نا سفیان عن الزهری عن سعید عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن حدثنی زهیر بن حرب قال نا جریر عن هشام عن ابن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تسموا العنب الکرم فان الکرم المسلم حدثنا زهیر بن حرب قال نا علی بن حفص قال نا ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم الکرم فانما الکرم قلب المؤمن وحدثنا ابن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم للعنب الکرم انما الکرم الرجل المسلم حدثنا علی بن خشرم قال نا عیسی یعنی ابن یونس عن شعبة عن سماک بن حرب عن علقمة بن وائل عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقولوا الکرم ولکن قولوا الحبلة یعنی العنب وحدثنیه زهیر بن حرب قال نا عثمان بن عمر قال نا شعبة عن سماک قال سمعت علقمة ابن وائل عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلة حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسماعیل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید الله وکل نسائکم اماء الله ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی وحدثنی زهیر بن حرب قال نا جریر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم عبدی فکلکم عبید الله ولکن لیقل فتای ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة ح قال وثنا ابو سعید الاشج قال نا وکیع کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد وفی حدیثهما ولا یقل العبد لسیده مولای وزاد فی حدیث ابی معاویة فان مولاکم الله وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقل احدکم اسق ربک اطعم ربک وضئ ربک وقال لا یقل احدکم ربی ولیقل سیدی ومولای ولا یقل احدکم عبدی وامتی ولیقل فتای فتاتی غلامی حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا سفیان بن عیینة ح قال وحدثنا ابو کریب محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة کلاهما عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی هذا حدیث ابی کریب وقال ابو بکر عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذکر لکن وحدثناه ابو کریب قال نا ابو معاویة بهذا الاسناد وحدثنی ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن ابی امامة بن سهل ابن حنیف عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقول احدکم خبثت نفسی ولیقل لقست نفسی

الکرم مشتق من الکرم بفتح الراء وقد قال الله تعالی ان اکرمکم عند الله اتقاکم فسمی قلب المؤمن کریما لما فیه من الایمان والهدی والنور والتقوی والصفات المستحقة لهذا الاسم وکذلک الرجل المسلم قال اهل اللغة یقال رجل کرم باسکان الراء وامرأة کرم ورجلان کرم ورجال کرم وامرأتان کرم ونسوة کرم کله بفتح الراء واسکانها بمعنی کریم وکریمان وکرام وکریمات وصف بالمصدر کضیف وعدل والله اعلم

باب حکم اطلاق لفظة العبد والامة والمولی والسید

(قوله صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید الله وکل نسائکم اماء الله ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی وفی روایة ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وفی روایة ولا یقل العبد لسیده مولای فان مولاکم الله وفی روایة لا یقولن احدکم اسق ربک اطعم ربک وضئ ربک ولا یقل احدکم ربی ولیقل سیدی ومولای ولا یقل احدکم عبدی امتی ولیقل فتای فتاتی غلامی) قال العلماء مقصود الاحادیث شیئان احدهما نهی المملوک ان یقول لسیده ربی لان الربوبیة انما حقیقتها لله تعالی لان الرب هو المالک او القائم بالشیء ولا یوجد حقیقة هذا الا فی الله تعالی فان قیل فقد قال النبی صلی الله علیه وسلم فی اشراط الساعة ان تلد الامة ربتها او ربها فالجواب من وجهین احدهما ان الحدیث الثانی لبیان الجواز وان النهی فی الاول للادب وکراهة التنزیه لا للتحریم والثانی ان المراد النهی عن الاکثار من استعمال هذه اللفظة واتخاذها عادة شائعة ولم ینه عن اطلاقها فی نادر من الاحوال واختار القاضی هذا الجواب ولا نهی فی قول المملوک سیدی لقوله صلی الله علیه وسلم لیقل سیدی لان لفظة السید غیر مختصة بالله تعالی اختصاص الرب ولا مستعملة فیه کاستعمالها حتی نقل القاضی عن مالک انه کره الدعاء بسیدی ولم یات تسمیة الله تعالی بالسید فی القرآن ولا فی حدیث متواتر وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم ان ابنی هذا سید وقوموا الی سیدکم یعنی سعد بن معاذ وفی الحدیث الآخر اسمعوا ما یقول سیدکم یعنی سعد بن عبادة فلیس فی قول العبد سیدی اشکال ولا لبس لانه یستعمله غیر العبد والامة ولا باس ایضا بقول العبد لسیده مولای فان المولی وقع علی ستة عشر معنی سبق بیانها منها الناصر والمالک قال القاضی واما قوله فی کتاب مسلم فی روایة وکیع وابی معویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة رفعه ولا یقل العبد لسیده مولای فقد اختلف الرواة عن الاعمش فی ذکر هذه اللفظة فلم یذکرها عنه آخرون وحذفها اصح والله اعلم الثانی یکره للسید ان یقول لمملوکه عبدی وامتی بل یقول غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی لان حقیقة العبودیة انما یستحقها الله تعالی ولان فیها تعظیما لا یلیق بالمخلوق استعماله لنفسه وقد بین النبی صلی الله علیه وسلم العلة فی ذلک فقال کلکم عبید الله فنهی عن التطاول فی اللفظة کما نهی عن التطاول فی الافعال وفی اسبال الازار وغیره واما غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی فلیست دالة علی الملک کدلالة عبدی مع انها تطلق علی الحر والمملوک وانما هی للاختصاص قال الله تعالی واذ قال موسی لفتاه وقال لفتیانه وقال لفتیته قالوا سمعنا فتی یذکرهم واما استعمال الجاریة فی الحرة الصغیرة فمشهور معروف فی الجاهلیة والاسلام والظاهر ان المراد بالنهی من استعمله علی جهة التعاظم والارتفاع لا للوصف والتعریف والله اعلم

باب کراهة قول الانسان خبثت نفسی

(قوله صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی) قال ابو عبید وجمیع اهل اللغة وغریب الحدیث وغیرهم لقست وخبثت بمعنی واحد وانما کره لفظ الخبث لشناعة الاسم وعلمهم الادب فی الالفاظ واستعمال حسنها وهجران خبیثها قالوا ومعنی لقست غثت وقال ابن الاعرابی معناه ضاقت فان قیل فقد قال صلی الله علیه وسلم فی الذی ینام عن الصلوة فاصبح خبیث النفس کسلان قال القاضی وغیره جوابه ان النبی صلی الله علیه وسلم مخبر هناک عن صفة غیره وعن شخص مبهم مذموم الحال لا یمتنع اطلاق هذا اللفظ علیه والله اعلم

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة عن شعبة قال حدثنی خلید بن جعفر عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کانت امرأة من بنی اسرائیل قصیرة تمشی مع امرأتین طویلتین فاتخذت رجلین من خشب وخاتما من ذهب مغلق مطبق ثم حشته مسکا وهو اطیب الطیب فمرت بین المرأتین فلم یعرفوها فقالت بیدها هکذا ونفض شعبة یده حدثنی عمرو الناقد قال نا یزید بن هارون عن شعبة عن خلید بن جعفر والمستمر قال سمعنا ابا نضرة یحدث عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر امرأة من بنی اسرائیل حشت خاتما مسکا والمسک اطیب الطیب حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب کلاهما عن المقبری قال ابو بکر نا عبد الرحمن المقری عن سعید بن ابی ایوب قال حدثنی عبید الله بن ابی جعفر عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عرض علیه ریحان فلا یرده فانه خفیف المحمل طیب الریح حدثنی هارون بن سعید الایلی وابو الطاهر واحمد بن عیسی قال حرملة وقال الآخران انا ابن وهب قال اخبرنی مخرمة عن ابیه عن نافع قال کان ابن عمر اذا استجمر استجمر بالالوة غیر مطراة وبکافور یطرحه مع الالوة ثم قال هکذا کان یستجمر رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا عمرو الناقد وابن ابی عمر کلاهما عن ابن عیینة قال ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن ابراهیم بن میسرة عن عمرو بن الشرید عن ابیه قال ردفت رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما فقال هل معک من شعر امیة بن ابی الصلت شیء قلت نعم قال هیه فانشدته بیتا فقال هیه ثم انشدته بیتا فقال هیه حتی انشدته مائة بیت وحدثنیه زهیر بن حرب واحمد بن عبدة جمیعا عن ابن عیینة عن ابراهیم بن میسرة عن عمرو بن الشرید وبعقوب بن عاصم عن الشرید اردفنی رسول الله صلی الله علیه وسلم خلفه فذکرا بمثله وحدثنا یحیی بن یحیی قال نا المعتمر بن سلیمان ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال حدثنی عبد الرحمن بن مهدی کلاهما عن عبد الله بن عبد الرحمن الطائفی عن عمرو بن الشرید عن ابیه قال استنشدنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث ابراهیم بن میسرة وزاد قال ان کاد لیسلم وفی حدیث ابن مهدی قال فلقد کاد یسلم فی شعره حدثنی ابو جعفر محمد بن الصباح وعلی بن حجر السعدی جمیعا عن شریک قال ابن حجر انا شریک عن عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اشعر کلمة تکلمت بها العرب کلمة لبید الا کل شیء ما خلا الله باطل وحدثنی محمد بن حاتم بن میمون قال نا ابن مهدی عن سفیان عن عبد الملک بن عمیر قال نا ابو سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اصدق کلمة قالها شاعر کلمة لبید الا کل شیء ما خلا الله باطل وکاد امیة بن ابی الصلت ان یسلم وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان عن زائدة عن عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان اصدق بیت قاله الشاعر الا کل شیء ما خلا الله باطل وکاد امیة بن ابی الصلت ان یسلم حدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد ابن جعفر قال نا شعبة عن عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اصدق بیت قالته الشعراء الا کل شیء ما خلا الله باطل

باب استعمال المسک وانه اطیب الطیب وکراهة رد الریحان والطیب کتاب الشعر

باب استعمال المسک وانه اطیب الطیب وکراهة رد الریحان والطیب (قوله صلی الله علیه وسلم والمسک اطیب الطیب) فیه انه اطیب الطیب وافضله وانه طاهر یجوز استعماله فی البدن والثوب ویجوز بیعه وهذا کله مجمع علیه ونقل اصحابنا فیه عن الشیعة مذهبا باطلا وهم محجوجون باجماع المسلمین وبالاحادیث الصحیحة فی استعمال النبی صلی الله علیه وسلم له واستعمال اصحابه قال اصحابنا وغیرهم هو مستثنی من القاعدة المعروفة ان ما ابین من حی فهو میت او یقال انه فی معنی الجنین والبیض واللبن واما اتخاذ المرأة القصیرة رجلین من خشب حتی مشت بین الطویلتین فلم تعرف فحکمه فی شرعنا انها ان قصدت به مقصودا صحیحا شرعیا بان قصدت ستر نفسها لئلا تعرف فتقصد بالاذی او نحو ذلک فلا باس به وان قصدت به التعاظم او التشبه بالکاملات تزویرا علی الرجال وغیرهم فهو حرام (قوله صلی الله علیه وسلم من عرض علیه ریحان فلا یرده فانه خفیف المحمل طیب الریح) المحمل هنا بفتح المیم الاولی وکسر الثانیة کالمجلس والمراد به الحمل بفتح الحاء ای خفیف الحمل لیس بثقیل وقوله صلی الله علیه وسلم فلا یرده برفع الدال علی الفصیح المشهور واکثر ما یستعمله من لا یحقق العربیة بفتحها وقد سبق بیان هذه اللفظة وقاعدتها فی کتاب الحج فی حدیث الصعب بن جثامة حین اهدی الحمار الوحشی فقال صلی الله علیه وسلم انا لم نرده علیک الا انا حرم واما الریحان فقال اهل اللغة وغریب الحدیث فی تفسیر هذا الحدیث هو کل نبت مشموم طیب الریح قال القاضی عیاض بعد حکایة ما ذکرناه ویحتمل عندی ان یکون المراد به فی هذا الحدیث الطیب کله وقد وقع فی روایة ابی داود فی هذا الحدیث من عرض علیه طیب وفی صحیح البخاری کان النبی صلی الله علیه وسلم لا یرد الطیب والله اعلم وفی هذا الحدیث کراهة رد الریحان لمن عرض علیه الا لعذر (قوله کان ابن عمر اذا استجمر استجمر بالوة غیر مطراة او بکافور یطرحه مع الالوة ثم قال هکذا کان یستجمر رسول الله صلی الله علیه وسلم) الاستجمار هنا استعمال الطیب والتبخر به ماخوذ من المجمر وهو البخور واما الالوة فقال الاصمعی وابو عبید وسائر اهل اللغة والغریب هی العود یتبخر به قال الاصمعی اراها فارسیة معربة وهی بضم اللام وفتح الهمزة وضمها لغتان مشهورتان وحکی الازهری کسر اللام قال القاضی وحکی عن الکسائی الیة قال القاضی قال غیره وتشدد وتخفف وتکسر الهمزة وتضم وقیل لوة ولیة وقوله غیر مطراة ای غیر مخلوطة بغیرها من الطیب ففی هذا الحدیث استحباب الطیب للرجال کما هو مستحب للنساء لکن یستحب للرجال من الطیب ما ظهر ریحه وخفی لونه واما المرأة فاذا ارادت الخروج الی المسجد او غیره کره لها کل طیب له ریح ویتاکد استحبابه للرجال یوم الجمعة والعید وعند حضور مجامع المسلمین ومجالس الذکر والعلم وعند ارادته معاشرة زوجته ونحو ذلک والله اعلم

کتاب الشعر (قوله عن عمرو بن الشرید عن ابیه قال ردفت رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما فقال هل معک من شعر امیة بن ابی الصلت شیء قلت نعم قال هیه فانشدته بیتا فقال هیه ثم انشدته بیتا فقال هیه حتی انشدته مائة بیت قال ان کاد لیسلم وفی روایة فلقد کاد لیسلم فی شعره اما الشرید فبشین معجمة مفتوحة ثم راء مخففة مکسورة وهو الشرید بن سوید الثقفی الصحابی وقوله صلی الله علیه وسلم هیه بکسر الهاء واسکان الیاء وکسر الهاء الثانیة قالوا واو الهاء الاولی بدل من الهمزة واصله ایه وهی کلمة للاستزادة من الحدیث المعهود قال ابن السکیت هی للاستزادة من حدیث او عمل معهودین قالوا وهی مبنیة علی الکسر فان وصلتها لونتها فقلت ایه حدیثا ای زدنا من هذا الحدیث فان اردت الاستزادة من غیر معهود نونت فقلت ایه لان التنوین للتنکیر واما ایها بالنصب فمعناه الکف والامر بالسکوت ومقصود الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم استحسن شعر امیة واستزاد من انشاده لما فیه من الاقرار بالوحدانیة والبعث ففیه جواز انشاد الشعر الذی لا فحش فیه وسماعه سواء شعر الجاهلیة وغیرهم وان المذموم من الشعر الذی لا فحش فیه انما هو الاکثار منه وکونه غالبا علی الانسان فاما یسیره فلا باس بانشاده وسماعه وحفظه واما قوله صلی الله علیه وسلم هل معک من شعر امیة بن ابی الصلت شیء فهکذا وقع فی معظم النسخ شیء بالنصب وفی بعضها شیء بالرفع وعلی روایة النصب یقدر فیه محذوف ای هل معک من شیء فتنشدنی شیئا (قوله صلی الله علیه وسلم اشعر کلمة تکلمت بها العرب کلمة لبید الا کل شیء ما خلا الله باطل وفی روایة اصدق کلمة قالها شاعر کلمة لبید الا کل شیء ما خلا الله باطل وفی روایة اصدق بیت قالها الشاعر وفی روایة اصدق بیت قالته الشعراء) المراد بالکلمة هنا القطعة من الکلام

وحدثنا یحیی بن یحیی قال نا یحیی بن زکریاء عن اسرائیل عن عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن قال سمعت ابا هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اصدق کلمة قالها شاعر کلمة لبید الا کل شیء ما خلا الله باطل وما زاد علی ذلک وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا حفص وابو معاویة ح قال وثنا ابو کریب قال نا ابو معاویة کلاهما عن الاعمش ح قال وثنا ابو سعید الاشج قال نا وکیع قال نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یمتلی جوف الرجل قیحا یریه خیر من ان یمتلی شعرا قال ابو بکر الا ان حفصا لم یقل یریه وحدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة عن یونس بن جبیر عن محمد بن سعد عن سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لان یمتلی جوف احدکم قیحا یریه خیر من ان یمتلی شعرا وحدثنا قتیبة بن سعید الثقفی قال نا لیث عن ابن الهاد عن یحنس مولی مصعب بن الزبیر عن ابی سعید الخدری قال بینا نحن نسیر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلی جوف رجل قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا وحدثنی زهیر بن حرب قال نا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یده فی لحم خنزیر ودمه وحدثنا عمرو الناقد واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر جمیعا عن ابن عیینة واللفظ لابن ابی عمر قال نا سفیان عن الزهری عن ابی سلمة قال کنت اری الرؤیا اعری منها غیر انی لا اذمل حتی لقیت ابا قتادة فذکرت ذلک له فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الرؤیا من الله والحلم من الشیطان فاذا حلم احدکم حلما یکرهه فلینفث عن یساره ثلثا ولیتعوذ بالله من شرها فانها لن تضره

(بفتح اللام ۱۲)

والمراد بالباطل الفانی المضمحل وفی هذا الحدیث منقبة للبید وهو صحابی وهو لبید بن ربیعة رضی الله عنه (قوله صلی الله علیه وسلم لان یمتلی جوف احدکم قیحا یریه خیر من ان یمتلی شعرا وفی روایة بینا نحن نسیر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلی جوف رجل قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا) قال اهل اللغة والغریب یریه بفتح الیاء وکسر الراء من الوری وهو داء یفسد الجوف ومعناه قیحا یاکل جوفه ویفسده قال ابو عبید قال بعضهم المراد بهذا الشعر شعر هجا به النبی صلی الله علیه وسلم قال ابو عبید والعلماء کافة هذا التفسیر فاسد لانه یقتضی ان المذموم من الهجاء ما یمتلی منه الجوف دون قلیله وقد اجمع المسلمون علی ان الکلمة الواحدة من هجاء النبی صلی الله علیه وسلم موجبة للکفر قالوا بل الصواب ان المراد ان یکون الشعر غالبا علیه مستولیا علیه بحیث یشغله عن القرآن وغیره من العلوم الشرعیة وذکر الله تعالی وهذا مذموم من ای شعر کان فاما اذا کان القرآن والحدیث وغیرهما من العلوم الشرعیة هو الغالب علیه فلا یضر حفظ الیسیر من الشعر مع هذا لان جوفه لیس ممتلیا شعرا والله اعلم واستدل بعض العلماء بهذا الحدیث علی کراهة الشعر مطلقا قلیله وکثیره وان کان لا فحش فیه وتعلق بقوله صلی الله علیه وسلم خذوا الشیطان وقال العلماء کافة هو مباح ما لم یکن فیه فحش ونحوه قالوا وهو کلام حسنه حسن وقبیحه قبیح وهذا هو الصواب فقد سمع النبی صلی الله علیه وسلم الشعر واستنشده وامر به حسان فی هجاء المشرکین وانشده اصحابه بحضرته فی الاسفار وغیرها وانشده الخلفاء وائمة الصحابة وفضلاء السلف ولم ینکره احد منهم علی الاطلاق وانما انکروا المذموم منه وهو الفحش ونحوه واما تسمیة هذا الرجل الذی سمعه ینشد شیطانا فلعله کان کافرا او کان الشعر هو الغالب علیه او کان شعره هذا من المذموم وبالجملة فتسمیته شیطانا انما هو فی قضیة عین تتطرق الیها الاحتمالات المذکورة وغیرها ولا عموم لها فلا یحتج بها والله اعلم (قوله نسیر بالعرج) هو بفتح المهملة واسکان الراء وبالجیم وهی قریة جامعة من عمل الفرع علی نحو ثمانیة وسبعین میلا من المدینة (قوله عن یحنس) هو بضم الیاء وفتح الحاء وتشدید النون مکسورة ومفتوحة والله اعلم

باب تحریم اللعب بالنردشیر

(قوله صلی الله علیه وسلم من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یده فی لحم خنزیر ودمه) قال العلماء النردشیر هو النرد فالنر عجمی معرب وشیر معناه حلو وهذا الحدیث حجة للشافعی والجمهور فی تحریم اللعب بالنرد وقال ابو اسحق المروزی من اصحابنا یکره ولا یحرم واما الشطرنج فمذهبنا انه مکروه لیس بحرام وهو مروی عن جماعة من التابعین وقال مالک واحمد حرام قال مالک هو شر من النرد والنهی عن الخیر وقاسوه علی النرد واصحابنا یمنعون القیاس ویقولون هو دونه ومعنی صبغ یده فی لحم الخنزیر ودمه فی حال اکله منها وهو تشبیه لتحریمه بتحریم اکلها والله اعلم

کتاب الرؤیا

(قوله کنت اری الرؤیا اعری منها غیر انی لا ازمل) اما قوله ازمل فمعناه اغطی والف کالحموم واما اعری فبضم الهمزة واسکان العین وفتح الراء ای احم لحوفی من ظاهرها فی معرفتی قال اهل اللغة یقال عری الرجل بضم العین وتخفیف الراء یعری اذا اصابه عراء بضم العین وبالمد وهو نفض الحمی وقیل رعدة (قوله صلی الله علیه وسلم الرؤیا من الله والحلم من الشیطان) اما الحلم فبضم الحاء واسکان اللام والفعل منه حلم بفتح اللام واما الرؤیا فمقصورة مهموزة ویجوز ترک همزها کنظائرها قال الامام المازری مذهب اهل السنة فی حقیقة الرؤیا ان الله تعالی یخلق فی قلب النائم اعتقادات کما یخلقها فی قلب الیقظان وهو سبحانه وتعالی یفعل ما یشاء لا یمنعه نوم ولا یقظة فاذا خلق هذه الاعتقادات فکانه جعلها علما علی امور اخر یخلقها فی ثانی الحال او کان قد خلقها فاذا خلق فی قلب النائم الطیران ولیس بطائر فاکثر ما فیه انه اعتقد امرا علی خلاف ما هو علیه فیکون ذلک الاعتقاد علما علی غیره کما یکون خلق الله سبحانه وتعالی الغیم علما علی المطر والجمیع خلق الله تعالی ولکن یخلق الرؤیا والاعتقادات التی جعلها علما علی ما یسر لغیر حضرة الشیطان ویخلق ما هو علم علی ما یضر بحضرة الشیطان فینسب الی الشیطان مجازا لحضوره عندها وان کان لا فعل له حقیقة وهذا معنی قوله صلی الله علیه وسلم الرؤیا من الله والحلم من الشیطان لا علی ان الشیطان یفعل شیئا فالرؤیا اسم للمحبوب والحلم اسم للمکروه هذا کلام المازری وقال غیره اضاف الرؤیا المحبوبة الی الله اضافة تشریف بخلاف المکروهة وان کانتا جمیعا من خلق الله تعالی وتدبیره وبارادته ولا فعل للشیطان فیهما لکنه یحضر المکروهة ویزینها ویسر بها (قوله صلی الله علیه وسلم فاذا حلم احدکم حلما یکرهه فلینفث عن یساره ثلثا ولیتعوذ بالله من شرها فانها لن تضره) اما حلم فبفتح اللام کما سبق بیانه والحلم بضم الحاء واسکان اللام وینفث بضم الفاء وکسرها والیسار بفتح الیاء وکسرها واما قوله صلی الله علیه وسلم فلینفث عن یساره ثلثا وفی روایة فلیبصق علی یساره حین یهب من نومه ثلث مرات وفی روایة فلیتفل عن یساره ثلثا ولیتعوذ بالله من شر الشیطان وشرها ولا یحدث بها احدا فانها لا تضره وفی روایة فلیبصق علی یساره ثلثا ولیستعذ بالله من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه فحاصله ثلثة انه جاء فلینفث وفلیبصق وفلیتفل واکثر الروایات فلینفث وقد سبق فی کتاب الطب بیان الفرق بین هذه الالفاظ ومن قال انها بمعنی واحد ولعل المراد بالجمیع النفث وهو نفخ لطیف بلا ریق ویکون التفل والبصق محمولین علیه مجازا واما قوله صلی الله علیه وسلم فانها لا تضره معناه ان الله تعالی جعل هذا سببا للسلامة من مکروه یترتب علیها کما جعل الصدقة وقایة للمال وسببا لدفع البلاء فینبغی ان یجمع بین هذه الروایات ویعمل بها کلها فاذا رای ما یکرهه نفث عن یساره ثلثا قائلا اعوذ بالله من الشیطان ومن شرها ویتحول الی جنبه الآخر ویصلی رکعتین فیکون قد عمل بجمیع الروایات وان اقتصر علی بعضها اجزاه فی دفع ضررها باذن الله تعالی کما صرحت به الاحادیث قال القاضی وامر بالنفث ثلثا طردا للشیطان الذی حضر رؤیاه المکروهة تحقیرا له واستقذارا وخصت به الیسار لانها محل الاقذار والمکروهات ونحوها والیمین ضدها واما

وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان عن محمد بن عبد الرحمن مولی آل طلحة وعبد ربه ویحیی ابنی سعید ومحمد بن عمرو بن علقمة عن ابی سلمة عن ابی قتادة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله ولم یذکر فی حدیثهم قول ابی سلمة کنت اری الرؤیا اعری منها غیر انی لا اُرمّل وحدثنی حرملة بن یحیی قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر کلاهما عن الزهری بهذا الاسناد ولیس فی حدیثهما اعری منها وزاد فی حدیث یونس فلیبصق عن یساره حین یهبّ من نومه ثلاث مرات وحدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحیی بن سعید قال سمعت ابا سلمة بن عبد الرحمن یقول سمعت ابا قتادة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الرؤیا من الله والحُلم من الشیطان فاذا رای احدکم شیئا یکرهه فلینفث عن یساره ثلاث مرات ولیتعوذ من شرها فانها لن تضره فقال ان کنت لاری الرؤیا اثقل علی من جبل فما هو الا ان سمعت بهذا الحدیث فما ابالیها وحدثناه قتیبة ومحمد بن رمح عن اللیث بن سعد ح قال وثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الوهاب یعنی الثقفی ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبد الله بن نمیر کلهم عن یحیی بن سعید بهذا الاسناد وفی حدیث الثقفی قال ابو سلمة فان کنت لاری الرؤیا ولیس فی حدیث اللیث وابن نمیر قول ابی سلمة الی آخر الحدیث وزاد ابن رمح فی روایة هذا الحدیث ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه وحدثنی ابو الطاهر قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن عبد ربه بن سعید عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابی قتادة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال الرؤیا الصالحة من الله والرؤیا السوء من الشیطان فمن رای رؤیا فکره منها شیئا فلینفث عن یساره ولیتعوذ بالله من الشیطان لا تضره ولا یخبر بها احدا فان رای رؤیا حسنة فلیُبشر ولا یخبر الا من یحب وحدثنا ابو بکر بن خلاد الباهلی واحمد بن عبد الله بن الحکم قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن عبد ربه بن سعید عن ابی سلمة قال ان کنت لاری الرؤیا تمرضنی قال فلقیت ابا قتادة فقال وانا ان کنت لاری الرؤیا فتمرضنی حتی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الرؤیا الصالحة من الله فاذا رای احدکم ما یحب فلا یحدث بها الا من یحب واذا رای ما یکره فلیتفل عن یساره ثلاثا ولیتعوذ بالله من شر الشیطان وشرها ولا یحدث بها احدا فانها لا تضره وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا اللیث ح قال وثنا ابن رمح قال نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال اذا رای احدکم الرؤیا یکرهها فلیبصق علی یساره ثلاثا ولیستعذ بالله من الشیطان ثلاثا ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه وحدثنا محمد بن ابی عمر المکی قال نا عبد الوهاب الثقفی عن ایوب السختیانی عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المسلم تکذب واصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا ورؤیا المسلم جزء من خمس واربعین جزءا من النبوة والرؤیا ثلاث فالرؤیا الصالحة بشری من الله ورؤیا تحزین من الشیطان ورؤیا مما یحدث المرء نفسه فان رای احدکم ما یکره فلیقم فلیصل ولا یحدث بها الناس قال واُحب القید واکره الغُل والقید ثبات فی الدین فلا ادری هو فی الحدیث ام قاله ابن سیرین وحدثنیه محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن ایوب بهذا الاسناد وقال فی الحدیث قال ابو هریرة فیعجبنی القید واکره الغُل والقید ثبات فی الدین وقال النبی صلی الله علیه وسلم رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة وحدثنی ابو الربیع قال نا حماد یعنی ابن زید قال نا ایوب وهشام عن محمد عن ابی هریرة قال اذا اقترب الزمان وساق الحدیث ولم یذکر فیه النبی صلی الله علیه وسلم وحدثناه اسحاق بن ابراهیم قال نا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وادرج فی الحدیث قوله واکره الغُل الی تمام الکلام ولم یذکر الرؤیا جزء من ست واربعین جزءا من النبوة

قوله صلی الله علیه وسلم فی الرؤیا المکروهة ولا یحدث بها احدا فسببه انه ربما فسرها تفسیرا مکروها علی ظاهر صورتها وکان ذلک محتملا فوقعت کذلک بتقدیر الله تعالی فان الرؤیا علی رجل طائر معناه انها اذا کانت محتملة وجهین ففسرت باحدهما وقعت علی قرب تلک الصفة قالوا وقد یکون ظاهر الرؤیا مکروها ویفسر بمحبوب وعکسه وهذا امر معروف لاهله واما **قوله** صلی الله علیه وسلم فی الرؤیا المحبوبة الحسنة لا یخبر بها الا من یحب فسببه انه اذا اخبر بها من لا یحب بما حمله البغض او الحسد علی تفسیرها بمکروه فقد یقع علی تلک الصفة والا فیحصل له فی الحال حزن ونکد من سوء تفسیرها والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم حین یهب من نومه) ای یستیقظ (**قوله** صلی الله علیه وسلم الرؤیا الصالحة ورؤیا السوء) قال القاضی یحتمل ان یکون معنی الصالحة والحسنة حسن ظاهرها ویحتمل ان المراد صحتها قال ورؤیا السوء یحتمل الوجهین ایضا سوء الظاهر وسوء التاویل (**قوله** صلی الله علیه وسلم فان رای رؤیا حسنة فلیبشر ولا یخبر بها الا من یحب) هکذا هو فی معظم الاصول فلیبشر بضم الیاء وبعدها باء موحدة ساکنة من الابشار والبشری وفی بعضها بفتح الیاء وبالنون من النشر وهو الاشاعة قال القاضی فی المشارق وفی الشرح هو تصحیف وفی بعضها فلیستر بسین مهملة من الستر والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المسلم تکذب) قال الخطابی وغیره قیل المراد اذا قارب الزمان ان یعتدل لیله ونهاره وقیل المراد اذا قارب القیامة والاول اشهر عند غیر اهل الرؤیا وجاء فی الحدیث ما یؤید الثانی والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم واصدقکم حدیثا) ظاهره انه علی اطلاقه وحکی القاضی عن بعض العلماء ان هذا یکون فی آخر الزمان عند انقطاع العلم وموت العلماء والصالحین ومن یستضاء بقوله وعمله فجعله الله تعالی جابرا وعوضا وبنیانهم والاول اظهر لان غیر الصادق فی حدیثه یتطرق الخلل الی رؤیاه وحکایته ایاها (**قوله** صلی الله علیه وسلم ورؤیا المسلم جزء من خمسة واربعین جزءا من النبوة وفی روایة رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة وفی روایة الرؤیا الصالحة جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة وفی روایة رؤیا الرجل الصالح جزء من خمسة واربعین جزءا من النبوة وفی روایة الرؤیا الصالحة جزء من سبعین جزءا من النبوة) فحصل ثلاث روایات المشهورة ستة واربعین والثانیة خمسة واربعین والثالثة سبعین جزءا وفی غیر مسلم من روایة ابن عباس من اربعین جزءا وفی روایة من تسعة واربعین وفی روایة العباس من خمسین ومن روایة ابن عمر ستة وعشرین ومن روایة عبادة من اربعة واربعین قال القاضی اشار الطبری الی ان هذا الاختلاف راجع الی اختلاف حال الرائی فالمؤمن الصالح تکون رؤیاه جزء من ستة واربعین جزءا والفاسق جزء من سبعین جزءا وقیل المراد ان الخفی منها جزء من سبعین والجلی جزء من ستة واربعین قال الخطابی وغیره قال بعض العلماء اقام صلی الله علیه وسلم یوحی الیه ثلثا وعشرین سنة منها عشر سنین بالمدینة وثلث عشرة بمکة وکان قبل ذلک ستة اشهر یری فی المنام الوحی وهی جزء من ستة واربعین جزءا قال المازری وقیل

حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر وابو داود ح قال وحدثنی زهیر بن حرب قال نا عبد الرحمن بن مهدی کلهم عن شعبة ح قال وحدثنا عبید الله بن معاذ واللفظ له قال نا ابی قال نا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة **وحدثنا** عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن ثابت البنانی عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل ذلك **حدثنا** عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهری عن ابن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة **وحدثنا** اسمعیل بن الخلیل قال نا علی بن مسهر عن الاعمش ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رؤیا المسلم یراها او تری له وفی حدیث ابن مسهر الرؤیا الصالحة جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة **وحدثنا** یحیی بن یحیی قال نا عبد الله بن یحیی بن ابی کثیر قال سمعت ابی یقول نا ابو سلمة عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رؤیا الرجل الصالح جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة **وحدثنا** محمد بن المثنی قال نا عثمان بن عمر قال نا علی یعنی ابن المبارك ح قال وثنا احمد بن المنذر قال نا عبد الصمد قال نا حرب یعنی ابن شداد کلاهما عن یحیی بن ابی کثیر بهذا الاسناد **وحدثناه** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث عبد الله بن یحیی بن ابی کثیر عن ابیه **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی قالا جمیعا نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرؤیا الصالحة جزء من سبعین جزءا من النبوة **وحدثنا** ابو الربیع سلیمان بن داود العتکی قال نا حماد یعنی ابن زید قال نا ایوب وهشام عن محمد عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی **وحدثنی** ابو الطاهر وحرملة قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة او لکانما رآنی فی الیقظة لا یتمثل الشیطان بی وقال فقال ابو سلمة قال ابو قتادة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رآنی فقد رای الحق **وحدثنیه** زهیر بن حرب قال نا یعقوب بن ابراهیم قال نا ابن اخی الزهری قال حدثنی عمی فذکر الحدیثین جمیعا باسنادهما سواء مثل حدیث یونس **وحدثنا** قتیبة بن سعید قال نا اللیث ح قال وثنا ابن رمح قال نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من رآنی فی النوم فقد رآنی انه لا ینبغی للشیطان ان یتمثل فی صورتی وقال اذا حلم احدکم فلا یخبر احدا بتلعب الشیطان به فی المنام **وحدثنی** محمد بن حاتم قال نا روح قال نا زکریا بن اسحاق قال حدثنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رآنی فی النوم فقد رآنی فانه لا ینبغی للشیطان ان یتشبه بی

المراد ان للمنامات شبها مما حصل له ومیز به من النبوة بجزء من ستة واربعین قال وقد قدح بعضهم فی الاول بانه لم یثبت ان امد رویاه صلی الله علیه وسلم قبل النبوة ستة اشهر وبانه رای بعد النبوة منامات کثیرة فلتضم الی الاشهر الستة وحینئذ تتغیر النسبة قال المازری هذا الاعتراض الثانی باطل لان المنامات الموجودة بعد الوحی بارسال الملك منغمرة فی الوحی فلم تحسب قال ویحتمل ان یکون المراد ان المنام فیه اخبار الغیب وهو احدی ثمرات النبوة وهو یسیر فی جنب النبوة لانه یجوز ان یبعث الله تعالی نبیا لیشرع الشرائع ویبین الاحکام ولا یخبر بغیب ابدا ولا یقدح ذلك فی نبوته ولا یؤثر فی مقصودها وهذا الجزء من النبوة وهو الاخبار بالغیب اذا وقع لا یکون الا صدقا والله اعلم قال الخطابی هذا الحدیث لتوکید امر الرؤیا وتحقیق منزلتها وقال وانما کانت جزءا من اجزاء النبوة فی حق الانبیاء دون غیرهم وکان الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم یوحی الیهم فی منامهم کما یوحی الیهم فی الیقظة قال الخطابی وقال بعض العلماء معنی الحدیث ان الرؤیا تاتی علی موافقة النبوة لا انها جزء باق من النبوة والله اعلم (قوله واحب القید واکره الغل والقید ثبات فی الدین) قال العلماء انما احب القید لانه فی الرجلین وهو کف عن المعاصی والشرور والنزاع الباطل واما الغل فموضعه العنق وهو صفة اهل النار قال الله تعالی انا جعلنا فی اعناقهم اغلالا وقال الله تعالی اذ الاغلال فی اعناقهم واما اهل العمارة فنزلوا هاتین اللفظتین منازل فقالوا اذا رای القید فی رجلیه وهو فی مسجد او مشهد خیر او علی حالة حسنة فهو دلیل لثباته فی ذلك وکذا لو رآه صاحب ولایة کان دلیلا لثباته فیها ولو رآه مریض او مسجون او مسافر او مکروب کان دلیلا لثباته فیه قالوا ولو قارنه مکروه بان یکون مع القید غل غلب المکروه لانها صفة المعذبین واما الغل فهو مذموم اذا کان فی العنق وقد یدل للولایات اذا کان معه قرائن کما ان کل وال یحشر مغلولا حتی یطلقه عدله فاما ان کان مغلول الیدین دون العنق فهو حسن ودلیل لکفها عن الشر وقد یدل علی بخلها وقد یدل علی منع ما نواه من الافعال (قوله صلی الله علیه وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی وفی روایة من رآنی فی المنام فقد رآنی فانه لا ینبغی للشیطان ان یتشبه بی وفی روایة لا ینبغی للشیطان ان یتمثل فی صورتی وفی روایة من رآنی فقد رای الحق وفی روایة من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة او لکانما رآنی فی الیقظة) اختلف العلماء فی معنی قوله صلی الله علیه وسلم فقد رآنی فقال ابن الباقلانی معناه ان رویاه صحیحة لیست باضغاث ولا من تشبیهات الشیطان ویؤید قوله روایة فقد رای الحق ای الرویة الصحیحة قال وقد یراه الرائی خلاف صفته المعروفة کمن رآه ابیض اللحیة وقد یراه شخصان فی زمن واحد احدهما فی المشرق والآخر فی المغرب ویراه کل منهما فی مکانه وحکی المازری هذا عن ابن الباقلانی ثم قال وقال آخرون بل الحدیث علی ظاهره والمراد ان من راه فقد ادرکه ولا مانع یمنع من ذلك والعقل لا یحیله حتی یضطر الی صرفه عن ظاهره فاما قوله بانه قد یری علی خلاف صفته او فی مکانین معا فان ذلك غلط فی صفاته وتخیل لها علی خلاف ما هی علیه وقد یظن الظان بعد الخیالات مرئیا لکون ما یتخیل مرتبطا بما یری فی العادة فتکون ذاته صلی الله علیه وسلم مرئیة وصفاته متخیلة غیر مرئیة والادراک لا یشترط فیه تحدید الابصار ولا قرب المسافة ولا کون المرئی مدفونا فی الارض ولا ظاهرا علیها وانما یشترط کونه موجودا ولم یقم دلیل علی فناء جسمه صلی الله علیه وسلم بل جاء فی الاحادیث ما یقتضی بقاءه قال ولو راه یامر بقتل من یحرم قتله کان هذا من الصفات المتخیلة لا المرئیة هذا کلام المازری قال القاضی ویحتمل ان یکون قوله صلی الله علیه وسلم فقد رآنی او فقد رای الحق فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی المراد به اذا رآه علی صفته

حدثنا ابن المثنی وعبید الله بن سعید قالا نا یحیی عن عبید الله بهذا الاسناد **وحدثنا** قتیبة وابن رمح عن اللیث ح وحدثنا ابن رافع قال حدثنا ابن ابی فدیك قال نا الضحاك یعنی ابن عثمان کلاهما عن نافع بهذا الاسناد وفی حدیث اللیث قال نافع حسبت ان ابن عمر قال جزء من سبعین جزءا من النبوة

وهو لیس فی حدیث النبوة

وحدثنا قتیبة قال نا لیث ح قال وثنا محمد بن رمح قال نا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لاعرابی جاءه فقال انی حلمت ان راسی قطع فانا اتبعه فزجره النبی صلی الله علیه وسلم وقال لا تخبر بتلعب الشیطان بك فی المنام وحدثنا عثمان بن ابی شیبة قال نا جریر عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال جاء اعرابی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله رایت فی المنام کان راسی ضرب فتدحرج فاشتددت علی اثره فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم للاعرابی لا تحدث الناس بتلعب الشیطان بك فی منامك وقال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم بعد یخطب فقال لا یحدثن احدکم بتلعب الشیطان به فی منامه وحدثناه ابو بکر بن ابی شیبة وابو سعید الاشج قالا نا وکیع عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله رایت فی المنام کان راسی قطع قال فضحك النبی صلی الله علیه وسلم وقال اذا لعب الشیطان باحدکم فی منامه فلا یحدث به الناس وفی روایة ابی بکر اذا لعب باحدکم ولم یذکر الشیطان حدثنا حاجب بن الولید قال نا محمد بن حرب عن الزبیدی قال اخبرنی الزهری عن عبید الله بن عبد الله ان ابن عباس او ابا هریرة کان یحدث ان رجلا اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم ح وحدثنی حرملة بن یحیی التجیبی واللفظ له قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان عبید الله بن عبد الله بن عتبة اخبره ان ابن عباس کان یحدث ان رجلا اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی اری اللیلة فی المنام ظلة تنطف السمن والعسل فاری الناس یتکففون منها بایدیهم فالمستکثر والمستقل واری سببا واصلا من السماء الی الارض فاراك اخذت به فعلوت ثم اخذ به رجل من بعدك فعلا ثم اخذ به رجل اخر فعلا ثم اخذ به رجل فانقطع به ثم وصل له فعلا قال ابو بکر یا رسول الله بابی انت والله لتدعنی فلاعبرها قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعبرها قال ابو بکر اما الظلة فظلة الاسلام واما الذی ینطف من السمن والعسل فالقرآن حلاوته ولینه واما ما یتکفف الناس من ذلك فالمستکثر من القرآن والمستقل واما السبب الواصل من السماء الی الارض فالحق الذی انت علیه تاخذ به فیعلیك الله به ثم یاخذ به رجل من بعدك فیعلو به ثم یاخذ به رجل اخر فیعلو به ثم یاخذ به رجل اخر فینقطع به ثم یوصل له فیعلو به فاخبرنی یا رسول الله بابی انت وامی اصبت ام اخطات قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اصبت بعضا واخطات بعضا قال فوالله یا رسول الله لتحدثنی ما الذی اخطات قال لا تقسم وحدثناه ابن ابی عمر قال نا سفیان عن الزهری عن عبید الله عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم منصرفه من احد فقال یا رسول الله انی رایت هذه اللیلة فی المنام ظلة تنطف السمن والعسل بمعنی حدیث یونس وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس وابی هریرة قال عبد الرزاق کان معمر احیانا یقول عن ابن عباس واحیانا یقول عن ابی هریرة ان رجلا اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی اری اللیلة ظلة بمعنی حدیثهم

صفته المعروفة له فی حیوته فان رای علی خلافها کانت رؤیا تاویل لا رؤیا حقیقة وهذا الذی قاله القاضی ضعیف بل الصحیح انه یراه حقیقة سواء کان علی صفته المعروفة او غیرها لما ذکره المازری قال القاضی قال بعض العلماء خص الله تعالی النبی صلی الله علیه وسلم بان رؤیة الناس ایاه صحیحة وکلها صدق ومنع الشیطان ان یتصور فی خلقته لئلا یکذب علی لسانه فی النوم کما خرق الله تعالی العادة للانبیاء علیهم السلام بالمعجزة وکما استحال ان یتصور الشیطان فی صورته فی الیقظة ولو وقع لاشتبه الحق بالباطل ولم یوثق بما جاء به مخافة من هذا التصور فحماها الله تعالی من الشیطان ونزغه ووسوسته والقائه وکیده قال وکذا حمی رؤیتهم بانفسهم قال القاضی واتفق العلماء علی جواز رؤیة الله تعالی فی المنام وصحتها وان راه الانسان علی صفة لا تلیق بجلاله من صفات الاجسام لان ذلك المرئی غیر ذات الله تعالی اذ لا یجوز علیه سبحانه وتعالی التجسم ولا اختلاف الاحوال بخلاف رؤیة النبی صلی الله علیه وسلم قال ابن الباقلانی رؤیة الله تعالی فی المنام خواطر فی القلب وهی دلالات للرائی علی امور مما کان او یکون کسائر المرئیات والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة او کانما رآنی فی الیقظة) قال العلماء ان کان الواقع فی نفس الامر فکانما رآنی فهو کقوله صلی الله علیه وسلم فقد رآنی او فقد رای الحق کما سبق تفسیره وان کان فسیرانی فی الیقظة ففیه اقوال احدها المراد به اهل عصره ومعناه ان من رآه فی النوم ولم یکن هاجر لوفقه الله تعالی للهجرة ورؤیته صلی الله علیه وسلم فی الیقظة عیانا والثانی معناه انه یری تصدیق تلك الرؤیا فی الیقظة فی الدار الآخرة لانه یراه فی الآخرة جمیع امته من رآه فی الدنیا ومن لم یره والثالث یراه فی الآخرة رؤیة خاصة فی القرب منه وحصول شفاعته ونحو ذلك والله اعلم (قوله ان اعرابیا جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی حلمت ان راسی قطع فانا اتبعه فزجره النبی صلی الله علیه وسلم وقال لا تخبر بتلعب الشیطان بك فی المنام) قال المازری یحتمل ان النبی صلی الله علیه وسلم علم ان منامه هذا من الاضغاث بوحی او بدلالة من المنام دلته علی ذلك او علی انه من المکروه الذی هو من تخیین الشیاطین واما العابرون فیتکلمون فی کتبهم علی قطع الراس ویجعلونه دلالة علی مفارقة الرائی ما هو فیه من النعم او مفارقته من فوقه ویزول سلطانه ویتغیر حاله فی جمیع اموره الا ان یکون عبدا فیدل علی عتقه او مریضا فعلی شفائه او مدیونا فعلی قضاء دینه او من لم یحج فعلی انه یحج او مغموما فعلی فرجه او خائفا فعلی امنه والله اعلم (قوله اری اللیلة فی المنام ظلة تنطف السمن والعسل فاری الناس یتکففون منها بایدیهم واری سببا واصلا) اما الظلة فهی السحابة وتنطف بضم الطاء وکسرها ای تقطر قلیلا قلیلا ویتکففون یاخذون بالکف والسبب الحبل والواصل بمعنی الموصول واما اللیلة فقال ثعلب وغیره یقال رایت اللیلة من الصباح الی زوال الشمس ومن الزوال الی اللیلة رایت البارحة (قوله صلی الله علیه وسلم اصبت بعضا واخطات بعضا) اختلف العلماء فی معناه فقال ابن قتیبة وآخرون معناه اصبت فی بیان تعبیرها وصادفت حقیقة تاویلها واخطات فی مبادرتك بتفسیرها من غیر ان آمرك وقال آخرون هذا الذی قاله ابن قتیبة وموافقوه فاسد لانه صلی الله علیه وسلم قد اذن له فی ذلك وقال اعبرها وانما اخطأ فی ترکه تفسیر بعضها فان الرائی قال رایت ظلة تنطف السمن والعسل ففسره الصدیق رضی الله عنه بالقرآن حلاوته ولینه وهذا انما هو تفسیر العسل وترك تفسیر السمن وتفسیره السنة فکان حقه ان یقول القرآن والسنة والی هذا اشار الطحاوی وقال آخرون اخطأ وقعه فی خلع عثمان لانه ذکر فی المنام انه اخذ بالسبب فانقطع به وذلك یدل علی انخلاعه بنفسه وفسره الصدیق بانه یاخذه رجل فینقطع به ثم یوصل له فیعلوه وعثمان قد خلع قهرا وقتل ولی غیره فالصواب فی تفسیره ان یحمل وصله علی ولایة غیره من قومه وقال آخرون الخطأ فی سؤاله التعبیر (قوله فوالله یا رسول الله لتحدثنی ما الذی اخطات قال لا تقسم) هذا الحدیث دلیل لما قاله العلماء ان ابرار المقسم المامور به فی الاحادیث الصحیحة انما هو اذا لم تکن فی الابرار مفسدة ولا مشقة ظاهرة فان کان لم یومر بالابرار لان النبی صلی الله علیه وسلم بر قسم ابی بکر لما رای فی ابراره من المفسدة ولعل المفسدة ما علمه من سبب انقطاع السبب مع عثمان وهو قتله وتلك الحروب والفتن المترتبة علیه فکره ذکرها مخافة من شیوعها او ان المفسدة لو انکر علیه مبادرته ودخوله بین الناس او انه اخطأ فی ترك تعیین الرجال الذین یاخذون بالسبب لعبد النبی صلی الله علیه وسلم وکان فی بیانه صلی الله علیه وسلم اعیانهم مفسدة والله اعلم وفی هذا الحدیث جواز عبارة الرؤیا وان عابرها قد یصیب فقد یخطئ وان الرؤیا لیست لاول عابر علی الاطلاق وانما ذلك اذا اصاب وجهها وفیه انه لا یستحب ابرار المقسم اذا کان فیه مفسدة او مشقة ظاهرة قال القاضی وفیه ان من قال اقسم لا کفارة علیه لان ابا بکر لم یزد علی قوله اقسم وهذا الذی

وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا محمد بن کثیر قال نا سلیمان وهو ابن کثیر عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان مما یقول لاصحابه من رای منکم رؤیا فلیقصها اعبرها له قال فجاء رجل فقال یا رسول الله رایت ظلة نحو حدیثهم وحدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رایت ذات لیلة فیما یری النائم کانا فی دار عقبة بن رافع فاتینا برطب من رطب ابن طاب فاولت الرفعة لنا فی الدنیا والعاقبة فی الاخرة وان دیننا قد طاب وحدثنا نصر بن علی الجهضمی قال اخبرنی ابی قال نا صخر بن جویریة عن نافع ان عبد الله بن عمر حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رانی فی المنام اتسوك بسواك فجذبنی رجلان احدهما اکبر من الاخر فناولت السواك الاصغر منهما فقیل لی کبر فدفعته الی الاکبر وحدثنا ابو عامر عبد الله بن براد الاشعری وابو کریب محمد بن العلاء وتقاربا فی اللفظ قالا نا ابو اسامة عن بریدعن ابی بردة جده عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال رایت فی المنام انی اهاجر من مکة الی ارض بها نخل فذهب وهلی الی انها الیمامة او هجر فاذا هی المدینة یثرب رایت فی رؤیای هذه انی هززت سیفا فانقطع صدره فاذا هو ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم هززته اخری فعاد احسن ما کان فاذا هو ما جاء الله به من الفتح واجتماع المؤمنین ورایت فیها ایضا بقرا والله خیر فاذا هم النفر من المؤمنین یوم احد واذا الخیر ما جاء الله به من الخیر بعد وثواب الصدق الذی اتانا الله بعد یوم بدر وحدثنی محمد بن سهل التمیمی قال نا ابو الیمان قال نا شعیب عن عبد الله بن ابی حسین قال نافع بن جبیر عن ابن عباس قال قدم مسیلمة الکذاب علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم المدینة فجعل یقول ان جعل لی محمد الامر من بعده اتبعته فقدمها فی بشر کثیر من قومه فاقبل الیه النبی صلی الله علیه وسلم معه ثابت بن قیس بن شماس وفی ید النبی صلی الله علیه وسلم قطعة جریدة حتی وقف علی مسیلمة فی اصحابه قال لو سألتنی هذه القطعة ما اعطیتکها ولن اتعدی امر الله فیك ولئن ادبرت لیعقرنك الله وانی لاراك الذی اریت فیك ما اریت فی هذا ثابت یجیبك عنی ثم انصرف عنه فقال ابن عباس فسألت عن قول النبی صلی الله علیه وسلم انك اری الذی اریت فیك ما اریت فاخبرنی ابو هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال بینا انا نائم رایت فی یدی سوارین من ذهب فاهمنی شانهما فاوحی الی فی المنام ان انفخهما فنفختهما فطارا فاولتهما کذابین یخرجان من بعدی فکان احدهما العنسی صاحب صنعاء والاخر مسیلمة صاحب الیمامة وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینا انا نائم اتیت خزائن الارض فوضع فی یدی سوارین من ذهب فکبرا علی واهمانی فاوحی الی ان انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتهما الکذابین الذین انا بینهما صاحب صنعاء وصاحب الیمامة

قال القاضی عجب فان الذی فی جمیع نسخ صحیح مسلم ان قال فوالله یا رسول الله لتحدثنی وهذا صریح یمین ولیس فیها اقسم والله اعلم قال القاضی قیل لمالك العبر الرجل الرؤیا علی الخیر وهی عنده علی الشر فقال معاذ الله ابالنبوة یتلعب من اجزاء النبوة (قوله کان مما یقول لاصحابه من رای منکم رؤیا) قال القاضی معنی هذا اللفظة عندهم کثیرا ما کان یفعل کذا کانه قال من شانه وفی الحدیث الحث علی علم الرؤیا والسؤال عنها وتاویلها قال العلماء وسؤالهم محمول علی انه صلی الله علیه وسلم لیعلمهم تاویلها وفضیلتها واشتمالها علی ما شاء الله تعالی من الاخبار بالغیب (قوله برطب من رطب ابن طاب) هو نوع من الرطب معروف یقال رطب ابن طاب وتمر ابن طاب وحذق ابن طاب وعرجون ابن طاب وهو مضاف الی ابن طاب رجل من اهل المدینة (قوله صلی الله علیه وسلم وان دیننا قد طاب) ای کمل واستقرت احکامه وتمهدت قواعده (قوله صلی الله علیه وسلم فی المنام انی اهاجر من مکة الی ارض بها نخل فذهب وهلی الی انها الیمامة او هجر فاذا هی المدینة یثرب) اما الوهل بفتح الهاء فمعناه وهمی واعتقادی وهجر مدینة معروفة وهی قاعدة البحرین وهی معروفة سبق بیانها فی کتاب الایمان واما یثرب فهو اسمها فی الجاهلیة فسماها الله تعالی المدینة وسماها رسول الله صلی الله علیه وسلم طیبة وطابة وقد سبق شرحه مبسوطا فی آخر کتاب الحج وقد جاء فی حدیث النهی عن تسمیتها یثرب لکراهة لفظ التثریب ولانه من تسمیة الجاهلیة وسماها فی هذا الحدیث یثرب فقیل یحتمل ان هذا کان قبل النهی وقیل لبیان الجواز وان النهی للتنزیه لا للتحریم وقیل خوطب به من یعرفها به ولهذا جمع بینه وبین اسمها الشرعی فقال المدینة یثرب (قوله صلی الله علیه وسلم ورایت فی رؤیای هذه انی هززت سیفا فانقطع صدره فاذا هو ما اصیب من المسلمین یوم احد ثم هززته اخری فعاد احسن ما کان) اما هززت وهززته فوقع فی معظم النسخ بالزاءین فیهما وفی بعضها هزیت وهزیته بزای واحدة مشددة واسکان الیاء وهی لغة صحیحة قال العلماء وتفسیره صلی الله علیه وسلم هذه الرؤیا بما ذکره لان سیف الرجل انصاره الذین یصول بهم کما یصول بسیفه وقد یفسر السیف فی غیر هذا بالولد والوالد والعم او الاخ او الزوجة وقد یدل علی الولایة او الوزعة وعلی لسان الرجل وحجته وقد یدل علی سلطان جائر وکل ذلك بحسب قرائن تنضم تشهد لاحد هذه المعانی فی الرای او فی الرؤیة (قوله صلی الله علیه وسلم ورایت فیها ایضا بقرا والله خیر فاذا هم النفر من المؤمنین یوم احد واذا الخیر ما جاء الله به من الخیر بعد وثواب الصدق الذی اتانا الله بعد یوم بدر) قد جاء فی غیر مسلم زیادة فی هذا الحدیث ورایت بقرا تنحر وبهذه الزیادة یتم تاویل الرؤیا بما ذکر فنحر البقر هو قتل الصحابة رضی الله عنهم الذین قتلوا باحد قال القاضی عیاض ضبطنا هذا الحرف عن جمیع الرواة والله خیر برفع الهاء والراء علی المبتدأ والخبر وبعد یوم بدر بالضم والبعد ونصب یوم قال وروی بنصب الدال قالوا ومعناه ما جاء الله به بعد بدر الثانیة من تثبیت قلوب المؤمنین لان الناس جمعوا لهم وخوفوهم فزادهم ذلك ایمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم یمسسهم سوء وتفرق العدو عنهم بهیبة لهم قال القاضی قال اکثر شراح الحدیث معناه ثواب الله خیر ای صنع الله بالمقتولین خیر لهم من بقائهم فی الدنیا قال القاضی والاولی قول من قال والله خیر من جملة الرؤیا وکلمة القیت الیه سمعها فی الرؤیا عند رؤیاه البقر بدلیل تاویلها بقوله صلی الله علیه وسلم واذا الخیر ما جاء الله به والله اعلم (قوله ان مسیلمة الکذاب وفد المدینة فی عدد کثیر فجاء الی النبی صلی الله علیه وسلم) قال العلماء انما جاءوه تالفا له وتقویة جاء اسلامهم وتبلیغ ما انزل الیه قال القاضی ویحتمل ان سبب مجیئه الیه ان مسیلمة قصده من بلده للقائه فجاءوه مکافاة له قال وکان مسیلمة اذ ذاك یظهر الاسلام وانما ظهر کفره وارتداده بعد ذلك قال وقد جاء فی حدیث آخر انه هو الذی اتی النبی صلی الله علیه وسلم فیحتمل انهما مرتان (قوله صلی الله علیه وسلم لمسیلمة ولن تعدی امر الله فیك) فهکذا وقع فی جمیع نسخ مسلم ووقع فی البخاری ولن تعدو امر الله فیك قال القاضی هما صحیحان فمعنی الاول لن اعدانا امر الله فیك من انی لا اجیبك الی ما طلبته مما لا ینبغی لك من الاستخلاف او المشارکة ومن انی ابلغ ما انزل الی واوقع امرك بالتی هی احسن ومعنی الثانی ولن تعدو انت امر الله فی خیبتك فیما املته من النبوة وهلاكك ومن ذلك او فیما سبق من قضاء الله تعالی وقدره فی شقاوتك والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ولئن ادبرت لیعقرنك الله) ای ان ادبرت عن طاعتی لیقتلنك الله والعقر القتل وعقروا الناقة قتلوها وقتله الله تعالی یوم الیمامة وهذا من معجزات النبوة (قوله صلی الله علیه وسلم وهذا ثابت یجیبك عنی قال العلماء کان ثابت بن قیس خطیب رسول الله صلی الله علیه وسلم یجاوب الوفود عن خطبهم وتشدقهم (قوله صلی الله علیه وسلم فاولتهما کذابین یخرجان بعدی فکان احدهما العنسی صاحب صنعاء والاخر مسیلمة صاحب الیمامة) قال العلماء المراد بقوله صلی الله علیه وسلم یخرجان بعدی ای یظهر شوکتهما ومحاربتهما ودعواهما النبوة والا فقد کانا فی زمنه (قوله صلی الله علیه وسلم رایت فی یدی سوارین وفی الروایة الاخری فوضع فی یدی اسوارین)

حدثنا محمد بن بشار قال نا وهب بن جرير قال نا ابی عن ابی رجاء العطاردی عن سمرة بن جندب قال كان النبی صلی الله علیه وسلم اذا صلی الصبح اقبل علیهم بوجهه فقال هل رای احد منكم البارحة رؤیا ۱ حدثنا محمد بن مهران الرازی و محمد بن عبد الرحمن بن سهم جميعا عن الوليد قال ابن مهران نا الوليد بن مسلم قال نا الاوزاعی عن ابی عمار شداد انه سمع واثلة بن الاسقع يقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول ان الله عز وجل اصطفی كنانة من ولد اسماعيل علیه الصلوة والسلام واصطفی قريشا من كنانة واصطفی من قريش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم ۲ وحدثنا ابو بكر بن ابی شيبة قال نا يحيی بن ابی بكير عن ابراهيم ابن طهمان قال حدثنی سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لاعرف حجرا بمكة كان يسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفه الآن ۳ وحدثنی الحكم بن موسی ابو صالح قال نا هقل يعنی ابن زياد عن الاوزاعی قال حدثنی ابو عمار قال حدثنی عبد الله بن فروخ قال حدثنی ابو هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيامة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع ۴ وحدثنی ابو الربيع سليمان بن داود العتكی قال نا حماد يعنی ابن زيد قال نا ثابت عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم دعا بماء فاتی بقدح رحراح فجعل القوم يتوضؤن فحزرت ما بين الستين الی الثمانين قال فجعلت انظر الی الماء ينبع من بين اصابعه ۵ وحدثنی اسحاق بن موسی الانصاری قال نا معن قال نا مالك ح قال وحدثنی ابو الطاهر قال انا ابن وهب عن مالك بن انس عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالك انه قال رايت رسول الله صلی الله علیه وسلم وحانت صلوة العصر فالتمس الناس الوضوء فلم يجدوه فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بوضوء فوضع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذلك الاناء يده وامر الناس ان يتوضؤا منه قال فرايت الماء ينبع من تحت اصابعه فتوضأ الناس حتی توضؤا من ۱ عند آخرهم

قال اهل اللغة يقال سوار بكسر السين وضمها واسوار بضم الهمز ثلث لغات وقع فی جميع النسخ فی الرواية الثانية اسوارين فيكون وضع بفتح الواو والضاد وفيه ضمير الفاعل ای وضع الآتی بخزائن الارض فی يدی اسوارين فهذا هو الصواب وضبطه بعضهم فوضع بضم الواو وهو ضعيف لنصب اسوارين وان كان يتخرج علی وجه ضعيف **قوله** يدی هو بتشديد الياء علی التثنية **وقوله** صلی الله علیه وسلم فاوحی الی ان انفخهما هو بالخاء المعجمة ونفخه صلی الله علیه وسلم ايا هما فطارا دليل لانحاقهما واضمحلال امرهما وكان كذلك وهو من المعجزات (**قوله** اوتيت خزائن الارض) وفی بعض النسخ اوتيت بخزائن الارض وفی بعضها اتيت خزائن الارض وهذه محمولة علی التی قبلها وفی غير مسلم مفاتيح خزائن الارض قال العلماء هذا محمول علی سلطانها وملكها وفتح بلادها واخذ خزائن اموالها وقد وقع ذلك كله ولله الحمد وهو من المعجزات (**قوله** كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی الصبح اقبل عليهم بوجهه فقال هل رای احد منكم البارحة رؤيا) هكذا هو فی جميع نسخ مسلم البارحة وفيه دليل لجواز اطلاق البارحة علی الليلة الماضية وان كان قبل الزوال وقول ثعلب وغيره انه لا يقال البارحة الا بعد الزوال يحتمل انهم ارادوا ان هذا حقيقته ولا يمتنع اطلاقه قبل الزوال مجازا ويحملون الحديث علی المجاز والا فمذهبهم باطل بهذا الحديث وفيه دليل لاستحباب اقبال الامام المصلی بعد سلامه علی اصحابه وفيه استحباب السؤال عن الرؤيا والمبادرة الی تاويلها وتعجيلها اول النهار لهذا الحديث ولان الذهن جمع قبل ان ينشعب باشغاله فی معائش الدنيا ولان عهد الرائی قريب لم يطرأ عليه ما يهوش الرؤيا عليه ولانه قد يكون فيها ما يستحب تعجيله كالحث علی خير والتحذير من معصية ونحو ذلك وفيه اباحة الكلام فی العلم وتعبير الرؤيا ونحوهما بعد صلوة الصبح وفيه ان استدبار القبلة فی جلوسه للعلم او غيره مباح والله اعلم

كتاب الفضائل ۞ باب فضل نسب النبی صلی الله علیه وسلم وتسليم الحجر علیه قبل النبوة

(**قوله** صلی الله علیه وسلم ان الله اصطفی كنانة الی آخره) استدل به اصحابنا علی ان غير قريش من العرب ليس بكفو لهم ولا غير بنی هاشم كفو لهم الا بنی المطلب فانهم هم وبنو هاشم شیء واحد كما صرح به فی الحديث الصحيح والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم انی لاعرف حجرا بمكة كان يسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفه الآن) فيه معجزة له صلی الله علیه وسلم وفی هذا اثبات التمييز فی بعض الجمادات وهو موافق لقوله تعالی فی الحجارة وان منها لما يهبط من خشية الله وقوله تعالی وان من شیء الا يسبح بحمده وفی هذه الآية خلاف مشهور والصحيح انه يسبح حقيقة ويجعل الله تعالی فيه تمييزا يسبحه كما ذكرنا ومنه الحجر الذی فر بثوب موسی صلی الله علیه وسلم وكلام الذراع المسمومة ومشی احد الشجرتين الی الاخری حين دعاهما النبی صلی الله علیه وسلم واشباه ذلك **باب** تفضيل نبينا صلی الله علیه وسلم علی جميع الخلائق (**قوله** صلی الله علیه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيمة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع) قال الهروی السيد هو الذی يفوق قومه فی الخير وقال غيره هو الذی يفزع اليه فی النوائب والشدائد فيقوم بامرهم ويتحمل عنهم مكارههم ويدفعها عنهم وانما **قوله** صلی الله علیه وسلم يوم القيمة مع انه سيدهم فی الدنيا والآخرة فسبب التقييد ان فی يوم القيمة يظهر سودده لكل احد ولا يبقی منازع ولا معاند ونحوه بخلاف الدنيا فقد نازعه ذلك فيها ملوك الكفار وزعماء المشركين وهذا التقييد قريب من معنی قوله تعالی لمن الملك اليوم لله الواحد القهار مع ان الملك له سبحانه قبل ذلك لكن كان فی الدنيا من يدعی الملك او من يضاف اليه مجازا فانقطع كل ذلك فی الآخرة قال العلماء وقوله صلی الله علیه وسلم انا سيد ولد آدم لم يقله فخرا بل صرح بنفی الفخر فی غير مسلم فی الحديث المشهور انا سيد ولد آدم ولا فخر وانما قاله لوجهين احدهما امتثال قوله تعالی واما بنعمة ربك فحدث والثانی انه من البيان الذی يجب عليه تبليغه الی امته ليعرفوه ويعتقدوه ويعملوا بمقتضاه ويوقروه صلی الله علیه وسلم بما يقتضيه مرتبته كما امرهم الله تعالی وهذا الحديث دليل لتفضيله صلی الله علیه وسلم علی الخلق كلهم لان مذهب اهل السنة ان الآدميين افضل من الملائكة وهو صلی الله علیه وسلم افضل الآدميين بهذا الحديث وغيره واما الحديث الآخر لا تفضلوا بين الانبياء فمحمول علی من خصه او جاحدها انه صلی الله علیه وسلم قال قبل ان يعلم انه سيد ولد آدم فلما علم اخبر به والثانی قاله ادبا وتواضعا والثالث ان النهی انما هو عن تفضيل يؤدی الی تنقيص المفضول والرابع انما نهی عن تفضيل يؤدی الی الخصومة والفتنة كما هو المشهور فی سبب الحديث والخامس ان النهی مختص بالتفضيل فی نفس النبوة فلا تفاضل فيها وانما التفاضل بالخصائص وفضائل اخری ولا بد من اعتقاد التفضيل فقد قال الله تعالی تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض (**قوله** صلی الله علیه وسلم واول شافع واول مشفع) انما ذكر الثانی لانه قد يشفع اثنان فيشفع الثانی منهما قبل الاول والله اعلم **باب** فی معجزات النبی صلی الله علیه وسلم (**قوله** فی هذه الاحاديث فی نبع الماء من بين اصابعه وتكثير الطعام) هذه كلها معجزات ظاهرات وجدت من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مواطن مختلفة وعلی احوال متغايرة وبلغ مجموعها التواتر واما تكثير الماء فقد صح من رواية انس وابن مسعود وجابر وعمران بن الحصين وكذا تكثير الطعام وجد منه صلی الله علیه وسلم فی مواطن مختلفة وعلی احوال كثيرة وصفات متنوعة وقد سبق فی كتاب الرقی بيان حقيقة المعجزة والفرق بينها وبين الكرامة وسبق قبل ذلك بيان كيفية تكثير الطعام وغيره (**قوله** فاتی بقدح رحراح) هو بفتح الراء واسكان الحاء المهملة ويقال له رحرح بحذف الالف وهو الواسع والقصير الجدار (**قوله** فجعلت انظر الی الماء ينبع من بين اصابعه) هو بضم الباء وفتحها وكسرها ثلث لغات وفی كيفية هذا النبع قولان حكاهما القاضی وغيره احدهما ونقله القاضی عن المزنی واكثر العلماء ان معناه ان الماء كان يخرج من نفس اصابعه صلی الله علیه وسلم وينبع من ذاتها قالوا وهو اعظم فی المعجزة من نبعه من حجر ويؤيد هذا انه جاء فی رواية فرايت الماء ينبع من اصابعه والثانی يحتمل ان الله كثر الماء فی ذاته فصار يفور من بين اصابعه لا من نفسها وكلاهما معجزة ظاهرة وآية باهرة (**قوله** فالتمس الناس الوضوء) هو بفتح الواو علی المشهور وهو الماء الذی يتوضأ به سبق بيان لغاته فی كتاب الطهارة (**قوله** حتی توضؤا من عند آخرهم) هكذا فی الصحيحين من عند آخرهم وهو صحيح ومن هنا بمعنی الی وهی لغة

حدثنا ابو غسان المسمعی قال نا معاذ یعنی ابن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة قال نا انس بن مالك ان نبی الله صلی الله علیه وسلم واصحابه بالزوراء قال
والزوراء بالمدینة عند السوق والمسجد فیما ثمه دعا بقدح فیه ماء فوضع کفه فیه فجعل ینبع من بین اصابعه فتوضأ جمیع اصحابه قال قلت کم کانوا یا ابا حمزة
قال کانوا زهاء الثلث مائة وحدثناه محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا سعید عن قتادة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان بالزوراء فاتی
باناء ماء لا یغمر اصابعه او قدر ما یواری اصابعه ثم ذکر نحو حدیث هشام وحدثنی سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا معقل عن ابی الزبیر
عن جابر ان ام مالك کانت تهدی للنبی صلی الله علیه وسلم فی عکة لها سمنا فیاتیها بنوها فیسالون الادم ولیس عندهم شیء فتعمد الی الذی کانت تهدی فیه للنبی صلی الله
علیه وسلم فتجد فیه سمنا فما زال یقیم لها ادم بیتها حتی عصرته فاتت النبی صلی الله علیه وسلم فقال عصرتیها فقالت نعم قال لو ترکتیها ما زال قائما وحدثنی
سلمة بن شبیب قال نا الحسن بن اعین قال نا معقل عن ابی الزبیر عن جابر ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم یستطعمه فاطعمه شطر وسق شعیر فما زال الرجل
یاکل منه وامراته وضیفهما حتی کاله فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال لو لم تکله لاکلتم منه ولقام لکم وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا ابو علی
الحنفی قال نا مالك وهو ابن انس عن ابی الزبیر المکی ان ابا الطفیل عامر بن واثلة اخبره ان معاذ بن جبل اخبره قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
عام غزوة تبوك فکان یجمع الصلوة فصلی الظهر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا حتی اذا کان یوما اخر الصلوة ثم خرج فصلی الظهر والعصر جمیعا ثم
دخل ثم خرج بعد ذلك فصلی المغرب والعشاء جمیعا ثم قال انکم ستاتون غدا ان شاء الله عین تبوك وانکم لن تاتوها حتی یضحی النهار فمن جاءها منکم فلا
یمس من مائها شیئا حتی اتی فجئناها وقد سبقنا الیها رجلان والعین مثل الشراك تبض بشیء من ماء قال فسالهما رسول الله صلی الله علیه وسلم هل مسستما من
مائها شیئا قالا نعم فسبهما النبی صلی الله علیه وسلم وقال لهما ما شاء الله ان یقول قال ثم غرفوا بایدیهم من العین قلیلا قلیلا حتی اجتمع فی شیء قال وغسل رسول الله
صلی الله علیه وسلم فیه یدیه ووجهه ثم اعاده فیها فجرت العین بماء منهمر او قال غزیر شك ابو علی ایهما قال فاستقا الناس ثم قال یوشك یا معاذ ان
طالت بك حیاة ان تری ما هاهنا قد ملیء جنانا وحدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا سلیمان بن بلال عن عمرو بن یحیی عن عباس بن سهل
الساعدی عن ابی حمید قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم غزوة تبوك فاتینا وادی القری علی حدیقة لامراة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اخرصوها فخرصناها وخرصها رسول الله صلی الله علیه وسلم عشرة اوسق وقال احصیها حتی نرجع الیك ان شاء الله فانطلقنا حتی قدمنا تبوك فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ستهب علیکم اللیلة ریح شدیدة فلا یقم فیها احد منکم فمن کان له بعیر فلیشد عقاله فهبت ریح شدیدة فقام
رجل فحملته الریح حتی القته بجبلی طیء فجاء رسول ابن العلماء صاحب ایلة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بکتاب واهدی له بغلة بیضاء فکتب
الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم واهدی له بردا ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی القری فسال رسول الله صلی الله علیه وسلم المراة عن حدیقتها کم
بلغ ثمرها فقالت عشرة اوسق فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی مسرع فمن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء فلیمکث فخرجنا حتی اشرفنا علی المدینة
فقال هذه طابة وهذا احد وهو جبل یحبنا ونحبه ثم قال ان خیر دور الانصار دار بنی النجار ثم دار بنی عبد الاشهل ثم دار بنی الحارث بن الخزرج ثم
دار بنی ساعدة وفی کل دور الانصار خیر فلحقنا سعد بن عبادة فقال ابو اسید الم تر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر دور الانصار فجعلنا اخرا
فادرك سعد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله خیرت دور الانصار فجعلتنا اخرا فقال ولیس بحسبکم ان تکونوا من الخیار

(قوله کانوا زهاء الثلاثمائة) اما زهاء بضم الزای وبالمد ای قدر ثلثمائة ویقال ایضا لها باللام وقال فی هذه الروایة ثلثمائة وفی الروایة التی قبلها ما بین الستین الی الثمانین قال العلماء هما قضیتان جرتا فی وقتین ورواهما جمیعا انس واما قوله الثلاثمائة فهکذا هو فی جمیع النسخ الثلاثمائة وهو صحیح وسبق شرحه فی کتاب الایمان فی حدیث حذیفة اکتبوا لی کم یلفظ الاسلام (قوله لا یغمر اصابعه) ای لا یغطیها (قوله المسجد فیما ثمه) هکذا هو فی جمیع النسخ ثمه قال اهل اللغة ثم بفتح الثاء وثمه بالهاء بمعنی هناك وهنا فثم للبعید وثمه للقریب (قوله صلی الله علیه وسلم لو ترکتیها ما زال قائما) ای موجودا حاضرا (قوله فی حدیث غزوة تبوك کان یجمع الصلوة الی آخره) هذا الحدیث سبق شرحه فی کتاب الصلوة وفیه هذه المعجزة الظاهرة فی تکثیر الماء وفیه الجمع بین الصلوتین فی السفر (قوله والعین مثل الشراك تبض) هکذا ضبطناه هنا تبض بفتح التاء وکسر الموحدة وتشدید الضاد المعجمة ونقل القاضی اتفاق الرواة هنا علی انه بالضاد المعجمة ومعناه تسیل واختلفوا فی ضبطه هناك فضبطه بعضهم بالمعجمة وبعضهم بالمهملة ای تبرق والشراك بکسر الشین وهو سیر النعل ومعناه ماء قلیل جدا (قوله فجرت العین بماء منهمر) ای کثیر الصب والدفع (قوله صلی الله علیه وسلم قد ملیء جنانا) ای بساتین وعمرانا وهو جمع جنة وهو ایضا من المعجزات (قوله فی حدیث المراة انها حین عصرت العکة ذهبت برکة السمن وفی حدیث الرجل حین کال الشعیر ففنی ومثله حدیث عائشة حین کالت الشعیر ففنی) قال العلماء الحکمة فی ذلك ان عصرها وکیله مضاد للتسلیم والتوکل علی رزق الله تعالی وتضمن التدبیر والاخذ بالحول والقوة وتکلف الاحاطة باسرار حکم الله تعالی وفضله فعوقب فاعله بزواله (قوله صلی الله علیه وسلم فی الحدیقة اخرصوها) هو بضم الراء وکسرها والضم اشهر ای احزروا الحدیقة کم یجیء من ثمرها فیه استحباب امتحان العالم اصحابه بمثل هذا للتمرین والحدیقة البستان من النخل اذا کان علیه حائط (قوله صلی الله علیه وسلم ستهب علیکم اللیلة ریح شدیدة فلا یقم فیها احد فمن کان له بعیر فلیشد عقاله فهبت ریح شدیدة فقام رجل فحملته الریح حتی القته بجبلی طیء) هذا الحدیث فیه هذه المعجزة الظاهرة من اخباره صلی الله علیه وسلم بالمغیب وخوف الضرر من القیام وقت الریح وفیه ما کان علیه صلی الله علیه وسلم من الشفقة علی امته والرحمة لهم والاعتناء بمصالحهم وتحذیرهم ما یضرهم فی دین او دنیا وانما امر بشد عقال الجمال لئلا ینفلت منها شیء فیحتاج صاحبه الی القیام فی طلبه فیلحقه ضرر الریح وجبلا طیء مشهوران یقال لاحدهما اجا بفتح الهمزة والجیم وبالهمز والآخر سلمی بفتح السین وطیء بیاء مشددة بعدها همزة علی وزن سید وهو ابو قبیلة من الیمن وهو طیء بن اود بن زید بن کهلان بن سبا بن حمیر قال صاحب التحریر طیء بهمز ولا یهمز لغتان (قوله جاء رسول ابن العلماء) بفتح العین المهملة واسکان اللام وبالمد (قوله واهدی له بغلة بیضاء) فیه قبول هدیة الکافر وسبق بیان هذا الحدیث وما یعارضه فی الظاهر وجمعنا بینهما وهذه البغلة هی دلدل بغلة رسول الله صلی الله علیه وسلم المعروفة لکن ظاهر لفظه هنا انه اهداها للنبی صلی الله علیه وسلم فی غزوة تبوك وقد کانت غزوة تبوك سنة تسع من الهجرة وقد کانت هذه البغلة عند رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل ذلك وحضر علیها غزاة حنین کما هو مشهور فی الاحادیث الصحیحة وکانت حنین عقب فتح مکة سنة ثمان قال القاضی ولم یرد انه کان للنبی صلی الله علیه وسلم بغلة غیرها قال فیحمل قوله علی انه اهداها له قبل ذلك وقد عطف الاهداء علی المجیء بالواو وهی لا تقتضی الترتیب والله اعلم

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عفان ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا المغیرة بن سلمة المخزومی قالا نا وهیب قال نا عمرو بن یحیی بهذا الاسناد الی قوله وفی کل دور الانصار خیر ولم یذکرا بعده من قصة سعد بن عبادة وزاد فی حدیث وهیب فکتب له رسول الله صلی الله علیه وسلم بحرهم ولم یذکر فی حدیث وهیب فکتب الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنا** عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن الزهری عن ابی سلمة عن جابر ح قال وحدثنی ابو عمران محمد بن جعفر بن زیاد واللفظ له قال انا ابراهیم یعنی ابن سعد عن الزهری عن سنان بن ابی سنان الدؤلی عن جابر بن عبد الله قال غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم غزوة قبل نجد فادرکنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی واد کثیر العضاه فنزل رسول الله صلی الله علیه وسلم تحت شجرة فعلق سیفه بغصن من اغصانها قال وتفرق الناس فی الوادی یستظلون بالشجر قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رجلا اتانی وانا نائم فاخذ السیف فاستیقظت وهو قائم علی راسی فلم اشعر الا والسیف صلتا فی یده فقال لی من یمنعک منی قال قلت الله ثم قال فی الثانیة من یمنعک منی قال قلت الله قال فشام السیف فها هو ذا جالس ثم لم یعرض له رسول الله صلی الله علیه وسلم **وحدثنی** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی وابو بکر بن اسحاق قالا انا ابو الیمان قال نا شعیب عن الزهری قال حدثنی سنان بن ابی سنان الدؤلی وابو سلمة بن عبد الرحمن ان جابر بن عبد الله الانصاری وکان من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم اخبرهما انه غزا مع النبی صلی الله علیه وسلم غزوة قبل نجد فلما قفل النبی صلی الله علیه وسلم قفل معه فادرکتهم القائلة یوما ثم ذکر نحو حدیث ابراهیم بن سعد ومعمر **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عفان قال نا ابان بن یزید قال نا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن جابر قال قبلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اذا کنا بذات الرقاع بمعنی حدیث الزهری ولم یذکر ثم لم یعرض له رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو عامر الاشعری ومحمد بن العلاء واللفظ لابی عامر قالوا نا ابو اسامة عن بریدعن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان مثل ما بعثنی الله عز وجل به من الهدی والعلم کمثل غیث اصاب ارضا فکانت منها طائفة طیبة قبلت الماء فانبتت الکلاء والعشب الکثیر وکان منها اجادب امسکت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا منها وسقوا ورعوا واصاب طائفة منها اخری انما هی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلاء فذلک مثل من فقه فی دین الله ونفعه الله بما بعثنی الله به فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلک راسا ولم یقبل هدی الله الذی ارسلت به

(قوله صلی الله علیه وسلم وهذا احد وهو جبل یحبنا ونحبه) سبق شرحه فی آخر کتاب الحج (قوله صلی الله علیه وسلم خیر دور الانصار دار بنی النجار) قال القاضی المراد اهل الدور والمراد القبائل وانما فضل بنی النجار لسبقهم فی الاسلام وآثارهم الجمیلة فی الدین (قوله ثم دار بنی عبد الحارث بن الخزرج) هکذا هو فی النسخ بنی عبد الحارث وکذا نقله القاضی قال وهو خطأ من الرواة وصوابه بنی الحارث بحذف لفظة عبد (قوله وکتب لی رسول الله صلی الله علیه وسلم بحرهم) ای ببلدهم والبحار القری **باب** توکله صلی الله علیه وسلم علی الله تعالی وعصمة الله تعالی له من الناس فیه حدیث جابر ففیه بیان توکل النبی صلی الله علیه وسلم علی الله وعصمة الله تعالی له من الناس کما قال الله تعالی والله یعصمک من الناس وفیه جواز الاستظلال باشجار البوادی وتعلیق السلاح وغیره فیها وجواز المن علی الکافر الحربی والطلاقة وفیه الحث علی مراقبة الله تعالی والعفو والحلم ومقابلة السیئة بالحسنة (قوله فی واد کثیر العضاه) هو بالعین المهملة والضاد المعجمة وهی کل شجرة ذات شوک (قوله صلی الله علیه وسلم ان رجلا اتانی قال العلماء هذا الرجل اسمه غورث بغین معجمة وثاء مثلثة والغین مضمومة ومفتوحة وحکی القاضی الوجهین ثم قال الصواب الفتح قال وضبطه بعض رواة البخاری بالعین المهملة والصواب المعجمة وقال الخطابی هو غویرث او غورث علی التصغیر والشک هو غورث بن الحارث قال القاضی وقد جاء فی حدیث آخر مثل هذا الخبر وسمی الرجل فیه دعثورا (قوله صلی الله علیه وسلم والسیف صلتا فی یده الی قوله فشام السیف) اما صلتا فبفتح الصاد وضمها ای مسلولا واما شامه فبالشین المعجمة ومعناه غمده ورده فی غمده یقال شام السیف اذا سله واذا اغمده فهو من الاضداد والمراد هنا اغمده **باب** بیان مثل ما بعث به النبی صلی الله علیه وسلم من الهدی والعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ان مثل ما بعثنی الله به من الهدی والعلم کمثل غیث اصاب ارضا فکانت منها طائفة طیبة قبلت الماء فانبتت الکلاء والعشب الکثیر وکان منها اجادب امسکت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا منها وسقوا ورعوا واصاب طائفة منها اخری انما هی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلاء فذلک مثل من فقه فی دین الله ونفعه الله بما بعثنی الله به فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلک راسا ولم یقبل هدی الله الذی ارسلت به) اما الغیث فهو المطر واما العشب والکلاء والحشیش فکلها اسماء للنبات لکن الحشیش مختص بالیابس والعشب والکلا مقصور مختصان بالرطب والکلاء بالهمز یقع علی الیابس والرطب قال الخطابی وابن الفارس الکلا یقع علی الیابس وهذا شاذ ضعیف واما الاجادب فبالجیم والدال المهملة وهی الارض التی لا تنبت کلاء وقال الخطابی هی الارض التی تمسک الماء فلا یسرع فیه النضوب قال ابن بطال وصاحب المطالع وآخرون هو جمع جدب علی غیر قیاس کما قالوا فی حسن جمعه محاسن والقیاس ان محاسن جمع محسن وکذا قالوا مشابه جمع شبه وقیاسه ان یکون جمع شبه قال الخطابی وقال بعضهم اجادب بالحاء المهملة والدال قال لیس بشیء قال وقال بعضهم اجارد بالجیم والراء والدال قال وهو صحیح المعنی ان ساعدته الروایة قال الاصمعی الاجارد من الارض ما لا ینبت الکلاء معناه انها جرداء بارزة لا یستر بها النبات قال وقال بعضهم انما هی اخاذات بالخاء والذال المعجمتین وبالالف وهو جمع اخاذة وهی الغدیر الذی یمسک الماء وذکر صاحب المطالع هذه الاوجه التی ذکرها الخطابی فجعلها روایات منقولة وقال القاضی فی الشرح لم یرد هذا الحرف فی مسلم ولا فی غیره الا بالدال المهملة من الجدب الذی هو ضد الخصب قال وعلیه شرح الشارحون واما القیعان فبکسر القاف جمع القاع وهو الارض المستویة وقیل الملساء وقیل التی لا نبات فیها وهذا هو المراد فی هذا الحدیث کما صرح به صلی الله علیه وسلم وتجمع ایضا علی اقوع واقواع والقیعة بکسر القاف بمعنی القاع قال الاصمعی قاعة الدار ساحتها واما الفقه فی اللغة فهو الفهم یقال منه فقه بکسر القاف یفقه فقها بفتحها کفرح یفرح فرحا وقیل المصدر فقها باسکان القاف واما الفقه الشرعی فقال صاحب العین والهروی وغیرهما یقال منه فقه بضم القاف وقال ابن درید بکسرها کالاول والمراد بقوله صلی الله علیه وسلم فقه فی دین الله هذا الثانی فیکون مضموم القاف علی المشهور وعلی قول ابن درید بکسرها وقد روی بالوجهین والمشهور الضم واما قوله صلی الله علیه وسلم فکانت منها طائفة طیبة قبلت الماء فهکذا هو فی جمیع نسخ مسلم طائفة طیبة ووقع فی البخاری فکان منها نقیة قبلت الماء بنون مفتوحة ثم قاف مکسورة ثم یاء مثناة من تحت مشددة وهو بمعنی طیبة هذا هو المشهور فی روایات البخاری ورواه الخطابی وغیره ثغبة بالثاء المثلثة والغین المعجمة والباء الموحدة قال الخطابی وهو مستنقع الماء فی الجبال والصخور وهو الثغب ایضا وجمعه ثغبان قال القاضی وصاحب المطالع هذه الروایات غلط من الناقلین وتصحیف واحالة للمعنی لانه انما جعلت هذه الطائفة الاولی مثلا لما ینبت والثغبة لا تنبت واما قوله صلی الله علیه وسلم وسقوا فقال اهل اللغة سقی واسقی بمعنی لغتان وقیل سقاه ناوله لیشرب واسقاه جعل له سقیا واما قوله صلی الله علیه وسلم ورعوا فهو بالراء من الرعی هکذا هو فی جمیع نسخ مسلم ووقع فی البخاری وزرعوا وکلاهما صحیح والله اعلم

باب توکله علی الله تعالی وعصمة الله تعالی من الناس

باب بیان مثل ما بعث النبی صلی الله علیه وسلم من الهدی والعلم

وحدثنا عبد الله بن براد الاشعری وابو کریب واللفظ لابی کریب قالا نا ابو اسامة عن بریدعن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان مثلی ومثل ما بعثنی الله عز وجل به کمثل رجل اتی قومه فقال یا قوم انی رایت الجیش بعینی وانی انا النذیر العریان فالنجاء فاطاعه طائفة من قومه فادلجوا فانطلقوا علی مهلتهم وکذبت طائفة منهم فاصبحوا مکانهم فصبحهم الجیش فاهلکهم واجتاحهم فذلک مثل من اطاعنی واتبع ما جئت به ومثل من عصانی وکذب ما جئت به من الحق وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا المغیرة بن عبد الرحمن القرشی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما مثلی ومثل امتی کمثل رجل استوقد نارا فجعلت الدواب والفراش یقعن فیه فانا آخذ بحجزکم وانتم تقحمون فیه وحدثناه عمرو الناقد وابن ابی عمر قالا نا سفیان عن ابی الزناد بهذا الاسناد نحوه وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثلی کمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولها جعل الفراش وهذه الدواب التی فی النار یقعن فیها وجعل یحجزهن ویغلبنه فیتقحمن فیها قال فذلکم مثلی ومثلکم انا آخذ بحجزکم عن النار هلم عن النار هلم عن النار فتغلبونی وتقحمون فیها وحدثنی محمد بن حاتم قال حدثنی ابن مهدی قال نا سلیم عن سعید بن میناء عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثلی ومثلکم کمثل رجل وقد نارا فجعل الجنادب والفراش یقعن فیها وهو یذبهن عنها وانا آخذ بحجزکم عن النار وانتم تفلتون من یدی وحدثنا عمرو الناقد قال نا سفیان ابن عیینة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مثلی ومثل الانبیاء کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنه واجمله فجعل الناس یطیفون به یقولون ما رأینا بنیانا احسن من هذا الا هذه اللبنة فکنت انا تلک اللبنة وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال ابو القاسم صلی الله علیه وسلم مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل ابتنی بیوتا فاحسنها واجملها واکملها الا موضع لبنة من زاویة من زوایاها فجعل الناس یطوفون به ویعجبهم البنیان فیقولون الا وضعت هاهنا لبنة فیتم بنیانک فقال محمد صلی الله علیه وسلم فکنت انا اللبنة وحدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسماعیل یعنون ابن جعفر عن عبد الله بن دینار عن ابی صالح السمان عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاویة من زوایاه فجعل الناس یطوفون به ویعجبون له ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة وانا خاتم النبیین وحدثناه ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثلی ومثل النبیین فذکر نحوه وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عفان قال نا سلیم بن حیان قال نا سعید بن میناء عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مثلی ومثل الانبیاء کمثل رجل بنی دارا فاتمها واکملها الا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونها ویتعجبون منها ویقولون لولا موضع اللبنة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبیاء علیهم السلام

اما معانی الحدیث ومقصوده فهو تمثیل الهدی الذی جاء به صلی الله علیه وسلم بالغیث ومعناه ان الارض ثلثة انواع وکذلک الناس فالنوع الاول من الارض ینتفع بالمطر فیحیی بعد ان کان میتا وینبت الکلا فینتفع بها الناس والدواب والزرع وغیرها وکذا النوع الاول من الناس یبلغه الهدی والعلم فیحفظه فیحیی قلبه ویعمل به ویعلمه غیره فینتفع وینفع والنوع الثانی من الارض ما لا یقبل الانتفاع فی نفسها لکن فیها فائدة وهی امساک الماء لغیرها فینتفع بها الناس والدواب وکذا النوع الثانی من الناس لهم قلوب حافظة لکن لیست لهم افهام ثاقبة ولا رسوخ لهم فی العقل یستنبطون به المعانی والاحکام ولیس عندهم اجتهاد فی الطاعة والعمل به فهم یحفظونه حتی یاتی طالب محتاج متعطش لما عندهم من العلم اهل للنفع والانتفاع فیاخذه منهم فینتفع به فهؤلاء نفعوا بما بلغهم والنوع الثالث من الارض السباخ التی لا تنبت ونحوها فهی لا تنتفع بالماء ولا تمسکه لینتفع به غیرها وکذا النوع الثالث من الناس لیست لهم قلوب حافظة ولا افهام واعیة فاذا سمعوا العلم لا ینتفعون به ولا یحفظونه لنفع غیرهم والله اعلم وفی هذا الحدیث انواع من العلم منها ضرب الامثال ومنها فضل العلم والتعلیم وشدة الحث علیهما وذم الاعراض عن العلم والله اعلم

باب شفقته صلی الله علیه وسلم علی امته ومبالغته فی تحذیرهم مما یضرهم

(**قوله** صلی الله علیه وسلم انی انا النذیر العریان) قال العلماء اصله ان الرجل اذا اراد انذار قومه واعلامهم بما یوجب المخافة نزع ثوبه واشار به الیهم اذا کان بعیدا منهم لیخبرهم بما وجدهم واکثر ما یفعل هذا ربیئة القوم وهو طلیعتهم ورقیبهم قالوا وانما یفعل ذلک لانه ابین للناظر واغرب واشنع منظرا فهو ابلغ فی استحثاثهم فی التاهب للعدو وقیل معناه انا النذیر الذی ادرکنی جیش العدو فاخذ ثیابی فانا انذرکم عریانا (**قوله** فالنجاء) ممدود ای انجوا النجاء او اطلبوا النجاء قال القاضی المعروف فی النجاء اذا افرد المد وحکی ابو زید فیه القصر ایضا فاذا کرروه فقالوا النجاء النجاء ففیه المد والقصر معا (**قوله** صلی الله علیه وسلم فادلجوا فانطلقوا علی مهلتهم) اما ادلجوا فباسکان الدال ومعناه سار وا من اول اللیل یقال ادلجت باسکان الدال اذا جا کاکرمت اکراما والاسم الدلجة بفتح الدال فان خرجت من آخر اللیل قلت ادلجت بتشدید الدال ادلاجا بالتشدید ایضا والاسم الدلجة بضم الدال قال ابن قتیبة وغیره ومنهم من یجیز الوجهین فی کل واحد منهما واما (**قوله** علی مهلتهم) هکذا هو فی جمیع نسخ مسلم بضم المیم واسکان الهاء وبتاء بعد اللام وفی الجمع بین الصحیحین مهلهم بحذف التاء وفتح المیم والهاء وهما صحیحان (**قوله** فصبحهم الجیش فاهلکهم واجتاحهم) ای استاصلهم (**قوله** صلی الله علیه وسلم فجعل الجنادب والفراش یقعن فیها وفی روایة الدواب والفراش وفی روایة انا آخذ بحجزکم وانتم تقحمون فیها وفی روایة وانتم تفلتون من یدی) اما الفراش فقال الخلیل هو الذی یطیر کالبعوض وقال غیره ما تراه کصغار البق یتهافت فی النار واما الجنادب فجمع جندب وفیها ثلث لغات جندب بضم الدال وفتحها والجیم مضمومة فیهما والثالثة حکاها القاضی بکسر الجیم وفتح الدال والجنادب هذا الصرار الذی یشبه الجراد وقال ابو حاتم الجندب علی خلقة الجراد له اربعة اجنحة کالجرادة واصغر منها یطیر ویصر باللیل صرا شدیدا وقیل غیره واما التقحم فهو الاقدام والوقوع فی الامور الشاقة من غیر تثبت والحجز جمع حجزة وهی معقد الازار والسراویل واما (**قوله** صلی الله علیه وسلم وانا آخذ بحجزکم فروی بوجهین احدهما اسم فاعل بکسر الحاء وتنوین الذال والثانی فعل مضارع بضم الذال بلا تنوین والاول اشهر وهما صحیحان واما تفلتون فروی بوجهین احدهما فتح التاء والفاء واللام المشددة والثانی ضم التاء واسکان الفاء وکسر اللام المخففة وکلاهما صحیح یقال افلت منی وتفلت اذا نازعک الغلبة والهرب ثم غلب وهرب ومقصود الحدیث انه صلی الله علیه وسلم شبه تساقط الجاهلین والمخالفین بمعاصیهم وشهواتهم فی نار الآخرة وحرصهم علی الوقوع فی ذلک مع منعه ایاهم وقبضه علی مواضع المنع منهم بتساقط الفراش فی نار الدنیا لهواه وضعف تمیزه فکلاهما حریص علی هلاک نفسه ساع فی ذلک بجهله (**قوله** حدثنا سلیم عن سعید هو بفتح السین وکسر اللام وهو سلیم بن حیان

باب ذکر کونه صلی الله علیه وسلم خاتم النبیین

فی الباب (**قوله** صلی الله علیه وسلم مثلی ومثل الانبیاء من قبلی الی قوله فانا اللبنة وانا خاتم النبیین فیه

وحدثنیه محمد بن حاتم قال نا ابن مهدی قال نا سلیم بهذا الاسناد مثله وقال بدل انتهاکها حسنها وحدثت عن ابی اسامة وممن روی ذلک عنه ابراهیم بن سعید الجوهری قال نا ابو اسامة قال حدثنی بریدبن عبدالله عن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله عزوجل اذا اراد رحمة امة من عباده قبض نبیها قبلها فجعله لها فرطا وسلفا بین یدیها واذا اراد هلکة امة عذبها ونبیها حی فاهلکها وهو ینظر فاقر عینه بهلکتها حین کذبوه وعصوا امره وحدثنی احمد بن عبدالله بن یونس قال نا زائدة قال نا عبدالملک بن عمیر قال سمعت جندبا یقول سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول انا فرطکم علی الحوض حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع ح قال وحدثنا ابوکریب قال نا ابن بشر جمیعا عن مسعر ح قال وحدثنا عبیدالله بن معاذ قال نا ابی ح قال وحدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة کلاهما عن عبدالملک بن عمیر عن جندب عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا قتیبة بن سعید قال نا یعقوب یعنی ابن عبدالرحمن القاری عن ابی حازم قال سمعت سهلا یقول سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول انا فرطکم علی الحوض من ورد شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا ولیردن علی اقوام اعرفهم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینهم قال ابو حازم فسمعنی نعمان بن ابی عیاش وانا احدثهم هذا الحدیث فقال هکذا سمعت سهلا یقول قال فقلت نعم قال وانا اشهد علی ابی سعید الخدری لسمعته یزید فیقول انهم منی فیقال انک لا تدری ما عملوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن بدل بعدی وحدثنا هارون بن سعید الایلی قال نا ابن وهب قال اخبرنی ابو اسامة عن ابی حازم عن سهل عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن النعمان بن ابی عیاش عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث یعقوب وحدثنا داود بن عمرو الضبی قال نا نافع بن عمر الجمحی عن ابن ابی ملیکة قال قال عبدالله بن عمرو بن العاص قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حوضی مسیرة شهر وزوایاه سواء وماؤه ابیض من الورق وریحه اطیب من المسک وکیزانه کنجوم السماء فمن شرب منه لا یظمأ بعده ابدا قال وقالت اسماء بنت ابی بکر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی علی الحوض حتی انظر من یرد علی منکم وسیؤخذ اناس دونی فاقول یا رب منی ومن امتی فیقال هل شعرت ما عملوا بعدک والله ما برحوا بعدک یرجعون علی اعقابهم قال فکان ابن ابی ملیکة یقول اللهم انا نعوذ بک ان نرجع علی اعقابنا او ان نفتن عن ديننا وحدثنا ابن ابی عمر قال نا یحیی بن سلیم عن ابن خیثم عن عبدالله بن عبیدالله بن ابی ملیکة سمع عائشة تقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو بین ظهرانی اصحابه انی علی الحوض انتظر من یرد علی منکم فوالله لیقتطعن دونی رجال فلاقولن ای رب منی ومن امتی فیقول انک لا تدری ما عملوا بعدک ما زالوا یرجعون علی اعقابهم

فضیلته صلی الله علیه وسلم وانه خاتم النبیین وجواز ضرب الامثال فی العلم وغیره واللبنة بفتح اللام وکسر الباء وتجوز اسکان الباء مع فتح اللام وکسرها کما فی نظائره والله اعلم

باب اذا اراد الله تعالی رحمة امة قبض نبیها قبلها قال مسلم وحدثت عن ابی اسامة وممن روی ذلک عنه ابراهیم بن سعید الجوهری ثنا ابو اسامة الی آخره قال المازری والقاضی هذا الحدیث من الاحادیث المنقطعة فی مسلم فانه لم یسم الذی حدثه عن ابی اسامة **قلت** ولیس هذا حقیقة انقطاع وانما هو روایة مجهول وقد وقع فی حاشیة بعض النسخ المعتمدة قال الجلودی ثنا محمد بن المسیب الارغیانی قال ثنا ابراهیم بن سعید الجوهری بهذا الحدیث عن ابی اسامة باسناده **باب** اثبات حوض نبینا صلی الله علیه وسلم وصفاته قال القاضی عیاض رحمه الله احادیث الحوض صحیحة والایمان به فرض والتصدیق به من الایمان وهو علی ظاهره عند اهل السنة والجماعة لا یتاول ولا یختلف فیه قال القاضی وحدیثه متواتر النقل رواه خلائق من الصحابة فذکره مسلم من روایة ابن عمر وابی سعید وسهل بن سعد وجندب وعبدالله بن عمرو بن العاص وعائشة وام سلمة وعقبة بن عامر وابن مسعود وحذیفة وحارثة بن وهب والمستورد وابی ذر وثوبان وانس وجابر بن سمرة ورواه غیر مسلم من روایة ابی بکر الصدیق وزید بن ارقم وابی امامة وعبدالله بن زید وابی برزة وسوید بن جبلة وعبدالله بن الصنابحی والبراء بن عازب واسماء بنت ابی بکر وخولة بنت قیس وغیرهم **قلت** ورواه البخاری ومسلم ایضا من روایة ابی هریرة ورواه غیرهما من روایة عمر بن الخطاب وعائذ بن عمرو وآخرین وقد جمع ذلک کله الامام الحافظ ابو بکر البیهقی فی کتابه البعث والنشور باسانیده وطرقه المتکاثرات قال القاضی وفی بعض هذا ما یقتضی کون الحدیث متواترا (**قوله** صلی الله علیه وسلم انا فرطکم علی الحوض) قال اهل اللغة الفرط بفتح الفاء والراء والفارط هو الذی یتقدم الوارد لیصلح لهم الحیاض والدلاء ونحوها من امور الاستسقاء فمعنی فرطکم علی الحوض سابقکم الیه کالمهیئ له (**قوله** صلی الله علیه وسلم ومن شرب لم یظمأ ابدا) ای شرب منه والظمأ هو مقصور کما ورد به القرآن العزیز وهو العطش یقال ظمئ یظمأ ظمأ فهو ظمآن وهم ظماء بالمد کعطش یعطش عطشا فهو عطشان وهم عطاش قال القاضی ظاهر هذا الحدیث ان الشرب منه یکون بعد الحساب والنجاة من النار فهذا هو الذی لا یظمأ بعده قال وقیل لا یشرب منه الا من قدر له السلامة من النار قال ویحتمل ان من شرب منه من هذه الامة وقدر علیه دخول النار لا یعذب فیها بالظمأ بل یکون عذابه بغیر ذلک لان ظاهر هذا الحدیث ان جمیع الامة یشرب منه الا من ارتد وصار کافرا قال وقد قیل ان جمیع الامم من المؤمنین یاخذون کتبهم بایمانهم ثم یعذب الله تعالی من شاء من عصاتهم وقیل انما یاخذه بیمینه الناجون خاصة قال القاضی وهذا مثله (**قوله** صلی الله علیه وسلم من ورد شرب هذا صریح فی ان الواردین کلهم یشربون وانما یمنع منه الذین یذادون ویمنعون الورود لارتدادهم وقد سبق فی کتاب الوضوء بیان هؤلاء الذودة والمذودین (**قوله** صلی الله علیه وسلم سحقا سحقا) ای بعدا لهم بعدا ونصبه علی المصدر وکرر للتوکید (**قوله** حدثنا هارون بن سعید حدثنا ابن وهب اخبرنی ابو اسامة عن ابی حازم عن سهل عن النبی صلی الله علیه وسلم وعن النعمان بن ابی عیاش عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم) قال العلماء هذا العطف علی سهل غالقائل وعن النعمان هو ابو حازم فرواه عن سهل ثم رواه عن النعمان عن ابی سعید (**قوله** صلی الله علیه وسلم حوضی مسیرة شهر وزوایاه سواء) قال العلماء معناه طوله کعرضه کما قال فی حدیث ابی ذر المذکور فی الکتاب عرضه مثل طوله (**قوله** صلی الله علیه وسلم ماؤه ابیض من الورق) هکذا هو فی جمیع النسخ الورق بکسر الراء وهو الفضة والنحویون یقولون ان فعل التعجب الذی یقال فیه هو افعل من کذا انما یکون فیما کان ماضیه علی ثلثة احرف فان زاد لم یتعجب من فاعله وانما یتعجب من مصدره فلا یقال ما ابیض زیدا ولا زید ابیض من عمرو وانما یقال ما اشد بیاضه وهو اشد بیاضا من کذا وقد جاء فی الشعر اشیاء من هذا الذی انکروه فعدوه شاذا لا یقاس علیه وهذا الحدیث یدل علی صحته وهی لغة وان کانت قلیلة الاستعمال ومنها قول عمر رضی الله عنه ومن ضیعها فهو لما سواها اضیع (**قوله** صلی الله علیه وسلم کیزانه کنجوم السماء وفی روایة فیه لاباریق کنجوم السماء وفی روایة والذی نفس محمد بیده لآنیته اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبها وفی روایة وان فیه من الاباریق کعدد نجوم السماء وفی روایة آنیته عدد النجوم وفی روایة ترد فیه اباریق الذهب والفضة کعدد نجوم السماء وفی روایة کان الاباریق فیه النجوم) المختار الصواب ان هذا العدد للآنیة علی ظاهره وانها اکثر عددا من نجوم السماء ولا مانع عقلی ولا شرعی یمنع من ذلک بل ورد الشرع به موکدا کما قال صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیده لآنیته اکثر من عدد نجوم السماء وقال القاضی عیاض هذا اشارة الی کثرة العدد وغایة الکثرة من باب قوله صلی الله علیه وسلم لا یضع العصا عن عاتقه وهو باب من المبالغة معروف فی الشرع واللغة ولا یعد کذبا اذا کان الخبر عنه فی حیز الکثرة والعظم ومبلغ الغایة فی بابه بخلاف ما اذا لم یکن کذلک قال ومثله کلمته الف مرة ولقیته مائة کرة فهذا جائز اذا کان کثیرا والا فلا هذا کلام القاضی والصواب الاول

وحدثنی یونس بن عبد الاعلی الصدفی قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی عمرو وهو ابن الحارث ان بکیرا حدثه عن القاسم بن عباس الهاشمی عن عبد الله ابن رافع مولی ام سلمة عن ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت کنت اسمع الناس یذکرون الحوض ولم اسمع ذلک من رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما کان یوما من ذلک والجاریة تمشطنی فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ایها الناس فقلت للجاریة استأخری عنی قالت انما دعا الرجال ولم یدع النساء فقلت انی من الناس فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لکم فرط علی الحوض فایای لا یأتین احدکم فیذب عنی کما یذب البعیر الضال فاقول فیم هذا فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا **وحدثنی** ابو معن الرقاشی وابو بکر بن نافع وعبد بن حمید قالوا نا ابو عامر وهو عبد الملک بن عمرو قال نا افلح بن سعید قال نا عبد الله بن رافع قال کانت ام سلمة تحدث انها سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول علی المنبر وهی تمتشط ایها الناس فقالت لماشطتها کفی راسی بنحو حدیث بکیر عن القاسم بن عباس **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلوته علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرط لکم وانا شهید علیکم وانی والله لانظر الی حوضی الآن وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض وانی والله ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنی اخاف علیکم ان تنتافسوا فیها **وحدثنا** محمد بن المثنی قال نا وهب یعنی ابن جریر بن حازم قال نا ابی قال سمعت یحیی بن ایوب یحدث عن یزید بن ابی حبیب عن مرثد عن عقبة بن عامر قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی قتلی احد ثم صعد المنبر کالمودع للاحیاء والاموات فقال انی فرطکم علی الحوض وان عرضه کما بین ایلة الی الجحفة انی لست اخشی علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنی اخشی علیکم الدنیا ان تنتافسوا فیها وتقتتلوا فتهلکوا کما هلک من کان قبلکم قال عقبة فکانت آخر ما رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب وابن نمیر قالوا نا ابو معاویة عن الاعمش عن شقیق عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا فرطکم علی الحوض ولاناز عن اقواما ثم لاغلبن علیهم فاقول یا رب اصحابی اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک **وحدثناه** عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم عن جریر عن الاعمش بهذا الاسناد ولم یذکر اصحابی اصحابی **حدثنا** عثمان بن ابی شیبة واسحاق ابن ابراهیم کلاهما عن جریر ح قال وحدثنا ابن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة جمیعا عن مغیرة عن ابی وائل عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث الاعمش وفی حدیث شعبة عن مغیرة سمعت ابا وائل

(قوله صلی الله علیه وسلم فی الحوض وان عرضه ما بین ایلة الی الجحفة وفی روایة بین ناحیتیه کما بین جربا واذرح قال الراوی هما قریتان بالشام بینهما مسیرة ثلث لیال وفی روایة عرضه مثل طوله ما بین عمان الی ایلة وفی روایة من مقامی الی عمان وفی روایة قدر حوضی کما بین ایلة وصنعاء من الیمن وفی روایة ما بین ناحیتی حوضی کما بین صنعاء والمدینة) اما ایلة فبفتح الهمزة واسکان المثناة تحت وفتح اللام وهی مدینة معروفة فی طرف الشام علی ساحل البحر متوسطة بین مدینة رسول الله صلی الله علیه وسلم ودمشق ومصر بینها وبین المدینة نحو خمس عشرة مرحلة وبینها وبین دمشق نحو ثنتی عشرة مرحلة وبینها وبین مصر نحو ثمان مراحل قال الحازمی قیل هی آخر الحجاز واول الشام واما الجحفة فسبق بیانها فی کتاب الحج وهی بنحو سبع مراحل من المدینة بینها وبین مکة واما جربا فبجیم مفتوحة ثم راء ساکنة ثم باء موحدة ثم الف مقصورة هذا هو الصواب المشهور انها مقصورة وکذا قیدها الحازمی فی کتابه المؤتلف فی الاماکن وکذا ذکرها القاضی وصاحب المطالع والجمهور وقال القاضی وصاحب المطالع ووقع عند بعض رواة البخاری ممدودا قالا وهو خطأ وقال صاحب التحریر هی بالمد وقد تقصر قال الحازمی کان اهل جربا یهودا کتب لهم النبی صلی الله علیه وسلم الامان لما قدم علیه یحنة بن روبة صاحب ایلة بقوم منهم ومن اهل اذرح یطلبون الامان واما اذرح فبهمزة مفتوحة ثم ذال معجمة ساکنة ثم راء مضمومة ثم حاء مهملة هذا هو الصواب المشهور الذی قاله الجمهور قال القاضی وصاحب المطالع ورواه بعضهم بالجیم قالا وهو تصحیف لا شک فیه وهو کما قالا وهی مدینة فی طرف الشام فی قبلة الشویک بینها وبینه نحو نصف یوم وهی فی طرف الشراة بفتح الشین المعجمة فی طرفها الشمالی وتبوک فی قبلة اذرح بینهما نحو اربع مراحل وبین تبوک ومدینة النبی صلی الله علیه وسلم نحو اربع عشرة مرحلة واما عمان فبفتح العین وتشدید المیم وهی بلدة بالبلقاء من الشام قال الحازمی قال ابن الاعرابی یجوز ان یکون فعلان من عم یعم فلا ینصرف معرفة وینصرف نکرة قال ویجوز ان یکون فعالا من عمن فینصرف معرفة ونکرة اذا عنی بها البلد هذا کلامه والمعروف فی روایات الحدیث وغیرها ترک صرفها قال القاضی عیاض وهذا الاختلاف فی قدر عرض الحوض لیس موجبا للاضطراب فانه لم یات فی حدیث واحد بل فی احادیث مختلفة الرواة عن جماعة من الصحابة سمعوها فی مواطن مختلفة ضربها النبی صلی الله علیه وسلم فی کل واحد منها مثلا لبعد اقطار الحوض وسعته وقرب ذلک من الافهام لبعد ما بین البلاد المذکورة لا علی التقدیر الموضوع للتحدید بل للاعلام بعظم هذه المسافة فبهذا تجمع الروایات هذا کلام القاضی قلت ولیس فی القلیل من هذه المسافات منع الکثیر فالکثیر ثابت علی ظاهر الحدیث ولا معارضة والله اعلم (قولها کفی راسی) هو بالکاف ای اجمعیه وضمی شعره بعضه الی بعض (قولها انی من الناس) دلیل لدخول النساء فی خطاب الناس وهذا متفق علیه وانما اختلفوا فی دخولهن فی خطاب الذکور وذهبنا انهن لا یدخلن فیه وفیه اثبات القول بالعموم (قوله صلی علی اهل احد صلاته علی المیت) ای دعا لهم بدعاء صلوة المیت وسبق شرح هذا الحدیث فی کتاب الجنائز (قوله صلی الله علیه وسلم وانی والله لانظر الی حوضی الآن) هذا التصریح بان الحوض حوض حقیقی علی ظاهره کما سبق وانه مخلوق موجود الیوم وفیه جواز الحلف من غیر استحلاف لتفخیم الشیء وتوکیده (قوله صلی الله علیه وسلم وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض الخ والله ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنی اخاف علیکم ان تنتافسوا فیها) هکذا هو فی جمیع النسخ مفاتیح فی الموضعین بالیاء قال القاضی وروی مفاتح بحذفها فمن اثبتها فهو جمع مفتاح ومن حذفها فجمع مفتح وهما لغتان فیه وفی هذا الحدیث معجزات لرسول الله صلی الله علیه وسلم فان معناه الاخبار بان امته تملک خزائن الارض وقد وقع ذلک وانها لا ترتد جملة وقد عصمها الله تعالی من ذلک وانها تتنافس فی الدنیا وقد وقع کل ذلک (قوله صلی علی قتلی احد ثم صعد المنبر کالمودع للاحیاء والاموات فکانت آخر ما رایته علی المنبر) معناه خرج الی قتلی احد ودعا لهم دعاء مودع ثم دخل المدینة فصعد المنبر فخطب الاحیاء خطبة مودع کما قال النواس بن سمعان قلنا یا رسول الله کانها موعظة مودع وفیه معنی المعجزة (قوله صلی الله علیه وسلم لآنیة اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبها الا فی اللیلة المظلمة المصحیة آنیة الجنة من شرب منها لم یظمأ آخرا علیه یشخب فیه میزابان من الجنة) اما قوله صلی الله علیه وسلم الا فی اللیلة المظلمة فهو بتخفیف الاء وهی التی للاستفتاح وخص اللیلة المظلمة المصحیة لان النجوم تری فیها اکثر والمراد بالمظلمة التی لا قمر فیها مع ان النجوم طالعة فان وجود القمر یستر کثیرا من النجوم واما قوله صلی الله علیه وسلم آنیة الجنة فضبطه بعضهم برفع آنیة وبعضهم بنصبها وهما صحیحان فمن رفع فخبر مبتدأ محذوف ای هی آنیة الجنة ومن نصب فباضمار اعنی او نحوه واما آخرا علیه فمنصوب وسبق نظیره فی کتاب الایمان واما

وحدثناه سعید بن عمرو الاشعثی قال نا عبثر ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابن فضیل کلاهما عن حصین عن ابی وائل عن حذیفة عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث الاعمش و مغیرة **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر قال حدثنا ابن ابی عدی عن شعبة عن معبد بن خالد عن حارثة انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم قال حوضه ما بین صنعاء والمدینة فقال له المستورد لم تسمعه قال لا وانی قال لا فقال المستورد تری فیه الآنیة مثل الکواکب **وحدثنی** ابراهیم بن محمد بن عرعرة قال نا حرمی بن عمارة قال نا شعبة عن معبد بن خالد انه سمع حارثة بن وهب الخزاعی یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وذکر الحوض بمثله ولم یذکر قول المستورد وقوله **حدثنا** ابو الربیع الزهرانی وابو کامل الجحدری قالا نا حماد وهو ابن زید قال نا ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان امامکم حوضا ما بین ناحیتیه کما بین جرباء واذرح **حدثنی** زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالوا نا یحیی وهو القطان عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان امامکم حوضا کما بین جرباء واذرح وفی روایة ابن المثنی حوضی **وحدثنا** ابن نمیر قال نا ابی ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر قالا نا عبید الله بهذا الاسناد مثله وزاد قال عبید الله فسألته فقال قریتین بالشام بینهما مسیرة ثلاث لیال وفی حدیث ابن بشر ثلاثة ایام **وحدثنی** سوید بن سعید قال نا حفص بن میسرة عن موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث عبید الله **وحدثنا** حرملة بن یحیی قال نا عبد الله بن وهب قال حدثنی عمر بن محمد عن نافع عن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان امامکم حوضا کما بین جرباء واذرح فیه اباریق کنجوم السماء من ورده فشرب منه لم یظمأ بعدها ابدا **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر المکی واللفظ لابن ابی شیبة قال اسحاق انا وقال الآخران نا عبد العزیز بن عبد الصمد العمی عن ابی عمران الجونی عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال قلت یا رسول الله ما آنیة الحوض قال والذی نفس محمد بیده لآنیته اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبها الا فی اللیلة المظلمة المصحیة آنیة الجنة من شرب منها لم یظمأ آخر ما علیه یشخب فیه میزابان من الجنة من شرب منه لم یظمأ عرضه مثل طوله ما بین عمان الی ایلة ماؤه اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل **حدثنا** ابو غسان المسمعی ومحمد بن المثنی وابن بشار والفاظهم متقاربة قالوا نا معاذ بن هشام قال حدثنی ابی عن قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بن ابی طلحة الیعمری عن ثوبان ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال انی لبعقر حوضی اذود الناس لاهل الیمن اضرب بعصای حتی یرفض علیهم فسئل عن عرضه فقال من مقامی الی عمان وسئل عن شرابه فقال اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل یغت فیه میزابان یمدانه من الجنة احدهما من ذهب والآخر من ورق **وحدثنیه** زهیر بن حرب قال نا الحسن بن موسی حدثنا شیبان عن قتادة باسناد هشام بمثل حدیثه غیر انه قال نا یوم القیمة عند عقر الحوض **وحدثنا** محمد بن بشار قال نا یحیی بن حماد قال نا شعبة عن قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان عن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیث الحوض فقلت لیحیی بن حماد وهذا حدیث سمعته من ابی عوانة فقال وسمعته ایضا من شعبة فقلت انظر لی فیه فنظر لی فیه فحدثنی به **وحدثنا** عبد الرحمن بن سلام الجمحی قال نا الربیع یعنی ابن مسلم عن محمد بن زیاد عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لاذودن عن حوضی رجالا کما تذاد الغریبة من الابل **وحدثنیه** عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن محمد بن زیاد سمع ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله **وحدثنی** حرملة بن یحیی قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان انس بن مالک حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قدر حوضی کما بین ایلة وصنعاء من الیمن وان فیه من الاباریق کعدد نجوم السماء

یشخب فبالشین والخاء المعجمتین والیاء مفتوحة والخاء مضمومة ومفتوحة والشخب السیلان واصله ما خرج من تحت ید الحالب عند کل غمزة وعصرة لضرع الشاة وآنا المیزاب فبالهمزة ویجوز قلب الهمزة یاء (قوله عن معدان الیعمری) بفتح میم الیعمری وضمها منسوب الی یعمر (قوله صلی الله علیه وسلم انی لبعقر حوضی) هو بضم العین واسکان القاف وهو موقف الابل من الحوض اذا وردته وقیل مؤخره (قوله صلی الله علیه وسلم اذود الناس لاهل الیمن اضرب بعصای حتی یرفض علیهم) معناه اطرد الناس عنه غیر اهل الیمن لیرفض علی اهل الیمن وهذه کرامة لاهل الیمن فی تقدیمهم فی الشرب منه مجازاة لهم بحسن صنیعهم وتقدمهم فی الاسلام والانصار من الیمن فیدفع غیرهم حتی یشربوا کما دفعوا فی الدنیا عن النبی صلی الله علیه وسلم اعداءه والمکروهات ومعنی یرفض علیهم ای یسیل علیهم ومنه حدیث البراق استصعب حتی ارفض عرقا ای سال عرقه قال اهل اللغة والغریب اصله من الدمع یقال ارفض الدمع اذا سال متفرقا قال القاضی وعصاه المذکور فی هذا الحدیث هی المکنی عنها بالهراوة فی وصفه صلی الله علیه وسلم فی کتب الاوائل بصاحب الهراوة قال اهل اللغة الهراوة بکسر الهاء العصا قال ولم یات لمعناها فی صفته صلی الله علیه وسلم تفسیر الا ما یظهر لی فی هذا الحدیث هذا کلام القاضی وهذا الذی قاله فی تفسیر الهراوة بهذا العصا بعید او باطل لان المراد بوصفه بالهراوة تعریفه بصفة یراها الناس معه یستدلون بها علی صدقه وانه المبشر به المذکور فی کتب السابقة فلا یصح تفسیره بعصا تکون فی الآخرة والصواب فی تفسیر صاحب الهراوة ما قاله الائمة المحققون انه صلی الله علیه وسلم کان یمسک القضیب بیده کثیرا وقیل لانه کان یمشی والعصا بین یدیه وتغرزه فیصلی الیها وهذا مشهور فی الصحیح والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم یغت فیه میزابان یمدانه) اما یغت فبفتح الیاء المثناة تحت وبغین معجمة مضمومة ومکسورة ثم مثناة فوق مشددة وهکذا قال ثابت والخطابی والهروی وصاحب التحریر والجمهور وکذا هو فی معظم نسخ بلادنا ونقله القاضی عن الاکثرین قال الهروی ومعناه یدفقان فیه الماء دفقا متتابعا شدیدا قالوا واصله من اتباع الشیء الشیء وقیل یصبان فیه دائما صبا شدیدا ووقع فی بعض النسخ یعب بضم العین المهملة وبباء موحدة وحکاها القاضی عن روایة العذری قال وکذا ذکره الحربی وفسره بمعنی ما سبق ای لا ینقطع جریانهما قال والعب الشرب بسرعة فی نفس واحد قال القاضی ووقع فی روایة ابن ماهان یثعب بمثلثة وعین مهملة ای یتفجر واما (قوله صلی الله علیه وسلم یمدانه) فبفتح الیاء وضم المیم ای یزیدانه ویکثرانه (قوله صلی الله علیه وسلم لاذودن عن حوضی رجالا کما تذاد الغریبة من الابل) معناه کما یذود الساقی الناقة الغریبة عن ابله اذا ارادت الشرب مع ابله (قوله فی حدیث انس من روایة حرملة قدر حوضی کما بین ایلة وصنعاء من الیمن وان فیه من الاباریق کعدد نجوم السماء) وقع فی بعض النسخ کما بالکاف وفی بعضها لما باللام وکعدد بالکاف وفی بعضها لعدد نجوم السماء باللام وکلاهما صحیح

وحدثنی محمد بن حاتم قال حدثنا عفان بن مسلم الصفار قال نا وهیب قال سمعت عبد العزیز بن صهیب یحدث قال نا انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لیردن علی الحوض رجال ممن صاحبنی حتی اذا رایتهم ورفعوا الی اختلجوا دونی فلاقولن ای رب اصیحابی اصیحابی فلیقالن لی انك لاتدری ما احدثوا بعدك وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وعلی بن حجر قالا نا علی بن مسهر ح قال وثنا ابوکریب قال نا ابن فضیل جمیعا عن المختار بن فلفل عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا المعنی وزاد انیته عدد النجوم وحدثنا عاصم بن النضر التیمی وهریم بن عبد الاعلی واللفظ لعاصم قالا نا معتمر قال سمعت ابی قال نا قتادة عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما بین ناحیتی حوضی کما بین صنعاء والمدینة وحدثنا هارون بن عبد الله قال نا عبد الصمد قال نا هشام ح قال وثنا حسن الحلوانی قال نا ابو الولید الطیالسی قال نا ابو عوانة کلاهما عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انهما شکا فقالا او مثل ما بین المدینة وعمان وفی حدیث ابی عوانة ما بین لابتی حوضی وحدثنا یحیی بن حبیب الحارثی ومحمد بن عبد الله الرزی قالا نا خالد بن الحارث عن سعید عن قتادة قال قال انس قال نبی الله صلی الله علیه وسلم تری فیه اباریق الذهب والفضة کعدد نجوم السماء وحدثنیه زهیر بن حرب قال نا الحسن بن موسی قال نا شیبان عن قتادة قال نا انس بن مالك ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال مثله زاد او اکثر من عدد نجوم السماء حدثنی الولید ابن شجاع بن الولید السکونی قال حدثنی ابی قال حدثنی زیاد بن خیثمة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لانی فرط لکم علی الحوض وان بعد ما بین طرفیه کما بین صنعاء وایلة کان الاباریق فیه النجوم وحدثنا قتیبة بن سعید وابو بکر بن ابی شیبة قالا نا حاتم بن اسماعیل عن المهاجر بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابی وقاص قال کتبت الی جابر بن سمرة مع غلامی نافع اخبرنی بشیء سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فکتب الی انی سمعته یقول انا الفرط علی الحوض وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا محمد بن بشر وابو اسامة عن مسعر عن سعد بن ابراهیم عن ابیه عن سعد قال رایت عن یمین رسول الله صلی الله علیه وسلم وعن شماله یوم احد رجلین علیهما ثیاب بیاض ما رایتهما قبل ولا بعد یعنی جبریل ومیکائیل علیهما الصلوة والسلام وحدثنی اسحاق بن منصور قال نا عبد الصمد بن عبد الوارث قال نا ابراهیم بن سعد قال نا سعد عن ابیه عن سعد بن ابی وقاص قال لقد رایت یوم احد عن یمین رسول الله صلی الله علیه وسلم وعن یساره رجلین علیهما ثیاب بیض یقاتلان عنه کاشد القتال ما رایتهما قبل ولا بعد وحدثنا یحیی بن یحیی التمیمی وسعید بن منصور وابو الربیع العتکی وابو کامل واللفظ لیحیی قال یحیی انا وقال الاخرون نا حماد بن زید عن ثابت عن انس بن مالك قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الناس وکان اجود الناس وکان اشجع الناس ولقد فزع اهل المدینة ذات لیلة فانطلق ناس قبل الصوت فتلقاهم رسول الله صلی الله علیه وسلم راجعا قد سبقهم الی الصوت وهو علی فرس لابی طلحة عری فی عنقه السیف وهو یقول لم تراعوا لم تراعوا قال وجدناه بحرا او انه لبحر قال وکان فرسا یبطأ وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن شعبة عن قتادة عن انس قال کان بالمدینة فزع فاستعار النبی صلی الله علیه وسلم فرسا لابی طلحة یقال له مندوب فرکبه فقال ما رأینا من فزع وان وجدناه لبحرا وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر ح قال وحدثنیه یحیی بن حبیب قال نا خالد یعنی ابن الحارث قالا نا شعبة بهذا الاسناد وفی حدیث ابن جعفر قال فرس لنا ولم یقل لابی طلحة وفی حدیث خالد عن قتادة سمعت انسا

(قوله صلی الله علیه وسلم لیردن علی الحوض رجال ممن صاحبنی حتی اذا رایتهم ورفعوا الی اختلجوا دونی فلاقولن رب اصیحابی اصیحابی فلیقالن لی انك لاتدری ما احدثوا بعدك) اما اختلجوا فمعناه اقتطعوا واما اصیحابی فوقع فی الروایات مصغرا مکررا وفی بعض النسخ اصحابی اصحابی بکبر مکررا قال القاضی هذا دلیل لصحة تاویل من تاول انهم اهل الردة ولهذا قال فیهم سحقا سحقا ولا یقول ذلك فی مذنبی الامة بل یشفع لهم ویهتم لامرهم قال وقیل هؤلاء صنفان احدهما عصاة مرتدون عن الاستقامة لا عن الاسلام وهؤلاء مبدلون للاعمال الصالحة بالسیئة والثانی مرتدون الی الکفر حقیقة ناکصون علی اعقابهم واسم التبدیل یشمل الصنفین (قوله صلی الله علیه وسلم ما بین لابتی حوضی) ای ناحیتیه والله اعلم

باب

اکرامه صلی الله علیه وسلم بقتال الملائکة معه صلی الله علیه وسلم (قوله رایت عن یمین رسول الله صلی الله علیه وسلم وعن شماله یوم احد رجلین علیهما ثیاب بیاض ما رایتهما قبل ولا بعد یعنی جبریل ومیکائیل علیهما السلام وفی روایة الاخری ان احدهما عن یمینه والاخر عن یساره یقاتلان عنه کاشد القتال) فیه بیان کرامة النبی صلی الله علیه وسلم علی الله تعالی واکرامه ایاه بانزال الملائکة تقاتل معه وبیان ان الملائکة تقاتل وان قتالهم لم یختص بیوم بدر وهذا هو الصواب خلافا لمن زعم اختصاصه فهذا صریح فی الرد علیه وفیه فضیلة الثیاب البیض وان رؤیة الملائکة لا تختص بالانبیاء بل یراها الصحابة والاولیاء وفیه منقبة عظیمة لسعد بن ابی وقاص الذی راى الملائکة والله اعلم

باب

شجاعته صلی الله علیه وسلم (قوله کان رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الناس وکان اجود الناس وکان اشجع الناس الی آخره) فیه بیان ما اکرمه الله تعالی به من جمیل الصفات وان هذه صفات کمال (قوله وهو علی فرس لابی طلحة عری فی عنقه السیف وهو یقول لم تراعوا لم تراعوا قال وجدناه لبحرا او انه لبحر قال وکان فرسا یبطأ وفی روایة فاستعار النبی صلی الله علیه وسلم فرسا لابی طلحة یقال له مندوب فرکبه فقال ما رایناه من فزع وان وجدناه لبحرا) واما قوله یبطأ فمعناه یعرف بالبطء والعجز وسوء السیر وقوله صلی الله علیه وسلم لم تراعوا ای روعا مستقرا او روعا یضرکم وفیه فوائد منها بیان شجاعته صلی الله علیه وسلم من شدة عجلته فی الخروج الی العدو قبل الناس کلهم بحیث کشف الحال ورجع قبل وصول الناس وفیه بیان عظیم برکته ومعجزته فی انقلاب الفرس سریعا بعد ان کان یبطأ وهو معنی قوله صلی الله علیه وسلم وجدناه بحرا ای واسع الجری وفیه جواز سبق الانسان وحده فی کشف اخبار العدو ما لم یتحقق الهلاك وفیه جواز العاریة وجواز الغزو علی الفرس المستعار لذلك وفیه استحباب تقلد السیف فی العنق واستحباب تبشیر الناس بعدم الخوف اذا ذهب وقع فی هذا الحدیث تسمیة هذا الفرس مندوب قال القاضی وقد کان فی افراس النبی صلی الله علیه وسلم مندوب فلعله صار الیه بعد ابی طلحة هذا کلام القاضی **قلت** ویحتمل انهما فرسان اتفقا فی الاسم والله اعلم

حدثنا منصور بن ابی مزاحم قال نا ابراهیم یعنی ابن سعد عن الزهری ح قال وحدثنی ابو عمران محمد بن جعفر بن زیاد واللفظ له قال نا ابراهیم عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی شهر رمضان ان جبرئیل علیه السلام کان یلقاه فی کل سنة فی رمضان حتی ینسلخ فیعرض علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم القرآن فاذا لقیه جبرئیل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اجود بالخیر من الریح المرسلة حدثنا ابو کریب قال نا ابن مبارک عن یونس ح قال وحدثنا عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال نا معمر کلاهما عن الزهری بهذا الاسناد نحوه حدثنا سعید بن منصور وابو الربیع قالا نا حماد بن زید عن ثابت البنانی عن انس قال خدمت رسول الله صلی الله علیه وسلم عشر سنین والله ما قال لی اُفّا قط ولا قال لی لشیء لم فعلت کذا او هلا فعلت کذا زاد ابو الربیع لشیء لیس ما یصنعه الخادم ولم یذکر قوله والله وحدثنا شیبان بن فروخ قال نا سلام ابن مسکین قال نا ثابت البنانی عن انس بمثله وحدثنا احمد بن حنبل وزهیر بن حرب جمیعا عن اسماعیل واللفظ لاحمد قالا نا اسماعیل بن ابراهیم قال نا عبد العزیز عن انس قال لما قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة اخذ ابو طلحة بیدی فانطلق بی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان انسا غلام کیّس فلیخدمک قال فخدمته فی السفر والحضر والله ما قال لی لشیء صنعته لم صنعت هذا هکذا او لا لشیء لم اصنعه لم لم تصنع هذا هکذا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابن نمیر قالا نا محمد بن بشر قال نا زکریا قال حدثنی سعید وهو ابن ابی بردة عن انس قال خدمت رسول الله صلی الله علیه وسلم تسع سنین فما اعلمه قال لی قط لم فعلت کذا او کذا ولا عاب علی شیئا قط حدثنی ابو معن الرقاشی زید بن یزید قال نا عمر بن یونس قال نا عکرمة وهو ابن عمار قال قال اسحاق قال انس کان رسول الله صلی الله علیه وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجة فقلت والله لا اذهب وفی نفسی ان اذهب لما امرنی به نبی الله صلی الله علیه وسلم فخرجت حتی امر علی الصبیان وهم یلعبون فی السوق فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم قد قبض بقفای من ورائی قال فنظرت الیه وهو یضحک فقال یا انیس اذهبت حیث امرتک قال قلت نعم انا اذهب یا رسول الله قال انس والله لقد خدمته تسع سنین ما علمته قال لشیء صنعته لم فعلت کذا او کذا او لشیء ترکته هلا فعلت کذا او کذا وحدثنا شیبان بن فروخ وابو الربیع قالا نا عبد الوارث عن ابی التیاح عن انس بن مالک قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الناس خلقا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد قالا نا سفیان بن عیینة عن ابن المنکدر سمع جابر بن عبد الله قال ما سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا قط فقال لا وحدثنا ابو کریب قال نا الاشجعی ح قال وحدثنی محمد بن المثنی قال نا عبد الرحمن یعنی ابن مهدی کلاهما عن سفیان عن محمد بن المنکدر قال سمعت جابر بن عبد الله یقول بمثله سواء وحدثنا عاصم بن النضر التیمی قال نا خالد یعنی ابن الحارث قال نا حمید عن موسی بن انس عن ابیه قال ما سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الاسلام شیئا الا اعطاه قال فجاءه رجل فاعطاه غنما بین جبلین فرجع الی قومه فقال یا قوم اسلموا فان محمدا یعطی عطاء لا یخشی الفاقة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا یزید بن هارون عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم غنما بین جبلین فاعطاه ایاه فاتی قومه فقال ای قوم اسلموا فوالله ان محمدا لیعطی عطاء ما یخاف الفقر فقال انس ان کان الرجل لیسلم ما یرید الا الدنیا فما یسلم حتی یکون الاسلام احب الیه من الدنیا وما علیها وحدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن السرح قال انا عبد الله بن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال غزا رسول الله صلی الله علیه وسلم غزوة الفتح فتح مکة

باب جوده صلی الله علیه وسلم (**قوله** کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی شهر رمضان ان جبرئیل کان یلقاه فی کل سنة فی رمضان حتی ینسلخ فیعرض علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم القرآن فاذا لقیه جبرئیل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اجود بالخیر من الریح المرسلة) اما **قوله** وکان اجود ما یکون فروی برفع اجود ونصبه والرفع اصح واشهر والریح المرسلة بفتح السین والمراد کالریح فی اسراعها وعمومها **وقوله** کان یلقاه فی کل سنة هکذا هو فی جمیع النسخ ونقله القاضی عن عامة الروایات والنسخ قال وفی بعضها کل لیلة بدل سنة قال وهو المحفوظ لکنه بمعنی الاول لان قوله حتی ینسلخ بمعنی کل لیلة وفی هذا الحدیث فوائد منها بیان عظم جوده صلی الله علیه وسلم ومنها استحباب اکثار الجود فی رمضان ومنها زیادة الجود والخیر عند ملاقاة الصالحین وعقب فراقهم للتأثر بلقائهم ومنها استحباب مدارسة القرآن **باب** حسن خلقه صلی الله علیه وسلم (**قوله** خدمت رسول الله صلی الله علیه وسلم عشر سنین والله ما قال لی اُفّا قط ولا قال لشیء لم فعلت کذا وهلا فعلت کذا وفی روایة ولا عاب علی شیئا وفی روایة تسع سنین وفی روایة کان رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الناس خلقا اما **قوله** ما قال لی افا فذکر القاضی وغیره فیها عشر لغات اُفّ بفتح الفاء وضمها وکسرها بلا تنوین وبالتنوین فهذه ست واُفّ بضم الهمزة واسکان الفاء واُفٍ بکسر الهمزة وفتح الفاء وافٍ بضم الهمزة قالوا واصل الاف والتف وسخ الاظفار وتستعمل هذه الکلمة فی کل ما یستقذر وهی اسم فعل تستعمل فی الواحد والاثنین والجمع والمؤنث والمذکر بلفظ واحد قال الله تعالی ولا تقل لهما اُفٍّ قال الهروی یقال لکل ما یضجر منه ویستثقل اف له وقیل معناه الاحتقار ماخوذ من الاف وهو القلیل واما قط ففیها لغات قط وقط بفتح القاف وضمها مع تشدید الطاء المضمومة وقط بفتح القاف وکسر الطاء المشددة وقط بفتح القاف واسکان الطاء وقط بفتح القاف وکسر الطاء المخففة وهی لتوکید نفی الماضی واما **قوله** تسع سنین وفی اکثر الروایات عشر سنین فمعناه انها تسع سنین واشهر فان النبی صلی الله علیه وسلم اقام بالمدینة عشر سنین تحدیدا لا تزید ولا تنقص وخدمه انس فی اثناء السنة الاولی ففی روایة التسع لم یحسب الکسر بل اعتبر السنین الکوامل وفی روایة العشر حسبها سنة کاملة وکلاهما صحیح وفی هذا الحدیث بیان کمال خلقه صلی الله علیه وسلم وحسن عشرته وحلمه وصفحه **باب** فی سخائه صلی الله علیه وسلم (**قوله** ما سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا قط فقال لا) وذکر الحدیث بعده فی اعطائه صلی الله علیه وسلم للمؤلفة وغیرهم فی هذا کله بیان عظیم سخائه وغزارة جوده صلی الله علیه وسلم ومعناه ما سئل شیئا من متاع الدنیا **قوله** حدثنا ابو کریب ثنا الاشجعی قال وحدثنی محمد بن المثنی) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا محمد بن المثنی وکذا نقل القاضی عیاض عن روایة الجلودی ووقع فی روایة ابن ماهان محمد بن حاتم وکذا ذکره ابو مسعود الدمشقی وخلف الواسطی (**قوله** فاعطاه غنما بین جبلین) ای کثیرة کانها تملأ ما بین جبلین وفی هذا مع ما بعده اعطاء المؤلفة ولا خلاف فی اعطاء مؤلفة المسلمین لکن هل یعطون من الزکوة فیه خلاف الاصح عندنا انهم یعطون من الزکوة ومن بیت المال والثانی لا یعطون من الزکوة بل من بیت المال خاصة واما مؤلفة الکفار فلا یعطون من الزکوة وفی اعطائهم من غیرها خلاف الاصح عندنا لا یعطون لان الله تعالی قد اعز الاسلام عن التألف بخلاف اول الامر ووقت قلة المسلمین

ثم خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم بمن معه من المسلمین فاقتتلوا بحنین فنصر الله عز وجل دینه والمسلمین واعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم یومئذ صفوان
ابن امیة مائة من النعم ثم مائة ثم مائة قال ابن شهاب فحدثنی سعید بن المسیب ان صفوان قال والله لقد اعطانی رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اعطانی وانه لابغض
الناس الی فما برح یعطینی حتی انه لاحب الناس الی **حدثنا** عمرو الناقد قال نا سفیان بن عیینة عن ابن المنکدر سمع جابر بن عبد الله قال وثنا اسحاق قال نا سفیان عن
ابن المنکدر عن جابر وعن عمرو عن محمد بن علی عن جابر احدهما یزید علی الآخر قال وحدثنا ابن ابی عمر واللفظ له قال قال سفیان سمعت محمد بن المنکدر یقول سمعت جابر بن عبد الله
قال سفیان وسمعت ایضا عمرو بن دینار یحدث عن محمد بن علی قال سمعت جابر بن عبد الله وزاد احدهما علی الآخر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو قد جاءنا
مال البحرین لقد اعطیتك هكذا وهكذا وهكذا وقال بیدیه جمیعا فقبض النبی صلی الله علیه وسلم قبل ان یجیء مال البحرین فقدم علی ابی بكر بعده فامر مناد یا
فنادی من كانت له علی النبی صلی الله علیه وسلم عدة او دین فلیأت فقمت فقلت ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لو قد جاء مال البحرین اعطیتك هكذا
وهكذا وهكذا فحثی ابو بكر مرة ثم قال لی عدها فعددتها فاذا هی خمس مائة فقال خذ مثلیها **حدثنا** محمد بن حاتم بن میمون قال نا محمد بن بكر قال انا ابن
جریج قال اخبرنی عمرو بن دینار عن محمد بن علی عن جابر بن عبد الله قال واخبرنی محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال لما مات النبی صلی الله علیه وسلم جاء
ابا بكر مال من قبل العلاء بن الحضرمی فقال ابو بكر من كان له علی النبی صلی الله علیه وسلم دین او كانت له قبله عدة فلیأتنا بنحو حدیث ابن عیینة **حدثنا** هداب
ابن خالد وشیبان بن فروخ كلاهما عن سلیمان واللفظ لشیبان قال نا سلیمان بن المغیرة قال نا ثابت البنانی عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم ولد لی اللیلة غلام فسمیته باسم ابی ابراهیم علیه السلام ثم دفعه الی ام سیف امرأة قین یقال له ابو سیف فانطلق یأتیه واتبعته فانتهینا الی ابی سیف
وهو ینفخ بكیره قد امتلأ البیت دخانا فاسرعت المشی بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا ابا سیف امسك جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم
فامسك فدعا النبی صلی الله علیه وسلم بالصبی فضمه الیه وقال ما شاء الله ان یقول فقال انس لقد رأیته وهو یكیده بنفسه بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فدمعت عینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول الا ما یرضی ربنا والله یا ابراهیم انا بك لمحزونون **حدثنا**
زهیر بن حرب ومحمد بن عبد الله بن نمیر واللفظ لزهیر قالا نا اسمعیل وهو ابن علیة عن ایوب عن عمرو بن سعید عن انس بن مالك قال ما رأیت احدا
كان ارحم بالعیال من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال كان ابراهیم مسترضعا له فی عوالی المدینة فكان ینطلق ونحن معه فیدخل البیت وانه
لیدخن وكان ظئره قینا فیأخذه فیقبله ثم یرجع قال عمرو فلما توفی ابراهیم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابراهیم ابنی وانه مات
فی الثدی وان له لظئرین یتكملان رضاعه فی الجنة **حدثنا** ابو بكر بن ابی شیبة وابو كریب قالا نا ابو اسامة وابن نمیر عن هشام عن ابیه
عن عائشة قالت قدم ناس من الاعراب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا اتقبلون صبیانكم فقالوا نعم فقالوا لكنا والله
ما نقبل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اواملك ان كان الله نزع منكم الرحمة وقال ابن نمیر من قلبك الرحمة **وحدثنی**
عمرو الناقد وابن ابی عمر جمیعا عن سفیان قال عمرو نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان الاقرع بن حابس بصر النبی
صلی الله علیه وسلم یقبل الحسن فقال ان لی عشرة من الولد ما قبلت واحدا منهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه من لا یرحم
لا یرحم **حدثنا** عبد بن
حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری قال حدثنی ابو سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله

(قوله فقال انس ان كان الرجل لیسلم ما یرید الا الدنیا فما یسلم حتی یكون الاسلام احب الیه من الدنیا وما علیها) هكذا هو فی معظم النسخ فما یسلم وفی بعضها فما یمسی وكلاهما صحیح ومعنی الاول فما یلبث بعد اسلامه الا یسیرا حتی یكون الاسلام احب الیه والمراد انه یظهر الاسلام اولا للدنیا لا بقصد صحیح بقلبه ثم من بركة النبی صلی الله علیه وسلم ونور الاسلام لم یلبث الا قلیلا حتی ینشرح صدره بحقیقة الایمان ویتمكن من قلبه فیكون حینئذ احب الیه من الدنیا وما فیها (قوله فحثا ابو بكر رضی الله عنه مرة ثم قال لی عدها فعددتها فاذا هی خمسمائة فقال خذ مثلیها) یعنی خذ معها مثلیها فیكون الجمیع الفا وخمسمائة لان له ثلث حثیات وانما حثا له ابو بكر بیده لانه خلیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم فیده قائمة مقام یده وكان له ثلث حثیات بید رسول الله صلی الله علیه وسلم وفیه انجاز العدة قال الشافعی والجمهور انجازها والوفاء بها مستحب لا واجب واوجبه الحسن وبعض المالكیة **باب** رحمته صلی الله علیه وسلم الصبیان والعیال وتواضعه وفضل ذلك (قوله عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ولد لی اللیلة غلام فسمیته باسم ابی ابراهیم ثم دفعه الی ام سیف امرأة قین یقال له ابو سیف فانطلق یأتیه واتبعته الی آخره) القین بفتح القاف الحداد وفیه جواز تسمیة المولود یوم ولادته وجواز التسمیة باسماء الانبیاء صلوات الله علیهم وسلامه وسبقت المسئلتان فی بابهما وفیه استتباع العالم والكبیر بعض اصحابه اذا ذهب الی منزل قوم ونحوه وفیه الادب مع الكبار (قوله وهو یكیده بنفسه) هو بفتح الیاء ای یجود بها ومعناه وهو فی النزع (قوله فدمعت عینا رسول الله صلی الله علیه وسلم الی آخره) فیه جواز البكاء علی المریض والحزن وان ذلك لا یخالف الرضا بالقدر بل هی رحمة جعلها الله فی قلوب عباده وانما المذموم الندب والنیاحة والدعاء بالویل والثبور ونحو ذلك من القول الباطل ولهذا قال صلی الله علیه وسلم ولا نقول الا ما یرضی ربنا (قوله ما رأیت احدا كان ارحم بالعیال من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وكان ابراهیم مسترضعا فی عوالی المدینة الی قوله فیأخذه فیقبله) اما العوالی فالقری التی عند المدینة (وقوله ارحم بالعیال) هذا هو المشهور الموجود فی النسخ والروایات قال القاضی وفی بعض الروایات بالعباد ففیه بیان كریم خلقه صلی الله علیه وسلم ورحمته للعیال والضعفاء وفیه جواز الاسترضاع وفیه فضیلة رحمة العیال والاطفال وتقبیلهم (قوله صلی الله علیه وسلم وانه مات فی الثدی وان له لظئرین تكملان رضاعه فی الجنة) معناه مات وهو فی سن رضاع الثدی او فی حال تغذیه بلبن الثدی واما الظئر فبكسر الظاء مهموزة وهی المرضعة ولد غیرها وزوجها ظئر لذلك المرضع فلفظة الظئر تقع علی الانثی والذكر ومعنی تكملان رضاعه ای تتمانه سنتین فانه توفی وله ستة عشر شهرا او سبعة عشر فرضعاه بقیة السنتین فانه تمام الرضاعة بنص القرآن قال صاحب التحریر وهذا الاتمام لارضاع ابراهیم رضی الله عنه یكون عقب موته فیدخل الجنة متصلا بموته فیتم فیها رضاعه كرامة له ولابیه صلی الله علیه وسلم قال القاضی واسم ابی سیف هذا البراء واسم ام سیف زوجته خولة بنت المنذر الانصاریة كنیتها ام سیف وام بردة

وحدثنا زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم کلاهما عن جریر ح قال وثنا اسحق بن ابراهیم وعلی بن خشرم قالا انا عیسی بن یونس ح قال وثنا ابو کریب محمد ابن العلاء قال نا ابو معاویة ح قال وحدثنا ابو سعید الاشج قال نا حفص یعنی ابن غیاث کلهم عن الاعمش عن زید بن وهب عن ابی ظبیان عن جریر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لا یرحم الناس لا یرحمه الله وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا وکیع وعبد الله بن نمیر عن اسمعیل عن قیس عن جریر عن النبی صلی الله علیه وسلم ح قال وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابن ابی عمر واحمد بن عبدة قالوا انا سفیان عن عمرو عن نافع بن جبیر عن جریر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث الاعمش وحدثنی عبید الله بن معاذ قال نا ابی قال نا شعبة عن قتادة سمع عبد الله بن ابی عتبة یحدث عن ابی سعید الخدری ح قال وثنا زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی واحمد بن سنان قال زهیر نا عبد الرحمن بن مهدی عن شعبة عن قتادة قال سمعت عبد الله بن ابی عتبة یقول سمعت ابا سعید الخدری یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرها وکان اذا کره شیئا عرفناه فی وجهه حدثنا زهیر ابن حرب وعثمان بن ابی شیبة قالا نا جریر عن الاعمش عن شقیق عن مسروق قال دخلنا علی عبد الله بن عمرو حین قدم معویة الی الکوفة فذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لم یکن فاحشا ولا متفحشا وقال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من خیارکم احاسنکم اخلاقا قال عثمان حین قدم مع معاویة الکوفة وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو معاویة ووکیع ح قال وثنا ابن نمیر قال نا ابی ح قال وثنا ابو سعید الاشج قال نا ابو خالد یعنی الاحمر کلهم عن الاعمش بهذا الاسناد مثله وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا ابو خیثمة عن سماک بن حرب قال قلت لجابر بن سمرة اکنت تجالس رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم کثیرا کان لا یقوم من مصلاه الذی یصلی فیه الصبح حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قام وکانوا یتحدثون فیاخذون فی امر الجاهلیة فیضحکون ویتبسم صلی الله علیه وسلم حدثنا ابو الربیع العتکی وحامد بن عمر وقتیبة بن سعید وابو کامل جمیعا عن حماد بن زید قال ابو الربیع نا حماد قال نا ایوب عن ابی قلابة عن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره وغلام اسود یقال له انجشة یحدو فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم یا انجشة رویدک سوقا بالقواریر وحدثنا ابو الربیع العتکی وحامد بن عمر وابو کامل قالوا نا حماد عن ثابت عن انس بنحوه وحدثنی عمرو الناقد وزهیر بن حرب کلاهما عن ابن علیة قال زهیر نا اسمعیل قال نا ایوب عن ابی قلابة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی علی نسوة وسواق یسوق بهن یقال له انجشة فقال ویحک یا انجشة رویدا سوقک بالقواریر قال قال ابو قلابة تکلم رسول الله صلی الله علیه وسلم بکلمة لو تکلم بها بعضکم لعبتموها علیه وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا یزید بن زریع عن سلیمان التیمی عن انس بن مالک ح قال وحدثنا ابو کامل قال نا یزید قال نا التیمی عن انس بن مالک قال کانت ام سلیم مع نساء النبی صلی الله علیه وسلم وهو یسوق بهن سواق فقال نبی الله صلی الله علیه وسلم ای انجشة رویدا سوقک بالقواریر وحدثنا ابن المثنی قال نا عبد الصمد قال حدثنی همام قال نا قتادة عن انس قال کان لرسول الله صلی الله علیه وسلم حاد حسن الصوت فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم رویدا یا انجشة لا تکسر القواریر یعنی ضعفة النساء

(قوله صلی الله علیه وسلم انه من لا یرحم لا یرحم وفی روایة من لا یرحم الناس لا یرحمه الله) قال العلماء هذا عام یتناول رحمة الاطفال وغیرهم (قوله عن ابی ظبیان) بفتح الظاء وکسرها **باب** کثرة حیائه صلی الله علیه وسلم (قوله کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرها وکان اذا کره شیئا عرفناه فی وجهه) العذراء البکر لان عذرتها باقیة وهی جلدة البکارة والخدر ستر یجعل للبکر فی جنب البیت ومعنی عرفنا الکراهة فی وجهه ای لا یتکلم به بحیائه بل یتغیر وجهه فنفهم نحن کراهته وفیه فضیلة الحیاء وهو من شعب الایمان وهو خیر کله ولا یاتی الا بخیر وقد سبق هذا کله فی کتاب الایمان وشرحناه واضحا وهو محثوث علیه بالمنة الی الضعف والخور کما سبق (قوله لم یکن فاحشا ولا متفحشا) قال القاضی اصل الفحش الزیادة والخروج عن الحد قال الطبری الفاحش البذی قال ابن عرفة الفواحش عند العرب القبائح قال الهروی الفاحش ذو الفحش والمتفحش الذی یتکلف الفحش ویتعمده لفساد حاله قال وقد یکون المتفحش الذی یاتی الفاحشة (قوله صلی الله علیه وسلم ان من خیارکم احاسنکم اخلاقا) فیه الحث علی حسن الخلق وبیان فضیلة صاحبه وهو صفة انبیاء الله تعالی واولیائه قال الحسن البصری حقیقة حسن الخلق بذل المعروف وکف الاذی وطلاقة الوجه قال القاضی عیاض هو مخالطة الناس بالجمیل والبشر والتودد لهم والاشفاق علیهم واحتمالهم والحلم عنهم والصبر علیهم فی المکاره وترک الکبر والاستطالة علیهم ومجانبة الغلظة والغضب والمواخذة قال وحکی الطبری خلافا للسلف فی حسن الخلق هل هو غریزة ام مکتسب قال القاضی والصحیح ان منه ما هو غریزة ومنه ما یکتسب بالتخلق والاقتداء بغیره والله اعلم **باب** تبسمه صلی الله علیه وسلم وحسن عشرته (قوله کان لا یقوم من مصلاه الذی صلی فیه الصبح حتی تطلع الشمس وکانوا یتحدثون فیاخذون فی امر الجاهلیة فیضحکون ویتبسم) فیه استحباب الذکر بعد الصبح وملازمة مجلسها ما لم یکن عذر قال القاضی هذه سنة کان السلف واهل العلم یفعلونها ویقتصرون فی ذلک الوقت علی الذکر والدعاء حتی تطلع الشمس وفیه جواز الحدیث باخبار الجاهلیة وغیرها من الامم وجواز الضحک والافضل الاقتصار علی التبسم کما فعله رسول الله صلی الله علیه وسلم فی عامة اوقاته قالوا ویکره اکثار الضحک وهو فی اهل المراتب والعلم اقبح والله اعلم **باب** رحمته صلی الله علیه وسلم النساء وامره بالرفق بهن (قوله صلی الله علیه وسلم یا انجشة رویدک سوقک بالقواریر وفی روایة ویحک یا انجشة رویدا سوقک بالقواریر وفی روایة یا انجشة لا تکسر القواریر یعنی ضعفة النساء) اما انجشة فبهمزة مفتوحة واسکان النون وبالجیم وبشین معجمة واما رویدک فمنصوب علی الصفة لمصدر محذوف ای سق سوقا رویدا ومعناه الامر بالرفق بهن وسوقک منصوب باسقاط الجار ای ارفق فی سوقک بالقواریر قال العلماء سمی النساء قواریر لضعف عزائمهن تشبیها بقارورة الزجاج لضعفها واسراع الانکسار الیها واختلف العلماء فی المراد بتسمیتهن قواریر علی قولین ذکرهما القاضی وغیره اصحهما عند القاضی وآخرین وهو الذی جزم به الهروی وصاحب التحریر وآخرون ان معناه ان انجشة کان حسن الصوت وکان یحدو بهن وینشد شیئا من القریض والرجز وما فیه تشبیب فسلم بامن ان یفتتن ویقع فی قلوبهن حداؤه فامره بالکف عن ذلک ومن امثالهم المشهورة الغناء رقیة الزنا قال القاضی هذا اشبه بمقصوده صلی الله علیه وسلم وبمقتضی اللفظ قال وهو الذی یدل علیه کلام ابی قلابة المذکور فی هذا الحدیث فی مسلم والقول الثانی ان المراد به الرفق فی السیر لان الابل اذا سمعت الحداء اسرعت فی المشی واستلذته فازعجت الراکب والتعبة فنهاه عن ذلک لان النساء یضعفن عند شدة الحرکة ویخاف ضررهن وسقوطهن وآماه ویحک فهکذا وقع فی مسلم ووقع فی غیره ویلک قال القاضی قال سیبویه ویل کلمة تقال لمن وقع فی هلکة وویح زجر لمن اشرف علی الوقوع فی هلکة

وحدثنا ابن بشار قال نا ابوداؤد قال نا هشام عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذکر حماد حسن الصوت وحدثنا مجاهد بن موسی وابوبکر بن النضر بن ابی النضر وهارون بن عبد الله جمیعا عن ابی النضر بعد هاشم بن القاسم قال نا سلیمان بن المغیرة عن ثابت عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی الغداة جاء خدم المدینة بآنیتهم فیها الماء فما یؤتی باناء الا غمس یده فیه وربما جاءوه فی الغداة الباردة فیغمس یده فیها وحدثنا محمد بن رافع قال نا ابو النضر قال نا سلیمان عن ثابت عن انس قال لقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم والحلاق یحلقه واطاف به اصحابه فما یریدون ان تقع شعرة الا فی ید رجل وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا یزید بن هارون عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان امراة كان فی عقلها شیء فقالت یا رسول الله ان لی الیك حاجة فقال یا ام فلان انظری ای السكك شئت حتی اقضی لك حاجتك فخلا معها فی بعض الطرق حتی فرغت من حاجتها وحدثنا قتیبة بن سعید عن مالك بن انس فیما قرئ علیه ح قال وثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبیر عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت ما خیر رسول الله صلی الله علیه وسلم بین امرین الا اخذ ایسرهما ما لم یكن اثما فان كان اثما كان ابعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلی الله علیه وسلم لنفسه الا ان تنتهك حرمة الله عز وجل وحدثنا زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم جمیعا عن جریر ح قال وحدثنی احمد بن عبدة قال نا فضیل بن عیاض كلاهما عن منصور عن محمد فی روایة فضیل بن شهاب فی روایة جریر محمد الزهری عن عروة عن عائشة ح قال وحدثنیه حرملة بن یحیی قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب بهذا الاسناد نحو حدیث مالك وحدثنا ابوكریب قال نا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت ما خیر رسول الله صلی الله علیه وسلم بین امرین احدهما ایسر من الآخر الا اختار ایسرهما ما لم یكن اثما فان كان اثما كان ابعد الناس منه وحدثناه ابوكریب وابن نمیر عن عبد الله بن نمیر عن هشام بهذا الاسناد الی قوله ایسرهما ولم یذكرا ما بعده وحدثناه ابوكریب قال نا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت ما ضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا قط بیده ولا امرأة ولا خادما الا ان یجاهد فی سبیل الله وما نیل منه شیء قط فینتقم من صاحبه الا ان ینتهك شیء من محارم الله فینتقم لله عز وجل وحدثنا ابوبكر بن ابی شیبة وابن نمیر قالا نا عبدة ووكیع ح قال وثنا ابوكریب قال نا ابو معاویة كلهم عن هشام بهذا الاسناد یزید بعضهم علی بعض وحدثنا عمرو بن حماد بن طلحة القناد قال نا اسباط وهو ابن نصر الهمدانی عن سماك عن جابر بن سمرة قال صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الاولی ثم خرج الی اهله وخرجت معه فاستقبله ولدان فجعل یمسح خد احدهم واحدا واحدا قال واما انا فمسح خدی قال فوجدت لیده بردا او ریحا كانما اخرجها من جؤنة عطار

وقال الفراء ویل رویح وویس بمعنی وقیل ویح كلمة لمن وقع فی هلكة لا یستحقها یعنی فی عرفنا فیرثی له ویترحم علیه وویل ضده قال القاضی قال بعض اهل اللغة لا یراد بهذه الالفاظ حقیقة الدعاء وانما یراد بها المدح والتعجب وفی هذه الاحادیث جواز الحداء وهو بضم الحاء ممدود وجواز السفر بالنساء واستعمال المجاز وفیه مساعدة النساء من الرجال ومن سماع كلامهم الا الوعظ ونحوه **باب** قربه صلی الله علیه وسلم من الناس وتبركهم به وتواضعه لهم (قوله كان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی الغداة جاء خدم المدینة بآنیتهم فیها الماء فما یؤتی باناء الا غمس یده فیه فربما جاءوه فی الغداة الباردة فیغمس یده فیها وفی الروایة الاخری رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم والحلاق یحلقه واطاف به اصحابه فما یریدون ان تقع شعرة الا فی ید رجل وفی الاخری ان امراة كانت فی عقلها شیء فقالت یا رسول الله ان لی الیك حاجة فقال یا ام فلان انظری ای السكك شئت حتی اقضی لك حاجتك فخلا معها فی بعض الطرق حتی فرغت من حاجتها فی هذه الاحادیث بیان برده صلی الله علیه وسلم للناس وقربه منهم لیصل اهل الحقوق الی حقوقهم ویعلم جاهلهم ویرشد مسترشدهم ولیشاهدوا افعاله وحركاته فیقتدی بها وهكذا ینبغی لولاة الامور وفیها صبره صلی الله علیه وسلم علی المشقة فی نفسه لمصلحة المسلمین واجابته من ساله حاجة او تبركا بمس یده او خالها فی الماء كما ذكروا وفیه التبرك بآثار الصالحین وبیان ما كانت الصحابة علیه من التبرك بآثاره صلی الله علیه وسلم وتبركهم بادخال یده الكریمة فی الآنیة وتبركهم بشعره الكریم واكرامهم اياه ان تقع شیء منه الا فی ید رجل سبق الیه وبیان تواضعه وقوفه مع المراة الضعیفة (قوله فخلا معها فی بعض الطریق) ای وقف معها فی طریق مسلوك لیقضی حاجتها ولیقیها فی الخلوة ولم یكن ذلك من الخلوة بالاجنبیة فان هذا كان فی ممر الناس ومشاهدتهم اياه واياها لكن لا یسمعون كلامهما لان مسئلتها مما لا تظهر والله اعلم **باب** مساعدته صلی الله علیه وسلم للآثام واختیاره من المباح اسهله وانتقامه لله تعالی عند انتهاك حرماته (قولها ما خیر رسول الله صلی الله علیه وسلم بین امرین الا اخذ ایسرهما ما لم یكن اثما فان كان اثما كان ابعد الناس منه) فیه استحباب الاخذ بالایسر والارفق ما لم یكن حراما او مكروها قال القاضی ویحتمل ان یكون تخییره صلی الله علیه وسلم بینا من الله تعالی فیخیره فیما فیه عقوبتان او فیما بینه وبین الكفار من القتال واخذ الجزیة او فی حق امته فی المجاهدة فی العبادة او الاقتصاد وكان یختار الایسر فی كل هذا قال واما قولها ما لم یكن اثما فینتصوبه اذا خیره الكفار والمنافقون فاما ان كان التخییر من الله تعالی او من المسلمین فیكون الاستثناء منقطعا (قولها وما انتقم رسول الله صلی الله علیه وسلم لنفسه الا ان تنتهك حرمة الله وفی روایة ما نیل منه شیء قط فینتقم من صاحبه الا ان ینتهك شیء من محارم الله تعالی فینتقم لله تعالی) معنی نیل منه اصیب باذی من قول او فعل وانتهاك حرمة الله تعالی ارتكاب ما حرمه (قولها الا ان تنتهك حرمة الله) استثناء منقطع معناه لكن اذا انتهكت حرمة الله انتصر لله تعالی وانتقم ممن ارتكب ذلك وفی هذا الحدیث الحث علی العفو والحلم واحتمال الاذی والانتصار لدین الله تعالی من فعل محرما او نحوه وفیه انه یستحب للائمة والقضاة وسائر ولاة الامور التخلق بهذا الخلق الكریم فلا ینتقم لنفسه ولا یهمل حق الله تعالی قال القاضی عیاض وقد اجمع العلماء علی ان القاضی لا یقضی لنفسه ولا لمن لا یجوز شهادته له (قولها ما ضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا قط بیده ولا امراة ولا خادما الا ان یجاهد فی سبیل الله) فیه ان ضرب الزوجة والخادم والدابة وان كان مباحا للادب فتركه افضل **باب** طیب ریحه صلی الله علیه وسلم ولین مسه (قوله صلوة الاولی) یعنی الظهر والولدان الصبیان واحدهم ولید وفی مسحه صلی الله علیه وسلم الصبیان بیان حسن خلقه ورحمته للاطفال وملاطفتهم وفی هذه الاحادیث بیان طیب ریحه صلی الله علیه وسلم وهو مما اكرمه الله تعالی قال العلماء كانت هذه الریح الطیبة صفته صلی الله علیه وسلم وان لم یمس طیبا ومع هذا كان یستعمل الطیب فی كثیر من الاوقات مبالغة فی طیب ریحه لملاقاة الملائكة واخذ الوحی الكریم ومجالسة المسلمین (قوله كانما اخرجت من جؤنة عطار) هی بضم الجیم وهمزة بعدها وقد یجوز ترك الهمزة بقلبها واوا كما فی نظائرها وقد ذكرها كثیرون او الاكثرون فی الواو قال القاضی هی مهموزة وقد یترك همزها وقال الجوهری هی بالواو وقد تهمز وهی السفط الذی فیه متاع العطار هكذا فسره الجمهور وقال صاحب العین هی سلیلة مستدیرة مغشاة

وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس ح قال وحدثنی زهیر بن حرب واللفظ له قال نا هاشم یعنی ابن القاسم قال نا سلیمان وهو ابن المغیرة عن ثابت عن انس قال انس ما شممت عنبرا قط ولا مسکا ولا شیئا اطیب من ریح رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا مسست شیئا قط دیباجا ولا حریرا الین مسا من رسول الله صلی الله علیه وسلم وحدثنی احمد بن سعید بن صخر الدارمی قال نا حبان قال نا حماد قال نا ثابت عن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ازهر اللون کان عرقه اللؤلؤ اذا مشی تکفأ ولا مسست دیباجة ولا حریرة الین من کف رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا شممت مسکة ولا عنبرة اطیب من رائحة رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنی زهیر بن حرب قال ثنا هاشم یعنی ابن القاسم عن سلیمان عن ثابت عن انس بن مالک قال دخل علینا النبی صلی الله علیه وسلم فقال عندنا فعرق وجاءت امی بقارورة فجعلت تسلت العرق فیها فاستیقظ النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا ام سلیم ما هذا الذی تصنعین قالت هذا عرقک نجعله فی طیبنا وهو من اطیب الطیب وحدثنی محمد بن رافع قال نا حجین بن المثنی قال نا عبد العزیز وهو ابن ابی سلمة عن اسحاق ابن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالک قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یدخل بیت ام سلیم فینام علی فراشها ولیست فیه قال فجاء ذات یوم فنام علی فراشها فاتت فقیل لها هذا النبی صلی الله علیه وسلم نائم فی بیتک علی فراشک قال فجاءت وقد عرق واستنقع عرقه علی قطعة ادیم علی الفراش ففتحت عتیدتها فجعلت تنشف ذلک العرق فتعصره فی قواریرها ففزع النبی صلی الله علیه وسلم فقال ما تصنعین یا ام سلیم فقالت یا رسول الله نرجو برکته لصبیاننا قال اصبت وحدثنا ابو بکر ابن ابی شیبة قال نا عفان بن مسلم قال نا وهیب قال نا ایوب عن ابی قلابة عن انس عن ام سلیم ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یاتیها فیقیل عندها فتبسط له نطعا فیقیل علیه وکان کثیر العرق فکانت تجمع عرقه فتجعله فی الطیب والقواریر فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا ام سلیم ما هذا قالت عرقک ادوف به طیبی وحدثنا ابو کریب محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت ان کان لینزل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الغداة الباردة ثم تفیض جبهته عرقا وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا سفیان بن عیینة ح قال وثنا ابو کریب قال نا ابو اسامة وابن بشر جمیعا عن هشام ح قال وثنا محمد بن عبد الله بن نمیر واللفظ له قال نا محمد ابن بشر قال نا هشام عن ابیه عن عائشة ان الحارث بن هشام سال النبی صلی الله علیه وسلم کیف یاتیک الوحی فقال احیانا یاتینی فی مثل صلصلة الجرس وهو اشد علی ثم یفصم عنی وقد وعیته واحیانا یتمثل لی الملک فی مثل صورة الرجل فاعی ما یقول وحدثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الاعلی قال نا سعید عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبد الله عن عبادة بن الصامت قال کان نبی الله صلی الله علیه وسلم اذا انزل علیه الوحی کرب لذلک وترب وجهه وحدثنا محمد بن بشار قال نا معاذ بن هشام قال نا ابی عن قتادة عن الحسن عن حطان بن عبد الله الرقاشی عن عبادة بن الصامت قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا انزل علیه الوحی نکس راسه ونکس اصحابه رؤسهم فلما اتلی عنه رفع راسه حدثنا منصور بن ابی مزاحم ومحمد بن جعفر بن زیاد قال منصور نا وقال ابن جعفر نا ابراهیم یعنیان ابن سعد عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله عن ابن عباس قال کان اهل الکتاب یسدلون اشعارهم وکان المشرکون یفرقون رؤسهم وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یحب موافقة اهل الکتاب فیما لم یؤمر به فسدل رسول الله صلی الله علیه وسلم ناصیته ثم فرق بعد

(قوله ما شممت) هو بکسر المیم الاولی علی المشهور وحکی ابو عبید وابن السکیت والجوهری وآخرون فتحها (قوله ازهر اللون) هو الابیض المستنیر وهی احسن الالوان (قوله کان عرقه اللؤلؤ) ای فی الصفاء والبیاض واللؤلؤ یهمز اوله وآخره وتترکهما ویهمز الاول دون الثانی وعکسه (قوله اذا مشی تکفأ) هو بالهمز وقد یترک همزه وزعم کثیرون ان اکثر ما یروی بلا همز ولیس کما قالوا قال شمر ای مال یمینا وشمالا کما تکفأ السفینة قال الازهری هذا خطأ لان هذا صفة المختال وانما معناه ان یمیل الی سنته وقصد مشیته کما قال فی الروایة الاخری کانما ینحط فی صبب قال القاضی عیاض للبعد فیما قاله شمر اذا کان خلقة وجبلة والمذموم منه ما کان متعمدا مقصودا باب طیب عرقه صلی الله علیه وسلم والتبرک به (قوله فقال عندنا فعرق) ای نام للمقیلولة (قوله تسلت العرق) ای تمسحه وتتبعه بالمسح (قوله کان النبی صلی الله علیه وسلم یدخل بیت ام سلیم فینام علی فراشها) قد سبق انها کانت محرما له صلی الله علیه وسلم ففیه الدخول علی المحارم والنوم عندهن وفی بیوتهن وجواز النوم علی الادم وهی الانطاع والجلود (قوله ففتحت عتیدتها) هی بعین مهملة مفتوحة ثم مثناة من فوق ثم من تحت وهی کالصندوق الصغیر تجعل المراة فیه ما یعز من متاعها (قوله ففزع النبی صلی الله علیه وسلم فقال ما تصنعین) معنی فزع استیقظ من نومه (قوله عرقک ادوف به طیبی) هو بالدال المهملة وبالمعجمة والاکثرون علی المهملة وکذا نقله القاضی عن روایة الاکثرین ومعناه اخلط وسبق بیان هذه اللفظة فی اول کتاب الایمان (قوله کیف یاتیک الوحی فقال احیانا یاتینی مثل صلصلة الجرس وهو اشد علی ثم یفصم عنی وقد وعیته واحیانا یتمثل لی الملک فی مثل صورة الرجل فاعی ما یقول) اما الاحیان فالازمان ویقع علی القلیل والکثیر ومثل صلصلة هو بنصب مثل واما الصلصلة فبفتح الصادین وهی الصوت المتدارک قال الخطابی معناه انه صوت متدارک یسمعه ولا یثبته اول ما یقرع سمعه حتی یفهمه من بعد ذلک قال العلماء والحکمة فی ذلک ان یتفرغ سمعه صلی الله علیه وسلم ولا یبقی فیه ولا فی قلبه مکان لغیر صوت الملک ومعنی وعیت جمعت وفهمت وحفظت واما یفصم فبفتح الیاء واسکان الفاء وکسر الصاد المهملة ای یقلع ویتجلی ما یتغشانی منه قاله الخطابی قال العلماء الفصم هو القطع من غیر ابانة واما القصم بالقاف فقطع مع الابانة والانفصال ومعنی الحدیث ان الملک یفارق علی ان یعود ولا یفارقه مفارقة قاطع لا یعود وروی هذا الحرف ایضا یفصم بضم الیاء وفتح الصاد علی ما لم یسم فاعله وروی بضم الیاء وکسر الصاد علی انه افصم یفصم رباعی وهی لغة قلیلة وهی من فصم المطر اذا اقلع وکف قال العلماء ذکر فی هذا الحدیث حالین من احوال الوحی وهما مثل صلصلة الجرس وتمثل الملک رجلا ولم یذکر الرؤیا فی النوم وهی من الوحی لان مقصود السائل بیان ما یختص به النبی صلی الله علیه وسلم وتخفی فلا یعرف الا من جهته واما الرؤیا فمشترکة معروفة (قوله کرب لذلک وترب وجهه) هو بضم الکاف وکسر الراء ومعنی ترب ای تغیر وصار کلون الرماد وفی ظاهر هذا مخالفة لما سبق فی اول کتاب الحج فی حدیث المحرم الذی احرم بالعمرة وعلیه خلوق وان یعلی بن امیة نظر الی النبی صلی الله علیه وسلم حال نزول الوحی وهو محمر الوجه وجوابه انها حمرة کدرة وهذا معنی الترب وانه فی اوله یترب ثم یحمر او بالعکس (قوله اتلی عنه) هکذا هو فی معظم النسخ بلا دنا اتلی بهمزة ومثناة فوق ساکنة ولام ویاء ومعناه ارتفع عنه الوحی هکذا فسره صاحب التحریر وغیره ووقع فی بعض النسخ اجلی بالجیم وفی روایة ابن ماهان انجلی ومعناهما ازیل عنه وزال عنه وفی روایة البخاری انجلی والله اعلم باب صفة شعره صلی الله علیه وسلم وصفاته وحلیته (قوله کان اهل الکتاب یسدلون اشعارهم وکان المشرکون یفرقون رؤسهم

وحدثنی ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب بهذا الاسناد نحوه حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت ابا اسحاق قال سمعت البراء یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا مربوعا بعید ما بین المنکبین عظیم الجمة الی شحمة اذنیه علیه حلة حمراء ما رایت شیئا قط احسن منه علیه الصلوة والسلام حدثنا عمرو الناقد وابو کریب قالا نا وکیع عن سفیان عن ابی اسحاق عن البراء قال ما رایت من ذی لمة احسن فی حلة حمراء من رسول الله صلی الله علیه وسلم شعره یضرب منکبیه بعید ما بین المنکبین لیس بالطویل ولا بالقصیر قال ابو کریب له شعر حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء قال نا اسحاق بن منصور عن ابراهیم بن یوسف عن ابیه عن ابی اسحاق قال سمعت البراء یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الناس وجها واحسنه خلقا لیس بالطویل الذاهب ولا بالقصیر حدثنا شیبان بن فروخ قال نا جریر بن حازم قال نا قتادة قال قلت لانس بن مالک کیف کان شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کان شعرا رجلا لیس بالجعد ولا السبط بین اذنیه وعاتقه وحدثنی زهیر بن حرب قال نا حبان ح قال وثنا محمد بن المثنی قال نا عبد الصمد قالا نا همام قال نا قتادة عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یضرب شعره منکبیه حدثنا یحیی بن یحیی وابو کریب قالا انا اسمعیل ابن علیة عن حمید عن انس قال کان شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم الی انصاف اذنیه حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سماک بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ضلیع الفم اشکل العین منهوس العقبین قال قلت لسماک ما ضلیع الفم قال عظیم الفم قال قلت ما اشکل العین قال طویل شق العین قال قلت ما منهوس العقب قال قلیل لحم العقب حدثنا سعید بن منصور قال نا خالد بن عبد الله عن الجریری عن ابی الطفیل قال قلت آرایت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم کان ابیض ملیح الوجه قال مسلم ابن الحجاج مات ابو الطفیل سنة مائة وکان آخر من مات من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا عبید الله بن عمر القواریری قال نا عبد الاعلی ابن عبد الاعلی عن الجریری عن ابی الطفیل قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وما علی وجه الارض رجل راه غیری قال فقلت فکیف رایته قال کان ابیض ملیحا مقصدا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابن نمیر وعمرو الناقد جمیعا عن ابن ادریس قال عمرو نا عبد الله بن ادریس الاودی عن هشام عن ابن سیرین قال سئل انس هل خضب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انه لم یکن رای من الشیب الا قال ابن ادریس کانه یقلله وقد خضب ابو بکر وعمر بالحناء والکتم حدثنا محمد بن بکار بن الریان قال نا اسمعیل بن زکریا عن عاصم الاحول عن ابن سیرین قال سالت انس بن مالک هل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم خضب فقال لم یبلغ الخضاب فقال کان فی لحیته شعرات بیض قال قلت له اکان ابو بکر یخضب قال فقال نعم بالحناء والکتم

وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یحب موافقة اهل الکتاب فیما لم یومر به فسدل ناصیته ثم فرق بعد قال اهل اللغة یقال سدل یسدل ویسدل بضم الدال وکسرها قال القاضی سدل الشعر ارساله قال والمراد به هنا عند العلماء ارساله علی الجبین واتخاذه کالقصة یقال سدل شعره وثوبه اذا ارسله ولم یضم جوانبه واما الفرق فهو فرق الشعر بعضه من بعض قال العلماء والفرق سنة لانه الذی رجع الیه النبی صلی الله علیه وسلم قالوا فالظاهر انه انما رجع الیه بوحی لقوله انه کان یوافق اهل الکتاب فیما لم یومر به قال القاضی حتی قال بعضهم نسخ السدل فلا یجوز فعله ولا اتخاذ الناصیة والجمة قال ویحتمل ان المراد جواز الفرق لا وجوبه ویحتمل ان الفرق کان باجتهاد فی مخالفة اهل الکتاب لا بوحی ویکون الفرق مستحبا ولهذا اختلف السلف فیه ففرق منهم جماعة واتخذ اللمة آخرون وقد جاء فی الحدیث انه کان للنبی صلی الله علیه وسلم لمة فان انفرقت فرقها والا ترکها قال مالک فرق الرجل احب الی هذا کلام القاضی والحاصل ان الصحیح المختار جواز السدل والفرق وان الفرق افضل والله اعلم قال القاضی واختلف العلماء فی تاویل موافقة اهل الکتاب فیما لم ینزل علیه شیء فقیل فعله استیلافا لهم فی اول الاسلام وموافقة لهم علی مخالفة عبدة الاوثان فلما اغنی الله تعالی عن استیلافهم واظهر الاسلام علی الدین کله صرح بمخالفتهم فی غیر شیء منها صبغ الشیب وقال آخرون یحتمل انه امر باتباع شرائعهم فیما لم یوح الیه شیء وانما کان هذا فیما علم انهم یبدلوه واستدل بعض الاصولیین بهذا الحدیث ان شرع من قبلنا شرع لنا ما لم یرد شرعنا بخلافه وقال آخرون بل هذا دلیل انه لیس بشرع لنا لانه قال یحب موافقتهم فاشار الی انه الی خیرته ولو کان شرعا لنا لتحتم اتباعه والله اعلم (قوله کان رسول الله صلی الله علیه وسلم مربوعا) هو بمعنی قوله فی الروایة الثانیة لیس بالطویل ولا بالقصیر (قوله عظیم الجمة الی شحمة اذنیه وفی روایة ما رایت من ذی لمة احسن منه وفی روایة کان یضرب شعره منکبیه وفی روایة الی انصاف اذنیه وفی روایة بین اذنیه وعاتقه) قال اهل اللغة الجمة اکثر من الوفرة فالجمة الشعر الذی نزل الی المنکبین والوفرة ما نزل الی شحمة الاذنین واللمة التی لمت بالمنکبین قال القاضی والجمع بین هذه الروایات ان ما یلی الاذن هو الذی یبلغ شحمة اذنیه وهو الذی بین اذنیه وعاتقه وما خلفه هو الذی یضرب منکبیه قال وقیل بل ذلک لاختلاف الاوقات فاذا اغفل عن تقصیرها بلغت المنکب واذا قصرها کانت الی انصاف الاذنین فکان یقصر ویطول بحسب ذلک والعاتق ما بین المنکب والعنق واما شحمة الاذن فهو اللین منها فی اسفلها وهو معلق القرط منها وتوضح هذه الروایات روایة ابراهیم الحربی کان شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم فوق الوفرة ودون الجمة (قوله فی حدیث البراء کان رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الناس وجها واحسنه خلقا) قال القاضی ضبطناه خلقا بفتح الخاء واسکان اللام هنا لان مراده صفات جسمه قال واما فی حدیث انس فروینا بالضم لانه انما اخبر عن حسن معاشرته واما قوله واحسنه فقال ابو حاتم وغیره هکذا تقوله العرب واحسنه یریدون واحسنهم ولکن لا یتکلمون به وانما یقولون اجمل الناس واحسنه ومنه الحدیث خیر نساء رکبن الابل نساء قریش اشفقه علی ولد واعطفه علی زوج وحدیث ابی سفین عندی احسن نساء العرب واجمله (قوله کان شعرا رجلا لیس بالجعد ولا السبط) هو بفتح الراء وکسر الجیم وهو الذی بین الجعودة والسبوطة قال الاصمعی وغیره (قوله عن شعبة عن سماک بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ضلیع الفم اشکل العین منهوس العقبین قال قلت لسماک ما ضلیع الفم قال عظیم الفم قلت ما اشکل العین قال طویل شق العین قلت ما منهوس العقب قال قلیل لحم العقب) اما قوله فی ضلیع الفم عظیم الفم فکذا قاله الاکثرون وهو الاظهر قالوا والعرب یمدح بذلک ویذم صغر الفم وهو معنی قول ثعلب فی ضلیع الفم واسع الفم وقال شمر عظیم الاسنان واما قوله فی اشکل العین فقال القاضی هذا وهم من سماک باتفاق العلماء وغلط ظاهر وصوابه ما اتفق علیه العلماء ونقله ابو عبید وجمیع اصحاب الغریب ان اشکله حمرة فی بیاض العینین وهو محمود والشهلة بالهاء حمرة فی سواد العین واما المنهوس فبالسین المهملة هکذا ضبطه الجمهور وقال صاحب التحریر وابن الاثیر روی بالمهملة والمعجمة وهما متقاربان ومعناه قلیل لحم العقب کما قال والله اعلم (قوله کان ابیض ملیحا مقصدا) هو بفتح الصاد المشددة وهو الذی لیس بجسیم ولا نحیف ولا طویل ولا قصیر وقال شمر هو نحو الربعة والقصد بمعناه والله اعلم

باب شیبه صلی الله علیه وسلم (قوله سالت انس بن مالک هل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم خضب

وحدثنی حجاج بن الشاعر قال نا معلی بن اسد قال نا وهیب بن خالد عن ایوب عن محمد بن سیرین قال سالت انس بن مالك اخضب رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال انه لم یر من الشیب الا قلیلا حدثنی ابو الربیع العتکی قال نا حماد قال نا ثابت قال سئل انس بن مالك عن خضاب النبی
صلی الله علیه وسلم فقال لو شئت ان اعد شمطات کن فی راسه فعلت قال ولم یختضب وقد اختضب ابو بکر بالحناء والکتم
واختضب عمر بالحناء بحتا حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال نا ابی قال نا المثنی بن سعید عن قتادة عن انس بن مالك قال
یکره ان ینتف الرجل الشعرة البیضاء من راسه ولحیته قال ولم یخضب رسول الله صلی الله علیه وسلم انما کان البیاض فی عنفقته وفی الصدغین
وفی الراس نبذ وحدثنیه محمد بن المثنی قال حدثنا عبد الصمد قال نا المثنی بهذا الاسناد وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار
واحمد بن ابراهیم الدورقی وهارون بن عبد الله جمیعا عن ابی داود قال ابن المثنی ثنا سلیمان ابو داود قال نا شعبة عن خلید بن جعفر سمع
ابا ایاس عن انس انه سئل عن شیب النبی صلی الله علیه وسلم قال ما شانه الله ببیضاء حدثنا احمد بن یونس قال نا زهیر قال نا ابو اسحاق
ح قال وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا ابو خیثمة عن ابی اسحاق عن ابی جحیفة قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم هذه منه بیضاء ووضع
زهیر بعض اصابعه علی عنفقته قیل له مثل من انت یومئذ قال ابری النبل واریشها حدثنا واصل بن عبد الاعلی قال نا محمد بن فضیل
عن اسمعیل بن ابی خالد عن ابی جحیفة قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم ابیض قد شاب کان الحسن بن علی یشبهه وحدثنا
سعید بن منصور قال نا سفیان وخالد بن عبد الله ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا محمد بن بشر کلهم عن اسمعیل عن ابی جحیفة بهذا ولم یقولوا
ابیض قد شاب وحدثنا محمد بن المثنی قال نا ابو داود سلیمان بن داود قال نا شعبة عن سماك قال سمعت جابر بن سمرة سئل عن شیب
النبی صلی الله علیه وسلم قال کان اذا ادهن راسه لم یر منه شیء واذا لم یدهن رئی منه حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا عبید الله
عن اسرائیل عن سماك انه سمع جابر بن سمرة یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد شمط مقدم راسه ولحیته وکان اذا ادهن لم یتبین
واذا شعث راسه تبین وکان کثیر شعر اللحیة فقال رجل وجهه مثل السیف قال لا بل کان مثل الشمس والقمر وکان مستدیرا ورایت الخاتم عند
کتفه مثل بیضة الحمامة یشبه جسده وحدثنا محمد بن المثنی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سماك قال سمعت جابر بن سمرة قال
رایت خاتما فی ظهر رسول الله صلی الله علیه وسلم کانه بیضة حمام وحدثنا ابن نمیر قال نا عبید الله بن موسی قال انا حسن بن صالح
عن سماك بهذا الاسناد مثله وحدثنا قتیبة بن سعید ومحمد بن عباد قالا نا حاتم وهو ابن اسمعیل عن الجعد بن عبد الرحمن قال سمعت
السائب بن یزید یقول ذهبت بی خالتی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ان ابن اختی وجع فمسح راسی ودعا لی
بالبرکة ثم توضأ فشربت من وضوءه ثم قمت خلف ظهره فنظرت الی خاتمه بین کتفیه مثل زر الحجلة

فقال لم یبلغ الخضاب کان فی لحیته شعرات بیض وفی روایة لم یر من الشیب الا قلیلا وفی روایة لو شئت ان اعد شمطات کن فی راسه ولم یخضب وفی روایة لم یخضب رسول الله صلی الله علیه وسلم انما کان البیاض
فی عنفقته وفی الصدغین وفی الراس نبذ وفی روایة ما شانه الله ببیضاء وفی روایة ابی جحیفة رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم هذه منه بیضاء ووضع الراوی بعض اصابعه علی عنفقته وفی روایة له رایت رسول
الله صلی الله علیه وسلم ابیض قد شاب وفی روایة جابر بن سمرة انه سئل عن شیب النبی صلی الله علیه وسلم فقال کان اذا ادهن راسه لم یر منه شیء واذا لم یدهن رئی منه وفی روایة له کان قد شمط مقدم راسه ولحیته وفی
روایة لانس یعد عدا وفی رایسه ولحیته عشرون شعرة بیضاء وفی حدیث ام سلمة انها اخرجت لهم شعرات من شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم حمرا مخضوبة بالحناء والکتم) قال القاضی اختلف العلماء
هل خضب النبی صلی الله علیه وسلم ام لا فمنعه الاکثرون لحدیث انس وهو مذهب مالك وقال بعض المحدثین خضب لحدیث ام سلمة هذا ولحدیث ابن عمر انه رای النبی صلی الله علیه وسلم یصبغ بالصفرة قال
وجمع بعضهم بین الاحادیث بما اشار الیه فی حدیث ام سلمة من کلام انس فی قوله فقال ما ادری فی هذا الذی یحدثون الا ان یکون ذلك من الطیب الذی کان یطیب شعره لانه صلی الله علیه وسلم کان یستعمل الطیب
کثیرا وهو یزیل سواد الشعر فاشار انس الی ان تغیر ذلك لیس بصبغ وانما هو لضعف لون سواده بسبب الطیب قال ویحتمل ان تلك الشعرات تغیرت بعده لکثرة تطییب ام سلمة لها اکراما هذا آخر کلام القاضی والمختار
انه صلی الله علیه وسلم صبغ فی وقت وترکه فی معظم الاوقات فاخبر کل بما رای وهو صادق وهذا التاویل کالمتعین فحدیث ابن عمر فی الصحیحین ولا یمکن ترکه ولا تاویل له والله اعلم واما اختلاف الروایة فی قدر شیبه
فالجمع بینها انه رای شیئا یسیرا فمن اثبت شیبا اخبر عن ذلك الیسیر ومن نفاه اراد انه لم یکثر فیه کما قال فی الروایة الاخری لم یشتد الشیب ای لم یکثر ولم یخرج شعره عن سواده وحسنه کما قال فی الروایة
الاخری لم یر من الشیب الا قلیلا (قوله عد شمطاته وفی الروایة الاخری کان قد شمط) بکسر المیم اتفق العلماء علی ان المراد بالشمط هنا ابتداء الشیب یقال منه شمط واشمط (قوله خضب ابو بکر وعمر بالحناء
والکتم) اما الحناء فممدود وهو معروف واما الکتم فبفتح الکاف والتاء المثناة من فوق المخففة هذا هو المشهور وقال ابو عبیدة هو بتشدید التاء وحکاه غیره وهو نبات یصبغ به الشعر یکسبه بیاضا وحمرة الی الدهمة
(قوله اختضب عمر بالحناء بحتا) هو بالحاء المهملة معناه خالصا لم یخلط بغیره (قوله عن انس قال یکره ان ینتف الرجل الشعرة البیضاء من راسه ولحیته) هذا متفق علیه قال اصحابنا واصحاب مالك یکره ولا یحرم
(قوله وفی الراس نبذ) ضبطوه بوجهین احدهما بضم النون وفتح الباء والثانی بفتح النون واسکان الباء وبه جزم القاضی ومعناه شعرات متفرقة (قوله سمع ابا ایاس) هو معویة بن قرة (قوله ابری
النبل واریشها) اما ابری فبفتح الهمزة واما اریشها فبفتح الهمزة ایضا وکسر الراء واسکان الیاء ای اجعل للنبل ریشا **باب** اثبات خاتم النبوة وصفته ومحله من جسده صلی الله علیه وسلم (قوله ورایت الخاتم عند کتفه
مثل بیضة الحمامة یشبه جسده وفی روایة بین کتفیه مثل زر الحجلة وفی روایة فنظرت الی خاتم النبوة بین کتفیه عند ناغض کتفه الیسری جمعا علیه خیلان کامثال الثالیل) اما بیضة الحمامة فهی بیضتها المعروفة واما
زر الحجلة فبزای ثم راء والحجلة بفتح الحاء وجیم هذا هو الصحیح المشهور والمراد بالحجلة واحدة الحجال وهی بیت کالقبة لها ازرار کبار وعری هذا هو الصواب المشهور الذی قاله الجمهور وقال بعضهم المراد بالحجلة الطائر المعروف
وزرها بیضتها واشار الیه الترمذی وانکره علیه العلماء وقال الخطابی روی ایضا بتقدیم الراء علی الزای ویکون المراد البیض یقال ارزت الجرادة بفتح الراء وتشدید الزای اذا کبست ذنبها فی الارض فباضت
وجاء فی صحیح البخاری کانت بضعة ناشزة ای مرتفعة علی جسده واما ناغض کتفه فبالنون والغین والضاد المعجمتین والغین مکسورة قال الجمهور الناغض والنغض الناغض علی الکتف وقیل هو العظم الرقیق الذی علی
طرفه وقیل ما یظهر منه عند التحرك سمی ناغضا لتحرکه واما قوله جمعا فبضم الجیم واسکان المیم ومعناه انه کجمع الکف وهو صورته بعد ان تجمع الاصابع وتضمها واما الخیلان فبکسر الخاء المعجمة واسکان الیاء جمع خال
هو الشامة فی الجسد والله اعلم قال القاضی وهذه الروایات متقاربة متفقة علی انها شاخص فی جسده قدر بیضة الحمامة وهو نحو بیضة الحجلة وزر الحجلة واما روایة جمع الکف وناشزة

باب اثبات خاتم النبوة وصفته ومحله من جسده صلی الله علیه وسلم

حدثنا ابو کامل قال نا حماد یعنی ابن زید ح قال وحدثنی سوید بن سعید قال نا علی بن مسهر کلاهما عن عاصم الاحول ح قال وثنی حامد بن عمر البکراوی واللفظ له قال نا عبد الواحد یعنی ابن زیاد قال نا عاصم عن عبد الله بن سرجس قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم واکلت معه خبزا ولحما او قال ثریدا قال فقلت له استغفر لك النبی صلی الله علیه وسلم قال نعم ولك ثم تلا هذه الآیة واستغفر لذنبك وللمؤمنین والمؤمنات قال ثم درت خلفه فنظرت الی خاتم النبوة بین کتفیه عند ناغض کتفه الیسری جمعا علیه خیلان کامثال الثآلیل حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن انس ابن مالك انه سمعه یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر ولیس بالابیض الامهق ولا بالآدم ولا بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه الله علی راس اربعین سنة فاقام بمکة عشر سنین وبالمدینة عشر سنین وتوفاه الله علی راس ستین سنة ولیس فی راسه ولحیته عشرون شعرة بیضاء وحدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة بن سعید وعلی بن حجر قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر ح قال وحدثنی القاسم بن زکریا قال نا خالد بن مخلد قال ثنی سلیمان بن بلال کلاهما عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن انس بن مالك بمثل حدیث مالك وزاد فی حدیثهما کان ازهر وحدثنی ابو غسان الرازی محمد بن عمرو قال نا حکام بن سلم قال نا عثمان بن زائدة عن زبید بن عدی عن انس بن مالك قال قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو ابن ثلاث وستین وابو بکر الصدیق وهو ابن ثلاث وستین وعمر وهو ابن ثلاث وستین وحدثنی عبد الملك بن شعیب بن اللیث قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم توفی وهو ابن ثلاث وستین سنة وقال ابن شهاب اخبرنی سعید بن المسیب بمثل ذلك وحدثنا عثمان بن ابی شیبة وعباد بن موسی قالا نا طلحة بن یحیی عن یونس بن یزید عن ابن شهاب بالاسنادین جمیعا مثل حدیث عقیل وحدثنا ابو معمر اسمعیل بن ابراهیم الهذلی قال نا سفین عن عمرو قال قلت لعروة کم کان النبی صلی الله علیه وسلم بمکة قال عشرا قال قلت فان ابن عباس یقول ثلث عشرة وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفین عن عمرو قال قلت لعروة کم لبث النبی صلی الله علیه وسلم بمکة قال عشرا قال قلت فان ابن عباس یقول بضع عشرة قال فغفره وقال انما اخذه من قول الشاعر حدثنا اسحاق بن ابراهیم وهارون بن عبد الله عن روح بن عبادة قال نا زکریا ابن اسحاق عن عمرو بن دینار عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مکث بمکة ثلاث عشرة وتوفی وهو ابن ثلاث وستین وحدثنا ابن ابی عمر قال نا بشر بن السری قال نا حماد عن ابی جمرة الضبعی عن ابن عباس قال اقام رسول الله صلی الله علیه وسلم بمکة ثلاث عشرة یوحی الیه وبالمدینة عشرا ومات وهو ابن ثلاث وستین سنة وحدثنا عبد الله بن عمر بن محمد بن ابان الجعفی قال نا سلام ابو الاحوص عن ابی اسحاق قال کنت جالسا مع عبد الله بن عتبة فذکروا سن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال بعض القوم کان ابو بکر اکبر من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عبد الله قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو ابن ثلاث وستین ومات ابو بکر وهو ابن ثلاث وستین وقتل عمر وهو ابن ثلاث وستین قال فقال رجل من القوم یقال له عامر بن سعد نا جریر قال کنا قعودا عند معاویة فذکروا سن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال معاویة قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو ابن ثلاث وستین ومات ابو بکر وهو ابن ثلاث وستین وقتل عمر وهو ابن ثلاث وستین وحدثنا ابن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة قال سمعت ابا اسحاق یحدث عن عامر بن سعد البجلی عن جریر انه سمع معاویة یخطب فقال مات رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو ابن ثلاث وستین وابو بکر وعمر وانا ابن ثلاث وستین

فظاهرها المخالفة فتاول علی وفق الروایات الکثیرة ویکون معناه علی هیئته جمع الکف لکنه اصغر منه فی قدر بیضة الحمامة قال القاضی وهذا الخاتم هو اثر شق الملکین بین الکتفین وهذا الذی قاله ضعیف بل باطل لان شق الملکین انما کان فی صدره وبطنه والله اعلم **باب قدر عمره صلی الله علیه وسلم واقامته بمکة والمدینة** ذکر فی الباب ثلث روایات احدها انه صلی الله علیه وسلم توفی وهو ابن ستین سنة والثانیة خمس وستون والثالثة ثلث وستون وهی اصحها واشهرها رواها مسلم هنا من روایة عائشة وانس وابن عباس رضی الله عنهم واتفق العلماء علی ان اصحها ثلث وستون وتاولوا الباقی علیه فروایة ستین اقتصر فیها علی العقود وترك الکسر وروایة الخمس متاولة ایضا وحصل فیها اشتباه وقد انکر عروة علی ابن عباس قوله خمس وستون ونسبه الی الغلط وانه لم یدرك اول النبوة ولا کثرت صحبته بخلاف الباقین واتفقوا انه صلی الله علیه وسلم اقام بالمدینة بعد الهجرة عشر سنین وبمکة قبل النبوة اربعین سنة وانما الخلاف فی قدر اقامته بمکة بعد النبوة وقبل الهجرة والصحیح انها ثلث عشرة فیکون عمره ثلثا وستین وهذا الذی ذکرناه انه بعث علی راس اربعین سنة وهو الصواب المشهور الذی اطبق علیه العلماء وحکی القاضی عیاض عن ابن عباس وسعید بن المسیب روایة شاذة انه صلی الله علیه وسلم بعث علی راس ثلث واربعین سنة والصواب اربعون کما سبق وولد عام الفیل علی الصحیح المشهور وقیل بعد الفیل بثلاث سنین وقیل باربعین سنة وادعی القاضی عیاض الاجماع علی عام الفیل ولیس کما ادعی واتفقوا انه ولد یوم الاثنین فی شهر ربیع الاول وتوفی یوم الاثنین من شهر ربیع الاول واختلفوا فی یوم الولادة هل هو ثانی الشهر ام ثامنه ام عاشره ام ثانی عشرة ویوم الوفاة ثانی عشرة ضحی والله اعلم (قوله لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر) المراد بالبائن زائد الطول ای هو بین زائد الطول والقصیر وهو بمعنی ما سبق انه کان مقصدا (قوله ولا الابیض الامهق ولا بالآدم) الامهق بالمیم هو شدید البیاض کلون الجص وهو کریه المنظر وربما توهمه الناظر ابرص والآدم الاسمر معناه لیس باسمر ولا بابیض کریه البیاض بل ابیض بیاضا نیرا کما قال فی الحدیث السابق انه صلی الله علیه وسلم کان اظهر اللون وکذا قال فی الروایة التی بعده کان ازهر (قوله قلت لعروة کم لبث النبی صلی الله علیه وسلم بمکة قال عشرا قلت فان ابن عباس یقول بضع عشرة قال فغفره وقال انما اخذه من قول الشاعر) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا فغفره بالغین والفاء وکذا نقله القاضی عن روایة الجلودی ومعناه دعا له بالمغفرة فقال غفر الله له وهذه اللفظة یقولونها غالبا لمن غلط فی شیء فکانه قال اخطأ غفر الله له قال القاضی وفی روایة ابن ماهان فصغره بصاد ثم غین ای استصغره عن معرفته هذا وادراکه ذلك وضبطه وانما اسند فیه الی قول الشاعر ولیس معه علم بذلك ورجح القاضی هذا القول قال والشاعر هو ابو قیس صرمة ابن ابی انس حیث یقول ؎ ثوی فی قریش بضع عشرة حجة ٭ یذکر لو یلقی خلیلا موانیا ٭ وقد وقع هذا البیت فی بعض نسخ صحیح مسلم ولیس هو فی عامتها قلت ابو قیس هذا هو صرمة بن ابی انس بن مالك بن عدی ابن عامر بن غنم بن عدی بن النجار الانصاری هکذا نسبه ابن اسحق قال کان قد ترهب فی الجاهلیة ولبس المسوح وفارق الاوثان واغتسل من الجنابة واتخذ بیتا له مسجدا لا یدخل علیه حائض ولا جنب وقال اعبد رب ابراهیم فلما قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة اسلم فحسن اسلامه وهو شیخ کبیر وکان قوالا بالحق وکان معظما لله تعالی فی الجاهلیة یقول الشعر فی تعظیمه سبحانه وتعالی (قوله سمع معویة یخطب فقال مات رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو ابن ثلث وستین وابو بکر وعمر وانا ابن ثلث وستین)

وحدثنی ابن منهال الضریر قال نا یزید بن زریع قال نا یونس بن عبید عن عمار مولی بنی هاشم قال سألت ابن عباس کم اتی لرسول الله صلی الله علیه وسلم یوم مات فقال ما کنت احسب مثلك من قومه یخفی علیه ذلك قال قلت انی قد سألت الناس فاختلفوا علی فاحببت ان اعلم قولك فیه قال اتحسب قال قلت نعم قال امسك اربعین بعث الیها خمس عشرة بمکة یأمن ویخاف وعشر من مهاجره الی المدینة وحدثنی محمد بن رافع نا شبابة بن سوار قال نا شعبة عن یونس بهذا الاسناد نحو حدیث یزید بن زریع حدثنا نصر بن علی قال نا بشر یعنی ابن مفضل قال نا خالد الحذاء قال نا عمار مولی بنی هاشم قال نا ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم توفی وهو ابن خمس وستین وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا ابن علیة عن خالد بهذا الاسناد وحدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال نا روح قال نا حماد بن سلمة عن عمار بن ابی عمار عن ابن عباس قال اقام رسول الله صلی الله علیه وسلم بمکة خمس عشرة سنة یسمع الصوت ویری الضوء سبع سنین ولا یری شیئا وثمان سنین یوحی الیه واقام بالمدینة عشرا وحدثنا زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر واللفظ لزهیر قال اسحاق انا وقال الآخران نا سفیان بن عیینة عن الزهری سمع محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحی بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعده نبی وحدثنی حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو الله بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعده احد وقد سماه الله رءوفا رحیما وحدثنی عبد الملك بن شعیب بن اللیث قال ثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل ح قال وثنا عبد بن حمید قال انا عبد الرزاق قال انا معمر ح قال وثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال نا ابو الیمان قال نا شعیب کلهم عن الزهری بهذا الاسناد وفی حدیث شعیب ومعمر سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی حدیث معمر قال قلت للزهری وما العاقب قال الذی لیس بعده نبی وفی حدیث معمر وعقیل الکفرة وفی حدیث شعیب الکفر وحدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال نا جریر عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن ابی عبیدة عن ابی موسی الاشعری قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسمی لنا نفسه اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبة ونبی الرحمة وحدثنا زهیر بن حرب قال نا جریر عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة قالت صنع رسول الله صلی الله علیه وسلم امرا فترخص فیه فبلغ ذلك ناسا من اصحابه فکانهم کرهوه وتنزهوا عنه فبلغه ذلك فقام خطیبا فقال ما بال رجال بلغهم عنی امر ترخصت فیه فکرهوه وتنزهوا عنه فوالله لانا اعلمهم بالله واشدهم له خشیة وحدثنا ابو سعید الاشج قال نا حفص یعنی ابن غیاث ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعلی بن خشرم قالا انا عیسی بن یونس کلاهما عن الاعمش باسناد جریر نحو حدیثه وحدثنا ابو کریب قال نا ابو معاویة عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة قالت رخص رسول الله صلی الله علیه وسلم فی امر فتنزه عنه ناس من الناس فبلغ ذلك النبی صلی الله علیه وسلم فغضب حتی بان الغضب فی وجهه ثم قال ما بال اقوام یرغبون عما رخص لی فیه فوالله لانا اعلمهم بالله واشدهم له خشیة وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال وحدثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن ابن شهاب عن عروة بن الزبیر ان عبد الله بن الزبیر حدثه ان رجلا من الانصار خاصم الزبیر

هکذا هو فی جمیع النسخ وهو صحیح وتقدیره وابو بکر وعمر کذلك ثم استأنف فقال وانا ابن ثلث وستین ای وانا متوقع موافقتهم وانی اموت فی سنتی هذه (قوله یسمع الصوت ویری الضوء) قال القاضی ای صوت الهاتف به من الملائکة ویری الضوء ای نور الملائکة ونور آیات الله تعالی حتی رای الملك بعینه وشافهه بوحی الله تعالی **باب** فی اسمائه صلی الله علیه وسلم ذکر هنا هذه الاسماء وله صلی الله علیه وسلم اسماء اخر ذکر ابو بکر بن العربی المالکی فی کتابه الاحوذی فی شرح الترمذی عن بعضهم ان لله تعالی الف اسم وللنبی صلی الله علیه وسلم الف اسم ایضا ثم ذکر منها علی التفصیل بضعا وستین قال اهل اللغة یقال رجل محمد ومحمود اذا کثرت خصاله المحمودة وقال ابن فارس وغیره وبه سمی نبینا صلی الله علیه وسلم محمدا واحمد ای الهم الله تعالی اهله ان یحمدوه بما علم من جمیل صفاته (قوله صلی الله علیه وسلم وانا الماحی الذی یمحی بی الکفر) قال العلماء المراد محو الکفر من مکة والمدینة وسائر بلاد العرب وما زوی له صلی الله علیه وسلم من الارض ووعد ان یبلغه ملك امته قالوا ویحتمل ان المراد المحو العام بمعنی الظهور بالحجة والغلبة کما قال تعالی لیظهره علی الدین کله وجاء فی حدیث آخر تفسیر الماحی بانه الذی محیت به سیئات من اتبعه فقد یکون المراد بمحو الکفر هذا ویکون کقوله تعالی قل للذین کفروا ان ینتهوا یغفر لهم ما قد سلف والحدیث الصحیح الاسلام یهدم ما کان قبله (قوله صلی الله علیه وسلم وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی وفی الروایة الثانیة علی قدمی) فاما الثانیة فاتفقت النسخ علی انها علی قدمی لکن ضبطوه بتخفیف الیاء علی الافراد وتشدیدها علی التثنیة واما الروایة الاولی فهی فی معظم النسخ عقبی وفی بعضها قدمی کالثانیة قال العلماء معناها یحشرون علی اثری وزمان نبوتی ورسالتی ولیس بعدی نبی وقیل یتبعونی (قوله صلی الله علیه وسلم والعاقب والمقفی ونبی التوبة ونبی الرحمة) اما العاقب ففسره فی الحدیث بانه لیس بعده نبی ای جاء عقبهم قال ابن الاعرابی العاقب والعقوب الذی یخلف فی الخیر من کان قبله ومنه عقب الرجل لولده واما المقفی فقال شمر هو بمعنی العاقب وقال ابن الاعرابی هو المتبع للانبیاء یقال قفوته اقفوه وقفیته اقفیه اذا اتبعته وقافیة کل شیء آخره واما نبی التوبة ونبی الرحمة فمعناهما متقارب ومقصودهما ان صلی الله علیه وسلم جاء بالتوبة وبالتراحم قال الله تعالی رحماء بینهم وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمة والله اعلم وفی حدیث آخر نبی الملاحم لانه صلی الله علیه وسلم بعث بالقتال قال العلماء وانما اقتصر علی هذه الاسماء مع ان له صلی الله علیه وسلم اسماء غیرها کما سبق لانها موجودة فی الکتب المتقدمة وموجودة للامم السالفة **باب** علمه صلی الله علیه وسلم بالله تعالی وشدة خشیته (قوله فغضب حتی بان الغضب فی وجهه ثم قال ما بال اقوام یرغبون عما رخص لی فیه فوالله لانا اعلمهم بالله واشدهم له خشیة) فیه الحث علی الاقتداء به صلی الله علیه وسلم والنهی عن التعمق فی العبادة وذم التنزه عن المباح شکا فی اباحته وفیه الغضب عند انتهاك حرمات الشرع وان کان المنتهك متأولا تأویلا باطلا وفیه حسن المعاشرة بارسال التعزیر والانکار فی الجمع ولا یعین فاعله فیقال ما بال اقوام ونحوه وفیه ان القرب الی الله تعالی بسبب لزیادة العلم به وشدة خشیته وأما قوله صلی الله علیه وسلم فوالله لانا اعلمهم بالله واشدهم له خشیة فمعناه انهم یتوهمون ان رغبتهم عما فعلت اقرب لهم عند الله وان فعلی خلاف ذلك وليس كما توهموا بل انا اعلمهم بالله واشدهم له خشیة وانما یکون القرب الیه سبحانه وتعالی والخشیة له علی حسب ما امر لا بتخیلات النفوس وتکلف اعمال لم یأمر بها والله اعلم **باب** وجوب اتباعه صلی الله علیه وسلم (قوله شراج الحرة) بکسر الشین المعجمة وبالجیم هی مسایل الماء واحدها شرجة والحرة هی الارض الملبسة حجارة سودا (قوله سرح الماء) ای ارسله (قوله صلی الله علیه وسلم اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارك فغضب الانصاری

عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فى شراج الحرة التى يسقون بها النخل فقال الانصارى سرح الماء يمر فابى عليهم فاختصموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للزبير اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك فغضب الانصارى فقال يا رسول الله ان كان ابن عمتك فتلون وجه نبى الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا زبير اسق ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر فقال الزبير والله انى لاحسب هذه الآية نزلت فى ذلك فلا وربك لا يؤمنون **وحدثنى** حرملة بن يحيى التجيبى قال انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب قال اخبرنى ابو سلمة بن عبد الرحمن وسعيد بن المسيب قالا كان ابو هريرة يحدث انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما نهيتكم عنه فاجتنبوه وما امرتكم به فافعلوا منه ما استطعتم فانما اهلك الذين من قبلكم كثرة مسائلهم واختلافهم على انبيائهم **وحدثنى** محمد بن احمد بن ابى خلف قال حدثنا ابو سلمة وهو منصور بن سلمة الخزاعى قال نا ليث عن يزيد بن الهاد عن ابن شهاب بهذا الاسناد مثله سواء **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية ح قال وحدثنا ابن نمير قال نا ابى كلاهما عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة ح قال وثنا قتيبة بن سعيد قال نا المغيرة يعنى الحزامى ح قال ونا ابن ابى عمر قال نا سفيان كلاهما عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ح قال وثنا عبيد الله بن معاذ ثنا ابى قال نا شعبة عن محمد بن زياد سمع ابا هريرة ح قال وثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن همام بن منبه عن ابى هريرة كلهم قال عن النبى صلى الله عليه وسلم ذرونى ما تركتم وفى حديث همام ما تركتم فانما اهلك من كان قبلكم ثم ذكروا نحو حديث الزهرى عن سعيد وابى سلمة عن ابى هريرة **حدثنا** يحيى بن يحيى قال انا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن عامر بن سعد عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعظم المسلمين فى المسلمين جرما من سال عن شئ لم يحرم على المسلمين فحرم عليهم من اجل مسئلته **وحدثناه** ابو بكر بن ابى شيبة وابن ابى عمر قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهرى ح قال وثنا محمد بن عباد قال نا سفيان قال احفظه كما احفظ بسم الله الرحمن الرحيم الزهرى عن عامر بن سعد عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعظم المسلمين فى المسلمين جرما من سال عن امر لم يحرم فحرم على الناس من اجل مسئلته **وحدثنيه** حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرنى يونس ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال نا عبد الرزاق قال انا معمر كلاهما عن الزهرى بهذا الاسناد وزاد فى حديث معمر رجل سال عن شئ ونقر عنه وقال فى حديث يونس عامر بن سعد انه سمع سعدا

فقال يا رسول الله ان كان ابن عمتك فتلون وجه نبى الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا زبير اسق ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر اما **قوله** ان كان ابن عمتك فهو بفتح الهمزة اى فعلت هذا لكونه ابن عمتك **قوله** تلون وجهه اى تغير من الغضب لانتهاك حرمات النبوة وقبح كلام هذا الانسان واما الجدر فبفتح الجيم وكسرها وبالدال المهملة وهو الجدار وجمع الجدار جدر ككتاب وكتب وجمع الجدر جدور كفلس وفلوس ومعنى يرجع الى الجدر اى يصير اليه والمراد بالجدر اصل الحائط وقيل اصول الشجر والصحيح الاول وقدره العلماء ان يرتفع الماء فى الارض كلها حتى يبتل كعب رجل الانسان فلصاحب الارض الاولى التى تلى الماء ان يحبس الماء فى الارض الى هذا الحد ثم يرسله الى جاره الذى وراءه وكان الزبير صاحب الارض الاولى فادل عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اسق ثم ارسل الماء الى جارك اى اسق شيئا يسيرا دون قدر حقك ثم ارسله الى جارك اولا لاعلى الزبير ولعلمه بانه يرضى بذلك ويؤثر الاحسان الى جاره فلما قال الجار ما قال امره ان ياخذ جميع حقه وقد سبق شرح هذا الحديث واضحا فى بابه قال العلماء ولو صدر مثل هذا الكلام الذى تكلم به الانصارى اليوم من انسان من نسبته صلى الله عليه وسلم الى هوى كان كفرا وجرت على قائله احكام المرتدين فيجب قتله بشرطه قالوا وانما تركه النبى صلى الله عليه وسلم لانه كان فى اول الاسلام يتالف الناس ويدفع بالتى هى احسن ويصبر على اذى المنافقين ومن فى قلبه مرض ويقول يسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا ويقول لا يتحدث الناس ان محمدا يقتل اصحابه وقد قال الله تعالى ولا تزال تطلع على خائنة منهم الا قليلا منهم فاعف عنهم واصفح ان الله يحب المحسنين قال القاضى وحكى الداودى ان هذا الرجل الذى خاصم الزبير كان منافقا **وقوله** فى الحديث انه انصارى لا يخالف هذا لانه كان من قبيلتهم لا من الانصار المسلمين واما **قوله** فى آخر الحديث فقال الزبير والله انى لاحسب هذه الآية نزلت فيه فلا وربك لا يؤمنون الآية فهكذا قال طائفة فى سبب نزولها وقيل نزلت فى رجلين تحاكما الى النبى صلى الله عليه وسلم فحكم على احدهما فقال ارفعنى الى عمر بن الخطاب وقيل فى يهودى ومنافق اختصما الى النبى صلى الله عليه وسلم فلم يرض المنافق بحكمه وطلب الحكم عند الكاهن قال ابن جرير يجوز انها نزلت فى الجميع والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم ما نهيتكم عنه فاجتنبوه وما امرتكم به فافعلوا منه ما استطعتم) هذا الحديث سبق شرحه واضحا فى كتاب الحج وهو من قواعد الاسلام **باب** توقيره صلى الله عليه وسلم وترك اكثار سؤاله عما لا ضرورة اليه او لا يتعلق به تكليف وما لا يقع ونحو ذلك) مقصود احاديث الباب انه صلى الله عليه وسلم نهاهم عن اكثار السؤال والابتداء بالسؤال عما لم يقع وكره لهم ذلك لمعان منها انه ربما كان سببا لتحريم شئ على المسلمين فيلحقهم به المشقة وقد بين هذا بقوله صلى الله عليه وسلم فى الحديث الاول اعظم المسلمين جرما من سال عن شئ لم يحرم على المسلمين فحرم عليهم من اجل مسئلته ومنها انه ربما كان فى الجواب ما يكرهه السائل ويسوءه ولهذا انزل الله تعالى فى ذلك قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا لا تسئلوا عن اشياء ان تبد لكم تسؤكم كما صرح به فى الحديث فى سبب نزولها ومنها انهم ربما احفوه صلى الله عليه وسلم بالمسئلة والحفوة المشقة والاذى فيكون ذلك سببا لهلاكهم وقد صرح بهذا فى حديث انس المذكور فى الكتاب فى قوله سالوا نبى الله صلى الله عليه وسلم حتى احفوه بالمسئلة الى آخره وقد قال الله تعالى ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله فى الدنيا والآخرة واعد لهم عذابا مهينا (**قوله** صلى الله عليه وسلم ان اعظم المسلمين فى المسلمين جرما من سال عن شئ لم يحرم على المسلمين فحرم عليهم من اجل مسئلته) وفى رواية من سال عن شئ ونقر عنه اى بالغ فى البحث عنه والاستقصاء وقال القاضى عياض المراد بالجرم هنا الحرج على المسلمين لا انه الجرم الذى هو الاثم المعاقب عليه لان السؤال كان مباحا ولهذا قال صلى الله عليه وسلم سلونى هذا كلام القاضى وهذا الذى قاله القاضى ضعيف بل باطل والصواب الذى قاله الخطابى وصاحب التحرير وجماهير العلماء فى شرح هذا الحديث ان المراد بالجرم هنا الاثم والذنب قالوا ويقال منه جرم بفتح واجترم وتجرم اذا اثم قال الخطابى وغيره هذا الحديث فيمن سال تكلفا او تعنتا فيما لا حاجة به اليه فاما من سال لضرورة بان وقعت له مسئلة فسال عنها فلا اثم عليه ولا عتب لقوله تعالى فاسئلوا اهل الذكر قال صاحب التحرير وغيره فيه دليل على ان من عمل ما فيه اضرار لغيره كان آثما

حدثنا محمود بن غیلان ومحمد بن قدامة السلمی و یحیی بن محمد اللؤلؤی والفاظهم متقاربة قال محمود نا النضر بن شمیل وقال الآخران انا النضر قال نا شعبة قال نا موسی بن انس عن انس بن مالك قال بلغ رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اصحابه شئ فخطب فقال عرضت علی الجنة والنار فلم ارکالیوم فی الخیر والشر ولو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا قال فما اتی علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم اشد منه قال غطوا رؤسهم ولهم حنین قال فقام عمر قال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا قال فقام ذلك الرجل فقال من ابی قال ابوك فلان فنزلت یا ایها الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم **وحدثنا** محمد بن معمر بن ربعی القیسی قال نا روح بن عبادة قال نا شعبة قال اخبرنی موسی بن انس قال سمعت انس بن مالك یقول قال رجل یا رسول الله من ابی قال ابوك فلان ونزلت یا ایها الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم تمام الآیة **وحدثنی** حرملة بن یحیی بن عبد الله بن حرملة بن عمران التجیبی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلی لهم صلوة الظهر فلما سلم قام علی المنبر فذکر الساعة وذکر ان قبلها امورا عظاما ثم قال من احب ان یسئلنی عن شئ فلیسألنی عنه فوالله لا تسألونی عن شئ الا اخبرتکم به ما دمت فی مقامی هذا قال انس بن مالك فاکثر الناس البکاء حین سمعوا ذلك من رسول الله صلی الله علیه وسلم واکثر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقول سلونی فقام عبد الله بن حذافة فقال من ابی یا رسول الله قال ابوك حذافة فلما اکثر رسول الله صلی الله علیه وسلم من ان یقول سلونی برك عمر فقال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا قال فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم حین قال عمر ذلك قال ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولی والذی نفس محمد بیده لقد عرضت علی الجنة والنار آنفا فی عرض هذا الحائط فلم ارکالیوم فی الخیر والشر قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله بن عبد الله بن عتبة قال قالت ام عبد الله بن حذافة لعبد الله بن حذافة ما سمعت بابن قط اعق منك اامنت ان تکون امك قد قارفت بعض ما تقارف نساء اهل الجاهلیة فتفضحها علی اعین الناس قال عبد الله بن حذافة والله لو الحقنی بعبد اسود للحقته **حدثنا** عبد بن حمید قال نا عبد الرزاق قال انا معمر ح قال وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال انا ابو الیمان قال انا شعیب کلاهما عن الزهری عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث وحدیث عبید الله معه غیر ان شعیبا قال عن الزهری قال اخبرنی عبید الله بن عبد الله قال حدثنی رجل من اهل العلم ان ام عبد الله بن حذافة قالت بمثل حدیث یونس **حدثنا** یوسف بن حماد المعنی قال نا عبد الاعلی عن سعید عن قتادة عن انس بن مالك ان الناس سألوا نبی الله صلی الله علیه وسلم حتی احفوه بالمسئلة فخرج ذات یوم فصعد المنبر فقال سلونی لا تسألونی عن شئ الا بینته لکم فلما سمع ذلك القوم ارموا ورهبوا ان یسألوه ان یکون بین یدی امر قد حضر قال انس فجعلت التفت یمینا وشمالا فاذا کل رجل لاف رأسه فی ثوبه یبکی فانشأ رجل من المسجد کان یلاحی فیدعی لغیر ابیه فقال یا نبی الله من ابی قال ابوك حذافة ثم انشأ عمر بن الخطاب فقال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی الله علیه وسلم رسولا عائذا بالله من سوء الفتن فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم ارکالیوم قط فی الخیر والشر انی صورت لی الجنة والنار فرأیتهما دون هذا الحائط

(قوله صلی الله علیه وسلم عرضت علی الجنة والنار فلم ارکالیوم فی الخیر والشر ولو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا) فیه ان الجنة والنار مخلوقتان وقد سبق شرح عرضهما ومعنی الحدیث لم ارخیرا اکثر مما رأیته الیوم فی الجنة ولا شرا اکثر مما رأیته الیوم فی النار ولو رأیتم ما رأیت وعلمتم ما علمت مما رأیته الیوم وقبل الیوم لاشفقتم اشفاقا بلیغا ولقل ضحککم وکثر بکاؤکم وفیه دلیل علی انه لا کراهة فی استعمال لفظة لو فی مثل هذا والله اعلم (قوله غطوا رؤسهم ولهم حنین) هو بالحاء المعجمة هکذا هو فی معظم النسخ ولمعظم الرواة وبعضهم بالحاء المهملة وممن ذکر الوجهین القاضی وصاحب التحریر وآخرون قالوا ومعناه بالمعجمة صوت البکاء وهو نوع من البکاء دون الانتحاب قالوا واصل الحنین خروج الصوت من الانف کالحنین بالمهملة من الفم وقال الخلیل هو صوت فیه غنة قال الاصمعی اذا ترد وبکاؤه فصار فی کونه غنة فهو حنین وقال ابو زید الحنین مثل الحنین وهو شدید البکاء (قوله فلما اکثر رسول الله صلی الله علیه وسلم من ان یقول سلونی برك عمر فقال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم حین قال عمر ذلك) قال العلماء هذا القول منه صلی الله علیه وسلم محمول علی انه اوحی الیه والا فلا یعلم کل یسئل عنه من المغیبات الا باعلام الله تعالی قال القاضی وظاهر الحدیث ان قوله صلی الله علیه وسلم سلونی انما کان غضبا کما قال فی الروایة الاخری سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن اشیاء کرهها فلما اکثر علیه غضب ثم قال للناس سلونی وکان اختیاره صلی الله علیه وسلم ترك تلك المسائل لکن وافقهم فی جوابها لانه لا یمکن رد السؤال ولما رآه من حرصهم علیها والله اعلم واما بروك عمر رضی الله عنه وقوله فانما فعله ادبا واکراما لرسول الله صلی الله علیه وسلم وشفقة علی المسلمین لئلا یؤذوا النبی صلی الله علیه وسلم فیهلکوا ومعنی کلامه رضینا بما عندنا من کتاب الله تعالی وسنة نبینا محمد صلی الله علیه وسلم واکتفینا به عن السؤال ففیه ابلغ کفایة (قوله ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولی والذی نفس محمد بیده لقد عرضت علی الجنة والنار آنفا فی عرض هذا الحائط) اما لفظة اولی فهی تهدید ووعید وقیل کلمة تلهف فعلی هذا یستعملها من نجا من امر عظیم والصحیح المشهور انها للتهدید ومعناها قرب منکم ما تکرهونه ومنه قوله تعالی اولی لك فاولی ای قاربك ما تکره فاحذره ماخوذ من الولی وهو القرب واما آنفا فمعناه قریبا الساعة والمشهور فیه المد ویقال بالقصر وقرأ بهما فی السبع الاکثرون بالمد وعرض الحائط بضم العین جانبه (قوله ان ام عبد الله بن حذافة قالت له اامنت ان تکون امك قد قارفت بعض ما تقارف نساء اهل الجاهلیة فتفضحها علی اعین الناس فقال انها والله لو الحقنی بعبد اسود للحقته) اما قولها قارفت فمعناه عملت سوءا والمراد الزنا والجاهلیة هم من قبل النبوة سموا به لکثرة جهالاتهم وکان سبب سؤاله ان بعض الناس کان یطعن فی نفسه علی عادة الجاهلیة من الطعن فی الانساب وقد بین هذا فی الحدیث الآخر بقوله کان یلاحی فیدعی لغیر ابیه والملاحاة المخاصمة والسباب وقولها فتفضحها معناه لو کنت من زنا فنفاك عن ابیك حذافة فضحتنی واما قوله لو الحقنی بعبد للحقته فقد یقال هذا لا یتصور لان الزنا لا یثبت به النسب ویجاب عنه بانه یحتمل وجهین احدهما ان ابن حذافة ما کان بلغه هذا الحکم وکان یظن ان ولد الزنا یلحق الزانی وقد خفی هذا علی اکبر منه وهو سعد بن ابی وقاص حین خاصم فی ابن ولیدة زمعة فظن انه یلحق اخاه بالزنا والثانی انه یتصور الالحاق بعد وطیها بالشبهة فیثبت النسب منه والله اعلم

حدثنا یحیی بن حبیب قال نا خالد یعنی ابن الحارث ح قال وحدثنا محمد بن بشار قال نا ابن ابی عدی کلاهما عن هشام ح قال وثنا عاصم بن نضر التیمی قال نا معتمر قال سمعت ابی قالا جمیعا نا قتادة عن انس بهذه القصة **حدثنا** عبد الله بن براد الاشعری ومحمد بن العلاء الهمدانی قالا نا ابو اسامة عن بریدعن ابی بردة عن ابی موسی قال سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن اشیاء کرهها فلما اکثر علیه غضب ثم قال للناس سلونی عما شئتم فقال رجل من ابی قال ابوك حذافة فقام اخر فقال من ابی یا رسول الله قال ابوك سالم مولی شیبة فلما رای عمر فی وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم من الغضب قال یا رسول الله انا نتوب الی الله وفی روایة ابی کریب قال من ابی یا رسول الله قال ابوك سالم مولی شیبة **حدثنا** قتیبة بن سعید الثقفی وابو کامل الجحدری وتقاربا فی اللفظ وهذا حدیث قتیبة قالا نا ابو عوانة عن سماك عن موسی بن طلحة عن ابیه قال مررت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بقوم علی رؤس النخل فقال ما یصنع هؤلاء فقالوا یلقحونه یجعلون الذکر فی الانثی فتلقح فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اظن یغنی ذلك شیأ قال فاخبروا بذلك فتركوه فاخبر رسول الله صلی الله علیه وسلم بذلك فقال ان کان ینفعهم ذلك فلیصنعوه فانی انما ظننت ظنا فلا تؤاخذونی بالظن ولکن اذا حدثتکم عن الله شیئا فخذوا به فانی لن اکذب علی الله عز وجل **حدثنی** عبد الله بن الرومی الیمامی وعباس بن عبد العظیم العنبری واحمد بن جعفر المعقری قالوا نا النضر بن محمد قال نا عکرمة وهو ابن عمار قال ثنی ابو النجاشی قال حدثنی رافع بن خدیج قال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة وهم یأبرون النخل یقول یلقحون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعه قال لعلکم لو لم تفعلوا کان خیرا قال فتركوه فنفضت او قال فنقصت قال فذکروا ذلك له فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من دینکم فخذوا به واذا امرتکم بشیء من رائی فانما انا بشر قال عکرمة او نحو هذا قال المعقری فنفضت ولم یشك **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد کلاهما عن الاسود ابن عامر قال ابو بکر نا اسود بن عامر قال نا حماد بن سلمة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة وعن ثابت عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم مر بقوم یلقحون فقال لو لم تفعلوا لصلح قال فخرج شیصا فمر بهم فقال ما لنخلکم قالوا قلت کذا وکذا قال انتم اعلم بامر دنیاکم **حدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد فی یده لیاتین علی احدکم یوم ولا یرانی ثم لان یرانی احب الیه من اهله وماله معهم قال ابو اسحاق المعنی فیه عندی لان یرانی معهم احب الیه من اهله وماله وهو عندی مقدم ومؤخر **حدثنی** حرملة بن یحیی قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان ابا سلمة بن عبد الرحمن اخبره ان ابا هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انا اولی الناس بابن مریم الانبیاء اولاد علات ولیس بینی وبینه نبی **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو داود عمر بن سعد عن سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اولی الناس بعیسی الانبیاء اولاد علات ولیس بینی وبین عیسی نبی

(**قوله** حدثنا یوسف بن حماد المعنی) هو بکسر النون وتشدید الیاء قال السمعانی منسوب الی معن بن زائدة وهذا الاسناد کله بصریون (**قوله** احفوه بالمسئلة) ای اکثروا فی الالحاح والمبالغة فیه یقال احفی والحف والحربمعنی (**قوله** فلما سمع ذلك القوم ارموا) هو بفتح الراء وتشدید المیم المضمومة ای سکتوا واصله من المرمة وهی الشفة ای ضموا شفاههم لبعضها علی بعض فلم یتکلموا ومنه رمت الشاة بحشیش ضمته بشفتیها (**قوله** انشأ رجل ثم انشأ عمر) قال اهل اللغة معناه ابتدأ ومنه انشأ الله الخلق ای ابتدأهم **باب** وجوب امتثال ما قاله شرعا دون ما ذکره صلی الله علیه وسلم من معایش الدنیا علی سبیل الرأی فیه حدیث ابار النخل وانه صلی الله علیه وسلم قال ما اظن یغنی ذلك شیأ فخرج شیصا فقال ان کان ینفعهم ذلك فلیصنعوه فانی انما ظننت ظنا فلا تؤاخذونی بالظن ولکن اذا حدثتکم عن الله شیأ فخذوا به وفی روایة اذا امرتکم بشیء من دینکم فخذوا به واذا امرتکم بشیء من رائی فانما انا بشر وفی روایة انتم اعلم بامر دنیاکم) قال العلماء قوله صلی الله علیه وسلم من رأی ای فی امر الدنیا ومعایشها لا علی التشریع فاما ما قاله باجتهاده صلی الله علیه وسلم ورآه شرعا فیجب العمل به ولیس ابار النخل من هذا النوع بل من النوع المذکور قبله معران لفظة الرای انما اتی بها عکرمة علی المعنی لقوله فی آخر الحدیث قال عکرمة او نحو هذا فلم یخبر بلفظ النبی صلی الله علیه وسلم محققا قال العلماء ولم یکن هذا القول خبرا وانما کان ظنا کما بینه فی هذه الروایات قالوا ورایه صلی الله علیه وسلم فی امور المعایش وظنه کغیره فلا یمتنع وقوع مثل هذا ولا نقص فی ذلك وسببه تعلق همهم بالآخرة ومعارفها والله اعلم (**قوله** یلقحونه) هو بمعنی یابرون فی الروایة الاخری ومعناه ادخال شیء من طلع الذکر فی طلع الانثی فتعلق باذن الله ویأبرون بکسر الباء وضمها یقال منه ابر یابر وابر کبذر یبذر ویبذر ویقال ابر یؤبر بالتشدید تابیرا (**قوله** حدثنی احمد بن جعفر المعقری) هو بفتح المیم واسکان العین المهملة وکسر القاف منسوب الی معقر وهی ناحیة من الیمن (**قوله** فنفضت او فنقصت) هو بفتح الحروف کلها والاول بالفاء والضاد المعجمة والثانی بالقاف والمهملة واما (**قوله** فی آخر الحدیث قال المعقری فنفضت بالفاء والضاد المعجمة ومعناه اسقطت ثمرها قال اهل اللغة ویقال لذلك المتساقط النفض بفتح النون والفاء بمعنی المنفوض کالخبط بمعنی المخبوط والنفض القوم فنی زادهم (**قوله** فخرج شیصا) هو بکسر الشین المعجمة واسکان الیاء المثناة تحت وبصاد مهملة وهو البسر الردی الذی اذا یبس صار حشفا وقیل اراد البسر وقیل تمر ردی وهو متقارب **باب** فضل النظر الیه صلی الله علیه وسلم وتمنیه (**قوله** صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیده لیاتین علی احدکم یوم ولا یرانی ثم لان یرانی احب الیه من اهله وماله معهم قال ابو اسحق المعنی فیه عندی لان یرانی معهم احب الیه من اهله وماله وهو عندی مقدم ومؤخر) هذا الذی قاله ابو اسحق هو الذی قاله القاضی عیاض واقتصر علیه قال تقدیره لان یرانی معهم احب الیه من اهله وماله ثم لا یرانی وکذا جاء فی مسند سعید بن منصور لیاتین علی احدکم یوم لان یرانی احب الیه من ان یکون له مثل اهله وماله ثم لا یرانی ای رؤیته ایای افضل عنده واحظی من اهله وماله هذا کلام القاضی والظاهر ان قوله فی تقدیم لان یرانی وتاخیر ثم لا یرانی کما قال واما لفظة معهم فعلی ظاهرها وفی معناها وتقدیر الکلام یاتی علی احدکم یوم لان یرانی فیه لحظة ثم لا یرانی بعدها احب الیه من اهله وماله جمیعا ومقصود الحدیث حثهم علی ملازمة مجلسه الکریم ومشاهدته حضرا وسفرا للتادب بآدابه وتعلم الشرائع وحفظها لیبلغوها واعلامهم انهم سیندمون علی ما فرطوا فیه من الزیادة من مشاهدته وملازمته ومنه قول عمر رضی الله عنه الهانی عنه الصفق بالاسواق والله اعلم **باب** فضائل عیسی علیه السلام (**قوله** صلی الله علیه وسلم انا اولی الناس بابن مریم الانبیاء اولاد علات ولیس بینی وبینه نبی وفی روایة انا اولی الناس بعیسی بن مریم فی الاولی والآخرة قالوا کیف یا رسول الله قال الانبیاء اخوة من علات وامهاتهم شتی ودینهم واحد ولیس بیننا نبی. قال العلماء اولاد العلات بفتح العین المهملة وتشدید اللام هم الاخوة لاب من امهات شتی واما الاخوة من الابوین فیقال لهم اولاد الاعیان

وحدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اولى الناس بعيسى بن مريم في الاولى والآخرة قالوا كيف يا رسول الله قال الانبياء اخوة من علات وامهاتهم شتى ودينهم واحد فليس بيننا نبي **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عبد الاعلى عن معمر عن الزهري عن سعيد عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من مولود يولد الا نخسه الشيطان فيستهل صارخا من نخسة الشيطان الا ابن مريم وامه ثم قال ابو هريرة اقرؤا ان شئتم واني اعيذها بك وذريتها من الشيطان الرجيم

وحدثنيه محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر ح قال وحدثني عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال نا ابو اليمان قال انا شعيب جميعا عن الزهري بهذا الاسناد وقالا يمسه حين يولد فيستهل صارخا من مسة الشيطان اياه وفي حديث شعيب من مس الشيطان **حدثني** ابو الطاهر قال نا ابن وهب قال حدثني عمرو بن الحارث ان ابا يونس سليما مولى ابي هريرة حدثه عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال كل بني آدم يمسه الشيطان يوم ولدته امه الا مريم وابنها **وحدثنا** شيبان بن فروخ قال نا ابو عوانة عن سهيل عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صياح المولود حين يقع نزغة من الشيطان **حدثنا** محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى عيسى بن مريم عليه السلام رجلا يسرق فقال له عيسى عليه السلام سرقت قال كلا والذي لا اله الا هو فقال عيسى عليه السلام آمنت بالله وكذبت نفسي **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال نا علي بن مسهر وابن فضيل عن المختار ح قال وحدثني علي بن حجر السعدي واللفظ له قال نا علي بن مسهر قال انا المختار بن فلفل عن انس بن مالك قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا خير البرية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك ابراهيم عليه السلام **وحدثناه** ابو كريب قال نا ابن ادريس قال سمعت مختار بن فلفل مولى عمرو بن حريث قال سمعت انسا يقول قال رجل يا رسول الله بمثله **وحدثني** محمد بن المثنى قال نا عبد الرحمن عن سفيان عن المختار قال سمعت انسا عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا المغيرة يعني ابن عبد الرحمن الحزامي عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اختتن ابراهيم عليه السلام وهو ابن ثمانين سنة بالقدوم **وحدثني** حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن وسعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نحن احق بالشك من ابراهيم اذ قال رب ارني كيف تحيي الموتى قال اولم تؤمن قال بلى ولكن ليطمئن قلبي ويرحم الله لوطا عليه السلام لقد كان يأوي الى ركن شديد ولو لبثت في السجن طول لبث يوسف عليه السلام لاجبت الداعي

وحدثناه ان شاء الله عبد الله بن محمد بن اسماء قال ثنا جويرية عن مالك عن الزهري ان سعيد بن المسيب وابا عبيد اخبراه عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث يونس عن الزهري **وحدثني** زهير بن حرب قال ثنا شبابة قال حدثني ورقاء عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يغفر الله للوط عليه السلام انه اوى الى ركن شديد

قال جمهور العلماء معنى الحديث اصل ايمانهم واحد وشرائعهم مختلفة فانهم متفقون في اصول التوحيد واما فروع الشرائع فوقع فيها الاختلاف واما **قوله** صلى الله عليه وسلم ودينهم واحد فالمراد به اصول التوحيد واصل طاعة الله تعالى وان اختلفت صفتها واصول التوحيد والطاعة جميعا واما **قوله** صلى الله عليه وسلم وانا اولى الناس بعيسى فمعناه اخص بما ذكره (**قوله** صلى الله عليه وسلم ما من مولود يولد الا نخسه الشيطان فيستهل صارخا من نخسة الشيطان الا ابن مريم وامه) هذه فضيلة ظاهرة وظاهر الحديث اختصاصها بعيسى وامه واختار القاضي عياض ان جميع الانبياء يشاركون فيها (**قوله** صلى الله عليه وسلم صياح المولود حين يقع نزغة من الشيطان) اي حين يسقط من بطن امه ومعنى نزغة نخسة وطعنة ومنه قولهم نزغة بكلمة سوء اي رماه بها **قوله** صلى الله عليه وسلم رأى عيسى رجلا يسرق فقال له عيسى سرقت قال كلا والذي لا اله الا هو فقال عيسى آمنت بالله وكذبت نفسي قال القاضي ظاهر الكلام صدقت من حلف بالله تعالى وكذبت ما ظهر لي من ظاهر سرقته فلعله اخذ ماله فيه حق او باذن صاحبه او لم يقصد الغصب والاستيلاء او ظهر له من تأديه انه اخذ شيئا فلما حلف له اسقط ظنه ورجع عنه

باب

من فضائل ابراهيم الخليل صلى الله عليه وسلم (**قوله** جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا خير البرية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك ابراهيم عليه الصلوة والسلام) قال العلماء انما قال صلى الله عليه وسلم هذا تواضعا واحتراما لابراهيم صلى الله عليه وسلم لخلته وابوته والا فنبينا صلى الله عليه وسلم افضل كما قال صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم ولم يقصد به الافتخار ولا التطاول على من تقدمه بل قاله بيانا لما امر ببيانه وتبليغه ولهذا قال صلى الله عليه وسلم ولا فخر لينفي ما قد يتطرق الى بعض الافهام السخيفة وقيل يحتمل انه صلى الله عليه وسلم قال ابراهيم خير البرية قبل ان يعلم انه سيد ولد آدم فان قيل التأويل المذكور ضعيف لان هذا خبر فلا يدخله خلف ولا نسخ فالجواب انه لا يمتنع ان اراد افضل البرية الموجودين في عصره واطلق العبارة الموهمة للعموم لانه ابلغ في التواضع وقد جزم صاحب التحرير بمعنى هذا فقال المراد افضل برية عصره واجاب القاضي عن التأويل الثاني بانه وان كان خبرا فهو مما يدخله النسخ من الاخبار لان الفضائل يمنحها الله تعالى لمن يشاء فاخبر بفضيلة ابراهيم الى ان علم تفضيل نفسه فاخبر به وتضمن هذا جواز التفاضل بين الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم وتجاب عن حديث النهي عنه بالاجوبة السابقة في اول كتاب الفضائل (**قوله** صلى الله عليه وسلم اختتن ابراهيم النبي وهو ابن ثمانين سنة بالقدوم) رواه مسلم متفقون على تخفيف القدوم ووقع في روايات البخاري الخلاف في تشديده وتخفيفه قالوا وآلة النجار يقال لها قدوم بالتخفيف لا غير واما القدوم مكان بالشام ففيه التخفيف والتشديد فمن رواه بالتشديد اراد القرية ورواية التخفيف تحتمل القرية والآلة والاكثرون على التخفيف وعلى ارادة الآلة وهذا الذي وقع هنا وهو ابن ثمانين سنة هو الصحيح ووقع في الموطأ وهو ابن مائة وعشرين سنة موقوفا على ابي هريرة وهو متأول او مردود وسبق بيان حكم الختان في اوائل كتاب الطهارة في خصال الفطرة (**قوله** صلى الله عليه وسلم نحن احق بالشك من ابراهيم الى آخره) هذا الحديث سبق شرحه واضحا في كتاب الايمان

وحدثنی ابو الطاهر قال نا عبد الله بن وهب قال اخبرنی جریر بن حازم عن ایوب السختیانی عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لم یکذب ابراهیم النبی علیه السلام قط الا ثلاث کذبات ثنتین فی ذات الله قوله انی سقیم وقوله بل فعله کبیرهم هذا واحدة فی شان سارة فانه قدم ارض جبار ومعه سارة کانت احسن الناس فقال لها ان هذا الجبار ان یعلم انک امرأتی یغلبنی علیک فان سالک فاخبریه انک اختی فانک اختی فی الاسلام فانی لا اعلم فی الارض مسلما غیری وغیرک فلما دخل ارضه رآها بعض اهل الجبار اتاه فقال لقد قدمت ارضک امرأة لا ینبغی لها ان تکون الا لک فارسل الیها فاتی بها قام ابراهیم الی الصلوة فلما دخلت علیه لم یتمالک ان بسط یده الیها فقبضت یده قبضة شدیدة فقال لها ادعی الله ان یطلق یدی ولا اضرک ففعلت فعاد فقبضت اشد من القبضة الاولی فقال لها مثل ذلک ففعلت فعاد فقبضت اشد من القبضتین الاولیین فقال ادعی الله ان یطلق یدی فلک الله ان لا اضرک ففعلت واطلقت یده ودعا الذی جاء بها فقال له انک انما اتیتنی بشیطان ولم تاتنی بانسان فاخرجها من ارضی واعطها هاجر قال فاقبلت تمشی فلما رآها ابراهیم علیه السلام انصرف فقال لها مهیم قالت خیرا کف الله ید الفاجر واخدم خادما قال ابو هریرة فتلک امکم یا بنی ماء السماء

حدثنی محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کانت بنو اسرائیل یغتسلون عراة ینظر بعضهم الی سوءة بعض وکان موسی علیه السلام یغتسل وحده فقالوا والله ما یمنع موسی ان یغتسل معنا الا انه ادر قال فذهب مرة یغتسل فوضع ثوبه علی حجر ففر الحجر بثوبه قال فجمح موسی علیه السلام باثره یقول ثوبی حجر ثوبی حجر حتی نظرت بنو اسرائیل الی سوءة موسی علیه السلام فقالوا والله ما بموسی من باس فقام الحجر بعد حتی نظر الیه قال فاخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا قال ابو هریرة والله انه بالحجر ندب باستة او سبعة ضرب موسی علیه السلام بالحجر

وحدثنا یحیی بن حبیب الحارثی قال نا یزید بن زریع قال نا خالد الحذاء عن عبد الله بن شقیق قال انبانا ابو هریرة قال کان موسی علیه السلام رجلا حییا قال فکان لا یری متجردا قال فقالت بنو اسرائیل انه ادر قال فاغتسل عند مویه فوضع ثوبه علی حجر فانطلق الحجر یسعی واتبعه بعصاه یضربه ثوبی حجر ثوبی حجر حتی وقف علی ملأ من بنی اسرائیل وتن لت یا ایها الذین امنوا لا تکونوا کالذین اذوا موسی فبرأه الله مما قالوا وکان عند الله وجیها

(**قوله** صلی الله علیه وسلم لم یکذب ابراهیم النبی علیه السلام الا ثلث کذبات ثنتین فی ذات الله تعالی قوله انی سقیم وقوله بل فعله کبیرهم هذا وواحدة فی شان سارة وهی قوله فان سالک فاخبریه انک اختی فانک اختی فی الاسلام) قال المازری اما الکذب فیما طریقه البلاغ عن الله تعالی فالانبیاء معصومون منه سواء کثیره وقلیله واما ما لا یتعلق بالبلاغ ولیس من الصفات کالکذبة الواحدة فی حقیر من امر الدنیا ففی امکان وقوعه منهم وعصمتهم منه القولان المشهوران للسلف والخلف قال القاضی عیاض الصحیح ان الکذب فیما یتعلق بالبلاغ لا یتصور وقوعه منهم سواء جوزنا الصغائر منهم او عصمتهم منها لان وسوسة الکذب لام کثیر لان منصب النبوة یرتفع عنه وتجویزه یرفع الوثوق باقوالهم واما قوله صلی الله علیه وسلم ثنتین فی ذات الله تعالی وواحدة فی شان سارة فمعناه ان الکذبات المذکورة انما هی بالنسبة الی فهم المخاطب والسامع واما فی نفس الامر فلیست کذبا مذموما لوجهین احدهما انه عرض بها فقال فی سارة اختی فی الاسلام وهو صحیح فی باطن الامر وسنذکر ان شاء الله تعالی تاویل اللفظین الآخرین والوجه الثانی انه لو کان کذبا لا توریة فیه لکان جائزا فی دفع الظالمین وقد اتفق الفقهاء علی انه لو جاء ظالم یطلب انسانا مختفیا لیقتله او یطلب ودیعة لانسان لیاخذها غصبا وسال عن ذلک وجب علی من علم ذلک اخفاؤه وانکار العلم به وهذا کذب جائز بل واجب لکونه فی دفع الظالم فنبه النبی صلی الله علیه وسلم علی ان هذه الکذبات لیست داخلة فی مطلق الکذب المذموم قال المازری وقد تاول بعضهم هذه الکلمات واخرجها عن کونها کذبا قال ولا معنی للامتناع من اطلاق لفظ اطلقه رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت اما اطلاق لفظ الکذب علیها فلا یمتنع لورود الحدیث به واما تاویلها فصحیح لا مانع منه قال العلماء والواحدة التی فی شان سارة هی ایضا فی ذات الله تعالی لانها سبب دفع کافر ظالم عن مواقعة فاحشة عظیمة وقد جاء ذلک مفسرا فی غیر مسلم فقال ما فیها کذبة الا یماحل بها عن الاسلام ای یجادل ویدافع قالوا وانما خص الثنتین بانهما فی ذات الله تعالی لکون الثالثة تضمنت لفعاله وحظا مع کونها فی ذات الله تعالی وذکروا فی قوله انی سقیم ای ساسقم لان الانسان عرضة للاسقام واراد بذلک الاعتذار عن الخروج معهم الی عیدهم وشهود باطلهم وکفرهم وقیل سقیم بما قدر علی من الموت وقیل کانت تاخذه الحمی فی ذلک الوقت واما قوله بل فعله کبیرهم فقال ابن قتیبة وطائفة جعل النطق شرطا لفعل کبیرهم ای فعله کبیرهم ان کانوا ینطقون وقال الکسائی یوقف عند قوله بل فعله ای فعله فاعله فاضمره ثم یبتدئ فیقول کبیرهم هذا فاسئلوهم عن ذلک الفاعل وذهب الاکثرون الی انها علی ظاهرها وجوابها ما سبق والله اعلم (**قوله** فلک الله) ای شاهدا وضامن ان لا اضرک (**قوله** مهیم) بفتح المیم والیاء واسکان الهاء بینهما ای ما شانک وما خبرک وقع فی البخاری لاکثر الرواة مهیما بالالف والاول افصح واشهر (**قوله** واخدم خادما) ای هبنی خادما وهی هاجر ویقال آجر بمد الالف والخادم یقع علی الذکر والانثی (**قوله** قال ابو هریرة فتلک امکم یا بنی ماء السماء) قال کثیرون المراد ببنی ماء السماء العرب کلهم لخلوص نسبهم وصفائه وقیل لان اکثرهم اصحاب مواش وعیشهم من المرعی والخصب وما ینبت بماء السماء وقال القاضی الاظهر عندی ان المراد بذلک الانصار خاصة ونسبتهم الی جدهم عامر بن حارثة بن امرأ القیس بن ثعلبة بن مازن بن الازد وکان یعرف بماء السماء وهو المشهور بذلک والانصار کلهم من ولد حارثة بن ثعلبة بن عمرو بن عامر المذکور والله اعلم وفی هذا الحدیث معجزة ظاهرة لابراهیم صلی الله علیه وسلم

باب من فضائل موسی صلی الله علیه وسلم

(**قوله** انه ادر) بهمزة ممدودة ثم دال مهملة مفتوحة ثم راء وهو عظیم الخصیتین وجمح موسی ای ذهب مسرعا اسراعا بلیغا وطفق ضربا ای جعل یضرب یقال طفق یفعل کذا وطفق بکسر الفاء وفتحها وجعل واخذ واقبل بمعنی واحد واما الندب فهو بفتح النون والدال واصله اثر الجرح اذا لم یرتفع عن الجلد (**قوله** ثوبی حجر) ای دع ثوبی یا حجر (**قوله** فما توارت یدک من شعرة فانک تعیش بها سنة) هکذا هو فی جمیع النسخ توارت ومعناه وارت وسترت (**قوله** فاغتسل عند مویه) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا ومعظم غیرها مویه بضم المیم وفتح الواو واسکان الیاء وهو تصغیر ماء واصله موه والتصغیر یرد الاشیاء الی اصولها وقال القاضی وقع فی بعض الروایات مویه کما ذکرناه وفی معظمها مشربة بفتح المیم واسکان الشین وهی حفرة فی اصل النخلة یجمع الماء فیها لسقیها قال القاضی واظن الاول تصحیفا کما سبق والله اعلم وفی هذا الحدیث فوائد منها ان فیه معجزتین ظاهرتین لموسی صلی الله علیه وسلم احداهما مشی الحجر بثوبه الی ملأ بنی اسرائیل والثانیة حصول الندب فی الحجر ومنها وجود التمییز فی الجماد کالحجر ونحوه ومثله تسلیم الحجر بمکة وحنین الجذع ونظائره وسبق قریبا بیان هذه المسئلة مبسوطة ومنها جواز الغسل عریانا فی الخلوة وان کان ستر العورة افضل وبهذا قال الشافعی ومالک وجماهیر العلماء وخالفهم ابن ابی لیلی وقال ان للماء ساکنا واحتج فی ذلک بحدیث ضعیف ومنها ما ابتلی به الانبیاء والصالحون من اذی السفهاء والجهال وصبرهم علیهم ومنها ما قاله

وحدثنی محمد بن رافع وعبد بن حميد قال عبد نا وقال ابن رافع ثنا عبد الرزاق قال نا معمر عن ابن طاؤس عن ابيه عن ابی هريرة قال رسل ملك الموت الى موسى عليه السلام فلما جاءه صكّه ففقأ عينه فرجع الى ربه فقال ارسلتنی الى عبد لا يريد الموت قال فرد الله اليه عينه وقال ارجع اليه فقل له يضع يده على متن ثور فله بما غطت يده بكل شعرة سنة قال ای رب ثم مه قال ثم الموت قال فالآن فسأل الله ان يدنيه من الارض المقدسة رمية بحجر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلو كنت ثم لاريتكم قبره الى جانب الطريق تحت الكثيب الاحمر **حدثنا** محمد بن رافع قال ثنا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ملك الموت الى موسى عليه السلام فقال له اجب ربك قال فلطم موسى عليه السلام عين ملك الموت ففقأها قال فرجع الملك الى الله تعالى فقال انك ارسلتنی الى عبد لك لا يريد الموت وقد فقأ عينی قال فرد الله اليه عينه وقال ارجع الى عبده فقل الحياة تريد فان كنت تريد الحياة فضع يدك على متن ثور فما توارت يدك من شعرة فانك تعيش بها سنة قال ثم مه قال ثم تموت قال فالآن من قريب رب امتنی من الارض المقدسة رمية بحجر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لو انی عنده لاريتكم قبره الى جانب الطريق عند الكثيب الاحمر **حدثنا** ابو اسحاق قال ثنا محمد بن يحيى قال ثنا عبد الرزاق قال نا معمر بمثل هذا الحديث **حدثنی** زهير بن حرب قال ثنا حجين بن المثنى قال ثنا عبد العزيز بن عبد الله بن ابی سلمة عن عبد الله بن الفضل الهاشمی عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی هريرة قال بينما يهودیّ يعرض سلعة له اعطی بها شيأ كرهه او لم يرض شك عبد العزيز قال لا والذی اصطفى موسى عليه السلام على البشر قال فسمعه رجل من الانصار فلطم وجهه قال تقول والذی اصطفى موسى عليه السلام على البشر ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين اظهرنا قال فذهب اليهودیّ الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا ابا القاسم ان لی ذمة وعهدا وقال فلان لطم وجهی فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لطمت وجهه قال قال يا رسول الله والذی اصطفى موسى عليه السلام على البشر وانت بين اظهرنا قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى عرف الغضب فی وجهه ثم قال لا تفضلوا بين انبياء الله فانه ينفخ فی الصور فيصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء الله قال ثم ينفخ فيه اخرى فاكون اول من بعث او فی اول من بعث فاذا موسى عليه السلام آخذ بالعرش فلا ادری احوسب بصعقة يوم الطور او بعث قبلی ولا اقول ان احدا افضل من يونس بن متى عليه السلام **وحدثنيه** محمد بن حاتم قال ثنا يزيد بن هارون قال انا عبد العزيز بن ابی سلمة بهذا الاسناد سواء **حدثنی** زهير بن حرب وابو بكر بن النضر قالا ثنا يعقوب بن ابراهيم قال نا ابی عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبد الرحمن وعبد الرحمن الاعرج عن ابی هريرة قال استبّ رجلان رجل من اليهود ورجل من المسلمين فقال المسلم والذی اصطفى محمدا صلى الله عليه وسلم على العالمين وقال اليهودی والذی اصطفى موسى عليه السلام على العالمين وقال فرفع المسلم يده عند ذلك فلطم وجه اليهودیّ فذهب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بما كان من امره وامر المسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تخيرونی على موسى فان الناس يصعقون فاكون اول من يفيق فاذا موسى عليه السلام باطش بجانب العرش فلا ادری اكان فيمن صعق فافاق قبلی ام كان ممن استثنى الله **وحدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن الدّارمی وابو بكر بن اسحاق قالا انا ابو اليمان قال انا شعيب عن الزهری قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن وسعيد بن المسيّب عن ابی هريرة قال استبّ رجل من المسلمين ورجل من اليهود بمثل حديث ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب **وحدثنی** عمرو الناقد قال ثنا ابو احمد الزبيری قال نا سفيان عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن ابی سعيد الخدری قال جاء يهودیّ الى النبی صلى الله عليه وسلم قد لطم وجهه وساق الحديث بمعنى حديث الزهری غير انه قال فلا ادری اكان ممن صعق فافاق قبلی او اكتفى بصعقة الطور

انا

الموت

جنب

ثنا

القاضی وغيره ان الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم منزهون عن النقائص فی الخلق والخلق سالمون من العاهات والمعائب قالوا ولا التفات الى ما قاله من لا تحقيق له من اهل التاريخ فی اضافة بعض العاهات الى بعضهم بل نزههم الله تعالى من كل عيب وكل ما ينفض العيون او ينفر القلوب (**قوله** عن ابی هريرة قال ارسل ملك الموت الى موسى فلما جاءه صكه ففقأ عينه فرجع الى ربه فقال ارسلتنی الى عبد لا يريد الموت قال فرد الله اليه عينه وقال ارجع اليه فقل له يضع يده على متن ثور فله بما غطت يده على متن ثور فله بما غطت يده بكل شعرة سنة قال ای رب ثم ماذا قال ثم الموت قال فالآن فسأل الله تعالى ان يدنيه من الارض المقدسة رمية بحجر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلو كنت ثم لاريتكم قبره الى جانب الطريق تحت الكثيب الاحمر) وفی الرواية الاخرى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ملك الموت الى موسى فقال اجب ربك فلطم موسى عين ملك الموت ففقأها وذكر نحوا مما سبق اما **قوله** صكه فهو بمعنى لطمه كما فی الرواية الثانية وفقأ عينه بالهمز ومتن الثور ظهره ورمية بحجر اى قدر ما يبلغه **وقوله** ثم مه هی ها السكت وهو استفهام اى ثم ماذا يكون احياة ام موت والكثيب الرمل المستطيل المحدودب ومعنى اجب ربك اى للموت ومعناه جئت لتقبض روحك اما سواله الادنا من الارض المقدسة فلشرفها وفضيلة من فيها من المدفونين من الانبياء وغيرهم قال بعض العلماء وانما سال الادنا ولم يسال نفس بيت المقدس لانه خاف ان يكون قبره مشهورا عندهم فيفتتن به الناس وفی هذا استحباب الدفن فی المواضع الفاضلة والمواطن المباركة والقرب من مدافن الصالحين والله اعلم قال المازری وقد انكر بعض الملاحدة هذا الحديث وانكر تصوره قالوا كيف يجوز على موسى فقأ عين ملك الموت قال واجاب العلماء عن هذا باجوبة احدها انه لا يمتنع ان يكون موسى صلى الله عليه وسلم قد اذن الله تعالى له فی هذه اللطمة ويكون ذلك امتحانا للملطوم والله سبحانه وتعالى يفعل فی خلقه ما شاء ويمتحنهم بما اراد والثانی ان هذا على المجاز والمراد ان موسى ناظره وحاجه فغلبه بالحجة ويقال فقأ فلان عين فلان اذا غالبه بالحجة ويقال عورت الشیء اذا ادخلت فيه نقصا قال وفی هذا ضعف لقوله صلى الله عليه وسلم فرد الله اليه عينه فان قيل اراد روحه كان بعيدا والثالث ان موسى صلى الله عليه وسلم لم يعلم انه ملك من عند الله وظن انه رجل قصده يريد نفسه فدافعه عنها فادت المدافعة الى فقأ عينه لا انه قصدها بالفقئ وتؤيده رواية صكه وهذا جواب الامام ابی بكر بن خزيمة وغيره من المتقدمين واختاره المازری والقاضی عياض قالوا وليس فی الحديث تصريح بانه تعمد فقأ عينه فان قيل فقد اعترف موسى حين جاءه ثانيا بانه ملك الموت فالجواب انه اتاه فی المرة الثانية بعلامة علم بها انه ملك الموت فاستسلم بخلاف المرة الاولى والله اعلم (**قوله** فی الرواية الثانية فالآن من قريب رب امتنی بالارض المقدسة رمية بحجر) هكذا هو فی معظم النسخ امتنی بالميم والتاء والنون من الموت وفی بعضها ادنی بالدال ونونين وكلاهما صحيح (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا تفضلوا بين الانبياء) فقد سبق بيانه وتاويله مبسوطا فی اول كتاب الفضائل (**قوله** صلى الله عليه وسلم ينفخ فی الصور فيصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء الله قال ثم ينفخ فيه اخرى فاكون اول من بعث فاذا موسى آخذ بالعرش فلا ادری احوسب بصعقة يوم الطور او بعث قبلی وفی رواية فان الناس يصعقون فاكون اول من يفيق فاذا موسى باطش بجانب العرش فلا ادری اكان فيمن صعق فافاق قبلی ام كان ممن استثنى الله تعالى) الصعق والصعقة الهلاك والموت ويقال منه صعق الانسان يصعق بفتح الصاد وضمها

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن سفیان ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال ثنا سفیان عن عمرو بن یحیی عن ابیه عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تخیروا بین الانبیاء وفی حدیث ابن نمیر عمرو بن یحیی قال حدثنی ابی حدثنا هداب بن خالد وشیبان بن فروخ قالا نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی وسلیمان التیمی عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اتیت وفی روایة هداب مررت علی موسی لیلة اسری بی عند الکثیب الاحمر وهو قائم یصلی فی قبره وحدثنا علی بن خشرم قال نا عیسی یعنی ابن یونس ح قال وحدثنا عثمان بن ابی شیبة قال نا جریر کلاهما عن سلیمان التیمی عن انس ح قال وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبدة بن سلیمان عن سفیان عن سلیمان التیمی قال سمعت انسا یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مررت علی موسی وهو یصلی فی قبره وزاد فی حدیث عیسی مررت لیلة اسری بی وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالوا نا محمد بن جعفر قال ثنا شعبة عن سعد بن ابراهیم قال سمعت حمید بن عبد الرحمن یحدث عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال یعنی الله تبارك وتعالی لا ینبغی لعبد لی وقال ابن المثنی لعبدی ان یقول انا خیر من یونس بن متی قال ابن ابی شیبة محمد بن جعفر عن شعبة وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن قتادة قال سمعت ابا العالیة یقول حدثنی ابن عم نبیکم صلی الله علیه وسلم یعنی ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متی ونسبه الی ابیه وحدثنا زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالوا نا یحیی بن سعید عن عبید الله قال اخبرنی سعید بن ابی سعید عن ابیه عن ابی هریرة قال قیل یا رسول الله من اکرم الناس قال اتقاهم قالوا لیس عن هذا نسألك قال فیوسف نبی الله بن نبی الله بن خلیل الله قالوا لیس عن هذا نسألك قال فعن معادن العرب تسألونی خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا وحدثنا هداب بن خالد قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن ابی رافع عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کان زکریا نجارا

وانکر بعضهم الظن وصعقتهم الصاعقة بفتح الصاد والعین واصعقتهم وبنو تمیم یقولون الصاقعة بتقدیم القاف قال القاضی وهذا من اشکل الاحادیث لان موسی قدمات فکیف تدرکه الصعقة وانما تصعق الاحیاء وقوله ما استثنی الله تعالی یدل علی انه کان حیا ولم یات ان موسی رجع الی الحیوة ولا انه حی کما جاء فی عیسی وقد قال صلی الله علیه وسلم لو کنت ثم لاریتکم قبره الی جانب الطریق قال القاضی فیحتمل ان هذه الصعقة صعقة فزع بعد البعث حین تنشق السموات والارض فتنتظم حینئذ الآیات والاحادیث ویؤیده قوله صلی الله علیه وسلم فافاق لانه انما یقال افاق من الغشی واما الموت فیقال بعث منه وصعقة الطور لم تکن موتا واما قوله صلی الله علیه وسلم فلا ادری افاق قبلی فیحتمل انه صلی الله علیه وسلم قاله قبل ان یعلم انه اول من تنشق عنه الارض ان کان هذا اللفظ علی ظاهره وان نبینا صلی الله علیه وسلم اول شخص تنشق عنه الارض علی الاطلاق قال ویجوز ان یکون معناه انه من الزمرة الذین هم اول من تنشق عنهم الارض فیکون موسی من تلك الزمرة وهی والله اعلم زمرة الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم هذا آخر کلام القاضی (قوله صلی الله علیه وسلم ولا اقول ان احدا افضل من یونس بن متی وفی روایة ان الله تعالی قال لا ینبغی لعبد لی یقول انا خیر من یونس بن متی وفی روایة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما ینبغی لعبد یقول انا خیر من یونس بن متی) قال العلماء هذه الاحادیث یحتمل وجهین احدهما انه صلی الله علیه وسلم قال هذا قبل ان یعلم انه افضل من یونس فلما علم ذلك قال انا سید ولد آدم ولم یقل هنا ان یونس افضل منه او من غیر الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم والثانی انه صلی الله علیه وسلم قال هذا زجرا عن ان یتخیل احد من الجاهلین شیئا من حط مرتبة یونس صلی الله علیه وسلم من اجل ما فی القرآن العزیز من قصته قال العلماء وما جری لیونس صلی الله علیه وسلم لم یحطه من النبوة مثقال ذرة وخص یونس بالذکر لما ذکرناه من ذکره فی القرآن بما ذکروا واما قوله صلی الله علیه وسلم ما ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس فالضمیر فی انا قیل یعود الی النبی صلی الله علیه وسلم وقیل یعود الی القائل ای لا یقول ذلك بعض الجاهلین من المجتهدین فی عبادة او علم او غیر ذلك من الفضائل فانه لو بلغ من الفضائل ما بلغ لم یبلغ درجة النبوة ویؤید هذا التاویل الروایة التی قبله وهی قوله تعالی لا ینبغی لعبد لی ان یقول انا خیر من یونس بن متی والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم مررت علی موسی وهو قائم یصلی فی قبره) هذا الحدیث سبق شرحه فی اواخر کتاب الایمان عند ذکر موسی وعیسی صلی الله علیهما وسلم

باب من فضائل یوسف صلی الله علیه وسلم

(قوله قیل یا رسول الله من اکرم الناس قال اتقاهم قالوا لیس عن هذا نسألك قال یوسف نبی الله بن نبی الله بن خلیل الله قالوا لیس عن هذا نسألك قال فعن معادن العرب تسألونی خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا) هکذا وقع فی مسلم نبی الله بن نبی الله بن خلیل الله وفی روایات للبخاری کذلك وفی بعضها نبی الله بن نبی الله بن نبی الله بن خلیل الله وهذه الروایة هی الاصل واما الاولی فمختصرة منها فانه یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراهیم الخلیل صلی الله علیه وسلم فنسبه فی الاول الی جده ویقال یوسف بضم السین وکسرها وفتحها مع الهمزة وترکه فهی ستة اوجه قال العلماء واصل الکرم کثرة الخیر وقد جمع یوسف صلی الله علیه وسلم مکارم الاخلاق مع شرف النبوة مع شرف النسب وکونه نبیا ابن ثلثة انبیاء متناسلین احدهم خلیل الله صلی الله علیه وسلم وانضم الیه شرف علم الرؤیا وتمکنه فیه ورئاسة الدنیا وملکها بالسیرة الجمیلة وحیاطته للرعیة وعموم نفعه ایاهم وشفقته علیهم وانقاذه ایاهم من تلك السنین والله اعلم قال العلماء لما سئل صلی الله علیه وسلم ای الناس اکرم اخبر باکمل الکرم واعمه فقال اتقاهم له وقد ذکرنا ان اصل الکرم کثرة الخیر ومن کان متقیا کان کثیر الخیر وکثیر الفائدة فی الدنیا وصاحب الدرجات العلی فی الآخرة فلما قالوا لیس عن هذا نسألك قال یوسف الذی جمع خیرات الآخرة والدنیا وشرفهما فلما قالوا لیس عن هذا نسأل فهم عنهم ان مرادهم قبائل العرب قال خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا ومعناه ان اصحاب المروات ومکارم الاخلاق فی الجاهلیة اذا اسلموا وفقهوا فهم خیار الناس قال القاضی وقد تضمن الحدیث فی الاجوبة الثلاثة ان الکرم کله عمومه وخصوصه وجمله ومبینه انما هو الدین من التقوی والنبوة والاعراف فیهما والاسلام مع الفقه ومعنی معادن العرب اصولها وفقهوا بضم القاف علی المشهور وحکی کسرها اے صاروا فقهاء عالمین بالاحکام الشرعیة الفقهیة والله اعلم

باب من فضائل زکریا صلی الله علیه وسلم

(قوله صلی الله علیه وسلم کان زکریا نجارا) فیه جواز الصنائع وان التجارة لا تسقط المروة وانها صنعة فاضلة وفیه فضیلة لزکریا صلی الله علیه وسلم فانه کان صانعا یاکل من کسبه وقد ثبت قوله صلی الله علیه وسلم افضل ما اکل الرجل من کسبه وان نبی الله داود کان یاکل من عمل یده وفی زکریا خمس لغات المد والقصر وزکری بالتشدید والتخفیف وزکر کعلم

حدثنا عمرو بن محمد الناقد و اسحاق بن ابراهیم الحنظلی و عبید الله بن سعید و محمد بن ابی عمر المکی کلهم عن ابن عیینة واللفظ لابن ابی عمر قال ثنا سفیان بن عیینة قال ثنا عمرو بن دینار عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ان نوفا البکالی یزعم ان موسی علیه السلام صاحب بنی اسرائیل لیس هو موسی علیه السلام صاحب الخضر علیه السلام فقال کذب عدو الله سمعت ابی بن کعب یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قام موسی خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم قال انا اعلم فعتب الله علیه اذ لم یرد العلم الیه فاوحی الله الیه ان عبدا من عبادی بمجمع البحرین هو اعلم منک قال موسی ای رب کیف لی به فقیل له احمل حوتا فی مکتل فحیث تفقد الحوت فهو ثم فانطلق وانطلق معه فتاه وهو یوشع بن نون فحمل موسی علیه السلام حوتا فی مکتل وانطلق هو وفتاه یمشیان حتی اتیا الصخرة فرقد موسی علیه السلام وفتاه فاضطرب الحوت فی المکتل حتی خرج من المکتل فسقط فی البحر قال وامسک الله عنه جریة الماء حتی کان مثل الطاق فکان للحوت سربا وکان لموسی وفتاه عجبا فانطلقا بقیة یومهما ولیلتهما وسی صاحب موسی ان یخبره فلما اصبح موسی علیه السلام قال لفتاه اتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا هذا نصبا قال ولم ینصب حتی جاوز المکان الذی امر به قال ارایت اذ اوینا الی الصخرة فانی نسیت الحوت وما انسانیه الا الشیطان ان اذکره واتخذ سبیله فی البحر عجبا قال موسی ذلک ما کنا نبغ فارتدا علی اثارهما قصصا قال یقصان اثارهما حتی اتیا الصخرة فرای رجلا مسجی علیه بثوب فسلم علیه موسی فقال له الخضر انی بارضک السلام قال انا موسی قال موسی بنی اسرائیل قال نعم قال انک علی علم من علم الله علمکه الله لا اعلمه وانا علی علم من علم الله علمنیه لا تعلمه قال له موسی هل اتبعک علی ان تعلمنی مما علمت رشدا قال انک لن تستطیع معی صبرا وکیف تصبر علی مالم تحط به خبرا قال ستجدنی ان شاء الله صابرا ولا اعصی لک امرا قال له الخضر فان اتبعتنی فلا تسئلنی عن شیء حتی احدث لک منه ذکرا قال نعم قال فانطلق الخضر وموسی یمشیان علی ساحل البحر فمرت بهما سفینة فکلموهم ان یحملوهما فعرفوا الخضر فحملوهما بغیر نول فعمد الخضر الی لوح من الواح السفینة فنزعه فقال له موسی قوم حملونا بغیر نول عمدت الی سفینتهم فخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شیئا امرا قال الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترهقنی من امری عسرا ثم خرج من السفینة فبینما هما یمشیان علی الساحل اذا غلام یلعب مع الغلمان فاخذ الخضر برأسه فاقتلعه بیده فقتله فقال له موسی اقتلت نفسا زکیة بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا قال الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا قال وهذه اشد من الاولی قال ان سالتک عن شیء بعدها فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرا فانطلقا حتی اذا اتیا اهل قریة استطعما اهلها فابوا ان یضیفوهما فوجدا فیها جدارا یرید ان ینقض یقول مائل قال الخضر بیده هکذا فاقامه قال له موسی قوم اتیناهم فلم یضیفونا ولم یطعمونا لو شئت لاتخذت علیه اجرا قال هذا فراق بینی وبینک سانبئک بتاویل مالم تستطع علیه صبرا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یرحم الله موسی لوددت انه کان صبر حتی یقص علینا من اخبارهما قال وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کانت الاولی من موسی نسیانا قال وجاء عصفور حتی وقع علی حرف السفینة ثم نقر فی البحر فقال له الخضر ما نقص علمی وعلمک من علم الله الا مثل ما نقص هذا العصفور من البحر قال سعید بن جبیر وکان یقرأ وکان امامهم ملک یاخذ کل سفینة صالحة غصبا وکان یقرأ واما الغلام فکان کافرا

باب من فضائل الخضر صلی الله علیه وسلم

من فضائل الخضر صلی الله علیه وسلم جمهور العلماء علی انه حی موجود بین اظهرنا وذلک متفق علیه عند الصوفیة واهل الصلاح والمعرفة وحکایاتهم فی رؤیته والاجتماع به والاخذ عنه وسؤاله وجوابه ووجوده فی المواضع الشریفة ومواطن الخیر اکثر من ان تحصر واشهر من ان تستر وقال الشیخ ابو عمرو ابن الصلاح هو حی عند جماهیر العلماء والصالحین والعامة معهم فی ذلک قال وانما شذ بانکاره بعض المحدثین قال الجیری المفسر ابو عمرو هو نبی واختلفوا فی کونه مرسلا وقال القشیری وکثیرون هو ولی وحکی الماوردی فی تفسیره ثلاثة اقوال احدها نبی والثانی ولی والثالث انه من الملائکة وهذا غریب باطل قال المازری اختلف العلماء فی الخضر هل هو نبی او ولی قال واحتج من قال بنبوته بقوله وما فعلته عن امری فدل علی انه نبی اوحی الیه بانه اعلم من موسی ویبعد ان یکون ولیا اعلم من نبی واجاب الآخرون بانه یجوز ان یکون قد اوحی الله الی نبی فی ذلک العصر ان یامر الخضر بذلک وقال الثعلبی المفسر الخضر نبی معمر علی جمیع الاقوال محجوب عن الابصار یعنی عن ابصار اکثر الناس قال وقیل انه لا یموت الا فی آخر الزمان حین یرفع القرآن وذکر الثعلبی ثلثة اقوال فی ان الخضر کان من زمن ابراهیم الخلیل صلی الله علیه وسلم ام بعده بقلیل ام بکثیر وکنیته الخضر ابو العباس واسمه بلیا بموحدة مفتوحة ثم لام ساکنة ثم مثناة تحت ابن ملکان بفتح المیم واسکان اللام وقیل کلیان قال ابن قتیبة فی المعارف قال وهب بن منبه اسم الخضر بلیا بن ملکان ابن فالغ بن عامر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح قالوا وکان ابوه من الملوک واختلفوا فی تلقیبه بالخضر فقال الاکثرون لانه جلس علی فروة بیضاء فصارت خضراء والفروة وجه الارض وقیل لانه کان اذا صلی اخضر ما حوله والصواب الاول فقد صح فی البخاری عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انما سمی الخضر انه جلس علی فروة فاذا هی تهتز من خلفه خضراء وبسطت احواله فی تهذیب الاسماء واللغات والله اعلم (قوله ان نوفا البکالی) هکذا ضبطه الجمهور بکسر الموحدة وتخفیف الکاف ورواه بعضهم بفتحها وتشدید الکاف قال القاضی هذا الثانی هو ضبط اکثر الشیوخ واصحاب الحدیث قال والصواب الاول وهو قول المحققین وهو منسوب الی بنی بکال بطن من حمیر وقیل من همدان ونوف هذا هو ابن فضالة کذا قاله ابن درید وغیره وهو ابن امراة کعب الاحبار وقیل ابن اخیه والمشهور الاول قاله ابن ابی حاتم وغیره قالوا وکنیته ابو یزید وقیل ابو رشدة وکان عالما حکیما قاضیا واما ما لاهل دمشق (قوله کذب عدو الله) قال العلماء هو علی وجه الاغلاظ والزجر عن مثل قوله لا انه یعتقد انه عدو الله حقیقة انما قاله مبالغة فی انکار قوله لمخالفته قول رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان ذلک فی حال غضب ابن عباس لشدة انکاره وحال الغضب تطلق الالفاظ ولا تراد بها حقائقها والله اعلم (قوله انا اعلم) اے فی اعتقاده والا فکان الخضر اعلم منه کما صرح به فی الحدیث (قوله صلی الله علیه وسلم فعتب الله علیه اذ لم یرد العلم الیه) اے کان حقه ان یقول الله اعلم فان مخلوقات الله تعالی لا یعلمها الا هو قال الله تعالی وما یعلم جنود ربک الا هو واستدل العلماء بسؤال موسی السبیل الی لقاء الخضر صلی الله علیهما وسلم علی استحباب الرحلة فی طلب العلم واستحباب الاستکثار منه

حدثنی محمد بن عبد الاعلی القیسیؒ قال نا المعتمر بن سلیمان التیمی عن ابیہ عن رقبۃ عن ابی اسحاق عن سعید بن جبیر قال قیل لابن عباس ان نوفا یزعم ان موسی الذی ذھب یلتمس العلم لیس بموسی بنی اسرائیل قال اسمعتہ یا سعید قلت نعم قال کذب نوف **حدثنا** ابی بن کعب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ بینما موسی علیہ السلام فی قومہ یذکرھم بایام اللہ وایام اللہ نعماؤہ وبلاؤہ اذ قال ما اعلم فی الارض رجلا خیرا واعلم منی قال فاوحی اللہ الیہ انی اعلم بالخیر منہ او عند من ھو ان فی الارض رجلا ھو اعلم منک قال یا رب فدلنی علیہ قال فقیل لہ تزود حوتا مالحا فانہ حیث تفقد الحوت قال فانطلق ھو وفتاہ حتی انتھیا الی الصخرۃ فعمی علیہ فانطلق وترک فتاہ فاضطرب الحوت فی الماء فجعل لا یلتئم علیہ صار مثل الکوۃ قال فقال فتاہ الا الحق بنبی اللہ فاخبرہ قال فنسی فلما تجاوزا قال لفتاہ اٰتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا قال ولم یصبھم نصب حتی تجاوزا قال فتذکر قال ارایت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ واتخذ سبیلہ فی البحر عجبا قال ذلک ما کنا نبغ فارتدا علی اثارھما قصصا فاراہ مکان الحوت قال ھھنا وصف لی قال فذھب یلتمس فاذا ھو بالخضر مسجی ثوبا مستلقیا علی القفا او قال علی حلاوۃ القفا قال السلام علیکم فکشف الثوب عن وجھہ فقال وعلیکم السلام قال من انت قال انا موسی قال ومن موسی قال موسی بنی اسرائیل قال مجیٔ ما جاء بک قال جئت لتعلمنی مما علمت رشدا قال انک لن تستطیع معی صبرا وکیف تصبر علی ما لم تحط بہ خبرا شئ امرت ان افعلہ اذا رایتہ لم تصبر قال ستجدنی ان شاء اللہ صابرا ولا اعصی لک امرا

وانہ یستحب للعالم وان کان من العلم بمحل عظیم ان یاخذ ممن ہو اعلم منہ ویسعی الیہ فی تحصیلہ وفیہ فضیلۃ طلب العلم وفی تزودہ الحوت وغیرہ جواز التزود فی السفر وفی ہذا الحدیث الادب مع العالم وحسن المشایخ وترک الاعتراض علیہم وتاویل ما لا یفہم ظاہرہ من افعالہم وحرکاتہم واقوالہم والوفاء بعہودہم والاعتذار عند مخالفۃ عہدہم وفیہ اثبات کرامات الاولیاء علی قول من یقول الخضر ولی وفیہ جواز سوال الطعام عند الحاجۃ وجواز اجارۃ السفینۃ وجواز رکوب السفینۃ والدابۃ وسکنی الدار ولبس الثوب ونحو ذلک بغیر اجرۃ برضی صاحبہ لقولہ حملونا بغیر نول وفیہ الحکم بالظاہر حتی یتبین خلافہ لانکار موسی قال القاضی واختلف العلماء فی قول موسی لقد جئت شیئا امرا وشیئا نکرا ایہما اشد فقیل امرا لانہ العظیم ولانہ فی مقابلۃ خرق السفینۃ الذی یترتب علیہ فی العادۃ ہلاک الذین فیہا واموالہم وہو اعظم من قتل الغلام فانہا نفس واحدۃ وقیل نکرا اشد لانہ قالہ عند مباشرۃ القتل حقیقۃ واما القتل فی خرق السفینۃ فمظنون وقد یسلمون فی العادۃ وقد سلموا فی ہذہ القضیۃ ولیس فیہ ما ہو محقق الا مجرد الخرق واللہ اعلم (**قولہ** تعالی ان عبدا من عبادی بمجمع البحرین ہو اعلم منک) قال قتادۃ ہو مجمع بحری فارس والروم مما یلی المشرق وحکی الثعلبی عن ابی بن کعب انہ بافریقیۃ (**قولہ** احمل حوتا فی مکتل فحیث تفقد الحوت فہو ثم) الحوت السمکۃ وکانت سمکۃ مالحۃ کما صرح بہ فی الروایۃ الثانیۃ والمکتل بکسر المیم وفتح المثناۃ فوق وہو القفۃ والزنبیل وسبق بیانہ مرات وتفقد بکسر القاف ای یذہب منک یقال فقدہ وافتقدہ وثم بفتح الثاء ای ہناک (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم وانطلق معہ فتاہ وہو یوشع بن نون) معنی فتاہ صاحبہ ونون مصروف کنوح وہذا الحدیث یرد قول من قال من المفسرین ان فتاہ عبدلہ وغیر ذلک من الاقوال الباطلۃ قالوا وہو یوشع بن نون بن افرایم بن یوسف (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم وامسک اللہ عنہ جریۃ الماء حتی کان مثل الطاق) اما الجریۃ فبکسر الجیم والطاق عقد البناء وجمعہ طیقان واطواق وہو الازج وما عقدا علاہ من البناء وبقی ما تحتہ خالیا (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقا بقیۃ یومہما ولیلتہما) ضبطوہ بنصب لیلتہما وجرہا والنصب التعب قالوا لحقہ النصب والجوع لیطلب الغذاء فیتذکر بہ نسیان الحوت ولہذا قال صلی اللہ علیہ وسلم ولم ینصب حتی جاوز المکان الذی امر بہ (**قولہ** اتخذ سبیلہ فی البحر عجبا) قیل ان لفظۃ عجبا یجوز ان تکون من تمام کلام یوشع وقیل من کلام موسی ای قال موسی عجبت من ہذا عجبا وقیل من کلام اللہ تعالی ومعناہ اتخذ موسی سبیل الحوت فی البحر عجبا (**قولہ** ما کنا نبغ) ای نطلب معناہ ان الذی جئنا نطلب ہو الموضع الذی تفقد فیہ الحوت (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم فرای رجلا مسجی علیہ بثوب فسلم علیہ فقال لہ الخضر انی بارضک السلام) المسجی المغطی وانی ای من این السلام فی ہذہ الارض التی لا یعرف فیہا السلام قال العلماء انی تاتی بمعنی این ومتی وحیث وکیف وحملوہا بالغیر نول بفتح النون واسکان الواو ای بغیر اجر والنول والنوال العطاء (**قولہ** لتغرق اہلہا) قرئ فی السبع بضم التاء المثناۃ فوق ونصب اہلہا وبفتح المثناۃ تحت ورفع اہلہا وجئت شیئا امرا ای عظیما کثیر الشدۃ ولا ترہقنی ای تغشنی وتحملنی (**قولہ** اقتلت نفسا زاکیۃ بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا) قرئ فی السبع زاکیۃ وزکیۃ قالوا ومعناہ طاہرۃ من الذنوب وقولہ بغیر نفس ای بغیر قصاص لک علیہا والنکر المنکر وقرئ فی السبع باسکان الکاف وضمہا والاکثرون بالاسکان قال العلماء وقولہ اذا غلام یلعب فقتلہ دلیل علی انہ کان صبیا لیس ببالغ لانہ حقیقۃ الغلام وہذا قول الجمہور انہ لم یکن بالغا وزعمت طائفۃ انہ کان بالغا یعمل بالفساد واحتجت بقولہ اقتلت نفسا زکیۃ بغیر نفس فدل علی انہ ممن یجب علیہ القصاص والصبی لا قصاص علیہ وبقولہ کان کافرا فی قراءۃ ابن عباس کما ذکر فی آخر الحدیث والجواب عن الاول من وجہین احدہما ان المراد التنبیہ علی انہ قتل بغیر حق والثانی انہ یحتمل ان شرعہم کان ایجاب القصاص علی الصبی کما انہ فی شرعنا یوخذ بغرامۃ المتلفات والجواب عن الثانی من وجہین احدہما انہ شاذ لا حجۃ فیہ والثانی انہ سماہ بما یؤل الیہ لو عاش کما جاء فی الروایۃ الثانیۃ (**قولہ** قد بلغت من لدنی عذرا) فیہ ثلاث قراآت فی السبع الاکثرون بضم الدال وتشدید النون والثانیۃ بالضم وتخفیف النون والثالثۃ باسکان الدال واشمامہا الضم وتخفیف النون ومعناہ قد بلغت الی الغایۃ التی تعذر بسببہا فراقی (**قولہ** تعالی فانطلقا حتی اذا اتیا اہل قریۃ) قال الثعلبی قال ابن عباس ہی انطاکیۃ وقال ابن سیرین الابلۃ وہی البعد الارض من السماء (**قولہ** تعالی فوجدا فیہا جدارا یرید ان ینقض) ہذا من المجاز لان الجدار لا یکون لہ حقیقۃ ارادۃ ومعناہ قرب من الانقضاض وہو السقوط واستدل الاصولیون بہذا علی وجود المجاز فی القرآن ولہ نظائر معروفۃ قال وہب بن منبہ کان طول ہذا الجدار الی السماء مائۃ ذراع (**قولہ** لو شئت لتخذت علیہ اجرا) قرئ بالسبع لتخذت بتخفیف التاء وکسر الخاء ولاتخذت بالتشدید وفتح الخاء ای لاخذت علیہ اجرۃ ناکل بہا (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم وجاء عصفور حتی وقع علی حرف السفینۃ ثم نقر فی البحر فقال لہ الخضر ما نقص علمی وعلمک من علم اللہ تعالی الا مثل ما نقص ہذا العصفور من البحر) قال العلماء لفظ النقص ہنا لیس علی ظاہرہ وانما معناہ ان علمی وعلمک بالنسبۃ الی علم اللہ تعالی کنسبۃ ما نقرہ ہذا العصفور الی ماء البحر ہذا علی التقریب الی الافہام والا فنسبۃ علمہما اقل واحقر وقد جاء فی روایۃ للبخاری ما علمی وعلمک فی جنب علم اللہ الا کما اخذ ہذا العصفور بمنقارہ ای فی جنب معلوم اللہ وقد یطلق العلم بمعنی المعلوم وہو من اطلاق المصدر لارادۃ المفعول کقولہم درہم ضرب السلطان ای مضروبہ قال القاضی وقال بعض من اشکل علیہ ہذا الحدیث الا ہنا بمعنی ولا ای ما نقص علمی وعلمک من علم اللہ ولا مثل ما اخذ ہذا العصفور لان علم اللہ تعالی لا یدخلہ نقص قال القاضی ولا حاجۃ الی ہذا التکلف بل ہو صحیح کما بیناہ واللہ اعلم (**قولہ** کذب نوف) ہو جار علی مذہب اصحابنا ان الکذب ہو الاخبار عن الشئ خلاف ما ہو عمدا کان او سہوا خلافا للمعتزلۃ وسبقت المسئلۃ فی کتاب الایمان (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتہیا الی الصخرۃ فعمی علیہ) وقع فی بعض الاصول بفتح العین المہملۃ وکسر المیم وفی بعضہا بضم العین وتشدید المیم وفی بعضہا بالغین المعجمۃ

قال فان اتبعتنی فلا تسألنی عن شیء حتی احدث لک منه ذکرا فانطلقا حتی اذا رکبا فی السفینة خرقها قال انخی علیها قال له موسی علیه السلام اخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شیئا امرا قال الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترهقنی من امری عسرا فانطلقا حتی اذا لقیا غلمانا یلعبون قال فانطلق الی احدهم بادی الرأی فقتله فزعر عندها موسی علیه السلام ذعرة منکرة قال اقتلت نفسا زکیة بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم عند هذا المکان رحمة الله علینا وعلی موسی علیه السلام لولا انه عجل لرای العجب ولکنه اخذته من صاحبه ذمامة قال ان سألتک عن شیء بعدها فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرا ولو صبر لرای العجب قال وکان اذا ذکر احدا من الانبیاء بدأ بنفسه رحمة الله علینا وعلی اخی کذا رحمة الله علینا فانطلقا حتی اذا اتیا اهل قریة لئام فطافا فی المجالس فاستطعما اهلها فابوا ان یضیفوهما فوجدا فیها جدارا یرید ان ینقض فاقامه قال لو شئت لاتخذت علیه اجرا قال هذا فراق بینی وبینک واخذ بثوبه قال سانبئک بتاویل ما لم تسطع علیه صبرا اما السفینة فکانت لمساکین یعملون فی البحر الی اخر الآیة فاذا جاء الذی یتسخرها وجدها منخرقة فتجاوزها فاصلحوها بخشبة واما الغلام فطبع یوم طبع کافرا وکان ابواه قد عطفا علیه فلو انه ادرک ارهقهما طغیانا وکفرا فارادا ان یبدلهما ربهما خیرا منه زکوة واقرب رحما واما الجدار فکان لغلامین یتیمین فی المدینة الی اخر الآیة **وحدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی قال انا محمد بن یوسف ح قال وحدثنا عبد بن حمید قال انا عبید الله بن موسی کلاهما عن اسرائیل عن ابی اسحاق باسناد التیمی عن ابی اسحاق نحو حدیثه **حدثنا** عمرو الناقد قال ثنا سفین بن عیینة عن عمرو عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن ابی بن کعب ان النبی صلی الله علیه وسلم قرأ لتخذت علیه اجرا **حدثنی** حرملة بن یحیی قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله بن عباس انه تمارای هو والحر بن قیس بن حصن الفزاری فی صاحب موسی علیه السلام فقال ابن عباس هو الخضر علیه السلام فمر بهما ابی بن کعب الانصاری فدعاه ابن عباس فقال یا ابا الطفیل هلم الینا فانی قد تماریت انا وصاحبی هذا فی صاحب موسی علیه السلام الذی سأل السبیل الی لقیه فهل سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یذکر شأنه فقال ابی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بینما موسی فی ملأ من بنی اسرائیل اذ جاءه رجل فقال له هل تعلم احدا اعلم منک قال موسی علیه السلام لا فاوحی الله الی موسی علیه السلام بلی عبدنا الخضر قال فسأل موسی علیه السلام السبیل الی لقیه فجعل

(**قوله** صلی الله علیه وسلم مثل الکوة) بفتح الکاف ویقال بضمها وهی الطاق کما قال فی الروایة الاولی (**قوله** متلقیا علی حلاوة القفا) هی وسط القفا ومعناه لم یمل الی احد جانبیه وهی بضم الحاء وفتحها وکسرها افصحها الضم ومن حکی الکسر صاحب نهایة الغریب ویقال ایضا حلاوا بالفتح وحلاولی بالضم والقصر وحلوا بالمد (**قوله** مجیئی ما جاء بک) قال القاضی ضبطناه مجیئی مرفوع غیر منون عن بعضهم وعن بعضهم منونا قال وهو اظهر ای امر عظیم جاء بک (**قوله** صلی الله علیه وسلم انخی علیها) ای اعتمد علی السفینة وقصد خرقها واستدل العلماء علی النظر فی المصالح عند تعارض الامور وانه اذا تعارضت مفسدتان دفع اعظمهما بارتکاب اخفهما کما خرق السفینة لدفع غصبها وذهاب جملتها (**قوله** صلی الله علیه وسلم فانطلق الی احدهم بادی الرای فقتله) بادی بالهمز وترکه فمن همزه معناه اول الرای وابتداؤه ای انطلق الیه مسارعا الی قتله من غیر فکر ومن لم یهمز فمعناه ظهر رای فی قتله من البدا وهو ظهور رای لم یکن قال القاضی ویمد البدا ویقصر (**قوله** صلی الله علیه وسلم رحمة الله علینا وعلی موسی قال وکان اذا ذکر احدا من الانبیاء بدأ بنفسه فقال رحمة الله علینا وعلی اخی کذا رحمة الله علینا) قال اصحابنا فیه استحباب ابتداء الانسان بنفسه فی الدعاء وشبهه من امور الآخرة واما حظوظ الدنیا فالادب فیها الایثار وتقدیم غیره علی نفسه واختلف العلماء فی الابتداء فی عنوان الکتاب فالصحیح الذی قاله کثیرون من السلف وجاء به الصحیح انه یبدأ بنفسه فیقول من فلان الی فلان ومنه حدیث کتاب النبی صلی الله علیه وسلم من محمد عبد الله ورسوله الی هرقل عظیم الروم وقالت طائفة یبدأ بالمکتوب الیه فیقول الی فلان من فلان قالوا الا ان یکتب الامیر الی من دونه او السید الی عبده او الوالد الی ولده ونحو هذا (**قوله** صلی الله علیه وسلم لکن اخذته من صاحبه ذمامة) هی بفتح الذال المعجمة ای استحیاء التکرار مخالفته وقیل ملامة والاول هو المشهور (**قوله** واما الغلام فطبع یوم طبع کافرا) قال القاضی فی هذا حجة بینة لاهل السنة لصحة اصل مذهبهم فی الطبع والرین والاکنة والاغشیة والحجب والسدود واشباه هذه الالفاظ الواردة فی الشرع فی افعال الله تعالی بقلوب اهل الکفر والضلال ومعنی ذلک عندهم خلق الله تعالی فیها ضد الایمان وضد الهدی وهذا علی اصل اهل السنة ان العبد لا قدرة له الا ما اراده الله تعالی ویسره له وخلقه له خلافا للمعتزلة والقدریة القائلین بان للعبد فعلا من قبل نفسه وقدرة علی الهدی والضلال والخیر والشر والایمان والکفر وان معنی هذه الالفاظ نسبة الله تعالی لاصحابها وحکمه علیهم بذلک وقالت طائفة منهم معناها خلقه علامة لذلک فی قلوبهم والحق الذی لا شک فیه ان الله تعالی یفعل ما یشاء من الخیر والشر لا یسئل عما یفعل وهم یسألون وکما قال تعالی فی الذریة هؤلاء للجنة ولا ابالی وهؤلاء للنار ولا ابالی فالذین قضی لهم بالنار طبع علی قلوبهم وختم علیها وغشاها وانکنها وجعل من بین ایدیهم سدا ومن خلفها سدا وحجابا مستورا وجعل فی آذانهم وقرا وفی قلوبهم مرضا لتتم سابقته فیهم وتمضی کلمته لا راد لحکمه ولا معقب لامره وقضائه وبالله التوفیق وقد یحتج بهذا الحدیث من یقول اطفال الکفار فی النار وقد سبق بیان هذه المسئلة وان فیهم ثلثة مذاهب الصحیح انهم فی الجنة والثانی فی النار والثالث یتوقف عن الکلام فیهم فلا یحکم لهم بشیء وتقدمت دلائل الجمیع وللقائلین بالجنة ان یقولوا فی جواب هذا الحدیث معناه علم الله لو بلغ لکان کافرا (**قوله** وکان ابواه قد عطفا علیه فلو انه ادرک ارهقهما طغیانا وکفرا) ای حملهما علیهما والحقهما بهما والمراد بالطغیان هنا الزیادة فی الضلال وهذا الحدیث من دلائل مذهب اهل الحق فی ان الله تعالی علم ما کان وما یکون وما لا یکون لو کان کیف کان یکون ومنه قوله تعالی ولو ردوا لعادوا لما نهوا عنه وقوله تعالی ولو نزلنا علیک کتابا فی قرطاس فلمسوه بایدیهم لقال الذین کفروا الآیة وقوله تعالی ولو جعلناه ملکا لجعلناه رجلا وللبسنا علیهم وغیر ذلک من الآیات (**قوله** تعالی خیرا منه زکوة واقرب رحما) قیل المراد بالزکوة الاسلام وقیل الصلاح واما الرحم فقیل معناه الرحمة لوالدیه وبرهما وقیل المراد برحمانه قیل ابدلهما الله بنتا صالحة وقیل ابنا حکاه القاضی (**قوله** تماری هو والحر بن قیس ای تنازعا وتجادلا والحر بالحاء والراء وفی هذه القصة انواع من القواعد والاصول والفروع والآداب والنفائس المهمة سبق التنبیه علی معظمها سوی ما هو ظاهر منها وما لم یسبق انه لا باس علی العالم والفاضل ان یخدمه المفضول ویقضی له حاجة ولا یکون هذا من اخذ العوض علی تعلیم العلم والآداب بل من مروات الاصحاب وحسن العشرة ودلیله من هذه القصة حمل فتاه غداءهما وحمل اصحاب السفینة موسی والخضر بغیر اجرة لمعرفتهم الخضر بالصلاح والله اعلم ومنها الحث علی التواضع فی علمه وغیره وانه لا یدعی انه اعلم الناس وانه اذا سئل عن اعلم الناس یقول الله اعلم ومنها بیان اصل عظیم من اصول الاسلام وهو وجوب التسلیم لکل ما جاء به الشرع وان کان بعضه لا تظهر حکمته للعقول ولا یفهمه اکثر الناس وقد لا یفهمه کلهم کالقدر ومنها وضع الدلالة قتل الغلام وخرق السفینة فان صورتهما صورة المنکر وکان صحیحا فی نفس الامر له حکم بینة لکنها لا تظهر للخلق فاذا علمهم الله تعالی بها علموها ولهذا قال وما فعلته عن امری یعنی بل بامر الله تعالی

الله عز وجل له الحوت آية وقيل له اذا فقدت الحوت فارجع فانك ستلقاه فسار موسى عليه السلام ما شاء الله ان يسير ثم قال لفتاه آتنا غداءنا فقال فتى موسى عليه السلام حين سأله الغداء ارأيت اذ اوينا الى الصخرة فاني نسيت الحوت وما انسانيه الا الشيطان ان اذكره فقال موسى لفتاه ذلك ما كنا نبغ فارتدا على آثارهما قصصا فوجدا خضرا فكان من شأنهما ما قص الله في كتابه الا ان يونس قال فكان يتبع اثر الحوت في البحر حدثني زهير بن حرب وعبد بن حميد وعبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال عبد الله انا وقال الآخران نا حبان بن هلال قال نا همام قال نا ثابت قال نا انس بن مالك ان ابا بكر الصديق حدثه قال نظرت الى اقدام المشركين على رؤسنا ونحن في الغار فقلت يا رسول الله لو ان احدهم نظر الى قدميه ابصرنا تحت قدميه فقال يا ابا بكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما حدثني عبد الله بن جعفر بن يحيى بن خالد قال نا معن قال نا مالك عن ابي النضر عن عبيد بن حنين عن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جلس على المنبر فقال عبد خيره الله بين ان يؤتيه زهرة الدنيا وبين ما عنده فاختار ما عنده فبكى ابو بكر وبكى فقال فدينا لك بآبائنا وامهاتنا قال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو المخير وكان ابو بكر اعلمنا به وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان امن الناس علي في ماله وصحبته ابو بكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا ولكن اخوة الاسلام لا تبقين في المسجد خوخة الا خوخة ابي بكر

كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم قال الامام ابو عبد الله المازري اختلف الناس في تفضيل بعض الصحابة على بعض فقالت طائفة لا تفاضل بل نمسك عن ذلك وقال الجمهور بالتفضيل ثم اختلفوا فقال اهل السنة افضلهم ابو بكر الصديق وقال الخطابية افضلهم عمر بن الخطاب وقالت الراوندية افضلهم العباس وقالت الشيعة على واتفق اهل السنة على ان افضلهم ابو بكر ثم عمر قال جمهورهم ثم عثمان ثم علي وقال بعض اهل السنة من اهل الكوفة بتقديم علي على عثمان والصحيح المشهور تقديم عثمان قال ابو منصور البغدادي اصحابنا مجمعون على ان افضلهم الخلفاء الاربعة على الترتيب المذكور ثم تمام العشرة ثم اهل بدر ثم احد ثم بيعة الرضوان وممن له مزية اهل العقبتين من الانصار وكذلك السابقون الاولون وهم من صلى الى القبلتين في قول ابن المسيب وطائفة وفي قول الشعبي اهل بيعة الرضوان وفي قول عطاء ومحمد بن كعب اهل بدر قال القاضي عياض وذهبت طائفة منهم ابن عبد البر الى ان من توفي من الصحابة في حيوة النبي صلى الله عليه وسلم افضل ممن بقي بعده وهذا الاطلاق غير مرضي ولا مقبول واختلف العلماء في ان التفضيل المذكور قطعي ام لا وهل هو في الظاهر والباطن ام في الظاهر خاصة ومن قال بالقطع ابو الحسن الاشعري قال وهم في الفضل على ترتيبهم في الامامة ومن قال بانه اجتهادي ظني ابو بكر بن الباقلاني وذكر ابن الباقلاني اختلاف العلماء في ان التفضيل هل هو في الظاهر والباطن جميعا وكذلك اختلفوا في عائشة وخديجة ايتهما افضل وفي عائشة وفاطمة رضي الله عنهم اجمعين واما عثمان رضي الله عنه فخلافته صحيحة بالاجماع وقتل مظلوما وقتلته فسقة لان موجبات القتل مضبوطة ولم يجر منه رضي الله عنه ما يقتضيه ولم يشارك في قتله احد من الصحابة وانما قتله همج ورعاع من غوغاء القبائل وسفلة الاطراف والارذال تحزبوا وقصدوه من مصر فعجزت الصحابة الحاضرون عن دفعهم فحصروه حتى قتلوه رضي الله عنه واما علي رضي الله عنه فخلافته صحيحة بالاجماع وكان هو الخليفة في وقته لا خلافة لغيره واما معوية رضي الله عنه فهو من العدول الفضلاء والصحابة النجباء واما الحروب التي جرت فكانت لكل طائفة شبهة اعتقدت تصويب انفسها بسببها وكلهم عدول رضي متأولون في حروبهم وغيرها ولم يخرج شيء من ذلك احدا منهم من العدالة لانهم مجتهدون اختلفوا في مسائل من محل الاجتهاد كما يختلف المجتهدون بعدهم في مسائل من الدماء وغيرها ولا يلزم من ذلك نقص احد منهم واعلم ان سبب تلك الحروب ان القضايا كانت مشتبهة فلشدة اشتباهها اختلف اجتهادهم وصار وا ثلثة اقسام قسم ظهر لهم بالاجتهاد ان الحق في هذا الطرف وان مخالفه باغ فوجب عليهم نصرته وقتال الباغي عليه فيما اعتقدوه ففعلوا ذلك ولم يكن يحل لمن هذه صفته التأخر عن مساعدة امام العدل في قتال البغاة في اعتقاده وقسم عكس هؤلاء ظهر لهم بالاجتهاد ان الحق في الطرف الآخر فوجب عليهم مساعدته وقتال الباغي عليه وقسم ثالث اشتبهت عليهم القضية وتحيروا فيها ولم يظهر لهم ترجيح احد الطرفين فاعتزلوا الفريقين وكان هذا الاعتزال هو الواجب في حقهم لانه لا يحل الاقدام على قتال مسلم حتى يظهر انه مستحق لذلك ولو ظهر لهؤلاء رجحان احد الطرفين وان الحق معه لما جاز لهم التأخر عن نصرته في قتال البغاة عليه فكلهم معذورون رضي الله عنهم ولهذا اتفق اهل الحق ومن يعتد به في الاجماع على قبول شهاداتهم ورواياتهم وكمال عدالتهم رضي الله عنهم اجمعين **باب** من فضائل ابي بكر الصديق رضي الله عنه (**قوله** صلى الله عليه وسلم يا ابا بكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما معناه ثالثهما بالنصر والمعونة والحفظ والتسديد وهو داخل في قوله تعالى ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون وفيه بيان عظيم توكل النبي صلى الله عليه وسلم حتى في هذا المقام وفيه فضيلة لابي بكر رضي الله عنه وهي من اجل مناقبه والفضيلة من اوجه منها هذا اللفظ ومنها بذله نفسه ومفارقته اهله وماله ورياسته في طاعة الله تعالى ورسوله وملازمة النبي صلى الله عليه وسلم ومعاداة الناس فيه ومنها جعله نفسه وقاية عنه وغير ذلك (**قوله** صلى الله عليه وسلم عبد خيره الله بين ان يؤتيه زهرة الدنيا وبين ما عنده فاختار ما عنده فبكى ابو بكر وبكى وقال فديناك بآبائنا وامهاتنا) كذا هو في جميع النسخ فبكى ابو بكر وبكى معناه بكى كثيرا ثم بكى والمراد بزهرة الدنيا نعيمها واعراضها وحدودها وشبهها بزهر الروض **وقوله** فديناك دليل لجواز التفدية وقد سبق بيانه مرات وكان ابو بكر رضي الله عنه علم ان النبي صلى الله عليه وسلم هو العبد المخير فبكى حزنا على فراقه وانقطاع الوحي وغيره من الخير وانما قال صلى الله عليه وسلم ان عبدا وابهم لينظر فهم اهل المعرفة ونباهة اصحاب الحذق (**قوله** صلى الله عليه وسلم ان امن الناس علي في ماله وصحبته ابو بكر) قال العلماء معناه اكثرهم جودا وسماحة لنا بنفسه وماله وليس هو من المن الذي هو الاعتداد بالصنيعة لانه اذى مبطل للثواب ولان المنة لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم في قبول ذلك وفي غيره (**قوله** صلى الله عليه وسلم ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا ولكن اخوة الاسلام وفي رواية لكن اخي وصاحبي وقد اتخذ الله صاحبكم خليلا) قال القاضي قيل اصل الخلة الافتقار والانقطاع فخليل الله المنقطع اليه وقيل لقصر حاجته على الله تعالى وقيل الخلة الاختصاص وقيل الاصطفاء وسمي ابراهيم خليلا لانه والى في الله تعالى وعادى فيه وقيل سمي به لانه تخلق بخلال حسنة وباخلاق كريمة وخلة الله تعالى له نصره وجعله اماما لمن بعده وقال ابن فورك الخلة صفاء المودة بتخلل الاسرار وقيل اصلها المحبة ومعناه الاسعاف والايطاف وقيل الخليل من لا يسع قلبه لغير خليله ومعنى الحديث ان حب الله تعالى لم يبق في قلبه موضعا لغيره قال القاضي وجاء في احاديث انه صلى الله عليه وسلم قال لو اتخذت حبيبا فاختلف المتكلمون هل المحبة ارفع من الخلة ام الخلة ارفع ام هما سواء فقالت طائفة هما بمعنى فلا يكون الحبيب الا خليلا ولا يكون الخليل الا حبيبا وقيل الحبيب ارفع لانها صفة نبينا صلى الله عليه وسلم وهو افضل من الخليل وقيل الخليل ارفع وقد ثبتت خلة نبينا صلى الله عليه وسلم لله تعالى بهذا الحديث ونفى ان يكون له خليل غيره واثبت محبته لخديجة وعائشة وابيها واسامة وابيه وفاطمة وابنيها وغيرهم ومحبة الله تعالى لعبده تمكينه من طاعته وعصمته وتوفيقه وتيسير الطافه وهدايته وافاضة رحمته عليه هذه مبادئها واما غايتها فانكشاف الحجب عن قلبه حتى يراه ببصيرته فيكون كما قال في الحديث الصحيح فاذا احببته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به الى آخره هذا كلام القاضي واما قول ابي هريرة وغيره من الصحابة رضي الله عنهم سمعت خليلي صلى الله عليه وسلم فلا يخالف هذا لان الصحابي يحسن في حضة الانقطاع الى النبي صلى الله عليه وسلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا تبقين في المسجد خوخة الا خوخة ابي بكر) الخوخة بفتح الخاء وهي الباب الصغير بين البيتين او الدارين ونحوه وفيه فضيلة خصيصة ظاهرة لابي بكر رضي الله عنه وفيه ان المساجد تصان عن طرق الناس اليها في خوخات ونحوها الا من ابوابها الا لحاجة مهمة

حدثنا سعید بن منصور قال نا فلیح بن سلیمان عن سالم ابی النضر عن عبید بن حنین وبسر بن سعید عن ابی سعید الخدری قال خطب رسول الله صلی الله علیه وسلم الناس یوما بمثل حدیث مالك **حدثنا** محمد بن بشار العبدی قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن اسماعیل بن رجاء قال سمعت عبد الله بن ابی الهذیل یحدث عن ابی الاحوص قال سمعت عبد الله بن مسعود یحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکنه اخی وصاحبی وقد اتخذ الله صاحبکم خلیلا **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لو کنت متخذا من امتی احدا خلیلا لاتخذت ابا بکر **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا عبد الرحمن قال حدثنی سفیان عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابن ابی قحافة خلیلا **حدثنا** عثمان بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق اخبرنا وقال الآخران ثنا جریر عن مغیرة عن واصل بن حیان عن عبد الله ابن ابی الهذیل عن ابی الاحوص عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو کنت متخذا من اهل الارض خلیلا لاتخذت ابن ابی قحافة خلیلا ولکن صاحبکم خلیل الله **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو معاویة ووکیع ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا جریر ح قال وحدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان کلهم عن الاعمش ح قال وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر وابو سعید الاشج واللفظ لهما قالا نا وکیع قال نا الاعمش عن عبد الله بن مرة عن ابی الاحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا انی ابرأ الی کل خل من خلته ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا الا ان صاحبکم خلیل الله **حدثنا** یحیی بن یحیی قال نا خالد بن عبد الله عن خالد عن ابی عثمان قال اخبرنی عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثه علی جیش ذات السلاسل فاتیته فقلت ای الناس احب الیك قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا **وحدثنا** الحسن بن علی الحلوانی قال نا جعفر بن عون عن ابی عمیس ح قال وحدثنا عبد بن حمید واللفظ له قال نا جعفر بن عون قال نا ابو عمیس عن ابن ابی ملیکة سمعت عائشة وسئلت من کان رسول الله صلی الله علیه وسلم مستخلفا لو استخلفه قالت ابو بکر فقیل لها ثم من بعد ابی بکر قالت عمر ثم قیل لها من بعد عمر قالت ابو عبیدة بن الجراح ثم انتهت الی هذا **حدثنی** عباد بن موسی قال نا ابراهیم بن سعد قال اخبرنی ابی عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه ان امرأة سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا فامرها ان ترجع الیه فقالت یا رسول الله ارایت ان جئت فلم اجدك قال ابی کانها تعنی الموت قال فان لم تجدینی فأتی ابا بکر **وحدثنیه** حجاج بن الشاعر قال نا یعقوب بن ابراهیم قال نا ابی عن ابیه قال اخبرنی محمد بن جبیر بن مطعم ان اباه جبیر بن مطعم اخبره ان امرأة اتت رسول الله صلی الله علیه وسلم فکلمته فی شیء فامرها بامر بمثل حدیث عباد بن موسی **حدثنی** عبید الله بن سعید قال نا یزید بن هارون قال نا ابراهیم بن سعد قال نا صالح ابن کیسان عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه ادعی لی ابا بکر اباك واخاك حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویابی الله والمؤمنون الا ابا بکر

(**قوله** صلی الله علیه وسلم الا انی ابرأ الی کل خل من خلته) بهما بکسر الخاء فاما الاول فکسره متفق علیه وهو الخل بمعنی الخلیل واما **قوله** من خلة فبکسر الخاء عند جمیع الرواة فی جمیع النسخ وکذا نقله القاضی عن جمیعهم قال والصواب الاوجه فتحها قال والخلة والخل والخلال والمخالة والخلالة الاخاء والصداقة ای برئت الیه من صداقة المقتضیة المخالة هذا کلام القاضی والکسر صحیح کما جاءت به الروایات ای ابرأ الیه من مخالتی ایاه وذکر ابن الاثیر انه روی بکسر الخاء وفتحها وانهما بمعنی الخلة بالضم التی هی الصداقة (**قوله** بعثه علی جیش ذات السلاسل) هو بفتح السین الاولی وکسر الثانیة وهو ماء لبنی جذام بناحیة الشام ومنهم من قال هو بضم السین الاولی وکذا ذکره ابن الاثیر فی نهایة الغریب واظنه استنبطه من کلام الجوهری فی الصحاح ولا دلالة فیه والمشهور المعروف فتحها وکانت هذه الغزوة فی جمادی الآخرة سنة ثمان من الهجرة وکانت موتة قبلها فی جمادی الاولی من سنة ثمان ایضا قال الحافظ ابو القاسم بن عساکر کانت ذات السلاسل بعد موتة فیما ذکره اهل المغازی الا ابن اسحق فقال قبلها (**قوله** ای الناس احب الیك قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا) هذا التصریح بتعظیم فضائل ابی بکر وعمر وعائشة رضی الله عنهم وفیه دلالة بینة لاهل السنة فی تفضیل ابی بکر ثم عمر علی جمیع الصحابة (**قوله** سئلت عائشة من کان رسول الله صلی الله علیه وسلم مستخلفا لو استخلفه قالت ابو بکر فقیل لها ثم من بعد ابی بکر قالت عمر ثم قیل لها من بعد عمر قالت ابو عبیدة بن الجراح ثم انتهت الی هذا) یعنی وقفت علی ابی عبیدة هذا دلیل لاهل السنة فی تقدیم ابی بکر ثم عمر للخلافة مع اجماع الصحابة وفیه دلالة لاهل السنة ان خلافة ابی بکر لیست بنص من النبی صلی الله علیه وسلم علی خلافته صریحا بل اجمعت الصحابة عقد الخلافة له وتقدیمه لفضیلته ولو کان هناك نص علیه او علی غیره لم تقع المنازعة من الانصار وغیرهم اولاد لذکر حافظ النص ما معه ولرجعوا الیه لکن تنازعوا اولا ولم یکن هناك نص ثم اتفقوا علی ابی بکر واستقر الامر واما ما تدعیه الشیعة من النص علی علی والوصیة الیه فباطل لا اصل له باتفاق المسلمین والاتفاق علی بطلان دعواهم من زمن علی واول من کذبهم علی رضی الله عنه بقوله ما عندنا الا ما فی هذه الصحیفة الحدیث ولو کان عنده نص لذکره ولم یقل انه ذکره فی یوم من الایام ولا ان احدا ذکر له والله اعلم واما **قوله** صلی الله علیه وسلم فی الحدیث الذی بعد هذا للمرأة حین قالت یا رسول الله ارایت ان جئت فلم اجدك قال فان لم تجدینی فأتی ابا بکر فلیس فیه نص علی خلافته وامر بها بل هو اخبار بالغیب الذی اعلمه الله تعالی به والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم لعائشة ادعی لی اباك وابا بکر واخاك حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویابی الله والمؤمنون الا ابا بکر) هکذا هو فی بعض النسخ المعتمدة انا ولا بتخفیف انا ولا ای یقول انا احق ولیس کما یقول بل یابی الله والمؤمنون الا ابا بکر وفی بعضها انا اولی ای انا احق بالخلافة قال القاضی هذه الروایة اجودها ورواه بعضهم انا اولی بتخفیف النون وکسر اللام ای انا احق والخلافة لی وفی بعضهم انا ولاه ای انا الذی ولاه النبی صلی الله علیه وسلم وبعضهم انی ولاه بتشدید النون ای کیف ولاه وفی هذا الحدیث دلالة ظاهرة لفضل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه واخبار منه صلی الله علیه وسلم بما سیقع فی المستقبل بعد وفاته وان المسلمین یابون عقد الخلافة لغیره وفیه اشارة الی انه سیقع نزاع ووقع کل ذلك واما طلبه لاخیها مع ابی بکر فالمراد انه یکتب الکتاب ووقع فی روایة البخاری لقد هممت ان اوجه الی ابی بکر وابنه واعهد ولبعض رواة البخاری وآتیه بالف ممدودة ومثناة فوق ثم مثناة تحت من الاتیان قال القاضی وصوبه بعضهم ولیس کما صوب بل الصواب ابنه بالباء الموحدة والنون وهو اخو عائشة وتوضحه روایة مسلم اخاك ولان اتیان النبی صلی الله علیه وسلم کان متعذرا او متعسرا وقد عجز عن حضور الجماعة واستخلف

حدثنا محمد بن ابی عمر المکی قال ثنا مروان یعنی ابن معاویة الفزاری عن یزید وهو ابن کیسان عن ابی حازم الاشجعی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اصبح منکم الیوم صائما قال ابوبکر انا قال فمن اتبع منکم الیوم جنازة قال ابوبکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابوبکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابوبکر انا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اجتمعن فی امرء الا دخل الجنة **حدثنی** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح وحرملة بن یحیی قالا انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی سعید بن المسیب وابو سلمة بن عبد الرحمن انهما سمعا ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینما رجل یسوق بقرة له قد حمل علیها التفتت الیه البقرة فقالت انی لم اخلق لهذا ولکنی انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان الله تعجبا وفزعا ابقرة تکلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی اومن به وابوبکر وعمر قال ابو هریرة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینا راع فی غنمه عدا علیه الذئب فاخذ منها شاة فطلبه الراعی حتی استنقذها منه فالتفت الیه الذئب فقال له من لها یوم السبع یوم لیس لها راع غیری فقال الناس سبحان الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی اومن بذلک انا وابوبکر وعمر **وحدثنی** عبد الملک بن شعیب بن اللیث قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شهاب بهذا الاسناد قصة الشاة والذئب ولم یذکر قصة البقرة **وحدثنا** محمد بن عباد قال نا سفین بن عیینة ح قال وحدثنی محمد بن رافع قال نا ابو داود الحفری عن سفین کلاهما عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث یونس عن الزهری فی حدیثهما ذکر البقرة والشاة معا وقالا فی حدیثهما فانی اومن به انا وابوبکر وعمر وما هما ثم **وحدثناه** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة ح قال وحدثنا محمد بن عباد قال نا سفین بن عیینة عن مسعر کلاهما عن سعد بن ابراهیم عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **وحدثنا** سعید بن عمرو الاشعثی وابو الربیع العتکی وابو کریب محمد بن العلاء واللفظ لابی کریب قال ابو الربیع نا وقال الآخران انا ابن المبارک عن عمر بن سعید بن ابی حسین عن ابن ابی ملیکة قال سمعت ابن عباس یقول وضع عمر بن الخطاب علی سریره فتکنفه الناس یدعون ویثنون ویصلون علیه قبل ان یرفع وانا فیهم قال فلم یرعنی الا برجل قد اخذ بمنکبی من ورائی فالتفت الیه فاذا هو علی فترحم علی عمر وقال ما خلفت احدا احب الی ان القی الله بمثل عمله منک وایم الله ان کنت لاظن ان یجعلک الله مع صاحبیک وذلک انی کنت اکثر اسمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول جئت انا وابوبکر وعمر ودخلت انا وابوبکر وعمر وخرجت انا وابوبکر وعمر فان کنت لارجوا ولاظن ان یجعلک الله معهما **وحدثناه** اسحاق بن ابراهیم قال نا عیسی بن یونس عن عمر بن سعید فی هذا الاسناد بمثله **حدثنا** منصور بن ابی مزاحم قال نا ابراهیم بن سعد عن صالح بن کیسان ح قال وحدثنا زهیر بن حرب والحسن الحلوانی وعبد بن حمید واللفظ لهم قالوا ثنا یعقوب بن ابراهیم قال ثنا ابی عن صالح عن ابن شهاب قال حدثنی ابو امامة بن سهل انه سمع ابا سعید الخدری یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینا انا نائم رایت الناس یعرضون علی وعلیهم قمص منها ما یبلغ الثدی ومنها ما یبلغ دون ذلک ومر عمر بن الخطاب وعلیه قمیص یجره قالوا ما اولت ذلک یا رسول الله قال الدین **حدثنی** حرملة بن یحیی قال نا ابن وهب قال اخبرنی یونس ان ابن شهاب اخبره عن حمزة بن عبد الله بن عمر بن الخطاب عن ابیه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال بینا انا نائم اذ رایت قدحا اتیت به فیه لبن فشربت منه حتی انی لاری الری یجری فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولت ذلک یا رسول الله قال العلم **وحدثناه** قتیبة بن سعید قال نا لیث عن عقیل ح قال وحدثنا الحلوانی وعبد بن حمید کلاهما عن یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال نا ابی عن صالح باسناد یونس نحو حدیثه

الصدیق لیصلی بالناس واستاذن ازواجه ان یمرض فی بیت عائشة والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم من اصبح منکم الیوم صائما قال ابوبکر انا الی قوله صلی الله علیه وسلم ما اجتمعن فی امرء الا دخل الجنة) قال القاضی معناه دخل الجنة بلا محاسبة ولا مجازاة علی قبیح الاعمال والا فمجرد الایمان یقتضی دخول الجنة بفضل الله تعالی (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی کلام البقرة وکلام الذئب وتعجب الناس من ذلک فانی اومن به وابوبکر وعمر وما هما ثم) قال العلماء انما قال ذلک ثقة بهما لعلمه بصدق ایمانهما وقوة یقینهما وکمال معرفتهما بعظیم سلطان الله وکمال قدرته ففیه فضیلة ظاهرة لابی بکر وعمر رضی الله عنهما وفیه جواز کرامات الاولیاء وخرق العوائد وهو مذهب اهل الحق وسبقت المسئلة (**قوله** قال الذئب من لها یوم السبع یوم لا راعی لها غیری) روی السبع بضم الباء واسکانها الاکثرون علی الضم قال القاضی الروایة بالضم وقال بعض اهل اللغة هی ساکنة وجعله اسما للموضع الذی عنده الحشر یوم القیمة ای من لها یوم القیمة وانکر بعض اهل اللغة ان یکون هذا اسما لیوم القیمة وقال بعض اهل اللغة یقال سبعت الاسد اذا دعوته فالمعنی علی هذا من لها یوم الفزع ویوم القیمة یوم الفزع ویحتمل ان یکون المراد من لها یوم الاهمال من اسبعت الرجل اهملته وقال بعضهم یوم السبع بالاسکان عید کان لهم فی الجاهلیة یشتغلون فیه بلعبهم فیاکل الذئب غنمهم وقال الداودی یوم السبع ای یوم یطردک عنها السبع وبقیت انا فیها لا راعی لها غیری لفرارک منه فافعل فیها بما اشار هذا کلام القاضی وقال ابن الاعرابی هو بالاسکان ای یوم القیمة او یوم الذعر وانکر علیه آخرون هذا القول یوم لا راعی لها غیری ویوم القیمة لا یکون الذئب راعیها ولا له بها تعلق والاصح ما قاله آخرون وسبقت الاشارة الیه من لها عند الفتن حین یترکها الناس هملا لا راعی لها نهبة للسباع فجعل السبع لها راعیا ای منفردا بها وتکون بضم الباء والله اعلم **باب** من فضائل عمر رضی الله عنه (**قوله** تکنفه الناس) ای احاطوا به والسریر هنا النعش (**قوله** فلم یرعنی الا برجل) هو بفتح الیاء وضم الراء ومعناه لم یفجأنی الا ذلک وقوله برجل هکذا هو فی النسخ برجل بالباء ای لم یفجأنی الا مرا والحال الا برجل وفی هذا الحدیث فضیلة ابی بکر وعمر وشهادة علی لهما وحسن ثنائه علیهما وصدق ما کان یظنه بعمر قبل وفاته رضی الله عنهم اجمعین (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی رؤیا المنام ومر عمر وعلیه قمیص یجره قالوا ما اولت ذلک یا رسول الله قال الدین وفی الروایة الاخری رایت قدحا اتیت به فیه لبن فشربت منه حتی انی لاری الری یخرج من اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولت ذلک یا رسول الله قال العلم) قال اهل العبارة القمیص فی النوم معناه الدین وجره یدل علی بقاء آثاره الجمیلة وسننه الحسنة فی المسلمین بعد وفاته لیقتدی به واما تفسیر اللبن بالعلم فلاشتراکهما فی کثرة النفع وفی انهما سبب الصلاح فاللبن غذاء الاطفال وسبب صلاحهم وقوت للابدان بعد ذلک والعلم سبب لصلاح الآخرة والدنیا

وحدثنا حرملة بن يحيى قال نا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب ان سعيد بن المسيب اخبره انه سمع ابا هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا انا نائم رايتني على قليب عليها دلو فنزعت منها ما شاء الله ثم اخذها ابن ابي قحافة فنزع بها ذنوبا او ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له ثم استحالت غربا فاخذها ابن الخطاب فلم ار عبقريا من الناس ينزع نزع عمر بن الخطاب حتى ضرب الناس بعطن **حدثني** عبد الملك ابن شعيب بن الليث قال حدثني ابي عن جدي قال حدثني عقيل بن خالد ح قال وحدثنا عمرو الناقد الحلواني وعبد بن حميد عن يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابي عن صالح باسناد يونس نحو حديثه **حدثنا** الحلواني وعبد بن حميد قالا نا يعقوب قال نا ابي عن صالح قال قال الاعرج وغيره ان ابا هريرة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رايت ابن ابي قحافة ينزع بنحو حديث الزهري **حدثني** احمد بن عبد الرحمن بن وهب ثنا عمي عبد الله بن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث ان ابا يونس مولى ابي هريرة حدثه عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا انا نائم اريت اني انزع على حوض اسقي الناس فجاءني ابو بكر فاخذ الدلو من يدي ليريحني فنزع دلوين وفي نزعه ضعف والله يغفر له فجاء ابن الخطاب فاخذ منه فلم ار نزع رجل قط اقوى حتى تولى الناس والحوض ملأن ينفجر **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير واللفظ لابي بكر قالا نا محمد ابن بشر قال ثنا عبيد الله بن عمر قال حدثني ابو بكر بن سالم عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رايت كاني انزع بدلو بكرة على قليب فجاء ابو بكر فنزع ذنوبا او ذنوبين فنزع نزعا ضعيفا والله يغفر له ثم جاء عمر فاستقى فاستحالت غربا فلم ار عبقريا من الناس يفري فريه حتى روى الناس وضربوا العطن **وحدثنا** احمد بن عبد الله بن يونس قال ثنا زهير قال حدثني موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن رؤيا رسول الله صلى الله عليه وسلم في ابي بكر وعمر بن الخطاب بنحو حديثهم **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير قال نا سفيان عن عمرو ابن المنكدر سمعا جابرا يخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم ح قال وحدثنا زهير بن حرب واللفظ له قال نا سفيان بن عيينة عن ابن المنكدر وعمرو عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت الجنة فرايت فيها دارا او قصرا فقلت لمن هذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخل فذكرت غيرتك فبكى عمر وقال اي رسول الله او عليك يغار **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم قال انا سفيان عن عمرو ابن المنكدر عن جابر ح وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا سفيان عن عمرو سمع جابرا ح قال وحدثنا عمرو الناقد قال نا سفيان عن ابن المنكدر قال سمعت جابرا عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث ابن نمير وزهير **حدثني** حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس ان ابن شهاب اخبره عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال بينا انا نائم اذ رايتني في الجنة فاذا امرأة توضأ الى جانب قصر فقلت لمن هذا فقالوا لعمر بن الخطاب فذكرت غيرة عمر فوليت مدبرا قال ابو هريرة فبكى عمر ونحن جميعا في ذلك المجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال عمر بابي انت وامي يا رسول الله اعليك اغار

(قوله صلى الله عليه وسلم رايتني على قليب عليها دلو فنزعت منها ما شاء الله ثم اخذها ابن ابي قحافة فنزع بها ذنوبا او ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له ثم استحالت غربا فاخذها ابن الخطاب فلم ار عبقريا من الناس ينزع نزع عمر بن الخطاب حتى ضرب الناس بعطن) اما القليب فهي البئر غير المطوية والدلو يذكر ويؤنث والذنوب بفتح الذال الدلو المملوة والغرب بفتح الغين المعجمة واسكان الراء وهي الدلو العظيمة والنزع الاستقاء والضعف بضم الضاد وفتحها لغتان مشهورتان الضم افصح ومعنى استحالت صارت وتحولت من الصغر الى الكبر واما العبقري فهو السيد وقيل الذي ليس فوقه شيء ومعنى ضرب الناس بعطن اي اردوا ابلهم ثم آووها الى عطنها وهو الموضع الذي تساق اليه بعد السقي لتستريح قال العلماء هذا المنام مثال واضح لما جرى لابي بكر وعمر رضي الله عنهما في خلافتهما وحسن سيرتهما وظهور آثارهما وانتفاع الناس بهما وكل ذلك ماخوذ من النبي صلى الله عليه وسلم ومن بركته وآثار صحبته فكان النبي صلى الله عليه وسلم هو صاحب الامر فقام به اكمل قيام وقرر قواعد الاسلام ومهد اموره واوضح اصوله وفروعه ودخل الناس في دين الله افواجا وانزل الله تعالى اليوم اكملت لكم دينكم ثم توفي صلى الله عليه وسلم فخلفه ابو بكر رضي الله عنه سنتين واشهرا وهو المراد بقوله صلى الله عليه وسلم ذنوبا او ذنوبين وهذا شك من الراوي والمراد ذنوبان كما صرح به في الرواية الاخرى وحصل في خلافته قتال اهل الردة وقطع دابرهم واتساع الاسلام ثم توفي فخلفه عمر فاتسع الاسلام في زمنه وتقرر لهم من احكامه ما لم يقع مثله فعبر بالقليب عن امر المسلمين لما فيها من الماء الذي به حيوتهم وصلاحهم وشبه امير هم بالمستقي لهم وسقيه هو قيامه بمصالحهم وتدبير امورهم واما قوله صلى الله عليه وسلم في ابي بكر وفي نزعه ضعف فليس فيه حط من فضيلة ابي بكر ولا اثبات فضيلة لعمر عليه وانما هو اخبار عن مدة ولايتهما وكثرة انتفاع الناس في ولاية عمر لطولها ولاتساع الاسلام وبلاده والاموال وغيرها من الغنائم والفتوحات ومصر الامصار ودون الدواوين واما قوله صلى الله عليه وسلم والله يغفر له فليس فيه تنقيص له ولا اشارة الى ذنب وانما هي كلمة كان المسلمون يدعون بها كلامهم ونعمت الدعامة وقد سبق في الحديث في صحيح مسلم انها كلمة كان المسلمون يقولونها افعل كذا والله يغفر لك قال العلماء وفي كل هذا اعلام بخلافة ابي بكر وعمر وصحة ولايتهما وبيان صفتهما وانتفاع المسلمين بهما قوله صلى الله عليه وسلم فجاءني ابو بكر فاخذ الدلو من يدي ليريحني) قال العلماء فيه اشارة الى نيابة ابي بكر عنه وخلافته بعده وراحته صلى الله عليه وسلم بوفاته من نصب الدنيا ومشاقها كما قال صلى الله عليه وسلم مستريح او مستراح منه الحديث والدنيا سجن المؤمن ولا كرب على ابيك بعد اليوم (قوله صلى الله عليه وسلم فلم ار عبقريا من الناس يفري فريه) اما يفري فبفتح الياء واسكان الفاء وكسر الراء واما فريه فروي بوجهين احدهما فريه باسكان الراء وتخفيف الياء والثانية كسر الراء وتشديد الياء وهما لغتان صحيحتان وانكر الخليل التشديد وقال هو غلط اتفقوا على ان معناه لم ار سيدا يعمل عمله يقطع قطعه واصل الفري بالاسكان القطع يقال فريت الشيء افريه فريا قطعته للاصلاح فهو مفري وفري وافريته اذا شققته على جهة الافساد وتقول العرب تركته يفري الفري اذا عمل العمل فاجاده ومنه حديث حسان لافرينهم فري الاديم اي اقطعهم بالهجاء كما يقطع الاديم (قوله صلى الله عليه وسلم حتى ضرب الناس بعطن) سبق تفسيره قال القاضي ظاهره انه عائد الى خلافة عمر خاصة وقيل يعود الى خلافة ابي بكر وعمر جميعا لان بنظرهما وتدبيرهما وقيامهما بمصالح المسلمين تم هذا الامر وضرب الناس بعطن لان ابا بكر قمع اهل الردة وجمع شمل المسلمين والفهم وابتدأ الفتوح ومهد الامور وتمت ثمرات ذلك وتكاملت في زمن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما

وحدثنی عمرو الناقد و حسن الحلوانی و عبد بن حمید قالوا نا یعقوب بن ابراهیم قال نا ابی عن صالح عن ابن شهاب بهذا الاسناد مثله **حدثنا** منصور ابن ابی مزاحم قال نا ابراهیم یعنی ابن سعد ح قال وحدثنا الحسن الحلوانی و عبد بن حمید قال عبد اخبرنی و قال حسن نا یعقوب و هو ابن ابراهیم بن سعد قال نا ابی عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرنی عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید ان محمد بن سعد بن ابی وقاص اخبره ان اباه سعدا قال استاذن عمر علی رسول الله صلی الله علیه وسلم و عنده نساء من قریش یکلمنه و یستکثرنه عالیة اصواتهن فلما استاذن عمر قمن یبتدرن الحجاب فاذن له رسول الله صلی الله علیه وسلم و رسول الله صلی الله علیه وسلم یضحک فقال عمر اضحک الله سنک یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم عجبت من هؤلاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب قال عمر فانت یا رسول الله احق ان یهبن ثم قال عمر ای عدوات انفسهن اتهبننی و لا تهبن رسول الله صلی الله علیه وسلم قلن نعم انت اغلظ و افظ من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده ما لقیک الشیطان قط سالکا فجا الا سلک فجا غیر فجک **حدثنا** هارون بن معروف قال نا ابن وهب قال نا عبد العزیز بن محمد قال اخبرنی سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان عمر بن الخطاب جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم و عنده نسوة قد رفعن اصواتهن علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما استاذن عمر ابتدرن الحجاب فذکر نحو حدیث الزهری **حدثنی** ابو الطاهر احمد ابن عمرو بن سرح قال نا عبد الله بن وهب عن ابراهیم بن سعد عن ابیه سعد بن ابراهیم عن ابی سلمة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یقول قد کان یکون فی الامم قبلکم محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فان عمر بن الخطاب منهم قال ابن وهب تفسیر محدثون ملهمون **حدثنا** قتیبة بن سعید قال نا لیث ح قال و حدثنا عمرو الناقد و زهیر بن حرب قالا نا سفیان بن عیینة کلاهما عن ابن عجلان عن سعد بن ابراهیم بهذا الاسناد مثله **حدثنا** عقبة بن مکرم العمی قال نا سعید بن عامر قال جویریة بن اسماء انا عن نافع عن ابن عمر قال قال عمر وافقت ربی فی ثلاث فی مقام ابراهیم و فی الحجاب و فی اساری بدر **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال نا ابو اسامة قال نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر قال لما توفی عبد الله بن ابی ابن سلول جاء ابنه عبد الله بن عبد الله الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فساله ان یعطیه قمیصه ان یکفن فیه اباه فاعطاه ثم ساله ان یصلی علیه فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم لیصلی علیه فقام عمر فاخذ بثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله اتصلی علیه و قد نهاک الله عز و جل ان تصلی علیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما خیرنی الله فقال استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعین مرة و سازیده علی سبعین قال انه منافق فصلی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فانزل الله و لا تصل علی احد منهم مات ابدا و لا تقم علی قبره **وحدثناه** ابن المثنی و عبید الله بن سعید قالا نا یحیی و هو القطان عن عبید الله بهذا الاسناد فی معنی حدیث ابی اسامة و زاد قال فترک الصلوة علیهم

(**قوله** صلی الله علیه وسلم کانی انزع بدلو بکرة) هی باسکان الکاف و فتحها (**قوله** صلی الله علیه وسلم حتی روی الناس) هو بکسر الواو المخففة ای اخذوا کفایتهم (**قوله** عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرنی عبد الحمید بن عبد الرحمن ابن زید ان محمد بن سعد بن ابی وقاص اخبره ان اباه سعدا قال استاذن عمر) هذا الحدیث اجتمع فیه اربعة تابعیون یروی بعضهم عن بعض و هم صالح و ابن شهاب و عبد الحمید و محمد و قد رای عبد الحمید ابن عباس (**قوله** و عنده نساء من قریش یکلمنه و یستکثرنه عالیة اصواتهن) قال العلماء معنی یستکثرنه یطلبن کثیرا من کلامه و جوابه بحوائجهن و فتاویهن (**قوله** عالیة اصواتهن قال القاضی یحتمل ان هذا قبل النهی عن رفع الصوت فوق صوته صلی الله علیه وسلم و یحتمل ان علو اصواتهن انما کان لاجتماعها لا ان کلام کل واحدة بانفرادها اعلی من صوته صلی الله علیه وسلم (**قوله** قلن نعم انت اغلظ و افظ من رسول الله صلی الله علیه وسلم) الفظ و الغلیظ بمعنی و هما عبارة عن شدة الخلق و خشونة الجانب قال العلماء و لیست لفظة افعل هنا للمفاضلة بل هی بمعنی فظ غلیظ قال القاضی و قد یصح حملها علی المفاضلة و ان القدر الذی منها فی النبی صلی الله علیه وسلم هو ما کان من اغلاظه علی الکافرین و المنافقین کما قال تعالی جاهد الکفار و المنافقین و اغلظ علیهم و کما کان یغضب و یغلظ عند انتهاک حرمات الله تعالی والله اعلم و فی هذا الحدیث فضل لین الجانب و الحلم و الرفق ما لم یفوت مقصودا شرعیا قال الله تعالی و اخفض جناحک للمؤمنین و قال تعالی و لو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک و قال تعالی بالمؤمنین رؤف رحیم (**قوله** صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده ما لقیک الشیطان قط سالکا فجا الا سلک فجا غیر فجک) الفج الطریق الواسع و یطلق ایضا علی المکان المنخرق بین الجبلین و هذا الحدیث محمول علی ظاهره و ان الشیطان متی رای عمر سالکا فجا هرب لهیبته من عمر و فارق ذلک الفج و ذهب فی فج آخر لشدة خوفه من باس عمر ان یفعل فیه شیئا قال القاضی و یحتمل انه ضرب مثلا لبعد الشیطان و اغوائه منه و ان عمر فی جمیع اموره سالک طریق السداد خلاف ما یامر به الشیطان و الصحیح الاول (**قوله** عن ابن وهب عن ابراهیم بن سعد عن ابیه عن ابی سلمة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یقول قد کان یکون فی الامم قبلکم محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فان عمر بن الخطاب منهم قال ابن وهب تفسیر محدثون ملهمون) هذا الاسناد مما استدرکه الدارقطنی علی مسلم و قال المشهور فیه عن ابراهیم ابن سعد عن ابیه عن ابی سلمة قال بلغنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم و اخرجه البخاری من هذا الطریق عن ابی سلمة عن ابی هریرة و اختلف تفسیر العلماء للمراد بمحدثون فقال ابن وهب ملهمون و قیل مصیبون اذا ظنوا فکانهم حدثوا بشیء فظنوه و قیل تکلمهم الملائکة و جاء فی روایة مکلمون و قال البخاری یجری الصواب علی السنتهم و فیه اثبات کرامات الاولیاء (**قوله** قال عمر وافقت ربی فی ثلث فی مقام ابراهیم و فی الحجاب و فی اساری بدر) هذا من اجل مناقب عمر و فضائله و هو مطابق للحدیث قبله و لهذا عقبه مسلم به و جاء فی هذه الروایة وافقت ربی فی ثلث و فسرها بهذه الثلاث و جاء فی روایة اخری فی الصحیح اجتمع نساء رسول الله صلی الله علیه وسلم علیه فی الغیرة فقلت عسی ربه ان طلقکن ان یبدله ازواجا خیرا منکن فنزلت الآیة بذلک و جاء فی الحدیث الذی ذکره مسلم بعد هذا موافقته فی منع الصلوة علی المنافقین و نزول الآیة بذلک و جاءت موافقته فی تحریم الخمر فهذه ست و لیس فی لفظه ما ینفی زیادة الموافقة والله اعلم (**قوله** لما توفی عبد الله بن ابی ابن سلول) هکذا اصوابه ان یکتب ابن سلول بالالف و یعرب باعراب عبد الله فانه وصف ثان له لانه عبد الله بن ابی و هو عبد ابن سلول ایضا فابی ابوه و سلول امه فنسب الی ابویه جمیعا و وصف بهما و قد سبق بیان هذا و نظائره فی کتاب الایمان فی حدیث المقداد حین قتل من اظهر الشهادة و اوضحنا هناک وجوهها (**قوله** ان النبی صلی الله علیه وسلم اعطاه قمیصه لیکفن فیه اباه المنافق قیل انما اعطاه قمیصه و کفنه فیه تطییبا لقلب ابنه فانه کان صحابیا صالحا و قد سال ذلک فاجابه الیه و قیل مکافاة لعبد الله المنافق المیت لانه کان البس العباس حین اسر یوم بدر قمیصا و فی هذا الحدیث بیان عظیم مکارم اخلاق النبی صلی الله علیه وسلم فقد علم ما کان من هذا المنافق من الایذاء و قابله بالحسنی فالبسه قمیصا کفنا و صلی علیه و استغفر له قال الله تعالی و انک لعلی خلق عظیم و فیه تحریم الصلوة والدعاء له بالمغفرة والقیام علی قبره للدعاء

حدثنا یحیی بن یحیی ویحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قال یحیی بن یحیی انا وقال الآخرون حدثنا اسمٰعیل یعنون ابن جعفر عن محمد بن ابی حرملة عن عطاء وسلیمان ابنی یسار وابی سلمة بن عبد الرحمٰن ان عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم مضطجعا فی بیته کاشفا عن فخذیه او ساقیه فاستاذن ابوبکر فاذن له وهو علی تلك الحال فتحدث ثم استاذن عمر فاذن له وهو کذلك فتحدث ثم استاذن عثمان فجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم وسوی ثیابه قال محمد ولا اقول ذلك فی یوم واحد فدخل فتحدث فلما خرج قالت عائشة دخل ابوبکر فلم تهتش له ولم تبال به ثم دخل عمر فلم تهتش له ولم تبال به ثم دخل عثمان فجلست وسویت ثیابك فقال الا استحی من رجل تستحی منه الملائکة حدثنی عبد الملك بن شعیب بن اللیث بن سعد قال حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شهاب عن یحیی بن سعید بن العاص ان سعید بن العاص اخبره ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم وعثمان حدثاه ان ابابکر استاذن علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو مضطجع علی فراشه لابس مرط عائشة فاذن لابی بکر وهو کذلك فقضی الیه حاجته ثم انصرف ثم استاذن عمر فاذن له وهو علی تلك الحال فقضی الیه حاجته ثم انصرف قال عثمان ثم استاذنت علیه فجلس وقال لعائشة اجمعی علیك ثیابك فقضیت الیه حاجته ثم انصرفت فقالت عائشة یا رسول الله مالی لم اراك فزعت لابی بکر وعمر کما فزعت لعثمان قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت له علی تلك الحال ان لا یبلغ الیّ فی حاجته حدثناه عمرو الناقد والحسن بن علی الحلوانی وعبد بن حمید کلهم عن یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال نا ابی عن صالح بن کیسان عن ابن شهاب قال اخبرنی یحیی بن سعید بن العاص ان سعید بن العاص اخبره ان عثمان وعائشة حدثاه ان ابابکر الصدیق استاذن علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر بمثل حدیث عقیل عن الزهری حدثنا محمد بن المثنی العنزی قال نا ابن ابی عدی عن عثمان بن غیاث عن ابی عثمان النهدی عن ابی موسی الاشعری قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حائط من حوائط المدینة وهو متکئ یرکز بعود معه بین الماء والطین اذا استفتح رجل فقال افتح وبشره بالجنة قال فاذا ابوبکر ففتحت له وبشرته بالجنة فقال ثم استفتح رجل آخر فقال افتح وبشره بالجنة قال فذهبت فاذا هو عمر ففتحت له وبشرته بالجنة ثم استفتح رجل آخر قال فجلس النبی صلی الله علیه وسلم فقال افتح وبشره بالجنة علی بلوی تکون قال فذهبت فاذا هو عثمان بن عفان قال ففتحت وبشرته بالجنة قال وقلت الذی قال فقال اللهم صبرا والله المستعان حدثنا ابو الربیع العتکی قال نا حماد عن ایوب عن ابی عثمان النهدی عن ابی موسی الاشعری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل حائطا وامرنی ان احفظ الباب بمعنی حدیث عثمان بن غیاث حدثنا محمد بن مسکین الیمامی قال نا یحیی بن حسان قال نا سلیمان وهو ابن بلال عن شریك بن ابی نمر عن سعید ابن المسیب قال اخبرنی ابو موسی الاشعری انه توضأ فی بیته ثم خرج فقال لالزمن رسول الله صلی الله علیه وسلم ولاکونن معه یومی هذا قال فجاء المسجد فسأل عن النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا خرج وجه هاهنا قال فخرجت علی اثره اسأل عنه حتی دخل بئر اریس قال فجلست عند الباب وبابها من جرید حتی قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم حاجته وتوضأ فقمت الیه فاذا هو قد جلس علی بئر اریس وتوسط قفها وکشف عن ساقیه ودلاهما فی البئر قال فسلمت علیه ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لاکونن بواب رسول الله صلی الله علیه وسلم الیوم فجاء ابوبکر فدفع الباب فقلت من هذا فقال ابوبکر فقلت علی رسلك قال ثم ذهبت فقلت یا رسول الله هذا ابوبکر یستاذن فقال ائذن له وبشره بالجنة قال فاقبلت حتی قلت لابی بکر ادخل ورسول الله صلی الله علیه وسلم یبشرك بالجنة قال فدخل ابوبکر فجلس عن یمین رسول الله صلی الله علیه وسلم معه فی القف ودلی رجلیه فی البئر کما صنع رسول الله صلی الله علیه وسلم وکشف عن ساقیه ثم رجعت فجلست وقد ترکت اخی یتوضأ ویلحقنی فقلت ان یرد الله بفلان یرید اخاه خیرا یأت به فاذا انسان یحرك الباب فقلت من هذا فقال عمر بن الخطاب فقلت علی رسلك ثم جئت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسلمت علیه وقلت هذا عمر یستاذن

باب من فضائل عثمان بن عفان رضی الله عنه (قولها کان رسول الله صلی الله علیه وسلم مضطجعا فی بیته کاشفا عن فخذیه او ساقیه فاستاذن ابوبکر فاذن له وهو علی تلك الحال الی آخره) هذا الحدیث مما یحتج به المالکیة وغیرهم ممن یقول لیست الفخذ عورة ولا حجة فیه لانه مشکوك فی المکشوف هل هو الساقان ام الفخذان فلا یلزم منه الجزم بجواز کشف الفخذ وفی هذا الحدیث جواز تدلل العالم والفاضل بحضرة من یدل علیه من فضلاء اصحابه واستحباب ترك ذلك اذا حضر غریب او صاحب یستحی منه (قوله دخل ابوبکر فلم تهتش له ولم تبال به) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا تهتش بالتاء بعد الهاء وفی بعض النسخ الطاریة بحذفها وکذا ذکره القاضی وعلی هذا فالهاء مفتوحة قال هش یهش کشم یشم واما الهش الذی هو خبط الورق من الشجر فیقال منه هش یهش بضمها قال الله تعالی واهش بها قال اهل اللغة الهشاشة والبشاشة بمعنی طلاقة الوجه وحسن اللقاء ومعنی لم تبال لم تکترث به وتحتفل لدخوله (قوله صلی الله علیه وسلم الا استحی من رجل تستحی منه الملائکة) هکذا هو فی الروایة استحی بیاء واحدة فی کل واحدة منهما قال اهل اللغة یقال استحیی یستحیی بیاءین واستحی یستحی بیاء واحدة لغتان الاولی افصح واشهر وبها جاء القرآن وفیه فضیلة ظاهرة لعثمان وجلالته عند الملائکة وان الحیاء صفة جمیلة من صفات الملائکة (قوله لابس مرط عائشة) هو بکسر المیم وهو کساء من صوف وقال الخلیل کساء من صوف او کتان او غیره وقال ابن الاعرابی وابو زید هو الازار (قولها مالی لم ارك فزعت لابی بکر وعمر کما فزعت لعثمان) ای اهتممت لها واحتفلت بدخولها هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا فزعت بالزاء والعین المهملة وکذا حکاه القاضی عن روایة الاکثرین قال وضبطه بعضهم فرغت بالراء والغین المعجمة وهو قریب من معنی الاول (قوله عن عثمان بن غیاث) هو بالغین المعجمة والثاء المثلثة (قوله فی حائط) هو البستان (قوله یرکز بعود) هو بضم الکاف ای یضرب باسفله الیابسة فی الارض (قوله استفتح رجل فقال افتح وبشره بالجنة وفی روایة امرنی ان احفظ الباب وفی روایة لاکونن بواب رسول الله صلی الله علیه وسلم) یحتمل انه صلی الله علیه وسلم امره ان یکون بوابا فی جمیع ذلك المجلس لیبشر هؤلاء المذکورین بالجنة رضی الله عنهم ویحتمل انه امره بحفظ الباب اولا الی ان یقضی حاجته ویتوضأ لانه حالة یستتر فیها ثم حفظ الباب ابو موسی من تلقاء نفسه وفیه فضیلة هؤلاء الثلثة وانهم من اهل الجنة وفضیلة لابی موسی وفیه جواز الثناء علی الانسان فی وجهه اذا امنت علیه فتنة الاعجاب ونحوه وفیه معجزة ظاهرة للنبی صلی الله علیه وسلم لاخباره بقصة عثمان والبلوی وان الثلثة یستمرون علی الایمان والهدی (قوله الله المستعان) فیه استحباب عند مثل هذا الحال (قوله فخرج وجه ههنا) المشهور فی الروایة وجه بتشدید الجیم وضبط بعضهم باسکانها وحکی القاضی الوجهین نقل الاول عن الجمهور ورجح الثانی لوجود خرج ای قصد هذه الجهة

فقال ائذن له وبشره بالجنة فجئت عمر فقلت اذن ويبشرك رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة قال فدخل فجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في القف عن يساره ودلى رجليه في البئر ثم رجعت فجلست فقلت ان يرد الله بفلان خيرا يعني اخاه يات به فجاء انسان فحرك الباب فقلت من هذا فقال عثمان بن عفان فقلت على رسلك قال وجئت النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال ائذن له وبشره بالجنة مع بلوى تصيبه قال فجئت فقلت ادخل ويبشرك رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة مع بلوى تصيبك قال فدخل فوجد القف قد ملئ فجلس وجاههم من شق الآخر قال شريك فقال سعيد بن المسيب فاولتها قبورهم

وحدثني ابو بكر بن اسحاق قال نا سعيد بن عفير قال حدثني سليمان بن بلال قال حدثني شريك بن عبد الله بن ابي نمر قال سمعت سعيد بن المسيب يقول حدثني ابو موسى الاشعري هاهنا واشار لي سليمان الى مجلس سعيد ناحية المقصورة قال ابو موسى خرجت اريد رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدته قد سلك في الاموال فتبعته فوجدته قد دخل مالا فجلس في القف وكشف عن ساقيه ودلاهما في البئر وساق الحديث بمعنى حديث يحيى بن حسان ولم يذكر قول سعيد فاولتها قبورهم

حدثني حسن بن علي الحلواني وابو بكر بن اسحاق قالا نا سعيد بن ابي مريم قال نا محمد بن جعفر بن ابي كثير قال اخبرني شريك بن عبد الله بن ابي نمر عن سعيد بن المسيب عن ابي موسى الاشعري قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما الى حائط بالمدينة لحاجته فخرجت في اثره واقتص الحديث بمعنى حديث سليمان بن بلال وذكر في الحديث قال ابن المسيب فاولت ذلك قبورهم اجتمعت هاهنا وانفرد عثمان

حدثنا يحيى بن يحيى التميمي وابو جعفر محمد بن الصباح وعبيد الله القواريري وسريج بن يونس كلهم عن يوسف بن الماجشون واللفظ لابن الصباح قال نا يوسف ابو سلمة الماجشون قال ثنا محمد بن المنكدر عن سعيد بن المسيب عن عامر بن سعد بن ابي وقاص عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي قال سعيد فاحببت ان اشافه بها سعدا فلقيت سعدا فحدثته بما حدثني به عامر فقال انا سمعته قلت انت سمعته قال فوضع اصبعيه على اذنيه قال نعم والا فاستكتا

حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا غندر عن شعبة ح قال وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن الحكم عن مصعب بن سعد عن سعد بن ابي وقاص قال خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن ابي طالب في غزوة تبوك فقال يا رسول الله تخلفني في النساء والصبيان فقال اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي

حدثنا عبيد الله بن معاذ قال نا ابي قال نا شعبة في هذا الاسناد

حدثنا قتيبة بن سعيد ومحمد بن عباد وتقاربا في اللفظ قالا نا حاتم وهو ابن اسماعيل عن بكير بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابي وقاص عن ابيه قال امر معاوية بن ابي سفيان سعدا فقال ما منعك ان تسب ابا التراب فقال اما ما ذكرت ثلاثا قالهن له رسول الله صلى الله عليه وسلم فلن اسبه لان تكون لي واحدة منهن احب الي من حمر النعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول له وخلفه في بعض مغازيه فقال له علي يا رسول الله خلفتني مع النساء والصبيان فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبوة بعدي وسمعته يقول يوم خيبر لاعطين الراية رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال فتطاولنا لها فقال ادعوا لي عليا فاتي به ارمد فبصق في عينيه ودفع الراية اليه ففتح الله عليه ولما نزلت هذه الآية ندع ابناءنا وابناءكم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهلي

(قوله جلس على بئر اريس توسط قفها) اما اريس فبفتح الهمزة مصروف واما القف فبضم القاف وهو حافة البئر واصله الغليظ المرتفع من الارض (قوله على رسلك) بكسر الراء وفتحها لغتان الكسر اشهر ومعناه تمهل وتأن (قوله في ابي بكر وعمر رضي الله عنهما انهما وليا ارجلهما في البئر كما دلاهما النبي صلى الله عليه وسلم فيها) هذا فعلاه للموافقة وليكون ابلغ في بقاء النبي صلى الله عليه وسلم على حالته وراحته بخلاف ما اذا لم يفعلاه فربما استحيى منهما فرفعهما وفي هذا دليل للغة الصحيحة انه يجوز ان يقول وليت الدلو في البئر ووليت رجلي وغيرها فيكسر ويقال اوليت قال الله تعالى فاولى دلوه ومنهم من منع الاول وهذا الحديث يرد عليه (قوله فجلس وجاههم) بكسر الواو وضمها اي قبالتهم (قوله قال سعيد بن المسيب فاولتها قبورهم) يعني ان الثلاثة دفنوا في مكان واحد وعثمان في مكان بائن عنهم وهذا من باب الفراسة الصادقة

باب من فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه

(قوله عن يوسف بن الماجشون) وفي بعض النسخ يوسف الماجشون بحذف لفظة ابن وكلاهما صحيح وهو ابو سلمة يوسف بن يعقوب بن عبد الله بن ابي سلمة واسم ابي سلمة دينار والماجشون لقب يعقوب وهو لقب جرى عليه وعلى اولاده واولاد اخيه وهو بكسر الجيم وضم الشين المعجمة وهو لفظ فارسي ومعناه الاحمر الابيض المورد سمي يعقوب بذلك لحمرة وجهه وبياضه (قوله صلى الله عليه وسلم لعلي رضي الله عنه انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي) قال القاضي هذا الحديث مما تعلقت به الروافض والامامية وسائر فرق الشيعة في ان الخلافة كانت حقا لعلي وانه وصى له بها قال ثم اختلف هؤلاء فكفرت الروافض سائر الصحابة في تقديمهم غيره وزاد بعضهم فكفر عليا لانه لم يقم في طلب حقه بزعمهم وهؤلاء اسخف مذهبا وافسد عقلا من ان يرد قولهم او يناظر واما القاضي ولا شك في كفر من قال هذا لان من كفر الامة كلها والصدر الاول فقد ابطل نقل الشريعة وهدم الاسلام واما من عدا هؤلاء الغلاة فانهم لا يسلكون هذا المسلك فاما الامامية وبعض المعتزلة فيقولون هم مخطئون في تقديم غيره لا كفار وبعض المعتزلة لا يقول بالتخطئة بجواز تقديم المفضول عندهم وهذا الحديث لا حجة فيه لاحد منهم بل فيه اثبات فضيلة لعلي ولا تعرض فيه لكونه افضل من غيره او مثله وليس فيه دلالة لاستخلافه بعده لان النبي صلى الله عليه وسلم انما قال هذا لعلي حين استخلفه في المدينة في غزوة تبوك ويؤيد هذا ان هارون لم يكن خليفة بعد موسى بل توفي في حيوة موسى وقبل وفات موسى بنحو اربعين سنة على ما هو مشهور عند اهل الاخبار والقصص قالوا وانما استخلفه حين ذهب لميقات ربه للمناجات والله اعلم قال العلماء وفي هذا الحديث دليل على ان عيسى بن مريم صلى الله عليه وسلم اذا نزل في آخر الزمان نزل حكما من حكام هذه الامة يحكم بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ولا ينزل نبيا وقد سبقت الاحاديث المصرحة بما ذكرناه في كتاب الايمان (قوله فوضع اصبعيه على اذنيه فقال نعم والا فاستكتا) هو بتشديد الكاف اي صمتا (قوله ان معوية قال لسعد بن ابي وقاص ما منعك ان تسب ابا تراب) قال العلماء الاحاديث الواردة التي في ظاهرها دخل على صحابي يجب تاويلها قالوا ولا يقع في روايات الثقات الا ما يمكن تاويله فقول معوية هذا ليس فيه تصريح بانه امر سعدا بسبه وانما ساله عن السبب المانع له من السب كانه يقول هل امتنعت منه تورعا او خوفا او غير ذلك فان كان تورعا واجلالا له عن السب فانت مصيب محسن وان كان غير ذلك فله جواب آخر ولعل سعدا قد كان في طائفة يسبون فلم يسب معهم وعجز عن الانكار او انكر عليهم فساله هذا السوال قالوا ويحتمل تاويلان آخران معناه ما منعك ان تخطيه في رايه واجتهاده وتظهر للناس حسن رايه واجتهاده وانه اخطأ

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ثنا غندر عن شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن سعد بن ابراهیم قال سمعت ابراهیم بن سعد عن سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی حدثنا قتیبة بن سعید ثنا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یوم خیبر لاعطین هذه الرایة رجلا یحب الله ورسوله یفتح الله علی یدیه قال عمر بن الخطاب ما احببت الامارة الا یومئذ قال فتساورت لها رجاء ان ادعی لها قال فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علی بن ابی طالب فاعطاه ایاها وقال امش ولا تلتفت حتی یفتح الله علیک قال فسار علی شیئا ثم وقف ولم یلتفت فصرخ یا رسول الله علی ماذا اقاتل الناس قال قاتلهم حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فاذا فعلوا ذلک فقد منعوا منک دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم علی الله حدثنا قتیبة بن سعید ثنا عبد العزیز یعنی ابن ابی حازم عن ابی حازم عن سهل بن سعد ح وحدثنا قتیبة واللفظ هذا حدثنا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن عن ابی حازم قال اخبرنی سهل بن سعد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یوم خیبر لاعطین هذه الرایة رجلا یفتح الله علی یدیه یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله قال فبات الناس یدوکون لیلتهم ایهم یعطاها قال فلما اصبح الناس غدوا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم کلهم یرجون یعطاها فقال این علی بن ابی طالب فقالوا هو یا رسول الله یشتکی عینیه قال فارسلوا الیه فاتی به فبصق رسول الله صلی الله علیه وسلم فی عینیه ودعا له فبرء حتی کان لم یکن به وجع فاعطاه الرایة فقال علی یا رسول الله اقاتلهم حتی یکونوا مثلنا قال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام واخبرهم بما یجب علیهم من حق الله فیه فوالله لان یهدی الله بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم حدثنا قتیبة بن سعید ثنا حاتم بن اسماعیل عن یزید ابن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع قال کان علی قد تخلف عن النبی صلی الله علیه وسلم فی خیبر وکان رمدا فقال انا اتخلف عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فخرج علی فلحق بالنبی صلی الله علیه وسلم فلما کان مساء اللیلة التی فتحها الله فی صباحها قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاعطین الرایة او لیاخذن الرایة غدا رجل یحبه الله ورسوله او قال یحب الله ورسوله یفتح الله علیه فاذا نحن بعلی وما نرجوه فقالوا هذا علی فاعطاه رسول الله صلی الله علیه وسلم الرایة ففتح الله علیه حدثنی زهیر بن حرب وشجاع بن مخلد جمیعا عن ابن علیة قال زهیر حدثنا اسماعیل بن ابراهیم حدثنی ابو حیان حدثنی یزید بن حیان قال انطلقت انا وحصین بن سبرة وعمر بن مسلم الی زید بن ارقم فلما جلسنا الیه قال له حصین لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وسمعت حدیثه وغزوت معه وصلیت خلفه لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا حدثنا یا زید ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا ابن اخی والله لقد کبرت سنی وقدم عهدی ونسیت بعض الذی کنت اعی من رسول الله صلی الله علیه وسلم فما حدثتکم فاقبلوه وما لا فلا تکلفونیه ثم قال قام رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکة والمدینة فحمد الله واثنی علیه ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایها الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم ثقلین اولهما کتاب الله فیه الهدی والنور فخذوا بکتاب الله واستمسکوا به فحث علی کتاب الله ورغب فیه ثم قال واهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی فقال له حصین ومن اهل بیته یا زید الیس نساؤه من اهل بیته قال نساؤه من اهل بیته ولکن اهل بیته من حرم الصدقة بعده قال ومن هم قال هم آل علی وآل عقیل وآل جعفر وآل عباس قال کل هؤلاء حرم الصدقة قال نعم

(قوله فتساورت لها) هو بالسین المهملة وبالواو ثم الراء ومعناه تطاولت لهذا کما صرح فی الروایة الاخری ای حرصت علیها ای اظهرت وجهی وتصدیت لذلک لیتذکرنی (قوله فما احببت الامارة الا یومئذ) انما کانت محبته لها لما ولیت علیه الامارة من محبته لله ورسوله صلی الله علیه وسلم ومحبتهما له والفتح علی یدیه (قوله صلی الله علیه وسلم امش ولا تلتفت حتی یفتح الله علیک فسار علی رضی الله عنه شیئا ثم وقف ولم یلتفت فصرخ یا رسول الله علی ماذا اقاتل الناس) هذا الالتفات یحتمل الوجهین احدهما انه علی ظاهره ای لا تلتفت بعینک لا یمینا ولا شمالا بل امض علی جهة قصدک والثانی ان المراد الحث علی الاقدام والمبادرة الی ذلک وحمله علی رضی الله عنه علی ظاهره ولم یلتفت بعینه حین احتاج وفی هذا حمل امره صلی الله علیه وسلم علی ظاهره وقیل یحتمل ان المراد لا تنصرف بعد لقاء عدوک حتی یفتح الله علیک وفی هذا الحدیث معجزات ظاهرات لرسول الله صلی الله علیه وسلم قولیة وفعلیة فالقولیة اعلامه بان الله تعالی یفتح علی یدیه فکان کذلک والفعلیة بصاقه فی عینیه وکان ارمد فبرأ من ساعته وفیه فضائل ظاهرة لعلی رضی الله عنه وبیان شجاعته وحسن مراعاته لامر رسول الله صلی الله علیه وسلم وحبه لله ورسوله وحبهما ایاه (قوله صلی الله علیه وسلم قاتلهم حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فاذا فعلوا ذلک فقد منعوا منک دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم علی الله وفی الروایة الاخری ادعهم الی الاسلام) هذا الحدیث فیه الدعاء الی الاسلام قبل القتال وقد قال به طائفة علی الاطلاق ومذهبنا ومذهب آخرین انهم ان کانوا ممن لم تبلغهم دعوة الاسلام وجب انذارهم قبل القتال والا فلا یجب لکن یستحب وقد سبقت المسئلة مبسوطة فی اول الجهاد وليس فی هذا ذکر الجزیة وقبولها اذا بذلوها ولعله کان قبل نزول آیة الجزیة وفیه دلیل علی قبول الاسلام سواء کان فی حال القتال او فی غیره وحسابه علی الله تعالی معناه انا نکف عنه فی الظاهر واما بینه وبین الله تعالی فان کان صادقا مومنا بقلبه نفعه ذلک فی الآخرة ونجا من النار کما نفعه فی الدنیا والا فلا ینفعه بل یکون منافقا من اهل النار وفیه انه یشترط فی صحة الاسلام النطق بالشهادتین فان کان اخرس او فی معناه کفته الاشارة الیهما والله اعلم (قوله فبات الناس یدوکون لیلتهم ایهم یعطاها) هکذا هو فی معظم النسخ والروایات یدوکون بضم الدال المهملة وبالواو ای یخوضون ویتحدثون فی ذلک وفی بعض النسخ یذکرون باسکان الذال المعجمة وبالراء (قوله صلی الله علیه وسلم فوالله لان یهدی الله بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم) حمر النعم الابل الحمر وهی انفس اموال العرب یضربون بها المثل فی نفاسة الشیء وانه لیس هناک اعظم منه وقد سبق بیان ان تشبیه امور الآخرة باعراض الدنیا انما هو للتقریب من الافهام والا فذرة من الآخرة الباقیة خیر من الارض باسرها وامثالها مما لو تصورت وفی هذا الحدیث بیان فضیلة العلم والدعاء الی الهدی وسن السنن الحسنة (قوله بماء یدعی خما بین مکة والمدینة) هو بضم الخاء المعجمة وتشدید المیم وهو اسم لغیضة علی ثلثة اميال من الجحفة عندها غدیر مشهور یضاف الی الغیضة فیقال غدیر خم (قوله صلی الله علیه وسلم وانا تارک فیکم الثقلین فذکر کتاب الله واهل بیته) قال العلماء سمیا ثقلین لعظمهما وکبر شانهما وقیل لثقل العمل بهما (قوله ولکن اهل بیته من حرم الصدقة) هو بضم الحاء وتخفیف الراء والمراد بالصدقة الزکوة وهی حرام عندنا علی بنی هاشم وبنی المطلب قال مالک بنو هاشم فقط وقیل بنو قصی وقیل قریش کلها

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ثنا محمد بن فضیل ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم انا جریر کلاهما عن ابی حیان بهذا الاسناد نحو حدیث اسمعیل وزاد فی حدیث جریر کتاب الله فیه الهدی والنور من استمسک به واخذ به کان علی الهدی ومن اخطأه ضل حدثنا محمد بن بکار بن الریان ثنا حسان یعنی ابن ابراهیم عن سعید وهو ابن مسروق عن یزید بن حیان عن زید بن ارقم قال دخلنا علیه فقلنا له لقد رأیت خیرا لقد صاحبت رسول الله صلی الله علیه وسلم وصلیت خلفه وساق الحدیث بنحو حدیث ابی حیان غیر انه قال الا وانی تارک فیکم الثقلین احدهما کتاب الله هو حبل الله من اتبعه کان علی الهدی ومن ترکه کان علی الضلالة وفیه فقلنا من اهل بیته نساؤه قال لا ایم الله ان المرأة تکون مع الرجل العصر من الدهر ثم یطلقها فترجع الی ابیها وقومها اهل بیته اصله وعصبته الذین حرموا الصدقة بعده حدثنا قتیبة بن سعید ثنا عبد العزیز یعنی ابن ابی حازم عن ابی حازم عن سهل بن سعد قال استعمل علی المدینة رجل من آل مروان قال فدعا سهل بن سعد فامره ان یشتم علیا قال فابی سهل فقال اما اذا ابیت فقل لعن الله ابا التراب فقال سهل ما کان لعلی اسم احب الیه من ابی التراب وان کان لیفرح اذا دعی بها فقال له اخبرنا عن قصته لم سمی ابا تراب قال جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم بیت فاطمة فلم یجد علیا فی البیت فقال این ابن عمک فقالت کان بینی وبینه شیء فغاضبنی فخرج فلم یقل عندی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لانسان انظر این هو فجاء فقال یا رسول الله هو فی المسجد راقد فجاءه رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو مضطجع قد سقط رداؤه عن شقه فاصابه تراب فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسحه عنه ویقول قم ابا التراب قم ابا التراب حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب ثنا سلیمان بن بلال عن یحیی ابن سعید عن عبد الله بن عامر بن ربیعة عن عائشة قالت ارق رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة فقال لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی الیلة قالت وسمعنا صوت السلاح فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من هذا قال سعد بن ابی وقاص یا رسول الله جئت احرسک قالت عائشة فنام رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی سمعت غطیطه حدثنا قتیبة بن سعید ثنا لیث ح وحدثنا محمد بن رمح انا اللیث عن یحیی بن سعید عن عبد الله بن عامر بن ربیعة ان عائشة قالت سهر رسول الله صلی الله علیه وسلم مقدمه المدینة لیلة فقال لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی الیلة قالت فبینا نحن کذلک سمعنا خشخشة سلاح فقال من هذا قال سعد بن ابی وقاص فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ما جاء بک فقال وقع فی نفسی خوف علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجئت احرسه فدعا له رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم نام وفی روایة ابن رمح فقلنا من هذا حدثناه محمد بن المثنی ثنا عبد الوهاب قال سمعت یحیی بن سعید یقول سمعت عبد الله بن عامر بن ربیعة یقول قالت عائشة ارق رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة بمثل حدیث سلیمان بن بلال حدثنا منصور بن ابی مزاحم ثنا ابراهیم یعنی ابن سعد عن ابیه عن عبد الله بن شداد قال سمعت علیا یقول ما جمع رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه لاحد غیر سعد بن مالک فانی سمعته یقول له یوم احد ارم فداک ابی وامی حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة ح وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ثنا وکیع ح وحدثنا ابوکریب اسحاق الحنظلی عن محمد بن بشر عن مسعر ح وحدثنا ابن ابی عمر قال ثنا سفیان عن مسعر کلهم عن سعد بن ابراهیم عن عبد الله بن شداد عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب ثنا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحیی وهو ابن سعید عن سعید عن سعد بن ابی وقاص قال لقد جمع لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه یوم احد حدثنا قتیبة ابن سعید وابن رمح عن اللیث بن سعد ح وحدثنا ابن المثنی حدثنا عبد الوهاب کلاهما عن یحیی بن سعید بهذا الاسناد

(قوله فی الروایة الاخری فقلنا من اهل بیته نساؤه قال لا) هذا دلیل لابطال قول من قال هم قریش کلها فقد کان فی نسائه قرشیات وهن عائشة وحفصة وام سلمة وسودة وام حبیبة رض واما قوله فی الروایة الاولی نسائه من اهل بیته ولکن اهل بیته من حرم الصدقة قال وفی الروایة الاخری فقلنا من اهل بیته نسائه قال لا فهاتان الروایتان ظاهرهما التناقض والمعروف فی معظم الروایات فی غیر مسلم انه قال نساؤه لسن من اهل بیته فتتاول الروایة الاولی علی ان المراد انهن من اهل بیته الذین یساکنونه ویعولهم وامر باحترامهم واکرامهم وسماهم ثقلا وعظ فی حفظ حقوقهم وذکر فنساؤه داخلات فی هذا کله ولا یدخلن فیمن حرم الصدقة وقد اشار الی هذا فی الروایة الاولی بقوله نساؤه من اهل بیته ولکن اهل بیته من حرم الصدقة فاتفقت الروایتان (قوله صلی الله علیه وسلم کتاب الله هو حبل الله قیل المراد بحبل الله عهده وقیل السبب الموصل الی رضاه ورحمته وقیل هو نوره الذی یهدی به قوله المراة تکون مع الرجل العصر من الدهر اے القطعة منه (قولها فخرج ولم یقل عندی) هو بفتح الیاء وکسر القاف من القیلولة وهی النوم نصف النهار وفیه جواز النوم فی المسجد واستحباب ملاطفة الغضبان وممازحته والمشی فیه لاسترضائه باب فی فضل سعد بن ابی وقاص رض (قولها ارق رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة) هو بفتح الهمزة وکسر الراء وتخفیف القاف ای سهر ولم یاته نوم والارق السهر ویقال ارقنی الامر بالتشدید تاریقا ای اسهرنی ورجل ارق علی وزن فرح (قوله صلی الله علیه وسلم لیت رجلا صالحا یحرسنی) فیه جواز الاحتراس من العدو والاخذ بالحزم وترک الاهمال فی موضع الحاجة الی الاحتیاط قال العلماء وکان هذا الحدیث قبل نزول قوله تعالی والله یعصمک من الناس لانه صلی الله علیه وسلم ترک الاحتراس حین نزلت هذه الآیة وامر اصحابه بالانصراف عن حراسته وقد صرح فی الروایة الثانیة بان هذا الحدیث الاول کان فی اول قدومه المدینة ومعلوم ان الآیة نزلت بعد ذلک بازمان (قولها حتی سمعت غطیطه) هو بالغین المعجمة وهو صوت النائم المرتفع (قولها سمعنا خشخشة سلاح) ای صوت صدم بعضه بعضا (قوله سمعت علیا رض یقول ما جمع رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه لاحد غیر سعد بن مالک فانی سمعته یقول ارم فداک ابی وامی وفی روایة عن سعد قال جمع لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه یوم احد فقال ارم فداک ابی وامی) فیه جواز التفدیة بالابوین وبه قال جماهیر العلماء وکرهه عمر بن الخطاب والحسن البصری رض وکرهه بعضهم فی التفدیة بالمسلم من ابویه والصحیح الجواز مطلقا لانه لیس فیه حقیقة فداء وانما هو کلام والطاف واعلام لمحبته له ومنزلته وقد وردت الاحادیث الصحیحة بالتفدیة مطلقا واما قوله ما جمع ابویه لغیر سعد وذکر بعده انه جمعهما للزبیر وقد جاء جمعهما لغیرهما ایضا فیحمل قول علی رض علی نفی علم نفسه ای لا اعلمه جمعهما الا لسعد بن ابی وقاص وهو سعد بن مالک وفیه فضیلة الرمی والحث علیه والدعاء لمن فعل خیرا قوله کان رجل من المشرکین قد احرق المسلمین ای اثخن فیهم وعمل فیهم نحو عمل النار (قوله فنزعت له بسهم لیس فیه نصل فاصبت جنبه فسقط وانکشفت عورته فضحک رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی نظرت الی نواجذه) فقوله نزعت له بسهم اے رمیته بسهم لیس فیه نزج وقوله فاصبت جنبه بالجیم والنون هکذا هو فی معظم النسخ وفی بعضها حبته بحاء مهملة وباء موحدة مشددة ثم مثناة فوق ای حبة قلبه (وقوله فضحک) ای فرحا بقتله عدوه لا لانکشافه (وقوله نواجذه) بالذال المعجمة اے انیابه وقیل اضراسه وسبق بیانه مرات

حدثنا محمد بن عباد حدثنا حاتم یعنی ابن اسمٰعیل عن بکیر بن مسمار عن عامر بن سعد عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع لہ ابویہ یوم احد قال کان رجل من المشرکین قد احرق المسلمین فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارم فداک ابی وامی قال فنزعت لہ بسہم لیس فیہ نصل فاصبت جنبہ فسقط وانکشفت عورتہ فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نظرت الی نواجذہ **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبۃ وزہیر بن حرب قالا ثنا الحسن بن موسی قال نا زہیر نا سماک بن حرب حدثنی مصعب بن سعد عن ابیہ انہ نزلت فیہ آیات من القرآن قال حلفت ام سعد ان لا تکلمہ ابدا حتی یکفر بدینہ ولا تاکل ولا تشرب قالت زعمت ان اللہ وصاک بوالدیک فانا امک وانا آمرک بھذا قال مکثت ثلثا حتی غشی علیہا من الجھد فقام ابن لہا یقال لہ عمارۃ فسقاھا فجعلت تدعو علی سعد فانزل اللہ عز وجل فی القرآن ھذہ الآیۃ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا قال واصاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمۃ عظیمۃ فاذا فیھا سیف فاخذتہ فاتیت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت نفلنی ھذا السیف فانا من قد علمت حالہ فقال ردہ من حیث اخذتہ فانطلقت حتی اردت ان القیہ فی القبض لامتنی نفسی فرجعت الیہ فقلت اعطنیہ قال فشد لی صوتہ ردہ من حیث اخذتہ قال فانزل اللہ عز وجل یسئلونک عن الانفال قال ومرضت فارسلت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتانی فقلت دعنی اقسم مالی حیث شئت قال فابی قلت فالنصف قال فابی قلت فالثلث فسکت فکان بعد الثلث جائزا قال واتیت علی نفر من الانصار والمھاجرین فقالوا تعال نطعمک ونسقیک خمرا وذلک قبل ان تحرم الخمر قال فاتیتھم فی حش والحش البستان فاذا راس جزور مشوی عندھم وزق من خمر قال فاکلت وشربت معھم قال فذکرت الانصار والمھاجرین عندھم فقلت المھاجرون خیر من الانصار قال فاخذ رجل احد لحیی الراس فضربنی بہ فجرح بانفی فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فانزل اللہ عز وجل فی یعنی نفسہ شان الخمر انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان **حدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن سماک بن حرب عن مصعب بن سعد عن ابیہ قال انزلت فی اربع آیات وساق الحدیث بمعنی حدیث زہیر عن سماک وزاد فی حدیث شعبۃ قال فکانوا اذا ارادوا ان یطعموھا شجروا فاھا بعصا ثم اوجروھا وفی حدیثہ ایضا فضرب بہ انف سعد ففزرہ فکان انف سعد مفزورا **حدثنا** زہیر بن حرب ثنا عبد الرحمن عن سفیان عن المقدام بن شریح عن ابیہ عن سعد فی ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی قال نزلت فی ستۃ انا وابن مسعود منھم وکان المشرکون قالوا لا تدن ھؤلاء **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبۃ ثنا محمد بن عبد اللہ الاسدی عن اسرائیل عن المقدام بن شریح عن ابیہ عن سعد قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ نفر فقال المشرکون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اطرد ھؤلاء لا یجترؤن علینا قال وکنت انا وابن مسعود ورجل من ھذیل وبلال ورجلان لست اسمیھما فوقع فی نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ ان یقع فحدث نفسہ فانزل اللہ عز وجل ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ **حدثنا** محمد بن ابی بکر المقدمی وحامد بن عمر البکراوی ومحمد بن عبد الاعلی قالوا ثنا المعتمر وھو ابن سلیمان قال سمعت ابی عن ابی عثمان قال لم یبق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض تلک الایام التی قاتل فیھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر طلحۃ وسعد عن حدیثھما **حدثنا** عمرو الناقد ثنا سفیان بن عیینۃ عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال سمعتہ یقول ندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس یوم الخندق فانتدب الزبیر ثم ندبھم فانتدب الزبیر ثم ندبھم فانتدب الزبیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر **حدثنا** ابوکریب ثنا ابو اسامۃ عن ھشام بن عروۃ ح وحدثنا ابوکریب واسحاق بن ابراھیم جمیعا عن وکیع ثنا سفیان کلاھما عن محمد بن المنکدر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث ابن عیینۃ **حدثنا** اسماعیل بن الخلیل وسوید بن سعید کلاھما عن ابن مسھر قال اسمعیل انا علی بن مسھر عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عبد اللہ بن الزبیر قال کنت انا وعمر بن ابی سلمۃ یوم الخندق مع النسوۃ فی اطم حسان

(قولہ حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا حدثنا شعبۃ ح وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ حدثنا وکیع ح وحدثنا ابوکریب واسحق الحنظلی عن محمد بن بشر عن مسعر ح وحدثنا ابن ابی عمر ثنا سفین عن مسعر کلھم عن سعد بن ابراھیم قال ابو مسعود الدمشقی وابو علی الغسانی وغیرھما ھکذا رواہ مسلم قالوا واسقط من روایۃ سفین الثوری بین وکیع ومسعر لان ابا بکر بن ابی شیبۃ انما رواہ فی مسندہ والمغازی وغیر موضع عن وکیع عن الثوری عن مسعر وادعی بعضھم ان وکیعا لم یدرک مسعرا وھذا خطأ ظاھر فقد ذکر ابن ابی حاتم وغیرہ وکیعا فیمن روی عن مسعر ولان وکیعا ادرک نحو ست وعشرین سنۃ من حیوۃ مسعر مع انھما کوفیان قال ابو نعیم الفضل بن دکین والبخاری وغیرھما توفی مسعر سنۃ خمس وخمسین ومائۃ وقال احمد بن حنبل وغیرہ ولد وکیع سنۃ تسع وعشرین ومائۃ فلا یمتنع ان یکون وکیع سمع ھذا الحدیث من مسعر وکون ابن ابی شیبۃ رواہ عن وکیع عن الثوری عن مسعر لا یلزم منہ منع سماعہ من مسعر کما قدمناہ فی نظائرہ واللہ اعلم (قولہ اردت ان القیہ فی القبض) ھو بفتح القاف والباء الموحدۃ والضاد المعجمۃ) وھو الموضع الذی یجمع فیہ الغنائم وقد سبق شرح اکثر ھذا الحدیث مفرقا والحش بفتح الحاء وضمھا البستان (قولہ شجروا فاھا بعصا ثم اوجروھا) ای فتحوہ ثم صبوا فیھا الطعام وانما شجروہ بالعصا لئلا تطبقہ فیمتنع وصول الطعام جوفھا وھکذا صوابہ بالشین المعجمۃ والجیم والراء وھکذا فی جمیع النسخ قال القاضی ویروی شحوا فاھا بالحاء المھملۃ وحذف الراء ومعناہ قریب من الاول ای اوسعوہ وفتحوہ والشحو التوسعۃ ودابۃ شحو واسعۃ الخطو ویقال اوجرہ ووجرہ لغتان الاولی افصح واشھر (قولہ ضرب انفہ ففزرہ) ھو بزای ثم راء ای شقہ وکان انفہ مفزورا ای مشقوقا (قولہ عن ابی عثمان قال لم یبق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض تلک الایام الی قولہ غیر طلحۃ وسعد عن حدیثھما) معناہ وھما حدثانی بذلک واللہ اعلم **باب من فضائل طلحۃ والزبیر رضی اللہ عنہما** (قولہ ندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فانتدب الزبیر) ای دعاھم للجہاد وحرضھم علیہ فاجابہ الزبیر (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر) قال القاضی اختلف فی ضبطہ فضبطہ جماعۃ من المحققین بفتح الیاء من الثانی کمصری وضبطہ اکثرھم بکسرھا والحواری الناصر وقیل الخاصۃ (قولہ عن عبد اللہ عن الزبیر) قال کنت انا وعمر بن ابی سلمۃ یوم الخندق مع النسوۃ فی اطم حسان فکان یطاطئ لی مرۃ فانظر الی آخرہ) الاطم بضم الھمزۃ والطاء الحصن وجمعہ آطام کعنق واعناق قال القاضی ویقال فی الجمع ایضا اطام بکسر الھمزۃ والقصر کآکام واکام وقولہ کان یطاطئ ھو بھمز آخرہ ومعناہ یخفض لی ظھرہ وفی ھذا الحدیث دلیل لحصول ضبط الصبی وتمییزہ وھو ابن اربع سنین فان ابن الزبیر ولد عام الھجرۃ فی المدینۃ وکانت الخندق سنۃ اربع من الھجرۃ علی الصحیح فیکون لہ فی وقت ضبطہ لھذہ القضیۃ دون اربع سنین وفی ھذا رد علی ما قالہ جمھور المحدثین انہ لا یصح سماع الصبی حتی یبلغ خمس سنین والصواب صحتہ متی حصل التمییز وان کان ابن اربع او دونھا وفیہ منقبۃ لابن الزبیر لجودۃ ضبطہ

فکان یطاطئ لی مرۃ فانظر واطاطئ لہ مرۃ فینظر فکنت اعرف ابی اذا مر علی فرسہ فی السلاح الی بنی قریظۃ قال واخبرنی عبد اللہ بن عروۃ عن عبد اللہ بن الزبیر قال فذکرت ذلک لابی فقال ورایتنی یا بنی قلت نعم قال اما واللہ لقد جمع لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ ابویہ فقال فداک ابی وامی **حدثنا** ابو کریب ثنا ابو اسامۃ عن ہشام عن ابیہ عن عبد اللہ بن الزبیر قال لما کان یوم الخندق کنت انا وعمر بن ابی سلمۃ فی الاطم الذی فیہ النسوۃ یعنی نسوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث بمعنی حدیث ابن مسہر فی ہذا الاسناد ولم یذکر عبد اللہ بن عروۃ فی الحدیث ولکن ادرج القصۃ فی حدیث ہشام عن ابیہ عن ابن الزبیر **حدثنا** قتیبۃ بن سعید ثنا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حراء ہو وابو بکر وعمر وعلی وعثمان وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہدأ فما علیک الا نبی او صدیق او شہید **حدثنا** عبید اللہ بن محمد بن یزید بن خنیس احمد بن یوسف الازدی قالا ثنا اسمعیل بن ابی اویس حدثنی سلیمان بن بلال عن یحیی بن سعید عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی جبل حراء فتحرک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکن حراء فما علیک الا نبی او صدیق او شہید علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وسعد بن ابی وقاص **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابن نمیر وعبدۃ قالا ثنا ہشام عن ابیہ قال قالت لی عائشۃ ابواک واللہ من الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرح **وحدثناہ** ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابن نمیر وعبدۃ قالا ثنا ہشام عن ابیہ قال قالت لی عائشۃ ابواک واللہ من الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرح **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء ثنا وکیع ثنا اسمعیل عن الشعبی عن عروۃ قال قالت لی عائشۃ کان ابواک من الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرح **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا اسمعیل بن علیۃ عن خالد ح وحدثنی زہیر بن حرب ثنا اسمعیل بن علیۃ انا خالد عن ابی قلابۃ قال قال انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل امۃ امینا وان امیننا ایتہا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح **حدثنی** عمرو الناقد قال ثنا عفان قال ثنا حماد عن ثابت عن انس ان اہل الیمن قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ابعث معنا رجلا یعلمنا السنۃ والاسلام قال فاخذ بید ابی عبیدۃ فقال ہذا امین ہذہ الامۃ **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ قال سمعت ابا اسحاق یحدث عن صلۃ بن زفر عن حذیفۃ قال جاء اہل نجران الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ابعث الینا رجلا امینا فقال لابعثن الیکم رجلا امینا حق امین حق امین قال فاستشرف لہا الناس قال فبعث ابا عبیدۃ بن الجراح **حدثنا** اسحاق بن ابراہیم قال انا ابو داؤد الحفری قال ثنا سفیان عن ابی اسحاق بہذا الاسناد نحوہ **حدثنی** احمد بن حنبل قال ثنا سفیان بن عیینۃ قال حدثنی عبید اللہ بن ابی یزید عن نافع بن جبیر عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحسن انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ **حدثنا** ابن ابی عمر قال ثنا سفیان عن عبید اللہ بن ابی یزید عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار لا یکلمنی ولا اکلمہ حتی جاء سوق بنی قینقاع ثم انصرف حتی اتی خباء فاطمۃ فقال اثم لکع اثم لکع یعنی حسنا فظننا انہ انما تحبسہ امہ لان تغسلہ وتلبسہ سخابا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منہما صاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ **حدثنا** عبید اللہ بن معاذ قال ثنا ابی قال ثنا شعبۃ عن عدی وہو ابن ثابت ثنا البراء بن عازب قال رایت الحسن بن علی علی عاتق النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقول اللہم انی احبہ فاحبہ **حدثنا** محمد بن بشار وابو بکر بن نافع قال ابن نافع ثنا غندر قال ثنا شعبۃ عن عدی وہو ابن ثابت عن البراء قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واضعا الحسن بن علی علی عاتقہ وہو یقول اللہم انی احبہ فاحبہ

باب من فضائل ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ

باب من فضائل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما

اللہم انی احبہ

لہذہ القضیۃ مفصلۃ فی ہذا السن واللہ اعلم (**قولہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی الحراء ہو وابو بکر وعمر وعلی وعثمان وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہدأ فما علیک الا نبی او صدیق او شہید) ہکذا وقع فی معظم النسخ بتقدیم علی علی عثمان وفی بعضہا بتقدیم عثمان علی علی کما وقع فی الروایۃ الثانیۃ باتفاق النسخ و**قولہ** اہدأ بہمز آخرہ ای اسکن وحراء بکسر الحاء وبالمد ہذا ہو الصواب وقد سبق بیانہ واضحا فی کتاب الایمان وان الصحیح انہ مذکر ممدود ومصروف وفی ہذا الحدیث معجزات لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا اخبارہ ان ہؤلاء شہداء وماتوا کلہم غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر شہداء فان عمر وعثمان وعلیا وطلحۃ والزبیر قتلوا ظلما شہداء فقتل الثلاثۃ مشہور وقتل الزبیر بوادی السباع بقرب البصرۃ منصرفا تارکا للقتال وکذلک طلحۃ اعتزل الناس تارکا للقتال فاصابہ سہم فقتلہ وقد ثبت ان من قتل ظلما فہو شہید والمراد شہداء فی احکام الآخرۃ وعظیم ثواب الشہداء واما فی الدنیا فیغسلون ویصلی علیہم وفیہ بیان فضیلۃ ہؤلاء وفیہ اثبات التمییز فی الجملۃ وجواز التزکیۃ والثناء علی الانسان فی وجہہ اذا لم یخف علیہ فتنۃ باعجاب ونحوہ واما ذکر سعد بن ابی وقاص فی الشہداء فی الروایۃ الثانیۃ فقال القاضی انما سمی شہیدا لانہ مشہود لہ بالجنۃ **باب** من فضائل ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل امۃ امینا وان امیننا ایتہا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح) قال القاضی ہو بالرفع علی النداء قال والاعراب الافصح ان یکون منصوبا علی الاختصاص حکی سیبویہ اللہم اغفر لنا ایتہا العصابۃ واما الامین فہو الثقۃ المرضی قال العلماء والامانۃ مشترکۃ بینہ وبین غیرہ من الصحابۃ لکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خص بعضہم بصفات غلبت علیہم وکانوا بہا اخص (**قولہ** فاستشرف لہا الناس) ای اطلعوا الی الولایۃ ورغبوا فیہا حرصا علی ان یکون ہو الامین الموعود فی الحدیث لا حرصا علی الولایۃ من حیث ہی

باب من فضائل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم للحسن انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ) فیہ حث علی حبہ وبیان لفضیلتہ رضی اللہ عنہ (**قولہ** فی طائفۃ من النہار حتی جاء سوق بنی قینقاع ثم انصرف حتی اتی خباء فاطمۃ فقال اثم لکع یعنی حسنا فظننا انہ انما تحبسہ امہ لان تغسلہ وتلبسہ سخابا) اما **قولہ** طائفۃ من النہار فالمراد قطعۃ منہ وقینقاع بضم النون وفتحہا وکسرہا سبق مرات ولکع المراد بہ ہنا الصغیر وخباء فاطمۃ بکسر الخاء المعجمۃ وبالمد ای بیتہا والسخاب بکسر السین المہملۃ وبالخاء المعجمۃ جمعہ سخب وہو قلادۃ من القرنفل والمسک والعود ونحوہا من اخلاط الطیب یعمل علی ہیئۃ السبحۃ ویجعل قلادۃ للصبیان والجواری وقیل ہو خیط فیہ خرز یسمی سخابا لصوت خرزہ عند حرکتہ من السخب بفتح السین والخاء یقال الصخب بالصاد وہو اختلاط الاصوات وفی ہذا الحدیث جواز لباس الصبیان القلائد والسخب ونحوہا من الزینۃ واستحباب تنظیفہم لاسیما عند لقائہم اہل الفضل واستحباب النظافۃ مطلقا (**قولہ** جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منہما صاحبہ) فیہ استحباب ملاطفۃ الصبی ومعانقتہ ومداعبتہ رحمۃ لہ ولطفا واستحباب التواضع من الاطفال وغیرہم

حدثنی عبد الله بن الرومی الیمامی وعباس بن عبد العظیم العنبری قالا ثنا النضر بن محمد قالا ثنا عکرمة وهو ابن عمار قال ثنا ایاس عن ابیه قال لقد قدت بنبی الله صلی الله علیه وسلم والحسن والحسین بغلته الشهباء حتی ادخلتهم حجرة النبی صلی الله علیه وسلم هذا قدامه وهذا خلفه **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد الله ابن نمیر واللفظ لابی بکر قالا ثنا محمد بن بشر عن زکریا عن مصعب بن شیبة عن صفیة بنت شیبة قالت قالت عائشة خرج النبی صلی الله علیه وسلم غداة وعلیه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخله ثم جاء الحسین فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علی فادخله ثم قال انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا **حدثنا** قتیبة بن سعید قال ثنا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن موسی بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن ابیه انه کان یقول ما کنا ندعو زید بن حارثة الا زید بن محمد حتی نزل فی القرآن ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله **حدثنی** احمد بن سعید الدارمی قال ثنا حبان قال ثنا وهیب قال ثنا موسی بن عقبة قال حدثنی سالم عن عبد الله بمثله **حدثنا** یحیی بن یحیی ویحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قال یحیی بن یحیی انا وقال الآخرون ثنا اسماعیل یعنون ابن جعفر عن عبد الله بن دینار انه سمع ابن عمر یقول بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثا وامّر علیهم اسامة بن زید فطعن الناس فی امرته فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان تطعنوا فی امرته فقد کنتم تطعنون فی امرة ابیه من قبل وایم الله ان کان لخلیقا للامرة وان کان لمن احب الناس الیّ وان هذا من احب الناس الیّ بعده **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء قال ثنا ابو اسامة عن عمر یعنی ابن حمزة عن سالم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وهو علی المنبر ان تطعنوا فی امارته یرید اسامة بن زید فقد طعنتم فی امارة ابیه من قبله وایم الله ان کان لخلیقا لها وایم الله ان کان لاحب الناس الیّ وایم الله ان هذا لمن الخلیق یرید اسامة وایم الله ان کان لاحبهم الی من بعده فاوصیکم به فانه من صالحیکم **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال ثنا اسماعیل بن علیة عن حبیب بن الشهید عن عبد الله بن ابی ملیکة قال قال عبد الله بن جعفر لابن الزبیر اتذکر اذ تلقینا رسول الله صلی الله علیه وسلم انا وانت وابن عباس قال نعم فحملنا وترکک **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم قال انا ابو اسامة عن حبیب بن الشهید بمثل حدیث ابن علیة واسناده **حدثنا** یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة واللفظ لیحیی قال ابو بکر ثنا وقال یحیی انا ابو معاویة عن عاصم الاحول عن مورق العجلی عن عبد الله بن جعفر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قدم من سفر تلقی بصبیان اهل بیته قال وانه قدم من سفر فسبق بی الیه فحملنی بین یدیه ثم جیء باحد ابنی فاطمة فاردفه خلفه قال فادخلنا المدینة ثلاثة علی دابة واحدة **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال ثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن عاصم قال حدثنی مورق العجلی قال حدثنی عبد الله بن جعفر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا قدم من سفر تلقی بنا قال فتلقی بی وبالحسن او بالحسین قال فحمل احدنا بین یدیه والآخر خلفه حتی دخلنا المدینة **حدثنا** شیبان بن فروخ قال ثنا مهدی بن میمون قال ثنا محمد بن عبد الله بن ابی یعقوب عن الحسن ابن سعد مولی الحسن بن علی عن عبد الله بن جعفر قال اردفنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم خلفه فاسرّ الی حدیثا لا احدث به احدا من الناس **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة قال ثنا عبد الله بن نمیر وابو اسامة ح وحدثنا ابو کریب قال ثنا ابو اسامة وابن نمیر ووکیع وابو معاویة ح وثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا عبدة بن سلیمان کلهم عن هشام بن عروة واللفظ حدیث ابی اسامة ح وحدثنا ابو کریب قال ثنا ابو اسامة عن هشام عن ابیه قال سمعت عبد الله بن جعفر یقول سمعت علیا بالکوفة

واختلف العلماء فی معانقة الرجل للرجل القادم من سفر فکرهها مالک وقال هی بدعة واستحبها سفین وغیره وهو الصحیح الذی علیه الاکثرون والمحققون وتناظر مالک وسفین فی المسئلة فاحتج سفیان بان النبی صلی الله علیه وسلم فعل ذلک بجعفر حین قدم فقال مالک هو خاص له فقال سفین ما یخصه بغیر دلیل فسکت مالک قال القاضی عیاض وسکوت مالک دلیل لتسلیمه قول سفیان وموافقته وهو الصواب حتی یدل دلیل للتخصیص (**قوله** رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم واضعا الحسن بن علی علی عاتقه) العاتق ما بین المنکب والعنق وفیه ملاطفة الصبیان ورحمتهم ومماستهم وان رطوبات وجهه ونحوها طاهرة حتی تتحقق نجاستها ولم ینقل عن السلف التحفظ منها ولا یخلون منها غالبا (**قوله** لقد قدت بنبی الله صلی الله علیه وسلم والحسن والحسین بغلته الشهباء هذا قدامه وهذا خلفه) فیه دلیل لجواز رکوب ثلاثة علی دابة اذا کانت مطیقة وهذا مذهبنا ومذهب العلماء کافة وحکی القاضی عن بعضهم منع ذلک مطلقا وهو فاسد (**قوله** وعلیه مرط مرحل) هو بالحاء المهملة ونقل القاضی انه وقع لبعض رواة کتاب مسلم بالجاء وللبعض بالجیم والمرحل بالحاء هو الموشی المنقوش علیه صور رحال الابل وبالجیم علیه صور المراجل وهی القدور واما المرط فبکسر المیم وهو کساء جمعه مروط وسبق بیانه مرات (**قوله** تعالی انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت) قیل هو الشک وقیل العذاب وقیل الاثم قال الازهری الرجس اسم لکل مستقذر من عمل **باب** من فضائل زید بن حارثة وابنه اسامة رضی الله عنهما (**قوله** ما کنا ندعو زید بن حارثة الا زید بن محمد حتی نزل فی القرآن ادعوهم لآبائهم) قال العلماء کان النبی صلی الله علیه وسلم قد تبنی زیدا ودعاه ابنه وکانت العرب تفعل ذلک یتبنی الرجل مولاه او غیره فیکون ابنا له بوارثة وینتسب الیه حتی نزلت الآیة فرجع کل انسان الی نسبه الا من لم یکن له نسب معروف فیضاف الی مواليه کما قال الله تعالی فان لم تعلموا آباءهم فاخوانکم فی الدین ومواليکم (**قوله** صلی الله علیه وسلم وان کان لخلیقا للامرة) ای حقیقا بها فیه جواز امارة العتیق وجواز تقدیمه علی العرب وجواز تولیة الصغیر علی الکبار فقد کان اسامة صغیرا جدا توفی النبی صلی الله علیه وسلم وهو ابن ثمان عشرة سنة وقیل عشرین وجواز تولیة المفضول علی الفاضل للمصلحة وفی هذه الاحادیث فضائل ظاهرة لزید ولاسامة رضی الله عنهما ویقال طعن فی الامرة والعرض والنسب نحوها یطعن بالفتح وطعن الرمح واصبعه وغیرهما یطعن بالضم هذا هو المشهور وقیل لغتان فیهما والامرة بکسر الهمزة الولایة وکذلک الامارة **باب** من فضائل عبد الله بن جعفر رضی الله عنه (**قوله** قال عبد الله بن جعفر لابن الزبیر اتذکر اذ تلقینا رسول الله صلی الله علیه وسلم انا وانت وابن عباس قال نعم فحملنا وترکک) ومعناه قال ابن جعفر فحملنا وترکک توضحه الروایات بعده وقد توهم القاضی عیاض ان القائل فحملنا هو ابن الزبیر وجعله غلطا فی روایة مسلم ولیس کما قال بل صوابه ما ذکرناه ان القائل فحملنا وترکک ابن جعفر (**قوله** کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قدم من سفر تلقی بصبیان اهل بیته) هذا سنة مستحبة ان یتلقی الصبیان المسافر وان یردفهم ویلاطفهم والله اعلم **باب** من فضائل خدیجة رضی الله عنها

باب من فضائل زید بن حارثة وابنه اسامة رضی الله عنهما

باب من فضائل عبد الله بن جعفر رضی الله عنه

باب من فضائل خدیجة رضی الله عنها

يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير نسائها مريم بنت عمران وخير نسائها خديجة بنت خويلد قال ابو كريب و اشار وكيع الى السماء والارض **وحدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا ثنا وكيع ح وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا ثنا محمد بن جعفر جميعا عن شعبة ح وثنا عبيد الله بن معاذ العنبرى واللفظ له قال ثنا ابى قال ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة عن ابى موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء غير مريم بنت عمران وآسية امرأة فرعون وان فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة و ابو كريب و ابن نمير قالوا ثنا ابن فضيل عن عمارة عن ابى زرعة قال سمعت ابا هريرة قال اتى جبريل النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله هذه خديجة قد اتتك معها اناء فيه ادام او طعام او شراب فاذا هى اتتك فاقرأ عليها السلام من ربها ومنى وبشرها ببيت فى الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب قال ابو بكر بن ابى شيبة فى رواية عن ابى هريرة لم يقل سمعت ولم يقل فى الحديث ومنى **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمير قال ثنا ابى ومحمد بن بشر عن اسماعيل قال قلت لعبد الله بن ابى اوفى اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم بشر خديجة ببيت فى الجنة قال نعم بشرها ببيت فى الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب **حدثناه** يحيى بن يحيى انا ابو معاوية ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة قال ثنا وكيع ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهيم قال انا المعتمر بن سليمان وجرير ح قال وحدثنا ابن ابى عمر قال ثنا سفين كلهم عن اسماعيل بن ابى خالد عن ابن ابى اوفى عن النبى صلى الله عليه وسلم بمثله **حدثنا** عثمان بن ابى شيبة قال ثنا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت بشر رسول الله صلى الله عليه وسلم خديجة ببيت فى الجنة **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء قال ثنا ابو اسامة قال ثنا هشام عن ابيه عن عائشة قالت ما غرت على امرأة ما غرت على خديجة ولقد هلكت قبل ان يتزوجنى بثلاث سنين لما كنت اسمعه يذكرها ولقد امره ربه ان يبشرها ببيت من قصب فى الجنة وان كان ليذبح الشاة ثم يهديها الى خلائلها **حدثنا** سهل بن عثمان قال ثنا حفص بن غياث عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت ما غرت على نساء النبى صلى الله عليه وسلم الا على خديجة وانى لم ادركها قالت وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذبح الشاة فيقول ارسلوا بها الى اصدقاء خديجة قالت فاغضبته يوما فقلت خديجة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى قد رزقت حبها **حدثنا** زهير بن حرب وابو كريب جميعا عن ابى معاوية قال ثنا هشام بهذا الاسناد نحو حديث ابى اسامة الى قصة الشاة ولم يذكر الزيادة بعدها **حدثنا** عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهرى عن عروة عن عائشة قالت ما غرت على امرأة من نسائه ما غرت على خديجة لكثرة ذكره اياها وما رأيتها قط **حدثنا** عبد بن حميد قال انا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهرى عن عروة عن عائشة قالت لم يتزوج النبى صلى الله عليه وسلم على خديجة حتى ماتت **حدثنا** سويد بن سعيد قال ثنا على بن مسهر عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت استأذنت هالة بنت خويلد اخت خديجة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فعرف استيذان خديجة فارتاح لذلك فقال اللهم هالة بنت خويلد فغرت فقلت وما تذكر من عجوز من عجائز قريش حمراء الشدقين هلكت فى الدهر فابدلك الله خيرا منها

(**قوله** صلى الله عليه وسلم خير نسائها مريم بنت عمران وخير نسائها خديجة بنت خويلد واشار وكيع الى السماء والارض اراد وكيع بهذه الاشارة تفسير الضمير فى نسائها وان المراد جميع نساء الارض اى كل من بين السماء والارض من النساء والاظهر ان معناه ان كل واحدة منهما خير نساء الارض فى عصرها واما التفضيل بينهما فمسكوت عنه قال القاضى ويحتمل ان المراد انهما من خير نساء الارض والصحيح الاول (**قوله** صلى الله عليه وسلم) كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء غير مريم بنت عمران وآسية امرأة فرعون يقال كمل بفتح الميم وضمها وكسرها ثلث لغات مشهورات الكسر ضعيفة قال القاضى هذا الحديث يستدل به من يقول بنبوة النساء ونبوة آسية ومريم والجمهور على انهما ليستا نبيتين بل هما صديقتان وليتان من اولياء الله تعالى ولفظة الكمال تطلق على تمام الشئ وتناهيه فى بابه والمراد هنا التناهى فى جميع الفضائل وخصال البر والتقوى قال القاضى فان قلنا انهما نبيتان فلا شك ان غيرهما لا يلحق بهما وان قلنا وليتان لم يمتنع ان يشاركهما من هذه الامة غيرهما هذا كلام القاضى وهذا الذى نقله من القول بنبوتهما غريب ضعيف وقد نقل جماعة الاجماع على عدمها والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم) وفضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام قال العلماء معناه ان الثريد من المرق فثريد اللحم افضل من مرقه بلا ثريد وثريد ما لا لحم فيه افضل من مرقه والمراد بالفضيلة نفعه والشبع منه وسهولة مساغه والالتذاذ به وتيسر تناوله وتمكن الانسان من اخذ كفايته منه بسرعة وغير ذلك فهو افضل من المرق كله ومن سائر الاطعمة وفضل عائشة على النساء زائد كزيادة فضل الثريد على غيره من الاطعمة وليس فى هذا تصريح بتفضيلها على مريم وآسية لاحتمال ان المراد تفضيلها على نساء هذه الامة (**قوله** عن ابى هريرة قال اتى جبريل النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله هذه خديجة قد اتتك معها اناء فيه ادام او طعام او شراب فاذا هى اتتك فاقرأ عليها السلام من ربها ومنى وبشرها ببيت فى الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب) هذا الحديث من مراسيل الصحابة وهو حجة عند الجماهير كما سبق وخالف فيه الاستاذ ابو اسحق الاسفرايينى لان ابا هريرة لم يدرك ايام خديجة فهو محمول على انه سمعه من النبى صلى الله عليه وسلم او من صحابى ولم يذكر ابو هريرة هنا سماعه من النبى صلى الله عليه وسلم و**قوله** اولا قد اتتك معناه توجهت اليك (و**قوله** فاذا هى اتتك) اى وصلتك فاقرأ عليها السلام اى سلم عليها وهذه فضائل ظاهرة لخديجة رضى الله عنها و**قوله** ببيت من قصب قال جمهور العلماء المراد به قصب اللؤلؤ المجوف كالقصر المنيف وقيل قصب من ذهب منظوم بالجوهر قال اهل اللغة القصب من الجوهر ما استطال منه فى تجويف قالوا ويقال لكل مجوف قصب وقد جاء فى الحديث مفسرا ببيت من لؤلؤة مجاة وفروة مجوفة قال الخطابى وغيره المراد بالبيت هنا القصر واما الصخب فبفتح الصاد والخاء وهو الصوت المختلط المرتفع والنصب المشقة والتعب ويقال فيه نصب بضم النون واسكان الصاد وبفتحها لغتان حكاهما القاضى وغيره كالحزن والفتح اشهر وافصح وبه جاء القرآن وقد نصب الرجل بفتح النون وكسر الصاد اذا عيى (**قوله** عن عائشة) قالت هلكت خديجة قبل ان يتزوجنى بثلث سنين تعنى قبل ان يدخل بها لا قبل العقد وانما كان قبل العقد بخمسة ونصف (**قوله** يهديها الى خلائلها) اى صدائقها جمع خليلة وهى الصديقة (**قوله** صلى الله عليه وسلم رزقت حبها) فيه اشارة الى ان حبها فضيلة حصلت (**قولها** فارتاح لذلك) اى هش لمجيئها وسر بها لتذكره بها خديجة وايامها وفى هذا كله دليل لحسن العهد وحفظ الود ورعاية حرمة الصاحب والعشير فى حياته ووفاته واكرام اهل ذلك الصاحب (**قولها** عجوز من عجائز قريش حمراء الشدقين) معناه عجوز كبيرة جدا حتى قد سقطت اسنانها من الكبر ولم يبق لشدقيها بياض شئ من الاسنان انما بقى فيه حمرة لثاتها قال القاضى قال الطبرى وغيره من العلماء الغيرة مسامح للنساء فيها لا عقوبة عليهن فيها لما جبلن عليه من ذلك ولهذا لم تزجر عائشة قال القاضى وعندى ان ذلك جرى من عائشة لصغر سنها واول شبيبتها ولعلها لم تكن بلغت حينئذ

حدثنا خلف بن هشام وابو الربیع جمیعا عن حماد بن زید واللفظ لابی الربیع قال ثنا حماد قال ثنا هشام عن ابیه عن عائشة انها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم أُریتك فی المنام ثلث لیال جاء نی بك الملك فی سرقة من حریر یقول هذه امرأتك فاکشف عن وجهك فاذا انت هی فاقول ان یك هذا من عند الله یمضه حدثنا ابن نمیر قال ثنا ابن ادریس ح قال وحدثنا ابو کریب قال نا ابو اسامة جمیعا عن هشام بهذا الاسناد نحوه حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال وجدت فی کتابی عن ابی اسامة قال ثنا هشام ح قال وحدثنا ابو کریب محمد بن العلاء قال ثنا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لاعلم اذا کنت عنی راضیة واذا کنت علی غضبی قالت فقلت ومن این تعرف ذلك قال اما اذا کنت عنی راضیة فانك تقولین لا ورب محمد واذا کنت غضبی قلت لا ورب ابراهیم قالت قلت اجل والله یا رسول الله ما اهجر الا اسمك وحدثناه ابن نمیر قال ثنا عبدة عن هشام بهذا الاسناد الی قوله لا ورب ابراهیم ولم یذکر ما بعده حدثنا یحیی بن یحیی قال انا عبد العزیز بن محمد عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة انها کانت تلعب بالبنات عند رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت وکانت تاتینی صواحبی فکن ینقمعن من رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسربهن الی حدثناه ابو کریب قال ثنا ابو اسامة ح قال وحدثناه زهیر بن حرب قال نا جریر ح قال وحدثنا ابن نمیر قال ثنا محمد بن بشر کلهم عن هشام بهذا الاسناد وقال فی حدیث جریر کنت العب بالبنات فی بیته وهن اللعب حدثنا ابو کریب قال ثنا عبدة عن هشام عن ابیه عن عائشة ان الناس کانوا یتحرون بهداایاهم یوم عائشة یبتغون بذلك مرضاة رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنی الحسن بن علی الحلوانی وابوبکر بن النضر وعبد بن حمید قال عبد حدثنی وقال الآخران نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال ثنا ابی عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرنی محمد بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت ارسل ازواج النبی صلی الله علیه وسلم فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستاذنت علیه وهو مضطجع معی فی مرطی فاذن لها فقالت یا رسول الله ان ازواجك ارسلننی الیك یسئلنك العدل فی ابنة ابی قحافة وانا ساکتة قالت فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ای بنیة الست تحبین ما احب فقالت بلی قال فاحبی هذه قالت فقامت فاطمة حین سمعت ذلك من رسول الله صلی الله علیه وسلم فرجعت الی ازواج رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبرتهن بالذی قالت وبالذی قال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلن لها ما نراك اغنیت عنا من شیء فارجعی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقولی له ان ازواجك ینشدنك العدل فی ابنة ابی قحافة فقالت فاطمة والله لا اکلمه فیها ابدا قالت عائشة فارسل ازواج النبی صلی الله علیه وسلم زینب بنت جحش زوج النبی صلی الله علیه وسلم وهی التی کانت تسامینی منهن فی المنزلة عند رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم ار امرأة قط خیرا فی الدین من زینب واتقی لله واصدق حدیثا واوصل للرحم واعظم صدقة واشد ابتذالا لنفسها فی العمل الذی تصدق به وتقرب به الی الله ما عدا سورة من حدة کانت فیها تسرع منها الفیئة قالت فاستاذنت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورسول الله صلی الله علیه وسلم مع عائشة فی مرطها علی الحال التی دخلت فاطمة علیها وهو بها فاذن لها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ان ازواجك ارسلننی الیك یسالنك العدل فی ابنة ابی قحافة قالت ثم وقعت بی فاستطالت علی وانا ارقب رسول الله صلی الله علیه وسلم وارقب طرفه هل یاذن لی فیها قالت فلم تبرح زینب حتی عرفت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یکره ان انتصر قالت فلما وقعت بها لم انشبها حین انحیت علیها قالت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وتبسم انها ابنة ابی بکر

باب فضائل عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها (قوله صلی الله علیه وسلم جاءنی بك الملك فی سرقة من حریر) هی بفتح السین المهملة والراء وهی الشقق البیض من الحریر قاله ابو عبید وغیره (قوله صلی الله علیه وسلم فاقول ان یك هذا من عند الله یمضه) قال القاضی ان کانت هذه الرؤیا قبل النبوة وقبل تخلیص اعلامه صلی الله علیه وسلم من الاضغاث فمعناها ان کانت رؤیا حق وان کانت بعد النبوة فلها ثلثة معان احدها ان المراد ان تکن الرؤیا علی وجهها وظاهرها لا تحتاج الی تعبیر وتفسیر فیمضیه الله تعالی وینجزه فالشك عائد الی انها رؤیا علی ظاهرها ام تحتاج الی تعبیر وصرف عن ظاهرها الثانی ان المراد ان کانت هذه الزوجة فی الدنیا یمضیها الله فالشك فی انها زوجته فی الدنیا ام فی الجنة الثالث انه لم یشك ولکن اخبر علی التحقیق واتی بصورة الشك کما قال الانت ام ام سالم وهو نوع من البدیع عند اهل البلاغة یسمونه تجاهل العارف وسماه بعضهم مزج الشك بالیقین (قوله صلی الله علیه وسلم لعائشة انی لاعلم اذا کنت عنی راضیة واذا کنت علی غضبی الی قولها یا رسول الله ما اهجر الا اسمك) قال القاضی مغاضبة عائشة للنبی صلی الله علیه وسلم هی مما سبق من الغیرة التی عفی عنها النساء فی کثیر من الاحکام کما سبق لعدم انفکاکهن منها حتی قال مالك وغیره من علماء المدینة یسقط عنها الحد اذا قذفت زوجها بالفاحشة علی جهة الغیرة قال واحتج بما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ما تدری الغیراء اعلی الوادی من اسفله ولولا ذلك لکان علی عائشة فی ذلك من الحرج ما فیه لان الغضب علی النبی صلی الله علیه وسلم وهجره کبیرة عظیمة ولهذا قالت لا اهجر الا اسمك فدل علی ان قلبها وجهها کما کان وانما الغیرة فی النساء لفرط المحبة قال القاضی واستدل بعضهم بهذا ان الاسم غیر المسمی فی المخلوقین واما فی حق الله تعالی فالاسم هو المسمی قال القاضی وهذا الکلام من لا تحقیق عنده من معنی المسئلة لغة ولا نظرا ولا شك عند القائلین بان الاسم هو المسمی من اهل السنة وجماهیر ائمة اللغة او مخالفیهم من المعتزلة ان الاسم قد یقع احیانا والمراد به التسمیة حیث کان فی خالق او مخلوق ففی حق الخالق تسمیة المخلوق له باسمه وفعل المخلوق ذلك بعباداته المخلوقة واما اسماؤه سبحانه وتعالی التی سمی بها نفسه فقدیمة کما ان ذاته وصفاته قدیمة وکذلك لا یختلفون ان لفظة الاسم اذا تکلم بها المخلوق فتلك اللفظة والحروف والاصوات المقطعة المتفهم منها الاسم انها غیر الذات بل هی التسمیة وانما الاسم الذی هو الذات ما یفهم منه من خالق ومخلوق هذا آخر کلام القاضی (قوله عن عائشة انها کانت تلعب بالبنات عند رسول الله صلی الله علیه وسلم) قال القاضی فیه جواز اللعب بهن قال وهن مخصوصات من الصور المنهی عنها لهذا الحدیث ولما فیه من تدریب النساء فی صغرهن لامر انفسهن وبیوتهن واولادهن وقد اجاز العلماء بیعهن وشراءهن وروی عن مالك کراهة شرائهن وهذا محمول علی کراهة الاکتساب بها وتنزیه ذوی المروات عن تولی بیع ذلك لا کراهة اللعب قال ومذهب جمهور العلماء جواز اللعب بهن وقالت طائفة هو منسوخ بالنهی عن الصور هذا کلام القاضی (قولها وکانت تاتینی صواحبی فکن ینقمعن من رسول الله صلی الله علیه وسلم فکان یسربهن الی) معنی ینقمعن یتغیبن حیاء منه وهیبة وقیل یدخلن فی بیت ونحوه وهو قریب من الاول و یسربهن بتشدید الراء ای یرسلهن وهذا من لطفه صلی الله علیه وسلم وحسن معاشرته (قولها یسالنك العدل فی ابنة ابی قحافة) معناه یسالنك التسویة بینهن فی محبة القلب

حدثنیه محمد بن عبد الله بن قهزاذ قال عبد الله بن عثمان حدثنیه عن عبد الله بن المبارك عن یونس عن الزهری بهذا الاسناد مثله فی المعنی غیر انه قال فلما وقعت بها لم انشبها ان اثخنتها غلبة **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال وجدت فی کتابی عن ابی اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت ان کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیتغفل یقول این انا الیوم این انا غدا استبطاء لیوم عائشة قالت فلما کان یومی قبضه الله بین سحری ونحری **حدثنا** قتیبة بن سعید عن مالك بن انس فیما قرئ علیه عن هشام بن عروة عن عباد بن عبد الله بن الزبیر عن عائشة انها اخبرته انها سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قبل ان یموت وهو مسند الی صدرها واصغت الیه وهو یقول اللهم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب قالا نا ابو اسامة ح قال وحدثنا ابن نمیر قال ثنا ابی ح قال وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال نا عبدة بن سلیمان کلهم عن هشام بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن سعد بن ابراهیم عن عروة عن عائشة قالت کنت اسمع انه لن یموت نبی حتی یخیر بین الدنیا والآخرة قالت فسمعت النبی صلی الله علیه وسلم فی مرضه الذی مات فیه واخذته بحة یقول مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا قالت فظننته خیر حینئذ **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع ح وحدثنا عبید الله بن معاذ قال ثنا ابی قالا ثنا شعبة عن سعد بهذا الاسناد مثله **حدثنی** عبد الملك بن شعیب بن اللیث حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد قال قال ابن شهاب اخبرنی سعید بن المسیب وعروة بن الزبیر فی رجال من اهل العلم ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وهو صحیح انه لم یقبض نبی قط حتی یری مقعده فی الجنة ثم یخیر قالت عائشة فلما نزل برسول الله صلی الله علیه وسلم ورأسه علی فخذی غشی علیه ساعة ثم افاق فاشخص بصره الی السقف ثم قال اللهم الرفیق الاعلی قالت عائشة قلت اذا لا یختارنا قالت عائشة وعرفت الحدیث الذی کان یحدثنا به وهو صحیح فی قوله انه لم یقبض نبی قط حتی یری مقعده من الجنة ثم یخیر قالت عائشة فکانت تلك آخر کلمة تکلم بها رسول الله صلی الله علیه وسلم قوله اللهم الرفیق الاعلی **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم الحنظلی وعبد بن حمید کلاهما عن ابی نعیم قال عبد ثنا ابو نعیم قال نا عبد الواحد بن ایمن قال ثنا ابن ابی ملیکة عن القاسم ابن محمد عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا خرج اقرع بین نسائه فطارت القرعة علی عائشة وحفصة فخرجتا معه جمیعا وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان باللیل سار مع عائشة یتحدث معها فقالت حفصة لعائشة الا ترکبین اللیلة بعیری وارکب بعیرك فتنظرین وانظر قالت بلی فرکبت عائشة علی بعیر حفصة ورکبت حفصة علی بعیر عائشة فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم الی جمل عائشة وعلیه حفصة فسلم ثم سار معها حتی نزلوا فافتقدته عائشة فغارت فلما نزلوا جعلت تجعل رجلها بین الاذخر وتقول یا رب سلط علی عقربا او حیة تلدغنی رسولك ولا استطیع ان اقول له شیئا

وکان صلی الله علیه وسلم یسوی بینهن فی الافعال والمبیت ونحوه واما محبة القلب فکان یحب عائشة اکثر منهن واجمع المسلمون علی ان محبتهن لا تکلیف فیها ولا یلزم التسویة فیها لانه لا قدرة لاحد علیها الا الله سبحانه وتعالی وانما یؤمر بالعدل فی الافعال وقد اختلف اصحابنا وغیرهم من العلماء فی انه صلی الله علیه وسلم هل کان یلزمه القسم بینهن فی الدوام والمساواة فی ذلك کما یلزم غیره ام لا یلزمه بل یفعل ما یشاء من ایثار وحرمان فالمراد بالحدیث طلب المساواة فی محبة القلب لا العدل فی الافعال فانه کان حاصلا قطعا ولهذا کان یطاف به صلی الله علیه وسلم فی مرضه علیهن حتی ضعف فاستاذنهن فی ان یمرض فی بیت عائشة فاذن له (قولها یتغافل) ای یسالنك (قولها یتماشدنك) ای تعادلنی وتضاهینی فی الخطوة والمنزلة الرفیعة ماخوذ من السمو وهو الارتفاع (قولها ما عدا سورة من حد کانت فیها تسرع منها الفیئة) هکذا هو فی معظم النسخ سورة من حد بفتح الحاء بلا هاء وفی بعضها من حدة بکسر الحاء وبالهاء (قولها سورة هی بسین مهملة مفتوحة ثم واو ساکنة ثم راء ثم تاء والسورة الثوران وعجلة الغضب واما الحدة فهی شدة الخلق وثورانه ومعنی الکلام انها کاملة الاوصاف الا ان فیها شدة خلق وسرعة غضب تسرع منها الفیئة بفتح الفاء وبالهمز وهی الرجوع ای اذا وقع ذلك منها رجعت عنه سریعا ولا تصر علیه وقد صحف صاحب التحریر فی هذا الحدیث تصحیفا قبیحا جدا فقال ما عدا سودة بالدال وجعلها سودة بنت زمعة وهذا من الغلط الفاحش نبهت علیه لئلا یغتر به (قولها ثم وقعت بی فاستطالت علی وانا ارقب رسول الله صلی الله علیه وسلم وارقب طرفه هل یاذن لی فیها قالت فلم تبرح زینب حتی عرفت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یکره ان انتصر فلما وقعت بها لم انشبها حین انخیت علیها) اما انخیت فبالنون والخاء المهملة ای قصدتها واعتمدتها بالمعارضة وفی بعض النسخ حتی بدل حین وکلاهما صحیح ورجح القاضی حین بالنون ومعنی لم انشبها لم امهلها وفی الروایة الثانیة لم انشبها ان اثخنتها علیها بالعین المهملة وبالیاء المثناة وفی بعض النسخ غلبته بالغین المعجمة واثخنتها بالثاء المثلثة والخاء المعجمة ای قمعتها وقهرتها (قولها اولائم وقعت بی ای استطالت علی ونالت منی بالوقیعة فی واعلم انه لیس فیه دلیل علی ان النبی صلی الله علیه وسلم اذن لعائشة ولا اشار بعینه ولا غیرها بل لا یحل اعتقاد ذلك فانه صلی الله علیه وسلم تحرم علیه خائنة الاعین وانما فیه انها انتصرت لنفسها فلم ینهها واما (قوله صلی الله علیه وسلم انها ابنة ابی بکر فمعناه الاشارة الی کمال فهمها وحسن نظرها والله اعلم (قوله قبضه الله بین سحری ونحری) السحر بفتح السین المهملة وضمها واسکان الهاء وهی الرئة وما تعلق بها قال القاضی وقیل انما هو شجری بالشین المعجمة والجیم وشك هذا القائل اصابعه واوما الی انها ضمته الی نحرها مشتبکة یدیها علیه والصواب المعروف هو الاول (قوله فلما کان یومی قبضه الله) ای یوم مهابة الاصیل بحساب الدور والقسم والا فقد کان صار جمیع الایام فی بیتها (قولها واخذته بحة) هی بضم الباء الموحدة وتشدید الحاء وهی غلظ فی الصوت (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی) الصحیح الذی علیه الجمهور ان المراد بالرفیق الاعلی الانبیاء الساکنون اعلی علیین ولفظة رفیق تطلق علی الواحد والجمع قال الله تعالی وحسن اولئك رفیقا وقیل هو الله تعالی یقال الله رفیق بعباده من الرفق والرافة فهو فعیل بمعنی فاعل وانکر الازهری هذا القول وقیل اراد من یرفق الجنة (قولها فاشخص بصره الی السماء) هو بفتح الخاء ای رفعه الی السماء ولم یطرف (قولها کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا خرج اقرع بین نسائه فطارت القرعة علی عائشة وحفصة) ای خرجت القرعة لهما ففیه صحة الاقراع فی القسم بین الزوجات وفی العتق ونحو ذلك مما هو مقرر فی کتب الفقه وفی معنی هذا وباثبات القرعة فی هذه الاشیاء قال الشافعی وجماهیر العلماء وفیه ان من اراد سفرا بعض نسائه اقرع بینهن کذلك وهذا الاقراع عندنا واجب فی حق غیر النبی صلی الله علیه وسلم واما النبی صلی الله علیه وسلم ففی وجوب القسم فی حقه خلاف قدمناه مرات فمن قال بوجوب القسم یجعل اقراعه واجبا ومن لم یوجبه یقول اقراعه صلی الله علیه وسلم من حسن عشرته ومکارم اخلاقه (قولها ان حفصة قالت لعائشة الا ترکبین اللیلة بعیری وارکب بعیرك) قال القاضی قال المهلب هذا دلیل علی ان القسم لم یکن واجبا علیه صلی الله علیه وسلم فلهذا تحیلت حفصة علی عائشة بما فعلت ولو کان واجبا یحرم ذلك علی حفصة وهذا الذی ادعاه لیس بلازم

حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال ثنا سليمان يعني ابن بلال عن عبد الله بن عبد الرحمن عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام **حدثنا** يحيى بن يحيى وقتيبة وابن حجر قالوا ثنا اسماعيل يعنون ابن جعفر ح وحدثنا قتيبة قال ثنا عبد العزيز يعني ابن محمد كلاهما عن عبد الله بن عبد الرحمن عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله وليس في حديثهما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حديث اسماعيل انه سمع انس بن مالك **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا عبد الرحيم بن سليمان ويعلى بن عبيد عن زكريا عن الشعبي عن ابي سلمة عن عائشة انها حدثته ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لها ان جبرئيل يقرأ عليك السلام قالت فقلت وعليه السلام ورحمة الله **حدثناه** اسحاق بن ابراهيم قال انا الملائي قال ثنا زكريا بن ابي زائدة قال سمعت عامرا يقول حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان عائشة حدثته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها بمثل حديثهما **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم قال انا اسباط بن محمد عن زكريا بهذا الاسناد مثله **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي قال انا ابو اليمان قال انا شعيب عن الزهري قال حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائش هذا جبرئيل يقرأ عليك السلام فقالت وعليه السلام ورحمة الله قالت وهو يرى ما لا ارى **حدثنا** علي بن حجر السعدي واحمد بن جناب كلاهما عن عيسى واللفظ لابن حجر قال نا عيسى بن يونس قال نا هشام بن عروة عن ابيه عبد الله بن عروة عن عمه عن عائشة انها قالت جلس احدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن ان لا يكتمن من اخبار ازواجهن شيئا قالت الاولى زوجي لحم جمل غث على راس جبل وعر لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت الثانية زوجي لا ايث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره اذكر عجره وبجره قالت الثالثة زوجي العشنق ان انطق اطلق

فينتقل

فان القائل بان القسم واجب عليه لا يمنع حديث الاخرى في غير وقت عماد القسم قال اصحابنا يجوز ان يدخل في غير وقت عماد القسم الى غير صاحبة النوبة فيأخذ للمتاع او يضعه لو نحوه من الحاجات وله ان يقبلها ويلمسها من غير اطالة وعماد القسم في حق المسافر هو وقت النزول فحالة السير ليست منه سواء كان ليلا او نهارا (**قولها** جلست رحلها بين الاذخر وتقول الى آخره) هذا الذي فعلته وقالته حملها عليه فرط الغيرة على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سبق ان امر الغيرة معفو عنه (**قوله** صلى الله عليه وسلم لعائشة رضي الله عنها ان جبرئيل يقرأ عليك السلام قالت فقلت وعليه السلام ورحمة الله) وفيه فضيلة ظاهرة لعائشة رضي الله عنها وفيه استحباب بعث السلام ويجب على الرسول تبليغه وفيه بعث الاجنبي السلام الى الاجنبية الصالحة اذا لم يخف ترتب مفسدة وان الذي يبلغه السلام يرد عليه قال اصحابنا وهذا الرد واجب على الفور وكذا لو بلغه سلام في ورقة من غائب لزمه ان يرد السلام عليه باللفظ على الفور اذا قرأه وفيه انه يستحب في الرد ان يقول وعليك او وعليكم السلام بالواو فلو قال عليك السلام او عليكم اجزاه على الصحيح وكان تاركا للافضل وقال بعض اصحابنا لا يجزيه وسبقت مسائل السلام في بابه مستوفاة ومعنى يقرأ عليك السلام يسلم عليك (**قوله** صلى الله عليه وسلم يا عائش) دليل لجواز الترخيم وبجوز فتح الشين وضمها حديث ام زرع (**قوله** احمد بن جناب) بالجيم والنون قال الحافظ ابو بكر الخطيب البغدادي في كتابه المبهمات لا اعلم احدا سمى النسوة المذكورات في حديث ام زرع الا من الطريق الذي اذكره وهو غريب جدا فذكره وفيه ان الثانية اسمها عمرة بنت عمرو واسم الثالثة حبي بنت كعب والرابعة مهدد بنت ابي مرزمة والخامسة كبشة والسادسة هند والسابعة حبي بنت علقمة والثامنة ماسر بنت اوس والتاسعة بنت عبيد والعاشرة كبشة بنت الارقم والحادية عشرة ام زرع بنت اكيل بنت ساعدة (**قولها** جلس احدى عشرة امرأة) هكذا هو في معظم النسخ وفي بعضها جلس بزيادة نون وهي لغة قليلة سبق بيانها في مواضع منها حديث يتعاقبون فيكم ملائكة واحدى عشرة وتسع عشرة وما بينهما يجوز فيه اسكان الشين وكسرها وفتحها والاسكان افصح واشهر (**قولها** زوجي لحم جمل غث على راس جبل وعر لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل) قال ابو عبيد وسائر اهل الغريب والشراح المراد بالغث المهزول (**وقولها** على راس جبل وعر اي صعب الوصول اليه فالمعنى انه قليل الخير من اوجه منها كونه كلحم الجمل لا كلحم الضان ومنها انه مع ذلك غث مهزول ردي ومنها انه صعب المتناول لا يوصل اليه الا بمشقة شديدة هكذا فسره الجمهور وقال الخطابي قولها على راس جبل اي يترفع ويتكبر ويسمو بنفسه فوق موضعها كثيرا اي انه يجمع الى قلة خيره تكبره وسوء الخلق قالوا وقولها ولا سمين فينتقل اي تنتقله الناس الى بيوتهم ليأكلوه بل يتركونه رغبة عنه لرداءته قال الخطابي ليس فيه مصلحة يحتمل سوء عشرته بسببها يقال انقلت الشيء بمعنى نقلته وروي في غير هذه الرواية ولا سمين فينتقى اي يستخرج نقيه والنقي بكسر النون واسكان القاف هو المخ يقال نقوت العظم ونقيته وانتقيته اذا استخرجت نقيه (**قولها** قالت الثانية زوجي لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره اذكر عجره وبجره) **فقولها** لا ابث خبره اي لا انشره واشيعه اني اخاف ان لا اذره فيه تاويلان احدهما لابن السكيت وغيره ان الهاء عائدة على خبره فالمعنى ان خبره طويل ان شرعت في تفصيله لا اقدر على اتمامه لكثرته والثاني ان الهاء عائدة على الزوج وتكون لا زائدة كما في قوله تعالى ما منعك ان لا تسجد ومعناه اني اخاف ان يطلقني فاذره واما عجره وبجره فالمراد بهما عيوبه وقال الخطابي وغيره اراد بهما عيوبه الباطنة واسراره الكامنة قالوا واصل العجر ان ينعقد العصب او العروق حتى تراها ناتئة من الجسد والبجر نحوها الا انها في البطن خاصة واحدتها بجرة ومنه قيل رجل ابجر اذا كان ناتئ السرة عظيمها ويقال وايضا رجل ابجر اذا كان عظيم البطن وامرأة بجراء والجمع بجر وقال الهروي قال ابن الاعرابي العجرة نفخة في الظهر فان كانت في السرة فهي بجرة (**قولها** قالت الثانية زوجي العشنق ان انطق اطلق وان اسكت اعلق) فالعشنق بعين مهملة مفتوحة ثم شين معجمة مفتوحة ثم نون مشددة ثم قاف وهو طويل ومعناه ليس فيه اكثر من طول بلا نفع فان ذكرت عيوبه طلقني وان سكت عنها علقني فتركني لا عزباء ولا مزوجة قالت الرابعة زوجي كليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة هذا مدح بليغ ومعناه ليس فيه اذى بل هو راحة ولذاذة عيش كليل تهامة لذيذ معتدل ليس فيه حر ولا برد مفرط ولا اخاف له غائلة لكرم اخلاقه ولا يسامني ويمل صحبتي قالت الخامسة زوجي ان دخل فهد وان خرج اسد ولا يسأل عما عهد هذا ايضا مدح بليغ فقولها فهد بفتح الفاء وكسر الهاء تصفه اذا دخل البيت بكثرة النوم والغفلة في منزله عن تعهد ما ذهب من متاعه وما بقي وشبهته بالفهد لكثرة نومه يقال انوم من فهد وهو معنى قولها ولا يسأل عما عهد اي ولا يسأل عما كان عهده في البيت من ماله ومتاعه واذا خرج اسد بفتح الهمزة وكسر السين وهو وصف له بالشجاعة ومعناه اذا صار بين الناس او خالط الحرب كان كالاسد يقال اسد واستاسد قال القاضي وقال ابن ابي اويس معنى فهد اذا دخل البيت وثب على وثوب الفهد فكانها تريد ضربها والمبادرة بجماعها والصحيح المشهور التفسير الاول قالت السادسة زوجي ان اكل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث قال العلماء اللف في الطعام الاكثار منه مع التخليط من صنوفه حتى لا يبقى منها شيئا والاشتفاف في الشرب ان يستوعب جميع ما في الاناء ماخوذ من الشفافة بضم الشين وهي ما بقي في الاناء من الشراب فاذا شربها قيل اشتفها وتشافها

وان اسکت اُعَلَّقْ قالت الرابعة زوجی کلیل تِهامةٍ لاحرٌّ ولا قرٌّ ولا مخافة ولا سآمة قالت الخامسة زوجی ان دخل فهد وان خرج اسد ولا یسأل عما عهد قالت السادسة زوجی ان اکل لفّ وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا یولج الکف لیعلم البث قالت السابعة زوجی غیایاء او عیایاء طباقاء کل داء له داء شجک او فلک او جمع کلا لک قالت الثامنة زوجی الریح ریح زرنب والمس مس ارنب قالت التاسعة زوجی رفیع العماد طویل النجاد عظیم الرماد قریب البیت من الناد قالت العاشرة زوجی مالک وما مالک مالک خیر من ذلک له ابل کثیرات المبارک قلیلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر ایقنّ انهن هوالک قالت الحادیة عشرة زوجی ابو زرع وما ابو زرع اناس من حُلِیٍّ اُذُنَیَّ وملأ من شحم عضُدَیَّ وبجحنی فبجحت الی نفسی وجدنی فی اهل غُنَیْمَةٍ بشق فجعلنی فی اهل صهیل واطیط ودائس ومنق فعندی اقول فلا اُقبّح واَرْقُدُ فاتصبح واشرب فاتقنح اُمُّ ابی زرع فما ام ابی زرع عکومها رداح وبیتها فساح ابن ابی زرع فما ابن ابی زرع مضجعه کمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابی زرع فما بنت ابی زرع طوع ابیها وطوع امها وملأ کساءها وغیظ جارتها جاریة ابی زرع فما جاریة ابی زرع لا تبث حدیثنا تبثیثا ولا تنقث میرتنا تنقیثا ولا تملأ بیتنا تعشیشا قالت خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقی امرأة معها ولدان لها کالفهدین یلعبان من تحت خصرها برمانتین فطلقنی ونکحها فنکحت بعده رجلا سریا رکب شریا واخذ خطیا واراح علی نعما ثریا واعطانی من کل رائحة زوجا قال کلی اُمَّ زرع وَمِیری اهلک فلو جمعت کل شیء اعطانی ما بلغ اصغر انیة ابی زرع قالت عائشة قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم کنت لک کابی زرع لام زرع **وحدثنیه** الحسن بن علی الحلوانی نا موسی بن اسماعیل نا سعید بن سلمة عن هشام بن عروة بهذا الاسناد غیر انه قال عیایاء طباقاء ولم یشک وقال قلیلات المسارح وقال وصفورداها وخیر نسائها وعقر جارتها وقال ولا تنقث میرتنا تنقیثا وقال واعطانی من کل ذی رائحة زوجا

فما
فما
فاتقنح
ذائحة

(**قولها** ولا یولج الکف لیعلم البث) قال ابو عبید احسبه کان بجسدها عیب او داء کنت برلان البث الحزن فکان لا یدخل یده فی ثوبها لیمس ذلک فیشق علیها فوصفته بالمروة وکرم الخلق وقال الهروی قال ابن الاعرابی هذا ذم له اراد وان اضطجع ورقد التف فی ثیابه فی ناحیة ولم یضاجعنی لیعلم ما عندی من محبته قال ولا بث هناک الا محبتها الدنو من زوجها وقال آخرون اراد انه لا یفتقد لهوی وصالی قال ابن الانباری رد ابن قتیبة علی ابی عبید تاویله لهذا الحرف وقال کیف تمدحه بهذا وقد ذمته فی صدر الکلام قال ابن الانباری ولا رد علی ابی عبید لان النسوة تعاقدن ان لا یکتمن شیئا من اخبار ازواجهن فمنهن من کانت اوصاف زوجها کلها حسنة فوصفتها ومنهن من کانت اوصاف زوجها قبیحة فذکرتها ومنهن من کانت اوصافه فیها حسن وقبیح فذکرتها والی قول ابن الاعرابی وابن قتیبة ذهب الخطابی وغیره واختاره القاضی عیاض (**قالت** السابعة زوجی غیایاء او عیایاء طباقاء کل داء له داء شجک او فلک او جمع کلا لک) هکذا وقع فی هذه الروایة غیایاء بالغین المعجمة او عیایاء بالمهملة وفی اکثر الروایات بالمعجمة وانکر ابو عبید وغیره المعجمة وقالوا الصواب المهملة وهو الذی لا یلقح وقیل هو العنین الذی تعییه مباضعة النساء ویعجز عنها وقال القاضی وغیره غیایاء بالمعجمة صحیح وهو ماخوذ من الغیایة وهی الظلمة وکل ما اظل الشخص ومعناه لا یهتدی الی مسلک او انها وصفته بثقل الروح وانه کالظل التکاثف المظلم الذی لا اشراق فیه او انها ارادت انه غطیت علیه اموره او یکون غیایا من الغی وهو الانهماک فی الشر او من الغی الذی هو الخیبة قال الله تعالی فسوف یلقون غیا واما طباقاء فمعناه المطبقة علیه اموره حمقا قیل الذی یعجز عن الکلام فتنطبق شفتاه وقیل هو العیی الاحمق الفدم (**وقولها** شجک) ای جرحک فی الراس فالشجاج جراحات الراس والجراح فیه وفی الجسد (**وقولها** فلک) الفل الکسر والضرب ومعناه انها معه بین شج راس او ضرب عضو او جمع بینهما وقیل المراد بالفل هنا الخصومة (**وقولها** کل داء له داء) ای جمیع ادواء الناس مجتمعة فیه (**قالت** الثامنة زوجی الریح ریح زرنب والمس مس ارنب) الزرنب نوع من الطیب معروف قیل ارادت طیب ریح جسده وقیل طیب ثیابه فی الناس وقیل لین خلقه وحسن عشرته والمس مس ارنب صریح فی لین الجانب وکرم الخلق (**قالت** التاسعة زوجی رفیع العماد طویل النجاد عظیم الرماد قریب البیت من النادی) هکذا هو فی النسخ النادی بالیاء وهو الفصیح فی العربیة لکن المشهور فی الروایة حذفها لیتم السجع قال العلماء معنی رفیع العماد وصفه بالشرف وسناء الذکر واصل العماد عماد البیت وجمعه عمد هی العیدان التی تعمد بها البیوت ای بیته فی الحسب رفیع فی قومه وقیل ان بیته الذی یسکنه رفیع العماد لیراه الضیفان واصحاب الحوائج فیقصدونه وهکذا بیوت الاجواد (**وقولها** طویل النجاد) بکسر النون تصفه بطول القامة والنجاد حمائل السیف فالطویل یحتاج الی طول حمائل سیفه والعرب تمدح بذلک (**وقولها** عظیم الرماد) تصفه بالجود وکثرة الضیافة من اللحوم والخبز فیکثر رماده وقیل لان ناره لا تطفأ باللیل لتهتدی بها الضیفان والاجواد یعظمون النیران فی ظلام اللیل ویوقدونها علی التلال ومشارق الارض ویرفعون الاقباس علی الایدی لتهتدی بها الضیفان (**وقولها** قریب البیت من الناد) قال اهل اللغة النادی والناد والندی والمنتدی مجلس القوم وصفته بالکرم والسودد ولانه لا یقرب البیت من النادی الا من هذه صفته لان الضیفان یقصدون النادی ولان اصحاب النادی یاخذون ما یحتاجون الیه فی مجلسهم من بیت قریب النادی واللئام یتباعدون من النادی (**قالت** العاشرة زوجی مالک فما مالک خیر من ذلک له ابل کثیرات المبارک قلیلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر ایقن انهن هوالک معناه ان له ابلا کثیرا فهی بارکة بفنائه لا یوجهها تسرح الا قلیلا قدر الضرورة ومعظم اوقاتها تکون بارکة بفنائه فاذا نزل به الضیفان کانت الابل حاضرة فیقربهم من البانها ولحومها والمزهر بکسر المیم العود الذی یضرب اراد ان زوجها عود ابله اذا نزل به الضیفان نحر لهم منها واتاهم بالعیدان والمعازف والشراب فاذا سمعت الابل صوت المزهر علمن انه قد جاءه الضیفان وانهن منحورات هوالک هذا تفسیر ابی عبید والجمهور وقیل مبارکها کثیرة لکثرة ما ینحر منها للاضیاف قال هولاء ولو کانت کما قال الاولون لما تمت هزالا وهذا لیس بلازم فانها تسرح وقتا تاخذ فیها حاجتها ثم تبرک بالفناء وقیل کثیرات المبارک ای مبارکها فی الحقوق والعطایا والحمالات والضیفان کثیرة ومراعیها قلیلة لانها تصرف فی هذه الوجوه قال ابن السکیت قال القاضی عیاض وقال ابو سعید النیسابوری انما هو اذا سمعن صوت المزهر بضم المیم وهو موقد النار للاضیاف قال ولم تکن العرب تعرف المزهر بکسر المیم الذی هو العود الا من خالط الحضر قال القاضی وهذا خطأ منه لانه لم یروه احد بضم المیم ولان المزهر بکسر المیم مشهور فی اشعار العرب ولانه لا یسلم له ان هولاء النسوة من غیر الحاضرة فقد جاء فی روایة انهن من قریة من قری الیمن (**قالت** الحادیة عشرة وفی بعض النسخ الحادی عشرة وفی بعضها الحادیة عشر والصحیح الاول (**وقولها** اناس من حلی اذنی) هو بتشدید الیاء من اذنی علی التثنیة والحلی بضم الحاء وکسرها لغتان مشهورتان والنوس بالنون والسین المهملة الحرکة من کل شیء متدل یقال منه ناس ینوس نوسا واناسه غیره اناسة ومعناه حلانی قرطة وشنوفا فهی تنوس ای تتحرک لکثرتها (**وقولها** وملأ من شحم عضدی) وقال العلماء معناه اسمنی وملأ بدنی شحما ولم ترد خصاص العضدین لکن اذا سمنا سمن غیرهما (**وقولها** وبجحنی فبجحت الی نفسی) هو بتشدید جیم بجحنی فبجحت بکسر الجیم وفتحها لغتان مشهورتان افصحهما الکسر قال الجوهری الفتح ضعیفة ومعناه فرحنی ففرحت وقال ابن الانباری وعظمنی فعظمت عند نفسی یقال فلان یتبجح بکذا ای یتعظم ویفتخر (**وقولها** وجدنی فی اهل غنیمة بشق فجعلنی فی اهل صهیل واطیط ودائس ومنق) (اما **قولها** فی غنیمة) فبضم الغین تصغیر الغنم اراد ان اهلها کانوا اصحاب غنم لا اصحاب خیل وابل لان الصهیل اصوات الخیل والاطیط اصوات الابل وحنینها والعرب لا تعتد باصحاب الغنم وانما یعتدون باهل الخیل والابل (واما **قولها** بشق) فهو بکسر الشین وفتحها والمعروف فی روایات الحدیث والمشهور لاهل الحدیث کسرها والمعروف

عند اہل اللغۃ فتحہا قال ابو عبید ہو بالفتح قال والمحدثون یکسرونہ قال وہو موضع وقال الہروی الصواب الفتح قال ابن الانباری ہو بالکسر الفتح وہو موضع وقال ابن ابی اویس وابن حبیب یعنی بشق جبل لقلتہم وقلۃ غنمہم بشق الجبل ناحیتہ وقال القتبی ویعطونہ بشق بالکسر ای بشظف من العیش وجہد قال القاضی عیاض ہذا عندی ارجح واختارہ ایضا غیرہ فحصل فیہ ثلثۃ اقوال (**قولہا** ودائس) ہو الذی یدوس الزرع فی بیدرہ قال الہروی وغیرہ یقال دائس الطعام وداستہ وقیل الدائس الاندر (**قولہا** ومنق) ہو بضم المیم وفتح النون وتشدید القاف ومنہم من یکسر النون والصحیح المشہور فتحہا قال ابو عبید ہو بفتحہا قال والمحدثون یکسرونہا ولا ادری ما معناہ قال القاضی روایتنا فیہ بالفتح ثم ذکر قول ابی عبید قال وقالہ ابن ابی اویس بالکسر وہو من النقیق وہو اصوات المواشی تصفہ بکثرۃ امولہ ویکون منق من انق اذا صار ذا نقیق او دخل فی النقیق والصحیح عند الجمہور فتحہا والمراد بہ الذی ینقی الطعام ای یخرجہ من تبنہ وقشرہ وہذا اجود من قول الہروی ہو الذی ینقیہ بالغربال والمقصود انہ صاحب زرع یدوسہ وینقیہ (**قولہا** فعندہ اقول فلا افجع وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح) معناہ لا یقبح قولی فیرد بل یقبل منی ومعنی اتصبح انام الصبحۃ وہی بعد الصباح ای انہا مکفیۃ بمن یخدمہا فتنام (**قولہا** فاتقنح ہو بالنون بعد القاف ہکذا ہو فی جمیع النسخ بالنون قال القاضی لم نرہ فی صحیح البخاری ومسلم الا بالنون وقال البخاری قال بعضہم فاتقمح بالمیم قال وہو اصح وقال ابو عبید ہو بالمیم قال وبعض الناس یرویہ بالنون ولا ادری ما ہذا وقال آخرون النون والمیم صحیحتان فالمیم معناہ اروی حتی ادع الشراب من شدۃ الری ومنہ قمح البعیر یقمح اذا رفع راسہ من الماء بعد الری قال ابو عبید ولا ارالہا قالت ہذہ الاعرۃ الماء عندہم ومن قالہ بالنون فمعناہ اقطع الشرب واتمہل فیہ وقیل ہو الشرب بعد الری قال اہل اللغۃ قنحت الابل اذا تکارہت وتقنحہ ایضا (**قولہا** عکومہا رداح قال ابو عبید وغیرہ العکوم الاعدال والاوعیۃ التی فیہا الطعام والامتعۃ واحدہا عکم بکسر العین ورداح ای عظام کبیرۃ ومنہ قیل للمرأۃ رداح اذا کانت عظیمۃ الاکفال فان قیل رداح مفردۃ فکیف وصف بہا العکوم والجمع لا یجوز وصفہ بالمفرد قال القاضی جوابہ انہ اراد کل عکم منہا رداح او یکون رداح ہنا مصدرا کالذہاب ای یکون علی طریق التشبیہ کقولہ السماء منفطر بہ ای ذات انفطار (**قولہا** دیتہا فساح) بفتح الفاء وتخفیف السین المہملۃ ای واسع وافسح مثلہ ہکذا فسرہ الجمہور قال القاضی ویحتمل انہا ارادت کثرۃ الخیر والنعمۃ (**قولہا** مضجعہ کمسل شطبۃ) المسل بفتح المیم والسین المہملۃ وتشدید اللام والشطبۃ بشین معجمۃ ثم طاء مہملۃ ساکنۃ ثم موحدۃ ثم ہاء وہی ما شطب من جرید النخل ای شق وہی السعفۃ لان الجریدۃ تشقق منہا قضبان رقاق ومرادہا انہ مہفہف خفیف اللحم کالشطبۃ وہو مما یمدح بہ الرجل والمسل ہنا مصدر بمعنی المسلول ای ما سل من قشرہ وقال ابن الاعرابی وغیرہ ارادت بقولہا کمسل شطبۃ انہ کالسیف سل من غمدہ (**قولہا** وتشبعہ ذراع الجفرۃ) الذراع مؤنثۃ وقد تذکر والجفرۃ بفتح الجیم وہی الانثی من اولاد المعز قیل من الضان وہی ما بلغت اربعۃ اشہر وفصلت عن امہا والذکر جفر لانہ جفر جنباہ ای عظما قال القاضی قال ابو عبید وغیرہ الجفرۃ من اولاد المعز وقال ابن الانباری وابن درید من اولاد الضان والمراد انہ قلیل الاکل والعرب تمدح بہ (**قولہا** طوع ابیہا وطوع امہا) ای مطیعۃ لہما منقادۃ لامرہما (**قولہا** وملأ کسائہا) ای ممتلیۃ الجسم سمینۃ وقالت فی الروایۃ الاخری صفر ردائہا بکسر الصاد والصفر الخالی قال الہروی ای ضامرۃ البطن والرداء ینتہی الی البطن وقال غیرہ معناہ انہا خفیفۃ علی البدن وہو موضع الرداء ممتلیۃ اسفلہ وہو موضع الکساء ویؤید ہذا انہ جاء فی روایۃ وملأ ازارہا قال القاضی والاولی ان المراد امتلاء منکبیہا وقیام نہدیہا بحیث یرفعان الرداء عن اعلی جسدہا فلا یرفعہ فیصیر خالیا بخلاف اسفلہا (**قولہا** وغیظ جارتہا) قالوا المراد بجارتہا ضرتہا لغیظہا ما تری من حسنہا وجمالہا وعفتہا وادبہا وفی الروایۃ الاخری وعقر جارتہا ہکذا ہو فی النسخ عقر بفتح العین وسکون القاف قال القاضی کذا ضبطناہ عن جمیع شیوخنا قال وضبطہ الجیانی عبر بضم العین واسکان الباء الموحدۃ وکذا ذکرہ ابن الاعرابی وکان الجیانی اصلحہ من کتاب الانباری وفسر الانباری بوجہین احدہما انہ من الاعتبار ای ترى من حسنہا وعفتہا وعقلہا ما تعتبر والثانی من العبرۃ وہی البکاء ای ترى من ذلک ما یبکیہا لغیظہا وحسدہا ومن رواہ بالقاف فمعناہ تغیظہا فتصیر کمعقورۃ وقیل تدہشہا من قولہم عقر اذا دہش (**قولہا** لا تبث حدیثنا تبثیثا) ہو بالباء الموحدۃ بین المثناۃ والمثلثۃ ای لا تشیعہ وتظہرہ بل تکتم سرنا وحدیثنا کل وردی فی غیر مسلم تنث وہو بالنون وہو قریب من الاول ای لا تظہرہ (**قولہا** ولا تنقث میرتنا تنقیثا) المیرۃ الطعام المجلوب ومعناہ لا تفسدہ ولا تفرقہ ولا تذہب بہ ومعناہ وصفہا بالامانۃ (**قولہا** ولا تملأ بیتنا تعشیشا) ہو بالعین المہملۃ ای لا تترک الکناسۃ والقمامۃ فیہ مفرقۃ کعش الطائر بل ہی مصلحۃ للبیت معتنیۃ بتنظیفہ وقیل معناہ لا تخوننا فی طعامنا فتخبئہ فی زوایا البیت کاعشاش الطیر وروی فی غیر مسلم تغشیشا بالغین المعجمۃ من الغش قیل فی الطعام وقیل من الغمیمۃ ای لا تتحدث بنمیمۃ (**قولہا** والادطاب تخض) ہو جمع وطب بفتح الواو واسکان الطاء وہو جمع قلیل النظیر وفی روایۃ فی غیر مسلم والوطاب وہو الجمع الاصلی وہی اسقیۃ اللبن التی یخض فیہا وقال ابو عبید ہو جمع وطبۃ (**قولہا** یلعبان من تحت خصرہا برمانتین) قال ابو عبید معناہ انہا ذات کفل عظیم فاذا استلقت علی قفاہا نتأ الکفل بہا من الارض حتی تصیر تحتہا فجوۃ یجری فیہا الرمان قال القاضی قال بعضہم المراد بالرمانتین ہنا ثدیاہا ومعناہ ان لہا نہدین حسنین صغیرین کالرمانتین قال القاضی ہذا ارجح لا سیما وقد روی من تحت صدرہا ومن تحت درعہا ولان العادۃ لم تجر بمرمی الصبیان الرمان تحت ظہور امہاتہم ولا جرت العادۃ ایضا باستلقاء النساء ککک حتی یشاہدہ منہن الرجال (**قولہا** فنکحہا بعدہ رجلا سریا رکب شریا) اما الاول فبالسین المہملۃ علی المشہور وحکی القاضی عن ابن السکیت انہ حکی فیہ المہملۃ والمعجمۃ واما الثانی فبالشین المعجمۃ بلا خلاف فالاول معناہ سیدا شریفا وقیل سخیا والثانی ہو الفرس الذی یستشری فی سیرہ ای یلجہ ویمضی بلا فتور ولا انکسار وقال ابن السکیت ہو الفرس الفائق الخیار (**قولہا** واخذ خطیا) ہو بفتح الخاء وکسرہا والفتح اشہر ولم یذکر الاکثرون غیرہ وممن حکی الکسر ابو الفتح الہمدانی فی کتاب الاشتقاق قالوا والخطی الرمح منسوب الی الخط قریۃ من سیف البحر ای ساحلہ عند عمان والبحرین قال ابو الفتح قیل لہا الخط لانہا علی ساحل البحر والساحل یقال لہ الخط لانہ فاصل بین الماء والتراب وسمیت الرماح خطیۃ لانہا تحمل الی ہذا الموضع وتثقف فیہ قال القاضی ولا یصح قول من قال ان الخط نبت الرماح (**قولہا** وارواح علی نعم ثریا) ای اتی بہا الی مراحہا بضم المیم وہو موضع مبیتہا والنعم الابل والبقر والغنم ویحتمل ان المراد ہنا بعضہا وہی الابل وادعی القاضی عیاض ان اکثر اہل اللغۃ علی ان النعم مختصۃ بالابل والثری بالمثلثۃ وتشدید الیاء الکثیر من المال وغیرہ من الثروۃ فی المال وہی کثرتہ (**قولہا** وعطانی من کل رائحۃ زوجا) فقولہا من کل رائحۃ ای مما یروح من الابل والبقر والغنم والعبید (**قولہا** زوجا) ای اثنین ویحتمل انہا ارادت صنفا والزوج یقع علی الصنف ومنہ قولہ تعالی وکنتم ازواجا ثلثۃ (**قولہا** فی الروایۃ الثانیۃ وعطانی من کل ذابحۃ زوجا) ہکذا ہو فی جمیع النسخ ذابحۃ بالذال المعجمۃ والباء الموحدۃ ای من کل ما یجوز ذبحہ من الابل والبقر والغنم وغیرہا وہی فاعلۃ بمعنی مفعولۃ (**قولہ** میری اہلک) بکسر المیم من المیرۃ ای اعطیہم وافضلہ علیہم وصلیہم (**قولہا** فی الروایۃ الثانیۃ ولا تنقث میرتنا تنقیثا) فقولہا تنقث بفتح التاء واسکان النون وضم القاف وجاء قولہا تنقیثا مصدرا علی غیر المصدر وہو جائز کقولہ تعالی فتقبلہا ربہا بقبول حسن وانبتہا نباتا حسنا والمراد ان ہذہ الروایۃ وقعت بالتخفیف کما ضبطناہ وفی الروایۃ السابقۃ تنقث بضم التاء وفتح النون وکسر القاف المشددۃ وکلاہما صحیح (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ کنت لک کابی زرع لام زرع) قال العلماء ہو تطییب لنفسہا وایضاح لحسن عشرتہ ایاہا ومعناہ انا لک کابی زرع وکان زائدۃ او للدوام کقولہ تعالی وکان اللہ غفورا رحیما ای کان فیما مضی وہو باق کذلک واللہ اعلم قال العلماء فی حدیث ام زرع ہذا فوائد منہا استحباب حسن المعاشرۃ للاہل وجواز الاخبار عن الامم الخالیۃ وان المشبہ بالشیء لا یلزم کونہ مثلہ فی کل شیء ومنہا ان کنایات الطلاق لا یقع بہا طلاق الا بالنیۃ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعائشۃ کنت لک کابی زرع لام زرع ومن جملۃ افعال ابی زرع انہ طلق امرأتہ ام زرع کما سبق ولم یقع علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلاق بتشبیہہ لکونہ لم ینو الطلاق قال المازری قال بعضہم وفیہ ان ہؤلاء النسوۃ ذکر بعضہن ازواجہن بما یکرہ ولم یکن ذلک غیبۃ لکونہم لا یعرفون باعیانہم او اسمائہم وانما الغیبۃ المحرمۃ ان یذکر انسانا بعینہ او جماعۃ باعیانہم

حدثنا احمد بن عبد الله بن یونس وقتیبة بن سعید کلاهما عن اللیث بن سعد قال ابن یونس نا اللیث نا عبد الله بن عُبَید الله بن ابی ملیکة القرشی التیمی ان المِسْور بن مخرمة حدثه انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر وهو یقول ان بنی هشام بن المغیرة استأذنونی ان ینکحوا ابنتهم علی بن ابی طالب فلا آذن لهم ثم لا آذن لهم ثم لا آذن لهم الا ان یحب ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتهم فانما ابنتی بضعة منی یریبنی ما ارابها ویؤذینی ما آذاها **وحدثنی** ابو معمر اسماعیل ابن ابراهیم الهذلی نا سُفیٰن عن عمرو عن ابن ابی مُلیکة عن المِسْور بن مخرمة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما فاطمة بضعة منی یؤذینی ما آذاها

حدثنا احمد بن حنبل نا یعقوب بن ابراهیم نا ابی عن الولید بن کثیر حدثنی محمد بن عمرو بن حلحلة الدؤلی ان ابن شهاب حدثه ان علی بن الحسین حدثه انهم حین قدموا المدینة من عند یزید بن معویة مقتل الحسین بن علی لقیه المسور بن مخرمة فقال له هل لك الی حاجة تأمرنی بها قال فقلت له لا قال له هل انت معطی سیف رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی اخاف ان یغلبك القوم علیه وایم الله لئن اعطیتنیه لا یخلص الیه ابدا حتی تبلغ نفسی ان علی بن ابی طالب خطب بنت ابی جهل علی فاطمة فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یخطب الناس فی ذلك علی منبره هذا وانا یومئذ محتلم فقال ان فاطمة منی وانی اتخوف ان تفتن فی دینها قال ثم ذکر صهرا له من بنی عبد شمس فاثنی علیه فی مصاهرته ایاه فاحسن قال حدثنی فصدقنی ووعدنی فاوفی لی وانی لست احرم حلالا ولا احل حراما ولکن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله مکانا واحدا ابدا **وحدثنی** عبد الله ابن عبد الرحمن الدارمی انا ابو الیمان انا شُعَیب عن الزهری قال اخبرنی علی بن حسین ان المسور بن مخرمة اخبره ان علی بن ابی طالب خطب بنت ابی جهل وعنده فاطمة بنت النبی صلی الله علیه وسلم فلما سمعت بذلك فاطمة اتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت له ان قومك یتحدثون انك لا تغضب لبناتك وهذا علی ناکح ابنة ابی جهل قال المسور فقام النبی صلی الله علیه وسلم فسمعته حین تشهد ثم قال اما بعد فانی انکحت ابا العاص ابن الربیع فحدثنی فصدقنی وان فاطمة بنت محمد مُضغة منی وانما اکره ان یفتنوها وانها والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله عند رجل واحد ابدا قال فترك علی الخطبة **وحدثنیه** ابو معن الرَّقاشی نا وَهْب یعنی ابن جریر عن ابیه قال سمعت النعمان یعنی ابن راشد یحدث عن الزهری بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** منصور بن ابی مزاحم نا ابراهیم یعنی ابن سعد عن ابیه عن عروة عن عائشة ح وحدثنی زهیر بن حرب واللفظ له قال نا یعقوب بن ابراهیم نا ابی عن ابیه ان عروة بن الزبیر حدثه ان عائشة حدثته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دعا فاطمة ابنته فسارّها فبکت ثم سارّها فضحکت فقالت عائشة فقلت لفاطمة ما هذا الذی سارّك به رسول الله صلی الله علیه وسلم فبکیت ثم سارّك فضحکت قالت سارّنی فاخبرنی بموته فبکیت ثم سارّنی فاخبرنی انی اول من یتبعه من اهله فضحکت

حدثنا ابو کامل الجحدری فضیل بن حسین نا ابو عوانة عن فراس عن عامر عن مسروق عن عائشة قالت کن ازواج النبی صلی الله علیه وسلم عنده لم یغادر منهن واحدة فاقبلت فاطمة تمشی ما تخطئ مشیتها من مشیة رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا فلما رآها رحّب بها فقال مرحبا بابنتی ثم اجلسها عن یمینه او عن شماله ثم سارها فبکت بکاء شدیدا فلما رأی جزعها سارها الثانیة فضحکت فقلت لها خصّك رسول الله صلی الله علیه وسلم من بین نسائه بالسرار ثم انت تبکین فلما قام رسول الله صلی الله علیه وسلم سألتها ما قال لك رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت ما کنت افشی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم سره قالت فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت عزمت علیك بما لی علیك من الحق لما حدثتنی ما قال لك رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت اما الآن فنعم اما حین سارّنی فی المرة الاولی فاخبرنی ان جبرئیل کان یعارضه القرآن فی کل سنة مرة او مرتین وانه عارضه الآن مرتین وانی لا اری الاجل الا قد اقترب فاتقی الله واصبری فانه نعم السلف انا لك قالت فبکیت بکائی الذی رأیت فلما رأی جزعی سارّنی الثانیة فقال یا فاطمة اما ترضی ان تکونی سیدة نساء المؤمنین او سیدة نساء هذه الامة قالت فضحکت ضحکی الذی رأیت

قال المازری وانما یحتاج الی هذا الاعتذار لو کان النبی صلی الله علیه وسلم سمع امرأة تغتاب وجها وهو مجهول فاقرها علی ذلك واما هذه القضیة فانما حکتها عائشة عن نسوة مجهولات غائبات لکن لو وصفت الیوم امرأة زوجها بما یکرهه وهو معروف عند السامعین کان غیبة محرمة فان کان مجهولا لا یعرف بعد البحث فهذا لا حرج فیه عند بعضهم کما قدمناه وتحجله کمن قال فی العالم من یشرب او یسرق قال المازری وفیما قاله هذا القائل احتمال قال القاضی عیاض صدق القائل المذکور فانه اذا کان مجهولا عند السامع ومن یبلغه الحدیث عنه لم تکن غیبة لانه لا یتاذی الا بتعیینه قال وقد قال ابراهیم لا یکون غیبة ما لم یسم صاحبها باسمه او ینبه علیه بما یفهم به عینه وهؤلاء النسوة مجهولات الاعیان والازواج لم یثبت لهن اسلام فیحکم فیهن بالغیبة لو تعین فکیف مع الجهالة والله اعلم

باب من فضائل فاطمة رضی الله عنها

(**قوله** صلی الله علیه وسلم ان بنی هشام بن المغیرة استأذنونی ان ینکحوا ابنتهم علی بن ابی طالب فلا آذن لهم ثم لا آذن لهم ثم لا آذن لهم الا ان یحب ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتهم فانما ابنتی بضعة منی یریبنی ما ارابها ویؤذینی ما آذاها وفی الروایة الاخری انی لست احرم حلالا ولا احل حراما ولکن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله مکانا واحدا ابدا وفی الروایة الاخری ان فاطمة مضغة منی وانا اکره ان یفتنوها) اما البضعة فبفتح الباء لا یجوز غیره وهی قطعة اللحم وکذلك المضغة بضم المیم واما یریبنی فبفتح الیاء قال ابراهیم الحربی الریب ما رابك من شیء خفت عقباه وقال الفراء راب واراب بمعنی وقال ابو زید رابنی الامر تمقنت منه الریبة وارابنی شککنی واوهمنی وحکی عن ابی زید ایضا وغیره کقول الفراء قال العلماء فی هذا الحدیث تحریم ایذاء النبی صلی الله علیه وسلم بکل حال وعلی کل وجه وان تولد ذلك الایذاء مما کان اصله مباحا وهو حی وهذا بخلاف غیره قالوا وقد اعلم صلی الله علیه وسلم باباحة نکاح بنت ابی جهل لعلی بقوله صلی الله علیه وسلم لست احرم حلالا ولکن نهی عن الجمع بینهما لعلتین منصوصتین احداهما ان ذلك یودی الی اذی فاطمة فیتاذی حینئذ النبی صلی الله علیه وسلم فیهلك من آذاه فنهی عن ذلك لکمال شفقته علی علی وعلی فاطمة والثانیة خوف الفتنة علیها بسبب الغیرة وقیل لیس المراد به النهی عن جمعهما بل معناه اعلم من فضل الله انهما لا تجمعان کما قال انس بن النضر والله لا تکسر ثنیة الربیع ویحتمل ان المراد تحریم جمعهما ویکون معنی لا احرم حلالا ای لا اقول شیئا یخالف حکم الله فاذا احل شیئا لم احرمه واذا حرمه لم احلله ولم اسکت عن تحریمه لان سکوتی تحلیل له ویکون من جملة محرمات النکاح الجمع بین بنت نبی الله وبنت عدو الله (**قوله** ثم ذکر صهرا له من بنی عبد شمس) هو ابو العاص بن الربیع زوج زینب رضی الله عنها بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم والصهر یطلق علی الزوج واقاربه واقارب المرأة وهو مشتق من صهرت الشیء واصهرته اذا قربته والمصاهرة مقاربة بین الاجانب والمتباعدین (**قولها** فاخبرنی انی اول من یتبعه من اهله فضحکت) هذه معجزة ظاهرة له صلی الله علیه وسلم بل معجزتان فاخبر ببقائها بعده وبانها اول اهله لحاقا به وقع کذلك وضحکت سرورا بسرعة لحاقها به وفیه ایثارهم الآخرة وسرورهم بالانتقال الیها والخلاص من الدنیا (**قولها** فاخبرنی ان جبرئیل کان یعارضه القرآن فی کل سنة مرة او مرتین) هکذا وقع فی هذه الروایة وذکر المرتین شك من بعض الرواة والصواب حذفها کما فی باقی الروایات (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا اری الاجل الا قد اقترب فاتقی الله واصبری

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ قال نا عبد اللہ بن نمیر عن زکریاء ح قال وحدثنا ابن نمیر قال نا ابی قال نا زکریاء عن فراس عن عامر عن مسروق عن عائشۃ قالت اجتمع نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یغادر منہن امرأۃ فجاءت فاطمۃ تمشی کان مشیتہا مشیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرحبا بابنتی فاجلسہا عن یمینہ او عن شمالہ ثم انہ اسر الیہا حدیثا فبکت فاطمۃ رضوان اللہ علیہا ثم انہ سارہا فضحکت ایضا فقلت لہا ما یبکیک فقالت ما کنت لافشی سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ما رایت کالیوم فرحا اقرب من حزن فقلت لہا حین بکت اخصک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحدیثہ دوننا ثم تبکین وسالتہا عما قال فقالت ما کنت لافشی سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا قبض سالتہا فقالت انہ کان حدثنی ان جبریل کان یعارضہ بالقرآن کل عام مرۃ وانہ عارضہ بہ فی العام مرتین ولا اراني الا قد حضر اجلی وانک اول اہلی لحوقا بی ونعم السلف انا لک ثم انہ سارنی فقال الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء المؤمنین او سیدۃ نساء ہذہ الامۃ فضحکت لذلک **حدثنی** عبد الاعلی بن حماد ومحمد بن عبد الاعلی القیسی کلاہما عن المعتمر قال ابن حماد نا معتمر بن سلیمان قال سمعت ابی قال نا ابو عثمان عن سلمان قال لا تکونن ان استطعت اول من یدخل السوق ولا اخر من یخرج منہا فانہا معرکۃ الشیطان وبہا ینصب رایتہ قال وانبئت ان جبرئیل اتی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ ام سلمۃ قال فجعل یتحدث ثم قام فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام سلمۃ من ہذا او کما قال قالت ہذا دحیۃ الکلبی قال فقالت ام سلمۃ ایم اللہ ما حسبتہ الا ایاہ حتی سمعت خطبۃ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخبر خبرنا او کما قال قال فقلت لابی عثمان ممن سمعت ہذا قال من اسامۃ بن زید **حدثنا** محمود بن غیلان ابو احمد نا الفضل بن موسی السینانی انا ابو طلحۃ بن یحیی بن طلحۃ عن عائشۃ بنت طلحۃ عن عائشۃ ام المؤمنین قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعکن لحاقا بی اطولکن یدا قالت فکن یتطاولن ایتہن اطول یدا قالت فکانت اطولنا یدا زینب لانہا کانت تعمل بیدہا وتصدق

حدثنا ابوکریب محمد بن العلاء نا ابو اسامۃ عن سلیمان بن المغیرۃ عن ثابت عن انس قال انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ام ایمن فانطلقت معہ فناولتہ اناء فیہ شراب قال فلا ادری اصادفتہ صائما او لم یردہ فجعلت تصخب علیہ وتذمر علیہ **حدثنی** زہیر بن حرب انا عمرو بن عاصم الکلابی نا سلیمان بن المغیرۃ عن ثابت عن انس قال قال ابوبکر بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمر انطلق بنا الی ام ایمن نزورہا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورہا فلما انتہینا الیہا بکت فقالا لہا ما یبکیک ما عند اللہ خیر لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ما ابکی ان لا اکون اعلم ان ما عند اللہ خیر لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ابکی ان الوحی قد انقطع من السماء فہیجتہما علی البکاء فجعلا یبکیان معہا **حدثنا** حسن الحلوانی نا عمرو بن عاصم نا ہمام عن اسحاق بن عبد اللہ عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل علی احد من النساء الا علی ازواجہ الا ام سلیم فانہ کان یدخل علیہا فقیل لہ فی ذلک فقال انی ارحمہا قتل اخوہا معی

فانہ نعم السلف انا لک اری بضم الہمزۃ ای اظن والسلف المتقدم ومعناہ انا متقدم قدامک فتروین علی وفی ہذہ الروایۃ اما ترضی ہکذا ہو فی النسخ ترضی وہو لغۃ والمشہور ترضین **باب** من فضائل ام سلمۃ رض (**قولہ** فی السوق انہا معرکۃ الشیطان) قال اہل اللغۃ المعرکۃ بفتح الراء موضع القتال لمعارکۃ الابطال بعضہم بعضا فیہا ومصارعتہم فشبہ السوق وفعل الشیطان باہلہا ونیلہ منہم بالمعرکۃ لکثرۃ ما یقع فیہا من انواع الباطل کالغش والخداع والایمان الحانثۃ والعقود الفاسدۃ والنجش والبیع علی بیع اخیہ والشری علی شراء والسوم علی سومہ ونحو المکیال والمیزان (**قولہ** وبہا ینصب رایتہ) اشارۃ الی ثبوتہ ہناک واجتماع اعوانہ الیہ للتحریش بین الناس وحملہم علی ہذہ المفاسد المذکورۃ ونحوہا فہی موضعہ وموضع اعوانہ والسوق نؤنث وتذکر سمیت بذلک لقیام الناس فیہا علی سوقہم (**قولہ** ان ام سلمۃ رات جبرئیل فی صورۃ دحیۃ) ہو بفتح الدال وکسرہا وفیہ منقبۃ لام سلمۃ رض وفیہ جواز رویۃ البشر الملائکۃ ووقوع ذلک ویرونہم علی صورۃ الآدمیین لانہم لا یقدرون علی رویتہم علی صورہم وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یری جبرئیل علی صورۃ دحیۃ غالبا ورآہ مرتین علی صورتہ الاصلیۃ (**قولہا** یخبر خبرنا) ہکذا ہو فی نسخ بلادنا وکذا نقلہ القاضی عن بعض الرواۃ والنسخ وعن بعضہم یخبر خبر جبرئیل قال وہو الصواب وقد وقع فی البخاری علی الصواب **باب** من فضائل زینب ام المؤمنین رض (**قولہا** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعکن لحاقا بی اطولکن یدا فکن یتطاولن ایتہن اطول یدا فکانت اطولنا یدا زینب لانہا کانت تعمل بیدہا وتصدق) معنی الحدیث انہن ظنن ان المراد بطول الید طول الید الحقیقیۃ وہی الجارحۃ فکن یذرعن ایدیہن بقصبۃ فکانت سودۃ اطولہن جارحۃ وکانت زینب اطولہن یدا فی الصدقۃ وفعل الخیر فماتت زینب اولہن فعلموا ان المراد طول الید فی الصدقۃ والجود قال اہل اللغۃ یقال فلان طویل الید وطویل الباع اذا کان سمحا جوادا وضدہ قصیر الید والباع وجعد الانامل وفیہ معجزۃ باہرۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنقبۃ ظاہرۃ لزینب ووقع ہذا الحدیث فی کتاب الزکوۃ من البخاری بلفظ متعقد یوہم ان اسرعہن لحاقا سودۃ وہذا الوہم باطل بالاجماع **باب** من فضائل ام ایمن رض (**قولہ** انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ام ایمن فناولتہ اناء فیہ شراب فلا ادری اصادفتہ صائما او لم یردہ فجعلت تصخب علیہ وتذمر علیہ) قولہ تصخب ای تصیح وترفع صوتہا انکارا لامساکہ عن شرب الشراب وقولہ تذمر ہو بفتح التاء واسکان الذال المعجمۃ وضم المیم ویقال تذمر بفتح التاء والذال والمیم ای تتذمر وتتکلم بالغضب یقال ذمر یذمر کقتل یقتل اذا غضب واذا تکلم بالغضب ومعنی الحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رد الشراب علیہا اما لصیام واما لغیرہ فغضبت وتکلمت بالانکار والغضب وکانت تدل علیہ صلی اللہ علیہ وسلم لکونہا حضنتہ وربتہ صلی اللہ علیہ وسلم وجاء فی الحدیث ان ام ایمن امی بعد امی وفیہ ان للضیف الامتناع من الطعام والشراب الذی یحضرہ المضیف اذا کان لہ عذر من صوم او غیرہ مما ہو مقرر فی کتب الفقہ (**قولہ** قال ابوبکر بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمر رض انطلق بنا الی ام ایمن نزورہا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورہا) فیہ زیارۃ الصالحین وفضلہا وزیارۃ الصالح لمن ہو دونہ وزیارۃ الانسان لمن کان صدیقا لہ یزورہ ولاہل ود صدیقہ وزیارۃ جماعۃ من الرجال للمرأۃ الصالحۃ وسماع کلامہا واستصحاب العالم والکبیر صاحبا لہ فی الزیارۃ والعیادۃ ونحوہما والبکاء حزنا علی فراق الصالحین والاصحاب وان کانوا قد انتقلوا الی افضل مما کانوا علیہ واللہ اعلم **باب** من فضائل ام سلیم ام انس بن مالک وبلال رض (**قولہ** کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل علی احد من النساء الا علی ازواجہ الا علی ام سلیم فانہ کان یدخل علیہا فقیل لہ فی ذلک فقال انی ارحمہا قتل اخوہا معی) قد قدمنا فی کتاب الجہاد عند ذکر ام حرام اخت ام سلیم انہما کانتا خالتین لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرمین اما من الرضاع واما من النسب فتحل لہ الخلوۃ بہما وکان یدخل علیہما خاصۃ لا یدخل علی غیرہما من النساء الا ازواجہ قال العلماء ففیہ جواز دخول المحرم علی محرمہ وفیہ اشارۃ الی منع دخول الرجل الی الاجنبیۃ وان کان صالحا وقد تقدمت الاحادیث الصحیحۃ المشہورۃ فی تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃ قال العلماء اراد امتناع الامۃ من الدخول علی الاجنبیات وفیہ بیان ما کان علیہ صلی اللہ علیہ وسلم من الرحمۃ والتواضع وملاطفۃ الضعفاء وفیہ صحۃ الاستثناء من الاستثناء وقد رتب علیہ اصحابنا مسائل فی الطلاق والاقرار ومثلہ فی القرآن انا ارسلنا الی قوم مجرمین الا آل لوط انا لمنجوہم اجمعین الا امرأتہ

وحدثنا ابن ابی عمر نا بشر یعنی ابن السری نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال دخلت الجنة فسمعت خشفة فقلت من هذا قالوا هذه الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالك حدثنی ابو جعفر محمد بن الفرج نا زید بن الحباب قال اخبرنی عبد العزیز بن ابی سلمة نا محمد المنکدر عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اریت الجنة فرایت امرأة ابی طلحة ثم سمعت خشخشة امامی فاذا بلال حدثنی محمد بن حاتم بن میمون نا بهز نا سلیمان بن المغیرة عن ثابت عن انس قال مات ابن لابی طلحة من ام سلیم فقالت لاهلها لا تحدثوا ابا طلحة بابنه حتی اکون انا احدثه قال فجاء فقربت الیه عشاء فاکل وشرب قال ثم تصنعت له احسن ما کان تصنع قبل ذلك فوقع بها فلما رات انه قد شبع واصاب منها قالت یا ابا طلحة ارایت لو ان قوما اعاروا عاریتهم اهل بیت فطلبوا عاریتهم الهم ان یمنعوهم قال لا قالت فاحتسب ابنك قال فغضب فقال ترکتینی حتی تلطخت ثم اخبرتنی بابنی فانطلق حتی اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره بما کان فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بارك الله لکما فی غابر لیلتکما قال فحملت قال فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر وهی معه وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی المدینة من سفر لا یطرقها طروقا فدنوا من المدینة فضربها المخاض فاحتبس علیها ابو طلحة وانطلق رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یقول ابو طلحة انك لتعلم یا رب انه یعجبنی ان اخرج مع رسولك اذا خرج وادخل معه اذا دخل وقد احتبست بما تری قال تقول ام سلیم یا ابا طلحة ما اجد الذی کنت اجد انطلق فانطلقنا قال وضربها المخاض حین قدما فولدت غلاما فقالت لی امی یا انس لا یرضعه احد حتی تغدو به علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما اصبح احتملته فانطلقت به الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فصادفته ومعه میسم فلما رانی قال لعل ام سلیم ولدت قلت نعم قال فوضع المیسم قال وجئت به فوضعته فی حجره ودعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بعجوة من عجوة المدینة فلاکها فی فیه حتی ذابت ثم قذفها فی فی الصبی فجعل الصبی یتلمظها قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انظروا الی حب الانصار التمر قال فمسح وجهه وسماه عبد الله حدثناه احمد بن الحسن ابن خراش نا عمرو بن عاصم نا سلیمان بن المغیرة نا ثابت حدثنی انس بن مالك قال مات ابن لابی طلحة واقتص الحدیث بمثله حدثنا عبید بن یعیش محمد بن العلاء الهمدانی قالا نا ابو اسامة عن ابی حیان ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر واللفظ له نا ابی نا ابو حیان التیمی یحیی بن سعید عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لبلال صلوة الغداة یا بلال حدثنی بارجی عمل عملته عندك فی الاسلام منفعة فانی سمعت الليلة خشف نعلیك بین یدی فی الجنة قال قال بلال ما عملت عملا فی الاسلام ارجی عندی منفعة من انی لا اتطهر طهورا تاما فی ساعة من لیل ولا نهار الا صلیت بذلك الطهور ما کتب الله لی ان اصلی حدثنا منجاب بن الحارث التمیمی وسهل بن عثمان وعبد الله بن عامر بن زرارة الحضرمی وسوید بن سعید والولید بن شجاع قال سهل ومنجاب نا وقال الآخرون نا علی بن مسهر عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله قال لما نزلت هذه الآیة لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وآمنوا الی آخر الآیة قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم قیل لی انت منهم حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی ومحمد بن رافع واللفظ لابن رافع قال اسحاق انا وقال ابن رافع نا یحیی بن آدم نا ابن ابی زائدة عن ابیه عن ابی اسحاق عن الاسود بن یزید عن ابی موسی قال قدمت انا واخی من الیمن فکنا حینا وما نری ابن مسعود وامه الا من اهل بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم من کثرة دخولهم ولزومهم له حدثنیه محمد بن حاتم نا اسحاق ابن منصور نا ابراهیم بن یوسف عن ابیه عن ابی اسحاق انه سمع الاسود یقول سمعت ابا موسی یقول لقد قدمت انا واخی من الیمن فذکر بمثله حدثنا زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وابن بشار قالوا نا عبد الرحمن عن سفیان عن ابی اسحاق عن الاسود عن ابی موسی قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم انا واری ان عبد الله من اهل البیت او ما ذکر من نحو هذا

(قوله صلی الله علیه وسلم دخلت الجنة فسمعت خشفة قلت من هذا قالوا هذه الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالك) اما الخشفة فبخاء مفتوحة ثم شین ساکنة معجمتین وهی حرکة الشیء وصوته ویقال ایضا بفتح الشین والغمیصاء بضم الغین المعجمة وبالصاد المهملة ممدودة ویقال لها الرمیصاء ایضا ویقال بالسین قال ابن عبد البر ام سلیم هی الرمیصاء والغمیصاء والمشهور فیه الغین واختها ام حرام الرمیصاء ومعناهما متقارب والرمص والغمص قذی یابس وغیر یابس یکون فی اطراف العین وهذه منقبة ظاهرة لام سلیم (قوله صلی الله علیه وسلم سمعت خشخشة امامی فاذا بلال) هی صوت الشیء الیابس اذا حك بعضه بعضا (قوله فی حدیث ام سلیم مع زوجها ابی طلحة حین مات ابنها) هذا الحدیث سبق شرحه فی کتاب الادب وضربها المثل بالعاریة دلیل لکمال علمها وفضلها وعظم ایمانها وطمانینتها قالوا وهذا الغلام الذی توفی هو ابو عمیر صاحب النغیر وغابر لیلتکما ای ماضیها (وقوله لا یطرقها طروقا) ای لا یدخلها فی اللیل (قوله فضربها المخاض) هو الطلق ووجع الولادة وفیه استجابة دعاء النبی صلی الله علیه وسلم فحملت بعبد الله ابن ابی طلحة فی تلك اللیلة وجاء من ولده عشرة رجال علماء اخیار وفیه کرامة ظاهرة لابی طلحة وفضائل ظاهرة لام سلیم وفیه تحنیك المولود وانه یحمل الی صالح لیحنکه وانه یجوز تسمیته فی یوم ولادته واستحباب التسمیة بعبد الله وکراهة الطروق للقادم لیلا من سفر اذا لم یعلم اهله بقدومه قبل ذلك وفیه جواز وسم الحیوان لتمییزه وللتعرف فیروها من وجدها وفیه تواضع النبی صلی الله علیه وسلم ووسمه بیده (قوله لا اتطهر طهورا تاما فی ساعة من لیل ولا نهار الا صلیت بذلك الطهور ما کتب الله لی ان اصلی) معناه ما قدر الله لی وفیه فضیلة الصلوة عقب الوضوء وانها سنة وانها تباح فی اوقات النهی عند طلوع الشمس واستوائها وغروبها وبعد صلوة الصبح والعصر لانها ذات سبب وهذا مذهبنا

باب من فضائل عبد الله بن مسعود وامه رضی الله عنهما

(قوله لما نزلت لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قیل لی انت منهم) معناه ان ابن مسعود منهم (قوله فکنا حینا وما نری ابن مسعود وامه الا من اهل بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم من کثرة دخولهم ولزومهم له (اما قوله کنا) فمعناه مکثنا (وقوله حینا) ای زمانا قال الشافعی واصحابه ومحققوا اهل اللغة وغیرهم الحین یقع علی القطعة من الدهر طالت ام قصرت (وقوله ما نری) بضم النون ای ما نظن (وقوله کثرة) بفتح الکاف علی الفصیح المشهور وبه جاء القرآن وحکی الجوهری وغیره کسرها (وقوله دخولهم ولزومهم) جمعهما وهما اثنان هو وامه لان الاثنین یجوز جمعهما بالاتفاق لکن الجمهور یقولون اقل الجمع ثلثة فجمع الاثنین مجاز وقالت طائفة اقله اثنان فجمعهما حقیقة

حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت ابا الاحوص قال شهدت ابا موسی وابا مسعود حین مات ابن مسعود فقال احدهما لصاحبه اتراه ترك بعده مثله فقال ان قلت ذاك ان كان ليؤذن له اذا حجبنا ويشهد اذا غبنا حدثنا ابو كريب محمد ابن العلاء نا يحيی بن آدم نا قطبة عن الاعمش عن مالك بن الحارث عن ابی الاحوص قال كنا فی دار ابی موسی مع نفر من اصحاب عبد الله وهم ينظرون فی مصحف فقام عبد الله فقال ابو مسعود ما اعلم رسول الله صلی الله عليه وسلم ترك بعده اعلم بما انزل الله من هذا القائم فقال ابو موسی اما لئن قلت ذاك لقد كان يشهد اذا غبنا ويوذن له اذا حجبنا وحدثنی القاسم بن زكريا نا عبيد الله عن شيبان عن الاعمش عن مالك بن الحارث عن ابی الاحوص قال اتيت ابا موسی فوجدت عبد الله وابا موسی ح وحدثنا ابو كريب نا محمد بن ابی عبيدة نا ابی عن الاعمش عن زيد بن وهب قال كنت جالسا مع حذيفة وابی موسی وساق الحديث وحديث قطبة اتم واكثر حدثنا اسحاق بن ابراهيم الحنظلی نا عبدة بن سليمان نا الاعمش عن شقيق عن عبد الله انه قال ومن يغلل يات بما غل يوم القيمة ثم قال علی قراءة من تامرونی ان اقرأ فلقد قرأت علی رسول الله صلی الله عليه وسلم بضعا وسبعين سورة ولقد علم اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم انی اعلمهم بكتاب الله ولو اعلم ان احدا اعلم منی لرحلت اليه قال شقيق فجلست فی حلق اصحاب محمد صلی الله عليه وسلم فما سمعت احدا يرد ذلك عليه ولا يعيبه حدثنا ابو كريب نا يحيی بن آدم نا قطبة عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عبد الله قال والذی لا اله غيره ما من كتاب الله سورة الا انا اعلم حيث نزلت وما من آية الا انا اعلم فيما انزلت ولو اعلم احد اهو اعلم بكتاب الله منی تبلغه الابل لركبت اليه حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ومحمد بن عبد الله بن نمير قالا نا وكيع نا الاعمش عن شقيق عن مسروق قال كنا نأتی عبد الله بن عمرو فنتحدث اليه وقال ابن نمير عنده فذكرنا يوما عبد الله بن مسعود فقال لقد ذكرتم رجلا لا ازال احبه بعد شیء سمعته من رسول الله صلی الله عليه وسلم سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول خذوا القرآن من اربعة من ابن ام عبد فبدأ به ومعاذ بن جبل وابی بن كعب وسالم مولی ابی حذيفة حدثنا قتيبة بن سعيد وزهير بن حرب وعثمان بن ابی شيبة قالوا نا جرير عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق قال كنا عند عبد الله بن عمرو فذكرنا حديثا عن ابن مسعود فقال ان ذلك الرجل لا ازال احبه بعد شیء سمعته من رسول الله صلی الله عليه وسلم يقوله سمعته يقول اقرأوا القرآن من اربعة نفر من ابن ام عبد فبدأ به ومن ابی بن كعب ومن سالم مولی ابی حذيفة ومن معاذ ابن جبل وحرف لم يذكره زهير بن حرب قوله يقوله حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية عن الاعمش باسناد جرير ووكيع فی رواية ابی بكر عن ابی معاوية قدم معاذ اقبل ابی وفی رواية ابی كريب ابی قبل معاذ حدثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا ابن ابی عدی ح وحدثنی بشر بن خالد نا محمد يعنی ابن جعفر كلاهما عن شعبة عن الاعمش باسنادهم واختلفا عن شعبة فی تنسيق الاربعة حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابراهيم عن مسروق قال ذكروا ابن مسعود عند عبد الله بن عمرو فقال ذلك رجل لا ازال احبه بعد ما سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول استقرئوا القرآن من اربعة من ابن مسعود وسالم مولی ابی حذيفة وابی بن كعب ومعاذ بن جبل حدثنا عبيد الله ابن معاذ نا ابی نا شعبة بهذا الاسناد وزاد قال شعبة بدأ بهذين لا ادری بايهما بدأ

(قوله عن ابن مسعود انه قال ومن يغلل يات بما غل يوم القيامة ثم قال علی قراءة من تامرونی ان اقرأ الی آخره) فيه محذوف وهو مختصر بما جاء فی غير هذه الرواية معناه ان ابن مسعود كان مصحفه يخالف مصحف الجمهور وكانت مصاحف اصحابه كمصحفه فانكر عليه الناس وامروه بترك مصحفه وبموافقة مصحف الجمهور وطلبوا مصحفه ان يحرقوه كما فعلوا بغيره فامتنع وقال لاصحابه غلوا مصاحفكم ای اكتموها ومن يغلل يات بما غل يوم القيامة يعنی فاذا غللتموها جئتم بها يوم القيامة وكفی لكم بذلك شرا ثم قال علی سبيل الانكار ومن هو الذی تامرونی ان آخذ بقراءته واترك مصحفی الذی اخذته من فی رسول الله صلی الله عليه وسلم (قوله ولقد علم اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم انی اعلمهم بكتاب الله ولو اعلم ان احدا اعلم منی لرحلت اليه قال شقيق فجلست فی حلق اصحاب محمد صلی الله عليه وسلم فما سمعت احدا يرد ذلك عليه ولا يعيبه) الحلق بفتح الحاء واللام ويقال بكسر الحاء وفتح اللام قال القاضی وقالها الحربی بفتح الحاء واسكان اللام وهو جمع حلقة باسكان اللام علی المشهور وحكی الجوهری وغيره فتحها ايضا واتفقوا علی ان فتحها ضعيف فعلی قول الحربی هو كتمر وتمرة وفی هذا الحديث جواز ذكر الانسان نفسه بالفضيلة والعلم ونحوه للحاجة واما النهی عن تزكية النفس فانما هو لمن زكاها ومدحها لغير حاجة بل للفخر والاعجاب وقد كثر تزكية النفس من الاماثل عند الحاجة كدفع شر عنه بذلك او تحصيل مصلحة للناس او ترغيب فی اخذ العلم عنه او نحو ذلك فمن المصلحة قول يوسف صلی الله عليه وسلم اجعلنی علی خزائن الارض انی حفيظ عليم ومن دفع الشر قول عثمان رضی الله عنه فی وقت حصاره انه جهز جيش العسرة وحفر بير رومة ومن الترغيب قول ابن مسعود هذا وقول سهل بن سعد ما بقی احد اعلم بذلك منی وقول غيره علی الخبير سقطت واشباهه وفيه استحباب الرحلة فی طلب العلم والذهاب الی الفضلاء حيث كانوا وفيه ان الصحابة لم ينكروا قول ابن مسعود انه اعلمهم والمراد اعلمهم بكتاب الله كما صرح به فلا يلزم منه ان يكون اعلم من ابی بكر وعمر وعثمان وعلی وغيرهم بالسنة ولا يلزم من ذلك ايضا ان يكون افضل منهم عند الله تعالی فقد يكون واحد اعلم من آخر بباب من العلم او بنوع والآخر اعلم من حيث الجملة وقد يكون واحد اعلم من آخر وذاك افضل عند الله بزيادة تقواه وخشيته وورعه وزهده وطهارة قلبه وغير ذلك ولا شك ان الخلفاء الراشدين الاربعة كل منهم افضل من ابن مسعود (قوله صلی الله عليه وسلم خذوا القرآن من اربعة) وذكر منهم ابن مسعود قال العلماء سببه ان هؤلاء اكثر ضبطا لالفاظه واتقن لاداءه وان كان غيرهم افقه فی معانيه منهم او لان هؤلاء الاربعة تفرغوا لاخذه منه صلی الله عليه وسلم مشافهة وغيرهم اقتصروا علی اخذ بعضهم من بعض او لان هؤلاء تفرغوا لان يوخذ عنهم اداء صلی الله عليه وسلم اراد الاعلام بما يكون بعد وفاته صلی الله عليه وسلم من تقدم هؤلاء الاربعة وتمكنهم وانهم اقعد من غيرهم فی ذلك فليوخذ عنهم

باب

حدثنا محمد بن المثنى نا ابو داؤد نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا يقول جمع القرآن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعة كلهم من الانصار معاذ بن جبل وابي بن كعب وزيد بن ثابت وابو زيد قال قتادة فقلت لانس من ابو زيد قال احد عمومتي حدثني ابو داؤد سليمان بن معبد نا عمرو بن عاصم قال قال همام نا قتادة قال قلت لانس بن مالك من جمع القرآن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اربعة كلهم من الانصار ابي بن كعب ومعاذ بن جبل وزيد بن ثابت ورجل من الانصار يكنى ابا زيد حدثنا هداب بن خالد نا همام نا قتادة عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابي ان الله امرني ان اقرأ عليك قال الله سماني لك قال الله سماك لي قال فجعل ابي يبكي حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي بن كعب ان الله امرني ان اقرء عليك لم يكن الذين كفروا قال وسماني قال نعم قال فبكى وحدثنيه يحيى بن حبيب نا خالد يعني ابن الحارث نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي بمثله حدثنا عبد بن حميد انا عبد الرزاق انا ابن جريج اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجنازة سعد بن معاذ بين ايديهم اهتز لها عرش الرحمن حدثنا عمرو الناقد نا عبد الله بن ادريس الاودي نا الاعمش عن ابي سفيان عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ حدثنا محمد بن عبد الله الرزي نا عبد الوهاب بن عطاء الخفاف عن سعيد عن قتادة نا انس بن مالك ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال وجنازته موضوعة يعني سعدا اهتز لها عرش الرحمن حدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابي اسحاق قال سمعت البراء يقول اهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلة حرير فجعل اصحابه يلمسونها ويعجبون من لينها فقال اتعجبون من لين هذه لمناديل سعد بن معاذ في الجنة خير منها ولين

باب من فضائل ابي بن كعب وجماعة من الانصار رضي الله عنهم (قوله جمع القرآن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعة كلهم من الانصار معاذ بن جبل وابي بن كعب وزيد بن ثابت وابو زيد) قال المازري هذا الحديث مما يتعلق به بعض الملاحدة في تواتر القرآن وجوابه من وجهين احدهما انه ليس فيه تصريح بان غير الاربعة لم يجمعه فقد يكون مراده الذين علمهم من الانصار اربعة واما غيرهم من المهاجرين والانصار الذين لا يعلمهم فلم ينفهم ولو نفاهم كان المراد نفي علمه ومع هذا فقد روى غير مسلم حفظ جماعات من الصحابة في عهد النبي صلى الله عليه وسلم وذكر منهم المازري خمسة عشر صحابيا وثبت في الصحيح انه قتل يوم اليمامة سبعون ممن جمع القرآن وكانت اليمامة قريبا من وفاة النبي صلى الله عليه وسلم فهؤلاء الذين قتلوا من جامعيه يومئذ فكيف الظن بمن لم يقتل ممن حضرها ومن لم يحضرها وبقي بالمدينة او بمكة او غيرهما ولم يذكر في هؤلاء الاربعة ابو بكر وعمر وعثمان وعلي ونحوهم من كبار الصحابة الذين يبعد كل البعد انهم لم يجمعوه مع كثرة رغبتهم في الخير وحرصهم على ما دون ذلك من الطاعات وكيف نظن هذا بهم ونحن نرى اهل عصرنا حفظة منهم في كل بلدة الوف مع بعد رغبتهم في الخير عن درجة الصحابة مع ان الصحابة لم يكن لهم احكام مقررة يعتمدونها في سفرهم وحضرهم الا القرآن وما سمعوه من النبي صلى الله عليه وسلم فكيف نظن بهم اهماله فكل هذا وشبهه يدل على انه لا يصح ان يكون معنى الحديث انه لم يكن في نفس الامر احد يجمع القرآن الا الاربعة المذكورون الجواب الثاني انه لو ثبت انه لم يجمعه الا الاربعة لم يقدح في تواتره فان اجزاء حفظ كل جزء منها خلائق لا يحصون يحصل التواتر ببعضهم وليس من شرط التواتر ان ينقل جميعهم جميعه بل اذا نقل كل جزء عدد التواتر صارت الجملة متواترة بلا شك ولم يخالف في هذا مسلم ولا ملحد وبالله التوفيق (قوله قلت لانس من ابو زيد قال احد عمومتي) ابو زيد هذا هو سعد بن عبيد بن النعمن الاوسي من بني عمرو بن عوف بدري يعرف بسعد القاري استشهد بالقادسية سنة خمس عشرة في اول خلافة عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال ابن عبد البر هذا هو قول اهل الكوفة وخالفهم غيرهم فقالوا هو قيس بن السكن الخزرجي من بني عدي بن النجار بدري قال موسى بن عقبة استشهد يوم جسر ابي عبيد بالعراق سنة خمس عشرة ايضا (قوله صلى الله عليه وسلم لابي بن كعب رض ان الله امرني ان اقرأ عليك لم يكن الذين كفروا قال وسماني قال نعم فبكى وفي رواية فجعل يبكي) اما بكاؤه فبكاء سرور واستصغار لنفسه عن تأهيله لهذه النعمة واعطائه هذه المنزلة والنعمة فيها من وجهين احدهما كونه منصوصا عليه بعينه ولهذا قال وسماني معناه نص علي بعيني او قال اقرأ علي واحد من اصحابك قال بل سماك فتزايدت النعمة والثاني قراءة النبي صلى الله عليه وسلم فانها منقبة عظيمة له لم يشاركه فيها احد من الناس وقيل انما بكى خوفا من تقصيره في شكر هذه النعمة واما تخصيص هذه السورة بالقراءة فلانها مع وجازتها جامعة لاصول وقواعد ومهمات عظيمة وكان الحال يقتضي الاختصار واما الحكمة في امره بالقراءة على ابي قال المازري والقاضي هي ان يتعلم ابي الفاظه وصيغته ادائه ومواضع الوقوف وصنع النغم في نغمات القرآن على اسلوب الغة الشرع وقدره بخلاف ما سواه من النغم المستعملة في غيره ولكل ضرب من النغم مخصوص في النفوس فكانت القراءة عليه ليتعلم منه وقيل قرأ عليه ليس عرض القرآن على حفاظه البارعين فيه المجيدين لاداءه وليس التواضع في اخذ الانسان القرآن وغيره من العلوم الشرعية من اهلها وان كانوا دونه في النسب والدين والفضيلة والمرتبة والشهرة وغير ذلك وليتنبه الناس على فضيلة ابي في ذلك وتحثهم على الاخذ منه وكان كذلك فكان بعد النبي صلى الله عليه وسلم رأسا واماما مقصودا في ذلك مشهورا به والله اعلم

باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه (قوله صلى الله عليه وسلم اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ) اختلف العلماء في تأويله فقالت طائفة هو على ظاهره واهتزاز العرش تحركه فرحا بقدوم روح سعد وجعل الله تعالى في العرش تمييزا حصل به هذا ولا مانع منه كما قال تعالى وان منها لما يهبط من خشية الله وهذا القول هو ظاهر الحديث وهو المختار وقال المازري قال بعضهم هو على حقيقته وان العرش تحرك لموته قال وهذا لا ينكر من جهة النقل لان العرش جسم من الاجسام يقبل الحركة والسكون قال لكن لا تحصل فضيلة سعد بذلك الا ان يقال ان الله تعالى جعل حركته علامة للملائكة على موته وقال آخرون المراد اهتزاز اهل العرش وهم حملته وغيرهم من الملائكة فحذف المضاف والمراد بالاهتزاز الاستبشار والقبول ومنه قول العرب فلان يهتز للمكارم لا يريدون اضطراب جسمه وحركته وانما يريدون ارتياحه اليها واقباله عليها وقال الحربي هو كناية عن تعظيم شان وفاته والعرب تنسب الشيء المعظم الى اعظم الاشياء فيقولون اظلمت لموت فلان الارض وقامت له القيامة وقال جماعة المراد اهتزاز سرير الجنازة وهو النعش وهذا القول باطل يرده صريح هذه الروايات التي ذكرها مسلم اهتز لموته عرش الرحمن وانما قال هؤلاء هذا التأويل لكونهم لم تبلغهم هذه الروايات التي في مسلم والله اعلم (قوله فجعل اصحابه يلمسونها) هو بضم الميم وكسرها (قوله صلى الله عليه وسلم لمناديل سعد بن معاذ في الجنة خير منها ولين) المناديل جمع منديل بكسر الميم في المفرد وهو هذا الذي يمسح به في اليد قال ابن الاعرابي وابن فارس وغيرهما هو مشتق من الندل وهو النقل لانه ينقل من واحد الى واحد وقيل من الندل وهو الوسخ لانه يندل به قال اهل العربية يقال منه تندلت بالمنديل قال الجوهري ويقال ايضا تمندلت قال وانكره الكسائي قال ويقال ايضا تمندلت

حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا ابو داؤد نا شعبة قال انبأنی ابو اسحاق قال سمعت البراء بن عازب یقول اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بثوب حریر فذکر الحدیث ثم قال ابن عبدة اخبرنا ابو داؤد نا شعبة حدثنی قتادة عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو هذا او بمثله **حدثنا** محمد بن عمرو ابن جبلة نا امیة بن خالد نا شعبة هذا الحدیث بالاسنادین جمیعا کروایة ابی داؤد **حدثنا** زهیر بن حرب نا یونس بن محمد نا شیبان عن قتادة قال نا انس بن مالك انه اهدی لرسول الله صلی الله علیه وسلم جبة من سندس وکان ینهی عن الحریر فعجب الناس منها قال والذی نفس محمد بیده ان مناديل سعد بن معاذ فی الجنة احسن من هذه **حدثنا** محمد بن بشار نا سالم بن نوح نا عمرو بن عامر عن قتادة عن انس ان اکیدر دومة الجندل اهدی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم حلة فذکر نحوه لم یذکر فیه وکان ینهی عن الحریر **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا عفان نا حماد بن سلمة نا ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اخذ سیفا یوم احد فقال من یاخذ منی هذا فبسطوا ایدیهم کل انسان منهم یقول انا انا قال فمن یاخذه بحقه فاحجم القوم فقال سماك بن خرشة ابو دجانة انا آخذه بحقه قال فاخذه ففلق به هام المشرکین **حدثنا** عبید الله بن عمر القواریری وعمرو الناقد کلاهما عن سفیان قال عبید الله نا سفیان بن عیینة قال سمعت ابن المنکدر یقول سمعت جابرا یقول لما کان یوم احد جیئ بابی مسجی وقد مثل به قال فاردت ان ارفع الثوب فنهانی قومی فرفعه رسول الله صلی الله علیه وسلم او امر به فرفع فسمع صوت باکیة او صائحة فقال من هذه فقالوا ابنة عمرو او اخت عمرو فقال ولم تبکی فما زالت الملائکة تظله باجنحتها حتی رفع **حدثنا** محمد بن المثنی نا وهب بن جریر نا شعبة عن محمد ابن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال اصیب ابی یوم احد فجعلت اکشف الثوب عن وجهه وابکی وجعلوا ینهوننی ورسول الله صلی الله علیه وسلم لا ینهانی قال وجعلت فاطمة بنت عمرو تبکیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تبکیه او لا تبکیه ما زالت الملائکة تظله باجنحتها حتی رفعتموه **حدثنا** عبد بن حمید نا روح ابن عبادة نا ابن جریج ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم انا عبد الرزاق نا معمر کلاهما عن محمد بن المنکدر عن جابر بهذا الحدیث غیر ان ابن جریج لیس فی حدیثه ذکر الملائکة وبکاء الباکیة **حدثنی** محمد بن احمد بن ابی خلف نا زکریا بن عدی انا عبید الله بن عمرو عن عبد الکریم عن محمد بن المنکدر عن جابر قال جیئ بابی یوم احد مجدعا فوضع بین یدی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر نحو حدیثهم **حدثنی** اسحاق بن عمر بن سلیط نا حماد بن سلمة عن ثابت عن کنانة بن نعیم عن ابی برزة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان فی مغزی له فافاء الله علیه فقال لاصحابه هل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا ثم قال هل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا ثم قال هل تفقدون من احد قالوا لا قال لکنی افقد جلیبیبا فاطلبوه فطلب فی القتلی فوجدوه الی جنب سبعة قد قتلهم ثم قتلوه فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فوقف علیه فقال قتل سبعة ثم قتلوه هذا منی وانا منه هذا منی وانا منه قال فوضعه علی ساعد یه لیس له الا ساعد النبی صلی الله علیه وسلم قال فحفر له ووضع فی قبره ولم یذکر غسلا **حدثنا** هداب بن خالد الازدی نا سلیمان بن المغیرة انا حمید بن هلال عن عبد الله بن الصامت قال قال ابو ذر خرجنا من قومنا غفار وکانوا یحلون الشهر الحرام فخرجت انا واخی انیس وامنا فنزلنا علی خال لنا فاکرمنا خالنا واحسن الینا فحسدنا قومه فقالوا انك اذا خرجت عن اهلك خالف الیهم انیس فجاء خالنا فثنی علینا الذی قیل له فقلت اما ما مضی من معروفك فقل کدرته ولا جماع لك فیما بعد فقربنا صرمتنا فاحتملنا علیها وتغطی خالنا ثوبه فجعل یبکی فانطلقنا حتی نزلنا بحضرة مکة فنافر انیس عن صرمتنا وعن مثلها فاتیا الکاهن فخیر انیسا فاتانا

وقال العلماء هذه اشارة الی عظیم منزلة سعد فی الجنة وان ادنی ثیابه فیها خیر من هذه لان المندیل ادنی الثیاب لانه معد للوسخ والامتهان فغیره افضل وفیه اثبات الجنة لسعد (**قوله** فی هذا الحدیث اهدیت لرسول الله صلی الله علیه وسلم حلة حریر وفی الروایة الاخری ثوب حریر وفی الاخری جبة) قال القاضی روایة الجبة بالجیم والباء اوجه لانه کان ثوبا واحدا کما صرح به فی الروایة الاخری والاکثرون یقولون الحلة لا تکون الا ثوبین یحمل احدهما علی الاخر فلا یصح الحلة هنا واما من یقول الحلة ثوب واحد جدید قریب العهد بحله من طیه فیصح وقد جاء فی کتب السیر انها کانت قباء واما **قوله** اهدی اکیدر دومة الجندل فسبق بیان حال اکیدر واختلاف فیه فی اسلامه ونسبه وان دومة بفتح الدال وضمها وذکرنا موضعها فی کتاب المغازی وسبق بیان احکام الحریر فی کتاب اللباس والله اعلم **باب** من فضائل ابی دجانة سماك بن خرشة رضی الله عنه هو بضم الدال وتخفیف الجیم (**قوله** فاحجم القوم) هو بحاء ثم جیم هکذا هو فی معظم نسخ بلادنا وفی بعضها بتقدیم الجیم علی الحاء وادعی القاضی عیاض ان الروایة بتقدیم الجیم ولم یذکر غیره قال فهما لغتان ومعناهما تاخروا وکنفوا (**قوله** ففلق به هام المشرکین) ای شق رؤسهم **باب** من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام والد جابر رضی الله عنهما (**قوله** جیئ بابی مسجی وقد مثل به) المسجی المغطی ومثل بضم المیم وکسر الثاء المخففة یقال مثل بالقتیل والحیوان یمثل مثلا کقتل یقتل قتلا اذا قطع اطرافه وانفه او اذنه او مذاکیره ونحو ذلك والاسم المثلة فاما مثل بالتشدید فهو للمبالغة والروایة هنا بالتخفیف (**قوله** صلی الله علیه وسلم فما زالت الملائکة تظله باجنحتها حتی رفع) قال القاضی یحتمل ان ذلك لتراحمه علیه لبشارته بفضل الله ورضاه عنه وما اعده له من الکرامة علیه او ازدحموا علیه اکراما له وفرحا به او اظلوه من حر الشمس لئلا یتغیر ریحه او جسمه (**قوله** فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تبکیه او لا تبکیه ما زالت الملائکة تظله) معناه سواء بکیت علیه ام لا فما زالت الملائکة تظله ای فقد حصل له من الکرامة هذا وغیره فلا ینبغی البکاء علی مثل هذا وفی هذا تسلیة لها (**قوله** عن عبد الکریم عن محمد بن المنکدر عن جابر) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا قال القاضی ووقع فی نسخة ابن ماهان عن محمد بن علی بن حسین عن جابر بدل محمد بن المنکدر قال الجیانی والصواب الاول وهو الذی ذکره ابو مسعود الدمشقی (**قوله** جیئ بابی مجدعا) ای مقطوع الانف والاذنین قال الخلیل الجدع قطع الانف والاذن والله اعلم **باب** من فضائل جلیبیب رضی الله عنه هو بضم الجیم (**قوله** کان فی مغزی له) ای فی سفر غزو وفی حدیثه ان الشهید لا یغسل ولا یصلی علیه (**قوله** صلی الله علیه وسلم هذا منی وانا منه) معناه المبالغة فی اتحاد طریقتهما واتفاقهما فی طاعة الله تعالی **باب** من فضائل ابی ذر رضی الله عنه (**قوله** فتثا علینا الذی قیل له) هو بنون ثم مثلثة ای اشاع وافشاه (**قوله** فقربنا صرمتنا) هی بکسر الصاد وهی القطعة من الابل وتطلق ایضا علی القطعة من الغنم (**قوله** فنافر انیس عن صرمتنا وعن مثلها فاتیا الکاهن فخیر انیسا فاتانا انیس بصرمتنا ومثلها معها) قال ابو عبید وغیره فی شرح هذا المنافرة المفاخرة والمحاکمة فیفخر کل واحد من الرجلین علی الاخر ثم یتحاکمان الی رجل لیحکم ایهما خیر واعز نفرا وکانت هذه المفاخرة فی الشعر ایهما اشعر کما بینه فی الروایة الاخری (**قوله** نافر عن صرمتنا وعن مثلها معناه تراهن هو وآخر ایهما افضل وکان الرهن صرمة ذاك فایهما کان افضل اخذ الصرمتین فتحاکما الی الکاهن فحکم بان انیسا افضل وهو معنی قوله فخیر انیسا ای جعله الخیار والافضل

انیس بصرمتنا ومثلها معها قال وقد صلیت یا ابن اخی قبل ان القی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث سنین قلت لمن قال للہ قلت فاین توجہ قال اتوجہ حیث یوجہنی ربی عزوجل اصلی عشاء حتی اذا کان من آخر اللیل القیت کانی خفاء حتی تعلونی الشمس فقال انیس ان لی حاجۃ بمکۃ فاکفنی فانطلق انیس حتی اتی مکۃ فرآنی علی ثم جاء فقلت ما صنعت قال لقیت رجلا بمکۃ علی دینک یزعم ان اللہ ارسلہ قلت فما یقول الناس قال یقولون شاعر کاھن ساحر وکان انیس احد الشعراء قال انیس لقد سمعت قول الکھنۃ فما ھو بقولھم ولقد وضعت قولہ علی اقراء الشعر فما یلتئم علی لسان احد بعدی انہ شعر واللہ انہ لصادق وانھم لکاذبون قال قلت فاکفنی حتی اذھب فانظر قال فاتیت مکۃ فتضعفت رجلا منھم فقلت این ھذا الذی تدعونہ الصابی فاشار الی فقال الصابی فمال علی اھل الوادی بکل مدرۃ وعظم حتی خررت مغشیا علی قال فارتفعت حین ارتفعت کانی نصب احمر قال فاتیت زمزم فغسلت عنی الدماء وشربت من ماءھا ولقد لبثت یا ابن اخی ثلاثین بین لیلۃ ویوم ما کان لی طعام الا ماء زمزم فسمنت حتی تکسرت عکن بطنی وما وجدت علی کبدی سخفۃ جوع قال فبینا اھل مکۃ فی لیلۃ قمراء اضحیان اذا ضرب علی اسمختھم فما یطوف بالبیت احد وامرأتین منھم تدعوان اسافا ونائلۃ قال فاتتا علی فی طوافھما فقلت انکحا احدھما الاخری قال فما تناھتا علی قولھما قال فاتتا علی فقلت ھن مثل الخشبۃ غیر انی لا اکنی فانطلقتا تولولان وتقولان لو کان ھھنا احد من انفارنا قال فاستقبلھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وھما ھابطان قال ما لکما قالتا الصابی بین الکعبۃ واستارھا قال ما قال لکما قالتا انہ قال لنا کلمۃ تملأ الفم وجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی استلم الحجر وطاف بالبیت ھو وصاحبہ ثم صلی فلما قضی صلاتہ قال ابو ذر فکنت انا اول من حیاہ بتحیۃ الاسلام فقلت السلام علیک یا رسول اللہ فقال وعلیک ورحمۃ اللہ ثم قال من انت قال قلت من غفار قال فاھوی بیدہ فوضع اصابعہ علی جبھتہ فقلت فی نفسی کرہ ان انتمیت الی غفار فذھبت اخذ بیدہ فقرن بی صاحبہ وکان اعلم بہ منی ثم رفع راسہ فقال متی کنت ھھنا قال قد کنت ھھنا منذ ثلثین بین لیلۃ ویوم قال فمن کان یطعمک قال قلت ما کان لی طعام الا ماء زمزم فسمنت حتی تکسرت عکن بطنی وما اجد علی کبدی سخفۃ جوع قال انھا مبارکۃ انھا طعام طعم فقال ابوبکر یا رسول اللہ ائذن لی فی طعامہ اللیلۃ فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وانطلقت معھما ففتح ابوبکر بابا فجعل یقبض لنا من زبیب الطائف فکان ذلک اول طعام اکلتہ بھا ثم غبرت ما غبرت ثم اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ قد وجھت لی ارض ذات نخل لا اراھا الا یثرب فھل انت مبلغ عنی قومک لعسی اللہ ان ینفعھم بک ویاجرک فیھم فاتیت انیسا فقال ما صنعت قلت صنعت انی قد اسلمت وصدقت قال ما بی رغبۃ عن دینک فانی قد اسلمت وصدقت فاتینا امنا فقالت ما بی رغبۃ عن دینکما فانی قد اسلمت وصدقت فاحتملنا حتی اتینا قومنا غفارا فاسلم نصفھم وکان یؤمھم ایماء بن رحضۃ الغفاری وکان سیدھم وقال نصفھم اذا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اسلمنا فقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فاسلم نصفھم الباقی وجاءت اسلم فقالوا یا رسول اللہ اخوتنا نسلم علی الذی اسلموا علیہ فاسلموا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لھا واسلم سالمھا اللہ **حدثنا** اسحاق بن ابراھیم الحنظلی انا النضر بن شمیل انا سلیمان ابن مغیرۃ انا حمید بن ھلال بھذا الاسناد وزاد بعد قولہ قلت فاکفنی حتی اذھب فانظر قال نعم وکن علی حذر من اھل مکۃ فانھم قد شنفوا لک وتجھموا

(**قولہ** حتی اذا کان من آخر اللیل القیت کانی خفاء) ہو بکسر الخاء المعجمۃ وتخفیف الفاء وبالمد وھو الکساء وجمعہ اخفیۃ ککساء واکسیۃ قال القاضی ورواہ بعضھم عن ابن ماھان جفاء بجیم مضمومۃ وھو غثاء السیل والصواب المعروف ھو الاول (**قولہ** فراث علی) ای ابطأ (**قولہ** اقراء الشعر) ای طرقہ وانواعہ وھی بالقاف والراء وبالمد (**قولہ** اتیت مکۃ فتضعفت رجلا منھم) یعنی نظرت الی اضعفھم فسالتہ لان الضعیف مامون الغائلۃ غالبا وفی روایۃ ابن ماھان فتضیفت بالیاء وانکرھا القاضی وغیرہ قالوا لا وجہ لہ ھھنا (**قولہ** کانی نصب احمر) یعنی من کثرۃ الدماء التی سالت منی بضربھم والنصب الصنم والحجر کانت الجاھلیۃ تنصبہ وتذبح عندہ فیحمر بالدم وھو بضم الصاد واسکانھا وجمعہ انصاب ومنہ قولہ تعالی وما ذبح علی النصب (**قولہ** حتی تکسرت عکن بطنی) یعنی انثنت لکثرۃ السمن والسطوت (**قولہ** وما وجدت علی کبدی سخفۃ جوع) ھی بفتح السین المھملۃ وضمھا واسکان الخاء المعجمۃ وھی رقۃ الجوع وضعفہ وھزالہ (**قولہ** فبینا اھل مکۃ فی لیلۃ قمراء اضحیان اذ ضرب علی اسمختھم فما یطوف بالبیت احد وامرأتین منھم تدعوان اسافا ونائلۃ) اما **قولہ** قمراء فمعناہ مقمرۃ طالع قمرھا والاضحیان بکسر الھمزۃ والحاء واسکان الضاد المعجمۃ بینھما وھی المضیئۃ ویقال لیلۃ اضحیان واضحیانۃ وضحیاء ویوم ضحیان (**وقولہ** علی اسمختھم) ھکذا ھو فی جمیع النسخ وھو جمع سماخ وھو الخرق الذی فی الاذن یفضی الی الراس یقال صماخ بالصاد وسماخ بالسین والصاد افصح واشھر والمراد باسمختھم ھنا آذانھم ای ناموا قال اللہ تعالی فضربنا علی آذانھم ای انمناھم (**قولہ** وامرأتین) ھکذا ھو فی معظم النسخ بالیاء وفی بعضھا وامرأتان بالالف والاول منصوب بفعل محذوف ای ورایت امرأتین (**قولہ** فما تناھتا عن قولھما) ای ما انتھتا عن قولھما بل داما علیہ ووقع فی اکثر النسخ فما تناھتا علی قولھما وھو صحیح ایضا وتقدیرہ ما تناھتا من الدوام علی قولھما (**قولہ** فقلت ھن مثل الخشبۃ غیر انی لا اکنی) الھن والھنۃ بتخفیف نونھما ھو کنایۃ عن کل شیء واکثر ما یستعمل کنایۃ عن الفرج والذکر فقال لھما وامثل الخشبۃ فی الفرج واراد بذلک سب اسافا ونائلۃ وغیظ الکفار بذلک (**قولہ** فانطلقتا تولولان وتقولان لو کان ھھنا احد من انفارنا) الولولۃ الدعاء بالویل والانفار جمع نفر او نفیر وھو الذی ینفر عند الاستغاثۃ ورواہ بعضھم انصارنا وھو بمعناہ وتقدیرہ لو کان ھھنا احد من انصارنا لانتصرنا (**قولہ** کلمۃ تملأ الفم) ای عظیمۃ لا شیء اقبح منھا کالشیء الذی یملأ الشیء ولا یسع غیرہ وقیل معناہ لا یمکن ذکرھا وحکایتھا کانھا تسد فم حاکیھا وتملأ لاستعظامھا (**قولہ** فکنت اول من حیاہ بتحیۃ الاسلام فقال وعلیک ورحمۃ اللہ) ھکذا ھو فی جمیع النسخ وعلیک من غیر ذکر السلام وفیہ دلالۃ لاحد الوجھین لاصحابنا انہ اذا قال فی رد السلام وعلیک یجزئہ لان العطف یقتضی کونہ جوابا والمشھور من احوالہ صلی اللہ علیہ وسلم واحوال السلف رد السلام بکمالہ فیقول وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ او ورحمتہ وبرکاتہ وسبق ایضاحہ فی بابہ (**قولہ** فقدعنی صاحبہ) ای کفنی یقال قدعہ واقدعہ اذا کفہ ومنعہ وھو بدال مھملۃ (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم فی زمزم انھا طعام طعم) ھو بضم الطاء واسکان العین ای تشبع شاربھا کما یشبعہ الطعام (**قولہ** غبرت ما غبرت) ای بقیت ما بقیت (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد وجھت لی ارض) ای اریت جھتھا (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم لا اراھا الا یثرب) ضبطوہ اراھا بضم الھمزۃ وفتحھا وھذا کان قبل تسمیۃ المدینۃ طابۃ وطیبۃ وقد جاء بعد ذلک حدیث فی النھی عن تسمیتھا یثرب وانہ سماھا باسمھا المعروف عند الناس حینئذ (**قولہ** مالی رغبۃ عن دینکما) ای لا اکرھہ بل ادخل فیہ (**قولہ** فاحتملنا) یعنی حملنا انفسنا ومتاعنا علی ابلنا وسرنا (**قولہ** ایماء بن رحضۃ الغفاری) ھو ایماء مدود والھمزۃ فی اولہ مکسورۃ علی المشھور وحکی القاضی فتحھا ایضا واشار الی ترجیحہ ولیس براجح ورحضۃ براء وحاء مھملۃ وضاد معجمۃ مفتوحات

حدثنا محمد بن المثنى العنزی حدثنی ابن ابی عدیٍّ قال انبأنا ابن عونٍ عن حمید بن هلال عن عبد الله بن الصامت قال قال ابو ذرٍ یا ابن اخی صلیت سنتین قبل مبعث النبی صلی الله علیه وسلم قال قلت فاین کنت توجّه قال حیث وجّهنی الله واقتصّ الحدیث بنحو حدیث سلیمان بن المغیرة وقال فی الحدیث فتناوفرا الی رجل من الکهان قال فلم یزل اخی انیس یمدحه حتی غلبه قال فاخذ ناصیته فضممناها الی صرمته وقال ایضا فی حدیثه قال فجاء النبی صلی الله علیه وسلم فطاف بالبیت وصلی رکعتین خلف المقام قال فاتیته فانی لاول الناس حیّاه بتحیة الاسلام فقال قلت السلام علیك یا رسول الله قال وعلیك السلام من انت وفی حدیثه ایضا فقال ممن کنت هاهنا قال قلت من غفار وفیه قال فقال ابو بکر تحفنی بضیافته اللیلة وحدثنی ابراهیم بن محمد بن عرعرة السامی ومحمد بن حاتم وتقاربا فی سیاق الحدیث واللفظ لابن حاتم قالا نا عبد الرحمن بن مهدی نا المثنی بن سعید عن ابی جمرة عن ابن عباس قال لما بلغنا بادر مبعث النبی صلی الله علیه وسلم بمکة قال لاخیه ارکب الی هذا الوادی فاعلم لی علم هذا الرجل الذی یزعم انه یاتیه الخبر من السماء فاسمع من قوله ثم ائتنی فانطلق الاخ حتی قدم مکة وسمع من قوله ثم رجع الی ابی ذر فقال رایته یامر بمکارم الاخلاق وکلاما ما هو بالشعر فقال ما شفیتنی فیما اردت فتزوّد وحمل شنة له فیها ماء حتی قدم مکة فاتی المسجد فالتمس النبی صلی الله علیه وسلم ولا یعرفه وکره ان یسال عنه حتی ادرکه یعنی اللیل فاضطجع فراٰه علیٌّ فعرف انه غریبٌ فلما راٰه تبعه فلم یسال واحدٌ منهما صاحبه عن شیٔ حتی اصبح ثم احتمل قربته وزاده الی المسجد فظل ذلك الیوم ولا یری النبی صلی الله علیه وسلم حتی امسی فعاد الی مضجعه فمرّ به علی فقال ما آن للرجل ان یعلم منزله فاقامه فذهب به معه ولا یسال واحد منهما صاحبه عن شیٔ حتی اذا کان یوم الثالثة فعل مثل ذلك فاقامه علی معه ثم قال له الا تحدثنی ما الذی اقدمك هذه البلد قال ان اعطیتنی عهدا او میثاقا لترشدنی فعلت ففعل فاخبره فقال فانه حقٌّ وهو رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا اصبحت فاتبعنی فانی ان رایت شیئا اخاف علیك قمت کانی اریق الماء فان مضیت فاتبعنی حتی تدخل مدخلی ففعل فانطلق یقفوه حتی دخل علی النبی صلی الله علیه وسلم ودخل معه فسمع من قوله واسلم مکانه فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ارجع الی قومك فاخبرهم حتی یاتیك امری فقال والذی نفسی بیده لاصرخنّ بها بین ظهرانیهم فخرج حتی اتی المسجد فنادی باعلی صوته اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وثار القوم فضربوه حتی اضجعوه واتی العباس فاکب علیه فقال ویلکم الستم تعلمون انه من غفار وان طریق تجارکم الی الشام علیهم فانقذه منهم ثم عاد من الغد لمثلها وثاروا الیه فضربوه فاکب علیه العباس فانقذه حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی انا خالد بن عبد الله عن بیان عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد الله ح قال وحدثنی عبد الحمید بن بیان الواسطی انا خالد عن بیان قال سمعت قیس بن ابی حازم یقول قال جریر بن عبد الله ما حجبنی رسول الله صلی الله علیه وسلم منذ اسلمت ولا راٰنی الا ضحك حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا وکیع وابو اسامة عن اسمٰعیل ح قال وحدثنا ابن نمیر نا عبد الله بن ادریس نا اسمٰعیل عن قیس عن جریر قال ما حجبنی رسول الله صلی الله علیه وسلم منذ اسلمت ولا راٰنی الا تبسّم فی وجهی زاد ابن نمیر فی حدیثه عن ابن ادریس ولقد شکوت الیه انی لا اثبت علی الخیل فضرب بیده فی صدری وقال اللهم ثبته واجعله هادیا مهدیا وحدثنی عبد الحمید ابن بیان انا خالد عن بیان عن قیس عن جریر قال کان فی الجاهلیة بیت یقال له ذو الخلصة وکان یقال له الکعبة الیمانیة والکعبة الشامیة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل انت مریحی من ذی الخلصة والکعبة الیمانیة والشامیة فنفرت الیه فی مائة وخمسین من احمس فکسرناه و قتلنا من وجدنا عنده فاتیته فاخبرته قال فدعا لنا ولاحمس

(قوله شنفوا له وتجهموا) هو بشین معجمة مفتوحة ثم نون مکسورة ثم فاء ای ابغضوه ویقال رجل شنف مثل حذر ای شانئ مبغض وقوله تجهموا ای قابلوه بوجوه غلیظة کریهة (قوله فاین کنت توجه) هو بفتح التاء والجیم وفی بعض النسخ توجه بضم التاء وکسر الجیم وکلاهما صحیح (قوله فتناوفرا الی رجل من الکهان) ای تحاکما الیه (قوله تحفنی بضیافته) ای خصنی بها واکرمنی بذلك قال اهل اللغة التحفة باسکان الحاء وفتحها هو ما یکرم به الانسان والفعل منه التحفه (قوله ابراهیم بن محمد بن عرعرة السامی) هو بالسین المهملة منسوب الی اسامة بن لوئی وعرعرة بعینین مهملتین مفتوحتین بینهما راء ساکنة (قوله فانطلق الآخر حتی قدم مکة) هکذا هو فی اکثر النسخ وفی بعضها الاخ بدل الآخر وهو هو فکلاهما صحیح (قوله ما شفیتنی فیما اردت) کذا فی جمیع نسخ مسلم فیما بالفاء وفی روایة البخاری مما بالمیم وهما جوابان ای ما بلغتنی غرضی وعزلت عنی هم کشف هذا الامر (قوله وحمل شنة) هی بفتح الشین وهی القربة البالیة (قوله فراه علی فعرف انه غریب فلما راٰه تبعه) کذا هو فی جمیع نسخ مسلم تبعه وفی روایة البخاری اتبعه قال القاضی هی احسن واشبه بمساق الکلام وتکون باسکان التاء ای قال له اتبعنی (قوله احتمل قربته) بضم القاف علی التصغیر وفی بعض النسخ قربته بالتکبیر وهی الشنة المذکورة قبله (قوله ما انی للرجل) وفی بعض النسخ آن وهما لغتان ای ما حان وفی بعض النسخ اما بزیادة الف الاستفهام وهی مرادة فی الروایة الاولی ولکن حذفت وهو جائز (قوله فانطلق یقفوه) ای یتبعه (قوله لاصرخن بها بین ظهرانیهم) هو بضم الراء من لاصرخن ای لارفعن صوتی بها وقوله بین ظهرانیهم ای بینهم وهو بفتح النون ویقال بین ظهریهم

باب من فضائل جریر بن عبد الله رضی الله عنه

(قوله ما حجبنی رسول الله صلی الله علیه وسلم منذ اسلمت ولا راٰنی الا ضحك) معناه ما منعنی الدخول علیه فی وقت من الاوقات ومعنی ضحك تبسم کما صرح به فی الروایة الثانیة وفعل ذلك اکراما ولطفا وبشاشة ففیه استحباب هذا اللطف للوارد وفیه فضیلة ظاهرة لجریر (قوله ذو الخلصة) بفتح الخاء المعجمة واللام هذا هو المشهور وحکی القاضی ایضا ضم الخاء مع فتح اللام وحکی ایضا فتح الخاء وسکون اللام وهو بیت فی الیمن کان فیه اصنام یعبدونها (قوله وکان یقال له الکعبة الیمانیة والکعبة الشامیة) وفی بعض النسخ الکعبة الیمانیة الکعبة الشامیة بغیر واو هذا اللفظ فیه ابهام والمراد ان ذا الخلصة کانوا یسمونها الکعبة الیمانیة وکانت الکعبة الکریمة التی بمکة تسمی الکعبة الشامیة ففرقوا بینهما للتمییز هذا هو المراد فیتناول اللفظ علیه وتقدیره یقال له الکعبة الیمانیة ویقال للتی بمکة الشامیة واما من رواه الکعبة الیمانیة الکعبة الشامیة بحذف الواو فمعناه کان یقال هذان اللفظان احدهما لموضع والآخر للآخر واما قوله هل انت مریحی من ذی الخلصة والکعبة الیمانیة والشامیة فقال القاضی عیاض ذکر الشامیة وهم وغلط من بعض الرواة والصواب حذفه وقد ذکره البخاری بهذا الاسناد ولیس فیه هذه الزیادة والوهم هذا کلام القاضی ولیس بجید بل یمکن تاویل هذا اللفظ ویکون التقدیر هل انت مریحی من قولهم الکعبة الیمانیة والشامیة ووجود هذا الموضع الذی یلزم منه هذه التسمیة

حدثنا اسحاق بن ابراهیم انا جریر عن اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد الله البجلی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا جریر الا ترحنی من ذی الخلصة بیت لخثعم کان یدعی کعبة الیمانیة قال فنفرت الیه فی خمسین ومائة فارس وکنت لا اثبت علی الخیل فذکرت ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم فضرب یده فی صدری فقال اللهم ثبته واجعله هادیا مهدیا قال فانطلق فحرقها بالنار ثم بعث جریرا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا یبشره یکنی ابا ارطاة منا فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له ما جئتک حتی ترکناها کانها جمل اجرب فبرک رسول الله صلی الله علیه وسلم علی خیل احمس ورجالها خمس مرات حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا وکیع ح وحدثنا ابن نمیر نا ابی ح وحدثنا محمد بن عباد نا سفیان ح وحدثنا ابن ابی عمر نا مروان یعنی الفزاری ح وحدثنی محمد بن رافع نا ابو اسامة کلهم عن اسماعیل بهذا الاسناد وقال فی حدیث مروان فجاء بشیر جریرا بوارطاة حصین بن ربیعة یبشر النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا زهیر بن حرب وابوبکر بن النضر قالا نا هاشم بن القاسم نا ورقاء بن عمر الیشکری قال سمعت عبید الله بن ابی یزید یحدث عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی الخلاء فوضعت له وضوء فلما خرج قال من وضع هذا فی روایة زهیر قالوا وفی روایة ابی بکر قلت ابن عباس قال اللهم فقهه فی الدین حدثنا ابو الربیع العتکی وخلف بن هشام وابو کامل الجحدری کلهم عن حماد بن زید قال ابو الربیع نا حماد بن زید نا ایوب عن نافع عن ابن عمر قال رایت فی المنام کان فی یدی قطعة استبرق ولیس مکان ارید من الجنة الا طارت بی الیه قال فقصصت علی حفصة فقصتها حفصة علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم اری عبد الله رجلا صالحا حدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید واللفظ لعبد قالا انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر قال کان الرجل فی حیاة رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رای رؤیا قصها علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فتمنیت ان اری رؤیا اقصها علی النبی صلی الله علیه وسلم قال وکنت غلاما شابا عزبا وکنت انام فی المسجد علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فرایت فی النوم کان ملکین اخذانی فذهبا بی الی النار فاذا هی مطویة کطی البئر واذا لها قرنان کقرنی البئر واذا فیها ناس قد عرفتهم فجعلت اقول اعوذ بالله من النار اعوذ بالله من النار قال فلقیهما ملک فقال لی لم ترع فقصصتها علی حفصة فقصتها حفصة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم نعم الرجل عبد الله لو کان یصلی من اللیل قال سالم فکان عبد الله بعد ذلک لا ینام من اللیل الا قلیلا حدثنی عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی انا موسی بن خالد ختن الفریابی عن ابی اسحاق الفزاری عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد ولم یکن لی اهل فرایت فی المنام کانما انطلق بی الی بئر فذکر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث الزهری عن سالم عن ابیه حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس عن ام سلیم انها قالت یا رسول الله خادمک انس ادع الله له فقال اللهم اکثر ماله وولده وبارک له فیما اعطیته حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار نا ابو داود نا شعبة عن قتادة سمعت انسا یقول قالت ام سلیم یا رسول الله خادمک انس فذکر نحوه حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن هشام بن زید قال سمعت انس ابن مالک یقول مثل ذلک حدثنی زهیر بن حرب نا هاشم بن القاسم نا سلیمان عن ثابت عن انس قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم علینا وما هو الا انا وامی وام حرام خالتی فقالت امی یا رسول الله خویدمک ادع الله له قال فدعا لی بکل خیر وکان فی آخر ما دعا لی به ان قال اللهم اکثر ماله وولده وبارک له فیه حدثنی ابو معن الرقاشی نا عمر بن یونس نا عکرمة نا اسحاق حدثنی انس قال جاءت بی امی ام انس الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد ازرتنی بنصف خمارها وردتنی بنصفه فقالت یا رسول الله هذا انیس ابنی اتیتک به یخدمک فادع الله له فقال اللهم اکثر ماله وولده قال انس فوالله ان مالی لکثیر وان ولدی وولد ولدی لیتعادون علی نحو المائة الیوم

(قوله فنفرت) ای خرجت للقتال (قوله تدعی کعبة الیمانیة) هکذا هو فی جمیع النسخ وهو من اضافة الموصوف الی صفته واجازه الکوفیون وقدره البصریون فیه حذفا ای کعبة الجهة الیمانیة والیمانیة بتخفیف الیاء علی المشهور وحکی تشدیدها وسبق ایضاحه فی کتاب الحج (قوله کانها جمل اجرب) قال القاضی معناه مطلی بالقطران لما به من الجرب فصار اسود لذلک یعنی صارت سوداء من احراقها وفیه النکایة بآثار الباطل والمبالغة فی ازالته وفی هذا الحدیث استحباب ارسال البشیر بالفتوح ونحوها (قوله فجاء بشیر جریرا بوارطاة حصین بن ربیعة) هکذا هو فی بعض النسخ حصین بالصاد وفی اکثرها حسین بالسین وذکر القاضی الوجهین قال والصواب الصاد وهو الموجود فی نسخة ابن ماهان

باب من فضائل عبد الله بن عباس رضی الله عنهما

(قوله حدثنا زهیر بن حرب وابوبکر بن النضر) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا ابوبکر بن النضر وکذا نقله القاضی عن جمهور رواة صحیح مسلم وفی نسخة العذری ابوبکر بن ابی النضر قال وکلاهما صحیح هو ابوبکر بن النضر بن ابی النضر هاشم بن القاسم سماه الحاکم احمد وسماه الکلاباذی محمدا هذا ما ذکره القاضی وممن قال اسمه احمد عبد الله بن احمد الدورقی وقال السراج سالته عن اسمه فقال اسمی کنیتی وهذا هو الاشهر ولم یذکر الحاکم ابو احمد فی کتابه الکنی غیره والمشهور فیه ابوبکر بن ابی النضر (قوله صلی الله علیه وسلم فی ابن عباس اللهم فقهه) فیه فضیلة الفقه واستحباب الدعاء لظهر الغیب واستحباب الدعاء لمن عمل عملا خیرا مع الانسان وفیه اجابة دعاء النبی صلی الله علیه وسلم لانه کان من الفقه بالمحل الاعلی

باب من فضائل ابن عمر رضی الله عنهما

(قوله صلی الله علیه وسلم اری عبد الله رجلا صالحا) هو بفتح همزة اری ای اعلمه واعتقده صالحا والصالح هو القائم بحقوق الله تعالی وحقوق العباد (قوله وکنت انام فی المسجد علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم) فیه دلیل للشافعی واصحابه وموافقیهم انه لا کراهة فی النوم فی المسجد (قوله قرنان کقرنی البئر) هما الخشبتان اللتان علیهما الخطاف وهی الحدیدة التی فی جانب البکرة قاله ابن درید وقال الخلیل هو ما یبنی حول البئر ویوضع علیه الخشبة التی یدور علیها المحور وهی الحدیدة التی تدور علیها البکرة (قوله لم ترع) ای لا روع علیک ولا ضرر (قوله صلی الله علیه وسلم نعم الرجل عبد الله لو کان یصلی من اللیل) فیه فضیلة صلوة اللیل (قوله اخبرنا موسی ابن خالد ختن الفریابی) الختن بفتح الخاء المعجمة والمثناة فوق ای زوج بنته والفریابی بکسر الفاء ویقال له الفیریابی والفاریابی ثلثة اوجه مشهورة منسوب الی فریاب مدینة معروفة

باب من فضائل انس بن مالک رضی الله عنه

(قوله صلی الله علیه وسلم فی دعائه لانس رضی الله عنه اللهم اکثر ماله وولده وبارک له فیما اعطیته)

حدثنا قتیبة بن سعید نا جعفر یعنی ابن سلیمان عن الجعد ابی عثمان نا انس بن مالک قال مر رسول الله صلی الله علیه وسلم فسمعت امی ام سلیم صوته فقالت بابی وامی یا رسول الله انیس قد عالی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث دعوات قد رایت منها اثنتین فی الدنیا وانا ارجو الثالثة فی الاخرة **حدثنا** ابوبکر بن نافع نا بهز نا حماد بن سلمة نا ثابت عن انس قال اتی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا العب مع الغلمان قال فسلم علینا فبعثنی الی حاجة فابطات علی امی فلما جئت قالت ما حبسک قلت بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم لحاجة قالت ما حاجته قلت انها سر قالت لا تحدثن بسر رسول الله صلی الله علیه وسلم احدا قال انس والله لو حدثت به احدا لحدثتک یا ثابت **حدثنی** حجاج بن الشاعر نا عارم بن الفضل نا معتمر بن سلیمان قال سمعت ابی یحدث عن انس بن مالک قال اسر الی نبی الله صلی الله علیه وسلم سرا فما اخبرت به احدا بعده ولقد سالتنی عنه ام سلیم فما اخبرتها به **حدثنی** زهیر بن حرب نا اسحاق بن عیسی حدثنی مالک عن ابی النضر عن عامر بن سعد قال سمعت ابی یقول ما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لحی یمشی انه فی الجنة الا لعبد الله بن سلام **حدثنا** محمد بن المثنی نا معاذ بن معاذ نا عبد الله بن عون عن محمد بن سیرین عن قیس بن عباد قال کنت بالمدینة فی ناس فیهم بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فجاء رجل وجهه اثر من خشوع فقال بعض القوم هذا رجل من اهل الجنة هذا رجل من اهل الجنة فصلی رکعتین فیها ثم خرج فاتبعته فدخل منزله ودخلت فتحدثنا فلما استانس قلت له انک لما دخلت قیل قال رجل کذا وکذا قال سبحان الله ما ینبغی لاحد ان یقول ما لا یعلم قال وساحدثک لم ذاک رایت رؤیا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقصصتها علیه رایتنی فی روضة ذکر سعتها وعشبها وخضرتها وسط الروضة عمود من حدید اسفله فی الارض واعلاه فی السماء فی اعلاه عروة فقیل لی ارقه فقلت لا استطیع فجاءنی منصف قال ابن عون والمنصف الخادم فقال بثیابی من خلفی ووصف انه رفعه من خلفه بیده فرقیت حتی کنت فی اعلی العمود فاخذت بالعروة فقیل لی استمسک فلقد استیقظت وانها لفی یدی فقصصتها علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال تلک الروضة الاسلام وذاک العمود عمود الاسلام وتلک العروة العروة الوثقی فانت علی الاسلام حتی تموت قال والرجل عبد الله بن سلام **حدثنا** محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة بن ابی روّاد نا حرمی بن عمارة نا قرة بن خالد عن محمد بن سیرین قال قال قیس بن عباد کنت فی حلقة فیها سعد بن مالک وابن عمر فمر عبد الله بن سلام فقالوا هذا رجل من اهل الجنة فقمت فقلت له انهم قالوا کذا وکذا قال سبحان الله ما کان ینبغی لهم ان یقولوا ما لیس لهم به علم انما رایت کان عمودا وضع فی وسط روضة خضراء فنصب فیها وفی راسها عروة وفی اسفلها منصف والمنصف الوصیف فقیل لی ارقه فرقیته حتی اخذت بالعروة فقصصتها علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یموت عبد الله وهو اخذ بالعروة الوثقی **حدثنا** قتیبة بن سعید واسحاق بن ابراهیم واللفظ لقتیبة قال نا جریر عن الاعمش عن سلیمان بن مسهر عن خرشة بن الحر قال کنت جالسا فی حلقة فی مسجد المدینة قال وفیها شیخ حسن الهیئة وهو عبد الله بن سلام قال فجعل یحدثهم حدیثا حسنا قال فلما قام قال القوم من سره ان ینظر الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا قال فقلت والله لاتبعنه فلاعلمن مکان بیته قال فتبعته فانطلق حتی کاد ان یخرج من المدینة ثم دخل منزله قال فاستاذنت علیه فاذن لی فقال ما حاجتک یا ابن اخی قال فقلت له سمعت القوم یقولون لک لما قمت من سره ان ینظر الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا فاعجبنی ان اکون معک قال الله اعلم باهل الجنة وساحدثک مم قالوا ذاک انی بینما انا نائم اذ اتانی رجل فقال لی قم فاخذ بیدی فانطلقت معه قال فاذا انا بجواد عن شمالی قال فاخذت لاخذ فیها فقال لی لا تاخذ فیها فانها طرق اصحاب الشمال قال واذا جواد منهج علی یمینی فقال لی خذ هاهنا قال فاتی بی جبلا فقال لی اصعد قال فجعلت اذا اردت ان اصعد خررت علی استی قال حتی فعلت ذلک مرارا قال ثم انطلق بی حتی اتی بی عمودا راسه فی السماء واسفله فی الارض فی اعلاه حلقة فقال لی اصعد فوق هذا قال قلت کیف اصعد هذا وراسه فی السماء قال فاخذ بیدی فرجل بی فقال فاذا انا متعلق بالحلقة قال ثم ضرب العمود فخر قال وبقیت متعلقا بالحلقة حتی اصبحت قال فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقصصتها علیه فقال اما الطرق التی رایت عن یسارک فهی طرق اصحاب الشمال قال واما الطرق التی رایت عن یمینک فهی طرق اصحاب الیمین واما الجبل فهو منزل الشهداء ولن تناله واما العمود فهو عمود الاسلام واما العروة فهی عروة الاسلام لن تزال متمسکا بها حتی تموت

باب من فضائل عبد الله بن سلام رضی الله عنه

طریق

وذکر فی الروایة الاخری کثر ماله وولده هذا من اعلام نبوته صلی الله علیه وسلم فی اجابة دعائه وفیه فضائل الانس وفیه دلیل لمن یفضل الغنی علی الفقیر ومن قال بتفضیل الفقیر اجاب عن هذا بان هذا قد دعا له النبی صلی الله علیه وسلم بان یبارک له فیه ومتی بورک فیه لم یکن فیه فتنة ولم یحصل له به ضرر ولا تقصیر فی حق ولا غیر ذلک من الآفات التی تتطرق الی سائر الاغنیاء بخلاف غیره وفیه هذا الادب البدیع وهو انه اذا دعا لشیء له تعلق بالدنیا ینبغی ان یضم الی دعائه طلب البرکة فیه والصیانة ونحوهما وکان مال انس وولده رحمة وخیرا ونفعا بلا ضرر بسبب دعاء رسول الله صلی الله علیه وسلم (قوله وان ولدی وولد ولدی لیتعادون علی نحو المائة الیوم) معناه ویبلغ عددهم نحو المائة وثبت فی صحیح البخاری عن انس انه دفن من اولاده قبل مقدم الحجاج بن یوسف مائة وعشرین والله اعلم **باب** من فضائل عبد الله بن سلام رضی الله عنه (قوله عن سعد بن ابی وقاص انه قال ما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لحی یمشی انه فی الجنة الا لعبد الله بن سلام) قد ثبت ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ابو بکر فی الجنة وعمر فی الجنة وعثمان فی الجنة وعلی فی الجنة الی آخر العشرة وثبت انه صلی الله علیه وسلم اخبر بان الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة وان عکاشة منهم وثابت بن قیس وغیرهم ولیس هذا مخالف لقول سعد فان سعدا قال ما سمعته ولم ینف اصل الاخبار بالجنة لغیره ولو نفاه کان الاثبات مقدما علیه (قوله عن قیس بن عباد) بضم العین وتخفیف الباء (قوله فصلی رکعتین فیها ثم خرج وفی بعض النسخ فصلی رکعتین فیها ثم خرج وفی بعضها فصلی رکعتین ثم خرج) فهذه الاخیرة ظاهرة واما اثبات فیها او فیهما فهو الموجود لمعظم رواة مسلم وفیه نقص وتمامه ما ثبت فی البخاری رکعتین تجوز فیهما (قوله ما ینبغی لاحد ان یقول ما لا یعلم) هذا انکار من عبد الله بن سلام حیث قطعوا له بالجنة فیحمل علی ان هؤلاء بلغهم خبر سعد بن ابی وقاص بان ابن سلام من اهل الجنة ولم یسمع هو وتحتمل انه کره الثناء علیه بذلک تواضعا وایثار الخمول وکراهة للشهرة (قوله فجاءنی منصف) هو بکسر المیم وفتح الصاد قال القاضی ویقال بفتح المیم ایضا وقد فسر فی الحدیث بالخادم والوصیف وهو صحیح قالوا هو الوصیف الصغیر المدرک للخدمة (قوله فرقیت) هو بکسر القاف علی اللغة المشهورة الصحیحة وحکی فتحها قال القاضی وقد جاء بالروایتین فی مسلم والموطا وغیرهما فی غیر هذا الموضع (قوله فاذا انا بجواد عن شمالی) الجواد جمع جادة وهی الطریق البینة المسلوکة والمشهور فیها جواد بتشدید الدال قال القاضی عیاض وقد تخفف قاله صاحب العین (قوله واذا جواد منهج عن یمینی) ای طرق واضحة بینة مستقیمة والنهج الطریق المستقیم ونهج الامر وانهج اذا وضح وطریق منهج ومنهاج ونهج ای بین واضح (قوله فرجل بی) هو بالراء والجیم ای رمی بی والله اعلم

حدثنا عمرو الناقد واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر کلهم عن سفیان قال عمرو نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سعید عن ابی هریرة ان عمر مر بحسان وهو ینشد الشعر فی المسجد فلحظ الیه فقال قد کنت انشد وفیه من هو خیر منك ثم التفت الی ابی هریرة فقال انشدك الله اسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اجب عنی اللهم ایده بروح القدس قال اللهم نعم حدثنا اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن رافع وعبد بن حمید عن عبد الرزاق قال نا معمر عن الزهری عن ابن المسیب ان حسان قال فی حلقة فیهم ابو هریرة انشدك الله یا ابا هریرة اسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر مثله حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی انا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن انه سمع حسان بن ثابت الانصاری یستشهد ابا هریرة انشدك الله هل سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول یا حسان اجب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم ایده بروح القدس قال ابو هریرة نعم حدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی نا شعبة عن عدی وهو ابن ثابت قال سمعت البراء بن عازب قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لحسان بن ثابت اهجهم او هاجهم وجبرئیل معك وحدثنیه زهیر بن حرب نا عبد الرحمن ح وحدثنی ابو بکر بن نافع نا غندر ح وحدثنا ابن بشار نا محمد بن جعفر وعبد الرحمن کلهم عن شعبة بهذا الاسناد مثله حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو اسامة عن هشام عن ابیه ان حسان بن ثابت کان ممن کثر علی عائشة فسبته فقالت یا ابن اخی دعه فانه کان ینافح عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثناه عثمان بن ابی شیبة نا عبدة عن هشام بهذا الاسناد حدثنی بشر بن خالد نا محمد یعنی ابن جعفر عن شعبة عن سلیمان عن ابی الضحی عن مسروق قال دخلت علی عائشة وعندها حسان بن ثابت یُنشِدها شعرا یشبب بابیات له فقال حِصَانٌ رَزَانٌ ما تُزَنُّ بریبة ٭ وتُصبِحُ غَرثَی من لُحُومِ الغَوافِلِ ٭ فقالت له عائشة لکنك لست کذلك قال مسروق فقلت لها لم تأذنین له یدخل علیك وقد قال الله والذی تولی کبره منهم له عذاب عظیم فقالت فای عذاب اشد من العمی فقالت انه کان ینافح او یهاجی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثناه ابن المثنی نا ابن ابی عدی عن شعبة فی هذا الاسناد وقال قالت کان یذب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یذکر حصان رزان حدثنا یحیی بن یحیی انا یحیی بن زکریا عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت قال حسان یا رسول الله ائذن لی فی ابی سفیان قال کیف بقرابتی منه قال والذی کرمك لاسلنك منهم کما تسل الشعرة من الخمیر فقال حسان وان سنام المجد من آل هاشم ٭ بنو بنت مخزوم ووالدك العبد ٭ قصیدته هذه حدثناه عثمان بن ابی شیبة نا عبدة نا هشام بن عروة بهذا الاسناد قالت استاذن حسان بن ثابت النبی صلی الله علیه وسلم فی هجاء المشرکین ولم یذکر ابا سفیان وقال بدل الخمیر العجین حدثنا عبد الملك بن شعیب بن اللیث حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی خالد بن یزید حدثنی سعید بن ابی هلال عن عمارة بن غزیة عن محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اهجوا قریشا فانه اشد علیها من رشق بالنبل فارسل الی ابن رواحة فقال اهجهم فهجاهم فلم یرض فارسل الی کعب بن مالك ثم ارسل الی حسان بن ثابت فلما دخل علیه قال حسان قد آن لکم ان ترسلوا الی هذا الاسد الضارب بذنبه ثم ادلع لسانه فجعل یحرکه فقال والذی بعثك بالحق لافریهم بلسانی فری الادیم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تعجل فان ابا بکر اعلم قریش بانسابها فان لی فیهم نسبا حتی یلخص لك نسبی فاتاه حسان ثم رجع فقال یا رسول الله قد لخص لی نسبك والذی بعثك بالحق لاسلنك منهم کما تسل الشعرة من العجین قالت عائشة فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لحسان ان روح القدس لا یزال یؤیدك ما نافحت عن الله ورسوله

باب فضائل حسان بن ثابت رضی الله عنه

فضائل حسان بن ثابت رضی الله عنه هو حسان بن ثابت بن المنذر بن حرام الانصاری عاش هو وآباؤه الثلاثة کل واحد مائة وعشرین سنة وعاش حسان ستین سنة فی الجاهلیة وستین فی الاسلام (قوله ان حسان انشد الشعر فی المسجد باذن النبی صلی الله علیه وسلم) فیه جواز انشاد الشعر فی المسجد اذا کان مباحا واستحبابه اذا کان فی مدائح الاسلام واهله او فی هجاء الکفار والتحریض علی قتالهم او تحقیرهم ونحو ذلك وهکذا کان شعر حسان وفیه استحباب الدعاء لمن قال شعرا من هذا النوع وفیه جواز الانتصار من الکفار ویجوز ایضا من غیرهم بشرط روح القدس جبرئیل صلی الله علیه وسلم (قوله ینافح عن رسول الله صلی الله علیه وسلم) ای یدافع ویناضل (قوله یشبب بابیات له فقال حصان رزان ماتزن بریبة ٭ وتصبح غرثی من لحوم الغوافل ٭) اما قوله یشبب فمعناه یتغزل کذا فسره فی المشارق وحصان بفتح الحاء ای محصنة عفیفة ورزان کاملة العقل ورجل رزین وقوله ماتزن ای ماتتهم یقال زننته وازننته اذا ظننت به خیرا او شرا وغرثی بفتح الغین المعجمة واسکان الراء وبالمثلثة ای جائعة ورجل غرثان وامرأة غرثی معناه لا تغتاب الناس لانها لو اغتابتهم شبعت من لحومهم (قوله یارسول الله ائذن لی فی ابی سفین قال کیف بقرابتی منه قال والذی اکرمك لاسلنك منهم کما تسل الشعرة من الخمیر فقال حسان بان سنام المجد من آل هاشم ٭ بنو بنت مخزوم ووالدك العبد ٭ وبعد هذا بیت لم یذکره مسلم وذکره تتم الفائدة والمراد ٭ ومن ولدت ابناء زهرة منهم ٭ کرام ولم یقرب عجائزك المجد ٭ المراد ببنت مخزوم فاطمة بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ام عبد الله والزبیر والی طالب ومراده بابی سفین هذا المذکور المهجو ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب وهو ابن عم النبی صلی الله علیه وسلم وکان یوذی النبی صلی الله علیه وسلم والمسلمین فی ذلك الوقت ثم اسلم وحسن اسلامه قوله ولدت ابناء زهرة منهم مراده هالة بنت وهب بن عبد مناف ام حمزة وصفیة واما قوله ووالدك العبد فهو سب لابی سفین بن الحارث ومعناه ان ام الحارث بن عبد المطلب والد ابی سفین هذا هی سمیة بنت موهب غلام لبنی عبد مناف وکذا ام ابی سفیان بن الحارث کانت کذلك وهو مراده بقوله ولم یقرب عجائزك المجد (قوله لاسلنك منهم کما تسل الشعرة من الخمیر) المراد بالخمیر العجین کما قال فی الروایة الاخری ومعناه لاتلطفن فی تخلیص نسبك من هجوه بحیث لا یبقی جزء من نسبك فی نسبهم الذی ناله الهجو کما ان الشعرة اذا سلت من العجین لا یبقی منها شیء فیه بخلاف ما لو سلت من شیء صلب فانها ربما انقطعت فبقیت منها فیه بقیة (قوله صلی الله علیه وسلم اهجوا قریشا فانه اشد علیها من رشق بالنبل) هو بفتح الراء وهو الرمی بها واما الرشق بالکسر فهو اسم للنبل التی ترمی دفعة واحدة وفی بعض النسخ رشق النبل وفیه جواز هجو الکفار ما لم یکن امان وانه لا غیبة فیه واما امره صلی الله علیه وسلم بهجائهم وطلبه ذلك من اصحابه واحد بعد واحد ولم یرض قول الاول والثانی حتی امر حسان فالمقصود منه النکایة فی الکفار وقد امره الله تعالی بالجهاد فی الکفار والاغلاظ علیهم وکان هذا الهجو اشد علیهم من رشق النبل فکان مندوبا لذلك مع ما فیه من کف اذاهم وبیان نقصهم والانتصار بهجائهم المسلمین

وقالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هجاهم حسان فشفا واشتفی **قال حسان**

هجوت محمدا فاجبت عنه + وعند الله فی ذاک الجزاء
هجوت محمدا ابر اتقیا + رسول الله شیمته الوفاء
فان ابی ووالدتی وعرضی + لعرض محمد منکم وقاء
تکلت بنیتی ان لم تروها + تثیر النقع من کنفی کداء
یبارین الاعنة مصعدات + علی اکتافها الاسل الظماء
تظل جیادنا متمطرات + تلطمهن بالخمر النساء
فان اعرضتم عنا اعتمرنا + وکان الفتح وانکشف الغطاء
والا فاصبروا لضراب یوم + یعز الله فیه من یشاء
وقال الله قد ارسلت عبدا + یقول الحق لیس به خفاء
وقال الله قد یسرت جندا + هم الانصار عرضتها اللقاء
یلاقی کل یوم من معد + سباب او قتال او هجاء
فمن یهجو رسول الله منکم + ویمدحه وینصره سواء
وجبریل رسول الله فینا + وروح القدس لیس له کفاء

حدثنا عمرو الناقد نا عمر بن یونس الیمامی نا عکرمة بن عمار عن ابی کثیر قال حدثنی ابو هریرة قال کنت ادعو امی الی الاسلام وهی مشرکة فدعوتها یوما فاسمعتنی فی رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اکره فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا ابکی قلت یا رسول الله انی کنت ادعو امی الی الاسلام فتابی علی فدعوتها الیوم فاسمعتنی فیک ما اکره فادع الله ان یهدی ام ابی هریرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم اهد ام ابی هریرة فخرجت مستبشرا بدعوة نبی الله صلی الله علیه وسلم فلما جئت فصرت الی الباب فاذا هو مجاف فسمعت امی خشف قدمی فقالت مکانک یا ابا هریرة وسمعت خضخضة الماء قال فاغتسلت ولبست درعها وعجلت عن خمارها ففتحت الباب ثم قالت یا ابا هریرة اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله قال فرجعت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتیته وانا ابکی من الفرح قال قلت یا رسول الله ابشر قد استجاب الله دعوتک وهدی ام ابی هریرة فحمد الله واثنی علیه وقال خیرا قال قلت یا رسول الله ادع الله ان یحببنی انا وامی الی عباده المؤمنین ویحببهم الینا قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم حبب عبیدک هذا یعنی ابا هریرة وامه الی عبادک المؤمنین وحبب الیهم المؤمنین فما خلق مؤمن یسمع بی ولا یرانی الا احبنی **حدثنا** قتیبة بن سعید وابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب جمیعا عن سفیان قال زهیر نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن الاعرج قال سمعت ابا هریرة یقول انکم تزعمون ان ابا هریرة یکثر الحدیث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم والله الموعد کنت رجلا مسکینا اخدم رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ملء بطنی وکان المهاجرون یشغلهم الصفق بالاسواق وکانت الانصار یشغلهم القیام علی اموالهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یبسط ثوبه فلن ینسی شیئا سمعه منی فبسطت ثوبی حتی قضی حدیثه ثم ضممته الی فما نسیت شیئا سمعته منه **حدثنی** عبد الله بن جعفر بن یحیی بن خالد نا معن نا مالک بن انس ح وحدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق نا معمر کلاهما عن الزهری عن الاعرج عن ابی هریرة بهذا الحدیث غیر ان مالکا انتهی حدیثه عند انقضاء قول ابی هریرة ولم یذکر فی حدیثه الروایة عن النبی صلی الله علیه وسلم من یبسط ثوبه الی آخره **وحدثنی** حرملة بن یحیی التجیبی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان عروة بن الزبیر حدثه ان عائشة قالت الا یعجبک ابو هریرة جاء فجلس الی جانب حجرتی یحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم یسمعنی ذلک وکنت اسبح فقام قبل ان اقضی سبحتی ولو ادرکته لرددت علیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم قال ابن شهاب وقال ابن المسیب ان ابا هریرة قال یقولون ان ابا هریرة قد اکثر والله الموعد ویقولون ما بال المهاجرین

قال العلماء وینبغی ان لا یبدأ المشرکون بالسب والهجاء مخافة من سبهم الاسلام واهله قال الله تعالی ولا تسبوا الذین یدعون من دون الله فیسبوا الله عدوا بغیر علم ولتنزیه سنة المسلمین عن الفحش الا ان تدعوا الی ذلک ضرورة لابتدائهم به فیکف اذاهم ونحوه کما فعل النبی صلی الله علیه وسلم (**قوله** قد آن لکم) ای حان لکم ان ترسلوا الی هذا الاسد انصارب بذنبه قال العلماء المراد بذنبه هنا لسانه فشبه نفسه بالاسد فی انتقامه وبطشه اذا غتاظ وحینئذ یضرب بذنبه جنبیه کما فعل حسان بلسانه حین ادلعه فجعل یحرکه فشبه نفسه بالاسد ولسانه بذنبه (**قوله** ثم ادلع لسانه) ای اخرجه عن الشفتین یقال دلع لسانه وادلعه ودلع اللسان بنفسه (**قوله** لافرینهم بلسانی فری الادیم) ای لامزقن اعراضهم تمزیق الجلد (**قوله** صلی الله علیه وسلم هجاهم حسان فشفی واشتفی) ای شفی المؤمنین واشتفی هو بما ناله من عرض الکفار ومرتها ونافح عن الاسلام والمسلمین (**قوله** هجوت محمدا برا اتقیا) وفی کثیر من النسخ حنیفا بدل تقیا فالبر بفتح الباء الواسع الخیر والنفع وهو ماخوذ من البر بکسر الباء وهو الاتساع فی الاحسان وهو اسم جامع للخیر وقیل البر هنا بمعنی المنزه عن الاثم واما الحنیف فقیل هو المستقیم والاصح انه المائل الی الخیر وقیل الحنیف التابع ملة ابراهیم صلی الله علیه وسلم (**قوله** شیمته الوفاء) ای خلقه (**قوله** فان ابی ووالدته وعرضی لعرض محمد منکم وقاء) هذا مما احتج به ابن قتیبة لمذهبه ان عرض الانسان هو نفسه لا اسلافه لانه ذکر عرضه واسلافه بالعطف وقال غیره عرض الرجل موضع مدحه وذمه من نفسه واسلافه وکل لحمة نقص یعنیه واما (**قوله** وقاء) فبکسر الواو وبالمد وهو ما وقیت به الشیء (**قوله** تکلت بنیتی) معناه ثکلت فقدت وبنیتی لی نفسی (**قوله** تثیر النقع) ای ترفع الغبار وتهیجه (**قوله** من کنفی کداء) هو بفتح النون ای جانبی کداء بفتح الکاف وبالمد هی ثنیة علی باب مکة سبق بیانها فی کتاب الحج وعلی هذه الروایة فی هذه البیت اقوال مختلف لباقیها وفی بعض النسخ غایتها کداء وفی بعضها موعدها کداء (**قوله** یبارین الاعنة) ای یجرین عن الاعنة قال القاضی الاول هو روایة الاکثرین ومعناه انها لصلابتها وقوة نفوسها تضاهی اعنتها القوة جذبها لها وهی منازعتها لها ایضا قال القاضی وفی روایة ابن الحذاء یبارین الاسنة وهی الرماح قال فان صحت هذه الروایة فمعناها انهن یضاهین قواها واعتدالها (**قوله** مصعدات) ای مقبلات الیکم ومتوجهات یقال اصعد فی الارض اذا ذهب فیها متبعدا ولا یقال للراجع (**قوله** علی اکتافها الاسل الظماء) اما اکتافها فبالتاء المثناة فوق والاسل بفتح الهمزة والسین المهملة وبعدها لام هذه روایة الجمهور والاسل الرماح والظماء الرقاق نکاهنا لقلة مائها عطاش وقیل المراد بالظماء العطاش لدماء الاعداء وفی بعض الروایات الاسد الظماء بالدال ای الرجال المشبهون للاسد العطاش الی دمائکم (**قوله** تظل جیادنا متمطرات) ای تظل خیولنا مسرعات یسبق بعضها بعضا (**قوله** تلطمهن بالخمر النساء) ای تلتحمهن النساء بخمرهن بضم الخاء والمیم جمع خمار یزلن عنهن الغبار وهذا اعزها وکرامتها عندهم وحکی القاضی انه روی بالخمر بفتح المیم جمع خمرة وهو صحیح المعنی لکن الاول هو المعروف وهو الابلغ فی اکرامها (**قوله** وقال الله قد یسرت جندا) ای هیأتهم وارصدتهم (**قوله** عرضتها للقاء) هو بضم العین ای مقصودها ومطلوبها (**قوله** لیس لکفاء) ای مماثل ولا مقاوم والله اعلم **باب** من فضائل ابی هریرة رضی الله عنه (**قوله** فصرت الی الباب فاذا هو مجاف) ای مغلق (**قوله** خشف قدمی) ای صوتها فی الارض وخضخضة الماء صوت تحریکه وفیه استجابة دعاء رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الفور بعین المسئول وهو من اعلام نبوته صلی الله علیه وسلم واستحباب حمد الله عند حصول النعم

والانصار لا یتحدثون مثل احادیثه وسلخبرکم عن ذلک ان اخوانی من الانصار کان یشغلهم عمل ارضهم واما اخوانی من المهاجرین کان یشغلهم الصفق بالاسواق وکنت الزم رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ملء بطنی فاشهد اذا غابوا واحفظ اذا نسوا ولقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما ایکم یبسط ثوبه فیاخذ من حدیثی هذا ثم یجمعه الی صدره فانه لم ینس شیئا سمعه فبسطت بردة علی حتی فرغ من حدیثه ثم جمعتها الی صدری فما نسیت بعد ذلک الیوم شیئا حدثنی به ولولا ایتان انزلهما الله فی کتابه ما حدثت شیئا ابدا ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والهدی الی آخر الایتین **وحدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی انا ابو الیمان عن شعیب عن الزهری قال اخبرنی سعید بن المسیب وابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هریرة قال انکم تقولون ان ابا هریرة یکثر الحدیث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بنحو حدیثهم **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر واللفظ لعمرو قال اسحاق انا وقال الآخرون نا سفیان بن عیینة عن عمرو عن الحسن بن محمد قال اخبرنی عبید الله بن ابی رافع وهو کاتب علی قال سمعت علیا وهو یقول بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم انا والزبیر والمقداد فقال ائتوا روضة خاخ فان بها ظعینة معها کتاب فخذوه منها فانطلقنا تعادی بنا خیلنا فاذا نحن بالمرأة فقلنا اخرجی الکتاب فقالت ما معی کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لتلقین الثیاب فاخرجته من عقاصها فاتینا به رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا فیه من حاطب بن ابی بلتعة الی اناس من المشرکین من اهل مکة یخبرهم ببعض امر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا حاطب ما هذا قال لا تعجل علی یا رسول الله انی کنت امرأ ملصقا فی قریش قال سفیان کان حلیفا لهم ولم یکن من انفسها وکان من کان معک من المهاجرین لهم قرابات یحمون بها اهلیهم فاحببت اذ فاتنی ذلک من النسب فیهم ان اتخذ فیهم یدا یحمون بها قرابتی ولم افعله کفرا ولا ارتدادا عن دینی ولا رضی بالکفر بعد الاسلام فقال النبی صلی الله علیه وسلم صدق فقال عمر دعنی یا رسول الله اضرب عنق هذا المنافق فقال انه قد شهد بدرا وما یدریک لعل الله اطلع علی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم فانزل الله عز وجل یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ولیس فی حدیث ابی بکر وزهیر ذکر الآیة وجعلها اسحاق فی روایته من تلاوة سفیان **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا محمد بن فضیل ح وحدثنا اسحق بن ابراهیم انا عبد الله بن ادریس ح وحدثنا رفاعة بن الهیثم الواسطی نا خالد یعنی ابن عبد الله کلهم عن حصین عن سعد بن عبیدة عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم وابا مرثد الغنوی والزبیر بن العوام وکلنا فارس فقال انطلقوا حتی تاتوا روضة خاخ فان بها امرأة من المشرکین معها کتاب من حاطب الی المشرکین فذکر بمعنی حدیث عبید الله بن ابی رافع عن علی **حدثنا** قتیبة بن سعید نا لیث ح وحدثنا محمد بن رمح انا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر ان عبدا لحاطب جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم یشکو حاطبا فقال یا رسول الله لیدخلن حاطب النار فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کذبت لا یدخلها فانه شهد بدرا والحدیبیة **حدثنی** هارون بن عبد الله نا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول اخبرتنی ام مبشر

باب من فضائل حاطب بن ابی بلتعة واهل بدر رضی الله عنهم

(**قوله** کنت اخدم رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ملء بطنی) ای بالازمة واقنع بقوتی ولا اجمع مالا لذخیرة ولا غیرها ولا ازید علی قوتی والمراد من حیث حصل القوت من الوجوه المباحة ولیس هو من الخدمة بالاجرة (**قوله** یقولون ان ابا هریرة یکثر الحدیث والله الموعد) معناه فیما سبنی ان تعمدت کذبا وحاسب من ظن بی السوء (**قوله** یشغلهم الصفق بالاسواق) هو بفتح الباء من شغلهم وحکی ضمها وهو غریب والصفق هو کنایة عن التبایع وکانوا یصفقون بالایدی من المتبایعین بعضها علی بعض والسوق مؤنثة ویذکر سمیت به لقیام الناس فیها علی سوقهم وفی هذا الحدیث معجزة ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی بسط ثوب ابی هریرة (**قوله** کنت اسبح فقام قبل ان اقضی سبحتی) معنی اسبح اصلی نافلة وهی السبحة بضم السین قیل المراد هنا صلوة الضحی (**قوله** لم یکن یسرد الحدیث کسردکم) ای یکثره ویتابعه والله اعلم **باب** من فضائل حاطب بن ابی بلتعة واهل بدر رضی الله عنهم (**قوله** روضة خاخ) هی بخائین معجمتین هذا هو الصواب الذی قاله العلماء کافة من جمیع الطوائف وفی جمیع الروایات والکتب ووقع فی البخاری من روایة ابی عوانة حاج بالحاء المهملة والجیم واتفق العلماء علی انه من غلط ابی عوانة وانما اشتبه علیه بذات حاج بالمهملة والجیم وهی موضع بین المدینة والشام علی طریق الحجیج واما روضة خاخ فبین مکة والمدینة بقرب المدینة قال صاحب المطالع وقال الصابدی هی بقرب مکة والصواب الاول (**قوله** صلی الله علیه وسلم فان بها ظعینة معها کتاب) الظعینة هنا الجاریة واصلها الهودج وسمیت بها الجاریة لانها تکون فیه واسم هذه الظعینة سارة مولاة لعمران بن ابی صیفی القرشی وفی هذا معجزة ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم وفیه هتک استار الجواسیس بقراءة کتبهم سواء کان رجلا او امرأة وفیه هتک ستر المفسد اذا کان فیه مصلحة او کان فی الستر مفسدة وانما یندب الستر اذا لم یکن فیه مفسدة ولا یفوت به مصلحة وعلی هذا تحمل الاحادیث الواردة فی الندب الی الستر وفیه ان الجاسوس وغیره من اصحاب الذنوب الکبائر لا یکفرون بذلک وهذا الجنس کبیرة قطعا لانه یتضمن ایذاء النبی صلی الله علیه وسلم وهو کبیرة بلا شک لقوله تعالی ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله الآیة وفیه انه لا یجلد العاصی ولا یعزر الا باذن الامام وفیه اشارة جلساء الامام والحاکم بما یرونه کما اشار عمر بضرب عنق حاطب ومذهب الشافعی وطائفة ان الجاسوس المسلم یعزر ولا یجوز قتله وقال بعض المالکیة یقتل الا ان یتوب وبعضهم یقتل وان تاب وقال مالک یجتهد فیه الامام (**قوله** تعادی بنا خیلنا) هو بفتح التاء ای تجری (**قوله** فاخرجته من عقاصها) هو بکسر العین ای شعرها المضفور عقیصة (**قوله** صلی الله علیه وسلم لعل الله اطلع علی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم) قال العلماء معناه الغفران لهم فی الآخرة والا فان توجه علی احد منهم حد او غیره اقیم علیه فی الدنیا ونقل القاضی عیاض الاجماع علی اقامة الحد واقامة عمر علی بعضهم قال وضرب النبی صلی الله علیه وسلم مسطح الحد وکان بدریا (**قوله** عن علی رض قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم وابا مرثد الغنوی والزبیر بن العوام) وفی الروایة السابقة المقداد بدل ابی مرثد ولا منافاة بل بعث الاربعة علیا والزبیر والمقداد وابا مرثد (**قوله** یا رسول الله لیدخلن حاطب النار فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کذبت لا یدخلها فانه شهد بدرا والحدیبیة) فیه فضیلة اهل بدر والحدیبیة وفضیلة حاطب لکونه منهم وفیه ان لفظة الکذب ونحوها الاخبار عن الشیء علی خلاف ما هو عمدا کان او سهوا سواء کان الاخبار عن ماض او مستقبل وخصته المعتزلة بالعمد هذا رد علیهم وسبقت المسئلة فی کتاب الایمان وقال بعض اهل اللغة لا یستعمل الکذب الا فی الاخبار عن الماضی بخلاف ما هو مستقبل وهذا الحدیث یرد علیه والله اعلم **باب** من فضائل اصحاب الشجرة اهل بیعة الرضوان رضی الله عنهم

انها سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول عند حفصة لا یدخل النار ان شاء الله من اصحاب الشجرة احد ممن الذین بایعوا تحتها قالت بلی یا رسول الله فانتهرها فقالت حفصة وان منکم الا واردها فقال النبی صلی الله علیه وسلم قد قال الله ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظلمین فیها جثیا **حدثنا** ابو عامر الاشعری وابو کریب جمیعا عن ابی اسامة قال ابو عامر نا ابو اسامة نا بریدعن جده ابی بردة عن ابی موسی قال کنت عند النبی صلی الله علیه وسلم وهو نازل بالجعرانة بین مکة والمدینة ومعه بلال فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم رجل اعرابی فقال الا تنجز لی یا محمد ما وعدتنی فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ابشر فقال له الاعرابی اکثرت علی من ابشر فاقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابی موسی وبلال کهیئة الغضبان فقال ان هذا قد رد البشری فاقبلا انتما فقالا قبلنا یا رسول الله ثم دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بقدح فیه ماء فغسل یدیه ووجهه فیه ومج فیه ثم قال اشربا منه وافرغا علی وجوهکما ونحوراکما وابشرا فاخذا القدح ففعلا ما امرهما به رسول الله صلی الله علیه وسلم فناداتهما ام سلمة من وراء الستر افضلا لامکما مما فی اناءکما فافضلا لها منه طائفة **حدثنا** عبد الله بن براد وابو عامر الاشعری وابو کریب محمد بن العلاء واللفظ لابی عامر قالا نا ابو اسامة عن بریدعن ابی بردة عن ابیه قال لما فرغ النبی صلی الله علیه وسلم من حنین بعث ابا عامر علی جیش الی اوطاس فلقی درید بن الصمة فقتل درید بن الصمة وهزم الله اصحابه فقال ابو موسی وبعثنی مع ابی عامر قال فرمی ابو عامر فی رکبته رماه رجل من بنی جشم بسهم فاثبته فی رکبته فانتهیت الیه فقلت یا عم من رماک فاشار ابو عامر الی ابی موسی فقال ان ذاک قاتلی تراه ذاک الذی رمانی قال ابو موسی فقصدت له فاعتمدته فلما رانی ولی عنی ذاهبا فاتبعته وجعلت اقول الا تستحیی الست عربیا الا تثبت فکف فالتقت انا وهو فاختلفنا انا وهو ضربتین فضربته بالسیف فقتلته ثم رجعت الی ابی عامر فقلت ان الله قد قتل صاحبک قال فانزع هذا السهم فنزعته فنزا منه الماء فقال یا ابن اخی انطلق الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقرأه منی السلام وقل له یقول لک ابو عامر استغفر لی قال واستعملنی ابو عامر علی الناس ومکث یسیرا ثم انه مات فلما رجعت الی النبی صلی الله علیه وسلم دخلت علیه وهو فی بیت علی سریر مرمل وعلیه فراش قد اثر رمال السریر بظهر رسول الله صلی الله علیه وسلم وجنبیه فاخبرته بخبرنا وخبر ابی عامر وقلت له قال قل له یستغفر لی قد عا رسول الله صلی الله علیه وسلم بماء فتوضأ منه ثم رفع یدیه ثم قال اللهم اغفر لعبید ابی عامر حتی رایت بیاض ابطیه ثم قال اللهم اجعله یوم القیمة فوق کثیر من خلقک او من الناس فقلت ولی یا رسول الله فاستغفر فقال النبی صلی الله علیه وسلم اللهم اغفر لعبد الله بن قیس ذنبه وادخله یوم القیمة مدخلا کریما قال ابو بردة احدهما لابی عامر والاخری لابی موسی **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء نا ابو اسامة انا بریدعن ابی بردة عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لاعرف اصوات رفقة الاشعریین بالقرآن حین یدخلون باللیل واعرف منازلهم من اصواتهم بالقرآن باللیل وان کنت لم ار منازلهم حین نزلوا بالنهار ومنهم حکیم اذا لقی الخیل او قال العدو قال لهم ان اصحابی یامرونکم ان تنظروهم **حدثنا** ابو عامر الاشعری وابو کریب جمیعا عن ابی اسامة قال ابو عامر نا ابو اسامة قال حدثنی بریدبن عبد الله بن ابی بردة عن جده ابی بردة عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل طعام عیالهم بالمدینة جمعوا ما کان عندهم فی ثوب واحد ثم اقتسموه بینهم فی اناء واحد بالسویة فهم منی وانا منهم **حدثنا** عباس بن عبد العظیم العنبری واحمد بن جعفر المعقری قالا نا النضر وهو ابن محمد الیمامی نا عکرمة نا ابو زمیل حدثنی ابن عباس

(قوله صلی الله علیه وسلم لا یدخل النار ان شاء الله من اصحاب الشجرة احد الذین بایعوا تحتها) قال العلماء معناه لا یدخلها احد منهم قطعا کما صرح به فی الحدیث الذی قبله حدیث حاطب وانما قال ان شاء الله للتبرک لا للشک واما قول حفصة بلی وانتهار النبی صلی الله علیه وسلم لها فقالت وان منکم الا واردها فقال النبی صلی الله علیه وسلم وقد قال ثم ننجی الذین اتقوا فیه دلیل للمناظرة والاعتراض والجواب علی وجه الاسترشاد وهو مقصود حفصة لا انها ارادت رد مقالته صلی الله علیه وسلم والصحیح ان المراد بالورود فی الآیة المرور علی الصراط وهو جسر منصوب علی جهنم فیقع فیها اهلها وینجو الآخرون **باب** من فضائل ابی موسی وابی عامر الاشعریین رضی الله عنهما فی الحدیث الاول فضیلة ظاهرة لابی موسی وبلال وام سلمة رضی الله عنهم وفیه استحباب البشارة واستحباب الازدحام فیما یتبرک به وطلبه ممن هو معه والمشارکة فیه (قوله فنزا منه الماء) هو بالنون والزای ای ظهر وارتفع وجری ولم ینقطع (قوله علی سریر مرمل وعلیه فراش وقد اثر رمال السریر بظهر رسول الله صلی الله علیه وسلم) اما مرمل فباسکان الراء وفتح المیم ورمال بکسر الراء وضمها وهو الذی ینسج فی وجهه بالسعف ونحوه ویشد بشریط ونحوه یقال منه ارملته فهو مرمل وحکی رملته فهو مرمول واما (قوله وعلیه فراش فکذا وقع فی صحیح البخاری ومسلم فقال القابسی الذی احفظ فی غیر هذا السند ما علیه فراش قال واظن لفظة ما سقطت لبعض الرواة وتابعه القاضی عیاض وغیره علی ان لفظة ما ساقطة وان الصواب اثباتها قالوا وقد جاء فی حدیث عمر فی تخییر النبی صلی الله علیه وسلم ازواجه علی رمال سریر لیس بینه وبینه فراش قد اثر الرمال بجنبه (قوله ثم رفع یدیه ثم قال اللهم اغفر لعبید ابی عامر حتی رایت بیاض ابطیه الی آخره) فیه استحباب الدعاء واستحباب رفع الیدین فیه وان الحدیث الذی رواه انس انه لم یرفع یدیه الا فی ثلثة مواطن محمول علی انه لم یره والا فقد ثبت الرفع فی مواطن کثیرة فوق ثلثین موطنا **باب** من فضائل الاشعریین رضی الله عنهم (قوله صلی الله علیه وسلم انی لاعرف اصوات رفقة الاشعریین بالقرآن حین یدخلون باللیل واعرف منازلهم من اصواتهم بالقرآن باللیل وان کنت لم ار منازلهم حین نزلوا بالنهار) اما (قوله صلی الله علیه وسلم یدخلون فبالدال من الدخول هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا ونقله القاضی عن جمهور الرواة فی مسلم وفی البخاری قال وقع لبعض رواة الکتابین یرحلون بالراء والحاء المهملة من الرحیل قال واختار بعضهم هذه الروایة **قلت** والاولی صحیحة او اصح والمراد یدخلون منازلهم اذا خرجوا للشغل ثم رجعوا وفیه دلیل لفضیلة الاشعریین وفیه ان الجهر بالقرآن فی اللیل فضیلة اذا لم یکن فیه ایذاء لنائم او مصل او غیرهما ولا ریاء والله اعلم والرفقة بضم الراء وکسرها (قوله صلی الله علیه وسلم ومنهم حکیم اذا لقی الخیل او قال العدو قال لهم ان اصحابی یامرونکم ان تنظروهم) ای تنتظروهم ومنه قوله تعالی انظرونا نقتبس من نورکم قال القاضی واختلف شیوخنا فی المراد بحکیم هنا فقال ابو علی الجیانی هو اسم علم الرجل وقال ابو علی الصدفی هو صفة من الحکمة (قوله صلی الله علیه وسلم ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو الی آخره) معنی ارملوا فنی طعامهم وفی هذا الحدیث فضیلة الاشعریین وفضیلة الایثار والمواساة وفضیلة خلط الازواد فی السفر وفضیلة جمعها فی شیء عند قلتها فی الحضر ثم یقسم ولیس المراد بهذه القسمة المعروفة فی کتب الفقه بشروطها ومنعها فی الربویات واشتراط المواساة وغیرها وانما المراد هنا اباحة بعضهم بعضا ومواساتهم بالموجود (قوله صلی الله علیه وسلم فهم منی وانا منهم سبق تفسیره فی باب فضائل حبیبیب **باب** من فضائل ابی سفین صخر بن حرب رضی الله عنه (قوله احمد بن جعفر المعقری) هو بفتح المیم واسکان العین المهملة وبکسر القاف منسوب الی معقر وهی ناحیة من الیمن -

باب من فضائل ابی موسی وابی عامر الاشعریین رضی الله عنهما

باب من فضائل ابی سفین صخر بن حرب رضی الله عنه

قال کان المسلمون لاینظرون الی ابی سفیان ولا یقاعدونه فقال للنبی صلی الله علیه وسلم یا نبی الله ثلاث اعطنیهن قال نعم قال عندی احسن العرب واجملها
ام حبیبة بنت ابی سفیان ازوجکها قال نعم قال ومعاویة تجعله کاتبا بین یدیك قال نعم قال وتؤمرنی حتی اقاتل الکفار کما کنت اقاتل المسلمین قال نعم قال ابو زمیل
ولولا انه طلب ذلك من النبی صلی الله علیه وسلم ما اعطاه ذلك لانه لم یکن یسأل شیئا الا قال نعم حدثنا عبد الله بن براد الاشعری ومحمد بن العلاء الهمدانی
قالا نا ابو اسامة حدثنی بُرید عن ابی بُردة عن ابی موسی قال بلغنا مخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن باليمن فخرجنا مهاجرین الیه انا واخوان لی انا
اصغرهما احدهما ابو بردة والآخر ابو رُهم اما قال بضعا واما قال ثلاثة وخمسین او اثنین وخمسین رجلا من قومی قال فرکبنا سفینة فالقتنا سفینتنا الی النجاشی بالحبشة
فوافقنا جعفر بن ابی طالب واصحابه عنده فقال جعفر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثنا ههنا وامرنا بالاقامة فاقیموا معنا قال فاقمنا معه حتی قدمنا جمیعا قال فوافقنا
رسول الله صلی الله علیه وسلم حین افتتح خیبر فاسهم لنا او قال اعطانا منها وما قسم لاحد غاب عن فتح خیبر منها شیئا الا لمن شهد معه الا لاصحاب
سفینتنا مع جعفر واصحابه قسم لهم معهم قال فکان ناس من الناس یقولون لنا یعنی لاهل السفینة نحن سبقناکم بالهجرة قال فدخلت اسماء بنت عمیس وهی
ممن قدم معنا علی حفصة زوج النبی صلی الله علیه وسلم زائرة وقد کانت هاجرت الی النجاشی فیمن هاجر الیه فدخل عمر علی حفصة واسماء عندها فقال عمر حین رای اسماء من
هذه قالت اسماء بنت عمیس قال عمر الحبشیة هذه البحریة هذه فقالت اسماء نعم فقال عمر سبقناکم بالهجرة فنحن احق برسول الله صلی الله علیه وسلم منکم فغضبت وقالت کلمة کذبت
یا عمر کلا والله کنتم مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یطعم جائعکم ویعظ جاهلکم وکنا فی دار او فی ارض البعداء البغضاء فی الحبشة وذلك فی الله وفی رسوله صلی الله علیه
وسلم وایم الله لا اطعم طعاما ولا اشرب شرابا حتی اذکر ما قلت لرسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن کنا نؤذی ونخاف وسأذکر ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم
واسأله والله لا اکذب ولا ازیغ ولا ازید علی ذلك قال فلما جاء النبی صلی الله علیه وسلم قالت یا نبی الله ان عمر قال کذا وکذا فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم لیس باحق بی منکم وله ولاصحابه هجرة واحدة ولکم انتم اهل السفینة هجرتان قالت فلقد رایت ابا موسی واصحاب السفینة یأتوننی ارسالا یسألونی
عن هذا الحدیث ما من الدنیا شیء هم به افرح ولا اعظم فی انفسهم مما قال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابو بردة فقالت اسماء فلقد رایت ابا موسی انه
لیستعید هذا الحدیث منی حدثنا محمد بن حاتم نا بهز نا حماد بن سلمة عن ثابت عن معاویة بن قرة عن عائذ بن عمرو ان ابا سفیان اتی علی سلمان وصهیب
وبلال فی نفر فقالوا ما اخذت سیوف الله من عنق عدو الله مأخذها قال فقال ابو بکر اتقولون هذا لشیخ قریش وسیدهم فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره
فقال یا ابا بکر لعلك اغضبتهم لئن کنت اغضبتهم لقد اغضبت ربك فاتاهم ابو بکر فقال یا اخوتاه اغضبتکم قالوا لا یغفر الله لك یا اخی حدثنا
اسحق بن ابراهیم الحنظلی واحمد بن عبدة واللفظ لاسحاق قالا انا سفیان عن عمرو عن جابر بن عبد الله قال فینا نزلت اذ همت طائفتان
منکم ان تفشلا والله ولیهما بنو سلمة وبنو حارثة وما نحب انها لم تنزل لقول الله والله ولیهما

(قوله حدثنا ابو زمیل قال حدثنی ابن عباس قال کان المسلمون لا ینظرون الی ابی سفیان ولا یقاعدونه فقال للنبی صلی الله علیه وسلم یا نبی الله ثلث اعطنیهن قال نعم قال عندی احسن العرب واجمله ام حبیبة بنت
ابی سفیان ازوجکها قال نعم قال ومعویة تجعله کاتبا بین یدیك قال نعم قال وتؤمرنی حتی اقاتل الکفار کما کنت اقاتل المسلمین قال نعم قال ابو زمیل ولولا انه طلب ذلك من النبی صلی الله علیه وسلم ما اعطاه
ذلك لانه لم یکن یسأل شیئا الا قال نعم) اما ابو زمیل فبضم الزای وفتح المیم واسکان الیاء واسمه سماك بن الولید الحنفی الیمامی ثم الکوفی واما قوله احسن العرب واجمله فهو کقوله کان النبی صلی الله علیه وسلم
احسن الناس وجها واحسنه خلقا وقد سبق شرحه فی فضائل النبی صلی الله علیه وسلم ومثله الحدیث بعده فی نسار قریش احناه علی ولد وارعاه لزوج قال ابو حاتم السجستانی وغیره ای اجملهم واحسنهم وارعاهم
لکن لا یتکلمون الا مفردا قال النحویون معناه واجمل من هناك واعلم ان هذا الحدیث من الاحادیث المشهورة بالاشکال ووجه الاشکال ان ابا سفیان انما اسلم یوم فتح مکة سنة ثمان من الهجرة وهذا مشهور لا خلاف
فیه وکان النبی صلی الله علیه وسلم قد تزوج ام حبیبة قبل ذلك بزمان طویل قال ابو عبیدة وخلیفة بن خیاط وابن عبد البر والجمهور تزوجها سنة ست وقیل سنة سبع قال القاضی عیاض واختلفوا این تزوجها
فقیل بالمدینة بعد قدومها من الحبشة وقال الجمهور بارض الحبشة قال واختلفوا فیمن عقد له علیها هناك فقیل عثمان وقیل خالد بن سعید بن العاصی باذنها وقیل النجاشی لانه کان امیر الموضع
وسلطانه قال القاضی والذی فی مسلم هنا انه زوجها ابو سفیان غریب جدا وخبرها مع ابی سفیان حین ورد المدینة فی حال کفره مشهور ولم یزد القاضی علی هذا وقال ابن حزم هذا الحدیث وهم من بعض الرواة
لانه لا خلاف بین الناس ان النبی صلی الله علیه وسلم تزوج ام حبیبة قبل الفتح بدهر وهی بارض الحبشة وابوها کافر وفی روایة عن ابن حزم ایضا انه قال موضوع قال والآفة فیه من عکرمة بن عمار الراوی عن
ابی زمیل وانکر الشیخ ابو عمرو بن الصلاح رحمه الله هذا علی ابن حزم وبالغ فی الشناعة علیه قال وهذا القول من جسارته فانه کان یجرؤ علی تخطئة الائمة الکبار واطلاق اللسان فیهم قال ولا نعلم احدا من ائمة الحدیث
نسب عکرمة بن عمار الی وضع الحدیث وقد وثقه وکیع ویحیی بن معین وغیرهما وکان مستجاب الدعوة قال وما توهمه ابن حزم من منافاة هذا الحدیث لتقدم زواجها غلط منه وغفلة وجهل لانه یحتمل انه سأله
تجدید عقد النکاح تطییبا لقلبه لانه کان بما یری علیها غضاضة من ریاسته ونسبه ان تزوج بنته بغیر رضاه او انه ظن ان اسلام الاب فی مثل هذا یقتضی تجدید العقد وقد خفی اوضح من هذا علی اکبر مرتبة من ابی
سفیان ممن کثر علمه وطالت صحبته هذا کلام ابی عمرو رحمه الله ولیس فی الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم جدد العقد ولا قال لابی سفیان انه یحتاج الی تجدیده فلعله صلی الله علیه وسلم اراد بقوله نعم ان مقصودك یحصل وان لم یکن بحقیقة
عقد والله اعلم **باب** من فضائل جعفر واسماء بنت عمیس واهل سفینتهم رضی الله عنهم (قوله انا واخوان لی انا اصغرهما) هکذا هو فی النسخ اصغرهما والوجه اصغر منهما (قوله فاسهم لنا او قال اعطانا منها
هذا الاعطاء محمول علی انه برضا الغانمین وقد جاء فی صحیح البخاری ما یؤیده وفی روایة البیهقی التصریح بان النبی صلی الله علیه وسلم کلم المسلمین فشرکوهم فی سهامهم (قولها لعمر رضی الله عنه کذبت) ای اخطأت
وقد استعملوا کذب بمعنی اخطأ (قولها وکنا فی دار البعداء البغضاء) قال العلماء البعداء فی النسب البغضاء فی الدین لانهم کفار الا النجاشی کان یستخفی باسلامه عن قومه ویوری لهم (قولها یأتوننی
ارسالا) بفتح الهمزة ای افواجا فوجا بعد فوج یقال اورد ابله ارسالا ای متقطعة متتابعة واوردها عراکا ای مجتمعة والله اعلم **باب** من فضائل سلمان
وبلال وصهیب رضی الله عنهم (قوله ان ابا سفیان اتی علی سلمان وصهیب وبلال فی نفر فقالوا ما اخذت سیوف الله من عنق عدو الله مأخذها) ضبطوه بوجهین احدهما ما اخذها
بالقصر وفتح الخاء والثانی بالمد وکسرها وکلاهما صحیح وهذا الاتیان لابی سفیان کان وهو کافر فی الهدنة بعد صلح حدیبیة وفی هذا فضیلة ظاهرة لسلمان ورفقته هؤلاء وفیه مراعاة قلوب الضعفاء
واهل الدین واکرامهم وملاطفتهم (قوله یا اخوتاه اغضبتکم قالوا لا یغفر الله لك یا اخی) اما قولهم یا اخی فضبطوه بضم الهمزة علی التصغیر وهو تصغیر تحبیب وترفیق وملاطفة وفی بعض النسخ بفتحها قال القاضی
قد روی عن ابی بکر انه نهی عن مثل هذه الصیغة وقال قل عافاك الله رحمك الله لانه ذای لا تقل قبل الدعاء لا تصیر صورته صورة نفی الدعاء قال بعضهم قل لا ویغفر لك الله -

باب من فضائل جعفر واسماء بنت عمیس واهل سفینتهم رضی الله عنهم

باب من فضائل سلمان وبلال وصهیب رضی الله عنهم

ابن النسائی

باب من فضائل الانصار رضی الله عنهم

حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس عن زید بن ارقم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم اغفر للانصار ولابناء الانصار وابناء ابناء الانصار وحدثنیه یحیی بن حبیب انا خالد یعنی ابن الحارث نا شعبة بهذا الاسناد وحدثنی ابو معن الرقاشی نا عمر بن یونس نا عکرمة وهو ابن عمار نا اسحاق وهو ابن عبد الله بن ابی طلحة ان انسا حدثه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم استغفر للانصار قال واحسبه قال ولذراری الانصار ولموالی الانصار لا اشك فیه وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب جمیعا عن ابن علیة واللفظ لزهیر قال نا اسماعیل عن عبد العزیز وهو ابن صهیب عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی صبیانا ونساء مقبلین من عرس فقام نبی الله صلی الله علیه وسلم ممثلا فقال اللهم انتم من احب الناس الی اللهم انتم من احب الناس الی یعنی الانصار وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار جمیعا عن غندر قال ابن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن هشام بن زید قال سمعت انس بن مالك یقول جاءت امرأة من الانصار الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فخلا بها رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال والذی نفسی بیده انکم لاحب الناس الی ثلاث مرات وحدثنیه یحیی بن حبیب نا خالد بن الحارث ح وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابن ادریس کلاهما عن شعبة بهذا الاسناد وحدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الانصار کرشی وعیبتی وان الناس سیکثرون ویقلون فاقبلوا من محسنهم واعفوا عن مسیئهم وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس بن مالك عن ابی اسید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن خزرج ثم بنو ساعدة وفی کل دور الانصار خیر فقال سعد ما أری رسول الله صلی الله علیه وسلم الا قد فضل علینا فقیل قد فضلکم علی کثیر وحدثنا ابن المثنی نا ابو داود نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا یحدث عن ابی أسید الانصاری عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وحدثنا قتیبة وابن رمح عن اللیث بن سعد ح وحدثنا قتیبة نا عبد العزیز یعنی ابن محمد ح وحدثنا ابن المثنی وابن ابی عمر قالا نا عبد الوهاب الثقفی کلهم عن یحیی بن سعید عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انهم لم یذکروا فی الحدیث قول سعد وحدثنا محمد بن عباد ومحمد بن عمرو واللفظ لابن عباد قالا نا حاتم وهو ابن اسماعیل عن عبد الرحمن بن حمید عن ابراهیم بن محمد بن طلحة قال سمعت ابا أسید خطیبا عند ابن عتبة فقال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر دور الانصار دار بنی النجار ودار بنی عبد الاشهل ودار بنی الحارث بن الخزرج ودار بنی ساعدة والله لو کنت مؤثرا بها احدا لآثرت بها عشیرتی وحدثنا یحیی بن یحیی التمیمی انا المغیرة بن عبد الرحمن عن ابی الزناد قال شهد ابو سلمة لسمع ابا أسید الانصاری یشهد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن خزرج ثم بنو ساعدة وفی کل دور الانصار خیر قال ابو سلمة قال ابو اسید اتهم انا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت کاذبا لبدأت بقومی بنی ساعدة وبلغ ذلك سعد بن عبادة فوجد فی نفسه وقال خلفنا فکنا آخرا لاربع اسرجوا لی حماری آتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فکلمه ابن اخی سهل فقال اتذهب لتزد علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورسول الله صلی الله علیه وسلم اعلم اولیس حسبك ان تکون رابعا اربع فرجع وقال الله ورسوله اعلم وامر بحماره فحل عنه وحدثنا عمرو بن علی بن بحر حدثنی ابو داود نا حرب بن شداد عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمة ان ابا اسید الانصاری حدثه انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول خیر الانصار او خیر دور الانصار مثل حدیثهم فی ذکر الدور ولم یذکر قصة سعد بن عبادة وحدثنی عمرو الناقد وعبد بن حمید قالا نا یعقوب وهو ابن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح عن ابن شهاب قال قال ابو سلمة وعبید الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود سمعنا ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی مجلس عظیم من المسلمین احدثکم بخیر دور الانصار قالوا نعم یا رسول الله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بنو عبد الاشهل قالوا ثم من یا رسول الله قال ثم بنو النجار قالوا ثم من یا رسول الله قال ثم بنو الحارث بن الخزرج قالوا ثم من یا رسول الله قال ثم بنو ساعدة قالوا ثم من یا رسول الله قال ثم فی کل دور الانصار خیر فقام سعد ابن عبادة مغضبا فقال انحن آخر الاربع حین سمی رسول الله صلی الله علیه وسلم دارهم فاراد کلامه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له رجال من قومه اجلس الا ترضی ان سمی رسول الله صلی الله علیه وسلم دارکم فی الاربع الدور التی سمی فمن ترك فلم یسم اکثر ممن سمی فانتهی سعد بن عبادة عن کلامه رسول الله صلی الله علیه وسلم

باب من فضائل الانصار رضی الله عنهم (قوله بنو سلمة) هو بکسر اللام قبیلة من الانصار (قوله فقام نبی الله صلی الله علیه وسلم ممثلا) هو بضم المیم الاولی واسکان الثانیة وبفتح الثاء المثلثة وکسرها کذا روی بالوجهین وهما مشهوران قال القاضی جمهور الرواة بالفتح قال وصححه بعضهم قال وبعضهم هنا وفی البخاری بالکسر ومعناه قائما منتصبا قال وعند بعضهم مقبلا وللبخاری فی کتاب النکاح ممتنا بتاء مثناة فوق ونون من المنة ای متفضلا علیهم قال واختار بعضهم هذا وضبطه بعض المتقنین ممتنا بکسر التاء وتخفیف النون ای قیاما طویلا قال القاضی والمختار ما قدمناه عن الجمهور (قوله جاءت امرأة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فخلا بها) هذه المرأة اما محرم له کام سلیم واختها واما المراد بالخلوة انها سألته سؤالا خفیا بحضرة ناس ولم تکن خلوة مطلقة وهی الخلوة المنهی عنها (قوله صلی الله علیه وسلم الانصار کرشی وعیبتی) قال العلماء معناه جماعتی وخاصتی الذین اثق بهم واعتمدهم فی اموری قال الخطابی ضرب مثلا بالکرش لانه مستقر غذاء الحیوان الذی یکون به بقاؤه والعیبة وعاء معروف اکبر من المخلاة یحفظ الانسان فیها ثیابه وفاخر متاعه ویصونها ضرب بها مثلا لانهم اهل سره وخفی احواله (قوله صلی الله علیه وسلم ان الناس سیکثرون ویقلون) ای ویقل الانصار وهذا من المعجزات (قوله صلی الله علیه وسلم فاقبلوا من محسنهم واعفوا عن مسیئهم) وفی بعض الاصول عن سیئتهم والمراد بذلك فیما سوی الحدود (قوله صلی الله علیه وسلم خیر دور الانصار) ای خیر قبائلهم وکانت کل قبیلة منها تسکن محلة فتسمی تلك المحلة دار بنی فلان ولهذا جاء فی کثیر من الروایات بنو فلان من غیر ذکر الدار قال العلماء وتفضیلهم علی قدر سبقهم الی الاسلام ومآثرهم فیه وفی هذا دلیل لجواز تفضیل القبائل والاشخاص بغیر مجازفة ولا هوی ولا یکون هذا غیبة (قوله سمعت ابا اسید خطیبا عند ابن عتبة) اما اسید فبضم الهمزة علی المشهور وحکی القاضی عن عبد الرحمن بن مهدی فتحها وهو شاذ ضعیف وخطیبا بکسر الطاء اسم فاعل وفی بعض النسخ خطبنا بفتحها فعل ماض (قوله عند ابن عتبة) بالمثناة فوق وهو الولید بن عتبة بن ابی سفیان عامل عمه معویة بن ابی سفیان علی المدینة

حدثنا نصر بن علی الجهضمی ومحمد بن المثنی وابن بشار جمیعا عن ابن عرعرة واللفظ للجهضمی قال حدثنی محمد بن عرعرة نا شعبة عن یونس بن عبید عن ثابت البنانی عن انس بن مالك قال خرجت مع جریر بن عبد الله البجلی فی سفر وکان یخدمنی فقلت له لا تفعل فقال انی قد رأیت الانصار تصنع برسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا آلیت ان لا اصحب احدا منهم الا خدمته زاد ابن المثنی وابن بشار فی حدیثهما وکان جریر اکبر من انس وقال ابن بشار اسن من انس

حدثنا هداب بن خالد الازدی نا سلیمان بن المغیرة نا حمید بن هلال عن عبد الله بن الصامت قال قال ابو ذر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله حدثنا عبید الله القواریری ومحمد بن المثنی وابن بشار جمیعا عن ابن مهدی قال ابن المثنی حدثنی عبد الرحمن بن مهدی نا شعبة عن ابی عمران الجونی عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ائت قومك فقل ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها حدثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا ابو داود نا شعبة فی هذا الاسناد حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار وسوید بن سعید وابن ابی عمر قالوا نا عبد الوهاب الثقفی عن ایوب عن محمد عن ابی هریرة ح وحدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی ح وحدثنا محمد بن المثنی نا عبد الرحمن بن مهدی قالا نا شعبة عن محمد بن زیاد عن ابی هریرة ح وحدثنی محمد بن رافع نا شبابة حدثنی ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ح وحدثنا یحیی بن حبیب نا روح بن عبادة ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر وعبد بن حمید عن ابی عاصم کلاهما عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر ح و حدثنی سلمة بن شبیب ثنا الحسن بن اعین نا معقل عن ابی الزبیر عن جابر کلهم قال عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها وحدثنی حسین بن حریث نا الفضل بن موسی عن خشیم بن عراك عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اسلم سالمها الله و غفار غفر الله لها اما انی لم اقلها ولکن قالها الله وحدثنی ابو الطاهر نا ابن وهب عن اللیث عن عمران بن ابی انس عن حنظلة بن علی عن خفاف بن ایماء الغفاری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صلوة اللهم العن بنی لحیان ورعلا وذکوان وعصیة عصوا الله ورسوله غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله حدثنا یحیی بن یحیی ویحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قال یحیی بن یحیی انا وقال الآخرون نا اسماعیل بن جعفر عن عبد الله بن دینار انه سمع ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله وعصیة عصت الله ورسوله حدثنا ابن المثنی نا عبد الوهاب ثنا عبید الله ح وحدثنا عمرو بن سواد انا ابن وهب انا اسامة ح وحدثنی زهیر بن حرب والحلوانی عبد بن حمید عن یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح کلهم عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله وفی حدیث صالح واسامة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ذلك علی المنبر حدثنیه حجاج بن الشاعر نا ابو داود الطیالسی نا حرب بن شداد عن یحیی قال حدثنی ابو سلمة قال حدثنی ابن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول مثل حدیث هؤلاء عن ابن عمر حدثنی زهیر بن حرب نا یزید هو ابن هارون انا ابو مالك الاشجعی عن موسی بن طلحة عن ابی ایوب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الانصار ومزینة وجهینة وغفار واشجع ومن کان من بنی عبد الله موالی دون الناس والله ورسوله مولاهم حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا ابی نا سفیان عن سعد بن ابراهیم عن عبد الرحمن بن هرمز الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قریش والانصار ومزینة وجهینة واسلم وغفار واشجع موالی لیس لهم مولی دون الله ورسوله حدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی نا شعبة عن سعد بن ابراهیم بهذا الاسناد مثله غیر ان فی الحدیث قال سعد فی بعض هذا فیما اعلم حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قال ابن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سعد بن ابراهیم قال سمعت ابا سلمة یحدث عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال اسلم وغفار ومزینة ومن کان من جهینة او جهینة خیر من بنی تمیم وبنی عامر والحلیفین اسد وغطفان حدثنا قتیبة بن سعید نا المغیرة یعنی الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ح وحدثنا عمرو الناقد وحسن الحلوانی وعبد بن حمید قال عبد اخبرنی وقال الآخران نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح عن الاعرج قال قال ابو هریرة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیده لغفار واسلم ومزینة ومن کان من جهینة او قال جهینة ومن کان من مزینة خیر عند الله یوم القیمة من اسد وطیئ وغطفان حدثنی زهیر بن حرب ویعقوب الدورقی قالا نا اسماعیل یعنیان ابن علیة نا ایوب عن محمد عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاسلم و غفار وشیء من مزینة وجهینة او شیء من جهینة ومزینة خیر عند الله قال احسبه قال یوم القیمة من اسد وغطفان وهوازن وتمیم حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا غندر عن شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن محمد بن ابی یعقوب قال سمعت عبد الرحمن بن ابی بکرة یحدث عن ابیه ان الاقرع بن حابس جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انما بایعك سراق الحجیج من اسلم وغفار ومزینة واحسب جهینة محمد الذی شك فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارایت ان کان اسلم وغفار ومزینة واحسب جهینة خیرا من بنی تمیم وبنی عامر و اسد وغطفان اخابوا وخسروا قال نعم قال فوالذی نفسی بیده انهم لاخیر منهم ولیس فی حدیث ابن ابی شیبة محمد الذی شك

باب من فضائل غفار واسلم وجهینة واشجع ومزینة وتمیم ودوس وطیئ

(قوله خلفنا) ای اخرنا فجعلنا آخر الناس وفی حدیث جریر بن عبد الله وخدمته لانس اکراما للانصار ولیل لاکرام المحسن والمنتسب الیه وان کان اصغر سنا وفیه تواضع جریر وفضیلته واکرامه للنبی صلی الله علیه وسلم واحسانه الی من انتسب الی من احسن الیه صلی الله علیه وسلم باب من فضائل غفار واسلم وجهینة واشجع ومزینة وتمیم ودوس وطیئ (قوله صلی الله علیه وسلم واسلم سالمها الله) قال العلماء هو من المسالمة وترك الحرب قیل هو دعاء وقیل خبر قال القاضی فی المشارق هو من احسن الکلام ومجانسته ماخوذ من سالمته اذا لم ترمنه مکروها فکانه دعا لهم بان یصنع الله بهم ما یوافقهم فیکون سالمها بمعنی سلمها وقد جاء فاعل بمعنی فعل کقاتله الله ای قتله (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم العن بنی لحیان ورعلا) لحیان بکسر اللام وفتحها وهم بطن من هذیل ورعل بکسر الراء واسکان العین المهملة وفیه جواز لعن الکفار جملة او الطائفة منهم بخلاف الواحد بعینه (قوله صلی الله علیه وسلم الانصار ومزینة ومن کان من بنی عبد الله ومن ذکر موالی دون الناس

حدثنی هارون بن عبد الله نا عبد الصمد نا شعبة حدثنی سید بنی تمیم محمد بن عبد الله بن ابی یعقوب الضبی بهذا الاسناد مثله وقال وجهینة ولم یقل حسب
حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا ابی نا شعبة عن ابی بشر عن عبد الرحمن بن ابی بکرة عن ابیه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اسلم وغفار ومزینة وجهینة
خیر من بنی تمیم ومن بنی عامر والحلیفین بنی اسد وغطفان حدثنا محمد بن المثنی وهارون بن عبد الله قالا نا عبد الصمد ح وحدثنیه عمرو
الناقد نا شبابة بن سوار قالا نا شعبة عن ابی بشر بهذا الاسناد وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واللفظ لابی بکر قالا نا وکیع عن سفیان عن عبد الملک
ابن عمیر عن عبد الرحمن بن ابی بکرة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارأیتم ان کان جهینة واسلم وغفار خیرا من بنی تمیم وبنی عبد الله بن غطفان وعامر
ابن صعصعة ومن بها صوته فقالوا یا رسول الله قد خابوا وخسروا قال فانهم خیر وفی روایة ابی کریب ارأیتم ان کان جهینة ومزینة واسلم وغفار حدثنی زهیر بن حرب نا اسحق
ابن اسحاق نا ابو عوانة عن مغیرة عن عامر عن عدی بن حاتم قال اتیت عمر بن الخطاب فقال لی ان اول صدقة بیضت وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم ووجوه اصحابه
صدقة طیئ جئت بها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا یحیی بن یحیی انا المغیرة بن عبد الرحمن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قدم الطفیل
واصحابه فقالوا یا رسول الله ان دوسا قد کفرت وابت فادع الله علیها فقیل هلکت دوس فقال اللهم اهد دوسا وائت بهم حدثنا قتیبة بن سعید نا جریر
عن المغیرة عن الحرث عن ابی زرعة قال قال ابو هریرة لا ازال احب بنی تمیم من ثلاث سمعتهن من رسول الله صلی الله علیه وسلم سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول هم اشد امتی علی الدجال قال وجاءت صدقاتهم فقال النبی صلی الله علیه وسلم هذه صدقات قومنا قال وکانت سبیة منهم عند عائشة فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتقیها فانها من ولد اسماعیل حدثنیه زهیر بن حرب نا جریر عن عمارة عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال لا ازال
احب بنی تمیم بعد ثلاث سمعتهن من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقولها فیهم فذکر مثله وحدثنا حامد بن عمر البکراوی نا مسلم بن علقمة المازنی
امام مسجد داود نا داود عن الشعبی عن ابی هریرة قال ثلاث خصال سمعتهن من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بنی تمیم لا ازال احبهم بعده و
ساق الحدیث بهذا المعنی غیر انه قال هم اشد الناس قتالا فی الملاحم ولم یذکر الدجال وحدثنی حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن
شهاب حدثنی سعید بن المسیب عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تجدون الناس معادن فخیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا و
تجدون من خیر الناس فی هذا الامر اکرههم له قبل ان یقع فیه وتجدون من شر الناس ذا الوجهین الذی یاتی هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه حدثنی زهیر بن
حرب نا جریر عن عمارة عن ابی زرعة عن ابی هریرة ح وحدثنا قتیبة بن سعید نا المغیرة بن عبد الرحمن الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تجدون الناس معادن بمثل حدیث الزهری غیر ان فی حدیث ابی زرعة والاعرج تجدون من
خیر الناس فی هذا الشان اشدهم له کراهیة حتی یقع فیه حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة و
عن ابن طاوس عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر نساء رکبن الابل قال احدهما صالح نساء قریش وقال الآخر
نساء قریش احناه علی یتیم فی صغره وارعاه علی زوج فی ذات یده حدثنا عمرو الناقد نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة یبلغ
به النبی صلی الله علیه وسلم وابن طاوس عن ابیه یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه قال ارعاه علی ولد فی صغره ولم یقل یتیم

والله ورسوله مولاهم) اے ولیهم والمتکفل بهم وبمصالحهم وهم موالیه ای ناصروه والمختصون به قال القاضی المراد ببنی عبد الله هنا بنو عبد العزی من غطفان سماهم النبی صلی الله
علیه وسلم بنی عبد الله فسمتهم العرب بنی محولة لتحویل اسم ابیهم (قوله والحلیفین اسد وغطفان) بالحاء المهملة من الحلف ای المتحالفین (قوله صلی الله علیه وسلم انهم لاخیر منهم) کذا
هو فی جمیع النسخ لاخیر وهی لغة قلیلة تکررت فی الاحادیث واهل العربیة ینکرونها ویقولون الصواب خیر وشر ولا تقال اخیر ولا اشر ولا یقبل انکارهم فهی لغة قلیلة الاستعمال واما تفضیل هذه
القبائل فلسبقهم الی الاسلام وآثارهم فیه (قوله حدثنی سید بنی تمیم محمد بن عبد الله بن ابی یعقوب الضبی) قال القاضی کذا وقع هنا وضبة لا تجتمع فی بنی تمیم انما ضبة بن اد بن طابخة بن
الیاس بن مضر وفی قریش ایضا ضبة بن الحارث ابن فهر قال وقد نسبه البخاری فی التاریخ کما وقع فی مسلم قلت وفی هذیل ایضا ضبة بن عمرو بن الحارث بن تمیم بن سعد بن
هذیل فیجوز ان یکون ضبیا بالحلف او مجازا لمقاربة بنی ضبة فان تمیما تجتمع هی وضبة قریبا (قوله اول صدقة بیضت وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم ووجوه اصحابه صدقة طیئ) ای
سرتهم وافرحتهم وطیئ بالهمز علی المشهور وحکی ترکه وسبق بیانه والملاحم معارک القتال والتحامه **باب** خیار الناس (قوله صلی الله علیه وسلم تجدون الناس معادن فخیارهم
فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا) هذا الحدیث سبق شرحه فی فضائل یوسف صلی الله علیه وسلم وفقهوا بضم القاف علی المشهور وحکی کسرها ای صاروا فقهاء علماء والمعادن الاصول
واذا کانت الاصول شریفة کانت الفروع کذلک غالبا والفضیلة فی الاسلام بالتقوی لکن اذا انضم الیها شرف النسب ازدادت فضلا (قوله صلی الله علیه وسلم وتجدون من خیر الناس فی هذا
الامر اشدهم له کراهیة حتی یقع فیه) قال القاضی یحتمل ان المراد به الاسلام کما کان من عمر بن الخطاب وخالد بن الولید وعمرو بن العاص وعکرمة بن ابی جهل وسهیل بن عمرو وغیرهم من
مسلمة الفتح وغیرهم ممن کان یکره الاسلام کراهیة شدیدة ثم دخل فیه اخلص واجبه وجاهد فیه حق جهاده قال ویحتمل ان المراد بالامر هنا الولایات لانه اذا اعطیها من غیر مسئلة
اعین علیها (قوله صلی الله علیه وسلم فی ذی الوجهین انه من شرار الناس) فسببه ظاهر لانه نفاق محض وکذب وخداع وتحیل علی اطلاعه علی اسرار الطائفتین وهو
الذی یاتی کل طائفة بما یرضیها ویظهر لها انه منها فی خیر او شر وهی مداهنة محرمة **باب** من فضائل نساء قریش (قوله صلی الله علیه وسلم خیر نساء رکبن الابل
نساء قریش احناه علی ولد فی صغره وارعاه علی زوج فی ذات یده) فیه فضیلة نساء قریش وفضل هذه الخصال وهی الحنوة علی الاولاد والشفقة علیهم وحسن تربیتهم والقیام
علیهم اذا کانوا یتامی ونحو ذلک ومراعاة حق الزوج فی ماله وحفظه والامانة فیه وحسن تدبیره فی النفقة وغیرها وصیانته ونحو ذلک ومعنی رکبن الابل نساء العرب ولهذا قال ابو هریرة
فی الحدیث لم ترکب مریم بنت عمران بعیرا قط والمقصود ان نساء قریش خیر نساء العرب وقد علم ان العرب خیر من غیرهم فی الجملة واما الافراد

حدثنی حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب حدثنی سعید بن المسیب ان ابا هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نساء قریش خیر نساء رکبن الابل احناه علی طفل وارعاه علی زوج فی ذات یده قال یقول ابو هریرة علی اثر ذلک ولم ترکب مریم بنت عمران بعیرا قط حدثنی محمد بن رافع وعبد بن حمید قال عبد انا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن ابن المسیب عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم خطب ام هانی بنت ابی طالب فقالت یا رسول الله انی قد کبرت ولی عیال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر نساء ثم ذکر بمثل حدیث یونس غیر انه قال احناه علی ولد فی صغره حدثنی محمد بن رافع وعبد بن حمید قال ابن رافع نا وقال عبد انا عبد الرزاق انا معمر عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابی هریرة ح وثنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناه علی ولد فی صغره وارعاه علی زوج فی ذات یده حدثنی احمد بن عثمان بن حکیم الاودی نا خالد یعنی ابن مخلد حدثنی سلیمان وهو ابن بلال حدثنی سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث معمر هذا سواء حدثنی حجاج بن الشاعر نا عبد الصمد نا حماد یعنی ابن سلمة عن ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اخی بین ابی عبیدة بن الجراح وبین ابی طلحة حدثنی ابو جعفر محمد بن الصباح نا حفص بن غیاث نا عاصم الاحول قال قیل لانس بن مالک بلغک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا حلف فی الاسلام فقال انس قد حالف رسول الله صلی الله علیه وسلم بین قریش والانصار فی داره حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن عبد الله بن نمیر قالا نا عبدة بن سلیمان عن عاصم عن انس قال حالف رسول الله صلی الله علیه وسلم بین قریش والانصار فی داری التی بالمدینة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا عبد الله بن نمیر وابو اسامة عن زکریا عن سعد بن ابراهیم عن ابیه عن جبیر بن مطعم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا حلف فی الاسلام وایما حلف کان فی الجاهلیة لم یزده الاسلام الا شدة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم وعبد الله بن عمرو بن ابان کلهم عن حسین قال ابو بکر نا حسین بن علی الجعفی عن مجمع بن یحیی عن سعید بن ابی بردة عن ابی بردة عن ابیه قال صلینا المغرب مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قلنا لو جلسنا حتی نصلی معه العشاء قال فجلسنا فخرج علینا فقال ما زلتم ههنا قلنا یا رسول الله صلینا معک المغرب ثم قلنا نجلس حتی نصلی معک العشاء قال احسنتم او اصبتم قال فرفع راسه الی السماء وکان کثیرا مما یرفع راسه الی السماء فقال النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنة لاصحابی فاذا ذهبت انا اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی امنة لامتی فاذا ذهب اصحابی اتی امتی ما یوعدون حدثنا ابو خیثمة زهیر بن حرب واحمد بن عبدة الضبی واللفظ لزهیر قالا نا سفیان بن عیینة قال سمع عمرو جابرا یخبر عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یاتی علی الناس زمان یغزو فئام من الناس فیقال لهم فیکم من رای رسول الله صلی الله علیه وسلم فیقولون نعم فیفتح لهم ثم یغزو فئام من الناس فیقال لهم هل فیکم من رای من صحب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیقولون نعم فیفتح لهم ثم یغزو فئام من الناس فیقال لهم فیکم من رای من صحب من صحب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیقولون نعم فیفتح لهم حدثنی سعید بن یحیی ابن سعید الاموی نا ابی نا ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال زعم ابو سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یاتی علی الناس زمان یبعث منهم البعث فیقولون انظروا هل تجدون فیکم احدا من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فیوجد الرجل فیفتح لهم به ثم یبعث البعث الثانی فیقولون هل فیهم من رای اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فیفتح لهم ثم یبعث البعث الثالث فیقال انظروا هل ترون فیهم من رای من رای اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ثم یکون البعث الرابع فیقال انظروا هل ترون فیهم احدا رای من رای احدا رای اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فیوجد الرجل فیفتح لهم به

فیدخل بها الخصوص ومعنی ذات یده ای ما له المضاف الیه ومعنی احناه اشفقه والحانیة علی ولدها التی تقوم علیهم بعد موتهم فلا تتزوج فان تزوجت فلیست بحانیة قال الهروی وقد سبق فی باب فضل ابی سفیان قریبا بیان احناه وارعاه وان معناه احناهن والله اعلم **باب** مواخاة النبی صلی الله علیه وسلم بین اصحابه رضی الله عنهم ذکر فی الباب المؤاخاة والحلف وحدیث لا حلف فی الاسلام وحدیث انس آخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین قریش والانصار فی داری بالمدینة قال القاضی قال الطبری لا یجوز الحلف الیوم فان المذکور فی الحدیث والموارثة به والمواخاة کله منسوخ لقوله تعالی واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض وقال الحسن کان التوارث بالحلف فنسخ بآیة المواریث قلت اما ما تعلق بالارث فیستحب فیه المحالفة عند جماهیر العلماء واما المؤاخاة فی الاسلام والمحالفة علی طاعة الله تعالی والتناصر فی الدین والتعاون علی البر والتقوی واقامة الحق فهذا باق لم ینسخ وهذا معنی قوله صلی الله علیه وسلم فی هذه الاحادیث وایما حلف کان فی الجاهلیة لم یزده الاسلام الا شدة واما قوله صلی الله علیه وسلم لا حلف فی الاسلام فالمراد به حلف التوارث والحلف علی ما منع الشرع منه والله اعلم **باب** بیان ان بقاء النبی صلی الله علیه وسلم امان لاصحابه وبقاء اصحابه امان للامة (قوله صلی الله علیه وسلم النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ما توعد) قال العلماء الامنة بفتح الهمزة والمیم والامن والامان بمعنی ومعنی الحدیث ان النجوم ما دامت باقیة فالسماء باقیة فاذا انکدرت النجوم وتناثرت فی القیامة وهنت السماء فانفطرت وانشقت وذهبت (قوله صلی الله علیه وسلم وانا امنة لاصحابی فاذا ذهبت اتی اصحابی ما یوعدون) ای من الفتن والحروب وارتداد من ارتد من الاعراب واختلاف القلوب ونحو ذلک مما انذر به صریحا وقد وقع کل ذلک (قوله صلی الله علیه وسلم واصحابی امنة لامتی فاذا ذهب اصحابی اتی امتی ما یوعدون) معناه من ظهور البدع والحوادث فی الدین والفتن فیه وطلوع قرن الشیطان وظهور الروم وغیرهم علیهم وانتهاک المدینة ومکة وغیر ذلک وهذه کلها من معجزاته صلی الله علیه وسلم **باب** فضل الصحابة ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم (قوله صلی الله علیه وسلم یغزو فئام من الناس) هو بالفاء مکسورة ثم همزة ای جماعة وحکی القاضی لغة فیه بالیاء مخففة بلا همزة ولغة اخری بفتح الفاء حکاها عن الخلیل والمشهور الاول وفی هذا الحدیث معجزات لرسول الله صلی الله علیه وسلم وفضل الصحابة والتابعین وتابعیهم والبعث هنا الجیش (قوله عن عبیدة السلمانی) هو بفتح العین والسین واسکان اللام منسوب الی بنی سلمان (قوله صلی الله علیه وسلم خیرکم قرنی وفی روایة خیر امتی وفی روایة خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم الی آخره) اتفق العلماء علی ان خیر القرون قرنه صلی الله علیه وسلم والمراد اصحابه وقد قدمنا ان الصحیح الذی علیه الجمهور ان کل مسلم رای النبی صلی الله علیه وسلم ولو ساعة فهو من اصحابه وروایة خیر الناس علی عمومها والمراد منه جملة القرن ولا یلزم منه تفضیل الصحابی علی الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم ولا افراد النساء علی مریم وآسیة وغیرهما

حدثنا قتیبة بن سعید وهناد بن السری قالا نا ابو الاحوص عن منصور عن ابراهیم بن یزید عن عبیدة السلمانی عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر امتی القرن الذین یلونی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یجیء قوم تسبق شهادة احدهم یمینه ویمینه شهادته لم یذکر هناد القرن فی حدیثه وقال قتیبة ثم یجیء اقوام حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم الحنظلی قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن منصور عن ابراهیم عن عبیدة عن عبد الله قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم ای الناس خیر قال قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یجیء قوم تبدر شهادة احدهم یمینه وتبدر یمینه شهادته قال ابراهیم کانوا ینهوننا ونحن غلمان عن العهد والشهادات حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان کلاهما عن منصور باسناد ابی الاحوص وجریر بمعنی حدیثهما ولیس فی حدیثهما سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنی الحسن بن علی الحلوانی نا ازهر بن سعد السمان عن ابن عون عن ابراهیم عن عبیدة عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم فلا ادری فی الثالثة او فی الرابعة قال ثم یخلف بعدهم خلف تسبق شهادة احدهم یمینه ویمینه شهادته حدثنی یعقوب بن ابراهیم نا هشیم عن ابی بشر ح وحدثنی اسماعیل بن سالم قال انا هشیم انا ابو بشر عن عبد الله بن شقیق عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر امتی القرن الذی بعثت فیهم ثم الذین یلونهم والله اعلم اذکر الثالث ام لا قال ثم یخلف قوم یحبون السمانة یشهدون قبل ان یستشهدوا حدثنا محمد بن بشار نا محمد ابن جعفر ح وحدثنا ابو بکر بن نافع نا غندر عن شعبة ح وحدثنی حجاج بن الشاعر نا ابو الولید نا ابو عوانة کلاهما عن ابی بشر بهذا الاسناد مثله غیر ان فی حدیث شعبة قال ابو هریرة فلا ادری مرتین او ثلاثا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی وابن بشار جمیعا عن غندر قال ابن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت ابا جمرة قال حدثنی زهدم بن مضرب قال سمعت عمران بن حصین یحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان خیرکم قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم قال عمران فلا ادری اقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد قرنه مرتین او ثلاثا ثم یکون بعدهم قوم یشهدون ولا یستشهدون ویخونون ولا یؤتمنون وینذرون ولا یوفون ویظهر فیهم السمن وحدثنی محمد بن حاتم نا یحیی بن سعید ح وحدثنا عبد الرحمن بن بشر العبدی نا بهز ح وحدثنی محمد بن رافع نا شبابة کلهم عن شعبة بهذا الاسناد وفی حدیثهم قال فلا ادری اذکر بعد قرنه قرنین او ثلاثة وفی حدیث شبابة قال سمعت زهدم بن مضرب وجاءنی فی حاجة علی فرس فحدثنی انه سمع عمران بن حصین وفی حدیث یحیی وشبابة ینذرون ولا یفون وفی حدیث بهز یوفون کما قال ابن جعفر حدثنا قتیبة بن سعید ومحمد بن عبد الملک الامویان قالا نا ابو عوانة ح وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا معاذ بن هشام نا ابی کلاهما عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن عمران بن حصین عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث غیر هذه الامة القرن الذی بعثت فیهم ثم الذین یلونهم زاد فی حدیث ابی عوانة قال والله اعلم اذکر الثالث ام لا بمثل حدیث زهدم عن عمران وزاد فی حدیث هشام عن قتادة ویحلفون ولا یستحلفون

بل المراد جملة القرن بالنسبة الی کل قرن بجملته قال القاضی واختلفوا فی المراد بالقرن هنا فقال المغیرة قرنه اصحابه والذین یلونهم ابناءهم والثالث ابناء ابنائهم فقال شهر قرنه ما بقیت عین رأته والثانی ما بقیت عین رأت من رآه ثم کذلک وقال غیر واحد القرن کل طبقة مقترنین فی وقت وقیل هو لاهل مدة بعث فیها نبی طالت مدته ام قصرت وذکر الحربی الاختلاف فی قدرها بین من عشر سنین الی مائة وعشرین ثم قال ولیس منه شیء واضح ورای ان القرن کل امة هلکت فلم یبق منها احد وقال الحسن وغیره القرن عشر سنین وقتادة سبعون والنخعی اربعون وزرارة بن ابی اوفی مائة وعشرون وعبد الملک بن عمیر مائة وقال ابن الاعرابی هو الوقت هذا آخر نقل القاضی والصحیح ان قرنه صلی الله علیه وسلم الصحابة والثانی التابعون والثالث تابعوهم (قوله صلی الله علیه وسلم ثم یجیء قوم تسبق شهادة احدهم یمینه ویمینه شهادته) هذا ذم لمن یشهد ویحلف مع شهادته واحتج به بعض المالکیة فی رد شهادة من حلف معها وجمهور العلماء انها لا ترد ومعنی الحدیث انه یجمع بین الیمین والشهادة فتارة تسبق هذه وتارة هذه وفی الروایة الاخری تبدر شهادة احدهم وهو بمعنی تسبق (قوله ینهوننا عن العهد والشهادات) ای الجمع بین الیمین والشهادة وقیل المراد النهی عن قوله علی عهد الله او اشهد بالله (قوله صلی الله علیه وسلم ثم یخلف من بعدهم خلف) هکذا هو فی معظم النسخ یخلف وفی بعضها یخلف بحذف التاء وکلاهما صحیح ای یجیء بعدهم خلف باسکان اللام هذا الروایة والمراد خلف سوء قال اهل اللغة الخلف ما صار عوضا عن غیره ویستعمل فیمن خلف بخیر او بشر لکن یقال فی الخیر بفتح اللام واسکانها لغتان الفتح اشهر واجود وفی الشر باسکانها عند الجمهور وحکی ایضا فتحها (قوله صلی الله علیه وسلم ثم یخلف قوم یحبون السمانة یشهدون قبل ان یستشهدوا وفی روایة ویظهر قوم فیهم السمن) السمانة بفتح السین هی السمن قال جمهور العلماء فی معنی هذا الحدیث المراد بالسمن هنا کثرة اللحم ومعناه انه یکثر ذلک فیهم ولیس معناه ان یتخذوا سمانا قالوا والمذموم منه ما کان بتکسب واما من هو فیه خلقة فلا یدخل فی هذا والمتکسب له هو المتوسع فی المأکول والمشروب ایضا علی المعتاد وقیل المراد بالسمن هنا انهم یکثرون بما لیس فیهم یدعون ما لیس لهم من الخلق وغیره وقیل المراد جمعهم الاموال (قوله صلی الله علیه وسلم یشهدون قبل ان یستشهدوا) هذا الحدیث فی ظاهره مخالفة للحدیث الآخر خیر الشهود الذی یاتی بالشهادة قبل ان یسالها قال العلماء الجمع بینهما ان الذم فی ذلک لمن بادر بالشهادة فی حق الآدمی وهو عالم بها قبل ان یسالها صاحبها واما المدح فهو لمن کانت عنده شهادة الآدمی ولا یعلم بها صاحبها فیخبره بها لیستشهده بها عند القاضی ان اراد ویلحق به من کانت عنده شهادة حسبة وهی الشهادة بحقوق الله تعالی فیاتی القاضی ویشهد بها وهذا ممدوح الا اذا کانت الشهادة بحد ولی المصلحة فی الستر هذا الذی ذکرناه من الجمع بین الحدیثین هو مذهب اصحابنا ومالک وجماهیر العلماء وهو الصواب وقیل فیه اقوال ضعیفة منها قول من قال بالذم مطلقا ونابذ حدیث المدح ومنها قول من حمله علی شهادة الزور ومنها قول من حمله علی الشهادة بالحدود وکلها فاسدة واحتج عبد الله بن شبرمة بهذا الحدیث لمذهبه فی منع الشهادة علی الاقرار قبل ان یستشهد ومذهبنا ومذهب الجمهور قبولها (قوله صلی الله علیه وسلم ویخونون ولا یؤتمنون) هکذا فی اکثر النسخ یؤتمنون بتشدید التاء وفی بعضها یؤتمنون ومعناه یخونون خیانة ظاهرة بحیث لا یبقی معها امانة بخلاف من خان بحقیر مرة واحدة فانه یصدق علیه انه خان ولا یخرج به عن الامانة فی بعض المواطن (قوله صلی الله علیه وسلم وینذرون ولا یوفون) هو بکسر الذال وضمها لغتان وفی روایة یفون وهما صحیحتان یقال وفی واوفی فیه وجوب الوفاء بالنذر وهو واجب بلا خلاف وان کان ابتداء النذر منهیا عنه کما سبق فی بابه وفی هذه الاحادیث دلائل للنبوة ومعجزات ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم فان کل الامور التی اخبر بها وقعت کما اخبر (قوله سمعت ابا جمرة قال حدثنی زهدم بن مضرب) اما ابو جمرة فبالجیم وهو ابو جمرة نصر بن عمران سبق بیانه فی کتاب الایمان فی حدیث وفد عبد القیس ثم فی مواضع ولا خلاف انه المراد هنا واما زهدم فبزای

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وشجاع بن مخلد واللفظ لابی بکر قالا نا حسین وهو ابن علی الجعفی عن زائدة عن السدی عن عبد الله البهی عن عائشة قالت سأل رجل النبی صلی الله علیه وسلم ای الناس خیر قال القرن الذی انا فیه ثم الثانی ثم الثالث حدثنا محمد بن رافع وعبد بن حمید قال محمد بن رافع نا وقال عبد نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری اخبرنی سالم بن عبد الله وابو بکر بن سلیمان ان عبد الله بن عمر قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة صلاة العشاء فی آخر حیاته فلما سلم قام فقال ارأیتکم لیلتکم هذه فان علی رأس مائة سنة منها لا یبقی ممن هو علی ظهر الارض احد قال ابن عمر فوهل الناس فی مقالة رسول الله صلی الله علیه وسلم تلک فیما یتحدثون من هذه الاحادیث عن مائة سنة وانما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یبقی ممن هو الیوم علی ظهر الارض احد یرید بذلک ان ینخرم ذلک القرن حدثنی عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی انا ابو الیمان انا شعیب ورواه اللیث عن عبد الرحمن بن خالد بن مسافر کلاهما عن الزهری باسناد معمر مثل حدیثه حدثنی هارون بن عبد الله وحجاج بن الشاعر قالا نا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول قبل ان یموت بشهر تسألونی عن الساعة وانما علمها عند الله واقسم بالله ما علی الارض من نفس منفوسة تأتی علیها مائة سنة حدثنیه محمد بن حاتم نا محمد بن بکر انا ابن جریج بهذا الاسناد ولم یذکر قبل موته بشهر حدثنی یحیی بن حبیب ومحمد بن عبد الاعلی کلاهما عن المعتمر قال ابن حبیب ثنا معتمر بن سلیمان قال سمعت ابی نا ابو نضرة عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ذلک قبل موته بشهر او نحو ذلک ما من نفس منفوسة الیوم تأتی علیها مائة سنة وهی حیة یومئذ وعن عبد الرحمن صاحب السقایة عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل ذلک وفسرها عبد الرحمن قال نقص العمر حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا یزید بن هارون انا سلیمان التیمی بالاسنادین جمیعا مثله حدثنا ابن نمیر نا ابو خالد عن داود واللفظ له ح وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا سلیمان بن حیان عن داود عن ابی نضرة عن ابی سعید قال لما رجع النبی صلی الله علیه وسلم من تبوک سألوه عن الساعة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تأتی مائة سنة وعلی الارض نفس منفوسة الیوم حدثنی اسحق ابن منصور انا ابو الولید نا ابو عوانة عن حصین عن سالم عن جابر بن عبد الله قال قال نبی الله صلی الله علیه وسلم ما من نفس منفوسة تبلغ مائة سنة فقال سالم تذاکرنا ذلک عنده انما هی کل نفس مخلوقة یومئذ حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی وابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن العلاء قال یحیی انا وقال الآخران نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیده لو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما ادرک مد احدهم ولا نصیفه حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا جریر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید قال کان بین خالد بن الولید وبین عبد الرحمن بن عوف شیء فسبه خالد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسبوا احدا من اصحابی فان احدکم لو انفق مثل احد ذهبا ما ادرک مد احدهم ولا نصیفه حدثنا ابو سعید الاشج وابو کریب قالا نا وکیع عن الاعمش ح وحدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی ح وثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا ابن ابی عدی جمیعا عن شعبة عن الاعمش باسناد جریر وابی معاویة بمثل حدیثهما ولیس فی حدیث شعبة ووکیع ذکر عبد الرحمن ابن عوف وخالد بن الولید

باب بیان معنی قوله صلی الله علیه وسلم علی رأس مائة سنة لا یبقی نفس منفوسة ممن هو حی الآن

باب تحریم سب الصحابة

مفتوحة ثم ها ساکنة ثم دال مهملة مفتوحة ومضرب بضم المیم وفتح الضاد المعجمة وکسر الراء المشددة (قوله عن السدی عن عبد الله البهی عن عائشة) هو بفتح الباء الموحدة وکسر الهاء وهذا الاسناد مما استدرکه الدارقطنی فقال انما روی البهی عن عروة عن عائشة قال القاضی قد صحح روایة عن عائشة وقد ذکر البخاری روایة عن عائشة **باب** بیان معنی قوله صلی الله علیه وسلم علی رأس مائة سنة لا یبقی نفس منفوسة ممن هو موجود الآن (قوله صلی الله علیه وسلم ارأیتکم لیلتکم هذه فان علی رأس مائة سنة منها لا یبقی ممن هو الیوم علی ظهر الارض احد قال ابن عمر وانما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یبقی ممن هو الیوم علی ظهر الارض احد یرید بذلک ان ینخرم ذلک القرن وفی روایة جابر انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم قبل موته بشهر یقول ما من نفس منفوسة الیوم یأتی علیها مائة سنة وهی حیة یومئذ وفی روایة ابی سعید مثله لکن قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ذلک لما رجع من تبوک) هذه الاحادیث قد فسر بعضها بعضا وفیها علم من اعلام النبوة والمراد ان کل نفس منفوسة کانت تلک اللیلة علی الارض لا تعیش بعدها اکثر من مائة سنة سواء قل امرها قبل ذلک ام لا ولیس فیه نفی عیش احد یوجد بعد تلک اللیلة فوق مائة سنة ومعنی نفس منفوسة ای مولودة وفیه احتراز من الملائکة وقد احتج بهذه الاحادیث من شذ من المحدثین فقال الخضر علیه السلام میت والجمهور علی حیاته کما سبق فی باب فضائله یتأولون هذه الاحادیث علی انه کان علی البحر لا علی الارض او انها عام مخصوص (قوله فوهل الناس) بفتح الهاء ای غلطوا یقال وهل بفتح الهاء یهل بکسرها وهلا کالضرب یضرب ضربا ای غلط وذهب وهمه الی خلاف الصواب واوهلت بکسر الواو بفتحها وهلا بفتحها کحذرت حذرا وحذرا فمعناه فزعت والوهل بالفتح الفزع (قوله ینخرم ذلک القرن) ای ینقطع وینقضی (قوله وعن عبد الرحمن صاحب السقایة عن جابر) هو معطوف علی قول معتمر بن سلیمان سمعت ابی قال حدثنا ابو نضرة ثم قال بعد تمام الحدیث وعن عبد الرحمن فالقائل وعن عبد الرحمن ابو سلیمان والد معتمر فسلیمان من روی باسناد مسلم الیه عن اثنین ابی نضرة وعبد الرحمن صاحب السقایة کلاهما عن جابر والله اعلم **باب** تحریم سب الصحابة رض (قوله حدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن العلاء عن ابی معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسبوا اصحابی) قال ابو علی الجیانی قال ابو مسعود الدمشقی هذا وهم والصواب من حدیث ابی معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید الخدری لا عن ابی هریرة وکذا رواه یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب والناس قال وسئل الدارقطنی عن اسناد هذا الحدیث فقال یرویه الاعمش واختلف عنه فرواه زید بن ابی انیسة عنه عن ابی صالح عن ابی هریرة واختلف علی ابی عوانة عنه فرواه عفان ویحیی بن حماد عن ابی عوانة عن الاعمش کذلک ورواه مسدد وابو کامل شیبان عن ابی عوانة فقالوا عن ابی هریرة وابی سعید وکذا قال نصر بن علی عن ابی داود الحرشی عن الاعمش والصواب من روایات الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید ورواه زائدة عن عاصم عن ابی صالح عن ابی هریرة والصحیح عن ابی صالح عن ابی سعید والله اعلم واعلم ان سب الصحابة رض حرام من فواحش المحرمات سواء من لابس الفتن منهم وغیره لانهم مجتهدون فی تلک الحروب متأولون کما اوضحناه فی اول فضائل الصحابة من هذا الشرح قال القاضی وسب احدهم من المعاصی الکبائر ومذهبنا ومذهب الجمهور انه یعزر ولا یقتل وقال بعض المالکیة یقتل (قوله صلی الله علیه وسلم لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیده لو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما ادرک مد احدهم ولا نصیفه) قال اهل اللغة النصیف النصف وفیه اربع لغات نصف بکسر النون ونصف بضمها ونصف بفتحها ونصیف بزیادة الیاء حکاهن القاضی عیاض فی المشارق عن الخطابی ومعناه لو انفق احدکم مثل احد ذهبا ما بلغ ثوابه فی ذلک ثواب نفقة احد اصحابی مدا ولا نصف مد قال القاضی ویؤید هذا ما قدمناه فی اول باب فضائل الصحابة عن الجمهور من تفضیل الصحابة کلهم علی جمیع من بعدهم وسبب تفضیل نفقتهم انها کانت فی وقت الضرورة وضیق الحال بخلاف غیرهم ولان انفاقهم کان فی نصرة صلی الله علیه وسلم وحمایته وذلک معدوم بعده وکذا جهادهم وسائر طاعتهم وقد قال الله تعالی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجة الآیة

حدثنی زهیر بن حرب نا هاشم بن القاسم نا سلیمان بن المغیرة حدثنی سعید الجریری عن ابی نضرة عن اُسیر بن جابر ان اهل الکوفة وفدوا الی عمر وفیهم رجل ممن کان یسخر باُویس فقال عمر هل ههنا احد من القرنیین فجاء ذلک الرجل فقال عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد قال ان رجلا یاتیکم من الیمن یقال له اویس لا یدع بالیمن غیر اُمٍّ له قد کان به بیاض فدعا الله فاذهبه عنه الا موضع الدینار او الدرهم فمن لقیه منکم فلیستغفر لکم حدثنا زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی قالا نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة عن سعید الجریری بهذا الاسناد عن عمر بن الخطاب قال انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان خیر التابعین رجل یقال له اویس وله والدة وکان به بیاض فمروه فلیستغفر لکم حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی ومحمد بن المثنی ومحمد بن بشار قال اسحاق انا وقال الآخران نا واللفظ لابن المثنی قال نا معاذ بن هشام حدثنی ابی عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن اسیر بن جابر قال کان عمر بن الخطاب اذا اتی علیه امداد اهل الیمن سألهم افیکم اویس بن عامر حتی اتی علی اویس فقال انت اویس بن عامر قال نعم قال من مراد ثم من قرن قال نعم قال فکان بک برص فبرأت منه الا موضع درهم قال نعم قال لک والدة قال نعم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یاتی علیکم اویس بن عامر مع امداد اهل الیمن من مراد ثم من قرن کان به برص فبرأ منه الا موضع درهم له والدة هو بها بر لو اقسم علی الله لابره فان استطعت ان یستغفر لک فافعل فاستغفر لی فاستغفر له فقال له عمر این تریدُ قال الکوفة قال الا اکتب لک الی عاملها قال اکون فی غبراء الناس احب الیّ قال فلما کان من العام المقبل حج رجل من اشرافهم فوافق عمر فسأله عن اویس قال ترکته رث البیت قلیل المتاع قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یاتی علیکم اویس بن عامر مع امداد من اهل الیمن من مراد ثم من قرن کان به برص فبرأ منه الا موضع درهم له والدة هو بها بر لو اقسم علی الله لابره فان استطعت ان یستغفر لک فافعل فاتی اویسا فقال استغفر لی قال انت احدث عهدا بسفر صالح فاستغفر لی قال انت احدث عهدا بسفر صالح فاستغفر لی قال لقیت عمر قال نعم فاستغفر له ففطن له الناس فانطلق علی وجهه قال سیر وکسوته بردة فکان کلما راه انسان قال من این لاویس هذه البردة حدثنی ابو الطاهر انا ابن وهب اخبرنی حرملة ح قال وحدثنی هرون بن سعید الایلی نا ابن وهب نا حرملة وهو ابن عمران التجیبی عن عبد الرحمن بن شماسة المهری قال سمعت ابا ذر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انکم ستفتحون ارضا یذکر فیها القیراط فاستوصوا باهلها خیرا فان لهم ذمة ورحما فاذا رایتم رجلین یقتتلان فی موضع لبنة فاخرج منها قال فمر بربیعة وعبد الرحمن ابنی شرحبیل بن حسنة یتنازعان فی موضع لبنة فخرج منها حدثنی زهیر بن حرب وعبید الله بن سعید قالا نا وهب بن جریر نا ابی قال سمعت حرملة المصری یحدث عن عبد الرحمن بن شماسة عن ابی بصرة عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انکم ستفتحون مصر وهی ارض یسمی فیها القیراط فاذا فتحتموها فاحسنوا الی اهلها فان لهم ذمة ورحما او قال ذمة وصهرا فاذا رایت رجلین یختصمان فیها فی موضع لبنة فاخرج منها قال فرایت عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنة واخاه ربیعة یختصمان فی موضع لبنة فخرجت منها حدثنا سعید بن منصور نا مهدی بن میمون عن ابی الوازع جابر بن عمرو الراسبی قال سمعت ابا برزة یقول بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا الی حی من احیاء العرب فسبوه وضربوه فجاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو ان اهل عمان اتیت ما سبوک ولا ضربوک

هذا کله مع ما کان فی انفسهم من الشفقة والتودد والخشوع والتواضع والایثار والجهاد فی الله حق جهاده وفضیلة الصحبة ولو لحظة لا یوازیها عمل لا ینال رتبتها بشیء والفضائل لا تؤخذ بقیاس فلک فضل الله یؤتیه من یشاء قال القاضی ومن اصحاب الحدیث من یقول هذه الفضیلة مختصة بمن طالت صحبته وقاتل معه وانفق وهاجر ونصر لا لمن رآه مرة کوفود الاعراب او صحبه آخر بعد الفتح وبعد اعزاز الدین ممن لم یوجد له هجرة ولا اثر فی الدین ومنفعة المسلمین قال والصحیح هو الاول وعلیه الاکثرون والله اعلم **باب** من فضائل اویس القرنی رض (**قوله** اسیر بن جابر) هو بضم الهمزة وفتح السین المهملة ویقال اسیر بن عمرو ویقال یسیر بضم الیاء المثناة تحت وفی قصة اویس هذه معجزات ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم وهو اویس بن عامر کذا رواه مسلم هنا وهو المشهور قال ابن ماکولا ویقال اویس بن عمرو قالوا وکنیته ابو عمرو قال القائل قتل بصفین وهو القرنی من بنی قرن بفتح القاف والراء وهی بطن من مراد وهو قرن بن رومان بن ناجیة بن مراد قال الکلبی ومراد اسمه جابر بن مالک بن اود بن یشجب بن یعرب بن زید بن کهلان بن سبا وهذا الذی ذکرناه من کونه بطن من مراد والیه نسب هو الصواب ولا خلاف فیه وفی صحاح الجوهری انه منسوب الی قرن المنازل الجبل المعروف میقات الاحرام لاهل نجد وهذا غلط فاحش وسبق هناک التنبیه علیه لئلا یغتر به (**قوله** وفیهم رجل یسخر باویس) ای یحتقره ویستهزئ به وهذا دلیل علی انه یخفی حاله ویکتم السر الذی بینه وبین الله عز وجل ولا یظهر منه شیء یدل لذلک وهذا طریق العارفین وخواص الاولیاء رضی الله عنهم (**قوله** صلی الله علیه وسلم فمن لقیه منکم فلیستغفر لکم وفی الروایة الاخری قال لعمر فان استطعت ان یستغفر لک فافعل) هذا منقبة ظاهرة لاویس رضی الله عنه وفیه استحباب طلب الدعاء والاستغفار من اهل الصلاح وان کان الطالب افضل منهم (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان خیر التابعین رجل یقال له اویس الی آخره) هذا صریح فی انه خیر التابعین وقد یقال قد قال احمد بن حنبل وغیره افضل التابعین سعید بن المسیب والجواب ان مرادهم ان سعیدا افضل فی العلوم الشرعیة کالتفسیر والحدیث والفقه ونحوها لا فی الخیر عند الله تعالی وفی هذه اللفظة معجزة ظاهرة ایضا (**قوله** امداد اهل الیمن) هم الجماعة الغزاة الذین یمدون جیوش الاسلام فی الغزو واحدهم مدد (**قوله** اکون فی غبراء الناس احب الی) هو بفتح الغین المعجمة وبالمد ای ضعافهم وصعالیکهم واخلاطهم الذین لا یوبه لهم وهذا من ایثاره الخمول وکتم حاله (**قوله** رث البیت) هو بمعنی الروایة الاخری قلیل المتاع والرثاثة والبذاذة بمعنی وهو حقارة المتاع وضیق العیش وفی حدیثه فضل بر الوالدین وفضل العزلة واختیار الاحوال **باب** وصیة النبی صلی الله علیه وسلم باهل مصر (**قوله** عن عبد الرحمن بن شماسة) بضم الشین المعجمة وفتحها (**قوله** صلی الله علیه وسلم ستفتحون ارضا یذکر فیها القیراط فاستوصوا باهلها خیرا فان لهم ذمة ورحما فاذا رایت رجلین یقتتلان فی موضع لبنة فاخرج منها قال فمر بربیعة وعبد الرحمن ابنی شرحبیل بن حسنة یتنازعان فی موضع لبنة فخرج منها وفی روایة ستفتحون مصر وهی ارض یسمی فیها القیراط وفیها فان لهم ذمة ورحما او قال ذمة وصهرا) قال العلماء القیراط جزء من اجزاء الدینار والدرهم وغیرهما وکان اهل مصر یکثرون من استعماله والتکلم به واما الذمة ففیه الحرمة والحق وهی هنا بمعنی الذمام واما الرحم فلکون هاجر ام اسمعیل منهم واما الصهر فیکون ماریة ام ابراهیم منهم وفیه معجزات ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم منها اخباره بان الامة تکون لهم قوة وشوکة بعده بحیث یقهرون العجم والجبابرة ومنها انهم یفتحون مصر ومنها تنازع الرجلین فی موضع اللبنة ووقع کل ذلک ولله الحمد ومعنی یقتتلان یختصمان کما صرح به فی الروایة الثانیة (**قوله** عن ابی بصرة عن ابی ذر) هو بالموحدة والصاد المهملة **باب** فضل اهل عمان عمان فی هذا الحدیث بضم العین وتخفیف المیم وهی مدینة بالبحرین وحکی القاضی ان منهم من ضبط بفتح العین وتشدید المیم یعنی عمان البلقاء وهذا غلط وفیه الثناء علیهم وفضلهم والله اعلم

حدثنا عقبة بن مکرم العمی نا یعقوب یعنی ابن اسحاق الحضرمی انا الاسود بن شیبان عن ابی نوفل قال رایت عبد اللہ بن الزبیر علی عقبۃ المدینۃ قال فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ بن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب اما واللہ لقد کنت انہاک عن ھذا اما واللہ لقد کنت انہاک عن ھذا اما واللہ لقد کنت انہاک عن ھذا اما واللہ ان کنت ما علمت صواما قواما وصولا للرحم اما واللہ لامۃ انت اشرھا لامۃ خیر ثم نفذ عبد اللہ بن عمر فبلغ الحجاج موقف عبد اللہ وقولہ فارسل الیہ فانزل عن جذعہ فالقی فی قبور الیہود ثم ارسل الی امہ اسماء بنت ابی بکر فابت ان تاتیہ فاعاد علیہا الرسول لتاتینی او لابعثن الیک من یسحبک بقرونک قال فابت وقالت واللہ لا اتیک حتی تبعث الی من یسحبنی بقرونی قال فقال ارونی سبتی فاخذ نعلیہ ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیہا فقال کیف رایتنی صنعت بعدو اللہ قالت رایتک افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک اخرتک بلغنی انک تقول لہ یا ابن ذات النطاقین انا واللہ ذات النطاقین اما احدھما فکنت ارفع بہ طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطعام ابی بکر من الدواب واما الاخر فنطاق المراۃ التی لا تستغنی عنہ اما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرایناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ قال فقام عنہا ولم یراجعہا حدثنی محمد بن رافع وعبد بن حمید قال عبد نا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن جعفر الجزری عن یزید بن الاصم عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان الدین عند الثریا لذھب بہ رجل من فارس او قال من ابناء فارس حتی یتناولہ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن ثور عن ابی غیث عن ابی ھریرۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ نزلت علیہ سورۃ الجمعۃ فلما قرأ واخرین منہم لما یلحقوا بہم قال من ھؤلاء یا رسول اللہ فلم یراجعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی سالہ مرۃ او مرتین او ثلاثا قال وفینا سلمان الفارسی قال فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ھؤلاء حدثنی محمد بن رافع وعبد بن حمید واللفظ لمحمد قال عبد انا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجدون الناس کابل مائۃ لا تجد الرجل فیہا راحلۃ حدثنا قتیبۃ بن سعید بن جمیل بن طریف الثقفی وزھیر بن حرب قالا نا جریر عن عمارۃ بن القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احق الناس بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال ثم امک قال ثم من قال ثم امک قال ثم من قال ثم ابوک وفی حدیث قتیبۃ من احق بحسن صحابتی ولم یذکر الناس حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء الھمدانی نا ابن فضیل عن ابیہ عن عمارۃ بن القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق الناس بحسن الصحبۃ قال امک ثم امک ثم امک ثم ابوک ثم ادناک ادناک حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ نا شریک عن عمارۃ وابن شبرمۃ عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثل حدیث جریر وزاد فقال نعم وابیک لتنبان

باب ذکر کذاب ثقیف ومبیرہا (قولہ رایت عبد اللہ بن الزبیر علی عقبۃ المدینۃ فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ بن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک ابا خبیب) قولہ عقبۃ المدینۃ ہی عقبۃ بمکۃ وابو خبیب بضم الخاء المعجمۃ کنیۃ ابن الزبیر کنی بابیہ خبیب وکان اکبر اولادہ ولہ ثلث کنی ذکرہا البخاری فی التاریخ وآخرون ابو خبیب والد بکر وابو بکر کنیہ استحباب السلام علی المیت فی قبرہ وغیرہ وتکریر السلام ثلثا کما کرر ابن عمر وتمنیہ الثناء علی الموتی بجمیل صفاتہم المعروفۃ وتمنیہ منقبۃ لابن عمر لقولہ بالحق فی الملاء وعدم اکتراثہ بالحجاج لانہ یعلم انہ سیبلغہ مقالہ علیہ قولہ شاؤہ علیہ فلم یمنعہ ذلک ان یقول الحق ویشہد لابن الزبیر بما یعلمہ فیہ من الخیر وبطلان ما اشاع عنہ الحجاج من قولہ انہ عدو اللہ وظالم ونحوہ فاراد ابن عمر براءۃ ابن الزبیر من ذلک الذی نسبہ الیہ الحجاج واعلام الناس بحاسنہ وانہ ضدما قالہ الحجاج ومذہب اہل الحق ان ابن الزبیر کان مظلوما وان الحجاج ورفقتہ کانوا خوارج علیہ (قولہ لقد کنت انہاک عن ہذا) ای عن المنازعۃ الطویلۃ (قولہ فی وصفہ وصولا للرحم) قال القاضی ہو اصح من قول بعض الاخباریین وصفہ بالامساک وقد عدہ صاحب کتاب الاجواد فیہم وہو المعروف من احوالہ (قولہ واللہ لامۃ انت شرہا لامۃ خیر) ہکذا ہو فی کثیر من نسخنا لامۃ خیر وکذا نقلہ القاضی عن جمہور رواۃ صحیح مسلم وفی اکثر نسخ بلادنا لامۃ سوء ونقلہ القاضی عن روایۃ السمرقندی قال وہو خطأ وتصحیف (قولہ ثم نفذ ابن عمر) ای انصرف (قولہ یسحبک بقرونک) ای بجرک بضفائر شعرک (قولہ ارونی سبتی) بکسر السین المہملۃ واسکان الموحدۃ وتشدید آخرہ وہی النعل التی لا شعر علیہا (قولہ ثم انطلق یتوذف) ہو بالواو والذال المعجمۃ والفاء قال ابو عبید معناہ یسرع وقال ابو عمرو معناہ یتبختر (قولہ ذات النطاقین) ہو بکسر النون قال العلماء النطاق ان تلبس المراۃ ثوبہا ثم تشد وسطہا بشیء وترفع وسط ثوبہا وترسلہ علی الاسفل تفعل ذلک عند معاناۃ الاشغال لئلا تعثر فی ذیلہا قیل سمیت لسماء ذات النطاقین لانہا کانت تطارق نطاقا فوق نطاق والاصح انہا سمیت بذلک لانہا شقت نطاقہا الواحد نصفین فجعلت احدہما نطاقا صغیرا واکتفت بہ والآخر لسفرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر رض کما صرحت بہ فی ہذا الحدیث ہنا وفی البخاری ولفظ البخاری اوضح من لفظ مسلم (قولہا للحجاج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرایناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ) اما اخالک بفتح الہمزۃ وکسرہا وہو اشہر ومعناہ اظنک والمبیر المہلک (قولہا فی الکذاب فرایناہ تعنی بہ المختار بن ابی عبید الثقفی کان شدید الکذب ومن اقبحہ دعوی ان جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم یاتیہ واتفق العلماء علی ان المراد بالکذاب ہنا المختار بن ابی عبید وبالمبیر الحجاج بن یوسف واللہ اعلم باب فضل فارس فیہ فضیلۃ ظاہرۃ لہم وجواز استعمال المجاز والمبالغۃ فی مواضعہا باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس کابل مائۃ لا تجد فیہا راحلۃ قال ابن قتیبۃ الراحلۃ النجیبۃ المختارۃ من الابل للرکوب وغیرہ فہی کاملۃ الاوصاف فاذا کانت فی ابل عرفت قال ومعنی الحدیث ان الناس متساوون لیس لاحد منہم فضل فی النسب بل ہم اشباہ کالابل المائۃ وقال الازہری الراحلۃ عند العرب الجمل النجیب والناقۃ النجیبۃ قال والہاء فیہا للمبالغۃ کما یقال رجل فہامۃ ونسابۃ قال والمعنی الذی ذکرہ ابن قتیبۃ غلط بل معنی الحدیث ان الزاہد فی الدنیا الکامل فی الزہد فیہا والرغبۃ فی الآخرۃ قلیل جدا کقلۃ الراحلۃ فی الابل ہذا کلام الازہری وہو اجود من کلام ابن قتیبۃ واجود منہما قول آخرین ان معناہ ان المرضی الاحوال من الناس الکامل الاوصاف قلیل فیہم جدا کقلۃ الراحلۃ فی الابل قالوا والراحلۃ ہی البعیر الکامل الاوصاف الحسن المنظر القوی علی الاحمال والاسفار سمیت راحلۃ لانہا ترحل ای یجعل علیہا الرحل فہی فاعلۃ بمعنی مفعولۃ کعیشۃ راضیۃ ای مرضیۃ ونظائرہ واللہ اعلم

کتاب البر والصلۃ والادب

باب بر الوالدین وایہما احق بہ (قولہ من احق الناس بحسن صحابتی قال امک الی آخرہ) الصحابۃ ہنا بفتح الصاد بمعنی الصحبۃ وفیہ الحث علی بر الاقارب وان الام احقہم بذلک ثم بعدہا الاب ثم الاقرب فالاقرب قال العلماء وسبب تقدیم الام کثرۃ تعبہا علیہ وشفقتہا وخدمتہا ومعاناۃ المشاق فی حملہ ثم وضعہ ثم ارضاعہ ثم تربیتہ وخدمتہ وتمریضہ وغیر ذلک ونقل الحارث المحاسبی اجماع العلماء علی ان الام تفضل فی البر علی الاب

باب ذکر کذاب ثقیف ومبیرہا

باب بر الوالدین وایہما احق بہ

کتاب البر والصلۃ والادب

حدثنی محمد بن حاتم نا شبابة نا محمد بن طلحة ح وحدثنی احمد بن خراش نا حبان نا وهیب کلاهما عن ابن شبرمة بهذا الاسناد فی حدیث وهیب من ابر وفی حدیث محمد بن طلحة ای الناس احق منی بحسن الصحبة ثم ذکر بمثل حدیث جریر حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب قالا نا وکیع عن سفیان عن حبیب ح وحدثنا محمد بن المثنی نا یحیی یعنی ابن سعید القطان عن سفیان وشعبة قالا نا حبیب عن ابی العباس عن عبد الله بن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم یستاذنه فی الجهاد فقال احیّ والداك قال نعم قال ففیهما فجاهد حدثناه عبید الله بن معاذ نا ابی نا شعبة عن حبیب قال سمعت ابا العباس قال سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص یقول جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر مثله قال مسلم ابو العباس اسمه السائب بن فروخ المکی حدثنا ابو کریب انا ابن بشر عن مسعر ح وحدثنی محمد بن حاتم ثنا معویة بن عمرو عن ابی اسحاق ح وحدثنی القسم بن زکریا نا حسین بن علی الجعفی عن زائدة کلاهما عن الاعمش جمیعا عن حبیب بهذا الاسناد مثله حدثنا سعید بن منصور نا عبد الله بن وهب اخبرنی عمرو بن الحارث عن یزید بن ابی حبیب ان ناعما مولی ام سلمة حدثه ان عبد الله بن عمرو بن العاص قال اقبل رجل الی نبی الله صلی الله علیه وسلم فقال ابایعك علی الهجرة والجهاد ابتغی الاجر من الله قال فهل من والدیك احد حیّ قال نعم بل کلاهما قال فتبتغی الاجر من الله قال نعم قال فارجع الی والدیك فاحسن صحبتهما حدثنا شیبان بن فروخ نا سلیمان بن المغیرة نا حمید بن هلال عن ابی رافع عن ابی هریرة انه قال کان جریج یتعبد فی صومعة فجاءت امه قال حمید فوصف لنا ابو رافع صفة ابی هریرة لصفة رسول الله صلی الله علیه وسلم امه حین دعته کیف جعلت کفها فوق حاجبها ثم رفعت راسها الیه تدعوه فقالت یا جریج انا امك کلمنی فصادفته یصلی فقال اللهم امی وصلاتی قال فاختار صلاته فرجعت ثم عادت فی الثانیة فقالت یا جریج انا امك فکلمنی قال اللهم امی وصلاتی فاختار صلاته فقالت اللهم ان هذا جریج وهو ابنی وانی کلمته فابی ان یکلمنی اللهم فلا تمته حتی تریه المومسات قال ولو دعت علیه ان یفتن لفتن قال وکان راعی ضان یاوی الی دیره قال فخرجت امرأة من القریة فوقع علیها الراعی فحملت فولدت غلاما فقیل لها ما هذا قالت من صاحب هذا الدیر قال فجاؤا بفؤوسهم ومساحیهم فنادوه فصادفوه یصلی فلم یکلمهم قال فاخذوا یهدمون دیره فلما رای ذلك نزل الیهم فقالوا له سل هذه قال فتبسم ثم مسح راس الصبی فقال من ابوك فقال ابی راعی الضان فلما سمعوا ذلك منه قالوا نبنی ما هدمنا من دیرك بالذهب والفضة قال لا ولکن اعیدوه ترابا کما کان ثم علاه حدثنا زهیر بن حرب نا یزید بن هارون انا جریر بن حازم نا محمد بن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لم یتکلم فی المهد الا ثلثة عیسی بن مریم وصاحب جریج وکان جریج رجلا عابدا فاتخذ صومعة فکان فیها فاتته امه وهو یصلی فقالت یا جریج فقال یا رب امی وصلاتی فاقبل علی صلوته فانصرفت فلما کان من الغد اتته وهو یصلی فقالت یا جریج فقال یا رب امی وصلوتی فاقبل علی صلوته فقالت اللهم لا تمته حتی ینظر الی وجوه المومسات فتذاکر بنو اسرائیل جریجا وعبادته وکانت امرأة بغی یتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتنته لکم قال فتعرضت له فلم یلتفت الیها فاتت راعیا کان یاوی الی صومعته فامکنته من نفسها فوقع علیها فحملت فلما ولدت قالت هو من جریج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا یضربونه فقال ما شانکم قالوا زنیت بهذه البغی فولدت منك فقال این الصبی فجاؤا به فقال دعونی حتی اصلی فصلی فلما انصرف اتی الصبی فطعن فی بطنه وقال یا غلام من ابوك قال فلان الراعی قال فاقبلوا علی جریج یقبلونه ویتمسحون به وقالوا نبنی لك صومعتك من ذهب

وحکی القاضی عیاض خلافا فی ذلك فقال الجمهور بتفضیلها وقال بعضهم یکون برهما سواء قال ونسب بعضهم هذا الی مالك والصواب الاول لصریح هذه الاحادیث فی المعنی المذکور والله اعلم قال القاضی واجمعوا علی ان الام والاب آکد حرمة فی البر من سواهما قال وتردد بعضهم بین الاجداد والاخوة لقوله صلی الله علیه وسلم ثم ادناك ادناك قال اصحابنا یستحب ان تقدم فی البر الام ثم الاب ثم الاولاد ثم الاجداد والجدات ثم الاخوة والاخوات ثم سائر المحارم من ذوی الارحام کالاعمام والعمات والاخوال والخالات ویقدم الاقرب فالاقرب ویقدم من ادلی بابوین علی من ادلی باحدهما ثم بذی الرحم غیر المحرم کابن العم وبنته واولاد الاخوال والخالات وغیرهم ثم بالمصاهرة ثم بالمولی من اعلی واسفل ثم الجار ویقدم القریب البعید الدار علی الجار وکذا لو کان القریب فی بلد آخر قدم علی الجار الاجنبی والحقوا الزوج والزوجة بالمحارم والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم نعم وابیك لتنبأن) قد سبق الجواب مرات عن مثل هذا وانه لا تراد به حقیقة القسم بل هی کلمة تجری علی اللسان دعامة للکلام وقیل غیر ذلك (قوله جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم یستاذنه فی الجهاد فقال احیّ والداك قال نعم قال ففیهما فجاهد وفی روایة ابایعك علی الهجرة والجهاد ابتغی الاجر من الله تعالی قال فارجع الی والدیك فاحسن صحبتهما) هذا کله دلیل لعظم فضیلة برهما وانه آکد من الجهاد وفیه حجة لما قاله العلماء انه لا یجوز الجهاد الا باذنهما اذا کانا مسلمین او باذن المسلم منهما فلو کانا مشرکین لم یشترط اذنهما عند الشافعی ومن وافقه وشرطه الثوری هذا کله اذا لم یحضر الصف ویتعین القتال والا فحینئذ یجوز بغیر اذن واجمع العلماء علی الامر ببر الوالدین وان عقوقهما حرام من الکبائر وسبق بیانه مبسوطا فی کتاب الایمان

باب تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلوة وغیرها

فیه قصة جریج رضی الله عنه وانه آثر الصلوة علی اجابة امه فدعت علیه فاستجاب الله لها قال العلماء هذا دلیل علی انه کان الصواب فی حقه اجابتها لانه کان فی صلوة نفل والاستمرار فیها تطوع لا واجب واجابة الام وبرها واجب وعقوقها حرام وکان یمکنه ان یخفف الصلوة ویجیبها ثم یعود لصلوته فلعله خشی اذا تدخل الی مفارقة صومعته والعود الی الدنیا ومتعلقاتها وحظوظها ویضعف عزمه فیما نواه وعاهد علیه (قوله فلا تمته حتی تریه المومسات) هی بضم المیم الاولی وکسر الثانیة ای الزوانی البغایا المتجاهرات بذلك والواحدة مومسة وتجمع میامیس ایضا (قوله صلی الله علیه وسلم وکان راعی ضان یاوی الی دیره) الدیر کنیسة منقطعة عن العمارة تنقطع فیها رهبان النصاری لتعبدهم وهو بمعنی الصومعة المذکورة فی الروایة الاخری وهی نحو المنارة ینقطعون فیها عن الوصول الیهم والدخول علیهم (قوله صلی الله علیه وسلم فجاءوا بفؤوسهم) هو مهموز ممدود جمع فاس بالهمزة وهی هذه المعروفة کراس ورؤس والمساحی جمع مسحاة وهی کالمجرفة الا انها من حدید ذکره الجوهری (قوله صلی الله علیه وسلم لم یتکلم فی المهد الا ثلثة) قد ذکر هم ولیس فیهم الصبی الذی کان مع المرأة فی حدیث الساحر والراهب وقصة اصحاب الاخدود المذکور فی آخر صحیح مسلم وجوابه ان ذلك الصبی لم یکن فی المهد بل کان اکبر من صاحب المهد وان کان صغیرا (قوله بغی یتمثل بحسنها) ای یضرب به المثل لانفرادها به (قوله یا غلام من ابوك قال فلان الراعی) قد یقال ان الزانی لا یلحقه الولد وجوابه من وجهین احدهما لعله کان فی شرعهم یلحقه والثانی المراد من ماء من انت وسماه ابا مجازا

قال لا اعیدوها من طین کما کانت ففعلوا وبینا صبی یرضع من امه فمر رجل راکب علی دابة فارهة وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابنی مثل هذا فترك الثدی واقبل الیه فنظر الیه فقال اللهم لا تجعلنی مثله ثم اقبل علی ثدیه فجعل یرتضع قال فکانی انظر الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یحکی ارتضاعه باصبعه السبابة فی فمه فجعل یمصها قال ومروا بجاریة وهم یضربونها ویقولون زنیت سرقت وهی تقول حسبی الله ونعم الوکیل فقالت امه اللهم لا تجعل ابنی مثلها فترك الرضاع ونظر الیها فقال اللهم اجعلنی مثلها فهناك تراجعا الحدیث فقالت حلقی مر رجل حسن الهیئة فقلت اللهم اجعل ابنی مثله فقلت اللهم لا تجعلنی مثله ومر بهذه الامة وهم یضربونها ویقولون زنیت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابنی مثلها فقلت اللهم اجعلنی مثلها قال ذاك الرجل کان جبارا فقلت اللهم لا تجعلنی مثله وان هذه یقولون لها زنیت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلنی مثلها **حدثنا** شیبان بن فروخ نا ابو عوانة عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال رغم انف ثم رغم انف ثم رغم انف من ادرك ابویه عند الکبر احدهما او کلیهما فلم یدخل الجنة **حدثنا** زهیر بن حرب نا جریر عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رغم انفه ثم رغم انفه ثم رغم انفه قیل من یا رسول الله قال من ادرك والدیه عند الکبر احدهما او کلیهما ثم لم یدخل الجنة **حدثناه** ابو بکر بن ابی شیبة نا خالد بن مخلد عن سلیمان بن بلال حدثنی سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رغم انفه ثلاثا ثم ذکر مثله **حدثنی** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح انا عبد الله بن وهب اخبرنی سعید بن ابی ایوب عن الولید بن ابی الولید عن عبد الله بن دینار عن عبد الله بن عمر ان رجلا من الاعراب لقیه بطریق مکة فسلم علیه عبد الله وحمله علی حمار کان یرکبه واعطاه عمامة کانت علی راسه فقال ابن دینار فقلنا له اصلحك الله انهم الاعراب انهم یرضون بالیسیر فقال عبد الله ان اباهذا کان ود العمر بن الخطاب وانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان ابر البر صلة الولد اهل ود ابیه **حدثنی** ابو الطاهر نا عبد الله بن وهب اخبرنی حیوة بن شریح عن ابن الهاد عن عبد الله بن دینار عن عبد الله بن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ابر البر ان یصل الرجل ود ابیه **حدثنا** حسن بن علی الحلوانی نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا ابی واللیث بن سعد جمیعا عن یزید بن عبد الله بن اسامة بن الهاد عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر انه کان اذا خرج الی مکة کان له حمار یتروح علیه اذا مل رکوب الراحلة وعمامة یشد بها راسه فبینا هو یوما علی ذلك الحمار اذ مر به اعرابی فقال الست ابن فلان بن فلان قال بلی فاعطاه الحمار وقال ارکب هذا والعمامة قال اشد بها راسك فقال له بعض اصحابه غفر الله لك اعطیت هذا الاعرابی حمارا کنت تروح علیه وعمامة کنت تشد بها راسك فقال انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان من ابر البر صلة الرجل اهل ود ابیه بعد ان یولی وان اباه کان صدیقا لعمر **حدثنی** محمد بن حاتم بن میمون نا ابن مهدی عن معاویة بن صالح عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن ابیه عن النواس بن سمعان الانصاری قال سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن البر والاثم فقال البر حسن الخلق والاثم ما حاك فی صدرك وکرهت ان یطلع علیه الناس **حدثنی** هارون بن سعید الایلی نا عبد الله بن وهب حدثنی معاویة بن صالح عن عبد الرحمن ابن جبیر بن نفیر عن ابیه عن النواس بن سمعان قال اقمت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بالمدینة سنة ما یمنعنی من الهجرة الا المسئلة کان احدنا اذا هاجر لم یسال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن شیء قال فسالته عن البر والاثم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم البر حسن الخلق والاثم ما حاك فی نفسك وکرهت ان یطلع علیه الناس

(قوله صلی الله علیه وسلم مر رجل علی دابة فارهة وشارة حسنة) الفارهة بالفاء النشیطة الحادة القویة وقد فرهت بضم الراء فراهة وفراهیة والشارة الهیئة واللباس (قوله فجعل یمصها) بضم المیم علی اللغة المشهورة وحکی فتحها (قوله صلی الله علیه وسلم فهناك تراجعا الحدیث فقالت حلقی) معنی تراجعا الحدیث اقبلت علی الرضیع تحدثه وکانت اولا لا تراه اهلا للکلام فلما تکرر منه الکلام علمت انه اهل له فسالته وراجعته وسبق بیان حلقی فی کتاب الحج (قوله فی الجاریة التی نسبوها الی السرقة ولم تسرق اللهم اجعلنی سالما من المعاصی کما هی سالمة ولیس المراد مثلها فی النسبة الی الباطل یکون منه بریا وفی حدیث جریج هذا فوائد کثیرة منها عظم بر الوالدین وتاکد حق الام وان دعاءها مجاب وانه اذا تعارضت الامور بدئ باهمها وان الله تعالی یجعل لاولیائه مخارج عند ابتلائهم بالشدائد غالبا قال الله تعالی ومن یتق الله یجعل له مخرجا وقد تجری علیهم الشدائد بعض الاوقات زیادة فی احوالهم وتهذیبا لهم فیکون لطفا ومنها استحباب الوضوء والصلوة عند الدعاء بالملمات ومنها ان الوضوء کان معروفا فی شرع من قبلنا فقد ثبت فی هذا الحدیث فی کتاب البخاری فتوضأ وصلی وقد حکی القاضی عن بعضهم انه زعم اختصاصه بهذه الامة ومنها اثبات کرامات الاولیاء وهو مذهب اهل السنة خلافا للمعتزلة وفیه ان کرامات الاولیاء قد تقع باختیارهم وطلبهم وهذا هو الصحیح عند اصحابنا المتکلمین ومنهم من قال لا تقع باختیارهم وطلبهم وفیه ان الکرامات قد تکون بخوارق العادات علی جمیع انواعها ومنعه بعضهم وادعی انها تختص بمثل اجابة دعاء ونحوه وهذا غلط من قائله وانکار للحس بل الصواب جریانها بقلب الاعیان واحضار الشیء من العدم ونحوه (قوله صلی الله علیه وسلم رغم انف من ادرك ابویه عند الکبر احدهما او کلیهما فلم یدخل الجنة) قال اهل اللغة معناه ذل وقیل کره وخزی وهو بفتح الغین وکسرها وهو الرغم بضم الراء وفتحها وکسرها واصله لصق انفه بالرغام وهو تراب مختلط برمل وقیل الرغم کل ما اصاب الانف مما یوذیه وفیه الحث علی بر الوالدین وعظم ثوابه ومعناه ان برهما عند کبرهما وضعفهما بالخدمة او النفقة او غیر ذلك سبب لدخول الجنة فمن قصر فی ذلك فاته دخول الجنة وارغم الله انفه

باب فضل صلة اصدقاء الاب والام ونحوهما

(قوله ان ابا هذا کان ود العمر) قال القاضی روینا بضم الواو وکسرها ای صدیقا من اهل مودته وهی محبته (قوله صلی الله علیه وسلم ان ابر البر صلة الولد اهل ود ابیه وفی روایة ان من ابر البر صلة الرجل اهل ود ابیه بعد ان یولی) الود هنا مضموم الواو وفی هذا فضل صلة اصدقاء الاب والاحسان الیهم باکرامهم وهو متضمن لبر الاب واکرامه لکونه بسببه وتلحق به اصدقاء الام والاجداد والمشائخ والزوج والزوجة وقد سبقت الاحادیث فی اکرامه صلی الله علیه وسلم خلائل خدیجة رضی الله عنها (قوله کان له حمار یتروح علیه اذا مل رکوب الراحلة) معناه کان یستصحب حمارا لیستریح علیه اذا ضجر من رکوب البعیر والله اعلم

باب تفسیر البر والاثم

(قوله عن النواس بن سمعان الانصاری) هکذا وقع فی نسخ صحیح مسلم الانصاری قال ابو علی الجیانی هذا وهم وصوابه الکلابی فان النواس کلابی مشهور قال المازری والقاضی عیاض المشهور انه کلابی ولعله حلیف للانصار قالا وهو النواس بن سمعان بن خالد بن عمرو بن قرط بن عبد الله بن ابی بکر بن ابی کلاب کذا نسبه العلائی عن یحیی بن معین وسمعان بفتح السین وکسرها (قوله صلی الله علیه وسلم البر حسن الخلق والاثم ما حاك فی صدرك وکرهت ان یطلع علیه الناس) قال العلماء البر یکون بمعنی الصلة وبمعنی اللطف والمبرة وحسن الصحبة والعشرة وبمعنی الطاعة

حدثنا قتیبة بن سعید بن جمیل بن طریف بن عبد الله الثقفی ومحمد بن عباد قالا نا حاتم وهو ابن اسماعیل عن معاویة وهو ابن ابی مزرد مولی بنی هاشم حدثنی عمی ابو الحباب سعید بن یسار عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله خلق الخلق حتی اذا فرغ منهم قامت الرحم فقالت هذا مقام العائذ من القطیعة قال نعم اما ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی قال فذاک لک ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأوا ان شئتم فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنهم الله فاصمهم واعمی ابصارهم افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالها حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واللفظ لابی بکر قالا نا وکیع عن معاویة بن ابی مزرد عن یزید بن رومان عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلنی وصله الله ومن قطعنی قطعه الله حدثنا زهیر بن حرب وابن ابی عمر قالا نا سفیان عن الزهری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یدخل الجنة قاطع قال ابن ابی عمر قال سفیان یعنی قاطع رحم حدثنا عبد الله بن محمد بن اسماء الضبعی نا جویریة عن مالک عن الزهری ان محمد بن جبیر اخبره ان اباه اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یدخل الجنة قاطع رحم حدثنا محمد بن رافع وعبد بن حمید عن عبد الرزاق عن معمر عن الزهری بهذا الاسناد مثله وقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنی حرملة بن یحیی التجیبی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن انس بن مالک قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سره ان یبسط علیه رزقه او ینسأ فی اثره فلیصل رحمه حدثنی عبد الملک ابن شعیب بن اللیث حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد قال قال ابن شهاب اخبرنی انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من احب ان یبسط له فی رزقه وینسأ له فی اثره فلیصل رحمه حدثنی محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت العلاء بن عبد الرحمن یحدث عن ابیه عن ابی هریرة ان رجلا قال یا رسول الله ان لی قرابة اصلهم ویقطعونی واحسن الیهم ویسیئون الی واحلم عنهم ویجهلون علی فقال لئن کنت کما قلت فکانما تسفهم المل ولا یزال معک من الله ظهیر علیهم ما دمت علی ذلک حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شهاب عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد الله اخوانا ولا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلاث

وهذه الامور هی مجامع حسن الخلق ومعنی حاک فی صدرک ای تحرک فیه وتردد ولم ینشرح له الصدر وحصل فی القلب منه الشک وخوفت کونه ذنبا **قوله** ما منعنی من الهجرة الا المسألة کان احدنا اذا هاجر لم یسأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن شئ) قال القاضی وغیره معناه انه اقام بالمدینة کالزائر من غیر نقله الیها من وطنه لاستیطانها فلم منعه من الهجرة وهی الانتقال من الوطن و استیطان المدینة الا الرغبة فی سؤال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن امور الدین فانه کان سمح بذلک للطارئین دون المهاجرین وکان المهاجرون یفرحون بسؤال الغرباء الطارئین من الاعراب وغیرهم لانهم یحتملون فی السؤال ویعذرون ویستفید المهاجرون الجواب کما قال انس فی الحدیث الذی ذکره مسلم فی کتاب الایمان وکان یعجبنا ان یجیء الرجل العاقل من اهل البادیة فیسأله والله اعلم

باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها **قوله** صلی الله علیه وسلم قامت الرحم فقالت هذا مقام العائذ من القطیعة قال نعم اما ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی قال فذاک لک وفی الروایة الاخری الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلنی وصله الله ومن قطعنی قطعه الله) قال القاضی عیاض الرحم التی توصل وتقطع وتبر انما هی معنی من المعانی لیست بجسم وانما هی قرابة ونسبة تجمعه رحم والدة وتتصل بعضه ببعض فسمی ذلک الاتصال رحما والمعنی لا یتأتی منها القیام ولا الکلام فیکون ذکر قیامها هنا وتعلقها ضرب مثل وحسن استعارة علی عادة العرب فی استعمال ذلک لمراد تعظیم شأنها وفضیلتها واصلیها وعظیم اثم قاطعیها بعقوقهم لهذا سمی العقوق قطعا والعق الشق کانه قطع ذلک السبب المتصل قال ویجوز ان یکون المراد قام ملک من الملائکة وتعلق بالعرش وتکلم علی لسانها بهذا بامر الله تعالی هذا کلام القاضی والعائذ المستعیذ وهو المعتصم بالشئ الملتجئ الیه المستجیر به قال العلماء وحقیقة الصلة العطف والرحمة فصلة الله سبحانه وتعالی عبارة عن لطفه بهم ورحمته ایاهم وعطفه باحسانه ونعمه اوصلتهم بابل ملکوته الاعلی وشرح صدورهم لمعرفته وطاعته قال القاضی عیاض ولا خلاف ان صلة الرحم واجبة فی الجملة وقطیعتها معصیة کبیرة قال والاحادیث فی الباب تشهد لهذا ولکن الصلة درجات بعضها ارفع من بعض وادناها ترک المهاجرة وصلتها بالکلام ولو بالسلام وتختلف ذلک باختلاف القدرة والحاجة فمنها واجب ومنها مستحب لو وصل بعض الصلة ولم یصل غایتها لا یسمی قاطعا ولو قصر عما یقدر علیه وینبغی له لم یسم واصلا قال واختلفوا فی حد الرحم التی تجب صلتها فقیل هو کل رحم محرم بحیث لو کان احدهما ذکرا والآخر انثی حرمت مناکحتها فعلی هذا لا یدخل اولاد الاعمام ولا اولاد الاخوال واحتج هذا القائل بتحریم الجمع بین المرأة وعمتها او خالتها فی النکاح ونحوه وجواز ذلک فی بنات الاعمام والاخوال وقیل هو عام فی کل رحم من ذوی الارحام فی المیراث یستوی المحرم وغیره ویدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم ثم ادناک ادناک هذا کلام القاضی وهذا القول الثانی هو الصواب ومما یدل علیه الحدیث السابق فی اهل مصر فان لهم ذمة ورحما وحدیث ان ابر البر ان یصل الرجل ابا ابیه مع انه لا محرمیة والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا یدخل الجنة قاطع) هذا الحدیث یتأول تأویلین سبقا فی نظائره فی کتاب الایمان احدهما حمله علی من یستحل القطیعة بلا سبب ولا شبهة مع علمه بتحریمها فهذا کافر مخلد فی النار ولا یدخل الجنة ابدا والثانی معناه ولا یدخلها فی اول الامر مع السابقین بل یعاقب بتأخیره القدر الذی یریده الله تعالی (**قوله** صلی الله علیه وسلم من احب ان یبسط له فی رزقه ویسأله فی اثره فلیصل رحمه) ینسأ مهموز ای یؤخر والاثر الاجل لانه تابع للحیاة فی اثرها وبسط الرزق توسعه وکثرته وقیل بالبرکة فیه واما التأخیر فی الاجل ففیه سؤال مشهور وهو ان الآجال والارزاق مقدرة لا تزید ولا تنقص فاذا جاء اجلهم لا یستأخرون ساعة ولا یستقدمون واجاب العلماء باجوبة الصحیح منها ان هذه الزیادة بالبرکة فی عمره والتوفیق للطاعات وعمارة اوقاته بما ینفعه فی الآخرة وصیانتها عن الضیاع فی غیر ذلک والثانی انه بالنسبة الی ما یظهر للملائکة وفی اللوح المحفوظ ونحو ذلک فیظهر لهم فی اللوح ان عمره ستون سنة الا ان یصل رحمه فان وصلها زید له اربعون وقد علم الله سبحانه وتعالی ما سیقع له من ذلک وهو من معنی قوله تعالی یمحو الله ما یشاء ویثبت فبالنسبة الی علم الله تعالی وما سبق به قدره لا زیادة بل هی مستحیلة وبالنسبة الی ما ظهر للمخلوقین یتصور الزیادة وهو مراد الحدیث والثالث ان المراد بقاء ذکره الجمیل بعده فکانه لم یمت حکاه القاضی وهو ضعیف او باطل والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم للذی یصل قرابته ویقطعونه لئن کنت کما قلت فکانما تسفهم المل ولا یزال معک من الله تعالی ظهیر علیهم ما دمت علی ذلک) المل بفتح المیم الرماد الحار وتسفهم بضم التاء وکسر السین وتشدید الفاء والظهیر المعین والدافع لاذاهم وقوله احلم عنهم بضم اللام ویجهلون ای یسیئون والجهل هنا القبیح من القول ومعناه کانما تطعمهم الرماد الحار وهو تشبیه لما یلحقهم من الالم بما یلحق آکل الرماد الحار من الالم ولا شئ علی هذا المحسن بل ینالهم الاثم العظیم فی قطیعته وادخالهم الاذی علیه وقیل معناه انک بالاحسان الیهم تخزیهم وتحقرهم فی انفسهم لکثرة احسانک وقبح فعلهم من الخزی والحقارة عند انفسهم کمن یسف المل وقیل ذلک الذی یأکلونه من احسانک کالمل ویحرق احشاءهم والله اعلم

باب تحریم التحاسد والتباغض والتدابر **قوله** صلی الله علیه وسلم لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد الله اخوانا) التدابر المعاداة وقیل المقاطعة لان کل واحد یولی صاحبه دبره والحسد تمنی زوال النعمة وهو حرام ومعنی کونوا عباد الله اخوانا ای تعاملوا وتعاشروا معاملة الاخوة ومعاشرتهم فی المودة والرفق والشفقة والملاطفة والتعاون فی الخیر ونحو ذلک مع صفاء القلوب والنصیحة بکل حال قال بعض العلماء وفی النهی عن التباغض اشارة الی النهی عن الاهواء المضلة الموجبة للتباغض

حدثنا حاجب بن الولید نا محمد بن حرب نا محمد بن الولید الزبیدی عن الزهری قال اخبرنی انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ح وحدثنیه حرملة بن یحیی اخبرنی ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث مالك حدثنا زهیر بن حرب وابن ابی عمر وعمرو الناقد جمیعا عن ابن عیینة عن الزهری بهذا الاسناد وزاد ابن عیینة ولا تقاطعوا حدثنا ابو کامل نا یزید یعنی ابن زریع ح وحدثنا محمد بن رافع وعبد بن حمید کلاهما عن عبد الرزاق جمیعا عن معمر عن الزهری بهذا الاسناد اما روایة یزید عنه فکروایة سفیان عن الزهری بین کر الخصال الاربع جمیعا واما حدیث عبد الرزاق ولا تحاسدوا ولا تقاطعوا ولا تدابروا حدثنا محمد بن المثنی نا ابو داؤد نا شعبة عن قتادة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تقاطعوا وکونوا عباد الله اخوانا وحدثنیه علی بن نصر الجهضمی نا وهب بن جریر نا شعبة بهذا الاسناد مثله وزاد کما امرکم الله حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی ایوب الانصاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلاث لیال یلتقیان فیعرض هذا ویعرض هذا وخیرهما الذی یبدأ بالسلام حدثنا قتیبة بن سعید وابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب قالوا نا سفیان ح وحدثنی حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس ح وحدثنا حاجب بن الولید نا محمد بن حرب عن الزبیدی ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی ومحمد بن رافع وعبد بن حمید عن عبد الرزاق عن معمر کلهم عن الزهری باسناد مالك ومثل حدیثه الا قوله فیعرض هذا ویعرض هذا فانهم جمیعا قالوا فی حدیثهم غیر مالك فیصد هذا ویصد هذا حدثنا محمد بن رافع نا محمد بن ابی فدیك انا الضحاك وهو ابن عثمان عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحل للمؤمن ان یهجر اخاه فوق ثلاثة ایام حدثنا قتیبة ابن سعید نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا هجرة بعد ثلاث حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد الله اخوانا حدثنا قتیبة بن سعید نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تهاجروا ولا تدابروا ولا تحسسوا ولا یبع بعضکم علی بیع بعض وکونوا عباد الله اخوانا حدثنا اسحاق بن ابراهیم انا جریر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا وکونوا عباد الله اخوانا حدثنا الحسن بن علی الحلوانی وعلی بن نصر الجهضمی قالا نا وهب بن جریر نا شعبة عن الاعمش بهذا الاسناد لا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وکونوا عباد الله اخوانا کما امرکم الله حدثنی احمد بن سعید الدارمی نا حبان نا وهیب نا سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تباغضوا ولا تدابروا ولا تنافسوا وکونوا عباد الله اخوانا

(قوله حدثنیه علی بن نصر الجهضمی ثنا وهب بن جریر ثنا شعبة) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا علی بن نصر وکذا نقله الجیانی والقاضی عیاض وغیرهما عن الحفاظ وعن عامة النسخ وفی بعضها نصر بن علی بالعکس قالوا وهو غلط قالوا والصواب علی بن نصر وهو ابو الحسن علی بن نصر بن علی بن نصر الجهضمی توفی بالبصرة سودا بوه نصر بن علی سنة خمسین ومائتین مات الاب فی شهر ربیع الآخر ومات الابن فی شعبان تلك السنة قال القاضی قد اتفق الحفاظ علی ما ذکرناه وان الصواب علی بن نصر دون عکسه مع ان مسلما روی عنهما الا ان لا یکون نصر بن علی سماع من وهب ابن جریر ولیس هذا مذهب مسلم فانه یکتفی بالمعاصرة وامکان اللقاء قال ففی نفیهم لروایة النسخ التی فیها نصر بن علی نظر هذا کلام القاضی والذی قاله الحفاظ هو الصواب وهم اعرف بما انتقدوه ولا یلزم من سماع الابن من وهب سماع الاب منه ولا یقال یمکن الجمع فکتاب مسلم وقع علی وجه واحد فالذی نقله الاکثرون هو المعتمد لاسیما وقد صوبه الحفاظ **باب** تحریم الهجر فوق ثلثة ایام بلا عذر شرعی (قوله صلی الله علیه وسلم لا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلث لیال) قال العلماء فی هذا الحدیث تحریم الهجر بین المسلمین اکثر من ثلث لیال واباحتها فی الثلاث الاول بنص الحدیث والثانی بمفهومه قالوا وانما عفی عنها فی الثلاث لان الآدمی یجبول علی الغضب وسوء الخلق ونحو ذلك فعفی عن الهجرة فی الثلاثة لیذهب ذلك العارض وقیل ان الحدیث لا یقتضی اباحة الهجرة فی الثلاثة هذا علی مذهب من یقول لا یحتج بالمفهوم ودلیل الخطاب (قوله صلی الله علیه وسلم یلتقیان فیعرض هذا ویعرض هذا وفی روایة فیصد هذا ویصد هذا) هو بضم الصاد ومعنی یصد یعرض ای یولیه عرضه بضم العین وهو جانبه والصد بضم الصاد وهو ایضا الجانب والناحیة (قوله صلی الله علیه وسلم وخیرهما الذی یبدأ بالسلام) ای هو افضلهما وفیه دلیل لمذهب الشافعی ومالك ومن وافقهما ان السلام یقطع الهجرة ویرفع الاثم فیها وبه قال احمد وابن القاسم المالکی ان کان یؤذیه لم یقطع السلام هجرته قال اصحابنا ولو کاتبه وراسله عند غیبته عنه هل یزول اثم الهجرة فیه وجهان احدهما لا یزول لانه لم یکلمه واصحهما یزول لزوال الوحشة والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم لا یحل المسلم) قد یحتج به من یقول الکفار غیر مخاطبین بفروع الشرع والاصح انهم مخاطبون بها وانما قید بالمسلم لانه الذی یقبل خطاب الشرع وینتفع به **باب** تحریم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها (قوله صلی الله علیه وسلم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث) المراد النهی عن ظن السوء قال الخطابی هو تحقیق الظن وتصدیقه دون ما یهجس فی النفس فان ذلك لا یملك ومراد الخطابی ان المحرم من الظن ما استمر صاحبه علیه واستقر فی قلبه دون ما یعرض فی القلب ولا یستقر فان هذا لا یکلف به کما سبق فی حدیث تجاوز الله تعالی عما تحدث به الامة ما لم تتکلم او تعمل وسبق تاویله علی الخواطر التی لا تستقر ونقل القاضی عن سفیان انه قال الظن الذی یاثم به هو ما ظنه وتکلم به فان لم یتکلم لم یاثم قال وقال بعضهم یحتمل ان المراد الحکم فی الشرع بظن مجرد من غیر شاهد علی اصل ولا نظر واستدلال وهذا ضعیف او باطل والصواب الاول (قوله صلی الله علیه وسلم ولا تحسسوا ولا تجسسوا) الاول بالحاء والثانی بالجیم قال بعض العلماء التحسس بالحاء الاستماع لحدیث القوم وبالجیم البحث عن العورات وقیل بالجیم التفتیش عن بواطن الامور واکثر ما یقال فی الشر والجاسوس صاحب سر الشر والناموس صاحب سر الخیر وقیل بالجیم ان تطلبه لغیرك وبالحاء ان تطلبه لنفسك قاله ثعلب وقیل هما بمعنی وهو طلب معرفة الاخبار الغائبة والاحوال (قوله صلی الله علیه وسلم ولا تنافسوا ولا تحاسدوا) قد قدمنا ان الحسد تمنی زوال النعمة واما المنافسة والتنافس فمعناهما الرغبة فی الشیء وفی الانفراد به فالمنافسة اذا رغبت فیما رغب فیه وقیل معنی الحدیث التباری فی الرغبة فی الدنیا واسبابها وحظوظها (قوله صلی الله علیه وسلم لا تهاجروا) کذا هو فی معظم النسخ وفی بعضها تهاجروا وهما بمعنی والمراد النهی عن الهجرة ومقاطعة الکلام وقیل یجوز ان یکون لا تهجروا ای لا تتکلموا بالهجر بضم الهاء وهو الکلام القبیح واما النهی عن البیع علی بیع اخیه والنجش فسبق بیانهما فی کتاب البیوع وقال القاضی یحتمل ان المراد بالتناجش هنا ذم بعضهم بعضا والصحیح انه التناجش المذکور فی البیع وهو ان یزید فی السلعة ولا رغبة له فی شرائها بل لیغر غیره فی شرائها

باب تحریم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها

حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب نا داود یعنی ابن قیس عن ابی سعید مولی عامر بن کریز عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا ولا تدابروا ولا یبع بعضکم علی بیع بعض وکونوا عباد الله اخوانا المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یخذله ولا یحقره التقوی ههنا ویشیر الی صدره ثلاث مرار بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاه المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه حدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح نا ابن وهب عن اسامة وهو ابن زید انه سمع ابا سعید مولی عبد الله بن عامر بن کریز یقول سمعت ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر نحو حدیث داود وزاد ونقص ومما زاد فیه ان الله لا ینظر الی اجسادکم ولا الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم واشار باصابعه الی صدره حدثنا عمرو الناقد نا کثیر بن هشام نا جعفر بن برقان عن یزید بن الاصم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم حدثنا قتیبة بن سعید عن مالک بن انس فیما قرئ علیه عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تفتح ابواب الجنة یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد لا یشرک بالله شیئا الا رجل کانت بینه وبین اخیه شحناء فیقال انظروا هذین حتی یصطلحا انظروا هذین حتی یصطلحا وحدثنیه زهیر ابن حرب نا جریر ح وحدثنا قتیبة بن سعید واحمد بن عبدة الضبی عن عبد العزیز الدراوردی کلاهما عن سهیل عن ابیه باسناده مالک نحو حدیثه غیر ان فی حدیث الدراوردی الا المتهاجرین من روایة ابن عبدة وقال قتیبة الا المهتجرین حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن مسلم بن ابی مریم عن ابی صالح سمع ابا هریرة رفعه مرة قال تعرض الاعمال فی کل یوم خمیس واثنین فیغفر الله عز وجل فی ذلک الیوم لکل امرأ لا یشرک بالله شیئا الا امرأ کانت بینه وبین اخیه شحناء فیقال ارکوا هذین حتی یصطلحا ارکوا هذین حتی یصطلحا حدثنا ابو الطاهر وعمرو بن سواد قالا نا ابن وهب انا مالک بن انس عن مسلم بن ابی مریم عن ابی صالح عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تعرض اعمال الناس فی کل جمعة مرتین یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینه وبین اخیه شحناء فیقال اترکوا او ارکوا هذین حتی یفیئا حدثنا قتیبة بن سعید عن مالک بن انس فیما قرئ علیه عن عبد الله بن عبد الرحمن بن معمر عن ابی الحباب سعید بن یسار عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یقول یوم القیمة این المتحابون بجلالی الیوم اظلهم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی حدثنی عبد الاعلی بن حماد نا حماد بن سلمة عن ثابت عن ابی رافع عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ان رجلا زار اخا له فی قریة اخری فارصد الله له علی مدرجته ملکا فلما اتی علیه قال این ترید قال ارید اخا لی فی هذه القریة قال هل لک علیه من نعمة تربها قال لا غیر انی احببته فی الله قال فانی رسول الله الیک بان الله قد احبک کما احببته فیه حدثنا سعید بن منصور وابو الربیع قالا نا حماد یعنیان ابن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان قال ابو الربیع رفعه الی النبی صلی الله علیه وسلم وفی حدیث سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عائد المریض فی مخرفة الجنة حتی یرجع حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی انا هشیم عن خالد عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عاد مریضا لم یزل فی خرفة الجنة حتی یرجع

باب تحریم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله (**قوله** عامر بن کریز) بضم الکاف (**قوله** صلی الله علیه وسلم المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یخذله ولا یحقره) اما کون المسلم اخا المسلم فسبق شرحه قریبا واما لا یخذله فقال العلماء الخذل ترک الاعانة والنصر ومعناه اذا استعان به فی دفع ظالم ونحوه لزمه اعانته اذا امکنه ولم یکن له عذر شرعی ولا یحقره هو بالقاف والحاء المهملة ای لا یحتقره فلا ینکر علیه ولا یستصغره ویستقله قال القاضی ورواه بعضهم لا یخفره بضم الیاء وبالخاء المعجمة والفاء ای لا یغدر بعهده ولا ینقض امانه قال والصواب المعروف هو الاول وهو الموجود فی غیر کتاب مسلم بغیر خلاف وروی لا یحتقره وهذا یرد الروایة الثانیة (**قوله** صلی الله علیه وسلم التقوی ههنا ویشیر الی صدره ثلث مرار وفی روایة ان الله لا ینظر الی اجسادکم ولکن ینظر الی قلوبکم) معنی الروایة الاولی ان الاعمال الظاهرة لا یحصل بها التقوی وانما یحصل بما یقع فی القلب من عظمة الله تعالی وخشیته ومراقبته ومعنی نظر الله ههنا مجازاته ومحاسبته ای انما یکون ذلک علی ما فی القلب دون الصور الظاهرة ونظر الله ورؤیته محیط بکل شیء ومقصود الحدیث ان الاعتبار فی هذا کله بالقلب وهو من نحو قوله صلی الله علیه وسلم الا ان فی الجسد مضغة الحدیث قال المازری واحتج بعض الناس بهذا الحدیث علی ان العقل فی القلب لا فی الراس وقد سبقت المسئلة مبسوطة فی حدیث الا ان فی الجسد مضغة (**قوله** جعفر بن برقان) بضم الموحدة واسکان الراء **باب** النهی عن الشحناء (**قوله** صلی الله علیه وسلم تفتح ابواب الجنة یوم الاثنین ویوم الخمیس الحدیث) قال القاضی قال الباجی معنی فتحها کثرة الصفح والغفران ورفع المنازل واعطاء الثواب الجزیل قال القاضی ویحتمل ان یکون علی ظاهره وان فتح ابوابها علامة لذلک (**قوله** صلی الله علیه وسلم ارکوا هذین حتی یصطلحا) هو بالراء الساکنة وضم الکاف والهمزة فی اوله همزة وصل ای اخروا یقال رکاه یرکوه رکوا اذا اخره قال صاحب التحریر ویجوز ان یرویه بقطع الهمزة المفتوحة من قولهم ارکیت الامر اذا اخرته وذکر غیره انه روی بقطعها ووصلها والشحناء العداوة کانه شحن قلبه بغضا له ای ملأه وانظروا هذین بقطع الهمزة اخروهما حتی یفیئا ای یرجعا الی الصلح والمودة **باب** فضل الحب فی الله تعالی (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان الله یقول یوم القیمة این المتحابون بجلالی الیوم اظلهم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی) فیه دلیل لجواز قول الانسان الله یقول وهو الصواب الذی علیه العلماء کافة الا ما قدمناه فی کتاب الایمان عن بعض السلف من کراهته ذلک وانه لا یقال یقول الله بل یقال قال الله وقد قدمنا انه جاء بجوازه القرآن فی قوله تعالی والله یقول الحق واحادیث صحیحة کثیرة (**قوله** تعالی المتحابون بجلالی) ای لعظمتی وطاعتی لا للدنیا (**قوله** تعالی یوم لا ظل الا ظلی) ای انه لا یکون من له ظل مجازا کما فی الدنیا وجاء فی غیر مسلم ظل عرشی قال القاضی ظاهره انه فی ظله من الحر والشمس ووهج الموقف وانفاس الخلق قال وهذا قول الاکثرین وقال عیسی بن دینار معناه کفه من المکاره واکرامه وجعله فی کنفه وستره ومنه قولهم السلطان ظل الله فی الارض وقیل یحتمل ان الظل هنا عبارة عن الراحة والنعیم یقال هو فی عیش ظلیل ای طیب (**قوله** صلی الله علیه وسلم فارصد الله علی مدرجته ملکا) معنی ارصده اقعده برقبته والمدرجة بفتح المیم والراء الطریق سمیت بذلک لان الناس یدرجون علیها ای یمضون ویمشون (**قوله** لک علیه من نعمة تربها) ای تقوم باصلاحها وتنهض الیه بسبب ذلک (**قوله** بان الله قد احبک کما احببته فیه) قال العلماء محبة الله عبده هی رحمته له ورضاه عنه وارادته له الخیر وان یفعل به فعل المحب من الخیر واصل المحبة فی حق العباد میل القلب والله تعالی منزه عن ذلک فی هذا الحدیث فضل المحبة فی الله تعالی وانها سبب لحب الله تعالی العبد وفیه فضیلة زیارة الصالحین والاصحاب وفیه ان الآدمیین قد یرون الملائکة **باب** فضل عیادة المریض (**قوله** صلی الله علیه وسلم عائد المریض فی مخرفة الجنة) وفی الروایة الثانیة خرفة الجنة بضم الخاء قیل یا رسول الله ما خرفة الجنة قال جناها ای یؤل به ذلک الی الجنة واجتناء ثمارها واتفق العلماء علی فضل عیادة المریض وسبق شرح ذلک واضحا فی باب

حدثنا یحیی بن حبیب الحارثی نا یزید بن زریع نا خالد عن ابی قلابة عن ابی سماء الرحبی عن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم یزل فی خرفة الجنة حتی یرجع حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب جمیعا عن یزید واللفظ لزهیر نا یزید بن هارون انا عاصم یعنی الاحول عن عبد الله بن زید هو ابو قلابة عن ابی الاشعث الصنعانی عن ابی سماء الرحبی عن ثوبان مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من عاد مریضا لم یزل فی خرفة الجنة قیل یا رسول الله وما خرفة الجنة قال جناها حدثنیه سوید بن سعید نا مروان بن معاویة عن عاصم الاحول بهذا الاسناد حدثنی محمد بن حاتم بن میمون نا بهز نا حماد بن سلمة عن ثابت عن ابی رافع عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل یقول یوم القیمة یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودك وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده اما علمت انك لو عدته لوجدتنی عنده یا ابن آدم استطعمتك فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمك وانت رب العالمین قال اما علمت انه استطعمك عبدی فلان فلم تطعمه اما علمت انك لو اطعمته لوجدت ذلك عندی یا ابن آدم استسقیتك فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیك وانت رب العالمین قال استسقاك عبدی فلان فلم تسقه اما انك لو اسقیته وجدت ذلك عندی

باب ثواب المؤمن فیما یصیبه من مرض او حزن او نحو ذلك حتی الشوکة یشاکها

حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق قال قالت عائشة ما رایت رجلا اشد علیه الوجع من رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی روایة عثمان مکان الوجع وجعا حدثنا عبید الله بن معاذ حدثنی ابی ح وحدثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا ابن ابی عدی ح وحدثنی بشر بن خالد انا محمد یعنی ابن جعفر کلهم عن شعبة عن الاعمش ح وحدثنی ابو بکر بن نافع نا عبد الرحمن ح وحدثنا ابن نمیر نا مصعب بن المقدام کلاهما عن سفیان عن الاعمش باسناد جریر مثل حدیثه حدثنا عثمان بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال الآخران نا جریر عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن الحارث بن سوید عن عبد الله قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یوعك فمسسته بیدی فقلت یا رسول الله انك لتوعك وعکا شدیدا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجل انی اوعك کما یوعك رجلان منکم قال فقلت ذلك ان لك اجرین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجل ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یصیبه اذی من مرض فما سواه الا حط الله به سیئاته کما تحط الشجرة ورقها ولیس فی حدیث زهیر فمسسته بیدی حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة ح وحدثنی محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا سفیان ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم انا عیسی بن یونس ویحیی بن عبد الملك بن ابی غنیة کلهم عن الاعمش باسناد جریر نحو حدیثه وزاد فی حدیث ابی معاویة قال نعم والذی نفسی بیده ما علی الارض مسلم حدثنا زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم جمیعا عن جریر قال زهیر نا جریر عن منصور عن ابراهیم عن الاسود قال دخل شباب من قریش علی عائشة وهی بمنی وهم یضحکون فقالت ما یضحککم قالوا فلان خر علی طنب فسطاط فکادت عنقه او عینه ان تذهب قالت لا تضحکوا فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من مسلم یشاك شوکة فما فوقها الا کتبت له بها درجة ومحیت عنه بها خطیئة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واللفظ لهما ح وحدثنا اسحاق الحنظلی قال اسحاق انا وقال الآخران نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یصیب المؤمن من شوکة فما فوقها الا رفعه الله بها درجة او حط عنه بها خطیئة حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا محمد بن بشر نا هشام عن ابیه عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصیب المؤمن شوکة فما فوقها الا قص الله بها من خطیئته حدثنا ابو کریب نا ابو معاویة نا هشام بهذا الاسناد حدثنی ابو الطاهر انا ابن وهب اخبرنی مالك بن انس ویونس بن یزید عن ابن شهاب عن عروة ابن الزبیر عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من مصیبة یصاب بها المسلم الا کفر بها عنه حتی الشوکة یشاکها

قوله فی اسانید هذا الحدیث عن ابی قلابة عن ابی اسماء وفی الروایة الاخری عن ابی قلابة عن الاشعث عن ابی اسماء) قال الترمذی سالت البخاری عن اسناد هذا الحدیث فقال احادیث ابی قلابة کلها عن ابی اسماء لیس بینهما ابو الاشعث الا هذا الحدیث (**قوله** عز وجل مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودك وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده اما علمت انك لو عدته لوجدتنی عنده) قال العلماء انما اضاف المرض الیه سبحانه وتعالی والمراد العبد تشریفا للعبد وتقریبا له قالوا ومعنی وجدتنی عنده ای وجدت ثوابی وکرامتی ویدل علیه قوله تعالی فی تمام الحدیث لو اطعمته لوجدت ذلك عندی لو اسقیته لوجدت ذلك عندی ای ثوابه والله اعلم **باب** ثواب المؤمن فیما یصیبه من مرض او حزن او نحو ذلك حتی الشوکة یشاکها (**قولها** ما رایت رجلا اشد علیه الوجع من رسول الله صلی الله علیه وسلم) قال العلماء الوجع هنا المرض والعرب تسمی کل مرض وجعا (**قوله** انك توعك وعکا شدیدا) الوعك باسکان العین قیل هو الحمی وقیل المها ومغشیا وقد وعك الرجل یوعك فهو موعوك (**قوله** یحیی بن عبد الملك بن ابی غنیة) هو بالغین المعجمة والنون (**قوله** ان عائشة رضی الله عنها قالت للذین ضحکوا من عشر بطنب فسطاط لا تضحکوا) فیه النهی عن الضحك من مثل هذا الا ان یحصل غلبة لا یمکن دفعه واما تعمده فمذموم لان فیه ایذاء المسلم وکسر قلبه والطنب بضم النون واسکانها هو الحبل الذی یشد به الفساطیط وهو الخباء ونحوه ویقال فساط بحذف ما مع تشدید السین والفاء مضمومة ومکسورة فیهن فصارت ست لغات **قوله** صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یشاك شوکة فما فوقها الا کتبت له درجة ومحیت عنه بها خطیئة وفی روایة الا رفعه الله بها درجة او حط عنه بها خطیئة وفی بعض النسخ وحط عنه بها خطیئة وفی روایة الا کتب الله له بها حسنة او حطت عنه بها خطیئة) فی هذه الاحادیث بشارة عظیمة للمسلمین فانه قلما ینفك الواحد منهم ساعة من شیء من هذه الامور وفیه تکفیر الخطایا بالامراض والاسقام ومصائب الدنیا وهمومها وان قلت مشقتها وفیه رفع الدرجات بهذه الامور وزیادة الحسنات وهذا هو الصحیح الذی علیه جماهیر العلماء وحکی القاضی عن بعضهم انها تکفر الخطایا فقط ولا ترفع درجة ولا تکتب حسنة قال وروی نحوه عن ابن مسعود قال الوجع لا یکتب به اجر لکن تکفر به الخطایا فقط واعتمد علی الاحادیث التی فیها تکفیر الخطایا ولم تبلغه هذه الاحادیث التی ذکرها مسلم المصرحة برفع الدرجات وکتب الحسنات قال العلماء والحکمة فی کون الانبیاء اشد بلاء ثم الامثل فالامثل انهم مخصوصون بکمال الصبر وصحة الاحتساب ومعرفة ان ذلك نعمة من الله تعالی لیتم لهم الخیر ویضاعف لهم الاجر ویظهر صبرهم ورضاهم

حدثنی ابو الطاہر انا ابن وہب اخبرنی مالک بن انس عن یزید بن خصیفۃ عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصیب المؤمن من مصیبۃ حتی الشوکۃ الا قص بہا من خطایاہ او کفر بہا من خطایاہ لا یدری یزید ایتہما قال عروۃ **حدثنی** حرملۃ بن یحیی انا عبد اللہ ابن وہب انا حیوۃ حدثنی ابن الہاد عن ابی بکر بن حزم عن عمرۃ عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من شیء یصیب المؤمن حتی الشوکۃ تصیبہ الا کتب اللہ لہ بہا حسنۃ او حطت عنہ بہا خطیئۃ **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ وابو کریب قالا نا ابو اسامۃ عن الولید بن کثیر عن محمد بن عمرو بن عطاء عن عطاء بن یسار عن ابی سعید وابی ہریرۃ انہما سمعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما یصیب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا حزن حتی الہم یہمہ الا کفر اللہ بہ من سیئاتہ **حدثنا** قتیبۃ بن سعید وابو بکر بن ابی شیبۃ کلاہما عن ابن عیینۃ واللفظ لقتیبۃ نا سفیان عن ابی محیصن شیخ من قریش سمع محمد بن قیس بن مخرمۃ یحدث عن ابی ہریرۃ قال لما نزلت من یعمل سوءا یجز بہ بلغت من المسلمین مبلغا شدیدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاربوا وسددوا ففی کل ما یصاب بہ المسلم کفارۃ حتی النکبۃ ینکبہا او الشوکۃ یشاکہا قال مسلم ہو عمر بن عبد الرحمن بن محیصن من اہل مکۃ **حدثنی** عبید اللہ بن عمر القواریری ثنا یزید بن زریع نا الحجاج الصواف حدثنی ابو الزبیر نا جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی ام السائب او ام المسیب فقال مالک یا ام السائب او یا ام المسیب تزفزفین قالت الحمی لا بارک اللہ فیہا فقال لا تسبی الحمی فانہا تذہب خطایا بنی آدم کما یذہب الکیر خبث الحدید **حدثنا** عبید اللہ بن عمر القواریری نا یحیی بن سعید وبشر بن المفضل قالا نا عمران ابو بکر قال حدثنی عطاء بن ابی رباح قال قال لی ابن عباس الا اریک امرأۃ من اہل الجنۃ قلت بلی قال ہذہ المرأۃ السوداء اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت انی اصرع وانی اتکشف فادع اللہ لی قال ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ ان یعافیک قالت اصبر قالت فانی اتکشف فادع اللہ ان لا اتکشف فدعا لہا **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمن بن بہرام الدارمی نا مروان یعنی ابن محمد الدمشقی نا سعید بن عبد العزیز عن ربیعۃ بن یزید عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما روی عن اللہ تبارک وتعالی انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من ہدیتہ فاستہدونی اہدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنہار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضروہ ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسألتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر یا عبادی انما ہی اعمالکم احصیہا لکم ثم اوفیکم ایاہا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ قال سعید کان ابو ادریس الخولانی اذا حدث بہذا الحدیث جثا علی رکبتیہ **حدثنیہ** ابو بکر بن اسحاق نا ابو مسہر نا سعید بن عبد العزیز بہذا الاسناد غیر ان مروان اتمہما حدیثا قال ابو اسحاق حدثنا بہذا الحدیث الحسن والحسین ابنا بشر ومحمد بن یحیی قالوا حدثنا ابو مسہر فذکروا الحدیث بطولہ

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصیب المومن من شوکۃ فما فوقہا الا قص اللہ بہا من خطیئۃ) ہکذا فی معظم النسخ قص وفی بعضہا نقص وکلاہما صحیح متقارب المعنی (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ما یصیب المومن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا حزن حتی الہم یہمہ الا کفر اللہ بہ من سیئاتہ) الوصب الوجع اللازم ومنہ قولہ تعالی ولہم عذاب واصب ای لازم ثابت والنصب التعب وقد نصب ینصب نصبا کفرح یفرح فرحا ونصبہ غیرہ والنصبہ لغتان والسقم بضم السین واسکان القاف وفتحہا لغتان وکذلک الحزن والحزن فیہ اللغتان ویہمہ قال القاضی ہو بضم الیاء وفتح الہاء علی ما لم یسم فاعلہ وضبطہ غیرہ یہمہ بفتح الیاء وضم الہاء ای یغمہ وکلاہما صحیح (**قولہ** عن ابن محیصن شیخ من قریش قال مسلم ہو عمر بن عبد الرحمن بن محیصن) ہکذا ہو فی معظم نسخ بلادنا ان مسلما قال ہو عمر بن عبد الرحمن وفی بعضہا ہو عبد الرحمن وکذا نقلہ القاضی عن بعض الرواۃ وہو غلط والصواب الاول ومحیصن بالنون فی آخرہ ووقع فی بعض نسخ المغاربۃ بحذفہا وہو تصحیف (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم قاربوا) ای اقتصدوا فلا تغلوا ولا تقصروا بل توسطوا وسددوا ای اقصدوا السداد وہو الصواب (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم حتی النکبۃ ینکبہا وہی مثل العثرۃ یعثر بہا برجلہ وربما جرحت اصبعہ واصل النکب الکب والقلب (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم مالک یا ام السائب تزفزفین) بزاءین معجمتین وفائین والتاء مضمومۃ قال القاضی تضم وتفتح ہذا ہو الصحیح المشہور فی ضبط ہذہ اللفظۃ وادعی القاضی انہا روایۃ جمیع رواۃ مسلم ووقع فی بعض نسخ بلادنا بالراء والفاء ورواہ بعضہم فی غیر مسلم بالراء والقاف ومعناہ تحرکین حرکۃ شدیدۃ ای ترعدین وفی حدیث المرأۃ التی کانت تصرع دلیل علی ان الصرع یثاب علیہ اکمل ثواب

باب تحریم الظلم

تحریم الظلم (**قولہ** تعالی انی حرمت الظلم علی نفسی) قال العلماء معناہ تقدست عنہ وتعالیت والظلم مستحیل فی حق اللہ سبحانہ وتعالی کیف یجاوز سبحانہ حدا ولیس فوقہ من یطیعہ وکیف یتصرف فی غیر ملک والعالم کلہ ملکہ وسلطانہ واصل التحریم فی اللغۃ المنع فسمی تقدسہ عن الظلم تحریما لمشابہتہ للممنوع فی اصل عدم الشیء (**قولہ** تعالی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا) ہو بفتح التاء ای لا تتظالموا والمراد لا یظلم بعضکم بعضا وہذا توکید لقولہ تعالی یا عبادی وجعلتہ بینکم محرما وزیادۃ تغلیظ فی تحریمہ (**قولہ** تعالی کلکم ضال الا من ہدیتہ) قال المازری ظاہر ہذا انہم خلقوا علی الضلال الا من ہداہ اللہ تعالی وفی الحدیث المشہور کل مولود یولد علی الفطرۃ قال فقد یکون المراد بالاول وصفہم بما کانوا علیہ قبل بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانہم لو ترکوا وما فی طباعہم من ایثار الشہوات والراحۃ واہمال النظر لضلوا وہذا الثانی اظہر وفی ہذا دلیل لمذہب اصحابنا وسائر اہل السنۃ ان المہتدی ہو من ہداہ اللہ ویہدی اللہ اہتدی وبارادۃ اللہ تعالی ذلک وانہ سبحانہ وتعالی انما اراد ہدایۃ بعض عبادہ وہم المہتدون ولم یرد ہدایۃ الآخرین ولو اراد ہدایتہم لاہتدوا خلافا للمعتزلۃ فی قولہم الفاسد انہ سبحانہ وتعالی اراد ہدایۃ الجمیع جل اللہ ان یرید ما لا یقع او یقع ما لا یرید (**قولہ** تعالی ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر) المخیط بکسر المیم وفتح الیاء ہو الابرۃ قال العلماء ہذا تقریب الی الافہام ومعناہ لا ینقص شیئا اصلا کما قال فی الحدیث الآخر لا یغیضہا نفقۃ ای لا ینقصہا نفقۃ لان ما عند اللہ لا یدخلہ نقص وانما یدخل النقص المحدود الفانی وعطاء اللہ تعالی من رحمتہ وکرمہ وجودہ ہما صفتان قدیمتان لا یتطرق الیہما النقص فضرب المثل بالمخیط فی البحر لانہ غایۃ ما یضرب بہ المثل فی القلۃ والمقصود التقریب الی الافہام بما شاہدوہ

حدثنا اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن المثنی کلاهما عن عبدالصمد بن عبدالوارث نا همام نا قتادة عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما یروی عن ربه عز وجل انی حرمت علی نفسی الظلم وعلی عبادی فلا تظالموا وساق الحدیث بنحوه وحدیث ابی ادریس الذی ذکرناه انم منه حدثنا عبدالله بن مسلمة بن قعنب نا داود یعنی ابن قیس عن عبیدالله بن مقسم عن جابر بن عبدالله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامة واتقوا الشح فان الشح اهلك من کان قبلکم حملهم علی ان سفکوا دماءهم واستحلوا محارمهم حدثنی محمد بن حاتم نا شبابة نا عبدالعزیز الماجشون عن عبدالله بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الظلم ظلمات یوم القیامة حدثنا قتیبة بن سعید نا لیث عن عقیل عن الزهری عن سالم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته ومن فرج عن مسلم کربة فرج الله عنه بها کربة من کرب یوم القیامة ومن ستر مسلما ستره الله یوم القیامة حدثنا قتیبة بن سعید وعلی بن حجر قالا نا اسمعیل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درهم له ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامة بصلاة وصیام وزکوة ویاتی قد شتم هذا وقذف هذا واکل مال هذا وسفك دم هذا وضرب هذا فیعطی هذا من حسناته وهذا من حسناته فان فنیت حسناته قبل ان یقضی ما علیه اخذ من خطایاهم فطرحت علیه ثم طرح فی النار حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لتؤدن الحقوق الی اهلها یوم القیامة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء حدثنا محمد بن عبدالله بن نمیر نا ابو معاویة نا یزید بن ابی بردة عن ابیه عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل یملی للظالم فاذا اخذه لم یفلته ثم قرأ وکذلك اخذ ربك اذا اخذ القری وهی ظالمة ان اخذه الیم شدید حدثنا احمد بن عبدالله بن یونس نا زهیر نا ابو الزبیر عن جابر قال اقتتل غلامان غلام من المهاجرین وغلام من الانصار فنادی المهاجر واللمهاجرون یا للمهاجرین ونادی الانصاری یا للانصار فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما هذا دعوی اهل الجاهلیة قالوا لا یا رسول الله الا ان غلامین اقتتلا فکسع احدهما الآخر فقال لا باس ولینصر الرجل اخاه ظالما او مظلوما ان کان ظالما فلینهه فانه له نصر وان کان مظلوما فلینصره

فان البحر من اعظم المرئیات عیانا واکبرها والآبرة من اصغر الموجودات مع انها ثقیلة لا یتعلق بها ماء والله اعلم (قوله تعالی یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنهار) الروایة المشهورة تخطئون بضم التاء وروی بفتحها وفتح الطاء یقال خطئ یخطأ اذا فعل ما یاثم به فهو خاطئ ومنه قوله تعالی استغفر لنا ذنوبنا انا کنا خاطئین ویقال فی الاثم ایضا اخطأ فهما صحیحان (قوله صلی الله علیه وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامة) قال القاضی قیل هو علی ظاهره فیکون ظلمات علی صاحبه لا یهتدی یوم القیامة سبیلا حتی یسعی نور المؤمنین بین ایدیهم وبایمانهم وتحتمل ان الظلمات هنا الشدائد وبه فسروا قوله تعالی قل من ینجیکم من ظلمات البر والبحر ای شدائدهما وتحتمل انها عبارة عن الانکال والعقوبات (قوله صلی الله علیه وسلم واتقوا الشح فان الشح اهلك من کان قبلکم) قال القاضی یحتمل ان هذا الهلاك هو الهلاك الذی اخبر عنهم به فی الدنیا بانهم سفکوا دماءهم ویحتمل انه هلاك الآخرة وهذا الثانی اظهر ویحتمل انه اهلکهم فی الدنیا والآخرة قال جماعة الشح اشد البخل وابلغ فی المنع من البخل وقیل هو البخل مع الحرص وقیل البخل فی افراد الامور والشح عام وقیل البخل فی افراد الامور والشح بالمال والمعروف وقیل الشح الحرص علی ما لیس عنده والبخل بما عنده (قوله صلی الله علیه وسلم من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته) ای اعانه علیها ولطف به فیها (قوله صلی الله علیه وسلم ومن فرج عن مسلم کربة فرج الله عنه بها کربة من کرب یوم القیامة ومن ستر مسلما ستره الله یوم القیامة) فی هذا فضل اعانة المسلم وتفریج الکرب عنه وستر زلاته ویدخل فی کشف الکربة وتفریجها من ازالها بماله او جاهه او مساعدته والظاهر انه یدخل فیه من ازالها باشارته ورأیه ودلالته واما الستر المندوب الیه هنا فالمراد به الستر علی ذوی الهیئات ونحوهم ممن لیس هو معروفا بالاذی والفساد فاما المعروف بذلك فیستحب ان لا یستر علیه بل ترفع قضیته الی ولی الامر ان لم یخف من ذلك مفسدة لان الستر علی هذا یطمعه فی الایذاء والفساد وانتهاك الحرمات وجسارة غیره علی مثل فعله هذا کله فی ستر معصیة وقعت وانقضت اما معصیة رآه علیها وهو بعد متلبس بها فیجب المبادرة بانکارها علیه ومنعه منها علی من قدر علی ذلك ولا یحل تاخیرها فان عجز لزمه رفعها الی ولی الامر اذا لم یترتب علی ذلك مفسدة واما جرح الرواة والشهود والامناء علی الصدقات والاوقاف والایتام ونحوهم فیجب جرحهم عند الحاجة ولا یحل الستر علیهم اذا رأی منهم ما یقدح فی اهلیتهم وبیان هذا من النصیحة الواجبة وهذا مجمع علیه قال العلماء فی القسم الاول الذی یستر فیه هذا الستر مندوب فلو رفعه الی السلطان ونحوه لم یاثم بالاجماع لکن هذا خلاف الاولی وقد یکون فی بعض صوره ما هو مکروه والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامة بصلاة وصیام وزکوة ویاتی قد شتم هذا وقذف هذا الی آخره) معناه ان هذا حقیقة المفلس واما من لیس له مال ومن قل ماله فالناس یسمونه مفلسا وبیان هو حقیقة المفلس لان هذا امر یزول وینقطع بموته وربما ینقطع بیسار یحصل له بعد ذلك فی حیوته واما حقیقة المفلس هذا المذکور فی الحدیث فهو الهالك الهلاك التام والمعدوم الاعدام المنقطع فتوخذ حسناته لغرمائه فاذا فرغت حسناته اخذ من سیآتهم فوضع علیه ثم القی فی النار فتمت خسارته وهلاکه وافلاسه قال المازری وزعم بعض المبتدعة ان هذا الحدیث معارض لقوله تعالی ولا تزر وازرة وزر اخری وهذا الاعتراض غلط منه وجهالة بینة لانه انما عوقب بفعله ووزره وظلمه فوجبت علیه حقوق لغرمائه فدفعت الیهم من حسناته فلما فرغت وبقیت بقیة قوبلت علی حسب ما اقتضته حکمة الله تعالی فی خلقه وعدله فی عباده فاخذ قدرها من سیآت خصومه فوضع علیه فعوقب به فی النار فحقیقة العقوبة انما هی بسبب ظلمه ولم یعاقب بغیر جنایة وظلم منه وهذا کله مذهب اهل السنة والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم لتؤدن الحقوق الی اهلها یوم القیامة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء) هذا تصریح بحشر البهائم یوم القیامة واعادتها فی القیامة کما یعاد اهل التکلیف من الآدمیین وکما یعاد الاطفال والمجانین ومن لم تبلغه دعوة وعلی هذا تظاهرت دلائل القرآن والسنة قال الله تعالی واذا الوحوش حشرت واذا ورد لفظ الشرع ولم یمنع من اجرائه علی ظاهره عقل ولا شرع وجب حمله علی ظاهره قال العلماء ولیس من شرط الحشر والاعادة فی القیامة المجازاة والعقاب والثواب واما القصاص من القرناء للجلحاء فلیس هو من قصاص التکلیف اذ لا تکلیف علیها بل هو قصاص مقابلة والجلحاء بالمد هی الجماء التی لا قرن لها والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل یملی للظالم فاذا اخذه لم یفلته) معنی یملی یمهل ویؤخر ویطیل له فی المدة وهو مشتق من الملوة وهی المدة والزمان بضم المیم وکسرها وفتحها ومعنی لم یفلته لم یطلقه ولم یخلصه منه قال اهل اللغة یقال افلته اطلقه وانفلت تخلص منه **باب** نصر الاخ ظالما او مظلوما (قوله اقتتل غلامان) ای تضاربا (قوله فنادی المهاجر یال المهاجرین ونادی الانصاری یال الانصار) هکذا هو فی معظم النسخ یال بلام مفصولة فی الموضعین وفی بعضها یا للمهاجرین یا للانصار بوصلها وفی بعضها یا آل المهاجرین بهمزة ثم لام مفصولة والام مفتوحة فی الجمیع وهی لام الاستغاثة والصحیح بلام مفصولة

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واحمد بن عبدة الضبی وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی شیبة قال ابن عبدة انا وقال الآخرون نا سفیان بن عیینة قال سمع عمرو جابرا یقول کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی غزاة فکسع رجل من المهاجرین رجلا من الانصار فقال الانصاری یال الانصار وقال المهاجری یال المهاجرین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بال دعوی الجاهلیة قالوا یا رسول الله کسع رجل من المهاجرین رجلا من الانصار فقال دعوها فانها منتنة فسمعها عبد الله ابن ابی فقال قد فعلوها والله لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل قال عمر دعنی اضرب عنق هذا المنافق فقال دعه لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابه حدثنا اسحاق بن ابراهیم واسحق بن منصور ومحمد بن رافع قال ابن رافع نا وقال الآخران انا عبد الرزاق انا معمر عن ایوب عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبد الله قال کسع رجل من المهاجرین رجلا من الانصار فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فسأله القود فقال النبی صلی الله علیه وسلم دعوها فانها منتنة قال ابن منصور فی روایة عمرو قال سمعت جابرا حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابو عامر الاشعری قالا نا عبد الله بن ادریس وابو اسامة ح وحدثنا محمد بن العلاء ابو کریب نا ابن المبارک وابن ادریس وابو اسامة کلهم عن بریدعن ابی بردة عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضا حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا ابی نا زکریاء عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المؤمنین فی توادهم وترحمهم وتعاطفهم مثل الجسد اذا اشتکی منه عضو تداعی له سائر الجسد بالسهر والحمی حدثنا اسحق الحنظلی انا جریر عن مطرف عن الشعبی عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابو سعید الاشج قالا نا وکیع عن الاعمش عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمنون کرجل واحد ان اشتکی راسه تداعی سائر الجسد بالحمی والسهر حدثنی محمد بن عبد الله بن نمیر نا حمید بن عبد الرحمن عن الاعمش عن خیثمة عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المسلمون کرجل واحد ان اشتکی عینه اشتکی کله وان اشتکی راسه اشتکی کله حدثنا ابن نمیر نا حمید بن عبد الرحمن عن الاعمش عن الشعبی عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة ابن سعید وابن حجر قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادئ ما لم یعتد المظلوم حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسمعیل وهو ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما نقصت صدقة من مال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله

ومعناه ادعوا المهاجرین واستغیث بهم واما تسمیته صلی الله علیه وسلم ذلک دعوی الجاهلیة فهو کراهة منه لذلک فانه مما کانت علیه الجاهلیة من التعاضد بالقبائل فی امور الدنیا ومتعلقاتها وکانت الجاهلیة تاخذ حقوقها بالعصبات والقبائل فجاء الاسلام بابطال ذلک وفصل القضایا بالاحکام الشرعیة فاذا تعدی انسان علی آخر حکم القاضی بینهما والزمه مقتضی عدوانه کما تقرر من قواعد الاسلام واما قوله صلی الله علیه وسلم فی آخر هذه القصة لا باس فمعناه لم یحصل من هذه القصة باس مما کنت خشیته فانه خاف ان یکون حدث امر عظیم یوجب فتنة وفسادا ولیس هو عائدا الی رفع کراهة الدعاء بدعوی الجاهلیة (قوله فکسع احدهما الآخر) هو بسین مخففة مهملة ای ضرب دبره وعجزته بیده او رجله او سیف او غیره (قوله صلی الله علیه وسلم دعوها فانها منتنة) ای قبیحة کریهة موذیة (قوله صلی الله علیه وسلم دعه لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابه) فیه ما کان علیه صلی الله علیه وسلم من الحلم وفیه ترک بعض الامور المختارة والصبر علی بعض المفاسد خوفا من ان یترتب علی ذلک مفسدة اعظم منه وکان صلی الله علیه وسلم یتالف الناس ویصبر علی جفاء الاعراب والمنافقین وغیرهم لتقوی شوکة المسلمین وتتم دعوة الاسلام ویتمکن الایمان من قلوب المؤلفة ویرغب غیرهم فی الاسلام وکان یعطیهم الاموال الجزیلة لذلک ولم یقتل المنافقین لهذا المعنی ولاظهارهم الاسلام وقد امر بالحکم بالظاهر والله یتولی السرائر ولانهم کانوا معدودین فی اصحابه صلی الله علیه وسلم ویجاهدون معه اما حمیة واما لطلب دنیا او عصبیة لمن معه من عشائرهم قال القاضی واختلف العلماء هل بقی حکم الاعتصام عنهم وترک قتالهم او نسخ ذلک عند ظهور الاسلام ونزول قوله تعالی جاهد الکفار والمنافقین وانها ناسخة لما قبلها وقیل قول ثالث انه انما کان العفو عنهم ما لم یظهروا نفاقهم فاذا اظهروه قتلوا **باب** تراحم المؤمنین وتعاطفهم وتعاضدهم (قوله صلی الله علیه وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضا) وفی الحدیث الآخر مثل المؤمنین فی توادهم وتراحمهم الی آخره هذه الاحادیث صریحة فی تعظیم حقوق المسلمین بعضهم علی بعض وحثهم علی التراحم والملاطفة والتعاضد فی غیر اثم ولا مکروه وفیه جواز التشبیه وضرب الامثال لتقریب المعانی الی الافهام (قوله صلی الله علیه وسلم تداعی لها سائر الجسد) ای دعا بعضه بعضا الی المشارکة فی ذلک منه قوله تداعت الحیطان ای تساقطت او قربت من التساقط **باب** النهی عن السباب (قوله صلی الله علیه وسلم المستبان ما قالا فعلی البادئ ما لم یعتد المظلوم) معناه ان اثم السباب الواقع من اثنین مختص بالبادئ منهما کله الا ان یتجاوز الثانی قدر الانتصار فیقول البادئ اکثر مما قال له وفی هذا جواز الانتصار ولا خلاف فی جوازه وقد تظاهرت علیه دلائل الکتاب والسنة قال الله تعالی ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئک ما علیهم من سبیل وقال تعالی والذین اذا اصابهم البغی هم ینتصرون ومع هذا فالصبر والعفو افضل قال الله تعالی ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور وللحدیث المذکور بعد هذا ما زاد الله عبدا بعفو الا عزا واعلم ان سباب المسلم بغیر حق حرام کما قال صلی الله علیه وسلم سباب المسلم فسوق ولا یجوز للمسبوب ان ینتصر الا بمثل ما سبه ما لم یکن کذبا او قذفا او سبا لاسلافه فمن صور المباح ان ینتصر بیا ظالم یا احمق او جافی او نحو ذلک لانه لا یکاد احد ینفک من هذه الاوصاف قالوا واذا انتصر المسبوب استوفی ظلامته وبری الاول من حقه وبقی علیه اثم الابتداء والاثم المستحق لله تعالی وقیل یرتفع عنه جمیع الاثم بالانتصار منه ویکون معنی علی البادئ ای علیه اللوم والذم لا الاثم **باب** استحباب العفو والتواضع (قوله صلی الله علیه وسلم ما نقصت صدقة من مال) ذکروا فیه وجهین احدهما معناه انه یبارک فیه ویدفع عنه المضرات فینجبر نقص الصورة بالبرکة الخفیة وهذا مدرک بالحس والعادة والثانی انه وان نقصت صورته کان فی الثواب المرتب علیه جبر لنقصه وزیادة الی اضعاف کثیرة (قوله صلی الله علیه وسلم وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا) فیه ایضا وجهان احدهما انه علی ظاهره وان من عرف بالعفو والصفح ساد وعظم فی القلوب وزاد عزه واکرامه والثانی ان المراد اجره فی الآخرة وعزه هناک (قوله صلی الله علیه وسلم وما تواضع احد لله الا رفعه الله) فیه ایضا وجهان احدهما یرفعه فی الدنیا ویثبت له بتواضعه فی القلوب منزلة ویرفعه الله عند الناس ویجل مکانه والثانی ان المراد ثوابه فی الآخرة ورفعه فیها بتواضعه فی الدنیا قال العلماء وهذه الاوجه فی الالفاظ الثلاثة موجودة فی العادة معروفة وقد یکون المراد الوجهین معا فی الدنیا والآخرة والله اعلم

حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسماعیل عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اتدرون ما الغیبة قالوا الله ورسوله اعلم قال ذکرک اخاک بما یکره قیل افرایت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیه ما تقول فقد اغتبته وان لم یکن فیه فقد بهته حدثنا امیة بن بسطام العیشی نا یزید یعنی ابن زریع نا روح عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لا یستر الله علی عبد فی الدنیا الا ستره الله یوم القیمة حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا عفان نا وهیب نا سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا ستره الله یوم القیمة حدثنا قتیبة بن سعید وابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن حرب وابن نمیر کلهم عن ابن عیینة واللفظ لزهیر قال نا سفیان وهو ابن عیینة عن ابن المنکدر سمع عروة بن الزبیر یقول حدثتنی عائشة ان رجلا استاذن علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ائذنوا له فلبئس ابن العشیرة او بئس رجل العشیرة فلما دخل علیه الان له القول قالت عائشة فقلت یا رسول الله قلت له الذی قلت ثم النت له القول قال یا عائشة ان شر الناس منزلة عند الله یوم القیمة من ودعه او ترکه الناس اتقاء فحشه حدثنی محمد بن رافع وعبد بن حمید کلاهما عن عبد الرزاق انا معمر عن ابن المنکدر فی هذا الاسناد مثل معناه غیر انه قال بئس اخو القوم وابن العشیرة هذا حدثنا محمد بن المثنی حدثنی یحیی بن سعید عن سفیان نا منصور عن تمیم بن سلمة عن عبد الرحمن بن هلال عن جریر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من یحرم الرفق یحرم الخیر حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابو سعید الاشج ومحمد بن عبد الله بن نمیر قالوا نا وکیع ح وحدثنا ابو کریب نا ابو معاویة ح وحدثنا ابو سعید الاشج نا حفص یعنی ابن غیاث کلهم عن الاعمش ح وحدثنا زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم واللفظ لهما قال زهیر نا وقال اسحاق انا جریر عن الاعمش عن تمیم بن سلمة عن عبد الرحمن بن هلال العبسی قال سمعت جریرا یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من یحرم الرفق یحرم الخیر حدثنا یحیی بن یحیی انا عبد الواحد بن زیاد عن محمد بن ابی اسماعیل عن عبد الرحمن بن هلال قال سمعت جریر بن عبد الله یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حرم الرفق حرم الخیر او من یحرم الرفق یحرم الخیر حدثنی حرملة بن یحیی التجیبی انا عبد الله بن وهب اخبرنی حیوة حدثنی ابن الهاد عن ابی بکر بن حزم عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا عائشة ان الله رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف وما لا یعطی علی ما سواه حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن المقدام وهو ابن شریح بن هانئ عن ابیه عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الرفق لا یکون فی شیء الا زانه ولا ینزع من شیء الا شانه

باب تحریم الغیبة (قوله صلی الله علیه وسلم الغیبة ذکرک اخاک بما یکره قیل افرایت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیه ما تقول فقد اغتبته وان لم یکن فقد بهته) یقال بهته بفتح الهاء مخففة قلت فیه البهتان وهو الباطل والغیبة ذکر الانسان فی غیبته بما یکره واصل البهت ان یقال له الباطل فی وجهه وهما حرامان لکن تباح الغیبة لغرض شرعی وذلک لستة اسباب احدها التظلم فیجوز للمظلوم ان یتظلم الی السلطان والقاضی وغیرهما ممن له ولایة او قدرة علی انصافه من ظالمه فیقول ظلمنی فلان او فعل بی کذا الثانی الاستغاثة علی تغییر المنکر ورد العاصی الی الصواب فیقول لمن یرجو قدرته فلان یعمل کذا فازجره عنه ونحو ذلک الثالث الاستفتاء بان یقول للمفتی ظلمنی فلان او ابی او اخی او زوجی بکذا فهل له ذلک وما طریقی فی الخلاص منه ودفع ظلمه عنی ونحو ذلک فهذا جائز للحاجة والاجود ان یقول فی رجل او زوج او والد او ولد کان من امره کذا ومع ذلک فالتعیین جائز لحدیث هند وقولها ان ابا سفیان رجل شحیح الرابع تحذیر المسلمین من الشر وذلک من وجوه منها جرح المجروحین من الرواة والشهود والمصنفین وذلک جائز بالاجماع بل واجب صونا للشریعة ومنها الاخبار بعیبه عند المشاورة فی مواصلته ومنها اذا رایت من یشتری شیئا معیبا او عبدا سارقا او زانیا او شاربا او نحو ذلک تذکره للمشتری اذا لم یعلمه نصیحة لا بقصد الایذاء والافساد ومنها اذا رایت متفقها یتردد الی فاسق او مبتدع یاخذ عنه علما اخذت علیه ضرره فعلیک نصیحته ببیان حاله قاصدا النصیحة ومنها ان یکون له ولایة لا یقوم بها علی وجهها لعدم اهلیته او لفسقه فیذکره لمن له علیه ولایة لیستدل به علی حاله فلا یغتر به او یلزمه الاستقامة الخامس ان یکون مجاهرا بفسقه او بدعته کالخمر ومصادرة الناس وجبایة المکوس وتولی الامور الباطلة فیجوز ذکره بما یجاهر به ولا یجوز بغیره الا بسبب آخر السادس التعریف فاذا کان معروفا بلقب کالاعمش والاعرج والازرق والقصیر والاعمی والاقطع ونحوها جاز تعریفه به ویحرم ذکره به تنقصا ولو امکن التعریف بغیره کان اولی والله اعلم **باب** بشارة من ستر الله تعالی علیه فی الدنیا بان یستر علیه فی الآخرة (قوله صلی الله علیه وسلم لا یستر الله علی عبد فی الدنیا الا ستره الله یوم القیمة) قال القاضی یحتمل وجهین احدهما ان یستر معاصیه وعیوبه عن اذاعتها فی اهل المواقف والثانی ترک محاسبته علیها وترک ذکرها قال والاول اظهر لما جاء فی الحدیث الآخر یقرره بذنوبه یقول ستر تها علیک فی الدنیا وانا اغفرها لک الیوم واما الحدیث المذکور بعده لا یستر عبد عبدا الا ستره الله یوم القیمة فسبق شرحه قریبا **باب** مداراة من یتقی فحشه (قوله ان رجلا استاذن علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ائذنوا له فلبئس ابن العشیرة او بئس رجل العشیرة فلما دخل الان له القول فقلت یا رسول الله قلت له الذی قلت ثم النت له القول قال یا عائشة ان شر الناس منزلة عند الله یوم القیامة من ودعه او ترکه الناس اتقاء فحشه) قال القاضی هذا الرجل هو عیینة بن حصن ولم یکن اسلم حینئذ وان کان قد اظهر الاسلام فاراد النبی صلی الله علیه وسلم ان یبین حاله لیعرفه الناس ولا یغتر به من لم یعرف حاله قال وکان منه فی حیوة النبی صلی الله علیه وسلم وبعده ما دل علی ضعف ایمانه وارتد مع المرتدین وجیء به اسیرا الی ابی بکر رض ووصف النبی صلی الله علیه وسلم له بانه بئس اخو العشیرة من اعلام النبوة لانه ظهر کما وصف وانما الان له القول تالفا له ولامثاله علی الاسلام وفی هذا الحدیث مداراة من یتقی فحشه وجواز غیبة الفاسق المعلن بفسقه ومن یحتاج الناس الی التحذیر منه وقد اوضحناه قریبا فی باب الغیبة ولم یمدحه النبی صلی الله علیه وسلم ولا ذکر انه اثنی علیه فی وجهه ولا فی قفاه انما تالفه بشیء من الدنیا مع لین الکلام له واما بئس ابن العشیرة او رجل العشیرة فالمراد بالعشیرة قبیلته ای بئس هذا الرجل منها **باب** فضل الرفق (قوله صلی الله علیه وسلم من یحرم الرفق یحرم الخیر وفی روایة ان الله رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف وما لا یعطی علی ما سواه وفی روایة لا یکون الرفق فی شیء الا زانه ولا ینزع من شیء الا شانه وفی روایة علیک بالرفق) اما العنف فبضم العین وفتحها وکسرها حکاه القاضی وغیره الضم افصح واشهر وهو ضد الرفق وفی هذه الاحادیث فضل الرفق والحث علی التخلق به وذم العنف والرفق سبب کل خیر ومعنی یعطی علی الرفق ای یثیب علیه ما لا یثیب علی غیره وقال القاضی معناه یتاتی به من الاغراض ویسهل من المطالب ما لا یتاتی بغیره واما قوله صلی الله علیه وسلم ان الله رفیق ففیه تصریح بتسمیة سبحانه وتعالی ووصفه برفیق قال المازری لا یوصف الله سبحانه وتعالی الا بما سمی به نفسه او سماه به رسوله صلی الله علیه وسلم او اجمعت الامة علیه واما ما لم یرد اذن فی اطلاقه ولا ورد منه منع من وصف الله تعالی به ففیه خلاف منهم من قال یبقی علی ما کان قبل ورود الشرع فلا یوصف بحل ولا حرمة ومنهم من منعه قال وللاصولیین المتاخرین خلاف فی تسمیة الله تعالی بما ثبت عن النبی صلی الله علیه وسلم بخبر الآحاد فقال بعض حذاق الاشعریة یجوز للان خبر الواحد عندنا یقتضی العمل

باب تحریم الغیبة

باب بشارة من ستر الله تعالی علیه فی الدنیا بان یستر علیه فی الآخرة

باب مداراة من یتقی فحشه

باب فضل الرفق

حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت المقدام بن شریح بن هانئ بهذا الاسناد وزاد فی الحدیث رکبت عائشة بعیرا فکانت فیه صعوبة فجعلت تردده فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم علیك بالرفق ثم ذکر بمثله حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب جمیعا عن ابن علیة قال زهیر نا اسمعیل بن ابراهیم نا ایوب عن ابی قلابة عن ابی المهلب عن عمران بن حصین قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره وامرأة من الانصار علی ناقة فضجرت فلعنتها فسمع ذلك رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال خذوا ما علیها ودعوها فانها ملعونة قال عمران فکانی اراها الآن تمشی فی الناس ما یعرض لها احد حدثنا قتیبة بن سعید وابو الربیع قالا نا حماد وهو ابن زید ح وحدثنا ابن ابی عمر نا الثقفی کلاهما عن ایوب باسناد اسمعیل نحو حدیثه الا ان فی حدیث حماد قال عمران فکانی انظر الیها ناقة ورقاء وفی حدیث الثقفی فقال خذوا ما علیها واعروها فانها ملعونة حدثنا ابو کامل الجحدری فضیل بن حسین نا یزید یعنی ابن زریع نا التیمی عن ابی عثمان عن ابی برزة الاسلمی قال بینما جاریة علی ناقة علیها بعض متاع القوم اذ بصرت بالنبی صلی الله علیه وسلم وتضایق بهم الجبل فقالت حل اللهم العنها قال فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا تصاحبنا ناقة علیها لعنة حدثنا محمد بن عبد الاعلی نا المعتمر بن سلیمان ح وحدثنی عبید الله بن سعید نا یحیی یعنی ابن سعید جمیعا عن سلیمان التیمی بهذا الاسناد وزاد فی حدیث المعتمر لا ایم الله لا تصاحبنا راحلة علیها لعنة من الله او کما قال حدثنا هارون بن سعید الایلی نا ابن وهب اخبرنی سلیمان وهو ابن بلال عن العلاء بن عبد الرحمن حدثه عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا حدثنیه ابو کریب نا خالد بن مخلد عن محمد بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن بهذا الاسناد مثله حدثنی سوید بن سعید حدثنی حفص بن میسرة عن زید بن اسلم ان عبد الملك بن مروان بعث الی ام الدرداء بانجاد من عنده فلما ان کان ذات لیلة قام عبد الملك من اللیل فدعا خادمه وکانه ابطأ علیه فلعنه فلما اصبح قالت له ام الدرداء سمعتك اللیلة لعنت خادمك حین دعوته فقالت سمعت ابا الدرداء یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یکون اللعانون شفعاء ولا شهداء یوم القیمة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو غسان المسمعی وعاصم بن النضر التیمی قالوا نا معتمر بن سلیمان ح وحدثنا اسحق بن ابراهیم انا عبد الرزاق کلاهما عن معمر عن زید بن اسلم فی هذا الاسناد بمثل معنی حدیث حفص بن میسرة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا معاویة بن هشام عن هشام بن سعد عن زید بن اسلم وابی حازم عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اللعانین لا یکونون شهداء ولا شفعاء یوم القیمة حدثنا محمد بن عباد وابن ابی عمر قالا نا مروان یعنیان الفزاری عن یزید وهو ابن کیسان عن ابی حازم عن ابی هریرة قال قیل یا رسول الله ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة حدثنا زهیر بن حرب نا جریر عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلان فکلماه بشیء لا ادری ما هو فاغضباه فلعنهما وسبهما فلما خرجا قلت یا رسول الله لمن اصاب من الخیر شیئا ما اصابه هذان قال وما ذاك قالت قلت لعنتهما وسببتهما قال اوما علمت ما شارطت علیه ربی قلت اللهم انما انا بشر فای المسلمین لعنته او سببته فاجعله له زکوة واجرا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة ح وحدثنا علی بن حجر السعدی واسحاق بن ابراهیم وعلی بن خشرم جمیعا عن عیسی بن یونس کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد نحو حدیث جریر وقال فی حدیث عیسی فخلوا به فسبهما ولعنهما واخرجهما

وهذا عنده من باب العملیات لکنه یمنع اثبات اسمائه تعالی بالاقیسة الشرعیة وان کانت تعمل بها فی المسائل الفقهیة وقال بعض متاخریهم بمنع ذلك فمن اجاز ذلك فهم من مسالك الصحابة قولهم ذلك فی مثل هذا ومن منع لم یسلم ذلك ولم یثبت عنده اجماع فیه فیبقی علی المنع قال المازری فاطلاق رفیق ان لم یثبت بغیر هذا الحدیث الاحاد جری فی جواز استعماله الخلاف الذی ذکرنا قال ویحتمل ان یکون رفیق صفة فعل وهی ما یخلقه الله تعالی من الرفق لعباده هذا آخر کلام المازری والصحیح جواز تسمیة الله تعالی رفیقا وغیره مما ثبت بخبر الواحد وقد قدمنا هذا واضحا فی کتاب الایمان فی حدیث ان الله جمیل یحب الجمال فی باب تحریم الکبر وذکرنا انه اختیار امام الحرمین **باب** النهی عن لعن الدواب وغیرها (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی الناقة التی لعنتها المرأة خذوا ما علیها ودعوها فانها ملعونة وفی روایة لا تصاحبنا ناقة علیها لعنة) انما قال هذا زجرا لها ولغیرها وکان قد سبق نهیها ونهی غیرها عن اللعن نحو قبت بارسال الناقة والمراد النهی عن مصاحبة تلك الناقة فی الطریق واما بیعها وذبحها وترکبها فی غیر مصاحبته صلی الله علیه وسلم وغیر ذلك من التصرفات التی کانت جائزة قبل هذا فهی باقیة علی الجواز لان الشرع انما ورد بالنهی عن المصاحبة فیبقی الباقی کما کان و (**قوله** ناقة ورقاء بالمد مخالط بیاضها سواد والذکر اورق وقیل هی السوداء وقیل التی لونها کلون الرماد (**قوله** فقالت حل) هی کلمة زجر للابل واستحثاث یقال حل حل باسکان اللام فیهما قال القاضی ویقال ایضا حل حل بکسر اللام فیهما بالتنوین وبغیر تنوین (**قوله** صلی الله علیه وسلم خذوا ما علیها واعروها) هو بهمزة قطع وبضم الراء یقال اعریته وعریته اعراء وتعریة فتعری والمراد هنا خذوا ما علیها من المتاع ورحلها والآثار (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا ولا یکون اللعانون شهداء ولا شفعاء یوم القیمة) فیه الزجر عن اللعن وان من تخلق به لا تکون فیه هذه الصفات الجمیلة لان اللعنة فی الدعاء مراد بها الابعاد من رحمة الله تعالی ولیس الدعاء بهذا من اخلاق المؤمنین الذین وصفهم الله تعالی بالرحمة بینهم والتعاون علی البر والتقوی وجعلهم کالبنیان یشد بعضه بعضا وکالجسد الواحد وان المؤمن یحب لاخیه ما یحب لنفسه فمن دعا علی اخیه المسلم باللعنة وهی الابعاد من رحمة الله تعالی فهو من نهایة المقاطعة والتدابر وهذا غایة ما یوده المسلم للکافر فیدعو علیه لهذا جاء فی الحدیث الصحیح لعن المؤمن کقتله لان القاتل یقطعه عن منافع الدنیا وهذا یقطعه عن نعیم الآخرة ورحمة الله تعالی وقیل معنی لعن المؤمن کقتله فی الاثم هذا اظهر واما (**قوله** صلی الله علیه وسلم انهم لا یکونون شفعاء ولا شهداء فمعناه لا یشفعون یوم القیمة حین یشفع المؤمنون فی اخوانهم الذین استوجبوا النار (**قوله** ولا شهداء) فیه ثلثة اقوال اصحها واشهرها لا یکونون شهداء یوم القیمة علی الامم بتبلیغ رسلهم الیهم الرسالات والثانی لا یکونون شهداء فی الدنیا ای لا تقبل شهادتهم لفسقهم والثالث لا یرزقون الشهادة فهی القتل فی سبیل الله وانما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا ولا یکون اللعانون شفعاء بصیغة التکثیر ولم یقل لاعنا واللاعنون لان هذا الذم فی الحدیث انما هو لمن کثر منه اللعن لا لمرة ونحوها ولانه یخرج منه ایضا اللعن المباح وهو الذی ورد الشرع به وهو لعنة الله علی الظالمین لعن الله الیهود والنصاری لعن الله الواصلة والواشمة وشارب الخمر وآکل الربا وموکله وکاتبه وشاهدیه والمصورین ومن انتمی الی غیر ابیه او تولی غیر موالیه او غیر منار الارض وغیرهم ممن هو مشهور فی الاحادیث الصحیحة (**قوله** بعث الی ام الدرداء بانجاد من عنده) هو بفتح الهمزة وبعدها نون ثم جیم وهو جمع نجد بفتح النون والجیم وهو متاع البیت الذی یزین به من فرش ونمارق وستور وقال الجوهری باسکان الجیم قال وجمعه نجود حکاه عن ابی عبید فهما لغتان ووقع فی روایة ابن ماهان بخادم بالخاء المعجمة والمشهور الاول **باب** من لعنه النبی صلی الله علیه وسلم او سبه او دعا علیه ولیس هو اهلا لذلك کان له زکوة واجرا ورحمة

باب النهی عن لعن الدواب وغیرها

باب من لعنه النبی صلی الله علیه وسلم او سبه او دعا علیه ولیس هو اهلا لذلك کان له زکوة واجرا ورحمة

حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا ابی نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم انما انا بشر فایما رجل من المسلمین سببته او لعنته او جلدته فاجعلها له زکاة ورحمة حدثنا ابن نمیر نا ابی نا الاعمش عن ابی سفیان عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله الا ان فیه زکاة واجرا حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب قالا نا ابو معاویة ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم نا عیسی بن یونس کلاهما عن الاعمش باسناد عبد الله ابن نمیر مثل حدیثه غیر ان فی حدیث عیسی اجعل واجرا فی حدیث ابی هریرة واجعل ورحمة فی حدیث جابر حدثنا قتیبة بن سعید نا المغیرة یعنی ابن عبد الرحمن الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اللهم انی اتخذ عندک عهدا لن تخلفنیه فانما انا بشر فای المؤمنین اذیته شتمته لعنته جلدته فاجعلها له صلوة وزکوة وقربة تقربه بها الیک یوم القیمة حدثناه ابن ابی عمر نا سفیان نا ابو الزناد بهذا الاسناد نحوه الا انه قال او جلدة قال ابو الزناد وهی لغة ابی هریرة وانما هی جلدته حدثنی سلیمان بن معبد نا سلیمان بن حرب نا حماد بن زید عن ایوب عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه حدثنا قتیبة بن سعید نا لیث عن سعید بن ابی سعید عن سالم مولی النصریین قال سمعت ابا هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انما محمد بشر یغضب کما یغضب البشر وانی قد اتخذت عندک عهدا لم تخلفنیه فایما مؤمن اذیته او سببته او جلدته فاجعلها له کفارة وقربة تقربه بها الیک یوم القیمة حدثنی حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی سعید بن المسیب عن ابی هریرة انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم فایما عبد مؤمن سببته فاجعل ذلک له قربة الیک یوم القیمة حدثنی زهیر بن حرب وعبد بن حمید قال زهیر نا یعقوب بن ابراهیم نا ابن اخی ابن شهاب عن عمه قال حدثنی سعید بن المسیب عن ابی هریرة انه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انی اتخذت عندک عهدا لن تخلفنیه فایما مؤمن اذیته او سببته او جلدته فاجعل ذلک کفارة له یوم القیمة حدثنی هارون بن عبد الله و حجاج بن الشاعر قالا نا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انما انا بشر وانی اشترطت علی ربی ای عبد من المسلمین سببته او شتمته ان یکون ذلک له زکاة واجرا حدثنیه ابن ابی خلف نا روح ح وحدثناه عبد بن حمید نا ابو عاصم جمیعا عن ابن جریج بهذا الاسناد مثله حدثنی زهیر بن حرب وابو معن الرقاشی واللفظ لزهیر قالا نا عمر بن یونس نا عکرمة بن عمار نا اسحاق بن ابی طلحة حدثنی انس بن مالک قال کانت عند ام سلیم یتیمة وهی ام انس فرای رسول الله صلی الله علیه وسلم الیتیمة فقال انت هیه لقد کبرت لا کبر سنک فرجعت الیتیمة الی ام سلیم تبکی فقالت ام سلیم مالک یا بنیة قالت الجاریة دعا علی نبی الله صلی الله علیه وسلم ان لا یکبر سنی فالان لا یکبر سنی ابدا او قالت قرنی فخرجت ام سلیم مستعجلة تلوث خمارها حتی لقیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم مالک یا ام سلیم فقالت یا نبی الله ادعوت علی یتیمتی قال وما ذاک یا ام سلیم قالت زعمت انک دعوت ان لا یکبر سنها او لا یکبر قرنها قال فضحک رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال یا ام سلیم اما تعلمین ان شرطی علی ربی انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر ارضی کما یرضی البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیه من امتی بدعوة لیس لها باهل ان تجعلها له طهورا وزکاة وقربة تقربه بها منه یوم القیمة وقال ابو معن یتیمة بالتصغیر فی المواضع الثلاث من الحدیث حدثنا محمد بن المثنی العنزی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا امیة بن خالد نا شعبة عن ابی حمزة القصاب عن ابن عباس

قوله صلی الله علیه وسلم اللهم انما انا بشر فای المسلمین لعنته او سببته فاجعله له زکوة واجرا وفی روایة او جلدته فاجعلها له زکوة ورحمة وفی روایة فای المومنین آذیته شتمته لعنته جلدته فاجعلها له صلوة وزکوة وقربة تقربه بها الیک یوم القیمة وفی روایة انما محمد بشر ینغضب کما یغضب البشر وانی قد اتخذت عندک عهدا لن تخلفنیه فایما مومن آذیته او سببته او جلدته فاجعلها له کفارة وقربة وفی روایة انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر ارضی کما یرضی البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیه من امتی بدعوة لیس لها باهل ان تجعلها له طهورا وزکوة وقربة) هذه الاحادیث مبینة ما کان علیه صلی الله علیه وسلم من الشفقة علی امته والاعتناء بمصالحهم والاحتیاط لهم والرغبة فی کل ما ینفعهم وهذه الروایة المذکورة آخرا تبین المراد بباقی الروایات المطلقة وانه انما یکون دعاؤه علیه رحمة وکفارة وزکوة ونحو ذلک اذا لم یکن اهلا للدعاء علیه والسب واللعن ونحوه وکان مسلما والا فقد دعا صلی الله علیه وسلم علی الکفار والمنافقین ولم یکن ذلک لهم رحمة فان قیل کیف یدعو علی من لیس هو باهل للدعاء علیه او یسبه او یلعنه ونحو ذلک فالجواب ما اجاب به العلماء ومختصره وجهان احدهما ان المراد لیس باهل لذلک عند الله تعالی وفی باطن الامر ولکنه فی الظاهر مستوجب له فیظهر له صلی الله علیه وسلم استحقاقه لذلک بامارة شرعیة ویکون فی باطن الامر لیس اهلا لذلک وهو صلی الله علیه وسلم مامور بالحکم بالظاهر والله یتولی السرائر والثانی ما وقع من سبه ودعائه ونحوه لیس بمقصود بل هو مما جرت به عادة العرب فی وصل کلامها بلا نیة کقوله ترمت یمینک وعقری حلقی وفی هذا الحدیث لا کبرت سنک وفی حدیث معویة لا اشبع الله بطنه ونحو ذلک لا یقصدون شیئا من ذلک حقیقة الدعاء فخاف صلی الله علیه وسلم ان یصادف شیئا من ذلک اجابة فسأل ربه سبحانه وتعالی ورغب الیه فی ان یجعل ذلک رحمة وکفارة وقربة وطهورا واجرا وانما کان یقع هذا منه فی النادر والشاذ من الازمان ولم یکن صلی الله علیه وسلم فاحشا ولا لعانا ولا منتقما لنفسه وقد سبق فی الحدیث انهم قالوا ادع علی دوس فقال اللهم اهد دوسا وقال اللهم اغفر لقومی فانهم لا یعلمون والله اعلم واما **قوله** صلی الله علیه وسلم اغضب کما یغضب البشر فقد یقال ظاهره ان السب ونحوه کان بسبب الغضب وجوابه ما ذکره المازری قال یحتمل انه صلی الله علیه وسلم اراد ان دعاءه وسبه وجلده کان مما یخیر فیه بین امرین احدهما هذا الذی فعله والثانی زجره بامر آخر فحمله الغضب لله تعالی علی احد الامرین المخیر فیهما وهو سبه او لعنه او جلده ونحو ذلک ولیس ذلک خارجا عن حکم الشرع والله اعلم ومعنی اجعلها له صلوة ای رحمة کما فی الروایة الاخری والصلوة من الله تعالی الرحمة (**قوله** جلدته قال وهی لغة ابی هریرة وانما هی جلدته) معناه ان لغة النبی صلی الله علیه وسلم وهی المشهورة لعامة العرب جلدته بالتاء ولغة ابی هریرة جلده بتشدید الدال علی ادغام المثلین وهو جائز (**قوله** سالم مولی النصریین) بالنون والصاد المهملة سبق بیانه مرات (**قوله** حدثنا عکرمة بن عمار قال ثنا اسحق بن ابی طلحة) هکذا هو فی جمیع النسخ وهو صحیح وهو اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة نسبه الی جده (**قوله** کانت عند ام سلیم یتیمة وهی ام انس) فقوله وهی ام انس یعنی ام سلیم هی ام انس (**قوله** فقال للیتیمة انت هیه) هو بفتح الیاء واسکان الهاء وهی هاء السکت (**قولها** لا کبر سنی او قالت قرنی) بفتح القاف وهو نظیر ما فی العمر قال القاضی معناه لا یطول عمرها لانه اذا طال عمره طال عمر قرنه وهذا الذی قاله فیه نظر لانه لا یلزم من طول عمر احد القرنین طول عمر الآخر فقد یکون بینهما واحد او یموت احدهما قبل الآخر واما **قوله** صلی الله علیه وسلم لها لا کبر سنک فلم یرد به حقیقة الدعاء بل هو جار علی ما قدمناه فی الفاظ هذا الباب (**قوله** تلوث خمارها) هو بالمثلثة فی آخره ای تدیره علی رأسها

قال كنت العب مع الصبيان فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فتواريت خلف باب قال فجاء فحطأني حطأة وقال اذهب ادع لي معاوية قال فجئت فقلت هو يأكل
قال ثم قال لي اذهب فادع لي معاوية قال فجئت فقلت هو يأكل فقال لا اشبع الله بطنه قال ابن المثنى قلت لامية ما حطأني قال قفدني قفدة **حدثني**
اسحاق بن منصور قال انا النضر بن شميل قال نا شعبة انا ابو حمزة قال سمعت ابن عباس يقول كنت العب مع الصبيان فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاختبأت
منه فذكر مثله **حدثنا** يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان من شر الناس ذا الوجهين
الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه **حدثنا** قتيبة بن سعيد قال نا الليث ح وحدثنا ابن رمح انا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن عراك عن ابي هريرة انه سمع
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان شر الناس ذو الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه **وحدثني** حرملة بن يحيى قال اخبرني ابن وهب قال اخبرني
يونس عن ابن شهاب قال حدثني سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ح وحدثني زهير بن حرب قال نا جرير عن عمارة عن ابي زرعة
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تجدون من شر الناس ذا الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه **حدثني** حرملة بن يحيى
قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني حميد بن عبد الرحمن بن عوف ان ام كلثوم بنت عقبة بن ابي معيط وكانت من المهاجرات
الاول اللاتي بايعن النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس ويقول
خيرا وينمي خيرا قال ابن شهاب ولم اسمع يرخص في شيء مما يقول الناس كذب الا في ثلاث الحرب والاصلاح بين الناس وحديث الرجل امرأته وحديث
المرأة زوجها **حدثنا** عمرو الناقد قال نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابي عن صالح قال نا محمد بن مسلم بن عبيد الله بن شهاب بهذا الاسناد
مثله غير ان في حديث صالح وقالت ولم اسمعه يرخص في شيء مما يقول الناس الا في ثلاث بمثل ما جعله يونس من قول ابن شهاب **حدثنا** عمرو الناقد
نا اسمعيل بن ابراهيم قال انا معمر عن الزهري بهذا الاسناد الى قوله وينمي خيرا ولم يذكر ما بعده **حدثنا** محمد بن المثنى وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر
قال نا شعبة قال سمعت ابا اسحاق يحدث عن ابي الاحوص عن عبد الله بن مسعود قال ان محمدا صلى الله عليه وسلم قال الا انبئكم ما العضه هي النميمة القالة
بين الناس وان محمدا صلى الله عليه وسلم قال ان الرجل ليصدق حتى يكتب صديقا ويكذب حتى يكتب كذابا **حدثنا** زهير بن حرب وعثمان
ابن ابي شيبة واسحاق بن ابراهيم قال اسحق انا وقال الآخران نا جرير عن منصور عن ابي وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الصدق يهدي الى البر وان البر يهدي الى الجنة وان الرجل ليصدق حتى يكتب عند الله صديقا وان الكذب يهدي الى الفجور وان الفجور يهدي
الى النار وان الرجل ليكذب حتى يكتب عند الله كذابا

(**قوله** عن ابي حمزة القصاب عن ابن عباس) ابو حمزة هذا بالحاء والزاي اسمه عمران بن ابي عطاء الاسدي الواسطي القصاب بياع القصب قالوا وليس له عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا
الحديث وله عن ابن عباس من قوله انه يكره مشاركة المسلم اليهودي وكل ما في الصحيحين ابو جمرة عن ابن عباس فهو بالجيم والراء وهو نصر بن عمران الضبعي الا هذا القصاب فله في مسلم هذا الحديث
وحده ولا ذكر له في البخاري (**قوله** عن ابن عباس قال كنت العب مع الصبيان فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فتواريت خلف باب فجاء فحطأني حطأة وقال اذهب ادع لي معاوية وفسر الراوي
حطأني اي قفدني اما حطأني فبحاء ثم طاء مهملتين وبعدهما همزة وقفدني بقاف ثم فاء ثم دال مهملة وقوله حطأة بفتح الحاء واسكان الطاء بعدها همزة وهو الضرب باليد مبسوطة بين الكتفين وانما
فعل هذا بابن عباس ملاطفة وتانيسا واما دعاؤه على معاوية ان لا يشبع حين تاخر ففيه الجوابان السابقان احدهما انه جرى على اللسان بلا قصد والثاني انه عقوبة له لتاخره وقد
فهم مسلم رح من هذا الحديث ان معاوية لم يكن مستحقا للدعاء عليه فلهذا ادخله في هذا الباب وجعله غيره من مناقب معاوية لانه في الحقيقة يصير دعاء له وفي هذا الحديث جواز ترك الصبيان
يلعبون بما ليس بحرام وفيه اعتماد الصبي فيما يرسل فيه من دعاء انسان ونحوه من حمل هدية وطلب حاجة واشباهه وفيه جواز ارسال صبي غيره ممن يدل عليه في مثل هذا ولا يقال هذا تصرف
في منفعة الصبي لان هذا قد يسير ورد الشرع بالمسامحة به للحاجة واطرد به العرف وعمل المسلمين والله اعلم **باب** ذم ذي الوجهين وتحريم فعله (**قوله** صلى الله عليه وسلم ان من شر الناس ذا الوجهين
الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه هذا الحديث سبق شرحه والمراد من يأتي كل طائفة ويظهر انه منهم ومخالف للآخرين مبغض فان اتى كل طائفة بالاصلاح ونحوه فمحمود **باب** تحريم الكذب وبيان
ما يباح منه (**قوله** صلى الله عليه وسلم ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس ويقول خيرا وينمي خيرا) هذا الحديث مبين لما ذكرناه في الباب قبله ومعناه ليس الكذاب المذموم الذي يصلح
بين الناس بل هذا محسن (**قوله** قال ابن شهاب ولم اسمع يرخص في شيء مما يقول الناس كذب الا في ثلث الحرب والاصلاح بين الناس وحديث الرجل امرأته وحديث المرأة زوجها)
قال القاضي لا خلاف في جواز الكذب في هذه الصور واختلفوا في المراد بالكذب المباح فيها ما هو فقالت طائفة هو على اطلاقه واجازوا قول ما لم يكن في هذه المواضع للمصلحة وقالوا الكذب
المذموم ما فيه مضرة واحتجوا بقول ابراهيم صلى الله عليه وسلم بل فعله كبيرهم واني سقيم وقوله انها اختي وقول منادي يوسف صلى الله عليه وسلم ايتها العير انكم لسارقون قالوا فلا خلاف انه لو قصد ظالم
قتل رجل هو عنده مختف وجب عليه الكذب في انه لا يعلم اين هو وقال آخرون منهم الطبري لا يجوز الكذب في شيء اصلا قالوا وما جاء من الاباحة في هذا المراد به التورية واستعمال المعاريض لا صريح الكذب مثل ان
يعد زوجته ان يحسن اليها او يكسوها كذا وينوي ان قدر الله ذلك وحاصله ان يأتي بكلمات محتملة يفهم المخاطب منها ما يطيب قلبه واذا سعى في الاصلاح نقل عن هؤلاء الى هؤلاء كلاما جميلا ومن هؤلاء الى هؤلاء
كذلك وفي كذلك في الحرب بان يقول لعدوه مات امامكم الاعظم وينوي امامهم في الازمان الماضية او فدايا يتهادى طعام ونحو هذا من المعاريض المباحة فكل هذا جائز وتاولوا قصة ابراهيم ويوسف وما جاء من هذا على
المعاريض والله اعلم واما كذبه لزوجته وكذبها له فالمراد به في اظهار الود والوعد بما لا يلزم ونحو ذلك فاما المخادعة في منع حق عليه او عليها او اخذ ما ليس له او لها فهو حرام باجماع المسلمين والله اعلم **باب** تحريم النميمة هي
نقل كلام الناس بعضهم الى بعض على جهة الافساد (**قوله** صلى الله عليه وسلم الا انبئكم ما العضه هي النميمة القالة بين الناس) هذه اللفظة رووها على وجهين احدهما العضهة بكسر العين وفتح الضاد المعجمة على وزن العدة
والزنة والثاني العضه بفتح العين واسكان الضاد على وزن الوجه وهذا الثاني هو الاشهر في روايات بلادنا والاشهر في كتب الحديث وكتب غريبه والاول اشهر في كتب اللغة ونقل القاضي انه رواية اكثر
شيوخهم وتقدير الحديث والله اعلم الا انبئكم ما العضه الفاحش الغليظ التحريم **باب** قبح الكذب وحسن الصدق وفضله (**قوله** صلى الله عليه وسلم ان الصدق يهدي الى البر وان البر يهدي الى الجنة وان الكذب يهدي الى الفجور
وان الفجور يهدي الى النار) قال العلماء معناه ان الصدق يهدي الى العمل الصالح الخالص من كل مذموم والبر اسم جامع للخير كله وقيل البر الجنة ويجوز ان يتناول العمل الصالح الجنة واما الكذب فيوصل الى الفجور وهو الميل عن الاستقامة وقيل الانبعاث في المعاصي

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وهناد بن السری قالا نا ابو الاحوص عن منصور عن ابی وائل عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الصدق بر وان البر یهدی الی الجنة وان العبد لیتحری الصدق حتی یکتب صدیقا وان الکذب فجور وان الفجور یهدی الی النار وان العبد لیتحری الکذب حتی یکتب کذابا قال ابن ابی شیبة فی روایته عن النبی صلی الله علیه وسلم حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر قال نا ابو معویة ووکیع قالا نا الاعمش ح وحدثنا ابوکریب قال نا ابو معویة قال نا الاعمش عن شقیق عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یهدی الی البر وان البر یهدی الی الجنة وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند الله صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند الله کذابا حدثنا منجاب بن الحارث التمیمی قال انا ابن مسهر ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی انا عیسی بن یونس کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد ولم یذکر فی حدیث عیسی ویتحری الصدق ویتحری الکذب وفی حدیث ابن مسهر حتی یکتبه الله حدثنا قتیبة بن سعید وعثمان ابن ابی شیبة واللفظ لقتیبة قالا نا جریر عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن الحارث بن سوید عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما تعدون الرقوب فیکم قال قلنا الذی لا یولد له قال لیس ذلک بالرقوب ولکنه الرجل الذی لم یقدم من ولده شیأ قال فما تعدون الصرعة فیکم قال قلنا الذی لا یصرعه الرجال قال لیس بذلک ولکنه الذی یملک نفسه عند الغضب حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا عیسی بن یونس کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد مثل معناه حدثنا یحیی بن یحیی وعبد الاعلی بن حماد قال کلاهما قرأت علی مالک عن ابن شهاب عن سعید ابن المسیب عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لیس الشدید بالصرعة انما الشدید الذی یملک نفسه عند الغضب حدثنا حاجب بن الولید نا محمد ابن حرب عن الزبیدی عن الزهری قال اخبرنی حمید بن عبد الرحمن ان ابا هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لیس الشدید بالصرعة قالوا فالشدید ایه هو یا رسول الله قال الذی یملک نفسه عند الغضب حدثناه محمد بن رافع وعبد بن حمید جمیعا عن عبد الرزاق انا معمر ح وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن بن بهرام انا ابو الیمان انا شعیب کلاهما عن الزهری عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله وحدثنا یحیی بن یحیی ومحمد بن العلاء قال یحیی انا وقال ابن العلاء نا ابو معاویة عن الاعمش عن عدی بن ثابت عن سلیمان بن صرد قال استب رجلان عند النبی صلی الله علیه وسلم فجعل احدهما تحمر عیناه وتنتفخ اوداجه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لاعرف کلمة لو قالها لذهب عنه الذی یجد اعوذ بالله من الشیطان الرجیم فقال الرجل وهل ترنی من جنون قال ابن العلاء فقال وهل تری ولم یذکر الرجل حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال نا ابو اسامة قال سمعت الاعمش یقول سمعت عدی بن ثابت یقول نا سلیمان بن صرد قال استب رجلان عند النبی صلی الله علیه وسلم فجعل احدهما یغضب ویحمر وجهه فنظر الیه النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی لاعلم کلمة لو قالها لذهب ذا عنه اعوذ بالله من الشیطان الرجیم فقام الی الرجل رجل ممن سمع النبی صلی الله علیه وسلم فقال تدری ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انفا قال انی لاعلم کلمة لو قالها لذهب ذا عنه اعوذ بالله من الشیطان الرجیم فقال له الرجل اتجنون ترانی حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا حفص بن غیاث عن الاعمش بهذا الاسناد

(قوله صلی الله علیه وسلم وان الرجل لیصدق حتی یکتب عند الله صدیقا وان الرجل لیکذب حتی یکتب عند الله کذابا وفی روایة لیتحری الصدق ولیتحری الکذب وفی روایة علیکم بالصدق فان الصدق یهدی الی البر وایاکم والکذب) قال العلماء هذا فیه حث علی تحری الصدق وهو قصده والاعتناء به وعلی التحذیر من الکذب والتساهل فیه فانه اذا تساهل فیه کثر منه فعرف به وکتبه الله لمبالغة صدیقا ان اعتاده او کذابا ان اعتاده ومعنی یکتب هنا یحکم له بذلک ویستحق الوصف بمنزلة الصدیقین وثوابهم او صفة الکذابین وعقابهم والمراد اظهار ذلک للمخلوقین اما بان یکتبه فی ذلک لیشتهر بحظه من الصفتین فی الملأ الاعلی واما بان یلقی ذلک فی قلوب الناس والسنتهم کما یوضع له القبول والبغضاء والا فقد اسبق الله تعالی وکتابه السابق قد سبق بکل ذلک والله اعلم واعلم ان الموجود فی جمیع نسخ البخاری ومسلم ببلادنا وغیرها انه لیس فی متن الحدیث الا ما ذکرناه وکذا نقله القاضی عن جمیع النسخ وکذا نقله الحمیدی ونقل ابو مسعود الدمشقی عن کتاب مسلم فی حدیث ابن المثنی وابن بشار زیادة وان شر الروایا روایا الکذب وان الکذب لا یصلح منه جد ولا هزل ولا یعد الرجل صبیه ثم یخلفه وذکر ابو مسعود ان مسلما روی هذه الزیادة فی کتابه وذکرها ایضا ابوبکر البرقانی فی هذا الحدیث قال الحمیدی ولیست عندنا فی کتاب مسلم قال القاضی الروایا هنا جمع روایة وهی ما یتروی فیه الانسان ویستعد به امام عمله وقوله قال وقیل جمع راویة اے حامل وناقل له والله اعلم

باب فضل من یملک نفسه عند الغضب وبای شیء یذهب الغضب

(قوله صلی الله علیه وسلم ما تعدون الرقوب فیکم قال قلنا الذی لا یولد له قال لیس ذلک بالرقوب ولکنه الرجل الذی لم یقدم من ولده شیأ قال فما تعدون الصرعة فیکم قلنا الذی لا یصرعه الرجال قال لیس بذلک ولکنه الذی یملک نفسه عند الغضب) اما الرقوب فبفتح الراء وتخفیف القاف والصرعة بضم الصاد وفتح الراء واصله فی کلام العرب الذی یصرع الناس کثیرا واصل الرقوب فی کلام العرب الذی لا یعیش له ولد ومعنی الحدیث انکم تعتقدون ان الرقوب المحزون هو المصاب بموت اولاده ولیس هو کذلک شرعا بل هو من لم یمت احد من اولاده فی حیوته فیحتسبه ویکتب له ثواب مصیبته به وثواب صبره علیه ویکون له فرطا وسلفا وکذلک تعتقدون ان الصرعة الممدوح القوی الفاضل بل القوی الذی لا یصرعه الرجال بل یصرعهم ولیس هو کذلک شرعا بل هو من یملک نفسه عند الغضب فهذا هو الفاضل الممدوح الذی قل من یقدر علی التخلق بخلقه ومشارکته فی فضیلته بخلاف الاول وفی الحدیث فضل موت الاولاد والصبر علیهم وتضمن الدلالة لمذهب من یقول بتفضیل التزوج وهو مذهب ابی حنیفة وبعض اصحابنا وسبقت المسئلة فی النکاح وفیه فضیلة کظم الغیظ وامساک النفس عند الغضب علی الانتصار والمخاصمة والمنازعة (قوله صلی الله علیه وسلم فی الذی اشتد غضبه انی لاعرف کلمة لو قالها لذهب عنه الذی یجد اعوذ بالله من الشیطان الرجیم فیه ان الغضب فی غیر الله تعالی من نزغات الشیطان وانه ینبغی لصاحب الغضب ان یستعیذ فیقول اعوذ بالله من الشیطان الرجیم وانه سبب لزوال الغضب واما قول هذا الرجل اشتد غضبه هل تری بی من جنون فهو کلام من لم یفقه فی دین الله تعالی ولم یتهذب بانوار الشریعة المکرمة وتوهم ان الاستعاذة مختصة بالمجنون ولم یعلم ان الغضب من نزغات الشیطان ولهذا یخرج به الانسان عن اعتدال حاله ویتکلم بالباطل ویفعل المذموم وینوی الحقد والبغض وغیر ذلک من القبائح المترتبة علی الغضب ولهذا قال النبی صلی الله علیه وسلم للذی قال له اوصنی لا تغضب فردد مرارا قال لا تغضب فلم یزده فی الوصیة علی لا تغضب مع تکراره الطلب وهذا دلیل ظاهر فی عظم مفسدة الغضب وما ینشأ منه وتحتمل ان هذا القائل هل تری بی من جنون کان من المنافقین او من جفاة الاعراب والله اعلم

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا یونس بن محمد عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لما صور الله آدم فی الجنة ترکه ما شاء الله ان یترکه فجعل ابلیس یطیف به ینظر ما هو فلما رآه اجوف عرف انه خلق خلقا لا یتمالک حدثنا ابو بکر بن نافع قال نا بهز قال نا حماد بهذا الاسناد نحوه حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال نا المغیرة یعنی الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قاتل احدکم اخاه فلیجتنب الوجه حدثناه عمرو الناقد وزهیر بن حرب قالا نا سفیان بن عیینة عن ابی الزناد بهذا الاسناد وقال اذا ضرب احدکم حدثنا شیبان ابن فروخ قال نا ابو عوانة عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قاتل احدکم فلیتق الوجه حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری قال نا ابی قال نا شعبة عن قتادة سمع ابا ایوب یحدث عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قاتل احدکم اخاه فلا یلطمن الوجه حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال نا ابی قال نا المثنی ح وحدثنی محمد بن حاتم قال نا عبد الرحمن بن مهدی عن المثنی بن سعید عن قتادة عن ابی ایوب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی حدیث ابن حاتم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قاتل احدکم اخاه فلیجتنب الوجه فان الله خلق آدم علی صورته حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنی عبد الصمد قال نا همام قال نا قتادة عن یحیی بن مالک المراغی عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا قاتل احدکم اخاه فلیجتنب الوجه حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا حفص بن غیاث عن هشام بن عروة عن ابیه عن هشام بن حکیم بن حزام قال مر بالشام علی اناس وقد اقیموا فی الشمس وصب علی رؤسهم الزیت فقال ما هذا قیل یعذبون فی الخراج فقال اما انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا حدثنا ابو کریب نا ابو اسامة عن هشام عن ابیه قال مر هشام بن حکیم بن حزام علی اناس من الانباط بالشام قد اقیموا فی الشمس فقال ما شأنهم قالوا حبسوا فی الجزیة فقال هشام اشهد لسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا وحدثنا ابو کریب قال نا وکیع وابو معاویة ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انا جریر کلهم عن هشام بهذا الاسناد وزاد فی حدیث جریر قال وامیرهم یومئذ عمیر بن سعد علی فلسطین فدخل علیه فحدثه فامر بهم فخلوا حدثنی ابو الطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن عروة بن الزبیر ان هشام بن حکیم وجد رجلا وهو علی حمص یشمس ناسا من النبط فی اداء الجزیة فقال ما هذا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا

باب خلق الانسان خلقا لا یتمالک

(قوله صلی الله علیه وسلم یطیف به) قال اهل اللغة طاف بالشیء یطوف طوفا وطوافا والطائف یطیف اذا استدار حوالیه (قوله صلی الله علیه وسلم فلما رآه اجوف علم انه خلق خلقا لا یتمالک) الاجوف صاحب الجوف وقیل هو الذی داخله خال ومعنی لا یتمالک لا یملک نفسه ویحبسها عن الشهوات وقیل لا یملک دفع الوسواس عنه وقیل لا یملک نفسه عند الغضب والمراد جنس بنی آدم

باب النهی عن ضرب الوجه

(قوله صلی الله علیه وسلم اذا قاتل احدکم اخاه فلیجتنب) وفی روایة اذا ضرب احدکم وفی روایة لا یلطمن الوجه وفی روایة اذا قاتل احدکم اخاه فلیجتنب الوجه فان الله خلق آدم علی صورته) قال العلماء هذا تصریح بالنهی عن ضرب الوجه لانه لطیف یجمع المحاسن واعضاؤه نفیسة لطیفة واکثر الادراک بها فقد یطلبها ضرب الوجه وقد یفقئها وقد یشوه الوجه والشین فیه فاحش لانه بارز ظاهر لا یمکن ستره ومتی ضربه لا یسلم من شین غالبا ویدخل فی النهی اذا ضرب زوجته او ولده او عبده ضرب تادیب فلیجتنب الوجه واما (قوله صلی الله علیه وسلم فان الله خلق آدم علی صورته) فهو من احادیث الصفات وقد سبق فی کتاب الایمان بیان حکمها واضحا ومبسوطا وان من العلماء من یمسک عن تاویلها ویقول نؤمن بانها حق وان ظاهرها غیر مراد ولها معنی یلیق بها وهذا مذهب جمهور السلف وهو احوط واسلم والثانی انها تتاول علی حسب ما یلیق بتنزیه الله تعالی وانه لیس کمثله شیء قال المازری هذا الحدیث بهذا اللفظ ثابت ورواه بعضهم ان الله خلق آدم علی صورة الرحمن ولیس بثابت عند اهل الحدیث وکان من نقله رواه بالمعنی الذی وقع له وغلط فی ذلک قال المازری وقد غلط ابن قتیبة فی هذا الحدیث فاجراه علی ظاهره وقال لله تعالی صورة لا کالصور وهذا الذی قاله ظاهر الفساد لان الصورة تفید الترکیب وکل مرکب محدث والله تعالی لیس بمحدث فلیس هو مرکبا فلیس مصورا قال وهذا کقول المجسمة جسم لا کالاجسام لما راوا اهل السنة یقولون الباری سبحانه وتعالی شیء لا کالاشیاء طردوا الاستعمال فقالوا جسم لا کالاجسام والفرق ان لفظ شیء لا یفید الحدوث ولا یتضمن ما یقتضیه واما جسم وصورة فیتضمنان التالیف والترکیب وذلک دلیل الحدوث قال والعجب من ابن قتیبة فی قوله صورة لا کالصور مع ان ظاهر الحدیث علی رایه یقتضی خلق آدم علی صورته فالصورتان علی رایه سواء فاذا قال لا کالصور تناقض قوله ویقال له ایضا ان اردت بقولک صورة لا کالصور انه لیس بمؤلف ولا مرکب فلیس بصورة حقیقة ولیست اللفظة علی ظاهرها وحینئذ یکون موافقا علی افتقاره الی التاویل واختلف العلماء فی تاویله فقالت طائفة الضمیر فی صورته عائد علی الاخ المضروب وهذا ظاهر روایة مسلم وقالت طائفة یعود الی آدم وفیه ضعف وقالت طائفة یعود الی الله تعالی ویکون المراد اضافة تشریف واختصاص کقوله تعالی ناقة الله وکما یقال فی الکعبة بیت الله ونظائره والله اعلم (قوله حدثنا قتادة عن یحیی بن مالک المراغی عن ابی هریرة) المراغی بفتح المیم بالغین المعجمة منسوب الی المراغة بطن من الازد لا الی البلد المعروفة بالمراغة من بلاد العجم وهذا الذی ذکرناه من ضبطه وانه منسوب الی بطن من الازد هو الصحیح المشهور ولم یذکر الجمهور غیره وذکر ابن جریر الطبری انه منسوب الی موضع بناحیة عمان وذکر الحافظ عبد الغنی المقدسی انه المراغی بضم المیم ولعله تصحیف من الناسخ والمشهور الفتح وهو الذی صرح به ابو علی الغسانی الجیانی والقاضی فی المشارق والسمعانی فی الانساب وخلائق وهو المعروف فی الروایة وکتب الحدیث قال السمعانی وقیل انه بکسر المیم قال والمشهور الفتح والله اعلم

باب الوعید الشدید لمن عذب الناس بغیر حق

(قوله صلی الله علیه وسلم ان الله یعذب الذین یعذبون الناس) هذا محمول علی التعذیب بغیر حق فلا یدخل فیه التعذیب بحق کالقصاص والحدود والتعزیر ونحو ذلک (قوله اناس من الانباط) هم فلاحو العجم (قوله وامیرهم یومئذ عمیر بن سعد) هکذا هو فی معظم النسخ عمیر بالتصغیر ابن سعد باسکان العین من غیر یاء وفی بعضها عمیر بن سعید بکسر العین وزیادة یاء قال القاضی الاول هو الموجود لاکثر شیوخنا وفی اکثر النسخ واکثر الروایات وهو الصواب وهو عمیر بن سعد بن عمیر الانصاری الاوسی من بنی عمرو بن عوف ولاه عمر بن الخطاب رضی الله عنه حمص وکان یقال له نسیج وحده ابو زید الانصاری احد الذین جمعوا القرآن والله اعلم (قوله امیرهم علی فلسطین) هی بکسر الفاء وفتح اللام وهی بلاد بیت المقدس وما حولها (قوله فامر بهم فخلوا) ضبطوه بالخاء المعجمة والمهملة والمعجمة اشهر واحسن

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال ابوبکر نا سفیان بن عیینة عن عمرو سمع جابرا یقول مر رجل فی المسجد بسهام فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم امسك بنصالها حدثنا یحیی بن یحیی وابو الربیع قال ابو الربیع نا وقال یحیی واللفظ له انا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبد الله ان رجلا مر بأسهم فی المسجد قد ابدی نصولها فامر ان یاخذ بنصولها کی لا تخدش مسلما حدثنا قتیبة بن سعید قال نا لیث ح وحدثنا محمد بن رمح قال انا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه امر رجلا کان یتصدق بالنبل فی المسجد ان لا یمر بها الا وهو اخذ بنصولها وقال ابن رمح کان یتصدق بالنبل حدثنا هداب بن خالد نا حماد بن سلمة عن ثابت عن ابی بردة عن ابی موسی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا مر احدکم فی مجلس او سوق وبیده نبل فلیاخذ بنصالها ثم لیاخذ بنصالها ثم لیاخذ بنصالها قال فقال ابو موسی والله ما متنا حتی سددناها بعضنا فی وجوه بعض حدثنا عبد الله بن براد الاشعری ومحمد بن العلاء واللفظ لعبد الله قالا نا ابو اسامة عن بریدعن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا ومعه نبل فلیمسك علی نصالها بکفه ان یصیب احدا من المسلمین منها بشیء او قال لیقبض علی نصالها حدثنی عمرو الناقد وابن ابی عمر قال عمرو نا سفیان بن عیینة عن ایوب عن ابن سیرین سمعت ابا هریرة یقول قال ابو القاسم صلی الله علیه وسلم من اشار الی اخیه بحدیدة فان الملائکة تلعنه حتی یدعه وان کان اخاه لابیه وامه حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا یزید بن هارون عن ابن عون عن محمد عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یشیر احدکم الی اخیه بالسلاح فانه لا یدری احدکم لعل الشیطان ینزع فی یده فیقع فی حفرة من النار حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن سمی مولی ابی بکر عن ابی صالح عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق وجد غصن شوك علی الطریق فاخره فشکر الله له فغفر له حدثنی زهیر بن حرب قال نا جریر عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مر رجل بغصن شجرة علی ظهر طریق فقال والله لاُنحیّنّ هذا عن المسلمین لا یؤذیهم فادخل الجنة حدثناه ابوبکر بن ابی شیبة قال نا عبید الله قال انا شیبان عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لقد رایت رجلا یتقلب فی الجنة فی شجرة قطعها من ظهر الطریق کانت تؤذی الناس حدثنی محمد بن حاتم قال نا بهز قال نا حماد بن سلمة عن ثابت عن ابی رافع عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان شجرة کانت توذی المسلمین فجاء رجل فقطعها فدخل الجنة حدثنی زهیر بن حرب قال نا یحیی بن سعید عن ابان بن صمعة قال حدثنی ابو الوازع قال حدثنی ابو برزة قال قلت یا نبی الله علمنی شیئا انتفع به قال اعزل الاذی عن طریق المسلمین حدثنا یحیی بن یحیی قال نا ابوبکر بن شعیب بن الحبحاب عن ابی الوازع الراسبی عن ابی برزة الاسلمی ان ابا برزة قال قلت لرسول الله صلی الله علیه وسلم یا رسول الله انی لا ادری لعلی ان تمضی وابقی بعدك فزودنی شیئا ینفعنی الله به فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم افعل کذا افعل کذا ابوبکر نسیه وامر الاذی عن الطریق حدثنی عبد الله بن محمد بن اسماء بن عبید الضبعی قال نا جویریة یعنی ابن اسماء عن نافع عن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عذبت امرأة فی هرة سجنتها حتی ماتت فدخلت فیها النار لا هی اطعمتها وسقتها اذ هی حبستها ولا هی ترکتها تاکل من خشاش الارض حدثنی هارون بن عبد الله وعبد الله بن جعفر بن یحیی بن خالد جمیعا عن معن بن عیسی عن مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث جویریة حدثنیه نصر بن علی الجهضمی قال نا عبد الاعلی عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عذبت امرأة فی هرة اوثقتها فلم تطعمها ولم تسقها ولم تدعها تاکل من خشاش الارض

باب امر من مر بسلاح فی مسجد او سوق او غیرهما من المواضع الجامعة للناس ان یمسك بنصالها (قوله صلی الله علیه وسلم للذی یمر بالنبل فی المسجد فلیمسك علی نصالها لئلا یصیب بها احدا من المسلمین) فیه هذا الادب وهو الامساك بنصالها عند ارادة المرور بین الناس فی مسجد او سوق او غیرهما والنصول والنصال جمع نصل وهو حدیدة السهم وفیه اجتناب کل ما یخاف منه ضررا واما قول ابی موسی سددناها بعضنا فی وجوه بعض ای قومناها الی وجوههم وهو بالسین المهملة من السداد وهو القصد والاستقامة **باب** النهی عن الاشارة بالسلاح الی مسلم (قوله صلی الله علیه وسلم من اشار الی اخیه بحدیدة فان الملائکة تلعنه حتی وان کان اخاه لابیه وامه) فیه تاکید حرمة المسلم والنهی الشدید عن ترویعه وتخویفه والتعرض له بما قد یوذیه (قوله صلی الله علیه وسلم وان کان اخاه لابیه وامه مبالغة فی ایضاح عموم النهی فی کل احد سواء من یهم فیه ممن لا یتهم وسواء کان هذا هزلا ولعبا ام لا لان ترویع المسلم حرام بکل حال ولانه قد یسبقه السلاح کما صرح به فی الروایة الاخری ولعن الملائکة له یدل علی انه حرام (قوله صلی الله علیه وسلم فان الملائکة تلعنه حتی وان کان هکذا فی عامة النسخ وفیه محذوف وتقدیره حتی یدعه کذا وقع فی بعض النسخ (قوله صلی الله علیه وسلم لا یشیر احدکم الی اخیه بالسلاح فانه لا یدری احدکم لعل الشیطان ینزع فی یده) هکذا هو فی جمیع النسخ لا یشیر بالیاء بعد الشین وهو صحیح وهو نهی بلفظ الخبر کقوله تعالی لا تضار والدة بولدها وقد قدمنا مرات ان هذا ابلغ من لفظ النهی ولعل الشیطان ینزع ضبطناه بالعین المهملة وکذا نقله القاضی عن جمیع روایات مسلم وکذا هو فی نسخ بلادنا ومعناه یرمی فی یده ویحقق ضربته ورمیته وروی فی غیر مسلم بالغین المعجمة وهو من الاغراء ای یحمل علی تحقیق الضرب به ویزین ذلك **باب** فضل ازالة الاذی عن الطریق هذه الاحادیث المذکورة فی الباب ظاهرة فی فضل ازالة الاذی عن الطریق سواء کان الاذی شجرة توذی او غصن شوك او حجرا یعثر به او قذرا او جیفة او غیر ذلك والماطة الاذی عن الطریق من شعب الایمان کما سبق فی الحدیث الصحیح وفیه التنبیه علی فضیلة کل ما نفع المسلمین او ازال عنهم ضررا (قوله صلی الله علیه وسلم رایت رجلا یتقلب فی الجنة فی شجرة قطعها من ظهر الطریق) ای یتنعم فی الجنة بملاذها بسبب قطعه الشجرة (قوله عن ابان بن صمعة قال حدثنی ابو الوازع) اما ابان فقد سبق فی مقدمة الکتاب انه یجوز صرفه وترکه والصرف اجود وهو قول الاکثرین وصمعة بصاد مهملة مفتوحة ثم میم ساکنة ثم عین مهملة قیل ان ابانا هذا هو والد عتبة الغلام الزاهد المشهور وابو الوازع بالعین المهملة اسمه جابر بن عمرو الراسبی بکسر السین المهملة وبعدها باء موحدة وهی نسبة الی بنی راسب قبیلة معروفة نزلت البصرة (قوله صلی الله علیه وسلم وامر الاذی عن الطریق) هکذا هو فی معظم النسخ وکذا نقله القاضی عن عامة الرواة بتشدید الراء ومعناه ازله وفی بعضها وامر بزای مخففة وهی بمعنی الاول **باب** تحریم تعذیب الهرة ونحوها من الحیوان الذی لا یوذی فیه حدیث المرأة وقد سبق شرحه فی کتاب قتل الحیات وسبق هناك ان خشاش الارض بفتح الخاء المعجمة وضمها وکسرها ای هوامها وحشراتها وروی علی غیر هذا مما ذکرناه هناك ومعنی عذبت فی هرة ای بسببها

باب امر من مر بسلاح فی مسجد او سوق او غیرهما من المواضع الجامعة للناس ان یمسك بنصالها

باب النهی عن الاشارة بالسلاح الی مسلم

باب فضل ازالة الاذی عن الطریق

باب تحریم تعذیب الهرة ونحوها من الحیوان الذی لا یوذی

حدثنا نصر بن علی الجهضمی قال نا عبد الاعلی عن عبید الله عن سعید المقبری عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا محمد بن رافع قال نا عبد الرزاق قال نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم دخلت امرأة النار من جراء هرة لها اوهر ربطتها فلا هی اطعمتها ولا هی ارسلتها ترمرم من خشاش الارض حتی ماتت هزلا حدثنی احمد بن یوسف الازدی نا عمر بن حفص بن غیاث نا ابی نا الاعمش نا ابو اسحق عن ابی مسلم الاغر انه حدثه عن ابی سعید الخدری وابی هریرة قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العز ازاره والکبریاء رداءه فمن ینازعنی عذبته حدثنا سوید بن سعید عن معتمر بن سلیمان عن ابیه نا ابو عمران الجونی عن جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حدث ان رجلا قال والله لا یغفر الله لفلان وان الله قال من ذا الذی یتألی علی ان لا اغفر لفلان فانی قد غفرت لفلان واحبطت عملک او کما قال حدثنا سوید بن سعید حدثنی حفص بن میسرة عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی الله لابره حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب نا حماد بن سلمة عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ح وحدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا قال الرجل هلک الناس فهو اهلکهم قال ابو اسحق لا ادری اهلکهم بالنصب او اهلکهم بالرفع حدثنا یحیی بن یحیی انا یزید بن زریع عن روح بن القسم ح وحدثنی احمد بن عثمان بن حکیم نا خالد بن مخلد عن سلیمان بن بلال جمیعا عن سهیل بهذا الاسناد مثله حدثنا قتیبة بن سعید عن مالک بن انس ح وحدثنا قتیبة ومحمد بن رمح عن اللیث بن سعد ح وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا عبدة ویزید ابن هارون کلهم عن یحیی بن سعید ح وحدثنا محمد بن المثنی واللفظ له نا عبد الوهاب یعنی الثقفی قال سمعت یحیی بن سعید قال اخبرنی ابو بکر وهو ابن محمد بن عمرو بن حزم ان عمرة حدثته انها سمعت عائشة تقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انه لیورثه حدثنی عمرو الناقد نا عبد العزیز بن ابی حازم حدثنی هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنی عبید الله بن عمر القواریری نا یزید بن زریع عن عمر بن محمد عن ابیه قال سمعت ابن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما زال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انه سیورثه حدثنا ابو کامل الجحدری واسحق بن ابراهیم واللفظ لاسحق قال ابو کامل نا وقال اسحق انا عبد العزیز بن عبد الصمد العمی نا ابو عمران الجونی عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابا ذر اذا طبخت مرقة فاکثر ماءها وتعاهد جیرانک حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا ابن ادریس انا شعبة ح وحدثنا ابو کریب نا ابن ادریس انا شعبة عن ابی عمران الجونی عن عبد الله ابن الصامت عن ابی ذر قال ان خلیلی اوصانی اذا طبخت مرقا فاکثر ماءه ثم انظر اهل بیت من جیرانک فاصبهم منها بمعروف حدثنی ابو غسان المسمعی نا عثمان بن عمر نا ابو عامر یعنی الخزاز عن ابی عمران الجونی عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی اخاک بوجه طلق

(قوله صلی الله علیه وسلم من جراء هرة) ای من اجلها یمد ویقصر یقال من جرائک ومن جراک وجریرتک واجلک بمعنی (قوله صلی الله علیه وسلم ترمرم من خشاش الارض) هکذا هو فی اکثر النسخ ترمرم بضم التاء وکسر الراء الثانیة وفی بعضها ترمرم بضم التاء وکسر المیم الاولی وراء واحدة وفی بعضها ترمم بفتح التاء والمیم ای تتناول ذلک بشفتیها **باب** تحریم الکبر (قوله صلی الله علیه وسلم العز ازاره والکبریاء رداؤه فمن ینازعنی عذبته) هکذا هو فی جمیع النسخ فالضمیر فی ازاره ورداءه یعود الی الله تعالی للعلم به وفیه محذوف تقدیره قال الله تعالی ومن ینازعنی ذلک اعذبه ومعنی ینازعنی یتخلق بذلک فیصیر فی معنی المشارک وهذا وعید شدید فی الکبر مصرح بتحریمه واما تسمیته ازارا ورداء فمجاز واستعارة حسنة کما تقول العرب فلان شعاره الزهد وشعاره التقوی لا یریدون الثوب الذی هو شعار او وشاح بل معناه صفته کذا قال المازری ومعنی الاستعارة هنا ان الازار والرداء یلصقان بالانسان ویلزمانه وهما جمال له قال فضرب ذلک مثلا لکون العز والکبریاء بالله تعالی احق وله الزم واقتضاهما جلاله ومن مشهور کلام العرب فلان واسع الرداء وغمر الرداء ای واسع العطیة **باب** النهی عن تقنیط الانسان من رحمة الله تعالی (قوله صلی الله علیه وسلم ان رجلا قال والله لا یغفر الله لفلان وان الله تعالی قال من ذا الذی یتألی علی ان لا اغفر لفلان فانی قد غفرت لفلان واحبطت عملک) معنی یتألی یحلف والالیة الیمین وفیه دلالة لمذهب اهل السنة فی غفران الذنوب بلا توبة اذا شاء الله غفرانها واحتجت المعتزلة به فی احباط الاعمال بالمعاصی الکبائر ومذهب اهل السنة انها لا تحبط الا بالکفر ویتاول حبوط عمل هذا علی انه اسقطت حسناته فی مقابلة سیاته فسمی احباطا مجازا ویحتمل انه جری منه امر آخر اوجب الکفر ویحتمل ان هذا کان فی شرع من قبلنا وکان هذا حکمهم **باب** فضل الضعفاء والخاملین (قوله صلی الله علیه وسلم رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی الله لابره) الاشعث الملبد الشعر المغبر غیر مدهون ولا مرجل ومدفوع بالابواب ای لا قدر له عند الناس فهم یدفعونه عن ابوابهم ویطردونه عنهم احتقارا له لو اقسم علی الله لابره لو حلف علی وقوع شیء ادفعه الله اکراما له باجابة سؤاله وصیانة من الحنث فی یمینه وهذا لعظم منزلته عند الله تعالی وان کان حقیرا عند الناس وقیل معنی القسم هنا الدعاء وابراره اجابته والله اعلم **باب** النهی عن قول هلک الناس (قوله صلی الله علیه وسلم اذا قال الرجل هلک الناس فهو اهلکهم) روی اهلکهم علی وجهین مشهورین رفع الکاف وفتحها والرفع اشهر ویؤیده انه جاء فی روایة رویناها فی حلیة الاولیاء فی ترجمة سفین الثوری فهو من اهلکهم قال الحمیدی فی الجمع بین الصحیحین بالرفع اشهر ومعناها اشدهم هلاکا واما روایة الفتح فمعناها هو جعلهم هالکین لانهم هلکوا فی الحقیقة واتفق العلماء علی ان هذا الذم انما هو فیمن قاله علی سبیل الازراء علی الناس واحتقارهم وتفضیل نفسه علیهم وتقبیح احوالهم لانه لا یعلم سر الله فی خلقه قالوا فاما من قال ذلک تحزنا لما یری فی نفسه وفی الناس من النقص فی امر الدین فلا باس علیه کما قال لا اعرف من امر النبی صلی الله علیه وسلم الا انهم یصلون جمیعا هکذا فسره الامام مالک وتابعه الناس علیه وقال الخطابی معناه لا یزال الرجل یعیب الناس ویذکر مساویهم ویقول فسد الناس وهلکوا ونحو ذلک فاذا فعل ذلک فهو اهلکهم ای اسوأ حالا منهم بما یلحقه من الاثم فی عیبهم والوقیعة فیهم وربما اداه ذلک الی العجب بنفسه ورؤیته انه خیر منهم والله اعلم **باب** الوصیة بالجار والاحسان الیه فی هذه الاحادیث الوصیة بالجار وبیان عظم حقه وفضیلة الاحسان الیه وفی الحدیث فاصبهم منه بمعروف ای اعظمهم منه **شیئا** **باب** استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء (قوله صلی الله علیه وسلم ولو ان تلقی اخاک بوجه طلق) روی طلق علی ثلاثة اوجه اسکان اللام وکسرها وطلیق بزیادة یاء ومعناه سهل منبسط فیه الحث علی فضل المعروف وما تیسر منه وان قل حتی طلاقة الوجه عند اللقاء

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا علی بن مسهر و حفص بن غیاث عن بریدبن عبدالله عن ابی بردة عن ابی موسی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتاه طالب حاجة اقبل علی جلسائه فقال اشفعوا فلتوجروا ولیقض الله علی لسان نبیه صلی الله علیه وسلم ما احب حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا سفیان بن عیینة عن بریدبن عبدالله عن جده عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم ح وحدثنا محمد بن العلاء الهمدانی واللفظ له نا ابواسامة عن بریدعن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انما مثل جلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منه واما ان تجد منه ریحا طیبة ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد ریحا خبیثة حدثنا محمد بن عبدالله بن قهزاذ نا سلمة بن سلیمان انا عبدالله انا معمر عن ابن شهاب حدثنی عبدالله بن ابی بکر بن حزم عن عروة عن عائشة ح وحدثنی عبدالله بن عبدالرحمن بن بهرام وابوبکر بن اسحاق واللفظ لهما قالا انا ابوالیمان انا شعیب عن الزهری حدثنی عبدالله بن ابی بکر ان عروة بن الزبیر اخبره ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت جاءتنی امرأة ومعها ابنتان لها فسألتنی فلم تجد عندی شیئا غیر تمرة واحدة فاعطیتها ایاها فاخذتها فقسمتها بین ابنتیها ولم تأکل منها شیئا ثم قامت فخرجت وابنتاها فدخل علی النبی صلی الله علیه وسلم فحدثته حدیثها فقال النبی صلی الله علیه وسلم من ابتلی من البنات بشیء فاحسن الیهن کن له سترا من النار حدثنا قتیبة بن سعید نا بکر یعنی ابن مضر عن ابن الهاد ان زیاد ابن ابی زیاد مولی ابن عیاش حدثه عن عراک بن مالک قال سمعته یحدث عمر بن عبدالعزیز عن عائشة انها قالت جاءتنی مسکینة تحمل ابنتین لها فاطعمتها ثلاث تمرات فاعطت کل واحدة منهما تمرة ورفعت الی فیها تمرة لتاکلها فاستطعمتها ابنتاها فشقت التمرة التی کانت تریدان تاکلها بینهما فاعجبنی شانها فذکرت الذی صنعت لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الله قد اوجب لها بها الجنة او اعتقها بها من النار حدثنی عمرو الناقد نا ابواحمد الزبیری نا محمد بن عبدالعزیز عن عبیدالله بن ابی بکر بن انس عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیمة انا وهو وضم اصابعه حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یموت لاحد من المسلمین ثلثة من الولد فتمسه النار الا تحلة القسم حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر ابن حرب قالوا نا سفیان بن عیینة ح وحدثنا عبد بن حمید وابن رافع عن عبدالرزاق انا معمر کلاهما عن الزهری باسناد مالک ومعنی حدیثه الا ان فی حدیث سفیان فیلج النار الا تحلة القسم حدثنا قتیبة بن سعید نا عبدالعزیز یعنی ابن محمد عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لنسوة من الانصار لا یموت لاحدکن ثلثة من الولد فتحتسبه الا دخلت الجنة فقالت امرأة منهن او اثنتان یا رسول الله قال او اثنتان حدثنا ابوکامل الجحدری فضیل بن حسین نا ابوعوانة عن عبدالرحمن ان الاصبهانی عن ابی صالح ذکوان عن ابی سعید الخدری قال جاءت امرأة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ذهب الرجال بحدیثک فاجعل لنا من نفسک یوما نأتیک فیه تعلمنا مما علمک الله قال اجتمعن یوم کذا وکذا فاجتمعن فاتاهن رسول الله صلی الله علیه وسلم فعلمهن مما علمه الله ثم قال ما منکن من امرأة تقدم بین یدیها من ولدها ثلاثة الا کانوا لها حجابا من النار فقالت امرأة واثنین واثنین واثنین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم واثنین واثنین حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر ح وحدثنا عبیدالله بن معاذ قال نا ابی قالا نا شعبة عن عبدالرحمن ابن الاصبهانی فی هذا الاسناد بمثل معناه وزادا جمیعا عن شعبة عن عبدالرحمن بن الاصبهانی قال سمعت ابا حازم یحدث عن ابی هریرة قال ثلثة لم یبلغوا الحنث

باب استحباب الشفاعة فیما لیس بحرام فیه استحباب الشفاعة لاصحاب الحوائج المباحة سواء کانت الشفاعة الی سلطان ووال ونحوهما ام الی واحد من الناس وسواء کانت الشفاعة لنائل فی کف ظلم او اسقاط تعزیر او فی تخلیص عطاء لمحتاج او نحو ذلک واما الشفاعة فی الحدود فحرام وکذا الشفاعة فی تتمیم باطل او ابطال حق ونحو ذلک فهی حرام باب استحباب مجالسة الصالحین ومجانبة قرناء السوء فیه تمثیله صلی الله علیه وسلم جلیس الصالح بحامل المسک وجلیس السوء بنافخ الکیر وفیه فضیلة مجالسة الصالحین واهل الخیر والمروة ومکارم الاخلاق والورع والعلم والادب والنهی عن مجالسة اهل الشر واهل البدع ومن یغتاب الناس او یکثر فجره وبطالته ونحو ذلک من الانواع المذمومة ومعنی یحذیک یعطیک وهو بالحاء المهملة والذال وفیه طهارة المسک واستحباب جوازه وقد اجمع العلماء علی جمیع هذا ولم یخالف فیه من یعتد به ونقل عن الشیعة نجاسته والشیعة لا یعتد بهم فی الاجماع ومن الدلائل علی طهارته الاجماع وهذا الحدیث وهو قوله صلی الله علیه وسلم واما ان تبتاع منه والنجس لا یصح بیعه ولانه صلی الله علیه وسلم کان یستعمله فی بدنه ورأسه ویصلی به ویخبر انه الطیب الطیب ولم یزل المسلمون علی استعماله وجواز بیعه قال القاضی وما روی من کراهة العمرین له فلیس فیه نص منهما علی نجاسته ولا صحت الروایة عنهما بالکراهة بل صحت قسمة عمر بن الخطاب المسک علی نساء المسلمین والمعروف عن ابن عمر استعماله والله اعلم باب فضل الاحسان الی البنات فی هذه الاحادیث فضل الاحسان الی البنات والنفقة علیهن والصبر علیهن وعلی سائر امور بن (قوله ابن بهرام هو بفتح الباء وکسرها) (قوله صلی الله علیه وسلم من ابتلی من البنات بشیء) انما سماه ابتلاء لان الناس یکرهونهن فی العادة قال الله تعالی واذا بشر احدهم بالانثی ظل وجهه مسودا وهو کظیم (قوله ان زیاد بن ابی زیاد مولی ابن عیاش حدثه عن عراک) هو عیاش بالمثناة والشین المعجمة وهو زیاد بن ابی زیاد واسم ابی زیاد میسرة المدنی المخزومی مولی عبدالله بن عیاش بالمعجمة ابن ابی ربیعة بن المغیرة (قوله صلی الله علیه وسلم من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیمة انا وهو وضم اصابعه) معنی عالهما قام علیهما بالمؤنة والتربیة ونحوهما ماخوذ من العول وهو القرب ومنه ابدأ بمن تعول ومعناه جاء یوم القیمة انا وهو کهاتین باب فضل من یموت له ولد فیحتسبه (قوله صلی الله علیه وسلم لا یموت لاحد من المسلمین ثلثة من الولد فتمسه النار الا تحلة القسم) قال العلماء تحلة القسم ما یحل به القسم وهو الیمین وجاء مفسرا فی الحدیث ان المراد به قوله تعالی وان منکم الا واردها وهذا قال ابوعبیدة وجمهور العلماء والقسم مقدر ای والله ان منکم الا واردها وقیل المراد قوله تعالی فوربک لنحشرنهم والشیاطین وقال ابن قتیبة معناه تقلیل مدة ورودها قال وتحلة القسم تستعمل فی هذا فی کلام العرب وقیل تقدیره ولا تحلة القسم ای لا تمسه اصلا ولا قدرا یسیرا کتحلة القسم والمراد بقوله تعالی وان منکم الا واردها المرور علی الصراط وهو جسر منصوب علیها وقیل الوقوف عندها (قوله صلی الله علیه وسلم ثلثة من الولد ثم سئل عن الاثنین فقال واثنین) محمول علی انه اوحی به الیه صلی الله علیه وسلم عند سؤالها او قبله وقد جاء فی غیر مسلم واحدا

حدثنا سوید بن سعید و محمد بن عبد الاعلی وتقاربا فی اللفظ قالا نا المعتمر عن ابیہ عن ابی السلیل عن ابی حسان قال قلت لابی ہریرۃ انہ قد مات لی ابنان فما انت محدثی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحدیث تطیب بہ انفسنا عن موتانا قال قال نعم صغارہم دعامیص الجنۃ یتلقی احدہم اباہ او قال ابویہ فیاخذ بثوبہ او قال بیدہ کما اخذ انا بصنفۃ ثوبک ھذا فلا یتناھی او قال ینتہی حتی یدخلہ اللہ واباہ الجنۃ وفی روایۃ سوید حدثنا ابو السلیل حدثنیہ عبید اللہ بن سعید نا یحیی یعنی ابن سعید عن التیمی بھذا الاسناد وقال فھل سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا تطیب بہ انفسنا عن موتانا قال نعم حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ومحمد بن عبد اللہ ابن نمیر وابو سعید الاشج واللفظ لابی بکر قالوا نا حفص یعنون ابن غیاث ح وحدثنا عمر بن حفص بن غیاث نا ابی عن جدہ طلق بن معاویۃ عن ابی زرعۃ عن ابی ہریرۃ قال اتت امرأۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصبی لہا فقالت یا نبی اللہ ادع اللہ لہ فلقد دفنت ثلاثۃ فقال دفنت ثلاثۃ فقالت نعم قال لقد احتظرت بحظار شدید من النار قال عمر من بینہم عن جدہ وقال لباقون عن طلق لم یذکروا الجد حدثنا قتیبۃ بن سعید وزہیر بن حرب قالا نا جریر عن طلق بن معاویۃ النخعی ابی غیاث عن ابی زرعۃ بن عمرو بن جریر عن ابی ہریرۃ قال جاءت امراۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابن لہا فقالت یا رسول اللہ انہ یشتکی وانی اخاف علیہ قد دفنت ثلاثۃ قال لقد احتظرت بحظار شدید من النار قال زہیر عن طلق ولم یذکر الکنیۃ حدثنا زہیر بن حرب نا جریر عن سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا احب عبدا دعا جبرئیل علیہ السلام فقال انی احب فلانا فاحبہ قال فیحبہ جبرئیل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء قال ثم یوضع لہ القبول فی الارض واذا ابغض اللہ عبدا دعا جبرئیل فیقول انی ابغض فلانا فابغضہ قال فیبغضہ جبرئیل ثم ینادی فی اھل السماء ان اللہ یبغض فلانا فابغضوہ قال فیبغضونہ ثم توضع لہ البغضاء فی الارض حدثنا قتیبۃ بن سعید نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری وقال قتیبۃ نا عبد العزیز یعنی الدراوردی ح وحدثناہ سعید بن عمرو الاشعثی انا عبثر عن العلاء بن المسیب ح وحدثنی ہارون بن سعید الایلی نا ابن وہب حدثنی مالک وھو ابن انس کلہم عن سہیل بھذا الاسناد غیر ان حدیث العلاء بن المسیب لیس فیہ ذکر البغض حدثنی عمرو الناقد نا یزید بن ہارون انا عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمۃ الماجشون عن سہیل عن ابی صالح قال کنا بعرفۃ فمر عمر بن عبد العزیز وھو علی الموسم فقام الناس ینظرون الیہ فقلت لابی یا ابت انی اری اللہ تعالی یحب عمر بن عبد العزیز قال وما ذاک قلت لما لہ من الحب فی قلوب الناس قال بابیک انت سمعت اباہریرۃ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر بمثل حدیث جریر عن سہیل حدثنا قتیبۃ بن سعید نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف حدثنی زہیر بن حرب نا کثیر بن ہشام نا جعفر بن برقان نا یزید بن الاصم عن ابی ہریرۃ بحدیث یرفعہ قال الناس معادن کمعادن الفضۃ والذہب خیارہم فی الجاہلیۃ خیارہم فی الاسلام اذا فقہوا والارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف حدثنا عبد اللہ ابن قعنب نا مالک عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک ان اعرابیا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی الساعۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اعددت لہا قال حب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ وعمرو الناقد وزہیر بن حرب ومحمد بن عبد اللہ بن نمیر وابن ابی عمر واللفظ لزہیر قالوا نا سفیان عن الزہری عن انس قال قال رجل یا رسول اللہ متی الساعۃ قال وما اعددت لہا فلم یذکر کثیرا قال ولکنی احب اللہ ورسولہ قال فانت مع من احببت حدثنیہ محمد بن رافع وعبد بن حمید قال عبد نا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن الزہری قال حدثنی انس ابن مالک ان رجلا من الاعراب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال ما اعددت لہا من کبیر احمد علیہ نفسی

(قولہ لم یبلغوا الحنث) ای لم یبلغوا سن التکلیف الذی یکتب فیہ الحنث وہو الاثم (قولہ صغارہم دعامیص الجنۃ) ہو بالدال والعین والصاد المہملات واحدہم دعموص بضم الدال ای صغارہا واصل الدعموص دویبۃ تکون فی الماء لا تفارقہ ای ان ہذا الصغیر فی الجنۃ لا یفارقہا (قولہ بصنفۃ ثوبک) ہو بفتح الصاد وکسر النون وہو طرفہ ویقال لہا ایضا صنیفۃ (قولہ فلا یتناہی او قال ینتہی حتی یدخلہ اللہ واباہ الجنۃ) یتناہی وینتہی بمعنی ای لا یترکہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد احتظرت بحظار شدید من النار) ای امتنعت بمانع وثیق واصل الحظار المنع واصل الحظار بکسر الحاء وفتحہا ما یجعل حول البستان وغیرہ من قضبان وغیرہا کالحائط وفی ہذہ الاحادیث دلیل علی کون اطفال المسلمین فی الجنۃ وقد نقل جماعۃ فیہم اجماع المسلمین وقال المازری اما اولاد الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم فالاجماع متحقق علی انہم فی الجنۃ واما اطفال من سواہم من المومنین فجماہیر العلماء علی القطع لہم بالجنۃ ونقل جماعۃ الاجماع فی کونہم من اہل الجنۃ قطعا لقولہ تعالی والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم وتوقف بعض المتکلمین فیہا واشار الی انہ لا یقطع لہم کالمکلفین واللہ اعلم باب اذا احب اللہ عبدا امر جبرئیل فاحبہ واحبہ اہل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احب اللہ عبدا امر جبرئیل فاحبہ واحبہ اہل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض وذکر فی البغض نحوہ) قال العلماء محبۃ اللہ تعالی لعبدہ ہی ارادتہ الخیر لہ وہدایتہ والخامۃ علیہ ورحمتہ وبغضہ ارادۃ عقابہ او شقاوتہ ونحوہ وحب جبرئیل والملائکۃ یحتمل وجہین احدہما استغفارہم لہ وثناؤہم علیہ ودعاؤہم والثانی ان محبتہم علی ظاہرہا المعروف من المخلوقین وہو میل القلب الیہ واشتیاقہ الی لقائہ وسبب حبہم ایاہ کونہ مطیعا للہ تعالی محبوبا لہ ومعنی یوضع لہ القبول فی الارض ای الحب فی قلوب الناس ورضاہم عنہ فتمیل الیہ القلوب وترضی عنہ وقد جاء فی روایۃ فتوضع لہ المحبۃ (قولہ وہو علی الموسم) ای امیر الحج باب الارواح جنود مجندۃ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف) قال العلماء معناہ جموع مجتمعۃ او انواع مختلفۃ واما تعارفہا فہو لامر جعلہا اللہ علیہ وقیل انہا موافقۃ صفاتہا التی جعلہا اللہ علیہا وتناسبہا فی شیہا وقیل لانہا خلقت مجتمعۃ ثم فرقت فی اجسادہا فمن وافق شیئہ الفہ ومن باعدہ نافرہ وخالفہ وقال الخطابی وغیرہ تالفہا ہو ما خلق اللہ علیہ من السعادۃ او الشقاوۃ فی المبتدأ وکانت الارواح قسمین متقابلین فاذا تلاقت الاجساد فی الدنیا ائتلفت واختلفت بحسب ما خلقت علیہ فیمیل الاخیار الی الاخیار والاشرار الی الاشرار واللہ اعلم باب المرء مع من احب (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم للذی سألہ عن الساعۃ ما اعددت لہا قال حب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت وفی روایات المرء مع من احب) فیہ فضل حب اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم والصالحین واہل الخیر الاحیاء والاموات ومن افضل محبۃ اللہ ورسولہ امتثال امرہما واجتناب نہیہما والتادب بالاداب الشرعیۃ ولا یشترط فی الانتفاع لمحبۃ الصالحین ان یعمل عملہم اذ لو عملہ لکان منہم ومثلہم وقد صرح فی الحدیث

حدثنی ابو الربیع العتکی نا حماد یعنی ابن زید نا ثابت البنانی عن انس بن مالک قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال وما اعددت لہا قال حب اللہ ورسولہ قال فانک مع من احببت قال انس فما فرحنا بعد الاسلام فرحا اشد من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانک مع من احببت قال انس فانا احب اللہ ورسولہ وابا بکر وعمر فارجو ان اکون معہم وان لم اعمل باعمالہم حدثنا محمد بن عبید الغبری نا جعفر بن سلیمان نا ثابت البنانی عن انس ابن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر قول انس فانا احب وما بعدہ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ واسحق بن ابراہیم قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن منصور عن سالم بن ابی الجعد نا انس بن مالک قال بینما انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خارجین من المسجد فلقینا رجلا عند سدۃ المسجد فقال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اعددت لہا قال فکان الرجل ستکان ثم قال یا رسول اللہ ما اعددت لہا کثیر صلاۃ ولا صیام ولا صدقۃ ولکنی احب اللہ ورسولہ قال فانت مع من احببت حدثنی محمد بن یحیی بن عبد العزیز الیشکری نا عبد اللہ بن عثمان بن جبلۃ اخبرنی ابی عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن سالم بن ابی الجعد عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ حدثنا قتیبۃ نا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس ح وحدثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن قتادۃ قال سمعت انسا ح وحدثنا ابو غسان المسمعی ومحمد بن المثنی قالا نا معاذ یعنیان ابن ہشام حدثنی ابی عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الحدیث حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ واسحاق بن ابراہیم قال اسحق انا وقال عثمان نا جریر عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ کیف تری فی رجل احب قوما ولما یلحق بہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا ابن ابی عدی ح وحدثنیہ بشر بن خالد انا محمد یعنی ابن جعفر کلاہما عن شعبۃ ح وحدثنا ابن نمیر نا ابو الجواب نا سلیمان بن قرم جمیعا عن سلیمان عن ابی وائل عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وابو کریب قالا نا ابو معاویۃ ح وحدثنا ابن نمیر نا ابو معاویۃ ومحمد بن عبید عن الاعمش عن شقیق عن ابی موسی قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فذکر بمثل حدیث جریر عن الاعمش حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی وابو الربیع وابو کامل الجحدری فضیل بن حسین واللفظ لیحیی قال یحیی انا وقال الآخران نا حماد بن زید عن ابی عمران الجونی عن عبد اللہ بن الصامت عن ابی ذر قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت الرجل یعمل العمل من الخیر ویحمدہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المؤمن حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ واسحاق بن ابراہیم عن وکیع ح وحدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر ح وحدثنا محمد بن المثنی حدثنی عبد الصمد ح وحدثنا اسحق انا النضر کلہم عن شعبۃ عن ابی عمران الجونی باسناد حماد بن زید مثل حدیثہ غیر ان فی حدیثہم عن شعبۃ غیر عبد الصمد ویحبہ الناس علیہ وفی حدیث عبد الصمد ویحمدہ الناس کما قال حماد حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ نا ابو معاویۃ ووکیع ح وحدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر الہمدانی واللفظ لہ نا ابی وابو معویۃ ووکیع قالوا نا الاعمش عن زید بن وہب عن عبد اللہ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین یوما ثم یکون فی ذلک علقۃ مثل ذلک ثم یکون فی ذلک مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل اللہ الملک فینفخ فیہ الروح ویومر باربع کلمات بکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی او سعید فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل بعمل اہل النار حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل الجنۃ فیدخلہا

الذی بعدہا بذلک فقال رجل احب قوما ولما یلحق بہم قال اہل العربیۃ لما نفی للماضی المستمر فیدل علی نفیہ فی الماضی وفی الحال بخلاف لم فانہا تدل علی الماضی فقط ثم انہ لا یلزم من کونہ معہم ان تکون منزلتہ وجزاؤہ مثلہم من کل وجہ (قولہ ما اعددت لہا کثیر) ضبطوہ فی المواضع کلہا من ہذہ الاحادیث بالثاء المثلثۃ وبالباء الموحدۃ وہما صحیحان وقولہ ما اعددت لہا کثیر صلوۃ ولا صیام ولا صدقۃ ای غیر الفرائض معناہ ما اعددت لہا کثیر نافلۃ من صلوۃ ولا صیام ولا صدقۃ (قولہ عند سدۃ المسجد) ہی الظلال المسقفۃ عند باب المسجد (قولہ حدثنا سلیمان بن قرم) ہو بفتح القاف واسکان الراء وہو ضعیف لکن لم یحتج بہ مسلم بل ذکرہ متابعۃ وقد سبق انہ یذکر فی المتابعۃ بعض الضعفاء واللہ اعلم باب اذا اثنی علی الصالح فہی بشری ولا تضر (قولہ ارایت الرجل یعمل العمل من الخیر ویحمدہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المؤمن وفی روایۃ ویحبہ الناس علیہ) قال العلماء معناہ ہذہ البشری المعجلۃ لا یخرج ہی دلیل البشری المؤخرۃ الی الآخرۃ بقولہ بشرکم الیوم جنات الآیۃ وہذہ البشری المعجلۃ دلیل علی رضا اللہ تعالی عنہ ومحبتہ لہ فیحببہ الی الخلق کما سبق فی الحدیث ثم یوضع لہ القبول فی الارض فہذا کلہ اذا حمدہ الناس من غیر تعرض منہ لحمدہم والا فالتعرض مذموم

کتاب القدر

باب کیفیۃ خلق الآدمی فی بطن امہ وکتابۃ رزقہ واجلہ وعملہ وشقاوتہ وسعادتہ

حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین یوما ثم یکون فی ذلک علقۃ مثل ذلک ثم یکون فی ذلک مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل الملک فینفخ فیہ الروح ویومر باربع کلمات بکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی او سعید) اما قولہ الصادق المصدوق فمعناہ الصادق فی قولہ المصدوق فیما یاتیہ من الوحی الکریم واما قولہ ان احدکم فبکسر الہمزۃ علی حکایۃ لفظہ صلی اللہ علیہ وسلم (قولہ یکتب رزقہ) ہو بالباء الموحدۃ فی اولہ علی البدل من اربع وقولہ شقی او سعید مرفوع خبر مبتدأ محذوف ای وہو شقی او سعید (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا الحدیث ثم یرسل الملک) ظاہرہ ان ارسالہ یکون بعد مائۃ وعشرین یوما وفی الروایۃ التی بعد ہذہ یدخل الملک علی النطفۃ بعد ما تستقر فی الرحم باربعین او خمسۃ واربعین لیلۃ فیقول یا رب اشقی ام سعید وفی الروایۃ الثالثۃ اذا مر بالنطفۃ ثنتان واربعون لیلۃ بعث اللہ الیہا ملکا فصورہا وخلق سمعہا وبصرہا وجلدہا وفی روایۃ حذیفۃ بن اسید ان النطفۃ تقع فی الرحم اربعین لیلۃ ثم یتصور علیہا الملک وفی روایۃ ان ملکا موکلا بالرحم اذا اراد اللہ ان یخلق شیئا باذن اللہ لبضع واربعین لیلۃ وذکر الحدیث وفی روایۃ انس ان اللہ قد وکل بالرحم ملکا فیقول اے رب نطفۃ ای رب علقۃ ای رب مضغۃ قال العلماء طریق الجمع بین ہذہ الروایات ان للملک ملازمۃ ومراعاۃ لحال النطفۃ وانہ یقول یا رب ہذہ نطفۃ ہذہ علقۃ ہذہ مضغۃ فی اوقاتہا فکل وقت یقول فیہ ما صارت الیہ بامر اللہ تعالی وہو سبحانہ اعلم ولکلام الملک تصرفہ اوقات احدہا حین یخلقہا اللہ تعالی نطفۃ ثم تنقلہا علقۃ وہو اول علم الملک بانہ ولد لانہ لیس کل نطفۃ تصیر ولدا وذلک عقب الاربعین الاولی وحینئذ یکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقاوتہ وسعادتہ

حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم کلاهما عن جریر بن عبد الحمید ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم انا عیسی بن یونس ح وحدثنی ابو سعید الاشج نا وکیع ح وحدثناه عبید الله بن معاذ نا ابی نا شعبة بن الحجاج کلهم عن الاعمش بهذا الاسناد قال فی حدیث وکیع ان خلق احدکم یجمع فی بطن امه اربعین لیلة وقال فی حدیث معاذ عن شعبة اربعین لیلة او اربعین یوما واما فی حدیث جریر وعیسی اربعین یوما حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر وزهیر بن حرب واللفظ لابن نمیر قالا نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال یدخل الملک علی النطفة بعد ما تستقر فی الرحم باربعین او خمسة واربعین لیلة فیقول یا رب اشقی او سعید فیکتبان فیقول ای رب اذکر او انثی فیکتبان ویکتب عمله واثره واجله ورزقه ثم تطوی الصحف فلا یزاد فیها ولا ینقص حدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح انا ابن وهب اخبرنی عمرو بن الحارث عن ابی الزبیر المکی ان عامر بن واثلة حدثه انه سمع عبد الله بن مسعود یقول الشقی من شقی فی بطن امه والسعید من وعظ بغیره فاتی رجلا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقال له حذیفة بن اسید الغفاری فحدثه بذلک من قول ابن مسعود فقال وکیف یشقی رجل بغیر عمل فقال له الرجل تعجب من ذلک فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذامر بالنطفة اثنتان واربعون لیلة بعث الله الیها ملکا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها ثم قال یا رب اذکر ام انثی فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک فیقول یا رب اجله فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یا رب رزقه فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یخرج الملک بالصحیفة فی یده فلا یزید علی امر ولا ینقص حدثنا احمد بن عثمان النوفلی نا ابو عاصم نا ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر ان ابا الطفیل اخبره انه سمع عبد الله بن مسعود یقول وساق الحدیث بمثل حدیث عمرو بن الحارث حدثنا محمد بن احمد بن ابی خلف نا یحیی بن ابی بکیر نا زهیر ابو خیثمة حدثنی عبد الله بن عطاء ان عکرمة بن خالد حدثه ان ابا الطفیل حدثه قال دخلت علی ابی سریحة حذیفة بن اسید الغفاری فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یاذن هاتین یقول ان النطفة تقع فی الرحم اربعین لیلة ثم یتصور علیها الملک قال زهیر حسبته قال الذی یخلقها فیقول یا رب اذکر او انثی فیجعله الله ذکرا او انثی ثم یقول یا رب اسوی او غیر سوی فیجعله الله سویا او غیر سوی ثم یقول یا رب ما رزقه ما اجله ما خلقه ثم یجعله الله شقیا او سعیدا حدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد حدثنی ابی نا ربیعة بن کلثوم حدثنی ابی کلثوم عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید الغفاری صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم رفع الحدیث الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ملکا موکلا بالرحم اذا اراد الله ان یخلق شیئا باذن الله لبضع واربعین لیلة ثم ذکر نحو حدیثهم حدثنی ابو کامل فضیل بن حسین الجحدری نا حماد بن زید نا عبید الله بن ابی بکر عن انس بن مالک ورفع الحدیث انه قال ان الله قد وکل بالرحم ملکا فیقول ای رب نطفة ای رب علقة ای رب مضغة فاذا اراد الله ان یقضی خلقا قال قال الملک ای رب ذکر او انثی شقی او سعید فما الرزق فما الاجل فیکتب کذلک فی بطن امه حدثنا عثمان بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم واللفظ لزهیر قال اسحاق انا وقال الآخران نا جریر عن منصور عن سعد بن عبیدة عن ابی عبد الرحمن عن علی قال کنا فی جنازة فی بقیع الغرقد فاتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقعد وقعدنا حوله ومعه مخصرة فنکس فجعل ینکت بمخصرته ثم قال ما منکم من احد ما من نفس منفوسة الا وقد کتب الله مکانها من الجنة والنار والا وقد کتبت شقیة او سعیدة قال فقال رجل یا رسول الله افلا نمکث علی کتابنا وندع العمل فقال من کان من اهل السعادة فسیصیر الی عمل اهل السعادة ومن کان من اهل الشقاوة فسیصیر الی عمل اهل الشقاوة فقال اعملوا فکل میسر اما اهل السعادة فییسرون لعمل اهل السعادة واما اهل الشقاوة فییسرون لعمل اهل الشقاوة ثم قرء فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسره للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسره للعسری

ثم للملک فیه تصرف آخر فی وقت آخر وهو تصویره وخلق سمعه وبصره وجلده ولحمه وعظمه وکونه ذکرا ام انثی وذلک انما یکون فی الاربعین الثالثة وهی مدة المضغة وقبل انقضاء هذه الاربعین وقبل نفخ الروح فیه لان نفخ الروح لا یکون الا بعد تمام صورته واما قوله فی احدی الروایات فاذا مر بالنطفة اثنتان واربعون لیلة بعث الله الیها ملکا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها ثم قال یا رب اذکر ام انثی فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یا رب اجله فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک وذکر رزقه فقال القاضی وغیره لیس هو علی ظاهره ولا یصح حمله علی ظاهره بل المراد تصویرها وخلق سمعها الی آخره انه یکتب ذلک ثم یفعله فی وقت آخر لان التصویر عقب الاربعین الاولی غیر موجود فی العادة وانما یقع فی الاربعین الثالثة وهی مدة المضغة کما قال الله تعالی ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین ثم جعلناه نطفة فی قرار مکین ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فکسونا العظام لحما ثم یکون للملک فیه تصرف آخر وهو وقت نفخ الروح عقب الاربعین الثالثة حین یکمل له اربعة اشهر واتفق العلماء علی ان نفخ الروح لا یکون الا بعد اربعة اشهر ووقع فی روایة للبخاری ان خلق احدکم یجمع فی بطن امه اربعین ثم یکون علقة مثله ثم یکون مضغة مثله ثم یبعث الیه الملک فیؤذن باربع کلمات فیکتب رزقه واجله وشقی او سعید ثم ینفخ فیه فقوله ثم یبعث بحرف ثم یقتضی تاخیر کتب الملک هذه الامور الی ما بعد الاربعین الثالثة والاحادیث الباقیة تقتضی الکتب بعد الاربعین الاولی وجوابه ان قوله ثم یبعث الیه الملک فیؤذن فیکتب معطوف علی قوله یجمع فی بطن امه ومتعلق به لا بما قبله وهو قوله ثم یکون مضغة مثله ویکون قوله ثم یکون علقة مثله ثم یکون مضغة مثله معترضا بین المعطوف والمعطوف علیه وذلک جائز موجود فی القرآن والحدیث الصحیح وغیره من کلام العرب قال القاضی وغیره والمراد بارسال الملک فی هذه الاشیاء امره بها والتصرف فیها بهذه الافعال والا فقد صرح فی الحدیث بانه موکل بالرحم وانه یقول یا رب نطفة یا رب علقة قال القاضی وقوله فی حدیث انس رض واذا اراد الله ان یقضی خلقا قال یا رب اذکر ام انثی شقی ام سعید لا یخالف ما قدمناه ولا یلزم منه ان یقول ذلک بعد المضغة بل هو اخبار کلام واخبار عن حالة اخری فاخبر ولا بحال الملک مع النطفة ثم اخبر ان الله تعالی اذا اراد اظهار خلق النطفة علقة کان کذا وکذا ثم المراد بجمیع ما ذکر من الرزق والاجل والشقاوة والسعادة والعمل والذکورة والانوثة انه یظهر ذلک للملک ویامره بانفاذه وکتابته والا فقضاء الله تعالی سابق علی ذلک وعلمه وارادته لکل ذلک موجود فی الازل والله اعلم قوله صلی الله علیه وسلم فوالذی لا اله غیره ان احدکم لیعمل بعمل اهل الجنة حتی ما یکون بینه وبینها الا ذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل النار فیدخلها وان احدکم لیعمل بعمل اهل النار الی آخره) المراد بالذراع التمثیل للقرب من موته ودخوله عقبه وان تلک الدار ما بقی بینه وبین ان یصلها الا کمن بقی بینه وبین موضع من الارض ذراع والمراد بهذا الحدیث

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وهناد بن السری قالا نا ابو الاحوص عن منصور بهذا الاسناد فی معناه وقال فاخذ عودا ولم یقل مخصرة وقال ابن ابی شیبة فی حدیثه عن ابی الاحوص ثم قرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب وابو سعید الاشج قالوا نا وکیع ح وحدثنا ابن نمیر نا ابی قالا نا الاعمش ح وحدثنا ابو کریب واللفظ له نا ابو معاویة نا الاعمش عن سعد بن عبیدة عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم جالسا وفی یده عود ینکت به فرفع راسه فقال ما منکم من نفس الا وقد علم منزلها من الجنة والنار قالوا یا رسول الله فلم نعمل فلا نتکل قال لا اعملوا فکل میسر لما خلق له ثم قرأ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الی قوله فسنیسره للعسری حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن منصور والاعمش انهما سمعا سعد بن عبیدة یحدثه عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه حدثنا احمد بن یونس نا زهیر نا ابو الزبیر ح وحدثنا یحیی بن یحیی انا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر قال جاء سراقة بن مالک بن جعشم قال یا رسول الله بین لنا دیننا کانا خلقنا الآن فیما العمل الیوم افیما جفت به الاقلام وجرت به المقادیر ام فیما نستقبل قال لا بل فیما جفت به الاقلام وجرت به المقادیر قال ففیم العمل قال زهیر ثم تکلم ابو الزبیر بشیء لم افهمه فسألت ما قال فقال اعملوا فکل میسر حدثنی ابو الطاهر انا ابن وهب اخبرنی عمرو بن الحارث عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا المعنی وفیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل عامل میسر لعمله حدثنا یحیی بن یحیی انا حماد بن زید عن یزید الضبعی نا مطرف عن عمران بن حصین قال قیل یا رسول الله اعلم اهل الجنة من اهل النار قال فقال نعم قال قیل ففیم یعمل العاملون قال کل میسر لما خلق له حدثنا شیبان بن فروخ نا عبد الوارث ح وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم وابن نمیر عن ابن علیة ح وحدثنا یحیی ابن یحیی انا جعفر بن سلیمان ح وحدثنا ابن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة کلهم عن یزید الرشک فی هذا الاسناد بمعنی حدیث حماد وفی حدیث عبد الوارث قال قلت یا رسول الله حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی نا عثمان بن عمر نا عزرة بن ثابت عن یحیی بن عقیل عن یحیی بن یعمر عن ابی الاسود الدیلی قال قال لی عمران بن حصین ارأیت ما یعمل الناس الیوم ویکدحون فیه اشیء قضی علیهم ومضی علیهم من قدر ما سبق وفیما یستقبلون به مما اتاهم به نبیهم وثبتت الحجة علیهم فقلت بل شیء قضی علیهم ومضی علیهم قال فقال افلا یکون ظلما قال ففزعت من ذلک ففزعا شدیدا وقلت کل شیء خلق الله وملک ید فلا یسئل عما یفعل وهم یسئلون فقال لی یرحمک الله انی لم ارد بما سألتک الا لاحرز عقلک ان رجلین من مزینة اتیا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالا یا رسول الله ارأیت ما یعمل الناس الیوم ویکدحون فیه اشیء قضی علیهم ومضی فیهم من قدر قد سبق او فیما یستقبلون به مما اتاهم به نبیهم وثبتت الحجة علیهم فقال لا بل شیء قضی علیهم ومضی فیهم وتصدیق ذلک فی کتاب الله ونفس وما سواها فالهمها فجورها وتقواها حدثنا قتیبة بن سعید نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الرجل لیعمل الزمن الطویل بعمل اهل الجنة ثم یختم له عمله بعمل اهل النار وان الرجل لیعمل الزمن الطویل بعمل اهل النار ثم یختم عمله بعمل اهل الجنة حدثنا قتیبة بن سعید نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن ابی حازم عن سهل بن سعد الساعدی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الرجل لیعمل عمل اهل الجنة فیما یبدو للناس وهو من اهل النار وان الرجل لیعمل عمل اهل النار فیما یبدو للناس وهو من اهل الجنة

ان هذا قد یقع فی نادر من الناس لانه غالب فیهم ثم انه من لطف الله تعالی وسعة رحمته انقلاب الناس من الشر الی الخیر فی کثرة واما انقلابهم من الخیر الی الشر ففی غایة الندور ونهایة القلة وهو نحو قوله تعالی ان رحمتی سبقت غضبی وغلبت غضبی ویدخل فی هذا من انقلب الی عمل النار بکفر او معصیة لکن یختلفان فی التخلید عدمه فالکافر یخلد فی النار والعاصی الذی مات موحدا لا یخلد فیها کما سبق تقریره وفی هذا الحدیث تصریح باثبات القدر وان التوبة تهدم الذنوب قبلها وان من مات علی شیء حکم له به من خیر او شر الا ان اصحاب المعاصی غیر الکفر فی المشیئة والله اعلم (قوله عن حذیفة بن اسید) هو بفتح الهمزة (قوله صلی الله علیه وسلم فیقول یا رب اشقی او سعید فیکتبان فیقول ای رب اذکر او انثی فیکتبان) یکتبان فی الموضعین بضم اوله ومعناه یکتب احدهما (قوله دخلت علی ابی سریحة) هو بفتح السین المهملة وکسر الراء وبالحاء المهملة (قوله صلی الله علیه وسلم ان النطفة تقع فی الرحم اربعین لیلة ثم یتصور علیها الملک) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا یتصور بالصاد وذکر القاضی یتسور بالسین قال والمراد یتسور ینزل وهو استعارة من تسورت الدار اذا نزلت فیها من اعلاها ولا یکون التسور الا من فوق فیحتمل ان تکون الصاد الواقعة فی نسخ بلادنا مبدلة من السین والله اعلم (قوله فنکس فجعل ینکت بمخصرته) امانکس فبتخفیف الکاف وتشدیدها لغتان فصیحتان یقال نکسه ینکسه فهو نکس کقتله یقتله فهو قاتل ونکسه ینکسه تنکیسا فهو منکس ای خفض راسه وطأطأه الی الارض علی هیئة المهموم (وقوله ینکت) بفتح الیاء وضم الکاف وآخره تاء مثناة فوق ای یخط بها خطا یسیرا مرة بعد مرة وهذا فعل المفکر المهموم والمخصرة بکسر المیم ما اخذه الانسان بیده واختصره من عصا لطیفة وعکازة لطیف وغیرهما وفی هذه الاحادیث کلها دلالات ظاهرة لمذهب اهل السنة فی اثبات القدر وان جمیع الواقعات بقضاء الله تعالی وقدره خیرها وشرها نفعها وضرها وقد سبق فی اول کتاب الایمان قطعة صالحة من هذا قال الله تعالی لا یسئل عما یفعل وهم یسئلون فهو ملک الله تعالی یفعل ما یشاء ولا اعتراض علی المالک فی ملکه ولان الله تعالی لا علة لافعاله قال الامام ابو المظفر السمعانی سبیل معرفة هذا الباب التوقیف من الکتاب والسنة دون محض القیاس ومجرد العقول فمن عدل عن التوقیف فیه ضل وتاه فی بحار الحیرة ولم یبلغ شفاء النفس ولا یصل الی ما یطمئن به القلب لان القدر سر من اسرار الله تعالی التی ضربت من دونها الاستار اختص الله به وحجبه عن عقول الخلق ومعارفهم لما علمه من الحکمة واوجبنا ان نقف حیث حدنا ولا نتجاوزه وقد طوی الله تعالی علم القدر عن العالم فلم یعلمه نبی مرسل ولا ملک مقرب وقیل ان سر القدر ینکشف لهم اذا دخلوا الجنة ولا ینکشف قبل دخولها والله اعلم وفی هذه الاحادیث النهی عن ترک العمل والاتکال علی ما سبق به القدر بل تجب الاعمال والتکالیف التی ورد الشرع بها وکل میسر لما خلق له لا یقدر علی غیره ومن کان من اهل السعادة یسره الله تعالی لعمل السعادة ومن کان من اهل الشقاوة یسره الله لعملهم کما قال فسنیسره للیسری وللعسری وکما صرحت به هذه الاحادیث (قوله جفت به الاقلام) ای مضت به المقادیر وسبق علم الله تعالی به وتمت کتابته فی اللوح المحفوظ وجف القلم الذی کتب به امتنعت فیه الزیادة والنقصان قال العلماء وکتاب الله تعالی ولوحه وقلمه والصحف المذکورة فی الاحادیث کل ذلک مما یجب الایمان به واما کیفیة ذلک وصفته فعلمها الی الله تعالی ولا یحیطون بشیء من علمه الا بما شاء والله اعلم (قوله ما یعمل الناس الیوم ویکدحون فیه) ای یسعون والکدح هو السعی فی العمل سواء کان للآخرة ام للدنیا (قوله لاحرز عقلک) ای لامتحن عقلک وفهمک ومعرفتک والله اعلم

حدثنی محمد بن حاتم وابراهیم بن دینار وابن ابی عمر المکی واحمد بن عبدة الضبی جمیعا عن ابن عیینة واللفظ لابن حاتم وابن دینار قالا نا سفیان بن عیینة عن عمرو عن طاؤس قال سمعت اباهریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احتج آدم وموسی فقال موسی یا آدم انت ابونا انت خیبتنا واخرجتنا من الجنة فقال له آدم انت موسی اصطفاك الله بکلامه وخط لك بیده اتلومنی علی امر قدره الله علی قبل ان یخلقنی باربعین سنة فقال فحج آدم موسی فحج آدم موسی وفی حدیث ابن ابی عمر وابن عبدة قال حدهما خط وقال الآخر کتب لك التوراة بیده حدثنا قتیبة بن سعید عن مالك بن انس فیما قرئ علیه عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تحاج آدم وموسی فحج آدم موسی فقال له موسی انت آدم الذی اغویت الناس واخرجتهم من الجنة فقال آدم انت الذی اعطاه الله علم کل شئ واصطفاه علی الناس برسالته قال نعم قال فتلومنی علی امر قدر علی قبل ان اخلق حدثنا اسحاق بن موسی بن عبد الله بن موسی بن عبد الله بن یزید الانصاری نا انس بن عیاض حدثنی الحارث بن ابی ذباب عن یزید وهو ابن هرمز عن عبد الرحمن الاعرج قال سمعنا اباهریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احتج آدم وموسی علیهما السلام عند ربهما فحج آدم موسی قال موسی انت آدم الذی خلقك الله بیده ونفخ فیك من روحه واسجد لك ملائکته واسکنك فی جنته ثم اهبطت الناس بخطیئتك الی الارض قال آدم علیه السلام انت موسی الذی اصطفاك الله برسالته وبکلامه واعطاك الالواح فیها تبیان کل شئ وقربك نجیا فبکم وجدت الله کتب التوراة قبل ان اخلق قال موسی باربعین عاما قال آدم فهل وجدت فیها وعصی آدم ربه فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبه الله علی ان اعمله قبل ان یخلقنی باربعین سنة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فحج آدم موسی حدثنی زهیر بن حرب وابن حاتم قالا نا یعقوب بن ابراهیم نا ابی عن ابن شهاب عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احتج آدم وموسی فقال له موسی انت آدم الذی اخرجتك خطیئتك من الجنة فقال له آدم انت موسی الذی اصطفاك الله برسالته وبکلامه ثم تلومنی علی امر قدر علی قبل ان اخلق فحج آدم موسی حدثنی عمرو الناقد نا ایوب بن النجار الیمامی نا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ح وحدثنا ابن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیثهم حدثنا محمد بن منهال الضریر نا یزید بن زریع نا هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیثهم حدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن عبد الله بن عمرو بن سرح نا ابن وهب اخبرنی ابو هانئ الخولانی عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کتب الله مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنة قال وعرشه علی الماء حدثنا ابن ابی عمر نا المقرئ نا حیوة ح وحدثنی محمد بن سهل التمیمی نا ابن ابی مریم انا نافع یعنی ابن یزید کلاهما عن ابی هانئ بهذا الاسناد مثله غیر انهما لم یذکرا وعرشه علی الماء حدثنی زهیر بن حرب وابن نمیر کلاهما عن المقرئ قال زهیر نا عبد الله بن یزید المقرئ نا حیوة اخبرنی ابو هانئ انه سمع ابا عبد الرحمن الحبلی انه سمع عبد الله بن عمرو بن العاص یقول انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان قلوب بنی آدم کلها بین اصبعین من اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفه حیث یشاء ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتك

باب حجاج آدم وموسی صلی الله علیهما وسلم (قوله صلی الله علیه وسلم احتج آدم وموسی) قال ابو الحسن القابسی معناه التقت ارواحهما فی السماء فوقع الحجاج بینهما قال القاضی عیاض ویحتمل انه علی ظاهره وانهما اجتمعا باشخاصهما وقد ثبت فی حدیث الاسراء ان النبی صلی الله علیه وسلم اجتمع بالانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم اجمعین فی السموات وفی بیت المقدس وصلی بهم قال فلا یبعد ان الله تعالی احیاهم کما جاء فی الشهداء قال ویحتمل ان ذلك جری فی حیوة موسی سأل الله تعالی ان یریه آدم فحاجه (قوله صلی الله علیه وسلم فقال موسی یا آدم انت ابونا خیبتنا واخرجتنا من الجنة وفی روایة انت آدم الذی اغویت الناس واخرجتهم من الجنة وفی روایة اهبطت الناس بخطیئتك الی الارض) معنی خیبتنا اوقعتنا فی الخیبة وهی الحرمان والخسران وقد خاب یخیب ویخوب ومعناه کنت سبب خیبتنا واغوائنا بالخطیئة التی ترتب علیها اخراجك من الجنة ثم تعرضنا نحن لاغواء الشیاطین والغی الانهماك فی الشر وفیه جواز اطلاق الشئ علی سببه والمراد بالجنة التی اخرج منها آدم جنة الخلد وجنة الفردوس التی هی دار الجزاء فی الآخرة وفیه ذکر الجنة وهی موجودة من قبل آدم هذا مذهب اهل الحق (قوله اصطفاك الله بکلامه وخط لك بیده) فی الید هنا المذهبان السابقان فی کتاب الایمان ومواضع فی احادیث الصفات احدهما الایمان بها ولا یتعرض لتاویلها مع ان ظاهرها غیر مراد والثانی تاویلها علی القدرة ومعنی اصطفاك ای اختصك وآثرك بذلك (قوله اتلومنی علی امر قدره الله علی قبل ان یخلقنی باربعین سنة) المراد بالتقدیر هنا الکتابة فی اللوح المحفوظ او فی صحف التوراة والواحها ای کتبه علی قبل خلقی باربعین سنة وقد صرح بهذا فی الروایة التی بعد هذه فقال بکم وجدت الله کتب التوراة قبل ان اخلق قال موسی باربعین سنة قال اتلومنی علی ان عملت عملا کتب الله علی ان اعمله قبل ان یخلقنی باربعین سنة فهذه الروایة مصرحة ببیان المراد بالتقدیر ولا یجوز ان یراد به حقیقة القدر فان علم الله تعالی وما قدره علی عباده واراده من خلقه ازلی لا اول له ولم یزل سبحانه مریدا لما اراده من خلقه من طاعة ومعصیة وخیر وشر (قوله صلی الله علیه وسلم فحج آدم موسی) هکذا الروایة فی جمیع کتب الحدیث باتفاق الناقلین والرواة والشراح واهل الغریب فحج آدم موسی برفع آدم وهو فاعل ای غلبه بالحجة وظهر علیه بها ومعنی کلام آدم انك یا موسی تعلم ان هذا کتب علی قبل ان اخلق وقدر علی فلا بد من وقوعه ولو حرصت انا والخلائق اجمعون علی رد مثقال ذرة منه لم نقدر فلم تلومنی علی ذلك ولان اللوم علی الذنب شرعی لا عقلی واذ تاب الله تعالی علی آدم وغفر له زال عنه اللوم فمن لامه کان محجوجا بالشرع فان قیل فالعاصی منا لو قال هذه المعصیة قدرها الله علی لم یسقط عنه اللوم والعقوبة بذلك وان کان صادقا فیما قاله فالجواب ان هذا العاصی باق فی دار التکلیف جار علیه احکام المکلفین من العقوبة واللوم والتوبیخ وغیرها وفی لومه وعقوبته زجر له ولغیره عن مثل هذا الفعل وهو محتاج الی الزجر ما لم یمت فاما آدم فمیت خارج عن دار التکلیف وعن الحاجة الی الزجر فلم یکن فی القول المذکور له فائدة بل فیه ایذاء وتخجیل والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم کتب الله مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنة وعرشه علی الماء) قال العلماء المراد تحدید وقت الکتابة فی اللوح المحفوظ او غیره اصل التقدیر فان ذلك ازلی لا اول له وقوله وعرشه علی الماء ای قبل خلق السموات والارض والله اعلم **باب** تصریف الله تعالی القلوب کیف شاء (قوله صلی الله علیه وسلم ان قلوب بنی آدم کلها بین اصبعین من اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفه حیث یشاء) هذا من احادیث الصفات وفیها القولان السابقان قریبا احدهما الایمان بها من غیر تعرض لتاویل ولا معرفة المعنی بل یؤمن بانها حق وان ظاهرها غیر مراد قال الله تعالی لیس کمثله شئ والثانی یتاول بحسب ما یلیق بها فعلی هذا المراد المجاز کما یقال فلان فی قبضتی وفی کفی لا یراد به انه حال فی کفه بل المراد تحت قدرتی ویقال فلان بین اصبعی اقلبه کیف شئت ای انه منی علی قهر

حدثنی عبد الاعلی بن حماد قال قرأت علی مالك بن انس ح وحدثنا قتیبة بن سعید عن مالك فیما قرئ علیه عن زیاد بن سعد عن عمرو بن مسلم عن طاؤس انه قال ادركت ناسا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یقولون كل شئ بقدر قال وسمعت عبد الله بن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم كل شئ بقدر حتی العجز والكیس او الكیس والعجز حدثنا ابوبكر بن ابی شیبة وابوكریب قالا نا وكیع عن سفیان عن زیاد بن اسماعیل عن محمد ابن عباد بن جعفر المخزومی عن ابی هریرة قال جاء مشركو قریش یخاصمون رسول الله صلی الله علیه وسلم فی القدر فنزلت یوم یسحبون فی النار علی وجوههم ذوقوا مس سقر انا كل شئ خلقناه بقدر حدثنا اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید واللفظ لاسحاق قالا انا عبد الرزاق نا معمر عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباس قال ما رأیت شیئا اشبه باللمم مما قال ابوهریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله كتب علی ابن ادم حظه من الزنا ادرك ذلك لامحالة فزنا العینین النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی وتشتهی والفرج یصدق ذلك او یكذبه قال عبد فی روایة ابن طاؤس عن ابیه سمعت ابن عباس حدثنی اسحاق بن منصور انا ابوهشام المخزومی نا وهیب نا سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال كتب علی ابن ادم نصیبه من الزنا مدرك ذلك لامحالة فالعینان زناهما النظر والاذنان زناهما الاستماع واللسان زناه الكلام والید زناها البطش والرجل زناها الخطی والقلب یهوی ویتمنی ویصدق ذلك الفرج ویكذبه حدثنا حاجب بن الولید نا محمد بن حرب عن الزبیدی عن الزهری اخبرنی سعید بن المسیب عن ابی هریرة انه كان یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرة فابواه یهودانه وینصرانه ویمجسانه كما تنتج البهیمة بهیمة جمعاء هل تحسون فیها من جدعاء ثم یقول ابوهریرة واقرؤا ان شئتم فطرة الله التی فطر الناس علیها لا تبدیل لخلق الله الآیة حدثنا ابوبكر بن ابی شیبة نا عبد الاعلی ح وحدثنا عبد بن حمید انا عبد الرزاق كلاهما عن معمر عن الزهری بهذا الاسناد وقال كما تنتج البهیمة بهیمة ولم یذكر جمعاء حدثنی ابو الطاهر واحمد بن عیسی قالا انا ابن وهب اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شهاب ان ابا سلمة بن عبد الرحمن اخبره ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرة ثم یقول اقرءوا فطرة الله التی فطر الناس علیها لا تبدیل لخلق الله ذلك الدین القیم حدثنا زهیر بن حرب نا جریر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرة فابواه یهودانه وینصرانه ویشركانه فقال رجل یا رسول الله ارایت لو مات قبل ذلك قال الله اعلم بما كانوا عاملین حدثنا ابوبكر بن ابی شیبة وابوكریب قالا نا ابو معاویة ح وحدثنا ابن نمیر حدثنی ابی كلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد وفی حدیث ابن نمیر ما من مولود یولد الا وهو علی الملة وفی روایة ابی بكر عن ابی معاویة الا علی هذه الملة حتی یبین عنه لسانه وفی روایة ابی كریب عن ابی معاویة لیس من مولود یولد الا علی هذه الفطرة حتی یعبر عنه لسانه حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابوهریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذكر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یولد یولد علی هذه الفطرة فابواه یهودانه وینصرانه كما تنتج الابل فهل تجدون فیها جدعاء حتی تكونوا انتم تجدعونها قالوا یا رسول الله افرایت من یموت صغیرا قال الله اعلم بما كانوا عاملین حدثنا قتیبة بن سعید نا عبد العزیز یعنی الدراوردی عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال كل انسان تلده امه علی الفطرة وابواه بعد یهودانه او ینصرانه او یمجسانه فان كانا مسلمین فمسلم كل انسان تلده امه یلكز الشیطان فی حضنیه الا مریم وابنها

باب كل شئ بقدر

باب قدر علی ابن آدم حظه من الزنا وغیره

باب معنی كل مولود یولد علی الفطرة وحكم موتی اطفال الكفار واطفال المسلمین

والتصرف فیه كیف شئت فمعنی الحدیث انه سبحانه وتعالی متصرف فی قلوب عباده وغیرها كیف شاء لا یمتنع علیه منها شئ ولا یفوته ما اراده كما لا یمتنع علی الانسان ما كان بین اصبعیه فخاطب العرب بما یفهمونه ومثله بالمعانی الحسیة تاكیدا له فی نفوسهم فان قیل فقدرة الله تعالی واحدة والاصبعان للتثنیة فالجواب انه قد سبق ان هذا مجاز واستعارة فوقع التمثیل بحسب ما اعتادوه غیر مقصود به التثنیة والجمع والله اعلم **باب** كل شئ بقدر (**قوله** صلی الله علیه وسلم كل شئ بقدر حتی العجز والكیس او قال الكیس والعجز) قال القاضی روینا برفع العجز والكیس عطفا علی كل وبجرهما عطفا علی شئ قال ویحتمل ان العجز هنا علی ظاهره وهو عدم القدرة وقیل هو ترك ما یجب فعله والتسویف به وتاخیره عن وقته قال ویحتمل العجز عن الطاعات ویحتمل العموم فی امور الدنیا والآخرة والكیس ضد العجز وهو النشاط والحذق بالامور ومعناه ان العاجز قد قدر عجزه والكیس قد قدر كیسه (**قوله** جاء مشركو قریش یخاصمون فی القدر فنزلت یوم یسحبون فی النار علی وجوههم ذوقوا مس سقر انا كل شئ خلقناه بقدر المراد بالقدر هنا القدر المعروف وهو ما قدره الله وقضاه وسبق به علمه وارادته واشار الباجی الی خلاف هذا ولیس كما قال وفی هذه الآیة الكریمة والحدیث تصریح باثبات القدر وانه عام فی كل شئ فكل ذلك مقدر فی الازل معلوم لله مراد له **باب** قدر علی ابن آدم حظه من الزنا وغیره (**قوله** ما رایت شیئا اشبه باللمم مما قاله ابوهریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله كتب علی ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لامحالة فزنا العینین النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی وتشتهی والفرج یصدق ذلك او یكذبه وفی الروایة الثانیة كتب علی ابن آدم نصیبه من الزنا مدرك ذلك لامحالة فالعینان زناهما النظر والاذنان زناهما الاستماع واللسان زناه الكلام والید زناها البطش والرجل زناها الخطی والقلب یهوی ویتمنی ویصدق ذلك الفرج ویكذبه) معنی الحدیث ان ابن آدم قدر علیه نصیب من الزنا فمنهم من یكون زناه حقیقیا بادخال الفرج فی الفرج الحرام ومنهم من یكون زناه مجازا بالنظر الحرام او الاستماع الی الزنا وما یتعلق بتحصیله او بالمس بالید بان یمس اجنبیة بیده او یقبلها او بالمشی بالرجل الی الزنا او النظر او اللمس او الحدیث الحرام مع اجنبیة ونحو ذلك او بالفكر بالقلب فكل هذه انواع من الزنا المجازی والفرج یصدق ذلك كله او یكذبه معناه انه قد یحقق الزنا بالفرج وقد لا یحققه بان لا یولج الفرج فی الفرج وان قارب ذلك والله اعلم **واما قول** ابن عباس ما رایت شیئا اشبه باللمم ما **قال** ابوهریرة **فمعناه** تفسیر قوله تعالی الذین یجتنبون كبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربك واسع المغفرة **ومعنی** الآیة والله اعلم الذین یجتنبون المعاصی غیر اللمم یغفر لهم اللمم كما فی قوله تعالی ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سیئاتكم **فمعنی** الآیتین ان اجتناب الكبائر یسقط الصغائر وهی اللمم **وفسره** ابن عباس بما فی هذا الحدیث من النظر واللمس ونحوهما وهو كما قال هذا هو الصحیح فی تفسیر اللمم **وقیل** ان یلم بالشئ ولا یفعله **وقیل** المیل الی الذنب ولا یصر علیه **وقیل** غیر ذلك مما لیس بظاهر **واصل** اللمم والالمام المیل الی الشئ وطلبه بغیر مداومة والله اعلم **باب** معنی كل مولود یولد علی الفطرة وحكم موتی اطفال الكفار واطفال المسلمین (**قوله** صلی الله علیه وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرة فابواه یهودانه وینصرانه ویمجسانه كما تنتج البهیمة بهیمة جمعاء هل تحسون فیها من جدعاء ثم یقول ابوهریرة واقرؤا ان شئتم فطرة الله التی فطر الناس علیها لا تبدیل لخلق الله الآیة

حدثنی ابو الطاهر انا ابن وهب اخبرنی ابن ابی ذئب ویونس عن ابن شهاب عن عطاء بن یزید عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل عن اولاد المشرکین فقال الله اعلم بما کانوا عاملین حدثنا عبد بن حمید انا عبد الرزاق انا معمر ح وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن بن بهرام انا ابو الیمان انا شعیب ح وحدثنی سلمة بن شبیب انا الحسن بن اعین انا معقل وهو ابن عبید الله کلهم عن الزهری باسناد یونس و ابن ابی ذئب مثل حدیثهما غیر ان فی حدیث شعیب ومعقل سئل عن ذراری المشرکین حدثنا ابن ابی عمر انا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اطفال المشرکین من یموت منهم صغیرا فقال الله اعلم بما کانوا عاملین حدثنا یحیی بن یحیی انا ابو عوانة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اطفال المشرکین قال الله اعلم بما کانوا عاملین اذ خلقهم حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب انا معتمر بن سلیمان عن ابیه عن رقبة بن مصقلة عن ابی اسحاق عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن ابی بن کعب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الغلام الذی قتله الخضر طبع کافرا ولو عاش لارهق ابویه طغیانا وکفرا حدثنا زهیر بن حرب نا جریر عن العلاء بن المسیب عن فضیل بن عمرو عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنین قالت توفی صبی فقلت طوبی له عصفور من عصافیر الجنة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولا تدرین ان الله خلق الجنة وخلق النار فخلق لهذه اهلا ولهذه اهلا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا وکیع عن طلحة بن یحیی عن عمته عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنین قالت دعی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی جنازة صبی من الانصار فقلت یا رسول الله طوبی لهذا عصفور من عصافیر الجنة لم یعمل السوء ولم یدرکه قال او غیر ذلک یا عائشة ان الله خلق للجنة اهلا خلقهم لها وهم فی اصلاب آبائهم وخلق للنار اهلا خلقهم لها وهم فی اصلاب آبائهم حدثنا محمد بن الصباح نا اسماعیل بن زکریاء عن طلحة بن یحیی ح وحدثنی سلیمان بن معبد نا الحسین بن حفص ح وحدثنی اسحاق بن منصور انا محمد بن یوسف کلاهما عن سفیان الثوری عن طلحة بن یحیی باسناد وکیع نحو حدیثه

وفی روایة ما من مولود الا وهو علی الملة وفی روایة لیس من مولود یولد الا علی هذه الفطرة حتی یعبر عنه لسانه قالوا یا رسول الله افرایت من یموت صغیرا قال الله اعلم بما کانوا عاملین وفی روایة ان الغلام الذی قتله الخضر طبع کافرا ولو عاش لارهق ابویه طغیانا وکفرا وفی حدیث عائشة توفی صبی من الانصار فقالت طوبی له عصفور من عصافیر الجنة لم یعمل السوء ولم یدرکه قال او غیر ذلک یا عائشة ان الله خلق للجنة اهلا خلقهم لها وهم فی اصلاب آبائهم وخلق للنار اهلا خلقهم لها وهم فی اصلاب آبائهم) **الشرح** اجمع من یعتد به من علماء المسلمین علی ان من مات من اطفال المسلمین فهو من اهل الجنة لانه لیس مکلفا وتوقف فیه بعض من لا یعتد به لحدیث عائشة هذا واجاب العلماء بانه لعله نهاها عن المسارعة الی القطع من غیر ان یکون عندها دلیل قاطع کما انکر علی سعد بن ابی وقاص فی قوله اعطه انی لاراه مومنا قال او مسلما الحدیث ویحتمل انه صلی الله علیه وسلم قال هذا قبل ان یعلم ان اطفال المسلمین فی الجنة فلما علم قال ذلک فی قوله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یموت له ثلثة من الولد لم یبلغوا الحنث الا ادخله الله الجنة بفضل رحمته ایاهم وغیر ذلک من الاحادیث والله اعلم واما اطفال المشرکین ففیهم ثلثة مذاهب قال الاکثرون هم فی النار تبعا لآبائهم وتوقفت طائفة فیهم والثالث وهو الصحیح الذی ذهب الیه المحققون انهم من اهل الجنة ویستدل له باشیاء منها حدیث ابراهیم الخلیل صلی الله علیه وسلم حین رآه النبی صلی الله علیه وسلم فی الجنة وحوله اولاد الناس قالوا یا رسول الله واولاد المشرکین قال واولاد المشرکین رواه البخاری فی صحیحه ومنها قوله تعالی وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ولا یتوجه علی المولود التکلیف ویلزمه قبول الرسول حتی یبلغ وهذا متفق علیه والله اعلم واما الفطرة المذکورة فی هذه الاحادیث فقال المازری قیل هی ما اخذ علیهم وهم فی اصلاب آبائهم وان الولادة تقع علیها حتی یحصل التغییر بالابوین وقیل هی ما قضی علیه من سعادة او شقاوة یصیر الیها وقیل هی ما هی له هذا کلام المازری وقال ابو عبید سالت محمد بن الحسن عن هذا الحدیث فقال کان هذا فی اول الاسلام قبل ان تنزل الفرائض وقبل الامر بالجهاد قال ابو عبید کانه یعنی انه لو کان یولد علی الفطرة ثم مات قبل ان یهوده ابواه او ینصرانه لم یرثاه ولم یرثاه لانه مسلم وهما کافران ولما جاز ان یسبی فلما فرضت الفرائض وتقرر السنن علی خلاف ذلک علم انه یولد علی دینهما وقال ابن المبارک یولد علی ما یصیر الیه من سعادة او شقاوة فمن علم الله تعالی انه یصیر مسلما ولد علی فطرة الاسلام ومن علم انه یصیر کافرا ولد علی الکفر وقیل معناه کل مولود یولد علی معرفة الله تعالی والاقرار به فلیس احد یولد الا هو یقر بان له صانعا وان سماه بغیر اسمه او عبد معه غیره والاصح ان معناه ان کل مولود یولد متهیأ للاسلام فمن کان ابواه او احدهما مسلما استمر علی الاسلام فی احکام الآخرة والدنیا وان کان ابواه کافرین جری علیه حکمهما فی احکام الدنیا وهذا معنی یهودانه وینصرانه وتمجسانه ای یحکم له بحکمهما فی الدنیا فان بلغ استمر علیه حکم الکفر ودینهما فان کانت سبقت له سعادة اسلم والا مات علی کفره وان مات قبل بلوغه فهل هو من اهل الجنة ام النار ام یتوقف فیه المذاهب الثلاثة السابقة قریبا الاصح انه من اهل الجنة والجواب عن حدیث الله اعلم بما کانوا عاملین انه لیس فیه تصریح بانهم فی النار وحقیقة لفظه الله اعلم بما کانوا یعملون لو بلغوا ولم یبلغوا اذ التکلیف لا یکون الا بالبلوغ واما غلام الخضر فیجب تاویله قطعا لان ابویه کانا مومنین فیکون هو مسلما فیتاول علی ان معناه ان الله علم انه لو بلغ لکان کافرا الا انه کافر فی الحال ولا یجری علیه فی الحال احکام الکفار والله اعلم واما **قوله** صلی الله علیه وسلم کما تنتج البهیمة بهیمة فهو بضم التاء الاولی وفتح الثانیة ورفع البهیمة ونصب بهیمة ومعناه کما تلد البهیمة بهیمة جمعاء بالمد ای مجتمعة الاعضاء سلیمة من نقص لا توجد فیها جدعاء بالمد وهی مقطوعة الاذن او غیرها من الاعضاء ومعناه ان البهیمة تلد البهیمة کاملة الاعضاء لا نقص فیها وانما یحدث فیها الجدع والنقص بعد ولادتها **قوله** صلی الله علیه وسلم فی حدیث زهیر بن حرب ما من مولود الا یلد علی الفطرة) هکذا هو فی جمیع النسخ یلد بضم الیاء المثناة تحت وکسر اللام علی وزن ضرب وکذا حکاه القاضی عن روایة السمرقندی قال وهو صحیح علی ابدال الواو یاء لانضمامها قال وقد ذکر الهجری فی نوادره یقال ولد ویلد بمعنی قال القاضی ورواه غیر السمرقندی یولد والله اعلم **قوله** صلی الله علیه وسلم کل انسان تلده امه یلکزه الشیطان فی حضنیه الا مریم وابنها) هکذا هو فی جمیع النسخ فی حضنیه بحاء مهملة مکسورة ثم ضاد معجمة ثم نون ثم یاء تثنیة حضن وهو الجنب وقیل الخاصرة قال القاضی ورواه ابن ماهان خصیبیه بالخاء المعجمة والصاد المهملة وهو الانثیان قال القاضی واظن هذا وهما بدلیل قوله الا مریم وابنها وسبق شرح هذا الحدیث فی کتاب الفضائل وسبق ذکر الغلام الذی قتله الخضر فی فضائل الخضر **قوله** عن رقبة بن مصقلة) هکذا هو فی جمیع النسخ مصقلة بالسین وهو صحیح یقال بالسین والصاد وفی قوله صلی الله علیه وسلم الله اعلم بما کانوا عاملین بیان لمذهب اهل الحق ان الله علم ما کان وما یکون وما لا یکون لو کان کیف کان یکون وقد سبق بیان نظائره من القرآن والحدیث

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب واللفظ لابی بکر قالا نا وکیع عن مسعر عن علقمة بن مرثد عن المغیرة بن عبد الله الیشکری عن المعرور بن سوید عن عبد الله قال قالت ام حبیبة زوج النبی صلی الله علیه وسلم اللهم امتعنی بزوجی رسول الله صلی الله علیه وسلم وبابی ابی سفیان وباخی معاویة قال فقال النبی صلی الله علیه وسلم قد سالت الله لآجال مضروبة وایام معدودة وارزاق مقسومة لن یعجل شیئا قبل حله او یؤخر شیئا عن حله لو کنت سالت الله ان یعیذک من عذاب فی النار او عذاب فی القبر کان خیرا وافضل قال وذکرت عنده القردة قال مسعر واراه قال والخنازیر من مسخ فقال ان الله لم یجعل لمسخ نسلا ولا عقبا وقد کانت القردة والخنازیر قبل ذلک حدثنا ابوکریب انا ابن بشر عن مسعر بهذا الاسناد غیر ان فی حدیثه عن ابن بشر ووکیع جمیعا من عذاب فی النار وعذاب فی القبر حدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی وحجاج بن الشاعر واللفظ لحجاج قال اسحاق انا وقال حجاج نا عبد الرزاق انا الثوری عن علقمة بن مرثد عن المغیرة بن عبد الله الیشکری عن معرور بن سوید عن عبد الله بن مسعود قال قالت ام حبیبة اللهم متعنی بزوجی رسول الله صلی الله علیه وسلم وبابی ابی سفیان وباخی معاویة فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم انک سالت الله لآجال مضروبة وآثار موطوءة وارزاق مقسومة لا یعجل شیئا منها قبل حله ولا یؤخر منها شیئا بعد حله ولو سالت الله ان یعافیک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر لکان خیرا لک قال فقال رجل یا رسول الله القردة والخنازیر هی مما مسخ فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل لم یهلک قوما او یعذب قوما فیجعل لهم نسلا وان القردة والخنازیر کانوا قبل ذلک حدثنیه ابوداود سلیمان بن معبد نا الحسین بن حفص نا سفیان بهذا الاسناد غیر انه قال وآثار مبلوغة قال ابن معبد وروی بعضهم قبل حله ای نزوله حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابن نمیر قالا نا عبد الله بن ادریس عن ربیعة بن عثمان عن محمد بن یحیی بن حبان عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن القوی خیر واحب الی الله من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن بالله ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر الله وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان

باب بیان ان الآجال والارزاق وغیرها لا تزید ولا تنقص عما سبق به القدر (قوله قالت ام حبیبة اللهم امتعنی بزوجی رسول الله صلی الله علیه وسلم وبابی ابی سفیان وباخی معویة فقال النبی صلی الله علیه وسلم قد سالت الله عز وجل لآجال مضروبة وایام معدودة وارزاق مقسومة ولن یعجل شیئا قبل حله او یؤخر شیئا عن حله ولو کنت سالت الله ان یعیذک من عذاب فی النار او عذاب فی القبر کان خیرا وافضل) اما حله فضبطناه بوجهین فتح الحاء وکسرها فی المواضع الخمسة من هذه الروایات وذکر القاضی ان جمیع الرواة علی الفتح ومراده رواة بلادهم والا فالاشهر عند رواة بلادنا الکسر وهما لغتان ومعناه وجوبه وحینه یقال حل الاجل یحل حلا وحلولا وهذا الحدیث صریح فی ان الآجال والارزاق مقدرة لا تتغیر عما قدره الله تعالی وعلمه فی الازل فیستحیل زیادتها ونقصها حقیقة عن ذلک واما ما ورد فی حدیث صلة الرحم تزید فی العمر ونظائره فقد سبق تاویله فی باب صلة الارحام واضحا قال المازری هنا قد تقرر بالدلائل القطعیة ان الله تعالی اعلم بالآجال والارزاق وغیرها وحقیقة العلم معرفة المعلوم علی ما هو علیه فاذا علم الله تعالی ان زیدا یموت سنة خمس مائة استحال ان یموت قبلها او بعدها لئلا ینقلب العلم جهلا فاستحال ان الآجال التی علمها الله تعالی تزید او تنقص فیتعین تاویل الزیادة انها بالنسبة الی ملک الموت او من غیره ممن وکله الله بقبض الارواح وامره فیها بآجال ممدودة فانه بعد ان یامره بذلک او یثبته فی اللوح المحفوظ ینقص منه ویزید علی حسب ما سبق به علمه فی الازل وهو معنی قوله تعالی یمحو الله ما یشاء ویثبت وعلی ما ذکرناه یحمل قوله تعالی ثم قضی اجلا واجل مسمی عنده واعلم ان مذهب اهل الحق ان المقتول مات باجله وقالت المعتزلة قطع اجله والله اعلم فان قیل ما الحکمة فی نهیها عن الدعاء بالزیادة فی الاجل لانه مفروغ منه وندبها الی الدعاء بالاستعاذة من العذاب مع انه مفروغ منه ایضا کالاجل فالجواب ان الجمیع مفروغ منه لکن الدعاء بالنجاة من عذاب النار ومن عذاب القبر ونحوهما عبادة وقد امر الشرع بالعبادات فیقبل اقلا نتکل علی کتابنا وما سبق لنا من القدر فقال اعملوا فکل میسر لما خلق له واما الدعاء بطول الاجل فلیس عبادة وکما لا یحسن ترک الصلوة والصوم والذکر اتکالا علی القدر فکذا الدعاء بالنجاة من النار ونحوه والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ان القردة والخنازیر کانوا قبل ذلک) ای قبل مسخ بنی اسرائیل فدل علی انها لیست من المسخ وجاء کانوا بضمیر العقلاء مجازا لکونه جری فی الکلام ما یقتضی مشارکتها للعقلاء کما فی قوله تعالی رایتهم لی ساجدین وکل فی فلک یسبحون

باب الایمان بالقدر والاذعان له (قوله صلی الله علیه وسلم المومن القوی خیر واحب الی الله من المومن الضعیف وفی کل خیر) والمراد بالقوة هنا عزیمة النفس والقدرة فی امور الآخرة فیکون صاحب هذا الوصف اکثر اقداما علی العدو فی الجهاد واسرع خروجا الیه وذهابا فی طلبه واشد عزیمة فی الامر بالمعروف والنهی عن المنکر والصبر علی الاذی فی کل ذلک واحتمال المشاق فی ذات الله تعالی وارغب فی الصلوة والصوم والاذکار وسائر العبادات وانشط طلبا لها ومحافظة علیها ونحو ذلک واما قوله صلی الله علیه وسلم وفی کل خیر فمعناه فی کل من القوی والضعیف خیر لاشتراکهما فی الایمان مع ما یاتی به الضعیف من العبادات (قوله صلی الله علیه وسلم احرص علی ما ینفعک واستعن بالله ولا تعجز) اما احرص فبکسر الراء وتعجز بکسر الجیم وحکی فتحهما جمیعا ومعناه احرص علی طاعة الله تعالی والرغبة فیما عنده واطلب الاعانة من الله تعالی علی ذلک ولا تعجز ولا تکسل عن طلب الطاعة ولا عن طلب الاعانة (قوله صلی الله علیه وسلم وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر الله وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان) قال القاضی عیاض قال بعض العلماء هذا النهی انما هو لمن قاله معتقدا ذلک حتما وانه لو فعل ذلک لم تصبه قطعا فاما من رد ذلک الی مشیئة الله تعالی فانه لن یصیبه الا ما شاء الله فلیس من هذا واستدل بقول ابی بکر الصدیق رضی الله عنه فی الغار لو ان احدهم رفع راسه لرآنا قال القاضی وهذا لا حجة فیه لانه انما اخبر عن مستقبل ولیس فیه دعوی لرد قدر بعد وقوعه قال وکذا جمیع ما ذکره البخاری فی باب ما یجوز من اللو کحدیث لولا حدثان عهد قومک بالکفر لاتممت البیت علی قواعد ابراهیم ولو کنت راجما بغیر بینة لرجمت هذه ولولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواک وشبه ذلک فکله مستقبل لا اعتراض فیه علی قدر فلا کراهة فیه لانه انما اخبر عن اعتقاده فیما کان یفعل لولا المانع وعما هو فی قدرته فاما ما ذهب فلیس فی قدرته قال القاضی فالذی عندی فی معنی الحدیث ان النهی علی ظاهره وعمومه لکنه نهی تنزیه ویدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم فان لو تفتح عمل الشیطان ای یلقی فی القلب معارضة القلب ویوسوس به الشیطان هذا کلام القاضی

قلت وقد جاء من استعمال لو فی الماضی قوله صلی الله علیه وسلم لو استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الهدی وغیر ذلک فالظاهر ان النهی انما هو عن اطلاق ذلک فیما لا فائدة فیه فیکون نهی تنزیه لا تحریم فاما من قاله تاسفا علی ما فات من طاعة الله تعالی او ما هو متعذر علیه من ذلک ونحوه فلا باس به وعلیه یحمل اکثر استعمال الموجود فی الاحادیث والله اعلم

باب بیان ان الآجال والارزاق وغیرها لا تزید ولا تنقص عما سبق به القدر

باب الایمان بالقدر والاذعان له

حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب نا یزید بن ابراهیم التستری عن عبد الله بن ابی ملیکة عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت تلا رسول الله صلی الله علیه وسلم هو الذی انزل علیك الكتاب منه آیات محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله وما یعلم تاویله الا الله والراسخون فی العلم یقولون آمنا به كل من عند ربنا وما یذكر الا اولوا الالباب قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رایتم الذین یتبعون ما تشابه منه فاولئك الذین سمی الله فاحذروهم حدثنا ابو كامل فضیل بن حسین الجحدری نا حماد بن زید نا ابو عمران الجونی قال كتب الی عبد الله بن رباح الانصاری ان عبد الله بن عمرو قال هجرت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما قال فسمع اصوات رجلین اختلفا فی آیة فخرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم یعرف فی وجهه الغضب فقال انما هلك من كان قبلكم باختلافهم فی الكتاب حدثنا یحیی بن یحیی انا ابو قلابة الحارث بن عبید عن ابی عمران عن جندب بن عبد الله البجلی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیه قلوبكم فاذا اختلفتم فیه فقوموا حدثنی اسحاق بن منصور انا عبد الصمد نا همام نا ابو عمران الجونی عن جندب یعنی ابن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیه قلوبكم فاذا اختلفتم فقوموا حدثنی احمد بن سعید بن صخر الدارمی نا حبان نا ابان نا ابو عمران قال قال لنا جندب ونحن غلمان بالكوفة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرؤا القرآن بمثل حدیثهما حدثنا ابو بكر بن ابی شیبة نا وكیع عن ابن جریج عن ابن ابی ملیكة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابغض الرجال الی الله الالد الخصم حدثنی سوید بن سعید نا حفص بن میسرة حدثنی زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لتتبعن سنن الذین من قبلكم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا فی جحر ضب لاتبعتموهم قلنا یا رسول الله الیهود والنصاری قال فمن حدثنی عدة من اصحابنا عن سعید بن ابی مریم انا ابو غسان وهو محمد بن مطرف عن زید بن اسلم بهذا الاسناد نحوه حدثنا محمد بن یحیی نا ابن ابی مریم نا ابو غسان حدثنی زید بن اسلم عن عطاء وذكر الحدیث نحوه حدثنا ابو بكر بن ابی شیبة نا حفص بن غیاث ویحیی بن سعید عن ابن جریج عن سلیمان بن عتیق عن طلق بن حبیب عن الاحنف بن قیس عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هلك المتنطعون قالها ثلاثا

كتاب العلم

باب النهی عن اتباع متشابه القرآن والتحذیر من متبعیه والنهی عن الاختلاف فی القرآن

(قوله حدثنا یزید بن ابراهیم التستری) هو بضم التاء الاولی واما الثانیة فالصحیح المشهور فتحها ولم یذكر السمعانی فی كتابه الانساب والحازمی فی المؤتلف وغیرهما من المحققین والاكثرون غیره وذكره القاضی فی المشارق انها مضمومة كالاولی قال وضبطها الباجی بالفتح قال السمعانی هی بلدة من كور الاهواز من بلاد خوزستان یقول لها الناس شستر بها قبر البراء بن مالك رضی الله عنه الصحابی اخی انس (قوله تلا رسول الله صلی الله علیه وسلم هو الذی انزل علیك الكتاب منه آیات محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات الی آخر الآیة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رایتم الذین یتبعون ما تشابه منه فاولئك الذین سمی الله فاحذروهم) قد اختلف المفسرون والاصولیون وغیرهم فی المحكم والمتشابه اختلافا كثیرا قال الغزالی فی المستصفی اذا لم یرد توقیف فی تفسیره فینبغی ان یفسر بما یعرفه اهل اللغة وتناسب اللفظ من حیث الوضع ولا یناسبه قول من قال المتشابه الحروف المقطعة فی اوائل السور والمحكم ما سواه ولا قولهم المحكم ما یعرف الراسخون فی العلم والمتشابه ما انفرد الله تعالی بعلمه ولا قولهم المحكم الوعد والوعید والحلال والحرام والمتشابه القصص والامثال فهذا ابعد الاقوال قال بل الصحیح ان المحكم یرجع الی معنیین احدهما المكشوف المعنی الذی لا یتطرق الیه احتمال واحتمال المتشابه ما یتعارض فیه الاحتمال والثانی ان المحكم ما انتظم ترتیبه مفیدا اما ظاهرا واما بتاویل واما المتشابه فالاسماء المشتركة كالقرء وكالذی بیده عقدة النكاح وكاللمس فالاول متردد بین الحیض والطهر والثانی بین الولی والزوج والثالث بین الوطی والمس بالید ونحوها قال ویطلق علی ما ورد فی صفات الله تعالی مما یوهم ظاهره الجسمیة والتشبیه ویحتاج الی تاویل واختلف العلماء فی الراسخین فی العلم هل یعلمون تاویل المتشابه وتكون الواو فی والراسخون عاطفة ام لا وتكون الوقف علی ما یعلم تاویله الا الله ثم یبتدئ قوله تعالی والراسخون فی العلم یقولون آمنا به وكل واحد من القولین محتمل واختاره طوائف والاصح الاول وان الراسخین یعلمونه لانه یبعد ان یخاطب الله عباده بما لا سبیل لاحد من الخلق الی معرفته وقد اتفق اصحابنا وغیرهم من المحققین علی انه یستحیل ان یتكلم الله تعالی بما لا یفید والله اعلم وفی هذا الحدیث التحذیر من مخالطة اهل الزیغ واهل البدع ومن یتبع المشكلات للفتنة فاما من سال عما اشكل علیه منها للاسترشاد وتلطف فی ذلك فلا باس علیه وجوابه واجب واما الاول فلا یجاب بل یزجر ویعزر كما عزر عمر بن الخطاب رضی الله عنه صبیغ بن عسل حین كان یتبع المتشابه والله اعلم (قوله هجرت یوما) ای بكرت (قوله صلی الله علیه وسلم انما هلك من كان قبلكم باختلافهم فی الكتاب وفی روایة اقرؤا القرآن ما ائتلفت علیه قلوبكم فاذا اختلفتم فیه فقوموا) المراد بهلاك من قبلنا هنا هلاكهم فی الدین بكفرهم وابتداعهم فحذر رسول الله صلی الله علیه وسلم من مثل فعلهم والامر بالقیام عند الاختلاف فی القرآن محمول عند العلماء علی اختلاف لا یجوز او اختلاف یوقع فیما لا یجوز كاختلاف فی نفس القرآن او فی معنی منه لا یسوغ فیه الاجتهاد او اختلاف یوقع فی شك او شبهة او فتنة او خصومة او شحناء ونحو ذلك واما الاختلاف فی استنباط فروع الدین منه ومناظرة اهل العلم فی ذلك علی سبیل الفائدة واظهار الحق واختلافهم فی ذلك فلیس منهیا عنه بل هو مامور به وفضیلة ظاهرة وقد اجمع المسلمون علی هذا من عهد الصحابة الی الآن والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ابغض الرجال الی الله الالد الخصم) هو بفتح الخاء وكسر الصاد والالد شدید الخصومة ماخوذ من لدیدی الوادی وهما جانباه لانه كلما احتج علیه بحجة اخذ فی جانب آخر واما الخصم فهو الحاذق بالخصومة والمذموم هو الخصومة بالباطل فی دفع حق او اثبات باطل والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم لتتبعن سنن الذین من قبلكم شبرا بشبر وذراعا بذراع الی آخره) السنن بفتح السین والنون وهو الطریق والمراد بالشبر والذراع وجحر الضب التمثیل بشدة الموافقة لهم والمراد الموافقة فی المعاصی والمخالفات لا فی الكفر وفی هذا معجزة ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقد وقع ما اخبر به صلی الله علیه وسلم (قوله حدثنی عدة من اصحابنا عن سعید بن ابی مریم) قال المازری هذا من الاحادیث المقطوعة فی مسلم وهی اربعة عشر هذا آخرها قال القاضی قلد المازری ابا علی الغسانی الجیانی فی تسمیة هذا مقطوعا وهی تسمیة باطلة وانما هذا عند اهل الصنعة من باب روایة المجهول وانما المقطوع ما حذف منه راو

باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن فی آخر الزمان

حدثنا شیبان بن فروخ نا عبد الوارث نا ابو التیاح نا انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اشراط الساعة ان یرفع العلم ویثبت الجهل ویشرب الخمر ویظهر الزنا حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة یحدث عن انس بن مالك قال الا احدثکم حدیثا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحدثکم احد بعدی سمعه منه ان من اشراط الساعة ان یرفع العلم ویظهر الجهل ویفشو الزنا ویشرب الخمر ویذهب الرجال وتبقی النساء حتی یکون لخمسین امرأة قیم واحد حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا محمد بن بشر ح وحدثنا ابو کریب نا عبدة وابو اسامة کلهم عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم وفی حدیث ابن بشر وعبدة لا یحدثکموه احد بعدی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فذکر بمثله حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا وکیع وابی قالا نا الاعمش ح وحدثنی ابو سعید الاشج واللفظ له قال نا وکیع نا الاعمش عن ابی وائل قال کنت جالسا مع عبد الله وابی موسی فقالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان بین یدی الساعة ایاما یرفع فیها العلم وینزل فیها الجهل ویکثر فیها الهرج والهرج القتل حدثنا ابو بکر بن النضر بن ابی النضر نا ابو النضر نا عبید الله الاشجعی عن سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله وابی موسی الاشعری قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ح وحدثنی القسم ابن زکریا نا حسین الجعفی عن زائدة عن سلیمان عن شقیق قال کنت جالسا مع عبد الله وابی موسی وهما یتحدثان فقالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل حدیث وکیع وابن نمیر حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب وابن نمیر واسحاق الحنظلی جمیعا عن ابی معویة عن الاعمش عن شقیق عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا اسحاق بن ابراهیم انا جریر عن الاعمش عن ابی وائل قال کنا نجالس مع عبد الله وابی موسی وهما یتحدثان فقال ابو موسی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنی حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب حدثنی حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یتقارب الزمان ویقبض العلم وتظهر الفتن ویلقی الشح ویکثر الهرج قالوا وما الهرج قال القتل حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی انا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری قال حدثنی حمید بن عبد الرحمن الزهری ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یتقارب الزمان وینقص العلم ثم ذکر مثله حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا عبد الاعلی عن معمر عن الزهری عن سعید عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یتقارب الزمان ویقبض العلم ثم ذکر مثل حدیثهما حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ح وحدثنا ابن نمیر وابو کریب وعمرو الناقد قالوا نا اسحاق بن سلیمان عن حنظلة عن سالم عن ابی هریرة ح وحدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة ح وحدثنی ابو الطاهر نا ابن وهب عن عمرو بن الحارث عن ابی یونس عن ابی هریرة کلهم قال عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث الزهری عن حمید عن ابی هریرة غیر انهم لم یذکروا ویلقی الشح حدثنا قتیبة بن سعید نا جریر عن هشام بن عروة عن ابیه قال سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یترك عالما اتخذ الناس رؤوسا جهالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا حدثنا ابو الربیع العتکی نا حماد بن زید ح وحدثنا یحیی بن یحیی انا عباد بن عباد وابو معاویة ح وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب قالا نا وکیع ح وحدثنا ابو کریب نا ابن ادریس وابو اسامة وابن نمیر وعبدة ح وحدثنا ابن ابی عمر نا سفیان ح وحدثنی محمد بن حاتم نا یحیی بن سعید ح وحدثنی ابو بکر بن نافع نا عمر بن علی ح وحدثنا عبد بن حمید نا یزید بن هارون انا شعبة بن الحجاج کلهم عن هشام بن عروة عن ابیه عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث جریر وزاد فی حدیث عمر بن علی ثم لقیت عبد الله بن عمرو علی راس الحول فسألته فرد علی الحدیث کما حدث قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول حدثنا محمد بن المثنی نا عبد الله بن حمران عن عبد الحمید بن جعفر اخبرنی ابی جعفر عن عمر ابن الحکم عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث هشام بن عروة حدثنا حرملة بن یحیی التجیبی انا عبد الله ابن وهب حدثنی ابو شریح ان ابا الاسود حدثه عن عروة بن الزبیر قال قالت لی عائشة یا ابن اختی بلغنی ان عبد الله بن عمرو مار بنا الی الحج فالقه فسأله فانه قد حمل عن النبی صلی الله علیه وسلم علما کثیرا قال فلقیته فسألته عن اشیاء یذکرها عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عروة فکان فیما ذکر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله لا ینتزع العلم من الناس انتزاعا ولکن یقبض العلماء فیرفع العلم معهم ویبقی فی الناس رؤوسا جهالا یفتونهم بغیر علم فیضلون ویضلون

قلت وتسمیة هذا الثانی ایضا مقطوعا مجازا وانما هو منقطع ومرسل عند الاصولیین والفقهاء وانما حقیقة المقطوع عندهم الموقوف علی التابعی فمن بعده قولا او فعلا او نحوه وکیف کان فمتن الحدیث المذکور صحیح متصل بالطریق الاول وانما ذکر الثانی متابعة وقد سبق ان المتابعة یحتمل فیها ما لا یحتمل فی الاصول وقد وقع فی کثیر من النسخ هنا اتصال هذا الطریق الثانی من جهة ابی اسحق ابراهیم بن سفین راوی الکتاب عن مسلم وهو من زیاداته وعالی اسناده قال ابو اسحق حدثنا محمد بن یحیی قال ثنا ابن ابی مریم فذکره باسناده الی آخره فاتصلت الروایة والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم هلك المتنطعون) ای المتعمقون الغالون المجاوزون الحدود فی اقوالهم وافعالهم **باب** رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن فی آخر الزمان (**قوله** حدثنا شیبان بن فروخ الخ) هذا الاسناد والذی بعده کلهم بصریون (**قوله** صلی الله علیه وسلم من اشراط الساعة ان یرفع العلم ویثبت الجهل ویشرب الخمر ویظهر الزنا) هکذا هو فی کثیر من النسخ یثبت الجهل من الثبوت وفی بعضها یبث بضم الیاء وبعدها موحدة مفتوحة ثم مثلثة مشددة ای ینشر ویشیع ومعنی یشرب الخمر شربا فاشیا ویظهر الزنا ای یفشو وینتشر کما صرح به فی الروایة الثانیة واشراط الساعة علاماتها واحدها شرط بفتح الشین والراء ویقل الرجال بسبب القتل وتکثر النساء فلهذا یکثر الجهل والفساد ویظهر الزنا والخمر ویتقارب الزمان ای یقرب من القیامة ویلقی الشح هو باسکان اللام وتخفیف القاف ای یوضع فی القلوب ورواه بعضهم یلقی بفتح اللام وتشدید القاف ای یعطی الشح هو البخل بادائه والحرص علی ما لیس له وقد سبق الخلاف فیه مبسوطا فی باب تحریم الظلم وفی روایة وینقص العلم هذا یکون قبل قبضه (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان الله لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه من الناس ولکن یقبض العلماء حتی اذا لم یترك عالما اتخذ الناس رؤوسا جهالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا) هذا الحدیث یبین ان المراد بقبض العلم فی الاحادیث السابقة المطلقة لیس هو محوه من صدور حفاظه ولکن معناه انه یموت حملته ویتخذ الناس جهالا لا یحکمون بحجة لانهم یفضلون ویضلون

قال عروة فلما حدثت عائشة بذلك اعظمت ذلك وانكرته قالت احدثك انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا قال عروة حتى اذا كان قابل قالت له ان ابن عمر وقد قدم فالقه ثم فاتحه حتى تسأله عن الحديث الذى ذكره لك فى العلم قال فلقيته فسألته فذكره لى نحوما حدثنى به فى مرته الاولى قال عروة فلما اخبرته بذلك قالت ما احسبه الا قد صدق اراه لم يزد فيه شيئا ولم ينقص **حدثنى** زهير بن حرب نا جرير بن عبد الحميد عن الاعمش عن موسى بن عبد الله بن يزيد وابى الضحى عن عبد الرحمن بن هلال العبسى عن جرير بن عبد الله قال جاء ناس من الاعراب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم عليهم الصوف فرأى سوء حالهم قد اصابتهم حاجة فحث الناس على الصدقة فابطؤا عنه حتى رئى ذلك فى وجهه قال ثم ان رجلا من الانصار جاء بصرة من ورق ثم جاء آخر ثم تتابعوا حتى عرف السرور فى وجهه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سن فى الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده كتب له مثل اجر من عمل بها ولا ينقص من اجورهم شئ ومن سن فى الاسلام سنة سيئة فعمل بها بعده كتب عليه مثل وزر من عمل بها ولا ينقص من اوزارهم شئ **حدثنا** يحيى بن يحيى وابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب جميعا عن ابى معاوية عن الاعمش عن مسلم عن عبد الرحمن بن هلال عن جرير قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فحث على الصدقة بمعنى حديث جرير **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى يعنى ابن سعيد نا محمد بن ابى اسمعيل نا عبد الرحمن بن هلال العبسى قال قال جرير بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يسن عبد سنة صالحة يعمل بها بعده ثم ذكر تمام الحديث **حدثنى** عبيد الله بن عمر القواريرى وابو كامل ومحمد بن عبد الملك قالوا نا ابو عوانة عن عبد الملك بن عمير عن المنذر بن جرير عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر ح وحدثنا ابو بكر بن ابى شيبة نا ابو اسامة ح وحدثنا عبيد الله بن معاذ نا ابى قالوا نا شعبة عن عون بن ابى جحيفة عن المنذر بن جرير عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث **حدثنا** يحيى بن ايوب وقتيبة بن سعيد وابن حجر قالوا نا اسمعيل يعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا ومن دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا **حدثنا** قتيبة بن سعيد وزهير بن حرب واللفظ لقتيبة قالا نا جرير عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل انا عند ظن عبدى بى وانا معه حين يذكرنى ان ذكرنى فى نفسه ذكرته فى نفسى وان ذكرنى فى ملأ ذكرته فى ملأ هم خير منهم وان تقرب منى شبرا تقربت اليه ذراعا وان تقرب الى ذراعا تقربت منه باعا وان اتانى يمشى اتيته هرولة **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية عن الاعمش بهذا الاسناد ولم يذكروا ان تقرب الى ذراعا تقربت منه باعا **حدثنا** محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قال اذا تلقانى عبد بشبر تلقيته بذراع واذا تلقانى بذراع تلقيته بباع واذا تلقانى بباع جئته اتيته باسرع **حدثنا** امية بن بسطام العيشى نا يزيد يعنى ابن زريع نا روح بن القاسم عن العلاء عن ابيه عن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير فى طريق مكة فمر على جبل يقال له جمدان فقال سيروا هذا جمدان سبق المفردون قالوا وما المفردون يا رسول الله قال الذاكرون الله كثيرا والذاكرات

(و **قوله** صلى الله عليه وسلم اتخذ الناس رؤسا جهالا) ضبطناه فى البخارى رؤسا بضم الهمزة وبالتنوين جمع راس وضبطوه فى مسلم هنا بوجهين احدهما هذا والثانى رؤساء بالمد جمع رئيس وكلاهما صحيح والاول اشهر وفيه التحذير من اتخاذ الجهال رؤساء (**قوله** ان عائشة قالت فى عبد الله بن عمر وما احسبه الا قد صدق اراه لم يزد فيه شيئا ولم ينقص) ليس معناه انها اتهمته لكنها خافت ان يكون اشتبه عليه او قرأه من كتب الحكمة فتوهمه عن النبى صلى الله عليه وسلم فلما كرره مرة اخرى وثبت عليه غلب على ظنها انه سمعه من النبى صلى الله عليه وسلم **وقولها** اراه هو بفتح الهمزة وفى هذا الحديث الحث على حفظ العلم واخذه عن اهله واعتراف العالم للعالم بالفضيلة **باب** من سن سنة حسنة او سيئة ومن دعا الى هدى او ضلالة **قوله** صلى الله عليه وسلم من سن سنة حسنة ومن سن سنة سيئة الحديث فى الحديث الآخر من دعا الى هدى ومن دعا الى ضلالة) هذان الحديثان صريحان فى الحث على استحباب سن الامور الحسنة وتحريم سن الامور السيئة وان من سن سنة حسنة كان له مثل اجر كل من عمل بها الى يوم القيمة ومن سن سنة سيئة كان عليه مثل وزر كل من عمل بها الى يوم القيمة وان من دعا الى هدى كان له مثل اجور تابعيه او الى ضلالة كان عليه مثل آثام تابعيه سواء كان ذلك الهدى والضلالة هو الذى ابتداه ام كان مسبوقا اليه وسواء كان ذلك تعليم علم او عبادة او ادب او غير ذلك **قوله** صلى الله عليه وسلم فعمل بها بعده) معناه بعد ان سنها سواء كان العمل فى حيوته او بعد موته والله اعلم **كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار**

باب الحث على ذكر الله تعالى (**قوله** عز وجل انا عند ظن عبدى بى) قال القاضى قيل معناه بالغفران له اذا استغفر والقبول اذا تاب والاجابة اذا دعا والكفاية اذا طلب الكفاية وقيل المراد به الرجاء وتأميل العفو وهذا اصح (**قوله** تعالى وانا معه حين يذكرنى) اى معه بالرحمة والتوفيق والهداية والرعاية والاعانة واما قوله تعالى وهو معكم اينما كنتم فمعناه بالعلم والاحاطة (**قوله** تعالى ان ذكرنى فى نفسه ذكرته فى نفسى) قال المازرى النفس تطلق فى اللغة على معان منها الدم ومنها نفس الحيوان وهما مستحيلان فى حق الله تعالى ومنها الذات والله تعالى له ذات حقيقة وهو المراد بقوله تعالى تعلم ما فى نفسى ومنها الغيب وهو احد الاقوال فى قوله تعالى تعلم ما فى نفسى ولا اعلم ما فى نفسك اى ما فى غيبى فيجوز ان يكون ايضا مرادا بالحديث اى اذا ذكرنى خاليا اثابه الله وجازاه عما عمل بما لا يطلع عليه احد (**قوله** تعالى وان ذكرنى فى ملأ ذكرته فى ملأ هم خير منهم) هذا مما استدلت به المعتزلة ومن وافقهم على تفضيل الملائكة على الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم اجمعين واحتجوا ايضا بقوله تعالى ولقد كرمنا بنى آدم وحملناهم فى البر والبحر ورزقناهم من الطيبات وفضلناهم على كثير ممن خلقنا تفضيلا فالتقييد بالكثير احتراز من الملائكة ومذهب اصحابنا وغيرهم ان الانبياء افضل من الملائكة لقوله تعالى فى بنى اسرائيل وفضلناهم على العالمين والملائكة من العالمين ويتأول هذا الحديث على ان الذاكرين غالبا يكونون طائفة لا نبى فيهم فاذا ذكر الله تعالى فى خلائق من الملائكة كانوا خيرا من تلك الطائفة (**قوله** وان تقرب منى شبرا تقربت اليه ذراعا وان تقرب الى ذراعا تقربت منه باعا وان اتانى يمشى اتيته هرولة) هذا الحديث من احاديث الصفات ويستحيل ارادة ظاهره وقد سبق الكلام فى احاديث الصفات مرات ومعناه من تقرب الى بطاعتى تقربت اليه برحمتى والتوفيق والاعانة وان زاد زدت فان اتانى يمشى واسرع فى طاعتى اتيت هرولة اى صببت عليه الرحمة وسبقته بها ولم اوجه الى المشى الكثير فى الوصول الى المقصود والمراد ان جزاءه يكون تضعيفه على حسب تقربه (**قوله** تعالى فى رواية محمد بن جعفر واذا تلقانى بملء جئته اتيته) هكذا هو فى اكثر النسخ جئته اتيته وفى بعضها جئته بارع فقط وفى بعضها اتيته وهاتان ظاهرتان والاول صحيح ايضا والجمع بينهما للتوكيد وهو حسن لا سيما عند اختلاف اللفظ والله اعلم (**قوله** صلى الله عليه وسلم سبق المفردون قالوا وما المفردون يا رسول الله قال الذاكرون الله كثيرا والذاكرات)

باب فی اسماء الله تعالی وفضل من احصاها

باب العزم بالمسئلة

باب کراهة تمنی الموت لضر نزل به

حدثنا عمرو الناقد وزهیر بن حرب وابن ابی عمر جمیعا عن سفیان واللفظ لعمرو نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لله تسعة وتسعین اسما من حفظها دخل الجنة والله وتر یحب الوتر وفی روایة ابن ابی عمر من احصاها حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن ایوب عن ابن سیرین عن ابی هریرة وعن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لله تسعة وتسعین اسما مائة الا واحدا من احصاها دخل الجنة وزاد همام عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه وتر یحب الوتر حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب جمیعا عن ابن علیة قال ابو بکر نا اسماعیل ابن علیة عن عبد العزیز بن صهیب عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دعا احدکم فلیعزم فی الدعاء ولا یقل اللهم ان شئت فاعطنی فان الله لا مستکره له حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسماعیل یعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا دعا احدکم فلا یقل اللهم اغفر لی ان شئت ولکن لیعظم الرغبة فان الله لا یتعاظمه شیء اعطاه حدثنا اسحاق بن موسی الانصاری نا انس بن عیاض نا الحارث وهو ابن عبد الرحمن ابن ابی ذباب عن عطاء بن میناء عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم اللهم اغفر لی ان شئت اللهم ارحمنی ان شئت لیعزم فی الدعاء فان الله صانع ما شاء لا مکره له حدثنی زهیر بن حرب نا اسماعیل یعنی ابن علیة عن عبد العزیز عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتمنین احدکم الموت لضر نزل به فان کان لابد متمنیا فلیقل اللهم احینی ما کانت الحیاة خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاة خیرا لی حدثنی ابن ابی خلف نا روح نا شعبة ح وحدثنی زهیر بن حرب نا عفان نا حماد یعنی ابن سلمة کلاهما عن ثابت عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه قال من ضر اصابه حدثنی حامد بن عمر نا عبد الواحد نا عاصم عن النضر بن انس عن انس یومئذ حی قال قال انس لولا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یتمنین احدکم الموت لتمنیته حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا عبد الله بن ادریس عن اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم قال دخلنا علی خباب وقد اکتوی سبع کیات فی بطنه فقال لولا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهانا ان ندعو بالموت لدعوت به حدثنا اسحاق بن ابراهیم انا سفیان ابن عیینة وجریر بن عبد الحمید ووکیع ح وحدثنا ابن نمیر نا ابی ح وحدثنا عبید الله بن معاذ ویحیی بن حبیب قالا نا معتمر ح وحدثنا محمد بن رافع نا ابو سامة کلهم عن اسماعیل بهذا الاسناد حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتمنین احدکم الموت ولا یدع به من قبل ان یاتیه انه اذا مات احدکم انقطع عمله وانه لا یزید المؤمن عمره الا خیرا

هکذا الروایة فیه المفردون بفتح الفاء وکسر الراء المشددة وهکذا نقله القاضی عن متقنی شیوخهم وذکر غیره انه روی تخفیفها واسکان الفاء یقال فرد الرجل وفرد بالتخفیف والتشدید وافرد وقد فسرهم رسول الله صلی الله علیه وسلم بالذاکرین الله کثیرا والذاکرات تقدیره والذاکرات الله فحذفت الهاء هنا کما حذفت فی القرآن لمناسبة رؤس الآی ولانه مفعول یجوز حذفه وهذا التفسیر هو مراد المحدثین قال ابن قتیبة وغیره واصل المفردون الذین هلک اقرانهم وانفردوا عنهم فبقوا یذکرون الله تعالی وجاء فی روایة هم الذین اهتزوا فی ذکر الله ای لهجوا به وقال ابن الاعرابی یقال فرد الرجل اذا تفقه واعتزل وخلا بمراعاة الامر والنهی **باب** فی اسماء الله تعالی وفضل من احصاها (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان لله تسعة وتسعین اسما مائة الا واحدا من احصاها دخل الجنة انه وتر یحب الوتر وفی روایة من حفظها دخل الجنة) قال الامام ابو القاسم القشیری فیه دلیل علی ان الاسم هو المسمی اذ لو کان غیره لکانت الاسماء غیره لقوله تعالی ولله الاسماء الحسنی قال الخطابی وغیره وفیه دلیل علی ان اظهر اسمائه سبحانه وتعالی الله لاضافة هذه الاسماء الیه وقد روی ان الله هو اسمه الاعظم قال ابو القاسم الطبری الیه ینسب کل اسم له فیقال الرؤف والکریم من اسماء الله تعالی ولا یقال من اسماء الرؤف او الکریم الله واتفق العلماء علی ان هذا الحدیث لیس فیه حصر لاسمائه سبحانه وتعالی فلیس معناه انه لیس له اسماء غیر هذه التسعة والتسعین وانما مقصود الحدیث ان هذه التسعة والتسعین من احصاها دخل الجنة فالمراد الاخبار عن دخول الجنة باحصائها لا الاخبار بحصر الاسماء ولهذا جاء فی الحدیث الآخر اسألک بکل اسم سمیت به نفسک او استاثرت به فی علم الغیب عندک وقد ذکر الحافظ ابو بکر بن العربی المالکی عن بعضهم انه قال لله تعالی الف اسم قال ابن العربی وهذا قلیل فیها والله اعلم واما تعیین هذه الاسماء فقد جاء فی الترمذی وغیره وفی بعض اسمائها خلاف وقیل انها مخفیة التعیین کالاسم الاعظم ولیلة القدر ونظائرها واما (**قوله** صلی الله علیه وسلم من احصاها دخل الجنة فاختلفوا فی المراد باحصائها فقال البخاری وغیره من المحققین معناه حفظها وهذا هو الاظهر لانه جاء مفسرا فی الروایة الاخری من حفظها وقیل احصاؤها عدها فی الدعاء بها وقیل اطاقتها ای احسن المراعاة لها والمحافظة علی ما تقتضیه وصدق بمعانیها وقیل معناه العمل بها والطاعة بمعنی کل اسم منها والایمان بما لا یقتضی علما وقال بعضهم المراد حفظ القرآن وتلاوته کله لانه مشتوف لها وهو ضعیف والصحیح الاول (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان الله وتر یحب الوتر) الوتر الفرد ومعناه فی حق الله تعالی الواحد الذی لا شریک له ولا نظیر ومعنی یحب الوتر تفضیل الوتر فی الاعمال وکثیر من الطاعات فجعل الصلوة خمسا والطهارة ثلثا والطواف سبعا والسعی سبعا ورمی الجمار سبعا وایام التشریق ثلثا والاستنجاء ثلثا وکذا الاکفان وفی الزکاة خمسة اوسق وخمس اواق من الورق ونصاب الابل وغیر ذلک وجعل کثیرا من عظیم مخلوقاته وترا منها السموات والارضون والبحار وایام الاسبوع وغیر ذلک وقیل ان معناه منصرف الی صفة من یعبد الله بالوحدانیة والتفرد مخلصا له والله اعلم **باب** العزم فی الدعاء ولا یقل ان شئت (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا دعا احدکم فلیعزم فی الدعاء ولا یقل اللهم ان شئت فاعطنی فان الله لا مستکره له وفی روایة فان الله صانع ما شاء لا مکره له وفی روایة ولیعزم الرغبة فان الله لا یتعاظمه شیء اعطاه) قال العلماء عزم المسئلة الشدة فی طلبها والجزم به من غیر ضعف فی الطلب ولا تعلیق علی مشیئة ونحوها وقیل هو حسن الظن بالله تعالی فی الاجابة ومعنی الحدیث استحباب الجزم فی الطلب وکراهة التعلیق علی المشیئة قال العلماء سبب کراهته انه لا یتحقق استعمال المشیئة الا فی حق من یتوجه علیه الاکراه والله تعالی منزه عن ذلک وهو معنی قوله صلی الله علیه وسلم فی آخر الحدیث فانه لا مستکره له وقیل سبب الکراهة ان فی هذا اللفظ صورة الاستغناء علی المطلوب والمطلوب منه (**قوله** عن عطاء بن میناء هو بالمد والقصر **باب** کراهة تمنی الموت لضر نزل به (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا یتمنین احدکم الموت لضر نزل به فان کان لابد متمنیا فلیقل اللهم احینی ما کانت الحیوة خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاة خیرا لی) فیه التصریح بکراهة تمنی الموت لضر نزل به من مرض او فاقة او محنة من عدو او نحو ذلک من مشاق الدنیا فاما اذا خاف ضررا فی دینه او فتنة فیه فلا کراهة فیه لمفهوم هذا الحدیث وغیره وقد فعل هذا الثانی خلائق من السلف عند خوف الفتنة فی ادیانهم وفیما نهوا ان خالف ولم یصبر علی حاله فی بلواه بالمرض ونحوه فلیقل اللهم احینی ما کانت الحیوة خیرا لی الی آخره والافضل الصبر والسکون للقضاء (**قوله** حدثنا عاصم عن النضر بن انس بن انس یومئذ حی) معناه ان النضر حدث به فی حیوة ابیه (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا مات احدکم انقطع عمله) کذا هو فی بعض النسخ عمله وفی کثیر منها اهله وکلاهما صحیح لکن الاول اجود وهو المتکرر فی الاحادیث والله اعلم

حدثنا هداب بن خالد نا همام نا قتادة عن انس بن مالك عن عبادة بن الصامت ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة قال سمعت انس بن مالك یحدث عن عبادة بن الصامت عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا محمد بن عبد الله الرزی نا خالد بن الحارث الهجیمی نا سعید عن قتادة عن زرارة عن سعد بن هشام عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه فقلت یا نبی الله اکراهیة الموت فکلنا یکره الموت قال لیس کذلك ولکن المؤمن اذا بشر برحمة الله ورضوانه وجنته احب لقاء الله فاحب الله لقاءه وان الکافر اذا بشر بعذاب الله وسخطه کره لقاء الله وکره الله لقاءه حدثناه محمد بن المثنی وابن بشار نا محمد بن بکر نا سعید عن قتادة بهذا الاسناد حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا علی بن مسهر عن زکریاء عن الشعبی عن شریح بن هانی عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه والموت قبل لقاء الله حدثناه اسحاق بن ابراهیم انا عیسی بن یونس نا زکریاء عن عامر قال حدثنی شریح بن هانی ان عائشة اخبرته ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بمثله حدثنا سعید بن عمرو الاشعثی انا عبثر عن مطرف عن عامر عن شریح بن هانی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه قال فاتیت عائشة فقلت یا ام المؤمنین سمعت ابا هریرة یذکر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا ان کان کذلك فقد هلکنا فقالت ان الهالك من هلك بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم وما ذاك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه ولیس منا احد الا وهو یکره الموت فقالت قد قاله رسول الله صلی الله علیه وسلم ولیس بالذی تذهب الیه ولکن اذا شخص البصر وحشرج الصدر واقشعر الجلد وتشنجت الاصابع فعند ذلك من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه حدثناه اسحاق الحنظلی اخبرنی جریر عن مطرف بهذا الاسناد نحو حدیث عبثر حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو عامر الاشعری وابو کریب قالوا نا ابو اسامة عن بریدة عن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء نا وکیع عن جعفر بن برقان عن یزید بن الاصم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یقول انا عند ظن عبدی بی وانا معه اذا دعانی حدثنا محمد بن بشار بن عثمان العبدی نا یحیی یعنی ابن سعید وابن ابی عدی عن سلیمان وهو التیمی عن انس بن مالك عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قال الله عز وجل اذا تقرب عبدی منی شبرا تقربت منه ذراعا واذا تقرب منی ذراعا تقربت منه باعا او بوعا واذا اتانی یمشی اتیته هرولة وحدثناه محمد بن عبد الاعلی القیسی نا معتمر عن ابیه بهذا الاسناد ولم یذکر اذا اتانی یمشی حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واللفظ لابی کریب قالا نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الله عز وجل انا عند ظن عبدی بی وانا معه حین یذکرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی وان ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأ خیر منهم وان اقترب الی شبرا اقتربت الیه ذراعا وان اقترب الی ذراعا اقتربت الیه باعا وان اتانی یمشی اتیته هرولة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا وکیع نا الاعمش عن المعرور بن سوید عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الله عز وجل من جاء بالحسنة فله عشر امثالها وازید ومن جاء بالسیئة فجزاء سیئة مثلها او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منه ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منه باعا ومن اتانی یمشی اتیته هرولة ومن لقینی بقراب الارض خطیئة لا یشرك بی شیئا لقیته بمثلها مغفرة حدثنا ابو کریب نا ابو معویة عن الاعمش بهذا الاسناد نحوه غیر انه قال فله عشر امثالها او ازید حدثنا ابو الخطاب زیاد بن یحیی الحسانی نا محمد بن ابی عدی عن حمید عن ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عاد رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم هل کنت تدعو بشیء او تسأله ایاه قال نعم کنت اقول اللهم ما کنت معاقبی به فی الآخرة فعجله لی فی الدنیا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم سبحان الله لا تطیقه او لا تستطیعه افلا قلت اللهم آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار قال فدعا الله له فشفاه

باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه (**قوله** حدثنا هداب) هذا الاسناد والذی بعده کلهم بصریون الا عبادة بن الصامت فشامی (**قوله** صلی الله علیه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه قالت عائشة فقلت یا نبی الله اکراهیة الموت فکلنا یکره الموت قال لیس کذلك ولکن المومن اذا بشر برحمة الله ورضوانه وجنته احب لقاء الله فاحب الله لقاءه وان الکافر اذا بشر بعذاب الله وسخطه کره لقاء الله وکره الله لقاءه) هذا الحدیث یفسر آخره اوله ویبین المراد بباقی الاحادیث المطلقة من احب لقاء الله ومن کره لقاء الله ومعنی الحدیث ان الکراهة المعتبرة هی التی تکون عند النزع فی حالة لا تقبل توبة ولا غیرها فحینئذ یبشر کل انسان بما هو صائر الیه وما اعد له ویکشف له عن ذلك فاهل السعادة یحبون الموت ولقاء الله لینتقلوا الی ما اعد لهم ویحب الله لقاءهم ای فیجزل لهم العطاء والکرامة واهل الشقاوة یکرهون لقاءه لما علموا من سوء ما ینتقلون الیه ویکره الله لقاءهم ای یبعدهم عن رحمته وکرامته ولا یرید ذلك بهم وهذا معنی کراهة لقاءهم ولیس معنی الحدیث ان سبب کراهة الله تعالی لقاءهم کراهتهم ذلك ولا ان حبه لقاء الآخرین جهم ذلك بل هو صفة لهم (**قولها** اذا شخص البصر وحشرج الصدر واقشعر الجلد وتشنجت الاصابع) اما شخص فبفتح الشین والخاء ومعناه ارتفاع الاجفان الی فوق وتحدید النظر واما الحشرجة فهی تردد النفس فی الصدر واما اقشعرار الجلد فهو قیام شعره وتشنج الاصابع تقبضها **باب** فضل الذکر والدعاء والتقرب الی الله تعالی وحسن الظن به (**قوله** تعالی واذا تقرب منی ذراعا تقربت الیه باعا او بوعا) الباع والبوع بضم الباء والبوع بفتحها کله بمعنی وهو طول ذراعی الانسان وعضدیه وعرض صدره قال الباجی هو قدر اربع اذرع وهذا حقیقة اللفظ والمراد بها فی هذا الحدیث المجاز کما سبق فی اول کتاب الذکر فی شرح هذا الحدیث مع الحدیثین بعده (**قوله** تعالی فله عشر امثالها او ازید) معناه ان التضعیف بعشرة امثالها لا بد بفضل الله ورحمته ووعده الذی لا یخلف والزیادة بعد بکثرة التضعیف الی سبعمائة ضعف الی اضعاف کثیرة یحصل لبعض الناس دون بعض علی حسب مشیئة سبحانه وتعالی (**قوله** تعالی ومن لقینی بقراب الارض خطیئة) هو بضم القاف علی المشهور وهو ما یقارب بملأها وحکی کسر القاف نقله القاضی وغیره والله اعلم **باب** کراهة الدعاء بتعجیل العقوبة فی الدنیا (**قوله** عاد رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ) ای ضعف وفی هذا الحدیث النهی عن الدعاء بتعجیل العقوبة وفیه فضل الدعاء باللهم آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار وفیه جواز التعجب بقول سبحان الله وقد سبقت نظائره وفیه استحباب عیادة المریض والدعاء وفیه کراهة تمنی البلاء لئلا یتضجر منه ویسخطه وربما شکا وأظهر الاقوال فی تفسیر الحسنة فی الدنیا انها العبادة والعافیة وفی الآخرة الجنة والمغفرة وقیل الحسنة نعم الدنیا والآخرة

حدثناه عاصم بن النضر التیمی نا خالد بن الحارث نا حمید بهذا الاسناد الی قوله وقنا عذاب النار ولم یذکر الزیادة **وحدثنی** زهیر بن حرب نا عفان نا حماد نا ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل علی رجل من اصحابه یعوده وقد صار کالفرخ بمعنی حدیث حمید غیر انه قال لا طاقة لک بهذا او لا یدری کم دعا الله له فشفاه **حدثنا** محمد بن مثنی وابن بشار قالا نا سالم بن نوح العطار عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث **حدثنا** محمد بن حاتم بن میمون نا عمر نا وهیب نا سهیل عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لله تبارک وتعالی ملائکة سیارة فضلا یبتغون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیه ذکر قعدوا معهم وحف بعضهم بعضا باجنحتهم حتی یملؤا ما بینهم وبین السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا وصعدوا الی السماء قال فیسألهم الله عز وجل وهو اعلم بهم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عباد لک فی الارض یسبحونک ویکبرونک ویهللونک ویحمدونک ویسألونک قال وماذا یسألوننی قالوا یسألونک جنتک قال وهل رأوا جنتی قالوا لا ای رب قال فکیف لو رأوا جنتی قالوا ویستجیرونک قال ومما یستجیروننی قالوا من نارک یا رب قال وهل رأوا نارک قالوا لا قال فکیف لو رأوا نارک قالوا ویستغفرونک قال فیقول قد غفرت لهم واعطیتهم ما سألوا واجرتهم مما استجاروا قال یقولون رب فیهم فلان عبد خطاء انما مر فجلس معهم قال فیقول ولک غفرت هم القوم لا یشقی بهم جلیسهم **حدثنی** زهیر بن حرب نا اسمعیل یعنی ابن علیة عن عبد العزیز وهو ابن صهیب قال سأل قتادة انسا ای دعوة کان یدعو بها النبی صلی الله علیه وسلم اکثر قال کان اکثر دعوة یدعو بها یقول اللهم آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار قال وکان انس اذا اراد ان یدعو بدعوة دعا بها فاذا اراد ان یدعو بدعاء دعا بها فیه **حدثنا** عبید الله بن معاذ نا ابی نا شعبة عن ثابت عن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار **حدثنا** یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر فی یوم مائة مرة کانت له عدل عشر رقاب وکتبت له مائة حسنة ومحیت عنه مائة سیئة وکانت له حرزا من الشیطان یومه ذلک حتی یمسی ولم یأت احد بافضل مما جاء به الا احد عمل اکثر من ذلک ومن قال سبحان الله وبحمده فی یوم مائة مرة حطت خطایاه ولو کانت مثل زبد البحر **حدثنی** محمد بن عبد الملک الاموی نا عبد العزیز بن المختار عن سهیل عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان الله وبحمده مائة مرة لم یأت احد یوم القیمة بافضل مما جاء به الا احد قال مثل ما قال او زاد علیه **حدثنا** سلیمن بن عبید الله ابو ایوب الغیلانی نا ابو عامر یعنی العقدی نا عمر هو ابن ابی زائدة عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون قال من قال لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر عشر مرار کان کمن اعتق اربعة انفس من ولد اسمعیل **وقال** سلیمان حدثنا ابو عامر حدثنا عمر حدثنا عبد الله بن ابی السفر عن الشعبی عن ربیع بن خیثم بمثل ذلک قال قلت للربیع ممن سمعته قال من عمرو بن میمون قال فاتیت عمرو بن میمون فقلت ممن سمعته قال من ابن ابی لیلی قال فاتیت ابن ابی لیلی فقلت ممن سمعته قال من ابی ایوب الانصاری یحدثه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر وزهیر بن حرب وابو کریب ومحمد بن طریف البجلی قالوا نا ابن فضیل عن عمارة بن القعقاع عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم

باب فضل مجالس الذکر **قوله** صلی الله علیه وسلم ان لله تبارک وتعالی ملائکة سیارة فضلا یبتغون مجالس الذکر اما السیارة فمعناه سیاحون فی الارض واما فضلا فضبطوه علی اوجه احدها وهو اظهرها واشهرها فی بلادنا فضلا بضم الفاء والضاد والثانیة بضم الفاء واسکان الضاد وروجها بعضهم وادعی انها اکثر واصوب والثالثة بفتح الفاء واسکان الضاد قال القاضی هکذا الروایة عند جمهور شیوخنا فی البخاری ومسلم والرابعة فضل بضم الفاء والضاد ورفع اللام علی انه خبر مبتدا محذوف والخامسة فضلاء بالمد جمع فاضل قال العلماء معناه علی جمیع الروایات انهم ملائکة زائدون علی الحفظة وغیرهم من المرتبین مع الخلائق فهؤلاء السیارة لا وظیفة لهم وانما مقصودهم حلق الذکر واما **قوله** صلی الله علیه وسلم یبتغون فضبطوه علی وجهین احدهما بالعین المهملة من التتبع وهو البحث عن الشیء والتفتیش والثانی یبتغون بالغین المعجمة من الابتغاء وهو الطلب وکلاهما صحیح (**قوله** صلی الله علیه وسلم فاذا وجدوا مجلسا فیه ذکر قعدوا معهم وحف بعضهم بعضا) هکذا هو فی کثیر من نسخ بلادنا حف بالفاء وفی بعضها حض بالضاد المعجمة ای حث علی الحضور والاستماع وحکی القاضی عن بعض رواتهم وحط بالطاء المهملة واختاره القاضی قال ومعناه اشار بعضهم الی بعض بالنزول ویؤید هذه الروایة قوله بعده فی البخاری هلموا الی حاجتکم ویؤید الروایة الاولی وهی حف قوله فی البخاری یحفونهم باجنحتهم ویحدقون بهم ویستدیرون حولهم ویخوف بعضهم بعضا **قوله** وتستجیر ونک من نارک) ای یطلبون الامان منها **قوله** عبد خطاء) ای کثیر الخطایا وفی هذا الحدیث فضیلة الذکر وفضیلة مجالسة الجلوس مع اهله وان لم یشارکهم وفضل مجالسة الصالحین وبرکتهم والله اعلم قال القاضی عیاض رحمه الله وذکر الله تعالی ضربان ذکر بالقلب وذکر باللسان وذکر القلب نوعان احدهما وهو رفع الاذکار والجهل الفکر فی عظمة الله تعالی وجلاله وجبروته وملکوته وآیاته فی سمواته وارضه ومنه الحدیث خیر الذکر الخفی والمراد به هذا والثانی ذکره بالقلب عند الامر والنهی فیمتثل ما امر به ویترک ما نهی عنه ویقف عما اشکل علیه واما ذکر اللسان مجردا فهو اضعف الاذکار ولکن فیه فضل عظیم کما جاءت به الاحادیث قال وذکر ابن جریر الطبری وغیره اختلاف السلف فی ذکر القلب واللسان ایهما افضل قال القاضی الخلاف عندی انما یصح فی مجرد ذکر القلب کتسبیحه وتهلیله وشبههما وعلیه یدل کلامهم لانهم مختلفون فی الذکر الخفی الذی ذکرناه والا فذلک لا یقاربه ذکر اللسان فکیف یفاضله وانما الخلاف فی ذکر القلب بالتسبیح المجرد ونحوه والمراد بذکر اللسان مع حضور القلب فان کان لاهیا فلا واحتج من رجح ذکر القلب بان عمل السر افضل ومن رجح ذکر اللسان قال لان العمل فیه اکثر فان زاد باستعمال اللسان تقضی زیادة اجر قال القاضی واختلفوا هل تکتب الملائکة ذکر القلب فقیل تکتبه ویجعل الله تعالی لهم علامة یعرفونه بها وقیل لا یکتبونه لانه لا یطلع علیه غیر الله تعالی **قلت** الصحیح انهم یکتبونه وان ذکر اللسان مع حضور القلب افضل من القلب وحده والله اعلم

باب فضل الدعاء باللهم آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ذکر فی الحدیث انها کانت اکثر دعاء النبی صلی الله علیه وسلم لما جمعته من خیرات الآخرة والدنیا وقد سبق شرحه قریبا والله اعلم

باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء **قوله** صلی الله علیه وسلم فی من قال فی یوم لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر مائة مرة لم یأت احد بافضل مما جاء به الا احد عمل اکثر من ذلک) هذا فیه دلیل علی انه لو قال هذا التهلیل اکثر من مائة مرة فی الیوم کان له هذا الاجر المذکور فی الحدیث علی المائة ویکون له ثواب آخر علی الزیادة ولیس هذا من الحدود التی نهی عن اعتدائها ومجاوزة اعدادها وان زیادتها لا فضل فیها او قطعها کالزیادة فی عدد الطهارة وعدد رکعات الصلوة ویحتمل ان یکون المراد الزیادة من اعمال الخیر لا من نفس التهلیل ویحتمل ان یکون المراد مطلق الزیادة سواء کانت من التهلیل او من غیره ومنه او من غیره وهذا الاحتمال اظهر والله اعلم وظاهر اطلاق الحدیث انه یحصل هذا الاجر المذکور فی هذا الحدیث لمن قال هذا التهلیل مائة مرة فی یومه سواء قالها متوالیة او متفرقة فی مجالس او بعضها اول النهار وبعضها آخره لکن الافضل ان یاتی بها متوالیة فی اول النهار لیکون حرزا له من جمیع نهاره

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان اقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر احب الی مما طلعت علیه الشمس حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا علی بن مسهر وابن نمیر عن موسی الجهنی ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر واللفظ له نا ابی نا موسی الجهنی عن مصعب بن سعد عن ابیه قال جاء اعرابی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال علمنی کلاما اقوله قال قل لا اله الا الله وحده لا شریك له الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا وسبحان الله رب العالمین لا حول ولا قوة الا بالله العزیز الحکیم قال فهؤلاء لربی فما لی قال قل اللهم اغفر لی وارحمنی واهدنی وارزقنی قال موسی اما عافنی فانا اتوهم وما ادری ولم یذکر ابن ابی شیبة فی حدیثه قول موسی حدثنا ابو کامل الجحدری نا عبد الواحد یعنی ابن زیاد نا ابو مالك الاشجعی عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلم من اسلم یقول اللهم اغفر لی وارحمنی واهدنی وارزقنی حدثنا سعید بن ازهر الواسطی نا ابو معاویة نا ابو مالك الاشجعی عن ابیه قال کان الرجل اذا اسلم علمه النبی صلی الله علیه وسلم الصلوة ثم امره ان یدعو بهؤلاء الکلمات اللهم اغفر لی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی حدثنی زهیر بن حرب نا یزید بن هارون نا ابو مالك عن ابیه انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم واتاه رجل فقال یا رسول الله کیف اقول حین اسأل ربی قال قل اللهم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی ویجمع اصابعه الا الابهام فان هؤلاء تجمع لك دنیاك واخرتك حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا مروان وعلی بن مسهر عن موسی الجهنی ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر واللفظ له نا ابی نا موسی الجهنی عن مصعب بن سعد قال حدثنی ابی قال کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یعجز احدکم ان یکسب کل یوم الف حسنة فسأله سائل من جلسائه کیف یکسب احدنا الف حسنة قال یسبح مائة تسبیحة فتکتب له الف حسنة وتحط عنه الف خطیئة حدثنا یحیی ابن یحیی التمیمی وابوبکر بن ابی شیبة ومحمد بن العلاء الهمدانی واللفظ لیحیی قال یحیی نا وقال الآخران نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نفس عن مؤمن کربة من کرب الدنیا نفس الله عنه کربة من کرب یوم القیمة ومن یسر علی معسر یسر الله علیه فی الدنیا والآخرة ومن ستر مسلما ستره الله فی الدنیا والآخرة والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه ومن سلك طریقا یلتمس فیه علما سهل الله له به طریقا الی الجنة وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت الله یتلون کتاب الله ویتدارسونه بینهم الا نزلت علیهم السکینة وغشیتهم الرحمة وحفتهم الملائکة وذکرهم الله فیمن عنده ومن بطأ به عمله لم یسرع به نسبه حدثناه محمد بن عبد الله بن نمیر نا ابی ح وحدثنا نصر بن علی الجهضمی نا ابو اسامة نا الاعمش قال ابن نمیر عن ابی صالح وفی حدیث ابی اسامة نا ابو صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث ابی معاویة غیر ان حدیث ابی اسامة لیس فیه ذکر التیسیر علی المعسر حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت ابا اسحاق یحدث عن الاغر ابی مسلم انه قال اشهد علی ابی هریرة وابی سعید الخدری انهما شهدا علی النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لا یقعد قوم یذکرون الله عز وجل الا حفتهم الملائکة وغشیتهم الرحمة ونزلت علیهم السکینة وذکرهم الله فیمن عنده وحدثنیه زهیر بن حرب نا عبد الرحمن نا شعبة فی هذا الاسناد نحوه

(قوله صلی الله علیه وسلم فی حدیث التهلیل ومحیت عنه مائة سیئة وفی حدیث التسبیح حطت خطایاه ولو کانت مثل زبد البحر) ظاهره ان التسبیح افضل وقد قال فی حدیث التهلیل ولم یات احد بافضل مما جاء به قال القاضی فی الجواب عن هذا ان التهلیل المذکور افضل ویکون ما فیه من زیادة الحسنات ومحو السیئات وما فیه من فضل عتق الرقاب وکونه حرزا من الشیطان زائدا علی فضل التسبیح وتکفیر الخطایا لانه قد ثبت ان من اعتق رقبة اعتق الله بکل عضو منها عضوا منه من النار فقد حصل بعتق رقبة واحدة تکفیر جمیع الخطایا مع ما بقی له من زیادة عتق الرقاب الزائدة علی الواحدة ومع ما فیه من زیادة مائة درجة وکونه حرزا من الشیطان ویؤیده ما جاء فی الحدیث بعد هذا ان افضل الذکر التهلیل مع الحدیث الآخر افضل ما قلته انا والنبیون قبلی لا اله الا الله وحده لا شریك له الحدیث وقیل انه اسم الله الاعظم وهی کلمة الاخلاص والله اعلم وقد سبق ان معنی التسبیح التنزیه عما لا یلیق به سبحانه وتعالی من الشریك والولد والصاحبة والنقائص مطلقا وسمات الحدوث مطلقا (قوله فی حدیث التهلیل عشر مرات حدثنا عبد الله بن ابی السفر عن الشعبی عن ربیع بن خثیم عن عمرو بن میمون عن ابن ابی لیلی عن ابی ایوب الانصاری رضی الله عنهم) هذا الحدیث فیه اربعة تابعیون یروی بعضهم عن بعض وهم الشعبی وربیع وعمرو بن میمون وابن ابی لیلی واسم ابن ابی لیلی هذا عبد الرحمن واما ابن ابی السفر فبفتح الفاء وسکنها بعض المغاربة والصواب الفتح (قوله الله اکبر کبیرا) منصوب بفعل محذوف ای کبرت کبیرا او ذکرت کبیرا (قوله صلی الله علیه وسلم یسبح مائة تسبیحة فیکتب له الف حسنة او یحط عنه الف خطیئة) هکذا هو فی عامة نسخ صحیح مسلم او یحط بالواو وفی بعضها ویحط بالواو وقال الحمیدی فی الجمع بین الصحیحین کذا هو فی کتاب مسلم او یحط بالواو قال البرقانی ورواه شعبة وابو عوانة ویحیی القطان عن یحیی الذی رواه مسلم من جهته فقالوا ویحط بالواو والله اعلم

باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر

فیه حدیث ابی هریرة من نفس عن مومن کربة الی آخره وهو حدیث عظیم جامع لانواع من العلوم والقواعد والآداب وسبق شرح افراد فصوله ومعنی نفس الکربة ازالها وفیه فضل قضاء حوائج المسلمین ونفعهم بما یتیسر من علم او مال او معاونة او اشارة بمصلحة او نصیحة وغیر ذلك وفضل الستر علی المسلمین وقد سبق تفصیله وفضل انظار المعسر وفضل المشی فی طلب العلم ویلزم من ذلك فضل الاشتغال بالعلم والمراد العلم الشرعی بشرط ان یقصد به وجه الله تعالی وان کان هذا شرطا فی کل عبادة لکن عادة العلماء یقیدون هذه المسئلة به لکونه قد یتساهل فیه بعض الناس ویغفل عنه بعض المبتدئین ونحوهم (قوله صلی الله علیه وسلم وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت الله یتلون کتاب الله تعالی ویتدارسونه بینهم الا نزلت علیهم السکینة وغشیتهم الرحمة) قیل المراد بالسکینة هنا الرحمة وهو الذی اختاره القاضی عیاض وهو ضعیف لعطف الرحمة علیه وقیل الطمانینة والوقار وهو احسن وفی هذا دلیل لفضل الاجتماع علی تلاوة القرآن فی المسجد وهو مذهبنا ومذهب الجمهور وقال مالك یکره وتاوله بعض اصحابه ویلحق بالمسجد فی تحصیل هذه الفضیلة الاجتماع فی مدرسة ورباط ونحوهما ان شاء الله تعالی ویدل علیه الحدیث الذی بعده فانه مطلق یتناول جمیع المواضع ویکون التقیید فی الحدیث الاول خرج علی الغالب لا سیما فی ذلك الزمان فلا یکون له مفهوم یعمل به (قوله صلی الله علیه وسلم ومن بطأ به عمله لم یسرع به نسبه) معناه من کان عمله ناقصا لم یلحقه بمرتبة اصحاب الاعمال فینبغی ان لا یتکل علی شرف النسب وفضیلة الآباء ویقصر فی العمل (قوله لم استلقکم تهمة لکم) هی بفتح الهاء واسکانها وهی فعلة وفعلة من الوهم والتاء بدل من الواو واتهمته به اذا ظننت به ذلك (قوله صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل یباهی بکم الملائکة) معناه یظهر فضلکم لهم ویریهم حسن عملکم ویثنی علیکم عندهم واصل البهاء الحسن والجمال وفلان یباهی بماله واهله ای یفخر ویتجمل بهم علی غیرهم ویظهر حسنهم

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا مرحوم بن عبد العزیز عن ابی نعامة السعدی عن ابی عثمان عن ابی سعید الخدری قال خرج معاویة علی حلقة فی المسجد فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر الله قال آلله ما اجلسکم الا ذاک قالوا والله ما اجلسنا الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تهمة لکم وما کان احد بمنزلتی من رسول الله صلی الله علیه وسلم اقل عنه حدیثا منی وان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج علی حلقة من اصحابه فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر الله ونحمده علی ما هدانا للاسلام ومن به علینا قال آلله ما اجلسکم الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تهمة لکم ولکنه اتانی جبرئیل فاخبرنی ان الله عز وجل یباهی بکم الملائکة حدثنا یحیی بن یحیی وقتیبة بن سعید وابو الربیع العتکی جمیعا عن حماد قال یحیی نا حماد بن زید عن ثابت عن ابی بردة عن الاغر المزنی وکانت له صحبة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انه لیغان علی قلبی وانی لاستغفر الله فی الیوم مائة مرة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا غندر عن شعبة عن عمرو بن مرة عن ابی بردة قال سمعت الاغر وکان من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم یحدث ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایها الناس توبوا الی الله فانی اتوب الی الله فی الیوم مائة مرة حدثناه عبید الله بن معاذ حدثنی ابی ح وحدثنا ابن المثنی نا ابو داود وعبد الرحمن بن مهدی کلهم عن شعبة فی هذا الاسناد حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا ابو خالد یعنی سلیمان بن حیان ح وحدثنا ابن نمیر نا ابو معاویة ح وحدثنی ابو سعید الاشج نا حفص یعنی ابن غیاث کلهم عن هشام ح وحدثنی ابو خیثمة زهیر بن حرب واللفظ له نا اسماعیل بن ابراهیم عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربها تاب الله علیه حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا محمد بن فضیل وابو معاویة عن عاصم عن ابی عثمان عن ابی موسی قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فجعل الناس یجهرون بالتکبیر فقال النبی صلی الله علیه وسلم لها الناس اربعوا علی انفسکم انکم لیس تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وهو معکم قال وانا خلفه وانا اقول لا حول ولا قوة الا بالله فقال یا عبد الله بن قیس لا ادلک علی کنز من کنوز الجنة فقلت بلی یا رسول الله فقال قل لا حول ولا قوة الا بالله حدثنا ابن نمیر واسحاق بن ابراهیم وابو سعید الاشج جمیعا عن حفص بن غیاث عن عاصم بهذا الاسناد نحوه حدثنا ابو کامل فضیل بن حسین نا یزید یعنی ابن زریع نا التیمی عن ابی عثمان عن ابی موسی انهم کانوا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وهم یصعدون فی ثنیة قال فجعل رجل کلما علا ثنیة نادی لا اله الا الله والله اکبر قال فقال نبی الله صلی الله علیه وسلم انکم لا تنادون اصم ولا غائبا قال فقال یا ابا موسی او یا عبد الله بن قیس الا ادلک علی کلمة من کنز الجنة قلت ما هی یا رسول الله قال لا حول ولا قوة الا بالله وحدثناه محمد بن عبد الاعلی نا المعتمر عن ابیه نا ابو عثمان عن ابی موسی قال بینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر نحوه حدثنا خلف بن هشام وابو الربیع قالا نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی عثمان عن ابی موسی قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فذکر نحو حدیث عاصم وحدثناه اسحاق بن ابراهیم انا الثقفی نا خالد الحذاء عن ابی عثمان عن ابی موسی قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزاة فذکر الحدیث وقال فیه والذی تدعونه اقرب الی احدکم من عنق راحلة احدکم ولیس فی حدیثه ذکر لا حول ولا قوة الا بالله

باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه (قوله صلی الله علیه وسلم انه لیغان علی قلبی انی لاستغفر الله فی الیوم مائة مرة) قال اهل اللغة الغین بالغین المعجمة والتعیم یعنی والمراد به هنا ما یتغشی القلب قال القاضی قیل المراد الفترات والغفلات عن الذکر الذی کان شانه الدوام علیه فاذا فتر عنه او غفل عد ذلک ذنبا واستغفر منه قال وقیل هو همه بسبب امته وما اطلع علیه من احوالها بعده فیستغفر لهم وقیل سببه اشتغاله بالنظر فی مصالح امته وامورهم ومحاربة العدو ومداراته وتالیف المؤلفة ونحو ذلک فیشتغل بذلک عن عظیم مقامه فیراه ذنبا بالنسبة الی عظیم منزلته وان کانت هذه الامور من اعظم الطاعات وافضل الاعمال فهی نزول عن عالی درجته ورفیع مقامه من حضوره مع الله تعالی ومشاهدته ومراقبته وفراغه مما سواه فیستغفر لذلک وقیل یحتمل ان هذا الغین هو السکینة التی تغشی قلبه لقوله تعالی فانزل السکینة علیهم ویکون استغفاره اظهارا للعبودیة والافتقار وملازمة الخشوع وشکرا لما اولاه وقد قال المحاسبی خوف الانبیاء والملائکة خوف اعظام وان کانوا آمنین عذاب الله تعالی وقیل یحتمل ان هذا الغین حال خشیة واعظام یغشی القلب ویکون استغفاره شکرا لما سبق وقیل هو شیء یعتری القلوب الصافیة مما تحدث به النفس فیهو شها والله اعلم **باب التوبة** (قوله صلی الله علیه وسلم یا ایها الناس توبوا الی الله فانی اتوب الیه فی الیوم مائة مرة) هذا الامر بالتوبة موافق لقوله تعالی وتوبوا الی الله جمیعا ایها المؤمنون وقوله تعالی یا ایها الذین آمنوا توبوا الی الله توبة نصوحا وقد سبق فی الباب قبله بیان سبب استغفاره وتوبته صلی الله علیه وسلم ونحن الی الاستغفار والتوبة احوج قال اصحابنا وغیرهم من العلماء للتوبة ثلثة شروط ان یقلع عن المعصیة وان یندم علی فعلها وان یعزم عزما جازما ان لا یعود الی مثلها ابدا فان کانت المعصیة تتعلق بآدمی فلها شرط رابع وهو رد الظلامة الی صاحبها او تحصیل البراءة منه والتوبة اهم قواعد الاسلام وهی اول مقامات سالکی طریق الآخرة (قوله صلی الله علیه وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربها تاب الله علیه) قال العلماء هذا حد لقبول التوبة وقد جاء فی الحدیث الصحیح ان للتوبة بابا مفتوحا فلا تزال مقبولة حتی یغلق فاذا طلعت الشمس من مغربها اغلق وامتنعت التوبة علی من لم یکن تاب قبل ذلک وهو معنی قوله تعالی یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا ومعنی تاب الله علیه قبل توبته ورضی بها وللتوبة شرط آخر وهو ان یتوب قبل الغرغرة کما جاء فی الحدیث الصحیح وامافی حالة الغرغرة وهی حالة النزع فلا تقبل توبته ولا غیرها ولا تنفذ وصیته ولا غیرها **باب استحباب خفض الصوت بالذکر الا فی المواضع التی ورد الشرع برفعه فیها کالتلبیة وغیرها واستحباب الاکثار من قول لا حول ولا قوة الا بالله** (قوله صلی الله علیه وسلم للناس حین جهروا بالتکبیر یا ایها الناس اربعوا علی انفسکم انکم لیس تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وهو معکم) اربعوا بهمزة وصل وبفتح الباء الموحدة معناه ارفقوا بانفسکم واخفضوا اصواتکم فان رفع الصوت انما یفعله الانسان لبعد من یخاطبه لیسمعه وانتم تدعون الله تعالی لیس هو باصم ولا غائب بل هو سمیع قریب وهو معکم بالعلم والاحاطة ففیه الندب الی خفض الصوت بالذکر اذا لم تدع حاجة الی رفعه فانه اذا خفضه کان ابلغ فی توقیره وتعظیمه فان دعت حاجة الی الرفع رفع کما جاءت به احادیث (قوله صلی الله علیه وسلم فی الروایة الاخری والذی تدعونه اقرب الی احدکم من عنق راحلة احدکم) هو بمعنی ما سبق وحاصله انه مجاز کقوله تعالی ونحن اقرب الیه من حبل الورید والمراد تحقیق سماع الدعاء (قوله صلی الله علیه وسلم لا حول ولا قوة الا بالله کنز من کنوز الجنة) قال العلماء سبب ذلک انها کلمة استسلام وتفویض الی الله تعالی واعتراف بالاذعان له وانه لا صانع غیره ولا راد لامره وان العبد لا یملک شیئا من الامر ومعنی الکنز هنا انه ثواب مدخر فی الجنة وهو ثواب نفیس کما ان الکنز انفس اموالکم قال اهل اللغة الحول الحرکة والحیلة ای لا حرکة ولا استطاعة ولا حیلة الا بمشیة الله تعالی وقیل معناه لا حول فی دفع شر ولا قوة فی تحصیل خیر الا بالله وقیل لا حول عن معصیة الله الا بعصمته ولا قوة علی طاعته الا بمعونته وحکی هذا عن ابن مسعود رضی الله عنه وکلمة متقاربة قال اهل اللغة ویعبر عن هذه الکلمة بالحوقلة والحولقة وبالاول جزم الازهری والجمهور وبالثانی جزم الجوهری ویقال ایضا لا حیل ولا قوة فی لغة مغربیة حکاها الجوهری وغیره -

باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه

باب التوبة

باب استحباب خفض الصوت بالذکر الا فی المواضع التی ورد الشرع برفعه فیها

باب الدعوات والتعوذ

حدثنا اسحاق بن ابراهیم انا النضر بن شمیل نا عثمان وهو ابن غیاث نا ابو عثمان عن ابی موسی الاشعری قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ادلك علی کلمة من کنوز الجنة او قال علی کنز من کنوز الجنة فقلت بلی فقال لا حول ولا قوة الا بالله حدثنا قتیبة بن سعید نا لیث ح وحدثنا محمد بن رمح انا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عبد الله بن عمرو عن ابی بکر انه قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم علمنی دعاء ادعو به فی صلاتی قال قل اللهم انی ظلمت نفسی ظلما کبیرا وقال قتیبة کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة من عندك وارحمنی انك انت الغفور الرحیم وحدثنیه ابو الطاهر انا عبد الله بن وهب اخبرنی رجل سماه وعمرو بن الحارث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر انه سمع عبد الله بن عمرو بن العاص یقول ان ابا بکر الصدیق قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم علمنی یا رسول الله دعاء ادعو به فی صلاتی وفی بیتی ثم ذکر بمثل حدیث اللیث غیر انه قال ظلما کثیرا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واللفظ لابی بکر قالا نا ابن نمیر نا هشام عن ابیه عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یدعو بهؤلاء الدعوات اللهم فانی اعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار وفتنة القبر وعذاب القبر ومن شر فتنة الغنی ومن شر فتنة الفقر واعوذ بك من شر فتنة المسیح الدجال اللهم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللهم انی اعوذ بك من الکسل والهرم والمأثم والمغرم وحدثناه ابو کریب نا ابو معاویة ووکیع عن هشام بهذا الاسناد وحدثنا یحیی بن ایوب نا ابن علیة قال واخبرنا سلیمان التیمی نا انس بن مالك قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انی اعوذ بك من العجز والکسل والجبن والهرم والبخل واعوذ بك من عذاب القبر ومن فتنة المحیا والممات وحدثنا ابو کامل نا یزید بن زریع ح وحدثنا محمد بن عبد الاعلی نا معتمر کلاهما عن التیمی عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر ان یزید لیس فی حدیثه قوله ومن فتنة المحیا والممات حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء انا ابن مبارك عن سلیمان التیمی عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم انه تعوذ من اشیاء ذکرها والبخل حدثنی ابو بکر بن نافع العبدی نا بهز بن اسد العمی حدثنی هارون الاعور نا شعیب بن الحبحاب عن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یدعو بهؤلاء الدعوات اللهم انی اعوذ بك من البخل والکسل وارذل العمر وعذاب القبر وفتنة المحیا والممات حدثنی عمرو الناقد وزهیر بن حرب قالا نا سفیان بن عیینة حدثنی سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یتعوذ من سوء القضاء ومن درك الشقاء ومن شماتة الاعداء ومن جهد البلاء قال عمرو فی حدیثه قال سفیان اشك انی زدت واحدة منها حدثنا قتیبة بن سعید نا لیث ح وحدثنا محمد بن رمح واللفظ له انا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن الحارث بن یعقوب ان یعقوب بن عبد الله حدثه انه سمع بسر بن سعید یقول سمعت سعد بن ابی وقاص یقول سمعت خولة بنت حکیم السلمیة تقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من نزل منزلا ثم قال اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق لم یضره شیء حتی یرتحل من منزله ذلك وحدثنا هارون بن معروف وابو الطاهر کلاهما عن ابن وهب واللفظ لهارون قال نا عبد الله بن وهب قال واخبرنا عمرو وهو ابن الحارث ان یزید بن ابی حبیب والحارث بن یعقوب حدثاه عن یعقوب بن عبد الله بن الاشج عن بسر بن سعید عن سعد بن ابی وقاص عن خولة بنت حکیم السلمیة انها سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا نزل احدکم منزلا فلیقل اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق فانه لا یضره شیء حتی یرتحل منه قال یعقوب وقال لفعقاع بن حکیم عن ذکوان عن ابی صالح عن ابی هریرة انه قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ما لقیت من عقرب لدغتنی البارحة قال اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق لم تضرك

باب الدعوات والتعوذ قد سبق فی کتاب الصلوة وغیره بیان تعوذه صلی الله علیه وسلم من فتنة القبر وعذاب القبر وفتنة المسیح الدجال وغسل الخطایا بالماء والثلج واما استعاذته صلی الله علیه وسلم من فتنة الغنی وفتنة الفقر فلانهما حالتان تخشی الفتنة فیهما بالتسخط وقلة الصبر والوقوع فی حرام او شبهة للحاجة ویخاف فی الغنی من الاشر والبطر والبخل بحقوق المال او انفاقه فی اسراف او فی باطل او فی مفاخر واما الکسل فهو عدم انبعاث النفس للخیر وقلة الرغبة مع امکانه واما العجز فعدم القدرة علیه قیل هو ترك ما یجب فعله والتسویف به وکلاهما تستحب الاعاذة منه قال الخطابی انما استعاذ صلی الله علیه وسلم من الفقر الذی هو فقر النفس لا قلة المال قال القاضی وقد تکون استعاذته من فقر المال والمراد الفتنة فی عدم احتماله وقلة الرضی به ولهذا قال فتنة الفقر ولم یقل الفقر وقد جاءت احادیث کثیرة فی الصحیح بفضل الفقر واما استعاذته صلی الله علیه وسلم من الهرم فالمراد به الاستعاذة من الرد الی ارذل العمر کما جاء فی الروایة التی بعدها وسبب ذلك ما فیه من الخرف واختلال العقل والحواس والضبط والفهم وتشویه بعض المنظر والعجز عن کثیر من الطاعات والتساهل فی بعضها واما استعاذته صلی الله علیه وسلم من المغرم وهو الدین فقد فسره صلی الله علیه وسلم فی الاحادیث السابقة فی کتاب الصلوة ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف ولانه قد یطل المدین صاحب الدین ولانه قد یشتغل به قلبه وربما مات قبل وفائه فبقیت ذمته مرتهنة به واما استعاذته صلی الله علیه وسلم من الجبن والبخل فلما فیهما من التقصیر عن اداء الواجبات والقیام بحقوق الله تعالی وازالة المنکر والاغلاظ علی العصاة ولانه بشجاعة النفس وقوتها المعتدلة تتم العبادات ویقوم بنصر المظلوم والجهاد وبالسلامة من البخل یقوم بحقوق المال وینبعث للانفاق والجود ولمکارم الاخلاق ویمتنع من الطمع فیما لیس له قال العلماء واستعاذته صلی الله علیه وسلم من هذه الاشیاء تکمیل صفاته فی کل احواله وشرعه ایضا تعلیما لامته وفی هذه الاحادیث دلیل لاستحباب الدعاء والاستعاذة من کل الاشیاء المذکورة وما فی معناها وهذا هو الصحیح الذی اجمع علیه العلماء واهل الفتاوی فی الامصار فی کل الاعصار وذهب طائفة من الزهاد واهل المعارف الی ان ترك الدعاء افضل استسلاما للقضاء وقال آخرون منهم ان دعا للمسلمین فحسن وان دعا لنفسه فالاولی ترکه وقال آخرون منهم ان وجد فی نفسه باعثا للدعاء استحب والا فلا ودلیل الفقهاء ظواهر القرآن والسنة فی الامر بالدعاء وفعله والاخبار عن الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم اجمعین بفعله وفی هذه الاحادیث ذکر المأثم والمغرم وفیها فتنة المحیا والممات ای فتنة الحیاة والموت (قوله ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یتعوذ من سوء القضاء ومن درك الشقاء ومن شماتة الاعداء ومن جهد البلاء) اما درك الشقاء فالمشهور فیه فتح الراء وحکی القاضی وغیره ان بعضهم رواه مسلم رواه ساکنها وهی لغة وجهد البلاء بفتح الجیم وضمها الفتح اشهر واصح فاما الاستعاذة من سوء القضاء فیدخل فیها سوء القضاء فی الدین والدنیا والبدن والمال والاهل وقد یکون ذلك فی الخاتمة واما درك الشقاء فیکون ایضا فی امور الآخرة والدنیا ومعناه اعوذ بك ان یدرکنی شقاء وشماتة الاعداء هی فرح العدو وبلیة تنزل بعدوه یقال منه شمت بکسر المیم یشمت بفتحها فهو شامت وشمته غیره واما جهد البلاء فروی عن ابن عمر انه فسره بقلة المال وکثرة العیال وقال غیره هی الحالة الشاقة (قوله صلی الله علیه وسلم اعوذ بکلمات الله التامات) قیل معناه الکاملات التی لا یدخل فیها نقص ولا عیب وقیل النافعة الشافیة وقیل المراد بالکلمات هنا القرآن والله اعلم

وحدثنی عیسی بن حماد المصری اخبرنی اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن جعفر عن یعقوب انه ذکر له ان ابا صالح مولی غطفان اخبره انه سمع ابا هریرة یقول قال رجل یا رسول الله لدغتنی عقرب بمثل حدیث ابن وهب وحدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم واللفظ لعثمان قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن منصور عن سعد بن عبیدة قال حدثنی البراء بن عازب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا اخذت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلوة ثم اضطجع علی شقك الایمن ثم قل اللهم انی اسلمت وجهی الیك وفوضت امری الیك والجأت ظهری الیك رغبة ورهبة الیك لا ملجأ ولا منجا منك الا الیك آمنت بکتابك الذی انزلت وبنبیك الذی ارسلت واجعلهن من آخر کلامك فان مت من لیلتك مت وانت علی الفطرة قال فردد تهن لاستذکرهن فقلت آمنت برسولك الذی ارسلت قال قل آمنت بنبیك الذی ارسلت وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا عبد الله یعنی ابن ادریس قال سمعت حصینا عن سعد بن عبیدة عن البراء بن عازب عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث غیر ان منصورا اتم حدیثا وزاد فی حدیث حصین وان اصبح اصاب خیرا۔

حدثنا محمد بن المثنی نا ابو داؤد نا شعبة ح وحدثنا ابن بشار نا عبد الرحمن وابو داؤد قالا نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت سعد بن عبیدة یحدث عن البراء بن عازب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر رجلا اذا اخذ مضجعه من اللیل ان یقول اللهم اسلمت نفسی الیك ووجهت وجهی الیك والجأت ظهری الیك وفوضت امری الیك رغبة ورهبة الیك لا ملجأ ولا منجا منك الا الیك آمنت بکتابك الذی انزلت وبرسولك الذی ارسلت فان مات مات علی الفطرة ولم یذکر ابن بشار فی حدیثه من اللیل حدثنا یحیی بن یحیی انا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لرجل یا فلان اذا اویت الی فراشك بمثل حدیث عمرو بن مرة غیر انه قال وبنبیك الذی ارسلت فان مت من لیلتك مت علی الفطرة وان اصبحت اصبت خیرا حدثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی اسحاق انه سمع البراء بن عازب یقول امر رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا بمثله ولم یذکر وان اصبحت اصبت خیرا حدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی نا شعبة عن عبد الله بن ابی السفر عن ابی بکر بن ابی موسی عن البراء ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا اخذ مضجعه قال اللهم باسمك احیی وباسمك اموت واذا استیقظ قال الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور حدثنا عقبة بن مکرم العمی وابو بکر بن نافع قالا نا غندر نا شعبة عن خالد قال سمعت عبد الله بن الحارث یحدث عن عبد الله بن عمر انه امر رجلا اذا اخذ مضجعه قال اللهم خلقت نفسی وانت توفاها لك مماتها ومحیاها ان احییتها فاحفظها وان امتها فاغفر لها اللهم اسألك العافیة فقال له رجل اسمعت هذا من عمر فقال من خیر من عمر من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابن نافع فی روایته عن عبد الله بن الحارث ولم یذکر سمعت حدثنی زهیر بن حرب نا جریر عن سهیل قال کان ابو صالح یامرنا اذا اراد احدنا ان ینام ان یضطجع علی شقه الایمن ثم یقول اللهم رب السموات ورب الارض ورب العرش العظیم ربنا ورب کل شیء فالق الحب والنوی ومنزل التوراة والانجیل والفرقان اعوذ بك من شر کل شیء انت آخذ بناصیته اللهم انت الاول فلیس قبلك شیء وانت الآخر فلیس بعدك شیء وانت الظاهر فلیس فوقك شیء وانت الباطن فلیس دونك شیء اقض عنا الدین واغننا من الفقر وکان یروی ذلك عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم

باب الدعاء عند النوم

باب الدعاء عند النوم (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی حدیث البراء اذا اخذت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلوة ثم اضطجع علی شقك الایمن ثم قل اللهم انی اسلمت وجهی الیك الی آخره) فقوله صلی الله علیه وسلم اذا اخذت مضجعك معناه اذا اردت النوم فی مضجعك فتوضأ والمضجع بفتح المیم وفی هذا الحدیث ثلث سنن مهمة مستحبة لیست بواجبة احداها الوضوء عند ارادة النوم فان کان متوضأ کفاه ذلك الوضوء لان المقصود النوم علی طهارة مخافة ان یموت فی لیلته ولیکون اصدق لرؤیاه وابعد من تلعب الشیطان به فی منامه وتزویعه ایاه الثانیة النوم علی الشق الایمن لان النبی صلی الله علیه وسلم کان یحب التیامن ولانه اسرع الی الانتباه الثالثة ذکر الله تعالی لیکون خاتمة عمله (**قوله** صلی الله علیه وسلم اللهم انی اسلمت وجهی الیك وفی الروایة الاخری اسلمت نفسی الیك ای استسلمت وجعلت نفسی منقادة لك طائعة لحکمك) قال العلماء الوجه والنفس هنا بمعنی الذات کلها یقال سلم واسلم واستسلم بمعنی ومعنی الجأت ظهری الیك ای توکلت علیك واعتمدتك فی امری کله کما یعتمد الانسان بظهره الی ما یسنده (**قوله** رغبة ورهبة) ای طمعا فی ثوابك وخوفا من عذابك (**قوله** صلی الله علیه وسلم مت علی الفطرة) ای الاسلام وان اصبحت اصبت خیرا ای حصل ثواب هذه السنن واهتمامك بالخیر ومتابعتك امر الله تعالی ورسوله صلی الله علیه وسلم (**قوله** فردد تهن لاستذکرهن فقلت آمنت برسولك الذی ارسلت قال قل آمنت بنبیك الذی ارسلت) اختلف العلماء فی سبب انکاره صلی الله علیه وسلم رده اللفظ فقیل انما رده لان قوله آمنت برسولك یحتمل غیر النبی صلی الله علیه وسلم من حیث اللفظ واختار المازری وغیره ان سبب الانکار ان هذا ذکر ودعاء فینبغی فیه الاقتصار علی اللفظ الوارد بحروفه وقد یتعلق الجزاء بتلك الحروف ولعله اوحی الیه صلی الله علیه وسلم بهذه الکلمات فیتعین اداؤها بحروفها وهذا القول حسن وقیل لان قوله وبنبیك الذی ارسلت فیه جزالة من حیث صنعة الکلام وفیه جمع النبوة والرسالة فاذا قال رسولك الذی ارسلت فات هذان الامران مع ما فیه من تحریر لفظ رسول وارسلت واهل البلاغة یعیبونه وقد قدمنا فی اول شرح خطبة هذا الکتاب انه لا یلزم من الرسالة النبوة ولا عکسه واحتج بعض العلماء بهذا الحدیث لمنع الروایة بالمعنی وجمهورهم علی جوازها من العارف ویجیبون عن هذا الحدیث بان المعنی هنا مختلف ولا خلاف فی المنع اذا اختلف المعنی (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا اویت الی فراشك) ای انضممت الیه ودخلت فیه کما قال فی الروایة الاخری بعد اذا اخذ مضجعه وقال فی الحدیث الآخر بعد هذا کان اذا اوی الی فراشه قال الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وآوانا فاما اویت واوی الی فراشك فمقصور وآما (**قوله** آوانا فممدود وهذا هو الصحیح الفصیح المشهور وحکی القصر فیهما وحکی المد فیهما وسبق بیانه مرات وقیل معنی آوانا هنا حمانا (**قوله** فکم ممن لا کافی له ولا مؤوی) ای لا راحم ولا عاطف علیه وقیل معناه لا وطن له ولا سکن یاوی الیه (**قوله** صلی الله علیه وسلم اللهم باسمك احیی وباسمك اموت) قیل معناه بذکر اسمك احیی ما حییت وعلیه اموت وقیل معناه بك احیی ای انت تحییننی وانت تمیتنی والاسم هنا هو المسمی (**قوله** صلی الله علیه وسلم الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور) المراد باماتنا النوم واما النشور فهو الاحیاء للبعث یوم القیامة فنبه صلی الله علیه وسلم باعادة الیقظة بعد النوم الذی هو کالموت علی اثبات البعث بعد الموت قال العلماء وحکمة الدعاء عند ارادة النوم ان تکون خاتمة اعماله کما سبق وحکمته اذا اصبح ان یکون اول عمله بذکر التوحید والکلم الطیب (**قوله** صلی الله علیه وسلم اللهم خلقت نفسی وانت توفاها لك مماتها ومحیاها) ای حیوتها وموتها وجمیع امورها لك وبقدرتك وفی سلطانك (**قوله** اعوذ بك من شر کل شیء انت آخذ بناصیته) ای من شر کل شیء من المخلوقات لانها کلها فی سلطانه وهو آخذ بنواصیها

وحدثنی عبد الحمید بن بیان الواسطی نا خالد یعنی الطحان عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرنا اذا اخذنا مضاجعنا ان نقول بمثل حدیث جریر وقال من شر کل دابة انت اخذ بناصیتها وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابن ابی عبیدة قال نا ابی ح وحدثنا ابو کریب محمد بن العلاء نا ابو اسامة کلاهما عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال اتت فاطمة النبی صلی الله علیه وسلم تسأله خادما فقال لها قولی اللهم رب السموات السبع بمثل حدیث سهیل عن ابیه وحدثنا اسحاق بن موسی الانصاری نا انس بن عیاض نا عبید الله حدثنی سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا اوی احدکم الی فراشه فلیاخذ داخلة ازاره فلینفض بها فراشه ولیسم الله فانه لا یعلم ما خلفه بعده علی فراشه فاذا اراد ان یضطجع فلیضطجع علی شقه الایمن ولیقل سبحانک ربی بک وضعت جنبی وبک ارفعه ان امسکت نفسی فاغفر لها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادک الصالحین وحدثنا ابو کریب نا عبدة عن عبید الله بن عمر بهذا الاسناد وقال ثم لیقل باسمک ربی وضعت جنبی فان احییت نفسی فارحمها وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا یزید بن هارون عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا اوی الی فراشه قال الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وآوانا فکم ممن لا کافی له ولا مؤوی وحدثنا یحیی بن یحیی واسحاق بن ابراهیم واللفظ لیحیی انا جریر عن منصور عن هلال عن فروة بن نوفل الاشجعی قال سألت عائشة عما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو به الله قالت کان یقول اللهم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا عبد الله ابن ادریس عن حصین عن هلال عن فروة بن نوفل قال سألت عائشة عن دعاء کان یدعو به رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت کان یقول اللهم انی اعوذ بک من شر ما عملت وشر ما لم اعمل وحدثناه محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا ابن ابی عدی ح وحدثنا محمد بن عمرو بن جبلة نا محمد یعنی ابن جعفر کلاهما عن شعبة عن حصین بهذا الاسناد مثله غیر ان فی حدیث محمد بن جعفر ومن شر ما لم اعمل وحدثنی عبد الله بن هاشم نا وکیع عن الاوزاعی عن عبدة بن ابی لبابة عن هلال بن یساف عن فروة بن نوفل عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول فی دعائه اللهم انی اعوذ بک من شر ما عملت وشر ما لم اعمل وحدثنی حجاج بن الشاعر نا عبد الله بن عمر وابو معمر نا عبد الوارث نا الحسین حدثنی ابن بریدة عن یحیی بن یعمر عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول اللهم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت اللهم انی اعوذ بعزتک لا اله الا انت ان تضلنی انت الحی الذی لا یموت والجن والانس یموتون وحدثنی ابو الطاهر نا عبد الله بن وهب اخبرنی سلیمان بن بلال عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا کان فی سفر واسحر یقول سمع سامع بحمد الله وحسن بلائه علینا ربنا صاحبنا وافضل علینا عائذا بالله من النار وحدثنا عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن ابی اسحاق عن ابی بردة بن ابی موسی الاشعری عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یدعو بهذا الدعاء اللهم اغفر لی خطیئتی وجهلی واسرافی فی امری وما انت اعلم به منی اللهم اغفر لی جدی وهزلی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی اللهم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیء قدیر وحدثناه محمد بن بشار نا عبد الملک بن الصباح المسمعی نا شعبة فی هذا الاسناد وحدثنا ابراهیم بن دینار نا ابو قطن عمرو بن الهیثم القطعی عن عبد العزیز بن عبد الله بن ابی سلمة الماجشون عن قدامة بن موسی عن ابی صالح السمان عن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم اصلح لی دینی الذی هو عصمة امری واصلح لی دنیای التی فیها معاشی واصلح لی آخرتی التی فیها معادی واجعل الحیاة زیادة لی فی کل خیر واجعل الموت راحة لی من کل شر

(قوله صلی الله علیه وسلم اللهم انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الآخر فلیس بعدک شیء وانت الظاهر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنا الدین) یحتمل ان المراد بالدین هنا حقوق الله تعالی وحقوق العباد کلها من جمیع الانواع واما معنی الظاهر من اسماء الله فقیل هو من الظهور بمعنی القهر والغلبة وکمال القدرة ومنه ظهر فلان علی فلان وقیل الظاهر بالدلائل القطعیة والباطن المحتجب عن خلقه وقیل العالم بالخفیات واما تسمیته سبحانه وتعالی بالآخر فقال الامام ابو بکر بن الباقلانی معناه الباقی بصفاته من العلم والقدرة وغیرهما التی کان علیها فی الازل ویکون کذلک بعد موت الخلائق وذهاب علومهم وقدرهم وحواسهم وتفرق اجسامهم قال وتعلقت المعتزلة بهذا الاسم فاحتجوا به لمذهبهم فی فناء الاجسام وذهابها بالکلیة قالوا ومعناه الباقی بعد فناء خلقه ومذهب اهل الحق خلاف ذلک وان المراد الآخر بصفاته بعد ذهاب صفاتهم ولهذا یقال آخر من بقی من بنی فلان فلان یراد حیوته ولا یراد فناء اجسام موتاهم وعدمها هذا کلام ابن الباقلانی (قوله صلی الله علیه وسلم اذا اوی احدکم الی فراشه فلیاخذ داخلة ازاره فلینفض بها فراشه ولیسم الله تعالی فانه لا یعلم ما خلفه بعده علی فراشه) داخلة الازار طرفه ومعناه انه یستحب ان ینفض فراشه قبل ان یدخل فیه لئلا یکون قد دخل فیه حیة او عقرب او غیرهما من المؤذیات ولینفض بیده مستورة بطرف ازاره لئلا یحصل فی یده مکروه ان کان هناک **باب** فی الادعیة (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل) قالوا معناه من شر ما اکتسبته مما قد یقتضی عقوبة فی الدنیا او یقتضی فی الآخرة وان لم اکن قصدته ویحتمل ان المراد تعلیم الامة الدعاء (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم لک اسلمت وبک آمنت) معناه لک انقدت وبک صدقت وفیه اشارة الی الفرق بین الایمان والاسلام وقد سبق ایضاحه فی اول کتاب الایمان (قوله صلی الله علیه وسلم وعلیک توکلت) ای فوضت امری الیک والیک انبت ای اقبلت بهمتی وطاعتی واعرضت عما سواک وبک خاصمت ای بک احتج وادافع واقاتل (قوله ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا کان فی سفر واسحر یقول سمع سامع بحمد الله وحسن بلائه علینا ربنا صاحبنا وافضل علینا عائذا بالله من النار) اما اسحر فمعناه قام فی السحر او رکب فی السحر او انتهی فی سیره الی السحر وهو آخر اللیل واما سمع سامع فروی بوجهین احدهما فتح المیم من سمع وتشدیدها والثانی کسرها مع تخفیفها واختار القاضی هنا وفی المشارق وصاحب المطالع التشدید واشار الی انه روایة اکثر رواة مسلم قالوا معناه بلغ سامع قولی هذا لغیره وقال مثله تنبیها علی الذکر فی السحر والدعاء فی ذلک وضبطه الخطابی وآخرون بالکسر والتخفیف قال الخطابی معناه شهد شاهد قال وهو امر بلفظ الخبر وحقیقته لیسمع السامع لیشهد الشاهد علی حمدنا الله تعالی علی نعمه وحسن بلائه (قوله بناصاحبنا وافضل علینا) ای حفظنا وحطنا واکلأنا وافضل علینا بجزیل نعمک واصرف عنا کل مکروه (قوله عائذا بالله من النار) منصوب علی الحال ای اقول هذا فی حال استعاذتی واستجارتی بالله من النار (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم اغفر لی خطیئتی وجهلی واسرافی الی قوله وکل ذلک عندی) ای انا متصف بهذه الاشیاء فاغفرها قیل قاله تواضعا وعدها علی نفسه فی کمال ذنوبا وقیل اراد ما کان عن سهو وقیل ما کان قبل النبوة وعلی کل حال فهو صلی الله علیه وسلم مغفور له ما تقدم من ذنبه وما تاخر فدعا بهذا وغیره تواضعا لان الدعاء عبادة قال اهل اللغة الاسراف

حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یقول اللهم
انی اسالك الهدی والتقی والعفاف والغنی **وحدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا عبد الرحمن عن سفیان عن ابی اسحاق بهذا الاسناد مثله غیر ان ابن
المثنی قال فی روایته والعفة **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم ومحمد بن عبد الله بن نمیر واللفظ لابن نمیر قال اسحاق انا وقال الاخران نا ابو
معاویة عن عاصم عن عبد الله بن الحارث وعن ابی عثمان النهدی عن زید بن ارقم قال لاقول لکم الا کما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال کان یقول
اللهم انی اعوذ بك من العجز والکسل والجبن والبخل والهرم وعذاب القبر اللهم آت نفسی تقواها وزکها انت خیر من زکاها انت ولیها ومولاها اللهم انی اعوذ بك من
علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا یستجاب لها **حدثنا** قتیبة بن سعید نا عبد الواحد بن زیاد عن الحسن بن عبید الله نا ابراهیم
ابن سوید النخعی نا عبد الرحمن بن یزید عن عبد الله بن مسعود قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا امسی قال امسینا وامسی الملك لله والحمد لله
لا اله الا الله وحده لا شریك له قال الحسن فحدثنی الزبید انه حفظ عن ابراهیم فی هذا له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر اللهم اسالك خیر هذه
اللیلة واعوذ بك من شر هذه اللیلة وشر ما بعدها اللهم انی اعوذ بك من الکسل وسوء الکبر اللهم انی اعوذ بك من عذاب فی النار وعذاب فی القبر
حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا جریر عن الحسن بن عبید الله عن ابراهیم بن سوید عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد الله قال کان نبی الله صلی الله علیه
وسلم اذا امسی قال امسینا وامسی الملك لله والحمد لله لا اله الا الله وحده لا شریك له قال اراه قال فیهن له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر رب
اسالك خیر ما فی هذه اللیلة وخیر ما بعدها واعوذ بك من شر ما فی هذه اللیلة وشر ما بعدها رب اعوذ بك من الکسل وسوء الکبر رب اعوذ بك من عذاب فی
النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلك ایضا اصبحنا واصبح الملك لله **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا حسین بن علی عن زائدة عن الحسن بن عبید الله
عن ابراهیم بن سوید عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد الله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا امسی قال مسینا وامسی الملك لله والحمد لله
لا اله الا الله وحده لا شریك له اللهم انی اسالك من خیر هذه اللیلة وخیر ما فیها واعوذ بك من شرها وشر ما فیها اللهم انی اعوذ بك من الکسل والهرم
وسوء الکبر وفتنة الدنیا وعذاب القبر قال الحسن بن عبید الله وزاد فیه زبید عن ابراهیم بن سوید عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد الله رفعه انه قال لا اله
الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر **حدثنا** قتیبة بن سعید نا لیث عن سعید بن ابی سعید عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم کان یقول لا اله الا الله وحده اعز جنده ونصر عبده وغلب الاحزاب وحده فلا شیء بعده **حدثنا** ابوکریب محمد بن العلاء
نا ابن ادریس قال سمعت عاصم بن کلیب عن ابی بردة عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم قل اللهم اهدنی وسددنی واذکر بالهدی
هدایتك الطریق والسداد سداد السهم **وحدثنا** ابن نمیر نا عبد الله یعنی ابن ادریس اخبرنا عاصم بن کلیب
بهذا الاسناد قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم قل اللهم انی اسالك الهدی والسداد ثم ذکر بمثله **حدثنا** قتیبة بن سعید
وعمر والناقد وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی عمر قالوا نا سفیان عن محمد بن عبد الرحمن مولی آل طلحة عن کریب عن ابن عباس عن جویریة ان
النبی صلی الله علیه وسلم خرج من عندها بکرة حین صلی الصبح وهی فی مسجدها ثم رجع بعد ان اضحی وهی جالسة قال ما زلت علی الحال التی
فارقتك علیها قالت نعم قال النبی صلی الله علیه وسلم لقد قلت بعدك اربع کلمات ثلاث مرات لو وزنت بما قلت منذ الیوم لوزنتهن
سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضی نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب واسحاق عن محمد بن بشر عن مسعر عن
محمد بن عبد الرحمن عن ابی رشدین عن ابن عباس عن جویریة قالت مر بها رسول الله صلی الله علیه وسلم حین صلی الغداة او بعد ما صلی الغداة
فذکر نحوه غیر انه قال سبحان الله عدد خلقه سبحان الله رضی نفسه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله مداد کلماته

باب التسبیح اول النهار وعند النوم

مجاوزة الحد (**قوله** صلی الله علیه وسلم انت المقدم وانت المؤخر) یقدم من یشاء من خلقه الی رحمته بتوفیقه ویؤخر من یشاء عن ذلك بخذلانه (**قوله** صلی الله علیه وسلم اللهم انی اسالك الهدی والتقی
والعفاف والغنی) اما العفاف والعفة فهو التنزه عما لا یباح والکف عنه والغنی هنا غنی النفس والاستغناء عن الناس وعما فی ایدیهم (**قوله** صلی الله علیه وسلم اللهم آت نفسی تقواها وزکها انت خیر
من زکاها انت ولیها ومولاها اللهم انی اعوذ بك من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع) هذا الحدیث وغیره من الادعیة المسجوعة دلیل لما قاله العلماء ان السجع المذموم فی الدعاء هو المتکلف
فانه یذهب الخشوع والخضوع والاخلاص وینهی عن الضراعة والافتقار وفراغ القلب فاما ما حصل بلا تکلف ولا اعمال فکر لکمال الفصاحة ونحو ذلك او کان محفوظا فلا باس به بل هو
حسن ومعنی نفس لا تشبع استعاذة من الحرص والطمع والشره وتعلق النفس بالآمال البعیدة ومعنی زکها طهرها ولفظة خیر لیست للتفضیل بل معناه لا مزکی لها الا انت کما قال انت
ولیها (**قوله** صلی الله علیه وسلم اللهم انی اعوذ بك من الکسل وسوء الکبر) قال القاضی روینا الکبر باسکان الباء وفتحها فالاسکان بمعنی التعاظم علی الناس والفتح بمعنی الهرم والخرف
والرداءة ارذل العمر کما فی الحدیث الآخر قال القاضی وهذا اظهر واشهر بما قبله قال وبالفتح ذکره الهروی وبالوجهین ذکره الخطابی وصوب الفتح وتعضده روایة النسائی وسوء العمر (**قوله**
صلی الله علیه وسلم وغلب الاحزاب وحده) ای قبائل الکفار المتحزبین علیهم وحده ای من غیر قتال الآدمیین بل ارسل علیهم ریحا وجنودا لم تروها (**قوله** صلی الله علیه وسلم فلا شیء
بعده) ای سواه (**قوله** صلی الله علیه وسلم قل اللهم اهدنی وسددنی واذکر بالهدی هدایتك الطریق والسداد سداد السهم) اما السداد هنا بفتح السین وسداد السهم تقویمه ومعنی سددنی وفقنی
واجعلنی مصیبا فی جمیع اموری مستقیما واصل السداد الاستقامة والقصد فی الامور واما الهدی هنا فهو الرشاد ویذکر ویؤنث ومعنی اذکر بالهدی هدایتك الطریق والسداد سداد السهم
ای تذکر ذلك فی حال دعائك بهذین اللفظین لان هادی الطریق لا یزیغ عنه ومسدد السهم یحرص علی تقویمه لیستقیم رمیه حتی یقومه وکذا الداعی ینبغی ان یحرص علی تسدید علمه وتقویمه لزومه
السنة وقیل لیتذکر بهذا اللفظ السداد والهدی لئلا ینساه **باب** التسبیح اول النهار وعند النوم (**قوله** وهی فی مسجدها) ای موضع صلوتها (**قوله** سبحان الله وبحمده مداد کلماته) هو بکسر المیم
قیل معناه مثلها فی العدد وقیل مثلها فی انها لا تنفد وقیل فی الثواب والمراد هنا مصدر بمعنی المدد وهو ما کثرت به الشیء قال العلماء واستعماله هنا مجاز لان کلمات الله تعالی لا تنحصر بعدد لا غیره والمراد المبالغة به فی الکثرة لانه
ذکر اولا ما یحصره العد الکثیر من عدد الخلق ثم زنة العرش ثم ارتقی الی ما هو اعظم من ذلك وعبر عنه بهذا ای ما لا یحصیه عدد کما لا تحصی کلمات الله تعالی (**قوله** عن ابی رشدین) هو بکسر الراء وهو کریب المذکور فی الروایة الاولی

حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن الحکم قال سمعت ابن ابی لیلی قال حدثنا علی ان فاطمة اشتکت ما تلقی من الرحی فی یدها واتی النبی صلی الله علیه وسلم سبی فانطلقت فلم تجده ولقیت عائشة فاخبرتها فلما جاء النبی صلی الله علیه وسلم اخبرته عائشة بمجیء فاطمة الیها فجاء النبی صلی الله علیه وسلم الینا وقد اخذنا مضاجعنا فذهبنا نقوم فقال النبی صلی الله علیه وسلم علی مکانکما فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمه علی صدری ثم قال الا اعلمکما خیرا مما سألتما اذا اخذتما مضاجعکما ان تکبرا الله اربعا وثلثین وتسبحاه ثلثا وثلثین وتحمداه ثلثا وثلثین فهو خیر لکما من خادم **وحدثناه** ابوبکر ابن ابی شیبة نا وکیع ح وحدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی ح وحدثنا ابن المثنی نا ابن ابی عدی کلهم عن شعبة بهذا الاسناد وفی حدیث معاذ اذا اخذتما مضاجعکما من اللیل **وحدثنی** زهیر بن حرب نا سفیان بن عیینة عن عبید الله بن ابی یزید عن مجاهد عن ابن ابی لیلی عن علی بن ابی طالب ح وحدثنا محمد ابن عبد الله بن نمیر وعبید بن یعیش عن عبد الله بن نمیر نا عبد الملک عن عطاء بن ابی رباح عن مجاهد عن ابن ابی لیلی عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث الحکم عن ابن ابی لیلی وزاد فی الحدیث قال علی فما ترکتهن منذ سمعتهن من النبی صلی الله علیه وسلم قیل له ولا لیلة صفین قال ولا لیلة صفین وفی حدیث عطاء عن مجاهد عن ابن ابی لیلی قال قلت له ولا لیلة صفین **حدثنی** امیة بن بسطام العیشی نا یزید بن زریع نا روح وهو ابن القاسم عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان فاطمة اتت النبی صلی الله علیه وسلم تسأله خادما وشکت العمل فقال ما الفیتیه عندنا قال الا ادلک علی ما هو خیر لک من خادم تسبحین ثلاثا وثلاثین وتحمدین ثلاثا وثلاثین وتکبرین اربعا وثلاثین حین تأخذین مضجعک **وحدثنیه** احمد بن سعید الدارمی نا حبان نا وهیب نا سهیل بهذا الاسناد **وحدثنی** قتیبة بن سعید نا لیث عن جعفر بن ربیعة عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا سمعتم صیاح الدیکة فسلوا الله من فضله فانها رأت ملکا واذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذوا بالله من الشیطان فانها رأت شیطانا **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار وعبید الله بن سعید واللفظ لابن سعید قالوا نا معاذ بن هشام حدثنی ابی عن قتادة عن ابی العالیة عن ابن عباس ان نبی الله صلی الله علیه وسلم کان یقول عند الکرب لا اله الا الله العظیم الحلیم لا اله الا الله رب العرش العظیم لا اله الا الله رب السموات ورب الارض رب العرش الکریم **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا وکیع عن هشام بهذا الاسناد وحدیث معاذ بن هشام اتم **وحدثناه** عبد بن حمید انا محمد بن بشر العبدی نا سعید بن ابی عروبة عن قتادة ان ابا العالیة الریاحی حدثهم عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یدعو بهن ویقولهن عند الکرب فذکر بمثل حدیث معاذ بن هشام عن ابیه عن قتادة غیر انه قال رب السموات والارض **وحدثنی** محمد بن حاتم نا بهز نا حماد بن سلمة اخبرنی یوسف بن عبد الله بن الحارث عن ابی العالیة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا حزبه امر قال فذکر بمثل حدیث معاذ عن ابیه وزاد معهن لا اله الا الله رب العرش الکریم **حدثنی** زهیر بن حرب نا حبان بن هلال نا وهیب نا سعید الجریری عن ابی عبد الله الجسری عن ابن الصامت عن ابی ذر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل ای الکلام افضل قال ما اصطفاه الله لملائکته او لعباده سبحان الله وبحمده **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا یحیی بن ابی بکیر عن شعبة عن الجریری عن ابی عبد الله الجسری من عنزة عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا اخبرک باحب الکلام الی الله قلت یا رسول الله اخبرنی باحب الکلام الی الله فقال ان احب الکلام الی الله سبحان الله وبحمده **حدثنی** احمد بن عمر بن حفص الوکیعی نا محمد بن فضیل نا ابی عن طلحة بن عبید الله بن کریز عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من عبد مسلم یدعو لاخیه بظهر الغیب الا قال الملک ولک بمثل

(**قوله** فی حدیث علی وفاطمة رضی الله عنهما حتی وجدت برد قدمه علی صدری) کذا هو فی نسخ مسلم قدمه مفردة وفی البخاری قدمیه بالتثنیة وهی زیادة ثقة لا تخالف الاولی (**قوله** قیل لعلی رضی الله عنه ما ترکتهن لیلة صفین قال ولا لیلة صفین) معناه لم یمنعنی منهن عظم ذلک الامر والشغل الذی کنت فیه ولیلة صفین هی لیلة الحرب المعروفة بصفین وهو موضع بقرب الفرات کانت فیه حرب عظیمة بینه وبین اهل الشام **باب** استحباب الدعاء عند صیاح الدیک (**قوله** صلی الله علیه وسلم اذا سمعتم صیاح الدیکة فاسألوا الله من فضله فانها رأت ملکا قال القاضی سببه مجاورتها من الملائکة علی الدعاء واستغفارهم وشهادتهم بالتضرع والاخلاص وفیه استحباب الدعاء عند حضور الصالحین والتبرک بهم **باب** دعاء الکرب فیه حدیث ابن عباس وهو حدیث جلیل ینبغی الاعتناء به والاکثار منه عند الکرب والامور العظیمة قال الطبری کان السلف یدعون به ویسمونه دعاء الکرب فان قیل هذا ذکر ولیس فیه دعاء فجوابه من وجهین مشهورین احدهما ان هذا الذکر یستفتح به الدعاء ثم یدعو بما شاء والثانی جواب سفیان بن عیینة فقال اما علمت قوله تعالی من شغله ذکری عن مسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین وقال الشاعر اذا اثنی علیک المرء یوما کفاه من تعرضه الثناء (**قوله** کان اذا حزبه امر) هو بحاء مهملة ثم زای مفتوحتین ثم موحدة ای نابه والم به امر شدید قال القاضی قال بعض العلماء وهذه الفضائل المذکورة فی هذه الاذکار انما هی لاهل الشرف فی الدین والطهارة من الکبائر دون المصرین وغیرهم قال القاضی وهذا فیه نظر والاحادیث عامة قلت الصحیح انها لا تختص والله اعلم **باب** فضل سبحان الله وبحمده (**قوله** عن ابی عبد الله الجسری) بفتح الجیم وکسرها وبالسین المهملة اسمه حمیر بکسر الحاء وبالراء وهذا هو الاشهر وقیل حمید بن بشیر یقال العنزی الجسری منسوب الی بنی جسر وهم بطن من بنی عنزة وهو جسر بن تیم بن اللات بن عنزة بن اسد بن ربیعة بن نزار ابن معد بن عدنان کذا ذکره السمعانی وآخرون (**قوله** صلی الله علیه وسلم احب الکلام الی الله سبحان الله وبحمده وفی روایة افضل هذا محمول علی کلام الآدمیین والا فالقرآن افضل وکذا قراءة القرآن افضل من التسبیح والتهلیل المطلق فاما الماثور فی وقت او حال ونحو ذلک فالاشتغال به افضل والله اعلم **باب** فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب (**قوله** عن طلحة بن عبید الله بن کریز) هو بفتح الکاف (**قوله** صلی الله علیه وسلم ما من عبد مسلم یدعو لاخیه بظهر الغیب الا قال الملک الموکل به آمین ولک بمثل وفی روایة قال الملک الموکل به آمین ولک بمثل وفی روایة دعوة المرء المسلم لاخیه بظهر الغیب مستجابة عند راسه ملک موکل کلما دعا لاخیه بخیر قال الملک الموکل آمین ولک بمثل وآه **قوله** صلی الله علیه وسلم بظهر الغیب فمعناه فی غیبة المدعو له وفی سره لانه ابلغ فی الاخلاص ولک بمثل هو بکسر المیم واسکان الثاء هذه الروایة المشهورة قال القاضی ورویناه بفتحها ایضا یقال هو مثله ومثیله بزیادة الیاء اے عدیله سواء وفی هذا فضل الدعاء لاخیه المسلم بظهر الغیب ولو دعا لجماعة من المسلمین حصلت هذه الفضیلة ولو دعا لجملة المسلمین فالظاهر حصولها ایضا وکان بعض السلف اذا اراد ان یدعو لنفسه یدعو لاخیه المسلم بتلک الدعوة لانها تستجاب ویحصل له مثلها

باب ۶۹ باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیک

باب ۷۰ باب دعاء الکرب

باب ۷۱ باب فضل سبحان الله وبحمده

باب ۷۲ باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب

حدثنا اسحاق بن ابراهیم انا النضر بن شمیل نا موسی بن سروان المعلم حدثنی طلحة بن عبید الله بن کریز حدثتنی ام الدرداء قالت حدثنی سیدی یعنی زوجی سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من دعا لاخیه بظهر الغیب قال الملك المؤکل به آمین ولك بمثل حدثنا اسحاق بن ابراهیم انا عیسی بن یونس نا عبد الملك ابن ابی سلیمان عن ابی الزبیر عن صفوان وهو ابن عبد الله بن صفوان وکانت تحته ام الدرداء قال قدمت الشام فاتیت ابا الدرداء فی منزله فلم اجده ووجدت ام الدرداء فقالت اتریدالحج العام فقلت نعم قالت فادع الله لنا بخیر فان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول دعوة المرء المسلم لاخیه بظهر الغیب مستجابة عند راسه ملك موکل کلما دعا لاخیه بخیر قال الملك المؤکل به آمین ولك بمثل قال فخرجت الی السوق فلقیت ابا الدرداء فقال لی مثل ذلك یرویه عن النبی صلی الله علیه وسلم وحدثناه ابو بکر بن ابی شیبة نا یزید بن هارون عن عبد الملك بن ابی سلیمان بهذا الاسناد مثله وقال عن صفوان بن عبد الله بن صفوان حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابن نمیر واللفظ لابن نمیر قالا نا ابو اسامة ومحمد بن بشر عن زکریا بن ابی زائدة عن سعید بن ابی بردة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله لیرضی عن العبد ان یاکل الاکلة فیحمده علیها او یشرب الشربة فیحمده علیها وحدثنیه زهیر بن حرب نا اسحاق بن یوسف الازرق نا زکریا بن ابی زائدة عن سعید بن ابی بردة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بنحوه حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن ابن شهاب عن ابی عبید مولی بن ازهر عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یستجاب لاحدکم مالم یعجل فیقول قد دعوت فلا او فلم یستجب لی حدثنا عبد الملك بن شعیب حدثنی ابی عن جدی حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شهاب انه قال حدثنی ابو عبید مولی عبد الرحمن بن عوف وکان من القراء واهل الفقه قال سمعت ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یستجاب لاحدکم مالم یعجل فیقول قد دعوت ربی فلم یستجب لی حدثنی ابو الطاهر انا ابن وهب اخبرنی معاویة وهو ابن صالح عن ربیعة بن یزید عن ابی ادریس الخولانی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لایزال یستجاب للعبد مالم یدع بإثم او قطیعة رحم مالم یستعجل قیل یا رسول الله ما الاستعجال قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجیب لی فیتحسر عند ذلك ویدع الدعاء حدثنا هداب بن خالد نا حماد ابن سلمة ح وحدثنی زهیر بن حرب نا معاذ بن معاذ العنبری ح وحدثنا محمد بن عبد الاعلی نا المعتمر ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم انا جریر کلهم عن سلیمان التیمی ح وحدثنا ابو کامل فضیل بن حسین واللفظ له نا یزید بن زریع نا التیمی عن ابی عثمان عن اسامة بن زید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قمت علی باب الجنة فاذا عامة من دخلها المساکین واذا اصحاب الجد محبوسون الا اصحاب النار فقد امر بهم الی النار وقمت علی باب النار فاذا عامة من دخلها النساء حدثنا زهیر بن حرب نا اسماعیل بن ابراهیم عن ایوب عن ابی رجاء العطاردی قال سمعت ابن عباس یقول قال محمد صلی الله علیه وسلم اطلعت فی الجنة فرایت اکثر اهلها الفقراء واطلعت فی النار فرایت اکثر اهلها النساء وحدثناه اسحاق بن ابراهیم انا الثقفی نا ایوب بهذا الاسناد وحدثنا شیبان بن فروخ نا ابو الاشهب نا ابو الرجاء عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم اطلع فی النار فذکر مثل حدیث ایوب حدثنا ابو کریب نا ابو اسامة عن سعید بن ابی عروبة سمع ابا رجاء عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر بمثله حدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی نا شعبة عن ابی التیاح قال کان لمطرف بن عبد الله امرأتان فجاء من عند احداهما فقالت الاخری جئت من عند فلانة فقال جئت من عند عمران بن حصین فحدثنا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان اقل ساکنی الجنة النساء حدثنی عبید الله بن عبد الکریم ابو زرعة نا ابن بکیر حدثنی یعقوب بن عبد الرحمن عن موسی بن عقبة عن عبد الله بن دینار عن عبد الله بن عمر قال کان من دعاء رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم انی اعوذ بك من زوال نعمتك وتحول عافیتك وفجاءة نقمتك وجمیع سخطك وحدثنا محمد بن الولید بن عبد الحمید نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی التیاح قال سمعت مطرفا یحدث انه کانت له امرأتان بمعنی حدیث معاذ حدثنا سعید بن منصور نا سفیان ومعتمر بن سلیمان عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان النهدی عن اسامة بن زید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ترکت بعدی فتنة هی اضر علی الرجال من النساء

(قوله حدثنا موسی بن سروان المعلم) هکذا رواه عامة الرواة وجمیع نسخ بلادنا سروان بسین مهملة مفتوحة وکذا نقله القاضی عن عامة شیوخهم وقال وعن ابن ماهان انه بالشاء المثلثة قال البخاری والحاکم یقالان جمیعا فیه وهما صحیحان وقال بعضهم فروان بالفاء وهو انصاری عجلی (قوله حدثتنی ام الدرداء قالت حدثنی سیدی) تعنی زوجها ابا الدرداء ففیه جواز تسمیة المرأة زوجها سیدها وتوقیره وام الدرداء هذه هی الصغری التابعیة واسمها هجیمة وقیل جهیمة باب استحباب حمد الله تعالی بعد الاکل والشرب (قوله صلی الله علیه وسلم ان الله لیرضی عن العبد ان یاکل الاکلة فیحمده علیها ویشرب الشربة فیحمده علیها) الاکلة هنا بفتح الهمزة وهی المرة الواحدة من الاکل کالغداء والعشاء وفیه استحباب حمد الله تعالی عقب الاکل والشرب وقد جاء فی البخاری صفة التحمید الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنه ربنا وجاء غیر ذلك ولو اقتصر علی الحمد لله حصل اصل السنة باب بیان انه یستجاب للداعی مالم یعجل فیقول دعوت فلم یستجب لی (قوله صلی الله علیه وسلم یستجاب لاحدکم مالم یعجل فیقول دعوت فلا او فلم یستجب لی وفی روایة لایزال یستجاب للعبد مالم یدع بإثم او قطیعة رحم مالم یستعجل قیل یا رسول الله ما الاستعجال قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجیب لی فیتحسر عند ذلك ویدع الدعاء) قال اهل اللغة یقال حسر واستحسر اذا اعیی وانقطع عن الشیء والمراد هنا انه ینقطع عن الدعاء ومنه قوله تعالی لایستکبرون عن عبادته ولایستحسرون ای لاینقطعون عنها ففیه انه ینبغی ادامة الدعاء ولا یستبطئ الاجابة باب اکثر اهل الجنة الفقراء واکثر اهل النار النساء وبیان الفتنة بالنساء (قوله صلی الله علیه وسلم واذا اصحاب الجد محبوسون) هو بفتح الجیم قیل المراد به اصحاب البخت والحظ فی الدنیا والغنی والوجاهة بها وقیل المراد اصحاب الولایات ومعناه محبوسون للحساب ویسبقهم الفقراء بخمسمائة عام کما جاء فی الحدیث (قوله صلی الله علیه وسلم الا اصحاب النار فقد امر بهم الی النار) معناه من استحق من اهل الغنی النار بکفره او معاصیه وفی هذا الحدیث تفضیل الفقر علی الغنی وفیه فضیلة الفقراء والضعفاء (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم انی اعوذ بك من زوال نعمتك وتحول عافیتك وفجاءة نقمتك) الفجاءة بفتح الفاء وسکان الجیم مقصورة علی وزن ضربة والفجاءة بضم الفاء وفتح الجیم والمد لغتان وهی البغتة وهذا الحدیث ادخله مسلم بین احادیث النساء وکان ینبغی ان یقدمه علیها کلها وهذا الحدیث رواه مسلم عن ابی زرعة الرازی احد حفاظ الاسلام واکثرهم حفظا ولم یرد مسلم فی صحیحه عنه غیر هذا الحدیث وهو من اقران مسلم توفی بعد مسلم بثلاث سنین سنة اربعین ومائتین

ع سالم بن ابی الجعد زید بن اسلم وکحول خلق کانت فقیهة عالمة زاهدة لیست قالت افضل العلم المعرفة وقال میمون بن مهران ما دخلت علیها الا وجدتها حصیلة بقیت الی بعد الثمانین اه خلاصة

حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری و سوید بن سعید و محمد بن عبد الاعلی جمیعا عن المعتمر قال ابن معاذ نا المعتمر بن سلیمان قال قال ابی نا ابو عثمان عن اسامة بن زید بن حارثة و سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انهما حدثا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ما ترکت بعدی فی الناس فتنة اضر علی الرجال من النساء حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة و ابن نمیر قالا نا ابو خالد الاحمر ح وحدثنا یحیی بن یحیی انا هشیم ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم انا جریر کلهم عن سلیمان التیمی بهذا الاسناد مثله حدثنا محمد بن المثنی و محمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی مسلمة قال سمعت ابا نضرة یحدث عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الدنیا حلوة خضرة وان الله مستخلفکم فیها فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنة بنی اسرائیل کانت فی النساء و فی حدیث ابن بشار لینظر کیف تعملون حدثنی محمد بن اسحق المسیبی حدثنی انس یعنی ابن عیاض ابا ضمرة عن موسی بن عقبة عن نافع عن عبد الله بن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال بینما ثلثة نفر یتمشون اخذهم المطر فاووا الی غار فی جبل فانحطت علی فم غارهم صخرة من الجبل فانطبقت علیهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله تعالی بها لعله یفرجها عنکم فقال احدهم اللهم انه کان لی والدان شیخان کبیران وامرأتی ولی صبیة صغار ارعی علیهم فاذا رحت علیهم حلبت فبدأت بوالدی فسقیتهما قبل بنی وانی نأی بی ذات یوم الشجر فلم آت حتی امسیت فوجدتهما قد ناما فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما من نومهما واکره ان اسقی الصبیة قبلهما والصبیة یتضاغون عند قدمی فلم یزل ذلک دابی ودأبهم حتی طلع الفجر فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا منها فرجة نری منها السماء ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء وقال الآخر اللهم انه کانت لی ابنة عم احببتها کاشد ما یحب الرجال النساء وطلبت الیها نفسها فابت حتی آتیها بمائة دینار فبغیت حتی جمعت مائة دینار فجئتها بها فلما وقعت بین رجلیها قالت یا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقها فقمت عنها فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا منها فرجة ففرج لهم وقال الآخر اللهم انی کنت استأجرت اجیرا بفرق ارز فلما قضی عمله قال اعطنی حقی فعرضت علیه فرقه فرغب عنه فلم ازل ازرعه حتی جمعت منه بقرا ورعاءها فجاءنی فقال اتق الله ولا تظلمنی حقی قلت اذهب الی تلک البقر ورعائها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بی فقلت انی لا استهزئ بک خذ ذلک البقر ورعاءها فاخذه فذهب به فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا ما بقی ففرج الله ما بقی وحدثنی اسحق بن منصور و عبد بن حمید قالا انا ابو عاصم عن ابن جریج قال اخبرنی موسی بن عقبة ح وحدثنی سوید بن سعید نا علی بن مسهر عن عبید الله ح وحدثنی ابوکریب و محمد بن طریف البجلی قالا نا ابن فضیل نا ابی ورقبة بن مسقلة ح وحدثنی زهیر بن حرب و حسن الحلوانی و عبد بن حمید قالوا نا یعقوب یعنون ابن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح بن کیسان کلهم عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث ابی ضمرة عن موسی بن عقبة وزاد وافی حدیثهم وخرجوا یمشون وفی حدیث صالح یتماشون الا عبید الله فان فی حدیثه وخرجوا ولم یذکر بعدها شیئا حدثنی محمد بن سهل التمیمی و عبد الله بن عبد الرحمن بن بهرام وابو بکر بن اسحاق قال ابن سهل نا وقال الآخران انا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری اخبرنی سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انطلق ثلاثة رهط ممن کان قبلکم حتی آووا المبیت الی غار فدخلوه فانحدرت صخرة من الجبل فسدت علیهم الغار فقال بعضهم لبعض انه لا یخلصکم من هذه الصخرة الا ان تدعوا الله بصالح اعمالکم فقال رجل منهم اللهم کان لی ابوان شیخان کبیران فکنت لا اغبق قبلهما اهلا ولا مالا فنأی بی طلب شیء یوما فلم اریح علیهما حتی ناما فحلبت لهما غبوقهما فوجدتهما نائمین فکرهت ان اغبق قبلهما اهلی او مالی فلبثت لیلتی والقدح علی یدی انتظر استیقاظهما حتی برق الفجر والصبیة یتضاغون عند قدمی فاستیقظا فشربا غبوقهما اللهم ان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج عنا ما نحن فیه من هذه الصخرة فانفرجت الصخرة حتی لا یستطیعون الخروج منها قال قال رجل آخر منهم اللهم کان لی ابنة عم کانت احب الناس الی فی رواية ابن عمر غیر انه قال قال رجل منهم اللهم کان لی ابوان شیخان کبیران فکنت لا اغبق قبلهما اهلا ولا مالا وقال فامتنعت منی حتی الممت بها سنة من السنین فجاءتنی فاعطیتها عشرین ومائة دینار وقال فثمرت اجره حتی کثرت منه الاموال فارتعجت وقال فخرجوا من الغار یمشون

(قوله صلی الله علیه وسلم ان الدنیا خضرة حلوة وان الله مستخلفکم فیها فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء) هکذا هو فی جمیع النسخ فاتقوا الدنیا ومعناه اجتنبوا الافتتان بها وبالنساء تدخل فی النساء الزوجات وغیرهن واکثرهن فتنة الزوجات لدوام فتنتهن وابتلاء اکثر الناس بهن ومعنی الدنیا خضرة حلوة یحتمل ان المراد به شیئان احدهما حسنها للنفوس ونضارتها ولذتها کالفاکهة الخضرة الحلوة فان النفوس تطلبها طلبا حثیثا فکذا الدنیا والثانی سرعة فنائها کالشیء الاخضر فی هذین الوصفین ومعنی مستخلفکم فیها جعلکم خلفاء من القرون الذین قبلکم فینظر هل تعملون بطاعته ام بمعصیته وشهواتکم باب قصة اصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الاعمال (قوله صلی الله علیه وسلم فاووا الی غار فی جبل) الغار النقب فی الجبل واووا بقصر الهمزة ویجوز مدها فی لغة قلیلة سبق بیانها قریبا (قوله انظروا اعمالا عملتموها صالحة فادعوا الله بها لعله یفرجها) استدل اصحابنا بهذا علی انه یستحب للانسان ان یدعو فی حال کربه وفی دعاء الاستسقاء وغیره بصالح عمله ویتوسل الی الله تعالی به لان هؤلاء فعلوه فاستجیب لهم وذکره النبی صلی الله علیه وسلم فی معرض الثناء علیهم وجمیل فضائلهم وفی هذا الحدیث فضل بر الوالدین وفضل خدمتهما وایثارهما علی من سواهما من الاولاد والزوجة وغیرهم وفیه فضل العفاف والانکفاف عن المحرمات لاسیما بعد القدرة علیها والهم بفعلها ویترک لله تعالی خالصا وفیه جواز الاجارة وفضل حسن العهد واداء الامانة والسماحة فی المعاملة وفیه اثبات کرامات الاولیاء وهو مذهب اهل الحق (قوله فاذا رحت علیهم حلبت) معناه اذا عدت الماشیة من المرعی الیهم والی موضع مبیتها وهو مراحها بضم المیم یقال رحت الماشیة ورحتها وروحتها بمعنی (قوله نأی بی ذات یوم الشجر) وفی بعض النسخ نأی بی فالاول بجعل الهمزة قبل الالف وبه قرأ اکثر القراء السبعة والثانی عکسه وهما لغتان وقراءتان ومعناه بعد والنأی البعد (قوله فجئت بالحلاب) هو بکسر الحاء وهو الاناء الذی یحلب فیه یسع حلبة ناقة ویقال له المحلب بکسر المیم قال القاضی وقد یرید بالحلاب هنا اللبن المحلوب (قوله الصبیة یتضاغون) ای یصیحون ویستغیثون من الجوع (قوله فلم یزل ذلک دابی) ای حالی اللازمة والفرجة بضم الفاء وفتحها ویقال لها ایضا فرج سبق بیانها مرات (قوله وقعت بین رجلیها) ای جلست مجلس الرجل للوقاع (قولها لا تفتح الخاتم الا بحقه) الخاتم کنایة عن بکارتها (قولها بحقه ای بنکاح لا بزنا (قوله بفرق ارز) الفرق بفتح الراء واسکانها لغتان الفتح اجود وهو ثلاثة آصع وسبق شرحه فی کتاب الطهارة (قوله فرغب عنه) ای کرهه وسخطه وترکه (وقوله لا اغبق قبلهما اهلا ولا مالا) فقوله لا اغبق بفتح الهمزة وضم الباء ای ما کنت اقدم علیهما احدا فی شرب نصیبهما عشاء من اللبن والغبوق شرب العشاء والصبوح شرب اول النهار یقال منه غبقت الرجل بفتح الباء اغبقه بضمها مع فتح الهمزة غبقا فاغتبق ای سقیته عشاء فشرب وهذا الذی ذکرته من ضبطه متفق علیه فی کتب اللغة وکتب غریب الحدیث والشروح وقد یصحفه بعض من لا انس له فیقول اغبق بضم الهمزة وکسر الباء وهذا غلط (قوله الممت بها سنة) ای وقعت فی سنة قحط (قوله فثمرت اجره) ای نمیته (قوله حتی کثرت منه الاموال فارتعجت) هو بالعین المهملة ثم الجیم ای کثرت حتی ظهرت حرکتها واضطرابها وموج بعضها فی بعض لکثرتها والارتعاج الاضطراب والحرکة واحتج بهذا الحدیث اصحاب ابی حنیفة

كتاب التوبة

وحدثنی سوید بن سعید نا حفص بن میسرة حدثنی زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال قال الله عز وجل انا عند ظن عبدی بی وانا معه حیث یذکرنی والله لله افرح بتوبة عبده من احدکم یجد ضالته بالفلاة ومن تقرب الی شبرا تقربت الیه ذراعا ومن تقرب الی ذراعا تقربت الیه باعا واذا اقبل الی یمشی اقبلت الیه اهرول حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب القعنبی نا المغیرة یعنی الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لله اشد فرحا بتوبة احدکم من احدکم بضالته اذا وجدها وحدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا وحدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم واللفظ لعثمان قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن الحارث بن سوید قال دخلت علی عبد الله اعوده وهو مریض فحدثنا بحدیثین حدیثا عن نفسه وحدیثا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لله اشد فرحا بتوبة عبده المؤمن من رجل فی ارض دویة مهلکة معه راحلته علیها طعامه وشرابه فنام فاستیقظ وقد ذهبت فطلبها حتی ادرکه العطش ثم قال ارجع الی مکانی الذی کنت فیه فانام حتی اموت فوضع راسه علی ساعده لیموت فاستیقظ وعنده راحلته علیها زاده وطعامه وشرابه فالله اشد فرحا بتوبة العبد المؤمن من هذا براحلته وزاده وحدثناه ابو بکر بن ابی شیبة نا یحیی بن آدم عن قطبة بن عبد العزیز عن الاعمش بهذا الاسناد وقال من رجل بلاویة من الارض حدثنی اسحاق بن منصور انا ابو اسامة نا الاعمش قال نا عمارة بن عمیر قال سمعت الحارث بن سوید قال حدثنی عبد الله حدیثین احدهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم والآخر عن نفسه فقال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لله اشد فرحا بتوبة عبده المؤمن بمثل حدیث جریر حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا ابو یونس عن سماك قال خطب النعمان بن بشیر فقال لله اشد فرحا بتوبة عبده من رجل حمل زاده ومزاده علی بعیر ثم سار حتی کان بفلاة من الارض فادرکته القائلة فنزل فقال تحت شجرة فغلبته عینه وانسل بعیره فاستیقظ فسعی شرفا فلم یر شیئا ثم سعی شرفا ثانیا فلم یر شیئا ثم سعی شرفا ثالثا فلم یر شیئا فاقبل حتی اتی مکانه الذی قال فیه فبینما هو قاعد اذ جاءه بعیره یمشی حتی وضع خطامه فی یده فلله اشد فرحا بتوبة العبد من هذا حین وجد بعیره علی حاله قال سماك فزعم الشعبی ان النعمان رفع هذا الحدیث الی النبی صلی الله علیه وسلم وما انا فلم اسمعه

وغیرهم ممن یجیز بیع الانسان مال غیره والتصرف فیه بغیر اذن مالکه اذا اجازه المالک بعد ذلک وموضع الدلالة قوله فلم ازل ازرعه حتی جمعت منه بقرا ورعاء وفی روایة البخاری فثمرت اجره حتی کثرت منه الاموال فقلت کل ما تری من اجرک من الابل والبقر والغنم والرقیق واجاب اصحابنا وغیرهم ممن لا یجیز التصرف المذکور بان هذا اخبار عن شرع من قبلنا وفی کونه شرعا لنا خلاف مشهور للاصولیین فان قلنا لیس بشرع لنا فلا حجة والا فهو محمول علی انه استاجره بارز فی الذمة ولم یسلم الیه بل عرضه علیه فلم یقبله لرداءته فلم یتعین من غیر قبض صحیح فبقی علی ملک المستاجر لان ما فی الذمة لا یتعین الا بقبض صحیح ثم ان المستاجر تصرف فیه وهو ملکه فصح تصرفه سواء اعتقده لنفسه ام للاجیر ثم تبرع بما اجتمع منه من الابل والبقر والغنم والرقیق علی الاجیر برضاهما والله اعلم **کتاب التوبة** اصل التوبة فی اللغة الرجوع یقال تاب وثاب بالمثلثة واناب وآب بمعنی رجع والمراد بالتوبة هنا الرجوع عن الذنب وقد سبق فی کتاب الایمان ان لها ثلثة ارکان الاقلاع والندم علی فعل تلک المعصیة والعزم علی ان لا یعود الیها ابدا فان کانت المعصیة لحق آدمی فلها رکن رابع وهو التحلل من صاحب ذلک الحق واصلها الندم وهو رکنها الاعظم واتفقوا علی ان التوبة من جمیع المعاصی واجبة وانها واجبة علی الفور لا یجوز تاخیرها سواء کانت المعصیة صغیرة او کبیرة والتوبة من مهمات الاسلام وقواعده المتاکدة ووجوبها عند اهل السنة بالشرع وعند المعتزلة بالعقل فلا یجب علی الله قبولها اذا وجدت بشروطها عقلا عند اهل السنة لکنه سبحانه وتعالی یقبلها کرما منه وفضلا وعرفنا قبولها بالشرع والاجماع خلافا لهم واذا تاب من ذنب ثم ذکره هل یجب تجدید الندم فیه خلاف لاصحابنا وغیرهم من اهل السنة قال ابن الانباری یجب وقال امام الحرمین لا یجب وتصح التوبة من ذنب وان کان مصرا علی ذنب آخر واذا تاب توبة صحیحة بشروطها ثم عاد ذلک الذنب کتب علیه ذلک الذنب الثانی ولم تبطل توبته هذا مذهب اهل السنة فی المسئلتین وخالفت المعتزلة فیهما قال اصحابنا ولو تکررت التوبة ومعاودة الذنب صحت ثم توبة الکافر من کفره مقطوع بقبولها وما سواها من انواع التوبة هل قبولها مقطوع به ام مظنون فیه خلاف لاهل السنة واختار امام الحرمین انه مظنون وهو الاصح والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم قال الله تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا معه حیث یذکرنی ومن تقرب الی شبرا الی آخره) هذا القدر من الحدیث سبق شرحه واضحا فی اول کتاب الذکر ووقع فی النسخ هنا حیث یذکرنی بالتاء المثلثة ووقع فی الاحادیث السابقة هناک حین بالنون وکلاهما من روایة ابی هریرة وبالنون هو المشهور وکلاهما صحیح ظاهر المعنی (**قوله** صلی الله علیه وسلم لله اشد فرحا بتوبة عبده من احدکم یجد ضالته بالفلاة) قال العلماء فرح الله تعالی هو رضاه وقال المازری الفرح ینقسم علی وجوه منها السرور والسرور یقارنه الرضا بالمسرور به قال فالمراد هنا ان الله تعالی یرضی توبة عبده اشد مما یرضی واجد ضالته بالفلاة فعبر عن الرضا بالفرح تاکید المعنی الرضا فی نفس السامع ومبالغة فی تقریره (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی ارض دویة مهلکة) اما دویة فاتفق العلماء علی انها بفتح الدال وتشدید الواو والیاء جمیعا وذکر مسلم فی الروایة التی بعد هذه روایة ابی بکر بن ابی شیبة ارض داویة بزیادة الف وهی بتشدید الیاء ایضا وکلاهما صحیح قال اهل اللغة الدویة الارض القفر والفلاة الخالیة قال الخلیل هی المفازة قالوا ویقال دویة وداویة فاما الدویة فمنسوبة الی الدو بتشدید الواو وهی البریة التی لا نبات بها واما الداویة فهی علی ابدال احدی الواوین الفا کما قیل فی النسب الی طی طائی واما المهلکة فهی بفتح الميم وبفتح اللام وکسرها وهی موضع خوف الهلاک ویقال لها مفازة وقیل انه من قولهم فوز الرجل اذا هلک وقیل علی سبیل التفاؤل بفوزه ونجاته منها کما یقال للدیغ سلیم (**قوله** دخلت علی عبد الله اعوده وهو مریض فحدثنا بحدیثین حدیثا عن نفسه وحدیثا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم) ثم ذکر حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یذکر حدیث عبد الله عن نفسه وقد ذکر البخاری فی صحیحه والترمذی وغیرهما وهو قوله المومن یری ذنوبه کانه قاعد تحت جبل یخاف ان یقع علیه والفاجر یری ذنوبه کذباب مر علی انفه فقال به هکذا (**قوله** فی روایة ابی بکر بن ابی شیبة من رجل بداویة) هکذا هو فی النسخ من رجل بالنون وهو الصواب قال القاضی ووقع فی بعضها مر رجل بالراء وهو تصحیف لان مقصود مسلم ان یبین الخلاف فی دویة وداویة واما لفظة من فمتفق علیها فی الروایتین ولا معنی للراء هنا (**قوله** حمل زاده ومزاده) هو بفتح الميم قال القاضی کانه اسم جنس للمزادة وهی القربة العظیمة سمیت بذلک لانه یزاد فیها من جلد آخر (**قوله** وانسل بعیره) ای ذهب فی خفیة (**قوله** فسعی شرفا فلم یر شیئا) قال القاضی یحتمل انه اراد بالشرف هنا الطلق والعلوة کما فی الحدیث الآخر فاستنت شرفا او شرفین قال ویحتمل ان المراد هنا الشرف من الارض لینظر منه هل یراها قال وهذا اظهر

الباقلانی

حدثنا یحیی بن یحیی و جعفر بن حمید قال جعفر نا وقال یحیی انا عبید الله بن ایاد عن ایاد عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف تقولون بفرح رجل نفلتت منه راحلته تجر زمامها بارض قفر لیس بها طعام ولا شراب وعلیها له طعام و شراب فطلبها حتی شق علیه ثم مرت بجذل شجرة فتعلق زمامها فوجدها متعلقة به قلنا شدید یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انه والله لله اشد فرحا بتوبة عبده من الرجل براحلته قال جعفر حدثنا عبید الله بن ایاد عن ابیه حدثنا محمد بن الصباح وزهیر بن حرب قالا جمیعا نا عمر بن یونس نا عکرمة بن عمار نا اسحق بن ابی طلحة نا انس بن مالك وهو عمه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لله اشد فرحا بتوبة عبده حین یتوب الیه من احدکم کان علی راحلته بارض فلاة فانفلتت منه وعلیها طعامه و شرابه فایس منها فاتی شجرة فاضطجع فی ظلها قد ایس من راحلته فبینا هو کذلك اذ هو بها قائمة عنده فاخذ بخطامها ثم قال من شدة الفرح اللهم انت عبدی وانا ربك اخطأ من شدة الفرح حدثنا هداب بن خالد نا همام نا قتادة عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لله اشد فرحا بتوبة عبده من احدکم اذا استیقظ علی بعیره قد اضله بارض فلاة وحدثنیه احمد بن سعید الدارمی نا حبان نا همام نا قتادة نا انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا قتیبة بن سعید نا لیث عن محمد بن قیس قاص عمر بن عبد العزیز عن ابی صرمة عن ابی ایوب انه قال حین حضرته الوفاة کنت کتمت عنکم شیئا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لولا انکم تذنبون لخلق الله خلقا یذنبون یغفر لهم حدثنا هارون بن سعید الایلی نا ابن وهب حدثنی عیاض وهو ابن عبد الله الفهری حدثنی ابراهیم بن عبید بن رفاعة عن محمد بن کعب القرظی عن ابی صرمة عن ابی ایوب الانصاری عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لو انکم لم تکن لکم ذنوب یغفرها الله لکم لجاء الله بقوم لهم ذنوب یغفرها لهم حدثنی محمد بن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن جعفر الجزری عن یزید بن الاصم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لو لم تذنبوا لذهب الله بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون فیغفر لهم حدثنا یحیی بن یحیی وقطن بن نسیر واللفظ لیحیی انا جعفر بن سلیمان عن سعید بن ایاس الجریری عن ابی عثمان النهدی عن حنظلة الاسیدی قال وکان من کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لقینی ابو بکر فقال کیف انت یا حنظلة قال قلت نافق حنظلة قال سبحان الله ما تقول قال قلت نکون عند رسول الله صلی الله علیه وسلم یذکرنا بالنار والجنة کانا رای عین فاذا خرجنا من عند رسول الله صلی الله علیه وسلم عافسنا الازواج والاولاد والضیعات نسینا کثیرا قال ابو بکر فوالله انا لنلقی مثل هذا فانطلقت انا وابو بکر حتی دخلنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت نافق حنظلة یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وما ذاك قلت یا رسول الله نکون عندك تذکرنا بالجنة والنار کانا رای عین فاذا خرجنا من عندك عافسنا الازواج والاولاد والضیعات نسینا کثیرا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده ان لو تدومون علی ما تکونون عندی وفی الذکر لصافحتکم الملائکة علی فرشکم وفی طرقکم ولکن یا حنظلة ساعة وساعة ثلاث مرات حدثنی اسحاق بن منصور انا عبد الصمد قال سمعت ابی یحدث نا سعید الجریری عن ابی عثمان النهدی عن حنظلة قال کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فوعظنا فذکر النار قال ثم جئت الی البیت فضاحکت الصبیان ولاعبت المرأة قال فخرجت فلقیت ابا بکر فذکرت ذلك له فقال وانا قد فعلت مثل ما تذکر فلقینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله نافق حنظلة فقال مه فحدثته بالحدیث فقال ابو بکر وانا قد فعلت مثل ما فعل فقال یا حنظلة ساعة وساعة لو کانت تکون قلوبکم کما تکون عند الذکر لصافحتکم الملائکة حتی تسلم علیکم فی الطرق

(قوله صلی الله علیه وسلم مرت بجذل شجرة) هو بکسر الجیم وفتحها وبالذال المعجمة وهو اصل الشجرة القائم (قوله قلنا شدیدا) ای نراه فرحا شدیدا او یفرح فرحا شدیدا (قوله حدثنا یحیی بن یحیی وجعفر ابن حمید) هکذا صوابه ابن حمید وقد صحف فی بعض النسخ قال الحافظ ولیس لمسلم فی صحیحه عن جعفر هذا غیر هذا الحدیث (قوله صلی الله علیه وسلم فی حدیث انس من روایة هداب بن خالد الله اشد فرحا بتوبة عبده من احدکم اذا استیقظ علی بعیره قد اضله بارض فلاة) هکذا هو فی جمیع النسخ اذا استیقظ علی بعیره وکذا قال القاضی عیاض انه اتفقت علیه رواة صحیح مسلم قال بعضهم وهو وهم وصوابه اذا سقط علی بعیره وکذا رواه البخاری سقط علی بعیره ای وقع علیه مصادفة من غیر قصد قال القاضی وقد جاء فی الحدیث الآخر عن ابن مسعود قال فارجع الی المکان الذی کنت فیه فانام حتی الموت فوضع راسه علی ساعده لیموت فاستیقظ وعنده راحلته وفی کتاب البخاری فنام نومة فرفع راسه فاذا راحلته عنده قال القاضی وهذا یصحح روایة استیقظ قال ولکن وجه الکلام وسیاقه یدل علی سقط کما رواه البخاری (قوله اضله بارض فلاة) ای فقده **باب** سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبة (قوله عن محمد بن قیس قاص عمر بن عبد العزیز) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا قاص بالصاد المهملة المشددة من القصص قال القاضی عیاض ورواه بعضهم قاضی بالضاد المعجمة والیاء والوجهان مذکوران فیه وممن ذکرهما البخاری فی التاریخ وروی عنه قال کنت قاصا لعمر بن عبد العزیز وهو امیر بالمدینة (قوله عن ابی ایوب انه قال حین حضرته الوفاة کنت کتمت عنکم شیئا) انما کتمه لولا مخافة اتکالهم علی سعة رحمة الله تعالی وانهماکهم فی المعاصی وانما حدث به عند وفاته لئلا یکون کاتما للعلم وربما لم یکن احد یحفظه غیره فتعین علیه اداؤه وهو نحو قوله فی الحدیث الآخر فاخبرها معاذ عند موته تاثما ای خشیة الاثم بکتمان العلم وقد سبق شرحه فی کتاب الایمان والله اعلم **باب** فضل دوام الذکر والفکر فی امور الآخرة والمراقبة وجواز ترك ذلك فی بعض الاوقات والاشتغال بالدنیا

(قوله لولا انکم تذنبون لخلق الله خلقا یذنبون یغفر لهم) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا وذکره القاضی عن بعض شیوخهم کذلك وعن اکثرهم وکان من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وکلاهما صحیح لکن الاول اشهر فی الروایة واظهر فی المعنی وقد قال فی الروایة التی بعد هذه عن حنظلة الکاتب (قوله یذکرنا بالنار والجنة کانا رای عین) قال القاضی ضبطناه رای عین بالرفع ای کانا بحال من یراهما بعینه قال ویصح النصب علی المصدر ای نراها رای عین (قوله عافسنا الازواج والاولاد والضیعات) هو بالفاء والسین المهملة قال الهروی وغیره معناه حاولنا ذلك ومارسناه واشتغلنا به ای عالجنا معایشنا وحظوظنا والضیعات جمع ضیعة بالضاد المعجمة وهی معایش الرجل من مال او حرفة او صناعة وروی الخطابی هذا الحرف عانسنا بالنون قال ومعناه لاعبنا ورواه ابن قتیبة بالشین المعجمة قال ومعناه عانقنا والاول هو المعروف وهو اعم (قوله نافق حنظلة) معناه انه خاف انه منافق حیث کان یحصل له الخوف فی مجلس النبی صلی الله علیه وسلم وظهر علیه ذلك مع المراقبة والفکر والاقبال علی الآخرة فاذا خرج اشتغل بالزوجة والاولاد ومعاش الدنیا وحصل النفاق اظهارا ما یکتم خلافه من الشر فخاف ان یکون ذلك نفاقا فاعلمهم النبی صلی الله علیه وسلم انه لیس بنفاق وانهم لا یکلفون الدوام علی ذلك وساعة وساعة ای ساعة کذا وساعة کذا (قوله فقلت یا رسول الله نافق حنظلة فقال مه) قال القاضی معناه الاستفهام ای ما تقول والهاء هنا هی ها السکت قال ویحتمل انها للکف والزجر والتعظیم لذلك

حدثنی زهیر بن حرب نا الفضل بن دکین نا سفیان عن سعید الجریری عن ابی عثمان النهدی عن حنظلة التمیمی الاسیدی الکاتب قال کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم فذکرنا الجنة والنار فذکر نحو حدیثهما حدثنا قتیبة بن سعید نا المغیرة یعنی الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لما خلق الله الخلق کتب فی کتابه فهو عنده فوق العرش ان رحمتی تغلب غضبی حدثنی زهیر بن حرب نا سفیان بن عیینة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قال الله عز وجل سبقت رحمتی غضبی حدثنا علی بن خشرم اخبرنا ابو ضمرة عن الحارث ابن عبد الرحمن عن عطاء بن میناء عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما قضی الله الخلق کتب فی کتابه علی نفسه فهو موضوع عنده ان رحمتی تغلب غضبی حدثنا حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان سعید بن المسیب اخبره ان ابا هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول جعل الله الرحمة مائة جزء فامسک عنده تسعة وتسعین وانزل فی الارض جزءا واحدا فمن ذلک الجزء یتراحم الخلائق حتی ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشیة ان تصیبه حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خلق الله مائة رحمة فوضع واحدة بین خلقه وخبأ عنده مائة الا واحدة حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا ابی نا عبد الملک عن عطاء عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لله مائة رحمة انزل منها رحمة واحدة بین الجن والانس والبهائم والهوام فبها یتعاطفون وبها یتراحمون وبها تعطف الوحش علی ولدها واخر الله تسعا وتسعین رحمة یرحم بها عباده یوم القیمة حدثنی الحکم بن موسی نا معاذ بن معاذ نا سلیمان التیمی نا ابو عثمان النهدی عن سلمان الفارسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لله مائة رحمة فمنها رحمة بها یتراحم الخلق بینهم وتسعة وتسعون لیوم القیمة وحدثناه محمد بن عبد الاعلی نا المعتمر عن ابیه بهذا الاسناد حدثنا ابن نمیر نا ابو معاویة عن داود بن ابی هند عن ابی عثمان عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله خلق یوم خلق السموات والارض مائة رحمة کل رحمة طباق ما بین السموات والارض فجعل منها فی الارض رحمة فبها تعطف الوالدة علی ولدها والوحش والطیر بعضها علی بعض فاذا کان یوم القیمة اکملها بهذه الرحمة حدثنی الحسن بن علی الحلوانی ومحمد بن سهل التمیمی واللفظ للحسن قال نا ابن ابی مریم نا ابو غسان حدثنی زید بن اسلم عن ابیه عن عمر بن الخطاب انه قدم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بسبی فاذا امرأة من السبی تبتغی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذته فالصقته ببطنها وارضعته فقال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اترون هذه المرأة طارحة ولدها فی النار قلنا لا والله وهی تقدر علی ان لا تطرحه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لله ارحم بعباده من هذه بولدها حدثنی یحیی بن ایوب وقتیبة وابن حجر جمیعا عن اسمعیل بن جعفر قال ابن ایوب نا اسمعیل قال اخبرنی العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لو یعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته احد ولو یعلم الکافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من جنته احد حدثنی محمد بن مرزوق ابن بنت مهدی بن میمون نا روح نا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قال رجل لم یعمل حسنة قط لاهله اذا مات فحرقوه ثم اذروا نصفه فی البر ونصفه فی البحر فوالله لئن قدر الله علیه لیعذبنه عذابا لا یعذب به احدا من العالمین فلما مات الرجل فعلوا ما امرهم فامر الله البر فجمع ما فیه وامر البحر فجمع ما فیه ثم قال لم فعلت هذا قال من خشیتک یا رب وانت اعلم فغفر الله له

باب سعة رحمة الله تعالی وانها تغلب غضبه (**قوله** تعالی ان رحمتی تغلب غضبی وفی روایة سبقت رحمتی غضبی) قال العلماء غضب الله تعالی ورضاه یرجعان الی معنی الارادة فارادته الاثابة للمطیع ومنفعة العبد تسمی رضا ورحمة وارادته عقاب العاصی وخذلانه تسمی غضبا وارادته سبحانه وتعالی صفة له قدیمة یرید بها جمیع المرادات قالوا والمراد بالسبق والغلبة هنا کثرة الرحمة وشمولها کما یقال غلب علی فلان الکرم والشجاعة لا لکثرة منه (**قوله** صلی الله علیه وسلم جعل الله الرحمة مائة جزء الی آخره) هذه الاحادیث من احادیث الرجاء والبشارة للمسلمین قال العلماء لانه اذا حصل للانسان من رحمة واحدة فی هذه الدار المبنیة علی الاکدار الاسلام والقرآن والصلوة والرحمة فی قلبه وغیر ذلک مما انعم الله تعالی به فکیف الظن بمائة رحمة فی الدار الآخرة وهی دار القرار ودار الجزاء والله اعلم کهذا وقع فی نسخ بلادنا جمیعا جعل الله الرحمة مائة جزء وذکر القاضی جعل الله الرحم بجذف الهاء وبضم الراء قال دروبا بضم الراء وبجوز فتحها ومعناه الرحمة (**قوله** فاذا امرأة من السبی تبتغی) هکذا هو فی جمیع نسخ صحیح مسلم تبتغی من الابتغاء وهو الطلب قال القاضی عیاض وهذا وهم والصواب ما فی روایة البخاری تسعی بالسین من السعی قلت کلاهما صواب لا وهم فیه فهی ساعیة وطالبة مبتغیة لابنها والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم فی الرجل الذی لم یعمل حسنة انه اوصی بنیه ان یحرقوه ویذروه فی البحر والبر وقال فوالله لئن قدر علی ربی لیعذبنی عذابا ما عذبه احدا ثم قال فی آخره لم فعلت هذا قال من خشیتک یا رب وانت اعلم فغفر له) اختلف العلماء فی تاویل هذا الحدیث فقالت طائفة لا یصح حمل هذا الحدیث علی انه اراد نفی قدرة الله فان الشاک فی قدرة الله تعالی کافر وقد قال فی آخر الحدیث انه انما فعل هذا من خشیة الله تعالی والکافر لا یخشی الله تعالی ولا یغفر له قال هؤلاء فیکون له تاویلان احدهما ان معناه لئن قدر علی العذاب ای قضاه یقال منه قدر بالتخفیف وقدر بالتشدید بمعنی واحد والثانی ان قدر هنا بمعنی ضیق علی قال الله تعالی فقدر علیه رزقه وهو احد الاقوال فی قوله تعالی فظن ان لن نقدر علیه قالت طائفة اللفظ علی ظاهره ولکن قاله هذا الرجل وهو غیر ضابط لکلامه ولا قاصد بحقیقة معناه ومعتقد لها بل قاله فی حالة غلب علیه فیها الدهش والخوف وشدة الجزع بحیث ذهب تیقظه وتدبره ما یقوله فصار فی معنی الغافل والناسی وهذه الحالة لا یواخذ فیها وهو نحو قول القائل الآخر الذی غلب علیه الفرح حین وجد راحلته انت عبدی وانا ربک فلم یکفر بذلک للدهش والغلبة والسهو وقد جاء فی هذا الحدیث فی غیر مسلم فلعله اضل الله ای اغیب عنی وهذا یدل علی ان قوله لئن قدر الله علی علی ظاهره وقالت طائفة هذا من مجاز کلام العرب وبدیع استعمالها یسمونه مزج الشک بالیقین کقوله تعالی وانا او ایاکم لعلی هدی او فی ضلال مبین فصورته صورة شک والمراد به الیقین وقالت طائفة هذا الرجل جهل صفة من صفات الله تعالی وقد اختلف العلماء فی تکفیر جاهل الصفة قال القاضی وممن کفره بذلک ابن جریر الطبری وقاله ابو الحسن الاشعری اولا وقال آخرون لا یکفر بجهل الصفة ولا یخرج به عن اسم الایمان بخلاف جحدها والیه رجع ابو الحسن الاشعری وعلیه استقر قوله لانه لم یعتقد ذلک اعتقادا یقطع بصوابه ویراه دینا وشرعا وانما یکفر من اعتقد ان مقالته حق قال هؤلاء ولو سئل الناس عن الصفات لوجد العالم بها قلیلا وقالت طائفة کان هذا الرجل فی زمن فترة حین ینفع مجرد التوحید ولا تکلیف قبل ورود الشرع علی المذهب الصحیح لقوله تعالی وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا وقالت طائفة یجوز انه کان فی زمن شرعهم فیه جواز العفو عن الکافر بخلاف شرعنا وذلک من مجوزات العقول عند اهل السنة وانما منعناه فی شرعنا بالشرع وهو قوله تعالی ان الله لا یغفر ان یشرک به وغیر ذلک من الادلة والله اعلم وقیل انما وصی بذلک تحقیرا لنفسه وعقوبة لها لعصیانها واسرافها رجاء ان یرحمه الله تعالی

حدثنا محمد بن رافع وعبد بن حميد قال عبد انا وقال ابن رافع واللفظ له نا عبد الرزاق انا معمر قال قال لی الزهری الا احدثك بحديثين عجيبين قال الزهری اخبرنی حميد بن عبد الرحمن عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال اسرف رجل علی نفسه فلما حضره الموت اوصی بنيه فقال اذا انا مت فاحرقونی ثم اسحقونی ثم اذروونی فی الريح فی البحر فوالله لئن قدر علی ربی ليعذبنی عذابا ما عذبه احدا قال ففعلوا ذلك به فقال للارض ادی ما اخذت فاذا هو قائم فقال له ما حملك علی ما صنعت قال خشيتك يا رب او قال مخافتك فغفر له بذلك قال الزهری وحدثنی حميد عن ابی هريرة عن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلا هی اطعمتها ولا هی ارسلتها تاكل من خشاش الارض حتی ماتت قال الزهری ذلك لئلا يتكل رجل ولا ييأس رجل حدثنی ابو الربيع سليمان بن داود نا محمد بن حرب حدثنی الزبيدی قال الزهری حدثنی حميد بن عبد الرحمن بن عوف عن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول اسرف عبد علی نفسه بنحو حديث معمر الی قوله فغفر الله له ولم يذكر حديث المرأة فی قصة الهرة وفی حديث الزبيدی قال فقال الله لكل شیء اخذ منه شيئا ادّ ما اخذت منه حدثنی عبيد الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن قتادة سمع عقبة بن عبد الغافر يقول سمعت ابا سعيد الخدری يحدث عن النبی صلی الله عليه وسلم ان رجلا فيمن كان قبلكم راشه الله مالا وولدا فقال لولده لتفعلن ما امركم به او لاورثنّ ميراثی غيركم اذا انا مت فاحرقونی واكثروا علی به قال ثم اسحقونی فاذروونی فی الريح فانی لم ابتهر عند الله خيرا وان الله يقدر علی ان يعذبنی قال فاخذ منهم ميثاقا ففعلوا ذلك به وربی فقال الله ما حملك علی ما فعلت فقال مخافتك قال فما تلافاه غيرها حدثنا يحيی بن حبيب الحارثی نا معتمر بن سليمان قال قال ابی نا قتادة ح وحدثنا ابو بكر بن ابی شيبة نا الحسن بن موسی نا شيبان ابن عبد الرحمن ح وحدثنا ابن المثنی نا ابو الوليد نا ابو عوانة كلاهما عن قتادة ذكروا جميعا باسناد شعبة نحو حديثه وفی حديث شيبان وابی عوانة ان رجلا من الناس رغسه الله مالا وولدا وفی حديث التيمی فانه لم يبتهر عند الله خيرا قال فسرها قتادة لم يدّخر عند الله خيرا وفی حديث شيبان فانه والله ما ابتأر عند الله خيرا وفی حديث ابی عوانة ما امتار بالميم حدثنی عبد الاعلی بن حماد نا حماد بن سلمة عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة عن عبد الرحمن بن ابی عمرة عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم فيما يحكی عن ربه عز وجل قال اذنب عبد ذنبا قال اللهم اغفر لی ذنبی فقال تبارك وتعالی اذنب عبدی ذنبا علم ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اذنب عبدی ذنبا فقال ای رب اغفر لی ذنبی فقال تبارك وتعالی عبدی اذنب ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال ای رب اغفر لی ذنبی فقال تبارك وتعالی اذنب عبدی ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب اعمل ما شئت فقد غفرت لك قال عبد الاعلی لا ادری اقال فی الثالثة او الرابعة اعمل ما شئت قال ابو اسحاق نا محمد بن زنجوية القشيری نا عبد الاعلی بن حماد التستری بهذا الاسناد حدثنی عبد بن حميد حدثنی ابو الوليد نا همام نا اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة قال كان بالمدينة قاص يقال له عبد الرحمن بن ابی عمرة قال فسمعته يقول سمعت ابا هريرة يقول سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول ان عبدا اذنب ذنبا بمعنی حديث حماد بن سلمة وذكر ثلاث مرات اذنب ذنبا وفی الثالثة قد غفرت لعبدی فليعمل ما شاء

قوله صلی الله عليه وسلم اسرف رجل علی نفسه ای بلغ وغلا فی المعاصی والسرف مجاوزة الحد (**قوله** ان ابن شهاب ذكر هذا الحديث) ثم ذكر حديث المرأة التی دخلت النار وعذبت فيها بسبب هرة حبستها حتی ماتت جوعا ثم قال ابن شهاب لئلا يتكل رجل ولا ييئس رجل معناه ان ابن شهاب لما ذكر الحديث الاول خاف ان سامعه يتكل علی ما فيه من سعة الرحمة وعظم الرجاء فضم اليه حديث الهرة الذی فيه من التخويف ضد ذلك ليجتمع الخوف والرجاء وهذا معنی قوله لئلا يتكل ولا ييأس وهكذا معظم آيات القرآن العزيز يجتمع فيها الخوف والرجاء وكذا قال العلماء يستحب للواعظ ان يجمع فی موعظته بين الخوف والرجاء لئلا يقنط احد ولا يتكل احد قالوا ولكن التخويف اكثر لان النفوس اليه احوج لميلها الی الرجاء والراحة والاتكال واهمال بعض الاعمال واما حديث الهرة فسبق شرحه فی موضعه (**قوله** صلی الله عليه وسلم ان رجلا فيمن كان قبلكم راشه الله مالا وولدا) هذه اللفظة رويت بوجهين فی صحيح مسلم احدهما راشه بالف ساكنة غير مهموزة وبشين معجمة والثانی راسه بهمزة وبسين مهملة قال القاضی والاول هو الصواب وهو رواية الجمهور ومعناه اعطاه الله مالا وولدا قال ولا وجه للمهملة هنا وكذا قال غيره لا وجه له هنا (**قوله** فانی لم ابتهر عند الله خيرا) هكذا هو فی بعض النسخ وبعض الرواة ابتهر بهمزة بعد التاء وفی اكثرها لم ابتهر بالهاء وكلاهما صحيح والهاء مبدلة من الهمزة ومعناهما لم اقدم خيرا ولم اذخره وقد فسرها قتادة فی الكتاب وفی رواية لم يبتهر هكذا هو فی جميع النسخ وفی رواية ما ابتار مهموز وفی رواية ما امتار بالميم مهموز ايضا والميم مبدلة من الباء الموحدة (**قوله** وان الله يقدر علی ان يعذبنی) هكذا هو فی معظم النسخ ببلادنا ونقل اتفاق الرواة والنسخ عليه هكذا بتكرير ان وسقطت لفظة ان الثانية فی بعض النسخ المعتمدة فعلی هذا تكون ان الاولی شرطية وتقديره ان قدر الله علی عذبنی وهو موافق للرواية السابقة واما علی رواية الجمهور وهی اثبات ان الثانية مع الاولی فاختلف فی تقديره فقال القاضی هذا الكلام فيه تلفيق قال فان اخذ علی ظاهره ونصب اسم الله تعالی وجعل تقديره فی موضع خبر ان استقام اللفظ وصح المعنی لكنه يصير مخالفا لما سبق من كلامه الذی ظاهره الشك فی القدرة قال وقال بعضهم صوابه حذف ان الثانية وتخفيف الاولی ورفع اسم الله تعالی قال وكذا ضبطناه عن بعضهم هذا كلام القاضی وقيل هو علی ظاهره باثبات ان فی الموضعين والاولی مشددة ومعناه ان الله قادر علی ان يعذبنی ويكون هذا علی قول من تاول الرواية الاولی علی انه اراد بقدر ضيق او غيره مما ليس فيه نفی حقيقة القدرة ويجوز ان يكون علی ظاهره كما ذكر هذا القائل لكن يكون قوله هنا معناه ان الله قادر علی ان يعذبنی ان دفنتمونی بهيئتی فاما ان سحقتمونی وذريتمونی فی البر والبحر فلا يقدر علی ويكون جوابه كما سبق وبهذا تجتمع الروايات والله اعلم (**قوله** صلی الله عليه وسلم فاخذ منهم ميثاقا ففعلوا ذلك به وربی) هكذا هو فی جميع نسخ صحيح مسلم وربی علی القسم ونقل القاضی عياض الاتفاق عليه ايضا فی كتاب مسلم قال وهو علی القسم من المخبر بذلك عنهم لتصحيح خبره وفی صحيح البخاری فاخذ منهم ميثاقا وربی فعلوا ذلك به قال بعضهم وهو الصواب قال القاضی بل هما متقاربان فی المعنی والقسم قال ووجدته فی بعض نسخ صحيح مسلم من غير رواية لاحد من شيوخنا الا التميمی من طريق ابن الحذاء فعلوا ذلك وذری قال فان صحت هذه الرواية فهی وجه الكلام لانه امرهم ان يذروه ولعل الذال سقطت لبعض النساخ وتابعه الباقون هذا كلام القاضی والروايات الثلاث المذكورات صحيحات المعنی ظاهرات فلا وجه لتغليط شیء منها والله اعلم (**قوله** فما تلافاه غيرها) ای ما تداركه والتاء فيه زائدة (**قوله** ان رجلا من الناس رغسه الله مالا وولدا) هو بالغين المعجمة المخففة والسين المهملة ای اعطاه مالا وبارك له فيه

باب قبول التوبة من الذنوب وان تكررت الذنوب والتوبة

قبول التوبة من الذنوب وان تكررت الذنوب والتوبة هذه المسئلة تقدمت فی اول كتاب التوبة وهذه الاحاديث ظاهرة فی الدلالة لها وانه لو تكرر الذنب مائة مرة او الف مرة او اكثر وتاب فی كل مرة قبلت توبته وسقطت ذنوبه لو تاب عن الجميع توبة واحدة بعد جميعها صحت توبته (**قوله** عز وجل للذی تكرر ذنبه وتوبته اعمل ما شئت فقد غفرت لك) معناه ما دمت تذنب ثم تتوب غفرت لك وهذا جار علی القاعدة التی ذكرناها

حدثنا محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابا عبیدة یحدث عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله عز وجل یبسط
یده باللیل لیتوب مسیء النهار ویبسط یده بالنهار لیتوب مسیء اللیل حتی تطلع الشمس من مغربها وحدثناه محمد بن بشار نا ابو داود نا شعبة بهذا
الاسناد نحوه حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحق بن ابراهیم قال اسحق انا وقال عثمان نا جریر عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لیس احد احب الیه المدح من الله عز وجل من اجل ذلك مدح نفسه ولیس احد اغیر من الله من اجل ذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن
حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر وابو کریب قالا نا ابو معاویة ح وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة واللفظ له نا عبد الله بن نمیر وابو معاویة عن الاعمش عن شقیق عن
عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا احد اغیر من الله ولذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا احد احب الیه المدح من الله تعالی حدثنا محمد بن
المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابا وائل یقول سمعت عبد الله بن مسعود یقول قال قلت له آنت سمعته من عبد الله قال نعم
ورفعه انه قال لا احد اغیر من الله ولذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا احد احب الیه المدح من الله ولذلك مدح نفسه حدثنا عثمان بن ابی شیبة وزهیر بن
حرب واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال الآخران نا جریر عن الاعمش عن مالك بن الحارث عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لیس احد احب الیه المدح من الله عز وجل من اجل ذلك مدح نفسه ولیس احد اغیر من الله من اجل ذلك حرم الفواحش ولیس احد احب الیه العذر من الله من اجل
ذلك انزل الکتاب وارسل الرسل حدثنا عمرو الناقد نا اسماعیل بن ابراهیم بن علیة عن حجاج بن ابی عثمان قال قال یحیی وحدثنی ابو سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم ان الله یغار وان المؤمن یغار وغیرة الله ان یأتی المؤمن ما حرم علیه قال یحیی وحدثنی ابو سلمة ان عروة بن الزبیر حدثه ان اسماء بنت ابی بکر حدثته انها
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لیس شیء اغیر من الله عز وجل حدثنا محمد بن المثنی نا ابو داود نا ابان بن یزید وحرب بن شداد عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی
سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل روایة حجاج حدیث ابی هریرة خاصة ولم یذکر حدیث اسماء وحدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی نا بشر بن المفضل عن هشام
عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن عروة عن اسماء عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لا شیء اغیر من الله عز وجل حدثنا قتیبة بن سعید نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن
العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال المؤمن یغار والمؤمن والله اشد غیرا وحدثنا محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت العلاء
بهذا الاسناد حدثنا قتیبة بن سعید وابو کامل فضیل بن حسین الجحدری کلاهما عن یزید بن زریع واللفظ لابی کامل نا یزید نا التیمی عن ابی عثمان عن عبد الله
ابن مسعود ان رجلا اصاب من امرأة قبلة فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر ذلك له قال فنزلت اقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن
السیئات ذلك ذکری للذاکرین قال فقال الرجل الی هذه یا رسول الله قال لمن عمل بها من امتی حدثنا محمد بن عبد الاعلی نا المعتمر عن ابیه نا ابو عثمان عن ابن
مسعود ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر انه اصاب من امرأة اما قبلة او مستابیلا وشیئا کانه یسأل عن کفارتها قال فانزل الله عز وجل ثم ذکر بمثل حدیث یزید
حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا جریر عن سلیمان التیمی بهذا الاسناد قال اصاب رجل من امرأة شیئا دون الفاحشة فاتی عمر بن الخطاب فعظم علیه ثم اتی
ابا بکر فعظم علیه ثم اتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر بمثل حدیث یزید والمعتمر حدثنا یحیی بن یحیی وقتیبة بن سعید وابو بکر بن ابی شیبة واللفظ لیحیی
قال یحیی انا وقال الآخران نا ابو الاحوص عن سماك عن ابراهیم عن علقمة والاسود عن عبد الله قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله
انی عالجت امرأة فی اقصی المدینة وانی اصبت منها ما دون ان امسها فانا هذا فاقض فی ما شئت فقال له عمر لقد سترك الله لو سترت نفسك قال فلم یرد
النبی صلی الله علیه وسلم علیه شیئا فقام الرجل فانطلق فاتبعه النبی صلی الله علیه وسلم رجلا فدعاه وتلا علیه هذه الآیة اقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من
اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات ذلك ذکری للذاکرین فقال رجل من القوم یا نبی الله هذا له خاصة قال بل للناس کافة حدثنا محمد بن المثنی نا
ابو النعمان الحکم بن عبد الله العجلی نا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت ابراهیم یحدث عن خالد الاسود عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی
حدیث ابی الاحوص وقال فی حدیثه فقال معاذ یا رسول الله هذا له خاصة او لنا عامة قال بل لکم عامة

باب غیرة الله تعالی وتحریم الفواحش

باب قوله تعالی ان الحسنات یذهبن السیئات

قوله صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل یبسط یده باللیل لیتوب مسیء النهار ویبسط یده بالنهار لیتوب مسیء اللیل حتی تطلع الشمس من مغربها) معناه یقبل التوبة من المسیئین نهارا ولیلا حتی تطلع الشمس من
مغربها ولا یختص قبولها بوقت وقد سبقت المسألة بسط الید استعارة فی قبول التوبة قال المازری المراد به قبول التوبة فانما ورد لفظ بسط الیدان العرب اذا رضی احدهم الشیء بسط یده لقبوله واذا کرهه
قبضها عنه فخوطبوا بما یعقلونه وهو مجاز فان ید الجارحة مستحیلة فی حق الله تعالی باب غیرة الله تعالی وتحریم الفواحش قد سبق تفسیر غیرة الله تعالی فی حدیث سعد بن عبادة
وفی غیره وسبق بیان لا شیء اغیر من الله والغیرة بفتح الغین وهی فی حقنا الانفة واما فی حق الله تعالی فقد فسرها هنا فی حدیث عمرو الناقد بقوله صلی الله علیه وسلم وغیرة الله ان یأتی
المؤمن ما حرم علیه اے غیرته منعه وتحریمه (قوله صلی الله علیه وسلم ولا احد احب الیه المدح من الله تعالی) حقیقة هذا مصلحة للعباد لانهم یثنون علیه سبحانه وتعالی فیثیبهم فینتفعون وهو
سبحانه غنی عن العالمین لا ینفعه مدحهم ولا یضره ترکهم ذلك وفیه تنبیه علی فضل الثناء علیه سبحانه وتعالی وتسبیحه وتهلیله وتحمیده وتکبیره وسائر الاذکار (قوله صلی الله علیه وسلم
ولیس احد احب الیه العذر من الله عز وجل من اجل ذلك انزل الکتاب وارسل الرسل) قال القاضی یحتمل ان المراد الاعتذار الی اعتذار العباد الیه من تقصیرهم
وتوبتهم من معاصیهم فیغفر لهم کما قال تعالی وهو الذی یقبل التوبة عن عباده (قوله صلی الله علیه وسلم والله اشد غیرا) هکذا هو فی النسخ غیرا بفتح الغین واسکان الیاء
منصوب بالالف وهو الغیرة قال اهل اللغة الغیرة والغیر والغار بمعنی والله اعلم باب قوله تعالی ان الحسنات یذهبن السیئات (قوله فی الذی
اصاب من امرأة قبلة فانزل الله تعالی فیه ان الحسنات یذهبن السیئات الی آخر الحدیث) هذا تصریح بان الحسنات تکفر السیئات واختلفوا فی المراد بالحسنات
هنا فنقل الثعلبی ان اکثر المفسرین علی انها الصلوات الخمس واختاره ابن جریر وغیره من الائمة وقال مجاهد هی قول العبد سبحان الله والحمد لله
ولا اله الا الله والله اکبر ویحتمل ان المراد الحسنات مطلقا وقد سبق فی کتاب الطهارة والصلوة ما یکفر من المعاصی بالصلوة وسبق فی مواضع

حدثنا الحسن بن علی الحلوانی نا عمرو بن عاصم نا همام عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله اصبت حدا فاقمه علی قال وحضرت الصلوة فصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما قضی الصلوة قال یا رسول الله انی اصبت حدا فاقم فی کتاب الله قال هل حضرت معنا الصلوة قال نعم قال قد غفر لك حدثنا نصر بن علی الجهضمی وزهیر بن حرب واللفظ لزهیر قالا نا عمر بن یونس نا عکرمة بن عمار نا شداد نا ابو امامة قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد ونحن قعود معه اذ جاء رجل فقال یا رسول الله انی اصبت حدا فاقمه علی فسکت عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم اعاد فقال یا رسول الله انی اصبت حدا فاقمه علی فسکت عنه وقال ثالثة واقیمت الصلوة فلما انصرف نبی الله صلی الله علیه وسلم قال ابو امامة فاتبع الرجل رسول الله صلی الله علیه وسلم حین انصرف واتبعت رسول الله صلی الله علیه وسلم انظر ما یرد علی الرجل فلحق الرجل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی اصبت حدا فاقمه علی قال ابو امامة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ارایت حین خرجت من بیتك الیس قد توضأت فاحسنت الوضوء قال بلی یا رسول الله قال ثم شهدت الصلوة معنا قال نعم یا رسول الله قال فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم فان الله قد غفر لك حدك او قال ذنبك حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا معاذ بن هشام حدثنی ابی عن قتادة عن ابی الصدیق عن ابی سعید الخدری ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال کان فیمن کان قبلکم رجل قتل تسعة وتسعین نفسا فسال عن اعلم اهل الارض فدل علی راهب فاتاه فقال انه قتل تسعة وتسعین نفسا فهل له من توبة فقال لا فقتله فکمل به مائة ثم سال عن اعلم اهل الارض فدل علی رجل عالم فقال انه قتل مائة نفس فهل له من توبة فقال نعم ومن یحول بینه وبین التوبة انطلق الی ارض کذا وکذا فان بها اناسا یعبدون الله تعالی فاعبد الله تعالی معهم ولا ترجع الی ارضك فانها ارض سوء فانطلق حتی اذا نصف الطریق اتاه الموت فاختصمت فیه ملائکة الرحمة وملائکة العذاب فقالت ملائکة الرحمة جاء تائبا مقبلا بقلبه الی الله وقالت ملائکة العذاب انه لم یعمل خیرا قط فاتاهم ملك فی صورة ادمی فجعلوه بینهم فقال قیسوا ما بین الارضین فالی ایتهما کان ادنی فهو له فقاسوا فوجدوه ادنی الی الارض التی اراد فقبضته ملائکة الرحمة قال قتادة فقال الحسن ذکر لنا انه لما اتاه الموت نای بصدره حدثنی عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن قتادة انه سمع ابا الصدیق الناجی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم ان رجلا قتل تسعة وتسعین نفسا فجعل یسأل هل له من توبة فاتی راهبا فسأله فقال لیست لك توبة فقتله فجعل یسأل ثم خرج من قریة الی قریة فیها قوم صالحون فلما کان فی بعض الطریق ادرکه الموت فنای بصدره ثم مات فاختصمت فیه ملائکة الرحمة وملائکة العذاب فکان الی القریة الصالحة اقرب منها بشبر فجعل من اهلها حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی نا شعبة عن قتادة بهذا الاسناد نحو حدیث معاذ بن معاذ وزاد فیه فاوحی الله الی هذه ان تباعدی والی هذه ان تقربی

باب قبول توبة القاتل وان کثر قتله

(قوله تعالی وزلفا من اللیل) ای ساعاته ویدخل فی صلوة طرفی النهار الصبح والظهر والعصر وفی زلفا من اللیل المغرب والعشاء (قوله اصاب منها دون الفاحشة) ای دون الزنا فی الفرج (قوله عالجت امرأة وانی اصبت منها دون ان امسها) معنی عالجها ای تناولها واستمتع بها والمراد بالمس الجماع ومعناه استمتعت بها بالقبلة والمعانقة وغیرهما من جمیع انواع الاستمتاع الا الجماع (قوله صلی الله علیه وسلم بل للناس کافة) هکذا استعمل کافة حالا ای کلهم ولا یضاف فیقال کافة الناس ولا الکافة بالالف واللام وهو معدود فی تصحیف العوام ومن اشبههم (قوله اصبت حدا فاقمه علی وحضرت الصلوة فصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم له هل حضرت الصلوة معنا قال نعم قال قد غفر لك) هذا الحد معناه معصیة من المعاصی الموجبة للتعزیر وهی هنا من الصغائر لانها کفرتها الصلوة ولو کانت کبیرة موجبة للحد او غیر موجبة لم تسقط بالصلوة فقد اجمع العلماء علی ان المعاصی الموجبة للحد ولا تسقط حدودها بالصلوة هذا هو الصحیح فی تفسیر هذا الحدیث وحکی القاضی عن بعضهم ان المراد به الحد المعروف قال وانما لم یحده لانه لم یفسر موجب الحد ولم یستفسره النبی صلی الله علیه وسلم عنه ایثارا للستر بل استحب تلقین الرجوع عن الاقرار بموجب الحد صریحا **باب** قبول توبة القاتل وان کثر قتله (قوله صلی الله علیه وسلم ان رجلا قتل تسعة وتسعین نفسا ثم قتل تمام المائة ثم افتاه العالم بان له توبة) هذا مذهب اهل العلم واجماعهم علی صحة توبة القاتل عمدا ولم یخالف احد منهم الا ابن عباس واما ما نقل عن بعض السلف من خلاف هذا فمراد قائله الزجر والتوریة لا انه یعتقد بطلان توبته وهذا الحدیث ظاهر فیه وهو وان کان شرعا لمن قبلنا وفی الاحتجاج به خلاف فلیس هذا موضع الخلاف وانما موضعه اذا لم یرد شرعنا بموافقته وتقریره فان ورد کان شرعا لنا بلا شك وهذا قد ورد شرعنا به وهو قوله تعالی والذین لا یدعون مع الله الها آخر ولا یقتلون الی قوله الا من تاب الآیة واما قوله تعالی ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فیها فالصواب فی معناها ان جزاءه جهنم وقد یجازی به وقد یجازی بغیره وقد لا یجازی بل یعفی عنه فان قتل عمدا مستحلا له بغیر حق ولا تاویل فهو کافر مرتد یخلد فی جهنم بالاجماع وان کان غیر مستحل بل معتقدا تحریمه فهو فاسق عاص مرتکب کبیرة جزاؤه جهنم خالدا فیها لکن بفضل الله تعالی ثم اخبر انه لا یخلد من مات موحدا فیها فلا یخلد هذا ولکن قد یعفی عنه فلا یدخل النار اصلا وقد لا یعفی عنه بل یعذب کسائر العصاة الموحدین ثم یخرج معهم الی الجنة ولا یخلد فی النار فهذا هو الصواب فی معنی الآیة ولا یلزم من کونه یستحق ان یجازی بعقوبة مخصوصة ان یتحتم ذلك الجزاء وليس فی الآیة اخبار بانه یخلد فی جهنم وانما فیها انها جزاؤه ای یستحق ان یجازی بذلك وقیل ان المراد من قتل مستحلا وقیل وردت الآیة فی رجل بعینه وقیل المراد بالخلود طول المدة لا الدوام وقیل معناها هذا جزاؤه ان جازاه وهذه الاقوال کلها ضعیفة او فاسدة لمخالفتها حقیقة لفظ الآیة واما هذا القول فهو شائع علی السنة کثیر من الناس وهو فاسد لانه یقتضی انه اذا عفی عنه خرج عن کونها کانت جزاءه وهی جزاء له لکن ترك الله مجازاته عفوا عنه وکرما فالصواب ما قدمناه والله اعلم (قوله انطلق الی ارض کذا وکذا فان فیها اناسا یعبدون الله فاعبد الله معهم ولا ترجع الی ارضك فانها ارض سوء) قال العلماء فی هذا استحباب مفارقة التائب المواضع التی اصاب بها الذنوب والاخدان المساعدین له علی ذلك ومقاطعتهم ما داموا علی حالهم وان یستبدل بهم صحبة اهل الخیر والصلاح والعلماء والمتعبدین الورعین ومن یقتدی بهم وینتفع بصحبتهم ویتاکد بذلك توبته (قوله فانطلق حتی اذا نصف الطریق اتاه الموت) هو بتخفیف الصاد ای بلغ نصفها (قوله نای بصدره) ای نهض ویجوز تقدیم الالف علی الهمزة وعکسه وسبق فی حدیث اصحاب الغار واما قیاس الملائکة ما بین القریتین وحکم الملك الذی جعلوه بینهم بذلك فهذا محمول علی ان الله تعالی امرهم عند اشتباه امره علیهم واختلافهم فیه ان یحکموا رجلا ممن یمر بهم فمر الملك فی صورة رجل فحکم بذلك

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا ابو اسامة عن طلحة بن یحیی عن ابی بردة عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم القیمة دفع الله الی کل مسلم یهودیا او نصرانیا فیقول هذا فکاکك من النار حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا عفان بن مسلم نا همام عن قتادة ان عونا وسعید بن ابی بردة حدثاه انهما شهدا ابا بردة یحدث عمر بن عبد العزیز عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یموت رجل مسلم الا ادخل الله مکانه النار یهودیا او نصرانیا قال فاستحلفه عمر بن عبد العزیز بالله الذی لا اله الا هو ثلاث مرات ان اباه حدثه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فحلف له قال فلم یحدثنی سعید انه استحلفه ولم ینکر علی عون قوله حدثنا اسحاق بن ابراهیم ومحمد بن المثنی جمیعا عن عبد الصمد بن عبد الوارث قال نا همام نا قتادة بهذا الاسناد نحو حدیث عفان وقال عون بن عتبة وحدثنا محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة بن ابی روّاد نا حرمی بن عمارة نا شداد ابو طلحة الراسبی عن غیلان بن جریر عن ابی بردة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یجیئ یوم القیمة ناس من المسلمین بذنوب امثال الجبال فیغفرها الله لهم ویضعها علی الیهود والنصاری فیما احسب انا قال بوردة لا ادری ممن الشك قال ابو بردة فحدثت به عمر بن عبد العزیز فقال ابوك حدثك هذا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت نعم حدثنا زهیر بن حرب نا اسمعیل ابن ابراهیم عن هشام الدستوائی عن قتادة عن صفوان بن محرز قال قال رجل لابن عمر کیف سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی النجوی قال سمعته یقول یدنی المؤمن یوم القیمة من ربه حتی یضع علیه کنفه فیقرره بذنوبه فیقول هل تعرف فیقول رب اعرف قال فانی قد سترتها علیك فی الدنیا وانی اغفرها لك الیوم فیعطی صحیفة حسناته واما الکفار والمنافقون فینادی بهم علی رؤس الخلائق هؤلاء الذین کذبوا علی الله حدثنا ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح مولی بنی امیة قال اخبرنی ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال ثم غزا رسول الله صلی الله علیه وسلم غزوة تبوك وهو یرید الروم ونصاری العرب بالشام قال ابن شهاب واخبرنی عبد الرحمن بن عبد الله بن کعب بن مالك ان عبد الله بن کعب وکان قائد کعب من بنیه حین عمی قال سمعت کعب بن مالك یحدث حدیثه حین تخلف عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة تبوك قال کعب بن مالك لم اتخلف عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة غزاها قط الا فی غزوة تبوك غیر انی قد تخلفت فی غزوة بدر ولم یعاتب احدا تخلف عنه انما خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم والمسلمون یریدون عیر قریش حتی جمع الله بینهم وبین عدوهم علی غیر میعاد ولقد شهدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة العقبة حین تواثقنا علی الاسلام وما احب ان لی بها مشهد بدر وان کانت بدر اذکر فی الناس منها وکان من خبری حین تخلفت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة تبوك انی لم اکن قط اقوی ولا ایسر منی حین تخلفت عنه فی تلك الغزوة والله ما جمعت قبلها راحلتین قط حتی جمعتهما فی تلك الغزوة فغزاها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حر شدید واستقبل سفرا بعیدا ومفازا واستقبل عددا کثیرا فجلا للمسلمین امرهم لیتأهبوا اهبة غزوهم فاخبرهم بوجهه الذی یرید والمسلمون مع رسول الله صلی الله علیه وسلم کثیر ولا یجمعهم کتاب حافظ یرید بذلك الدیوان قال کعب فقل رجل یرید ان یتغیب یظن ان ذلك سیخفی له ما لم ینزل فیه وحی من الله عز وجل وغزا رسول الله صلی الله علیه وسلم تلك الغزوة حین طابت الثمار والظلال فانا الیها اصعر

باب فی سعة رحمة الله تعالی علی المؤمنین وفداء کل مسلم بکافر من النار (قوله صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم القیمة دفع الله تعالی الی کل مسلم یهودیا او نصرانیا فیقول هذا فکاکك من النار وفی روایة لا یموت رجل مسلم الا ادخل الله تعالی مکانه النار یهودیا او نصرانیا وفی روایة یجیئ یوم القیمة ناس من المسلمین بذنوب امثال الجبال فیغفرها الله لهم ویضعها علی الیهود والنصاری) الفکاك بفتح الفاء وکسرها والفتح افصح واشهر وهو الخلاص والفداء ومعنی هذا الحدیث ما جاء فی حدیث ابی هریرة لکل احد منزل فی الجنة ومنزل فی النار فالمؤمن اذا دخل الجنة خلفه الکافر فی النار لاستحقاقه ذلك بکفره ومعنی فکاکك من النار انك کنت معرضا لدخول النار وهذا فکاکك لان الله تعالی قدر لنا عددا یملؤها فاذا دخلها الکفار بکفرهم وذنوبهم صاروا فی معنی الفکاك للمسلمین واما روایة یجیئ یوم القیمة ناس من المسلمین بذنوب فمعناه ان الله تعالی یغفر تلك الذنوب للمسلمین ویسقطها عنهم ویضع علی الیهود والنصاری مثلها بکفرهم وذنوبهم فیدخلهم النار باعمالهم لا بذنوب المسلمین ولا بد من هذا التاویل لقوله تعالی ولا تزر وازرة وزر اخری وقوله یضعها مجاز والمراد یضع علیهم مثلها بذنوبهم کما ذکرناه لکن لما اسقط سبحانه وتعالی عن المسلمین سیئاتهم وابقی علی الکفار سیئاتهم صار وافی معنی من حمل اثم الفریقین لکونهم حملوا الاثم الباقی وهو اثمهم ویحتمل ان یکون المراد آثاما کان للکفار سبب فیها بان سنوها فسقط عن المسلمین بعفو الله تعالی ویوضع علی الکفار مثلها لکونهم سنوها ومن سن سنة سیئة کان علیه مثل وزر کل من عمل بها والله اعلم (قوله فاستحلفه عمر بن عبد العزیز ان اباه حدثه) انما استحلفه لزیادة الاستیثاق والطمانینة ولما حصل له من السرور بهذه البشارة العظیمة للمسلمین اجمعین ولانه ان کان عنده فیه شك او خوف غلط او نسیان او اشتباه او نحو ذلك امسك عن الیمین فاذا حلف تحقق انتفاء هذه الامور وعرف صحة الحدیث وقد جاء عن عمر بن عبد العزیز والشافعی رحمهما الله انهما قالا هذا الحدیث ارجی حدیث للمسلمین وهو کما قالا لما فیه من التصریح بفداء کل مسلم وتعمیم الفداء ولله الحمد (قوله صلی الله علیه وسلم یدنی المؤمن یوم القیمة من ربه حتی یضع علیه کنفه فیقرره بذنوبه الی آخره) اما کنفه فبنون مفتوحة وهو ستره وعفوه والمراد بالدنو هنا دنو کرامة واحسان لا دنو مسافة والله تعالی منزه عن المسافة وقربها **باب** حدیث توبة کعب بن مالك وصاحبیه (قوله ولقد شهدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة العقبة حین تواثقنا علی الاسلام) ای تبایعنا علیه وتعاهدنا ولیلة العقبة هی اللیلة التی بایع رسول الله صلی الله علیه وسلم الانصار فیها علی الاسلام وان یؤووه وینصروه وهی العقبة التی فی طرف منا التی یضاف الیها جمرة العقبة وکانت بیعة العقبة مرتین فی سنتین فی السنة الاولی کانوا اثنی عشر وفی الثانیة سبعین کلهم من الانصار رضی الله عنهم (قوله وان کانت بدر اذکر) ای اشهر عند الناس بالفضیلة (قوله واستقبل سفرا بعیدا ومفازا) ای بریة طویلة قلیلة الماء یخاف فیها الهلاك وسبق قریبا بیان الخلاف فی بیان تسمیتها مفازة ومفازا (قوله فجلا للمسلمین امرهم) هو بتخفیف اللام ای کشفه وبینه واوضحه وعرفهم ذلك علی وجهه من غیر توریة یقال جلوت الشیء کشفته (قوله لیتأهبوا اهبة غزوهم) الاهبة بضم الهمزة واسکان الهاء ای لیستعدوا بما یحتاجون الیه فی سفرهم ذلك (قوله فاخبرهم بوجهه) ای بمقصدهم (قوله یرید بذلك الدیوان) هو بکسر الدال علی المشهور وحکی فتحها وهو فارسی معرب وقیل عربی (قوله فقل رجل یرید ان یتغیب یظن ان ذلك سیخفی له ما لم ینزل فیه وحی من الله تعالی) قال القاضی هکذا هو فی جمیع نسخ مسلم وصوابه لا یظن ان ذلك سیخفی له بزیادة لا وکذا رواه البخاری (قوله فانا الیها اصعر) ای امیل

فتجهز رسول الله صلی الله علیه وسلم والمسلمون معه وطفقت اغدو لکی اتجهز معهم فارجع ولم اقض شیئا واقول فی نفسی انا قادر علی ذلک اذا اردت فلم یزل
ذلک یتمادی بی حتی استمر بالناس الجد فاصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم غادیا والمسلمون معه ولم اقض من جهازی شیئا ثم غدوت فرجعت ولم اقض
شیئا فلم یزل ذلک یتمادی بی حتی اسرعوا وتفارط الغزو وهممت ان ارتحل فادرکهم فیا لیتنی فعلت ثم لم یقدر ذلک لی فطفقت اذا خرجت فی الناس بعد
خروج رسول الله صلی الله علیه وسلم یحزننی انی لا اری لی اسوة الا رجلا مغموصا علیه فی النفاق او رجلا ممن عذر الله من الضعفاء ولم یذکرنی حتی بلغ
تبوک فقال وهو جالس فی القوم بتبوک ما فعل کعب بن مالک قال رجل من بنی سلمة یا رسول الله حبسه برداه والنظر فی عطفیه فقال له معاذ بن
جبل بئس ما قلت والله یا رسول الله ما علمنا علیه الا خیرا فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم فبینما هو علی ذلک رای رجلا مبیضا یزول به
السراب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کن ابا خیثمة فاذا هو ابو خیثمة الانصاری وهو الذی تصدق بصاع التمر حین لمزه المنافقون فقال کعب
ابن مالک فلما بلغنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد توجه قافلا من تبوک حضرنی بثی فطفقت اتذکر الکذب واقول بما اخرج من سخطه غدا
واستعین علی ذلک کل ذی رای من اهلی فلما قیل لی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اظل قادما زاح عنی الباطل حتی عرفت انی لن انجو منه
بشیء ابدا فاجمعت صدقه وصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم قادما وکان اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فرکع فیه رکعتین ثم جلس للناس فلما
فعل ذلک جاءه المخلفون فطفقوا یعتذرون الیه ویحلفون له وکانوا بضعة وثمانین رجلا فقبل منهم رسول الله صلی الله علیه وسلم علانیتهم وبایعهم
واستغفر لهم ووکل سرائرهم الی الله حتی جئت فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت امشی حتی جلست بین یدیه فقال لی ما خلفک الم تکن قد
ابتعت ظهرک قال قلت یا رسول الله انی والله لو جلست عند غیرک من اهل الدنیا لرأیت انی سأخرج من سخطه بعذر لقد اعطیت جدلا ولکنی والله لقد علمت لئن
حدثتک الیوم حدیث کذب ترضی به عنی لیوشکن الله ان یسخطک علی ولئن حدثتک حدیث صدق تجد علی فیه انی لارجو فیه عقبی الله والله ما کان
لی عذر والله ما کنت قط اقوی ولا ایسر منی حین تخلفت عنک قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما هذا فقد صدق فقم حتی یقضی الله فیک فقمت
وثار رجال من بنی سلمة فاتبعونی فقالوا لی والله ما علمناک اذنبت ذنبا قبل هذا لقد عجزت فی ان لا تکون اعتذرت الی رسول الله صلی الله علیه
وسلم بما اعتذر الیه المخلفون فقد کان کافیک ذنبک استغفار رسول الله صلی الله علیه وسلم لک قال فوالله ما زالوا یؤنبونی حتی اردت ان
ارجع الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاکذب نفسی قال ثم قلت لهم هل لقی هذا معی من احد قالوا نعم لقیه معک رجلان قالا مثل ما قلت وقیل
لهما مثل ما قیل لک قال قلت من هما قالوا مرارة بن ربیعة العامری وهلال بن امیة الواقفی قال فذکروا لی رجلین صالحین قد شهدا بدرا فیهما اسوة قال
فمضیت حین ذکروهما لی قال ونهی رسول الله صلی الله علیه وسلم المسلمین عن کلامنا ایها الثلاثة من بین من تخلف عنه قال فاجتنبنا الناس او قال تغیروا
لنا حتی تنکرت لی فی نفسی الارض فما هی بالارض التی اعرف فلبثنا علی ذلک خمسین لیلة فاما صاحبای فاستکانا وقعدا فی بیوتهما یبکیان واما انا فکنت
اشب القوم واجلدهم فکنت اخرج فاشهد الصلوة واطوف فی الاسواق ولا یکلمنی احد واتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسلم علیه وهو فی مجلسه بعد الصلوة فاقول
فی نفسی هل حرک شفتیه برد السلام ام لا ثم اصلی قریبا منه واسارقه النظر فاذا اقبلت علی صلاتی نظر الی واذا التفت نحوه اعرض عنی حتی اذا طال علی
ذلک من جفوة المسلمین مشیت حتی تسورت جدار حائط ابی قتادة وهو ابن عمی واحب الناس الی

(قوله حتی استمر بالناس الجد) بکسر الجیم (قوله ولم اقض من جهازی شیئا) بفتح الجیم وکسرها ای اهبة سفری (قوله تفارط الغزو) ای تقدم الغزاة وسبقوا وفاتوا (قوله رجلا مغموصا علیه
فی النفاق) ای متهما به وهو بالغین المعجمة والصاد المهملة (قوله ولم یذکرنی حتی بلغ تبوکا) هکذا هو فی اکثر النسخ تبوکا بالنصب وکذا هو فی نسخ البخاری وکانه صرفها لارادة الموضع دون البقعة (قوله والنظر فی
عطفیه) ای جانبیه وهو اشارة الی اعجابه بنفسه لبساره (قوله فقال له معاذ بن جبل بئس ما قلت) هذا دلیل لرد غیبة المسلم الذی لیس بمنهمک فی الباطل وهو من مهمات الآداب وحقوق الاسلام (قوله رای رجلا
مبیضا یزول به السراب) المبیض بکسر الباء هو لابس البیاض یقال هم المبیضة والسودة بالکسر فیهما ای لابسو البیاض والسواد ویزول به السراب ای یتحرک وینهض والسراب هو ما یظهر للانسان فی الهواجر فی
البراری کانه ماء (قوله صلی الله علیه وسلم کن ابا خیثمة) قیل معناه انت ابو خیثمة قال ثعلب العرب تقول کن زیدا ای انت زید قال القاضی عیاض والاشبه عندی ان کن هنا للتحقیق والوجود ای لتوجد هذا الشخص
ابا خیثمة حقیقة وهذا الذی قاله القاضی هو الصواب وهو معنی قول صاحب التحریر تقدیره اللهم اجعل ابا خیثمة وابو خیثمة هذا اسمه عبد الله بن خیثمة وقیل مالک بن قیس قال بعض الحفاظ ولیس فی الصحابة من یکنی ابا
خیثمة الا اثنان احدهما هذا والثانی عبد الرحمن بن ابی سبرة الجعفی (قوله لمزه المنافقون) ای عابوه واحتقروه (قوله توجه قافلا) ای راجعا (قوله حضرنی بثی) ای اشد الحزن (قوله قد اظل قادما زاح عنی
الباطل) فقوله اظل بالظاء المعجمة ای قبل ودنا قدومه کانه القی علی ظله وزاح ای زال (قوله فاجمعت صدقه) ای عزمت علیه یقال اجمع امره وعلی امره وعزم علیه بمعنی (قوله لقد اعطیت جدلا) ای فصاحة وقوة فی
الکلام وبراعة بحیث اخرج عن عهدة ما نسب الی اذا اردت (قوله تبسم تبسم المغضب) هو بفتح الضاد ای المغضبان (قوله لیوشکن) هو بکسر الشین ای لیسرعن (قوله تجد علی فیه) هو بکسر الجیم وتخفیف الدال ای تغضب
(قوله انی لارجو فیه عقبی الله) ای ان یعقبنی خیرا وان یثیبنی علیه (قوله فوالله ما زالوا یؤنبونی) هو بهمزة بعد الیاء ثم نون ثم موحدة ای یلومونی اشد اللوم (قوله فی رجلین صالحین کعب بن مرارة بن ربیعة العامری) هکذا
هو فی جمیع نسخ مسلم العامری وانکره العلماء وقالوا هو غلط انما هو ابن العمری بفتح العین واسکان المیم من بنی عمرو بن عوف وکذا ذکره البخاری وکذا نسبه محمد بن اسحق وابن عبد البر وغیرهما من الائمة قال القاضی هذا هو الصواب
وان کان القابسی قد قال لا اعرف الا العامری فالذی فیه الجمهور اصح واما (قوله مرارة بن ربیعة فکذا وقع فی نسخ مسلم وکذا نقله القاضی عن نسخ مسلم ووقع فی البخاری ابن الربیع قال ابن عبد البر یقال ابن وهب ومرارة بضم
المیم وتخفیف الراء المکررة (قوله وهلال بن امیة الواقفی) هو بقاف ثم فاء منسوب الی بنی واقف بطن من الانصار وهو هلال بن امیة بن عامر بن قیس بن عبد الاعلی بن عامر بن کعب بن واقف واسم واقف
مالک بن امرأ القیس بن مالک بن الاوس الانصاری (قوله ونهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کلامنا ایها الثلاثة) قال القاضی هو بالرفع وموضعه نصب علی الاختصاص قال سیبویه نقلا عن العرب
اللهم اغفر لنا ایتها العصابة وهذا مثله ونهی هذا هجران اهل البدع والعاصی (قوله حتی تنکرت لی فی نفسی الارض فما هی بالارض التی اعرف) معناه تغیر علی کل شیء حتی الارض فانها توحشت علی
وصارت کانها ارض لم اعرفها لتوحشها علی (قوله فاما صاحبای فاستکانا) ای خضعا (قوله اشب القوم واجلدهم) ای اصغرهم سنا واقواهم (قوله تسورت جدار حائط ابی قتادة) معنی تسورته
علوته وصعدت سوره وهو علاه وفیه دلیل لجواز دخول الانسان بستان صدیقه وقریبه الذی یدل علیه یعرف انه لا یکره له ذلک بغیر اذنه بشرط ان یعلم انه لیس له هناک زوجة مکشوفة ونحو ذلک

نبوکا

تابی
تاب

یقتنی

فسلمت علیہ فواللہ ما رد علی السلام فقلت لہ یا ابا قتادۃ انشدک باللہ ھل تعلمن انی احب اللہ ورسولہ قال فسکت فعدت فناشدتہ فسکت فعدت فناشدتہ فقال اللہ ورسولہ اعلم ففاضت عینای وتولیت حتی تسورت الجدار فبینا انا امشی فی سوق المدینۃ اذا نبطی من نبط اھل الشام ممن قدم بالطعام یبیعہ بالمدینۃ یقول من یدل علی کعب بن مالک قال فطفق الناس یشیرون لہ الی حتی جاءنی فدفع الی کتابا من ملک غسان وکنت کاتبا فقرأتہ فاذا فیہ اما بعد فانہ قد بلغنا ان صاحبک قد جفاک ولم یجعلک اللہ بدار ھوان ولا مضیعۃ فالحق بنا نواسک قال فقلت حین قرأتھا وھذہ ایضا من البلاء فتیممت بھا التنور فسجرتھا بھا حتی اذا مضت اربعون من الخمسین واستلبث الوحی اذا رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتینی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تعتزل امرأتک قال فقلت اطلقھا ام ماذا افعل قال لا بل اعتزلھا فلا تقربنھا قال فارسل الی صاحبی بمثل ذلک قال فقلت لامرأتی الحقی باھلک فکونی عندھم حتی یقضی اللہ فی ھذا الامر قال فجاءت امرأۃ ھلال بن امیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لہ یا رسول اللہ ان ھلال بن امیۃ شیخ ضائع لیس لہ خادم فھل تکرہ ان اخدمہ قال لا ولکن لا یقربنک فقالت انہ واللہ ما بہ حرکۃ الی شیء واللہ ما زال یبکی منذ کان من امرہ ما کان الی یومہ ھذا قال فقال لی بعض اھلی لو استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امرأتک فقد اذن لامرأۃ ھلال بن امیۃ ان تخدمہ قال فقلت لا استاذن فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یدرینی ماذا یقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذنتہ فیھا وانا رجل شاب قال فلبثت بذلک عشر لیال فکمل لنا خمسون لیلۃ من حین نھی عن کلامنا قال ثم صلیت صلوۃ الفجر صباح خمسین لیلۃ علی ظھر بیت من بیوتنا فبینا انا جالس علی الحال التی ذکر اللہ منا قد ضاقت علی نفسی وضاقت علی الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ اوفی علی سلع یقول باعلی صوتہ یا کعب بن مالک ابشر قال فخررت ساجدا وعرفت ان قد جاء فرج قال وآذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس بتوبۃ اللہ علینا حین صلی صلاۃ الفجر فذھب الناس یبشروننا فذھب قبل صاحبی مبشرون وارکض رجل الی فرسا وسعی ساع من اسلم قبلی واوفی علی الجبل فکان الصوت اسرع من الفرس فلما جاءنی الذی سمعت صوتہ یبشرنی نزعت لہ ثوبی فکسوتھما ایاہ ببشارتہ واللہ ما املک غیرھما یومئذ واستعرت ثوبین فلبستھما فانطلقت اتامم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتلقانی الناس فوجا فوجا یھنونی بالتوبۃ ویقولون لتھنک توبۃ اللہ علیک حتی دخلت المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی المسجد حولہ الناس فقام طلحۃ بن عبید اللہ یھرول حتی صافحنی وھنانی واللہ ما قام رجل من المھاجرین غیرہ قال فکان کعب لا ینساھا لطلحۃ قال کعب فلما سلمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو یبرق وجھہ من السرور یقول ابشر بخیر یوم مر علیک منذ ولدتک امک قال فقلت امن عندک یا رسول اللہ ام من عند اللہ فقال لا بل من عند اللہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سر استنار وجھہ حتی کان وجھہ قطعۃ قمر قال وکنا نعرف ذلک قال فلما جلست بین یدیہ قلت یا رسول اللہ ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ والی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسک علیک بعض مالک فھو خیر لک قال فقلت فانی امسک سھمی الذی بخیبر قال وقلت یا رسول اللہ ان اللہ انما انجانی بالصدق وان من توبتی ان لا احدث الا صدقا ما بقیت قال فواللہ ما علمت ان احدا من المسلمین ابلاہ اللہ فی صدق الحدیث منذ ذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن مما ابلانی اللہ واللہ ما تعمدت کذبۃ منذ قلت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی یومی ھذا وانی لارجو ان یحفظنی اللہ فیما بقی قال

(قولہ فسلمت علیہ فواللہ ما رد علی السلام) انما لم یرد علیہ السلام لعموم النھی عن کلامھم وفیہ انہ لا یسلم علی المبتدعۃ ونحوھم وفیہ ان السلام کلام وان من حلف لا یکلم انسانا فسلم علیہ اورد علیہ السلام حنث (قولہ انشدک باللہ) ھو بفتح الھمزۃ وضم الشین ای اسئلک باللہ واصلہ من النشید وھو الصوت (قولہ اللہ ورسولہ اعلم) قال القاضی لعل ابا قتادۃ لم یقصد بھذا تکلیمہ لانہ منھی عن کلامہ انما قال ذلک لنفسہ لما ناشدہ اللہ فقال ابو قتادۃ مظھرا لاعتقادہ لا یسمعہ ولو حلف رجل لا یکلم رجلا فسالہ عن شیء فقال اللہ اعلم یرید اسماعہ وجوابہ حنث (قولہ نبطی من نبط اھل الشام) یقال النبط والانباط والنبیط وھم فلاحوا العجم (قولہ ولم یجعلک اللہ بدار ھوان ولا مضیعۃ فالحق بنا نواسک) المضیعۃ فیھا لغتان احدھما کسر الضاد واسکان الیاء والثانیۃ باسکان الضاد وفتح الیاء ای فی موضع ضال یضاع فیہ حقک وقولہ نواسک وفی بعض النسخ نواسیک بزیادۃ یاء وھو صحیح ای ونحن نواسیک وقطعہ عن جواب الامر معناہ نشارکک فیما عندنا (قولہ فتیممت بھا التنور فسجرتھا) ھکذا ھو فی جمیع النسخ بلا ذال وھی لغۃ فی تممت ومعناھما قصدت ومعنی سجرتھا ای احرقتھا وانث الضمیر لانہ اراد معنی الکتاب وھو الصحیفۃ (قولہ واستلبث الوحی) ای ابطأ (قولہ فقلت لامرأتی الحقی باھلک فکونی عندھم حتی یقضی اللہ فی ھذا الامر) ھذا دلیل علی ان ھذا اللفظ لیس صریحا فی الطلاق وانما ھو کنایۃ ولم ینو بہ الطلاق فلم یقع (قولہ وانا رجل شاب) یعنی انی قادر علی خدمۃ نفسی واخاف ایضا علی نفسی من شدۃ الشباب ان اصبت امرأتی وقد نھیت عنھا (قولہ فکمل لنا خمسون) ھو بفتح المیم وضمھا وکسرھا (قولہ وضاقت علی الارض بما رحبت) ای بما اتسعت ومعناہ ضاقت علی الارض مع انھا متسعۃ والرحب السعۃ (قولہ سمعت صارخا اوفی علی سلع) ای صعدہ وارتفع علیہ وسلع بفتح السین المھملۃ واسکان اللام وھو جبل بالمدینۃ معروف (قولہ یا کعب بن مالک ابشر وقولہ فذھب الناس مبشرونا) فیہ دلیل لاستحباب التبشیر والتھنیۃ لمن تجددت لہ نعمۃ ظاھرۃ او اندفعت عنہ کربۃ شدیدۃ ونحو ذلک وھذا الاستحباب عام فی کل نعمۃ حصلت او کربۃ انکشفت سواء کانت من امور الدین او الدنیا (قولہ فخررت ساجدا) دلیل للشافعی ومن وافقہ فی استحباب سجود الشکر بکل نعمۃ ظاھرۃ حصلت او نقمۃ ظاھرۃ اندفعت (قولہ فآذن الناس) ای اعلمھم (قولہ نزعت لہ ثوبی فکسوتھما ایاہ ببشارتہ) فیہ استحباب اجارۃ البشیر بخلعۃ والا فبغیرھا والخلعۃ احسن وھی المعتادۃ (قولہ واستعرت ثوبین فلبستھما) فیہ جواز العاریۃ وجواز عاریۃ الثوب للبس (قولہ فانطلقت اتامم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلقانی الناس فوجا فوجا) اتامم اقصد والفوج الجماعۃ (قولہ فقام طلحۃ بن عبید اللہ یھرول حتی صافحنی وھنانی) فیہ استحباب مصافحۃ القادم والقیام لاکرامہ والھرولۃ الی لقائہ بشاشۃ بہ وفرحا (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ابشر بخیر یوم مر علیک منذ ولدتک امک) معناہ سوی یوم اسلامک انما لم یستثنہ لانہ معلوم لا بد منہ (قولہ ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسک علیک بعض مالک فھو خیر لک) معنی انخلع منہ اخرج منہ واتصدق بہ وفیہ استحباب الصدقۃ شکرا للنعم المتجددۃ لا سیما ما عظم منھا وانما امرہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاقتصار علی الصدقۃ ببعضہ خوفا من تضرره بالفقر وخوفا ان لا یصبر علی الاضاقۃ ولا یخالف ھذا صدقۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ بجمیع مالہ فانہ کان صابرا راضیا فان قیل کیف قال انخلع من مالی فاثبت لہ مالا مع قولہ ولا نزعت ثوبی والا لملک غیرھما فالجواب ان المراد بقولہ ان انخلع من مالی الارض والعقار ولھذا قال فانی امسک سھمی الذی بخیبر واما قولہ لا املک غیرھما فالمراد بہ من الثیاب ونحوھا مما یخلع ویلبس بالبشیر وفیہ دلیل علی تخصیص الیمین بالنیۃ وھو مذھبنا فاذا حلف لا مال لہ ونوی نوعا لم یحنث بنوع آخر من المال او لا یاکل ونوی تمرا لم یحنث بالخبز (قولہ فواللہ ما علمت احدا من المسلمین ابلاہ اللہ تعالی فی صدق الحدیث احسن مما ابلانی) ای انعم علیہ والبلاء والابلاء یکون فی الخیر والشر لکن اذا اطلق کان للشر غالبا فاذا اریدہ الخیر قیدہ کما قیدہ ھنا فقال احسن مما ابلانی (قولہ واللہ ما تعمدت کذبۃ) ھی باسکان الذال وکسرھا

فانزل اللہ عز وجل لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ حتی بلغ انہ بہم رؤف رحیم وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم وظنوا ان لا ملجأ من اللہ الا الیہ ثم تاب علیہم لیتوبوا ان اللہ ہو التواب الرحیم یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال کعب واللہ ما انعم اللہ علی من نعمۃ قط بعد اذ ہدانی اللہ للاسلام اعظم فی نفسی من صدقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا اکون کذبتہ فاہلک کما ہلک الذین کذبوا ان اللہ قال للذین کذبوا حین انزل الوحی شرا قال لاحد قال اللہ سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم الیہم لتعرضوا عنہم فاعرضوا عنہم انہم رجس ومأواہم جہنم جزاء بما کانوا یکسبون یحلفون لکم لترضوا عنہم فان ترضوا عنہم فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین قال کعب کنا خلفنا ایہا الثلاثۃ عن امر اولئک الذین قبل منہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین حلفوا لہ فبایعہم واستغفر لہم وارجأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا حتی قضی اللہ فیہ فبذلک قال اللہ عز وجل وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا ولیس الذی ذکر اللہ مما خلفنا تخلفنا عن الغزو وانما ہو تخلیفہ ایانا وارجاؤہ امرنا عن من حلف لہ واعتذر الیہ فقبل منہ **وحدثنیہ** محمد بن رافع نا حجین بن المثنی نا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب باسناد یونس عن الزہری سواء **وحدثنی** عبد بن حمید حدثنی یعقوب بن ابراہیم بن سعد نا محمد بن عبد اللہ بن مسلم ابن اخی الزہری عن عمہ محمد بن مسلم الزہری قال اخبرنی عبد الرحمن بن عبد اللہ ابن کعب بن مالک ان عبد اللہ بن کعب بن مالک وکان قائد کعب حین عمی قال سمعت کعب بن مالک یحدث حدیثہ حین تخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وساق الحدیث وزاد فیہ علی یونس فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل ما یرید غزوۃ الا ورّی بغیرہا حتی کانت تلک الغزوۃ ولم یذکر فی حدیث ابن اخی الزہری ابا خیثمۃ ولحوقہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم **وحدثنی** سلمۃ بن شبیب نا الحسن بن اعین نا معقل وہو ابن عبید اللہ عن الزہری قال اخبرنی عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک عن عمہ عبید اللہ بن کعب وکان قائد کعب حین اصیب بصرہ وکان اعلم قومہ واوعاہم لاحادیث اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت ابی کعب بن مالک وہو احد الثلاثۃ الذین تیب علیہم یحدث انہ لم یتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ غزاہا قط غیر غزوتین وساق الحدیث وقال فیہ وغزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بناس کثیر یزیدون علی عشرۃ آلاف ولا یجمعہم دیوان حافظ

قولہ ما انعم اللہ علی من نعمۃ قط بعد اذ ہدانی للاسلام اعظم فی نفسی من صدقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا اکون کذبتہ فاہلک) ہکذا ہو فی جمیع نسخ مسلم وکثیر من روایات البخاری قال العلماء لفظۃ لا فی قولہ ان لا اکون زائدۃ ومعناہ ان اکون کذبتہ کقولہ تعالی ما منعک ان لا تسجد اذ امرتک **وقولہ** فاہلک بکسر اللام علی الفصیح المشہور وحکی فتحہا وہو شاذ ضعیف (**قولہ** وارجاؤہ امرنا) ای تاخیرہ (**قولہ** فی روایۃ ابن اخی الزہری عن عمہ عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب عن عبید اللہ بن کعب) کذا قالہ فی ہذہ الروایۃ عبید اللہ بضم العین مصغرا وکذا قالہ فی الروایۃ التی بعدہا روایۃ معقل بن عبید اللہ عن الزہری عن عبد الرحمن عن عبید اللہ بن کعب مصغرا وقال قبلہما فی روایۃ یونس المذکورۃ اول الحدیث عن الزہری عن عبد اللہ بن کعب بفتح العین مکبرا وکذا قال فی روایۃ عقیل عن الزہری عن عبد اللہ بن کعب مکبرا قال الدارقطنی الصواب روایۃ من قال عبد اللہ بفتح العین مکبرا ولم یذکر البخاری فی الصحیح الا روایۃ عبد اللہ مکبرا مع تکرار الحدیث (**قولہ** قل ما یرید غزوۃ الا ورّی بغیرہا) ای اوہم غیرہا واصلہ من وراء کانہ جعل البیان وراء ظہرہ (**قولہ** وکان اوعاہم لاحادیث اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ای احفظہم (**قولہ** لم یتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ غزاہا قط غیر غزوتین) المراد بہما غزوۃ بدر وغزوۃ تبوک کما صرح بہ فی الروایۃ الاولی (**قولہ** وغزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بناس کثیر یزیدون علی عشرۃ آلاف) ہکذا وقع ہنا زیادۃ علی عشرۃ آلاف ولم یبین قدرہا وقد قال ابو زرعۃ الرازی کانوا سبعین الفا وقال ابن اسحق کانوا ثلثین الفا وہذا اشہر وجمع بینہما بعض الائمۃ بان ابا زرعۃ عد التابع والمتبوع وابن اسحق عد المتبوع فقط واللہ اعلم واعلم ان فی حدیث کعب ہذا رضی اللہ عنہ فوائد کثیرۃ احدہا اباحۃ الغنیمۃ لہذہ الامۃ لقولہ خرجوا یریدون عیر قریش الثانیۃ فضیلۃ اہل بدر واہل العقبۃ الثالثۃ جواز الحلف من غیر استحلاف فی غیر الدعوی عند القاضی الرابعۃ انہ ینبغی لامیر الجیش اذا اراد غزوۃ ان یوری بغیرہا لئلا یسبقہ الجواسیس ونحوہم بالتحذیر الا اذا کانت سفرۃ بعیدۃ فیستحب ان یعرفہم البعد لیتاہبوا الخامسۃ التاسف علی ما فات من الخیر وتمنی التاسف ان کان فعلہ لقولہ فیا لیتنی فعلت السادسۃ رد غیبۃ المسلم لقول معاذ بئس ما قلت السابعۃ فضیلۃ الصدق وملازمتہ وان کان فیہ مشقۃ فان عاقبتہ خیر وان الصدق یہدی الی البر والبر یہدی الی الجنۃ کما ثبت فی الصحیح الثامنۃ استحباب صلوۃ القادم من سفر رکعتین فی مسجد محلتہ اول قدومہ قبل کل شیء التاسعۃ انہ یستحب للقادم من سفر اذا کان مشہورا یقصدہ الناس لسلام علیہ ان یقعد لہم فی مجلس بارز ہیئتہ لوصول الیہ العاشرۃ الحکم بالظاہر واللہ یتولی السرائر وقبول معاذیر المنافقین ونحوہم ما لم یترتب علی ذلک مفسدۃ الحادیۃ عشرۃ استحباب ہجران اہل البدع والمعاصی الظاہرۃ وترک السلام علیہم ومقاطعتہم تحقیرا لہم وزجرا الثانیۃ عشرۃ استحباب بکائہ علی نفسہ اذا وقعت منہ معصیۃ الثالثۃ عشرۃ ان مسارقۃ النظر فی الصلوۃ والالتفات لا یبطلہا الرابعۃ عشرۃ ان السلام یسمی کلاما وکذلک رد السلام وان من حلف لا یکلم انسانا فسلم علیہ اورد علیہ السلام یحنث الخامسۃ عشرۃ وجوب ایثار طاعۃ اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مودۃ الصدیق والقریب وغیرہما کما فعل ابو قتادۃ حین سلم علیہ کعب فلم یرد علیہ حین نہی عن کلامہ السادسۃ عشرۃ انہ اذا حلف لا یکلم انسانا فکلم ولم یقصد کلامہ بل قصد غیرہ فسمع المحلوف علیہ لم یحنث الحالف لقولہ اللہ اعلم فانہ محمول علی انہ لم یقصد کلامہ کما سبق السابعۃ عشرۃ جواز احراق ورقۃ فیہا ذکر اللہ تعالی للمصلحۃ کما فعل عثمان والصحابۃ رضی اللہ عنہم بالمصاحف التی غیر مصحفہ الذی اجمعت الصحابۃ علیہ وکان ذلک صیانۃ فہی حاجۃ وموضع الدلالۃ من حدیث کعب انہ احرق الورقۃ وفیہا لم یہلک اللہ بدارہ وان الثامنۃ عشرۃ اخفاء ما یخاف من اظہارہ مفسدۃ واتلافہ التاسعۃ عشرۃ ان قولہ لامرأتہ الحقی باہلک لیس بصریح طلاق ولا یقع بہ شیء اذا لم ینو العشرون جواز خدمۃ المرأۃ زوجہا برضاہا وذلک جائز لہ بالاجماع فاما الزامہا بذلک فلا الحادیۃ والعشرون استحباب الکنایات فی الفاظ الاستمتاع بالنساء ونحوہا الثانیۃ والعشرون الورع والاحتیاط بمجانبۃ ما یخاف منہ الوقوع فی منہی عنہ لانہ لم یستاذن فی خدمۃ امرأتہ لہ وعلل بانہ شاب ای لا یامن مواقعتہا وقد نہی عنہا الثالثۃ والعشرون استحباب سجود الشکر عند تجدد نعمۃ ظاہرۃ او اندفاع بلیۃ ظاہرۃ وہو مذہب الشافعی وطائفۃ وقال ابو حنیفۃ وطائفۃ لا یشرع الرابعۃ والعشرون استحباب التبشیر بالخیر الخامسۃ والعشرون استحباب تہنیۃ من رزقہ اللہ خیرا ظاہرا او صرف عنہ شرا ظاہرا السادسۃ والعشرون استحباب اکرام المبشر بخلعۃ او نحوہا السابعۃ والعشرون انہ یجوز تخصیص الیمین بالنیۃ فاذا حلف لا مال لہ ونوی نوعا لم یحنث بنوع من المال غیرہ واذا حلف لا یاکل ونوی خبزا لم یحنث باللحم والتمر وسائر المأکول ولا یحنث الا بذلک النوع وکذلک لو حلف لا یکلم زیدا ونوی کلاما مخصوصا لم یحنث بتکلیمہ ایاہ بغیر ذلک الکلام المخصوص وہذا کلہ متفق عند اصحابنا ودلیلہ من ہذا الحدیث (**قولہ** فی التوبین واللہ ما املک غیرہما ثم قال بعدہ فی ساعۃ ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ ثم قال فانی امسک سہمی الذی بخیبر الثامنۃ والعشرون جواز العاریۃ التاسعۃ والعشرون جواز

باب فی حدیث الافک وقبول توبۃ القاذف

حدثنا حبان بن موسی انا عبد اللہ بن المبارک انا یونس بن یزید لا یلح وحدثنا اسحاق بن ابراہیم الحنظلی ومحمد بن رافع وعبد بن حمید قال ابن رافع نا وقال الآخران انا عبد الرزاق انا معمر والسیاق حدیث معمر من روایۃ عبد وابن رافع قال یونس ومعمر جمیعا عن الزہری قال اخبرنی سعید بن المسیب وعروۃ بن الزبیر وعلقمۃ ابن وقاص وعبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود عن حدیث عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قال لہا اہل الافک ما قالوا فبرأہا اللہ مما قالوا وکلہم حدثنی طائفۃ من حدیثہا وبعضہم کان اوعی لحدیثہا من بعض واثبت اقتصاصا وقد وعیت عن کل واحد منہم الحدیث الذی حدثنی وبعض حدیثہم یصدق بعضا ذکروا ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یخرج سفرا اقرع بین نسائہ فایتہن خرج سہمہا خرج بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ قالت عائشۃ فاقرع بیننا فی غزوۃ غزاہا فخرج فیہا سہمی فخرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذلک بعد ما انزل الحجاب فانا احمل فی ہودجی وانزل فیہ مسیرنا حتی اذا فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزوہ وقفل ودنونا من المدینۃ اذن لیلۃ بالرحیل فقمت حین اذنوا بالرحیل فمشیت حتی جاوزت الجیش فلما قضیت من شانی اقبلت الی الرحل فلمست صدری فاذا عقدی من جزع ظفار قد انقطع فرجعت فالتمست عقدی فحبسنی ابتغاؤہ واقبل الرہط الذین کانوا یرحلون لی فحملوا ہودجی فرحلوہ علی بعیری الذی کنت ارکب وہم یحسبون انی فیہ قالت وکانت النساء اذ ذاک خفافا لم یہبلن ولم یغشہن اللحم انما یاکلن العلقۃ من الطعام فلم یستنکر القوم ثقل الہودج حین رحلوہ ورفعوہ وکنت جاریۃ حدیثۃ السن فبعثوا الجمل وساروا وجدت عقدی بعد ما استمر الجیش فجئت منازلہم ولیس بہا داع ولا مجیب فتیممت منزلی الذی کنت فیہ وظننت ان القوم سیفقدونی فیرجعون الی فبینا انا جالسۃ فی منزلی غلبتنی عینی فنمت وکان صفوان بن المعطل السلمی ثم الذکوانی قد عرس من وراء الجیش فادلج فاصبح عند منزلی فرای سواد انسان نائم فاتانی فعرفنی حین رانی وقد کان یرانی قبل ان یضرب الحجاب علی فاستیقظت باسترجاعہ حین عرفنی فخمرت وجہی بجلبابی واللہ ما یکلمنی کلمۃ ولا سمعت منہ کلمۃ غیر استرجاعہ حتی اناخ راحلتہ فوطئ علی یدہا فرکبتہا فانطلق یقودبی الراحلۃ حتی اتینا الجیش

استعارۃ الثیاب للبس الثلاثون استحباب اجتماع الناس عند امامہم وکبیرہم فی الامور المہمۃ من بشارۃ ومشورۃ وغیرہما الحادیۃ والثلاثون استحباب القیام للوارد اکراما لہ اذا کان من اہل الفضل بای نوع کان وقد جاءت بہ احادیث جمعتہا فی جزء مستقل بالترخیص فیہ والجواب عما یظن بہ مخالفا لذلک الثانیۃ والثلاثون استحباب المصافحۃ عند التلاقی وہی سنۃ بلا خلاف الثالثۃ والثلاثون استحباب سرور الامام وکبیر القوم بما یسر اصحابہ واتباعہ الرابعۃ والثلاثون انہ یستحب لمن حصلت لہ نعمۃ ظاہرۃ او اندفعت عنہ کربۃ ظاہرۃ ان یتصدق بشیء صالح من مالہ شکرا للہ تعالی علی احسانہ وقد ذکر اصحابنا انہ یستحب لہ سجود الشکر والصدقۃ جمیعا وقد اجتمعا فی ہذا الحدیث الخامسۃ والثلاثون انہ یستحب لمن خاف ان لا یصبر علی الاضافۃ ان لا یتصدق بجمیع مالہ بل ذلک مکروہ لہ السادسۃ والثلاثون انہ یستحب لمن رای من یریدان یتصدق بکل مالہ ویخاف علیہ ان لا یصبر علی الاضافۃ ان ینہاہ عن ذلک ویشیر علیہ بعضہ السابعۃ والثلاثون انہ یستحب لمن تاب بسبب من الخیر ان یحافظ علی ذلک السبب فہو ابلغ فی تعظیم حرمات اللہ کما فعل کعب فی الصدق واللہ اعلم **باب** فی حدیث الافک وقبول توبۃ القاذف (**قولہ** حدثنا حبان ابن موسی) ہو بکسر الحاء ولیس لہ فی صحیح مسلم ذکر الا فی ہذا الموضع وقد اکثر عنہ البخاری فی صحیحہ (**قولہ** عن الزہری قال حدثنی سعید بن المسیب وعروۃ بن الزبیر وعلقمۃ بن وقاص وعبید اللہ ابن عبد اللہ بن عتبۃ عن عائشۃ الی قولہ وکلہم حدثنی طائفۃ من الحدیث وبعضہم اوعی لحدیثہا من بعض الی قولہ وبعض حدیثہم یصدق بعضا ہذا الذی فعلہ الزہری من جمعہ الحدیث عنہم جائز لا منع منہ ولا کراہۃ فیہ لانہ قد بین ان بعض الحدیث عن بعضہم وبعضہ عن بعضہم وہؤلاء الاربعۃ ائمۃ حفاظ ثقات من اجل التابعین فاذا تردد اللفظۃ من ہذا الحدیث بین کونہا عن ہذا او ذاک لم یضر وجاز الاحتجاج بہا لانہا ثقتان وقد اتفق العلماء علی انہ لو قال حدثنی زید او عمرو وہما ثقتان معروفان بالثقۃ عند المخاطب جاز الاحتجاج بہ (**قولہ** وبعضہم اوعی لحدیثہا من بعض واثبت اقتصاصا) ای احفظ واحسن ایرادا وسردا للحدیث (**قولہا** کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد سفرا اقرع بین نسائہ) ہذا دلیل لمالک والشافعی واحمد وجماہیر العلماء فی العمل بالقرعۃ فی القسم بین الزوجات وفی العتق والوصایا والقسمۃ ونحو ذلک وقد جاءت فیہا احادیث کثیرۃ فی الصحیح مشہورۃ قال ابو عبید عمل بہا ثلثۃ من الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین یونس وزکریا ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن المنذر استعمالہا کالاجماع قال ولا معنی لقول من ردہا والمشہور عن ابی حنیفۃ ابطالہا وحکی عنہ اجازتہا قال ابن المنذر وغیرہ القیاس تركہا لکن عملنا بہا للآثار وفیہ القرعۃ بین النساء عند ارادۃ السفر ببعضہن ولا یجوز اخذ بعضہن بغیر قرعۃ ہذا مذہبنا وبہ قال ابو حنیفۃ وآخرون وہو روایۃ عن مالک وعنہ روایۃ ان لہ السفر بمن شاء منہن بلا قرعۃ لانہا قد تکون انفع لہ فی طریقہ والاخری انفع لہ فی بیتہ ومالہ (**قولہا** آذن لیلۃ بالرحیل) روی بالمد وتخفیف الذال وبالقصر وتشدیدہا ای اعلم (**قولہا** وعقدی من جزع ظفار قد انقطع) اما العقد فمعروف نحو القلادۃ والجزع بفتح الجیم واسکان الزای وہو خرز یمان واما ظفار فبفتح الظاء المعجمۃ وکسر الراء وہی مبنیۃ علی الکسر تقول ہذہ ظفار ودخلت ظفار وای ظفار بکسر الراء بلا تنوین فی الاحوال کلہا وہی قریۃ فی الیمن (**قولہا** واقبل الرہط الذین کانوا یرحلون لی فحملوا ہودجی فرحلوہ علی بعیری) ہکذا وقع فی اکثر النسخ یرحلون لی باللام وفی بعض النسخ بی بالباء واللام اجود ویرحلون بفتح الیاء واسکان الراء وفتح الحاء المخففۃ ای یجعلون الرحل علی البعیر وہو معنی قولہا فرحلوہ بتخفیف الحاء والرہط ہم جماعۃ دون عشرۃ والہودج بفتح الہاء مرکب من مراکب النساء (**قولہا** وکانت النساء اذ ذاک خفافا لم یہبلن ولم یغشہن اللحم انما یاکلن العلقۃ من الطعام) **فقولہا** یہبلن ضبطوہ علی اوجہ اشہرہا ضم الیاء وفتح الہاء والباء المشددۃ ای یثقلن باللحم والشحم والثانی یہبلن بفتح الیاء والباء واسکان الہاء بینہما والثالث بفتح الیاء وضم الباء الموحدۃ ویجوز بضم اولہ واسکان الہاء وکسر الموحدۃ قال اہل اللغۃ یقال ہبلہ اللحم واہبلہ اذا اثقلہ وکثر لحمہ وشحمہ وفی روایۃ البخاری لم یثقلن وہو بمعناہ وہو ایضا المراد بقولہا ولم یغشہن اللحم ویاکلن العلقۃ بضم العین ای القلیل ویقال لہا ایضا البلغۃ (**قولہا** فتیممت منزلی) ای قصدتہ (**قولہا** وکان صفوان ابن المعطل) ہو بفتح الطاء بلا خلاف کذا ضبطہ ابو ہلال العسکری والقاضی فی المشارق وآخرون (**قولہا** عرس من وراء الجیش فادلج) التعریس النزول آخر اللیل فی السفر لنوم او استراحۃ وقال ابو زید ہو النزول ای وقت کان والمشہور الاول **وقولہا** ادلج بتشدید الدال وہو سیر آخر اللیل (**قولہا** فرای سواد انسان) ای شخصہ (**قولہا** فاستیقظت باسترجاعہ) ای انتبہت من نومی بقولہ انا للہ وانا الیہ راجعون (**قولہا** خمرت وجہی) ای غطیتہ

بعد ما نزلوا موغرین فی نحر الظهیرة فهلك من هلك فی شانی وكان الذی تولی كبره عبد الله بن ابی ابن سلول فقدمنا المدینة فاشتكیت حین قدمنا المدینة شهرا والناس یفیضون فی قول اهل الافك ولا اشعر بشیء من ذلك وهو یریبنی فی وجعی انی لا اعرف من رسول الله صلی الله علیه وسلم اللطف الذی كنت اری منه حین اشتكی انما یدخل رسول الله صلی الله علیه وسلم فیسلم ثم یقول كیف تیكم فذاك یریبنی ولا اشعر بالشر حتی خرجت بعد ما نقهت وخرجت معی ام مسطح قبل المناصع وهو متبرزنا ولا نخرج الا لیلا الی لیل وذلك قبل ان نتخذ الكنف قریبا من بیوتنا وامرنا امر العرب الاول فی التنزه وكنا نتاذی بالكنف ان نتخذها عند بیوتنا فانطلقت انا وام مسطح وهی بنت ابی رهم بن المطلب بن عبد مناف وامها بنت صخر بن عامر خالة ابی بكر الصدیق وابنها مسطح بن اثاثة بن عباد بن المطلب فاقبلت انا وبنت ابی رهم قبل بیتی حین فرغنا من شاننا فعثرت ام مسطح فی مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما قلت اتسبین رجلا قد شهد بدرا قالت ای هنتاه اولم تسمع ما قال قلت وما ذا قال قالت فاخبرتنی بقول اهل الافك فازددت مرضا الی مرضی فلما رجعت الی بیتی فدخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسلم ثم قال كیف تیكم قلت اتاذن لی ان آتی ابوی قالت وانا حینئذ ارید ان اتیقن الخبر من قبلهما فاذن لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجئت ابوی فقلت لامی یا امتاه ما یتحدث الناس قالت یا بنیة هونی علیك فوالله لقلما كانت امرأة قط وضیئة عند رجل یحبها ولها ضرائر الا كثرن علیها قالت قلت سبحان الله وقد تحدث الناس بهذا قالت فبكیت تلك اللیلة حتی اصبحت لا یرقأ لی دمع ولا اكتحل بنوم ثم اصبحت ابكی ودعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علی بن ابی طالب واسامة بن زید حین استلبث الوحی یستشیرهما فی فراق اهله قالت فاما اسامة بن زید فاشار علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالذی یعلم من براءة اهله وبالذی یعلم فی نفسه لهم من الود فقال یا رسول الله هم اهلك ولا نعلم الا خیرا واما علی بن ابی طالب فقال لم یضیق الله علیك والنساء سواها كثیر وان تسأل الجاریة تصدقك قالت فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بریرة فقال ای بریرة هل رایت من شیء یریبك من عائشة قالت له بریرة والذی بعثك بالحق ان رایت علیها امرا قط اغمصه علیها اكثر من انها جاریة حدیثة السن تنام عن عجین اهلها فتاتی الداجن فتاكله قالت فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر فاستعذر من عبد الله ابن ابی ابن سلول قالت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی المنبر یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاه فی اهل بیتی فوالله ما علمت علی اهلی الا خیرا ولقد ذكروا رجلا ما علمت علیه الا خیرا وما كان یدخل علی اهلی الا معی

(قولها نزلوا موغرین فی نحر الظهیرة) الموغر بالغین المعجمة النازل فی وقت الوغرة بفتح الواو واسكان الغین وهی شدة الحر كما فسرها فی الكتاب فی آخر الحدیث وذكر هناك ان منهم من رواه موعرین بالعین المهملة وهو ضعیف ونحر الظهیرة وقت القائلة وشدة الحر (قولها وكان الذی تولی كبره) ای معظمه وهو بكسر الكاف علی القراءة المشهورة وقرئ فی الشواذ بضمها وهی لغة (قولها وكان الذی تولی كبره عبد الله بن ابی ابن سلول) هكذا صوابه ابن سلول برفع ابن وكتابته بالالف صفة لعبد الله وقد سبق بیانه مرات وتقدم ایضاحه فی كتاب الایمان فی حدیث المقداد مع نظائره (قولها والناس یفیضون فی قول اهل الافك) ای یخوضون فیه والافك بكسر الهمزة واسكان الفاء هذا هو المشهور وحكی القاضی فتحهما جمیعا قال هما لغتان كنجس ونجس وهو الكذب (قولها وهو یریبنی فی وجعی انی لا اعرف من رسول الله صلی الله علیه وسلم اللطف الذی كنت اری منه) یریبنی بفتح اوله وضمه یقال رابه واراب اذا اوهمه وشككه واللطف بضم اللام واسكان الطاء ویقال بفتحهما لغتان وهو البر والرفق (قولها ثم یقول كیف تیكم) هی اشارة الی المؤنثة كذلكم فی المذكر (قولها خرجت بعد ما نقهت) هو بفتح القاف وكسرها لغتان حكاهما الجوهری فی الصحاح وغیره والفتح اشهر واقتصر علیه جماعة یقال نقه ینقه نقوها فهو ناقه ككلح یكلح كلوحا فهو كالح ونقه ینقه نقها فهو ناقه كفرح یفرح فرحا والجمع نقه بضم النون وتشدید القاف والناقه هو الذی افاق من المرض وبرأ منه وهو قریب عهد به لم یتراجع الیه كمال صحته (قولها وخرجت معی ام مسطح قبل المناصع) اما مسطح فبكسر المیم واما المناصع فبفتحها وهی مواضع خارج المدینة كانوا یتبرزون فیها (قولها قبل ان تتخذ الكنف) هی جمع كنیف قال اهل اللغة الكنیف الساتر مطلقا (قولها وامرنا امر العرب الاول فی التنزه) ضبطوا الاول بوجهین احدهما ضم الهمزة وتخفیف الواو والثانی الاول بفتح الهمزة وتشدید الواو وكلاهما صحیح والتنزه طلب النزاهة بالخروج الی الصحراء (قولها وهی بنت ابی رهم وابنها مسطح بن اثاثة) اما رهم فبضم الراء واسكان الهاء واما اثاثة بهمزة مضمومة وثاء مثلثة مكررة ومسطح لقب واسمه عامر وقیل عوف وكنیته ابو عباد وقیل ابو عبد الله توفی سنة سبع وثلثین وقیل اربع وثلثین واسم ام مسطح سلمی (قولها فعثرت ام مسطح فی مرطها فقالت تعس مسطح) اما عثرت فبفتح الثاء واما تعس فبفتح العین وكسرها لغتان مشهورتان واقتصر الجوهری علی الفتح والقاضی علی الكسر ورجح بعضهم الكسر وبعضهم الفتح ومعناه عثر وقیل هلك وقیل لزمه الشر وقیل بعد وقیل سقط بوجه خاصة واما المرط فبكسر المیم وهو كساء من صوف وقد یكون من غیره (قولها ای هنتاه) هی باسكان النون وفتحها الاسكان اشهر قال صاحب نهایة الغریب وتضم الهاء والاخیرة وتسكن ویقال فی التثنیة هنتان وفی الجمع هنات وهنوات وفی المذكر هن وهنان وهنون وذلك ان تلحقها الهاء لبیان الحركة فتقول یا هنه وان تشبع حركة النون فتصیر الفا فتقول یا هناه وذلك ضم الهاء فتقول یا هناه قبل قالوا وهذه اللفظة تختص بالنداء ومعناه یا هذه وقیل یا امرأة وقیل یا بلهاء كانها نسبت الی قلة المعرفة بمكائد الناس وشرورهم ومن المذكور حدیث الصبی بن معبد قلت یا هناه انی حریص علی الجهاد والله اعلم (قولها لقلما كانت امرأة وضیئة عند رجل یحبها ولها ضرائر الا كثرن علیها) الوضیئة مهموزة ممدودة هی الجمیلة الحسنة والوضاءة الحسن ووقع فی روایة ابن ماهان خطیئة من الخطوة وهی الوجاهة وارتفاع المنزلة والضرائر جمع ضرة وزوجات الرجل ضرائر لان كل واحدة تضر بالاخری بالغیرة والتسخط وغیره والاسم منه الضر بكسر الضاد وحكی ضمها (وقولها الا كثرن علیها) هو بالثاء المثلثة المشددة ای اكثرن القول فی عیبها ونقصها (قولها لا یرقأ لی دمع) هو بالهمزة ای لا ینقطع (قولها ولا اكتحل بنوم) ای لا انام (قولها استلبث الوحی) ای ابطأ ولبث ولم ینزل (قولها واما علی بن ابی طالب فقال لم یضیق الله علیك والنساء سواها كثیر) هذا الذی قاله علی رضی الله عنه هو الصواب فی حقه لانه لاءة مصلحة ونصیحة للنبی صلی الله علیه وسلم فی اعتقاده ولم یكن كذلك فی نفس الامر لانه رای انزعاج النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الامر وتعلقه فاراد راحة خاطره وكان ذلك اهم من غیره (قولها والذی بعثك بالحق ان رایت علیها امرا قط اغمصه علیها اكثر من انها جاریة حدیثة السن تنام عن عجین اهلها فتاتی الداجن فتاكله) فقولها اغمصه بفتح الهمزة وكسر المیم وبالصاد المهملة ای اعیبها به والداجن الشاة التی تالف البیت ولا تخرج للمرعی ومعنی هذا الكلام انه لیس فیها شیء مما تسألون عنه اصلا ولا فیها شیء من عیوب الانوثة عن العجین (قولها فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر فاستعذر من عبد الله بن ابی ابن سلول) اما ابی منون وابن سلول بالالف وسبق بیانه واما استعذر فمعناه انه قال من یعذرنی فیمن آذانی فی اهلی كما بینه فی هذا الحدیث ومعنی من یعذرنی من یقوم بعذری ان كافاته علی قبیح فعاله ولا یلمنی وقیل معناه من ینصرنی والعذیر الناصر

فقام سعد بن معاذ الانصاری فقال انا اعذرك منه یا رسول الله ان كان من الاوس ضربنا عنقه وان كان من اخواننا الخزرج امرتنا ففعلنا امرك قالت فقام
سعد بن عبادة وهو سید الخزرج وكان رجلا صالحا ولكن احتملته الحمیة فقال لسعد بن معاذ لعمر الله لا تقتله ولا تقدر علی قتله فقام اسید بن حضیر وهو
ابن عم سعد بن معاذ فقال لسعد بن عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه فانك منافق تجادل عن المنافقین فثار الحیان الاوس والخزرج حتی هموا ان یقتتلوا
ورسول الله صلی الله علیه وسلم قائم علی المنبر فلم یزل رسول الله صلی الله علیه وسلم یخفضهم حتی سكتوا وسكت قالت وبكیت یومی ذلك لا یرقأ لی دمع و
لا اكتحل بنوم ثم بكیت لیلتی المقبلة لا یرقأ لی دمع ولا اكتحل بنوم وابوای یظنان ان البكاء فالق كبدی فبینما هما جالسان عندی وانا ابكی استأذنت
علی امرأة من الانصار فاذنت لها فجلست تبكی قالت فبینا نحن علی ذلك دخل علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فسلم ثم جلس قالت ولم یجلس عندی
منذ قیل لی ما قیل وقد لبث شهرا لا یوحی الیه فی شأنی بشیء قالت فتشهد رسول الله صلی الله علیه وسلم حین جلس ثم قال اما بعد یا عائشة
فانه بلغنی عنك كذا وكذا فان كنت بریئة فسیبرئك الله وان كنت الممت بذنب فاستغفری الله وتوبی الیه فان العبد اذا اعترف بذنب ثم
تاب تاب الله علیه قالت فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم مقالته قلص دمعی حتی ما احس منه قطرة فقلت لابی اجب عنی رسول الله
صلی الله علیه وسلم فیما قال فقال والله ما ادری ما اقول لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت لامی اجیبی عنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت والله ما ادری
ما اقول لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت وانا جاریة حدیثة السن لا اقرأ كثیرا من القرآن انی والله لقد عرفت انكم قد سمعتم هذا حتی استقر فی انفسكم وصدقتم
به فان قلت لكم انی بریئة والله یعلم انی بریئة لا تصدقونی بذلك ولئن اعترفت لكم بأمر والله یعلم انی بریئة لتصدقونی وانی والله ما اجد لی ولكم مثلا الا
كما قال ابو یوسف فصبر جمیل والله المستعان علی ما تصفون قالت ثم تحولت واضطجعت علی فراشی قالت وانا والله حینئذ اعلم انی بریئة وان الله مبرئی
ببراءتی ولكن والله ما كنت اظن ان ینزل فی شأنی وحی یتلی ولشأنی كان احقر فی نفسی من ان یتكلم الله عز وجل فی بأمر یتلی ولكنی كنت ارجو ان یری
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی النوم رؤیا یبرئنی الله بها قالت فوالله ما رام رسول الله صلی الله علیه وسلم مجلسه ولا خرج من اهل البیت احد
حتی انزل الله عز وجل علی نبیه صلی الله علیه وسلم فاخذه ما كان یأخذه من البرحاء عند الوحی حتی انه لیتحدر منه مثل الجمان من العرق فی الیوم
الشاتی من ثقل القول الذی انزل علیه قالت فلما سری عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یضحك فكان اول كلمة تكلم بها ان قال
ابشری یا عائشة اما الله فقد برأك فقالت لی امی قومی الیه فقلت والله لا اقوم الیه ولا احمد الا الله هو الذی انزل براءتی قالت فانزل الله
عز وجل ان الذین جاؤا بالافك عصبة منكم لا تحسبوه شرا لكم بل هو خیر لكم الی عشر آیات فانزل الله عز وجل هذه الآیات ببراءتی قالت فقال ابو بكر
وكان ینفق علی مسطح لقرابته منه وفقره والله لا انفق علیه شیئا ابدا بعد الذی قال لعائشة فانزل الله عز وجل ولا یأتل اولوا الفضل منكم والسعة
ان یؤتوا اولی القربی الی قوله الا تحبون ان یغفر الله لكم قال حبان بن موسی قال عبد الله بن المبارك هذه ارجی آیة فی كتاب الله فقال ابو بكر
والله انی لاحب ان یغفر الله لی فرجع الی مسطح النفقة التی كان ینفق علیه وقال لا انزعها منه ابدا قالت عائشة وكان رسول الله صلی الله علیه وسلم
سأل زینب بنت جحش زوج النبی صلی الله علیه وسلم عن امری ما علمت او ما رأیت

(قولها فقام سعد بن معاذ فقال انا اعذرك منه) قال القاضی عیاض هذا مشكل لم یتكلم فیه احد وهو قولها فقام سعد بن معاذ فقال انا اعذرك منه وكانت هذه القصة فی غزوة المریسیع وهی غزوة
بنی المصطلق سنة ست فیما ذكره ابن اسحق ومعلوم ان سعد بن معاذ مات فی اثر غزوة الخندق من الرمیة التی اصابته وذلك سنة اربع باجماع اصحاب السیر الا شیأ قالوا قدی وحده قال القاضی
قال بعض شیوخنا ذكر سعد بن معاذ فی هذا وهم والاشبه انه غیره ولهذا لم یذكره ابن اسحق فی السیر وانما قال ان المتكلم اولاد آخر اسید بن حضیر قال القاضی وقد ذكر موسی بن عقبة ان غزوة المریسیع
كانت سنة اربع وهی سنة الخندق وقد ذكر البخاری اختلاف ابن اسحق وابن عقبة قال القاضی فیحتمل ان غزوة المریسیع وحدیث الافك كانا فی سنة اربع قبل قصة الخندق
قال القاضی وقد ذكر الطبری عن الواقدی ان المریسیع كانت سنة خمس قال وكانت الخندق وقریظة بعدها وذكر القاضی اسمعیل الخلاف فی ذلك وقال الاولی
ان یكون المریسیع قبل الخندق قال القاضی وهذا الذكر سعد فی قصة الافك وكانت فی المریسیع فعلی هذا یستقیم فیه ذكر سعد بن معاذ وهو الذی فی الصحیحین وقول
غیر ابن اسحق فی وقت المریسیع اصح هذا كلام القاضی وهو صحیح (قولها ولكن احتملته الحمیة) هكذا هو هنا لمعظم رواة صحیح مسلم احتملته بالجیم والهاء ای استخفته واغضبته
وحملته علی الجهل وفی روایة ابن ماهان هنا احتملته بالحاء والمیم وكذا رواه مسلم بعد هذا من روایة یونس وصالح وكذا رواه البخاری ومعناه اغضبته
فالروایتان صحیحتان (قولها فثار الحیان الاوس والخزرج) ای تناهضوا للنزاع والعصبیة كما قالت حتی هموا ان یقتتلوا (قوله صلی الله علیه وسلم وان كنت الممت
بذنب فاستغفری الله) معناه ان كنت فعلت ذنبا ولیس ذلك لك بعادة وهذا اصل اللم (قولها قلص دمعی) هو بفتح القاف واللام ای ارتفع لاستعظام
ما یعیبنی من الكلام (قولها لابویها اجیبا عنی) فیه تفویض الكلام الی الكبار لانهم اعرف بمقاصده واللائق بالمواطن منه وابواها یعرفان حالها واما قول ابویها لا ندری ما نقول
فمعناه ان الامر الذی سألها عنه لا یقفان منه علی زائد علی ما عند رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل نزول الوحی من حسن الظن بها والسرائر الی الله تعالی (قولها ما رام
رسول الله صلی الله علیه وسلم مجلسه) ای ما فارقه (قولها فاخذه ما كان یأخذه من البرحاء) هی بضم الموحدة وفتح الراء وبالحاء المهملة والمد وهی الشدة (قولها
حتی انه لیتحدر منه مثل الجمان من العرق) معنی لیتحدر لیتصبب والجمان بضم الجیم وتخفیف المیم وهو اللؤلؤ شبهت قطرات عرقه صلی الله علیه وسلم بحبات اللؤلؤ فی الصفاء
والحسن (قولها فلما سری عن رسول الله صلی الله علیه وسلم) ای كشف وازیل (قولها فقالت لی امی قومی فقلت والله لا اقوم الیه ولا احمد الا الله هو الذی انزل براءتی)
معناه قالت لها امها قومی فاحمدیه وقبلی راسه واشكریه لنعمة الله تعالی التی بشرك بها فقالت عائشة ما قالت اذلالا علیهم وعتبا لكونهم شكوا فی حالها مع علمهم بحسن طرائقها وجمیل
احوالها وارتفاعها عن هذا الباطل الذی افتراه قوم ظالمون ولا حجة له ولا شبهة فیه قالت وانما احمد ربی سبحانه وتعالی الذی انزل براءتی وانعم علی بما لم اكن اتوقعه كما قالت
ولشأنی كان احقر فی نفسی من ان یتكلم الله تعالی فی بأمر یتلی (قوله عز وجل ولا یأتل اولوا الفضل منكم والسعة) ای لا یحلفوا والالیة الیمین وسبق بیانها

فقالت یارسول الله اُحمی سمعی وبصری والله ما علمت الا خیرا قالت عائشة وهی التی کانت تساميني من ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فعصمها الله بالورع وطفقت اختها حمنة بنت جحش تحارب لها فهلكت فيمن هلك قال الزهري فهذا ما انتهى الينا من امر هؤلاء الرهط وقال في حديث يونس احتملته الحمية **وحدثني** ابو الربيع العتكي نا فليح بن سليمان ح وحدثنا الحسن بن علي الحلواني وعبد بن حميد قالا نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابي عن صالح بن كيسان كلاهما عن الزهري بمثل حديث يونس ومعمر باسنادهما وفي حديث فليح احتملته الحمية كما قال معمر وفي حديث صالح احتملته الحمية كقول يونس وزاد في حديث صالح قال عروة كانت عائشة تكره ان يسب عندها حسان وتقول انه قال فان ابي ووالده وعرضي لعرض محمد منكم وقاء وزاد ايضا قال عروة قالت عائشة والله ان الرجل الذي قيل له ما قيل ليقول سبحان الله فوالذي نفسي بيده ما كشفت من كنف انثى قط قالت ثم قتل بعد ذلك في سبيل الله شهيدا وفي حديث يعقوب بن ابراهيم موعرين في نحر الظهيرة وقال عبد الرزاق موغرين قال عبد بن حميد قالت لعبد الرزاق ما قوله موغرين قال الوغرة شدة الحر **وحدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة ومحمد بن العلاء قالا نا ابو اسامة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت لما ذكر من شاني الذي ذكر وما علمت به قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا فتشهد فحمد الله واثنى عليه بما هو اهله ثم قال اما بعد اشيروا علي في اناس ابنوا اهلي وايم الله ما علمت على اهلي من سوء قط وابنوهم بمن والله ما علمت عليه من سوء قط ولا دخل بيتي قط الا وانا حاضر ولا غبت في سفر الا غاب معي وساق الحديث بقصته وفيه ولقد دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم بيتي فسأل جاريتي فقالت والله ما علمت عليها عيبا الا انها كانت ترقد حتى تدخل الشاة فتأكل عجينها او قالت خميرها شك هشام فانتهرها بعض اصحابه فقال اصدقي رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اسقطوا لها به فقالت سبحان الله والله ما علمت عليها الا ما يعلم الصائغ على تبر الذهب الاحمر وقد بلغ الامر ذلك الرجل الذي قيل له فقال سبحان الله والله ما كشفت عن كنف انثى قط قالت عائشة وقتل شهيدا في سبيل الله عز وجل وفيه ايضا من الزيادة وكان الذين تكلموا به مسطح وحمنة وحسان واما المنافق عبد الله بن ابي فهو الذي كان يستوشيه ويجمعه وهو الذي تولى كبره وحمنة

(**قولها** احمي سمعي وبصري) اي اصون سمعي وبصري من ان اقول سمعت ولم اسمع وابصرت ولم ابصر (**قولها** وهي التي كانت تساميني) اي تفاخرني وتضاهيني بجمالها ومكانها عند النبي صلى الله عليه وسلم وهي مفاعلة من السمو هو الارتفاع (**قولها** وطفقت اختها حمنة تحارب لها) اي جعلت تتعصب لها فتحكي ما يقوله اهل الافك وطفق الرجل بكسر الفاء على المشهور وحكي فتحها وسبق بيانه (**قوله** ما كشفت من كنف انثى قط) الكنف هنا بفتح الكاف والنون اي ثوبها الذي يسترها وهو كناية عن عدم جماع النساء جميعهن ومخالطتهن (**قوله** وفي حديث يعقوب موعرين) يعني بالعين المهملة وسبق بيانه (**قوله** في تفسير عبد الرزاق الوغرة شدة الحر) هي باسكان الغين وسبق بيانها (**قوله** صلى الله عليه وسلم اشيروا علي في اناس ابنوا اهلي) بوبا بموحدة مفتوحة مخففة ومشددة رويناه هنا بالوجهين التخفيف اشهر ومعناه اتهموها والابن بفتح الهمزة التهمة يقال ابنه يابنه ويابنه بضم الباء وكسرها اذا اتهمه ورماه بخلة سوء فهو مابون قالوا وهو مشتق من الابن بضم الهمزة وفتح الباء وهي العقدة في القسي تفسدها وتعاب بها (**قوله** حتى اسقطوا لها به فقالت سبحان الله) هكذا هو في جميع نسخ بلادنا اسقطوا لها به بالباء التي هي حرف الجر وبها ضمير المذكر كذا نقله القاضي عن رواية الجلودي قال وفي رواية ابن ماهان لها بتاء المثناة فوق قال الجمهور هذا غلط وتصحيف والصواب الاول ومعناه صرحوا لها بالامر ولهذا قالت سبحان الله استعظاما لذلك وقيل انوا بالسقط من القول في سؤالها وانتهارها يقال اسقط وسقط في كلام اذا اتى فيه بساقط وقيل اذا اخطأ فيه وعلى رواية ابن ماهان ان صحت معناها اسكتوها وهذا ضعيف لانها لم تسكت بل قالت سبحان الله والله ما علمت عليها الا ما يعلم الصائغ على تبر الذهب وهي القطعة الخالصة (**قولها** واما المنافق عبد الله بن ابي فهو الذي كان يستوشيه) اي يستخرجه بالبحث والمسألة ثم يفشيه ويشيعه ويحركه ولد صحمد والله اعلم واعلم ان في حديث الافك فوائد كثيرة احدها جواز رواية الحديث الواحد عن جماعة عن كل واحد قطعة مبهمة منه وهذا وان كان فعل الزهري وحده فقد اجمع المسلمون على قبوله منه والاحتجاج به الثانية صحة القرعة بين النساء وفي العتق وغيره مما ذكرناه في اول الحديث مع خلاف العلماء الثالثة وجوب الاقراع بين النساء عند ارادة السفر ببعضهن الرابعة انه لا يجب قضاء مدة السفر للنسوة المقيمات وهذا مجمع عليه اذا كان السفر طويلا وحكم القصير حكم الطويل على المذهب الصحيح وخالف فيه بعض اصحابنا الخامسة جواز سفر الرجل بزوجته السادسة جواز غزو بهن السابعة جواز ركوب النساء في الهوادج الثامنة جواز خدمة الرجال لهن في تلك الاسفار التاسعة ان ارتحال العسكر يتوقف على امر الامير العاشرة جواز خروج المرأة لحاجة الانسان بغير اذن الزوج وهذا من الامور المستثناة الحادية عشرة جواز لبس النساء القلائد في السفر كالحضر الثانية عشرة ان من يركب المرأة على البعير وغيره لا يكلمها اذا لم يكن محرما الا لحاجة لانهم حملوا الهودج ولم يكلموا من يقوده الثالثة عشرة فضيلة الاقتصاد في الاكل للنساء وغيرهن وان لا يكثرن منه بحيث يهبله اللحم لان هذا كان حالهن في زمن النبي صلى الله عليه وسلم وما كان في زمانه صلى الله عليه وسلم فهو الكامل الفاضل المختار الرابعة عشرة جواز تأخر بعض الجيش ساعة ونحوها لحاجة تعرض له عن الجيش اذا لم يكن ضرورة الى الاجتماع الخامسة عشرة اغاثة الملهوف وعون المنقطع وانقاذ الضائع واكرام ذوي الاقدار كما فعل صفوان رضي الله عنه في هذا السادسة عشرة حسن الادب مع الاجنبيات لا سيما في الخلوة بهن عند الضرورة في برية او غيرها كما فعل صفوان من ابراكه الجمل بغير كلام ولا سؤال وانه ينبغي ان يمشي قدامها لا بجنبها ولا وراءها السابعة عشرة استحباب الايثار بالركوب ونحوه كما فعل صفوان الثامنة عشرة استحباب الاسترجاع عند المصائب سواء كانت في الدين او الدنيا وسواء كانت في نفسه او من يعز عليه التاسعة عشرة تعظيم المرأة وجهها عن نظر الاجنبي سواء كان صالحا او غيره العشرون جواز الحلف من غير استحلاف الحادية والعشرون انه يستحب ان يستر عن الانسان ما يقال فيه اذا لم يكن في ذكره فائدة كما كتموا عن عائشة رضي الله عنها هذا الامر شهرا ولم تسمعه بعد ذلك الا لعارض عرض وهو قول ام مسطح تعس مسطح الثانية والعشرون استحباب ملاطفة الرجل زوجته وحسن المعاشرة الثالثة والعشرون انه اذا عرض عارض بان سمع عنها شيئا او نحو ذلك يتغلل من اللطف ونحوه لتفطن هي ان ذلك لعارض فتسأل عن سببه فتزيله الرابعة والعشرون استحباب السؤال عن المريض الخامسة والعشرون انه يستحب للمرأة اذا ارادت الخروج لحاجة ان تكون معها رفيقة تستأنس بها ولا يتعرض لها احد السادسة والعشرون كراهة الانسان صاحبه وقريبه اذا آذى اهل الفضل او فعل غير ذلك من القبائح كما فعلت ام مسطح في دعائها عليه السابعة والعشرون فضيلة اهل بدر والذب عنهم كما فعلت عائشة في ذبها عن مسطح الثامنة والعشرون ان الزوجة لا تذهب الى بيت ابويها الا باذن زوجها التاسعة والعشرون جواز التعجب بلفظ التسبيح وقد تكرر في هذا الحديث وغيره الثلاثون استحباب مشاورة الرجل بطانته واهله واصدقائه فيما ينوبه من الامور الحادية والثلاثون جواز البحث والسؤال عن الامور المسموعة لمن له به تعلق واما غيره فهو منهي عنه وهو تجسس وفضول الثانية والثلاثون خطبة الامام الناس عند نزول امر مهم

حدثنی زهیر بن حرب نا عفان نا حماد بن سلمة انا ثابت عن انس ان رجلا کان یتهم بام ولد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی اذهب فاضرب عنقه فاتاه علی فاذا هو فی رکی یتبرد فیها فقال له علی اخرج فناوله یده فاخرجه فاذا هو مجبوب لیس له ذکر فکف علی عنه ثم اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انه لمجبوب ما له ذکر حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا الحسن بن موسی نا زهیر بن معاویة نا ابو اسحاق انه سمع زید بن ارقم یقول خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر اصاب الناس فیه شدة فقال عبد الله بن ابی لاصحابه لا تنفقوا علی من عند رسول الله حتی ینفضوا من حوله قال زهیر وهی فی قراءة من خفض حوله وقال لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل قال فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرته بذلک فارسل الی عبد الله بن ابی فسأله فاجتهد یمینه ما فعل فقال کذب زید رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فوقع فی نفسی مما قالوا شدة حتی انزل الله تصدیقی اذا جاءک المنافقون قال ثم دعاهم النبی صلی الله علیه وسلم لیستغفر لهم قال فلووا رؤسهم وقوله کانهم خشب مسندة وقال کانوا رجالا اجمل شیء حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واحمد بن عبدة الضبی واللفظ لابن ابی شیبة قال ابن عبدة انا وقال الآخران نا سفیان بن عیینة عن عمرو سمع جابرا یقول اتی النبی صلی الله علیه وسلم قبر عبد الله ابن ابی فاخرجه من قبره فوضعه علی رکبتیه ونفث علیه من ریقه والبسه قمیصه والله اعلم حدثنی احمد بن یوسف الازدی نا عبد الرزاق انا ابن جریج اخبرنی عمرو بن دینار قال سمعت جابر بن عبد الله یقول جاء النبی صلی الله علیه وسلم الی عبد الله بن ابی بعد ما ادخل حفرته فذکر بمثل حدیث سفیان حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا ابو اسامة نا عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال لما توفی عبد الله بن ابی جاء ابنه عبد الله بن عبد الله الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسأله ان یعطیه قمیصه یکفن فیه اباه فاعطاه ثم سأله ان یصلی علیه فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم لیصلی علیه فقام عمر فاخذ بثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله اتصلی علیه وقد نهاک الله ان تصلی علیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما خیرنی الله فقال استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعین مرة وسأزید علی سبعین قال انه منافق فصلی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فانزل الله عز وجل ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره حدثنا محمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالا نا یحیی وهو القطان عن عبید الله بهذا الاسناد نحوه وزاد قال فترک الصلوة علیهم حدثنا محمد بن ابی عمر المکی قال نا سفیان عن منصور عن مجاهد عن ابی معمر عن ابن مسعود قال اجتمع عند البیت ثلاثة نفر قرشیان وثقفی او ثقفیان وقرشی قلیل فقه قلوبهم کثیر شحم بطونهم فقال احدهم اترون ان الله یسمع ما نقول وقال الآخر یسمع ان جهرنا ولا یسمع ان اخفینا وقال الآخر ان کان یسمع اذا جهرنا فهو یسمع اذا اخفینا فانزل الله عز وجل وما کنتم تستترون ان یشهد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم الآیة

الثالثة والثلثون اشتکاء ولی الامر الی المسلمین من تعرض له باذی فی نفسه او اهله او غیره واعتذاره فیما یرید ان یؤذیه به الرابعة والثلثون فضائل ظاهرة الصفوان بن المعطل رضی الله عنه بشهادة النبی صلی الله علیه وسلم له بما شهد ولفعله الجمیل فی ارکاب عائشة رضی الله عنها وحسن ادبه فی جملة القضیة الخامسة والثلثون فضیلة لسعد بن معاذ واسید بن حضیر رضی الله عنهما السادسة والثلثون المبادرة الی قطع الفتن والخصومات والمنازعات وتسکین الغضب السابعة والثلثون قبول التوبة والحث علیها الثامنة والثلثون تفویض الکلام الی الکبار دون الصغار لانهم اعرف التاسعة والثلثون جواز الاستشهاد بآیات القرآن العزیز ولا خلاف انه جائز الاربعون استحباب المبادرة بتبشیر من تجددت له نعمة ظاهرة او اندفعت عنه بلیة ظاهرة الحادیة والاربعون براءة عائشة رضی الله عنها من الافک وهی براءة قطعیة بنص القرآن العزیز فلو تشکک فیها انسان والعیاذ بالله صار کافرا مرتدا باجماع المسلمین قال ابن عباس وغیره لم تزن امرأة نبی من الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم اجمعین وهذا اکرام من الله تعالی لهم الثانیة والاربعون تجدید شکر الله تعالی عند تجدد النعم الثالثة والاربعون فضائل لابی بکر رضی الله عنه فی قوله تعالی ولا یأتل اولوا الفضل منکم الآیة الرابعة والاربعون استحباب صلة الارحام وان کانوا مسیئین الخامسة والاربعون استحباب العفو والصفح عن المسیء السادسة والاربعون استحباب الصدقة والانفاق فی سبیل الخیرات السابعة والاربعون انه یستحب لمن حلف علی یمین ورای خیرا منها ان یأتی الذی هو خیر ویکفر عن یمینه الثامنة والاربعون فضیلة زینب ام المؤمنین رضی الله عنها التاسعة والاربعون التثبت فی الشهادة الخمسون اکرام المحبوب بمراعاة اصحابه ومن خدمه او اطاعه کما فعلت عائشة رضی الله عنها بمراعاة حسان واکرامه اکراما للنبی صلی الله علیه وسلم الحادیة والخمسون ان الخطبة تبتدأ بحمد الله تعالی والثناء علیه بما هو اهله الثانیة والخمسون انه یستحب فی الخطب ان یقول بعد الحمد والثناء والصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم والشهادتین اما بعد وقد کثرت فیه الاحادیث الصحیحة الثالثة والخمسون غضب المسلمین عند انتهاک حرمة امیرهم واهتمامهم بدفع ذلک الرابعة والخمسون جواز سب المتعصب المبطل کما سب اسید بن حضیر سعد بن عبادة لتعصبه للمنافق وقال انک منافق تجادل عن المنافقین واراد انک تفعل فعل المنافقین ولم یرد النفاق الحقیقی **باب** براءة حرم النبی صلی الله علیه وسلم من الریبة ذکر فی الباب حدیث انس ان رجلا کان یتهم بام ولده صلی الله علیه وسلم فامر علیا رضی الله عنه ان یذهب فیضرب عنقه فذهب فوجده یغتسل فی رکی وهو البئر فرآه مجبوبا فترکه قیل لعله کان منافقا مستحقا للقتل بطریق آخر وجعل هذا المحرکا لقتله بنفاقه وغیره لا بالزنا وکف عنه علی رضی الله عنه اعتمادا علی ان القتل بالزنا وقد علم انتفاء الزنا والله اعلم **کتاب** صفات المنافقین واحکامهم (**قوله** حتی ینفضوا) ای یتفرقوا (**قوله** قال زهیر وهی قراءة من خفض حوله) یعنی قراءة من یقرأ من حوله بکسر میم من وبجر حوله به واحترز به عن القراءة الشاذة من حوله بالفتح (**قوله** لووا رؤسهم) قرئ فی السبع بتشدید الواو وتخفیفها کانهم خشب بضم الشین وباسکانها الضم للاکثرین وفی حدیث زید بن ارقم هذا انه ینبغی لمن سمع امرا یتعلق بالامام او نحوه من کبار ولاة الامور ویخاف ضرره علی المسلمین ان یبلغه ایاه لیحترز منه وفیه منقبة لزید واما حدیث صلوة النبی صلی الله علیه وسلم علی عبد الله بن ابی المنافق والبسه قمیصه واستغفاره له ونفثه علیه من ریقه فسبق شرحه والمختصر منه انه صلی الله علیه وسلم فعل هذا کله اکراما لابنه وکان صالحا وقد صرح مسلم فی روایاته بان ابنه سأل ذلک لانه ایضا من مکارم اخلاقه صلی الله علیه وسلم وحسن معاشرته لمن انتسب الی صحبته وکانت هذه الصلوة قبل نزول قوله سبحانه وتعالی ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره کما صرح به فی هذا الحدیث وقیل البسه القمیص مکافاة لقمیص کان البسه العباس (**قوله** قلیل فقه قلوبهم کثیر شحم بطونهم) قال القاضی عیاض رحمه الله هذا فیه تنبیه علی ان الفطنة قل ما تکون مع السمن

وحدثنی ابوبکر بن خلاد الباهلی نا یحیی یعنی ابن سعید نا سفیان ثنی سلیمان عن عمارة بن عمیر عن وهب بن ربیعة عن عبد الله ح قال وحدثنا یحیی نا سفیان ثنی منصور عن مجاهد عن ابی معمر عن عبد الله نحوه حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن عدی وهو ابن ثابت قال سمعت عبد الله ابن یزید یحدث عن زید بن ثابت ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج الی أحد فرجع ناس ممن کان معه فکان اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فیهم فرقتین قال بعضهم نقتلهم وقال بعضهم لا فنزلت فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وحدثنی زهیر بن حرب نا یحیی بن سعید ح وحدثنی ابوبکر بن نافع نا غندر کلاهما عن شعبة بهذا الاسناد نحوه حدثنا الحسن بن علی الحلوانی ومحمد بن سهل التمیمی قالا نا ابن ابی مریم انا محمد بن جعفر اخبرنی زید بن اسلم عن عطاء ابن یسار عن ابی سعید الخدری ان رجالا من المنافقین فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا خرج النبی صلی الله علیه وسلم الی الغزو تخلفوا عنه وفرحوا بمقعدهم خلاف رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا قدم النبی صلی الله علیه وسلم اعتذروا الیه وحلفوا واحبوا ان یحمدوا بما لم یفعلوا فنزلت لا تحسبن الذین یفرحون بما أتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا فلا تحسبنهم بمفازة من العذاب حدثنا زهیر بن حرب وهارون بن عبد الله واللفظ لزهیر قالا نا حجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی ابن ابی ملیکة ان حمید بن عبد الرحمن بن عوف اخبره ان مروان قال اذهب یا رافع لبوابه الی ابن عباس فقل لئن کان کل امرئ منا فرح بما اتی واحب ان یحمد بما لم یفعل معذبا لنعذبن اجمعون فقال ابن عباس ما لکم ولهذه الآیة انما نزلت هذه الآیة فی اهل الکتاب ثم تلا ابن عباس وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ ولا تکتمونه هذه الآیة وتلا ابن عباس لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا وقال ابن عباس سألهم النبی صلی الله علیه وسلم عن شیء فکتموه ایاه واخبروه بغیره فخرجوا قد ارووه ان قد اخبروه بما سألهم عنه فاستحمدوا بذلک الیه وفرحوا بما اتوا من کتمانهم ایاه ما سألهم عنه حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا اسود بن عامر نا شعبة بن الحجاج عن قتادة عن ابی نضرة عن قیس قال قلت لعمار ارایتم صنیعکم هذا الذی صنعتم فی امر علی أرأیا رأیتموه او شیئا عهده الیکم رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما عهد الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا لم یعهده الی الناس کافة ولکن حذیفة اخبرنی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قال النبی صلی الله علیه وسلم فی اصحابی اثنا عشر منافقا فیهم ثمانیة لا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیة منهم تکفیهم الدبیلة واربعة لم احفظ ما قال شعبة فیهم حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن ابی نضرة عن قیس بن عباد قال قلنا لعمار ارایت قتالکم أرأیا رأیتموه فان الرأی یخطئ ویصیب او عهدا عهده الیکم رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما عهد الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا لم یعهده الی الناس کافة وقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان فی امتی قال شعبة واحسبه قال حدثنی حذیفة وقال غندر اراه قال فی امتی اثنا عشر منافقا لا یدخلون الجنة ولا یجدون ریحها حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیة منهم تکفیکهم الدبیلة سراج من النار یظهر فی اکتافهم حتی ینجم من صدورهم حدثنا زهیر بن حرب نا ابو احمد الکوفی نا الولید بن جمیع نا ابو الطفیل قال کان بین رجل من اهل العقبة وبین حذیفة بعض ما یکون بین الناس فقال انشدک بالله کم کان اصحاب العقبة قال فقال له القوم اخبره اذ سألک قال کنا نخبر انهم اربعة عشر فان کنت منهم فقد کان القوم خمسة عشر واشهد بالله ان اثنی عشر منهم حرب لله ولرسوله فی الحیوة الدنیا ویوم یقوم الاشهاد وعد ثلاثة قالوا ما سمعنا منادی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا علمنا بما اراد القوم وقد کانوا فی حرة فمشی فقال ان الماء قلیل فلا یسبقنی الیه احد فوجد قوما قد سبقوه فلعنهم یومئذ حدثنا عبید الله ابن معاذ العنبری نا ابی نا قرة بن خالد عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یصعد الثنیة ثنیة المرار فانه یحط عنه ما حط عن بنی اسرائیل قال فکان اول من صعدها خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتام الناس فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وکلکم مغفور له الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناه فقلنا تعال یستغفر لک رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال والله لان اجد ضالتی احب الی من ان یستغفر لی صاحبکم قال وکان رجل ینشد ضالة له وحدثنا یحیی بن حبیب الحارثی نا خالد بن الحارث نا قرة نا ابو الزبیر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یصعد ثنیة المرار او المرار بمثل حدیث معاذ غیر انه قال واذا هو اعرابی جاء ینشد ضالة له

(قوله تعالی فما لکم فی المنافقین فئتین) قال اهل العربیة معناه ای شیء لکم فی الاختلاف فی امرهم وفئتین معناه فرقتین وهو منصوب عند البصریین علی الحال قال سیبویه اذا قلت مالک قائما فمعناه لم قمت ونصبته علی تقدیر ای شیء یحصل لک فی هذا الحال وقال الفراء هو منصوب علی انه خبر کان محذوفة فقولک مالک قائما تقدیره لم کنت قائما (قوله صلی الله علیه وسلم فی اصحابی اثنا عشر منافقا فیهم ثمانیة لا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیة منهم تکفیکهم الدبیلة سراج من النار یظهر فی اکتافهم حتی ینجم من صدورهم) اما قوله صلی الله علیه وسلم فی اصحابی فمعناه الذین ینسبون الی صحبته کما قال فی الروایة الثانیة فی امتی وسم الخیاط بفتح السین وضمها وکسرها اللغات الثلاث اشهر وبه قرأ القراء السبعة وهو ثقب الابرة ومعناه لا یدخلون الجنة ابدا کما لا یدخل الجمل فی ثقب الابرة ابدا واما الدبیلة فبدال مهملة مضمومة ثم باء موحدة مفتوحة وقد فسرها فی الحدیث بسراج من نار ومعنی ینجم یظهر ویبدو وهو بضم الجیم وروی تکفیهم الدبیلة بحذف الکاف الثانیة وروی تکفیکهم بناء مثناة فوق بعد الفاء من الکفت وهو الجمع والستر ای تجمعهم فی قبورهم وتسترهم (قوله کان بین رجل من اهل العقبة وبین حذیفة بعض ما یکون بین الناس فقال انشدک بالله کم کان اصحاب العقبة فقال له القوم اخبره اذ سألک قال کنا نخبر انهم اربعة عشر فان کنت منهم فقد کان القوم خمسة عشر واشهد بالله ان اثنی عشر منهم حرب لله ولرسوله فی الحیوة الدنیا ویوم یقوم الاشهاد) هذه العقبة لیست العقبة المشهورة بمنا التی کانت بها بیعة الانصار رضی الله عنهم وانما هذه عقبة علی طریق تبوک اجتمع المنافقون فیها للغدر برسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة تبوک فعصمه الله منهم (قوله صلی الله علیه وسلم من یصعد الثنیة ثنیة المرار) هکذا هو فی الروایة الاولی المرار بضم المیم وتخفیف الراء وفی الثانیة المرار او المرار بضم المیم او فتحها علی الشک وفی بعض النسخ بضمها وکسرها والله اعلم والمرار شجر مر واصل الثنیة الطریقة بین الجبلین وهذه الثنیة عند الحدیبیة قال الحازمی قال ابن اسحق هی مهبط الحدیبیة (قوله لان اجد ضالتی احب الی من ان یستغفر لی صاحبکم قال وکان الرجل ینشد ضالة له) ینشد بفتح الیاء وضم الشین ای یسأل عنها قال القاضی یشیر الی ان هذا الرجل هو الجد بن قیس المنافق

وحدثنی محمد بن رافع نا ابو النضر نا سلیمان وهو ابن المغیرة عن ثابت عن انس بن مالك قال كان منا رجل من بنی النجار قد قرأ البقرة وآل عمران وكان یكتب لرسول الله صلی الله علیه وسلم فانطلق هاربا حتی لحق باهل الكتاب قال فرفعوه قالوا هذا قد كان یكتب لمحمد فاعجبوا به فما لبث ان قصمه الله عنقه فیهم فحفروا له فواروه فاصبحت الارض قد نبذته علی وجهها ثم عادوا فحفروا له فواروه فاصبحت الارض قد نبذته علی وجهها ثم عادوا فحفروا له فواروه فاصبحت الارض قد نبذته علی وجهها فتركوه منبوذا حدثنی ابو كریب محمد بن العلاء حدثنی حفص یعنی ابن غیاث عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قدم من سفر فلما كان قرب المدینة هاجت ریح شدیدة تكاد ان تدفن الراكب فزعم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بعثت هذه الریح لموت منافق فلما قدم المدینة فاذا منافق عظیم من المنافقین قد مات حدثنی عباس بن عبد العظیم العنبری نا ابو محمد النضر بن محمد بن موسی الیمامی نا عكرمة نا ایاس حدثنی ابی قال غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا موعوكا فوضعت یدی علیه فقلت والله ما رایت كالیوم رجلا اشد حرا فقال نبی الله صلی الله علیه وسلم الا اخبركم باشد حرا منه یوم القیمة هذین الرجلین الراكبین المقفیین لرجلین حینئذ من اصحابه حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا ابی ح وحدثنا ابو بكر بن ابی شیبة نا ابو اسامة قالا نا عبید الله ح وحدثنا محمد بن المثنی واللفظ له نا عبد الوهاب یعنی الثقفی نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مثل المنافق كمثل الشاة العائرة بین الغنمین تعیر الی هذه مرة والی هذه مرة حدثنا قتیبة بن سعید نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه قال تكرفی هذه مرة وفی هذه مرة حدثنی ابو بكر بن اسحق نا یحیی بن بكیر حدثنی المغیرة یعنی الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انه لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیمة لا یزن جناح بعوضة عند الله اقرأوا ان شئتم فلا نقیم لهم یوم القیمة وزنا حدثنا احمد بن عبد الله بن یونس نا فضیل یعنی ابن عیاض عن منصور عن ابراهیم عن عبیدة السلمانی عن عبد الله بن مسعود قال جاء حبر الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا محمد او یا ابا القاسم ان الله یمسك السموات یوم القیمة علی اصبع والارضین علی اصبع والجبال والشجر علی اصبع والماء والثری علی اصبع وسائر الخلق علی اصبع ثم یهزهن فیقول انا الملك انا الملك فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم تعجبا مما قال الحبر تصدیقا له ثم قرأ وما قدروا الله حق قدره والارض جمیعا قبضته یوم القیمة والسموات مطویات بیمینه سبحانه وتعالی عما یشركون حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحق بن ابراهیم كلاهما عن جریر عن منصور بهذا الاسناد قال جاء حبر من الیهود الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث فضیل ولم یذكر ثم یهزهن وقال فلقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم ضحك حتی بدت نواجذه تعجبا لما قال تصدیقا له ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وما قدروا الله حق قدره وتلا الآیة حدثنا عمر بن حفص بن غیاث نا ابی نا الاعمش قال سمعت ابراهیم یقول سمعت علقمة یقول قال عبد الله جاء رجل من اهل الكتاب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا ابا القاسم ان الله یمسك السموات علی اصبع والارضین علی اصبع والشجر والثری علی اصبع والخلائق علی اصبع ثم یقول انا الملك انا الملك قال فرایت النبی صلی الله علیه وسلم ضحك حتی بدت نواجذه ثم قال وما قدروا الله حق قدره حدثنا ابو بكر بن ابی شیبة وابو كریب قالا نا ابو معاویة ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم وعلی بن خشرم قالا نا عیسی بن یونس ح وحدثنا عثمان بن ابی شیبة نا جریر كلهم عن الاعمش بهذا الاسناد غیر ان فی حدیثهم جمیعا والشجر علی اصبع والثری علی اصبع ولیس فی حدیث جریر والخلائق علی اصبع ولكن فی حدیثه والجبال علی اصبع وزاد فی حدیث جریر تصدیقا له تعجبا لما قال حدثنی حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی ابن المسیب ان ابا هریرة كان یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبض الله تبارك وتعالی الارض یوم القیمة ویطوی السماء بیمینه ثم یقول انا الملك این ملوك الارض حدثنا ابو بكر بن ابی شیبة نا ابو اسامة عن عمر بن حمزة عن سالم بن عبد الله قال اخبرنی عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یطوی الله عز وجل السموات یوم القیمة ثم یاخذهن بیده الیمنی ثم یقول انا الملك این الجبارون این المتكبرون ثم یطوی الارضین بشماله ثم یقول انا الملك این الجبارون این المتكبرون حدثنا سعید بن منصور نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن حدثنی ابو حازم عن عبید الله بن مقسم انه نظر الی عبد الله بن عمر

(قوله فنبذته الارض) ای طرحته علی وجهها عبرة للناظرین (وقوله قصمه الله عنقه) ای اهلكه (قوله هاجت ریح شدیدة تكاد ان تدفن الراكب) هكذا هو فی جمیع النسخ تدفن بالفاء والنون ای تغیبه عن الناس وتذهب به لشدتها (قوله صلی الله علیه وسلم بعثت هذه الریح لموت منافق) ای عقوبة له وعلامة لموته وراحة للبلاد والعباد منه (قوله صلی الله علیه وسلم الراكبین المقفیین) ای المولیین اقفیتهما منصرفین (قوله الرجلین حینئذ من اصحابه) سماهما من اصحابه لاظهارهما الاسلام والصحبة لا انهما ممن نالته فضیلة الصحبة (قوله صلی الله علیه وسلم مثل المنافق كمثل الشاة العائرة بین الغنمین تعیر الی هذه مرة والی هذه مرة) العائرة المترددة الحائرة لا تدری ایها تتبع ومعنی تعیر ای تردد وتذهب (قوله فی الروایة الثانیة تكرفی هذه مرة وفی هذه مرة ای تعطف علی هذه وعلی هذه وهو نحو تعیر وهو بكسر الكاف باب صفة القیامة والجنة والنار (قوله صلی الله علیه وسلم لا یزن عند الله جناح بعوضة) ای لا یعدله فی القدر والمنزلة ای لا قدر له وفیه ذم السمن والجبر بفتح الجاء وكسرها والفتح افصح وهو العالم (قوله ان الله یمسك السموات علی اصبع والارضین علی اصبع الی قوله ثم یهزهن) هذا من احادیث الصفات وقد سبق فیها المذهبان التاویل والامساك عنه مع الایمان بها مع اعتقاد ان الظاهر منها غیر مراد فعلی قول المتاولین یتاولون الاصابع هنا علی الاقتدار ای خلقها مع عظمها بلا تعب ولا ملل والناس یذكرون الاصبع فی مثل هذا للمبالغة والاحتقار فیقول احدهم باصبعی اقتل زیدا ای لا كلفة علی فی قتله وقیل یحتمل ان المراد اصابع بعض مخلوقاته وهذا غیر ممتنع والمقصود ان ید الجارحة مستحیلة (قوله فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم تعجبا مما قال الحبر تصدیقا له ثم قرأ وما قدروا الله حق قدره والارض جمیعا قبضته یوم القیامة والسموات مطویات بیمینه) ظاهر الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم صدق الحبر فی قوله ان الله تعالی یقبض السموات والارضین والمخلوقات بالاصابع ثم قرأ الآیة التی فیها الاشارة الی نحو ما یقول قال القاضی وقال بعض المتكلمین لیس ضحكه صلی الله علیه وسلم وتعجبه وتلاوته للآیة تصدیقا للحبر بل هو رد لقوله وانكار وتعجب من سوء اعتقاده فان مذهب الیهود التجسیم ففهم منه ذلك وقوله تصدیقا له انما هو من كلام الراوی علی ما فهم والاول اظهر (قوله صلی الله علیه وسلم یطوی الله السموات

كيف يحكى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يأخذ الله سمٰواته وارضيه بيديه ويقول انا الله ويقبض اصابعه ويبسطها انا الملك حتى نظرت الى المنبر يتحرك من اسفل شئ منه حتى انى لاقول اساقط هو برسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** سعيد بن منصور نا عبد العزيز بن ابى حازم حدثنى ابى عن عبيد الله ابن مقسم عن عبد الله بن عمر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر وهو يقول يأخذ الجبار عز وجل سمٰواته وارضيه بيديه ثم ذكر نحو حديث يعقوب **حدثنى** سريج بن يونس وهارون بن عبد الله قالا نا حجاج بن محمد قال قال ابن جريج اخبرنى اسمٰعيل بن امية عن ايوب بن خالد عن عبد الله بن رافع مولى ام سلمة عن ابى هريرة قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدى فقال خلق الله التربة يوم السبت وخلق فيها الجبال يوم الاحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه يوم الثلاثاء وخلق النور يوم الاربعاء وبث فيها الدواب يوم الخميس وخلق آدم عليه السلام بعد العصر من يوم الجمعة فى آخر الخلق فى آخر ساعة من ساعات الجمعة فيما بين العصر الى الليل **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا خالد بن مخلد عن محمد ابن جعفر بن ابى كثير حدثنى ابو حازم بن دينار عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيمة على ارض بيضاء عفراء كقرصة النقى ليس فيها علم لاحد **حدثنا** ابو بكر بن ابى شيبة نا على بن مسهر عن داود عن الشعبى عن مسروق عن عائشة قالت سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قوله عز وجل يوم تبدل الارض غير الارض والسمٰوٰت فاين يكون الناس يومئذ يا رسول الله فقال على الصراط **حدثنا** عبد الملك بن شعيب بن الليث حدثنى ابى عن جدى قال حدثنى خالد بن يزيد عن سعيد بن ابى هلال عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابى سعيد الخدرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تكون الارض يوم القيمة خبزة واحدة يكفأها الجبار بيده كما يكفأ احدكم خبزته فى السفر نزلا لاهل الجنة قال فاتى رجل من اليهود فقال بارك الرحمن عليك ابا القاسم الا اخبرك بنزل اهل الجنة يوم القيمة قال بلى قال تكون الارض خبزة واحدة كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الينا ثم ضحك حتى بدت نواجذه قال الا اخبرك بادامهم قال بلى قال ادامهم بالام ونون قالوا وما هذا قال ثور ونون ياكل من زائدة كبدهما سبعون الفا

يوم القيامة ثم ياخذ بيده اليمنى ثم يطوى الارضين بشماله وفى رواية ان ابن مقسم نظر الى ابن عمر كيف يحكى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ياخذ الله سمٰواته وارضيه بيديه ويقول انا الله ويقبض اصابعه ويبسطها ويقول انا الملك حتى نظرت الى المنبر يتحرك من اسفل شئ منه قال العلماء المراد بقوله يقبض اصابعه ويبسطها النبى صلى الله عليه وسلم ولهذا قال ان ابن مقسم نظر الى ابن عمر كيف يحكى رسول الله صلى الله عليه وسلم واما اطلاق اليدين لله تعالى فمتاول على القدرة وكنى عن ذلك باليدين لان افعالنا تقع باليدين فخوطبنا بما نفهمه ليكون اوضح واوكد فى النفوس وذكر اليمين والشمال حتى يتم المثال لانا نتناول باليمين ما نكرمه وبالشمال ما دونه ولان اليمين فى حقنا يقوى لما لا يقوى له الشمال ومعلوم ان السمٰوٰت اعظم من الارض فاضافها الى اليمين والارضين الى الشمال ليظهر التقريب فى الاستعارة وان كان الله سبحانه وتعالى لا يوصف بان شيئا اخف عليه من شئ ولا اثقل من شئ هذا مختصر كلام المازرى فى هذا قال القاضى وفى هذا الحديث ثلثة الفاظ يقبض ويطوى ويأخذ كله بمعنى الجمع لان السمٰوٰت مبسوطة والارضين مدحوة وممدودة ثم يرجع ذلك الى معنى الرفع والازالة وتبديل الارض غير الارض والسمٰوٰت فعاد كله الى ضم بعضها الى بعض وفيها وتبديلها بغيرها قال وقبض النبى صلى الله عليه وسلم اصابعه وبسطها تمثيل لقبض هذه المخلوقات وجمعها بعد بسطها وحكاية للمبسوط والمقبوض هو السمٰوٰت والارضون لا اشارة الى القبض والبسط الذى هو صفة القابض والباسط سبحانه وتعالى ولا تمثيل لصفة الله تعالى السميعة المسماة باليد التى ليست بجارحة **قوله** فى المنبر يتحرك من اسفل شئ منه اى من اسفله الى اعلاه لان بحركة الاسفل يتحرك الاعلى ويحتمل ان تحركه بحركة النبى صلى الله عليه وسلم بهذه الاشارة قال القاضى ويحتمل ان يكون بنفسه هيبة لما سمعه كما حن الجذع ثم قال والله اعلم بمراد نبيه صلى الله عليه وسلم فيما ورد فى هذه الاحاديث من مشكل ونحن نومن بالله تعالى وصفاته ولا نشبه شيئا به ولا نشبهه بشئ ليس كمثله شئ وهو السميع البصير وما قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم وثبت عنه فهو حق وصدق فما ادركنا علمه فبفضل الله تعالى وما خفى علينا آمنا به ووكلنا علمه اليه سبحانه وتعالى وحملنا اللفظ على ما احتمل فى لسان العرب الذى خوطبنا به ولم نقطع على احد مغيبه بعد تنزيهه سبحانه عن ظاهره الذى لا يليق به سبحانه وتعالى وبالله التوفيق (**قوله** والشجر والثرى على اصبع) الثرى هو التراب الندى (**قوله** بدت نواجذه) بالذال المعجمة اى انيابه (**قوله** صلى الله عليه وسلم خلق المكروه يوم الثلاثاء) هكذا هو فى مسلم وروى فى غيره خلق التقن يوم الثلاثاء هكذا رواه ثابت بن قاسم قال وهو ما يقوم به المعاش ويصلح بالتدبير كالحديد وغيره من جواهر الارض وكل شئ يقوم به صلاح شئ فهو تقنه ومنه اتقان الشئ وهو احكامه قلت ولا منافاة بين الروايتين فكلاهما خلق يوم الثلاثاء (**قوله** صلى الله عليه وسلم وخلق النور يوم الاربعاء) هكذا هو فى صحيح مسلم النور بالراء ورواه ثابت بن قاسم النون بالنون فى آخره قال القاضى وكذا رواه بعض رواة صحيح مسلم وهو الحوت ولا منافاة ايضا فكلاهما خلق يوم الاربعاء والاربعاء بفتح الهمزة وكسر الباء وفتحها وضمها ثلث لغات حكاها صاحب المحكم وجمعه اربعاوات وحكى ايضا اراابيع (**قوله** صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيمة على ارض بيضاء عفراء كقرصة النقى ليس فيها علم لاحد) العفراء بالعين المهملة والمد بيضاء الى حمرة والنقى بفتح النون وكسر القاف وتشديد الياء هو الدقيق الحوارى وهو الدرمك وهو الارض الجيدة قال القاضى كان النار غيرت بياض وجه هذه الارض الى الحمرة (**قوله** صلى الله عليه وسلم ليس فيها علم لاحد) هو بفتح العين واللام اى ليس بها علامة تسكنى او بناء ولا اثر (**قوله** صلى الله عليه وسلم تكون الارض يوم القيمة خبزة واحدة يكفأها الجبار بيده كما يكفأ احدكم خبزته فى السفر نزلا لاهل الجنة) اما النزل فبضم النون والزاى وتجوز اسكان الزاى وهو ما يعد للضيف عند نزوله واما الخبزة فبضم الخاء قال اهل اللغة هى الطلمة التى توضع فى الملة ويكفأها بالهمز وروى فى غير مسلم يتكفأها بالهمز ايضا وخبزة المسافر هى التى يجعلها فى الملة ويتكفأها بيديه اى يميلها من يد الى يد حتى تجتمع وتستوى لانها ليست منبسطة كالرقاقة ونحوها وقد سبق الكلام فى اليد فى حق الله تعالى وتاويلها قريبا مع القطع باستحالة الجارحة ليس كمثله شئ ومعنى هذا الحديث ان الله تعالى يجعل الارض كالطلمة والرغيف العظيم ويكون ذلك طعاما نزلا لاهل الجنة والله على كل شئ قدير **قوله** ادامهم بالام ونون قالوا وما هذا قال ثور ونون ياكل من زائدة كبدهما سبعون الفا اما النون فهو الحوت باتفاق العلماء واما بالام فبباء موحدة مفتوحة وتخفيف اللام وميم مرفوعة غير منونة وفى معناها اقوال مضطربة الصحيح منها الذى اختاره القاضى وغيره من المحققين انها لفظة عبرانية معناها بالعبرانية ثور وفسر بهذا ولهذا سالوا اليهودى عن تفسيرها ولو كانت عربية لعرفتها الصحابة ولم يحتاجوا الى سؤاله عنها فهذا هو المختار فى بيان هذه اللفظة وقال الخطابى لعل اليهودى اراد التعمية عليهم فقطع الهجاء وقدم احد الحرفين على الآخر وهى لام الف وياء يريد لاى على وزن لعا وهو الثور الوحشى فصحف الراوى الياء المثناة فجعلها موحدة قال الخطابى هذا اقرب ما يقع فيه والله اعلم واما زائدة الكبد فيقال لها زيادة الكبد فهى القطعة المنفردة المعلقة فى الكبد وهى اطيبها واما **قوله** ياكل منها سبعون الفا فقال القاضى يحتمل انهم السبعون الفا الذين يدخلون الجنة بلا حساب فخصوا باطيب النزل ويحتمل انه عبر بالسبعين الفا عن العدد الكثير ولم يرد الحصر فى ذلك القدر وهذا معروف فى كلام العرب والله اعلم

حدثنا یحیی بن حبیب الحارثی نا خالد بن الحارث نا قرة نا محمد عن ابی هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم لوتابعنی عشرة من الیهود لم یبق علی ظهرها یهودی الا اسلم حدثنا عمر بن حفص بن غیاث نا ابی قال نا الاعمش قال حدثنی ابراهیم عن علقمة عن عبد الله قال بینما انا امشی مع النبی صلی الله علیه وسلم فی حرث وهو متکئ علی عسیب اذ مر بنفر من الیهود فقال بعضهم لبعض سلوه عن الروح فقالوا ما رابکم الیه لا یستقبلکم بشئ تکرهونه فقالوا سلوه فقام الیه بعضهم فسأله عن الروح قال فاسکت النبی صلی الله علیه وسلم فلم یرد علیه شیئا فعلمت انه یوحی الیه قال فقمت مکانی فلما نزل الوحی قال ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابوسعید الاشج قالا نا وکیع ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی وعلی بن خشرم قالا انا عیسی بن یونس کلاهما عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله قال کنت امشی مع النبی صلی الله علیه وسلم فی حرث بالمدینة بنحو حدیث حفص غیر ان فی حدیث وکیع وما اوتیتم من العلم الا قلیلا وفی حدیث عیسی وما اوتوا من روایة ابن خشرم حدثنا ابو سعید الاشج قال سمعت عبد الله ابن ادریس یقول سمعت الاعمش یرویه عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله قال کان النبی صلی الله علیه وسلم فی نخل یتوکأ علی عسیب ثم ذکر نحو حدیثهم عن الاعمش وقال فی روایته وما اوتیتم من العلم الا قلیلا حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وعبد الله بن سعید الاشج واللفظ لعبد الله قالا نا وکیع نا الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن خباب قال کان لی علی العاص بن وائل دین فاتیته اتقاضاه فقال لی لن اقضیک حتی تکفر بمحمد قال فقلت له انی لن اکفر بمحمد حتی تموت ثم تبعث قال وانی لمبعوث من بعد الموت فسوف اقضیک اذا رجعت الی مال وولد قال وکیع کذا قال الاعمش قال فنزلت هذه الآیة أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا الی قوله وَيَأْتِينَا فَرْدًا وحدثنا ابوکریب نا ابو معاویة ح وحدثنا ابن نمیر نا ابی ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم انا جریر ح وحدثنا ابن ابی عمر نا سفیان کلهم عن الاعمش بهذا الاسناد نحو حدیث وکیع وفی حدیث جریر قال کنت قینا فی الجاهلیة فعملت للعاص بن وائل عملا فاتیته اتقاضاه حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن عبد الحمید الزیادی سمع انس بن مالک یقول قال ابوجهل اللهم ان کان هذا هو الحق من عندک فامطر علینا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب الیم فنزلت وما کان الله لیعذبهم وانت فیهم وما کان الله معذبهم وهم یستغفرون وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الی آخر الآیة حدثنا عبید الله بن معاذ ومحمد بن عبد الاعلی القیسی قالا نا المعتمر عن ابیه قال حدثنی نعیم بن ابی هند عن ابی حازم عن ابی هریرة قال قال ابوجهل هل یعفر محمد وجهه بین اظهرکم قال فقیل نعم فقال واللات والعزی لئن رایته یفعل ذلک لاطأن علی رقبته او لاعفرن وجهه فی التراب قال فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یصلی زعم لیطأ علی رقبته قال فما فجئهم منه الا وهو ینکص علی عقبیه ویتقی بیدیه قال فقیل له مالک فقال ان بینی وبینه لخندقا من نار وهولا واجنحة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو دنا منی لاختطفته الملائکة عضوا عضوا قال فانزل الله عز وجل لا ندری فی حدیث ابی هریرة او شئ بلغه کلا ان الانسان لیطغی ان رآه استغنی ارایت الذی ینهی عبدا اذا صلی ارایت ان کان علی الهدی او امر بالتقوی ارایت ان کذب وتولی یعنی ابا جهل الم یعلم بان الله یری کلا لئن لم ینته لنسفعا بالناصیة ناصیة کاذبة خاطئة فلیدع نادیه سندع الزبانیة کلا لا تطعه زاد عبید الله فی حدیثه قال وامره بما امره به وزاد ابن عبد الاعلی فلیدع نادیه یعنی قومه حدثنا اسحاق بن ابراهیم انا جریر عن منصور عن ابی الضحی عن مسروق قال کنا عند عبد الله جلوسا وهو مضطجع بیننا فاتاه رجل فقال یا ابا عبد الرحمن ان قاصا عند ابواب کندة یقص ویزعم ان آیة الدخان تجئ فتاخذ بانفاس الکفار ویأخذ المؤمنین منه کهیئة الزکام فقال عبد الله وجلس وهو غضبان یا ایها الناس اتقوا الله من علم منکم شیئا فلیقل بما یعلم ومن لم یعلم فلیقل الله اعلم فانه لعلم لاحدکم ان یقول لما لا یعلم الله اعلم فان الله عز وجل قال لنبیه صلی الله علیه وسلم قل ما اسئلکم علیه من اجر وما انا من المتکلفین

قوله صلی الله علیه وسلم لوتابعنی عشرة من الیهود لم یبق علی ظهرها یهودی الا اسلم) قال صاحب التحریر المراد عشرة من احبارهم (قوله کنت امشی مع النبی صلی الله علیه وسلم فی حرث وهو متکئ علی عسیب) فقوله فی حرث بثاء مثلثة وهو موضع الزرع وهو مراده بقوله فی الروایة الاخری فی نخل واتفقت نسخ صحیح مسلم علی انه حرث بالثاء المثلثة وکذا رواه البخاری فی مواضع ورواه فی اول الکتاب فی باب وما اوتیتم من العلم الا قلیلا خرب بالباء الموحدة والخاء المعجمة جمع خربة قال العلماء الاول اصوب وللآخر وجه ویجوز ان یکون الموضع فیه الوصفان واما العسیب فهو جریدة النخل (قوله متکئ علیه) ای معتمد علیه (قوله سلوه عن الروح فقالوا ما رابکم الیه لا یستقبلکم بشئ تکرهونه) هکذا فی جمیع النسخ ما رابکم الیه ای ما دعاکم الی سؤاله او ما شککم فیه حتی احتجتم الی سؤاله او ما دعاکم الی سؤال تخشون سوء عقباه (قوله فاسکت النبی صلی الله علیه وسلم) ای سکت وقیل اطرق وقیل اعرض عنه (قوله فلما نزل الوحی قال ویسئلونک عن الروح) وکذا ذکره البخاری فی اکثر ابوابه قال القاضی وهو وهم وصوابه ما سبق فی الروایة ابن ماهان فلما انجلا عنه وکذا رواه البخاری فی موضع وفی موضع فلما صعد الوحی وقال وهذا وجه الکلام لانه قد ذکر قبل ذلک نزول الوحی علیه قلت وکل الروایات صحیحة ومعنی روایة مسلم انه لما نزل الوحی وتم نزوله (قوله تعالی قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا) هکذا هو فی بعض النسخ اوتیتم علی وفق القراءة المشهورة وفی اکثر نسخ البخاری ومسلم وما اوتوا من العلم الا قلیلا قال المازری الکلام فی الروح والنفس مما یغمض ویدق ومع هذا فاکثر الناس فیه الکلام والفوا فیه التآلیف قال ابو الحسن الاشعری هو النفس الداخل والخارج وقال ابن الباقلانی هو متردد بین هذا الذی قاله الاشعری وبین الحیاة وقیل هو جسم لطیف مشارک للاجسام الظاهرة والاعضاء الظاهرة وقال بعضهم لا یعلم الروح الا الله تعالی لقوله تعالی قل الروح من امر ربی وقال الجمهور هی معلومة واختلفوا فیها علی هذه الاقوال وقیل هی الدم وقیل غیر ذلک ولیس فی الآیة دلیل علی انها لا تعلم ولا ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یکن یعلمها وانما اجاب بما فی الآیة الکریمة لانه کان عندهم انه ان اجاب بتفسیر الروح فلیس بنبی وفی الروح لغتان التذکیر والتانیث والله اعلم (قوله کنت قینا فی الجاهلیة) ای حدادا (قوله هل یعفر محمد وجهه) ای یسجد ویلصق وجهه بالعفر وهو التراب (قوله فما فجئهم منه الا وهو ینکص علی عقبیه) اما فجئهم فبکسر الجیم ویقال ایضا فجأهم بفتحها لغتان ای بغتهم وینکص بکسر الکاف رجع علی عقبیه یمشی علی ورائه (قوله ان بینی وبینه لخندقا من نار وهولا واجنحة) تلک اجنحة الملائکة ولهذا الحدیث امثلة کثیرة فی عصمته صلی الله علیه وسلم من ابی جهل وغیره ممن اراده بضرر قال الله تعالی والله یعصمک من الناس وهذه الآیة نزلت بعد الهجرة والله اعلم (قوله ان قاصا عند ابواب کندة) هو باب الکوفة

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما رای من الناس إدبارا فقال اللهم سبع کسبع یوسف قال فاخذتهم سنة حصت کل شیء حتی اکلوا الجلود والمیتة من الجوع وینظر الی السماء احدهم فیری کهیئة الدخان فاتاه ابوسفیان فقال یا محمد انك جئت تامر بطاعة الله وبصلة الرحم وان قومك قد هلکوا فادع الله لهم قال الله عز وجل فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَأْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِینٍ یَغْشَی النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِیمٌ الی قوله إِنَّکُمْ عَائِدُونَ قال فیکشف عذاب الآخرة یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرَی إِنَّا مُنْتَقِمُونَ فالبطشة یوم بدر وقد مضت آیة الدخان واللزام وآیة الروم **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة نا ابن مسعود نا ابومعاویة ووکیع ح وحدثنی ابوسعید الاشج انا وکیع ح وحدثنا عثمان ابن ابی شیبة نا جریر کلهم عن الاعمش ح وحدثنا یحیی بن یحیی وابوکریب واللفظ لیحیی قالا نا ابومعاویة عن الاعمش عن مسلم بن صبیح عن مسروق قال جاء الی عبد الله رجل فقال ترکت فی المسجد رجلا یفسر القرآن برأیه یفسر هذه الآیة یَوْمَ تَأْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِینٍ قال یأتی الناس یوم القیمة دخان فیاخذ بانفاسهم حتی یاخذهم منه کهیئة الزکام فقال عبد الله مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فلیقل به ومن لم یعلم فلیقل الله اعلم فان من فقه الرجل ان یقول لما لا علم له به الله اعلم إِنَّمَا کَانَ هٰذَا أَنَّ قریشا لما استعصت علی النبی صلی الله علیه وسلم دعا علیهم بسنین کسنی یوسف فاصابهم قحط وجهد حتی جعل الرجل ینظر الی السماء فیری بینه وبینها کهیئة الدخان من الجهد وحتی اکلوا العظام فاتی النبی صلی الله علیه وسلم رجل فقال یا رسول الله استغفر الله لمضر فانهم قد هلکوا فقال لمضر انك لجری قال فدعا الله لهم فانزل الله عز وجل إِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیلًا إِنَّکُمْ عَائِدُونَ قال فمطروا فلما اصابتهم الرفاهیة قال عادوا الی ما کانوا علیه فانزل الله عز وجل فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَأْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِینٍ یَغْشَی النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِیمٌ یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرَی إِنَّا مُنْتَقِمُونَ قال یعنی یوم بدر **حدثنا** قتیبة بن سعید نا جریر عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عبد الله قال خمس قد مضین الدخان واللزام والروم والبطشة والقمر **حدثنیه** ابوسعید الاشج نا وکیع نا الاعمش بهذا الاسناد مثله **حدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة ح وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة واللفظ له نا غندر عن شعبة عن قتادة عن عزرة عن الحسن العرنی عن یحیی ابن الجزار عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابی بن کعب فی قوله عز وجل ولنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر قال مصائب الدنیا والروم والبطشة والدخان شعبة الشاك فی البطشة والدخان **حدثنا** عمرو الناقد وزهیر بن حرب قالا نا سفیان بن عیینة عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن ابی معمر عن عبد الله قال انشق القمر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم بشقتین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشهدوا **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب واسحاق بن ابراهیم جمیعا عن ابی معویة ح وحدثنا عمر بن حفص بن غیاث نا ابی کلاهما عن الاعمش ح وحدثنا منجاب بن الحارث التمیمی واللفظ له قال انا ابن مسهر عن الاعمش عن ابراهیم عن ابی معمر عن عبد الله بن مسعود قال بینما نحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بمنی اذ انفلق القمر فلقتین فکانت فلقة وراء الجبل وفلقة دونه فقال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اشهدوا **وحدثنا** عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن الاعمش عن ابراهیم عن ابی معمر عن عبد الله قال انشق القمر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فلقتین فسار الجبل فلقة وکانت فلقة فوق الجبل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم اشهد **حدثنا** عبید الله ابن معاذ نا ابی نا شعبة عن الاعمش عن مجاهد عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل ذلك **وحدثنیه** بشر بن خالد انا محمد بن جعفر ح وحدثنا محمد بن بشار نا ابن ابی عدی کلاهما عن شعبة باسناد ابن معاذ عن شعبة نحو حدیثه غیر ان فی حدیث ابن ابی عدی فقال اشهدوا اشهدوا **وحدثنی** زهیر بن حرب وعبد بن حمید قالا نا یونس بن محمد نا شیبان نا قتادة عن انس ان اهل مکة سألوا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یریهم آیة فاراهم انشقاق القمر مرتین **وحدثنیه** محمد بن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن قتادة عن انس بمعنی حدیث شیبان **وحدثنا** محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر وابو داود ح وحدثنا ابن بشار نا یحیی بن سعید ومحمد بن جعفر وابو داود کلهم عن شعبة عن قتادة عن انس قال انشق القمر فرقتین وفی حدیث ابی داود انشق القمر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم

قوله فاخذتهم سنة حصت کل شیء السنة القحط والجدب ومنه قوله تعالی ولقد اخذنا آل فرعون بالسنین وحصت بحاء وصاد مشددة مهملتین اے استاصلته (**قوله** فیکشف عذاب الآخرة) هذا استفهام انکاری علی من یقول ان الدخان یکون یوم القیمة کما صرح به فی الروایة الثانیة فقال ابن مسعود هذا قول باطل لان الله تعالی قال انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون ومعلوم ان کشف العذاب ثم عودهم لا یکون فی الآخرة وانما هو فی الدنیا (**قوله** صلی الله علیه وسلم کسنی یوسف) بتخفیف الیاء (**قوله** فاصابهم قحط وجهد) بفتح الجیم اے مشقة شدیدة وحکی ضمها (**قوله** فقال یا رسول الله استغفر الله لمضر) هکذا وقع فی جمیع نسخ مسلم استغفر الله لمضر وفی البخاری استسق الله لمضر قال القاضی قال بعضهم استسق هو الصواب اللائق بالحال لانهم کفار لا یدعی لهم بالمغفرة **قلت** کلاهما صحیح فمعنی استسق اطلب لهم المطر والسقیا ومعنی استغفر ادع الله لهم بالهدایة التی یترتب علیها الاستغفار **قوله** مضت آیة الدخان والبطشة واللزام وآیة الروم) فسرها کلها فی الکتاب الا اللزام والمراد به قوله سبحانه وتعالی فسوف یکون لزاما اے یکون عذابهم لازما قالوا وهو ما جری علیهم یوم بدر من القتل والاسر وهی البطشة الکبری **باب** انشقاق القمر قال القاضی انشقاق القمر من امهات معجزات نبینا صلی الله علیه وسلم وقد رواها عدة من الصحابة رضی الله عنهم مع ظاهر الآیة الکریمة وسیاقها قال الزجاج وقد انکرها بعض المبتدعة المضاهین لمخالفی الملة وذلك لما اعمی الله قلبه ولا انکار للعقل فیها لان القمر مخلوق لله تعالی یفعل فیه ما یشاء کما یفنیه ویکوره فی آخر امره واما قول بعض الملاحدة لو وقع هذا لنقل متواترا واشترك اهل الارض کلهم فی معرفته ولم یختص بها اهل مکة فاجاب العلماء بان هذا الانشقاق حصل فی اللیل ومعظم الناس نیام غافلون والابواب مغلقة وهم متسطون بثیابهم فقل من یتفکر فی السماء وینظر الیها الا الشاذ النادر ومما هو شاهد معتاد ان کسوف القمر وغیره من العجائب والانوار الطوالع والشهب العظام وغیر ذلك مما یحدث فی السماء فی اللیل یقع ولا یتحدث بها الا الآحاد ولا علم عند غیرهم لما ذکرناه وکان هذا الانشقاق آیة حصلت فی اللیل لقوم سألوها واقترحوا رؤیتها فلم یناسب غیرهم لها قالوا وقد یکون القمر کان حینئذ فی بعض المجاری والمنازل التی تظهر لبعض الآفاق دون بعض کما یکون ظاهرا لقوم غائبا عن قوم وکما یجد الکسوف اهل بلد دون بلد والله اعلم (**قوله** حدثنا محمد بن بشار حدثنا ابن ابی عدی کلاهما عن شعبة باسناد ابن معاذ) هکذا هو فی عامة النسخ باسناد ابن معاذ وفی بعضها باسنادی معاذ قال القاضی وغیره هذا اشبه بالصحة لانه ذکر لمعاذ اسنادین قبل هذا والاول ایضا صحیح لان الاسنادین من روایة ابن معاذ عن ابیه

باب انشقاق القمر

لعله فلقتین

حدثنا موسی بن قریش التمیمی نا اسحق بن بکر بن مضر حدثنی ابی نا جعفر بن ربیعة عن عراك بن مالك عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابن عباس قال ان القمر انشق علی زمان رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا ابو معاویة وابو اسامة عن الاعمش عن سعید بن جبیر عن ابی عبد الرحمن السلمی عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا احد اصبر علی اذی یسمعه من الله عز وجل انه یشرك به ویجعل له الولد ثم هو یعافیهم ویرزقهم حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر وابو سعید الاشج قالا نا وکیع نا الاعمش نا سعید بن جبیر عن ابی عبد الرحمن السلمی عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله الا قوله ویجعل له الولد فانه لم یذکره وحدثنی عبید الله بن سعید نا ابو اسامة عن الاعمش نا سعید بن جبیر عن ابی عبد الرحمن السلمی قال قال عبد الله بن قیس قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما احد اصبر علی اذی یسمعه من الله انهم یجعلون له ندا ویجعلون له ولدا وهو مع ذلك یرزقهم ویعافیهم ویعطیهم وحدثنی عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن ابی عمران الجونی عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یقول الله تبارك وتعالی لاهون اهل النار عذابا لو کانت لك الدنیا وما فیها اکنت مفتدیا بها فیقول نعم فیقول قد اردت منك اهون من هذا وانت فی صلب آدم ان لا تشرك احسبه قال ولا ادخلك النار فابیت الا الشرك حدثناه محمد بن بشار نا محمد یعنی ابن جعفر نا شعبة عن ابی عمران قال سمعت انس بن مالك یحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله الا قوله ولا ادخلك النار فانه لم یذکره حدثنا عبید الله بن عمر القواریری واسحق بن ابراهیم ومحمد بن المثنی وابن بشار قال اسحاق انا وقال الآخرون حدثنا معاذ بن هشام نا ابی عن قتادة نا انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یقال للکافر یوم القیمة ارایت لو کان لك ملأ الارض ذهبا اکنت تفتدی به فیقول نعم فیقال له قد سئلت ایسر من ذلك وحدثنا عبد بن حمید نا روح بن عبادة ح وحدثنی عمرو بن زرارة انا عبد الوهاب یعنی ابن عطاء کلاهما عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه قال فیقال له کذبت قد سئلت ما هو ایسر من ذلك حدثنی زهیر بن حرب وعبد بن حمید واللفظ لزهیر قالا نا یونس بن محمد قال نا شیبان عن قتادة نا انس بن مالك ان رجلا قال یا رسول الله کیف یحشر الکافر علی وجهه یوم القیمة قال الیس الذی امشاه علی رجلیه فی الدنیا قادرا علی ان یمشیه علی وجهه یوم القیمة قال قتادة بلی وعزة ربنا حدثنا عمرو الناقد نا یزید بن هارون انا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یؤتی بانعم اهل الدنیا من اهل النار یوم القیمة فیصبغ فی النار صبغة ثم یقال یا ابن آدم هل رأیت خیرا قط هل مر بك نعیم قط فیقول لا والله یا رب ویؤتی باشد الناس بؤسا فی الدنیا من اهل الجنة فیصبغ صبغة فی الجنة فیقال له یا ابن آدم هل رأیت بؤسا قط هل مر بك شدة قط فیقول لا والله یا رب ما مر بی بؤس قط ولا رأیت شدة قط حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واللفظ لزهیر قالا نا یزید بن هارون انا همام بن یحیی عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله لا یظلم مؤمنا حسنة یعطی بها فی الدنیا ویجزی بها فی الآخرة واما الکافر فیطعم بحسنات ما عمل بها لله فی الدنیا حتی اذا افضی الی الآخرة لم تکن له حسنة یجزی بها حدثنا عاصم بن النضر التیمی نا معتمر قال سمعت ابی نا قتادة عن انس بن مالك انه حدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الکافر اذا عمل حسنة اطعم بها طعمة من الدنیا واما المؤمن فان الله یدخر له حسناته فی الآخرة ویعقبه رزقا فی الدنیا علی طاعته

باب فی الکفار (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا احد اصبر علی اذی یسمعه من الله عز وجل انه یشرك به ویجعل له الولد ثم هو یعافیهم ویرزقهم) قال العلماء معناه ان الله تعالی واسع الحلم حتی علی الکافر الذی ینسب الیه الولد والند قال المازری حقیقة الصبر منع النفس من الانتقام او غیره فالصبر نتیجة الامتناع فاطلق اسم الصبر علی الامتناع فی حق الله تعالی لذلك قال القاضی والصبور من اسماء الله تعالی وهو الذی لا یعاجل العصاة بالانتقام وهو بمعنی الحلیم فی اسمائه سبحانه وتعالی والحلیم هو الصفوح مع القدرة علی الانتقام (**قوله** صلی الله علیه وسلم یقول الله تعالی لاهون اهل النار عذابا لو کانت لك الدنیا وما فیها اکنت مفتدیا بها فیقول نعم فیقول قد اردت منك اهون من هذا وانت فی صلب آدم ان لا تشرك الی قوله فابیت الا الشرك وفی روایة فیقال له قد سئلت ایسر من ذلك وفی روایة فیقال له کذبت قد سئلت ایسر من ذلك) المراد باردت فی الروایة الاولی طلبت منك وامرتك وقد اوضحه فی الروایتین الاخیرتین بقوله قد سئلت ایسر فیتعین تاویل اردت علی ذلك جمعا بین الروایات لانه یستحیل عند اهل الحق ان یرید الله تعالی شیأ فلا یقع ومذهب اهل الحق ان الله تعالی مرید لجمیع الکائنات خیرها وشرها ومنها الایمان والکفر فهو سبحانه وتعالی مرید لایمان المؤمن ومرید لکفر الکافر خلافا للمعتزلة فی قولهم انه اراد ایمان الکافر ولم یرد کفره تعالی الله عن قولهم الباطل فانه یلزم من قولهم اثبات العجز فی حقه سبحانه وانه وقع فی ملکه ما لم یرده واما هذا الحدیث فقد بینا تاویله اما قوله فیقال له کذبت فالظاهر ان معناه انه یقال له لو رددناك الی الدنیا وکانت لك کلها اکنت تفتدی بها فیقول نعم فیقال له کذبت قد سئلت ایسر من ذلك فابیت ویکون هذا من معنی قوله تعالی ولو ردوا لعادوا لما نهوا عنه ولا بد من هذا التاویل لیجمع بینه وبین قوله تعالی ولو ان للذین ظلموا ما فی الارض جمیعا ومثله معه لافتدوا به من سوء العذاب یوم القیمة ای لو کان لهم یوم القیمة ما فی الارض جمیعا ومثله معه وامکنهم الافتداء به لافتدوا وفی هذا الحدیث دلیل علی انه یجوز ان یقول الانسان الله یقول وقد انکره بعض السلف وقال یکره ان یقال الله یقول وانما یقال قال الله وقد قدمنا فیه هذا المذهب وبینا ان الصواب جوازه وبه قال عامة العلماء من السلف والخلف وبه جاء القرآن العزیز فی قوله تعالی والله یقول الحق وفی الصحیحین احادیث کثیرة مثل هذا والله اعلم (**قوله** صلی الله علیه وسلم فیصبغ فی النار صبغة) الصبغة بفتح الصاد ای یغمس غمسة والبؤس بالهمز هو الشدة والله اعلم **باب** جزاء المؤمن بحسناته فی الدنیا والآخرة وتعجیل حسنات الکافر فی الدنیا (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان الله لا یظلم مؤمنا حسنة یعطی بها فی الدنیا ویجزی بها فی الآخرة واما الکافر فیطعم بحسنات ما عمل بها لله فی الدنیا حتی اذا افضی الی الآخرة لم یکن له حسنة یجزی بها وفی روایة ان الکافر اذا عمل حسنة اطعم بها طعمة من الدنیا واما المؤمن فان الله تعالی یدخر له حسناته فی الآخرة ویعقبه رزقا فی الدنیا علی طاعته) اجمع العلماء علی ان الکافر الذی مات علی کفره لا ثواب له فی الآخرة ولا یجازی فیها بشیء من عمله فی الدنیا متقربا الی الله تعالی وصرح فی هذا الحدیث بان یطعم فی الدنیا بما عمله من الحسنات ای بما فعله متقربا به الی الله تعالی مما لا یفتقر صحته الی النیة کصلة الرحم والصدقة والعتق والضیافة وتسهیل الخیرات ونحوها واما المؤمن فیدخر له حسناته وثواب اعماله لما فی الآخرة ویجزی بها مع ذلك ایضا فی الدنیا ولا مانع من جزائه بها فی الدنیا والآخرة وقد ورد الشرع به فیجب اعتقاده (**قوله** ان الله تعالی لا یظلم مؤمنا حسنة) معناه لا یترك مجازاته بشیء من حسناته والظلم یطلق بمعنی النقص وحقیقة الظلم مستحیلة من الله تعالی کما سبق بیانه ومعنی افضی الی الآخرة صار الیها واما اذا فعل الکافر مثل هذه الحسنات ثم اسلم فانه یثاب علیها فی الآخرة علی المذهب الصحیح وقد سبقت المسئلة فی کتاب الایمان

حدثنا محمد بن عبد الله الرزی انا عبد الوهاب بن عطاء عن سعید عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیثهما **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا عبد الاعلی عن معمر عن الزهری عن سعید عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المؤمن مثل الزرع لا تزال الریح تمیله ولا یزال المؤمن یصیبه البلاء ومثل المنافق کمثل شجرة الارز لا تهتز حتی تستحصد **وحدثنا** محمد بن رافع وعبد بن حمید عن عبد الرزاق انا معمر عن الزهری بهذا الاسناد غیر ان فی حدیث عبد الرزاق مکان قوله تمیله تفیئه **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا عبد الله بن نمیر ومحمد بن بشر قالا نا زکریا بن ابی زائدة عن سعید بن ابراهیم حدثنی ابن کعب بن مالك عن ابیه کعب بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المؤمن کمثل الخامة من الزرع تفیئها الریح تصرعها مرة وتعدلها اخری حتی تهیج ومثل الکافر کمثل الارزة المجذبة علی اصلها لا یفیئها شیء حتی یکون انجعافها مرة واحدة **حدثنی** زهیر ابن حرب نا بشر بن السری وعبد الرحمن بن مهدی قالا نا سفیان بن عیینة عن سعد بن ابراهیم عن عبد الرحمن بن کعب بن مالك عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل المؤمن مثل الخامة من الزرع تفیئها الریاح تصرعها مرة وتعدلها مرة حتی یاتیه اجله ومثل المنافق مثل الارزة المجذبة التی لا یصیبها شیء حتی یکون انجعافها مرة واحدة **وحدثنیه** محمد بن حاتم ومحمود بن غیلان قالا نا بشر بن السری نا سفیان عن سعد بن ابراهیم عن عبد الله بن کعب بن مالك عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر ان محمودا قال فی روایته عن بشر ومثل الکافر کمثل الارزة واما ابن حاتم فقال مثل المنافق کما قال زهیر **وحدثنا** محمد بن بشار وعبد الله بن هاشم قالا نا یحیی وهو القطان عن سفیان عن سعد بن ابراهیم قال ابن هاشم عن عبد الله ابن کعب بن مالك عن ابیه وقال ابن بشار عن ابن کعب بن مالك عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیثهم وقالا جمیعا فی حدیثهما عن یحیی ومثل الکافر مثل الارزة **حدثنا** یحیی بن ایوب وقتیبة بن سعید وعلی بن حجر السعدی واللفظ لیحیی قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر قال اخبرنی عبد الله بن دینار انه سمع عبد الله بن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من الشجر شجرة لا یسقط ورقها وانها مثل المسلم فحدثونی ما هی فوقع الناس فی شجر البوادی قال عبد الله ووقع فی نفسی انها النخلة فاستحییت ثم قالوا حدثنا ما هی یا رسول الله قال فقال هی النخلة قال فذکرت ذلك لعمر قال لان تکون قلت هی النخلة احب الی من کذا وکذا **حدثنی** محمد بن عبید الغبری نا حماد بن زید نا ایوب عن ابی الخلیل الضبعی عن مجاهد عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما لاصحابه اخبرونی عن شجرة مثلها مثل المؤمن فجعل القوم یذکرون شجرا من شجر البوادی قال ابن عمر وألقی فی نفسی او رؤعی انها النخلة فجعلت ارید ان اقولها فاذا اسنان القوم فاهاب ان اتکلم فلما سکتوا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هی النخلة **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابن ابی عمر قالا نا سفیان بن عیینة عن ابن ابی نجیح عن مجاهد قال صحبت ابن عمر الی المدینة فما سمعته یحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم الا حدیثا واحدا قال کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم فاتی بجمار فذکر بنحو حدیثهما **وحدثنا** ابن نمیر نا ابی نا سیف قال سمعت مجاهدا یقول سمعت ابن عمر یقول اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بجمار فذکر نحو حدیثهم

باب مثل المؤمن کالزرع والمنافق والکافر کالارزة (**قوله** صلی الله علیه وسلم مثل المؤمن مثل الزرع لا تزال الریح تمیله ولا یزال المؤمن یصیبه البلاء ومثل المنافق کمثل شجرة الارز لا تهتز حتی تستحصد وفی روایة مثل المؤمن کمثل الخامة من الزرع تفیئها الریح تصرعها مرة وتعدلها اخری حتی تهیج ومثل الکافر کمثل الارزة المجذبة علی اصلها لا یفیئها شیء حتی یکون انجعافها مرة واحدة) اما الخامة فبالخاء المعجمة وتخفیف المیم وهی الطاقة والقصبة اللینة من الزرع والفها منقلبة عن واو واما تمیلها وتفیئها فبمعنی واحد ومعناه تقلبها الریح یمینا وشمالا ومعنی تصرعها تخفضها وتعدلها بفتح التاء وکسر الدال ای ترفعها ومعنی تهیج تیبس (**قوله** صلی الله علیه وسلم تستحصد بفتح اوله وکسر الصاد وکذا ضبطناه وکذا نقله القاضی عن روایة الاکثرین وعن بعضهم بضم اوله وفتح الصاد علی ما لم یسم فاعله والاول اجود ای لا تتغیر حتی تنقلع مرة واحدة کالزرع الذی انتهی یبسه واما الارزة ففتح الهمزة وراء ساکنة ثم زای هذا هو المشهور فی ضبطها وهو المعروف فی الروایات وکتب الغریب وذکر الجوهری وصاحب نهایة الغریب انها تقال ایضا بفتح الراء قال فی النهایة وقال البعض هی الارزة بالمد وکسر الراء علی وزن فاعلة وانکر ابو عبید وقد قال اهل اللغة الارزة بالمد هی الثابتة وهذا المعنی صحیح هنا فانکار ابی عبید محمول علی انکار روایتها کذلك لا انکار صحة معناها قال اهل اللغة والغریب شجر معروف یقال له الارز ان یشبه شجر الصنوبر بفتح الصاد ویکون بالشام وبلاد الارمن وقیل هو الصنوبر واما المجذبة فبمیم مضمومة ثم جیم ساکنة ثم ذال معجمة مکسورة وهی الثابتة المتعصبة یقال منه جذب یجذب واجذب یجذب والانجعاف الانقلاع قال العلماء معنی الحدیث ان المؤمن کثیر الالام فی بدنه او اهله او ماله وذلك مکفر لسیئاته ورافع لدرجاته واما الکافر فقلیلها وان وقعه شیء لم یکفر شیئا من سیئاته بل یاتی بها یوم القیمة کاملة **باب** مثل المؤمن مثل النخلة (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان من الشجر شجرة لا یسقط ورقها وانها مثل المسلم فحدثونی ما هی فوقع الناس فی شجر البوادی قال عبد الله بن عمر ووقع فی نفسی انها النخلة فاستحییت ثم قالوا حدثنا ما هی یا رسول الله فقال هی النخلة قال فذکرت ذلك لعمر قال لان تکون قلت هی النخلة احب الی من کذا وکذا) اما **قوله** لان تکون فهو بفتح اللام ووقع فی بعض النسخ البوادی وفی بعضها البواد بحذف الیاء وهی لغة وفی هذا الحدیث فوائد منها استحباب القاء العالم المسئلة علی اصحابه لیختبر افهامهم ویرغبهم فی الفکر والاعتناء وفیه ضرب الامثال والاشباه وفیه توقیر الکبار کما فعل ابن عمر لکن اذا لم یعرف الکبار المسئلة فینبغی للصغیر الذی یعرفها ان یقولها وفیه سرور الانسان بنجابة ولده وحسن فهمه وقول عمر رضی الله عنه لان تکون قلت هی النخلة احب الی اراد بذلك ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یدعو لابنه بالعلم حسن فهمه ونجابته وفیه فضل النخل قال العلماء وشبه النخلة بالمسلم فی کثرة خیرها ودوام ظلها وطیب ثمرها ووجوده علی الدوام فانه من حین یطلع ثمرها لا یزال یوکل منه حتی ییبس وبعد ان ییبس یتخذ منه منافع کثیرة من خشبها وورقها واغصانها فیستعمل جذوعا وحطبا وعصیا ومخاصر وحصرا وحبالا واوانی وغیر ذلك ثم آخر شیء منها نواها ویتنفع به علفا للابل ثم جمال نباتها وحسن هیئة ثمرها فهی منافع کلها وخیر وجمال کما ان المؤمن خیر کله من کثرة طاعاته ومکارم اخلاقه ویواظب علی صلوته وصیامه وقراءته وذکره والصدقة والصلة وسائر الطاعات وغیر ذلك فهذا هو الصحیح فی وجه التشبیه وقیل وجه الشبه انه اذا قطع راسها مات بخلاف باقی الشجر وقیل انها لا تحمل حتی تلقح والله اعلم (**قوله** فوقع الناس فی شجر البوادی) ای فی بیت انکارهم الی اشجار البوادی وکان کل انسان یفسرها بنوع من انواع شجر البوادی (**قوله** قال ابن عمر والقی فی نفسی او روعی انها النخلة فجعلت ارید ان اقولها فاذا اسنان القوم فاهاب ان اتکلم) الروع هنا بضم الراء وهو النفس والقلب والخلد واسنان القوم یعنی کبارهم وشیوخهم (**قوله** فاتی بجمار) هو بضم الجیم وتشدید المیم وهو الذی یؤکل من قلب النخل یکون لینا

باب مثل المؤمن کالزرع والمنافق والکافر کالارزة

باب مثل المؤمن مثل النخلة

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا ابو اسامة نا عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اخبرونی بشجرة شبه او کالرجل المسلم لا یتحات ورقها قال ابراهیم لعل مسلما قال وتؤتی وکذا وجدت عند غیری ایضا ولا تؤتی اکلها کل حین قال ابن عمر فوقع فی نفسی انها النخلة ورایت ابا بکر وعمر لا یتکلمان فکرهت ان اتکلم او اقول شیئا فقال عمر لان تکون قلتها احب الی من کذا وکذا حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان الشیطان قد ایس ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب ولکن فی التحریش بینهم وحدثناه ابوبکر بن ابی شیبة نا وکیع ح وحدثنا ابوکریب نا ابو معاویة کلاهما عن الاعمش بهذا الاسناد وحدثنا عثمان بن ابی شیبة و اسحق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان عرش ابلیس علی البحر فیبعث سرایاه یفتنون الناس فاعظمهم عنده اعظمهم فتنة حدثنا ابوکریب محمد بن العلاء واسحاق بن ابراهیم واللفظ لابی کریب قالا انا ابو معاویة نا الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابلیس یضع عرشه علی الماء ثم یبعث سرایاه فادناهم منه منزلة اعظمهم فتنة یجیء احدهم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا قال ثم یجیء احدهم فیقول ما ترکته حتی فرقت بینه وبین امرأته قال فیدنیه منه ویقول نعم انت قال الاعمش اراه قال فیلتزمه حدثنی سلمة بن شبیب نا الحسن بن اعین نا معقل عن ابی الزبیر عن جابر انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول یبعث الشیطان سرایاه فیفتنون الناس فاعظمهم عنده منزلة اعظمهم فتنة حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن ابیه عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل به قرینه من الجن قالوا وایاک یا رسول الله قال وایای الا ان الله اعاننی علیه فاسلم فلا یامرنی الا بخیر حدثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا عبد الرحمن یعنیان ابن مهدی عن سفیان ح وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا یحیی بن آدم عن عمار بن رزیق کلاهما عن منصور باسناد جریر مثل حدیثه غیر ان فی حدیث سفیان وقد وکل به قرینه من الجن وقرینه من الملائکة حدثنی هارون بن سعید الایلی نا ابن وهب اخبرنی ابو صخر عن ابن قسیط حدثه ان عروة حدثه ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم حدثتها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج من عندها لیلا قالت فغرت علیه فجاء فرای ما اصنع فقال مالک یا عائشة اغرت فقلت وما لی لا یغار مثلی علی مثلک فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقد جاءک شیطانک قالت یا رسول الله اومعی شیطان قال نعم قلت ومع کل انسان قال نعم قلت ومعک یا رسول الله قال نعم ولکن ربی اعاننی علیه حتی اسلم حدثنا قتیبة بن سعید نا اللیث عن بکیر عن بسر ابن سعید عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لن ینجی احدا منکم عمله قال رجل ولا ایاک یا رسول الله قال ولا ایای الا ان یتغمدنی الله منه برحمة ولکن سددوا وحدثنیه یونس بن عبد الاعلی الصدفی انا عبد الله بن وهب اخبرنی عمر بن الحارث عن بکیر بن الاشج بهذا الاسناد غیر انه قال برحمة منه وفضل ولم یذکر ولکن سددوا

(قوله حدثنا سیف قال سمعت مجاهدا) هکذا صوابه سیف قال القاضی ووقع فی نسخة سفیان وهو غلط بل هو سیف قال البخاری وکیع یقول هو سیف ابو سلیمن وابن المبارک یقول سیف ابن ابی سلیمان ویحیی بن القطان یقول سیف بن سلیمن (قوله صلی الله علیه وسلم لا یتحات ورقها) ای لا یتناثر ویتساقط (قوله لا یتحات ورقها قال ابراهیم لعل مسلما قال وتؤتی وکذا وجدت عند غیری ایضا ولا تؤتی اکلها کل حین) معنی هذا انه وقع فی روایة ابراهیم بن سفین صاحب مسلم وروایة غیره ایضا من مسلم لا یتحات ورقها ولا تؤتی اکلها کل حین واستشکل ابراهیم ابن سفین هذا القول ولا تؤتی اکلها خلاف باقی الروایات فقال لعل مسلما رواه وتؤتی باسقاط لا واکون انا وغیری غلطنا فی اثبات لا قال القاضی وغیره من الائمة ولیس هو بغلط کما توهمه ابراهیم بل الذی فی مسلم صحیح باثبات لا وکذا رواه البخاری باثبات لا ووجهه ان لفظة لا لیست متعلقة بتؤتی بل متعلقة بمحذوف تقدیره لا یتحات ورقها ولا تکره ای لا یصیبها کذا ولا کذا لکن لم یذکر الراوی تلک الاشیاء المعطوفة ثم ابتدأ فقال تؤتی اکلها کل حین باب تحریش الشیطان وبعثه سراياه لفتنة الناس وان مع کل انسان قرینا (قوله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان قد ایس ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب ولکن فی التحریش بینهم) هذا الحدیث من معجزات النبوة وقد سبق بیان جزیرة العرب ومعناه ایس ان یعبده اهل جزیرة العرب ولکنه یسعی فی التحریش بینهم بالخصومات والشحناء والحروب والفتن ونحوها (قوله صلی الله علیه وسلم ان عرش ابلیس فی البحر فیبعث سراياه یفتنون الناس) العرش هو سریر الملک ومعناه ان مرکزه البحر ومنه یبعث سراياه فی نواحی الارض (قوله فیدنیه منه ویقول نعم انت) بکسر النون واسکان العین ای نعم الموضوعة للمدح فیمدحه لاعجابه بصنعه وبلوغه الغایة التی ارادها (قوله فیلتزمه) ای یضمه الی نفسه ویعانقه (قوله صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل به قرینه من الجن قالوا وایاک یا رسول الله قال وایای الا ان الله اعاننی علیه فاسلم فلا یامرنی الا بخیر) فاسلم برفع المیم وفتحها وهما روایتان مشهورتان فمن رفع قال معناه اسلم انا من شره وفتنته ومن فتح قال ان القرین اسلم من الاسلام وصار مؤمنا لا یأمرنی الا بخیر واختلفوا فی الارجح منهما فقال الخطابی الصحیح المختار الرفع ورجح القاضی عیاض الفتح وهو المختار لقوله صلی الله علیه وسلم فلا یامرنی الا بخیر واختلفوا علی روایة الفتح قیل اسلم بمعنی استسلم وانقاد وقد جاء هکذا فی غیر صحیح مسلم فاستسلم وقیل معناه صار مسلما مؤمنا وهذا هو الظاهر قال القاضی واعلم ان الامة مجمعة علی عصمة النبی صلی الله علیه وسلم من الشیطان فی جسمه وخاطره ولسانه وفی هذا الحدیث اشارة الی التحذیر من فتنة القرین ووسوسته واغوائه فاعلمنا بانه معنا لنحترز منه بحسب الامکان (قوله حدثنا ابن وهب قال اخبرنی ابو صخر عن ابن قسیط) هو بضم القاف وفتح السین المهملة واسکان الیاء واسمه یزید بن عبد الله بن قسیط بن اسامة بن عمیر اللیثی المدنی ابو عبد الله التابعی واسم ابی صخر هذا حمید بن زیاد الخراط المدنی سکن مصر والله اعلم

باب لن یدخل احد الجنة بعمله بل برحمة الله تعالی (قوله صلی الله علیه وسلم لن ینجی احدا منکم عمله قال رجل ولا ایاک یا رسول الله قال ولا ایای الا ان یتغمدنی الله منه برحمة ولکن سددوا وفی روایة برحمة منه وفضل وفی روایة بمغفرة ورحمة وفی روایة الا ان یتدارکنی الله منه برحمة) اعلم ان مذهب اهل السنة انه لا یثبت بالعقل ایجاب لا ایجاب ولا تحریم ولا غیرهما من انواع التکلیف ولا تثبت هذه کلها ولا غیرها الا بالشرع ومذهب اهل السنة ایضا ان الله تعالی لا یجب علیه شیء تعالی الله بل العالم ملکه الدنیا والآخرة فی سلطانه یفعل فیهما ما یشاء فلو عذب المطیعین والصالحین اجمعین وادخلهم النار کان عدلا منه واذا اکرمهم ونعمهم وادخلهم الجنة فهو فضل منه وانعام الکافرین وادخلهم الجنة کان له ذلک ولکنه اخبر وخبره صدق انه لا یفعل هذا بل یغفر للمؤمنین ویدخلهم الجنة برحمته ویعذب الکافرین ویخلدهم فی النار عدلا منه

حدثنا قتیبة بن سعید نا حماد یعنی ابن زید عن ایوب عن محمد عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من احد یدخله عمله الجنة فقیل ولا انت یا رسول الله قال ولا انا الا ان یتغمدنی ربی برحمة حدثنا محمد بن المثنی نا ابن ابی عدی عن ابن عون عن محمد عن ابی هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم لیس احد منکم ینجیه عمله قالوا ولا انت یا رسول الله قال ولا انا الا ان یتغمدنی الله منه بمغفرة ورحمة وقال ابن عون بیده هکذا واشار علی راسه ولا انا الا ان یتغمدنی الله بمغفرة منه ورحمة حدثنی زهیر بن حرب نا جریر عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس احد ینجیه عمله قالوا ولا انت یا رسول الله قال ولا انا الا یتدارکنی الله منه برحمة وحدثنی محمد بن حاتم نا ابو عباد یحیی بن عباد نا ابراهیم بن سعد نا ابن شهاب عن ابی عبید مولی عبد الرحمن ابن عوف عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن یدخل احدا منکم عمله الجنة قالوا ولا انت یا رسول الله قال ولا انا الا ان یتغمدنی الله منه بفضل ورحمة حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا ابی نا الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قاربوا وسددوا واعلموا انه لن ینجو احد منکم بعمله قالوا یا رسول الله ولا انت قال ولا انا الا ان یتغمدنی الله برحمة منه وفضل حدثنا ابن نمیر نا ابی نا الاعمش عن ابی سفیان عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله حدثنا اسحاق بن ابراهیم انا جریر عن الاعمش بالاسنادین جمیعا کروایة ابن نمیر حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله وزادوا وابشروا حدثنی سلمة بن شبیب نا الحسن بن اعین نا معقل عن ابی الزبیر عن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول لا یدخل احدا منکم عمله الجنة ولا یجیره من النار ولا انا الا برحمة الله حدثنا اسحاق بن ابراهیم انا عبد العزیز بن محمد نا موسی بن عقبة ح وحدثنی محمد بن حاتم واللفظ له نا بهز نا وهیب نا موسی بن عقبة قال سمعت ابا سلمة بن عبد الرحمن بن عوف یحدث عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها کانت تقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سددوا وقاربوا وابشروا فانه لن یدخل الجنة احدا عمله قالوا ولا انت یا رسول الله قال ولا انا الا ان یتغمدنی الله منه برحمة واعلموا ان احب العمل الی الله ادومه وان قل وحدثناه حسن الحلوانی نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا عبد العزیز بن المطلب عن موسی بن عقبة بهذا الاسناد ولم یذکروا وابشروا وحدثنا قتیبة بن سعید نا ابو عوانة عن زیاد بن علاقة عن المغیرة بن شعبة ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی حتی انتفخت قدماه فقیل له اتکلف هذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابن نمیر قالا نا سفیان عن زیاد بن علاقة سمع المغیرة بن شعبة یقول قام النبی صلی الله علیه وسلم حتی ورمت قدماه قالوا قد غفر الله لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا حدثنا هارون بن معروف وهارون بن سعید الایلی قالا نا ابن وهب اخبرنی ابو صخر عن ابن قسیط عن عروة بن الزبیر عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی قام حتی تفطرت رجلاه قالت عائشة یا رسول الله اتصنع هذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فقال یا عائشة افلا اکون عبدا شکورا حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا وکیع وابو معاویة ح وحدثنا ابن نمیر واللفظ له نا ابو معاویة عن الاعمش عن شقیق قال کنا جلوسا عند باب عبد الله ننتظره فمر بنا یزید بن معاویة النخعی فقلنا اعلمه مکاننا فدخل علیه فلم یلبث ان خرج علینا عبد الله فقال انی اخبر بمکانکم فما یمنعنی ان اخرج الیکم الا کراهیة ان املکم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یتخولنا بالموعظة فی الایام مخافة السآمة علینا وحدثنا ابو سعید الاشج نا ابن ادریس ح وحدثنا منجاب بن الحارث التمیمی انا ابن مسهر ح وحدثنا اسحق بن ابراهیم وعلی بن خشرم قالا انا عیسی بن یونس ح ونا ابن ابی عمر نا سفیان کلهم عن الاعمش بهذا الاسناد نحوه وزاد منجاب فی روایته عن ابن مسهر قال الاعمش وحدثنی عمرو بن مرة عن شقیق عن عبد الله مثله وحدثنا اسحاق بن ابراهیم انا جریر عن منصور ح وحدثنا ابن ابی عمر واللفظ له نا فضیل بن عیاض عن منصور عن شقیق ابی وائل قال کان عبد الله یذکرنا کل یوم خمیس فقال له رجل یا ابا عبد الرحمن انا نحب حدیثک ونشتهیه ولوددنا انک حدثتنا کل یوم فقال ما یمنعنی ان احدثکم الا کراهیة ان املکم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یتخولنا بالموعظة فی الایام کراهیة السآمة علینا +

واما المعتزلة فیثبتون الاحکام بالعقل ویوجبون ثواب الاعمال ویوجبون الاصلح ویمنعون خلاف هذا فی خبط طویل لهم تعالی الله عن اختراعاتهم الباطلة المنابذة لنصوص الشرع وفی ظاهر هذه الاحادیث دلالة لاهل الحق انه لا یستحق احد الثواب والجنة بطاعته واما قوله تعالی ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون وتلک الجنة التی اورثتموها بما کنتم تعملون ونحوهما من الآیات الدالة علی ان الاعمال یدخل بها الجنة فلا یعارض هذه الاحادیث بل معنی الآیات ان دخول الجنة بسبب الاعمال ثم التوفیق للاعمال والهدایة للاخلاص فیها وقبولها برحمة الله تعالی وفضله فیصح انه لم یدخل بمجرد العمل وهو مراد الاحادیث ویصح انه دخل بالاعمال ای بسببها وهی من الرحمة والله اعلم ومعنی یتغمدنی الله برحمة یلبسنیها یغمدنی بها ومنه غمدت السیف واغمدته اذا جعلته فی غمده وسترته به ومعنی سددوا وقاربوا اطلبوا السداد واعملوا به وان عجزتم عنه فقاربوه ای اقربوا منه والسداد الصواب وهو ما بین الافراط والتفریط فلا تغلوا ولا تقصروا **باب** اکثار الاعمال والاجتهاد فی العبادة (**قوله** ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی حتی انتفخت قدماه فقیل له اتکلف هذا وقد غفر الله لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا وفی روایة حتی تفطرت رجلاه) معنی تفطرت تشققت قالوا ومنه فطر الصائم وافطره لانه خرق صومه وشقه قال القاضی الشکر معرفة احسان المحسن والتحدث به وسمیت المجازاة علی فعل الجمیل شکرا لانها تتضمن الثناء علیه وشکر العبد لله تعالی اعترافه بنعمه وثناؤه علیه وتمام مواظبته علی طاعته واما شکر الله تعالی افعال عباده فمجازاته ایاهم علیها وتضعیف ثوابها وثناؤه بما انعم به علیهم فهو المعطی والمثنی سبحانه والشکور من اسمائه سبحانه وتعالی بهذا المعنی والله اعلم **باب** الاقتصاد فی الموعظة (**قوله** ما یمنعنی ان اخرج الیکم الا کراهیة ان املکم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یتخولنا بالموعظة فی الایام مخافة السآمة علینا) السآمة بالمد الملل **وقوله** املکم بضم الهمزة ای اوقعکم فی الملل وهو الضجر واما الکراهیة فبتخفیف الیاء ومعنی یتخولنا یتعاهدنا هذا هو المشهور فی تفسیرها قال القاضی وقیل یصلحنا وقال ابن الاعرابی معناه یتخذنا خولا وقیل یفاجئنا بها وقال ابو عبیدة یدللنا وقیل یحبسنا کما یحبس الانسان خوله وهو یتخولنا بالخاء المعجمة عند جمیعهم الا ابا عمرو فقال هی بالمهملة ای یطلب حالاتهم واوقات نشاطهم وفی هذا الحدیث الاقتصاد فی الموعظة لئلا تملها القلوب فیفوت مقصودها

حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب نا حماد بن سلمة عن ثابت وحميد عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حُفَّت الجنة بالمكاره وحُفَّت النار بالشهوات **وحدثني** زهير بن حرب نا شبابة حدثني ورقاء عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله **حدثنا** سعيد بن عمرو الاشعثي وزهير بن حرب قال زهير نا وقال سعيد انا سفيان عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال الله اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر مصداق ذلك في كتاب الله فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون **حدثني** هارون بن سعيد الايلي نا ابن وهب حدثني مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال قال الله اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ذخرا بله ما اطلعكم الله عليه **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب قالا نا ابو معاوية ح وحدثنا ابن نمير واللفظ له نا ابي نا الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله عز وجل اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ذخرا بله ما اطلعكم الله عليه ثم قرء فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين **حدثنا** هارون بن معروف وهارون بن سعيد الايلي قالا نا ابن وهب حدثني ابو صخر ان ابا حازم حدثه قال سمعت سهل ابن سعد الساعدي يقول شهدت من رسول الله صلى الله عليه وسلم مجلسا وصف فيه الجنة حتى انتهى ثم قال في آخر حديثه فيها ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا على قلب بشر خطر ثم قرأ هذه الآية تتجافى جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا وطمعا ومما رزقناهم ينفقون فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين جزاء بما كانوا يعملون **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا ليث عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان في الجنة لشجرة يسير الراكب في ظلها مائة سنة **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا المغيرة يعني ابن عبد الرحمن الحزامي عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله وزاد لا يقطعها **حدثنا** اسحاق بن ابراهيم الحنظلي انا المخزومي نا وهيب عن ابي حازم عن سهل بن سعد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان في الجنة لشجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام لا يقطعها قال ابو حازم فحدثت به النعمان بن ابي عياش الزرقي فقال حدثني ابو سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان في الجنة شجرة يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام ما يقطعها **حدثنا** محمد بن عبد الرحمن بن سهم انا عبد الله بن المبارك انا مالك بن انس ح وحدثني هارون بن سعيد الايلي واللفظ له نا عبد الله بن وهب حدثني مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله عز وجل يقول لاهل الجنة يا اهل الجنة فيقولون لبيك ربنا وسعديك والخير في يديك فيقول هل رضيتم فيقولون وما لنا لا نرضى يا رب وقد اعطيتنا ما لم تعط احدا من خلقك فيقول الا اعطيكم افضل من ذلك فيقولون يا رب اي شيء افضل من ذلك فيقول احل عليكم رضواني فلا اسخط عليكم بعده ابدا **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا يعقوب يعني ابن عبد الرحمن القاري عن ابي حازم عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان اهل الجنة ليتراءون الغرفة في الجنة كما تتراءون الكوكب في السماء قال فحدثت بذلك النعمان بن ابي عياش فقال سمعت ابا سعيد الخدري يقول كما تتراءون الكوكب الدري في الافق الشرقي او الغربي **وحدثناه** اسحاق بن ابراهيم انا المخزومي نا وهيب عن ابي حازم بالاسنادين جميعا نحو حديث يعقوب **حدثني** عبد الله بن جعفر بن يحيى بن خالد نا معن نا مالك ح وحدثني هارون بن سعيد الايلي واللفظ له نا عبد الله بن وهب اخبرني مالك بن انس عن صفوان ابن سليم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان اهل الجنة ليتراءون اهل الغرف من فوقهم كما تتراءون الكوكب الدري الغابر من الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بينهم قالوا يا رسول الله تلك منازل الانبياء لا يبلغها غيرهم قال بلى والذي نفسي بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين

كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها

(**قوله** صلى الله عليه وسلم حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات) هكذا رواه مسلم حفت ووقع في البخاري حفت ووقع فيه ايضا حجبت وكلاهما صحيح قال العلماء هذا من بديع الكلام وفصيحه وجوامعه التي اوتيها صلى الله عليه وسلم من التمثيل الحسن ومعناه لا يوصل الى الجنة الا بارتكاب المكاره والنار بالشهوات وكذلك هما محجوبتان بهما فمن هتك الحجاب وصل الى المحجوب فهتك حجاب الجنة باقتحام المكاره وهتك حجاب النار بارتكاب الشهوات فاما المكاره فيدخل فيها الاجتهاد في العبادات والمواظبة عليها والصبر على مشاقها وكظم الغيظ والعفو والحلم والصدقة والاحسان الى المسيء والصبر عن الشهوات ونحو ذلك واما الشهوات التي النار محفوفة بها فالظاهر انها الشهوات المحرمة كالخمر والزنا والنظر الى الاجنبية والغيبة واستعمال الملاهي ونحو ذلك واما الشهوات المباحة فلا تدخل في هذه لكن يكره الاكثار منها مخافة ان يجر الى المحرمة او يقسي القلب او يشغل عن الطاعات او يحوج الى الاعتناء بتحصيل الدنيا للصرف فيها ونحو ذلك (**قوله** عز وجل اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ذخرا بله ما اطلعكم الله عليه) وفي بعض النسخ ما اطلعكم عليه وفي بعض النسخ اطلعكم عليه هكذا هو في رواية ابي بكر بن ابي شيبة ذخرا في جميع النسخ واما رواية هارون بن سعيد الايلي المذكورة قبلها ففيها ذكر في بعض النسخ وذخرا كالاول في بعضها قال القاضي هذه رواية الاكثرين وهي ابين كالرواية الاخرى قال والاولى رواية الفارسي فاما بله فبفتح الباء الموحدة واسكان اللام ومعناها دع عنك ما اطلعكم عليه فالذي لم يطلعكم عليه اعظم وكانه اضرب عنه استقلالا له في جنب ما لم يطلع عليه وقيل معناها غير وقيل معناها كيف (**قوله** صلى الله عليه وسلم ان في الجنة لشجرة يسير الراكب في ظلها مائة سنة لا يقطعها وفي رواية يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام ما يقطعها) قال العلماء والمراد بظلها كنفها وذراها وهو ما يستر اغصانها والمضمر بفتح الضاد والميم المشددة واسكان الضاد وفتح الميم الذي ضمر ليشتد جريه وسبق في كتاب الجهاد صفة التضمير قال القاضي ورواه بعضهم المضمر بكسر الميم الثانية صفة للراكب المضمر لفرسه والمعروف هو الاول (**قوله** تعالى احل عليكم رضواني) قال القاضي في المشارق اي انزله بكم والرضوان بكسر الراء وضمها قرئ بهما في السبع والكوكب الدري فيه ثلاث لغات قرئ بهن في السبع والاكثرون دري بضم الدال وتشديد الياء بلا همز والثانية بضم الدال مهموز ممدود والثالثة بكسر الدال مهموز ممدود وهو الكوكب العظيم قيل سمي دريا لبياضه كالدر وقيل لاضاءته وقيل شبهه بالدر في كونه ارفع من باقي النجوم كالدرر ارفع الجواهر (**قوله** صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة ليتراؤن اهل الغرف من فوقهم كما تتراؤن الكوكب الدري الغابر من الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بينهم) هكذا هو في عامة النسخ من الافق قال القاضي لفظة من هنا لابتداء الغاية ووقع في رواية البخاري في الافق قال بعضهم وهو الصواب قال وذكر بعضهم ان من في رواية مسلم لانتهاء الغاية وقد جاءت كذلك كقولهم رايت الهلال من خلل السحاب قال القاضي وهذا صحيح ولكن حملهم لفظة من هنا على انتهاء الغاية غير مسلم بل هي على بابها اي كان ابتداء رؤيته اياه رؤيته من خلل السحاب من الافق

حدثنا قتیبة بن سعید نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدهم لو رانی باهله وماله حدثنا ابو عثمان سعید بن عبد الجبار البصری نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان فی الجنة لسوقا یاتونها کل جمعة فتهب ریح الشمال فتحثو فی وجوههم وثیابهم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اهلیهم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فیقول لهم اهلوهم والله لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم والله لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا حدثنی عمرو الناقد ویعقوب بن ابراهیم الدورقی جمیعا عن ابن علیة واللفظ لیعقوب نا اسمعیل بن علیة انا ایوب عن محمد قال ما تفاخروا وانما تذاکروا الرجال فی الجنة اکثر ام النساء فقال ابو هریرة اولم یقل ابو القاسم صلی الله علیه وسلم ان اول زمرة تدخل الجنة علی صورة القمر لیلة البدر والتی تلیها علی ضوء کوکب دری فی السماء لکل امرئ منهم زوجتان اثنتان یری مخ سوقهما من وراء اللحم وما فی الجنة اعزب حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ایوب عن ابن سیرین قال اختصم الرجال والنساء ایهم فی الجنة اکثر فسالوا ابا هریرة فقال قال ابو القسم صلی الله علیه وسلم مثل حدیث ابن علیة حدثنا قتیبة بن سعید نا عبد الواحد یعنی ابن زیاد عن عمارة بن القعقاع نا ابو زرعة قال سمعت ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول من یدخل الجنة ح وحدثنا قتیبة وزهیر بن حرب واللفظ لقتیبة قالا نا جریر عن عمارة عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول زمرة یدخلون الجنة علی صورة القمر لیلة البدر والذین یلونهم علی اشد کوکب دری فی السماء اضاءة لا یبولون ولا یتغوطون ولا یتفلون ولا یمتخطون امشاطهم الذهب ورشحهم المسك مجامرهم الالوة ازواجهم الحور العین اخلاقهم علی خلق رجل واحد علی صورة ابیهم آدم ستون ذراعا فی السماء حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول زمرة تدخل الجنة من امتی علی صورة القمر لیلة البدر ثم الذین یلونهم علی اشد نجم فی السماء اضاءة ثم هم بعد ذلك منازل لا یتغوطون ولا یبولون ولا یمتخطون ولا یبزقون امشاطهم الذهب ومجامرهم الالوة ورشحهم المسك اخلاقهم علی خلق رجل واحد علی طول ابیهم آدم ستون ذراعا قال ابن ابی شیبة علی خلق رجل وقال ابو کریب علی خلق رجل وقال ابن ابی شیبة علی صورة ابیهم حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول زمرة تلج الجنة صورهم علی صورة القمر لیلة البدر لا یبصقون فیها ولا یمتخطون ولا یتغوطون فیها آنیتهم وامشاطهم من الذهب والفضة ومجامرهم من الالوة ورشحهم المسك لکل واحد منهم زوجتان یری مخ سوقهما من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بینهم ولا تباغض قلوبهم قلب واحد یسبحون الله بکرة وعشیا حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم واللفظ لعثمان قال عثمان نا وقال اسحاق انا جریر عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان اهل الجنة یاکلون فیها ویشربون ولا یتفلون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یمتخطون قالوا فما بال الطعام قال جشاء ورشح کرشح المسك یلهمون التسبیح والتحمید کما یلهمون النفس حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو معاویة عن الاعمش بهذا الاسناد الی قوله کرشح المسك حدثنی الحسن بن علی الحلوانی وحجاج بن الشاعر کلاهما عن ابی عاصم قال حسن نا ابو عاصم عن ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یاکل اهل الجنة فیها ویشربون ولا یتغوطون ولا یمتخطون ولا یبولون ولکن طعامهم ذاك جشاء کرشح المسك یلهمون التسبیح والتحمید کما تلهمون النفس قال وفی حدیث حجاج طعامهم ذلك و

حدثنا سعید بن یحیی الاموی

قال وقد جاء فی روایة عن ابن ماهان علی الافق الغربی ومعنی الغابر الذاهب الماشی ای الذی تدلی للغروب وبعد عن العیون وروی فی غیر صحیح مسلم الغارب بتقدیم الراء وهو بمعنی ما ذکرناه وروی العازب بالعین المهملة والزای ومعناه البعید فی الافق وکلها راجعة الی معنی واحد **قوله** صلی الله علیه وسلم ان فی الجنة لسوقا یاتونها کل جمعة فتهب ریح الشمال فتحثو فی وجوههم وثیابهم فیزدادون حسنا وجمالا) المراد بالسوق هنا مجمع لهم یجتمعون کما یجتمع الناس فی الدنیا فی السوق ومعنی یاتونها کل جمعة ای فی مقدار کل جمعة ای اسبوع ولیس هناك حقیقة اسبوع لفقد الشمس واللیل والنهار والسوق یذکر ویؤنث وهو افصح وریح الشمال بفتح الشین والمیم بغیر همز هکذا الروایة قال صاحب العین هی الشمال والشمال باسکان المیم مهموز والشاملة بهمزة قبل المیم والشمل بفتح المیم بغیر الف والشمول بفتح الشین وضم المیم وهی التی تاتی من دبر القبلة قال القاضی وخص ریح الجنة بالشمال لانها ریح المطر عند العرب کانت تهب من جهة الشام وبها یاتی سحاب المطر وکانوا یرجون السحابة الشامیة وجاء فی الحدیث تسمیة هذه الریح المثیرة ای المحرکة لانها تثیر فی وجوههم ما تثیره من مسك ارض الجنة وغیره من نعیمها (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان اول زمرة تدخل الجنة علی صورة القمر لیلة البدر والتی تلیها علی اضوء کوکب دری فی السماء لکل امرئ منهم زوجتان وما فی الجنة اعزب) اما الزمرة فالجماعة والدری تقدم ضبطه وبیانه قریبا (**قوله** صلی الله علیه وسلم زوجتان) هکذا فی الروایات زوجتان بالتاء وهی لغة متکررة فی الاحادیث وکلام العرب والاشهر حذفها وبه جاء القرآن واکثر الاحادیث (**قوله** وما فی الجنة اعزب) هکذا هو فی جمیع نسخ بلادنا اعزب بالالف وهی لغة والمشهور فی اللغة عزب بغیر الف ونقل القاضی ان جمیع رواتهم رووه وما فی الجنة عزب بغیر الف الا العذری فرواه بالالف قال القاضی ولیس بشیء والعزب من لا زوجة له والعزوب البعد وسمی عزبا لبعده عن النساء قال القاضی ظاهر هذا الحدیث ان النساء اکثر اهل الجنة وفی الحدیث الآخر انهن اکثر اهل النار قال فیخرج من مجموع هذا ان النساء اکثر ولد آدم قال وهذا کله فی الآدمیات والا فقد جاء ان للواحد من اهل الجنة من الحور العدد الکثیر (**قوله** صلی الله علیه وسلم ورشحهم المسك) ای عرقهم ومجامرهم الالوة بفتح الهمزة وضم اللام ای العود الهندی وسبق بیانه مبسوطا (**قوله** صلی الله علیه وسلم اخلاقهم علی خلق رجل واحد) قد ذکر مسلم فی الکتاب اختلاف ابن ابی شیبة وابی کریب فی ضبطه فابن ابی شیبة روی بضم الخاء واللام وابو کریب بفتح الخاء واسکان اللام وکلاهما صحیح وقد اختلف فیه رواة مسلم ورواة صحیح البخاری ایضا ویرجح الضم بقوله فی الحدیث الآخر لا اختلاف بینهم ولا تباغض قلوبهم قلب واحد وقد یرجح الفتح بقوله صلی الله علیه وسلم فی تمام الحدیث علی صورة ابیهم آدم اذ علی طوله (**قوله** صلی الله علیه وسلم ولا یمتخطون ولا یتفلون) هو بکسر الفاء وضمها حکاهما الجوهری وغیره ای لا یبصقون وفی روایة لا یبزقون وکله بمعنی (**قوله** صلی الله علیه وسلم یسبحون الله بکرة وعشیا) ای قدرها (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان اهل الجنة یاکلون فیها ویشربون) مذهب اهل السنة وعامة المسلمین ان اهل الجنة یاکلون فیها ویشربون یتنعمون بذلك وبغیره من ملاذها وانواع نعیمها تنعما دائما لا آخر له ولا انقطاع ابدا وان تنعمهم بذلك علی هیئة تنعم اهل الدنیا الا ما بینهما من التفاضل فی اللذة والنفاسة التی لا تشارك نعیم الدنیا الا فی التسمیة واصل الهیئة والا فانهم لا یبولون ولا یتغوطون ولا یمتخطون ولا یبصقون وقد دلت دلائل القرآن والسنة فی هذه الاحادیث التی ذکرها مسلم وغیره ان نعیم الجنة دائم لا انقطاع له ابدا

حدثنی ابی نا ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه قال و یلهمون التسبیح والتکبیر کما یلهمون النفس **حدثنی** زهیر بن حرب نا عبد الرحمن بن مهدی نا حماد بن سلمة عن ثابت عن ابی رافع عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من یدخل الجنة ینعم لا یبأس لا تبلی ثیابه ولا یفنی شبابه **حدثنا** اسحاق بن ابراهیم وعبد بن حمید واللفظ لاسحاق قالا انا عبد الرزاق قال قال الثوری وحدثنی ابو اسحاق ان الاغر حدثه عن ابی سعید الخدری وابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا فذلک قوله عز وجل ونودوا ان تلکم الجنة اورثتموها بما کنتم تعملون **حدثنا** سعید بن منصور عن ابی قدامة وهو الحارث بن عبید عن ابی عمران الجونی عن ابی بکر بن عبد الله بن قیس عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان للمؤمن فی الجنة لخیمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها ستون میلا للمؤمن فیها اهلون یطوف علیهم المؤمن فلا یری بعضهم بعضا **وحدثنی** ابو غسان المسمعی نا ابو عبد الصمد نا ابو عمران الجونی عن ابی بکر بن عبد الله بن قیس عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی الجنة خیمة من لؤلؤة مجوفة عرضها ستون میلا فی کل زاویة منها اهل ما یرون الآخرین یطوف علیهم المؤمن **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا یزید بن هارون انا همام عن ابی عمران الجونی عن ابی بکر بن ابی موسی بن قیس عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الخیمة درة طولها فی السماء ستون میلا فی کل زاویة منها اهل للمؤمن لا یراهم الآخرون **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا ابو اسامة وعبد الله بن نمیر وعلی ابن مسهر عن عبید الله بن عمر ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا محمد بن بشر نا عبید الله عن خبیب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انهار الجنة **حدثنی** حجاج بن الشاعر نا ابو النضر هاشم بن القاسم اللیثی نا ابراهیم یعنی ابن سعد نا ابی عن سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یدخل الجنة اقوام افئدتهم مثل افئدة الطیر **حدثنا** محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خلق الله عز وجل آدم علی صورته طوله ستون ذراعا فلما خلقه قال اذهب فسلم علی اولئک النفر وهم نفر من الملائکة جلوس فاستمع ما یحیونک به فانها تحیتک وتحیة ذریتک قال فذهب فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمة الله قال فزادوه ورحمة الله قال فکل من یدخل الجنة علی صورة آدم وطوله ستون ذراعا فلم یزل الخلق ینقص بعده حتی الآن

(قوله صلی الله علیه وسلم من یدخل الجنة ینعم لا یبأس وفی روایة ان لکم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا) ای لا یصیبکم بأس وهو شدة الحال والبأس والبؤس والبأسار والبؤسی بمعنی وینعم وتنعموا بفتح اوله والعین ای یدوم لکم النعیم (قوله صلی الله علیه وسلم فی الجنة خیمة من لؤلؤة مجوفة عرضها ستون میلا فی کل زاویة منها اهل وفی روایة طولها فی السماء ستون میلا) اما الخیمة فبیت مربع من بیوت الاعراب (وقوله صلی الله علیه وسلم من لؤلؤة مجوفة) هکذا هو فی عامة النسخ مجوفة بالفاء قال القاضی وفی روایة السمرقندی مجوبة بالباء الموحدة وهی المثقوبة وهی بمعنی المجوفة والزاویة الجانب والناحیة وفی الروایة الاولی عرضها ستون میلا وفی الثانیة طولها فی السماء ستون میلا ولا معارضة بینهما فعرضها فی مساحة ارضها وطولها فی السماء ای فی العلو متساویان (قوله صلی الله علیه وسلم سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انهار الجنة) اعلم ان سیحان وجیحان غیر سیحون وجیحون فاما سیحان وجیحان المذکوران فی هذا الحدیث اللذان هما من انهار الجنة فهما فی بلاد الارمن فجیحان نهر المصیصة وسیحان نهر اذنة وهما نهران عظیمان جدا اکبرهما جیحان فهذا هو الصواب فی موضعهما واما قول الجوهری فی صحاحه جیحان نهر بالشام فغلط او انه اراد المجاز من حیث انه ببلاد الارمن وهی مجاورة للشام وقال الحازمی سیحان نهر عند المصیصة قال وهو غیر سیحون وقال صاحب نهایة الغریب سیحان وجیحان نهران بالعواصم عند المصیصة وطرسوس واتفقوا کلهم علی ان جیحون بالواو نهر وراء خراسان عند بلخ واتفقوا علی انه غیر جیحان وکذلک سیحون غیر سیحان واما قول القاضی عیاض ان هذه الانهار الاربعة اکبر انهار بلاد الاسلام فالنیل بمصر والفرات بالعراق وسیحان وجیحان ویقال سیحون وجیحون ببلاد خراسان ففی کلامه انکار من اوجه احدها قوله الفرات بالعراق ولیس بالعراق بل هو فاصل بین الشام والجزیرة والثانی قوله سیحان وجیحان ویقال سیحون وجیحون فجعل الاسماء مترادفة ولیس کذلک بل سیحان غیر سیحون وجیحان غیر جیحون باتفاق الناس کما سبق الثالث انه ببلاد خراسان وانما سیحان وجیحان ببلاد الارمن بقرب الشام والله اعلم واما کون هذه الانهار من انهار الجنة ففیه تاویلان ذکرهما القاضی عیاض احدهما ان الایمان عم بلادها وان الاجسام المتغذیة بمائها صائرة الی الجنة والثانی وهو الاصح انها علی ظاهرها وان لها مادة من الجنة والجنة مخلوقة موجودة الیوم عند اهل السنة وقد ذکر مسلم فی کتاب الایمان فی حدیث الاسراء ان الفرات والنیل یخرجان من الجنة وفی البخاری من اصل سدرة المنتهی (قوله صلی الله علیه وسلم یدخل الجنة اقوام افئدتهم مثل افئدة الطیر) قیل مثلها فی رقتها وضعفها کالحدیث الآخر اهل الیمن ارق قلوبا واضعف افئدة وقیل فی الخوف والهیبة والطیر اکثر الحیوان خوفا وفزعا کما قال الله تعالی انما یخشی الله من عباده العلماء وکان المراد قوم غلب علیهم الخوف کما جاء عن جماعات من السلف فی شدة خوفهم وقیل المراد متوکلون والله اعلم (قوله حدثنا حجاج بن الشاعر نا ابو النضر نا ابراهیم بن سعد نا ابی عن ابی سلمة عن ابی هریرة) هکذا وقع هذا الاسناد فی عامة النسخ ووقع فی بعضها نا ابی عن الزهری عن ابی سلمة فزاد الزهری قال ابو علی الغسانی والصواب هو الاول قال وکذلک خرجه ابو مسعود فی الاطراف قال ولا اعلم لسعد بن ابراهیم روایة عن الزهری وقال الدارقطنی فی کتاب العلل لم یتابع ابو النضر علی وصله عن ابی هریرة قال والمحفوظ عن ابراهیم عن ابیه عن ابی سلمة مرسلا کذا رواه یعقوب وسعد ابنا ابراهیم بن سعد قال والمرسل الصواب هذا کلام الدارقطنی والصحیح ان هذا الذی ذکره لا یقدح فی صحة الحدیث فقد سبق فی اول هذا الکتاب ان الحدیث اذا روی متصلا ومرسلا کان محکوما بوصله علی المذهب الصحیح لان مع الواصل زیادة علم حفظها ولم یحفظها من ارسله والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم خلق الله آدم علی صورته طوله ستون ذراعا) هذا الحدیث سبق شرحه وبیان تاویله وهذه الروایة ظاهرة فی ان الضمیر فی صورته عائد الی آدم وان المراد انه خلق فی اول نشأته علی صورته التی کان علیها فی الارض وتوفی علیها وهی طوله ستون ذراعا ولم ینتقل اطوارا کذریته وکانت صورته فی الجنة هی صورته فی الارض لم تتغیر (قوله قال اذهب فسلم علی اولئک النفر وهم نفر من الملائکة جلوس فاستمع ما یحیونک فانها تحیتک وتحیة ذریتک فذهب فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمة الله) فیه ان الوارد علی جلوس یسلم علیهم وان الافضل ان یقول السلام علیکم بالالف واللام ولو قال سلام علیک کفاه وان رد السلام یستحب ان یکون بزیادة علی الابتداء وانه یجوز فی الرد ان یقول السلام علیکم ولا یشترط ان یقول وعلیکم السلام والله اعلم۔

حدثنا عمر بن حفص بن غیاث نا ابی عن العلاء بن خالد الکاهلی عن شقیق عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یؤتی بجهنم یومئذ لها سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملك یجرونها حدثنا قتیبة بن سعید نا المغیرة یعنی ابن عبد الرحمن الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال نار کم هذه التی یوقد ابن آدم جزء من سبعین جزءا من حر جهنم قالوا والله ان کانت لکافیة یا رسول الله قال فانها فضلت علیها بتسعة وستین جزءا کلها مثل حرها حدثناه محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث ابی الزناد غیر انه قال کلهن مثل حرها حدثنا یحیی بن ایوب نا خلف بن خلیفة نا یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی هریرة قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ سمع وجبة فقال النبی صلی الله علیه وسلم اتدرون ما هذا قال قلنا الله ورسوله اعلم قال هذا حجر رمی به فی النار منذ سبعین خریفا فهو یهوی فی النار الآن حتی انتهی الی قعرها وحدثناه محمد بن عباد وابن ابی عمر قالا نا مروان عن یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی هریرة بهذا الاسناد وقال هذا وقع فی اسفلها فسمعتم وجبتها حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا یونس بن محمد نا شیبان بن عبد الرحمن قال قال قتادة سمعت ابا نضرة یحدث عن سمرة انه سمع نبی الله صلی الله علیه وسلم یقول ان منهم من تاخذه النار الی کعبیه ومنهم من تاخذه الی حجزته ومنهم من تاخذه الی عنقه حدثنی عمرو بن زرارة نا عبد الوهاب یعنی ابن عطاء عن سعید عن قتادة قال سمعت ابا نضرة یحدث عن سمرة بن جندب ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال منهم من تاخذه النار الی کعبیه ومنهم من تاخذه النار الی رکبتیه ومنهم من تاخذه النار الی حجزته ومنهم من تاخذه النار الی ترقوته حدثناه محمد بن المثنی ومحمد ابن بشار قالا نا روح نا سعید بهذا الاسناد وجعل مکان حجزته حقویه حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احتجت النار والجنة فقالت هذه یدخلنی الجبارون والمتکبرون وقالت هذه یدخلنی الضعفاء والمساکین فقال الله عز وجل لهذه انت عذابی اعذب بك من اشاء وربما قال اصیب بك من اشاء وقال لهذه انت رحمتی ارحم بك من اشاء ولکل واحدة منکما ملؤها وحدثنی محمد بن رافع نا شبابة حدثنی ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال تحاجت النار والجنة فقالت النار اوثرت بالمتکبرین والمتجبرین وقالت الجنة فما لی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس وسقطهم وعجزهم فقال الله عز وجل للجنة انت رحمتی ارحم بك من اشاء من عبادی وقال للنار انت عذابی اعذب بك من اشاء من عبادی ولکل واحدة منکما ملؤها فاما النار فلا تمتلئ فیضع قدمه علیها فتقول قط قط فهنالك تمتلئ ویزوی بعضها الی بعض حدثنا عبد الله بن عون الهلالی نا ابو سفیان یعنی محمد بن حمید عن معمر عن ایوب عن ابن سیرین عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال احتجت الجنة والنار واقتص الحدیث بمعنی حدیث ابی الزناد

باب جهنم اعاذنا الله منها (قوله حدثنا عمر بن حفص ثنا ابی عن العلاء بن خالد الکاهلی عن شقیق عن عبد الله الحدیث) هذا الحدیث مما استدرکه الدارقطنی علی مسلم وقال رفعه وهم رواه الثوری ومروان وغیرهما عن العلاء بن خالد موقوفا قلت وحفص ثقة حافظ امام فزیادته الرفع مقبولة کما سبق نقله عن الاکثرین والمحققین (قوله سمع وجبة) هی بفتح الواو واسکان الجیم وهی السقطة (قوله فی حدیث محمد بن عباد باسناده عن ابی هریرة بهذا الاسناد وقال هذا وقع فی اسفلها فسمعتم وجبتها) هکذا هو فی النسخ وهو صحیح فیه محذوف دل علیه الکلام ای هذا الحجر وقع او هذا حین وقع ونحو ذلك (قوله صلی الله علیه وسلم ومنهم من تاخذه یعنی النار الی حجزته) هی بضم الحاء واسکان الجیم وهی معقد الازار والسراویل ومنهم من تاخذه الی ترقوته هی بفتح التاء وضم القاف وهی العظم الذی بین ثغرة النحر والعاتق وفی روایة حقویه بفتح الحاء وکسرها وهما معقد الازار والمراد هنا ما یحاذی ذلك الموضع من جنبیه (قوله صلی الله علیه وسلم تحاجت النار والجنة الی آخره) هذا الحدیث علی ظاهره وان الله تعالی جعل فی النار والجنة تمییزا تدرکان به فتحاجتا ولا یلزم من هذا ان یکون ذلك التمییز فیهما دائما (قوله صلی الله علیه وسلم وقالت الجنة فما لی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس وسقطهم وعجزهم) اما سقطهم فبفتح السین والقاف ای ضعفاؤهم والمحتقرون منهم واما عجزهم فبفتح العین والجیم جمع عاجز ای العاجزون عن طلب الدنیا والتمکن فیها والثروة والشوکة واما روایة محمد بن رافع فیها لا یدخلنی الا ضعاف الناس وغرتهم فردی علی ثلثة اوجه حکاها القاضی وهی موجودة فی النسخ احدها غرتهم بغین معجمة مفتوحة وراء مفتوحة وتاء مثلثة قال القاضی هذه روایة الاکثرین من شیوخنا ومعناها اهل الحاجة والفاقة والجوع والغرث الجوع والثانی عجزتهم بعین مهملة مفتوحة وجیم وزای وتاء جمع عاجز کما سبق والثالث غرتهم بغین معجمة مکسورة وراء مشددة وتاء مثناة فوق وهذا هو الاشهر فی نسخ بلادنا ای البله الغافلون الذین لیس لهم فتك وحذق فی امور الدنیا وهو نحو الحدیث الآخر اکثر اهل الجنة البله قال القاضی معناه سواد الناس وعامتهم من اهل الایمان الذین لا یفطنون للشبه فیدخل علیهم الفتنة او یدخلهم فی البدعة او غیرها فهم ثابتو الایمان وصحیحو العقائد وهم اکثر المؤمنین وهم اکثر اهل الجنة واما العارفون والعلماء العاملون والصالحون والمتعبدون فهم قلیلون وهم اصحاب الدرجات العلی قال وقیل معنی الضعفاء هنا وفی الحدیث الآخر اهل الجنة کل ضعیف متضعف انه الخاضع لله تعالی المذل نفسه لله سبحانه وتعالی ضد المتجبر المتکبر (قوله صلی الله علیه وسلم فتقول قط قط فهناك تمتلئ ویزوی بعضها الی بعض) معنی یزوی یضم بعضها الی بعض فتجتمع وتلتقی علی من فیها ومعنی قط حسبی اے یکفینی هذا وفیه ثلاث لغات قط قط باسکان الطاء فیهما وبکسرها منونة وغیر منونة (قوله صلی الله علیه وسلم فاما النار فلا تمتلئ حتی یضع الله تبارك وتعالی رجله وفی الروایة التی بعدها لا تزال جهنم تقول هل من مزید حتی یضع فیها رب العزة تبارك وتعالی قدمه فتقول قط قط وفی الروایة الاولی فیضع قدمه علیها) هذا الحدیث من مشاهیر احادیث الصفات وقد سبق مرات بیان اختلاف العلماء فیها علی مذهبین احدهما وهو قول جمهور السلف وطائفة من المتکلمین انه لا یتکلم فی تاویلها بل نؤمن انها حق علی ما اراد الله ولها معنی یلیق بها وظاهرها غیر مراد والثانی وهو قول جمهور المتکلمین انها تتاول بحسب ما یلیق بها فعلی هذا اختلفوا فی تاویل هذا الحدیث فقیل المراد بالقدم هنا المتقدم وهو شائع فی اللغة ومعناه حتی یضع الله تعالی فیها من قدمه لها من اهل العذاب قال المازری والقاضی هذا تاویل النضر بن شمیل ونحوه عن ابن الاعرابی الثانی ان المراد قدم بعض المخلوقین فیعود الضمیر فی قدمه الی ذلك المخلوق المعلوم الثالث انه یحتمل ان فی المخلوقات ما یسمی بهذه التسمیة واما الروایة التی فیها یضع الله فیها رجله فقد زعم الامام ابو بکر بن فورك انها غیر ثابتة عند اهل النقل ولکن قد رواها مسلم وغیره فهی صحیحة وتاویلها کما سبق فی القدم ویجوز ایضا ان یراد بالرجل الجماعة من الناس کما یقال رجل من جراد ای قطعة منه قال القاضی اظهر التاویلات انهم قوم استحقوها وخلقوا لها قالوا ولا بد من صرفه عن ظاهره لقیام الدلیل القطعی العقلی علی استحالة الجارحة علی الله تعالی (قوله صلی الله علیه وسلم ولا یظلم الله من خلقه احدا) قد سبق مرات بیان ان الظلم مستحیل فی حق الله تعالی فمن عذبه بذنب او بلا ذنب فذلك عدل منه سبحانه وتعالی

حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحاجت الجنة والنار فقالت النار اوثرت بالمتكبرين والمتجبرين وقالت الجنة فما لي لا يدخلني الا ضعفاء الناس وسقطهم وغرتهم فقال الله عز وجل للجنة انما انت رحمتي ارحم بك من اشاء من عبادي وقال للنار انما انت عذابي اعذب بك من اشاء من عبادي ولكل واحدة منكما ملؤها فاما النار فلا تمتلئ حتى يضع الله تبارك وتعالى رجله تقول قط قط فهنالك تمتلئ ويزوى بعضها الى بعض ولا يظلم الله من خلقه احدا واما الجنة فان الله ينشئ لها خلقا حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا جرير عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجت الجنة والنار فذكر نحو حديث ابي هريرة الى قوله ولكليكما علي ملؤها ولم يذكر ما بعده من الزيادة حدثنا عبد بن حميد نا يونس بن محمد نا شيبان عن قتادة نا انس بن مالك ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال لا تزال جهنم تقول هل من مزيد حتى يضع فيها رب العزة تبارك وتعالى قدمه فتقول قط قط وعزتك ويزوى بعضها الى بعض وحدثني زهير بن حرب نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابان بن يزيد العطار نا قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث شيبان حدثنا محمد بن عبد الله الرزي نا عبد الوهاب بن عطاء في قوله عز وجل يوم نقول لجهنم هل امتلأت وتقول هل من مزيد فاخبرنا عن سعيد عن قتادة عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا تزال جهنم يلقى فيها وتقول هل من مزيد حتى يضع رب العزة فيها قدمه فينزوي بعضها الى بعض وتقول قط قط بعزتك وكرمك ولا يزال في الجنة فضل حتى ينشئ الله لها خلقا فيسكنهم فضل الجنة حدثني زهير بن حرب نا عفان نا حماد يعني ابن سلمة انا ثابت قال سمعت انسا يقول عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يبقى من الجنة ما شاء الله ان يبقى ثم ينشئ الله لها خلقا مما يشاء حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب وتقاربا في اللفظ قالا نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاء بالموت يوم القيمة كانه كبش املح زاد ابو كريب فيوقف بين الجنة والنار واتفقا في باقي الحديث فيقول يا اهل الجنة هل تعرفون هذا فيشرئبون وينظرون ويقولون نعم هذا الموت قال ثم يقال يا اهل النار هل تعرفون هذا قال فيشرئبون وينظرون ويقولون نعم هذا الموت قال فيؤمر به فيذبح قال ثم يقال يا اهل الجنة خلود فلا موت ويا اهل النار خلود فلا موت قال ثم قرء رسول الله صلى الله عليه وسلم وانذرهم يوم الحسرة اذ قضى الامر وهم في غفلة وهم لا يؤمنون واشار بيده الى الدنيا وحدثنا عثمان بن ابي شيبة نا جرير عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل اهل الجنة الجنة واهل النار النار قيل يا اهل الجنة ثم ذكر بمعنى حديث ابي معاوية غير انه قال فذلك قوله عز وجل ولم يقل ثم قرء رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يذكر ايضا واشار بيده الى الدنيا حدثنا زهير بن حرب والحسن ابن علي الحلواني وعبد بن حميد قال عبد اخبرني وقال الآخران نا يعقوب وهو ابن ابراهيم بن سعد نا ابي عن صالح نا نافع ان عبد الله قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يدخل الله اهل الجنة الجنة ويدخل اهل النار النار ثم يقوم مؤذن بينهم فيقول يا اهل الجنة لا موت ويا اهل النار لا موت كل خالد فيما هو فيه حدثني هارون بن سعيد الايلي وحرملة بن يحيى قالا نا ابن وهب حدثني عمر بن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر ابن الخطاب ان اباه حدثه عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا صار اهل الجنة الى الجنة واهل النار الى النار اتي بالموت حتى يجعل بين الجنة والنار ثم يذبح ثم ينادي مناديا اهل الجنة لا موت يا اهل النار لا موت فيزداد اهل الجنة فرحا الى فرحهم ويزداد اهل النار حزنا الى حزنهم وحدثني سريج بن يونس نا حميد بن عبد الرحمن عن الحسن بن صالح عن هارون بن سعد عن ابي حازم عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ضرس الكافر او ناب الكافر مثل احد وغلظ جلده مسيرة ثلاث حدثنا ابو كريب واحمد بن عمر الوكيعي قالا نا ابن فضيل عن ابيه عن ابي حازم عن ابي هريرة يرفعه قال ما بين منكبي الكافر في النار مسيرة ثلثة ايام للراكب المسرع ولم يذكر الوكيعي في النار حدثنا عبيد الله بن معاذ العنبري نا ابي نا شعبة حدثني معبد بن خالد انه سمع حارثة بن وهب سمع النبي صلى الله عليه وسلم قال الا اخبركم باهل الجنة قالوا بلى قال كل ضعيف متضعف لو اقسم على الله لابره ثم قال الا اخبركم باهل النار قالوا بلى قال كل عتل جواظ مستكبر وحدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة بهذا الاسناد مثله غير انه قال الا ادلكم

(قوله صلى الله عليه وسلم واما الجنة فان الله ينشئ لها خلقا) هذا دليل لاهل السنة ان الثواب ليس متوقفا على الاعمال فان هؤلاء يخلقون حينئذ ويعطون في الجنة ما يعطون بغير عمل ومثله امر الاطفال والمجانين الذين لم يعملوا طاعة قط فكلهم في الجنة برحمة الله تعالى وفضله وفي هذا الحديث دليل على عظم سعة الجنة فقد جاء في الصحيح ان للواحد فيها مثل الدنيا وعشرة امثالها ثم يبقى فيها شيء يخلق ينشئهم الله تعالى لها (قوله صلى الله عليه وسلم يجاء بالموت يوم القيمة كانه كبش فيوقف بين الجنة والنار فيذبح ثم يقال خلود فلا موت) قال المازري الموت عند اهل السنة عرض من الاعراض يضاد الحيوة وقال بعض المعتزلة ليس بعرض بل معناه عدم الحيوة وهذا خطأ لقوله تعالى خلق الموت والحيوة فاثبت الموت مخلوقا وعلى المذهبين ليس الموت بجسم في صورة كبش او غيره فيتاول الحديث على ان الله تعالى يخلق هذا الجسم ثم يذبحه مثالا لان الموت لا يطرأ على اهل الآخرة والكبش الاملح قيل هو الابيض الخالص قال ابن الاعرابي وقال الكسائي هو الذي فيه بياض وسواد وبياضه اكثر وسبق بيانه في الضحايا (قوله صلى الله عليه وسلم فيشرئبون) بالهمز اي يرفعون رؤسهم الى المنادي (قوله صلى الله عليه وسلم ضرس الكافر مثل احد وغلظ جلده مسيرة ثلث وما بين منكبيه مسيرة ثلث) هذا لكونه ابلغ في ايلامه وكل هذا مقدور لله تعالى يجب الايمان به لاخبار الصادق به (قوله صلى الله عليه وسلم في اهل الجنة كل ضعيف متضعف) ضبطوا قوله متضعف بفتح العين وكسرها المشهور الفتح ولم يذكر الاكثرون غيره ومعناه يستضعفه الناس ويحتقرونه ويتجبرون عليه لضعف حاله في الدنيا يقال تضعفه واستضعفه واما رواية الكسر فمعناها متواضع متذلل حامل واضع من نفسه قال القاضي وقد يكون الضعف هنا رقة القلوب ولينها واخباتها للايمان والمراد ان اغلب اهل الجنة هؤلاء كما ان معظم اهل النار القسم الآخر وليس المراد الاستيعاب في الطرفين ومعنى الاشعث متلبد الشعر مغبره الذي لا يدهنه ولا يكثر غسله ومعنى مدفوع بالابواب انه لا يؤذنون لدخول بحجب ويطرد لحقارته عند الناس (قوله صلى الله عليه وسلم لو اقسم على الله لابره) معناه لو حلف يمينا طمعا في كرم الله تعالى بابراره لابره وقيل لو دعاه لاجابه يقال ابررت قسمه وبررته والاول هو المشهور (قوله صلى الله عليه وسلم في اهل النار كل عتل جواظ مستكبر وفي رواية كل جواظ زنيم متكبر) اما العتل بضم العين والتاء فهو الجافي الشديد الخصومة بالباطل وقيل الجافي الفظ الغليظ واما الجواظ بفتح الجيم وتشديد الواو وبالظاء المعجمة فهو الجموع المنوع وقيل الكثير اللحم المختال في مشيته وقيل القصير البطين وقيل الفاخر بالخاء واما

وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا وکیع نا سفیان عن معبد بن خالد سمعت حارثة بن وهب الخزاعی یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا اخبرکم باهل الجنة کل ضعیف متضعف لو اقسم علی الله لابره الا اخبرکم باهل النار کل جواظ زنیم متکبر حدثنی سوید بن سعید حدثنی حفص بن میسرة عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی الله لابره حدثنا ابو بکر ابن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابن نمیر عن هشام بن عروة عن ابیه عن عبد الله بن زمعة قال خطب رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر الناقة وذکر الذی عقرها فقال اذ انبعث اشقاها انبعث لها رجل عزیز عارم منیع فی رهطه مثل ابی زمعة ثم ذکر النساء فوعظ فیهن ثم قال الی ما یجلد احدکم امرأته فی روایة ابی بکر جلد الامة وفی روایة ابی کریب جلد العبد ولعله یضاجعها من آخر یومه ثم وعظهم فی ضحکهم من الضرطة فقال الی ما یضحک احدکم مما یفعل حدثنی زهیر ابن حرب نا جریر عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رایت عمرو بن لحی بن قمعة بن خندف ابا بنی کعب هؤلاء یجر قصبه فی النار حدثنی عمرو الناقد وحسن الحلوانی وعبد بن حمید قال عبد اخبرنی وقال الآخران نا یعقوب وهو ابن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح عن ابن شهاب قال سمعت سعید بن المسیب یقول ان البحیرة التی یمنع درها للطواغیت فلا یحتلبها احد من الناس واما السائبة التی کانوا یسیبونها لآلهتهم فلا یحمل علیها شیء وقال ابن المسیب قال ابو هریرة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رایت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبه فی النار وکان اول من سیب السوائب حدثنی زهیر بن حرب نا جریر عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سیاط کاذناب البقر یضربون بها الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسهن کاسنمة البخت المائلة لا یدخلن الجنة ولا یجدن ریحها وان ریحها لیوجد من مسیرة کذا وکذا وحدثنا ابن نمیر نا زید یعنی ابن حباب نا افلح بن سعید نا عبد الله بن رافع مولی ام سلمة قال سمعت ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشک ان طالت بک مدة ان تری قوما فی ایدیهم مثل اذناب البقر یغدون فی غضب الله ویروحون فی سخط الله حدثنا عبید الله ابن سعید وابو بکر بن نافع وعبد بن حمید قالوا نا ابو عامر العقدی نا افلح بن سعید حدثنی عبد الله بن رافع مولی ام سلمة قال سمعت ابا هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان طالت بک مدة اوشک ان تری قوما یغدون فی سخط الله ویروحون فی لعنته فی ایدیهم مثل اذناب البقر حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا عبد الله بن ادریس ح وحدثنا ابن نمیر نا ابی ومحمد بن بشر ح وحدثنا یحیی بن یحیی انا موسی بن اعین ح وحدثنی محمد بن رافع نا ابو اسامة کلهم عن اسمعیل بن ابی خالد ح وحدثنی محمد بن حاتم واللفظ له نا یحیی بن سعید نا اسمعیل بن ابی خالد نا قیس قال سمعت مستوردا اخا بنی فهر یقول

الزنیم فهو الدعی فی النسب الملصق بالقوم ولیس منهم شبه بزنمة الشاة واما المتکبر والمستکبر فهو صاحب الکبر وهو بطر الحق وغمط الناس (قوله صلی الله علیه وسلم فی الذی عقر الناقة عزیز عارم) العارم بالعین المهملة والراء قال اهل اللغة هو الشریر المفسد الخبیث وقیل القوی الشرس وقد عرم بضم الراء وفتحها وکسرها عرامة بفتح العین وعرامیا بضمها فهو عارم وعرم وفی هذا الحدیث النهی عن ضرب النساء لغیر ضرورة التادیب وفیه النهی عن الضحک من الضرطة یسمعها من غیره بل ینبغی ان یتغافل عنها ویستمر علی حدیثه واشتغاله بما کان فیه من غیر التفات ولا غیره ویظهر انه لم یسمع وفیه حسن الادب والمعاشرة (قوله صلی الله علیه وسلم رایت عمرو بن لحی بن قمعة بن خندف ابا بنی کعب هؤلاء یجر قصبه فی النار وفی الروایة الاخری رایت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبه فی النار وکان اول من سیب السوائب) اما قمعة فضبطوه علی اربعة اوجه اشهرها قمعة بکسر القاف وفتح المیم المشددة والثانی کسر القاف والمیم المشددة حکاه القاضی عن روایة الباجی عن ابن ماهان والثالث فتح القاف مع اسکان المیم والرابع فتح القاف والمیم جمیعا وتخفیف المیم قال القاضی وهذه روایة الاکثرین واما خندف فبکسر الخاء المعجمة والدال هذا هو الاشهر وحکی القاضی فی المشارق فیه وجهین احدهما هذا والثانی کسر الخاء وفتح الدال وآخرها فاء وهی ام القبیلة فلا تنصرف واسمها لیلی بنت عمران بن الحاف بن قضاعة (وقوله صلی الله علیه وسلم ابا بنی کعب) کذا ضبطناه ابا بالباء وکذا هو فی کثیر من نسخ بلادنا وفی بعضها اخا بالخاء ونقل القاضی هذا عن اکثر رواة الجلودی قال والاول روایة ابن ماهان وبعض رواة الجلودی قال وهو الصواب قال وکذا ذکر الحدیث ابن ابی خیثمة ومصعب الزبیری وغیرهما لان کعبا هو احد بطون خزاعة وابنه وآما لحی فبضم اللام وفتح الحاء وتشدید الیاء وآما قصبه فبضم القاف واسکان الصاد وقال الاکثرون یعنی امعاءه وقال ابو عبید الاقصاب الامعاء واحدها قصب واما قوله فی الروایة الثانیة عمرو بن عامر فقال القاضی المعروف فی نسب خزاعة عمرو بن لحی بن قمعة کما قال فی الروایة الاولی وهو قمعة بن الیاس بن مضر وانما عامر عم ابیه ابی قمعة وهو مدرکة بن الیاس هذا قول نساب الحجازیین ومن الناس من یقول انهم من الیمن من ولد عمرو بن عامر وانه عمرو بن لحی واسمه ربیعة بن حارثة بن عمرو بن عامر وقد یحتج قائل هذا بهذه الروایة الثانیة هذا آخر کلام القاضی والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سیاط کاذناب البقر یضربون بها الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسهن کاسنمة البخت المائلة لا یدخلن الجنة ولا یجدن ریحها وان ریحها لتوجد من مسیرة کذا وکذا) هذا الحدیث من معجزات النبوة فقد وقع ما اخبر به صلی الله علیه وسلم فاما اصحاب السیاط فهم غلمان والی الشرطة ونحوه واما الکاسیات ففیه اوجه احدها معناه کاسیات من نعمة الله عاریات من شکرها والثانی کاسیات من الثیاب عاریات من فعل الخیر والاهتمام لآخرتهن والاعتناء بالطاعات والثالث تکشف شیأ من بدنها اظهارا لجمالها فهن کاسیات عاریات والرابع یلبسن ثیابا رقاقا تصف ما تحتها کاسیات عاریات فی المعنی واما مائلات ممیلات فقیل زائغات عن طاعة الله تعالی ومایلزمهن من حفظ الفروج وغیرها وممیلات یعلمن غیرهن مثل فعلهن وقیل مائلات متبخترات فی مشیتهن ممیلات اکتافهن واعطافهن وقیل مائلات یمشطن المشط المیلاء وهی مشطة البغایا معروفة لهن ممیلات یمشطن غیرهن تلک المشطة وقیل مائلات الی الرجال ممیلات لهم بما یبدین من زینتهن وغیرها واما رؤسهن کاسنمة البخت فمعناه یعظمن رؤسهن بالخمر والعمائم وغیرهما مما یلف علی الراس حتی تشبه اسنمة الابل البخت هذا هو المشهور فی تفسیره قال المازری ویجوز ان یکون معناه یطمحن الی الرجال ولا یغضضن عنهم ولا ینکسن رؤسهن واختار القاضی ان المائلات یمشطن المشطة المیلاء قال وهی ضفر الغدائر وشدها الی فوق وجمعها فی وسط الراس فتصیر کاسنمة البخت قال وهذا یدل علی ان المراد بالتشبیه باسنمة البخت انما هو لارتفاع الغدائر فوق رؤسهن وجمع عقائصها هناک وتکثرها بما یضفرنه حتی تمیل الی ناحیة من جوانب الراس کما یمیل السنام قال ابن درید یقال ناقة میلاء اذا کان سنامها یمیل الی احد شقیها والله اعلم واما قوله صلی الله علیه وسلم لا یدخلن الجنة فیتاول التاویلین السابقین فی نظائره احدهما انه محمول علی من استحلت حراما من ذلک مع علمها بتحریمه فتکون کافرة مخلدة فی النار لا تدخل الجنة ابدا والثانی یحمل علی انها لا تدخلها اول الامر مع الفائزین والله تعالی اعلم

باب فناء الدنیا وبیان الحشر یوم القیامة

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والله ما الدنیا فی الآخرة الا مثل ما یجعل احدکم اصبعه هذه واشار یحیی بالسبابة فی الیم فلینظر بم ترجع وفی حدیثهم جمیعا غیر یحیی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلک وفی حدیث ابی اسامة عن المستورد بن شداد اخی بنی فهر وفی حدیثه ایضا قال واشار اسماعیل بالابهام **حدثنا** زهیر بن حرب نا یحیی بن سعید عن حاتم بن ابی صغیرة حدثنی ابن ابی ملیکة عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یحشر الناس یوم القیامة حفاة عراة غرلا قلت یا رسول الله الرجال والنساء جمیعا ینظر بعضهم الی بعض قال یا عائشة الامر اشد من ان ینظر بعضهم الی بعض **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابن نمیر قالا نا ابو خالد الاحمر عن حاتم بن ابی صغیرة بهذا الاسناد ولم یذکر فی حدیثه غرلا **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر قال اسحاق انا وقال الآخرون نا سفیان بن عیینة عن عمرو عن سعید بن جبیر عن ابن عباس سمع النبی صلی الله علیه وسلم یخطب وهو یقول انکم ملاقوا الله مشاة حفاة عراة غرلا ولم یذکر زهیر فی حدیثه یخطب **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا وکیع ح وحدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی کلاهما عن شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن المغیرة ابن النعمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم خطیبا بموعظة فقال یا ایها الناس انکم محشورون الی الله حفاة عراة غرلا کما بدأنا اول خلق نعیده وعدا علینا انا کنا فاعلین الا وان اول الخلائق یکسی یوم القیمة ابراهیم علیه السلام الا وانه سیجاء برجال من امتی فیؤخذ بهم ذات الشمال فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم وانت علی کل شیء شهید ان تعذبهم فانهم عبادک وان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم قال فیقال لی انهم لم یزالوا مرتدین علی اعقابهم منذ فارقتهم وفی حدیث وکیع ومعاذ فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک **حدثنی** زهیر بن حرب نا احمد بن اسحاق ح وحدثنی محمد بن حاتم نا بهز قالا نا جمیعا نا وهیب نا عبد الله بن طاؤس عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یحشر الناس علی ثلث طرائق راغبین راهبین واثنان علی بعیر وثلثة علی بعیر واربعة علی بعیر وعشرة علی بعیر وتحشر بقیتهم النار تبیت معهم حیث باتوا وتقیل معهم حیث قالوا وتصبح معهم حیث اصبحوا وتمسی معهم حیث امسوا **حدثنا** زهیر بن حرب ومحمد ابن المثنی وعبید الله بن سعید قالوا نا یحیی یعنون ابن سعید عن عبید الله قال اخبرنی نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم یوم یقوم الناس لرب العالمین قال حتی یقوم احدهم فی رشحه الی انصاف اذنیه وفی روایة ابن المثنی قال یقوم الناس لم یذکر یوم **حدثنا** محمد بن اسحاق المسیبی نا انس یعنی ابن عیاض ح وحدثنی سوید بن سعید نا حفص بن میسرة کلاهما عن موسی بن عقبة ح وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا ابو خالد الاحمر وعیسی بن یونس عن ابن عون ح وحدثنی عبد الله ابن جعفر بن یحیی نا معن نا مالک ح وحدثنی ابو نصر التمار نا حماد بن سلمة عن ایوب ح وحدثنا الحلوانی وعبد بن حمید عن یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح کل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث عبید الله عن نافع غیر ان فی حدیث موسی بن عقبة وصالح حتی یغیب احدهم فی رشحه الی انصاف اذنیه **حدثنا** قتیبة بن سعید نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن ثور عن ابی الغیث عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان العرق یوم القیمة لیذهب فی الارض سبعین باعا وانه لیبلغ الی افواه الناس والی آذانهم یشک ثور ایهما قال **حدثنا** الحکم بن موسی ابو صالح نا یحیی بن حمزة عن عبد الرحمن بن جابر قال حدثنی سلیم بن عامر حدثنی المقداد بن الاسود قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تدنی الشمس یوم القیمة من الخلق حتی تکون منهم کمقدار میل قال سلیم بن عامر فوالله ما ادری ما یعنی بالمیل امسافة الارض او المیل الذی یکحل به العین قال فیکون الناس علی قدر اعمالهم فی العرق فمنهم من یکون الی کعبیه ومنهم من یکون الی رکبتیه ومنهم من یکون الی حقویه ومنهم من یلجمه العرق الجاما قال واشار رسول الله صلی الله علیه وسلم الی فیه

(قوله صلی الله علیه وسلم والله ما الدنیا فی الآخرة الا مثل ما یجعل احدکم اصبعه هذه واشار یحیی بالسبابة فی الیم فلینظر بم ترجع وفی روایة واشار اسمعیل بالابهام) هکذا هو فی نسخ بلادنا بالابهام وهی الاصبع العظمی المعروفة کذا نقله القاضی عن جمیع الرواة الا السمرقندی فرواه البهام قال وهو تصحیف قال القاضی ورواية السبابة اظهر من روایة الابهام واشبه بالتمثیل لان العادة الاشارة بها لا بالابهام ویحتمل انه اشار بهذه مرة وبهذه مرة والیم هو البحر (قوله ثم ترجع ضبطوا ترجع بالمثناة فوق والمثناة تحت والاول اشهر ومن رواه بالمثناة تحت اعاد الضمیر الی احدکم والمثناة فوق اعاده علی الاصبع وهو الاظهر ومعناه لا یعلق بها کثیر شیء من الماء ومعنی الحدیث ما الدنیا بالنسبة الی الآخرة فی قصر مدتها وفناء لذاتها ودوام الآخرة ودوام لذاتها ونعیمها الا کنسبة الماء الذی یعلق بالاصبع الی باقی البحر (قوله صلی الله علیه وسلم یحشر الناس یوم القیمة حفاة عراة غرلا) الغرل بضم الغین المعجمة واسکان الراء معناه غیر مختونین جمع اغرل وهو الذی لم یختن وبقیت معه غرلته وهی قلفته وهی الجلدة التی تقطع فی الختان قال الازهری وغیره هو الاغرل والاغلف بالغین المعجمة فی الثلاثة والاقلف والاعرم بالعین المهملة وجمعه غرل وغلف وقلف وعرم والحفاة جمع حاف والمقصود انهم یحشرون کما خلقوا لا شیء معهم ولا یفقد منهم شیء حتی الغرلة تکون معهم (قوله صلی الله علیه وسلم سیجاء برجال من امتی الی آخره) هذا الحدیث قد سبق شرحه فی کتاب الطهارة وهذه الروایة تؤید قول من قال هناک المراد به الذین ارتدوا عن الاسلام (قوله صلی الله علیه وسلم یحشر الناس علی ثلاث طرائق راغبین راهبین واثنان علی بعیر وثلثة علی بعیر واربعة علی بعیر وعشرة علی بعیر وتحشر بقیتهم النار تبیت معهم حیث باتوا وتقیل معهم حیث قالوا وتصبح معهم حیث اصبحوا وتمسی معهم حیث امسوا) قال العلماء هذا الحشر فی آخر الدنیا قبیل القیامة وقبیل النفخ فی الصور بدلیل قوله صلی الله علیه وسلم وتحشر بقیتهم النار تبیت معهم وتقیل وتصبح وتمسی وهذا آخر اشراط الساعة کما ذکر مسلم بعد هذا فی آیات الساعة قال وآخر ذلک نار تخرج من قعر عدن ترحل الناس وفی روایة تطرد الناس الی محشرهم والمراد بثلاث طرائق ثلث فرق ومنه قوله تعالی اخبارا عن الجن کنا طرائق قددا ای فرقا مختلفة الاهواء

باب

(قوله صلی الله علیه وسلم یقوم احدهم فی رشحه الی انصاف اذنیه وفی روایة فیکون الناس علی قدر اعمالهم فی العرق) قال القاضی ویحتمل ان المراد عرق نفسه وعرق غیره ویحتمل عرق نفسه خاصة وسبب کثرة العرق تراکم الاهوال ودنو الشمس من رؤسهم وزحمة بعضهم بعضا

وفی قاصیات الرکبان طریقتین واصح من تلک الثلاث والبقیة الرجال تتناول الطریقتین الاخیرتین وهما المشاة والذین علی وجوههم کما فی الترمذی عن ابی هریرة مرفوعا یحشر الناس یوم القیمة ثلثة اصناف صنف مشاة وصنف رکبانا وصنف علی وجوههم الحدیث وفی النسائی عن ابی ذر مرفوعا ان الناس یحشرون ثلثة افواج فوج یسحبون وفوج یمشون وفوج یلقی الله علی وجوههم وفوج یرکبون ویسحبون علی وجوههم الملائکة علی نواصیهم مکتوب بین اعینهم آیسون من رحمة الله وفی الترمذی عن ابی هریرة مرفوعا یحشر الناس یوم القیمة علی ثلاث طرائق طریقة رکبان وطریقة یسعون وطریقة تجر علی وجوهها حتی ان الرجل لیطرح له الاذی فیقع علی وجهه وفی الترمذی عن ابی هریرة مرفوعا یحشر الناس یوم القیمة حفاة عراة غرلا قال الترمذی هذا یدل علی ان ذلک فی عیاض و کما قال فی عیاض قال وما ذکره القاضی من ان ذلک فی الدنیا ظاهر لما فی الحدیث نفسه من ذکر الساعة والصیحة والموت والقائلة ولیس ذلک فی الدنیا وکذا ما ذکره الخطابی والبیهقی ان الله تعالی یلهم الخلق یومئذ ما یشاء من زحمة الریح

وغیرها ۵۲ قوله وعشرة علی بعیر فعلی مقدار مراتبهم یسرحون علی مراکبهم والباقون یمشون علی اقدامهم وانما اقتصر علی ذکر العشرة اشارة الی انه غایة عدد المراکبین علی ذلک البعیر المتحمل للعشرة من بدائعه فطرة الله تعالی کما اقتصاهم عدد حیث قویت ما لا یقوی من البعیر ثم الملحق ذکر الخمسة والستة وغیرهما الی العشرة للایجاز ۱۲ مرقاة

حدثنا ابو غسان المسمعی ومحمد بن المثنی ومحمد بن بشار بن عثمان واللفظ لابی غسان وابن المثنی قالا نا معاذ بن هشام حدثنی ابی عن قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخیر عن عیاض بن حمار المجاشعی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ذات یوم فی خطبته الا ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جهلتم مما علمنی یومی هذا کل مال نحلته عبدا حلال وانی خلقت عبادی حنفاء کلهم وانهم اتتهم الشیاطین فاجتالتهم عن دینهم وحرمت علیهم ما احللت لهم وامرتهم ان یشرکوا بی ما لم انزل به سلطانا وان الله نظر الی اهل الارض فمقتهم عربهم وعجمهم الا بقایا من اهل الکتاب قال وانما بعثتک لابتلیک وابتلی بک وانزلت علیک کتابا لا یغسله الماء تقرأه نائما ویقظان وان الله امرنی ان احرق قریشا فقلت رب اذا یثلغوا راسی فیدعوه خبزة فقال استخرجهم کما اخرجوک واغزهم نغزک وانفق فسینفق علیک وابعث جیشا نبعث خمسة مثله وقاتل بمن اطاعک من عصاک قال واهل الجنة ثلثة ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف ذو عیال قال واهل النار خمسة الضعیف الذی لا زبر له الذین هم فیکم تبعا لا یتبعون اهلا ولا مالا والخائن الذی لا یخفی له طمع وان دق الا خانه ورجل لا یصبح ولا یمسی الا وهو یخادعک عن اهلک ومالک وذکر البخل والکذب والشنظیر الفحاش ولم یذکر ابو غسان فی حدیثه وانفق فسینفق علیک

وحدثناه محمد بن المثنی العنزی نا محمد بن ابی عدی عن سعید عن قتادة بهذا الاسناد ولم یذکر فی حدیثه کل مال نحلته عبدا حلال حدثنی عبد الرحمن بن بشر العبدی نا یحیی بن سعید عن هشام صاحب الدستوائی نا قتادة عن مطرف عن عیاض بن حمار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب ذات یوم وساق الحدیث وقال فی آخره قال یحیی قال شعبة عن قتادة قال سمعت مطرفا فی هذا الحدیث وحدثنی ابو عمار حسین بن حریث نا الفضل بن موسی عن الحسین عن مطر قال حدثنی قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخیر عن عیاض بن حمار اخی بنی مجاشع قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم خطیبا فقال ان الله امرنی وساق الحدیث بمثل حدیث هشام عن قتادة وزاد فیه وان الله اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغی احد علی احد قال فی حدیثه وهم فیکم تبعا لا یبغون اهلا ولا مالا فقلت فیکون ذلک یا ابا عبد الله قال نعم والله لقد ادرکتهم فی الجاهلیة وان الرجل لیرعی علی الحی ما به الا ولیدتهم یطأها حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان احدکم اذا مات عرض علیه مقعده بالغداة والعشی ان کان من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان کان من اهل النار فمن اهل النار یقال هذا مقعدک حتی یبعثک الله الیه یوم القیامة حدثنا عبد بن حمید انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا مات الرجل عرض علیه مقعده بالغداة والعشی ان کان من اهل الجنة فالجنة وان کان من اهل النار فالنار قال ثم یقال هذا مقعدک الذی تبعث الیه یوم القیمة

باب الصفات التی یعرف بها فی الدنیا اهل الجنة واهل النار (**قوله** صلی الله علیه وسلم ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جهلتم مما علمنی یومی هذا کل مال نحلته عبدا حلال) معنی نحلته اعطیته وفی الکلام حذف ای قال الله تعالی کل مال اعطیته عبدا من عبادی فهو له حلال والمراد انکار ما حرموا علی انفسهم من السائبة والوصیلة والبحیرة والحامی وغیر ذلک وانهالم تصر حراما بتحریمهم وکل مال ملکه العبد فهو له حلال حتی یتعلق به حق (**قوله** تعالی وانی خلقت عبادی حنفاء کلهم) ای مسلمین وقیل طاهرین من المعاصی وقیل مستقیمین منیبین لقبول الهدایة وقیل المراد حین اخذ علیهم العهد فی الذر وقال الست بربکم قالوا بلی (**قوله** تعالی وانهم اتتهم الشیاطین فاجتالتهم عن دینهم) هکذا هو فی نسخ بلادنا فاجتالتهم بالجیم وکذا نقله القاضی عن روایة الاکثرین وعن روایة الحافظ ابی علی الصدفی فاختالتهم بالخاء المعجمة قال والاول اصح واوضح ای استخفوهم فذهبوا بهم وزالوهم عما کانوا علیه وجالوا معهم فی الباطل کذا فسره الهروی وآخرون وقال شمر اجتال الرجل الشیء ذهب به واجتال الرجل ماله ساقها وذهب بها قال القاضی ومعنی فاختالوهم بالخاء علی روایة من رواه ای یخدعونهم عن دینهم ویصدونهم عنه (**قوله** صلی الله علیه وسلم وان الله تعالی نظر الی اهل الارض فمقتهم عربهم وعجمهم الا بقایا من اهل الکتاب) المقت اشد البغض والمراد بهذا المقت والنظر ما قبل بعثة رسول الله صلی الله علیه وسلم والمراد ببقایا اهل الکتاب الباقون علی التمسک بدینهم الحق من غیر تبدیل (**قوله** سبحانه وتعالی انما بعثتک لابتلیک وابتلی بک) معناه لامتحنک بما یظهر منک من قیامک بما امرتک به من تبلیغ الرسالة وغیر ذلک من الجهاد فی الله حق جهاده والصبر فی الله تعالی وغیر ذلک وابتلی بک من ارسلتک الیهم فمنهم من یظهر ایمانه ویخلص فی طاعاته ومن یتخلف ویتباطأ بالعداوة والکفر ومن ینافق والمراد ان یمتحنه لیصیر ذلک واقعا بارزا فان الله تعالی انما یعاقب العباد علی ما وقع منهم لا علی ما یعلمه قبل وقوعه والا فهو سبحانه عالم بجمیع الاشیاء قبل وقوعها وهذا نحو قوله ولنبلونکم حتی نعلم المجاهدین منکم والصابرین ای نعلمکم فاعلین ذلک متصفین به (**قوله** تعالی وانزلت علیک کتابا لا یغسله الماء تقرأه نائما ویقظان) اما قوله تعالی لا یغسله الماء فمعناه محفوظ فی الصدور لا یتطرق الیه الذهاب بل یبقی علی ممر الازمان واما قوله تعالی تقرأه نائما ویقظان فقال العلماء معناه یکون محفوظا لک فی حالتی النوم والیقظة وقیل تقرأه فی یسر وسهولة (**قوله** صلی الله علیه وسلم فقلت رب اذا یثلغوا راسی فیدعوه خبزة) هی بالثاء المثلثة ای یشدخوه ویشجوه کما یشدخ الخبز ای یکسر (**قوله** تعالی واغزهم نغزک) بضم النون ای نعینک (**قوله** صلی الله علیه وسلم واهل الجنة ثلثة ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف) فقوله ومسلم مجرور معطوف علی ذی قربی **وقوله** مقسط ای عادل (**قوله** صلی الله علیه وسلم الضعیف الذی لا زبر له الذین هم فیکم تبعا لا یتبعون اهلا ولا مالا) فقوله زبر بفتح الزای واسکان الموحدة ای لا عقل له یزبره ویمنعه مما لا ینبغی وقیل هو الذی لیس عنده ما یعتمده **وقوله** لا یتبعون بالعین المهملة مخفف ومشدد من الاتباع وفی بعض النسخ یبتغون بالموحدة والغین المعجمة ای لا یطلبون (**قوله** صلی الله علیه وسلم والخائن الذی لا یخفی له طمع وان دق الا خانه) معنی لا یخفی لا یظهر قال اهل اللغة یقال خفیت الشیء اذا اظهرته واخفیته اذا سترته وکتمته هذا هو المشهور وقیل هما لغتان فیهما جمیعا (**قوله** وذکر البخل والکذب) هی فی اکثر النسخ او الکذب بالواو وفی بعضها والکذب بالواو والاول هو المشهور فی نسخ بلادنا وقال القاضی روایتنا عن جمیع شیوخنا بالواو الا ابن ابی جعفر عن الطبری فبأو وقال بعض الشیوخ ولعله الصواب به تکون المذکورات خمسة واما الشنظیر فبکسر الشین والظاء المعجمتین واسکان النون بینهما وفسره فی الحدیث بانه الفحاش وهی السیء الخلق (**قوله** فکیف یکون ذلک یا ابا عبد الله قال نعم والله لقد ادرکتهم فی الجاهلیة الی آخره) ابو عبد الله هو مطرف بن عبد الله والقائل له قتادة (**وقوله** لقد ادرکتهم فی الجاهلیة) لعله یرید اواخر امرهم وآثار الجاهلیة والا فمطرف صغیر عن ادراک زمن الجاهلیة حقیقة وهو یعقل

باب عرض مقعد المیت من الجنة والنار علیه واثبات عذاب القبر والتعوذ منه اعلم ان مذهب اهل السنة اثبات عذاب القبر وقد تظاهرت علیه دلائل الکتاب والسنة

حدثنا یحیی بن ایوب وابو بکر بن ابی شیبة جمیعا عن ابن علیة قال یحیی بن ایوب نا ابن علیة قال واخبرنا سعید الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری عن زید بن ثابت قال قال ابو سعید لم اشهده من النبی صلی الله علیه وسلم ولکن حدثنیه زید بن ثابت قال بینا النبی صلی الله علیه وسلم فی حائط لبنی النجار علی بغلة له ونحن معه اذ حادت به فکادت تلقیه واذا اقبر ستة او خمسة او اربعة قال کذا کان یقول الجریری فقال من یعرف اصحاب هذه الاقبر فقال رجل انا قال فمتی مات هؤلاء قال ماتوا فی الاشراك فقال ان هذه الامة تبتلی فی قبورها فلولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان یسمعکم من عذاب القبر الذی اسمع منه ثم اقبل علینا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار فقالوا نعوذ بالله من عذاب النار فقال تعوذوا بالله من عذاب القبر فقالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال تعوذوا بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنة الدجال حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان یسمعکم من عذاب القبر حدثنا ابو بکر ابن ابی شیبة نا وکیع ح وحدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی ح وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر کلهم عن شعبة عن عون بن ابی جحیفة ح وحدثنی زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی وابن بشار جمیعا عن یحیی القطان واللفظ لزهیر قال نا یحیی بن سعید نا شعبة حدثنی عون بن ابی جحیفة عن ابیه عن البراء عن ابی ایوب قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد ما غربت الشمس فسمع صوتا فقال یهود تعذب فی قبورها حدثنا عبد بن حمید نا یونس بن محمد نا شیبان بن عبد الرحمن عن قتادة نا انس بن مالك قال قال نبی الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه انه لیسمع قرع نعالهم قال یاتیه ملکان فیقعدانه فیقولان له ما کنت تقول فی هذا الرجل قال فاما المؤمن فیقول اشهد انه عبد الله ورسوله قال فیقال له انظر الی مقعدك من النار قد ابدلك الله به مقعدا من الجنة قال نبی الله صلی الله علیه وسلم فیراهما جمیعا قال قتادة وذکر لنا انه یفسح له فی قبره سبعون ذراعا ویملأ علیه خضرا الی یوم یبعثون حدثنا محمد بن منهال الضریر نا یزید بن زریع نا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المیت اذا وضع فی قبره انه لیسمع خفق نعالهم اذا انصرفوا حدثنی عمرو بن زرارة انا عبد الوهاب یعنی ابن عطاء عن سعید عن قتادة عن انس بن مالك ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه فذکر مثل حدیث شیبان عن قتادة حدثنا محمد بن بشار بن عثمان العبدی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن علقمة بن مرثد عن سعد بن عبیدة عن البراء بن عازب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت قال نزلت فی عذاب القبر یقال له من ربك فیقول ربی الله ونبیی محمد صلی الله علیه وسلم فذلك قوله عز وجل یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا وفی الآخرة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد بن المثنی وابو بکر بن نافع قالوا نا عبد الرحمن یعنون ابن مهدی عن سفیان عن ابیه عن خیثمة عن البراء بن عازب یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا وفی الآخرة قال نزلت فی عذاب القبر حدثنی عبید الله بن عمر القواریری نا حماد بن زید نا بدیل عن عبد الله بن شقیق عن ابی هریرة قال اذا خرجت روح المؤمن تلقاها ملکان یصعدانها قال حماد فذکر من طیب ریحها وذکر المسك قال ویقول اهل السماء روح طیبة جاءت من قبل الارض صلی الله علیك وعلی جسد کنت تعمرینه فینطلق به الی ربه ثم یقول انطلقوا به الی آخر الاجل قال وان الکافر اذا خرجت روحه قال حماد وذکر من نتنها وذکر لعنا ویقول اهل السماء روح خبیثة جاءت من قبل الارض قال فیقال انطلقوا به الی آخر الاجل قال ابو هریرة فرد رسول الله صلی الله علیه وسلم ریطة کانت علیه علی انفه هکذا حدثنی اسحاق بن عمر بن سلیط الهذلی نا سلیمان بن المغیرة عن ثابت قال قال انس کنت مع عمر ح قال وحدثنا شیبان بن فروخ واللفظ له نا سلیمان نا ثابت عن انس بن مالك

قال الله تعالی النار یعرضون علیها غدوا وعشیا الآیة وتظاهرت به الاحادیث الصحیحة عن النبی صلی الله علیه وسلم من روایة جماعة من الصحابة فی مواطن کثیرة ولا یمتنع فی العقل ان یعید الله تعالی الحیوة فی جزء من الجسد ویعذبه واذا لم یمنعه العقل ورد الشرع به وجب قبوله واعتقاده وقد ذکر مسلم هنا احادیث کثیرة فی اثبات عذاب القبر وسماع النبی صلی الله علیه وسلم صوت من یعذب فیها وسماع الموتی قرع نعال دافنیهم وکلامه صلی الله علیه وسلم لاهل القلیب وقوله ما انتم باسمع منهم وسؤال الملکین المیت واقعادهما ایاه وجوابه لهما وافساح له فی قبره وعرض مقعده علیه بالغداة والعشی وسبق معظم شرح هذا فی کتاب الصلوة وکتاب الجنائز والمقصود ان مذهب اهل السنة اثبات عذاب القبر کما ذکرنا خلافا للخوارج ومعظم المعتزلة وبعض المرجئة فانهم نفوا ذلك ثم المعذب عند اهل السنة الجسد بعینه او بعضه بعد اعادة الروح الیه او الی جزء منه وخالف فیه محمد بن جریر وعبد الله بن کرام وطائفة فقالوا لا یشترط اعادة الروح قال اصحابنا هذا فاسد لان الالم والاحساس انما یکون فی الحی قال اصحابنا ولا یمنع من ذلك کون المیت قد تفرقت اجزاؤه کما نشاهد فی العادة او اکلته السباع او حیتان البحر او نحو ذلك فکما ان الله تعالی یعیده للحشر وهو سبحانه وتعالی قادر علی ذلك فکذا یعید الحیوة الی جزء منه او اجزاء وان اکلته السباع والحیتان فان قیل فنحن نشاهد المیت علی حاله فی قبره فکیف یسال ویقعد ویضرب بمطارق من حدید ولا یظهر له اثر فالجواب ان ذلك غیر ممتنع بل له نظیر فی العادة وهو النائم فانه یجد لذة والما لا نحس نحن شیئا منها وکذا یجد الیقظان لذة والما لا یسمعه او یفکر فیه ولا یشاهد ذلك جلیسه وکذا کان جبریل یاتی النبی صلی الله علیه وسلم فیخبره بالوحی الکریم ولا یدرکه الحاضرون وکل هذا ظاهر جلی قال اصحابنا واما اقعاده المذکور فی الحدیث فیحتمل ان یکون مختصا بالمعبودین المنبوذین من اکلته السباع او الحیتان واما ضربه بالمطارق فلا یمتنع ان یوسع له فی قبره فیقعد ویضرب والله اعلم (قوله مقعدك حتی یبعثك) هذا تنعیم للمؤمن وتعذیب للکافر (قوله حادت به بغلته) ای مالت عن الطریق ونفرت وقرع النعال وخفقها هو ضربها الارض وصوتها فیها (قوله ما کنت تقول فی هذا الرجل) یعنی بالرجل النبی صلی الله علیه وسلم وانما یقوله بهذه العبارة التی لیس فیها تعظیم امتحانا للمسئول لئلا یتلقن تعظیمه من عبارة السائل ثم یثبت الله الذین آمنوا (قوله یفسح له فی قبره ویملأ علیه خضرا الی یوم یبعثون) الخضر ضبطوه بوجهین اصحهما بفتح الخاء وکسر الضاد والثانی بضم الخاء وفتح الضاد والاول اشهر ومعناه یملأ نعما غضة ناعمة واصله من خضرة الشجر هکذا فسروه قال القاضی یحتمل ان یکون هذا الفسح له علی ظاهره وانه یرفع عن بصره ما یجاوزه من الحجب الکثیفة بحیث لا تنال ظلمة القبر ولا ضیقه اذا رددت الیه روحه قال ویحتمل ان یکون علی ضرب المثل والاستعارة للرحمة والنعیم کما یقال سقی الله قبره والاحتمال الاول اصح والله اعلم (قوله فی روح المؤمن ثم یقول انطلقوا به الی آخر الاجل ثم قال فی روح الکافر فیقال انطلقوا به الی آخر الاجل) قال القاضی المراد بالاول انطلقوا بروح المؤمن الی سدرة المنتهی والمراد بالثانی انطلقوا بروح الکافر الی سجین فهی منتهی الاجل ویحتمل ان المراد الی انقضاء اجل الدنیا (قوله فرد رسول الله صلی الله علیه وسلم ریطة کانت علیه علی انفه) الریطة بفتح الراء واسکان الیاء وهو ثوب رقیق وقیل هی الملاءة وکان سبب ردها علی الانف بسبب ما ذکر من نتن ریح روح الکافر

قال كنا مع عمر بين مكة والمدينة فتراأينا الهلال وكنت رجلا حديد البصر فرأيته وليس احد يزعم انه رآه غيري قال فجعلت اقول لعمر ما تراه فجعل لا يراه قال يقول عمر ساراه وانا مستلق على فراشي ثم انشأ يحدثنا عن اهل بدر فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرينا مصارع اهل بدر بالامس يقول هذا مصرع فلان غدا ان شاء الله قال فقال عمر فوالذي بعثه بالحق ما اخطؤا الحدود التي حد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجعلوا في بئر بعضهم على بعض فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهى اليهم فقال يا فلان بن فلان ويا فلان بن فلان هل وجدتم ما وعدكم الله ورسوله حقا فاني قد وجدت ما وعدني الله حقا قال عمر يا رسول الله كيف تكلم اجسادا لا ارواح فيها قال ما انتم باسمع لما اقول منهم غير انهم لا يستطيعون ان يردوا علي شيئا **حدثنا** هداب بن خالد نا حماد بن سلمة عن ثابت البناني عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ترك قتلى بدر ثلثا ثم اتاهم فقام عليهم فناداهم فقال يا ابا جهل بن هشام يا امية بن خلف يا عتبة بن ربيعة يا شيبة بن ربيعة اليس قد وجدتم ما وعدكم ربكم حقا فاني قد وجدت ما وعدني ربي حقا فسمع عمر قول النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف يسمعوا وانى يجيبوا وقد جيفوا قال والذي نفسي بيده ما انتم باسمع لما اقول منهم ولكنهم لا يقدرون ان يجيبوا ثم امر بهم فسحبوا فالقوا في قليب بدر **وحدثني** يوسف بن حماد المعني نا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن انس بن مالك عن ابي طلحة ح وحدثنيه محمد بن حاتم نا روح بن عبادة نا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة قال ذكر لنا انس بن مالك عن ابي طلحة قال لما كان يوم بدر وظهر عليهم نبي الله صلى الله عليه وسلم امر ببضعة وعشرين رجلا وفي حديث روح باربعة وعشرين رجلا من صناديد قريش فالقوا في طوي من اطواء بدر وساق الحديث بمعنى حديث ثابت عن انس **حدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة وعلي بن حجر جميعا عن اسماعيل قال ابو بكر نا ابن علية عن ايوب عن عبد الله بن ابي مليكة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حوسب يوم القيامة عذب فقلت اليس قد قال الله تعالى فسوف يحاسب حسابا يسيرا فقال ليس ذاك الحساب انما ذاك العرض من نوقش الحساب يوم القيامة عذب **وحدثني** ابو الربيع العتكي وابو كامل قالا نا حماد بن زيد نا ايوب بهذا الاسناد نحوه **وحدثني** عبد الرحمن ابن بشر بن الحكم العبدي نا يحيى يعني ابن سعيد القطان قال نا ابو يونس القشيري نا ابن ابي مليكة عن القسم عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس احد يحاسب الا هلك قلت يا رسول الله اليس الله يقول حسابا يسيرا قال ذاك العرض ولكن من نوقش الحساب هلك **وحدثني** عبد الرحمن ابن بشر نا يحيى وهو القطان عن عثمان بن الاسود عن ابن ابي مليكة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من نوقش الحساب هلك ثم ذكر بمثل حديث ابي يونس **حدثنا** يحيى بن يحيى انا يحيى بن زكريا عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل وفاته بثلاث يقول لا يموتن احدكم الا وهو يحسن بالله الظن **وحدثنا** عثمان بن ابي شيبة نا جرير ح وحدثنا ابو كريب نا ابو معوية ح وحدثنا اسحاق بن ابراهيم انا عيسى بن يونس وابو معوية كلهم عن الاعمش بهذا الاسناد مثله **وحدثنا** ابو داود سليمان بن معبد نا ابو النعمان عارم نا مهدي بن ميمون نا واصل عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله الانصاري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل موته بثلاثة ايام يقول لا يموتن احدكم الا وهو يحسن الظن بالله **وحدثنا** قتيبة بن سعيد وعثمان بن ابي شيبة قالا نا جرير عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يبعث كل عبد على ما مات عليه **حدثني** ابو بكر بن نافع نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن الاعمش بهذا الاسناد مثله وقال عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يقل سمعت **حدثني** حرملة بن يحيى التجيبي انا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني حمزة بن عبد الله بن عمر ان عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اراد الله بقوم عذابا اصاب العذاب من كان فيهم ثم بعثوا على اعمالهم

(قوله حديد البصر بالحاء) اي نافذه ومنه قوله تعالى فبصرك اليوم حديد (قوله صلى الله عليه وسلم هذا مصرع فلان غدا ان شاء الله الى آخره) هذا من معجزاته صلى الله عليه وسلم الظاهرة (قوله صلى الله عليه وسلم في قتلى بدر ما انتم باسمع لما اقول منهم) قال المازري قال بعض الناس الميت يسمع عملا بظاهر هذا الحديث ثم انكره المازري وادعى ان هذا خاص في هؤلاء ورد عليه القاضي عياض وقال يحمل سماعهم على ما يحمل عليه سماع الموتى في احاديث عذاب القبر وفتنته التي لا مدفع لها وذلك باحيائهم او احياء جزء منهم يعقلون به ويسمعون في الوقت الذي يريد الله هذا كلام القاضي وهو الظاهر المختار الذي تقتضيه احاديث السلام على القبور والله اعلم (قوله يا رسول الله كيف يسمعوا وانى يجيبوا وقد جيفوا) هكذا هو في عامة النسخ المعتمدة كيف يسمعوا وانى يجيبوا من غير نون وهي لغة صحيحة وان كانت قليلة الاستعمال وسبق بيانها مرات ومنها الحديث السابق في كتاب الايمان لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا (وقوله جيفوا) اي انتنوا وصاروا جيفا يقال جيف الميت وجاف واجاف وارجح وانتن بمعنى (قوله فسحبوا فالقوا في قليب بدر وفي الرواية الاخرى في طوي من اطواء بدر) القليب والطوي بمعنى وهي البئر المطوية بالحجارة قال اصحابنا وهذا السحب الى القليب ليس دفنا لهم ولا صيانة وحرمة بل لدفع رائحتهم المؤذية والله اعلم **باب** اثبات الحساب (قوله صلى الله عليه وسلم من نوقش الحساب يوم القيامة عذب) معنى نوقش استقصي عليه قال القاضي وقوله عذب له معنيان احدهما ان نفس المناقشة وعرض الذنوب والتوقيف عليها هو التعذيب لما فيه من التوبيخ والثاني انه مفض الى العذاب بالنار ويؤيده قوله في الرواية الاخرى هلك مكان عذب هذا كلام القاضي وهذا الثاني هو الصحيح ومعناه ان التقصير غالب في العباد فمن استقصي عليه ولم يسامح هلك ودخل النار ولكن الله تعالى يعفو ويغفر ما دون الشرك لمن يشاء (قوله في اسناد هذا الحديث عن عبد الله بن ابي مليكة عن عائشة) هذا مما استدركه الدارقطني على البخاري ومسلم وقال اختلفت الرواة فيه عن ابن ابي مليكة فروي عنه عن عائشة وروي عنه عن القاسم عنها وهذا استدراك ضعيف لانه محمول على انه سمعه من القاسم عن عائشة وسمعه ايضا منها بلا واسطة فرواه بالوجهين وقد سبقت نظائر هذا **باب** الامر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت (قوله صلى الله عليه وسلم لا يموتن احدكم الا وهو يحسن بالله الظن وفي رواية الا وهو يحسن الظن بالله تعالى) قال العلماء هذا تحذير من القنوط وحث على الرجاء عند الخاتمة وقد سبق في الحديث الآخر قوله سبحانه وتعالى انا عند ظن عبدي بي قال العلماء معنى حسن الظن بالله تعالى ان يظن انه يرحمه ويعفو عنه قالوا في حالة الصحة يكون خائفا راجيا ويكونان سواء وقيل يكون الخوف ارجح فاذا دنت امارات الموت غلب الرجاء او محضه لان مقصود الخوف الانكفاف عن المعاصي والقبائح والحرص على الاكثار من الطاعات والاعمال وقد تعذر ذلك او معظمه في هذا الحال فاستحب احسان الظن المتضمن للافتقار الى الله تعالى والاذعان له ويؤيده الحديث المذكور بعده يبعث كل عبد على ما مات عليه ولهذا عقبه مسلم للحديث الاول قال العلماء معناه يبعث على الحالة التي مات عليها ومثله الحديث الآخر بعده ثم بعثوا على نياتهم

حدثنا عمرو الناقد نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عروة عن زینب بنت ام سلمة عن ام حبیبة عن زینب بنت جحش ان النبی صلی الله علیه وسلم استیقظ من نومه وهو یقول لا اله الا الله ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل هذه وعقد سفیان بیده عشرة قلت یا رسول الله انهلك و فینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وسعید بن عمرو الاشعثی وزهیر بن حرب وابن ابی عمر قالوا نا سفیان عن الزهری بهذا الاسناد وزادوا فی الاسناد عن سفیان فقالوا عن زینب بنت ابی سلمة عن حبیبة عن ام حبیبة عن زینب بنت جحش حدثنی حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی عروة بن الزبیر ان زینب بنت ابی سلمة اخبرته ان ام حبیبة بنت ابی سفیان اخبرتها ان زینب بنت جحش زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما فزعا محمرا وجهه یقول لا اله الا الله ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل هذه وحلق باصبعه الابهام والتی تلیها قالت فقلت یا رسول الله انهلك وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث وحدثنی عبد الملك بن شعیب بن اللیث حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقیل بن خالد ح وحدثنا عمرو الناقد نا یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح کلاهما عن ابن شهاب بمثل حدیث یونس عن الزهری وفی اسناده وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا احمد بن اسحاق نا وهیب نا عبد الله بن طاؤس عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل هذه وعقد وهیب بیده تسعین حدثنا قتیبة بن سعید وابوبکر بن ابی شیبة واسحق بن ابراهیم واللفظ لقتیبة قال اسحاق انا وقال الآخران نا جریر عن عبد العزیز بن رفیع عن عبید الله بن القبطیة قال دخل الحارث بن ابی ربیعة وعبد الله بن صفوان وانا معهما علی ام سلمة ام المؤمنین فسألاها عن الجیش الذی یخسف به وکان ذلك فی ایام ابن الزبیر فقالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یعوذ عائذ بالبیت فیبعث الیه بعث فاذا کانوا ببیداء من الارض خسف بهم فقلت یا رسول الله فکیف بمن کان کارها قال یخسف به معهم ولکنه یبعث یوم القیمة علی نیته وقال ابوجعفر هی بیداء المدینة حدثناه احمد بن یونس نا زهیر نا عبد العزیز بن رفیع بهذا الاسناد وفی حدیثه قال فلقیت ابا جعفر فقلت انما قالت ببیداء من الارض فقال ابوجعفر کلا والله انها لبیداء المدینة حدثنا عمرو الناقد وابن ابی عمر واللفظ لعمرو قالا نا سفیان ابن عیینة عن امیة بن صفوان سمع جده عبد الله بن صفوان یقول اخبرتنی حفصة انها سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول لیؤمن هذا البیت جیش یغزونه حتی اذا کانوا ببیداء من الارض یخسف بأوسطهم وینادی اولهم آخرهم ثم یخسف بهم فلا یبقی الا الشرید الذی یخبر عنهم فقال رجل اشهد علیك انك لم تکذب علی حفصة واشهد علی حفصة انها لم تکذب علی النبی صلی الله علیه وسلم وحدثنی محمد بن حاتم بن میمون نا الولید بن صالح نا عبید الله بن عمرو انا زید بن ابی انیسة عن عبد الملك العامری عن یوسف بن ماهك قال اخبرنی عبد الله بن صفوان عن ام المؤمنین ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سیعوذ بهذا البیت یعنی الکعبة قوم لیست لهم منعة ولا عدد ولا عدة یبعث الیهم جیش حتی اذا کانوا ببیداء من الارض خسف بهم قال یوسف واهل الشام یومئذ یسیرون الی مکة فقال عبد الله بن صفوان امه والله ما هو بهذا الجیش قال زید وحدثنی عبد الملك العامری عن عبد الرحمن بن سابط عن الحارث بن ابی ربیعة عن ام المؤمنین بمثل حدیث یوسف بن ماهك غیر انه لم یذکر فیه الجیش الذی ذکره عبد الله بن صفوان حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا یونس بن محمد نا القاسم بن الفضل الحدانی عن محمد بن زیاد عن عبد الله بن الزبیر ان عائشة قالت عبث رسول الله صلی الله علیه وسلم فی منامه فقلنا یا رسول الله صنعت شیئا فی منامك لم تکن تفعله فقال العجب ان ناسا من امتی یؤمون البیت برجل من قریش قد لجأ بالبیت حتی اذا کانوا بالبیداء خسف بهم فقلنا یا رسول الله ان الطریق قد یجمع الناس قال نعم فیهم المستبصر والمجبور وابن السبیل یهلکون مهلکا واحدا ویصدرون مصادر شتی یبعثهم الله علی نیاتهم

کتاب الفتن واشراط الساعة

(قوله فی روایة ابی بکر بن ابی شیبة وسعید بن عمرو وزهیر وابن ابی عمر عن سفیان عن الزهری عن عروة عن زینب بنت ابی سلمة عن حبیبة عن ام حبیبة عن زینب بنت جحش) هذا الاسناد اجتمع فیه اربع صحابیات زوجتان لرسول الله صلی الله علیه وسلم وربیبتان له بعضهن عن بعض لا یعلم حدیث اجتمع فیه اربع صحابیات بعضهن عن بعض غیره واما اجتماع اربعة صحابة واربعة تابعین بعضهم عن بعض فوجدت منه احادیث قد جمعتها فی جزء ونبهت فی هذا الشرح علی ما مر بنا فی صحیح مسلم وحبیبة هی بنت ام حبیبة ام المؤمنین بنت ابی سفیان ولدتها من زوجها عبد الله بن جحش الذی کانت عنده قبل النبی صلی الله علیه وسلم (قوله صلی الله علیه وسلم فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل هذه وعقد سفیان بیده عشرة) هکذا وقع فی روایة سفیان عن الزهری ووقع بعده فی روایة یونس عن الزهری وحلق باصبعه الابهام والتی تلیها وفی حدیث ابی هریرة بعده وعقد وهیب بیده تسعین واما روایتا سفیان ویونس فمتفقتان فی المعنی واما روایة ابی هریرة فمخالفة لهما لان عقد التسعین اضیق من العشرة قال القاضی لعل حدیث ابی هریرة متقدم فزاد قدر الفتح بعد هذا القدر قال او یکون المراد التقریب بالتمثیل لا حقیقة التحدید یاجوج وماجوج غیر مهموزین ومهموزان قرئ فی السبع بالوجهین الجمهور بترك الهمز (قوله انهلك وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث) هو بفتح الخاء والباء وفسره الجمهور بالفسوق والفجور وقیل المراد الزنا خاصة وقیل اولاد الزنا والظاهر انه المعاصی مطلقا وانهلك بکسر اللام علی اللغة الفصیحة المشهورة وحکی فتحها وهو ضعیف او فاسد ومعنی الحدیث ان الخبث اذا کثر فقد یحصل الهلاك العام وان کان هناك صالحون (قوله دخل الحارث بن ابی ربیعة وعبد الله بن صفوان علی ام سلمة ام المؤمنین فسألاها عن الجیش الذی یخسف به وکان ذلك فی ایام ابن الزبیر) قال القاضی عیاض قال ابو الولید الکنانی هذا لیس بصحیح لان ام سلمة توفیت فی خلافة معویة قبل موته بسنین سنة تسع وخمسین ولم تدرك ایام ابن الزبیر قال القاضی قد قیل انها توفیت ایام یزید بن معاویة فی اولها فعلی هذا یستقیم ذکرها لان ابن الزبیر نازع یزید اول ما بلغته بیعته عند وفاة معویة ذکر ذلك الطبری وغیره وممن ذکر وفاة ام سلمة ایام یزید ابو عمر بن عبد البر فی الاستیعاب وقد ذکر مسلم الحدیث بعد هذه الروایة من روایة حفصة وایضا عن ام المؤمنین ولم یسمها قال الدارقطنی هی عائشة قال ورواه سالم بن ابی الجعد عن حفصة او ام سلمة وقال والحدیث محفوظ عن ام سلمة وهو ایضا محفوظ عن حفصة هذا آخر کلام القاضی وممن ذکر ان ام سلمة توفیت ایام یزید بن معاویة ابوبکر بن ابی خیثمة (قوله صلی الله علیه وسلم فاذا کانوا ببیداء من الارض وفی روایة ببیداء المدینة) قال العلماء البیداء کل ارض ملساء لا شیء بها وبیداء المدینة الشرف الذی قدام ذی الحلیفة ای الی جهة مکة (قوله صلی الله علیه وسلم لیؤمن هذا البیت جیش) ای یقصدونه (قوله صلی الله علیه وسلم لیست لهم منعة) هی بفتح النون وکسرها ای لیس لهم من یحمیهم ویمنعهم (قوله عن عبد الرحمن بن سابط) هو بکسر الباء ویوسف بن ماهك هو بفتح الهاء غیر مصروف (قوله عبث رسول الله صلی الله علیه وسلم فی منامه) هو بکسر الباء قیل معناه اضطرب بجسمه وقیل حرك اطرافه کمن یاخذ شیئا او یدفعه (قوله صلی الله علیه وسلم فیهم المستبصر والمجبور وابن السبیل یهلکون مهلکا واحدا ویصدرون مصادر شتی یبعثهم الله علی نیاتهم) اما المستبصر فهو المستبین لذلك القاصد له عمدا

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی شیبة قال اسحاق انا وقال الآخرون نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عروة عن اسامة ان النبی صلی الله علیه وسلم اشرف علی اطم من آطام المدینة ثم قال هل ترون ما اری انی لاری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر

حدثنا عبد بن حمید انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری بهذا الاسناد نحوه حدثنی عمرو الناقد والحسن الحلوانی وعبد بن حمید قال عبد اخبرنی وقال الآخران نا یعقوب وهو ابن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح عن ابن شهاب حدثنی ابن المسیب وابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ستکون فتن القاعد فیها خیر من القائم والقائم فیها خیر من الماشی والماشی فیها خیر من الساعی من تشرف لها تستشرفه ومن وجد فیها ملجأ فلیعذ به

حدثنا عمرو الناقد والحسن الحلوانی وعبد بن حمید قال عبد اخبرنی وقال الآخران نا یعقوب نا ابی عن صالح عن ابن شهاب قال حدثنی ابو بکر بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن مطیع بن الاسود عن نوفل بن معاویة مثل حدیث ابی هریرة هذا الا ان ابا بکر یزید من الصلوة صلوة من فاتته فکانما وتر اهله وماله

حدثنی اسحق بن منصور انا ابو داود الطیالسی نا ابراهیم بن سعد عن ابیه عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم تکون فتنة النائم فیها خیر من الیقظان والیقظان فیها خیر من القائم والقائم فیها خیر من الساعی فمن وجد ملجأ او معاذا فلیستعذ

حدثنی ابو کامل الجحدری فضیل بن حسین نا حماد بن زید نا عثمان الشحام قال انطلقت انا وفرقد السبخی الی مسلم بن ابی بکرة وهو فی ارضه فدخلنا علیه فقلنا هل سمعت اباک یحدث فی الفتن حدیثا قال نعم سمعت ابا بکرة یحدث قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون فتن الا ثم تکون فتن القاعد فیها خیر من الماشی والماشی فیها خیر من الساعی الا فاذا نزلت او وقعت فمن کان له ابل فلیلحق بابله ومن کانت له غنم فلیلحق بغنمه ومن کانت له ارض فلیلحق بارضه قال فقال رجل یا رسول الله ارایت من لم تکن له ابل ولا غنم ولا ارض قال یعمد الی سیفه فیدق علی حده بحجر ثم لینج ان استطاع النجاء اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت قال فقال رجل یا رسول الله ارایت ان اکرهت حتی ینطلق بی الی احد الصفین او احدی الفئتین فضربنی رجل بسیفه او یجیء سهم فیقتلنی قال یبوء باثمه واثمک ویکون من اصحاب النار

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا وکیع ح وحدثنی محمد بن المثنی نا ابن ابی عدی کلاهما عن عثمان الشحام بهذا الاسناد بحدیث ابن ابی عدی نحو حدیث حماد الی آخره وانتهی حدیث وکیع عند قوله ان استطاع النجاء ولم یذکر ما بعده

وحدثنی ابو کامل فضیل بن حسین الجحدری نا حماد بن زید عن ایوب ویونس عن الحسن عن الاحنف بن قیس قال خرجت وانا ارید هذا الرجل فلقینی ابو بکرة فقال این ترید یا احنف قال قلت ارید نصر ابن عم رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی علیا قال فقال لی یا احنف ارجع فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا تواجه المسلمان بسیفیهما فالقاتل والمقتول فی النار قال فقلت او قیل یا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال انه قد اراد قتل صاحبه

وحدثناه احمد بن عبدة الضبی نا حماد عن ایوب ویونس والمعلی بن زیاد عن الحسن عن الاحنف بن قیس عن ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیهما فالقاتل والمقتول فی النار

وحدثنی حجاج بن الشاعر نا عبد الرزاق من کتابه انا معمر عن ایوب بهذا الاسناد نحو حدیث ابی کامل عن حماد الی آخره

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال نا غندر عن شعبة ح ونا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن منصور عن ربعی بن حراش عن ابی بکرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا المسلمان حمل احدهما علی اخیه السلاح فهما علی جرف جهنم فاذا قتل احدهما صاحبه دخلاها جمیعا

واما الجبر فهو المکره یقال اجبرته فهو مجبر بهذه اللغة المشهورة ویقال ایضا جبرته فهو مجبور حکاها الفراء وغیره وجاء هذا الحدیث علی هذه اللغة واما ابن السبیل فالمراد به سالک الطریق معهم ولیس منهم ویهلکون هلکا واحدا ای یقع الهلاک فی الدنیا علی جمیعهم ویصدرون یوم القیامة مصادر شتی ای یبعثون مختلفین علی قدر نیاتهم فیجازون بحسبها وفی هذا الحدیث من الفقه التباعد من اهل الظلم والتحذیر من مجالستهم ومجالسة البغاة ونحوهم من المبطلین لئلا ینالهم ما یعاقبون به وفیه ان من کثر سواد قوم جری علیهم حکمهم فی ظاهر عقوبات الدنیا (قوله ان النبی صلی الله علیه وسلم اشرف علی اطم من آطام المدینة ثم قال هل ترون ما اری انی لاری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر) الآطم بضم الهمزة والطاء هو القصر والحصن وجمعه آطام ومعنی اشرف علا وارتفع والتشبیه بمواقع القطر فی الکثرة والعموم ای انها کثیرة وتعم الناس لا تختص بها طائفة وهذا اشارة الی الحروب الجاریة بینهم کوقعة الجمل وصفین والحرة ومقتل عثمان ومقتل الحسین رضی الله عنهما وغیر ذلک وفیه معجزة ظاهرة له صلی الله علیه وسلم (قوله صلی الله علیه وسلم ستکون فتن القاعد فیها خیر من القائم والقائم فیها خیر من الماشی والماشی فیها خیر من الساعی من تشرف لها تستشرفه ومن وجد فیها ملجأ فلیعذ به وفی روایة ستکون فتنة النائم فیها خیر من الیقظان والیقظان فیها خیر من القائم) اما تشرف فروی علی وجهین مشهورین احدهما بفتح المثناة فوق والشین والراء والثانی یشرف بضم الیاء واسکان الشین وکسر الراء وهو من الاشراف للشیء وهو الانتصاب والتطلع الیه والتعرض له ومعنی تستشرفه تقلبه وتصرعه وقیل هو من الاشراف بمعنی الاشفاء علی الهلاک ومنه اشفی المریض علی الموت واشرف (وقوله صلی الله علیه وسلم ومن وجد منها ملجأ) ای عاصما وموضعا یلتجی الیه ویعتزل فیه فلیعذ به ای فلیعتزل فیه واما قوله صلی الله علیه وسلم القاعد فیها خیر من القائم الی آخره فمعناه بیان عظیم خطرها وحث علی تجنبها والهرب منها ومن التشبث فی شیء وان شرها وفتنتها یکون علی حسب التعلق بها (قوله صلی الله علیه وسلم یعمد الی سیفه فیدق علی حده بحجر) قیل المراد کسر السیف حقیقة علی ظاهر الحدیث لیسد علی نفسه باب هذا القتال وقیل هو مجاز والمراد به ترک القتال والاول اصح وهذا الحدیث والاحادیث قبله وبعده مما یحتج به من لا یری القتال فی الفتنة بکل حال وقد اختلف العلماء فی قتال الفتنة فقالت طائفة لا یقاتل فی فتن المسلمین وان دخلوا علیه بیته وطلبوا قتله فلا یجوز له المدافعة عن نفسه لان الطالب متاول وهذا مذهب ابی بکرة الصحابی رضی الله عنه وغیره وقال ابن عمر وعمران بن الحصین رضی الله عنهم وغیرهما لا یدخل فیها لکن ان قصد دفع عن نفسه فهذان المذهبان متفقان علی ترک الدخول فی جمیع فتن الاسلام وقال معظم الصحابة والتابعین وعامة علماء الاسلام یجب نصر المحق فی الفتن والقیام معه بمقاتلة الباغین کما قال تعالی فقاتلوا التی تبغی الآیة وهذا هو الصحیح وتتاول الاحادیث علی من لم یظهر له المحق او علی طائفتین ظالمتین لا تاویل لواحدة منهما ولو کان کما قال الاولون لظهر الفساد واستطال اهل البغی والمبطلون والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم اذا تواجه المسلمان بسیفیهما فالقاتل والمقتول فی النار) معنی تواجها ضرب کل واحد وجه صاحبه ای ذاته وجملته

حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان تكون بينهما مقتلة عظيمة ودعواهما واحدة حدثنا قتيبة بن سعيد نا يعقوب بن عبد الرحمن عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يكثر الهرج قالوا وما الهرج يا رسول الله قال القتل القتل حدثنا ابو الربيع العتكي وقتيبة ابن سعيد كلاهما عن حماد بن زيد واللفظ لقتيبة قال نا حماد عن ايوب عن ابي قلابة عن ابي اسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله زوى لي الارض فرايت مشارقها ومغاربها وان امتي سيبلغ ملكها ما زوي لي منها واعطيت الكنزين الاحمر والابيض واني سالت ربي لامتي ان لا يهلكها بسنة عامة وان لا يسلط عليهم عدوا من سوى انفسهم فيستبيح بيضتهم وان ربي قال يا محمد اني اذا قضيت قضاء فانه لا يرد واني اعطيتك لامتك ان لا اهلكهم بسنة عامة ولا اسلط عليهم عدوا من سوى انفسهم يستبيح بيضتهم ولو اجتمع عليهم من باقطارها او قال من بين اقطارها حتى يكون بعضهم يهلك بعضا ويسبي بعضهم بعضا وحدثني زهير بن حرب واسحاق بن ابراهيم ومحمد بن المثنى وابن بشار قال اسحاق انا وقال الاخرون نا معاذ بن هشام حدثني ابي عن قتادة عن ابي قلابة عن ابي اسماء الرحبي عن ثوبان ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله زوى لي الارض حتى رايت مشارقها ومغاربها واعطاني الكنزين الاحمر والابيض ثم ذكر نحو حديث ايوب عن ابي قلابة حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة نا عبد الله بن نمير ح وحدثنا ابن نمير واللفظ له نا ابي نا عثمان بن حكيم اخبرني عامر بن سعد عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل ذات يوم من العالية حتى اذا مر بمسجد بني معاوية دخل فركع فيه ركعتين وصلينا معه ودعا ربه طويلا ثم انصرف الينا فقال سالت ربي ثلاثا فاعطاني اثنتين ومنعني واحدة سالت ربي ان لا يهلك امتي بالسنة فاعطانيها وسالته ان لا يهلك امتي بالغرق فاعطانيها وسالته ان لا يجعل باسهم بينهم فمنعنيها وحدثناه ابن ابي عمر نا مروان بن معاوية نا عثمان بن حكيم الانصاري اخبرني عامر بن سعد عن ابيه انه اقبل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في طائفة من اصحابه فمر بمسجد بني معاوية بمثل حديث ابن نمير حدثني حرملة بن يحيى التجيبي انا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب ان ابا ادريس الخولاني كان يقول قال حذيفة بن اليمان والله اني لاعلم الناس بكل فتنة هي كائنة فيما بيني وبين الساعة وما بي الا ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم اسر الي في ذلك شيئا لم يحدثه غيري ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو يحدث مجلسا انا فيه عن الفتن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يعد الفتن منهن ثلاث لا يكدن يذرن شيئا ومنهن فتن كرياح الصيف منها صغار ومنها كبار قال حذيفة فذهب اولئك الرهط كلهم غيري حدثنا عثمان بن ابي شيبة واسحاق بن ابراهيم قال عثمان نا وقال اسحاق انا جرير عن الاعمش عن شقيق عن حذيفة قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما ما ترك شيئا يكون في مقامه ذلك الى قيام الساعة الا حدث به حفظه من حفظه ونسيه من نسيه قد علمه اصحابي هؤلاء وانه ليكون منه الشيء قد نسيته فاراه فاذكره كما يذكر الرجل وجه الرجل اذا غاب عنه ثم اذا راه عرفه وحدثناه ابو بكر بن ابي شيبة نا وكيع عن سفيان عن الاعمش بهذا الاسناد الى قوله ونسيه من نسيه ولم يذكر ما بعده حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة ح وحدثني ابو بكر بن نافع نا غندر نا شعبة عن عدي بن ثابت عن عبد الله بن يزيد عن حذيفة انه قال اخبرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بما هو كائن الى ان تقوم الساعة فما منه شيء الا قد سالته الا اني لم اسأله ما يخرج اهل المدينة من المدينة وحدثنا محمد بن المثنى نا وهب بن جرير نا شعبة بهذا الاسناد نحوه حدثني يعقوب بن ابراهيم الدورقي وحجاج بن الشاعر جميعا عن ابي عاصم قال حجاج نا ابو عاصم انا عزرة بن ثابت انا علباء بن احمر حدثني ابو زيد قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتى حضرت الظهر فنزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى حضرت العصر ثم نزل فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا حتى غربت الشمس فاخبرنا بما كان وبما هو كائن فاعلمنا احفظنا

وانا كون القاتل والمقتول من اهل النار فمحمول على من لا تاويل له ويكون قتالهما عصبية ونحوها ثم كونه في النار معناه مستحق لها وقد يجازى بذلك وقد يعفو الله تعالى عنه هذا مذهب اهل الحق وقد سبق تاويله مرات وعلى هذا يتاول كل ما جاء من نظائره واعلم ان الدماء التي جرت بين الصحابة رضي الله عنهم ليست بداخلة في هذا الوعيد ومذهب اهل السنة والحق احسان الظن بهم والامساك عما شجر بينهم وتاويل قتالهم وانهم مجتهدون متاولون لم يقصدوا معصية ولا محض الدنيا بل اعتقد كل فريق انه المحق ومخالفه باغ فوجب عليه قتاله ليرجع الى امر الله وكان بعضهم مصيبا وبعضهم مخطئا معذورا في الخطا لانه باجتهاد والمجتهد اذا اخطا لا اثم عليه وكان علي رضي الله عنه هو المحق المصيب في تلك الحروب هذا مذهب اهل السنة وكانت القضايا مشتبهة حتى ان جماعة من الصحابة تحيروا فيها فاعتزلوا الطائفتين ولم يقاتلوا ولو تيقنوا الصواب لم يتاخروا عن مساعدته رض (قوله ارايت ان اكرهت حتى ينطلق بي الى احد الصفين فضربني رجل بسيفه او يجيء سهم فيقتلني قال يبوء باثمه واثمك ويكون من اصحاب النار) معنى يبوء به يلزمه ويرجع به ويتحمله اي يبوء الذي اكرهك باثمه في اكراهك وفي دخوله في الفتنة وباثمك في قتلك وغيره ويكون من اصحاب النار اي مستحقا لها وفي هذا الحديث رفع الاثم عن المكره على الحضور هناك واما القتل فلا يباح بالاكراه بل ياثم المكره على المامور به بالاجماع وقد نقل القاضي وغيره فيه الاجماع قال اصحابنا وكذا الاكراه على الزنا لا يرفع الاثم فيه هذا اذا اكرهت المراة حتى مكنت من نفسها فاما اذا ربطت ولم يمكنها مدافعته فلا اثم والله اعلم (قوله صلى الله عليه وسلم ان المقتول في النار لانه اراد قتل صاحبه) فيه دلالة للمذهب الصحيح الذي عليه الجمهور ان من نوى المعصية واصر على النية يكون اثما وان لم يفعلها ولا تكلم وقد سبقت المسئلة واضحة في كتاب الايمان (قوله صلى الله عليه وسلم فهما على حرف جهنم) هكذا هو في معظم النسخ حرف بالجيم وضم الراء واسكانها وفي بعضها حرف بالحاء وهما متقاربان ومعناه على طرفها قريب من السقوط فيها (قوله حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة نا غندر عن شعبة ح وحدثنا ابن المثنى وابن بشار عن غندر عن شعبة عن منصور باسناده مرفوعا) هذا الحديث مما استدركه الدارقطني وقال لم يرفعه الثوري عن منصور وهذا الاستدراك غير مقبول فان شعبة امام حافظ فزيادة الرفع مقبولة كما سبق بيانه مرات (قوله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان) هذا من المعجزات وقد جرى هذا في العصر الاول (قوله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى زوى لي الارض فرايت مشارقها ومغاربها وان امتي سيبلغ ملكها ما زوي لي منها واعطيت الكنزين الاحمر والابيض) اما زوي فمعناه جمع وهذا الحديث فيه معجزات ظاهرة وقد وقعت كلها بحمد الله كما اخبر صلى الله عليه وسلم قال العلماء المراد بالكنزين الذهب والفضة والمراد كنزي كسرى وقيصر ملكي العراق والشام وفيه اشارة الى ان ملك هذه الامة يكون معظم امتداده في جهتي المشرق والمغرب وكذا وقع واما في جهتي الجنوب والشمال فقليل بالنسبة الى المشرق والمغرب صلوات الله وسلامه على رسوله الصادق الذي لا ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى (قوله صلى الله عليه وسلم فيستبيح بيضتهم) اي جماعتهم واصلهم والبيضة ايضا العز والملك (قوله سبحانه وتعالى واني قد اعطيتك لامتك ان لا اهلكهم بسنة عامة) اي لا اهلكهم بقحط يعمهم بل ان وقع قحط فيكون في ناحية يسيرة بالنسبة الى باقي بلاد الاسلام فلله الحمد والشكر على جميع نعمه (قوله صلى الله عليه وسلم سالت ربي ثلاثا فاعطاني ثنتين الى آخره) هذا ايضا من المعجزات الظاهرة (قوله اخبرنا علباء بن احمر قال حدثني ابو زيد) اما علباء فبعين مهملة مكسورة ثم لام ساكنة ثم باء موحدة ثم الف ممدودة واحمر آخره راء وابو زيد هو عمرو بن اخطب الخاء المعجمة الصحابي المشهور

حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر ومحمد بن العلاء ابو کریب جمیعا عن ابی معاویة قال ابن العلاء نا ابو معاویة نا الاعمش عن شقیق عن حذیفة قال کنا عند عمر فقال
ایکم یحفظ حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الفتنة کما قال قال فقلت انا قال انک لجریء وکیف قال فقلت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فتنة الرجل فی اهله
وماله ونفسه وولده وجاره یکفرها الصیام والصلوة والصدقة والامر بالمعروف والنهی عن المنکر فقال عمر لیس هذا اریدا نما اریدا التی تموج کموج البحر قال فقلت مالک ولها یا امیر
المؤمنین ان بینک وبینها بابا مغلقا قال فیکسر الباب ام یفتح قال قلت لا بل یکسر قال ذلک احری ان لا یغلق ابدا قال فقلنا لحذیفة هل کان عمر یعلم من الباب قال نعم کما یعلم
ان دون غد اللیلة انی حدثته حدیثا لیس بالاغالیط قال فهبنا ان نسال حذیفة من الباب فقلنا لمسروق سله فسأله فقال عمر وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو سعید
الاشج قالا نا وکیع ح وحدثنا عثمان بن ابی شیبة نا جریر ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم انا عیسی بن یونس ح وحدثنا ابن ابی عمر نا یحیی بن عیسی کلهم عن الاعمش
بهذا الاسناد نحو حدیث ابی معاویة وفی حدیث عیسی عن الاعمش عن شقیق قال سمعت حذیفة یقول وحدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن جامع بن ابی راشد
والاعمش عن ابی وائل عن حذیفة قال قال عمر من یحدثنا عن الفتنة واقتص الحدیث بنحو حدیثهم حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن حاتم قالا نا معاذ بن معاذ
نا ابن عون عن محمد قال قال جندب جئت یوم الجرعة فاذا رجل جالس فقلت له مراقن الیوم ها هنا دماء فقال ذاک الرجل کلا والله قلت بلی والله قال کلا والله
قلت بلی والله قال کلا والله انه لحدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنیه قلت بئس الجلیس لی انت منذ الیوم تسمعنی اخالفک وقد سمعته من رسول الله صلی الله
علیه وسلم فلانتهانی ثم قلت ما هذا الغضب فاقبلت علیه اسأله فاذا الرجل حذیفة حدثنا قتیبة بن سعید نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن القاری عن سهیل عن
ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی یحسر الفرات عن جبل من ذهب یقتتل الناس علیه فیقتل من کل مائة تسعة وتسعون و
یقول کل رجل منهم لعلی اکون انا الذی انجو وحدثنی امیة بن بسطام نا یزید بن زریع نا روح عن سهیل بهذا الاسناد نحوه وزاد فقال بی ان رأیته فلا تقربنه حدثنا
ابو مسعود سهل بن عثمان نا عقبة بن خالد السکونی عن عبید الله عن خبیب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذهب فمن حضره فلا یأخذ منه شیئا حدثنا سهل بن عثمان انا عقبة بن خالد عن عبید الله عن ابی الزناد عن عبد الرحمن
الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن جبل من ذهب فمن حضره فلا یأخذ منه شیئا حدثنا ابو کامل
فضیل بن حسین وابو معن الرقاشی واللفظ لابی معن قالا نا خالد بن الحارث نا عبد الحمید بن جعفر اخبرنی ابی عن سلیمان بن یسار عن عبد الله بن
الحارث بن نوفل قال کنت واقفا مع ابی بن کعب فقال لا یزال الناس مختلفة اعناقهم فی طلب الدنیا قلت اجل قال انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول یوشک الفرات ان یحسر عن جبل من ذهب فاذا سمع به الناس ساروا الیه فیقول من عنده لئن ترکنا الناس یأخذون منه لیذهبن به کله قال فیقتتلون
علیه فیقتل من کل مائة تسعة وتسعون قال ابو کامل فی حدیثه قال وقفت انا وابی بن کعب فی ظل اجم حسان حدثنا عبید بن یعیش واسحاق بن ابراهیم
واللفظ لعبید قال نا یحیی بن آدم بن سلیمان مولی خالد بن خالد قال نا زهیر عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم منعت العراق درهمها وقفیزها ومنعت الشام مدیها ودینارها ومنعت مصر ردبها ودینارها وعدتم من حیث بدأتم وعدتم من حیث بدأتم
من حیث بدأتم شهد علی ذلک لحم ابی هریرة ودمه حدثنی زهیر بن حرب نا معلی بن منصور نا سلیمان بن بلال نا سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تنزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیهم جیش من المدینة من خیار اهل الارض یومئذ
فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا منا نقاتلهم فیقول المسلمون لا والله لا نخلی بینکم وبین اخواننا

(قوله عن حذیفة کنا عند عمر رضی الله عنهما) وذکر حدیث الفتنة قد سبق شرحه فی اواخر کتاب الایمان (قوله قال جندب جئت یوم الجرعة فاذا رجل جالس) الجرعة بفتح الجیم وبفتح الراء وسکونها
والفتح اشهر واجود وهی موضع بقرب الکوفة علی طریق الحیرة ویوم الجرعة یوم خرج فیه اهل الکوفة یستقبلون والیا ولاه علیهم عثمان رض فردوه وسألوا عثمان ان یولی علیهم ابا موسی الاشعری فولاه (قوله
بئس الجلیس لی انت منذ الیوم تسمعنی اخالفک) وقع فی جمیع نسخ بلادنا المعتمدة اخالفک بالخاء المعجمة وقال القاضی روایة شیوخنا کافة بالحاء المهملة من الحلف الذی هو الیمین قال ورواه بعضهم بالمعجمة
کلاهما صحیح قال لکن المهملة اظهر لتکرر الایمان بینهما (قوله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی یحسر الفرات عن جبل من ذهب) هو بفتح الیاء المثناة تحت وکسر السین ای ینکشف لذهابه (قوله فی ظل
اجم حسان) هو بضم الهمزة والجیم وهو الکثیر وجمعه آجام کاطم وآطام فی الوزن والمعنی (قوله لا یزال الناس مختلفة اعناقهم فی طلب الدنیا) قال العلماء المراد بالاعناق هنا الرؤساء والکبراء وقیل الجماعات قال
القاضی وقد یکون المراد بالاعناق نفسها وعبر بها عن اصحابها لا سیما وهی التی بها التطلع والتشوف للاشیاء (قوله صلی الله علیه وسلم منعت العراق درهمها وقفیزها ومنعت الشام مدیها ودینارها ومنعت
مصر اردبها ودینارها وعدتم من حیث بدأتم) اما القفیز فمکیال معروف لاهل العراق قال الازهری هو ثمانیة مکاکیک والمکوک صاع ونصف وهو خمس کیلجات واما المدی فبضم المیم علی وزن فعل وهو
مکیال معروف لاهل الشام قال العلماء یسع خمسة عشر مکوکا واما الاردب فمکیال معروف لاهل مصر قال الازهری وآخرون یسع اربعة وعشرین صاعا وفی معنی منعت العراق وغیرها قولان
مشهوران احدهما لاسلامهم فتسقط عنهم الجزیة وهذا قد وجد والثانی وهو الاشهر ان معناه ان العجم والروم یستولون علی البلاد فی آخر الزمان فیمنعون حصول ذلک للمسلمین وقد روی مسلم هذا بعد
هذا بورقات عن جابر قال یوشک اهل العراق ان لا یجبی الیهم قفیز ولا درهم قلنا من این ذاک قال من قبل العجم یمنعون ذلک وذکر فی منع الروم ذلک بالشام مثله وهذا قد وجد فی زماننا فی العراق وهو
الآن موجود وقیل لانهم یرتدون فی آخر الزمان فیمنعون ما لزمهم من الزکوة وغیرها وقیل معناه ان الکفار الذین علیهم الجزیة تقوی شوکتهم فی آخر الزمان فیمتنعون مما کانوا یؤدونه من الجزیة والخراج
وغیر ذلک واما قوله صلعم وعدتم من حیث بدأتم فهو بمعنی الحدیث الآخر بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ وقد سبق شرحه فی کتاب الایمان (قوله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی
تنزل الروم بالاعماق او بدابق) الاعماق بفتح الهمزة وبالعین المهملة ودابق بکسر الباء الموحدة وفتحها والکسر هو الصحیح المشهور ولم یذکر الجمهور غیره وحکی القاضی فی المشارق الفتح ولم یذکر غیره وهو
اسم موضع معروف قال الجوهری الاغلب علیه التذکیر والصرف لانه فی الاصل اسم نهر قال وقد یؤنث ولا یصرف والاعماق ودابق موضعان بالشام بقرب حلب (قوله صلی الله
علیه وسلم قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا منا) روی سبوا علی وجهین فتح السین والباء وضمهما قال القاضی فی المشارق الضم روایة الاکثرین قال وهو الصواب

فیقاتلونهم فینهزم ثلث لا یتوب الله علیهم ابدا و یقتل ثلثهم افضل الشهداء عند الله و یفتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیة فبینما هم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفهم بالزیتون اذ صاح فیهم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اهلیکم فیخرجون و ذلک باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبینما هم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذ اقیمت الصلوة فینزل عیسی بن مریم صلی الله علیه وسلم فامهم فاذا رآه عدو الله ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکه لانذاب حتی یهلک ولکن یقتله الله بیده فیریهم دمه فی حربته حدثنا عبد الملک بن شعیب بن اللیث حدثنی عبد الله بن وهب اخبرنی اللیث بن سعد حدثنی موسی بن علی عن ابیه قال قال المستورد القرشی عند عمرو بن العاص سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تقوم الساعة والروم اکثر الناس فقال له عمرو ابصر ما تقول قال اقول ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لئن قلت ذاک ان فیهم لخصالا اربعا انهم لاحلم الناس عند فتنة واسرعهم افاقة بعد مصیبة واوشکهم کرة بعد فرة وخیرهم لمسکین ویتیم وضعیف وخامسة حسنة جمیلة وامنعهم من ظلم الملوک حدثنی حرملة بن یحیی نا عبد الله ابن وهب حدثنی ابو شریح ان عبد الکریم بن الحارث حدثه ان المستورد القرشی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تقوم الساعة والروم اکثر الناس قال فبلغ ذلک عمرو بن العاص فقال ما هذه الاحادیث التی تذکر عنک انک تقولها عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له المستورد قلت الذی سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عمرو لئن قلت ذاک انهم لاحلم الناس عند فتنة واجبر الناس عند مصیبة وخیر الناس لمساکینهم ولضعفائهم حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و علی بن حجر کلاهما عن ابن علیة واللفظ لابن حجر نا اسماعیل بن ابراهیم عن ایوب عن حمید بن هلال عن ابی قتادة العدوی عن یسیر بن جابر قال هاجت ریح حمراء بالکوفة فجاء رجل لیس له هجیری الا یا عبد الله بن مسعود جاءت الساعة قال فقعد وکان متکئا فقال ان الساعة لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمة ثم قال بیده هکذا او نحاها نحو الشام فقال عدو یجمعون لاهل الشام ویجمع لهم اهل الاسلام قلت الروم تعنی قال نعم قال ویکون عند ذاکم القتال ردة شدیدة فیشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یحجز بینهم اللیل فیفیء هؤلاء وهؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطة ثم یشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یحجز بینهم اللیل فیفیء هؤلاء وهؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطة ثم یشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یمسوا فیفیء هؤلاء وهؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطة فاذا کان یوم الرابع نهد الیهم بقیة اهل الاسلام فیجعل الله الدائرة علیهم فیقتتلون مقتلة ما قال لا یری مثلها وما قال لم یر مثلها حتی ان الطائر لیمر بجنباتهم فما یخلفهم حتی یخر میتا فیتعاد بنو الاب کانوا مائة فلا یجدونه بقی منهم الا الرجل الواحد فبای غنیمة یفرح او ای میراث یقاسم فبینما هم کذلک اذ سمعوا بباس هو اکبر من ذلک فجاءهم الصریخ ان الدجال قد خلفهم فی ذراریهم فیرفضون ما فی ایدیهم ویقبلون فیبعثون عشر فوارس طلیعة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لاعرف اسماءهم واسماء آبائهم والوان خیولهم هم خیر فوارس علی ظهر الارض یومئذ او من خیر فوارس علی ظهر الارض یومئذ قال ابن ابی شیبة فی روایته عن اسیر بن جابر وحدثنی محمد بن عبید بن الغبری نا حماد بن زید عن ایوب عن حمید بن هلال عن ابی قتادة عن یسیر بن جابر قال کنت عند ابن مسعود فهبت ریح حمراء وساق الحدیث بنحوه وحدیث ابن علیة اتم و اشبع وحدثنا شیبان بن فروخ نا سلیمان یعنی ابن المغیرة نا حمید یعنی ابن هلال عن ابی قتادة عن یسیر بن جابر قال کنا فی بیت عبد الله بن مسعود والبیت ملآن قال فهاجت ریح حمراء بالکوفة نحو حدیث ابن علیة

قلت کلاهما صواب لانهم سبوا اولا ثم سبوا الکفار وهذا موجود فی زماننا بل معظم عساکر الاسلام فی بلاد الشام ومصر سبوا ثم هم الیوم بحمد الله یسبون الکفار وقد سبوهم فی زماننا مرارا کثیرة یسبون فی المرة الواحدة من الکفار الوفا ولله الحمد علی اظهار الاسلام واعزازه (**قوله** صلی الله علیه وسلم فینهزم ثلث لا یتوب الله علیهم ابدا) ای لا یلهمهم التوبة (**قوله** صلی الله علیه وسلم فیفتتحون قسطنطینیة) هی بضم القاف واسکان السین وضم الطاء الاولی وکسر الثانیة و بعدها یاء ساکنة ثم نون هکذا ضبطناه وهو المشهور ونقله القاضی فی المشارق عن المتقنین و الاکثرین وعن بعضهم زیادة یاء مشددة بعد النون وهی مدینة مشهورة من اعظم مدائن الروم (**قوله** حدثنی موسی بن علی عن ابیه) هو بضم العین علی المشهور وقیل بفتحها وقیل بالفتح اسم له و بالضم لقب وکان یکره الضم (**قوله** حدثنی ابو شریح ان عبد الکریم بن الحارث حدثه ان المستورد بن شداد قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تقوم الساعة والروم اکثر الناس) هذا الحدیث مما استدرکه الدارقطنی علی مسلم وقال عبد الکریم لم یدرک المستورد فالحدیث مرسل **قلت** لا استدراک علی مسلم فی هذا لانه ذکر الحدیث بحروفه فی الطریق الاول من روایة علی بن رباح عن ابیه عن المستورد متصلا وانما ذکر الثانی متابعة وقد سبق انه یحتمل فی المتابعة ما لا یحتمل فی الاصول وقد سبق ایضا ان مذهب الشافعی والمحققین ان الحدیث المرسل اذا روی من جهة اخری متصلا او مرسلا یعتضد به وکان صحیحا وتعین بروایة الاتصال صحة روایة الارسال ویکونان صحیحین بحیث لو عارضهما صحیح جاء من طریق واحد ولتعذر الجمع قدمناهما علیه (**قوله** فی هذه الروایة واجبر الناس عند مصیبة) هکذا فی معظم الاصول واجبر بالجیم وکذا نقله القاضی عن روایة الجمهور وفی روایة بعضهم واصبر بالصاد قال القاضی والاول اولی لمطابقة الروایة الاخری واسرعهم افاقة بعد مصیبة وهذا بمعنی اجبر وفی بعض النسخ اخیر بالخاء المعجمة ولعل معناه اخیرهم بعلاجها والخروج منها (**قوله** عن یسیر بن عمرو) هو بضم الیاء وفتح السین المهملة وفی روایة شیبان بن فروخ عن اسیر بهمزة مضمومة وهما قولان مشهوران فی اسمه (**قوله** فجاء رجل لیس له هجیری الا یا عبد الله بن مسعود) هو بکسر الهاء والجیم المشددة مقصور الالف ای شانه ودابه ذلک والهجیری بمعنی الهجیر (**قوله** فیشترط المسلمون شرطة للموت) الشرطة بضم الشین طائفة من الجیش تقدم للقتال واما **قوله** فیشترط فضبطوه بوجهین احدهما فیشترط بمثناة تحت ثم شین ساکنة ثم مثناة فوق والثانی فیشترط بمثناة تحت ثم مثناة فوق ثم شین مفتوحة وتشدید الراء (**قوله** فیفیء هؤلاء وهؤلاء) ای یرجع (**قوله** نهد الیهم بقیة اهل الاسلام) هو بفتح النون والهاء ای نهض وتقدم (**قوله** فیجعل الله الدبرة علیهم) هی بفتح الدال والباء ای الهزیمة ورواه بعض رواة مسلم الدائرة بالالف بعده همزة وهو بمعنی الدبرة وقال الازهری الدائرة هم الدولة تدور علی الاعداء وقیل هی الحادثة (**قوله** حتی ان الطائر لیمر بجنباتهم فما یخلفهم حتی یخر میتا) **قوله** جنباتهم بجیم ثم نون مفتوحتین ثم باء موحدة ای نواحیهم وحکی القاضی عن بعض رواتهم بجثاثهم بضم الجیم واسکان المثلثة ای اشخاصهم **وقوله** فما یخلفهم هو بفتح الخاء المعجمة وکسر اللام المشددة ای یجاوزهم وحکی القاضی عن بعض رواتهم فما یلحقهم ای یلحق آخرهم (**قوله** اذ سمعوا بباس هو اکبر من ذلک) هکذا هو فی نسخ بلادنا بباس هو اکبر بباء موحدة فی باس وفی اکبر وکذا حکاه القاضی عن محققی رواتهم وعن بعضهم بناس بالنون اکثر بالمثلثة قالوا والصواب الاول ویؤیده روایة ابی داود وسمعوا بامر اکبر من ذلک (**قوله** لا یغتالونه) ای یقتلونه غیلة وهی القتل فی غفلة وخفاء وخدیعة (**قوله** لعله نجی معهم) ای بناجیهم ومعناه یحدثهم سرا

حدثنا قتیبة بن سعید نا جریر عن عبد الملك بن عمیر عن جابر بن سمرة عن نافع بن عتبة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فی غزوة قال فاتی النبی صلى الله عليه وسلم قوم من قبل المغرب عليهم ثياب الصوف فوافقوه عند الكعبة قائم لقيام ورسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد قال قالت لی نفسی ائتهم فقم بينهم وبينه لا يغتالونه قال ثم قلت لعله نجی معهم فاتيتهم فقمت بينهم وبينه قال فحفظت منه اربع كلمات اعدهن فی يدی قال تغزون جزيرة العرب فيفتحها الله ثم فارس فيفتحها الله ثم تغزون الروم فيفتحها الله ثم تغزون الدجال فيفتحه الله قال فقال نافع يا جابر لا نری الدجال يخرج حتی يفتح الروم حدثنا ابو خيثمة زهير ابن حرب واسحاق بن ابراهيم وابن ابی عمر المكی واللفظ لزهير قال اسحاق نا وقال الآخران نا سفيان بن عيينة عن فرات القزاز عن ابی الطفيل عن حذيفة ابن اسيد الغفاری قال طلع النبی صلى الله عليه وسلم علينا ونحن نتذاكر فقال ما تذكرون قالوا نذكر الساعة قال انها لن تقوم حتی ترون قبلها عشر آيات فذكر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى بن مريم صلى الله عليه وسلم ويأجوج ومأجوج وثلثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب وآخر ذلك نار تخرج من اليمن تطرد الناس الی محشرهم حدثنا عبيد الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن فرات القزاز عن ابی الطفيل عن ابی سريحة حذيفة بن اسيد قال كان النبی صلى الله عليه وسلم فی غرفة ونحن اسفل منه فاطلع الينا فقال ما تذكرون قلنا الساعة قال ان الساعة لا تكون حتی تكون عشر آيات خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف فی جزيرة العرب والدخان والدجال ودابة الارض ويأجوج ومأجوج وطلوع الشمس من مغربها ونار تخرج من قعر عدن ترحل الناس قال شعبة وحدثنی عبد العزيز بن رفيع عن ابی الطفيل عن ابی سريحة مثل ذلك لا يذكر النبی صلى الله عليه وسلم وقال احدهما فی العاشرة نزول عيسى بن مريم وقال الآخر وريح تلقی الناس فی البحر وحدثناه محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن فرات قال سمعت ابا الطفيل يحدث عن ابی سريحة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فی غرفة ونحن تحتها نتحدث وساق الحديث بمثله قال شعبة واحسبه قال تنزل معهم اذا نزلوا وتقيل معهم حيث قالوا قال شعبة وحدثنی رجل هذا الحديث عن ابی الطفيل عن ابی سريحة ولم يرفعه قال احد هذين الرجلين نزول عيسى بن مريم وقال الآخر ريح تلقيهم فی البحر وحدثناه محمد بن المثنی نا ابو النعمان الحكم بن عبد الله العجلی نا شعبة عن فرات قال سمعت ابا الطفيل يحدث عن ابی سريحة قال كنا نتحدث فاشرف علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحو حديث معاذ وابن ابی جعفر وقال ابن المثنی نا ابو النعمان الحكم بن عبد الله نا شعبة عن عبد العزيز بن رفيع عن ابی الطفيل عن ابی سريحة بنحوه قال العاشرة نزول عيسى بن مريم قال شعبة ولم يرفعه عبد العزيز حدثنی حرملة بن يحيی انا ابن وهب اخبرنی يونس عن ابن شهاب اخبرنی ابن المسيب ان ابا هريرة اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ح وحدثنی عبد الملك بن شعيب بن الليث حدثنی ابی عن جدی قال حدثنی عقيل بن خالد عن ابن شهاب انه قال قال ابن المسيب اخبرنی ابو هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل ببصری حدثنی عمرو الناقد نا الاسود بن عامر نا زهير عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تبلغ المساكن ايهاب او جهاب قال زهير قلت لسهيل وكم ذلك من المدينة قال كذا وكذا ميلا حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث ح وحدثنی محمد بن رمح انا الليث عن نافع عن ابن عمر انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مستقبل المشرق يقول الا ان الفتنة هاهنا الا ان الفتنة هاهنا من حيث يطلع قرن الشيطان حدثنا قتيبة بن سعيد نا يعقوب يعنی ابن عبد الرحمن عن سهيل عن ابيه عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليست السنة بان لا تمطروا ولكن السنة ان تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شيئا

قوله فحفظت منه اربع كلمات) هذا الحديث فيه معجزات لرسول الله صلى الله عليه وسلم وسبق بيان جزيرة العرب (**قوله** عن حذيفة بن اسيد) هو بفتح الهمزة وكسر السين (**قوله** عن ابن عيينة عن فرات عن ابی الطفيل عن حذيفة بن اسيد) هذا الاسناد مما استدركه الدارقطنی وقال ولم يرفعه غير فرات عن ابی الطفيل من وجه صحيح قال ورواه عبد العزيز بن رفيع وعبد الملك بن ميسرة موقوفا فهذا كلام الدارقطنی وقد ذكر مسلم رواية ابن رفيع موقوفة كما قال ولا يقدح هذا فی الحديث فان عبد العزيز بن رفيع ثقة حافظ متفق علی توثيقه فزيادته مقبولة (**قوله** صلى الله عليه وسلم فی اشراط الساعة لن تقوم حتی ترون قبلها عشر آيات فذكر الدخان والدجال) هذا الحديث يؤيد قول من قال ان الدخان دخان يأخذ بانفاس الكفار ويأخذ المومن منه كهيئة الزكام وانه لم يات بعد وانما يكون قريبا من قيام الساعة وقد سبق فی كتاب بدء الخلق قول من قال هذا وانكار ابن مسعود عليه وانه قال انما هو عبارة عما نال قريشا من القحط حتی كانوا يرون بينهم وبين السماء كهيئة الدخان وقد وافق ابن مسعود جماعة وقال بالقول الآخر حذيفة وابن عمر والحسن ورواه حذيفة عن النبی صلى الله عليه وسلم وانه يمكث فی الارض اربعين يوما ويحتمل انهما دخانان للجمع بين هذه الآثار واما الدابة المذكورة فی هذا الحديث فهی المذكورة فی قوله تعالی واذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابة من الارض تكلمهم قال المفسرون هی دابة عظيمة تخرج من صدع فی الصفا وعن ابن عمرو بن العاص انها الجساسة المذكورة فی حديث الدجال (**قوله** صلى الله عليه وسلم وآخر ذلك نار تخرج من اليمن تطرد الناس الی محشرهم وفی رواية نار تخرج من قعر عدن) هكذا هو فی الاصول قعر بالهاء والقاف مضمومة ومعناه من اقصی قعر ارض عدن وعدن مدينة معروفة مشهورة باليمن قال الماوردی سميت عدنا من العدون وهی الاقامة لان تبعا كان يحبس فيها اصحاب الجرائم وهذه النار الخارجة من قعر عدن واليمن هی الحاشرة للناس كما صرح به فی الحديث واما (**قوله** صلى الله عليه وسلم فی الحديث الذی بعده لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل ببصری فقد حملها القاضی عياض حاشرة قال ولعلها نار ان تجتمعان لحشر الناس قال ويكون ابتداء خروجها من اليمن ويكون ظهورها وكثرة قوتها بالحجاز هذا كلام القاضی وليس فی الحديث ان نار الحجاز متعلقة بالحشر بل هی آية من اشراط الساعة مستقلة وقد خرجت فی زماننا نار بالمدينة سنة اربع وخمسين وستمائة وكانت نارا عظيمة جدا خرجت من جنب المدينة الشرقی وراء الحرة تواتر العلم بها عند جميع اهل الشام وسائر البلدان واخبرنی من حضرها من اهل المدينة (**قوله** عن ابی سريحة) هو بفتح السين المهملة وكسر الراء وبالحاء المهملة (**قوله** صلى الله عليه وسلم ترحل الناس) هو بفتح التاء واسكان الراء وفتح الحاء المهملة المخففة هكذا ضبطناه وهكذا ضبطه الجمهور وكذا نقله القاضی عن رواتهم ومعناه تاخذهم بالرحيل وتزعجهم له وتجعلون يرحلون قدامها وقد سبق شرح رحلها الناس وحشرها اياهم (**قوله** صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل ببصری) هكذا الرواية تضیء اعناق بنصب اعناق وهو مفعول تضیء يقال اضاءت النار واضاءت غيرها وبصری بضم الباء مدينة معروفة بالشام وهی مدينة حوران بينها وبين دمشق نحو ثلث مراحل (**قوله** صلى الله عليه وسلم تبلغ المساكن ايهاب او جهاب) اما ايهاب فبكسر الهمزة واما جهاب فبفتحها مثناة تحت مفتوحة وكسر وقوله هذا ذكر القاضی فی الشرح والمشارق الا الكسر وحكی القاضی عن بعضهم ايهاب بالنون والشهر الاول وقد ذكر فی الكتاب موضع بقرب المدينة علی ميال منها (**قوله** صلى الله عليه وسلم الا ان الفتنة ههنا من حيث يطلع قرن الشيطان) هذا الحديث سبق شرحه فی كتاب الايمان (**قوله** صلى الله عليه وسلم ليست السنة بان لا تمطروا) المراد بالسنة هنا القحط ومنه قوله تعالی ولقد اخذنا آل فرعون بالسنين

وحدثنی عبید اللہ بن عمر القواریری ومحمد بن المثنی ح وحدثنا عبید اللہ بن سعید کلہم عن یحیی القطان قال القواریری حدثنی یحیی بن سعید عن عبید اللہ ابن عمر قال حدثنی نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام عند باب حفصۃ فقال بیدہ نحو المشرق الفتنۃ ھاھنا من حیث یطلع قرن الشیطان قالہا مرتین او ثلاثا وقال عبید اللہ بن سعید فی روایتہ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند باب عائشۃ حدثنی حرملۃ بن یحیی انا ابن وھب اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو مستقبل المشرق ھا ان الفتنۃ ھھنا ھا ان الفتنۃ ھھنا ھا ان الفتنۃ ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ نا وکیع عن عکرمۃ بن عمار عن سالم عن ابن عمر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت عائشۃ فقال راس الکفر من ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان یعنی المشرق حدثنا ابن نمیر نا اسحاق یعنی ابن سلیمان انا حنظلۃ قال سمعت سالما یقول سمعت ابن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بیدہ نحو المشرق ویقول ھا ان الفتنۃ ھھنا ھا ان الفتنۃ ھھنا ثلاثا حیث یطلع قرن الشیطان یعنی المشرق حدثنا عبد اللہ بن عمر بن ابان وواصل بن عبد الاعلی واحمد بن عمر الوکیعی واللفظ لابن ابان قالوا نا ابن فضیل عن ابیہ قال سمعت سالم بن عبد اللہ بن عمر یقول یا اھل العراق ما اسألکم عن الصغیرۃ وارکبکم للکبیرۃ سمعت ابی عبد اللہ بن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الفتنۃ تجئ من ھھنا واومی بیدہ نحو المشرق من حیث یطلع قرنا الشیطان وانتم یضرب بعضکم رقاب بعض وانما قتل موسی الذی قتل من آل فرعون خطأ فقال اللہ عز وجل وقتلت نفسا فنجیناک من الغم وفتناک فتونا وقال احمد بن عمر فی روایتہ عن سالم لم یقل سمعت سالما حدثنی محمد بن رافع وعبد بن حمید قال عبد نا وقال ابن رافع ثنا عبد الرزاق انا معمر عن الزہری عن ابن المسیب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصۃ وکانت صنما تعبدہا دوس فی الجاہلیۃ بتبالۃ حدثنا ابو کامل الجحدری وابو معن زید بن یزید الرقاشی واللفظ لابی معن قالا نا خالد بن الحارث نا عبد الحمید بن جعفر عن الاسود بن العلاء عن ابی سلمۃ عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یذہب اللیل والنہار حتی تعبد اللات والعزی فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق الی قولہ ولو کرہ المشرکون ان ذلک تام قال انہ سیکون من ذلک ما شاء اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین آبائہم وحدثنا محمد بن المثنی نا ابو بکر وھو الحنفی نا عبد الحمید بن جعفر بھذا الاسناد نحوہ حدثنا قتیبۃ بن سعید عن مالک بن انس فیما قرئ علیہ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یا لیتنی مکانہ حدثنا عبد اللہ بن عمر بن محمد ابن ابان بن صالح ومحمد بن یزید الرفاعی واللفظ لابن ابان قالا نا ابن فضیل عن ابی اسماعیل عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ علیہ یقول یا لیتنی کنت مکان صاحب ھذا القبر ولیس بہ الدین الا البلاء حدثنا ابن ابی عمر المکی نا مروان عن یزید وھو ابن کیسان عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیاتین علی الناس زمان لا یدری القاتل فی ای شئ قتل ولا یدری المقتول علی ای شئ قتل وحدثنا عبد اللہ بن عمر بن ابان وواصل بن عبد الاعلی قالا نا محمد بن فضیل عن ابی اسماعیل الاسلمی عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یاتی علی الناس یوم لا یدری القاتل فیم قتل ولا المقتول فیم قتل فقیل کیف یکون ذلک قال الہرج القاتل والمقتول فی النار وفی روایۃ ابن ابان قال ھو یزید بن کیسان عن ابی اسماعیل لم یذکر الاسلمی حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وابن ابی عمر واللفظ لابی بکر قالا نا سفیان بن عیینۃ عن زیاد بن سعد عن الزہری عن سعید بن المسیب انہ سمع ابا ہریرۃ یقول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ حدثنی حرملۃ بن یحیی انا ابن وھب اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن ابن المسیب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا عبد العزیز یعنی الدراوردی عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذو السویقتین من الحبشۃ یخرب بیت اللہ عز وجل

(قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصۃ وکان صنما تعبدہا دوس فی الجاہلیۃ بتبالۃ) اما قولہ الیات فبفتح الہمزۃ واللام ومعناہ اعجازہن جمع الیۃ کجفنۃ وجفنات والمراد یضطربن من الطواف حول ذی الخلصۃ ای یکفرون ویرجعون الی عبادۃ الاصنام وتعظیمہا واما تبالۃ فبمثناۃ فوق مفتوحۃ ثم باء موحدۃ مخففۃ وہی موضع بالیمن ولیست بتبالۃ التی یضرب بہا المثل ویقال ہون علی الحجاج من تبالۃ لان تلک بالطائف واما ذو الخلصۃ فبفتح الخاء واللام ہذا ہو المشہور وحکی القاضی فیہ فی الشرح والمشارق ثلثۃ اوجہ احدہا ہذا والثانی بضم الخاء واللام والثالث بفتح الخاء واسکان اللام قالوا وہو بیت صنم ببلاد دوس (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان الی آخرہ) ہذا الحدیث سبق شرحہ فی کتاب الایمان (قولہ حدثنا مروان عن یزید وھو ابن کیسان عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ حدیث لا یدری القاتل فی ای شئ قتل وفی الروایۃ الثانیۃ حدثنا محمد بن فضیل عن ابی اسمعیل الاسلمی عن ابی حازم ثم قال مسلم وفی روایۃ ابن ابان قال ہو یزید بن کیسان عن ابی اسمعیل لم یذکر الاسلمی ہکذا ہو فی النسخ ویزید بن کیسان ہو ابو اسمعیل وفی الکلام تقدیم وتاخیر ومرادہ وفی روایۃ ابن ابان قال عن ابی اسمعیل ہو یزید بن کیسان وظاہر اللفظ یوہم ان یزید بن کیسان یرویہ عن ابی اسمعیل وہذا غلط بل یزید بن کیسان ہو ابو اسمعیل ووقع فی بعض النسخ عن یزید بن کیسان یعنی ابا اسمعیل وہذا یوضح التاویل الذی ذکرناہ وقد اوضحہ الائمۃ بدلائلہ کما ذکرتہ قال ابو علی الغسانی اعلم ان یزید بن کیسان یکنی ابا اسمعیل وان بشیر بن سلیمان یکنی ابا اسمعیل الاسلمی وکلاہما یروی عن ابی حازم فقد اشترکا فی احادیث عنہ منہا ہذا الحدیث رواہ مسلم اولا عن یزید بن کیسان ثم رواہ عن روایۃ ابی اسمعیل الاسلمی الا فی روایۃ ابن ابان فانہ جعلہ عن یزید بن کیسان ابی اسمعیل ولہذا لم یذکر الاسلمی فی نسبہ واللہ اعلم (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ) ہما تصغیر ساقی الانسان لرقتہما وہی صفۃ سوق السودان غالبا ولا یعارض ہذا قولہ تعالی حرما آمنا لان معناہ آمنا الی قرب القیمۃ وخراب الدنیا وقیل یخص منہ قصۃ ذی السویقتین قال القاضی القول الاول اظہر

حدثنا قتیبة بن سعید نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاه حدثنا محمد بن بشار العبدی نا عبد الکبیر بن عبد المجید ابو بکر الحنفی نا عبد الحمید بن جعفر قال سمعت عمر ابن الحکم یحدث عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تذهب الایام واللیالی حتی یملک رجل یقال له الجهجاه قال مسلم هم اربعة اخوة شریک وعبید الله وعمیر وعبد الکبیر بنو عبد المجید حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی عمر قالا نا سفیان عن الزهری عن سعید عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما کان وجوههم المجان المطرقة ولا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما نعالهم الشعر حدثنی حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی سعید بن المسیب ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی تقاتلکم امة ینتعلون الشعر وجوههم مثل المجان المطرقة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا سفیان بن عیینة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما نعالهم الشعر ولا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما صغار الاعین ذلف الانف حدثنا قتیبة بن سعید نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی یقاتل المسلمون الترک قوما وجوههم کالمجان المطرقة یلبسون الشعر ویمشون فی الشعر حدثنا ابو کریب نا وکیع وابو اسامة عن اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تقاتلون بین یدی الساعة قوما نعالهم الشعر کان وجوههم المجان المطرقة حمر الوجوه صغار الاعین حدثنا زهیر بن حرب وعلی بن حجر واللفظ لزهیر قالا نا اسماعیل بن ابراهیم عن الجریری عن ابی نضرة قال کنا عند جابر بن عبد الله فقال یوشک اهل العراق ان لا یجبی الیهم قفیز ولا درهم قلنا من این ذاک قال من قبل العجم یمنعون ذاک ثم قال یوشک اهل الشام ان لا یجبی الیهم دینار ولا مدی قلنا من این ذاک قال من قبل الروم ثم سکت هنیة ثم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکون فی آخر امتی خلیفة یحثی المال حثیا ولا یعده عدا قال قلت لابی نضرة وابی العلاء اتریان انه عمر بن عبد العزیز فقالا لا وحدثنا ابن المثنی نا عبد الوهاب نا سعید یعنی الجریری بهذا الاسناد نحوه حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا بشر یعنی ابن مفضل ح وحدثنا علی بن حجر نا اسماعیل یعنی ابن علیة کلاهما عن سعید بن یزید عن ابی نضرة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خلفائکم خلیفة یحثو المال حثیا ولا یعده عدا وفی روایة ابن حجر یحثی المال وحدثنی زهیر بن حرب نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابی نا داود عن ابی نضرة عن ابی سعید وجابر بن عبد الله قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکون فی آخر الزمان خلیفة یقسم المال ولا یعده وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا ابو معاویة عن داود بن ابی هند عن ابی نضرة عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی مسلمة قال سمعت ابا نضرة یحدث عن ابی سعید الخدری قال اخبرنی من هو خیر منی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعمار حین جعل یحفر الخندق جعل یمسح راسه ویقول بؤس ابن سمیة تقتلک فئة باغیة وحدثنی محمد بن معاذ بن عباد العنبری وهریم ابن عبد الاعلی قالا نا خالد بن الحارث ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم واسحاق بن منصور ومحمود بن غیلان ومحمد بن قدامة قالوا انا النضر بن شمیل کلاهما عن شعبة عن ابی مسلمة بهذا الاسناد نحوه غیر ان فی حدیث النضر قال اخبرنی من هو خیر منی ابو قتادة وفی حدیث خالد بن الحارث قال اراه یعنی ابا قتادة وفی حدیث خالد ویقول ویس او یا ویس ابن سمیة وحدثنی محمد بن عمرو بن جبلة ثنا محمد بن جعفر ح وحدثنا عقبة بن مکرم العمی وابو بکر بن نافع قال عقبة نا وقال ابو بکر انا غندر نا شعبة قال سمعت خالدا الحذاء یحدث عن سعید بن ابی الحسن عن ام سلمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعمار تقتلک الفئة الباغیة

(قوله صلی الله علیه وسلم یملک رجل یقال له الجهجاه) هو بفتح الجیم واسکان الهاء وفی بعض النسخ الجهجاها بهاءین وفی بعضها الجهجا بحذف الهاء التی بعد الالف والاول هو المشهور (قوله صلی الله علیه وسلم کان وجوههم المجان المطرقة) اما المجان فبفتح المیم وتشدید النون جمع مجن بکسر المیم وهو الترس واما المطرقة فباسکان الطاء وتخفیف الراء هذا الفصیح المشهور فی الروایة وفی کتب اللغة والغریب وحکی فتح الطاء وتشدید الراء والمعروف الاول قال العلماء هی التی البست العقب واطرقت به طاقة فوق طاقة قالوا ومعناه تشبیه وجوه الترک فی عرضها وتنور وجناتها بالترسة المطرقة (قوله صلی الله علیه وسلم ذلف الانف) هو بالذال المعجمة والمهملة لغتان المشهورة المعجمة وممن حکی الوجهین فیه صاحبا المشارق والمطالع قالا روایة الجمهور بالمعجمة وبعضهم بالمهملة والصواب المعجمة وهو بضم الذال واسکان اللام جمع اذلف کاحمر وحمر ومعناه فطس الانوف قصارها مع انبطاح وقیل هو غلظ فی ارنبة الانف وقیل تطامن فیها وکلمة متقارب (قوله صلی الله علیه وسلم یلبسون الشعر ویمشون فی الشعر) معناه ینتعلون الشعر کما صرح به فی الروایة الاخری نعالهم الشعر وقد وجدوا فی زماننا هکذا وفی الروایة الاخری حمر الوجوه ای بیض الوجوه مشربة بحمرة وفی هذه الروایة صغار الاعین وهذه کلها معجزات لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقد وجد قتال هؤلاء الترک بجمیع صفاتهم التی ذکرها صلی الله علیه وسلم صغار الاعین حمر الوجوه ذلف الانف عراض الوجوه کان وجوههم المجان المطرقة ینتعلون الشعر فوجدوا بهذه الصفات کلها فی زماننا وقاتلهم المسلمون مرات وقتالهم الآن ونسأل الله الکریم احسان العاقبة للمسلمین فی امرهم وامر غیرهم وسائر احوالهم وادامة اللطف بهم والحمایة وصلی الله علی رسوله الذی لا ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی (قوله یوشک اهل العراق ان لا یجبی الیهم قفیز الی آخره) قد سبق شرحه قبل هذا باوراق ویوشک بضم الیاء وکسر الشین ومعناه یسرع (قوله ثم سکت هنیة) اما سکت فهو بالالف فی جمیع نسخ بلادنا وذکر القاضی انهم رووه بحذفها واثباتها واشار الی ان الاکثرین حذفوها وسکت وسکت لغتان بمعنی صمت وقیل سکت بمعنی اطرق وقیل بمعنی اعرض وقوله هنیة بتشدید الیاء بلا همز قال القاضی مرواه لنا الصدفی بالهمزة وهو غلط وقد سبق بیانه فی کتاب الصلوة (قوله صلی الله علیه وسلم یکون فی آخر امتی خلیفة یحثی المال حثیا ولا یعده عدا وفی روایة یحثو المال حثیا) قال اهل اللغة یقال حثیت احثی حثیا وحثوت احثو حثوا لغتان وقد جاءت اللغتان فی هذا الحدیث جاء مصدر الثانیة علی فعل الاولی وهو جائز من باب قوله تعالی والله انبتکم من الارض نباتا والحثو هو الکف بالیدین وهذا الحثو الذی یفعله هذا الخلیفة یکون لکثرة الاموال والغنائم والفتوحات مع سخاء نفسه (قوله صلی الله علیه وسلم بؤس ابن سمیة تقتلک فئة باغیة وفی روایة ویس او یا ویس وفی روایة قال لعمار تقتلک الفئة الباغیة) اما الروایة الاولی فهو بؤس بباء موحدة مضمومة وبعدها همزة والبؤس والبأساء المکروه والشدة والمعنی یا بؤس ابن سمیة ما اشده واعظمه واما الروایة الثانیة فهی ویس بفتح الواو واسکان المثناة ووقع فی روایة البخاری ویح ابن سمیة قال الاصمعی ویح کلمة ترحم وویس تصغیره ای اقل منها فی ذلک قال الهروی ویح یقال لمن وقع فی هلکة لا یستحقها فیترحم بها علیه ویرثی له وویل لمن یستحقها وقال الفراء ویح وویس بمعنی ویل وعن علی رضی الله عنه ویح باب رحمة وویل باب عذاب

وحدثنی اسحاق بن منصور انا عبد الصمد بن عبد الوارث نا شعبة نا خالد الحذاء عن سعید بن ابی الحسن والحسن عن امهما عن ام سلمة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا اسماعیل بن ابراهیم عن ابن عون عن الحسن عن امه عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تقتل عمارا الفئة الباغیة حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا ابو اسامة نا شعبة عن ابی التیاح قال سمعت ابا زرعة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یهلک امتی هذا الحی من قریش قالوا فما تامرنا قال لو ان الناس اعتزلوهم حدثنا احمد بن ابراهیم الدورقی واحمد بن عثمان النوفلی قالا نا ابو داود نا شعبة فی هذا الاسناد فی معناه حدثنا عمرو الناقد وابن ابی عمر واللفظ لابن ابی عمر قالا نا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد مات کسری فلا کسری بعده واذا هلک قیصر فلا قیصر بعده والذی نفسی بیده لتنفقن کنوزهما فی سبیل الله حدثنی حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس ح وحدثنی ابن رافع وعبد بن حمید عن عبد الرزاق قال اخبرنا معمر کلاهما عن الزهری باسناد سفیان ومعنی حدیثه حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هلک کسری ثم لا یکون کسری بعده وقیصر لیهلکن ثم لا یکون قیصر بعده ولتقسمن کنوزهما فی سبیل الله حدثنا قتیبة بن سعید نا جریر عن عبد الملک بن عمیر عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا هلک کسری فلا کسری بعده فذکر بمثل حدیث ابی هریرة سواء حدثنا قتیبة بن سعید وابو کامل الجحدری قالا نا ابو عوانة عن سماک ابن حرب عن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لتفتحن عصابة من المسلمین او من المؤمنین کنز آل کسری الذی فی الابیض قال قتیبة من المسلمین ولم یشک حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماک بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم بمعنی حدیث ابی عوانة حدثنا قتیبة بن سعید نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن ثور وهو ابن زید الدیلی عن ابی الغیث عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال سمعتم بمدینة جانب منها فی البر وجانب منها فی البحر قالوا نعم یا رسول الله قال لا تقوم الساعة حتی یغزوها سبعون الفا من بنی اسحاق فاذا جاءوها نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بسهم قالوا لا اله الا الله والله اکبر فیسقط احد جانبیها قال ثور لا اعلمه الا قال الذی فی البحر ثم یقول الثانیة لا اله الا الله والله اکبر فیسقط جانبها الآخر ثم یقول الثالثة لا اله الا الله والله اکبر فیفرج لهم فیدخلونها فیغنموا فبینما هم یقتسمون المغانم اذ جاءهم الصریخ فقال ان الدجال قد خرج فیترکون کل شیء ویرجعون حدثنی محمد بن مرزوق نا بشر بن عمر الزهرانی حدثنی سلیمان بن بلال نا ثور بن زید الدیلی فی هذا الاسناد بمثله حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا محمد بن بشر نا عبید الله عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لتقاتلن الیهود فلتقتلنهم حتی یقول الحجر یا مسلم هذا یهودی فتعال فاقتله وحدثناه محمد بن المثنی وعبید الله بن سعید قالا نا یحیی عن عبید الله بهذا الاسناد وقال فی حدیثه هذا یهودی ورائی حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا ابو اسامة اخبرنی عمر بن حمزة قال سمعت سالما یقول انا عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تقتتلون انتم ویهود حتی یقول الحجر یا مسلم هذا یهودی ورائی تعال فاقتله حدثنا حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب حدثنی سالم ان عبد الله بن عمر اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تقاتلکم الیهود فتسلطون علیهم حتی یقول الحجر یا مسلم هذا یهودی ورائی فاقتله حدثنا قتیبة بن سعید نا یعقوب یعنی ابن عبد الرحمن عن سهیل عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی یقاتل المسلمون الیهود فیقتلهم المسلمون حتی یختبئ الیهودی من وراء الحجر والشجر فیقول الحجر او الشجر یا مسلم یا عبد الله هذا یهودی خلفی فتعال فاقتله الا الغرقد فانه من شجر الیهود حدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبة قال یحیی انا وقال ابو بکر ثنا ابو الاحوص ح وحدثنا ابو کامل الجحدری نا ابو عوانة کلاهما عن سماک عن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان بین یدی الساعة کذابین وزاد فی حدیث ابی الاحوص قال فقلت له انت سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم وحدثنی ابن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماک بهذا الاسناد مثله قال سماک وسمعت انی یقول قال جابر فاحذروهم

وقال سیبویه ویح کلمة زجر لمن اشرف علی الهلکة وویل لمن وقع فیها والله اعلم والفئة الطائفة والفرقة قال العلماء هذا الحدیث حجة ظاهرة فی ان علیا رضی الله عنه کان محقا مصیبا والطائفة الاخری بغاة لکنهم مجتهدون فلا اثم علیهم لذلک کما قدمناه فی مواضع منها هذا الباب وفیه معجزة ظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم من اوجه منها ان عمارا یموت قتیلا وانه یقتله مسلمون وانهم بغاة وان الصحابة یقاتلون وانهم یکونون فرقتین باغیة وغیرها وکل هذا قد وقع مثل فلق الصبح صلی الله وسلم علی رسوله الذی لا ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی (قوله صلی الله علیه وسلم یهلک امتی هذا الحی من قریش) وفی روایة البخاری هلاک امتی علی یدی غیلمة من قریش هذه الروایة تبین ان المراد بروایة مسلم طائفة من قریش وهذا الحدیث من المعجزات وقد وقع ما اخبر به صلی الله علیه وسلم (قوله صلی الله علیه وسلم قد مات کسری فلا کسری بعده واذا هلک قیصر فلا قیصر بعده والذی نفسی بیده لتنفقن کنوزهما فی سبیل الله) قال الشافعی وسائر العلماء معناه لا یکون کسری بالعراق ولا قیصر بالشام کما کان فی زمنه صلی الله علیه وسلم فاعلمنا صلی الله علیه وسلم بانقطاع ملکهما فی هذین الاقلیمین فکان کما قال صلی الله علیه وسلم فاما کسری فانقطع ملکه وزال بالکلیة من جمیع الارض وتمزق ملکه کل ممزق واضمحل بدعوة رسول الله صلی الله علیه وسلم واما قیصر فانهزم من الشام ودخل اقاصی بلاده فافتتح المسلمون بلادهما واستقرت للمسلمین ولله الحمد وانفق المسلمون کنوزهما فی سبیل الله کما اخبر صلی الله علیه وسلم وهذه معجزات ظاهرة وکسری بفتح الکاف وکسرها لغتان مشهورتان وفی روایة لتنفقن کنوزهما فی سبیل الله وفی روایة لتقسمن کنوزهما فی سبیل الله وفی الامران فقسمت کنوزهما فی سبیل الله وهو الغزو ثم انفقها المسلمون فی سبیل الله وفی روایة کنز آل کسری الذی فی الابیض ای الذی فی قصره الابیض او قصوره ودوره البیض (قوله صلی الله علیه وسلم فی المدینة التی بعضها فی البر وبعضها فی البحر یغزوها سبعون الفا من بنی اسحاق) قال القاضی کذا هو فی جمیع اصول صحیح مسلم من بنی اسحق قال قال بعضهم المعروف المحفوظ من بنی اسمعیل وهو الذی یدل علیه الحدیث وسیاقه لانه انما اراد العرب وهذه المدینة هی القسطنطینیة (قوله صلی الله علیه وسلم الا الغرقد فانه من شجر الیهود) الغرقد نوع من شجر الشوک معروف ببلاد بیت المقدس وهناک یکون قتل الدجال والیهود وقال ابو حنیفة الدینوری اذا عظمت العوسجة صارت غرقدة (قوله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول الله معنی یبعث یخرج ویظهر وسبق فی اول الکتاب تفسیر الدجال انه من الدجل وهو التمویه وقد قیل غیر ذلک وقد وجد من هؤلاء خلق کثیرون فی الاعصار واهلکهم الله تعالی وقلع آثارهم وکذلک یفعل بمن بقی منهم

له والفعل سمعته انا اوس

حدثنی زهیر بن حرب واسحاق بن منصور قال اسحاق انا وقال زهیر نا عبد الرحمن وهو ابن مهدی عن مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول الله حدثنا محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر انه قال حتی ینبعث حدثنا عثمان بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم واللفظ لعثمان قال اسحاق انا وقال عثمان نا جریر عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فمررنا بصبیان فیهم ابن صیاد ففر الصبیان وجلس ابن صیاد فکره رسول الله صلی الله علیه وسلم کره ذلك فقال له النبی صلی الله علیه وسلم تربت یداك اتشهد انی رسول الله فقال لا بل تشهد انی رسول الله فقال عمر بن الخطاب ذرنی یا رسول الله حتی اقتله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یکن الذی تری فلن تستطیع قتله حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر واسحاق بن ابراهیم وابو کریب واللفظ لابی کریب قال ابن نمیر نا وقال الآخران انا ابو معاویة نا الاعمش عن شقیق عن عبد الله قال کنا نمشی مع النبی صلی الله علیه وسلم فمررنا بابن صیاد فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم قد خبأت لك خبیأ فقال دخ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك فقال عمر یا رسول الله دعنی فاضرب عنقه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم دعه فان یکن الذی تخاف لن تستطیع قتله حدثنا محمد بن المثنی نا سالم بن نوح عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید قال لقیه رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو بکر وعمر فی بعض طرق المدینة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اتشهد انی رسول الله فقال هو تشهد انی رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم آمنت بالله وملائکته وکتبه ما تری قال اری عرشا علی الماء فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تری عرش ابلیس علی البحر وما تری قال اری صادقین وکاذبا او کاذبین وصادقا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لبس علیه دعوه حدثناه یحیی بن حبیب ومحمد بن عبد الاعلی قالا نا المعتمر قال سمعت ابی نا ابو نضرة عن جابر بن عبد الله قال لقی نبی الله صلی الله علیه وسلم ابن صائد ومعه ابو بکر وعمر وابن صائد مع الغلمان فذکر نحو حدیث الجریری حدثنی عبید الله بن عمر القواریری ومحمد بن المثنی قالا نا عبد الاعلی نا داود عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال صحبت ابن صیاد الی مکة فقال لی ما قد لقیت من الناس یزعمون انی الدجال الست سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انه لا یولد له قال قلت بلی قال فقد ولد لی اولیس سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یدخل المدینة ولا مکة قلت بلی قال فقد ولدت بالمدینة وها انا اریدها مکة قال ثم قال لی فی آخر قوله اما والله انی لاعلم مولده ومکانه واین هو قال فلبسنی

باب ذکر ابن صیاد یقال له ابن صیاد وابن صائد وسمی بهما فی هذه الاحادیث واسمه صاف قال العلماء وقصته مشکلة وامره مشتبه فی انه هل هو المسیح الدجال المشهور ام غیره ولا شك فی انه دجال من الدجاجلة قال العلماء وظاهر الاحادیث ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یوح الیه بانه المسیح الدجال ولا غیره وانما اوحی الیه بصفات الدجال وکان فی ابن صیاد قرائن محتملة فلذلك کان النبی صلی الله علیه وسلم لا یقطع بانه الدجال ولا غیره ولهذا قال لعمر رضی الله عنه ان یکن هو فلن تستطیع قتله واما احتجاجه هو بانه مسلم والدجال کافر وبانه لا یولد للدجال وقد ولد له هو وان لا یدخل مکة والمدینة وان ابن صیاد دخل المدینة وهو متوجه الی مکة فلا دلالة فیه لان النبی صلی الله علیه وسلم انما اخبر عن صفاته وقت فتنته وخروجه فی الارض ومن اشتباه قصته وکونه احد الدجاجلة الکذابین قوله للنبی صلی الله علیه وسلم اتشهد انی رسول الله ودعواه انه یاتیه صادق وکاذب وانه یری عرشا فوق الماء وانه لا یکره ان یکون هو الدجال وانه یعرف موضعه وقوله انی لا عرفه واعرف مولده واین هو الآن وانتفاخه حتی ملأ السکة واما اظهاره الاسلام وحجه وجهاده واقلاعه عما کان علیه فلیس بصریح فی انه غیر الدجال قال الخطابی واختلف السلف فی امره بعد کبره فروی عنه انه تاب من ذلك القول ومات بالمدینة وانهم لما ارادوا الصلوة علیه کشفوا عن وجهه حتی رآه الناس وقیل لهم اشهدوا وقال وکان ابن عمر وجابر فیما روی عنهما یحلفان ان ابن صیاد هو الدجال لا یشکان فیه فقیل لجابر انه اسلم فقال وان اسلم فقیل انه دخل مکة وکان فی المدینة فقال وان دخل وروی ابو داود فی سننه باسناد صحیح عن جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرة وهذا یبطل روایة من روی انه مات بالمدینة وصلی علیه وقد روی مسلم فی هذه الاحادیث ان جابر بن عبد الله حلف بالله تعالی ان ابن صیاد هو الدجال وانه سمع عمر رضی الله عنه یحلف علی ذلك عند النبی صلی الله علیه وسلم فلم ینکره النبی صلی الله علیه وسلم وروی ابو داود باسناد صحیح عن ابن عمر انه کان یقول والله ما اشك ان ابن صیاد هو المسیح الدجال قال البیهقی فی کتاب البعث والنشور اختلف الناس فی امر ابن صیاد اختلافا کثیرا هل هو الدجال قال ومن ذهب الی انه غیره احتج بحدیث تمیم الداری فی قصة الجساسة الذی ذکره مسلم بعد هذا قال ویجوز ان توافق صفة ابن صیاد صفة الدجال کما ثبت فی الصحیح ان اشبه الناس بالدجال عبد العزی بن قطن ولیس هو کما قال وکان امر ابن صیاد فتنة ابتلی الله تعالی بها عباده فعصم الله تعالی منها المسلمین وقاهم شرها قال ولیس فی حدیث جابر اکثر من سکوت النبی صلی الله علیه وسلم لقول عمر فیحتمل انه صلی الله علیه وسلم کان کالمتوقف فی امره ثم جاءه البیان انه غیره کما صرح به فی حدیث تمیم هذا کلام البیهقی وقد اختار انه غیره وقد قدمنا انه صح عن عمر وعن ابن عمر وجابر رضی الله عنهم انه الدجال والله اعلم فان قیل کیف لم یقتله النبی صلی الله علیه وسلم مع انه ادعی بحضرة النبوة فالجواب من وجهین ذکرهما البیهقی وغیره احدهما انه کان غیر بالغ واختار القاضی عیاض هذا الجواب والثانی انه کان فی ایام مهادنة الیهود وحلفائهم وجزم الخطابی فی معالم السنن بهذا الجواب الثانی قال لان النبی صلی الله علیه وسلم بعد قدومه المدینة کتب بینه وبین الیهود کتاب صلح علی ان لا یهاجوا ویترکوا علی امرهم وکان ابن صیاد منهم او دخیلا فیهم قال الخطابی واما امتحان النبی صلی الله علیه وسلم بما اخباه له من آیة الدخان فلانه کان یبلغه ما یدعیه من الکهانة ویتعاطاه من الکلام فی الغیب فامتحنه لیعلم حقیقة حاله ویظهر ابطال حاله للصحابة وانه کاهن ساحر یاتیه الشیطان فیلقی علی لسانه ما تلقیه الشیاطین الی الکهنة فامتحنه باضمار قول الله تعالی فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین وقال خبأت لك خبیأ فقال هو الدخ ای الدخان وهی لغة فیه فقال له النبی صلی الله علیه وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك ای لا تجاوز قدرك وقدرك امثالك من الکهان الذین یخطفون من القاء الشیاطین کلمة واحدة من جملة کثیرة بخلاف الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم فانهم یوحی الله تعالی الیهم من علم الغیب ما یوحی فیکون واضحا کاملا وبخلاف ما یلهمه الله الاولیاء من الکرامات والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم خبأت لك خبیأ) هکذا هو فی معظم النسخ وهکذا نقله القاضی عن جمهور رواة مسلم خبیأ بباء موحدة مکسورة ثم مثناة وفی بعض النسخ خبأ بموحدة فقط ساکنة وکلاهما صحیح (قوله هو الدخ) بضم الدال وتشدید الخاء وهی لغة فی الدخان کما قدمناه وحکی صاحب نهایة الغریب فتح الدال وضمها والمشهور فی کتب اللغة والحدیث ضمها فقط والجمهور علی ان المراد بالدخ هنا الدخان وانها لغة فیه وخالفهم الخطابی وقال المعنی الدخان هنا لانه لیس مما یخبأ فی کف ادمی کما قال بل الدخ بیت موجود بین النخیل والبساتین قال الا ان یکون معنی خبأت اضمرت لك اسم الدخان فیجوز والصحیح المشهور انه صلی الله علیه وسلم اضمر له آیة الدخان وهی قوله تعالی فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین) قال القاضی قال الداودی وقیل کانت سورة الدخان مکتوبة فی یده صلی الله علیه وسلم وقیل کتب الآیة فی یده قال القاضی واصح الاقوال انه لم یهتد من الآیة التی اضمرها النبی صلی الله علیه وسلم الا لهذا اللفظ الناقص علی عادة الکهان اذا القی الشیطان الیهم بقدر ما یخطف قبل ان یدرکه الشهاب ویمیل علیه قوله صلی الله علیه وسلم اخسأ ولن تعدو قدرك ای القدر الذی یدرك الکهان من الاهتداء الی بعض الشیء ومالا یبین منه حقیقته ولا یصل الی بیان وتحقیق امور الغیب ومعنی اخسأ ابعد فلن تعدو قدرك والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم لبس علیه) بضم اللام وتخفیف الباء ای خلط علیه امره کما صرح فی قوله فی الروایة الاخری خلط علیك الامر ای ما یاتیه به شیطانه فخلط (قوله فلبسنی) بالتخفیف ایضا ای جعلنی ملتبس الامر واشك فیه

حدثنا یحیی بن حبیب و محمد بن عبد الاعلی قالا نا المعتمر قال سمعت ابی یحدث عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال قال لی ابن صائد فاخذتنی منه ذمامة هذا عذرت الناس مالی ولکم یا اصحاب محمد الم یقل نبی الله صلی الله علیه وسلم انه یهودی وقد اسلمت قال ولا یولد له وقد ولد لی وقال ان الله قد حرم علیه مکة وقد حججت قال فما زال حتی کاد ان یاخذ فی قوله قال فقال ما والله انی لاعلم الآن حیث هو واعرف اباه وامه قال وقیل له ایسرک انک ذاک الرجل قال فقال لو عرض علی ما کرهت حدثنا محمد بن المثنی نا سالم بن نوح انا الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال خرجنا حجاجا او عمارا ومعنا ابن صائد قال فنزلنا منزلا فتفرق الناس وبقیت انا وهو فاستوحشت منه وحشة شدیدة مما یقال علیه قال وجاء بمتاعه فوضعه مع متاعی فقلت ان الحر شدید فلو وضعته تحت تلک الشجرة قال ففعل قال فرفعت لنا غنم فانطلق فجاء بعس فقال اشرب ابا سعید فقلت ان الحر شدید واللبن حار ما بی الا انی اکره ان اشرب عن یده او قال اخذ عن یده فقال یا سعید لقد هممت ان اخذ حبلا فاعلقه بشجرة ثم اختنق مما یقول لی الناس یا ابا سعید من خفی علیه حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم ما خفی علیکم معشر الانصار السنت من اعلم الناس بحدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم الیس قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هو کافر وانا مسلم او الیس قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هو عقیم لا یولد له وقد ترکت ولدی بالمدینة او الیس قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدخل المدینة ولا مکة وقد اقبلت من المدینة وانا ارید مکة قال ابو سعید حتی کدت ان اعذره ثم قال ما والله انی لاعرفه واعرف مولده واین هو الآن قال قلت له تبا لک سائر الیوم حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا بشر یعنی ابن مفضل عن ابی مسلمة عن ابی نضرة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابن صائد ما تربة الجنة قال درمکة بیضاء مسک یا ابا القاسم قال صدقت حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا ابو اسامة عن الجریری عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری ان ابن صیاد سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن تربة الجنة فقال درمکة بیضاء مسک خالص حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن سعد بن ابراهیم عن محمد بن المنکدر قال رایت جابر بن عبد الله یحلف بالله ان ابن صائد الدجال فقلت اتحلف بالله قال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند النبی صلی الله علیه وسلم فلم ینکره النبی صلی الله علیه وسلم حدثنی حرملة بن یحیی بن عبد الله بن حرملة بن عمران التجیبی اخبرنی ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان سالم بن عبد الله اخبره ان عبد الله بن عمر اخبره ان عمر بن الخطاب انطلق مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رهط قبل ابن صیاد حتی وجده یلعب مع الصبیان عند اطم بنی مغالة وقد قارب ابن صیاد یومئذ الحلم فلم یشعر حتی ضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم ظهره بیده ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابن صیاد اتشهد انی رسول الله فنظر الیه ابن صیاد فقال اشهد انک رسول الامیین فقال ابن صیاد لرسول الله صلی الله علیه وسلم اتشهد انی رسول الله فرفضه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال آمنت بالله وبرسله ثم قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ماذا تری قال ابن صیاد یاتینی صادق وکاذب فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم خلط علیک الامر ثم قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم انی قد خبأت لک خبیأ فقال ابن صیاد هو الدخ فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اخسأ فلن تعدو قدرک فقال عمر بن الخطاب ذرنی یا رسول الله اضرب عنقه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یکنه فلن تسلط علیه وان لم یکنه فلا خیر لک فی قتله وقال سالم بن عبد الله سمعت عبد الله ابن عمر یقول انطلق بعد ذلک رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بن کعب الی النخل التی فیها ابن صیاد حتی اذا دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم النخل طفق یتقی بجذوع النخل وهو یختل ان یسمع من ابن صیاد شیئا قبل ان یراه ابن صیاد فراه رسول الله صلی الله علیه وسلم هو مضطجع علی فراش فی قطیفة له فیها زمزمة فرأت ام ابن صیاد رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یتقی بجذوع النخل فقالت لابن صیاد یا صاف وهو اسم ابن صیاد هذا محمد فثار ابن صیاد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو ترکته بین قال سالم قال عبد الله بن عمر فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الناس فاثنی علی الله بما هو اهله ثم ذکر الدجال

(قوله فاخذتنی منه ذمامة) هو بذال معجمة مفتوحة ثم میم مخففة ای حیاء واشفاق من الذم واللوم (قوله حتی کاد ان یاخذ فی قوله) هو بتشدید فی وقوله مرفوع وهو فاعل یاخذ ای یؤثر فی واصدقه فی دعواه (قوله فجاء بعس) هو بضم العین وهو القدح الکبیر وجمعه عساس بکسر العین واعساس (قوله تبا لک سائر الیوم) ای خسرانا وهلاکا لک فی باقی الیوم وهو منصوب بفعل مضمر متروک الاظهار (قوله فی تربة الجنة هی درمکة بیضاء مسک خالص) قال العلماء معناه انها فی البیاض ورکة فی الطیب مسک والدرمک هو الدقیق الحواری الخالص البیاض وذکر مسلم الروایتین فی ان النبی صلی الله علیه وسلم سأل ابن صیاد عن تربة الجنة وان ابن صیاد سأل النبی صلی الله علیه وسلم قال القاضی قال بعض اهل النظر الروایة الثانیة اظهر (قوله ان عمر رضی الله عنه حلف بحضرة النبی صلی الله علیه وسلم ان ابن صیاد هو الدجال استدل به جماعة علی جواز الیمین بالظن وانه لا یشترط فیها الیقین وهذا متفق علیه عند اصحابنا حتی لو رأی بخط ابیه المیت ان له عند زید کذا وغلب علی ظنه انه خطه ولم یتیقن جاز له الحلف علی استحقاقه (قوله فی روایة حرملة عن ابن وهب عن یونس عن ابن شهاب عن سالم عن ابن عمر ان انطلق) هکذا هو فی جمیع النسخ وحکی القاضی انه سقط فی نسخة ابن ماهان ذکر ابن عمر وصار عنده منقطعا قال هو وغیره والصواب روایة الجمهور متصلا بذکر ابن عمر (قوله عند اطم بنی مغالة هکذا هو فی بعض النسخ بنی مغالة وفی بعضها ابن مغالة والاول هو المشهور والمغالة بفتح المیم وتخفیف الغین المعجمة وذکر مسلم فی روایة الحسن الحلوانی التی بعد هذه انه اطم بنی معاویة بضم المیم والعین المهملة قال العلماء المشهور المعروف هو الاول قال القاضی وهو مغالة کل ما کان علی یمینک اذا وقفت آخر البلاط مستقبل مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم والاطم بضم الهمزة والطاء هو الحصن جمعه آطام (قوله فرفضه) هکذا هو فی اکثر نسخ بلادنا فرفضه بالضاد المعجمة وقال القاضی روایتنا فیه عن الجماعة بالصاد المهملة قال بعضهم الرفص بالصاد المهملة الضرب بالرجل مثل الرفس بالسین قال فان صح هذا فهو بمعناه قال لکن لم اجد هذه اللفظة فی اصول اللغة قال ووقع فی روایة القاضی التمیمی فرفضه بضاد معجمة وهو وهم قال وفی البخاری من روایة المروزی فرقصه بالقاف والصاد المهملة ولا وجه له وفی البخاری فی کتاب الادب فرفضه بضاد معجمة قال ورواه الخطابی فی غریبه فرصه بصاد مهملة ای ضغطه حتی ضم بعضه الی بعض ومنه قوله تعالی بنیان مرصوص **قلت** ویجوز ان یکون معنی رفضه بالمعجمة ای ترک سؤاله الاسلام لیأسه منه حینئذ ثم شرع فی سؤاله عما یری والله اعلم (قوله وهو یختل ان یسمع من ابن صیاد شیأ) هو بکسر التاء ای یخدع ابن صیاد ویستغفله لیسمع شیأ من کلامه ویعلم هو والصحابة حاله فی انه کاهن ام ساحر ونحوهما وفیه کشف احوال من تخاف مفسدته وفیه کشف الامام الامور المهملة بنفسه (قوله انه فی قطیفة له فیها زمزمة) القطیفة کساء مخمل سبق بیانها مرات وقد وقعت هذه اللفظة فی معظم نسخ مسلم زمزمة بزاءین معجمتین وفی بعضها براءین مهملتین ووقع فی البخاری بالوجهین ونقل القاضی عن جمهور رواة مسلم انه بالمعجمتین وانه فی بعضها رمزة براء او لاء وزای آخرا وحذف المیم الثانیة وهو صوت خفی لا یکاد یفهم او لا یفهم (قوله فثار ابن صیاد) ای نهض من مضجعه وقام

فقال انی لاُنذِرُکموہ ما من نبی الا قد انذر قومہ لقد انذرہ نوح قومہ ولکن اقول لکم فیہ قولا لم یقلہ نبیٌّ لقومہ تعلموا انہ اعور وان اللہ تبارک وتعالی لیس باعور
قال ابن شہاب واخبرنی عمر بن ثابت الانصاری انہ اخبرہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم حدثہ الناس
الدجال انہ مکتوب بین عینیہ کافر یقرأہ من کرہ عملہ او یقرأہ کل مؤمن وقال تعلموا انہ لن یری احد منکم ربہ حتی یموت **حدثنا** الحسن بن علی الحلوانی وعبد بن
حمید قالا نا یعقوب بن ابراہیم بن سعد نا ابی عن صالح عن ابن شہاب قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر قال انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ومعہ رہط من اصحابہ فیہم عمر بن الخطاب حتی وجد ابن صیاد غلاما قد ناہز الحلم یلعب مع الغلمان عند اطم بنی معاویۃ وساق الحدیث بمثل حدیث یونس
الی منتہی حدیث عمر بن ثابت وفی الحدیث عن یعقوب قال قال ابی یعنی فی قولہ لو ترکتہ بیّن قال لو ترکتہ امہ بیّن امرہ **وحدثنا** عبد بن حمید وسلمۃ بن شبیب
جمیعا عن عبد الرزاق انا معمر عن الزہری عن سالم عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بابن صیاد فی نفر من اصحابہ فیہم عمر بن الخطاب وہو یلعب مع
الغلمان عند اطم بنی مغالۃ وہو غلام یعنی حدیث یونس وصالح غیر ان عبد بن حمید لم یذکر حدیث ابن عمر فی انطلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی بن کعب الی
النخل **حدثنا** عبد بن حمید نا روح بن عبادۃ نا ہشام عن ایوب عن نافع قال لقی ابن عمر ابن صیاد فی بعض طرق المدینۃ فقال لہ قولا اغضبہ فانتفخ حتی ملأ
السکۃ فدخل ابن عمر علی حفصۃ وقد بلغہا فقالت لہ رحمک اللہ ما اردت من ابن صیاد اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما یخرج من غضبۃ یغضبہا **حدثنا**
محمد بن المثنی نا حسین یعنی ابن حسن بن یسار نا ابن عون عن نافع قال کان نافع یقول ابن صیاد قال قال ابن عمر لقیتہ مرتین قال فلقیتہ فقلت لبعضہم ہل
تحدثون انہ ہو قال لا واللہ قال قلت کذبنی واللہ لقد اخبرنی بعضکم انہ لن یموت حتی یکون اکثرکم مالا وولدا فکذلک ہو زعموا الیوم قال فتحدثنا ثم فارقتہ قال فلقیتہ
لقیۃ اخری وقد نفرت عینہ قال فقلت متی فعلت عینک ما اری قال لا ادری قال قلت لا تدری وہی فی راسک قال ان شاء اللہ خلقہا فی عصاک ہذہ قال فنخر کاشد
نخیر حمار سمعت قال فزعم بعض اصحابی انی ضربتہ بعصی کانت معی حتی تکسرت وانا واللہ فما شعرت قال وجاء حتی دخل علی ام المؤمنین فحدثہا فقالت ما تریدا الیہ
الم تعلم انہ قد قال ان اول ما یبعثہ علی الناس غضب یغضبہ **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ نا ابو اسامۃ ومحمد بن بشر قالا نا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ح
وحدثنا ابن نمیر واللفظ لہ نا محمد بن بشر نا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الدجال بین ظہرانی الناس فقال ان اللہ
تبارک وتعالی لیس باعور الا ان المسیح الدجال اعور العین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافئۃ

(**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم فی الدجال ما من نبی الا قد انذر قومہ لقد انذرہ نوح قومہ) ہذا الانذار لعظم فتنتہ وشدۃ امرہا (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا انہ اعور) اتفق الرواۃ علی ضبطہ تعلموا
بفتح العین واللام المشددۃ وکذا نقلہ القاضی وغیرہ عنہم قالوا ومعناہ اعلموا وتحققوا یقال تعلم بالفتح مشددا بمعنی اعلم (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا انہ لن یری احد منکم ربہ حتی یموت)
قال المازری ہذا الحدیث فیہ تنبیہ علی اثبات رؤیۃ اللہ تعالی فی الآخرۃ وہو مذہب اہل الحق ولو کانت مستحیلۃ کما یزعم المعتزلۃ لم یکن للتقیید بالموت معنی والاحادیث بمعنی ہذا کثیرۃ
سبقت فی کتاب الایمان جملۃ منہا مع آیات من القرآن وسبق ہناک تقریر المسئلۃ قال القاضی ومذہب اہل الحق انہا غیر مستحیلۃ فی الدنیا بل ممکنۃ ثم اختلفوا فی وقوعہا ومن منعہ
تمسک بہذا الحدیث مع قولہ تعالی لا تدرکہ الابصار علی مذہب من تاولہ فی الدنیا وکذلک اختلفوا فی رؤیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ لیلۃ الاسراء وللسلف من الصحابۃ والتابعین و
من بعدہم ثم الائمۃ الفقہاء والمحدثین والنظار فی ذلک خلاف معروف وقال اکثر مانعیہا فی الدنیا سبب المنع ضعف قوی الآدمی فی الدنیا عن احتمالہا کما لم یحتملہا موسی صلی اللہ علیہ
وسلم فی الدنیا واللہ اعلم (**قولہ** ناہز الحلم) ای قارب البلوغ (**قولہ** فانتفخ حتی ملأ السکۃ) السکۃ بکسر السین الطریق وجمعہا سکک قال ابو عبید اصل السکۃ الطریق المصطفۃ من النخل
قال وسمیت الازقۃ سککا لاصطفاف الدور فیہا (**قولہ** فلقیتہ لقیۃ اخری) قال القاضی فی المشارق رویناہ لقیۃ بضم اللام قال ثعلب وغیرہ یقولونہ بفتحہا ہذا کلام القاضی والمعروف
فی اللغۃ والروایۃ ببلادنا الفتح (**قولہ** وقد نفرت عینہ) بفتح النون والفاء ای ورمت ونتأت وذکر القاضی انہ روی علی اوجہ اُخر والظاہر انہا تصحیف

باب ذکر الدجال

ذکر الدجال قد سبق فی شرح خطبۃ الکتاب بیان اشتقاقہ وغیرہ وسبق فی کتاب الصلوۃ بیان تسمیۃ المسیح واشتقاقہ والخلاف فی ضبطہ قال القاضی ہذہ الاحادیث التی ذکرہا مسلم
وغیرہ فی قصۃ الدجال حجۃ لمذہب اہل الحق فی صحۃ وجودہ وانہ شخص بعینہ ابتلی اللہ بہ عبادہ واقدرہ علی اشیاء من مقدورات اللہ تعالی من احیاء الموتی الذی یقتلہ ومن
ظہور زہرۃ الدنیا والخصب معہ وجنتہ وناره ونہریہ واتباع کنوز الارض لہ وامرہ السماء ان تمطر فتمطر والارض ان تنبت فتنبت فیقع کل ذلک بقدرۃ اللہ تعالی ومشیتہ ثم
یعجزہ اللہ تعالی بعد ذلک فلا یقدر علی قتل ذلک الرجل ولا غیرہ ویبطل امرہ ویقتلہ عیسی صلی اللہ علیہ وسلم ویثبت اللہ الذین آمنوا ہذا مذہب اہل السنۃ وجمیع المحدثین
والفقہاء والنظار خلافا لمن انکرہ وابطل امرہ من الخوارج والجہمیۃ وبعض المعتزلۃ وخلافا للجبائی المعتزلی وموافقیہ من الجہمیۃ وغیرہم فی انہ صحیح الوجود ولکن الذی یدعی
مخارف وخیالات لا حقائق لہا وزعموا انہ لو کان حقا لم یوثق بمعجزات الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم وہذا غلط من جمیعہم لانہ لم یدع النبوۃ فیکون ما معہ کالتصدیق لہ وانما یدعی
الالہیۃ وہو فی نفس دعواہ مکذب لہا بصورۃ حالہ ووجود دلائل الحدوث فیہ ونقص صورتہ وعجزہ عن ازالۃ العور الذی فی عینیہ وعن ازالۃ الشاہد بکفرہ المکتوب بین عینیہ ولہذہ
الدلائل وغیرہا لا یغتر بہ الا دعاع من الناس لسد الحاجۃ والفاقۃ رغبۃ فی سد الرمق او تقیۃ وخوفا من اذاہ لان فتنتہ عظیمۃ جدا تدہش العقول وتحیر الالباب مع سرعۃ مروہ
فی الامر فلا یمکث بحیث یتامل الضعفاء حالہ ودلائل الحدوث فیہ والنقص فیصدقہ من یصدقہ فی ہذہ الحالۃ ولہذا حذرت الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین من فتنتہ
ونبہوا علی نقصہ ودلائل ابطالہ واما اہل التوفیق فلا یغترون بہ ولا یخدعون بما معہ لما ذکرناہ من الدلائل المکذبۃ لہ مع ما سبق لہم من العلم بحالہ ولہذا یقول لہ
الذی یقتلہ ثم یحییہ ما ازددت فیک الا بصیرۃ ہذا آخر کلام القاضی رحمہ اللہ (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی لیس باعور الا وان المسیح الدجال اعور العین
الیمنی کان عینہ عنبۃ طافئۃ) اما طافئۃ فروایت بالہمزۃ وترکہ وکلاہما صحیح فالمہموزۃ ہی التی ذہب نورہا وغیر المہموزۃ التی نتأت وطفت مرتفعۃ وفیہا
ضمور وقد سبق فی کتاب الایمان بیان ہذا کلہ وبیان الجمع بین الروایتین وانہ جاء فی روایۃ اعور العین الیمنی وفی روایۃ الیسری وکلاہما صحیح

حدثنا ابو الربیع وابو کامل قالا نا حماد وھو ابن زید عن ایوب ح وحدثنا محمد بن عباد نا حاتم یعنی ابن اسمٰعیل عن موسی بن عقبة کلاھما عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة قال سمعت انس بن مالك قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا وقد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم عز وجل لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر وحدثنا ابن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا معاذ بن ھشام حدثنی ابی عن قتادة نا انس بن مالك ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال مکتوب بین عینیہ ک ف ر ای کافر وحدثنی زھیر بن حرب نا عفان حدثنا عبد الوارث عن شعیب بن الحبحاب عن انس بن مالك قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ممسوح العین مکتوب بین عینیہ کافر ثم تھجاھا ک ف ر یقرأہ کل مسلم حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر ومحمد بن العلاء واسحاق بن ابراھیم قال اسحاق انا وقال الاخران نا ابو معاویة عن الاعمش عن شقیق عن حذیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال اعور العین الیسری جفال الشعر معہ جنة ونار فنارہ جنة وجنتہ نار حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا یزید بن ھارون عن ابی مالك الاشجعی عن ربعی بن حراش عن حذیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانا اعلم بما مع الدجال منہ معہ نھران یجریان احدھما رای العین ماء ابیض والاخر رای العین نار تاججة فاما ادرکن احد فلیات النھر الذی یراہ نارا ولیغمض ثم لیطأطئ راسہ فیشرب منہ فانہ ماء بارد وان الدجال ممسوح العین علیھا ظفرة غلیظة مکتوب بین عینیہ کافر یقرأہ کل مؤمن کاتب وغیر کاتب حدثنا عبید اللہ بن معاذ نا ابی نا شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنی واللفظ لہ نا محمد ابن جعفر نا شعبة عن عبد الملك بن عمیر عن ربعی بن حراش عن حذیفة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی الدجال ان معہ ماء ونارا فنارہ ماء بارد وماءہ نار فلا تھلکوا قال ابو مسعود وانا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا علی بن حجر نا شعیب بن صفوان عن عبد الملك بن عمیر عن ربعی بن حراش عن عقبة بن عمرو ابی مسعود الانصاری قال انطلقت معہ الی حذیفة بن الیمان فقال لہ عقبة حدثنی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الدجال قال ان الدجال یخرج وان معہ ماء ونارا فاما الذی یراہ الناس ماء فنار تحرق واما الذی یراہ الناس نارا فماء بارد عذب فمن ادرك ذلك منکم فلیقع فی الذی یراہ نارا فانہ ماء عذب طیب فقال عقبة وانا قد سمعتہ تصدیقا لحذیفة حدثنا علی بن حجر السعدی واسحاق بن ابراھیم واللفظ لابن حجر قال اسحاق انا وقال ابن حجر نا جریر عن المغیرة عن نعیم بن ابی ھند عن ربعی بن حراش قال اجتمع حذیفة وابو مسعود فقال حذیفة لانا بما مع الدجال اعلم منہ ان معہ نھرا من ماء ونھرا من نار فاما الذی ترون انہ نار ماء واما الذی ترون انہ ماء نار فمن ادرك ذلك منکم فاراد الماء فلیشرب من الذی یری انہ نار فانہ یجدہ ماء قال ابن مسعود ھکذا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول حدثنی محمد بن رافع نا حسین بن محمد نا شیبان عن یحیی عن ابی سلمة قال سمعت ابا ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم عن الدجال حدیثا ما حدث بہ نبی قومہ انہ اعور وانہ یجیء معہ مثل الجنة والنار فالتی یقول انھا الجنة ھی النار وانی انذرتکم بہ کما انذر بہ نوح قومہ حدثنی ابو خیثمة زھیر بن حرب نا الولید بن مسلم حدثنی عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر حدثنی یحیی بن جابر الطائی قاضی حمص حدثنی عبد الرحمٰن بن جبیر عن ابیہ جبیر بن نفیر الحضرمی انہ سمع النواس بن سمعان الکلابی ح وحدثنی محمد بن مھران الرازی واللفظ لہ نا الولید بن مسلم ثنا عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عن یحیی بن جابر الطائی عن عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر عن ابیہ جبیر بن نفیر عن النواس ابن سمعان قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداة فخفض فیہ ورفع حتی ظنناہ فی طائفة النخل فلما رحنا الیہ عرف ذلك فینا فقال ما شانکم قلنا یا رسول اللہ ذکرت الدجال غداة فخفضت فیہ ورفعت حتی ظنناہ فی طائفة النخل فقال غیر الدجال اخوفنی علیکم

والعور فی اللغة العیب وعیناہ معیبتان عورا وان احدھما طافئة بالھمز لا نور فیھا والاخری طافیة بلا ھمزة ظاھرة ناتئة واما **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی لیس باعور والدجال اعور فبیان لعلامة بینة تدل علی کذب الدجال دلالة قطعیة بدیھیة یدرکھا کل احد ولم یقتصر علی کونہ جسما او غیر ذلك من الدلائل القطعیة لکون بعض العوام قد لا یھتدی الیھا واللہ اعلم (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ممسوح العین) ھذہ الممسوحة ھی الطافئة بالھمز التی لا نور فیھا وھی ایضا موصوفة فی الروایة الاخری بانھا لیست بجحراء ولا ناتئة (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب بین عینیہ کافر ثم تھجاھا فقال ک ف ر یقرأہ کل مسلم وفی روایة یقرأہ کل مومن کاتب وغیر کاتب) الصحیح الذی علیہ المحققون ان ھذہ الکتابة علی ظاھرھا وانھا کتابة حقیقة جعلھا اللہ آیة وعلامة من جملة العلامات القاطعة بکفرہ وکذبہ وابطالہ ویظھر اللہ تعالی لکل مسلم کاتب وغیر کاتب ویخفیھا عمن اراد شقاوتہ وفتنتہ ولا امتناع فی ذلك وذکر القاضی فیہ خلافا منھم من قال ھی کتابة حقیقة کما ذکرنا ومنھم من قال ھی مجاز واشارة الی سمات الحدوث علیہ والحجج بقولہ یقرأہ کل مومن کاتب وغیر کاتب وھذا مذھب ضعیف (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم جفال الشعر) ھو بضم الجیم وتخفیف الفاء ای کثیرہ (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم معہ جنة ونار فجنتہ نار ونارہ جنة) وفی روایة نھران وفی روایة ماء ونار قال العلماء ھذا من جملة فتنتہ امتحن اللہ تعالی بہ عبادہ لیحق الحق ویبطل الباطل ثم یفضحہ ویظھر للناس عجزہ (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم فاما ادرکن احد فلیات النھر الذی یراہ نارا) ھکذا ھو فی اکثر النسخ ادرکن وفی بعضھا ادرکہ وھذا الثانی ظاھر واما الاول فغریب من حیث العربیة لان ھذہ النون لا تدخل علی الفعل الماضی قال القاضی ولعلہ یدرکن یعنی فغیرہ بعض الرواة (**قولہ** یراہ) بفتح الیاء وضمھا (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ممسوح العین علیھا ظفرة غلیظة ھی بفتح الظاء المعجمة والفاء وھی جلدة تغشی البصر وقال الاصمعی لحمة تنبت عند المآق (**قولہ** سمع النواس بن سمعان) بفتح السین وکسرھا (**قولہ** ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداة فخفض فیہ ورفع حتی ظنناہ فی طائفة النخل) ھو بتشدید الفاء فیھما وفی معناہ قولان احدھما ان خفض فیہ بمعنی حقرہ **وقولہ** رفعہ ای عظمہ وفخمہ فمن تحقیرہ وھوانہ علی اللہ تعالی عورہ ومنہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ابھون علی اللہ من ذلك وانہ لا یقدر علی قتل احد الا ذلك الرجل ثم یعجز عنہ وانہ یضمحل امرہ ویقتل بعد ذلك ھو واتباعہ ومن تفخیمہ وتعظیم فتنتہ والمحنة بھذہ الامور الخارقة للعادة وانہ ما من نبی الا وقد انذرہ قومہ والوجہ الثانی انہ خفض من صوتہ فی حال کثرة ما تکلم فیہ فخفض بعد طول الکلام والتعب لیستریح ثم رفع لیسلغ صوتہ کل احد بلاغا کاملا مفخما (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم غیر الدجال اخوفنی علیکم) ھکذا ھو فی جمیع نسخ بلادنا اخوفنی بنون بعد الفاء وکذا نقلہ القاضی عن روایة الاکثرین قال وروایة بعضھم بحذف النون وھما لغتان صحیحتان ومعناھما واحد قال شیخنا الامام ابو عبد اللہ بن مالك رحمہ اللہ تعالی الحاجة داعیة الی الکلام فی لفظ ھذا الحدیث ومعناہ فاما لفظہ فکونہ یضمن ما لا یتعاد من اضافة اخوف الی یاء المتکلم مقرونة بنون الوقایة وھذا الاستعمال انما یکون مع الافعال المتعدیة والجواب انہ کان الاصل اثباتھا ولکنہ اصل متروك فنبہ علیہ فی قلیل من کلامھم وانشد فیہ ابیاتا منھا ما انشدہ الفراء فما ادری فظنی کل ظن ۔ مسلمتی الی قومی شراحیل فرحمہ فی غیر النداء للضرورة وانشد غیرہ ولیس الموافقینی لیرفد خائبا ۔ فان لہ اضعاف ما کان املا ۔ ولا فعل التفضیل ایضا شبہ بالفعل وخصوصا بفعل التعجب فجاز ان تلحقہ النون المذکورة فی الحدیث کما لحقت فی الابیات المذکورة ھذا ھو الاظھر فی ھذہ النون ھنا ویحتمل ان یکون معناہ اخوف لی فابدلت النون من اللام کما ابدلت فی لعن وعن بمعنی لعل وعل واما معنی الحدیث فعلی وجہ اظھرھا انہ من فعل التفضیل وتقدیرہ غیر الدجال اخوف مخوفاتی علیکم ثم حذف المضاف الی الیاء ومنا خوف کما خاف علی امتی الائمة المضلون

ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجه دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسه والله خلیفتی علی کل مسلم انه شاب قطط عینه طافئة کانی اشبهه بعبد العزی بن قطن فمن ادرك منکم فلیقرأ علیه فواتح سورة الکهف انه خارج خلة بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد الله فاثبتوا قلنا یا رسول الله وما لبثه فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا یا رسول الله فذلك الیوم الذی کسنة اتکفینا فیه صلوة یوم قال لا اقدروا له قدره قلنا یا رسول الله وما اسراعه فی الارض قال کالغیث استدبرته الریح فیاتی علی القوم فیدعوهم فیؤمنون به ویستجیبون له فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح علیهم سارحتهم اطول ما کانت ذری واسبغه ضروعا وامده خواصر ثم یاتی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله فینصرف عنهم فیصبحون ممحلین لیس بایدیهم شیء من اموالهم ویمر بالخربة فیقول لها اخرجی کنوزك فتتبعه کنوزها کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلا ممتلئا شبابا فیضربه بالسیف فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعوه فیقبل ویتهلل وجهه ویضحك فبینما هو کذلك اذ بعث الله المسیح بن مریم علیه السلام فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهرودتین واضعا کفیه علی اجنحة ملکین اذا طأطأ راسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد ریح نفسه الا مات ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فیطلبه حتی یدرکه بباب لد فیقتله ثم یاتی عیسی قوم قد عصمهم الله منه فیمسح عن وجوههم ویحدثهم بدرجاتهم فی الجنة فبینما هو کذلك اذ اوحی الله الی عیسی علیه السلام انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالهم فحرز عبادی الی الطور ویبعث الله یاجوج وماجوج وهم من کل حدب ینسلون فیمر اوائلهم علی بحیرة طبریة فیشربون ما فیها ویمر اخرهم فیقولون لقد کان بهذه مرة ماء ویحصر نبی الله عیسی علیه السلام واصحابه حتی یکون راس الثور لاحدهم خیرا من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی الله عیسی واصحابه فیرسل علیهم النغف فی رقابهم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة ثم یهبط نبی الله عیسی علیه السلام واصحابه الی الارض فلا یجدون فی الارض

معناه ان الاشیاء التی اخافها علی امتی احتیاطا بان تخاف الائمة المضلون والثانی ان یکون اخوف من اخاف بمعنی خوف ومعناه غیر الدجال اشد موجبات خوفی علیکم والثالث ان یکون من باب وصف المعانی بما یوصف به الاعیان علی سبیل المبالغة کقولهم فی الشعر الفصیح اشعر شاعر وخوف فلان اخوف من خوفك وتقدیره خوف غیر الدجال اخوف خوفی علیکم ثم حذف المضاف الاول ثم الثانی هذا آخر کلام الشیخ رحمه الله تعالی (قوله صلی الله علیه وسلم انه شاب قطط) هو بفتح القاف والطاء ای شدید جعودة الشعر مباعد للجعودة المحمودة (قوله صلی الله علیه وسلم انه خارج خلة بین الشام والعراق) هکذا فی نسخ بلادنا خلة بفتح الخاء المعجمة واللام وتنوین الهاء وقال القاضی المشهور فیه حلة بالحاء المهملة ونصب التاء بغیر منونة قیل معناه سمت ذلك وقبالته وفی کتاب العین الحلة موضع حزن وصخور قال ورواه بعضهم حله بضم اللام وبهاء الضمیر لی نزوله وحلوله قال وکذا ذکره الحمیدی فی الجمع بین الصحیحین قال وذکره الهروی خلة بالخاء المعجمة وتشدید اللام المفتوحتین وفسره بانه ما بین البلدین هذا آخر ما ذکره القاضی وهذا الذی ذکره عن الهروی هو الموجود فی نسخ بلادنا فی الجمع بین الصحیحین ایضا ببلادنا وهو الذی رجحه صاحب نهایة الغریب وفسره بالطریق بینهما (قوله فعاث یمینا وعاث شمالا) هو بعین مهملة وثاء مثلثة مفتوحة وهو فعل ماض والعیث الفساد او اشد الفساد والاسراع فیه یقال منه عاث یعیث وحکی القاضی انه رواه بعضهم فعاث بکسر الثاء منونة اسم فاعل وهو بمعنی الاول (قوله صلی الله علیه وسلم یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم) قال العلماء هذا الحدیث علی ظاهره وهذه الایام الثلثة طویلة علی هذا القدر المذکور فی الحدیث یدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم وسائر ایامه کایامکم واما قولهم یا رسول الله فذلك الیوم الذی کسنة اتکفینا فیه صلوة یوم قال لا اقدروا له قدره فقال القاضی وغیره هذا حکم مخصوص بذلك الیوم شرعه لنا صاحب الشرع قالوا ولولا هذا الحدیث وکلنا الی اجتهادنا لاقتصرنا فیه علی الصلوات الخمس عند الاوقات المعروفة فی غیره من الایام ومعنی اقدروا له قدره انه اذا مضی بعد طلوع الفجر قدر ما یکون بینه وبین الظهر کل یوم فصلوا الظهر ثم اذا مضی بعده قدر ما یکون بینها وبین العصر فصلوا العصر واذا مضی بعد هذا قدر ما یکون بینها وبین المغرب فصلوا المغرب وکذا العشاء والصبح ثم الظهر ثم العصر ثم المغرب وهکذا حتی ینقضی ذلك الیوم وقد وقع فیه صلوات سنة فرائض کلها مؤداة فی وقتها واما الثانی الذی کشهر والثالث الذی کجمعة فقیاس الیوم الاول ان یقدر لهما کالیوم الاول علی ما ذکرناه والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم فتروح علیهم سارحتهم اطول ما کانت ذری واسبغه ضروعا وامده خواصر) اما تروح فمعناه ترجع آخر النهار والسارحة هی الماشیة التی تسرح لی تذهب اول النهار الی المرعی واما الذری فبضم الذال المعجمة وهی الاعالی والاسنمة جمع ذروة بضم الذال وکسرها وقوله اسبغه بالسین المهملة والغین المعجمة لی اطوله لکثرة اللبن وکذا امده خواصر لکثرة امتلائها من الشبع (قوله صلی الله علیه وسلم فتتبعه کنوزها کیعاسیب النحل) هی ذکور النحل هکذا فسره ابن قتیبة وآخرون قال القاضی المراد جماعة النحل لا ذکورها خاصة لکنه کنی عن الجماعة بالیعسوب وهو امیرها لانه متی طار تبعته جماعته والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم فیقطعه جزلتین رمیة الغرض) بفتح الجیم علی المشهور وحکی ابن درید کسرها ای قطعتین ومعنی رمیة الغرض انه یجعل بین الجزلتین مقدار رمیة هذا هو الظاهر المشهور وحکی القاضی هذا ثم قال وعندی ان فیه تقدیما وتاخیرا وتقدیره فیصیبه اصابة رمیة الغرض فیقطعه جزلتین والصحیح الاول (قوله صلی الله علیه وسلم فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهرودتین) اما المنارة فبفتح المیم وهذه المنارة موجودة الیوم شرقی دمشق ودمشق بکسر الدال وفتح المیم وهذا هو المشهور وحکی صاحب المطالع کسر المیم وهذا الحدیث من فضائل دمشق وفی عد ثلث لغات کسر العین وضمها وفتحها والمشهور الکسر واما المهرودتان فروی بالدال المهملة والذال المعجمة والمهملة اکثر والوجهان مشهوران للمتقدمین والمتاخرین من اهل اللغة والغریب وغیرهم واکثر ما یقع فی النسخ بالمهملة کما هو المشهور ومعناه لابس مهرودتین ای ثوبین مصبوغین بورس ثم بزعفران وقیل هما شقتان والشقة نصف الملاءة (قوله صلی الله علیه وسلم تحدر منه جمان کاللؤلؤ) الجمان بضم الجیم وتخفیف المیم هی حبات من الفضة تصنع علی هیئة اللؤلؤ الکبار والمراد یتحدر منه الماء علی هیئة اللؤلؤ فی صفائه فسمی الماء جمانا لشبهه به فی الصفاء (قوله صلی الله علیه وسلم فلا یحل لکافر یجد ریح نفسه الا مات) هکذا الروایة فلا یحل بکسر الحاء ونفسه بفتح الفاء ومعنی لا یحل لا یمکن ولا یقع وقال القاضی معناه عندی حق وواجب قال ورواه بعضهم بضم الحاء وهو وهم وغلط (قوله صلی الله علیه وسلم یدرکه بباب لد) هو بضم اللام وتشدید الدال مصروف وهو بلدة قریبة من بیت المقدس (قوله صلی الله علیه وسلم ثم یاتی عیسی صلی الله علیه وسلم قوما قد عصمهم الله منه فیمسح عن وجوههم) قال القاضی یحتمل ان هذا المسح حقیقة علی ظاهره فیمسح علی وجوههم تبرکا وتبرا ویحتمل انه اشارة الی کشف ما هم فیه من الشدة والخوف (قوله تعالی اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالهم فحرز عبادی الی الطور) فقوله لا یدان بکسر النون تثنیة ید قال العلماء معناه لا قدرة ولا طاقة یقال مالی بهذا الامر ید

موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فیرغب نبی الله عیسی علیه السلام واصحابه الی الله فیرسل الله طیرا کاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حیث شاء الله ثم یرسل الله مطرا لا یکن منه بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکها کالزلفة ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل العصابة من الرمانة ویستظلون بقحفها ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحة من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحة من البقر لتکفی القبیلة من الناس واللقحة من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبینما هم کذلک اذ بعث الله ریحا طیبة فتاخذهم تحت اباطهم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتهارجون فیها تهارج الحمر فعلیهم تقوم الساعة **حدثنا** علی بن حجر السعدی نا عبد الله بن عبد الرحمن بن یزید بن جابر والولید بن مسلم قال ابن حجر دخل حدیث احدهما فی حدیث الاخر عن عبد الرحمن ابن یزید بن جابر بهذا الاسناد نحو ما ذکرنا وزاد بعد قوله لقد کان بهذه مرة ماء ثم یسیرون حتی ینتهوا الی جبل الخمر وهو جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض هلم فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشابهم الی السماء فیرد الله علیهم نشابهم مخضوبة دما وفی روایة ابن حجر فانی قد انزلت عبادا لی لا یدی لاحد بقتالهم **حدثنی** عمرو والناقد والحسن الحلوانی وعبد بن حمید والفاظهم متقاربة والسیاق لعبد قال عبد حدثنی وقال الاخران نا یعقوب هو ابن ابراهیم بن سعد حدثنی ابی عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرنی عبید الله بن عبد الله بن عتبة ان ابا سعید الخدری قال حدثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما حدیثا طویلا عن الدجال فکان فیما حدثنا قال یاتی وهو محرم علیه ان یدخل نقاب المدینة فینتهی الی بعض السباخ التی تلی المدینة فیخرج الیه یومئذ رجل هو خیر الناس او من خیر الناس فیقول له اشهد انک الدجال الذی حدثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثه فیقول الدجال ارایتم ان قتلت هذا ثم احییته اتشکون فی الامر فیقولون لا قال فیقتله ثم یحییه فیقول حین یحییه والله ما کنت فیک قط اشد بصیرة منی الآن قال فیرید الدجال ان یقتله فلا یسلط علیه **وحدثنی** عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی نا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری فی هذا الاسناد مثله **حدثنی** محمد بن عبد الله بن قهزاذ من اهل مرو ثنا عبد الله بن عثمان عن ابی حمزة عن قیس بن وهب عن ابی الوداک عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج الدجال فیتوجه قبله رجل من المؤمنین فتلقاه المسالح مسالح الدجال فیقولون له این تعمد فیقول اعمد الی هذا الذی خرج قال فیقولون له اوما تؤمن بربنا فیقول ما بربنا خفاء فیقولون اقتلوه فیقول بعضهم لبعض الیس قد نهاکم ربکم ان تقتلوا احدا دونه قال فینطلقون به الی الدجال فاذا راه المؤمن قال یا ایها الناس هذا الدجال الذی ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم

ومالی به یدان لان المباشرة والدفع انما یکون بالید وکان یدیه معدومتان لعجزه عن دفعه ومعنی حرزهم الی الطور ای ضمهم واجعله لهم حرزا یقال احرزت الشیء احرزه احرازا اذا حفظته وضممته الیک ضمة عن الاخذ ووقع فی بعض النسخ حزب بالحاء والزای والباء ای اجمعهم قال القاضی وروی حوزبالواو والزای ومعناه کنحم وازلهم عن طریقهم الی الطور (**قوله** وهم من کل حدب ینسلون) الحدب النشز ینسلون یمشون مسرعین (**قوله** صلی الله علیه وسلم فیرسل الله تعالی علیهم النغف فی رقابهم فیصبحون فرسی) النغف بنون وغین معجمة مفتوحتین ثم فاء دود یکون فی انوف الابل والغنم الواحدة نغفة والفرسی بفتح الفاء مقصورا ای قتلی واحدهم فریس (**قوله** ملأه زهمهم ونتنهم) هو بفتح الهاء ای وسخهم ورائحتهم الکریهة (**قوله** صلی الله علیه وسلم لا یکن منه بیت مدر) ای لا یمنع من نزول الماء بیت المدر بفتح المیم والدال وهو الطین الصلب (**قوله** صلی الله علیه وسلم فیغسل الارض حتی یترکها کالزلفة) روی بفتح الزای واللام والقاف وروی الزلفة بضم الزای واسکان اللام والفاء وروی الزلفة بفتح الزای واللام وبالفاء وقال القاضی روی بالفاء والقاف وبفتح اللام وباسکانها وکلها صحیحة قال فی المشارق والزای مفتوحة واختلفوا فی معناه فقال ثعلب وابو زید وآخرون معناه کالمرآة وحکی صاحب المشارق هذا عن ابن عباس ایضا شبهها بالمرآة فی صفائها ونظافتها وقیل معناه کمصانع الماء ای ان الماء یستنقع فیها حتی تصیر کالمصنع الذی یجتمع فیها الماء وقال ابو عبید معناه کالاجانة الخضراء وقیل کالصحفة وقیل کالروضة (**قوله** صلی الله علیه وسلم تاکل العصابة من الرمانة ویستظلون بقحفها) العصابة الجماعة وقحفها بکسر القاف هو قعرها شبهها بقحف الراس وهو الذی فوق الدماغ وقیل ما انفلق من جمجمته وانفصل (**قوله** صلی الله علیه وسلم ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحة من الابل لتکفی الفئام من الناس) الرسل بکسر الراء واسکان السین هو اللبن واللقحة بکسر اللام وفتحها لغتان مشهورتان الکسر اشهر وهی القریبة العهد بالولادة وجمعها لقح بکسر اللام وفتح القاف کبرکة وبرک واللقوح ذات اللبن وجمعها لقاح والفئام بکسر الفاء وبعدها همزة ممدودة وهی الجماعة الکثیرة هذا هو المشهور المعروف فی اللغة وکتب الغریب وروایة الحدیث انه بکسر الفاء وبالهمزة قال القاضی ومنهم من لا یجیز الهمز بل یقوله بالیاء وقال فی المشارق وحکاه الخلیل بفتح الفاء وهی روایة القابسی قال وذکره صاحب العین غیر مهموز فادخله فی حرف الیاء وحکی الخطابی ان بعضهم ذکره بفتح الفاء وتشدید الیاء وهو غلط فاحش (**قوله** صلی الله علیه وسلم لتکفی الفخذ من الناس) قال اهل اللغة الفخذ الجماعة من الاقارب وهم دون البطن والبطن دون القبیلة قال القاضی قال ابن فارس الفخذ هنا باسکان الخاء لا غیر فلا یقال الا باسکانها بخلاف الفخذ التی هی العضو فانها تکسر وتسکن (**قوله** صلی الله علیه وسلم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم) هکذا هو فی جمیع نسخ مسلم وکل مسلم بالواو (**قوله** صلی الله علیه وسلم یتهارجون تهارج الحمر) ای یجامع الرجال النساء علانیة بحضرة الناس کما یفعل الحمیر ولا یکترثون لذلک والهرج باسکان الراء الجماع یقال هرج زوجته ای جامعها یهرجها بفتح الراء وضمها وکسرها قوله صلی الله علیه وسلم یسیرون حتی ینتهوا الی جبل الخمر هو بخاء معجمة وبمیم مفتوحتین والخمر الشجر الملتف الذی یستتر من فیه وقد فسر فی الحدیث بانه جبل بیت المقدس (**قوله** صلی الله علیه وسلم محرم علیه ان یدخل نقاب المدینة) هو بکسر النون ای طرقها وفجاجها وهو جمع نقب وهو الطریق بین الجبلین (**قوله** صلی الله علیه وسلم فیقتله ثم یحییه) قال المازری ان قیل اظهار المعجزة علی ید الکذاب لیس بممکن فکیف ظهرت هذه الخوارق للعادة علی یده فالجواب انما یدعی الربوبیة وادلة الحدوث تحیل ما ادعاه وتکذبه واما النبی فانما یدعی النبوة ولیست مستحیلة فی البشر فاذا اتی بدلیل لم یعارضه شیء صدق واما قول الدجال ارایتم ان قتلت هذا ثم احییته اتشکون فی الامر فیقولون لا فقد یستشکل لان ما اظهره الدجال لا دلالة فیه لربوبیته لظهور النقص علیه ودلائل الحدوث وتشویه الذات وشهادة کذبه وکفره المکتوبة بین عینیه وغیر ذلک ویجاب بنحو ما سبق فی اول الباب وهو انهم لعلهم قالوه خوفا منه وتقیة لا تصدیقا ویحتمل انهم قصدوا الانتشک فی کذبه وکفره فان من شک فی کذبه وکفره کفر وخادعوه بهذه التوریة خوفا منه ویحتمل ان الذین قالوا الانشک هم مصدقوه من الیهود وغیرهم ممن قدر الله تعالی شقاوته (**قوله** قال ابو اسحق یقال ان هذا الرجل هو الخضر علیه السلام) ابو اسحق هذا هو ابراهیم بن سفیان راوی الکتاب عن مسلم وکذا قال عرفه جامعه فی اثر هذا الحدیث کما ذکره ابن سفیان وهذا تصریح منه بحیاة الخضر علیه السلام وهو الصحیح وقد سبق فی بابه من کتاب المناقب والمسالح قوم معهم سلاح یرتبون فی المراکز کالخفراء هو انه لحلیهم السلاح

قال فیأمر الدجال به فیشبح فیقول خذوه وشجوه فیوسع ظهره وبطنه ضربا قال فیقول ما تؤمن بی قال فیقول انت المسیح الکذاب قال فیؤمر به فیؤشر بالمئشار
من مفرقه حتی یفرق بین رجلیه قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول له قم فیستوی قائما قال ثم یقول له اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرة قال ثم
یقول یا ایها الناس انه لا یفعل بعدی باحد من الناس قال فیأخذه الدجال لیذبحه فیجعل ما بین رقبته الی ترقوته نحاسا فلا یستطیع الیه سبیلا قال فیأخذ
بیدیه ورجلیه فیقذف به فیحسب الناس انما قذف به الی النار وانما القی فی الجنة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا اعظم الناس شهادة عند رب العالمین **حدثنا**
شهاب بن عباد العبدی ثنا ابراهیم بن حمید الرواسی عن اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن المغیرة بن شعبة قال ما سأل احد النبی صلی الله
علیه وسلم عن الدجال اکثر مما سألت قال وما یضرک منه انه لا یضرک قال قلت یا رسول الله انهم یقولون ان معه الطعام والانهار قال هو اهون علی الله من ذلک
حدثنا سریج بن یونس نا هشیم عن اسماعیل عن قیس عن المغیرة بن شعبة قال ما سأل احد النبی صلی الله علیه وسلم عن الدجال اکثر مما سألته قال وما
سؤالک قال انهم یقولون معه جبال من خبز ولحم ونهر ماء قال هو اهون علی الله من ذلک **حدثنا** ابوبکر بن ابی شیبة وابن نمیر قالا نا وکیع ح وحدثنا
اسحاق بن ابراهیم انا جریر ح وحدثنا ابن ابی عمر نا سفین ح وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا یزید بن هارون ح وحدثنی محمد بن رافع نا ابو اسامة
کلهم عن اسماعیل بهذا الاسناد نحو حدیث ابراهیم بن حمید وزاد فی حدیث یزید فقال لی ای بنی **حدثنا** عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی ثنا
شعبة عن النعمان بن سالم قال سمعت یعقوب بن عاصم بن عروة بن مسعود الثقفی یقول سمعت عبد الله بن عمرو وجاءه رجل فقال ما هذا الحدیث الذی
تحدث به تقول ان الساعة تقوم الی کذا وکذا فقال سبحان الله او لا اله الا الله او کلمة نحوهما لقد هممت ان لا احدث احدا شیئا ابدا انما قلت انکم سترون بعد
قلیل امرا عظیما یحرق البیت ویکون ویکون ثم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین لا ادری اربعین یوما او اربعین شهرا او
اربعین عاما فیبعث الله عیسی بن مریم کانه عروة بن مسعود فیطلبه فیهلکه ثم یمکث الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوة ثم یرسل الله ریحا باردة
من قبل الشام فلا یبقی علی وجه الارض احد فی قلبه مثقال ذرة من خیر او ایمان الا قبضته حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلته علیه حتی تقبضه قال سمعتها
من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فیبقی شرار الناس فی خفة الطیر واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولا ینکرون منکرا فیتمثل لهم الشیطان فیقول
الا تستجیبون فیقولون فما تأمرنا فیأمرهم بعبادة الاوثان وهم فی ذلک دار رزقهم حسن عیشهم ثم ینفخ فی الصور فلا یسمعه احد الا اصغی لیتا ورفع لیتا
قال واول من یسمعه رجل یلوط حوض ابله قال فیصعق ویصعق الناس ثم یرسل الله او قال ینزل الله مطرا کانه الطل او الظل نعمان الشاک فتنبت منه
اجساد الناس ثم ینفخ فیه اخری فاذا هم قیام ینظرون ثم یقال یا ایها الناس هلموا الی ربکم وقفوهم انهم مسئولون ثم یقال اخرجوا بعث النار فیقال من کم فیقال
من کل الف تسع مائة وتسعة وتسعین قال فذلک یوم یجعل الولدان شیبا وذلک یوم یکشف عن ساق **وحدثنی** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر
نا شعبة عن النعمان بن سالم قال سمعت یعقوب بن عاصم بن عروة بن مسعود قال سمعت رجلا قال لعبد الله بن عمرو انک تقول ان الساعة تقوم الی
کذا وکذا فقال لقد هممت ان لا احدثکم بشیء انما قلت انکم ترون بعد قلیل امرا عظیما فکان حریق البیت قال شعبة هذا او نحوه قال عبد الله بن عمرو
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج الدجال فی امتی وساق الحدیث بمثل حدیث معاذ وقال فی حدیثه فلا یبقی احد فی قلبه مثقال ذرة من
ایمان الا قبضته قال محمد بن جعفر حدثنی شعبة بهذا الحدیث مرات وعرضته علیه

(**قوله** صلی الله علیه وسلم فیأمر الدجال به فیشبح فیقول خذوه وشجوه) فاما اللفظ الاول فروی علی ثلثة اوجه احدها فیشبح بشین معجمة ثم باء موحدة ثم حاء مهملة ای مده علی بطنه والثانی شجوه بالجیم
المشددة من الشج وهو الجرح فی الراس والوجه الثانی فیشبح کالاول فیقول خذوه واشجوه بالباء والحاء والثالث فیشبح وشجوه کلاهما بالجیم وصحح القاضی الوجه الثانی وهو الذی ذکره الحمیدی فی الجمع
بین الصحیحین والاصح عندنا الاول واما قوله فیوسع ظهره فبإسکان الواو وفتح السین (**قوله** صلی الله علیه وسلم فیؤشر بالمئشار من مفرقه) هکذا الروایة یؤشر بالهمز والمئشار بهمزة بعد المیم وهو
الافصح ویجوز تخفیف الهمزة فیهما فتجعل فی الاول واوا وفی الثانی یاء ویجوز المنشار بالنون وعلی هذا یقال نشرتها ومفرق الراس بکسر الراء وسطه والترقوة بفتح التاء وضم القاف وهی
العظم الذی بین ثغرة النحر والعاتق (**قوله** صلی الله علیه وسلم وما ینصبک منه) هو بضم الیاء علی اللغة المشهورة ای ما یتعبک من امره قال ابن درید یقال انصبه المرض وغیره ونصبه
والاولی افصح قال وهو تغیر الحال من مرض او تعب (**قوله** قلت یا رسول الله انهم یقولون ان معه الطعام والانهار قال هو اهون علی الله من ذلک) قال القاضی معناه هو اهون
علی الله من ان یجعل ما خلقه الله تعالی علی یده مضلا للمؤمنین ومشککا لقلوبهم بل انما جعله لیزداد الذین آمنوا ایمانا وتثبت الحجة علی الکافرین والمنافقین ونحوهم ولیس معناه انه لیس معه شیء من ذلک
(**قوله** صلی الله علیه وسلم فیبعث الله عیسی بن مریم) ای ینزل من السماء حاکما بشرعنا وقد سبق بیان هذا فی کتاب الایمان قال القاضی رحمه الله تعالی نزول عیسی علیه السلام وقتله الدجال حق وصحیح عند اهل
السنة للاحادیث الصحیحة فی ذلک ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطله فوجب اثباته وانکر ذلک بعض المعتزلة والجهمیة ومن وافقهم وزعموا ان هذه الاحادیث مردودة بقوله تعالی وخاتم النبیین وبقوله صلی الله علیه
وسلم لا نبی بعدی وباجماع المسلمین انه لا نبی بعد نبینا صلی الله علیه وسلم وان شریعته مؤبدة الی یوم القیامة لا تنسخ وهذا استدلال فاسد لانه لیس المراد بنزول عیسی علیه السلام انه
ینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی هذه الاحادیث ولا فی غیرها شیء من هذا بل صحت هذه الاحادیث بنا وما سبق فی کتاب الایمان وغیرها انه ینزل حکما مقسطا یحکم بشرعنا و
یحیی من امور شرعنا ما هجره الناس (**قوله** فی کبد جبل) ای وسطه وداخله وکبد کل شیء وسطه (**قوله** صلی الله علیه وسلم فیبقی شرار الناس فی خفة الطیر واحلام السباع) قال العلماء
معناه یکونون فی سرعتهم الی الشرور وقضاء الشهوات والفساد کطیران الطیر وفی العدوان وظلم بعضهم بعضا فی اخلاق السباع العادیة (**قوله** صلی الله علیه وسلم اصغی لیتا ورفع
لیتا) اللیت بکسر اللام وآخره مثناة فوق وهی صفحة العنق وهی جانبه واصغی امال (**قوله** صلی الله علیه وسلم واول من یسمعه رجل یلوط حوض ابله) ای یطینه ویصلحه (**قوله**
کانه الطل او الظل) قال العلماء الاصح الطل بالمهملة وهو الموافق للحدیث الآخر انه کمنی الرجال (**قوله** فذلک یوم یکشف عن ساق) قال العلماء معناه ومعنی ما فی القرآن
یوم یکشف عن ساق یوم یکشف عن شدة وهول عظیم ای یظهر ذلک یقال کشف الحرب عن ساقها اذا اشتدت واصله ان من جد فی امره کشف عن ساقه مستمرا فی الجد والنشاط

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا محمد بن بشر عن ابی حیان عن ابی زرعة عن عبد الله بن عمرو قال حفظت من رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا لم انسه بعد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اول الآیات خروجا طلوع الشمس من مغربها وخروج الدابة علی الناس ضحی وایهما ما کانت قبل صاحبتها فالاخری علی اثرها قریب **وحدثنا** محمد بن عبد الله بن نمیر نا ابی نا ابو حیان عن ابی زرعة قال جلس مروان بن الحکم بالمدینة ثلاثة نفر من المسلمین فسمعوه وهو یحدث عن الآیات ان اولها خروجا الدجال فقال عبد الله بن عمرو لم یقل مروان شیئا قد حفظت من رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا لم انسه بعد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فذکر مثله **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی نا ابو احمد نا سفیان عن ابی حیان عن ابی زرعة قال تذاکروا الساعة عند مروان فقال عبد الله بن عمرو سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بمثل حدیثهما ولم یذکر ضحی **حدثنا** عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث وحجاج بن الشاعر کلاهما عن عبد الصمد واللفظ لعبد الوارث بن عبد الصمد حدثنی ابی عن جدی عن الحسین بن ذکوان نا ابن بریدة حدثنی عامر بن شراحیل الشعبی شعب همدان انه سأل فاطمة بنت قیس اخت الضحاک بن قیس وکانت من المهاجرات الاول فقال حدثینی حدیثا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسندیه الی احد غیره فقالت لئن شئت لافعلن فقال لها اجل حدثینی فقالت نکحت ابن المغیرة وهو من خیار شباب قریش یومئذ فاصیب فی اول الجهاد مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما تأیمت خطبنی عبد الرحمن بن عوف فی نفر من اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم وخطبنی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی مولاه اسامة بن زید وکنت قد حدثت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من احبنی فلیحب اسامة فلما کلمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت امری بیدک فانکحنی من شئت فقال انتقلی الی ام شریک وام شریک امرأة غنیة من الانصار عظیمة النفقة فی سبیل الله ینزل علیها الضیفان فقلت سافعل قال لا تفعلی ان ام شریک امرأة کثیرة الضیفان فانی اکره ان یسقط عنک خمارک او ینکشف الثوب عن ساقیک فیری القوم منک بعض ما تکرهین ولکن انتقلی الی ابن عمک عبد الله بن عمرو ابن ام مکتوم وهو رجل من بنی فهر فهر قریش وهو من البطن الذی هی منه فانتقلت الیه فلما انقضت عدتی سمعت نداء المنادی منادی رسول الله صلی الله علیه وسلم ینادی الصلاة جامعة فخرجت الی المسجد فصلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فکنت فی صف النساء الذی یلی ظهور القوم فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوته جلس علی المنبر وهو یضحک فقال لیلزم کل انسان مصلاه ثم قال تدرون لم جمعتکم قالوا الله ورسوله اعلم قال انی والله ما جمعتکم لرغبة ولا لرهبة ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن مسیح الدجال حدثنی انه رکب فی سفینة بحریة مع ثلاثین رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا فی البحر ثم ارفؤا الی جزیرة فی البحر حین مغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینة فدخلوا الجزیرة فلقیتهم دابة اهلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبله من دبره من کثرة الشعر فقالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسة قالوا وما الجساسة قالت ایها القوم انطلقوا الی هذا الرجل فی الدیر فانه الی خبرکم بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منها ان تکون شیطانة قال فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر فاذا فیه اعظم انسان رأیناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة یداه الی عنقه ما بین رکبتیه الی کعبیه بالحدید قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فاخبرونی ما انتم قالوا نحن اناس من العرب رکبنا فی سفینة بحریة فصادفنا البحر حین اغتلم فلعب بنا الموج شهرا ثم ارفأنا الی جزیرتک هذه فجلسنا فی اقربها فدخلنا الجزیرة فلقیتنا دابة اهلب کثیر الشعر لا ندری ما قبله من دبره من کثرة الشعر فقلنا ویلک ما انت فقالت انا الجساسة قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الی هذا الرجل فی الدیر فانه الی خبرکم بالاشواق فاقبلنا الیک سراعا

باب قصة الجساسة هی بفتح الجیم وتشدید السین المهملة الاولی قیل سمیت بذلک لتجسسها الاخبار للدجال وجاء عن عبد الله بن عمرو بن العاص انها دابة الارض المذکورة فی القرآن (**قوله** عن فاطمة بنت قیس قالت نکحت ابن المغیرة وهو من خیار شباب قریش یومئذ فاصیب فی اول الجهاد مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما تأیمت خطبنی عبد الرحمن) معنی تأیمت صرت ایما وهی التی لا زوج لها قال العلماء قولها فاصیب لیس معناه انه قتل فی الجهاد مع النبی صلی الله علیه وسلم وتأیمت بذلک انما تأیمت بطلاقه البائن کما ذکره مسلم فی الطریق الذی بعد هذا وکذا ذکره فی کتاب الطلاق وکذا ذکره المصنفون فی جمیع کتبهم وقد اختلفوا فی وقت وفاته فقیل توفی مع علی بن ابی طالب رضی الله عنه عقب طلاقها بالیمن حکاه ابن عبد البر وقیل بل عاش الی خلافة عمر رضی الله عنه حکاه البخاری فی التاریخ وانما معنی قولها فاصیب ای بجراحة او اصیب فی ماله او نحو ذلک هکذا تأوله العلماء قال القاضی انما ارادت بذلک عد فضائله فابتدأت بکونه خیر شباب قریش ثم ذکرت الباقی وقد سبق شرح حدیث فاطمة هذا فی کتاب الطلاق وبیان ما اشتمل علیه (**قوله** وام شریک من الانصار) هذا قد انکره بعض العلماء وقال انما هی قرشیة من بنی عامر بن لؤی واسمها غزیة وقیل غزیلة وقال آخرون هما اثنتان قرشیة وانصاریة (**قوله** ولکن انتقلی الی ابن عمک عبد الله بن عمرو ابن ام مکتوم وهو رجل من بنی فهر فهر قریش وهو من البطن الذی هی منه) هکذا هو فی جمیع النسخ **قوله** ابن ام مکتوم یکتب بالالف لانه صفة لعبد الله لا لعمرو فنسبه الی ابیه عمرو والی امه ام مکتوم فجمع نسبه الی ابویه کما فی عبد الله بن مالک ابن بحینة وعبد الله بن ابی ابن سلول ونظائر ذلک وقد سبق بیان هؤلاء کلهم فی کتاب الایمان فی حدیث المقداد حین قتل من قال لا اله الا الله قال القاضی المعروف انه لیس بابن عمها ولا من البطن الذی هی منه بل هی من بنی محارب ابن فهر وهو من بنی عامر بن لؤی هذا کلام القاضی والصواب ان ما جاءت به الروایة صحیح والمراد بالبطن هنا القبیلة لا البطن الذی هو اخص منها والمراد انه ابن عمها مجازا لکونه من قبیلتها فالروایة صحیحة ولله الحمد (**قوله** الصلوة جامعة) هو بنصب الصلوة وجامعة الاول علی الاغراء والثانی علی الحال (**قولها** فلما تأیمت خطبنی عبد الرحمن الی آخره) ظاهره ان الخطبة کانت فی نفس العدة ولیس کذلک وانما کانت بعد انقضائها کما صرح به فی الاحادیث السابقة فی کتاب الطلاق فیتأول هذا اللفظ الواقع هنا علی ذلک ویکون قوله انتقلی الی ام شریک والی ابن ام مکتوم مقدما علی الخطبة وعطفت جملة علی جملة من غیر ترتیب (**قوله** صلی الله علیه وسلم عن تمیم الداری حدثنی انه رکب سفینة) هذا معدود فی مناقب تمیم لان النبی صلی الله علیه وسلم روی عنه هذه القصة وفیه روایة الفاضل عن المفضول وروایة المتبوع عن تابعه وفیه قبول خبر الواحد (**قوله** صلی الله علیه وسلم ثم ارفؤا الی جزیرة) هو بالهمز ای التجئوا الیها (**قوله** فجلسوا فی اقرب السفینة) هو بضم الراء وهی سفینة صغیرة تکون مع الکبیرة کالحبیبة یتصرف فیها رکاب السفینة لقضاء حوائجهم الجمع قوارب الواحد قارب بکسر الراء وفتحها وجاء هنا اقرب وهو صحیح لکنه خلاف القیاس وقیل المراد باقرب السفینة اخریاتها وما قرب منها للنزول (**قوله** دابة اهلب کثیر الشعر) الاهلب غلیظ الشعر کثیره (**قوله** فانه الی خبرکم بالاشواق) ای شدید الاشواق الیه

وفزعنا منها ولم نأمن ان تكون شيطانة فقال اخبروني عن نخل بيسان قلنا عن اى شانها تستخبر قال اسالكم عن نخلها هل تثمر قلنا له نعم قال اما انها
يوشك ان لا تثمر قال اخبروني عن بحيرة طبرية قلنا عن اى شانها تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال اما ان ماءها يوشك ان يذهب قال
اخبروني عن عين زغر قالوا عن اى شانها تستخبر قال هل في العين ماء وهل يزرع اهلها بماء العين قلنا له نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من مائها
قال اخبروني عن نبي الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب قال قاتله العرب قلنا نعم قال كيف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر على من يليه
من العرب واطاعوه قال قال لهم قد كان ذاك قلنا نعم قال اما ان ذاك خير لهم ان يطيعوه واني مخبركم عني اني انا المسيح الدجال واني اوشك ان
يؤذن لي في الخروج فاخرج فاسير في الارض فلا ادع قرية الا هبطتها في اربعين ليلة غير مكة وطيبة فهما محرمتان علي كلتاهما كلما اردت ان ادخل
واحدة او واحدا منهما استقبلني ملك بيده السيف صلتا يصدني عنها وان على كل نقب منها ملائكة يحرسونها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وطعن بمخصرته في المنبر هذه طيبة هذه طيبة هذه طيبة يعني المدينة الا هل كنت حدثتكم ذلك فقال الناس نعم فانه اعجبني حديث تميم انه وافق
الذي كنت احدثكم عنه وعن المدينة ومكة الا انه في بحر الشام او بحر اليمن لا بل من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق وما هو
واومى بيده الى المشرق قالت فحفظت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** يحيى بن حبيب الحارثي نا خالد بن الحارث الهجيمي ابو عثمان
نا قرة نا سيار ابو الحكم نا الشعبي قال دخلنا على فاطمة بنت قيس فاتحفتنا برطب يقال له رطب ابن طاب وسقتنا سويق سلت فسالتها عن المطلقة ثلاثا
اين تعتد قالت طلقني بعلي ثلاثا فاذن لي النبي صلى الله عليه وسلم ان اعتد في اهلي قالت فنودي في الناس ان الصلوة جامعة قالت فانطلقت فيمن
انطلق من الناس قالت فكنت في الصف المقدم من النساء وهو يلي المؤخر من الرجال قالت فسمعت النبي صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يخطب
فقال ان بني عم لتميم الداري ركبوا في البحر وساق الحديث وزاد فيه قالت فكانما انظر الى النبي صلى الله عليه وسلم واهوى بمخصرته الى الارض وقال هذه
طيبة يعني المدينة **وحدثنا** الحسن بن علي الحلواني واحمد بن عثمان النوفلي قالا نا وهب بن جرير نا ابي قال سمعت غيلان بن جرير يحدث
عن الشعبي عن فاطمة بنت قيس قالت قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم تميم الداري فاخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ركب البحر فنكهت به
سفينته فسقط الى جزيرة فخرج اليها يلتمس الماء فلقي نسانا يجر شعره واقتص الحديث وقال فيه ثم قال اما انه لو قد اذن لي في الخروج قد وطئت البلاد كلها
غير طيبة فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الناس فحدثهم قال هذه طيبة وذلك الدجال **حدثني** ابو بكر بن اسحاق نا يحيى بن بكير نا المغيرة
يعني الحزامي عن ابي الزناد عن الشعبي عن فاطمة بنت قيس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قعد على المنبر فقال ايها الناس حدثني تميم الداري ان اناسا
من قومه كانوا في البحر في سفينة لهم فانكسرت بهم فركب بعضهم على لوح من الواح السفينة فخرجوا الى جزيرة في البحر وساق الحديث **حدثنا** علي بن حجر نا
الوليد بن مسلم حدثني ابن عمر يعني الاوزاعي عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة حدثني انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس من
بلد الا سيطأه الدجال الا مكة والمدينة وليس نقب من انقابها الا عليه الملائكة صافين تحرسها فينزل بالسبخة فترجف المدينة ثلاث رجفات يخرج
اليه منها كل كافر ومنافق **وحدثنا** ابو بكر بن ابي شيبة نا يونس بن محمد عن حماد بن سلمة عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فذكر نحوه غير انه قال فيأتي سبخة الجرف فيضرب رواقه وقال فيخرج اليه كل منافق ومنافقة **حدثنا** منصور بن ابي مزاحم نا
يحيى بن حمزة عن الاوزاعي عن اسحاق بن عبد الله عن عمه انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يتبع الدجال من يهود اصبهان سبعون الفا
عليهم الطيالسة **حدثني** هارون بن عبد الله نا حجاج بن محمد قال قال ابن جريج حدثني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول اخبرتني ام شريك انها
سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ليفرن الناس من الدجال في الجبال قالت ام شريك يا رسول الله فاين العرب يومئذ قال هم قليل **وحدثناه**
محمد بن بشار وعبد بن حميد قالا نا ابو عاصم عن ابن جريج بهذا الاسناد **حدثني** زهير بن حرب نا احمد بن اسحاق الحضرمي نا عبد العزيز يعني ابن المختار نا ايوب
عن حميد بن هلال عن رهط منهم ابو الدهماء وابو قتادة قالوا كنا نمر على هشام بن عامر نأتي عمران بن حصين فقال ذات يوم انكم لتجاوزوني الى رجال
ما كانوا باحضر لرسول الله صلى الله عليه وسلم مني ولا اعلم بحديثه مني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما بين خلق آدم الى قيام الساعة خلق
اكبر من الدجال **وحدثني** محمد بن حاتم نا عبد الله بن جعفر الرقي نا عبيد الله بن عمرو عن ايوب عن حميد بن هلال عن ثلاثة رهط من قومه فيهم
ابو قتادة قالوا كنا نمر على هشام بن عامر الى عمران بن حصين مثل حديث عبد العزيز بن مختار غير انه قال امر اكبر من الدجال

(قوله فزعنا) اى خفنا (قوله صادفنا البحر حين اغتلم) اى هاج وجاوز حده المعتاد قال الكسائي الاغتلام ان يتجاوز الانسان ما حده من الخمر والمباح (قوله
عين زغر) هي بزاي معجمة مضمومة ثم غين معجمة ثم راء وهي بلدة معروفة في الجانب القبلي من الشام واما طيبة فهي المدينة ويقال لها ايضا طابة وسبق في كتاب الحج
اشتقاقها مع باقي اسمائها (قوله بيده السيف صلتا) بفتح الصاد وضمها اى مسلولا (قوله صلى الله عليه وسلم من قبل المشرق ما هو) قال
القاضي لفظة ما هو زائدة صلة للكلام ليست بنافية والمراد اثبات انه في جهات المشرق (قوله فاتحفتنا برطب يقال له رطب ابن طاب وسقتنا
سويق سلت) اى ضيفتنا بنوع من الرطب وقد سبق بيانه وسبق ان تمر المدينة مائة وعشرون نوعا سلت بضم السين واسكان اللام وبتاء مثناة
فوق وهو حب يشبه الحنطة ويشبه الشعير (قوله تاهت به سفينته) اى سلكت عن الطريق (قوله فيضرب رواقه) اى ينزل هناك ويضع ثقله

باب في بقية من احاديث الدجال

(قوله صلى الله عليه وسلم يتبع الدجال من يهود اصبهان سبعون الفا) هكذا هو في جميع النسخ بلا واو وسبعون بسين ثم باء موحدة وكذا نقله القاضي عن رواية الاكثرين قال وفي رواية ابن ماهان
تسعون الفا بالتاء المثناة قبل السين والصحيح المشهور الاول واصبهان بفتح الهمزة وكسرها وبالباء والفاء (قوله صلى الله عليه وسلم ما بين خلق آدم الى قيام الساعة خلق اكبر من الدجال) المراد اكبر فتنة واعظم شوكة

حدثنا يحيى بن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا نا اسمعيل يعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال ستا طلوع الشمس من مغربها او الدخان او الدجال او الدابة او خاصة احدكم او امر العامة حدثنا امية بن بسطام العيشي نا يزيد بن زريع نا شعبة عن قتادة عن الحسن عن زياد بن رياح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال ستا الدجال والدخان ودابة الارض وطلوع الشمس من مغربها وامر العامة وخويصة احدكم وحدثناه زهير بن حرب ومحمد بن المثنى قالا نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا همام عن قتادة بهذا الاسناد مثله حدثنا يحيى بن يحيى انا حماد بن زيد عن معلى بن زياد عن معاوية بن قرة عن معقل بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ح وحدثناه قتيبة بن سعيد نا حماد عن المعلى بن زياد رده الى معاوية بن قرة رده الى معقل بن يسار رده الى النبي صلى الله عليه وسلم قال العبادة في الهرج كهجرة الي وحدثنيه ابو كامل نا حماد بهذا الاسناد نحوه حدثنا زهير بن حرب نا عبد الرحمن يعني ابن مهدي نا شعبة عن علي بن الاقمر عن ابي الاحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة الا على شرار الناس حدثنا سعيد بن منصور نا يعقوب بن عبد الرحمن وعبد العزيز ابن ابي حازم عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ح وحدثنا قتيبة بن سعيد واللفظ له نا يعقوب عن ابي حازم انه سمع سهلا يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يشير باصبعه التي تلي الابهام والوسطى وهو يقول بعثت انا والساعة هكذا حدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة نا انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين قال شعبة وسمعت قتادة يقول في قصصه كفضل احداهما على الاخرى فلا ادري اذكره عن انس او قاله قتادة وحدثنا يحيى بن حبيب الحارثي نا خالد يعني ابن الحارث نا شعبة قال سمعت قتادة وابا التياح يحدثان انهما سمعا انسا يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعثت انا والساعة هكذا وقرن شعبة بين اصبعيه المسبحة والوسطى يحكيه وحدثنا عبيد الله بن معاذ نا ابي ح وحدثنا محمد بن الوليد نا محمد بن جعفر قالا نا شعبة عن ابي التياح عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا وحدثناه محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن شعبة عن حمزة يعني الضبعي وابي التياح عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل حديثهم وحدثنا ابو غسان المسمعي نا معتمر عن ابيه عن معبد عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين قال وضم السبابة والوسطى حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وابو كريب قالا نا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت كان الاعراب اذا قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم سألوه عن الساعة متى الساعة فنظر الى احدث انسان منهم فقال ان يعش هذا لم يدركه الهرم قامت عليكم ساعتكم وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة نا يونس بن محمد عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم متى تقوم الساعة وعنده غلام من الانصار يقال له محمد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعش هذا الغلام فعسى ان لا يدركه الهرم حتى تقوم الساعة وحدثنا حجاج بن الشاعر نا سليمان بن حرب نا حماد يعني ابن زيد نا معبد بن هلال العنزي عن انس بن مالك ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم قال متى تقوم الساعة قال فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم هنيهة ثم نظر الى غلام بين يديه من ازد شنوءة فقال ان عمر هذا لم يدركه الهرم حتى تقوم الساعة قال قال انس ذاك الغلام من اترابي يومئذ حدثنا هارون بن عبد الله نا عفان بن مسلم نا همام نا قتادة عن انس قال مر غلام للمغيرة بن شعبة وكان من اقراني فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان يؤخر هذا فلن يدركه الهرم حتى تقوم الساعة حدثني زهير بن حرب نا سفيان بن عيينة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة يبلغ به قال تقوم الساعة والرجل يحلب اللقحة فما يصل الاناء الى فيه حتى تقوم والرجلان يتبايعان الثوب فما ينتبايعانه حتى تقوم والرجل يليط في حوضه فما يصدره حتى تقوم حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين النفختين اربعون قالوا يا ابا هريرة اربعين يوما قال ابيت

(قوله صلى الله عليه وسلم بادروا بالاعمال ستا طلوع الشمس من مغربها او الدجال او الدخان او الدابة او خاصة احدكم او امر العامة) وفي الرواية الثانية الدجال والدخان الى قوله وخويصة احدكم فذكر الستة في الرواية الاولى معطوفة بأو التي هي للتقسيم وفي الثانية بالواو قال هشام خاصة احدكم الموت وخويصة تصغير خاصة وقال قتادة امر العامة القيمة كذا ذكره عنها عبد بن حميد (قوله امية بن بسطام العيشي) هو بالشين المعجمة قال القاضي قال بعضهم صوابه العاشي بالالف منسوب الى بني عائش بن تيم الله بن ثعلبة ولكن الذي ذكره عبد الغني وابن ماكولا وسائر الحفاظ وهو الموجود في مسلم وسائر كتب الحديث العيشي ولعله على مذهب من يقول من العرب في عائشة عيشة قال علي بن حمزة هي لغة صحيحة جاءت في الكلام الفصيح قلت وقد حكى هذه اللغة ايضا ثعلب عن ابن الاعرابي وقد سبق ان بسطام بكسر الباء وفتحها وانه يجوز فيه الصرف وتركه (قوله عن زياد بن رياح) هو بكسر الراء وبالمثناة هكذا قاله عبد الغني المصري والجمهور وحكى البخاري وغيره فتح المثناة والموحدة مع فتح الراء باب فضل العبادة في الهرج (قوله صلى الله عليه وسلم العبادة في الهرج كهجرة الي) المراد بالهرج هنا الفتنة واختلاط امور الناس وسبب كثرة فضل العبادة فيه ان الناس يغفلون عنها ويشتغلون عنها ولا يتفرغ لها الا الافراد باب قرب الساعة (قوله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة هكذا وفي رواية كهاتين وضم السبابة والوسطى وفي رواية قرن بينهما قال قتادة كفضل احداهما على الاخرى) روي بنصب الساعة ورفعها واما معناه فقيل المراد بينهما شيء يسير كما بين الاصبعين في الطول وقيل هو اشارة الى قرب المجاورة (قوله سألوه عن الساعة متى الساعة فنظر الى احدث انسان منهم فقال ان يعش هذا لم يدركه الهرم قامت عليكم ساعتكم وفي رواية ان يعش هذا الغلام فعسى ان لا يدركه الهرم حتى تقوم الساعة وفي رواية ان عمر هذا لم يدركه الهرم حتى تقوم الساعة وفي رواية ان يؤخر هذا) قال القاضي هذه الروايات كلها محمولة على معنى الاول والمراد بساعتكم موتكم ومعناه يموت ذلك القرن او اولئك المخاطبون قلت ويحتمل انه علم ان ذلك الغلام لا يبلغ الهرم ولا يعمر ولا يؤخر (قوله والرجل يليط في حوضه) هكذا هو في معظم النسخ بفتح الياء وكسر اللام وتخفيف الطاء وفي بعضها يليط بزيادة ياء وفي بعضها يلوط ومعنى الجميع واحد وهو انه يطينه ويصلحه باب ما بين النفختين (قوله صلى الله عليه وسلم ما بين النفختين اربعون قالوا يا ابا هريرة اربعون يوما قال ابيت الى آخره) معناه ابيت ان اجزم بان المراد اربعون يوما او سنة او شهرا بل الذي اجزم به انها اربعون جملة وقد جاءت مفسرة من رواية غيره في غير مسلم اربعون سنة

قالوا اربعین شهرا قال ابیت قالوا اربعین سنة قال ابیت ثم ینزل من السماء ماء فینبتون کما ینبت البقل قال ولیس من الانسان شیء لا یبلی الا عظما واحدا
وهو عجب الذنب ومنه یرکب الخلق یوم القیمة **وحدثنا** قتیبة بن سعید نا المغیرة یعنی الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال کل ابن آدم یاکله التراب الا عجب الذنب منه خلق وفیه یرکب **وحدثنا** محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما
حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی الانسان عظما لا تاکله الارض ابدا فیه یرکب یوم القیمة قالوا ای عظم
هو یا رسول الله قال عجب الذنب **حدثنا** قتیبة بن سعید نا عبد العزیز یعنی الدراوردی عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر **حدثنا** عبد الله بن مسلمة بن قعنب نا سلیمان یعنی ابن بلال عن جعفر عن ابیه عن جابر بن عبد الله ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالیة والناس کنفته فمر بجدی اسک میت فتناوله فاخذ باذنه ثم قال ایکم یحب ان هذا له بدرهم
فقالوا ما نحب انه لنا بشیء وما نصنع به قال تحبون انه لکم قالوا والله لو کان حیا کان عیبا فیه لانه اسک فکیف وهو میت فقال فوالله للدنیا اهون علی
الله من هذا علیکم **حدثنی** محمد بن المثنی العنزی وابراهیم بن محمد بن عرعرة السامی قالا نا عبد الوهاب یعنیان الثقفی عن جعفر عن ابیه عن جابر عن النبی
صلی الله علیه وسلم بمثله غیر ان فی حدیث الثقفی فلو کان حیا کان هذا السمک به عیبا **حدثنا** هداب بن خالد نا همام نا قتادة عن مطرف عن ابیه
قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم وهو یقرأ الهکم التکاثر قال یقول ابن آدم مالی مالی قال وهل لک یا ابن آدم من مالک الا ما اکلت فافنیت او لبست
فابلیت او تصدقت فامضیت **حدثنا** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة وقال ابن المثنی نا ابن ابی عدی عن سعید ح وحدثنا
ابن المثنی نا معاذ بن هشام نا ابی کلهم عن قتادة عن مطرف عن ابیه قال انتهیت الی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر بمثل حدیث همام **حدثنا** سوید
ابن سعید حدثنی حفص بن میسرة عن العلاء عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یقول العبد مالی مالی وان ماله من ماله ثلاث
ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقتنی وما سوی ذلک فهو ذاهب وتارکه للناس **وحدثنیه** ابو بکر بن اسحق قال نا ابن ابی مریم قال
اخبرنی محمد بن جعفر قال اخبرنی العلاء بن عبد الرحمن بهذا الاسناد مثله **حدثنا** یحیی بن یحیی وزهیر بن حرب کلاهما عن ابن عیینة قال
یحیی انا سفیان بن عیینة عن عبد الله بن ابی بکر قال سمعت انس بن مالک یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یتبع المیت ثلثة فیرجع
اثنان ویبقی واحد یتبعه اهله وماله وعمله فیرجع اهله وماله ویبقی عمله **حدثنی** حرملة بن یحیی بن عبد الله انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن
شهاب عن عروة بن الزبیر ان المسور بن مخرمة اخبره ان عمرو بن عوف وهو حلیف بنی عامر بن لؤی وکان شهد بدرا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اخبره
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث ابا عبیدة بن الجراح الی البحرین یاتی بجزیتها وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم هو صالح اهل البحرین واقر علیهم العلاء بن
الحضرمی فقدم ابو عبیدة بمال من البحرین فسمعت الانصار بقدوم ابی عبیدة فوافوا صلوة الفجر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم انصرف
فتعرضوا له فتبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم حین راهم ثم قال اظنکم سمعتم ان ابا عبیدة قدم بشیء من البحرین فقالوا اجل یا رسول الله قال فابشروا واملوا ما یسرکم
فوالله ما الفقر اخشی علیکم ولکنی اخشی علیکم ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوها کما تنافسوها فتهلککم کما اهلکتهم **حدثنا** الحسن
الحلوانی وعبد بن حمید جمیعا عن یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح ح وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی نا ابو الیمان انا شعیب کلاهما عن الزهری باسناد یونس
ومثل حدیثه غیر ان فی حدیث صالح وتلهیکم کما الهتهم **حدثنا** عمرو بن سواد العامری انا عبد الله بن وهب اخبرنی عمرو بن الحارث ان بکر بن سوادة حدثه ان یزید بن رباح
هو ابو فراس مولی عبد الله بن عمرو بن العاص حدثه عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال اذا فتحت علیکم فارس والروم ای قوم انتم
قال عبد الرحمن بن عوف نقول کما امرنا الله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم او غیر ذلک تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون او نحو ذلک ثم
تنطلقون فی مساکین المهاجرین فتجعلون بعضهم علی رقاب بعض **حدثنا** یحیی بن یحیی وقتیبة بن سعید قال قتیبة نا وقال یحیی انا المغیرة بن عبد الرحمن
الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا نظر احدکم الی من فضل علیه فی المال والخلق فلینظر الی من هو اسفل منه
ممن فضل علیه **وحدثنا** محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث ابی الزناد سواء
حدثنی زهیر بن حرب نا جریر ح وحدثنا ابو کریب نا ابو معویة ح وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة واللفظ له نا ابو معویة ووکیع عن الاعمش عن ابی صالح
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انظروا الی من هو اسفل منکم ولا تنظروا الی من هو فوقکم فهو اجدر ان لا تزدروا نعمة الله قال ابو معویة علیکم

(قوله عجب الذنب) هو بفتح العین واسکان الجیم ای العظم اللطیف الذی فی اسفل الصلب وهو راس العصعص ویقال له عجم بالمیم وهو اول ما یخلق من الآدمی وهو الذی یبقی منه لیعاد ترکیب الخلق علیه (قوله صلی الله علیه وسلم وکل ابن آدم یاکله التراب الا عجب الذنب) هذا مخصوص فخص منه الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم فان الله حرم علی الارض اجسادهم کما صرح به فی الحدیث **کتاب الزهد** (قوله صلی الله علیه وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر) معناه ان کل مؤمن مسجون ممنوع فی الدنیا من الشهوات المحرمة والمکروهة مکلف بفعل الطاعات الشاقة فاذا مات استراح من هذا وانقلب الی ما اعد الله تعالی له من النعیم الدائم والراحة الخالصة من المنغصات واما الکافر فنالوا من ذلک حاصل فی الدنیا مع قلته وتکدیره بالمنغصات فاذا مات صار الی العذاب الدائم وشقاء الابد قوله الناس کنفته وفی بعض النسخ کنفتیه معنی الاول جانبه والثانی جانبیه (قوله جدی اسک) ای صغیر الاذنین (قوله ابن عرعرة السامی) هو بالسین المهملة وعرعرة بعینین مهملتین مفتوحتین (قوله صلی الله علیه وسلم او اعطی فاقتنی) هکذا هو فی معظم النسخ لمعظم الرواة فاقتنی بالتاء ومعناها ادخره لآخرته ای او خر ثوابه وفی بعضها فاقنی بحذف التاء ای ارضی (قوله صلی الله علیه وسلم اذا فتحت علیکم فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف نقول کما امرنا الله) معناه نحمده ونشکره ونساله المزید من فضله (قوله صلی الله علیه وسلم تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون او نحو ذلک ثم تنطلقون فی مساکین المهاجرین فتجعلون بعضهم علی رقاب بعض) قال العلماء التنافس الی الشیء المسابقة الیه وکراهة اخذ غیرک ایاه وهو اول درجات الحسد واما الحسد فهو تمنی زوال النعمة عن صاحبها والتدابر التقاطع وقد یبقی مع التدابر شیء من المودة او لا یکون مودة ولا بغض واما التباغض فهو بعد هذا ولهذا رتبت فی الحدیث وقوله ثم تنطلقون فی مساکین المهاجرین ای ضعفائهم فیجعلون بعضهم امراء علی بعض هکذا فسره (قوله صلی الله علیه وسلم انظروا الی من هو اسفل منکم ولا تنظروا الی من هو فوقکم فهو اجدر ان لا تزدروا نعمة الله علیکم)

حدثنا شیبان بن فروخ نا همام نا اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة حدثنی عبد الرحمن بن ابی عمرة ان ابا هریرة حدثه انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان ثلثة فی بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی فاراد الله ان یبتلیهم فبعث الیهم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیء احب الیك قال لون حسن وجلد حسن ویذهب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحه فذهب عنه قذره واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیك قال الابل وقال البقر شك اسحاق لان الابرص والاقرع قال احدهما الابل وقال الآخر البقر قال فاعطی ناقة عشراء فقال بارك الله لك فیها قال فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیك فقال شعر حسن ویذهب عنی هذا الذی قد قذرنی الناس قال فمسحه فذهب عنه قال واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیك قال البقر فاعطی بقرة حاملا قال بارك الله تعالی لك فیها قال فاتی الاعمی فقال ای شیء احب الیك قال ان یرد الله الی بصری فابصر به الناس قال فمسحه فرد الله الیه بصره قال فای المال احب الیك قال الغنم فاعطی شاة والدا فانتج هذان وولد هذا فکان لهذا واد من الابل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من الغنم قال ثم انه اتی الابرص فی صورته وهیئته فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا بالله ثم بك اسألك بالذی اعطاك اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ علیه فی سفری فقال الحقوق کثیرة فقال له کانی اعرفك الم تکن ابرص یقذرك الناس فقیرا فاعطاك الله فقال انما ورثت هذا المال کابر عن کابر فقال ان کنت کاذبا فصیرك الله الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورته فقال له مثل ما قال لهذا ورد علیه مثل ما رد علی هذا فقال ان کنت کاذبا فصیرك الله الی ما کنت قال واتی الاعمی فی صورته وهیئته فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا بالله ثم بك اسألك بالذی رد علیك بصرك شاة اتبلغ بها فی سفری فقال قد کنت اعمی فرد الله الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك الیوم شیئا اخذته لله فقال امسك مالك فانما ابتلیتم فقد رضی عنك وسخط علی صاحبیك حدثنا اسحاق بن ابراهیم وعباس بن عبد العظیم واللفظ لاسحاق قال عباس نا وقال اسحاق انا ابو بکر الحنفی نا بکیر بن مسمار حدثنی عامر بن سعد قال کان سعید بن ابی وقاص فی ابله فجاءه ابنه عمر فلما رآه سعد قال اعوذ بالله من شر هذا الراکب فنزل فقال له انزلت فی ابلك وغنمك وتركت الناس یتنازعون الملك بینهم فضرب سعد فی صدره فقال اسکت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله یحب العبد التقی الغنی الخفی حدثنا یحیی بن حبیب الحارثی نا المعتمر قال سمعت اسمعیل عن قیس عن سعد ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر نا ابی وابن بشر قالا نا اسمعیل عن قیس قال سمعت سعد بن ابی وقاص یقول والله انی لاول رجل من العرب رمی بسهم فی سبیل الله ولقد کنا نغزو مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لنا طعام نأکله الا ورق الحبلة وهذا السمر حتی ان احدنا لیضع کما تضع الشاة ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی علی الدین لقد خبت اذا وضل عملی ولم یقل ابن نمیر اذا وحدثناه یحیی بن یحیی انا وکیع عن اسمعیل بن ابی خالد بهذا الاسناد وقال حتی ان کان احدنا لیضع کما تضع العنز ما یخلطه بشیء حدثنا شیبان ابن فروخ نا سلیمان بن المغیرة نا حمید بن هلال عن خالد بن عمیر العدوی قال خطبنا عتبة بن غزوان فحمد الله واثنی علیه ثم قال اما بعد

معنی اجد راحق وتزدرد والتحقر واقال ابن جریر وغیره هذا حدیث جامع لانواع من الخیر لان الانسان اذا رای من فضل علیه فی الدنیا طلبت نفسه مثل ذلك واستصغر ما عنده من نعمة الله تعالی وحرص علی الازدیاد ویلحق بذلك ای یقاربه هذا هو الموجود فی غالب الناس واما اذا نظر فی امور الدنیا الی من هو دونه فیها ظهرت له نعمة الله تعالی علیه فشکرها وتواضع وفعل فیه الخیر (قوله صلی الله علیه وسلم اراد الله ان یبتلیهم) وفی بعض النسخ یبتلیهم باسقاط المثناة فوق ومعناهما الاختبار والناقة العشراء الحامل القریبة الولادة (قوله صلی الله علیه وسلم شاة والدا) ای وضعت ولدها وهو معها (قوله صلی الله علیه وسلم فانتج هذان وولد هذا) هکذا الروایة فانتج رباعی وهی لغة قلیلة الاستعمال والمشهور نتج ثلاثی ومن حکی اللغتین الاخفش ومعناه تولی الولادة وهی النتج والانتاج ومعنی ولد هذا بتشدید اللام معنی انتج والناتج للابل والمولد للغنم وغیرها هو کالقابلة للنساء (قوله انقطعت بی الحبال) هو بالحاء وهی الاسباب وقیل الطرق وفی بعض نسخ البخاری الجبال بالجیم وردی الحیل جمع حیلة وکله صحیح (قوله ورثت هذا المال کابرا عن کابر) ای ورثته عن آبائی الذین ورثوه من اجدادی الذین ورثوه من آبائهم کبیرا عن کبیر فی العز والشرف والثروة (قوله فوالله لا اجهدك الیوم شیئا اخذته لله تعالی) هکذا هو فی روایة الجمهور اجهدك بالجیم والهاء وفی روایة ابن ماهان احمدك بالحاء والمیم ووقع فی البخاری بالوجهین لکن الاشهر فی مسلم بالجیم وفی البخاری بالحاء ومعنی الجیم لا اشق علیك بردشیء تاخذه او تطلبه من مالی والجهد المشقة ومعناه بالحاء لا احمدك بترك شیء تحتاج الیه وتریده فتکون لفظة الترك محذوفة مرادة کما قال الشاعر ؎ لیس علی طول الحیاة ندم ؎ ای فوت طول الحیاة وفی هذا الحدیث الحث علی الرفق بالضعفاء واکرامهم وتبلیغهم ما یطلبون مما یمکن والحذر من کسر قلوبهم واحتقارهم وفیه التحدث بنعمة الله تعالی وذم جحدها والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم ان الله یحب العبد التقی الغنی الخفی) المراد بالغنی غنی النفس هذا هو الغنی المحبوب لقوله صلی الله علیه وسلم ولکن الغنی غنی النفس واشار القاضی الی ان المراد به الغنی بالمال واما الخفی فبالخاء المعجمة هذا هو الموجود فی النسخ والمعروف فی الروایات وذکر القاضی ان بعض رواة مسلم رواه بالمهملة فمعناه بالمعجمة الخامل المنقطع الی العبادة والاشتغال بامور نفسه ومعناه بالمهملة الوصول للرحم اللطیف بهم ولغیرهم من الضعفاء والصحیح بالمعجمة وفی هذا الحدیث حجة لمن یقول الاعتزال افضل من الاختلاط وفی المسئلة خلاف سبق بیانه مرات ومن قال بتفضیل الاختلاط قد یتاول هذا علی الاعتزال وقت الفتنة ونحوها (قوله والله انی لاول رجل من العرب رمی بسهم فی سبیل الله) فیه منقبة ظاهرة له وجواز مدح الانسان نفسه عند الحاجة وقد سبقت نظائره وشرحها (قوله ما لنا طعام نأکله الا ورق الحبلة وهذا السمر) الحبلة بضم الحاء المهملة واسکان الموحدة والسمر بفتح السین وضم المیم وهما نوعان من شجر البادیة کذا قاله ابو عبید وآخرون وقیل الحبلة ثمر العضاه وهذا یظهر علی روایة البخاری الا الحبلة وورق السمر وفی هذا بیان ما کانوا علیه من الزهد فی الدنیا والتقلل منها والصبر فی طاعة الله تعالی علی المشاق الشدیدة (قوله ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی علی الدین) قالوا المراد بنی اسد بنو الزبیر بن العوام ابن خویلد بن اسد بن عبد العزی قال الهروی معنی تعزرنی توقفنی والتعزیر التوقیف علی الاحکام والفرائض وقال ابن جریر معناه تقومنی وتعلمنی ومنه تعزیر السلطان وهو تقویمه بالتادیب وقال الجرمی معناه اللوم والعتب وقیل معناه توبخنی علی التقصیر فیه

بالعین وفتح الشین والمد ما اتی علی جلها عشرة اشهر ثم هی تسمی فیه فقیل لکل حامل ا ۱۲ مطلقا عشراء وانما یطلق علی الابل والخیل وعشراء بین تثنیتها قلبت الهمزة واوا لضم الجار ۱۲

اطلق علیه الابرص باعتبار ما کان وکذا الاقرع والاعمی ۱۲ منه

التقی

فان الدنیا قد آذنت بصرم وولت حذاء ولم یبق منها الا صبابة کصبابة الاناء یتصابها صاحبها وانکم منتقلون منها الی دار لا زوال لها فانتقلوا بخیر ما بحضرتکم فانه قد
ذکر لنا ان الحجر یلقی من شفة جهنم فیهوی فیها سبعین عاما لا یدرک لها قعرا ووالله لتملأن افعجبتم ولقد ذکر لنا ان ما بین مصراعین من مصاریع الجنة
مسیرة اربعین سنة ولیاتین علیها یوم وهو کظیظ من الزحام ولقد رایتنی سابع سبعة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لنا طعام الا ورق الشجر حتی
قرحت اشداقنا فالتقطت بردة فشققتها بینی وبین سعد بن مالک فاتزرت بنصفها واتزر سعد بنصفها فما اصبح الیوم منا احد الا اصبح امیرا علی
مصر من الامصار وانی اعوذ بالله ان اکون فی نفسی عظیما وعند الله صغیرا وانها لم تکن نبوة قط الا تناسخت حتی تکون اخر عاقبتها ملکا فستخبرون وتجربون
الامراء بعدنا **وحدثنی** اسحاق بن عمر بن سلیط نا سلیمان بن المغیرة نا حمید بن هلال عن خالد بن عمیر وقد ادرک الجاهلیة قال خطب عتبة بن غزوان وکان
امیرا علی البصرة فذکر نحو حدیث شیبان **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء نا وکیع عن قرة بن خالد عن حمید بن هلال عن خالد بن عمیر قال سمعت عتبة بن غزوان
یقول لقد رایتنی سابع سبعة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ما طعامنا الا ورق الحبلة حتی قرحت اشداقنا **حدثنا** محمد بن ابی عمر نا سفیان عن سهیل
ابن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قالوا یا رسول الله هل نری ربنا یوم القیمة قال هل تضارون فی رؤیة الشمس فی الظهیرة لیست فی سحابة قالوا لا قال
فهل تضارون فی رؤیة القمر لیلة البدر لیس فی سحابة قالوا لا قال فوالذی نفسی بیده لا تضارون فی رؤیة ربکم الا کما تضارون فی رؤیة احدهما قال فیلقی العبد
فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک تراس وتربع فیقول بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی انساک کما
نسیتنی ثم یلقی الثانی فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک تراس وتربع فیقول بلی یا رب فیقول افظننت انک ملاقی
قال فیقول لا فیقول انی انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثالث فیقول له مثل ذلک فیقول یا رب امنت بک وبکتابک وبرسلک وصلیت وصمت وتصدقت
ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ها هنا اذا قال ثم یقال له الان نبعث شاهدنا علیک ویتفکر فی نفسه من ذا الذی یشهد علی فیختم علی فیه ویقال لفخذه ولحمه وعظامه
انطقی فتنطق فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلک لیعذر من نفسه وذلک المنافق وذلک الذی یسخط الله علیه **حدثنا** ابو بکر بن النضر بن ابی النضر حدثنی ابو النضر هاشم بن
القاسم نا عبید الله الاشجعی عن سفیان الثوری عن عبید المکتب عن فضیل عن الشعبی عن انس بن مالک قال کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فضحک
فقال هل تدرون مما اضحک قال قلنا الله ورسوله اعلم قال من مخاطبة العبد ربه فیقول یا رب الم تجرنی من الظلم قال یقول بلی قال فیقول فانی لا اجیز
علی نفسی الا شاهدا منی قال فیقول کفی بنفسک الیوم شهیدا وبالکرام الکاتبین شهودا قال فیختم علی فیه فیقال لارکانه انطقی قال فتنطق باعماله
قال ثم یخلی بینه وبین الکلام قال فیقول بعدا لکن وسحقا فعنکن کنت اناضل **حدثنی** زهیر بن حرب نا محمد بن فضیل عن ابیه عن عمارة بن القعقاع
عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا **وحدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد وزهیر بن
حرب وابو کریب قالوا نا وکیع نا الاعمش عن عمارة بن القعقاع عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا
وفی روایة عمرو اللهم ارزق **وحدثناه** ابو سعید الاشج نا ابو اسامة قال سمعت الاعمش ذکر عن عمارة بن القعقاع بهذا الاسناد وقال کفافا **حدثنا**
زهیر بن حرب واسحاق بن ابراهیم قال اسحاق انا وقال زهیر نا جریر عن منصور عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت ما شبع آل محمد صلی الله علیه وسلم
منذ قدم المدینة من طعام بر ثلث لیال تباعا حتی قبض **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واسحاق بن ابراهیم قال اسحق انا وقال
الآخران نا ابو معاویة عن الاعمش عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت ما شبع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلثة ایام تباعا من خبز بر
حتی مضی لسبیله **حدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت عبد الرحمن بن یزید یحدث
عن الاسود عن عائشة انها قالت ما شبع آل محمد صلی الله علیه وسلم من خبز شعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم
حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا وکیع عن سفیان عن عبد الرحمن بن عابس عن ابیه عن عائشة قالت ما شبع آل محمد صلی الله علیه وسلم من خبز بر فوق ثلث

(قوله ان الدنیا قد آذنت بصرم وولت حذاء ولم یبق منها الا صبابة کصبابة الاناء یتصابها صاحبها) اما آذنت فبهمزة ممدودة وفتح الذال ای اعلمت والصرم بالضم ای الانقطاع والذهاب وقوله حذاء بحاء مهملة مفتوحة ثم ذال معجمة مشددة والف ممدودة ای مسرعة الانقطاع والصبابة بضم الصاد البقیة الیسیرة من الشراب تبقی فی اسفل الاناء وقوله یتصابها ای یشربها وقعر الشیء اسفله والکظیظ الممتلئ وقوله قرحت اشداقنا ای صار فیها قروح وجراح من خشونة الورق الذی ناکله وحرارته (قوله سعد بن مالک) هو سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه (قوله هل نری ربنا) قد سبق شرح الرؤیة وما یتعلق بها فی کتاب الایمان (قوله صلی الله علیه وسلم فیقول ای فل) هو بضم الفاء واسکان اللام ومعناه یا فلان وهو ترخیم علی خلاف القیاس وقیل هی لغة بمعنی فلان حکاها القاضی ومعنی اسودک اجعلک سیدا علی غیرک (قوله تعالی واذرک تراس وتربع) اما تراس فبفتح التاء واسکان الراء وبعدها همزة مفتوحة ومعناه رئیس القوم وکبیرهم واما تربع فبفتح التاء والباء الموحدة هکذا رواه الجمهور وفی روایة ابن ماهان ترتع بمثناة فوق بعد الراء ومعناه بالموحدة تاخذ المرباع الذی کانت ملوک الجاهلیة تاخذه من الغنیمة وهو ربعها یقال ربعتهم ای اخذت ربع اموالهم ومعناه الم اجعلک رئیسا مطاعا وقال القاضی بعد حکایته نحو ما ذکرته عندی ان معناه ترکتک مستریحا لا تحتاج الی مشقة وتعب من قولهم اربع علی نفسک ای ارفق بها ومعناه بالمثناة تتنعم وقیل تاکل وقیل تلهو وقیل تعیش فی سعة (قوله تعالی فانی انساک کما نسیتنی) ای امنعک الرحمة کما امتنعت من طاعتی (قوله فیقول ها هنا اذا) معناه قف هنا حتی یشهد علیک جوارحک اذ قد صرت منکرا وقوله صلی الله علیه وسلم فیقال لارکانه ای لجوارحه وقوله کنت اناضل ای ادافع واجادل (قوله صلی الله علیه وسلم اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا) قیل کفایتهم من غیر اسراف وهو بمعنی قوله فی الروایة الاخری کفافا وقیل هو سد الرمق

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة نا حفص بن غیاث عن هشام بن عروة عن ابیه قال قالت عائشة ما شبع آل محمد صلی الله علیه وسلم من خبز البر ثلاثا حتی مضی لسبیله حدثنا ابو کریب انا وکیع عن مسعر عن هلال بن حمید عن عروة عن عائشة قالت ما شبع آل محمد صلی الله علیه وسلم یومین من خبز بر الا واحدهما تمر حدثنا عمرو الناقد نا عبدة بن سلیمان قال ویحیی بن یمان نا عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت ان کنا آل محمد صلی الله علیه وسلم لنمکث شهرا ما نستوقد بنار ان هو الا التمر والماء وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو اسامة وابن نمیر عن هشام بن عروة بهذا الاسناد ان کنا لنمکث ولم یذکر آل محمد وزاد ابو کریب فی حدیثه عن ابن نمیر الا ان یأتینا اللحیم حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء بن کریب نا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم وما فی رفی من شیء یأکله ذو کبد الا شطر شعیر فی رف لی فأکلت منه حتی طال علی فکلته ففنی حدثنا یحیی بن یحیی انا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیه عن یزید بن رومان عن عروة عن عائشة انها کانت تقول والله یا ابن اختی ان کنا لننظر الی الهلال ثم الهلال ثم الهلال ثلاثة اهلة فی شهرین وما أوقد فی ابیات رسول الله صلی الله علیه وسلم نار قال قلت یا خالة فما کان یعیشکم قالت الاسودان التمر والماء الا انه قد کان لرسول الله صلی الله علیه وسلم جیران من الانصار وکانت لهم منائح فکانوا یرسلون الی رسول الله صلی الله علیه وسلم من البانها فیسقیناه حدثنی ابو الطاهر انا عبد الله بن وهب اخبرنی ابو صخر عن یزید بن عبد الله بن قسیط ح وحدثنی هارون بن سعید قال نا ابن وهب قال اخبرنی ابو صخر عن ابن قسیط عن عروة بن الزبیر عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت لقد مات رسول الله صلی الله علیه وسلم وما شبع من خبز وزیت فی یوم واحد مرتین حدثنا یحیی بن یحیی انا داود بن عبد الرحمن المکی العطار عن منصور عن امه عن عائشة ح وحدثناه سعید بن منصور نا داود بن عبد الرحمن العطار حدثنی منصور بن عبد الرحمن الحجبی عن صفیة عن عائشة قالت توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین شبع الناس من الاسودین التمر والماء حدثنی محمد بن المثنی نا عبد الرحمن عن سفیان عن منصور بن صفیة عن امه عن عائشة قالت توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد شبعنا من الاسودین الماء والتمر وحدثناه ابو کریب نا الاشجعی ح وحدثنا نصر بن علی نا ابو احمد کلاهما عن سفیان بهذا الاسناد غیر ان فی حدیثهما عن سفیان وما شبعنا من الاسودین حدثنا محمد بن عباد وابن ابی عمر قالا نا مروان یعنیان الفزاری عن یزید وهو ابن کیسان عن ابی حازم عن ابی هریرة قال والذی نفسی بیده وقال ابن عباد والذی نفس ابی هریرة بیده ما اشبع رسول الله صلی الله علیه وسلم اهله ثلاثة ایام تباعا من خبز حنطة حتی فارق الدنیا حدثنی محمد بن حاتم نا یحیی ابن سعید عن یزید بن کیسان حدثنی ابو حازم قال رأیت ابا هریرة یشیر باصبعیه مرارا یقول والذی نفس ابی هریرة بیده ما شبع نبی الله صلی الله علیه وسلم واهله ثلاثة ایام تباعا من خبز حنطة حتی فارق الدنیا حدثنا قتیبة بن سعید وابو بکر بن ابی شیبة قالا نا ابو الاحوص عن سماک قال سمعت النعمان ابن بشیر یقول ألستم فی طعام وشراب ما شئتم لقد رأیت نبیکم صلی الله علیه وسلم وما یجد من الدقل ما یملأ به بطنه وقتیبة لم یذکر به حدثنا محمد بن رافع نا یحیی بن آدم نا زهیر ح وحدثنا اسحاق بن ابراهیم انا الملائی نا اسرائیل کلاهما عن سماک بهذا الاسناد نحوه وزاد فی حدیث زهیر وما ترضون دون الوان التمر والزبد وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماک بن حرب قال سمعت النعمان یخطب قال ذکر عمر ما اصاب الناس من الدنیا فقال لقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یظل الیوم یلتوی ما یجد دقلا یملأ به بطنه حدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح انا ابن وهب حدثنی ابو هانئ سمع ابا عبد الرحمن الحبلی یقول سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص وسأله رجل فقال السنا من فقراء المهاجرین فقال له عبد الله الک امرأة تأوی الیها قال نعم قال الک مسکن تسکنه قال نعم قال فأنت من الاغنیاء قال فان لی خادما قال فأنت من الملوک قال ابو عبد الرحمن وجاء ثلاثة نفر الی عبد الله بن عمرو بن العاص وانا عنده فقالوا له یا ابا محمد والله ما نقدر علی شیء لا نفقة ولا دابة ولا متاع فقال لهم ما شئتم ان شئتم رجعتم الینا فأعطیناکم ما یسر الله لکم وان شئتم ذکرنا امرکم للسلطان وان شئتم صبرتم فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان فقراء المهاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیمة الی الجنة بأربعین خریفا قالوا فانا نصبر لا نسأل شیئا حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة بن سعید وعلی بن حجر جمیعا عن اسمعیل قال ابن ایوب نا اسمعیل بن جعفر اخبرنی عبد الله بن دینار انه سمع عبد الله بن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاصحاب الحجر لا تدخلوا علی هؤلاء القوم المعذبین الا ان تکونوا باکین فان لم تکونوا باکین فلا تدخلوا علیهم ان یصیبکم مثل ما اصابهم

(قوله نا عمرو الناقد نا عبدة بن سلیمان قال ویحیی بن یمان نا هشام) معنی هذا الکلام ان عمرو الناقد روی هذا الحدیث عن عبدة ویحیی بن یمان کلاهما عن هشام (قوله شطر شعیر فی رف) الرف بفتح الراء معروف والشطر هنا معناه شیء من شعیر کذا فسره الترمذی وقال القاضی قال ابن ابی حازم معناه نصف وسق قال القاضی وفی هذا الحدیث ان البرکة اکثر ما یکون فی المجهولات والمبهمات واما الحدیث الآخر کیلوا طعامکم یبارک لکم فیه فقالوا اراد ان یکیل منه عند اخراج النفقة منه بشرط ان یبقی الباقی مجهولا ویکیل ما یخرجه لئلا یخرج اکثر من الحاجة او اقل (قوله فما کان یعیشکم) هو بفتح الیاء وکسر الیاء المشددة وفی بعض النسخ المعتمدة فما کان یقیتکم (قولها حین شبع الناس من الاسودین التمر والماء) المراد حین شبعوا من التمر والاقتصار الوا شبعا من الماء (قوله ما یجد من الدقل) هو بفتح الدال والقاف وهو تمر ردی (قوله صلی الله علیه وسلم بأربعین خریفا) ای اربعین سنة **باب** النهی عن الدخول علی اهل الحجر الا من یدخل باکیا (قوله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاصحاب الحجر لا تدخلوا علی هؤلاء المعذبین الا ان تکونوا باکین فان لم تکونوا باکین فلا تدخلوا علیهم ان یصیبکم مثل ما اصابهم) فقوله قال لاصحاب الحجر ای قال فی شأنهم وکان هذا فی غزوة تبوک وقوله ان یصیبکم بفتح الهمزة ای خشیة ان یصیبکم او حذر ان یصیبکم کما صرح به فی الروایة الثانیة وفیه الحث علی المراقبة عند المرور بدیار الظالمین

حدثنی حرملة بن یحیی انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب وهو یذکر الحجر مساکن ثمود قال سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال مررنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الحجر فقال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسهم الا ان تکونوا باکین حذرا ان یصیبکم مثل ما اصابهم ثم زجر فاسرع حتی خلفها حدثنی الحکم بن موسی ابو صالح نا شعیب بن اسحاق انا عبید الله عن نافع ان عبد الله بن عمر اخبره ان الناس نزلوا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الحجر ارض ثمود فاستقوا من آبارها وعجنوا به العجین فامرهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یهریقوا ما استقوا ویعلفوا الابل العجین وامرهم ان یستقوا من البئر التی کانت ترد ها الناقة حدثنا اسحاق بن موسی الانصاری نا انس بن عیاض حدثنی عبید الله بهذا الاسناد مثله غیر انه قال فاستقوا من بئارها واعتجنوا به حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب نا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الساعی علی الارملة والمسکین کالمجاهد فی سبیل الله واحسبه قال وکالقائم لا یفتر وکالصائم لا یفطر حدثنی زهیر بن حرب نا اسحاق بن عیسی نا مالک عن ثور بن زید الدیلی قال سمعت ابا الغیث یحدث عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کافل الیتیم له او لغیره انا وهو کهاتین فی الجنة واشار مالک بالسبابة والوسطی حدثنی هارون بن سعید واحمد بن عیسی قالا نا ابن وهب اخبرنی عمرو وهو ابن الحارث ان بکیرا حدثه ان عاصم بن عمر بن قتادة حدثه انه سمع عبید الله الخولانی یذکر انه سمع عثمان بن عفان عند قول الناس فیه حین بنی مسجد الرسول صلی الله علیه وسلم انکم قد اکثرتم وانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من بنی مسجدا قال بکیر حسبت انه قال یبتغی به وجه الله بنی الله له مثله فی الجنة وفی روایة هارون بنی الله له بیتا فی الجنة حدثنی زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی کلاهما عن الضحاک قال ابن المثنی نا الضحاک بن مخلد انا عبد الحمید بن جعفر نا ابی عن محمود بن لبید ان عثمان بن عفان اراد بناء المسجد فکره الناس ذلک واحبوا ان یدعه علی هیئته فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من بنی مسجدا لله بنی الله له فی الجنة مثله وحدثناه اسحاق بن ابراهیم انا ابو بکر الحنفی وعبد الملک بن الصباح کلاهما عن عبد الحمید بن جعفر بهذا الاسناد غیر ان فی حدیثهما بنی الله له بیتا فی الجنة حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وزهیر بن حرب واللفظ لابی بکر قالا نا یزید بن هارون انا عبد العزیز بن ابی سلمة عن وهب بن کیسان عن عبید بن عمیر اللیثی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بینا رجل بفلاة من الارض فسمع صوتا فی سحابة اسق حدیقة فلان فتنحی ذلک السحاب فافرغ ماءه فی حرة فاذا شرجة من تلک الشراج قد استوعبت ذلک الماء کله فتتبع الماء فاذا رجل قائم فی حدیقته یحول الماء بمسحاته فقال له یا عبد الله ما اسمک قال فلان للاسم الذی سمع فی السحابة فقال له یا عبد الله لم سألتنی عن اسمی قال انی سمعت صوتا فی السحاب الذی هذا ماؤه یقول اسق حدیقة فلان لاسمک فما تصنع فیها قال اما اذ قلت هذا فانی انظر الی ما یخرج منها فاتصدق بثلثه وآکل انا وعیالی ثلثا وارد فیها ثلثه وحدثناه احمد بن عبدة الضبی انا ابو داود نا عبد العزیز بن ابی سلمة نا وهب بن کیسان بهذا الاسناد غیر انه قال واجعل ثلثه فی المساکین والسائلین وابن السبیل حدثنی زهیر بن حرب نا اسمعیل بن ابراهیم اخبرنی روح بن القاسم عن العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله تبارک وتعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیه معی غیری ترکته وشرکه

وبمواضع العذاب مثله الاسراع فی وادی محسر لان اصحاب الفیل هلکوا هناک فینبغی للمار فی مثل هذه المواضع المراقبة والخوف والبکاء والاعتبار بهم وبمصارعهم وان یستعیذ بالله من ذلک (قوله ثم زجر فاسرع حتی خلفها) ای زجر ناقته فحذف ذکر الناقة للعلم به ومعناه ساقها سوقا کثیرا حتی خلفها وهو بتشدید اللام ای جاوز المساکن (قوله فاستقوا من آبارها وعجنوا به العجین فامرهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یهریقوا ما استقوا ویعلفوا الابل العجین وامرهم ان یستقوا من البئر التی کانت ترد ها الناقة وفی روایة فاستقوا من بئارها) اما الابئار فباسکان الباء وبعدها همزة جمع بئر کحمل واحمال ویجوز قلبه فیقال آبار بهمزة ممدودة وفتح الباء وهو جمع قلة وفی الروایة الثانیة بئارها بکسر الباء وبعدها همزة وهو جمع کثرة وفی هذا الحدیث فوائد منها النهی عن استعمال میاه بیار الحجر الا بئر الناقة ومنها انه لو عجن منه عجینا لم یاکله بل یعلفه الدواب ومنها انه یجوز علف الدابة طعاما مع منع الآدمی من اکله ومنها مجانبة آثار الظالمین والتبرک بآثار الصالحین **باب** فضل الاحسان الی الارملة والمسکین والیتیم (قوله صلی الله علیه وسلم الساعی علی الارملة والمسکین کالمجاهد فی سبیل الله) المراد بالساعی الکاسب لها العامل لمؤنتها والارملة من لا زوج لها سواء کانت تزوجت قبل ذلک ام لا وقیل هی التی فارقت زوجها قال ابن قتیبة سمیت ارملة لما یحصل لها من الارمال وهو الفقر وذهاب الزاد بفقد الزوج یقال ارمل الرجل اذا فنی زاده (قوله صلی الله علیه وسلم کافل الیتیم له او لغیره انا وهو کهاتین فی الجنة) کافل الیتیم القائم بامره من نفقة وکسوة وتادیب وتربیة وغیر ذلک وهذه الفضیلة تحصل لمن کفله من مال نفسه او من مال الیتیم بولایة شرعیة واما قوله له او لغیره فالذی له الذی یکون قریبا له کجده وامه وجدته واخیه واخته وعمه وخاله وعمته وخالته وغیرهم من اقاربه والذی لغیره ان یکون اجنبیا **باب** فضل بناء المساجد (قوله من بنی لله مسجدا بنی الله له مثله فی الجنة) یحتمل مثله فی القدر والمساحة ولکنه انقص منه بزیادات کثیرة ویحتمل مثله فی مسمی البیت وان کان اکبر مساحة واشرف **باب** فضل الانفاق علی المساکین وابن السبیل (قوله اسق حدیقة فلان) الحدیقة القطعة من النخیل وتطلق علی الارض ذات الشجر (قوله صلی الله علیه وسلم فتنحی ذلک السحاب فافرغ ماءه فی حرة فاذا شرجة من تلک الشراج) معنی تنحی قصد یقال تنحیت الشیء وانتحیته ونحوته اذا قصدته ومنه سمی علم النحو لانه قصد کلام العرب واما الحرة بفتح الحاء فهی ارض ملبسة حجارة سود والشرجة بفتح الشین المعجمة واسکان الراء وجمعها شراج بکسر الشین وهی مسائل الماء فی الحرار وفی الحدیث فضل الصدقة والاحسان الی المساکین وابناء السبیل وفضل کل الانسان من کسبه والانفاق علی العیال **باب** تحریم الریاء (قوله تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیه معی غیری ترکته وشرکه) هکذا وقع فی بعض الاصول وشرکه وفی بعضها وشرکه وفی بعضها وشرکته ومعناه انا غنی عن المشارکة وغیرها فمن عمل شیئا لی ولغیری لم اقبله بل اترکه لذلک الغیر والمراد ان عمل المرائی باطل لا ثواب فیه ویاثم به

حدثنا عمر بن حفص بن غیاث حدثنا ابی عن اسمٰعیل بن سُمَیع عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سَمَّع سَمَّع اللہ بہ ومن رَاَیَا رَاَیَا اللہ بہ **وحدثنا** ابوبکر بن ابی شیبۃ نا وکیع عن سفیان عن سلمۃ بن کہیل قال سمعت جندبا العَلَقی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یُسَمِّع یُسَمِّع اللہ بہ ومن یُرَاءِ یُرَاءِ اللہ بہ **حدثنا** اسحاق بن ابراہیم انا الملائی نا سفیان بھذا الاسناد وزاد ولم اسمع احدا غیرہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** سعید بن عمرو الاشعثی انا سفیان عن الولید بن حرب قال سعید اظنہ قال ابن الحارث بن ابی موسی قال سمعت سلمۃ بن کہیل قال سمعت جندبا ولم اسمع احدا یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیرہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بمثل حدیث الثوری و **حدثناہ** ابن ابی عمر نا سفیان انا الصدوق الامین الولید بن حرب بھذا الاسناد **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا بکر یعنی ابن مضر عن ابن الہاد عن محمد بن ابراہیم عن عیسی ابن طلحۃ عن ابی ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد لیتکلم بالکلمۃ ینزل بہا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب **وحدثناہ** محمد بن ابی عمر المکی نا عبد العزیز یعنی الدراوردی عن یزید بن الہاد عن محمد بن ابراہیم عن عیسی بن طلحۃ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد لیتکلم بالکلمۃ ما یتبین ما فیہا یہوی بہا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب **حدثنا** یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبۃ ومحمد بن عبد اللہ بن نمیر واسحاق ابن ابراہیم وابوکریب واللفظ لابی کریب قال یحیی واسحاق انا وقال الآخرون نا ابو معویۃ نا الاعمش عن شقیق عن اسامۃ بن زید قال قیل لہ الا تدخل علی عثمان فتکلمہ فقال اترون انی لا اکلمہ الا اسمعکم واللہ لقد کلمتہ فیما بینی وبینہ ما دون ان افتتح امرا لا احب ان اکون اول من فتحہ ولا اقول لاحد یکون علی امیرا انہ خیر الناس بعد ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یؤتی بالرجل یوم القیمۃ فیلقی فی النار فتندلق اقتاب بطنہ فیدور بہا کما یدور الحمار بالرحی فیجتمع الیہ اہل النار فیقولون یا فلان مالک الم تکن تامر بالمعروف وتنہی عن المنکر فیقول بلی قد کنت آمر بالمعروف ولا آتیہ وانہی عن المنکر وآتیہ **وحدثنا** عثمان بن ابی شیبۃ نا جریر عن الاعمش عن ابی وائل قال کنا عند اسامۃ بن زید فقال رجل ما یمنعک ان تدخل علی عثمان فتکلمہ فیما یصنع وساق الحدیث بمثلہ **حدثنی** زہیر بن حرب ومحمد بن حاتم وعبد بن حمید قال عبد حدثنی وقال الآخران نا یعقوب بن ابراہیم نا ابن اخی ابن شہاب عن عمہ قال قال سالم سمعت ابا ہریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل امتی معافاۃ الا المجاہرین وان من الاجہار ان یعمل العبد باللیل عملا ثم یصبح قد ستره ربہ فیقول یا فلان عملت البارحۃ کذا وکذا وقد بات یستره ربہ فیبیت یستره ربہ ویصبح یکشف ستر اللہ عنہ قال زہیر وان من الاجہار **حدثنی** محمد بن عبد اللہ بن نمیر نا حفص وہو ابن غیاث عن سلیمان التیمی عن انس بن مالک قال عطس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلان فشمت احدہما ولم یشمت الآخر فقال الذی لم یشمتہ عطس فلان فشمتہ وعطست انا فلم تشمتنی قال ان ہذا حمد اللہ وانک لم تحمد اللہ

(**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ ومن رایا رایا اللہ بہ) قال العلماء معناہ من رایا بعملہ وسمعہ الناس لیکرموہ ویعظموہ ویعتقدوا خیرہ سمع اللہ بہ یوم القیامۃ الناس وفضحہ وقیل معناہ من سمع بعیوب الناس واذاعہا اظہر اللہ عیوبہ وقیل اسمعہ المکروہ وقیل اراہ اللہ ثواب ذلک من غیر ان یعطیہ ایاہ لیکون حسرۃ علیہ وقیل معناہ من اراد بعملہ الناس اسمعہ اللہ الناس وکان ذلک حظہ منہ (**قولہ** سمعت جندبا العلقی) ہو بفتح العین المہملۃ واللام وبالقاف منسوب الی العلقۃ بطن من بجیلۃ سبق بیانہ فی کتاب الصلوۃ **باب حفظ اللسان** (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ ما یتبین ما فیہا یہوی بہا فی النار) معناہ لا یتدبرہا ویتفکر فی قبحہا ولا یخاف ما یترتب علیہا وہذا کالکلمۃ عند السلطان وغیرہ من الولاۃ وکالکلمۃ یقذف او معناہ کالکلمۃ التی یترتب علیہا اضرار مسلم ونحو ذلک وہذا کلہ حث علی حفظ اللسان کما قال صلی اللہ علیہ وسلم من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت وینبغی لمن اراد النطق بکلمۃ او کلام ان یتدبرہ فی نفسہ قبل نطقہ فان ظہرت مصلحۃ تکلم والا امسک **باب عقوبۃ من یامر بالمعروف ولا یفعلہ وینہی عن المنکر ویفعلہ** (**قولہ** اترون انی لا اکلمہ الا اسمعکم) وفی بعض النسخ الا یسمعکم وفی بعضہا الا اسمعکم وکلہ بمعنی اتظنون انی لا اکلمہ الا وانتم تسمعون (**قولہ** افتتح الامر الا احب ان اکون اول من افتتحہ) یعنی المجاہرۃ بالانکار علی الامراء فی الملأ کما جرے لقتلۃ عثمان رضی اللہ عنہ وفیہ الادب مع الامراء واللطف بہم ووعظہم سرا وتبلیغہم ما یقول الناس فیہم لینکفوا عنہ وہذا کلہ اذا امکن ذلک فان لم یمکن الوعظ سرا والانکار فلیفعلہ علانیۃ لئلا یضیع اصل الحق (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم فتندلق اقتاب بطنہ) ہو بالدال المہملۃ قال ابو عبید الاقتاب الامعاء قال الاصمعی واحدہا قتبۃ وقال غیرہ قتب وقال ابن عیینۃ ہی ما استدار فی البطن وہی الحوایا والامعاء وہی الاقصاب واحدہا قصب والاندلاق خروج الشیء من مکانہ **باب النہی عن ہتک الانسان ستر نفسہ** (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی معافاۃ الا المجاہرین وان من الاجہار ان یعمل العبد باللیل عملا الی آخرہ) ہکذا ہو فی معظم النسخ والاصول المعتمدۃ معافاۃ بالہاء فی آخرہ یعود الی الامۃ وقولہ الا المجاہرین ہم الذین جاہروا بمعاصیہم واظہروہا وکشفوا ما ستر اللہ تعالی علیہم فیتحدثون بہا لغیر ضرورۃ ولا حاجۃ یقال جہر بامرہ واجہر وجاہر واما قولہ وان من الاجہار فکذا ہو فی جمیع النسخ الا نسخۃ ابن ماہان ففیہا وان من الجہار وہما صحیحان الاول من اجہر والثانی من جہر واما قول مسلم وقال زہیر ان من الہجار بتقدیم الہاء فقیل انہ خلاف الصواب ولیس کذلک بل ہو صحیح ویکون الہجار لغۃ فی الاہجار الذی ہو الفحش والخنا والکلام الذی لا ینبغی ویقال فی ہذا ہجر اذا اتی بہ کذا ذکرہ الجوہری وغیرہ **باب تشمیت العاطس وکراہۃ التثاؤب** یقال شمت بالشین المعجمۃ والمہملۃ لغتان مشہورتان المعجمۃ افصح قال ثعلب معناہ بالمعجمۃ ابعد اللہ عنک الشماتۃ وبالمہملۃ ہو من السمت وہو القصد والہدی وقد سبق بیان التشمیت واحکامہ فی کتاب السلام ومواضع واجتمعت الامۃ علی انہ مشروع ثم اختلفوا فی ایجابہ فاوجبہ اہل الظاہر وابن مریم من المالکیۃ علی کل من سمعہ لظاہر قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فحق علی کل مسلم سمعہ ان یشمتہ قال القاضی والمشہور من مذہب مالک انہ فرض کفایۃ قال وبہ قال جماعۃ من العلماء کرد السلام ومذہب الشافعی واصحابہ وآخرین انہ سنۃ وادب ولیس بواجب ویحملون الحدیث علی الندب والادب کقولہ صلعم حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعۃ ایام قال القاضی واختلف العلماء فی کیفیۃ الحمد والرد واختلفت فیہ الآثار فقیل یقول الحمد للہ رب العالمین وقیل الحمد للہ علی کل حال وقال ابن جریر ہو مخیر بین ہذا کلہ وہذا ہو الصحیح

وحدثنا ابو کریب نا ابو خالد یعنی الاحمر عن سلیمان التیمی عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ حدثنی زہیر بن حرب و محمد بن عبد اللہ بن نمیر واللفظ لزہیر قالا نا القاسم بن مالک عن عاصم بن کلیب عن ابی بردۃ قال دخلت علی ابی موسی وھو فی بیت ابنۃ الفضل بن عباس فعطست فلم یشمتنی وعطست فشمتنی فرجعت الی امی فاخبرتہا فلما جاءھا قالت عطس عندک ابنی فلم تشمتہ وعطست فشمتہا فقال ان ابنک عطس فلم یحمد اللہ فلم اشمتہ وعطست فحمدت اللہ فشمتہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ فان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر نا وکیع نا عکرمۃ بن عمار عن ایاس بن سلمۃ بن الاکوع عن ابیہ ح وحدثنا اسحاق بن ابراہیم واللفظ لہ انا ابو النضر ہاشم بن القاسم نا عکرمۃ بن عمار حدثنی ایاس ابن سلمۃ بن الاکوع ان اباہ حدثہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعطس رجل عندہ فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل مزکوم حدثنا یحیی بن ایوب وقتیبۃ بن سعید وعلی بن حجر السعدی قالوا نا اسمعیل یعنون ابن جعفر عن العلاء عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال التثاؤب من الشیطان فاذا تثاؤب احدکم فلیکظم ما استطاع حدثنی ابو غسان المسمعی مالک بن عبد الواحد نا بشر بن المفضل نا سہیل بن ابی صالح قال سمعت ابنا لابی سعید الخدری یحدث ابی عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاؤب احدکم فلیمسک بیدہ علی فمہ فان الشیطان یدخل حدثنا قتیبۃ بن سعید نا عبد العزیز عن سہیل عن عبد الرحمن بن ابی سعید عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تثاؤب احدکم فلیمسک بیدہ فان الشیطان یدخل حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ نا وکیع عن سفیان عن سہیل بن ابی صالح عن ابن ابی سعید الخدری عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاؤب احدکم فی الصلوۃ فلیکظم ما استطاع فان الشیطان یدخل حدثناہ عثمان بن ابی شیبۃ نا جریر عن سہیل عن ابیہ ح وعن ابن ابی سعید عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث بشر وعبد العزیز حدثنی محمد بن رافع وعبد بن حمید قال عبد انا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق انا معمر عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت الملائکۃ من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق آدم مما وصف لکم حدثنا اسحاق بن ابراہیم ومحمد بن المثنی العنزی ومحمد بن عبد اللہ الرزی جمیعا عن الثقفی واللفظ لابن المثنی قال نا عبد الوہاب نا خالد عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدت امۃ من بنی اسرائیل لا یدری ما فعلت والا ارانہا الا الفار الا ترونہا اذا وضع لہا البان الابل لم تشربہ واذا وضع لہا البان الشاء شربتہ قال ابو ہریرۃ فحدثت ہذا الحدیث کعبا فقال انت سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت نعم قال ذلک مرارا قلت اقرأ التوراۃ قال اسحاق فی روایتہ لا ندری ما فعلت حدثنی ابو کریب محمد بن العلاء نا ابو اسامۃ عن ہشام عن محمد عن ابی ہریرۃ قال الفارۃ مسخ وآیۃ ذلک انہ یوضع بین یدیہا لبن الغنم فتشربہ ویوضع بین یدیہا لبن الابل فلا تذوقہ فقال لہ کعب آسمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال افا نزلت علی التوراۃ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا اللیث عن عقیل عن الزہری عن ابن المسیب عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین وحدثنیہ ابو الطاہر وحرملۃ قالا انا ابن وہب عن یونس ح وحدثنی زہیر بن حرب ومحمد بن حاتم قالا نا یعقوب بن ابراہیم انا ابن اخی ابن شہاب عن عمہ عن ابن المسیب عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ حدثنا ہداب بن خالد الازدی وشیبان بن فروخ جمیعا عن سلیمان بن المغیرۃ واللفظ لشیبان قالا نا سلیمان نا ثابت عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ

واجمعوا علی انہ ماموم بالحمد للہ واما لفظ التشمیت فقیل یقول یرحمک اللہ وقیل یقول الحمد للہ یرحمک اللہ وقیل یقول یرحمنا اللہ وایاکم قال واختلفوا فی رد العاطس علی المشمت فقیل یقول یہدیکم اللہ ویصلح بالکم وقیل یقول یغفر اللہ لنا ولکم وقال مالک والشافعی یخیر بین ہذین وہذا ہو الصواب وقد صحت الاحادیث بہما قال ولو تکرر العطاس قال مالک یشمتہ ثلاثا ثم یسکت (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ فان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ) ہذا التصریح بالامر بالتشمیت اذا حمد العاطس وتصریح بالنہی عن تشمیتہ اذا لم یحمدہ فیکرہ تشمیتہ اذا لم یحمد فلو حمد ولم یسمعہ الانسان لم یشمتہ وقال مالک لا یشمتہ حتی یسمع حمدہ قال فان رایت من یلیہ شمتہ فشمتہ قال القاضی قال بعض شیوخنا وانما امر العاطس بالحمد لما حصل لہ من المنفعۃ بخروج ما احتقن فی دماغہ من الابخرۃ (قولہ دخلت علی ابی موسی وہو فی بیت ابنۃ الفضل بن عباس) ہذہ البنت ہی ام کلثوم بنت الفضل بن عباس امراۃ ابی موسی الاشعری تزوجہا بعد فراق الحسن بن علی لہا وولدت لابی موسی ابنہ موسی ومات عنہا فتزوجہا بعدہ عمران بن طلحۃ فمات عنہا وماتت بالکوفۃ ودفنت بظاہرہا (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم التثاؤب من الشیطان) ای من تکسلہ وتسببہ وقیل اضیف الیہ لانہ یرضیہ وفی البخاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالی یحب العطاس ویکرہ التثاؤب قالوا لان العطاس یدل علی النشاط وخفۃ البدن والتثاؤب بخلافہ لانہ یکون غالبا مع ثقل البدن وامتلائہ واسترخائہ ومیلہ الی الکسل واضافتہ الی الشیطان لانہ الذی یدعو الی الشہوات والمراد التحذیر من السبب الذی یتولد منہ ذلک وہو التوسع فی المآکل واکثار الاکل واعلم ان التثاؤب ممدود (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاؤب احدکم فلیکظم ما استطاع) وقع ہاہنا فی بعض النسخ تثاءب بالمد مخففا وفی اکثرہا تثاؤب بالواو وکذا وقع فی الروایات الثلاث بعد ہذہ تثاؤب بالواو قال القاضی قال ثابت ولا یقال تثاءب بالمد مخففا بل تثأب بتشدید الہمزۃ قال ابن درید اصلہ من تثأب الرجل بالتشدید فہو متأب اذا استرخی وکسل وقال الجوہری یقال تثاءبت بالمد مخففا علی تفاعلت ولا یقال تثاوبت واما الکظم فہو الامساک قال العلماء امر بکظم التثاؤب وردہ ووضع الید علی الفم لئلا یبلغ الشیطان مرادہ من تشویہ صورتہ ودخولہ فمہ وضحکہ منہ واللہ اعلم

باب فی احادیث متفرقۃ

(قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلق الجان من مارج من نار) الجان الجن والمارج اللہب المختلط بسواد النار (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدت امۃ من بنی اسرائیل لا یدری ما فعلت ولا ارانہا الا الفار الا ترونہا اذا وضع لہا البان الابل لم تشربہا واذا وضع لہا البان الشاء شربتہ) معنی ہذا ان لحوم الابل والبانہا حرمت علی بنی اسرائیل دون لحوم الغنم والبانہا فدل امتناع الفارۃ من لبن الابل دون الغنم علی انہا مسخ من بنی اسرائیل (قولہ قلت اقرأ التوراۃ) ہو بہمزۃ الاستفہام وہو استفہام انکار ومعناہ ما اعلم ولا عندی شیئا الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا انقل عن التوراۃ ولا غیرہا من کتب الاوائل شیئا بخلاف کعب الاحبار وغیرہ ممن لہ علم بعلم اہل الکتاب (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین) الروایۃ

باب النهی عن المدح اذا کان فیہ افراط وخیف منہ فتنۃ علی الممدوح

حدثنا یحیی بن یحیی انا یزید بن زریع عن خالد الحذاء عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال مدح رجل رجلا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال ویحک قطعت عنق صاحبک قطعت عنق صاحبک مرارا اذا کان احدکم مادحا صاحبہ لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ولا ازکی علی اللہ احدا احسبہ ان کان یعلم ذاک کذا وکذا **وحدثنی** محمد بن عمرو بن عباد بن جبلۃ بن ابی روّاد نا محمد بن جعفر ح وحدثنی ابو بکر بن نافع انا غندر قال شعبۃ نا خالد الحذاء عن عبد الرحمن ابن ابی بکرۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر عندہ رجل فقال رجل یا رسول اللہ ما من رجل بعد رسول اللہ افضل منہ فی کذا وکذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحک قطعت عنق صاحبک مرارا یقول ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کان احدکم مادحا اخاہ لا محالۃ فلیقل احسب فلانا ان کان یری انہ کذاک ولا ازکی علی اللہ احدا **وحدثنیہ** عمرو الناقد نا ہاشم بن القاسم ح وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ نا شبابۃ بن سوار کلاہما عن شعبۃ بہذا الاسناد نحو حدیث یزید بن زریع لیس فی حدیثہما فقال رجل ما من رجل بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل منہ **حدثنی** ابو جعفر محمد بن الصباح نا اسمعیل بن زکریاء عن بریدۃ بن عبد اللہ بن ابی بردۃ عن ابی بردۃ عن ابی موسی قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یثنی علی رجل ویطریہ فی المدحۃ فقال لقد اہلکتم او قطعتم ظہر الرجل **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبۃ ومحمد بن المثنی جمیعا عن ابن مہدی واللفظ لابن المثنی قالا نا عبد الرحمن عن سفیان عن حبیب عن مجاہد عن ابی معمر قال قام رجل یثنی علی امیر من الامراء فجعل المقداد یحثی علیہ التراب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نحثی فی وجوہ المداحین التراب **حدثنا** محمد بن المثنی ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن منصور عن ابراہیم عن ہمام بن الحارث ان رجلا جعل یمدح عثمان فعمد المقداد فجثی علی رکبتیہ وکان رجلا ضخما فجعل یحثو فی وجہہ الحصا فقال لہ عثمان ما شانک فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم المداحین فاحثوا فی وجوہہم التراب **وحدثناہ** محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا عبد الرحمن عن سفیان عن منصور ح وحدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا الاشجعی عبید اللہ بن عبید الرحمن عن سفیان الثوری عن الاعمش ومنصور عن ابراہیم عن ہمام عن المقداد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **حدثنا** نصر بن علی الجہضمی حدثنی ابی نا صخر یعنی ابن جویریۃ عن نافع ان عبد اللہ بن عمر حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ارانی فی المنام اتسوک بسواک فجذبنی رجلان احدہما اکبر من الآخر فناولت السواک الاصغر منہما فقیل لی کبّر فدفعتہ الی الاکبر **حدثنا** ہارون بن معروف نا بہ سفیان بن عیینۃ عن ہشام عن ابیہ قال کان ابو ہریرۃ یحدث ویقول اسمعی یا ربۃ الحجرۃ اسمعی یا ربۃ الحجرۃ وعائشۃ تصلی فلما قضت صلوتہا قالت لعروۃ الا تسمع الی ہذا ومقالتہ انفا انما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث حدیثا لو عدہ العاد لاحصاہ **حدثنا** ہداب بن خالد الازدی نا ہمام عن زید ابن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا حرج ومن کذب علی قال ہمام احسبہ قال متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار

باب التثبت فی الحدیث وحکم کتابۃ العلم

المشہورۃ لا یلدغ برفع الغین وقال القاضی یروی علی وجہین احدہما بضم الغین علی الخبر معناہ المؤمن الممدوح وہو الکیس الحازم الذی لا یستغفل فیخدع مرۃ بعد اخری ولا یفطن لذلک وقیل ان المراد الخداع فی امور الآخرۃ دون الدنیا والوجہ الثانی بکسر الغین علی النہی ان یؤتی من جہۃ الغفلۃ قال وسبب الحدیث معروف وہو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسر ابا عزۃ الشاعر یوم بدر فمن علیہ وعاہدہ ان لا یحرض علیہ ولا یہجوہ واطلقہ فلحق بقومہ ثم رجع الی التحریض والہجاء ثم اسر یوم احد فسالہ المن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن لا یلدغ من جحر مرتین وہذا السبب یضعف الوجہ الثانی وفیہ انہ ینبغی لمن نالہ الضرر من جہۃ ان یجتنبہا لئلا یقع فیہا ثانیۃ **باب** النہی عن المدح اذا کان فیہ افراط وخیف منہ فتنۃ علی الممدوح ذکر مسلم فی ہذا الباب الاحادیث الواردۃ فی النہی عن المدح وقد جاءت احادیث کثیرۃ فی الصحیحین بالمدح فی الوجہ قال العلماء وطریق الجمع بینہما ان النہی محمول علی المجازفۃ فی المدح والزیادۃ فی الاوصاف او علی من یخاف علیہ فتنۃ من اعجاب ونحوہ اذا سمع المدح واما من لا یخاف علیہ ذلک لکمال تقواہ ورسوخ عقلہ ومعرفتہ فلا نہی فی مدحہ فی وجہہ اذا لم یکن فیہ مجازفۃ بل ان کان یحصل بذلک مصلحۃ کنشطہ للخیر او الازدیاد منہ او الدوام علیہ او الاقتداء بہ کان مستحبا واللہ اعلم (**قولہ** ولا ازکی علی اللہ احدا) ای لا اقطع علی عاقبۃ احد ولا ضمیرہ لان ذلک مغیب عنی ولکن احسبہ اظن لوجود الظاہر المقتضی لذلک (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم قطعت عنق صاحبک وفی روایۃ قطعتم ظہر الرجل) معناہ اہلکتموہ وہذہ استعارۃ من قطع العنق الذی ہو القتل لاشتراکہما فی الہلاک لکن ہلاک ہذا الممدوح فی دینہ وقد یکون من جہۃ الدنیا لما یشتبہ علیہ من حالہ بالاعجاب (**قولہ** ویطریہ فی المدحۃ) ہی بکسر المیم والاطراء مجاوزۃ الحد فی المدح (**قولہ** امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نحثی فی وجوہ المداحین التراب) ہذا الحدیث قد حملہ علی ظاہرہ المقداد الذی ہو راویہ ووافقہ طائفۃ وکانوا یحثون التراب فی وجہہ حقیقۃ وقال آخرون معناہ خیبوہم فلا تعطوہم شیئا لمدحہم وقیل اذا مدحتم فاذکروا انکم من تراب فتواضعوا ولا تعجبوا وہذا ضعیف (**قولہ** حدثنا الاشجعی عبید اللہ بن عبید الرحمن عن سفیان الثوری) ہکذا ہو فی نسخ بلادنا ابن عبید الرحمن بضم العین مصغرا قال القاضی وقع لاکثر شیوخنا ابن عبد الرحمن مکبرا والاول ہو الصحیح وہو الذی ذکرہ البخاری وغیرہ **باب** التثبت فی الحدیث وحکم کتابۃ العلم (**قولہ** ان ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ کان یحدث وہو یقول اسمعی یا ربۃ الحجرۃ) یعنی عائشۃ مرادہ بذلک تقویۃ الحدیث باقرارہا ذلک وسکوتہا علیہ ولم تنکر علیہ شیئا من ذلک سوی الاکثار من الروایۃ فی المجلس الواحد لخوف ان یحصل بسببہ سہو ونحوہ (**قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم لا تکتبوا عنی غیر القرآن ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ) قال القاضی کان بین السلف من الصحابۃ والتابعین اختلاف کثیر فی کتابۃ العلم فکرہہا کثیرون منہم واجازہا اکثرہم ثم اجمع المسلمون علی جوازہا وزال ذلک الخلاف واختلفوا فی المراد بہذا الحدیث الوارد فی النہی فقیل ہو فی حق من یوثق بحفظہ ویخاف اتکالہ علی الکتابۃ اذا کتب وتحمل الاحادیث الواردۃ بالاباحۃ علی من لا یوثق بحفظہ کحدیث اکتبوا لابی شاہ وحدیث صحیفۃ علی رضی اللہ عنہ وحدیث کتاب عمرو بن حزم الذی فیہ الفرائض والسنن والدیات وحدیث کتاب الصدقۃ ونصب الزکاۃ الذی بعث بہ ابو بکر رضی اللہ عنہ الساعی رضی اللہ عنہ حین وجہہ الی البحرین وحدیث

حدثنا هداب بن خالد نا حماد بن سلمة نا ثابت عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن صهیب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کان ملك فیمن کان قبلکم وکان له ساحر فلما کبر قال للملك انی قد کبرت فابعث الی غلاما اعلمه السحر فبعث الیه غلاما یعلمه فکان فی طریقه اذا سلك راهب فقعد الیه وسمع کلامه فاعجبه فکان اذا اتی الساحر مر بالراهب وقعد الیه فاذا اتی الساحر ضربه فشکا ذلك الی الراهب فقال اذا خشیت الساحر فقل حبسنی اهلی واذا خشیت اهلك فقل حبسنی الساحر فبینما هو کذلك اذ اتی علی دابة عظیمة قد حبست الناس فقال الیوم اعلم الساحر افضل ام الراهب افضل فاخذ حجرا فقال اللهم ان کان امر الراهب احب الیك من امر الساحر فاقتل هذه الدابة حتی یمضی الناس فرماها فقتلها ومضی الناس فاتی الراهب فاخبره فقال له الراهب ای بنی انت الیوم افضل منی قد بلغ من امرك ما اری وانك ستبتلی فان ابتلیت فلا تدل علی وکان الغلام یبرئ الاکمه والابرص ویداوی الناس من سائر الادواء فسمع جلیس للملك کان قد عمی فاتاه بهدایا کثیرة فقال ما هاهنا لك اجمع ان انت شفیتنی قال انی لا اشفی احدا انما یشفی الله فان امنت بالله دعوت الله فشفاك فامن بالله فشفاه الله فاتی الملك فجلس الیه کما کان یجلس فقال له الملك من رد علیك بصرك قال ربی قال اولك رب غیری قال ربی وربك الله فاخذه فلم یزل یعذبه حتی دل علی الغلام فجیئ بالغلام فقال له الملك ای بنی قد بلغ من سحرك ما تبرئ الاکمه والابرص وتفعل وتفعل فقال انی لا اشفی احدا انما یشفی الله فاخذه فلم یزل یعذبه حتی دل علی الراهب فجیئ بالراهب فقیل له ارجع عن دینك فابی فدعا بالمنشار فوضع المنشار فی مفرق راسه فشقه به حتی وقع شقاه ثم جیئ بجلیس الملك فقیل له ارجع عن دینك فابی فوضع المنشار فی مفرق راسه فشقه به حتی وقع شقاه ثم جیئ بالغلام فقیل له ارجع عن دینك فابی فدفعه الی نفر من اصحابه فقال اذهبوا به الی جبل کذا وکذا فاصعدوا به الجبل فاذا بلغتم ذروته فان رجع عن دینه والا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اکفنیهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء یمشی الی الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال کفانیهم الله فدفعه الی نفر من اصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه فی قرقور فتوسطوا به البحر فان رجع عن دینه والا فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اکفنیهم بما شئت فانکفأت بهم السفینة فغرقوا وجاء یمشی الی الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك فقال کفانیهم الله فقال للملك انك لست بقاتلی حتی تفعل ما امرك به قال وما هو قال تجمع الناس فی صعید واحد وتصلبنی علی جذع ثم خذ سهما من کنانتی ثم ضع السهم فی کبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمنی فانك اذا فعلت ذلك قتلتنی فجمع الناس فی صعید واحد وصلبه علی جذع ثم اخذ سهما من کنانته ثم وضع السهم فی کبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوضع السهم فی صدغه فوضع یده فی صدغه فی موضع السهم فمات فقال الناس امنا برب الغلام امنا برب الغلام امنا برب الغلام فاتی الملك فقیل له ارایت ما کنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد امن الناس فامر بالاخدود بافواه السکك فخدت واضرم النیران وقال من لم یرجع عن دینه فاحموه فیها او قیل له اقتحم ففعلوا حتی جاءت امرأة ومعها صبی لها فتقاعست ان تقع فیها فقال لها الغلام یا امه اصبری فانك علی الحق

حدثنا هارون بن معروف ومحمد بن عباد وتقاربا فی لفظ الحدیث والسیاق لهارون قالا نا حاتم بن اسمعیل عن یعقوب بن مجاهد ابی حزرة عن عبادة بن الولید بن عبادة عن الصامت قال خرجت انا وابی نطلب العلم فی هذا الحی من الانصار قبل ان یهلکوا فکان اول من لقینا ابا الیسر صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه غلام له معه ضمامة من صحف وعلی ابی الیسر بردة ومعافری وعلی غلامه بردة ومعافری

ابی هریرة ان ابن عمرو بن العاص کان یکتب ولا اکتب وغیر ذلك من الاحادیث وقیل ان حدیث النهی منسوخ بهذه الاحادیث وکان النهی حین خیف اختلاطه بالقرآن فلما امن ذلك اذن فی الکتابة وقیل انما نهی عن کتابة الحدیث مع القرآن فی صحیفة واحدة لئلا یختلط فیشتبه علی القاری والله اعلم واما حدیث من کذب علی فلیتبوأ مقعده من النار فسبق شرحه فی اول الکتاب والله اعلم **باب** قصة اصحاب الاخدود والساحر والراهب والغلام هذا الحدیث فیه اثبات کرامات الاولیاء وفیه جواز الکذب فی الحرب ونحوها وفی انقاذ النفس من الهلاك سوا نفسه او نفس غیره ممن له حرمة والاکمه الذی خلق اعمی والمنشار مهموز فی روایة الاکثرین ویجوز تخفیف الهمزة بقلبها یاء وردی المنشار بالنون وهما لغتان صحیحتان سبق بیانهما قریبا وذروة الجبل اعلاه وهی بضم الذال وکسرها ورجف بهم الجبل ای اضطرب وتحرک حرکة شدیدة وحکی القاضی عن بعضهم انه رواه فرحف بالزای والحاء وهو بمعنی الحرکة لکن الاول هو الصحیح المشهور والقرقور بضم القافین السفینة الصغیرة وقیل الکبیرة واختار القاضی الصغیرة بعد حکایة خلاف کثیر او انکفأت بهم السفینة ای انقلبت والصعید هنا الارض البارزة وکبد القوس مقبضها عند الرمی (**قوله** نزل بك حذرك) ای ما کنت تحذر وتخاف والاخدود هو الشق العظیم فی الارض وجمعه اخادید والسکك الطرق وافواهها ابوابها قوله من لم یرجع عن دینه فاحموه فیها هکذا هو فی عامة النسخ فاحموه بهمزة قطع بعدها حاء ساکنة ونقل القاضی اتفاق النسخ علی هذا ووقع فی بعض نسخ بلادنا فاقحموه بالقاف وهذا ظاهر ومعناه اطرحوه فیها کرها ومعنی الروایة الاولی ارموه فیها من قولهم حمیت الحدیدة وغیرها اذا ادخلتها النار لتحمی (**قوله** فتقاعست) ای توقفت ولزمت موضعها وکرهت الدخول فی النار وبالله التوفیق **باب** حدیث جابر الطویل وقصة ابی الیسر (**قوله** عن یعقوب بن مجاهد ابی حزرة) هو بحاء مهملة مفتوحة ثم زای ثم راء ثم هاء وابو الیسر بفتح الیاء المثناة تحت والسین المهملة واسمه کعب ابن عمرو شهد العقبة وبدرا وهو ابن عشرین سنة وهو آخر من توفی من اهل بدر رضی الله عنهم توفی بالمدینة سنة خمس وخمسین (**قوله** ضمامة من صحف) هی بکسر الضاد المعجمة ای رزمة یضم بعضها الی بعض هکذا وقع فی جمیع نسخ مسلم ضمامة وکذا نقله القاضی عن جمیع النسخ وقال القاضی وقال بعض شیوخنا صوابه اضمامة بکسر الهمزة قبل الضاد قال القاضی ولا یبعد عندی صحة ما جاءت به الروایة هنا کما قالوا ضبارة واضبارة لجماعة الکتب ولفافة لما یلف فیه الشیء هذا کلام القاضی وذکر صاحب نهایة الغریب ان الضمامة لغة فی الاضمامة والمشهور فی اللغة الاضمامة بالالف (**قوله** وعلی ابی الیسر بردة ومعافری) البردة شملة مخطط وقیل کساء مربع فیه صفر یلبسه الاعراب وجمعه البرد والمعافری بفتح المیم نوع من الثیاب یعمل بقریة تسمی معافر وقیل هی نسبة الی قبیلة نزلت تلك القریة والمیم فیه زائدة

فقال له ابی یا عم انی اری فی وجهك سفعة من غضب قال جل كان لی علی فلان بن فلان الحرامی مال فاتیت اهله فسلمت فقلت ثم هو قالوا لا فخرج علی ابن له جفر فقلت له این ابوك قال سمع صوتك فدخل اریكة امی فقلت اخرج الی فقد علمت این انت فخرج فقلت ما حملك علی ان اختبأت منی قال انا والله احدثك ثم لا اكذبك خشیت والله ان احدثك فاكذبك وان اعدك فاخلفك وكنت صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم وكنت والله معسرا قال قلت آلله قال الله قال قلت آلله قال الله قال فاتی بصحیفته فمحاها بیده قال فان وجدت قضاء فاقضنی والا انت فی حل فاشهد بصر عینی هاتین ووضع اصبعیه علی عینیه وسمع اذنی هاتین ووعاه قلبی هذا واشار الی مناط قلبه رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یقول من انظر معسرا او وضع عنه اظله الله فی ظله قال فقلت له انا یا عم لو انك اخذت بردة غلامك او اعطیته معافریك واخذت معافریه واعطیته بردتك فكانت علیك حلة وعلیه حلة فمسح راسی وقال اللهم بارك فیه یا ابن اخی بصر عینی هاتین وسمع اذنی هاتین ووعاه قلبی هذا واشار الی مناط قلبه رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یقول اطعموهم مما تاكلون والبسوهم مما تلبسون وكان ان اعطیته من متاع الدنیا اهون علی من ان یاخذ من حسناتی یوم القیمة ثم مضینا حتی اتینا جابر بن عبد الله فی مسجده وهو یصلی فی ثوب واحد مشتملا به فحطیت القوم حتی جلست بینه وبین القبلة فقلت یرحمك الله اتصلی فی ثوب واحد ورداءك الی جنبك قال فقال بیده فی صدری هكذا وفرق بین اصابعه وقوسها اردت ان یدخل علی الاحمق مثلك فیرانی كیف اصنع فیصنع مثله اتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مسجدنا هذا وفی ید عرجون ابن طاب فرای فی قبلة المسجد نخامة فحكها بالعرجون ثم اقبل علینا فقال ایكم یحب ان یعرض الله عنه قال فخشعنا ثم قال ایكم یحب ان یعرض الله عنه قال فخشعنا ثم قال ایكم یحب ان یعرض الله عنه قلنا لا ایتنا یا رسول الله قال فان احدكم اذا قام یصلی فان الله تبارك وتعالی قبل وجهه فلا یبصقن قبل وجهه ولا عن یمینه ولیبصق عن یساره تحت رجله الیسری فان عجلت به بادرة فلیقل بثوبه هكذا ثم طوی ثوبه بعضه علی بعض فقال روینی عبیرا فقام فتی من الحی یشتد الی اهله فجاء بخلوق فی راحته فاخذه رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعله علی راس العرجون ثم لطخ به علی اثر النخامة فقال جابر فمن هناك جعلتم الخلوق فی مساجدكم سرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة بطن بواط وهو یطلب المجدی بن عمرو الجهنی وكان الناضح یعقبه منا الخمسة والستة والسبعة فدارت عقبة رجل من الانصار علی ناضح له فاناخه فركبه ثم بعثه فتلدن علیه بعض التلدن فقال له شا العنك الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من هذا اللاعن بعیره قال انا یا رسول الله قال انزل عنه فلا یصحبنا ملعون لا تدعوا علی انفسكم ولا تدعوا علی اولادكم ولا تدعوا علی اموالكم لا توافقوا من الله ساعة یسئل فیها عطاء فیستجیب لكم سرنا مع رسول الله صلی الله علیه

(قوله سفعة من غضب) هی بفتح السین المهملة وضمها لغتان وباسكان الفاء ای علامة وتغیر (قوله كان لی علی فلان بن فلان الحرامی) قال القاضی رواه الاكثرون الحرامی بفتح الحاء وبالراء نسبة الی بنی حرام ورواه الطبری وغیره بالزای المعجمة مع كسر الحاء ورواه ابن ماهان الجذامی بجیم مضمومة وذال معجمة (قوله ابن له جفر) الجفر هو الذی قارب البلوغ وقیل هو الذی قوی علی الاكل وقیل ابن خمس سنین (قوله دخل اریكة امی) قال ثعلب هی السریر الذی فی الحجلة ولا یكون السریر المفرد وقال الازهری كل ما اتكات علیه فهو اریكة (قوله قلت آلله قال الله) الاول بهمزة ممدودة علی الاستفهام والثانی بلا مد والهاء فیهما مكسورة هذا هو المشهور قال القاضی رویناه بكسرها وفتحها معا قال واكثر اهل العربیة لا یجیزون غیر كسرها (قوله بصر عینی هاتین وسمع اذنی هاتین) هو بفتح الصاد ورفع الراء وباسكان میم سمع ورفع العین هذه روایة الاكثرین ورواه جماعة بضم الصاد وفتح الراء عیناه ای هاتان وسمع بكسر المیم اذناه ای هاتان وكلاهما صحیح لكن الاول اولی (قوله اشار الی مناط قلبه) هو بفتح المیم وفی بعض النسخ المعتمدة نیاط بكسر النون ومعناهما واحد وهو عرق معلق بالقلب (قوله فقلت له یا عم لو انك اخذت بردة غلامك واعطیته معافریك واخذت معافریه واعطیته بردتك فكانت علیك حلة وعلیه حلة) هكذا هو فی جمیع النسخ واخذت بالواو وكذا نقله القاضی عن جمیع النسخ والروایات ووجه الكلام وصوابه ان یقول او اخذت باو لان المقصود ان یكون علی احدهما بردتان وعلی الآخر معافریان واما الحلة فهی ثوبان ازار ورداء وقال اهل اللغة لا تكون الا ثوبین سمیت بذلك لان احدهما یحل علی الآخر وقیل لا تكون الحلة الا الثوب الجدید الذی یحل من طیه (قوله هو یصلی فی ثوب واحد مشتملا به) ای ملتحفا اشتمالا لیس باشتمال الصماء المنهی عنه وفیه دلیل لجواز الصلوة فی ثوب واحد مع وجود الثیاب لكن الافضل ان یزید علی ثوب عند الامكان وانما فعل جابر هذا للتعلیم كما قال (قوله اردت ان یدخل علی الاحمق مثلك) المراد بالاحمق هنا الجاهل وحقیقة الاحمق من یعمل ما یضره مع علمه بقبحه وفی هذا جواز مثل هذا اللفظ للتعزیر والتادیب وزجر المتعلم وتنبیهه ولان لفظة الاحمق والظالم قل من ینفك من الاتصاف بهما وهذه الالفاظ هی التی یؤدب بها المتقون والورعون من استحق التادیب والتوبیخ والاغلاظ فی القول لان ما یقول غیرهم من الفاظ السفه (قوله عرجون ابن طاب) سبق شرحه قریبا وسبق ایضا مرات وهو نوع من التمر والعرجون الغصن (قوله فخشعنا) هو بالخاء المعجمة كذا روایة الجمهور ورواه جماعة بالجیم وكلاهما صحیح والاول من الخشوع وهو الخضوع والتذلل والسكون وایضا غض البصر وایضا الخوف واما الثانی فمعناه الفزع (قوله صلی الله علیه وسلم فان الله قبل وجهه) قال العلماء تاویله ای الجهة التی عظمها او الكعبة التی عظمها قبل وجهه (قوله صلی الله علیه وسلم فان عجلت به بادرة) ای غلبته بصقة او نخامة بدرت منه (قوله صلی الله علیه وسلم اردنی عبیرا فقام فتی من الحی یشتد الی اهله فجاء بخلوق) قال ابو عبید العبیر بفتح العین وكسر الموحدة عند العرب هو الزعفران وحده وقال الاصمعی هو اخلاط من الطیب تجمع الزعفران قال ابن قتیبة ولا اری القول الا ما قاله الاصمعی والخلوق بفتح الخاء هو طیب من انواع مختلفة تجمع بالزعفران وهو العبیر علی تفسیر الاصمعی وهو ظاهر الحدیث فانه امر باحضار عبیر فاحضر خلوقا فلو لم یكن هو هو لم یكن ممتثلا (قوله یشتد ای یسعی ویعدو عدوا شدیدا وفی هذا الحدیث تعظیم المساجد وتنزیهها من الاوساخ ونحوها وفیه استحباب تطییبها وفیه ازالة المنكر بالید لمن قدر وتقبیح ذلك الفعل باللسان (قوله فی غزوة بطن بواط) هو بضم الباء الموحدة وفتحها والواو مخففة والطاء مهملة قال القاضی قال اهل اللغة هو بالضم وهو روایة اكثر المحدثین وكذا قیده البكری وهو جبل من جبال جهینة قال ورواه العذری بفتح الباء وصححه ابن سراج (قوله وهو یطلب المجدی بن عمرو) هو بالمیم المفتوحة واسكان الجیم هكذا هو فی جمیع النسخ عندنا وكذا نقله القاضی عن عامة الرواة والنسخ قال وفی بعضها النجدی بالنون بدل المیم قال والمعروف الاول وهو الذی ذكره الخطابی وغیره (قوله الناضح) هو البعیر الذی یسقی علیه واما العقبة بضم العین فهی ركوب هذا النوبة وهذا نوبة قال صاحب العین هی ركوب مقدار فرسخین (قوله وكان الناضح یعقبه منا الخمسة) هكذا هو فی روایة اكثرهم یعقبه بفتح الیاء وضم القاف وفی بعضها یعتقبه بزیادة تاء وكسر القاف وكلاهما صحیح یقال عقبه واعتقبه واعتقبنا وتعاقبنا كله من هذا (قوله فتلدن علیه بعض التلدن) ای تلكأ وتوقف

حتی اذا کان عُشَیشِیَۃ ودنونا ماء من میاہ العرب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رجل یتقدّمنا فیُرِدُ الحوض فیشرب ویَسقینا قال جابر فقمت فقلت
ھذا رجل یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّ رجل مع جابر فقام جَبّارُ بنُ صَخرٍ فانطلقنا الی البئر فنزعنا فی الحوض سَجلًا او سَجلَین
ثم مَدَرْناہ ثم نزعنا فیہ حتی اَفْہَقْناہ فکان اول طالع علینا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اَتاذَنان قلنا نعم یا رسول اللہ فاَشرَعَ ناقتہ فشربت
فشنق لہا فَشَجَحَت فمالت ثم عدل بہا فاناخہا ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الحوض فتوضأ منہ ثم قمت فتوضأت من متوضأ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذہب جبّارُ بنُ صَخرٍ یقضی حاجتہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلّی وکانت علیّ بردۃ ذَہَبتُ ان اُخالِفَ بین طَرَفَیہا
فلم تبلغ لی وکانت لہا ذَبَاذِبُ فنکستُہا ثم خالفت بین طرفیہا ثم تَوَاقَصتُ علیہا ثم جئتُ حتی قمت عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینہ ثم جاء جبار بن صخر فتوضأ ثم جاء فقام عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بایدینا جمیعا فدَفَعَنا حتی اقامنا خلفہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَرمُقُنی وانا لا اَشعُرُ ثم فطنت بہ فقال ھکذا بیدہ یعنی شُدَّ
وسطک فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا جابر قلت لبیک یا رسول اللہ قال اذا کان واسعا فخالف بین طرفیہ واذا
کان ضیقا فاشدُدہ علی حقوک سِرْنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان قوت کل رجل منا کل یوم تمرۃ فکان یَمُصُّہا ثم یَصُرُّہا فی ثوبہ
وکنا نختبط بقسینا ونأکل حتی قرحت اشداقنا فاقسم اَخُطُّہا رجل منا یوما فانطلقنا بہ ننعشہ فشہد نالہ انہ لم یعطہا فاعطیہا فقام فاخذہا سِرْنا مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نزلنا وادیا افیح فذہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی حاجتہ فاتبعتہ باداوۃ من ماء فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یر شیئا
یستتر بہ واذا شجرتان بشاطئ الوادی فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی احدٰہما فاخذ بغصن من اغصانہا فقال انقادی علیّ باذن اللہ فانقادت معہ کالبعیر المخشوش
الذی یصانِعُ قائدَہ حتی اتی الشجرۃ الاخری فاخذ بغصن من اغصانہا فقال انقادی علیّ باذن اللہ فانقادت معہ کذلک حتی اذا کان بالمنصف مما بینہما

(قولہ شاعنک اللہ) ہو بشین معجمۃ بعدہا ہمزۃ ہکذا ہو فی نسخ بلادنا وذکر القاضی رحمہ اللہ تعالی ان الرواۃ اختلفوا فیہ فرواہ بعضہم بالشین المعجمۃ کما ذکرناہ وبعضہم بالمہملۃ قالوا وکلاہما کلمۃ زجر للبعیر یقال منہا شاشات بالبعیر بالمعجمۃ والمہملۃ اذا زجرتہ وقلت لہ شأ قال الجوہری وساسأت بالحمار بالہمز ای دعوتہ وقلت لہ شُؤ یشؤ بضم الیاء والشین المعجمۃ وبعدہا ہمزۃ وفی ہذا الحدیث النہی عن لعن الدواب وقد سبق بیان ہذا مع الامر بمفارقۃ البعیر الذی لعنہ صاحبہ (قولہ حتی اذا کان عشیشیۃ) ہکذا الروایۃ فیہا علی التصغیر مخففۃ الیاء الاخیرۃ ساکنۃ الاولی قال سیبویہ صغروہا علی غیر تکبیرہا وکان اصلہا عشیۃ فابدلوا من احدی الیائین شینا (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیرد الحوض) ای یطینہ ویصلحہ (قولہ فنزعنا فی الحوض سجلا) ای اخذنا وجبذنا والسجل بفتح السین واسکان الجیم الدلو المملوۃ وسبق بیانہا مرات (قولہ حتی افہقناہ) ہکذا ہو فی جمیع نسخنا وکذا ذکرہ القاضی عن الجمہور قال وفی روایۃ السمرقندی اصفقناہ بالصاد وکذا ذکرہ الحمیدی فی الجمع بین الصحیحین عن روایۃ مسلم ومعناہما ملأناہ (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اتأذنان قلنا نعم) ہذا تعلیم منہ صلی اللہ علیہ وسلم لامتہ الآداب الشرعیۃ والورع والاحتیاط والاستیذان فی مثل ہذا وان کان یعلم انہما راضیان وقد ارصد اذلک لہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم لمن بعدہ (قولہ فاشرع ناقتہ فشربت فشنق لہا فشجت فمالت) معنی اشرعہا ارسل راسہا فی الماء لتشرب یقال شنقتہا واشنقتہا ای کففتہا بزمامہا وانت راکبہا وقال ابن درید ہو ان تجذب زمامہا حتی تقارب راسہا قادمۃ الرحل (قولہ فشجت) بفاء وشین معجمۃ وجیم مفتوحات والجیم مخففۃ والفاء ہہنا اصلیۃ یقال فشج البعیر اذا فرج بین رجلیہ للبول وفشج بتشدید الشین اشد من فشج بالتخفیف قالہ الازہری وغیرہ ہذا الذی ذکرناہ من ضبطہ ہو الصحیح الموجود فی عامۃ النسخ وہو الذی ذکرہ الخطابی والہروی وغیرہما من اہل الغریب وذکرہ الحمیدی فی الجمع بین الصحیحین فشجت بتشدید الجیم وتکون الفاء زائدۃ للعطف وفسرہ الحمیدی فی غریب الجمع بین الصحیحین لہ قال معناہ قطعت الشرب من قولہم شجت المفازۃ اذا قطعتہا بالسیر قال القاضی وقع فی روایۃ العذری فثجت بالثاء المثلثۃ والجیم قال ولا معنی لہذہ الروایۃ ولا للروایۃ الحمیدی قال وانکر بعضہم اجتماع الشین والجیم وادعی ان صوابہ فثحت بالحاء المہملۃ من قولہم ثحا فاہ اذا فتحہ فیکون بمعنی تفاجت ہذا کلام القاضی والصحیح ما قدمناہ عن عامۃ النسخ والذی ذکرہ الحمیدی ایضا صحیح واللہ اعلم (قولہ ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الحوض فتوضأ منہ) فیہ دلیل لجواز الوضوء من الماء الذی شربت منہ الابل ونحوہا من الحیوان الطاہر وانہ لا کراہۃ فیہ وان کان الماء دون قلتین وہکذا مذہبنا (قولہ لہا ذباذب) ای اہداب اطراف واحدہا ذبذب بکسر الذالین سمیت بذلک لانہا تتذبذب علی صاحبہا اذا مشی ای تتحرک وتضطرب (قولہ فنکستہا) بتخفیف الکاف وتشدیدہا (قولہ تواقصت علیہا) ای امسکت علیہا بعنقی وحنیتہ علیہا لئلا تسقط (قولہ قمت عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینہ ثم جاء جبار بن صخر الی آخرہ) ہذا فیہ فوائد منہا جواز العمل الیسیر فی الصلوۃ وانہ لا یکرہ اذا کان لحاجۃ فان لم یکن لحاجۃ کرہ ومنہا ان المأموم الواحد یقف علی یمین الامام وان وقف علی یسارہ حولہ الامام ومنہا ان المأمومین یکونان صفا وراء الامام کما لو کانوا ثلثۃ او اکثر ہذا مذہب العلماء کافۃ الا ابن مسعود وصاحبیہ فانہم قالوا یقف الاثنان عن جانبیہ (قولہ یرمقنی) ای ینظر الی نظرا متتابعا (قولہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا کان ضیقا فاشدہ علی حقوک) ہو بفتح الحاء وکسرہا وہو معقد الازار والمراد ہہنا ان یبلغ السرۃ وفیہ جواز الصلوۃ فی ثوب واحد وانہ اذا شد المئزر وصلی فیہ وہو ساتر ما بین سرتہ وکبتہ صحت صلاتہ وان کانت عورتہ تری من اسفلہ لو کان علی سطح ونحوہ فان ہذا لا یضر (قولہ وکان قوت کل رجل منا کل یوم تمرۃ فکان یمصہا) ہو بفتح المیم علی اللغۃ المشہورۃ وحکی ضمہا وسبق بیانہ وفیہ ما کانوا علیہ من ضیق العیش والصبر علیہ فی سبیل اللہ وطاعتہ (قولہ وکنا نختبط بقسینا) القسی جمع قوس ومعنی نختبط نضرب الشجر لیتحات ورقہ فناکلہ وقرحت اشداقنا ای تجرحت من خشونۃ الورق وحرارتہ (قولہ فاقسم اخطہا رجل منا یوما فانطلقنا بہ ننعشہ فشہد نالہ انہ لم یعطہا فاعطیہا) معنی اقسم احلف وقولہ اخطہا ای فاتتہ ومعناہ انہ کان للتمر قاسم یقسمہ بینہم فیعطی کل انسان تمرۃ کل یوم فقسم فی بعض الایام ونسی انسانا فلم یعطہ تمرتہ وظن انہ اعطاہ فتنازعا فی ذلک وشہد نالہ انہ لم یعطہا فاعطیہا بعد الشہادۃ ومعنی ننعشہ نرفعہ ونقیمہ من شدۃ الضعف والجہد وقال القاضی الاشبہ عندی ان معناہ نشد جانبہ فی دعواہ ونشہد لہ وفیہ دلیل لما کانوا علیہ من الصبر وفیہ جواز الشہادۃ علی النفی فی المحصور الذی یحاط بہ (قولہ نزلنا وادیا افیح) ہو بالفاء ای واسعا وشاطئ الوادی جانبہ (قولہ فانقادت معہ کالبعیر المخشوش) ہو بالخاء والشین المعجمتین وہو الذی یجعل فی انفہ خشاش بکسر الخاء وہو عود یجعل فی انف البعیر اذا کان صعبا ویشد فیہ حبل لینقاد وقد یتمانع لصعوبتہ فاذا اشتد علیہ آلمہ انقاد شیأ فشیأ ولہذا قال الذی یصانع قائدہ وفی ہذا ہذہ المعجزات الظاہرات لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (قولہ حتی اذا کان بالمنصف مما بینہما) اما المنصف فبفتح المیم والصاد وہو نصف المسافۃ وممن صرح بفتحہ الجوہری وآخرون

لأم بینهما یعنی جمعهما فقال التئما علی باذن الله فالتأمتا قال جابر فخرجت أحضر مخافة ان یحس رسول الله صلی الله علیه وسلم بقربی فیبتعد قال ابن عباد فیتبعد فجلست أحدث نفسی فحانت منی لفتة فاذا انا برسول الله صلی الله علیه وسلم مقبلا واذا الشجرتان قد افترقتا فقامت کل واحدة منهما علی ساق فرایت رسول الله صلی الله علیه وسلم وقف وقفة فقال براسه هکذا واشار ابو اسمعیل براسه یمینا وشمالا ثم اقبل فلما انتهی الی قال یا جابر هل رایت مقامی قلت نعم یا رسول الله قال فانطلق الی الشجرتین فاقطع من کل واحدة منهما غصنا فاقبل بهما حتی اذا قمت مقامی فارسل غصنا عن یمینک وغصنا عن یسارک قال جابر فقمت فاخذت حجرا فکسرته وحسرته فاندلق لی فاتیت الشجرتین فقطعت من کل واحدة منهما غصنا ثم اقبلت اجرهما حتی قمت مقام رسول الله صلی الله علیه وسلم ارسلت غصنا عن یمینی وغصنا عن یساری ثم لحقته فقلت قد فعلت یا رسول الله فعم ذاک قال انی مررت بقبرین یعذبان فاحببت بشفاعتی ان یرفه ذاک عنهما ما دام الغصنان رطبین قال فاتینا العسکر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا جابر نادبوضوء فقلت الا وضوء الا وضوء الا وضوء قال قلت یا رسول الله ما وجدت فی الرکب من قطرة وکان رجل من الانصار یبرد لرسول الله صلی الله علیه وسلم الماء فی اشجاب له علی حمارة من جرید قال فقال لی انطلق الی فلان بن فلان الانصاری فانظر هل فی اشجابه من شیء قال فانطلقت الیه فنظرت فیها فلم اجد فیها الا قطرة فی عزلاء شجب منها لوانی افرغه لشربه یابسه فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله لم اجد فیها الا قطرة فی عزلاء شجب منها لوانی افرغه لشربه یابسه قال اذهب فاتنی به فاتیته به فاخذه بیده فجعل یتکلم بشیء لا ادری ما هو ویغمزه بیده ثم اعطانیه فقال یا جابر نادبجفنة فقلت یا جفنة الرکب فاتیت بها تحمل فوضعتها بین یدیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده فی الجفنة هکذا فبسطها وفرق بین اصابعه ثم وضعها فی قعر الجفنة وقال خذ یا جابر فصب علی وقل بسم الله فصببت علیه قلت بسم الله فرایت الماء یتفور من بین اصابعه رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم فارت الجفنة ودارت حتی امتلأت فقال یا جابر نادمن کان له حاجة بماء قال فاتی الناس فاستقوا حتی رووا قال فقلت هل بقی احد له حاجة فرفع رسول الله صلی الله علیه وسلم یده من الجفنة وهی ملأی وشکی الناس الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الجوع فقال عسی الله ان یطعمکم فاتینا سیف البحر فزخر البحر زخرة فالقی دابة فاوریناعلی شقها النار فاطبخنا واشوینا واکلنا وشبعنا قال جابر فدخلت انا وفلان وفلان حتی عد خمسة فی حجاج عینها ما یرانا احد حتی خرجنا فاخذنا ضلعا من اضلاعه فقوس سناه ثم دعونا باعظم رجل فی الرکب واعظم جمل فی الرکب واعظم کفل فی الرکب فدخل تحته مایطاطئ راسه

(قوله لأم) روی بهمزة مقصورة وممدودة وکلاهما صحیح ای جمع بینهما وقع فی بعض النسخ الام بالالف من غیر همزة قال القاضی وغیره هو تصحیف (قوله فخرجت احضر) هو بضم الهمزة واسکان الحاء وکسر الضاد المعجمة ای اعدو واسعی سعیا شدیدا (قوله فحانت منی لفتة) اللفتة النظرة الی جانب وهی بفتح اللام ووقع لبعض الرواة فحالت باللام والمشهور بالنون وهما بمعنی فاحین والحال الوقت ای وقعت واتفقت وکانت (قوله واشار ابو اسماعیل) وفی بعض النسخ ابن اسماعیل وکلاهما صحیح هو حاتم بن اسماعیل وکنیته ابو اسماعیل (قوله فاخذت حجرا فکسرته وحسرته فاندلق لی فاتیت شجرتین فقطعت من کل واحدة منهما غصنا) فقوله وحسرته بحاء وسین مهملتین والسین مخففة ای احددته ونحیت عنه ما یمنع حدته بحیث صار مما یمکن قطعی الاغصان به وهو معنی قوله فاندلق بالذال المعجمة ای صار حادا وقال الهروی ومن تابعه الضمیر فی حسرته عائد علی الغصن ای حسرت غصنا من اغصان الشجرة ای قشرته بالحجر وانکر القاضی عیاض هذا علی الهروی ومتابعیه وقال سیاق الکلام یابی هذا لانه حسره ثم اتی الشجرة فقطع الغصنین وهذا صریح فی لفظه ولانه قال وحسرته فاندلق والذی یوصف بالاندلاق الحجر لا الغصن والصواب انه انما حسر الحجر وبه قال الخطابی واعلم ان قوله وحسرته بالسین المهملة هکذا هو فی جمیع النسخ وکذا هو فی الجمع بین الصحیحین وفی کتاب الخطابی والهروی وجمیع کتب الغریب وادعی القاضی روایة عن جمیع شیوخهم لهذا الحرف بالشین المعجمة وادعی انه اصح ولیس کما قال والله اعلم (قوله صلی الله علیه وسلم یرفه عنهما) ای یخفف (قوله وکان رجل من الانصار یبرد لرسول الله صلی الله علیه وسلم الماء فی اشجاب له علی حمارة من جرید) اما الاشجاب هنا فجمع شجب باسکان الجیم وهو السقاء الذی قد اخلق وبلی وصار شنا یقال شاجب ای یابس وهو من الشجب الذی هو الهلاک ومنه حدیث ابن عباس رضی الله عنهما قام الی شجب فصب منه الماء وتوضأ ومثله قوله صلی الله علیه وسلم فانظر هل فی اشجابه من شیء واما قول المازری وغیره ان المراد بالاشجاب هنا الاعواد التی تعلق علیها القربة فغلط لقوله یبرد فیها علی حمارة من جرید واما الحمارة فبکسر الحاء وتخفیف المیم والراء وهی اعواد تعلق علیها اسقیة الماء قال القاضی ووقع لبعض الرواة حمار بحذف الهاء ورواية الجمهور حمارة بالهاء وکلاهما صحیح ومعناهما ما ذکرنا (قوله فلم اجد فیها الا قطرة فی عزلاء شجب منها لوانی افرغه لشربه یابسه) قوله قطرة ای یسیرا والعزلاء بفتح العین المهملة واسکان الزای وبالمد وهی فم القربة وقوله لشربه یابسه معناه انه قلیل جدا فلقلته مع شدة یبس باقی الشجب وهو السقاء لو افرغته لاشتفه الیابس منه ولم ینزل منه شیء (قوله ویغمزه بیده) وفی بعض النسخ بیده ای یعصره (قوله صلی الله علیه وسلم نادبجفنة فقلت یا جفنة الرکب فاتیت بها) ای یا صاحب جفنة الرکب فحذف المضاف للعلم بانه المراد وان الجفنة لا تنادی ومعناه یا صاحب جفنة الرکب التی تشبعهم احضرها ای من کان عنده جفنة بهذه الصفة فلیحضرها والجفنة بفتح الجیم (قوله فاتینا سیف البحر فزخر البحر زخرة فالقی دابة فاوریناعلی شقها النار) سیف البحر بکسر السین واسکان المثناة تحت هو ساحله وزخر بالخاء المعجمة اعلا موجه واوریناوقدنا (قوله حجاج عینها) هو بکسر الحاء وفتحها وهو عظمها المستدیر بها (قوله ثم دعونا باعظم رجل فی الرکب واعظم جمل فی الرکب واعظم کفل فی الرکب فدخل تحته مایطاطئ راسه) الکفل هنا بکسر الکاف واسکان الفاء قال الجمهور والمراد بالکفل هنا الکساء الذی یحویه راکب البعیر علی سنامه لئلا یسقط فیحفظ الکفل الراکب قال الهروی قال الازهری ومنه اشتقاق قوله تعالی یؤتکم کفلین من رحمته ای نصیبین یحفظانکم من الهلکة کما یحفظ الکفل الراکب یقال منه تکفلت البعیر واکفلته اذا ادرت ذلک الکساء حول سنامه ثم رکبته وهذا الکساء کفل بکسر الکاف وسکون الفاء وقال القاضی عیاض وضبطه بعض الرواة بفتح الکاف والفاء والصحیح الاول واما قوله باعظم رجل فهو بالجیم فی روایة الاکثرین وهو الاصح ورواه بعضهم بالحاء وکذا وقع لرواة البخاری بالوجهین وفی هذا الحدیث معجزات ظاهرات لرسول الله صلی الله علیه وسلم والله اعلم

حدثنی سلمة بن شبیب نا الحسن بن اعین نا زهیر نا ابو اسحٰق قال سمعت البراء بن عازب یقول جاء ابو بکر الی ابی فی منزله فاشتری منه رحلا فقال لعازب ابعث معی ابنك یحمله معی الی منزلی فقال لی ابی احمله فحملته وخرج ابی معه ینتقد ثمنه فقال له ابی یا ابا بکر حدثنی کیف صنعتما لیلة سریت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم اسرینا لیلتنا کلها حتی قام قائم الظهیرة وخلا الطریق فلا یمر فیه احد حتی رفعت لنا صخرة طویلة لها ظل لم تأت علیه الشمس بعد فنزلنا عندها فاتیت الصخرة فسویت بیدی مکانا ینام فیه النبی صلی الله علیه وسلم فی ظلها ثم بسطت علیه فروة ثم قلت یا رسول الله نم وانا انفض لك ما حولك فنام وخرجت انفض ما حوله فاذا انا براعی غنم مقبل بغنمه الی الصخرة یرید منها الذی اردنا فلقیته فقلت لمن انت یا غلام قال لرجل من اهل المدینة قلت افی غنمك لبن قال نعم قلت افتحلب لی قال نعم فاخذ شاة فقلت له انفض الضرع من الشعر والتراب والقذی قال فرایت البراء یضرب بیده علی الاخری ینفض فحلب لی فی قعب منه کثبة من لبن قال ومعی اداوة ارتوی فیها للنبی صلی الله علیه وسلم لیشرب منها ویتوضأ قال فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم وکرهت ان اوقظه من نومه فوافقته استیقظ فصببت علی اللبن من الماء حتی برد اسفله فقلت یا رسول الله اشرب من هذا اللبن قال فشرب حتی رضیت ثم قال الم یأن للرحیل قلت بلی قال فارتحلنا بعد ما زالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالك قال ونحن فی جلد من الارض فقلت یا رسول الله اتینا فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فارتطمت فرسه الی بطنها اری فقال انی قد علمت انکما قد دعوتما علی فادعوا لی فالله لکما ان ارد عنکما الطلب فدعا الله فنجا فرجع لا یلقی احدا الا قال قد کفیتکم ما ههنا فلا یلقی احدا الا رده قال ووفی لنا **وحدثنیه** زهیر بن حرب نا عثمان بن عمر ح وحدثناه اسحاق بن ابراهیم انا النضر بن شمیل کلاهما عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن البراء قال اشتری ابو بکر من ابی رحلا بثلاثة عشر درهما وساق الحدیث بمعنی حدیث زهیر عن ابی اسحاق وقال فی حدیثه من روایة عثمان بن عمر فلما دنا دعا علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فساخ فرسه فی الارض الی بطنه ووثب عنه وقال یا محمد قد علمت ان هذا عملك فادع الله ان یخلصنی مما انا فیه ولك علی لاعمین علی من ورائی وهذه کنانتی فخذ سهما منها فانك ستمر علی ابلی وغلمانی بمکان کذا وکذا فخذ منها حاجتك قال لا حاجة لی فی ابلك فقدم منا المدینة لیلا فتنازعوا ایهم ینزل علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انزل علی بنی النجار اخوال عبد المطلب اکرمهم بذلك فصعد الرجال والنساء فوق البیوت وتفرق الغلمان والخدم فی الطرق ینادون یا محمد یا رسول الله یا محمد یا رسول الله **حدثنا** محمد بن رافع نا عبد الرزاق نا معمر عن همام ابن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قیل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب وقولوا حطة نغفر لکم خطایاکم فبدلوا فدخلوا الباب یزحفون علی استاههم وقالوا حبة فی شعرة **حدثنی** عمرو بن محمد بن بکیر الناقد والحسن بن علی الحلوانی وعبد بن حمید قال عبد حدثنی وقال الآخران نا یعقوب یعنون ابن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح وهو ابن کیسان عن ابن شهاب قال اخبرنی انس بن مالك ان الله عز وجل تابع الوحی علی رسوله صلی الله علیه وسلم قبل وفاته حتی توفی واکثر ما کان الوحی یوم توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنی** ابو خیثمة زهیر بن حرب ومحمد بن المثنی واللفظ لابن المثنی قالا نا عبد الرحمن وهو ابن مهدی نا سفیان عن قیس بن مسلم عن طارق ابن شهاب ان الیهود قالوا لعمر انکم تقرؤن آیة لو انزلت فینا لاتخذنا ذلك الیوم عیدا فقال عمر انی لاعلم حیث انزلت وای یوم انزلت واین رسول الله صلی الله علیه وسلم حیث انزلت انزلت بعرفة ورسول الله صلی الله علیه وسلم واقف بعرفة قال سفیان اشك کان یوم جمعة ام لا یعنی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

باب فی حدیث الهجرة ویقال له حدیث الرحل بالحاء (**قوله** ینتقد ثمنه) ای یستوفیه ویقال سری واسری لغتان بمعنی وقائم الظهیرة نصف النهار وهو حال استواء الشمس سمی قائما لان الظل لا یظهر فکانه واقف قائم ووقع فی اکثر النسخ قائم الظهرة بضم الظاء وحذف الیاء (**قوله** رفعت لنا صخرة) ای ظهرت لابصارنا (**قوله** بسطت علیه فروة) المراد الفروة المعروفة التی تلبس هذا هو الصواب وذکر القاضی ان بعضهم قال المراد بالفروة هنا الحشیش فانه یقال له فروة وهذا قول باطل ومما یرده قوله فی روایة البخاری فروة معی ویقال لها فروة بالهاء وفرو بحذفها وهو الاشهر فی اللغة وان کانتا صحیحتین (**قوله** انفض لك ما حولك) ای افتش لئلا یکون هناك عدو (**قوله** لمن انت یا غلام فقال لرجل من اهل المدینة) المراد بالمدینة هنا مکة ولم تکن مدینة النبی صلی الله علیه وسلم سمیت بالمدینة انما کان اسمها یثرب هذا هو الجواب الصحیح واما قول القاضی ان ذکر المدینة هنا وهم فلیس کما قال بل هو صحیح والمراد بها مکة (**قوله** افی غنمك لبن) هو بفتح اللام والباء یعنی اللبن المعروف هذه الروایة مشهورة وروی بعضهم لُبن بضم اللام واسکان الباء ای شیاه ذوات البان (**قوله** فحلب لی فی قعب معه کثبة من لبن قال ومعی اداوة ارتوی فیها) القعب قدح من خشب معروف والکثبة بضم الکاف واسکان المثلثة وهی قدر الحلبة قاله ابن السکیت وقیل هی القلیل منه والاداوة کالرکوة وارتوی استقی وهذا الحدیث مما یسال عنه فیقال کیف شربوا اللبن من الغلام ولیس هو مالکه وجوابه من اوجه احدها انه محمول علی عادة العرب انهم یاذنون للرعاة اذا مر بهم ضیف او عابر سبیل ان یسقوه اللبن ونحوه والثانی انه کان لصدیق لهم یدلون علیه وهذا جائز والثالث انه مال حربی لا امان له ومثل هذا جائز والرابع لعلهم کانوا مضطرین والجواب ان الاولان اجود (**قوله** برد اسفله) هو بفتح الراء علی المشهور وقال الجوهری بضمها (**قوله** ونحن فی جلد من الارض) هو بفتح الجیم واللام ای ارض صلبة وروی جدد بدالین وهو المستوی وکانت الارض مستویة صلبة (**قوله** فارتطمت فرسه الی بطنها) ای غاصت قوائمها فی تلك الارض الجلد (**قوله** ووفی لنا) بتخفیف الفاء (**قوله** فساخ فرسه فی الارض) هو بمعنی ارتطمت (**قوله** لاعمین علی من ورائی) یعنی لاخفین امرکم عمن ورائی ممن یطلبکم والبسه علیهم حتی لا یتبعکم احد وفی هذا الحدیث فوائد منها هذه المعجزة الظاهرة لرسول الله صلی الله علیه وسلم وفضیلة ظاهرة لابی بکر رضی الله عنه من وجوه وفیه خدمة التابع للمتبوع وفیه استصحاب الرکوة والابریق ونحوهما فی السفر للطهارة والشرب وفیه فضل التوکل علی الله سبحانه وتعالی وحسن عاقبته وفیه فضائل للانصار لفرحهم بقدوم رسول الله صلی الله علیه وسلم وظهور سرورهم به وفیه فضیلة صلة الارحام سواء قربت القرابة والرحم ام بعدت وان الرجل الجلیل اذا قدم بلدا له فیه اقارب ینزل عندهم یکرمهم بذلك والله اعلم

کتاب التفسیر

(**قوله** تعالی وقولوا حطة) ای مسئلتنا حطة وهی ان تحط عنا خطایانا (**قوله** یزحفون علی استاههم) جمع است وهی الدبر

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب واللفظ لابی بکر قالا نا عبد الله بن ادریس عن ابیه عن قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب قال قال الیهود لعمر لو علینا معشر یهود نزلت هذه الآیة الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا لعلمنا الیوم الذی انزلت فیه لاتخذنا ذلك الیوم عیدا قال فقال عمر فقد علمت الیوم الذی انزلت فیه والساعة واین رسول الله صلی الله علیه وسلم حین انزلت نزلت لیلة جمع ونحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بعرفات **وحدثنی** عبد بن حمید انا جعفر بن عون انا ابو عمیس عن قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب قال جاء رجل من الیهود الی عمر فقال یا امیر المؤمنین آیة فی کتابکم تقرؤنها لو علینا نزلت معشر الیهود لاتخذنا ذلك الیوم عیدا قال وای آیة قال الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال عمر انی لاعلم الیوم الذی نزلت فیه والمکان الذی نزلت فیه نزلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعرفات فی یوم جمعة **حدثنی** ابو الطاهر احمد بن عمرو بن سرح وحرملة بن یحیی قال ابو الطاهر نا وقال حرملة انا ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی عروة بن الزبیر انه سأل عائشة عن قول الله عز وجل وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ قالت یا ابن اختی هی الیتیمة تکون فی حجر ولیها تشارکه فی ماله فیعجبه مالها وجمالها فیرید ولیها ان یتزوجها بغیر ان یقسط فی صداقها فیعطیها مثل ما یعطیها غیره فنهوا ان ینکحوهن الا ان یقسطوا لهن ویبلغوا بهن أعلی سنتهن من الصداق وأمروا ان ینکحوا ما طاب لهم من النساء سواهن قال عروة قالت عائشة ثم ان الناس استفتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد هذه الآیة فیهن فانزل الله عز وجل وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قالت والذی ذکر الله انه یتلی علیکم فی الکتاب الآیة الاولی التی قال الله فیها وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قالت عائشة وقول الله تعالی فی الآیة الاخری وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رغبة احدکم عن یتیمته التی تکون فی حجره حین تکون قلیلة المال والجمال فنهوا ان ینکحوا ما رغبوا فی مالها وجمالها من یتامی النساء الا بالقسط من اجل رغبتهم عنهن **حدثنا** الحسن الحلوانی وعبد بن حمید جمیعا عن یعقوب بن ابراهیم بن سعد نا ابی عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرنی عروة انه سأل عائشة عن قول الله تبارك وتعالی وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی (ای قلیلة المال والجمال) وساق الحدیث بمثل حدیث یونس عن الزهری وزاد فی آخره من اجل رغبتهم عنهن اذا کن قلیلات المال والجمال **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا نا ابو اسامة نا هشام عن ابیه عن عائشة فی قول الله عز وجل وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی قالت انزلت فی الرجل تکون له الیتیمة هو ولیها ووارثها ولها مال ولیس لها احد یخاصم دونها فلا ینکحها لمالها فیضر بها ویسیء صحبتها فقال وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء یقول ما احللت لکم ودع هذه التی تضر بها **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا عبدة بن سلیمان عن هشام عن ابیه عن عائشة فی قوله عز وجل وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قالت انزلت فی الیتیمة تکون عند الرجل فتشرکه فی ماله فیرغب عنها ان یتزوجها ویکره ان یزوجها غیره فیشرکه فی ماله فیعضلها فلا یتزوجها ولا یزوجها غیره **وحدثنا** ابو کریب نا ابو اسامة انا هشام عن ابیه عن عائشة فی قوله عز وجل یستفتونك فی النساء قل الله یفتیکم فیهن الآیة قالت هذه الیتیمة التی تکون عند الرجل لعلها ان تکون قد شرکته فی ماله حتی فی العذق فیرغب یعنی ان ینکحها ویکره ان ینکحها رجلا فیشرکه فی ماله فیعضلها **حدثنا** ابو بکر بن ابی شیبة نا عبدة بن سلیمان عن هشام عن ابیه عن عائشة فی قوله عز وجل ومن کان فقیرا فلیأکل بالمعروف قالت انزلت فی والی مال الیتیم الذی یقوم علیه ویصلحه اذا کان محتاجا ان یأکل منه **وحدثناه** ابو کریب نا ابو اسامة نا هشام عن ابیه عن عائشة فی قوله عز وجل ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیأکل بالمعروف قالت انزلت فی ولی الیتیم ان یصیب من ماله اذا کان محتاجا بقدر ما له بالمعروف

(**قوله** فی قوله تعالی الیوم اکملت لکم دینکم انها نزلت لیلة جمع ونحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بعرفات) هکذا فی النسخ الروایة لیلة جمع وفی نسخة ابن ماهان لیلة جمعة وکلاهما صحیح فمن روی لیلة جمع فهی لیلة المزدلفة وهو المراد بقوله ونحن بعرفات فی یوم جمعة لان لیلة جمع هی عشیة یوم عرفات ویکون المراد بقوله لیلة جمعة یوم جمعة ومراد عمر رضی الله عنه انا قد اتخذنا ذلك الیوم عیدا من وجهین فانه یوم عرفة ویوم جمعة وکل واحد منهما عید لاهل الاسلام (**قوله** تعالی فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث ورباع) ای ثنتین ثنتین او ثلثا ثلثا او اربعا اربعا ولیس فیه جواز جمع اکثر من اربع (**قولها** یقسط فی صداقها) ای یعدل (**قولها** علی سنتهن) ای اعلی عادتهن فی مهورهن ومهورا مثالهن (**قوله** فیضربها) یقال ضره واضر به فالثلاثی بحذف الباء والرباعی باثباتها (**قولها** فیعضلها) ای یمنعها الزواج (**قولها** شرکته فی ماله حتی فی العذق) شرکته بکسر الراء ای شارکته والعذق بفتح العین وهو النخلة (**قولها** فی قوله تعالی ومن کان فقیرا فلیأکل بالمعروف انه یجوز للولی ان یأکل من مال الیتیم بالمعروف اذا کان محتاجا) هو ایضا مذهب الشافعی والجمهور وقالت طائفة لا یجوز وحکی عن ابن عباس وزید بن اسلم قالا وهذه الآیة منسوخة بقوله تعالی ان الذین یأکلون اموال الیتامی ظلما الآیة وقیل بقوله تعالی ولا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل واختلف الجمهور فیما اذا اکل هل یلزمه رد بدله وهما وجهان لاصحابنا اصحهما لا یلزمه وقال فقهاء العراق انما یجوز له الاکل اذا سافر فی مال الیتیم والله اعلم (**قولها** امروا ان یستغفروا لاصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فسبوهم) قال القاضی الظاهر انها قالت هذا عند ما سمعت اهل المصر یقولون فی عثمان ما قالوا واهل الشام فی علی ما قالوا والحروریة فی الجمیع ما قالوا واما الامر بالاستغفار الذی اشارت الیه فهو قوله تعالی والذین جاؤا من بعدهم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان وبهذا احتج مالك بانه لا حق فی الفیء لمن سب الصحابة رضی الله عنهم لان الله تعالی انما جعله لمن جاء بعدهم ممن یستغفر لهم والله اعلم (**قوله** عن ابن عباس رضی الله عنهما ان القاتل متعمدا لا توبة له) واحتج بقوله تعالی ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فیها هذا هو المشهور عن ابن عباس رضی الله عنهما وروی عنه ان له توبة وجواز المغفرة له لقوله تعالی ومن یعمل سوءا او یظلم نفسه ثم یستغفر الله یجد الله غفورا رحیما

وحدثناه ابوکریب نا ابن نمیر نا هشام بهذا الاسناد حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا عبدة بن سلیمان عن هشام عن ابیه عن عائشة رضی الله تعالی عنها فی قوله عز وجل اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قالت کان ذلك یوم الخندق حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا عبدة بن سلیمن نا هشام عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا الآیة قالت انزلت فی المرأة تکون عند الرجل فتطول صحبتها فیریده طلاقها فتقول لا تطلقنی وامسکنی وانت فی حل منی فنزلت هذه الآیة حدثنا ابوکریب نا ابواسامة نا هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة فی قوله عز وجل وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قالت نزلت فی المرأة تکون عند الرجل فلعله ان لا یستکثر منها وتکون لها صحبة وولد فتکره ان یفارقها فتقول له انت فی حل من شأنی حدثنا یحیی بن یحیی انا ابو معاویة عن هشام بن عروة عن ابیه قال قالت لی عائشة رضی الله عنها یا ابن اختی اُمِرُوا ان یستغفروا لاصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فسبّوهم وحدثناه ابوبکر بن ابی شیبة نا ابواسامة نا هشام بهذا الاسناد مثله حدثنا عبید الله بن معاذ العنبری نا ابی نا شعبة عن المغیرة بن النعمان عن سعید بن جبیر رضی الله عنه قال اختلف اهل الکوفة فی هذه الآیة وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ فرحلت الی ابن عباس فسألته عنها فقال لقد نزلت آخر ما نزل ثم ما نسخها شیء حدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا نا محمد بن جعفر ح وحدثنا اسحق بن ابراهیم نا النضر قالا جمیعًا نا شعبة بهذا الاسناد فی حدیث ابن جعفر نزلت فی آخر ما انزل وفی حدیث النضر انها لمن آخر ما انزلت حدثنا محمد بن المثنی ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن منصور عن سعید بن جبیر رضی الله عنه قال امرنی عبد الرحمن بن ابزی ان اسأل ابن عباس عن هاتین الآیتین وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ فسألته فقال لم ینسخها شیء وعن هذه الآیة وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قال نزلت فی اهل الشرك حدثنی هارون بن عبد الله نا ابو النضر هاشم بن القاسم اللیثی نا ابو معویة یعنی شیبان عن منصور بن المعتمر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی الله عنهما قال نزلت هذه الآیة بمکة وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ الی قوله مُهَانًا فقال المشرکون وما یغنی عنا الاسلام وقد عدلنا بالله وقد قتلنا النفس التی حرم الله وأتینا الفواحش فانزل الله تعالی اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا الی آخر الآیة قال فاما من دخل فی الاسلام وعقله ثم قتل فلا توبة له حدثنی عبد الله بن هاشم وعبد الرحمن بن بشر العبدی قالا نا یحیی وهو ابن سعید القطان عن ابن جریج حدثنی القاسم بن ابی بزة عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس رضی الله عنهما المن قتل مؤمنًا متعمدًا من توبة قال لا قلت وأین هذه الآیة التی فی الفرقان وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ الی آخر الآیة قال هذه آیة مکیة نسختها آیة مدنیة وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ وفی روایة ابن هاشم فتلوت علیه هذه الآیة التی فی الفرقان الا من تاب حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وهارون بن عبد الله وعبد بن حمید قال عبد انا وقال الآخران نا جعفر بن عون قال انا ابو عمیس عن عبد المجید بن سهیل عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة قال قال لی ابن عباس رضی الله عنهما تعلم وقال هارون تدری آخر سورة نزلت من القرآن نزلت جمیعًا قلت نعم اذا جاء نصر الله والفتح قال صدقت وفی روایة ابن ابی شیبة تعلم ای سورة لم یقل آخر وحدثنا اسحاق بن ابراهیم الحنظلی انا ابو معویة نا ابو عمیس بهذا الاسناد مثله وقال آخر سورة وقال عبد المجید ولم یقل ابن سهیل حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم واحمد بن عبدة الضبی واللفظ لابن ابی شیبة قال نا وقال الآخران انا سفیان عن عمرو عن عطاء عن ابن عباس رضی الله عنهما قال لقی ناس من المسلمین رجلًا فی غنیمة له فقال السلام علیکم فاخذوه فقتلوه واخذوا تلك الغنیمة فنزلت وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا وقرأها ابن عباس السلام حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا غندر عن شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار واللفظ لابن المثنی قالا نا محمد بن جعفر عن شعبة عن ابی اسحاق قال سمعت البراء یقول کانت الانصار اذا حجوا فرجعوا یدخلوا البیوت الا من ظهورها قال فجاء رجل من الانصار فدخل من بابه فقیل له فی ذلك فنزلت هذه الآیة وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا حدثنی یونس بن عبد الاعلی الصدفی انا عبد الله بن وهب اخبرنی عمرو بن الحارث عن سعید بن ابی هلال عن عون بن عبد الله عن ابیه ان ابن مسعود رضی الله عنهما قال ما کان بین اسلامنا وبین ان عاتبنا الله بهذه الآیة اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ الا اربع سنین حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر ح وحدثنی ابوبکر بن نافع واللفظ له قال نا غندر نا شعبة عن سلمة بن کهیل عن مسلم البطین عن سعید بن جبیر

وهذه الروایة الثانیة هی مذهب جمیع اهل السنة والصحابة والتابعین ومن بعدهم وما روی عن بعض السلف مما یخالف هذا محمول علی التغلیظ والتحذیر من القتل والتوبة فی المنع منه ولیس فی هذه الآیة التی احتج بها ابن عباس تصریح بانه یخلد وانما فیها انه جزاؤه ولا یلزم منه ان یجازی وقد سبق تقریر هذه المسألة وبیان معنی الآیة فی کتاب التوبة والله اعلم (قوله فرحلت الی ابن عباس) هو بالراء والحاء المهملة هذا هو الصحیح المشهور فی الروایات وفی نسخة ابن ماهان فدخلت بالدال والخاء المعجمة ویمکن تصحیحه بان یکون معناه دخلت بعد رحلتی الیه (قوله فاما من دخل فی الاسلام وعقله) هو بفتح القاف ای علم احکام الاسلام وتحریم القتل (قوله نسختها آیة مدنیة) یعنی بالناسخة آیة النساء ومن یقتل مومنا متعمدا (قوله عن سعید بن جبیر قال امرنی عبد الرحمن بن ابزی ان اسأل ابن عباس عن هاتین الآیتین) هکذا هو فی جمیع النسخ قال القاضی قال بعضهم لعله امرنی ابن عبد الرحمن قال القاضی لا یمتنع ان عبد الرحمن امر سعیدا یسأل له ابن عباس عما لا یعلمه عبد الرحمن فقد سأل ابن عباس اکبر منه واقدم صحبة وهذا الذی قاله القاضی هو الصواب (قوله اخبرنا ابو عمیس عن عبد المجید بن سهیل) هکذا هو فی جمیع النسخ عبد المجید بالمیم ثم الجیم الا نسخة ابن ماهان ففیها عبد الحمید بحاء ثم میم قال ابو علی الغسانی الصواب الاول قال القاضی قد اختلفوا فی اسمه فذکره مالك فی الموطا من روایة یحیی بن یحیی الاندلسی وغیره فسماه عبد الحمید بالحاء ثم المیم وکذا قاله سفین بن عیینة وسماه البخاری عبد المجید بالمیم ثم الجیم وکذا رواه ابن القاسم والقعنبی وجماعة فی الموطا عن مالك وقال ابن عبد البر یقال بالوجهین قال والاکثر بالمیم ثم الجیم قال القاضی فاذا ثبت الخلاف فیه لم یحکم علی احد الوجهین بالخطاء

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال كانت المرأة تطوف بالبيت وهي عريانة فتقول من يعيرني تطوافا تجعله على فرجها وتقول اليوم يبدو بعضه او كله فما بدا منه فلا احله ۞ فنزلت هذه الآية خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ **حدثنا** ابوبكر بن ابي شيبة وابوكريب جميعا عن ابي معاوية واللفظ لابي كريب قال نا ابو معاوية قال نا الاعمش عن ابي سفيان عن جابر رضي الله عنه قال كان عبد الله بن ابي ابن سلول يقول لجارية له اذهبي فابغينا شيئا فانزل الله عز وجل وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ لَهُنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ **و حدثني** ابوكامل الجحدري نا ابوعوانة عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر رضي الله عنه ان جارية لعبد الله بن ابي يقال لها مسيكة واخرى يقال لها اميمة فكان يريدهما على الزنا فشكتا ذلك الى النبي صلى الله عليه وسلم فانزل الله عز وجل ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء ان اردن تحصنا الى قوله غفور رحيم **حدثنا** ابوبكر بن ابي شيبة نا عبد الله بن ادريس عن الاعمش عن ابراهيم عن ابي معمر عن عبد الله في قوله عز وجل أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قال نفر من الجن اسلموا وكانوا يعبدون فبقي الذين كانوا يعبدون على عبادتهم وقد اسلم النفر من الجن **حدثني** ابوبكر بن نافع العبدي قال نا عبد الرحمن نا سفين عن الاعمش عن ابراهيم عن ابي معمر عن عبد الله اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة قال كان نفر من الانس يعبدون نفرا من الجن فاسلم النفر من الجن واستمسك الانس بعبادتهم فنزلت اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة **وحدثنيه** بشر بن خالد نا محمد يعني ابن جعفر عن شعبة عن سليمان بهذا الاسناد **وحدثني** حجاج بن الشاعر نا عبد الصمد بن عبد الوارث حدثني ابي نا حسين عن قتادة عن عبد الله بن معبد الزماني عن عبد الله بن عتبة عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة قال نزلت في نفر من العرب كانوا يعبدون نفرا من الجن فاسلم الجنيون والانس الذين كانوا يعبدونهم لا يشعرون فنزلت اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة **حدثني** عبد الله بن مطيع نا هشيم عن ابي بشر عن سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس رضي الله عنهما سورة التوبة قال التوبة قال بل هي الفاضحة ما زالت تنزل ومنهم ومنهم حتى ظنوا انه لا تبقى منا احد الا ذكر فيها قال سورة الانفال قال تلك سورة بدر قال قلت فالحشر قال نزلت في بني النضير **حدثنا** ابوبكر بن ابي شيبة نا علي بن مسهر عن ابي حيان عن الشعبي عن ابن عمر رضي الله عنهما قال خطب عمر رضي الله عنه على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد الا وان الخمر نزل تحريمها يوم نزل وهي من خمسة اشياء من الحنطة والشعير والتمر والزبيب والعسل والخمر ما خامر العقل وثلاثة اشياء وددت انها لم تكن عهد الينا فيها الجد والكلالة وابواب من ابواب الربا **حدثناه** ابوكريب نا ابن ادريس نا ابوحيان عن الشعبي عن ابن عمر رضي الله عنهما قال سمعت عمر ابن الخطاب رضي الله عنه على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اما بعد ايها الناس فانه نزل تحريم الخمر وهي من خمسة من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل وثلاث ايها الناس وددت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عهد الينا فيهن عهدا ننتهي اليه الجد والكلالة وابواب من ابواب الربا **وحدثنا** ابوبكر بن ابي شيبة نا اسمعيل بن علية ح وحدثنا اسحق بن ابراهيم انا عيسى بن يونس كلاهما عن ابي حيان بهذا الاسناد بمثل حديثهما غير ان ابن علية في حديثه العنب كما قال ابن ادريس وفي حديث عيسى الزبيب كما قال ابن مسهر **حدثنا** عمرو بن زرارة نا هشيم عن ابي هاشم عن ابي مجلز عن قيس بن عباد قال سمعت اباذر رضي الله عنه يقسم قسما ان هذان خصمان اختصموا في ربهم انها نزلت في الذين برزوا يوم بدر حمزة وعلي وعبيدة بن الحارث رضي الله عنهم وعتبة وشيبة ابني ربيعة والوليد بن عتبة **حدثنا** ابوبكر ابن ابي شيبة نا وكيع ح وحدثني محمد بن المثنى نا عبد الرحمن جميعا عن سفين عن ابي هاشم عن ابي مجلز عن قيس بن عباد قال سمعت اباذر رضي الله عنه يقسم لنزلت هذان خصمان بمثل حديث هشيم

قد تم الصحيح

(قوله فتقول من يعيرني تطوافا) هو بكسر التاء المثناة فوق وهو ثوب تلبسه المرأة تطوف به وكان اهل الجاهلية يطوفون عراة ويرمون ثيابهم ويتركونها ملقاة على الارض ولا يأخذونها ابدا ويتركونها تداس بالارجل حتى تبلى وتسمى اللقا حتى جاء الاسلام فامر الله بستر العورة فقال تعالى خذوا زينتكم عند كل مسجد وقال النبي صلى الله عليه وسلم لا يطوف بالبيت عريان (قوله فانزل الله عز وجل ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء ان اردن تحصنا لتبتغوا عرض الحيوة الدنيا ومن يكرههن فان الله من بعد اكراههن لهن غفور رحيم) هكذا وقع في النسخ كلها لهن غفور رحيم وهذا تفسير ولم يرد ان لفظة لهن منزلة فانه لم يقرأ بها احد وانما هي تفسير وبيان ان المغفرة والرحمة لهن لكونهن مكرهات لا لمن اكرههن واما قوله تعالى ان اردن تحصنا فخرج على الغالب اذ الاكراه انما هو لمريدة التحصن اما غيرها فهي تسارع الى البغاء من غير حاجة الى اكراه فالمقصود ان الاكراه على الزنا حرام سواء اردن تحصنا ام لا وصورة الاكراه مع انها لا تريد التحصن ان تكون هي مريدة الزنا بانسان فيكرهها على الزنا بغيره وكله حرام (قوله ان جارية لعبد الله بن ابي يقال لها مسيكة واخرى يقال لها اميمة) اما مسيكة فبضم الميم وقيل انها معاذة وزينب وقيل نزلت في ست جوار له كان يكرههن على الزنا معاذة ومسيكة واميمة وعمرة واروى وقتيلة والله اعلم (قوله عن عبد الله بن معبد الزماني) بكسر الزاي وتشديد الميم (قوله في تحريم الخمر وانها من خمسة اشياء) وذكر الكلالة وغيرها بهذا كله سبق بيانه في ابوابه (قوله عن ابي مجلز عن قيس بن عباد قال سمعت اباذر يقسم قسما ان هذان خصمان اختصموا في ربهم انها نزلت في الذين برزوا يوم بدر) اما مجلز فبكسر الميم على المشهور وحكي فتحها واسكان الجيم وفتح اللام واسمه لاحق بن حميد سبق بيانه مرات وقيس بن عباد بضم العين وتخفيف الباء قال القاضي وهذا الحديث مما استدركه الدارقطني فقال اخرجه البخاري عن ابي مجلز عن قيس عن علي رضي الله عنه قال انا اول من يجثو للخصومة قال قيس فيهم نزلت الآية ولم يجاوزه قيسا ثم قال البخاري وقال عثمان عن جرير عن منصور عن ابي هاشم عن ابي مجلز قال وقال الدارقطني فاضطرب الحديث هذا كلامه قلت فلا يلزم من هذا ضعف الحديث واضطرابه لان قيسا سمعه من علي وسمعه من ابي ذر كما رواه مسلم هنا فرواه عنه وسمع من علي بعضه واضاف قيس اليه ما سمعه من ابي ذر وافتى به ابو مجلز تارة ولم يقل انه من كلام نفسه ورأيه فقد عملت الصحابة بعضهم بمثل هذا فيفتي الانسان منهم بمعنى الحديث عند الحاجة الى الفتوى دون الرواية ولا يرفعه فاذا كان وقت آخر وقصد الرواية رفعه وذكر لفظه ولا يحصل بهذا اضطراب والله اعلم والحمد والمنة

تم الشرح

حاشیة العلامة ابی الحسن السندی علی صحیح الامام مسلم بن الحجاج

النمرة العالیة لمسلم مع النووی طبع اصح المطابع والسافلة لمتن

مسلم المعرب طبع مصر

بسم الله الرحمن الرحیم

کتاب البیوع

ص۳ ج۱ **قوله** کان اهل الجاهلیة یتبایعون لحم الجزور الی حبل الحبلة الخ حبل الحبلة علی هذا یکون اجلاً للبیع ویکون المبیع غیره والمتبادر من لفظ الحدیث ان حبل الحبلة هو المبیع والمعنیان یناسبان النهی اما الثانی فلکون المبیع معدوماً واما الاول فلکون الاجل مجهولاً۔

ص۳ ج۱ **قوله** لا یبیع بعضکم نفی بمعنی النهی وفی بعض النسخ لا یبع علی لفظ النهی ولا یصح الحمل علی حقیقة الاخبار لوجود مثل هذا البیع والقول بان الاخبار عن البعض بالنفی صحیح ضرورة ان البعض یترکون هذا البیع ولا یضر فیه کون البعض الاخر یاتی به مدفوع بان المراد بالبعض ههنا الاستغراق بشهادة الذوق وبانه لا فائدة فی الاخبار عن البعض بانهم یترکون هذا البیع اذ هو معلوم بالضرورة فلا یحمل کلام الشارع علیه علی ان اللائق بکلام الشارع الحمل علی بیان الاحکام لا علی بیان الوقائع فتأمل ثم قیل المراد به انه لا یسوم احد علی سوم اخیه وقیل بل المراد حقیقة البیع کان یجیئ البائع الاخر عند المشتری ویقول له عندی متاع احسن من هذا الذی یشتریه او ارخص فیفسد البیع علی البائع الاول وان کان الغالب مثل هذا فی المشتریین والله تعالی اعلم۔

ص۶ ج۱ **قوله** اذا تبایع الرجلان فکل واحد منهما بالخیار ما لم یتفرقا وکانا جمیعاً الی هذه الروایة صریحة فی خیار المجلس وقالعة لاحتمال حمل التفرق علی التفرق بالاقوال علی ان الحمل علی التفرق بالاقوال غیر ظاهر لوجوه منها ما ذکره الابی فقال حمل التفرق علی انه بالابدان اظهر من حمله علی التفرق بالاقوال والعمل بالظاهر اولی وایضاً فالمتساومان لیس بینهما عقد فالخیار ثابت لهما بالاصل انتهی۔

ص۱۴ ج۱ **قوله** نهی عن المزارعة وامر بالمواجرة کان المراد بالمزارعة هی المخابرة وهی کراء الارض ببعض ما یخرج منها والمراد بالمواجرة کراء الارض بالذهب والفضة والمراد بالامر امر ترخیص او اباحة والله تعالی اعلم بقی ان النهی عن المخابرة محمول علی التنزیه عند کثیر من المحققین او علی صورة جهالة البدل ونحوه جمعاً بین احادیث الباب وقد حققه النووی بما لا مزید علیه

ص۱۶ ج۱ **قوله** فله ای ذلک احب هذا من کلام ذلک الرجل للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم فانه لما فهم من کلامه صلی الله تعالی علیه وسلم انه ما رضی علی حلفه علی انه لا یفعل ما یطلب منه صاحبه قال فله ای لصاحبه ما احب وهذا محذوف یبینه قوله ای ذلک المذکور من الامرین احب ای فهو له والمقصود ان صاحبه ان احب الوضع فله ذلک ای اطاوعه فی الوضع وان احب الرفق والامهال والتاجیل فله ذلک ای اطاوعه فیه والله تعالی اعلم والاشارة بذلک الی المتعدد کثیر وارد فی الکلام ومنه قوله تعالی عوان بین ذلک والحدیث من هذا القبیل کما لا یخفی ویمکن ای یجعل ای فی قوله فله ای ذلک موصولة مبتداء خبره الجار والمجرور المتقدم وجملة احب صلة له والعائد محذوف ای فله ای الامرین احبه وهذا اقرب من جعل کلمة ای شرطیة کما فی الوجه الاول فافهم۔

ص۱۶ ج۱ **قوله** من ادرک ماله بعینه عند رجل قد افلس فهو احق به من غیره محمول علی ما اذا کان سالماً لما سیجیئ من قوله ولم یفرقه وقد اخذ بهذا الحدیث الجمهور ومن لم یاخذه یحمله علی ما اذا اخذه علی سوم الشراء مثلاً او علی البیع بشرط الخیار للبائع ای اذا کان الخیار للبائع والمشتری مفلس فالانسب له ان یختار الفسخ ولا یخفی انه تاویل بعید بل باطل عند حذاة النظر وقد ذکر ان الباعث علی هذا التاویل ان ظاهر الحدیث یخالف ظاهر قوله تعالی فنظرة الی میسرة حیث لم یشرع للدائن عند الافلاس الا الانتظار ولا یخفی ان الانتظار فیما لا یوجد عند المفلس ولا کلام فیه وانما الکلام فیما وجد عند المفلس ولا بد ان الدائنین یاخذون ذلک الموجود عنده والحدیث یبین ان الذی یاخذ هذا الموجود هو صاحب المتاع ولا یجعل مقسوماً بین تمام الدائنین وهذا لا یخالف القرآن ولا یقتضی خلافه فافهم والله تعالی اعلم۔

ص۱۸ ج۱ ص۶۲۳ **قوله** اقبل المیسور واتجاوز عن المعسور ای الشیء المعسور واقبل بفتح الهمزة والباء الموحدة من القبول والمیسور ما تیسر من الدین وعند ابی جعفر اُقبِل بضم الهمزة من الاقالة والمیسور علی هذا صاحب الشیء المیسور والمعسور صاحب الشیء المعسور لانه لا یقال للغریم معسور ولا میسور ذکره الابی۔

ص۱۸ ج۱ ص۶۲۳ **قوله** فقیل له ما کنت تعمل قال فاما ذکر واما ذُکِّر الخ هذا القول کالتفسیر لدخول الجنة وبیان لسبب دخوله ای انه داخل الجنة بهذا الطریق حیث قیل له ما کنت تعمل ثم غفر له والفاء فیه تفسیریة مثلها فی قوله تعالی فوسوس الیه الشیطان فقال یا آدم ویحتمل ان یقال انه سأله بعض اهل الجنة عن سبب الدخول بعد دخوله او راه احد فی الرؤیا فسأله والوجه الاول الصق بسائر الروایات والله تعالی اعلم۔

ص۱۸ ج۱ ص۶۲۴ **قوله** مطل الغنی الاضافة الی الفاعل ای مطل المدیون الغنی القادر علی الاداء وتاخیره عن وقته مع القدرة عن الاداء ظلم وقیل انها الی المفعول ای تاخیر دین الدائن الغنی عن وقته ظلم فکیف لدائن الفقیر۔

ص۱۹ ج۱ ص۶۲۵ **قوله** وکسب الحجام ظاهر الحدیث یفید حرمته مطلقاً ولکن بعض الاحادیث یفید الحرمة فی حق الحر دون العبد وعلی هذا لا یعارض هذا الحدیث ما ثبت من اعطاءه صلی الله علیه وسلم الاجر الذی حجمه لانه معلوم انه کان عبداً علی انه یجوز انه صلی الله علیه وسلم ما اعطاه بطریق الاجر بل بطریق الکرم والله تعالی اعلم۔

ص۲۰ ج۱ ص۶۲۵ **قوله** انا لنقتل کلب المریة بضم المیم وفتح الراء وتشدید الیاء تصغیر المرءة۔

ص۲۲ ج۱ ص۶۲۶ **قوله** فاقترهن علی الناس ثم نهی عن التجارة فی الخمر الخ ای لما حرم الربا ذکر عند ذلک الحرمة فی تجارة الخمر لمناسبة بینهما والله تعالی اعلم

ص۲۴ ج۱ ص۶۳۱ **قوله** فی اعطیات الناس هو بفتح الهمزة جمع اعطیة جمع عطاء۔

ص۲۵ ج۱ ص۶۳۱ **قوله** قد کنا نشهده ونصحبه فلم نسمعها منه هذا دلیل بعدم العلم علی عدم الشیء وهو باطل باتفاق العقلاء فالاستدلال بمثله عجیب العجب انه وقع منه مثله مرة ثانیة کما رواه فی المؤطا فی قصة منع ابی الدرداء رض فانه روی عنده حدیث الربا فقال لکنی اراه جائزاً او نحوه فقابل الحدیث بمجرد الرأی وکل ذلک خطاء غفر الله لنا وله۔

ص۲۶ ج۱ ص۶۳۱ **قوله** قال الربا فی النسیئة هی بوزن کریمة بهمزة فی اخره وبادغامه وبحذف همزة وکسر نون کجلسة فهی ثلاثة اوجه ذکره فی المجمع والمراد ان الربا فی مختلف الجنس لا یکون الا فی التاجیل والتاخیر الی اجل والله تعالی اعلم۔

ص۲۶ ج۱ ص۶۳۶ **قوله** اکل الربا ای اخذه سواء اکل او لم یاکل وانما ذکر الاکل لانه المطلوب عادة من الاخذ وقوله موکله ای معطیه۔

ص۲۸ ج۱ ص۶۳۶ **قوله** ان الحلال بیّن لیس المعنی ان کل ما هو حلال عند الله تعالی فهو بیّن بوصف لکل یعرفه کل احد بانه حلال وان ما هو حرام فهو کذلک والا لم یبق شیء متشابهاً ضرورة ان الشیء لا یکون فی الواقع الا حراماً

اوحلالاً فاذا صار الکل بیناً ما بقی الشیٔ محلاً للاشتباہ وانما المعنی واللہ تعالیٰ اعلم ان الحلال بین حکمہ ای من حیث انہ لا یضر تناولہ وکذا الحرام من حیث انہ یضر تناولہ ای ہما یعرف الناس حکمہما لکن ینبغی للناس ان یعرفوا حکم المحتمل المتردد بین کونہ حلالاً او حراماً ولہذا عقب ہذا ببیان حکم المشتبہ فقال فمن اتقی الخ ای حکم المشتبہ ان تناولہ یخرج الانسان عن الورع ویقرب الی تناول الحرام واللہ تعالیٰ اعلم وقد یقال لعل المعنی الحلال الخالص بین وکذا الحرام الخالص بین یعلمہا کل احد لکن المشتبہ غیر معلوم لکثیر من الناس وفیہ انہ ان ارید بالخالص الخالص فی علم الناس فلا فائدۃ فی الحکم اذ یرجع المعنی الی ان المعلوم بالحل ..... معلوم بالحل ولا فائدۃ فیہ وان ارید بالنظر الی الواقع فکل شیٔ فی الواقع اما حلال خالص او حرام خالص فاذا صار کل منہما بیناً لم یبق شیٔ مشتبہاً۔

ص۳۱ ج۲ **قولہ** فقیل لسعید فانک تحتکر قال سعید ان معمراً الذی کان یحدث ہذا الحدیث کان یحتکر یرید ان فعلی مما لا یشملہ الاحتکار المنہی عنہ فی الحدیث والا لما فعلہ من اخذت عنہ ہذا الحدیث اذ المسلم لا یخالف امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد علمہ بہ وانما الاحتکار مخصوص بالقوت وکان احتکار سعید ما کان فی القوت واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب الفرائض

ص۳۳ ج۲ **قولہ** فہو لاولی رجل ذکر اضافۃ اولی الی رجل للبیان والمراد اقرب الی المیت من رجل وقولہ ذکر للتاکید ودفع ما یتوہم ان المراد بالرجل الشخص مطلقاً لیشمل الذکر والانثی اولدفع توہم ان الحکم عام وذکر الرجل بناء علی ما جری علیہ العادۃ حیث یذکر الرجل و یکتفی بہ عن ذکر المرأۃ لکونہ الاصل والانثی تابع لہ فی الاحکام۔

ص۳۴ ج۲ **قولہ** حتی نزلت آیۃ المیراث یستفتونک وفی روایۃ یوصیکم اللہ ولا یخفی ما بین الحدیثین من التعارض فی بیان الآیۃ النازلۃ و لعل سببہ ان بعض الرواۃ لما سمعوا آیۃ المیراث بینوہا من عند انفسہم فوقعوا فی الخطاء ونشأ منہ التعارض واللہ تعالیٰ اعلم وقال القاضی ابوبکر بن العربی فی شرح الترمذی وہذا تعارض لم یتفق بیانہ الی الآن اللہم الا ان یقال نزلت آیۃ الفرائض صحیحۃ وقولہ قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ وہم من الرواۃ فانہا اخر آیۃ نزلت انتہی لکن قال بعض الحاضرین فی المجلس کون الامر بالعکس اولی لان جابراً ما کان لہ اولاد وانما کانت لہ بنات الاب ومیراث بنات الاب مذکور فی آیۃ یستفتونک الآیۃ لا فی یوصیکم اللہ فی اولادکم واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب الوصایا

ص۳۶ ج۲ **قولہ** ما حق امرء مسلم الی قولہ یبیت الفعل بمعنی المصدر خبر عن الحق اما بتقدیر ان او بدونہا ومثلہ قولہ تعالیٰ ومن آیاتہ یریکم البرق وعلی تقدیر القول بتقدیر ان یجوز نصبہ کما ہو شان ان المقدرۃ فی جواز العمل وجملۃ الا ووصیتہ حال ای لیس حقہ البیتوتۃ فی حال الا والحال ان الوصیۃ مکتوبۃ عندہ۔

ص۳۶ ج۲ **قولہ** انک ان تذر ورثتک ہی ان المصدریۃ الناصبۃ او ان الشرطیۃ الجازمۃ وعلی الثانی فلا بد من تقدیر المبتداء فی قولہ خیر ای فہو خیر وعلی الاول فلا حاجۃ۔

ص۴۰ ج۲ **قولہ** قلت فالثلث قال فسکت بعد الثلث لعلہ اراد انہ سکت عن النہی عنہ ای لم ینہہ عنہ ولم یرد انہ سکت عن الکلام بعدہ فقد قال نعم والثلث کثیر کما فی کثیر من الروایات فلا معارضۃ بین ہذہ الروایۃ وبین تلک الروایات واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۴۱ ج۲ **قولہ** لو ان الناس غضوا من الثلث الی الربع الخ ہو مبنی علی معنی والثلث کثیر انہ کثیر بالنظر الی ما ینبغی الایصاء بہ ولو قیل ان معناہ انہ کثیر ای کاف فی الوصیۃ لا حاجۃ فیہا الی الزیادۃ علیہ لما کان فی الحدیث دلالۃ علی استحباب الانتقاص من الثلث واللہ تعالیٰ اعلم

ص۴۱ ج۲ **قولہ** انقطع عنہ عملہ الا من ثلاثۃ لا یخفی ان الاستثناء متفرع من مقدر ای من کل الاعمال الا من ثلاثۃ اعمال وحینئذ یصیر المعنی انقطع عنہ عملہ من کل عمل وہو لا یخلو عن رکاکۃ والجواب ان العمل بمعنی الثواب الذی ہو اثر العمل فانہ المنقطع من سائر الاعمال الثابت فی الاعمال الثلاثۃ والمعنی انقطع عنہ الثواب من کل عمل الا من ثلاثۃ اعمال واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۴۳ ج۲ **قولہ** دعونی فالذی انا فیہ خیر ای ان تنازعکم عندی یخلنی عما انا فیہ من الخیر فاترکوا التنازع وقوموا عنی واللہ تعالیٰ اعلم ولم یرد ان کتابۃ الکتاب خیر من ترکہا اذ لو اراد ذلک لاطاعوہ فیہ واحضروا عندہ الکتاب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ص۴۳ ج۲ **قولہ** فقال عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ تعالیٰ الخ حاصل ما قالوا فی الاعتذار ان الامر منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما کان امر عزیمۃ وایجاب حتی لا یجوز لاحد مراجعتہ ویصیر المراجع عاصیاً بل کان الامر امر مشورۃ او ندب وکانوا یراجعونہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض تلک الاوامر سیما عمر رضی اللہ عنہ وقد علم من حالہ انہ کان موفقاً للصواب فی المصالح وکان صاحب الہام من اللہ تعالیٰ جل ذکرہ وثناءہ ولم یقصد عمر رضی اللہ عنہ بقولہ قد غلب علیہ الوجع انہ یتوہم علیہ الغلط بہ وانما اراد التخفیف علیہ وانہ یتعب تعباً شدیداً بسبب املاء الکتاب لما معہ من الوجع الشدید فلا یناسب ان یباشر الناس بما یصیر سبباً للحرق غایۃ المشقۃ بہ فی تلک الحالۃ فرأی ان عدم احضار الدواۃ والورق اولی من احضارہا مع انہ خشی ان یکتب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اموراً یعجز عنہا الناس فیستحقون العقوبۃ بسبب ذلک لانہا منصوصۃ لا مجال لاجتہاد فیہا او خاف لعل بعض الضعفاء والمنافقین یتطرقون بہ الی القدح فی بعض ذلک المکتوب لکونہ فی حال المرض فیصیر سبباً للفتنۃ فقال حسبنا کتاب اللہ لقولہ تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ وقولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم فعلم ان اللہ تعالیٰ اکمل دینہ فامن الضلال علی الامۃ انتہی کلامہم قلت ولا یخلو عن نظر اما ان الامر ما کان امر ایجاب فیشکل علیہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لن تضلوا بعدہ ابداً او نحو ذلک فان مقتضاہ ان یکون امر ایجاب اذ السعی فی الخلاص عن اسباب الضلال او فیما یأمن بہ الامۃ عن الضلال واجب علی الناس سواء قلنا انہ اراد ان یکتب استخلاف ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما علیہ کثیر من المتقدمین ویدل علیہ بعض الاحادیث الصحیحۃ او شیئاً آخر کیف ولو نص علی خلافۃ ابی بکر لخلص الروافض عن الرفض ولا شک انہ خیر کثیر واما انہ خشی ان یکتب اموراً تصیر سبباً للعقوبۃ او سبباً لقدح المنافقین فغیر معقول بعد ان قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لن تضلوا بعدہ ابداً ضرورۃ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبرہم بان الکتاب سبب للامن من الضلالۃ ودوام الہدایۃ فکیف یظن انہ سبب للعقوبۃ او الفتنۃ بقدح اہل النفاق وغیرہ کیف ومثل ہذا الظن یوہم تکذیب ذلک الخبر وہو لن تضلوا بعدہ فافہم ولا یخفی ان لزوم تکذیب الخبر اضر ہہنا من لزوم المخالفۃ للامر فہذا الجواب الی الفساد اقرب منہ الی الاصلاح واللہ تعالیٰ اعلم **واما** قولہم فی تفسیر حسبنا کتاب اللہ انہ تعالیٰ قال ما فرطنا فی الکتاب او قولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم فلا یخفی ان تلک الآیات تقتضی ان الناس لا یحتاجون فی ثبوتہم علی الہدایۃ وامنہم من الضلالۃ الی شیٔ آخر ومعلوم ان کتاب اللہ وان کان جامعاً لکل شیٔ لکن لا یقدر کل احد علی استخراج کل شیٔ منہ وقد فوض بیانہ الیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لتبین للناس ما نزل الیہم فلعل بعض ما بین لنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مما فی الکتاب یصیر سبباً لدوام الہدایۃ والامن من الضلالۃ وغیرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یصل الی ذلک البیان کما لا یخفی **واما** قولہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم فہو لا یستغنی عن البیان ایضاً کیف والعلماء قد اجتہدوا واختلفوا وقاسوا بعد ذلک والحاصل ان بیان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الامور المحتاج الیہا قطعاً سیما اذا کان مما وعد علیہ البقاء علی الہدایۃ والامن من الضلالۃ فما معنی القول بالغنی عنہ وان کتاب اللہ یغنینا عنہ وانہ لا حاجۃ لنا الی بیان کیف وقد انزل اللہ تعالیٰ اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم ومع ذلک فقد کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یبین للناس بعد ذلک والناس لا یستغنون عن بیانہ ولا شک ان بیانہ خیر من اجتہاد الناس سیما وقد وعد علیہ البقاء علی الہدی علی الدوام **فلا** یظہر لما ذکروا وجہ علی انہ یجوز ان یکون کتابہ من قبیل الامور المتبرکۃ التی یدیم اللہ بسببہ الہدایۃ ویرفع عن الامۃ الضلالۃ ویکون تلک البرکۃ مخصوصۃ بذلک الکتاب فلا وجہ للقول بمعارضتہ بہذہ الآیات **قلت** والوجہ عندی ان یقال ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فہم من قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لن تضلوا بعدہ ابداً او نحوہ ان معناہ لن تجتمعوا علی الضلالۃ ولا یصیر کلکم ضالاً لا انہ لا یضل احد منکم اصلاً واخذ ہذا المعنی من اسناد الضلال الی ضمیر الجمع فی قولہ لن تضلوا وذلک لانہ قد ظہر عندہ من اخباراتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حال صحتہ انہ ستفترق الامۃ وستمرق المارقۃ وستحدث الفتن فعلم ان المراد ہو امن الکل بذلک الکتاب عن الضلالۃ لا امن کل احد وقد علم من الکتاب نحو قولہ تعالیٰ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض ومثل کنتم خیر امۃ

لہ قیل ہو استثناء من لازم اللازم ای انقطع ہو عن عملہ الا من ثلاث لان انقطاع العمل عنہ یستلزم منہ سہ وقد سمعت من رجل عملہ اللہ تعالیٰ

یقول ان المراد ہہنا کتاب اللہ ما کتبہ اللہ فی قلوبہم من الایمان حیث قال فی حزبہ تعالیٰ اولئک کتب فی قلوبہم الایمان ۱۲ عبد التواب تاب اللہ علیہ

ومثل لتکونوا شهداء علی الناس ومن بعض اخباراته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثل لا یجتمع امتی علی الضلالۃ ان ھذا المعنی حاصل لھذہ الامۃ بدون ذلک الکتاب الذی قصد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یکتبہ وای انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما قصد بذلک الکتاب الا زیادۃ الاحتیاط فی حصول ذلک المعنی لما کان علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کمال الشفقۃ ووفور الرحمۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تسلیماً مثل ما فعل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم بدر مع وعد اللہ تعالیٰ ایاہ النصر وانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرھم امر مشورۃ بانہ یختار نعتہ لاجل کمال الاحتیاط فی امرھم فاجاب عمر بما اجاب للتنبیہ علی انھم احق بمراعاۃ الشفقۃ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی تلک الحالۃ التی ھی حالۃ غایۃ المرض وانہ ما قصدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل لما ان اللہ تعالیٰ وعد بہ فی کتابہ وھذا معنی قولہ حسبنا کتاب اللہ ای یکفی فی حصول ھذا المعنی ما وعد اللہ فی کتابہ وھذا مثل ما فعل ابو بکر یوم بدر حین رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی شدۃ التعب والمشقۃ بسبب ما غلب علیہ من الدعاء والتضرع واما ابن عباس رض فرای ان الاحتیاط کان خیراً فکان یبکی لاجل ذلک واللہ تعالیٰ اعلم ومع ذلک کان یعظم عمر رض غایۃ التعظیم ویثنی علیہ غایۃ الثناء وقد قال فی احادیث کراھۃ الصلوٰۃ بعد العصر انہ اخبرنی بہ جماعۃ من الصحابۃ ارضاھم عندی عمر رض فما کان یری ان ھذا کان ضلالۃ من عمر او شیئاً لا یلیق نعوذ باللہ من سوء العقیدۃ فی اھل الصلاح فالویل کل الویل لمن یاخذ من ھذا الحدیث ما کان لا یری من رواہ ایضاً **وقد یقال** لعلہ حمل قولہ لن تضلوا بعدہ علی وجہ الظن والرجاء بطریق الاجتہاد لا بالوحی وکثیراً ما کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول مثل ذلک بناء علی الظن وھذا شائع فیما بین الناس ومن جملۃ ذلک قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حدیث السھو فی الصلوٰۃ فی حدیث ذی الیدین المشھور کل ذلک لم یکن ای فی ظنی فلعلہ قام عندہ من القرائن والدلالات انہ قال بذلک اجتہاداً لا وحیاً اذ الحاضر السامع للکلام یفھم من قرائن الاحوال ما لا یفھمہ الغائب فقال ما قال للتنبیہ علی ان حالۃ المرض لا یساعد الاجتہاد والمطلوب فیھا التخفیف علیہ لا التشدید والتعب فالمناسب بھذہ الحالۃ ترک الکتاب والتوکل علی اللہ تعالیٰ الکریم وبالجملۃ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما ترک الکتاب بعد القیل والقال من الناس عندہ الا لما علم ان ذلک الکتاب لا یتوقف علیہ شیٔ من امور الامۃ لا من اصل الھدایۃ ولا من دوامھا والا لما استقام ترکہ منہ کیف وھو مبعوث لذلک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

کتاب الایمان

ص۴۶ ج۱ **قولہ** اتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی نفر من الاشعریین نستحملہ لعل معناہ فی امرھم ولاجلھم وقولہ نستحملہ مبنی علی انہ اذا جاء طالباً الحمل لھم ومبلغاً عنھم انھم یطلبون فکان الکل صاروا مستحملین فنسب الفعل الیھم وبھذا التاویل یندفع ما یتوھم من التدافع بین ھذہ الروایۃ وبین الروایۃ الثانیۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۴۷ ج۱ **قولہ** بخمس ذود غر الذری ولعل اختلاف العدد بالنظر الی الوصف فاعطاھم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بستۃ ابعرۃ الا ان الخمس منھن غر الذری والثلاثۃ من تلک الخمسۃ اشد واکمل فی ذلک الوصف فلذا اخص الثلاثۃ فی الروایۃ الاولیٰ واللہ تعالیٰ اعلم والاقرب ان مثل ھذا النسیان بعض الرواۃ بعض العدد والاعتماد فی مثلہ علی اکثر العددین او الاعداد واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۴۸ ج۱ **قولہ** ما حنثت یمینی ھو بتشدید النون وھو جواب لولا ثم لعل الاختلاف فی روایات حدیث عدی بن حاتم محمول علی تعدد الوقائع واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۴۹ ج۱ **قولہ** فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو کان استثنیٰ لولدت الخ ھذا مبنی علی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد علم القدر المعلق بالاستثناء فی حق سلیمانؑ خاصۃً ولیس المراد ان کل من یقول ذلک فلہ مثل ذلک۔

ص۵۰ ج۱ **قولہ** لان یلج ھو مبتدء خبرہ قولہ اثم بمد الھمزۃ اسم تفضیل ای اکثر اثماً ای الاصرار علی مقتضی الحلف لقصد البر فی القسم اکثر اثماً من الحنث فیہ مع الکفارۃ اذا کان مقتضی الشرع الحنث مع الکفارۃ۔

ص۵۰ ج۱ **قولہ** فاوف بنذرک لا مانع من القول بان نذر الکافر ینعقد موقوفاً علی اسلامہ فان اسلم لزمہ الوفاء بہ فی الخیر والکفر وان کان یمنع عن انعقادہ منجزاً لکن لا نسلم انہ یمنع عنہ موقوفاً وحدیث الاسلام یجب ما قبلہ من الخطایا لا ینافیہ لانہ فی الخطایا لا فی النذور ولیس النذر منھا واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۵۲ ج۱ **قولہ** للفحتک النار لفح النار حرھا ای اصابتک بحرھا واخذتک بلھبھا۔

ص۵۲ ج۱ **قولہ** اخوانکم وخولکم ھو بفتحتین ای خدمکم وعبیدکم الذین یتخولون الامور ای یصلحونھا وقیل الخول الحشم والاتباع جمع خائل ویقع علی العبد والامۃ ماخوذ من التخویل والتملیک وقیل الرعایۃ وھو بالرفع علی انہ خبر مبتدء محذوف ای ھم اخوانکم فی الاسلام او بالنصب بتقدیر احفظوا۔

ص۵۳ ج۱ **قولہ** اعتق ستۃ مملوکین لہ عند موتہ لم یکن لہ مال غیرھم استبعد وقوع مثل ذلک بانہ کیف یکون رجل لہ ستۃ عبید من غیر بیت ولا مال ولا طعام ولا قلیل ولا کثیر قلت یمکن ان یکون فقیراً حصل لہ العبید فی غنیمۃ ومات بعد ذلک عن قریب ویمکن طرق اخر ایضاً والحاصل ان الخبر اذا صح لا یترک العمل بہ بمثل تلک الاستبعادات واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۵۴ ج۱ **قولہ** دبر رجل من الانصار الخ یحملہ من لا یقول ببیع المدبر علی التدبیر المقید وحکمہ جواز البیع واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب القسامۃ والحدود

ص۵۹ ج۱ **قولہ** من لو اقسم ای اقسم متوکلاً علی اللہ۔

ص۵۹ ج۱ **قولہ** لا یحل دم امرئ مسلم یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث الثیب الزانی ھذا بیان لتلک الصفات الثلث ببیان المتصفین بھا ثم المقصود من ھذا الحدیث بیان انہ لا یجوز قتلہ الا باحدی ھذہ الخصائل الثلاث لا انہ لا یجوز القتال معہ فلا اشکال بالباغی لان الموجود ھناک القتال لا القتل علی انہ یمکن ادراجہ فی قولہ النفس بالنفس بناء علی ان معناہ النفس یقتل بسبب النفس اما لانہ قتل النفس او لانہ ان لم یقتل بقتل النفس والباغی کذلک فیشمل الصائل ایضاً ویجوز ان یجعل قتل الصائل من باب القتال لا القتل اما القاطع فایضاً یمکن ادراجہ فی النفس بالنفس اما لانہ ان لم یقتل یقتل او لانہ لا یقتل الا بعد ان یقتل نفساً واما الساب لنبی من الانبیاء فھو داخل فی قولہ والتارک لدینہ بناء علی انہ مرتد الا انہ یلزم حینئذ ان قتلہ للارتداد لا للحد فینبغی ان یقبل توبتہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۶۵ ج۱ **قولہ** قال عمر بن الخطاب وھو جالس علی منبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ بعث محمداً بالحق الخ قال النووی فی اعلان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالرجم وھو علی المنبر وسکوت الصحابۃ رضی اللہ عنھم وغیرھم من الحاضرین عن مخالفتہ بالانکار دلیل علی ثبوت الرجم انتھی **قلت** اراد انہ اجماع سکوتی لکن ثم قال فی قول عمر او کان الحبل ان وجوب الحد بالحبل اذا لم یکن لھا زوج او سید مذھب عمر رض وتابعہ مالک واصحابہ وجماھیر العلماء علی انہ لا حد علیھا بمجرد الحبل انتھی **قلت** ان کان اعلان عمر رض دلیلاً کما قررہ ویکون اجماعاً سکوتیاً یلزم ان یکون قول الجمھور ھھنا مخالفاً للاجماع لان عمر اعلن بوجوب الحد بالحبل کما اعلن بالرجم وان لم یکن دلیلاً لا یتم الاستدلال بہ علی ثبوت الرجم ایضاً والعجب من النووی انہ قررہ دلیلاً اولاً حین وافق مطلوبہ ثم جاء یخالفہ حین لم یوافق ثم الاستدلال بالسکوت وعدم الانکار مشھور بینھم ویعدونہ اجماعاً سکوتیاً فلزوم مخالفۃ الاجماع وارد علیھم الزاماً لھم نعم التحقیق انہ لیس بدلیل اصلاً اذ لا یجب انکار قول المجتھد بل قول المقلد اذا وافق مجتھداً فکیف قول الخلیفۃ اذا کان مجتھداً فالاستدلال بالسکوت علی الموافقۃ والاجماع لیس بشیٔ عندا معان النظر واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۶۶ ج۱ **قولہ** احق ما بلغنی عنک ھذا الحدیث یقتضی انہ حملہ علی الاقرار وھو مخالف للروایۃ المشھورۃ الدالۃ علی انہ اعرض عنہ حین اقر بہ ولما ھو المشھور انہ لقنہ الرجوع عن الاقرار فلعلہ من تغییر بعض الرواۃ وھذا غیر مستبعد فان ھذہ الواقعۃ واحدۃ وقد روی فیھا کیفیات متعددۃ للاقرارات الاربع بحیث لا یمکن اجتماعھا نعم ان غالب الرواۃ ما خالفوا فی بیان الحکم الشرعی وھو ان الرجم کان بعد الاقرارات الاربع فکانھم یعتنون بالاحکام واما الکیفیات والتصویرات فکثیراً یحصل منھم فیھا نوع تغییر بسبب مرور الزمان لانھم ما کانوا یکتبون بل یحفظون واللہ تعالیٰ اعلم لکن یلزم من ھذا انہ لا ینبغی الاستدلال بکل حرف من حروف الحدیث اذا کان ذلک الحرف مما اختلفت الرواۃ فیہ فافھم ثم رایت الطیبی اجاب فی شرح المشکوٰۃ فقال لا یبعد انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلغہ حدیث ماعز فاحضرہ بین یدیہ فاستنطقہ لینکر ما نسب الیہ لدرء الحد فلما اقر اعرض عنہ الی اخر ما ذکرہ الرواۃ الاخرون فیکون فی ھذہ الروایۃ اختصار واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۶۸ ج۱ **قولہ** فان اعترفت فارجمھا استدل بہ علی ان الاقرار الواحد کاف ولیس بجید لظھور ان الاطلاق متروک اذ لا یصح الامر بالرجم کیف ما کان

الاقرار کیف ولو اعترفت مع دعوی الاکراہ او الجنون او غیر ذلک فلا حد فالمراد ان اعترفت بالوجہ الموجب للرجم وکان ذلک الوجہ معلوماً عندہم مشہوراً بینہم فاکتفی بذلک ولا یخفی ان حدیث ماعز ظاہر فی ان الاقرار المعتبر ہو الاقرار اربع مرات فیجب الحمل علی ذلک فلا یتم الاستدلال علی خلافہ فافہم علی ان الثابت فی حدیث ماعز اربع اقرارات بالاتفاق ولو کان الواحد موجباً لما حسن التاخیر عنہ فہذا الحدیث ان حملنا علی اطلاقہ فاما ان نقول بانہ ناسخ لحدیث ماعز ولا یثبت النسخ بلا تاریخ واما انہ معارض فیجب الاخذ بالاحوط والاحوط فی ہذا الباب ہو السقوط لان الحدود تندرأ بالشبہات علی ان مذہب الخصم وجوب الجمع مہما امکن وقد عرفت ان الجمع ممکن بل مذہبہ حمل المطلق علی المقید کما ہہنا فتأمل۔

ص ۶۹ ح ۴۹ **قولہ** فامر بہما فرجما ظاہرہ رجم الکفرۃ ومن لا یقول بہ یعتذر بان حکمہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالرجم کان بالتورات **قلت** فیجب علینا اتباعہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی الحکم بالتورۃ علیہم بالرجم علی ان ہذا مستبعد بل ظاہر قولہ تعالی وان حکمت فاحکم بینہم بما انزل اللہ ولا تتبع اہواءہم عما جاءک من الحق الآیۃ یقتضی انہ یجب علیہ الحکم بینہم بشریعتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم واما احضار التورۃ فکانت الزاماً لہم واللہ تعالی اعلم۔

ص ۷۱ ح ۵۱ **قولہ** فلما کان عمر استشار الناس بسبب انہ کتب الیہ خالد بن الولید ان الناس قد انہمکوا فی الشرب وتعاقروا العقوبۃ وقولہ فامر بہ عمر ای بعد اتفاق الصحابۃ علیہ کما ثبت بذلک الروایۃ تبقی ان الحد لا یزاد بالقیاس والمصالح والاجماع لا ینسخ ولا جواب لابا لتزام ان العمل فی وقتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان مختلفاً ما بین اربعین الی ثمانین فاخذوا باغلظ ذلک کلہ ویمکن انہم علموا منہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نوط الزیادۃ الی اخف الحدود بتغییر الوقت واللہ تعالی اعلم والمراد بالحدود فی اخف الحدود الحدود المذکورۃ فی القرآن من حد الزنا والسرقۃ والقذف واخفہا حد القذف۔

ص ۷۳ ح ۵۳ **قولہ** والعجماء جرحہا جبار الجرح بالفتح مصدر وہو المراد اسم منہ۔

کتاب الاقضیۃ

ص ۷۳ ح ۵۳ **قولہ** قضی بیمین وشاہد لعل من لا یقول بظاہرہ یاولہ بان المعنی قضی بشاہد للمدعی تارۃً وبیمین المدعی علیہ اخری بناءً علی ان المراد بالشاہد الجنس ویاول روایۃ قضی بالیمین مع الشاہد انہ قضی بیمین المدعی علیہ مع وجود الشاہد الواحد للمدعی واللہ تعالی اعلم۔

ص ۷۷ ح ۵۷ **قولہ** فمن قضیت لہ بحق مسلم الخ ہذا یدل علی ان قضاء القاضی لا یؤثر فی تحلیل وتحریم ومن یقول یؤثر فی العقود والفسوخ یحمل ہذا الحدیث علی غیر العقود والفسوخ۔

کتاب الجہاد

ص ۸۲ ح ۶۲ **قولہ** ومن معہ من المسلمین خیراً عطف علی خاصۃ نفسہ خیراً منصوب بنزع الخافض ای بخیر ای اوصاہ فی معاملتہ مع اللہ بالتقوی والشدۃ علی النفس وفی معاملتہ مع الخلق بالرفق والمسامحۃ۔

ص ۸۴ ح ۶۵ **قولہ** فقال ہم منہم ہذا محمول علی حالۃ الضرورۃ وما سبق من المنع عن قتل الصبیان علی حالۃ الاختیار۔

ص ۸۵ ح ۶۶ **قولہ** فانزل اللہ عز وجل ما قطعتم من لینۃ وذلک انہ حین قطعوا نادوہ یا محمد قد کنت تنہی عن الفساد فما بالک تقطع النخل وتحرقہا قال السہیلی قال اہل التاویل وقع فی نفوس بعض المسلمین شیء من ہذا الکلام حتی انزل اللہ تعالی الآیۃ ذکرہ فی المواہب۔

ص ۸۸ ح ۶۹ **قولہ** فقال لا تعطہ یا خالد لعل من یقول بان السلب حق القاتل سواء قرر الامام لہ ام لا یحمل ہذا الکلام علی تاخیر الاعطاء تادیباً واللہ تعالی اعلم ولا یخفی ان اول الحدیث یوافق قولہ ولعل من یقول انہ لیس لہ ذلک الا بتقریر الامام یحمل اول الحدیث علی انہ اراد الاعطاء لہ من نفسہ من خمس الخمس تکرماً ولکن ظاہر الحدیث لا یوافقہ ولا فہم الصحابۃ فافہم واللہ تعالی اعلم۔

ص ۸۹ **قولہ** وفینا ضعفۃ ورقۃ من الظہر الرقۃ بتشدید القاف ای ضعف فی الحال من حیث المرکب۔

ص ۹۰ **قولہ** ثم شن الغارۃ ای النہب ای فرقہا فی کل ناحیۃ۔

ص ۹۱ **قولہ** بینی وبین ہذا الکاذب الآثم الخ ای وبین من یعاملنی معاملۃ من یتصف بہذہ الاوصاف وہذا بناء علی انہ ما رضی بمعاملتہ وان معاملۃ علیّ فی نفسہا لا تکون کذلک وہذا یجری بین الاکابر فی المعاملات ومن ہذا القبیل قولہ فرایتماہ کاذباً آثماً معاملتہما معاملۃ من یری صاحبہ متصفاً بہذہ الاوصاف فی طلب المال واظہار الغضب بالمنع عنہ وذلک ان الغضب الذی جری وان لم یکن منہم بسبب منع الارث بل بسبب ان ابا بکر لما منعہم المال ارثاً للنص الذی سمعہ کانہ خطر بالہم انہ لو اعطاہم شیئاً تکرماً لکان احسن لکن اظہارہ بعد المنع یشبہ انہم غضبوا المنع الارث ولا یتحقق ذلک الا اذا کان المنع لا یکون حقاً واللہ تعالی اعلم قولہ فقال ابو بکر عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال لا نورث ہذا الحدیث قد رواہ جماعۃ منہم عائشۃ وابو ہریرۃ وابو الدرداء وعلی تقدیر انہ ما رواہ الا ابو بکر لا یرد انہ من الآحاد فکیف یعمل بہ فی مقابلۃ الکتاب وکالحدیث المتواتر وانما الفرق بین حدیث الآحاد وغیرہ بالنظر الی من بلغہ بالواسطۃ علی ان کثیراً من العلماء جوزوا تخصیص عام الکتاب بخبر الآحاد بالنظر الی من بلغہ ایضاً فالحاصل ان العمل بہذا الحدیث بالنظر الی ابی بکر کان واجباً علیہ فی ذلک بل لو ترک العمل بہ لکان عاصیاً فان قلت فما وجہ عدم رضی فاطمۃ رضی اللہ تعالی عنہا حینئذ بما فعل ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ قلت لعل عدم رضاہا ما کان بمنع الارث بعد سماع الحدیث بل کان بعدم اعطاء ابی بکر شیئاً ایاہا تکرماً واحساناً اذ مقتضی ما کان بینہم من المحبۃ انہ اذا جاء احدہم الی الآخر یطلب شیئاً بسبب فان لم یکن ہناک ذاک السبب فلیعطہ ذلک الشیء بسبب آخر فان قلت فلماذا منع ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ الاعطاء عنہا بطریق التکرم والاحسان مع انہ کان ہو اللائق بما کان بینہم من المحبۃ قلت قد ذکرہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ ان مقصودہ ان یفعل فی المال ما فعل فیہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وان یضعہ فی المواضع التی وضعہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فیہا ورای ان ذلک اثم بل خاف الضلال علی ترکہ ان ترک ومعلوم ان المال ما کان لابی بکر حتی یفعل فیہ ما یرید فہل یلام الرجل علی فعل فعلہ اقتداء بہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فان قلت کیف یصح لابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ منع الاعطاء بعد ان ظہر تاذیہا بالمنع وقد قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من اذی فاطمۃ فقد اذانی قلت معلوم انہ لا یمکن القول بتاذیہا بمنع الاعطاء علی وجہ الارث بعد ما سمعت حدیث نحن معاشر الانبیاء لا نورث وانما کان تاذیہا لو سلم بمنع الاعطاء تکرماً واحساناً وقد علمت ان الصدیق رض ترک الاعطاء بذلک الوجہ لمصلحۃ اہم عندہ علی انہ یمکن ان الاعطاء بذلک لم یخطر بالہ الصدیق رض بناء علی انہ ما سبق منہا الطلب بذلک الوجہ وانما سبق منہا الطلب بوجہ الارث فلم یصدر من الصدیق رض ما یوجب تاذیہا قصداً وانما عمل ذلک بلا مدخل للاختیار ومثل ذلک لا یعد من الایذاء ولو فرض شمول مدلول لفظ الایذاء بمثلہ لغۃ لکان فی حکم المستثنی فی الحدیث معنی وقد صدر مثلہ عن علی مع فاطمۃ رضی اللہ تعالی عنہما کما ہو مشہور فی واقعۃ حدیث یا ابا تراب وقد قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ مع ان الامر بالمعروف واقامۃ الحدود علی المسلمین واجب ولا یعد ما یحصل بسببہ ایذاء بل اصلاحاً فکم من امر مستکرہ لشخص لا یعد ایذاء ولا یکون فی حکمہ ما ہو من ہذا القبیل او قریب منہ فتأمل واللہ تعالی اعلم۔

ص ۹۱ ح ۷۲ **قولہ** فالتمس مصالحۃ ابی بکر ومبایعتہ اما لانہ ما سبق لہ مبایعۃ فی ہذہ المدۃ او قد سبقت الا انہا ما کانت سبباً للمخالطۃ بینہما فکانہا ما کانت مبایعۃ فاراد تجدیدہا علی وجہ یصیر سبباً للمخالطۃ وبالوجہ الثانی یحصل التوفیق بین ہذا الحدیث وبین ما روی انہ بایع فی الیوم الثانی او الثالث واللہ تعالی اعلم فقالوا قد بلغت من التبلیغ ای ان الذی علیک ہو التبلیغ وقد حصل منک ولیس علیک اجابتنا فلا تکلفنا بہا۔

ص ۹۵ ح ۷۷ **قولہ** قوموا الی سیدکم لا دلیل فیہ علی قیام التعظیم والتکریم اذ لو اریدہ ذاک لقیل قوموا لسیدکم واما ہذا الحدیث فانما یدل علی القیام لمعون المریض عند النزول او القیام لاستقبال العظیم ونحو ذلک واللہ تعالی اعلم۔

ص ۹۶ ح ۷۹ **قولہ** انہا کانت وصیفۃ لعبد اللہ ای امۃ والوصیف العبد۔

ص ۹۶ ح ۸۰ **قولہ** ومن یتبعہ اشراف الناس ام ضعفاءہم ایدیا بالاشراف الجبابرۃ المتکبرون الاشداء وبالضعفاء من بخلافہم واللہ تعالی اعلم۔

ص لان الحدیث بالنظر الی من اخذ من فیہ صلی اللہ علیہ وسلم کالکتاب

ص۸۶ **قوله** لایقتل قرشی صبرًا لم یرد الاخبار بانه لایتحقق بل اراد انه لا یجوز لاحد قتله بعد الیوم بکفر والله تعالیٰ اعلم فالمطلوب الاخبار باسلامهم وثباتهم علیه ویمکن ان یکون اخبارًا عن وقته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والله تعالیٰ اعلم۔

ص۹۴ **قوله** قد ضربه ابناء عفراء یمکن ان یکون فیه تغلیب بناء علی ماسبق ان احدهما کان ابن عفراء والاٰخر غیره فهذا تغلیب فی الاضافة کما یغلب اطلاق نفس الاسم کما فی عمرین ونحوه والله تعالیٰ اعلم۔

ص۹۹ **قوله** انك کالذی قال الاول اللّٰهم الظاهر ان الاول منصوب علی الظرفیة ای قال فی العصر السابق والزمان القدیم والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۰۳ **قوله** مجوب علیه بمجفة ای مترس علیه یقیه بها ویقال للترس الجوبة وقیل ای قاطع بینه وبین سلاح الکفار من الجوب بمعنی القطع و یتجوب بفعل منه۔

ص۱۰۳ **قوله** معه الجعبة من النبل الجعبة الکنانة التی یجعل فیها السهام۔

ص۱۰۵ **قوله** ولانعمة عین بضم النون وفتحها ای قرة عین والتقدیر ولانعمت العین بالکتابة الیه نعمة والجملة عطف علی جملة ما کتبت الیه۔

ص۱۲۲ **قوله** فمن عرف برئ ای من عرف بقلبه انه منکر ومرجعه الی انه انکر بقلبه فرجع الی ما فی الروایة الثانیة فمن کره فقد برئ وعلی هذا ینبغی ان یحمل قوله ومن انکر سلم علی الانکار باللسان والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۳۳ **قوله** ولکن لا اجد سعة فاحملهم بیان ان خروجه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتضمن المشقة علی المسلمین ای ولکن یشق علیهم خروجه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لان خروجه بدونهم شاق علیهم وخروجه معهم یحتاج الی الحمل وهو غیر متیسر کل مرة لاله ولا لهم۔

ص۱۳۴ **قوله** خیر من الدنیا وما فیها ای عند اهلها بناء علی زعمهم ایاها خیرًا کبیرًا۔

ص۱۳۳ **قوله** سألنا عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن هذه الاٰیة ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله الخ ولعل سبب السوال ان بقاء الروح مشترك بین تمام الاموات وبقاء الجسد غیر موجود فی احدفما بال تخصیص الشهید بکونهم احیاء وحاصل الدفع ان ارواحهم فی اجساد یتلذذون نعیم الجنة بخلاف سائر الاموات فحصل الفرق بین الشهداء وغیرهم وبه خصت الشهداء بانهم احیاء۔

ص۱۳۴ **قوله** من خیر معاش الناس لهم رجل المعاش بمعنی الحیوة وهو علی تقدیر المضاف ای من خیر حیاة الناس حیاة رجل والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۳۵ **قوله** لایجتمع کافر وقاتله المراد به من قتل الکافر ثم مات علی الایمان وهو المراد بقوله فی الروایة الثانیة ثم سدد ای استقام علی الایمان حتی مات علیه واما قوله اجتماعا یضر احدهما الاٰخر فلعل المراد یعیب الکافر المؤمن بالاجتماع معه فی العذاب بان یقول ما نفعك ایمانك وجهادك والله تعالیٰ اعلم وبقوله سدد من یؤید الله به الدین من الفجرة کما فی الحدیث الصحیح والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۳۷ **قوله** قال لا ادری ما استثنی بعض نساء شك من الراوی بانه هل استثنی بعض نساء النبی ص ایضًا فقال غیری وغیر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وبعض نسائه او ما استثنی فلم یقل وبعض نسائه۔

ص۱۴۲ **قوله** وان مات جری علیه عمله ای یکتب له عمله من غیر بقاء له بخلاف ماذکر فی حدیث اذا مات ابن اٰدم انقطع عنه عمله الا من ثلثة فان العمل هناك باق وههنا العمل منقطع الا انه یکتب له بمجرد فضله تعالیٰ فلامنافاة۔

ص۱۴۳ **قوله** ظاهرین علی الحق ای قاهرین علی العدو فی طلب الحق ولاجل نصرته۔

ص۱۴۴ **قوله** من یرد الله به خیرًا یفقهه فی الدین تنکیر خیرا للتعظیم او الابهام والتعمیم ومضمون الکلام علی الاول ان من حرم الفقه فی الدین فقد حرم الخیر العظیم وعلی الثانی ان من حرم الفقه فی الدین فقد حرم الخیر من اصله وهذا مبنی علی المبالغة وان سائر افراد الخیر بالنظر الی الفقه فی الدین کلاخیر ثم المراد بالفقه فی الدین هو العلم الذی یورث الخشیة ویزیل الغفلة قال تعالیٰ انما یخشی الله من عباده العلماء وقال تعالیٰ فلو لانفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم والله تعالیٰ اعلم۔

کتاب الصید

ص۱۴۶ **قوله** فما اصبت بقوسك فاذکر اسم الله ای عند الرمی لابعد الرمی وقت الاکل توفیقًا بینه وبین سائر احادیث الباب والحاصل ان النظر فی احادیث الصید یفید قطعًا ان التسمیة عند الاصطیاد واجب فی حل الصید کما علیه الجمهور فالقول بعدم وجوبه فی الصید بعید جدًا والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۵۷ **قوله** ان الله کتب الاحسان علی کل شئ ای کتب علیکم الاحسان فی کل شئ فکلمة علی بمعنی فی۔

کتاب الاضاحی

ص۱۶۲ **قوله** ما انهر الدم وذکر اسم الله فکل المراد بما هی الالة بقرینة الاستثناء اعنی لیس السن والظفر ولانها هی محل الکلام وقوله وانهر علی بناء الفاعل وقوله وذکر اسم الله علی بناء المفعول بتقدیر معه ای ذکر اسم الله مع استعمال الالة وقوله فکل ای ذبیحته۔

ص۱۶۶ **قوله** هذا حدیث قد نسی وترك یرید ان هذا حدیث ولیس هو رأیا منی الا ان الناس نسوه ودترکوا العمل به فلذلك یخالفه بعضهم فی العمل ویقول الاٰخرون ان سعیدًا یکره والله تعالیٰ اعلم۔

کتاب الاشربة

ص۱۶۷ **قوله** اصبت شارفًا بالفاء فی اٰخره هی الناقة المسنة۔

ص۱۶۷ **قوله** الایا حمز للشرف النواء الشرف بضم الراء وتسکن تخفیفًا جمع شارف بمعنی الناقة والنواء بکسر النون وخفة واو ومد جمع ناویة بمعنی السمینة ای انهض الی النوق السمان وانحرها لاضیافك۔

ص۱۶۸ **قوله** متاعا من الاقتاب القتب للجمل کالاکاف لغیره۔

ص۱۷۲ **قوله** فحدثتنی ان وفد عبدالقیس قدموا الخ کان هذا الحدیث بلغ الیها بواسطة فلانیا فی الحدیث السابق انما احدثك ما سمعت والله تعالیٰ اعلم۔

کتاب الاطعمة

ص۱۸۴ **قوله** قال الشیطان لامبیت لکم ولاعشاء فی مجمع البحار مصدر بات والعشاء بالفتح طعام العشاء ویستعمل لمطلق ایضًا ای یقول الشیطان لاولاده لایحصل لکم طعام ولامبیت مسکن بسبب تسمیته ویحتمل کون الخطاب لاهل البیت دعاء علیهم ای جعلکم الله محرومین کما احرمتمونا اقول هذا بعید فان الخطاب بادرکتم المبیت اعوانه انتهی **قلت** یحتمل قوله ادرکتم خطابًا باهل البیت علی انه دعاء علیهم فیکون المخاطبون فی کلا الموضعین اهل البیت فتامل۔

ص۱۸۴ **قوله** فان الشیطان یاکل بشماله ای فلاتوافقوه بل خالفوه۔

ص۱۸۴ **قوله** کان یتنفس فی الاناء محمول علی انه یتنفس والاناء فی یده مع الابانة عن فیه والنهی محمول علی التنفس والاناء علی الفم والحاصل ان معنی هذا الحدیث انه کان یتنفس فی حالة کون الاناء فی یده ومعنی النهی انه نهی عن التنفس فی حالة کون الاناء علی فمه والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۹۱ **قوله** فقالت بك وبك ای ای شئ بك ای ایك جنون ویمکن ان لایقدر الاستفهام والحاصل انها سبته للجنون ونحوه والله تعالیٰ اعلم۔

ص۱۹۹ **قوله** احدی سوءاتك یا مقداد ای لابد فعلت سوءة من الفعلات فصار ما فعلت احدی سوءاتك فاذکر لی ذلك الذی فعلت الذی هو احدی سوءاتك والحاصل ان قوله احدی سوءاتك مفعول لفعل مقدر ای اذکر لی احدی سوءاتك وقیل خبر لمحذوف والتقدیر هذه الضحکة احدی سوءاتك والله تعالیٰ اعلم۔

ص۲۰۰ **قوله** فهو انا وابی وامی الضمیر للموجود فی البیت ای الموجود فی البیت یومئذ انا وابی وامی او هو للشان والخبر محذوف ای فالشان انا وابی وامی فی البیت یومئذ۔

ص۲۰۱ **قوله** المؤمن یاکل فی معی واحد ای المؤمن یبارك له فی قلیله بسبب ذکره اسم الله تعالیٰ علی الطعام بحیث کانه یاکل فی سبع البطن والکافر لایبارك له فکانه یاکل فی تمام البطن والله تعالیٰ اعلم۔

کتاب اللباس

ص۱۸۸ ج۲۳ **قوله** وابرار القسم ای اذا حلف احد علی فعل اخر ویمکن لذلک الاخر ان یبرّہ بما یشبہ ذلک الفعل کان الاحسن فی حقہ ابرارہ۔

ص۱۹۴ ج۲۱۱ **قوله** لا ینظر اللہ الی من جر ثوبہ لیس المراد انہ یغیب عن نظرہ اذ ذلک مستحیل بل المراد انہ لا ینظر الیہ نظر رحمۃ لا ابدا والا لصار کافرا بل فی الاولین وذلک ایضا لیس بلازم لانہ یغفر الذنوب بل ھو مما یستحقہ فاعل ھذا الفعل واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۱۹۹ ج۲۱۸ **قوله** فقال منعنی الکلب الذی کان فی بیتک وعلی ھذا فالوعد کان مقیدا بعدم المانع اما لفظا مثلا لو قال انشاء اللہ تعالیٰ ونحوہ او معنی فلا یشکل الامر بقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما یخلف اللہ وعدہ ولا رسلہ واما قولہ انا لا ندخل بیتا وکذا قولہ لا تدخل الملائکۃ فالمراد طائفۃ من الملائکۃ لا الکل والا یشکل الامر بالکتبۃ ونحوھم۔

ص۲۰۵ ج۲۲۶ **قوله** وھو فی کتاب اللہ فقالت المرأۃ الخ لو فسر کونہ فی کتاب اللہ بان قولہ تعالیٰ حکایۃ عن الشیطان ولآمرنھم فلیغیرن خلق اللہ یفید النھی عنہ لکان واضحا ایضا۔

ص۲۰۵ ج۲۲۸ **قوله** ولا یجدن ریحھا کنایۃ عن عدم دخولہ فی الجنۃ مع الاولین بطریق الاستحقاق وفضل اللہ واسع واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

کتاب الآداب

ص۲۰۶ ج۲۲۹ **قوله** فقال احسنت الانصار ای فیما یتضمنہ صنیعھم من مراعاۃ تعظیم الاسم الشریف لا فی منعھم عن التسمیۃ بالاسم الشریف واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۰۶ ج۲۳۰ **قوله** کانوا یسمون بانبیاءھم فسموا باسمھا رون بعض من نسب الیہ مریم بانھا اختہ او المراد بالتسمیۃ بانبیاءھم الاضافۃ الیھم واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۰ ج۲۳۴ **قوله** انھم یزعمون ان معہ انھار الماء وجبال الخبز ای فھو یقدر علی ان یضر بذلک۔

ص۲۱۰ ج۲۳۴ **قوله** اھون علی اللہ من ذلک ای من ان یضر احدا بذلک نحو من اراد اللہ لہ الشقاء فذلک یتبعہ سواء کان معہ الماء والخبز اولا واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۲ ج۲۳۷ **قوله** لو اعلم انک تنظرنی لطعنت بہ فی عینک الخ لعل المراد لو علمت انک تجیئ فتنظرنی البیت لا تنتظرتک عند الباب حتی طعنت بہ فی عینک حین نظرت واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۲ ج۲۳۷ **قوله** ما کان علیک من جناح ای اثم عند اللہ واما القاضی فلا یقضی الا بالشھود واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۲ ج۲۳۷ **قوله** عن نظر الفجاءۃ فامرنی ان اصرف بصری یعنی لا اثم فی نفس نظر الفجاءۃ ولکن الاثم فی استدامتہ فلابد من ترکھا بصرفہ النظر الی غیر ذلک الامر الذی یحرم النظر الیہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۳ ج۲۳۸ **قوله** فقالوا ما لنا بدّ الخ کانھم فھموا ان النھی لیس للتحریم او ارادوا التفتیش عن ذلک بما ذکروا بان النھی ان کان للتحریم یترکوا الجلوس فی الطرقات والا یقعد والحاجتھم الی ذلک لکن قولہ فان ابیتم یناسب الاول فلا یرد ان الاباء عن امر الشارع ونھیہ لا یجوز فکیف تحقق منھم واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۳ ج۲۳۸ **قوله** وعیادۃ المریض واتباع الجنائز یحتمل ان یراد بالعیادۃ والاتباع علی قدر الحاجۃ وھی عیادتہ عند حاجتہ الی بعض الامور لقضاء تلک الحاجۃ اذا خیف علیہ الھلاک ان لم تقض تلک الحاجۃ وکذا اتباع جنازتہ بحد الضرورۃ والکفایۃ ویحتمل ان یحمل الوجوب علی التاکد دون الوجوب المتعارف واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۳ ج۲۳۸ **قوله** فقولوا وعلیکم بالواو فی بعض الروایات وترکھا فی بعضھا فاما روایات الترک فھی صریحۃ فی رد مقالھم علیھم واما روایات اثبات الواو فھی مشعرۃ عن الجمع وھو مبنی علی ان السام الموت وھو علی الکل فکانھم اخبروا بان ذلک علینا وعلیکم ویحتمل ان یقال ان الواو للاستیناف والمقصود ھو الرد وھو اجود بما سیجیئ من انا نجاب علیھم ولا یجابون اذ ذلک صریح بان المقصود الدعاء علیھم لا الاخبار والمشارکۃ فی الدعاء غیر سدید فتامل

ص۲۱۵ ج۲۴۰ **قوله** بعد ما ضرب علینا الحجاب قلت والروایۃ الاتیۃ تدل ثانیا علی خلاف ما اراد واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۱۸ ج۲۴۴ **قوله** واخرز غربہ خرز الخف وغیرہ من باب ضرب ونصر فھو خراز۔

ص۲۱۹ ج۲۴۴ **قوله** کنت احتش لہ ای اقطع الحشیش۔

ص۲۱۹ ج۲۴۵ **قوله** ھبیھا لی الخ کانھا اخفت الفلوس عنہ وقد سمع ھو بانھا تریدبیع الجاریۃ فطلب منھا ان تھب الجاریۃ ایاہ فاعتذرت بانھا قد تصدقت بالجاریۃ وارادت بالتصدق مطلق الاعطاء واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۲۱ ج۲۴۶ **قوله** یخیل الیہ انہ یفعل الشئ وما یفعلہ التحقیق فی معناہ انہ یخیل الیہ انہ یقدر علی ھذا الفعل ویحسن من نفسہ القدرۃ ثم اذا قاربہ ویقدر علیہ لغلبۃ اثر السحر ولیس المراد انہ یعتقد ما لم یفعلہ انہ فعلہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۲۶ ج۲۵۲ **قوله** قال ان شدۃ الحمی من فیح جھنم فابردوھا بالماء یحتمل ان یکون کنایۃ عن تغطیۃ المحموم والسعی فی خروج العرق منہ بما امکن علی ان المراد بالماء العرق المعلوم بانہ یبرد الحمی ویحتمل ان یکون کنایۃ عن الاشتغال بما یستحق بہ المحموم الرحمۃ من التصدق وغیرہ من اعمال البر علی ان المراد بالماء ماء الرحمۃ المعارض لنار جھنم وقد حملہ بعضھم علی التصدق بالماء واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۲۹ ج۲۵۷ **قوله** ارایت لو کانت لک ابل فھبطت وادیا الخ یرید ان راعی الابل والغنم اذا ترک العدوۃ الخصبۃ واخذ العدوۃ الجدبۃ یصیر معاتبا بین الناس منسوبا الی العجز مطعونا مع ان النزول فی کلتا العدوتین بقدر اللہ کذلک انا راعی الناس فیخاف علی النزول فی ارض البلاء من العتاب ما یخاف علی الراعی وان کان الامر کلہ بقدر اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۳۵ ج۲۶۵ **قوله** ان بالمدینۃ جنا اسلموا فاذا رایتم منھم شیئا الخ ھذا لا ینافی قولہ تعالیٰ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم لانہ لا یقتضی عدم رؤیۃ الشیاطین والجن دائما ولا علی کل حال وفی کل ھیئۃ فیجوز ان یظھروا علی بعض الھیئات فی بعض الاوقات نعم ھم یروننا من حیث لا نراھم ایضا احیانا وعلی بعض ھیئاتھم واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۳۷ ج۲۷۱ **قوله** اشعر کلمۃ تکلمت بہ العرب کلمۃ لبید یحتمل ان کلمۃ لبید مبتدأ لکونھا معرفۃ واشعر کلمۃ خبر عنھا لکونہ نکرۃ ویحتمل العکس وھو الظاھر لا یقال یلزم علی تقدیر العکس تنکیر المبتدأ مع تعریف الخبر وھو غیر جائز لانہ قلب لا اصل من کل وجہ وان کان تنکیر المبتدأ جائزا مطلقا او مع التخصیص کما فیما نحن فیہ لانا نقول بل یجوز ذلک فیما اذا کان المبتدأ اسم التفضیل ومنہ قولہ تعالیٰ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ فافھم۔

کتاب الفضائل

ص۲۴۵ ج۲۷۸ **قوله** اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل کان المراد ان اللہ تعالیٰ اثرھم من بین الناس بالملکات الفاضلۃ بین العقلاء کالشجاعۃ والسخاوۃ وغیرھما وخصھم بالرئاسۃ وبما یعد شرفا ونجدۃ عند الفضلاء وکذا المراد باصطفاء قریش وبنی ھاشم واما اصطفاءہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بنی ھاشم فمن کل وجہ من جھۃ الدین والدنیا واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۴۷ ج۲۸۱ **قوله** اصاب ارضا فکانت منھا طائفۃ طیبۃ الخ الظاھر ان الطائفۃ الاولیٰ اشارۃ الی اھل الاستخراج والاستنباط والثانیۃ الی اھل الحفظ واداء الروایات وقد جمع بین الطائفتین فی توضیح المثل فی قولہ من فقہ فی دین اللہ ونفعہ ما بعثنی اللہ فعلم وعلم بناء علی ان من الموصولۃ اریدبہ الطائفتان وقولہ فقہ وصف للطائفۃ الاولیٰ وقولہ ونفعہ ما بعثنی ای عینہ بالحفظ والعلم والتعلیم من غیر استنباط واستخراج منہ وصف للطائفۃ الثانیۃ والواو بمعنی او واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۴۸ ج۲۸۲ **قوله** انا النذیر العریان ای الذی معہ دلیل صدقہ حیث اخذ الجیش منہ ثیابہ فصار عاریا بذلک فتکذیب مثل ھذا النذیر بعید عن العقل غایۃ البعد۔

ص۲۵۴ ج۲۹۱ **قوله** ارحم بالعیال بکسر العین۔

ص۲۵۴ ج۲۹۱ **قوله** وان لہ لظئرین یکملان رضاعہ فی الجنۃ لعل ھذا من باب التشریف لا من باب الحاجۃ الی التربیۃ او الی الرضاعۃ فی الجنۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

له وبھذا المعنی ظھر تطبیق الجواب بالسوال واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ رح

ص۲۵۹ ج۲۹۲ **قوله** من العذراء فی خدرها هو بکسر الخاء المعجمة الستر۔

ص۲۶۵ ج۳۰۶ **قوله** فقال عیسٰی امنت باللہ وکذبت نفسی ای امنت بانہ لا یستحق ان یحلف بہ کاذبًا فصدقت الحالف بہ وکذبت نفسی۔

ص۲۶۵ ج۳۰۷ **قوله** ذاک ابراهیم ای ذاک الذی یستحق ان یقال لہ خیر البریة ابراهیم ولو بالنظر الی انہ خیر من کان فی عصرہ ولیس فیہ نفی استحقاق غیرہ لهذا الاسم الا بطریق الفحوی فلا عبرة بہ فی مقابلة انا سید ولد آدم وکانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرہ ان یواجهہ بمثل هذا الخطاب الذی ربما یؤدی الی التعظیم علی الوجہ الذی لا ینبغی واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۶۵ ج۳۰۷ **قوله** نحن احق بالشک من ابراهیم الخ قد اوضحنا معنی هذا الحدیث علی وجہ البسط حسب الطاقة فی اول الکتاب فی کتاب الایمان۔

ص۲۶۶ ج۳۰۷ **قوله** فان سالک فاخبریہ قد علمها ما علم لتقول هی ذلک علی تقدیر السؤال ثم ان اللہ تعالیٰ خلصها عن کیدہ من غیر حاجة الی ذلک الکلام الذی علمها واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۶۷ ج۳۰۸ **قوله** فلما جاءہ صکہ ففقأ عینہ کانہ ما علم انہ جاء باذن اللہ و امرہ باشتغالہ بامر من الامور التی تتعلق بقلوب الانبیاء علیهم السلام فلما سمع منہ اجب ربک ونحوہ وصار ذلک قاطعًا لہ عما کان فیہ وما انتقل ذهنہ الی انہ جاء بامر اللہ تعالیٰ حرکہ نوع غضب وشدة حتی فعل ما فعل واللہ تعالیٰ اعلم والحاصل کان اللہ تعالیٰ اراد اظهار وجاهتہ عند الملائکة الکرام فصار ذلک سببًا لهذا الامر۔

ص۲۶۷ ج۳۰۹ **قوله** فانہ ینفخ فی الصور فیصعق من فی السموات ومن فی الارض لعل اثر هذہ النفخة تسری فی کل من کان لہ حس ما من حی وممیت سوی من استثنی فتسری الی الاموات من الکفرة الذین کانوا معذبین قبل ذلک فیفقدون العذاب فی تلک الحالة فلذلک اذا بعثوا من تلک الحالة یقولون من بعثنا من مرقدنا والی الشهداء الذین هم احیاء عند ربهم ولا شک ان الانبیاء احق بالحیاة منهم وقد ورد فی حیاتهم وانهم یصلون فی قبورهم شیء کثیر فالظاهر ان بعض اثار هذہ النفخة تسری الیهم ثم یحصل لهم الافاقة عند النفخة الثانیة وهذا معنی قولہ او کان ممن استثنی اللہ تعالیٰ ونحوہ واللہ تعالیٰ اعلم وبهذا اندفع ما ذکر القاضی ان هذا الحدیث من اشکل الاحادیث لان موسٰی قدمات فکیف تدرکہ الصعقة وانما یصعق الاحیاء وقولہ ممن استثنی اللہ تعالیٰ یدل علی انہ کان حیًا ولم یأت ان موسٰی رجع الی الحیاة ولا انہ حی انتهی ولا یخفی ان ما ذکرہ القاضی من جواب هذا الایراد لا یوافق الاحادیث اصلًا بخلاف ما ذکرنا واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال۔

ص۲۶۸ ج۳۱۰ **قوله** لا ینبغی لعبد لی او لعبدی انا خیر من یونس ای لیس لاحد ان یقول ذلک افتخارًا وتفوقًا واما التحدیث عن نعم اللہ لمن انعم اللہ تعالیٰ علیہ شکرًا او التحدیث بامر اللہ تعالیٰ طاعة فلا شک فی جوازہ وقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا سید ولد آدم من هذا القبیل لا من قبیل الافتخار ولذلک قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند ذلک ولا فخر واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۶۹ ج۳۱۱ **قوله** هو اعلم منک ای فی بعض العلوم وقول موسٰی ایضًا صحیح بالنظر الی بعض العلوم فلا یلزم الکذب فی کلامہ وهذا هو مقتضی کلام الخضر الذی سیجیئ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۶۹ ج۳۱۱ **قوله** قال موسٰی ای رب کیف لی بہ فیہ بیان شرف العلم وانہ مما یطلب زیادتہ دائمًا ویکفی فیہ قولہ تعالیٰ لنبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قل رب زدنی علمًا۔

ص۲۶۹ ج۳۱۱ **قوله** فانطلقا بقیة یومهما ولیلتهما هی اما بالنصب علی بقیة او بالجر علی یومهما ویعتبر اضافة بقیة الی مجموع الیوم واللیلة لا الی کل واحد اذ هما قد انطلقا تمام اللیل ویحتمل العطف علی البقیة ویکون الجر للجوار واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۶۹ ج۳۱۲ **قوله** فقال لہ الخضر انی بارضک السلام قال انا موسٰی جواب من اسلوب الحکیم وتنبیہ علی ان الذی ینبغی ان یکون اهم هو السوال عمن سلم لا عن کیفیة تحقق السلام فی تلک الارض واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۷۲ ج۳۱۵ **قوله** فبکی ابو بکر وبکی الثانی یحتمل التشدید والتخفیف وعلی الاول کان الناس لشدة بکائہ ترحموا علیہ فبکوا وعلی الثانی فهو بمعنی وزاد فی البکاء واستمر علیہ ونحو ذلک والمقصود التاکید واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۷۸ ج۳۲۳ **قوله** قال امر معاویة بن ابی سفیان سعدًا فقال ما منعک ان تسب ابا تراب هذا الکلام صریح فی انہ امرہ بالسب لا انہ سالہ عن سبب ترک سبہ تعم لعل مرادہ بالسب تخطیئتہ ونحوہ مما یجوز بالنسبة الی اهل الاجتهاد لا اللعن وغیرہ وسببہ ما جری بینهما وذلک یصیر سببًا لبعض الکدورات المفضیة الی مثل هذا علی مقتضی طباع البشریة وهم کانوا بشرًا واللہ یغفر لنا ولهم واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۸۴ ج۳۳۳ **قوله** فلم یکمل من النساء غیر مریم ای فیمن تقدم والا ففی وقتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کمل من النساء خدیجة وفاطمة وعائشة وغیرهن واللہ تعالیٰ اعلم ولعل المراد من الکمال الوصول الی مرتبة منہ فلا یشکل الکلام بام موسٰی علیہ الصلوٰة والسلام واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۸۵ ج۳۳۵ **قوله** یسالنک العدل فی ابنة ابی قحافة الظاهر من سوق مسلم هذا الحدیث بعد حدیث ان الناس کانوا یتحرون بهدایاهم یوم عائشة انہ حمل العدل علی التسویة فی اهداء الناس الهدایا بان یامرهم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذلک وبترک التقیید بیوم عائشة وهو الاقرب واما حملہ علی التسویة فی المحبة فذاک بعید اذ لیس ذلک فی اختیار احد حتی یکلف بہ ویسال عنہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۸۷ ج۳۳۴ **قوله** لا سهل فیرتقی ولا سمین فینتقل قلت مقتضی العطف والمقابلة ان یکون قولها لا سهل ولا سمین صفة لشیء واحد اما الجبل او اللحم لکن المعنی لا یساعد الا جعل لا سهل صفة الجبل ولا سمین صفة اللحم ولا یخفی ما فیہ من الفک والرکاکة فالوجہ ان یحمل قولها لا سهل علی انہ صفة للحم باعتبار المکان والمحل والنسبة مجازیة ولا سمین صفة للجبل باعتبار الحال فالنسبة مجازیة فافهم واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۸۷ ج۳۳۴ **قوله** ان لا اذرہ ای لا اترک الخبر بل اذکرہ بتمامہ فیفضی ذلک الی التطویل الممل وهذا منها بیان لحال الزوج بالاجمال وکان التعاقد کان علی ما یعم الاجمال والتفصیل فلا یرد ان هذا مخالف لمقتضی التعاقد۔

ص۲۸۸ ج۳۳۸ **قوله** ولا یولج الکف ای الی لیعلم البث ای المرءة المبثوثة المفروشة عندہ فالمطلوب ذم الزوج بانہ لا یدری عن اهلہ لا فی الاکل ولا فی الشرب ولا حالة النوم واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۸۸ ج۳۳۸ **قوله** مالک خیر من ذلک ای خیر مما یمدح بہ۔

ص۲۸۸ ج۳۳۸ **قوله** فلو جمعت کل شیء علی صیغة التکلم والخطاب بالفتح ای ایها المخاطب المعلوم او بالکسر ای ایتها المخاطبة لان الکلام کان مع النساء ویحتمل ان الصیغة للمؤنث الغائب بسکون التاء علی بناء المفعول والتانیث لما فی کل شیء من الکثرة وقولها ما بلغ ای کان الفضل للمتقدم واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۹۳ ج۳۴۳ **قوله** ان قلت ذاک ان کان لیوذن لہ الخ لفظ قلت یحتمل الخطاب والتکلم وجزاء الشرط محذوف ای فهو قریب او غیر بعید او نحو ذلک وقولہ ان کان بتخفیف ان المشددة ای ان الشان کان الخ تعلیل للجزاء وکان الکلام فی فضلہ باعتبار علم الکتاب فلا اشکال بعثمان وعلی و نحوهما رضی اللہ تعالیٰ عنهم واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۹۷ ج۳۵۰ **قوله** حتی قدم مکة فاتی المسجد فالتمس النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولا یعرفہ الخ لا یخفی ان هذہ الروایة فی قضیة ابی ذر غیر موافقة للروایة السابقة فی قضیتہ ویمکن ان یقال فی التوفیق لعلہ ما تیسر لہ فی تلک اللیلة سماع القرآن وتحقیق امور الایمان کما ینبغی فبعد رجوعہ من بیت ابی بکر تلک اللیلة اراد ان یدخل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نهارًا لتحقیق ذلک الامر وما سبقہ معرفة بیتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیدخل علیہ ولعلہ نسی بیت ابی بکر ایضًا کما هو حال بعض الغرباء فقد یشتبہ علی البعض بیوت البلدة التی ما عهدوها فبقی متحیرًا فی ذلک ملتمسًا لبیتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو لا یعرف البیت ولعل هذا هو محل قولہ فالتمس النبی ای طلب ان یدخل علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نهارًا لتحقیق مطلوبہ ولا یعرفہ ای لا یعرف بیتہ وکرہ ان یسال عنہ ای لما سبق لہ فی السؤال اولا فعلم منہ ان السؤال عنہ لا یفید للمطلوب بل یؤدی الی الهلاک بلا فائدة ولعل ما سبق فی الروایة السابقة من قول ابی ذر ثم غبرت ما غبرت اشارة الی هذہ الایام التی هی ایام التماس الدخول علیہ لتحقیق المطلوب واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۹۷ ج۳۵۰ **قوله** وکان یقال لہ الکعبة الیمانیة والکعبة الشامیة ای یقال لاجل وجود هذا البیت الاسمان علی الکعبتین احدهما علی تلک الکعبة والثانی علی الکعبة المتعارفة حتی یحصل التمییز بینهما فی الاطلاق وقولہ

لہ ولهذا الحدیث تقدیر وافی انشاء اللہ تعالیٰ فی حاشیتہ علی البخاری فی کتاب الجنائز ۱۲

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت مریحی من ذی الخلصۃ والکعبۃ الیمانیۃ و الشامیۃ ای ومن ھذین الاسمین الحاصلین لاجل وجود ذی الخلصۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۹۹ ج۳۵۳ **قولہ** ماسمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لحی یمشی انہ فی الجنۃ الا لعبد اللہ بن سلام یحتمل ان الحصر بالنظر الی خصوص اللفظ وھو لفظ انہ فی الجنۃ او بالنظر الی خصوص الحالۃ وھی حالۃ المشی او بالنظر الیھما والحاصل ان لفظۃ انہ فی الجنۃ حالۃ المشی لا یمکن الا فی حقہ ویحتمل الحصر بالنظر الی السماع وھو الذی اختارہ النووی واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۲۹۹ ج۳۵۴ **قولہ** وفیھا شیخ حسن الھیئۃ الخ لعلہ دخل فی المجلس بعد الفراغ من الصلوٰۃ ثم قال القوم فیہ ما قالوا بعد قیامہ من المجلس کما قالوا قبل دخولہ فی المجلس وبھذا یحصل التوفیق بین الروایتین واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۳۰۰ ج۳۵۹ **قولہ** لعل اللہ اطلع علی اھل بدر فقال اعملوا ما شئتم اظھارا لکمال الرضی عنھم وانہ لا یتوقع منھم من الاعمال بحسب الاعم الاغلب الا الخیر فھذا کنایۃ عن کمال الرضی عنھم وعن صلاح حالھم وتوفیقھم غالبا علی الخیرات ولیس المقصود بہ الاذن لھم فی المعاصی کیف شاء واو اللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۳۰۰ ج۳۶۲ **قولہ** تسبق شھادۃ احدھم یمینہ ویمینہ شھادتہ ای انھم لکثرۃ کذبھم یرون ان الناس لا یقبلون شھادتھم فیحتاجون لذلک الی الحلف عند الشھادۃ حتی یرجون بہ الشھادۃ بین الناس فتارۃ یقدمون الحلف علی الشھادۃ وتارۃ یؤخرونہ عن الشھادۃ والحاصل ان ھذا الکلام کنایۃ عن فشو الکذب بینھم واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۳۰۰ ج۳۷۱ **قولہ** یشھدون قبل ان یستشھدوا ای ان الناس لا یطلبون منھم الشھادۃ لعلمھم انھم لیسوا بشھداء وھم یشھدون مع ذلک زورا واللہ تعالیٰ اعلم فھذا کنایۃ عن شھادۃ الزور وما ورد من مدح الشھود بھذا العنوان فھو بمعنی انھم یظھرون شھادتھم عند الطالب المتحیر الذی نسی شھادتھم فیتحیر لذلک واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۳۱۰ ج۳۷۴ **قولہ** لا یبقی ممن ھو علی ظھر الارض ولعل من علم بحیاتہ کابلیس لم یکن تلک الساعۃ علی ظھر الارض وعلی ھذا فالحدیث لا ینافی حیاۃ خضر لو فرضت واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۳۱۲ ج۳۷۵ **قولہ** اما واللہ لامۃ انت اشرھا لامۃ خیر تعریض للحجاج وغیرہ ممن کان یزعم انہ اشر الناس بانہ اذا کان ھو اشر الناس مع ما کان علیہ من صالح الاعمال فلابد ان یکون الناس حینئذ علی خیر یکون مثلہ اشرھم والمراد بقولہ لامۃ خیر ای خیر عظیم علی ان التنکیر للتعظیم فینبغی لھم ان ینظروا فی اعمالھم حتی یعرفوا ان مثلہ اشرھم واللہ تعالیٰ اعلم ثم رایت القرطبی قال یعنی انھم قتلوہ وصلبوہ لانہ شر الامۃ فی زعمھم مع ما کان علیہ من الفضل والخیر فاذا لم یکن فی تلک الامۃ شر منہ فالامۃ کلھا امۃ خیر وھذا الکلام یتضمن الانکار علیھم فیما فعلوہ بہ انتھی قلت ولا یخلو عن بحث لانھم فعلوا ذلک للامارۃ لا لما ذکر فافھم۔

کتاب البر والصلۃ

ص۳۱۳ ج۳۷۷ **قولہ** لم یتکلم فی المھد الا ثلاثۃ ولعل الثلاثۃ کلھم کانوا فی المھد وقت الکلام وشاھد یوسف ما کان فی المھد وقت التکلم وکذا الصبی فی قصۃ اصحاب الاخدود والمراد بقولہ فی المھد ای فی غیرہ او ان الکلام او فی حال الرضاع بطریق الکنایۃ وعلی ھذا فلعل شاھد یوسف بلغ او ان الکلام فی الجملۃ و ان لم یکن بلغ او ان ذلک الکلام الذی تکلم بہ وکذا غیرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۳۱۴ ج۳۷۹ **قولہ** ان ابر البر صلۃ الولد اھل ود ابیہ الظاھر ان المعنی ان اکمل البر واعظمہ ان یبر اباہ بحیث یصل اھل ودہ تتمیما لبرہ وعلی ھذا فابر البر لا یخلو عن تجرید والا فلا یستقیم اضافۃ البر بل ینبغی اضافتہ الی البار اذ اسم التفضیل یضاف الی جنسہ وقولہ صلۃ الولد الخ کنایۃ عن کونہ یصلھم تتمیما لبر الوالد والا فبالاقتصار علی بر اھل الود لا یحصل افضل البر ویحتمل ان یکون المراد ان تمام البر وکمالہ ان یصل اھل ود ابیہ فقولہ ابر البر کنایۃ عن کمالہ وتمامہ وعلی الوجھین فلعل الاقتصار علی الوالد للتنبیہ بالادنی علی الاعلی لان بر الام اکد او لان ود الام قد یکون فی غیر محلھا لنقصان عقل النساء فلا یکون وصل ذلک مؤکدا بخلاف الاب عادۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۳۱۵ ج۳۷۹ **قولہ** ان اللہ تعالیٰ خلق الخلق حتی اذا فرغ منھم الخ یحتمل ان المراد خلق السموات والارض وغیر ذلک مما ذکر اللہ تعالیٰ فی قولہ قل ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض الی اخر ما ذکر وذلک لان ما ذکر ھنالک مبدأ الخلق و منشأہ ولیس المراد خلق الاجساد اذ ھی ما تمت بعد ویمکن ان المراد بخلق الخلق خلق نوع المکلف من نوع الانس والجن فقط ولو حمل علی اجساد الانس بالنظر الی ظھورھم یوم المیثاق لکان ممکنا واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۳۱۵ ج۳۸۱ **قولہ** وکونوا عباد اللہ اخوانا کانہ اجمال لکل ما یتعلق بالمعاملۃ بین المسلمین بعد ان سبق تفصیل البعض تنبیھا علی تعمیم التفصیل والمعنی کونوا اخوانا فیما بینکم فی المعاملۃ ولکن لما کان بعض الاخوان ربما ان اخوتھم تصیر سببا للمحاونۃ فیما لا ینبغی ازال ذلک بقولہ عباد اللہ تنبیھا علی ان الاخوۃ مطلوبۃ مع مراعاۃ طاعتہ تعالیٰ بل ھی الاھم کما یقتضی ذلک التقدیم فالمطلوب الجمع بین کونکم عبادہ تعالیٰ فلا تخلوا بطاعتہ وکونکم اخوانا فی المحبۃ والمعاونۃ فی الخیر فھذہ الکلیۃ من جوامع الکلم ولو اخذ الدنیا بتمامھا بھذہ الکلمۃ لکفتھم۔

ص۳۱۶ ج۳۸۳ **قولہ** ھل لک علیہ من نعمۃ تربھا ای ھل اوجبت علیہ حقا من النعم الدنیویۃ تذھب الیہ لتربھا ای تملکھا وتستوفیھا ھذا اذا حمل الرب علی المالکیۃ وان حمل علی التربیۃ والاصلاح فمعنی تربھا تقوم بھا وتسعی فی تتمیمھا واصلاحھا ای ھل ھو مملوکک او ولدک ممن ھو فی نفقتک وشفقتک لتحسن الیہ فلا یرد ان سبق نعمۃ من الذاھب لا یخل بل ھو اتم واکمل انما المخل سبق نعمۃ من المزوی علی الزائر فای فائدۃ لھذا السؤال واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۳۱۹ ج۳۸۶ **قولہ** یا عبادی کلکم ضال فیہ وفی مثلہ من قولہ کلکم جائع ونحوہ اشارۃ الی تسویۃ الکل فی ھذہ الامور فلا ینبغی لبعضھم ان یطمع فی بعض ھذہ الامور وفیہ اشارۃ الی التبتل عن الخلق وفیما بعدہ اشارۃ الی ان الحاجۃ فی الکل الیہ تعالیٰ فلا بد من التبتل الیہ وتفویض الامور بالکلیۃ الیہ فسبحان المنفرد بالخیر کلہ الغنی بالکلیۃ والمحتاج الیہ الکل بالکلیۃ۔

ص۳۲۰ ج۳۸۸ **قولہ** فاذا اخذہ لم یفلتہ ای لم یطلقہ وھو کنایۃ عن الاخذ بکل وجہ ای لا یاخذہ بحیث یکون مطلقا من وجہ وماخوذا من وجہ بل یاخذہ بحیث لا یبقی مطلقا اصلا واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۳۲۲ ج۳۹۰ **قولہ** ان اشر الناس منزلۃ ای من شرھم وغالب مثال ھذا الباب وھو نحو خیر الناس او شر الناس محمول علی التبعیض والمراد فلا ینبغی لی الکلام الشدید مع احد لئلا یتقینی الناس بذلک او المراد ان ھذا الرجل من جملتھم فینبغی الا لانۃ معہ فی القول خوفا من شرہ واللہ تعالیٰ اعلم ویحتمل ان معنی من ودعہ الناس ھو من ترکوا تعرضہ بما فیہ من الشر ولا یظھر واذلک عندہ خوفا من شرہ وھذا الرجل منھم فلا ینبغی لی تعرضہ بالقول الشدید ونحوہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۳۲۳ ج۳۹۱ **قولہ** بانجاد من عندہ ھی بفتح الھمزۃ جمع نجدۃ بالحرکۃ وھو متاع البیت من فراش ونمارق ومتور۔

ص۳۲۳ ج۳۹۲ **قولہ** لمن اصاب من الخیر شیئا ما اصابہ ھذا ان اللام فی لمن اصاب مفتوحۃ وما فی ما اصابہ نافیۃ قال القرطبی معناہ ان ھذین الرجلین ما اصابا منک خیرا وان کان غیرھما قد اصابہ لکن تنزیل ھذا المعنی علی اعراب الکلام فیہ صعوبۃ ووجھہ ان اللام فی لمن ھی لام الابتداء وھی متضمنۃ للقسم ومن موصولۃ مرفوع بالابتداء وصلتھا اصاب وعائدھا المضمر فی اصاب وما بعد متعلق بہ وخبرہ محذوف تقدیرہ واللہ لرجل اصاب منک خیرا فائز او ناج ثم نفی عن ھذین الرجلین اصابۃ ذلک الخیر بقولہ ما اصابہ ھذان ولا یصح ان یکون ما اصابہ خبر لمن المبتدأ لخلوہ عن عائد یعود علی المبتدأ واما الضمیر فی اصابہ فھو للخیر کما لمن قتلہ لا یصح ما قلنا واللہ تعالیٰ اعلم انتھی قلت والوجہ عندی جعل من شرطیۃ مبتدأ خبرہ جملۃ الشرط کما ھو مذھب اھل التحقیق وجزاءہ جملۃ ما اصابہ ھذان ولا حاجۃ فیہ الی العائد علی من کما قررہ المحققون والمعنی ایما رجل اصاب شیئا من الخیر فلا یصیبہ ھذان والمقصود بیان ان اصابۃ ھذین للخیر بلغ بدعائک الی حد الامتناع فلا یتحقق وان فرض اصابۃ الخیر ای حد کان وھذا معنی صحیح واعراب واضح بلا اشکال واما ما ذکرہ فلا یخلو عن التکلف فی الاعراب والبعد فی المعنی بل عدم ارتباط الجملتین یظھر ذلک للمتامل واللہ تعالیٰ اعلم۔

ص۳۲۶ ج۳۹۴ **قولہ** فقال لا اشبع اللہ بطنہ المعلوم من حال معاویۃ بین الناس ان اللہ استجاب فیہ دعاء نبیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولعل سببہ واللہ تعالیٰ اعلم انہ ترک اجابۃ دعوۃ النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجابۃ دعوتہ واجبۃ علی الفور حتی علی المصلی فی الصلوٰۃ لقولہ تعالیٰ استجیبوا للہ وللرسول

ع قولہ فی الحدیث الثالث نعم وابیک ھذہ الکلمۃ للتعجب لا للحلف ولھذا نظائر کثیرۃ فی کلام العرب وان کان الناس یخطئون فی فھمھا ۱۲ عبد التواب

ص خلق الانواع لا الاجساد ویحتمل ان المراد

اذا دعاکم لما یحییکم فصار مستحقا للدعاء علیه ودعاءه علی المستحق یستجاب بعینه وعلی غیر المستحق یصیر رحمة کما قال فایما احد دعوت علیه من امتی بدعوة لیس لها باهل ان تجعلها ظهورا الخ فلا منافاة بین الحدیثین والله تعالی اعلم وهذا ما اشار الیه کثیر من المحققین واما من قال انه ما کان مستحقا للدعاء فلعله یقول ان الاستجابة فی حق معاویة لان هذا الدعاء کان قبل الاشتراط علی الله تعالی وان الاشتراط کان فی نحو اللعن وغیره من امور الآخرة وهذا دعاء ببعض مصائب الدنیا والثانی یعید لحدیث التسمیة والله تعالی اعلم۔

ص ۳۲۵ ج ۳۹۵ **قوله** ان الرجل یصدق حتی یکتب الخ صیغة المضارع اعنی یصدق للاستمرار ای یداوم علی الصدق ویستمر علیه وکذا قوله یکذب فیما بعد۔

ص ۳۲۵ ج ۳۹۵ **قوله** ان الصدق یهدی الی البر ای یجعل الرجل بارا متصفا بالبر من حیث ان الصدق بر کما فی الروایة الآتیة ویحتمل انه یهدی الی سعی صالح الاعمال والاحتراز عن سببها اذا الذی یلتزم الصدق علی نفسه اذا سئل عنه هل فعلت لا یمکن له ان یجیب بخلاف الواقع فلا بد له ان یأتی بفعل یصلح لاظهاره ولا یأتی بما لا یصلح لذلک واما الکذاب فیجترئ علی ما یرید اعتمادا علی انکاره عند السؤال عنه ویحتمل ان یکون الصدق سببا للتوفیق لصالح الاعمال والکذب بالعکس بجعل الله سبحانه وتعالی ایاهما کذلک۔

ص ۳۲۶ ج ۳۹۶ **قوله** وهل تری بی من جنون قلت والمسکین من تغیر الحال علیه ما دری ان هذه الکلمة منه عین الجنون نسأل الله العفو والعافیة۔

ص ۳۲۵ ج ۳۹۸ **قوله** فقال ابو موسی والله ما متنا الخ قال القرطبی یعنی ما مات معظم الصحابة حتی وقعت بینهم الفتن والمحن فرمی بعضهم بعضا بالسهام وقتل بعضهم بعضا ذکر هذا فی معرض التأسف علی تغییر الاحوال وحصول الخلاف لمقاصد الشرع من التعاطف والتواصل علی قرب العهد وکمال الحد انتهی۔

ص ۳۳۰ ج ۴۰۲ **قوله** فلم تجد عندی غیر تمرة واحدة قلت وفی الروایة الآتیة ثلاث تمرات ولعل وجه التوفیق ان معنی فلم تجد عندی غیر تمرة واحدة ای لنفسها فانها قسمت الثلاثة لنفسها منها واحدة والله تعالی اعلم

ص ۳۳۱ ج ۴۰۴ **قوله** ثم یوضع له القبول فی الارض الخ قیل غالب الناس یحبهم بعض دون بعض قلت غالب الناس اوساط بین الطائفتین لیسوا من المحبوبین ولا من المبغوضین۔

ص ۳۳۱ ج ۴۰۴ **قوله** قال بابیک انت ای انت مفدی بابیک۔

کتاب القدر

ص ۳۳۲ ج ۴۰۶ **قوله** ویؤمر باربع کلمات معطوف علی جملة یجمع خلقه فلا یلزم ان یکون الامر بعد النفخ فلا ینافی الحدیث الروایات الآتیة والله تعالی اعلم۔

ص ۳۳۲ ج ۴۰۸ **قوله** فقال من کان من اهل السعادة فسیصیر الی عمل اهل السعادة یحتمل ان یقرء فسیصیر بالتشدید لیکون موافقا لقوله فییسر لفظا ومعنی ویحتمل ان یقرء بالتخفیف والله تعالی اعلم۔

ص ۳۳۳ ج ۴۰۹ **قوله** بین لنا دیننا کأننا خلقنا الآن ای بین لنا عقیدتنا فی مسئلة قدر الافعال بیانا واضحا وافیا ولا تعتمد فی البیان علی سابق علمنا بل نزلنا فی التوضیح فی البیان والمبالغة فیه منزلة من لا علم له بشیء کأنه خلق الآن فبین لنا بیانه قال القرطبی کأنا خلقنا الآن یعنی انهم غیر عالمین بهذه المسئلة فکأنهم خلقوا الآن بالنسبة الی علمها وفائدته استدعاء اوضح البیان۔

ص ۳۳۵ ج ۴۱۱ **قوله** صرف قلوبنا علی طاعتک کلمة علی متعلقة بصرف لکن یتضمن معنی التثبیت۔

ص ۳۳۶ ج ۴۱۲ **قوله** یولد علی الفطرة کأن المراد بالفطرة خلو الذهن عن الشبهات المبعدة للذهن عن قبول ملة الاسلام وذلک لان الخلو عن تلک الشبهات یوجب للانسان کأنه علی الملة لان الملة لسلامتها اذا لم یکن للانسان مانع عنها یسارع الی قبولها والله تعالی اعلم۔

ص ۳۳۶ ج ۴۱۲ **قوله** لا تبدیل لخلق الله الآیة فان قلت هذا مناف للحدیث فانه یفید التبدیل لخلق الله ظاهرا لما فیه من قوله ابواه یهودانه فانه یفید ان ابویه یغیرانه عما خلق علیه قلت یحتمل ان هذا نفی بمعنی النهی علی حد لا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج ویحتمل ان المراد انه لیس له تبدیل خلق الله بجعل الولد مولودا علی غیر الفطرة فان خلق الله هو ان یکون الولد مولودا علی الفطرة لا دائما علیه ولیس لاحد ان یعبر ذلک بجعل الولد مولودا علی غیر الفطرة والله تعالی اعلم۔

کتاب الذکر

ص ۳۴۳ ج ۴۲۳ **قوله** یقول الله عزوجل من جاء بالحسنة الخ قلت لو جعلنا هذا الحدیث تفسیر الحدیث ان رحمتی سبقت غضبی لکان له وجه فانظر الی آثار رحمة الله وآثار غضبه ایهما اغلب اکثر ولو ضممنا الی ذلک نعمة الایجاد من العدم الی الوجود الکامل مع ما یحتاج الیه من الآلات والاسباب فهذه نعمة سبقت الاستحقاق من العبد والعمل فظهر معنی هذا الحدیث ظهورا تاما والله تعالی اعلم۔

ص ۳۴۳ **قوله** قد خفت ای ضعف۔

ص ۳۴۳ ج ۴۲۳ **قوله** اذا اراد ان یدعو بدعوة دعا بها وان اراد ان یدعو بدعاء دعا بها فیه المراد بالدعوة المرة من الدعاء لان هذا الوزن للمرة واما الدعاء فاسم جنس یطلق علی القلیل والکثیر واطلق ههنا علی ما فوق الواحد ای ان اراد المرة من الدعاء یکتفی بهذه الدعوة اعنی اللهم آتنا فی الدنیا الخ وان اراد اکثر من ذلک یأتی بهذه فی ذلک فلا یترک هذه الدعوة قط والله تعالی اعلم۔

ص ۳۴۴ ج ۴۲۵ **قوله** کلمتان خفیفتان الخ الظاهر ان کلمتان خبر مقدم وقوله سبحان الله والحمد لله الخ مبتدأ لان قوله سبحان الله الخ اراد به اللفظ فیکون معرفة وکلمتان نکرة ولا یجعل المبتدأ نکرة مع کون الخبر معرفة الا فی موضع هذا لیس منها وعلی هذا فتقدیم الخبر للتشویق علی حد ثلاثة تشرق الدنیا البیت ویحتمل ان یکون خبره محذوفا والتقدیر عند الله کلمتان او فی الاذکار کلمتان ونحو ذلک وعلی هذا فسبحان الله الخ بدل او بیان او خبر محذوف تقدیره هما سبحان الله الخ والله تعالی اعلم۔

ص ۳۵۵ ج ۴۴۲ **قوله** قلت نافق حنظلة الخ فی الحدیث دلیل واضح علی ان الشک فی الایمان لیس بکفر وانما الکفر الشک فی المؤمن به وفرق بینهما فافهم۔

ص ۳۵۵ ج ۴۴۲ **قوله** ان رحمتی تغلب غضبی لانه یعامل بالرحمة ما لا یعامل بالغضب لما سبق من حدیث من هم بالحسنة واما لان مظاهر الرحمة فی العالم اکثر من مظاهر الغضب حیث ان الملئکة کلهم مظاهر للرحمة وهم اکثر خلق الله وکذا ما خلق الله فی الجنة من الحور والولدان وغیر ذلک والله تعالی اعلم۔

ص ۳۵۶ ج ۴۴۳ **قوله** لئن قدر الله علیه الخ کأنه لم یقل ذلک شکا بل قال لانه لحقه من شدة الحال ما غیر عقله وصیره کالمجنون المبهوت فلم یدر ما ذا یقول وما ذا یفعل وهکذا حال العاجز المتحیر فی الامر یفعل کل ما یقدر علیه فی ذلک الحال ولا یدری انه ینفعه ذلک ام لا والله تعالی اعلم

ص ۳۵۵ ج ۴۴۵ **قوله** اعمل ما شئت فقد غفرت لک الظاهر لکمال الفضل والاحسان علی التواب الی بابه فی کل آن وتنبیه له علی التزام التوبة حین الابتلاء ببلاء المعصیة ولیس ذاک باذن فی المعصیة والله تعالی اعلم۔

ص ۳۵۹ ج ۴۴۸ **قوله** قد غفر لک حدک ای ما زعمت انه حد والا فالحد لا یغفر بالصلوة بل یجب اقامته بعد الصلوة والله تعالی اعلم۔

ص ۳۵۹ ج ۴۴۹ **قوله** نأی بصدره ای نهض به مع ثقل ما اصابه من الموت لیقرب الی ارض اهل الخیر وفیه دلیل علی صحة توبته وصدق رغبته۔

ص ۳۶۰ ج ۴۵۰ **قوله** ویضعها علی الیهود الضمیر لامثال الجبال لا لامثال الجبال التی کانت علی المؤمنین ومعنی وضع امثال الجبال علی الیهود وانه تعالی لا یغفر لهم ذنوبهم التی هی امثال الجبال فکأنه وضعها علیهم لا انه یضع علیهم ذنوب المؤمنین لانه یخالف قوله تعالی ولا تزر وازرة وزر اخری قلت ویمکن ان یقال معنی ولا تزر الخ انه تعالی لا یعذب حد ولا یعاقبه بذنب غیره لا انه لا یحمل علیه ذنب غیره جزاء له علی عمله اذ یمکن ان یکون من جملة الجزاء علی عمله عمله ذنب غیره وههنا الیهود یحمل علیهم ذنوب المؤمنین بسبب کفرهم وذنوبهم جزاء لهم علی کفرهم وذنوبهم فصار الحمل من جملة الجزاء علی ذنوبهم فافهم والله تعالی اعلم وعلی هذا فیمکن ابقاء الحدیث علی ظاهره۔

ص ۳۶۰ ج ۴۵۰ **قوله** یقول فی النجوی قال سمعته یقول یدنی المؤمن من ربه یرید ان هذا الحدیث فی النجوی لما فیه ذکر ما یجری بین المؤمن وبین الله تعالی من المسارة یوم الحساب والله تعالی اعلم۔

ص ۳۶۳ ج ۴۵۴ **قوله** وبشر الذی ذکر الله مما خلفنا تخلفنا عن الغزو اذ الظاهر حینئذ ان یقال وعلی الثلاثة الذین تخلفوا لا خلفوا لانه یوهم ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم خلفهم عن الغزو مع انهم تخلفوا بانفسهم فهو موضع تقریر المعصیة علیهم یقتضی تخلفوا والله تعالی اعلم ثم لا یخفی ان ما قرره العلماء

له فلا یشکل بحدیث ان الواحد من کل الفریقین الجنة والنار یدخلون النار والله تعالی اعلم منه

فی تحقیق معنی التوبة وکذا ما یقتضیه کثیر من الاحادیث هو انها تتحقق بادنی نزوع وانها اذا تحققت بشرائطها لا ترد عند الله تعالی وهذا لا یوافق ما یقتضیه هذا الحدیث من حال هؤلاء الثلاثة وقد یمکن ان یقال ذاک حال العوام علی العموم وهذا المذکور فی هذا الحدیث حال الخواص فلا اشکال اذ لا یقاس حال الخواص فی امثال هذه الاشیاء بحال العوام او یقال کانت توبة مقبولة عند الله حین وجدت منهم بشرائطها لکن التوقف کان فی امرهم من حیث نزول الوحی بقبول توبتهم وهو امر زائد علی نفس التوبة والله تعالی اعلم۔

ص۳۶۶ ج۴۶ **قوله** اتصلی علیه وقد نهاک الله ان تصلی علیه فیه انه کیف یجوز لعمر رض ان یقول ذلک او یعتقد وفیه اتهام النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بارتکاب المنهی علیه قلت لعله جوز النسیان والسهو فاراد ان یذکره ذلک ویمکن تنزیل الاستفهام علی الجملة الحالیة بناء علی ما قالوا ان القید الاخیر فی الجملة هو مناط الاثبات والنفی فصار المطلوب هل نهاک الله ام لا ولم یقل ذلک للتردد منه بین النهی وعدمه بل لیتوسل به الی فهم ما ظنه نهیا والله تعالی اعلم ویؤید الثانی روایة الترمذی الیس قد نهی الله ان تصلی علی المنافقین ای بین لی ان الذی اظنه نهیا انهی هو ام لا فافهم۔

ص۳۷۵ ج۴۷۷ **قوله** ان فی الجنة لشجرة یسیر الراکب فی ظلها الخ قیل یتحقق الظل ولا شمس قلت یمکن ان یقال انه ظل فرضی او ان الظل یکفی فی تحققه النور وان لم یکن هناک شمس والنور متحقق فافهم۔

ص۳۸۰ ج۴۸۱ **قوله** وطوله ستون ذراعا الظاهر انه الذراع المتعارف فی ذلک الزمان فانه الذی یحصل به البیان وقیل بل ذراع ادم ولیس بشیء اما اولا فلانه لا یحصل به البیان قطعا الا اذا کان ذراع ادم متعارفا فیما بین الناس واما ثانیا فلانه یخل باعتدال الاعضاء فلو فرض الانسان ستین ذراعا بذراع نفسه لکان ذراعه اقل شیء ولا یتحقق فیه الاعتدال قطعا فلا وجه للقول بان صورة ادم کانت کذلک وثالثا یلزم ان یکون ذراع ادم مختلفا فی المنافع اذ یلزم ان یکون قصیرا جدا بالنظر الی تمام قامته وذلک یخل بالمنافع التی خلق الذراع لها کما لا یخفی۔ ص۳۸۰ ج۴۸۲ **قوله** احتجت النار والجنة فقالت هذه یدخلنی الخ اقول احتجت النار بانها تهلاء الله والجنة باتحاد رحمة اولیاء الله تعالی الاحتصام باستناد کل الیه۔ والله تعالی اعلم۔

ص۳۸۱ ج۴۸۲ **قوله** فما لی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس ای فما لی لا افتخر علیک والحال انه لا یدخلنی الا الاولیاء فانا دار کرامتهم ومنزل ضیافتهم والله تعالی اعلم۔

ص۳۸۲ ج۴۹۱ **قوله** الیس قد وجدتم ما وعدکم ربکم حقا الظاهر ان اسم لیس ضمیر الشان والا فالظاهر الستم کما لا یخفی۔

ص۳۹۴ ج۵۰۳ **قوله** ما اسالکم عن الصغیرة وارکبکم للکبیرة هما من صیغ التعجب تعجب من حالهم فی انهم یبحثون عن الصغائر کانهم یقصدون الاحتراز عنها مع اجتراءهم علی ارتکابهم الکبائر وهذا الکلام منه رحمه الله تعالی علی وفق ما قال ابوه عبد الله بن عمر حین ساله عراقی عن دم البعوض یصیب الثوب فقال عبد الله رض انظروا الی هذا یسال عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم رواه الترمذی فی فضائل حسین۔

ص۳۹۴ ج۵۰۴ **قوله** ولیس به الدین الا البلاء الاستثناء منقطع ای لیس الباعث له علی هذا المقال الدین بل یکون الباعث البلاء والله تعالی اعلم۔

ص۳۹۶ ج۵۰۸ **قوله** فاذا جاءوها نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح الخ کانهم یقاتلون اولا الکفرة حتی اذا غلبوهم یقصدون البلدة فیدخلون فیها بلا قتال ثان عند دخولهم البلدة والله تعالی اعلم وبهذا یندفع ما یتخایل من التدافع بین هذا وما سبق منهم من القتال والله تعالی اعلم بحقیقة الحال۔

ص۳۹۶ ج۵۰۹ **قوله** اخسأ فلن تعدو قدرک کانه ما اتی بالخبیئ علی وجهه لان الخبیئ کان تمام الایة وهو قوله تعالی فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین وهو ما اتی بلفظ الدخان منه تاما فکیف بالباقی فلذلک قال له النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فلن تعدو قدرک یعنی هذا الذی اتیت به من الامر الناقص جدا هو قدر الساحر الکاذب ولا تقدر تجاوز قدرک والله تعالی اعلم۔

ص۳۹۹ ج۵۱۱ **قوله** انه لن یری احد منکم ربه حتی یموت هذا یدل علی ان کل من یدعی ذلک فهو کاذب ولا یدل علی انه صلی الله تعالی علیه وسلم لم یره لیلة المعراج ان ثبت لقوله احد منکم والله تعالی اعلم۔

ص۴۰۰ ج۵۱۵ **قوله** فخفض فیه ورفع حتی ظنناه فی طائفة النخل ای بالغ فی تقریبه واستعمل فیه کل فن من خفض ورفع حتی ظننا ان المبالغة فی تقریبه انه فی طائفة من نخل المدینة وقیل هما بتشدید فاء خفض ورفع ای احقر امره بانه اعور وهون علی الله وانه یضمحل امره وعظمه بجعل الخوارق بیده او خفض صوته بعد التقریب لکثرة التکلم فیه ثم رفع بعد الاستراحة لیبلغ کاملا قلت والمعنیان لا ینافی سببهما الغایة فالوجه هو المعنی اول الذی ذکرنا والله تعالی اعلم۔

ص۴۰۱ ج۵۱۵ **قوله** اخوفنی علیکم قیل النون بدل عن اللام والاصل اخوف لی قلت یؤیده روایة الترمذی باللام۔

ص۴۰۱ ج۵۱۵ **قوله** ان یخرج کلمة ان شرطیة وقوله فامرؤ ای کل امرء من استعمال النکرة فی العموم مثل علمت نفس۔

ص۴۰۱ ج۵۱۵ **قوله** کیعاسیب النحل ای کاتباع النحل یعاسیبه۔

ص۴۰۱ ج۵۱۵ **قوله** لا یدان لاحد ای لا قوة قلت وکانه لان الله تعالی ما اراد موتهم بریح نفس عیسی علیه السلام والا لما کانت حاجة الی قتالهم۔

ص۴۰۵ ج۵۲۴ **قوله** الا عظما واحدا وهو عجب الذنب الخ ظاهر هذا الحدیث یفید انه لا یتعدم الاشیاء بالمرة وان البعث لیس ایجادا جدیدا من کتم العدم المحض بل هو جمع الاجزاء المتفرقة وهو الذی یفیده ظاهر قوله تعالی رب ارنی کیف تحیی الموتی الایة والله تعالی اعلم۔

ص۴۰۶ ج۵۲۶ **قوله** اذا نظر احدکم الی من فضل علیه فی المال الی اخره ضمیر فضل الاول راجع الی من وعلیه لاحدکم وضمیر فضل الثانی لاحدکم وعلیه لمن۔

ص۴۰۸ ج۵۲۷ **قوله** فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال الخ یلزم علی ظاهره انه کذب فکیف یتکلم به الملک فلعل المراد به انه رجل کذا وکذا بالنظر الی ما یظهر للمخاطب اذا نظر الی حاله فظاهر امره فالمعنی انا رجل کذا وکذا فیما تری ویظهر لک من حالی ویمکن ان یقال ان الله تعالی اباح له التکلم بالکلام المذکور لمصلحة الابتلاء کما اباح مثله لدفع الظلمة من المظلوم او للمصالحة بین الناس ونحوه والحاصل ان الله تعالی یبیح لبعض المصالح التکلم بما ظاهره کذب او کذب بالحقیقة ایضا فحین ابیح ذلک فلا اشکال علی المتکلم بذلک لانه ما اتی الا بالمباح له فلا اثم علیه ولا یقدح ذلک فی عصمته عن المعاصی لان هذا التکلم فی حقه لیس بمعصیة بل ما امر الله تعالی به عبدا یصیر واجبا وطاعة فاین المعصیة والله تعالی اعلم۔

ص۴۱۳ ج۵۳۶ **قوله** ولا اراها الا الفاء وهذا الحدیث وحدیث الضب الذی سبق فی الصحیح یفید ان بقاء ما مسخه الله تعالی من الاقوام وقد سبق حدیث فی الصحیح دل علی انه لا بقاء له ولا یبقی له نسل ووجه التوفیق ان هذا الحدیث وحدیث الضب یحتمل ان یکونا قبل العلم بانه لا بقاء له علی سبیل الاجتهاد والتخمین کما یدل علیه سوق هذا الحدیث وحدیث الضب ویحتمل ان یکون المراد بیان المجانسة بان تلک الاقوام مسخت فارا تاخذ الفار المعهود بعض طباعها وتعلم منها فلذلک الفار المعهود یشرب بعض الالبان دون بعض وکذا حدیث الضب بان بعض الاقوام مسخت ضبا فینبغی ان یترک الضب المعهود لمجانسة بالممسوخ لا ان الموجود عین الممسوخ والله تعالی اعلم۔

ص۴۱۳ ج۵۳۷ **قوله** لا یلدغ المؤمن الخ ای لیس من شانه علی مقتضی ایمانه ان یصدق الکاذب الذی ظهر کذبه مرة ثانیة فیخدع فی المرتین لقوله تعالی ان جاءکم فاسق بنبإ فتبینوا وهذا هو مورد الحدیث واما الانخداع بوجه اخر والغفلة عن الدنیا فهو شیء اخر سیما اذا کان طبعا فلعل ذلک هو المراد بما ورد ان المؤمن غر کریم والمنافق خب لئیم والله تعالی اعلم۔

ص۴۱۹ ج۵۴۳ **قوله** اسرینا لیلتنا کلها حتی قام قائم الظهیرة الغایة لیست غایة لاسراء اللیلة بل غایة لمحذوف یدل علیه السیاق ای وسرنا النهار حتی قام قائم الظهیرة ای وقف الظل الذی یقف عادة عند الظهیرة حسب ما یری ویظهر فان الظل عند الظهیرة لا یظهر له سریعة حرکة حتی یظهر بمرای العین انه واقف وهو سائر حقیقة والله تعالی اعلم۔

ص۴۱۹ ج۵۴۵ **قوله** واکثر ما کان الوحی یوم توفی الظاهر انه اراد بالیوم الوقت وکنی به عن اخر العمر مطلقا والله تعالی اعلم۔

ص۴۲۱ ج۵۴۸ **قوله** نسختها ایة مدنیة ومن یقتل الخ وجه الجمع بین هذه الروایة السابقة انه اجاب عما یظهر من التعارض بین الایتین وعدم موافقة ایة الا من تاب لمذهبه بوجهین احدهما ان ایة ومن یقتل فی المؤمنین وایة الا من تاب فی المشرکین کما هو مقتضی شان النزول والثانی ان المتاخرة منهما نزولا نسخت المتقدمة منهما وقد علم التاریخ والله تعالی اعلم۔

له والعجب انهم کیف یقولون فی هذه الصلوة فی رکوعه فانه لا یجیئ الرکوع فی هذه الصورة الا بضم الصدر الی الرکبة فکانهم یقولون ان رکوع اردعلیه السلام کان هکذا والله تعالی اعلم ۱۲ منه رح

له ویصیر الصورة قبیحة جدا ۱۲ منه رح

۴۲۲/۵۴۹ **قوله** وتقول الیوم یبد وبعضه الخ ای تطوف عریانة وتنشد هذا الشعر وحاصله الیوم ای یوم الطواف اما ینکشف کل الفرج او بعضه وعلی التقدیرین فلا احل لاحد ان ینظر الیه قصداً تریدانها کشفت الفرج لضرورة الطواف لا لاباحة النظر الیه والاستمتاع به فلیس لاحد ان یفعل ذلك و الله تعالیٰ اعلم وبهذا تمت الفوائد المتعلقة بصحیح مسلم

والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات

یقول العبد الفقیر الی ربه الغنی ابوتراب عبد التواب الملتانی نقلت هذه الحاشیة من نسخة فی مکتبة شیخ الاسلام عارف بك فی المدینة المنورة حین اقامتی بها فی المحرم من العام الخامس والاربعین من القرن الرابع عشر من الهجرة النبویة ولکن حان الارتحال ولم یتم نسخها بل ولم یقدر نسخها علی یدی الاقدر خمسین منها فاوصیت فیها حبی واخی لوجه الله الشیخ العلامة **محمد علی** بن العارف بالله الشیخ عبد الرحمٰن الکهوی ابن الشیخ هادی اهل فنجاب الحافظ محمد رحمهما الله مصنف زینة الاسلام واحوال الاخرة وغیرهما فاحتسب بنسخ باقی الثلاثة اخماس فجزاه الله عنی وعن سائر المسلمین خیرا

ورفع قدره وجعله من الفائزین - آمین

عرصۂ دراز کی محنت و کوشش کے بعد

قدیمی کتب خانہ

کی

سنن ابن ماجہ

نہایت اعلیٰ معیار پر شائع ہوگئی ہے

اہلِ علم کو مُدّتِ دراز سے معیاری اور خوشخط سنن ابن ماجہ کی جستجو تھی، کیونکہ اب تک اس کے جو چھاپے دستیاب تھے وہ سب کج مج حروف میں اور آڑے ترچھے حاشیوں کے ساتھ شائع ہوئے تھے جن سے استفادہ کرنا دشوار تھا۔

قدیمی کتب خانہ نے اہلِ علم کی ضرورت کا احساس کرکے صحاح ستہ کی اس اہم کتاب کو، اپنی بخاری شریف اور مُسلم شریف کی طرح، نہایت اعلیٰ معیار پر تیار کیا ہے۔ اس کا متن نہایت خوشخط اور روشن، اور حواشی بھی صاف اور جلی خط میں لکھے گئے ہیں۔ نیز اہلِ علم کی سہولت کی خاطر متن اوپر اور حواشی زیریں حصہ میں مثل شرح نووی رکھے گئے ہیں اور ان میں مندرجہ ذیل شروح و تعلیقات شامل ہیں :-

① **إنجاح الحاجه** : للشیخ عبد الغنی المجددی رح
② **مِصباح الزُّجاجه** : للعلامة السیوطی رح
③ **حلّ اللغات وشرح المشکلات** : للعلامة فخر الحسن گنگوهی رح
④ **مزید اضافہ جات** از کتبِ معتبرہ

اس کے علاوہ کتاب کے شروع میں مندرجہ ذیل مفید رسائل کا بھی اضافہ کیا گیا ہے :-

① ما تمس الیه الحاجه لمن یطالع سنن ابن ماجه : للعلامة النعمانی
② ابن ماجه وسننه : للشیخ فؤاد عبد الباقی
③ شروط الائمة الستة : للمقدسی رح
④ شروط الائمة الخمسة : للحازمی رح
⑤ التعلیقات علیهما : للشیخ محمد زاهد الکوثری رح

یقین ہے کہ آج تک اس شاندار پیمانہ پر، اس قدر خوشخط اور کامل اہتمام کے ساتھ ابن ماجہ نہ کسی جگہ چھپی اور نہ آئندہ چھپنے کی امید ہے

تقطیع ۳۰×۲۰/۴ کل صفحات ۴۲۲ - سفید ولایتی کاغذ - مجلد ڈائی دار

قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی

اسماء کتب الصحیح

(مرتبۃ ترتیباً الف بائیاً)

الجزء	الصفحۃ	اسم الکتاب
		باب الهمزة
۲	۲۰۶	الأداب
۱	۲۹۲	الاستسقاء (صلاة)
۲	۱۶۱	الاشربة
۲	۱۵۳	الاضاحی
۱	۳۷۱	الاعتكاف
۲	۷۴	الاقضية
۲	۲۳۷	الالفاظ من الادب وغيرها
۲	۱۱۹	الامارة
۲	۴۶	الأيمان
۱	۲۶	الإيمان
		باب الباء
۲	۳۱۲	البر والصلة والادب
۲	۲	البيوع
		باب التاء
۲	۴۱۹	التفسير
۲	۳۵۴	التوبة
		باب الجيم
۱	۲۷۹	الجمعة
۱	۳۰۰	الجنائز
۲	۳۷۸	الجنة وصفة نعيمها واهلها
۲	۸۱	الجهاد والسير
		باب الحاء
۱	۳۷۳	الحج
۲	۶۳	الحدود
۲	۲۸۷	حديث امّ زرع
۲	۲۳۴	الحيّات (قتل)
۱	۱۴۱	الحيض
		باب الخاء
۱	۲۷۸	الخوف (صلاة)
		باب الذال
۲	۳۴۱	الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار
		باب الراء
۲	۲۴۰	الرؤيا
۱	۴۶۶	الرضاع
		باب الزاى
۱	۳۱۵	الزكاة
۲	۴۰۷	الزهد والرقائق
		باب السين
۲	۲۱۲	السّلام
		باب الشين
۲	۲۳۹	الشعر
		باب الصاد
۲	۳۷۲	الصحابة (فضائل)

الجزء	الصفحۃ	اسم الکتاب
۲	۳۶۸	صفات المنافقين واحكامهم
۲	۳۸۴	صفة القيامة والجنة والنار (باب)
۱	۱۶۴	الصلاة
۱	۲۹۲	صلاة الاستسقاء
۱	۲۷۸	صلوٰة الخوف (باب)
۱	۲۰۹	صلوٰة العيدين
۱	۲۴۱	صلوٰة المسافرين وقصرها
۱	۳۴۶	الصيام
۲	۱۴۵	الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان
		باب الطاء
۲	۲۱۹	الطب والمرضى والرقى (باب)
۱	۴۷۵	الطلاق
۱	۱۱۸	الطهارة
		باب العين
۱	۴۹۱	العتق
۲	۳۳۹	العلم
۱	۲۸۹	العيدين (صلوٰة)
		باب الفاء
۲	۳۸۸	الفتن واشراط الساعة
۲	۳۳	الفرائض
۲	۲۴۵	الفضائل
۲	۲۷۲	فضائل الصحابة (باب)
۱	۲۶۷	فضائل القرآن وما يتعلق به
		باب القاف
۲	۲۳۴	قتل الحيّات وغيرها
۲	۳۳۲	القدر
۲	۵۴	القسامة والمحاربين والقصاص والديات
		باب الكاف
۱	۲۹۵	الكسوف
		باب اللام
۲	۱۸۷	اللباس والزينة
۱	۴۸۸	اللعان
۲	۷۸	اللقطة
		باب الميم
۱	۱۹۹	المساجد ومواضع الصلوٰة
۱	۲۴۱	المسافرين (صلوٰة)
۲	۱۴	المساقاة والمزارعة
		باب النون
۲	۴۴	النذر
۱	۴۴۸	النكاح
		باب الهاء
۲	۳۶	الهبات
		باب الواو
۲	۳۸	الوصية

قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی ۱